# المنافع المنا

موالاناجلال الترين روى

مترجم مترجم قاضى سجّاد بين





هست فرآل در زبان بهلوی



مُصِقِّتُ مُولانا حِلال الرّبِن رُوميُّ مُرَبِمُ فاضى سِخاد سِين قاضى سِخاد بين

الميشان تاجران مختب المعان من الميثران المعان المعا

Roomi, Maulana Jalal-ud-din 891.551 Masnavi Maulvi Ma'nvi / Maulana Jalal-ud-din Roomi; tr by Qazi Sajjad Hussaln.- Lahore: Al-Faisal Nashran , 2006.

3v., (816; 872; 1000 p.)

1. Farsi adab-Shairi

I. Title card

ISBN 969-503-465-9

جولا كى 2006ء محرفيصل نے آر۔ایم۔ایس پرنٹرز سے چھیوا کرشائع کی۔

#### AI-FAISAL NASHRAN

Ghazni Street, Urdu Bazar, Lahore. Pakistan Phone: 042-7230777 Fax: 09242-7231387 http: www.alfalsalpublishers.come.mail: alfalsal\_pk@hotmail.come.mail: alfalsalpublishers@yahoo.com

#### فهئرسيت

86	بردن كربه ونبدراور سواشدن ببهلوال	9 -	نتر دوئم کی اشاعت
	دعوائے طاؤی کردن آن شفال کہ درخم جمّاغ	19	ے ضیاء الحق حسام الدین بیار
- <sub>.</sub> 86	ا فرآ ده بود	25	مەخورندگان <del>بىل</del> بىچگال .
88	دعویٰ کردن فرعون الوہیت را	28	نيه قصه معترضان بيل جيڪان
89	تفسير وَلْتَعُرِ فَنَّهُمُ فِي لَحُنِ الْقَوَلِ	31	زنشن بحكايت بيل تجيكان
	قصه باروت و ماروت ودلیری ایشان برامتخان حق	34	نطائة محبان كهبهتراز صواب بريا نكانست
90	تعالي	35	مركردن حق نعالي بموى عليه السلام
91	مستى براز ديدن لزماده وجتن ادبكره مقابل	36	للمنتن نيازمندمعين لبيك كفتن حق ست
92	تمنا كردن ماروت وماروت مقام بشريت را	44	ضه الل سباوطاغي كردن نعمت ابيثان را
93	خواب دیدن فرعون آیدن موکی علیه انسلام را	45	مع آمدن الل آفت برصاب
95	بميدان خواندن فرعون بى اسرائيل را	51	اتی قصدانل سبا
95	حكايت درخمثيل	55	بقيه قصه رفتن خواجه بدعوت روستائي
96	مازگشتن فرعون از میدان بشهر شاد مال	57	دعوت كردن بازبطال را
97	جمع آمدن عمران بهاورموک	58	رجوع بحكايت خواجه در دستائی
98	وصيت كردن عمران جيفت دا	61	قصهاصحاب ضروال وحيله كردن ابيثان
99	ترسيدن فرعون ازبائك وغريو وغوفا	63	روال شدن خواجه بسوئے وہ ، باعیالاں
99	پیداشدن ستارهٔ مویٰ برآ سال	66	رفتن خواجه دقومش بسوئے دہ
102	خواندن فرعون زنان بني اسرائيل را	69	نواختن مجنون آن سك راكمقيم كوئے كيلے بور
103	بوجودآ مدن موی علیدالسلام	72	رسيدن خواجه وقومش بده
105	بازوحي آمدن بما درموي عليه السلام	7 <del>9</del>	اشارت ورشناختن مرعی کمال را
	م حکایت مارگیرے کساڑ وہائے افسروہ رامروہ	82	ا فنادن شفال ورحم رنگ ورنگین شدن و ہے ک
107	پنداشت	83	چرب کردن مردلا فی لب وسبلست خودرا ما
115	تنهد بدكردن فرعون موى عليدالسلام را	,	ائيمن بودن طبعم باعور كهامتخان كردحضرت عزت
116	جواب گفتن موی علیه السلام فرعون را	84	ادرا

مثنوى مولا ناروم

#### Marfat.com Marfat.com

433

#### دفتر دوم کی اشاعت

۲۸ مارچ ۱۹۷۱ء کو دفتر دوم کی رسم اجراء عمل میں آئے۔ عالب اکیڈی بستی شخ نظام الدین دبلی میں زرصدارت کیم عبدالحمیہ صاحب صدر عالب اکیڈی اجتماع جوا۔ یہ اجتماع دبلی کے دانشوروں اور اہل علم کا اجتماع تھا۔ مختلف کالجوں اور درسگاہوں کے اساتذہ اس میں شریک تھے۔ تلاوت قرآن پاک سے اجتماع کا آغاز ہوا نہ مولانا کے روم کے دیوان سے ایک غزل کا انتخاب کیا گیا تھا جوایک صاحب نے خاص نفحے کے ساتھ بڑھی۔ جناب فٹح اللہ صاحب مجتبائی کلچرل کونسل ایرانی ایمبسی اور جناب محمد اعظم صاحب کا مران ڈائر یکشر ساتھ بڑھی ۔ جناب فٹح اللہ صاحب کا مران ڈائر یکشر ایرانین کلچرل ہاؤس نے مولانا کے روم پر پُرمغز مقالے پڑھے۔ اس کے بعد جناب پروفیسر سید نور الکن صاحب وزرتعلیم حکومت ہند کے ہاتھوں دفتر دوم کا اجراعمل میں آیا۔ موصوف نے دوران تقریر میں دفتر دوم کا اجراعمل میں آیا۔ موصوف نے دوران تقریر میں دفتر دوم کا جراعمل میں آیا۔ موصوف نے دوران تقریر میں دفتر دوم کی تحمیل پرمبار کباددی۔

عیں شکر گزار ہوں آل ،اغریار پٹر یو اور طلی و یژن کے افسران کا کہ ان دونوں شعبوں نے اس اجتماع کی کارروائی کو بھر پور طریقتہ پر کور کیا۔ای طرح انگریزی اور اردو پر لیس کا بھی شکر گزار ہوں کہ اس نے بھی اس اجتماع کی نشر و اشاعت میں کممل تعاون کیا۔شاید ہی انگریزی اور اردو کا کوئی مؤقر اخبار ہوگا جس نے دفتر دوم احتماع کی شعبین نہ کی ہو۔اس کے بعد ہے ہندوستان کے اہل قلم اور علمی رسائل دفتر دوم پر مسلسل بہت فیمتی تبھرے شائع کررہے ہیں جومیری ہمت افزائی کا باعث ہیں۔

میں دفتر دوم کے مقدمہ میں اس کام کے سلسلہ میں وزارتِ تعلیم کی مالی اعانت کا شکریہ ادا کر چکا ہوں۔ وہ مد دنو ہر دفتر کی تیاری کے لیے مجھے مل ہی رہی ہے، مزید برآں وزارتِ تعلیم نے دفتر دوم کی بھی ایک بڑی مقدار میں اپنی لائبرریوں کے لیے خرید منظور کر کے میری مالی اعانت کی ہے، جس کے لیے میں مزید شکر گزار

دفتر دوم کے کاموں سے فارغ ہوکر اس کے اجرائے میں ماہ قبل سے ہی میں دفتر سوم کے کاموں میں مشخول ہو گیا تھا۔خدا کاشکر ہے کہ اب جبکہ میں یہ چندسطور نبطو مقدمہ تحریر کر رہا ہوں اور اب میں دفتر چہارم مشخول ہوں اور اس کا بیشتر حصہ لکھ چکا ہوں۔اللہ کی توفیق اور نمنل سے اگر کام کی رفتار یہی رہی تو چند ماہ بعد

ای کی اشاعت عمل بین آجائے گی۔

تصوف کی چنداصطلاحیں

تصوف کی ان اصطلاحات کی تفصیل جو مثنوی میں استعال ہوئی ہیں۔ دفتر اول اور دوم کے مقدمہ میں کی جاتج ہے۔ اس کو ملاحظہ کیا جائے۔ اس دفتر سوم میں جو چند اصطلاحیں جدید آئی ہیں، ان کی تنظر آنج پیش کی جاتی ہے۔

حیرت: سالک کے لیے ذکر وفکر بھی قرب الہی کا ذریعہ اور وسیلہ ہے لیکن مقام جیرت وہ مقام ہے جس میں تجلیات ِ رب کی فراوانی کی وجہ سے نہ ذکر کی طرف توجہ رہتی ہے نہ فکر کی طرف اور اس مقام پر پہنٹے کر سالک کو ان چیز ول سے استغنا بھی حاصل ہو جاتا ہے اور وہ بحث و مباحثہ سے بھی گریز کرتا ہے۔ آنخصور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اَللّٰهُمَّ ذِ ذُنِی فِیْکَ مَحَیّر اَ۔ اے خدا اپنے بارے میں مجھے ذیادہ حیرانی عطا فرما دے۔ صائب نے کہا۔

> حیرت مرا ز ہر دو جہاں بے نیاز کرد. این خواب کارِ دولتِ بیداری کند

اس مقام کی ابتدا سالک کو دنیا میں حاصل ہو جاتی ہے اور اس کی تکمیل میدانِ حشر میں اس وقت ہوگی جبکہ حضرت حق ارشاد فرمائے گا۔ اُجِلَّ عَلَیْکُمُ دِضُوانِیُ فَلا اَسْخُطُ اَبَدًا۔ میں تم پر اپنی رضامندی نازل کرتا ہوں، اب بھی ناراض نہ ہوں گا۔

رضا۔رضا سالک کاوہ مقام ہے جس میں وہ مصائب اور ذلت کو مقصود بالذات بھے کر پر داشت کرتا ہے اور ان حالات میں بھی اس کے نفس کی وہی کیفیت رہتی ہے جو حضرت حق کی نعمتوں سے بہرہ ور ہونے میں ہوتی ہے۔ حضرت رابعہ بھر رہے کی نے اس مقام کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فر مایا۔ إِذَا مسَوَّتُهُ الْمُصِیْبَتُهُ کَمَا سَوَّتُهُ الْبِعَمَتُهُ ۔ یعن 'نیمقام سالک کواس وقت حاصل ہوتا ہے جبکہ وہ مصیبت میں بھی وہی فرقی محسوس کو تا ہے جبکہ وہ مصیبت میں بھی وہی فرقی محسوس کو تا ہے جبکہ وہ مصیبت میں بھی وہی فرقی محسوس کرے جواس کو نعمت کے وقت حاصل ہوتی ہے۔''

ابدال: مولانائے روم نے ابدال کی تعریف میں قرمایا ہے:

کیست ابدال؟ آنکه او مبدل شود خمرش از تبدیل بردال خل شود ابدال کون ہے؟ جو کہ تبدیل ہو جائے اللہ کے تبدیل کردینے سے اس کی شراب سرکہ بن جائے

لیمی اس میں جس قدرا خلاقِ روتیہ ہوں وہ اخلاقِ حسنہ میں تبدیل ہوجا کیں۔ منہے القو کی شرح مثنوی میں کورہے۔

وَرَدَ أَنَّ الْاَنْبِياَءُ كَانُوا اَوْتَادَ الْاَرْضِ فَلَمَّا إِنْقَطَعَتِ النَّبُوَّةُ اَبُدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُمُ اَقُوبَاءَ مِنُ اُمَّةِ الْحَمَدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالَ لَهُمُ الْاَبُدَالُ لَمْ يَفْضَلُوا النَّاسَ بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَلَا صَلُوةٍ وَلَكِنُ الحُمَدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالَ لَهُمُ الْاَبُدَالُ لَمْ يَفْضَلُوا النَّاسَ بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَلَا صَلُوةٍ وَلَكِنُ بِحُسُنِ الْخَعَلَقِ وَ صِدُقِ النِيَّةِ وَ سَكَرَمَةِ الْقُلُوبِ لِجَمِيعُ الْمُسُلِمِينَ. "مَعْقُول ب كما في النَّيَا رَمِين ك التَّا اللهُ عَلَيْهِ وَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ عَلَى اللهُ عَلَ

اعیانِ ثابتہ: وہ تمام اشیا جوموجودات خارجیہ کہلاتی ہیں اور عالم شہود میں حواس کے ذریعہ محسوں ہو رہی ہیں، وہ اپنے علمی وجود کے ساتھ حضرت ِ تق تعالیٰ کے علم میں موجود ہیں اور بہی موجودات کا علمی وجود اعیانِ ثابتہ کہلاتا ہے۔خارجی جس قدر موجودات ہیں وہ ان اعیانِ ثابتہ کا عکس اور ظل ہیں اور ان اعیانِ ثابتہ کا علمی اور ظل ہیں اور ان اعیانِ ثابتہ کو اہیات سے ثابتہ کی اصل حقیقت الہیہ ہے۔مولانا نے روم اعیانِ ثابتہ کو ماہیات سے اور اساء الہی کی اصل حقیقت الہیہ کوسرِ سرِ ماہیات سے تعیر کرتے ہیں، جیسا کہ اس شعر میں فرمانا ہے:

زانکہ ماہیات و سرِ سرِ آں پیش چیثم کاملاں باشد عیاں ایعنی حقیقت الہیہ کاملوں کے مشاہرے ایعنی اعیانِ ثابتہ اوران کاسرِ اساءِ الهی اوراس سرِ کاسرِ لیعنی حقیقت الہیہ کاملوں کے مشاہدے میں ہوتی ہے،ای لیے بعض کاملین کامقولہ ہے۔عَرَفْنَا الْاَشْیَاءَ بِاللّٰهِ۔'نہم نے اشیا کوخدا کے ذریعہ جان لیا

' عقلِ معاش و عقل جو دنیاوی امور میں تیز ہواور آخرت سے نابلد ہو، و عقل معاش ہے اس کومثنوی میں عقل جزوی اور عقل ناقص بھی کہا گیا ہے۔

عظل معادرہ وہ عقل جود بنی اوراخروی معاملات میں تیز ہواں کوعقل معاد کہا جاتا ہے۔ای کومثنوی میں عقل کلی ، عقل کامل ، عارف کی عقل سے تعبیر کیا گیا ہے۔

السَّمَاءِ لِينَ ' الله تعالىٰ كے بچھ چھے ہوئے اوليا ہيں جن كے سركے بال پراگذہ ہيں۔ان كے چرے غبار آلود ہيں۔وہ اگركی معاملہ میں اجازت جا ہيں تو ان كو اجازت نہيں دى جاتی ہے اور اگر وہ نہ ہوں تو ان كی لوگ جہتے نہيں كرتے ہيں اور اگر موجود ہوں تو ان كو ليكارانہيں جاتا ہے اور اگر وہ بيمار پڑجا ئيں تو ان كی عياد ہے نہيں كی جاتی ہوتے ہيں۔وہ زمین میں گمام ہيں ليكن كی جاتی ہوتے ہيں۔وہ زمین میں گمام ہیں ليكن آسان میں مشہور ہیں۔''

ایے ہی مستورالحال ایک بزرگ کا ذکر ہے کہ وہ خانہ کعبہ کے حق میں مراقبہ میں شھاور پاس ہی ایک محدث حدیث کا درس دے رہے تھے۔ اس اثنا میں خواجہ خفر وہاں پہنچاور بیٹھ گئے اور ان ہے کہنے گئے کہ قریب میں حدیث کا درس ہورہا ہے، آپ اس میں شریک کیوں نہیں ہوتے ہیں اور یہاں تہا بیٹھے ہیں؟ اس پر ان بررگ نے کہا کہ جب ایک نی پاس ہوتو اس کوچھوڑ کر کسی دوسرے کا درس سننے کی کیا ضرورت ہے۔خواجہ خفر نے کہا کہ جب ایک نی پاس ہوتو اس کوچھوڑ کر کسی دوسرے کا درس سننے کی کیا ضرورت ہے۔خواجہ خفر اللہ کے نبی شمار نے فرمایا تم کو بید کہاں ہوا کہ یہاں کوئی نبی ہے تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ خواجہ خفر اللہ کے نبی نہیں ہیں۔ خواجہ خفر نے فرمایا کہ میں جھتا تھا کہ میں تمام اولیا کو بیچانتا ہوں لیکن اب معلوم ہوا کہ پچھاولیاء ایسے بھی ہیں۔ اسے بھی ہیں۔ والیہ بی نہیں جن کو میں بھی نہیں جانتا ہوں اور وہ جھے جانے ہیں۔

البهام: ای کو حکمت، علم لدنی، فیض، فی اور کشف سے تعبیر کیاجا تا ہے۔ یہ وہ علم ہوتا ہے جواولیا کولیہ برخدا کی جانب سے نازل کیا جاتا ہے جوعلم انبیا اور رسولوں کوعطا ہوتا ہے اس کوو تی کہاجا تا ہے۔ اس کی اگر تلاوت بھی ہوتی ہوتو وہ و دی مملاتی ہے جیسا کہ قرآن، قوریت اور انجیل اور اگر اس کی تلاوت نہ ہوتو اس کو صدیث سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ و تی خداوندی غلطی اور خلل سے بالکل محفوظ ہے، البها م میں غلطی کا احتال ہوتا ہے، اس لیے بسااو قات انسان القاءِ شیطانی کو البهام سمجھ بیٹھتا ہے۔ مولا تا بحرالعلوم نے فرمایا ہے احتال ہوتا ہوتا ہوتا ہوتا ہو وہ بھی اللہ تعالی کی طرف سے اور کھی فس اور کہی فس اور کہیں جوالقاء ہوتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ غور کر لیمنا چا ہے کہا گر وہ القاء عشق و محبت کا باعث ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہواور وہ القاء گفران اور طفیان سے ہواور اللہ ہوتا ہے کہ اگر وہ القاء عشق و محبت کا باعث ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہور کہ ہور کہ ہور کی معالی نہیں ہی ہو لیمنان موری ہے کہ شیطان ہی بیدا کرنے والا ہے تو وہ نفس اور شیطان کی طرف سے ہور یہ بھی سمجھ لیمنا ضروری ہے کہ شیطان ہی بیا کرنے والا ہے تو وہ نفس اور شیطان کی طرف سے ہور یہ بھی سمجھ لیمنا ضروری ہے کہ شیطان ہوں بیدا کرنے والا ہے تو وہ نفس اور شیطان کی طرف سے ہور یہ بھی سمجھ لیمنا ضروری ہے کہ شیطان بھی بیا اوقات نیکی کی طرف دعوت دیتا ہے اور اس سے اس کا مقصود کی اعلیٰ نیکی سے عافل کرنا ہوتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی الله عنه ہے روایت ہے: ۔

إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لِمَّةً بِابَنِ آدَمَ وَ لَلْمَلَكِ لِمَّةً فَامَّالِمَّهُ الشَّيْطَانِ فَايُعَادٌ بِالشَّو وَ تَكْذِيبٌ اللَّهِ بِالْحَقِ وَ اَمَّا لِمَّهُ اللَّهِ الْحَقِ وَ اَمَّا لِمُهُ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ الْحَقِ وَ اَمَّا لِمُهُ اللَّهُ مِنَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ \_ يَتِيْ "شَيطان آدى كول مِن بات دُانًا ہِ مِنَ الشَّيْطَانِ \_ يَتِيْ "شَيطان آدى كول مِن بات دُانًا ہِ مِنَ الشَّيْطَانِ \_ يَتِيْ "شَيطان آدى كول مِن بات دُانًا ہِ مِنَ الشَّيْطَانِ \_ يَتِيْ "شَيطان آدى كول مِن بات دُانًا ہِ مِنَ الشَّيْطَانِ \_ يَتِيْ "شَيطان آدى كول مِن بات دُانًا ہِ مِنَ الشَّيْطَانِ \_ يَتِيْ اللّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ \_ يَتِيْ اللّهِ مِنَ السَّيْطَانِ \_ يَتِيْ اللّهِ مِنَ السَّيْطَانِ \_ يَتِيْ اللّهِ مِنَ السَّيْطَانِ \_ اللّهُ مِنَ السَّيْطَانِ \_ اللّهُ اللّهُ مِنَ السَّيْطَانِ \_ اللّهُ مِنَ السَّيْطَانِ \_ اللّهُ اللّهُ مِنَ السَّيْطَانِ \_ اللّهُ مِنَ السَّيْطَانِ \_ اللّهُ اللّهُ مِنَ السَّيْطَانِ مِنَ السَّيْطَانِ مَا مُنْ وَجَدَ الْالْحُورَانِ فَلْيَتَعُودُ ذَالِلَهِ مِنَ السَّيْطَانِ \_ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مِنَ السَّيْطَانِ مِنَ السَّيْطَانِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللللّهُ الللّهُ اللللللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللللللّهُ اللللللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللّهُ ال

اور فرشتہ بھی ڈالٹا ہے۔شیطان کی ڈالی ہوئی بات برائی کا وعدہ اور حق کو جھٹلا تا ہوتا ہے اور فرشتے کا ڈالنا بھلائی کا وعدہ اور حق کو جھٹلا تا ہوتا ہے اور وہ بہلی بات ہوتو وعدہ اور حق کی تقیدیت ہوتو ہے۔ اور وہ بہلی بات ہوتو سمجھ لے کہ بیاللہ کی جانب سے ہے اور وہ بہلی بات ہوتو سمجھ لے کہ وہ شیطان کی جانب سے ہے اور فور آشیطان سے خدا کی بناہ پکڑے۔''

تناسخ ۔ جولوگ تناخ کے عقیدے کے قائل ہیں، ان کے فزدیک روح اپنی جزا وسزا کے اعتبار سے مخلف حیوانات کا جسم اختیار کرتی رہتی ہے اور بیسلسلہ کروڑوں برس تک ای طرح چلنا رہتا ہے۔ بیعقیدہ روح کے ازلی اور ابدی اور قدیم ہونے پر بنی ہے۔ مولا نا کے اشعار میں جگہ جگہ جواشارے ہیں وہ مادے کے تغیرات کی طرف ہیں۔ مولا نا فرماتے ہیں مادہ جمادیت سے ترتی کر کے نباتیت اختیار کرتا ہے، اور نباتیت سے حیوانیت کے مرتبہ میں آجاتا ہے اور پھر حیوانیت سے انسانی مرتبہ میں پہنچا ہے۔

از جمادی مردم و نامی شدم وزنما مُردم بحیوال سر روم مردم از حیوانی و آدم شدم پس چه ترسم، کے زمردن کم شوم مردم از حیوانی و آدم شدم پس چه ترسم، کے زمردن کم شوم ان مذکورہ بالا اشعار میں مادی تغیرات کوظاہر کیا گیا ہے۔ مولانا روح کے قدیم اور از کی ہونے کے قائل نہیں ہیں اور نہ روح کی صرف حیوانات میں گردش کے قائل ہیں۔ ہاں روح کے منازل اور مراتب کے عروج کے قائل ہیں۔ چنانجے فرماتے ہیں:

جملہ دیگر بمیرم از بشر تابر آرم از ملائک بال و بر وزملک ہم بایدم جستن زجو محل مشی هالیک الا و جُههٔ متحدہ مثالی اہل شرع اور اہل تصوف متعدد عوالم موجود مانتے ہیں۔ ایک عالم شہود ہے۔ وہ تو بہی عالم ہم مثالی : اہل شرع اور اہل تصوف متعدد عوالم موجود مانتے ہیں۔ ایک عالم شہود ہے۔ وہ تو بہی عالم ہم آپ اور ہم سب اس زندگی کے ساتھ زندہ ہیں۔ یہاں تمام اجسام مادہ اور عضر کے بنے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک عالم مثال ہے جس میں ہروہ مخلوق جو اس عالم شہود میں ہے، اس عالم میں بھی ہے لیکن اس عالم میں مادہ اور عناصر کا وجود نہیں ہے۔ وہاں جو اس کا جسم مثالی ہوتا

واقعات اوراشخاص

بعد فورا واپس ہوجا کیں گے۔ ہمارا مقصد اہل مکرے جنگ وجدل بالکل نہیں ہے گر اہل مکہ نے مکہ میں داخلہ

کی کی طرح اجازت نہ دی۔ بہت کی گفت وشنیہ کے بعد صلح کا ایک دی سالہ معاہدہ طے ہوا۔ اس صلح نامہ میں

مکہ والوں نے سراسرالی شرطیں تعلیم کرا کیں جوان کے لیے مفید تھیں اور بظاہر مسلمانوں کے لیے ذات آ میز۔

مکہ میں بناہ لے گاتو مکہ والے اس کو واپس نہ وہا کیں۔ اگر کوئی مسلمان مرقد ہو کر مدینہ طیبہ ہماگ کر مکہ میں بناہ لے گاتو مکہ والے اس کو واپس نہ دیں گے اور اگر کوئی مسلمان ہو کر مدینہ گیاتو اس کو واپس کہ میں بناہ لے گاتو مکہ والے اس کو واپس نہ دیں گے اور اگر کوئی مسلمان ہو کر مدینہ گیاتو اس کو واپس کرنا ہوگا۔ اس طرح کی شرائط بعض صحابہ رضی اللہ عنہ میں میں کی گزریں گین آ نحضور علیہ کے فداوندی تھم کو بخوشی منظور کیا۔ حضرت حق تعالی کے علم میں بیسلم فکست نما فتح تھی۔ چنا نچہ ای بنا پر حضور علیہ کو بنا رت کی کہ اِنّا فَتَحَنَا لُکَ فَتَحَا مُبِینَدُ 'دلینی ہم نے بہ تہمیں کھلی فتح عنایت کی ہے۔' چھر ہی روز میں اس منازت نے علی صورت اختیار کرلی اور اس صلح کے نتیجہ میں مکہ معظم بغیر کی جنگ و قال کے آنحضور علیہ کے نتیجہ میں مکہ معظم بغیر کی جنگ و قال کے آنحضور علیہ کے نتیجہ میں مکہ معظم بغیر کی جنگ و قال کے آنحضور علیہ کے نتیجہ میں مکہ معظم بغیر کی جنگ و قال کے آنحضور علیہ کی کیا۔

نشارت نے عملی صورت اختیار کرلی اور اس صلح کے نتیجہ میں مکہ معظم بغیر کی جنگ و قال کے آنحضور علیہ کے نتیجہ میں مکہ معظم بغیر کی جنگ و قال کے آنحضور علیہ کیا۔

زیر نگیں آ گیا۔

بی نفیر: یہ یہود کا ایک قبیلہ تھا جو مدینہ کے اطراف میں آباد تھا۔ انہوں نے مخفی طور پر آنخصور میں آباد تھا۔ انہوں نے مخفی طور پر آنخصور علیقیہ کو آلے کا اس جم کی باداش میں ان کو مدینہ کے اطراف سے مہنجری میں جلاوطن کیا گیا اور خیبر میں آباد ہوجانے کی اجازت دے دی گئی۔

بنوقر بظہ ۔ یہ یہود کا ایک قبیلہ تھا جو مدینہ کے اطراف میں آباد تھا۔ آنحضور علیہ نے ان سے ایک معاہدہ کیا تھا جس کی رو ہے فریقین کو دشمن کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی مدد کرنا ضروری تھی۔

غزوہ خندق کے موقع پر دیگر قبائل کے مقابلہ میں مسلمانوں کی مددتو در کنار بہلوگ بھی مخالفوں سے ہمساز ہو گئے۔ غزوہ خندق میں جب نیبی تائید ہمساز ہو گئے۔ غزوہ خندق میں جب نیبی تائید ہمساز ہو گئے۔ غزوہ خندق میں جب نیبی تائید سے آنحضور علیق کے ان لوگوں کو معاہدہ شکنی کی سزائے سے آنحضور علیق کو مجری میں فتح ولفرت حاصل ہوگئ تو آنخصور علیق نے ان لوگوں کو معاہدہ شکنی کی سزائے موت دی جوخود یہود کی شریعت کے مطابق تھی۔

بلال بن ربائ مصرت بلال رضی الله عنه حبثی النسل سے وقوت اسلام کے آغاذہی میں مشرف به اسلام ہوگئے سے انہوں نے اسلام کی خاطر اپنے آ قاامیہ بن خلف کے ایسے ایسے در دناک مظالم بر داشت کے ہیں جن کے سننے سے بھی لرزا طاری ہوتا ہے۔ بالآخر حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه نے ان کوخرید کر آزاد کیا پھر تمام عمر آ شخصور صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں گزاری ان کومو ذن رسول الله ہونے کا فخر بھی ماصل ہے۔ آخر صور صلی الله علیه وسلم کی وفات کے بعد مدینہ طیب میں قیام کی تاب نہ لا سکے اور ملک شام ماصل ہے۔ آخر صور آل بالہ بھر کا مرتبہ میں مقال ہوگئے۔ وہاں ۲۰ ہجری میں ہمر ۱۳ سال وفات پائی۔ ان کی اذان میں براہی سوز وگداز تھا۔ ایک مرتبہ مکم معظمہ میں حضرت امام حسین رضی الله عنه نے اذان کی فرمائش کی ،عذر پیش کرنے کے باوجود قیل مرتبہ مکم معظمہ میں حضرت امام حسین رضی الله عنہ نے اذان کی فرمائش کی ،عذر پیش کرنے کے باوجود قیل

عم پرمجورہ وکراذان دینا شروع کی۔ جس وقت اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّهِ پہنچ تو عَش کھا کرگر گئے۔

طالوت: یہ بی اسرائیل کا ایک نیک باوشاہ تھا۔ اس کی بادشاہت پیغیر وقت شویل کی بشارت کے مطابق عمل میں آئی تھی۔ بادشاہت کے دوران اس کوایک تخت قوی دشن جالوت سے جنگ کرنی پڑی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا بچین تھا اور وہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ حضرت شمویل نے طالوت کو بشارت دی کہ جالوت کی موت حضرت داؤد کے ہاتھوں ہوگی۔ طالوت نے حضرت داؤد علیہ السلام کوفوج میں شامل کرلیا۔ وران سفر میں چند پھروں نے حضرت داؤد علیہ السلام سے کہا کہ ہم کوساتھ لے اور جالوت ہماری ضرب سے مرے گا۔ حضرت داؤد نے وہ پھرا تھا کرائی زنیل میں رکھ لیے۔ جس وقت جالوت سے مقابلہ ہوا تو حضرت داؤد نے وہ کی پھرائی کے مارے جن سے جالوت ہما کہ ہوگیا۔ قرآن پاک میں نہ کور ہے۔ و فَتَلَ دَاوُدَ خَاوُدَ نَے وہ کی پھرائی کردیا۔ "اور داؤد نے جالوت کو الوت کو گل کردیا۔ "

حضرت مریم علیماالسلام : حضرت مریم کوارپن بی میں بھکم خدا حاملہ ہوگئیں تو ندامت کی وجہ سے جنگل میں نکل گئیں اور دعا کرنے لگیں۔ بلکیتنبی مِتُ قَبُلَ ها آ و کُنٹُ نَشیًا مَّنُسِیگاکاش میں اس سے پہلے مرگئ ہوتی اور بھولی بسری بن جاتی۔ فرشتے نے ان کوسلی دی بھر جب ان کیطن سے حضرت عیلی علیہ السلام میدا ہوئے تو وہ ان کو گود میں لے کراپ قبیلے میں آئیں، لوگوں نے ان کو ملامت شروع کر دی، اس پر انہوں نے لوگوں سے کہا تم گوارے کے بیج سے کیا پوچیس تو مضرت عیلی اللہ ایک بیٹ و جَعَلَنی نَبیًا وَ جَعَلَنی مُبَارَکًا۔ مِس اللہ کا بندہ موں۔ جھے اس نے کہا ہم گوارے کے حیات کے اور جھے اس نے کہا ہم گوارے کے حضرت عیلی علیہ موں۔ جھے اس نے کہا ہم گوارے کے حضرت عیلی علیہ موں۔ جھے اس نے کہا ہم گوارے کے ایک علیہ موں۔ جھے اس نے کہا ہم گوارے کے ایک علیہ موں۔ جھے اس نے کہا ہم گوارے کیا ہے۔ حضرت عیلی علیہ موں۔ جھے اس نے کہا ہم گوارے کے بعدلوگوں کے شکوک مٹ گے اور وہ بچھ گئے کہ یہ سب معاملہ مخانب اللہ ہے۔

اہل سہا ۔ یمن کے علاقہ سہا کے ہاشد ہے تھے۔ قرآن نے اہل سہا کا ذکر حسب ذیل آیوں میں کیا ہے۔ لَقَدُ کُانَ لِسَبَاءِ فِی مَسْکنِهِمُ آیَةٌ جَنَّانِ عَن یَمِیْنِ وَ شِمَالِ کُلُوا مِنُ رِّزُقِ رَبِّکُمُ وَ الشکرُو لَهُ بَلُدَةٌ طَیْبَةٌ وَ رَبٌّ عَفُورُ ٥ فَاعُرَضُوا فَارُسَلْنَا عَلَیْهِمُ سَیُلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلَنَهُمْ بِجَنَّیْهِمُ وَ اللَّهُمُ بِجَنَّیْتُهِمْ بِجَنَّیْهِمُ مَن اللَّهُمُ بِجَنَّیْتُ فَوَاتُی الْعَرِمِ وَ بَدَّلَنَهُمْ بِجَنَیْتُهِمُ بِجَنَیْتُ فِمُ وَ اللَّهُمُ بِجَنَیْتُهِمُ بِجَنَیْتُهِمُ بِجَنَیْتُ فِمُ وَ اللَّهُمُ بِجَنَیْتُهِمُ بِجَنَیْتُ فِمْ اللَّهُمُ بِحَدَیْتُ فِمَ اللَّهُمُ بِجَنَیْتُ فِلْ اللَّهُ فَوْدُ وَ اللَّهُمُ بِحَدَّالُهُمُ بِحَدَّى اللَّهُمُ بِحَدَّى اللَّهُمُ بِحَدَّى اللَّهُ وَ هَلُ لُحِرِى اللَّهُ فَوْدُ وَ اللَّهُ فَا وَاللَّهُ مِنْ اللَّهُ وَ اللَّهُ بِعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ فَوْدُ وَ اللَّهُ وَ اللَّهُ اللَّهُ فَوْدَ وَ اللَّهُ وَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ فَوْدُ وَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ وَلِي اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَيْهُ وَلَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَا

حضرت الس رضی الله عنہ : یہ ما لک کے بیٹے تھاوران کی ماں کی کنیت ام سلیم تھی۔ مالک کے بیٹے تھاوران کی ماں کی کنیت ام سلیم تھی۔ مالک کے بیٹے تھاوران کی ماں کی گئیت ام سلیم رضی الله عنہ کی جس وقت آنحضور صلی الله علیہ وسلیم جمرت کر کے مدید تشریف لائے ، حضرت ابوطلحہ رضی الله عنہ کی جس وقت آنحضور علی الله علیہ وسلیم جمرت کر کے مدید تشریف لائے ، حضرت انس رضی الله عنہ کی عمر دس سال کی تھی۔ ان کو ان کی ماں اور حضرت ابوطلحہ رضی الله عنہ نے آنحضور علی کی خدمت پر مامور کر دیا۔ انہوں نے بہت ہی خوش اسلو بی کے ساتھ دس سال تک آنخضرت صلی الله علیہ وسلی کی خدمت کی اور خادم ضاص کا رتبہ پایا۔ آنخضور صلی الله علیہ وسلیم ان سے بہت خوش تھے اور ان کو بہت کی خدمت کی اور خادم ضاص کا رتبہ پایا۔ آنخضور صلی الله علیہ وسلیم ان سے بہت خوش تھے اور ان کو بہت دعا کی تھے۔ انہی دعا وس کی برکت سے ان کو صحابہ کرام رضی الله عنہ کے دورِ خلافت میں یہ بھرہ میں آباد ہو انتہاز تھا۔ آنخضور علی میں ہمر تقریباً ۱۰۰سال انہوں نے بھرہ میں ہی وفات پائی اور ان کی وفات بھرہ میں آباد ہو رہے دالے میں ہمر تقریباً ۱۰۰سال انہوں نے بھرہ میں ہی وفات پائی اور ان کی وفات بھرہ میں ہوئی ہے۔ اور الے صحابہ میں سب سے آخر میں ہوئی ہے۔

تیہ: بورن فیل۔ بیرہ بیابان ہے جس میں بی اسرائیل چالیس سال تک مجوں اور مقید رہے۔ حضرت موٹ علیہ السلام نے بی اسرائیل کو عمالقہ ہے جنگ کرنے کا حکم دیا جو ملک شام پر قابض تھے۔ بی اسرائیل نے اس جہاد میں شرکت کرنے ہے افکار کیا اور طرح طرح کے نامعقول عذر پیش کرنے شروع کر دیے اور کہہ دیا، اے موٹی اتم اور تمہارا خدا عمالقہ ہے جہاد کرلے، ہم تو بہیں بیٹے رہیں گے۔ اس جرم کی پاواش میں خدا نے انہیں تیے کے میدان میں مقید کر دیا۔ بیاس میں بھٹکتے بھرتے تھے اور ان کواس جنگل سے نگنے کا راستہ نہ کا آئیس تیہ کے میدان میں مقید کر دیا۔ بیاس میں بھٹکتے بھرتے تھے اور ان کواس جنگل سے نگنے کا راستہ نہ کا تھا۔ بیلوگ بی اس ائیل کی بارہ جماعتوں پر مشتمل تھے۔ ہر جماعت حضرت ایعقوب علیہ السلام کے کسی فرزند کی نسل تھی اور ہر جماعت میں تقریباً بچاس ہزارا شخاص تھے۔ بیلوگ تمام دن راستہ طے کرتے تھے، می سوکر اٹھتے تھے تو اپ کوائی مقام پر یاتے جہاں سے میچ کو چلے تھے۔

اولیں۔ بیعام کے بیٹے اور قرن علاقہ کیمن کے باشندے ہیں،ای لیے قرنی کہلاتے ہیں۔ان میں آ تخصور صلی اللہ علیہ وہلم ہے محبت کا والہانہ جذبہ تھا چونکہ ان کی والدہ ان کی خدمت کی مختاج اور ضرورت مند تھیں، الہٰذاان کی آ تخصور علیہ تھے کی خدمت میں حاضری نہ ہو سکی اوران کو آ تخصور علیہ کے دیدارمیسر نہ آیا۔ اس لیے ان کو تابعین میں شار کیا جاتا ہے۔ بیانی آ خری عمر میں بھرہ میں آ کرآباد ہو گئے تھے۔ حضرت عمر نے اس لیے زمانہ خلافت میں ان کو سلام کہلایا اور دعا کی فرمائش کی تھی۔ انہی کی نسبت ہو، نسبت او بسیہ وہ نسبت کہلاتی ہے جو کسی مرید کو شخ ہے جسمانی ملاقات کے بغیر حاصل ہوجائے۔

ابولہب اور اس کی بیوی۔ ابولہب کنیت نام عبدالعزیٰ ہے۔ اس کی بیوی کا نام ارویٰ اور کنیت ام جیل ہے۔ اس کی بیوی کا نام ارویٰ اور کنیت ام جیل ہے۔ اس کی بیوی استحضور علیہ کے اور کنیت اور کئیل ہے۔ ابولہب آئے خضور علیہ کا حقیقی پہلے تھا لیکن بیاور اس کی بیوی آئے خضور علیہ کو تکلیف پہنچانے اور

خالفت میں سب سے پیش پیش تھے۔ آنخضور علیہ کے ابتدائے دعوت سے آخر دم تک آنخضور علیہ کی ابتدائے دعوت سے آخر دم تک آنخضور علیہ کی خالفت کرتار ہا۔ بالآخر کفر کی حالت میں موت ہوئی۔ سورہ تبت اس کے ہارے میں نازل ہوئی ہے۔

فرعونِ موئی : اس کا نام ولید بن مصعب ہے اور چونکہ یہ مصر کا بادشاہ تھا، اس لیے اس کوفرعون کہا جاتا ہے۔ شاہانِ مصر کا یہی لقب ہوتا تھا اس کے واقعات قرآن پاک میں بالنفصیل ندکور ہیں۔

ہے۔ شاہانِ مصر کا یہی لقب ہوتا تھا اس کے واقعات قرآن پاک میں بالنفصیل ندکور ہیں۔

سجاد حسین

سجاد سین صدر مدرس مدرسه عالیه فتح بوری دیلی ۱۲ شوال ۱۳۹۳ ه ۱۸ اگست ۱۹۷۱ء

☆ ☆ ☆

#### بسنم الله الرّحمن الرّحيم

ایں سوم وفتر کہ سنت شد سہ بار یہ تبیرا وفتر کیونکہ تبرانا سنت ہے در سوم دفتر بهل اعذار را تیسرے دفتر میں عذروں کو چھوڑ دے نز عروقے کز حرارت می جہد نہ کہ رگوں سے جو گری سے پھڑکی ہیں نز فنتیکه و پنبهٔ وروعن بود عی اور روئی اور تیل کی وجہ سے نہیں ہے نز طناب و أستنے قائم بود رسے اور ستون کی وجہ سے قایم نہیں ہے بوو از دیدار خلاق وجود وجود كو بيداكرنے والے (اللہ) كے ديدار كيوبر سے تھے هم زحق دال نز طعام و نز طبق الله كى جانب سے مجھ كے ندكه كھانے اور طباق كى وجد سے تازِ روح واز ملک بگذشته اند یہاں تک کہ وہ روح اور فرشتے سے بڑھ گئے ہیں ز آتشِ نمرود بگذر چول عليل . حضرت خلیل کی طرح نمرود کی آگ سے گذر جا اے عناصر مر مزاجت را غلام اے وہ کہ عمامر اربعہ تیرے مزاج کے غلام ہیں

اے ضاء الحق<sup>لے</sup> حسام الدین بیار اے ضیاء الحق حسام الدین، لا بر کشا گنجینهٔ امراد را رازوں کا خزانہ کھول دے قوتت<sup>ع</sup> از قوتِ حق می زمِر تیری طاقت اللہ کی طاقت سے جوش مارتی ہے ایں جراغ حمس کو روش بود یہ سورج کا پراغ جو روش ہوتا ہے سقف کردول کو چنیں دائم بود آسان کی حصت جو اس طرح سے ہمیشہ سے ہے قوت جبر مل از مطبخ نبود (حضرت) جریل کی قوت مطبخ کی دجہ سے نہ تھی چنیں ایں قوت ابدال حق ای طرح اللہ (تعالیٰ) کے ابدال کی قوت جسم شال<sup>ع</sup> راہم زنور اسرشنہ اند ان کے جعم کو بھی نور سے بنایا ہے چونکه موصوفی باوصاف جبیل چونکہ تو بڑے ومفول سے موصوف ہے گردد آتش بر تو ہم بردو سلام آگ بھی بچھ پر سلامتی اور مصندک بن جائے گ

الث دیا، جسمانی غذا کی دجہ نے تھی۔ ہم چنیں۔ اولیا واللہ کی قوت من جانب اللہ ہوتی ہے مادی نیس ہوتی ہے۔ جسم شال - ابدال کے اجسام بھی نورانی ہیں اور ووانسانی روح اور تمام فرشتوں ہے ہوئے ہیں۔ چونکہ۔ پیشنخ حسام الدین کو خطاب ہے۔ آئٹ تمرود۔ یعنی نفسانی رذائل۔ گردوآ تش عناصرار بعدآ پ کے مزاج ہے مغلوب ہیں لہذا آگے۔ آپ کے لیے کھنڈک اور سلامتی ہے۔

ہر مزاجے کا عناصر ماریہ ایست عناصر، ہر مزاج کا سرمایہ ہیں ای مزاجت در جهان منبط وسيع عالم ميں تيرا بيہ مزاج اے دریغا عرصة افہام خلق بائے افسوس! لوگوں کی فہموں کا میدان اے ضیاء الحق بحذق رائے تو اے فیاء الحق تیری رائے کی ہوشیاری ہے كوهِ طور اندر تجلى طلق مافت کوہ طور نے تجلی میں طق یا لیا صَارَدَكًا مِمْنُهُ وَ ٱنْشَيَقَ الْحَبَيَلُ وہ عمری ہو گیا اور پہاڑ مجھٹ گیا لقمه تجشی آید از هر کس بلس لقمہ دینا ہر شخص ہے ہو سکتا ہے حلق بخشد<sup>ع</sup> جسمها و روح را رہ جسم اور روح کو طلق بخش دیتا ہے ایں کہے بخشد کہ اجلالی شوی یہ اس وقت بخشا ہے جب تو اجلالی ہو جائے تانکونی سر سلطاں را ہلس یا کہ تو شاہ کا زاز ہر مخص ے نہ کیے تُحُوثِ آل تمن نوشد اسرارِ جلال اللہ کے راز ای مخص کا کان سنتا ہے حلق بخشد خاک را لطف خدا الله (تعالیٰ) کی مہربانی سٹی کو حلق عنایت کرتی ہے

وی مزاجت برتر از هر یایی ایت اور تیرا سے مزاج ہر مرتبہ سے بالا تر ہے وصف وحدت راكنول شد ملتقط اب وحدت کی صفت کو ضنے والا ہو گیا ہے سختِ تنگ آمد ندارد خلق حلق بہت تنگ ہے، مخلوق طلق نہیں رکھتی ہے حلق بخشد سنگ را حلوائے تو تیرا طوہ پھر کو حلق بخش ریتا ہے تا کہ ہے نوشید وے رابر نتافت يهال تک كد (اس) نے شراب لي اور شراب كو برواشت نه كر مكن هَلُ رَأَيْتُمُ مِنُ جَبَل رَقَصَ الجَمَلُ مجھی تم نے پہاڑ سے اونٹ کا رقص و کھا ہے حلق مجشی کار یزدان ست و بس طلق بخشا صرف الله (تعالی) کا کام ہے حلق بخشد بہرِ ہرِ عضوت جدا تیرے ہر عضو کو عَلَیحدہ ِ طَلَّق بخش ویتا ہے از دغا و از دغل خالی شوی فریب اور کھوٹ سے خاک ہو ہوائے تازیزی قندِ را پیشِ کَمْس تاکہ تو قتہ کو تھی کے آگے نہ گرائے كو چو سوئ صد زبال إفاد لال بو سوئ کی طرح سو زبانوں کے باوجود کونگا ہے تا خورد خاک آب و روید صد کیا یہاں تک کومٹی یانی پیتی ہے اور سیٹروں گھاسیں اگاتی ہے۔

ماتی نشد - الله تعالی بر مسوکواور و حرکواس کے مناسب طلق بخشا ہے۔ این ۔ الله تعالی برعضواور و وج کوطل اس وقت بخشا ہے جب انسان خدائی انداق سے موسوف ہو بائ اور د ذاکل ہے اپنے آپ کو پاک کر لے۔ تا مگوئی ۔ جب الله کی بید وطاحمہیں حاصل ہو جائے تو تا الموں پر اسرار ظاہر نہ سرو سے توقی ۔ معارف البیداس وقت حاصل ہوتے ہیں جبکہ انسان میں ان کے افقا و کی بعری صلاحیت پیدا ہوجائے اور تا الموں کے سامنے انکو ظاہر نہ سرو کے بیاد کے الله نے زمین کو بھی حلق منا برے ۔ الله نے زمین کو بھی حلق منا برے ۔ اسکوقد رت سامن ہوجائے ۔ الله نے زمین کو بھی حلق منا برے ۔

تا گیایش را خورد اندر طلب يہاں تك كدوہ تلاش كر كے اس (خاك) كى گھاس كھاتا ہے تخشت حيوال لقمه انسان ورفت حیوان، انسان کا لقمه بنا اور ختم ہو گیا چول جدا شد از بشر روح و بقر جبکہ انسان سے روح اور بینائی جدا ہو گئی تربكويم خورد شال كردد دراز اگر میں ان کی خوراک کا بیان کروں تو بات بڑھ جائے گی دايگال راداريه لطف عام او پرورش کرنے والوں کی والیہ اس کی عام مہربانی ہے زانکہ گندم نے غذائے چوں زہد كيونكه كيرول بغير غذا كے كب يرورش ياتا سے يارهٔ تقتم بدال زال ياربا میں نے ایک ٹکڑا کہم دیا تو اس سے اور ٹکڑول کو سمجھ لے باقال را مقبل و مقبول دال باتی رہنے والوں کو مقبول اور بااقبال سمجھ وان جہان و سائنانش مستمر وہ عالم اور اس کے باشند ہے ہمیشہ رہنے والے ہیں ابل آل عالم مخلّد مجتمع اس عالم والے ہمیشہ اور اکٹھے رہنے والے میں آب بحیوانے کہ ماند تا ابد آب حیات، تا کہ ہمیشہ رہے رَسته از صدآفت و اخطار و جيم جوسيكرون آفتون اور خطرون اور خوف ك نجاستا يا كيا ب

باز حیوال از را به بخشد حکق و لب يھر (اللہ) حيوان كو حلق اور ہونٹ بخشا ہے چول گیبا هش خورد و حیوال گشت رفت جب اس (حیوان) نے اس خاک کی گھاس کھائی اور موٹا ہو گیا باز خاک آمد شد اکال بشر بھر مٹی آئی وہ انسان کو نگل جانے والی بن ذرّبا ديم دبال شال جمله باز میں نے ذرے دکھے ہیں جن کے منہ کھلے ہوئے تھے برگها را برگ از انعام او بیوں کو ساز و سامان اس (اللہ) کے انعام سے ہے رزقها<sup>ع</sup> را رزقها او میدید وہ (اللہ) رزقوں کو رزق دیتا ہے نیست شرح ایں سخن را منتہا اس بات کی تفصیل کا خاتمہ نہیں ہے جمله عالم آکل و ما کورل دال تمام عالم كو كھانے والا اور كھايا ہوا سمجھ ای جهان و ساکنانش منتشر یہ عالم اور اس کے باشدے جدا ہونے والے میں این جہان و عاشقالش منقطع یہ عالم اور اس کے عاشق من جانے والے ہیں، یس کریم آنست کو خود رادمد تر بزرگ، وہ ہے جو اینے آپ کو پلا دے بأقيات الصالحات آمد كريم بھلا (بزرگ،) باتی رہنے والی نیکیوں میں ہے ہے

ا۔ باز میواں۔ میوانات ، نیا تات کواپی عذا بنالیتے ہیں۔ چول تھیا ہش۔ حیوانات سے انسان اپی غذا حاصل کرنا ہے۔ بآز۔ بھر انسان کے مرنے کے بعد خاک اس کواپی خوراک بنالیتی ہے۔ ذربا کا کنات میں با ہمی تنازع للبقاء کا نظام جاری ہے اور کا کنات کا ہر ذر ہ دوسرے کو کھانے کے لیے سہ کھونے ہوئے ہوئے ان کہ جو چوانات کی خوراک ہیں ان کو بھی اللہ تعالی خوراک عطافر ما تا ہے ، کا کنات میں جو چیزیں دوسروں کی ہرورش کرتی ہیں ، ان کی خدا پر درش کرتا ہے۔

ا رز آنبا۔ گیبوں خودرز ق ہے کیکن اگراس کورز ق میسر ندآ ہے تواس کی پرورش ندہو۔ جملہ عالم امکان میں سب چیزیں ایک دوسرے کوفنا کررہی ایس بیا بیتا سرف ان کوحاصل ہے جومقبول بارگاہ الہی ہیں۔ ایس جہاں۔ عالم امکان۔ منتشر۔ چونکہ عالم امکان متفادعناصر سے ہے ہیں۔ واس جہاں۔ عالم امکان۔ منتشر۔ چونکہ عالم امکان متفادعناصر سے ہے ہیں۔ واس جہاں۔ عالم آخرت۔ آب حیوال یکنی معارفہ الہیں۔ باقیات۔ بزرگ جبکہ مجموعہ فضائل بن گیا تو وہ مجسم باتی رہے والی نیکی بن گیا۔

چول خيالات عدد انديش نيست تعداد سمجمانے والے خیالات کی طرح نہیں ہیں غالب و مغلوب را عقل ست ورائے غالب اور مغلوب کے لیے عقل اور رائے ہے خورد او چندال عصا و خبل را وہ بہت ی لاٹھیوں اور رسیوں کو نکل گئی زانکه حیوانی نبودش اکل و شکل كيونكم ال كا كهانا اور صورت جسماني نه تها تابخورد اوہر خیالے را کہ زاد یہاں تک کہاں نے ہراس خیال کونگل لیا جو پیدا ہوا رازقِ حلقِ معانی ہم خداست معانی کے طقول کو روز دینے والا بھی خدا ہے که بجذب مایه اورا طلق نیست مادہ کو جذب کرنے کے لیے جس کے حلق نہ ہو ميهمان وحي إجلالي شود تب ال کی روزی خدائی ہو جاتی نے یافت او بے ہمتم معدہ رزق بکر تو ال نے معدہ کے ہضم کے بغیر تازہ رزق یا لیا کز مزاج بد بود مرگ بدال ال ليے كه برول كى موت يُرے مزاج كى وجہ سے بوتى ہے زرد و بدرنگ و سقیم و خوار شد (تو وہ) زرد اور بدرنگ اور بیار اور ذلیل بن جاتا ہے رفت زشتی و آل زُخش چول سمّع تافت بُرائی جاتی رہی اور اس کا چرہ معمع کی طرح چیک اٹھا گر ہزارانند<sup>ا</sup> یک تس بیش نیست اگر وہ ہزار ہیں تو (بھی) ایک سے زیادہ نہیں ہیں آکل و ما کول را حلق ست و نائے کھانے والے اور کھائے جانبوالے کا حلق اور گلا ہوتا ہے حکق بخشید او عصائے عدل را اس نے انساف کی لاٹھی کو طلق بخشا واندرو افزول نشدزال حمله أكل اس سب کھے کھانے سے اس میں اضافہ نہ ہوا مریقتیں را چول عصا خق حلق داد الله تعالیٰ نے لائھی کیطرح یقین کو بھی حلق دیا ہے · پی معانی طبع را چو اعیال حلقهاست تو خارجی موجودات کی طرح معانی کے بھی حلق ہیں پس زمانی تا به مه از خلق نیست تو تچھل ہے لے کر جاند تک کوئی مخلوق نہیں ہے حکق نفس از وسوسه خالی شود روح کا طلق جوجم کی فکر سے خالی ہو جاتا ہے حلق عقل و دل چوشد خالی زفکر عقل اور ول کا حلق جب فکر سے خالی ہو گیا شرط تبدیل مزاج آمد بدال سمجھ لے، مزاج کو بدلنا شرط ہے چوں مزاج آدمی گل خوار شد جب آدمی کا مزاح مٹی خور ہو جائے چول مزاج زشت او تبدیل یافت جب ای کا ندا مزاج بدل همیا

لے سخر ہزاراں۔اولیا واور ہزرگ یک روح ہزار قالب ہوتے ہیں۔ آگل۔اس عالم میں جو کھانے والے ہیں اور کھائے جاتے ہیں تو ان کا صرف طق اور گذاہے جو نوگ اپنے اللہ نے حضرت مویٰ کی لائمی اور گذاہے جو نوگ اپنے کشر باللہ بیں اور اللہ کی مرضیات ہے مغلوب ہیں ووصا حب عقل ورائے ہیں۔ طبق بحثید۔اللہ نے حضرت مویٰ کی لائمی کو طبق عنایت فرمایا۔ وہ جاود کروں کی لائمیوں اور رسیوں کونگل می ۔ زائلہ۔حضرت مویٰ کی لائمی سب پھوٹگل کر بھی موٹی نہ ہوئی کیونکہ اس کا کھانا حوالی کھانا نہ تھا۔ مریقی بی را۔ جس طرح حضرت مویٰ علیہ السلام کی لائمی کے حلق تھا یعین سے بھی طبق ہے جو وساوی کونگل جاتا ہے۔

پس معانی۔ جس الرح خارجی اشیا کاطلق ہے وہی اشیا کا بھی طلق ہے۔ زماتی ۔ یعنی تحت المو کا ہے۔ طلق نفس یعنی اگر انسان اپنے آپ کو دستا دب شیطانی سے باک کر لے۔ طلق مقتل یعنی اگر انسان اپنی عقل اور دل کو مشروریات سے شیطانی سے پاک کر لے۔ طلق مقتل یعنی اگر انسان اپنی عقل اور دل کو مشروریات سے پاک کر لے۔ وزق بحر ساز ورزق یعنی معارف اللہ یہ۔ مزاج ۔ یعنی مادی مزاج میلی ملاخوراک سے امرامن پیدا ہوئے ہیں۔ چول مزاج ۔ بن مادی مزاج میں تبدیلی آجاتی ہے تو انسان الوار اللی کائل بن جاتا ہے۔ جس مادی مزاج میں تبدیلی آجاتی ہے تو انسان الوار اللی کائل بن جاتا ہے۔

تا به نعمت خوش کند بد فوز<sup>ک</sup> را نعمت کے ذریعہ خوش کر دے، بدذوق کو تاز تعمیها کند أو را غذا جو تعتول کی اس کو غذا دے برکشاید راهِ صد بستال بره سیکروں باغوں کا راستہ اس پر بھول دے گی از بزارال نعمت و خوان و رغیف ہزاروں نعمتوں اور خوانِ اور روٹی سے اندک اندک جہد کن تم" الکلام به تدریج کوشش کر بات ختم ہوئی ا اِز تجس یا کی برد مومن کذا مون ای طرح نجاست سے یا کیزگی حاصل کتا ہے بُودِ او را بود از خول تارو بود اس کے وجود کا تانا بانا خون سے تھا وز فطام شیر لقمه گیر شد اور دودھ چھڑائے سے وہ لقمہ کھانے والا ہو گیا طالب مطلوب پنیانے شود ایک بوشیدہ مطلوب کا طالب بن جاتا ہے ہست ہیروں عالمے کس منتظم باہر -ایک بڑی منظم دنیا ہے اندر و بس نعمت و بیحد اکول اس میں بے شار تعتیں اور بے حد غذا کیں ہیں بوستانها باغها و کشتها مُنتان ہیں باغات ہیں کھیتیاں ہیں

دامیة کو طفلِ شیر آموز را وہ داریہ کہال ہے؟ جو شیر خوار بچہ کو دائية كو شير خواره طفل را شیر خوار بچہ کے لیے وہ دایہ کہال ہے؟ گر بہ بندد راہِ بیک بیتال پرو اگر ال پر ایک بیتان کا راستہ بند کرے گی زانکہ بیتاں شد حاب آل ضعیف کیونکہ اس ناتوال کے لیے بیتان بردہ بن گیا تو جاری زندگی، دودھ چیزانے پر موقوف ہے چوں جنیں <sup>ع</sup>بور آدمی خوں مبد غذا جب انسان مال کے پید میں تھا، خون خوراک تھی . چول جنیں بود آدمی خونخوار بود جب انسان مال کے پیٹ میں خون کھانے والا تھا از فطام خول غذالیش شیر شد خون چھڑانے سے اس کی خوراک دودھ ہوئی وز فطام لقمه لقمانے شود لقمہ چھڑانے ہے وہ لقیان ہو جاتا ہے گر جنیں راکس بکفتے ور رحم اگر پیٹ کے بیے سے کوئی رحم میں کہنا کی زمین خرخی باعرض و طول ایک کمی کچوڑی دل کشا زمین ہے كوبها و بحربا و دشتها يهار بين وريا بين اور جنگل بين

لے نوز۔ بوزیعنی مند۔ دآبید۔ بینی دایئر قدرت بری عادتیں چھڑا دے۔ گربہ بندد۔ دایئر قدرت اگر دودھ چھڑاتی ہے توباغوں کے میوے کھلاتی ہے۔ زائکہ پیتان۔ جب تک بچہ شیرخوار رہتا ہے بے ثار لذیذ غذاؤں سے محروم رہتا ہے۔ بس۔ دنیادی لذتوں کا دودھ چھوڑنے پراخروی نعتیں موقوف ہیں۔ فطام۔ بچہ کا دودھ چھڑانا۔ جہدکن میتی دودھ چھوڑنے کی کوشش کرو۔ آز بکس مرورت کے دفت مومن کے لیے نجس غذا طلال ہو جاتی ہے۔

ع جنین - پیٹ کا بچہ۔ آز نظام ۔ جس طرح بچیکا دودہ چیوڑنا غذاؤں کی ترقی کا سبب بناای طرح اگر لذات جسمانی ترک کرو مے تورو حانی غذائیں بہتر سے بہتر حاصل ہوں گی۔ وز نظام ۔ جسمانی لذات کے ترک سے سمتیں حاصل ہوں گی اور ذات خداوندی کی طلب پیدا ہوگی ۔ لقمانے ۔ یعن صاحب حکمت ۔ گرجنین ۔ بیشعر، ساتویں شعرتک شرط ہے۔ آٹھوال شعر'' او بھکم''جواب شرط ہے۔ فرآم ۔ دکش ، پُر بہار۔ اکو آ ۔ کھانے کی چیز۔

آفآب و ماہتاب و صد<sub> سہا</sub> آفآب اور جاند اور سیروں سہا (ستارے) ہیں باغها دارد عروسیها و سور باغات، جشن اور تازگی رکھتے ہیں تو درين ظلمت چه در امتحال تو اس الدهرے میں آزمائش میں کیوں ہے؟ درميان حبس و انجاس و عنا بندش اور نجاستول اور مشقت میں زیں رسالت معرض و کافر شدے اس بیغام سے اعراض کرنے والا اور کافر ہوتا زانکه وہم کور زیں معنی است دور كيونكه اندهے كا وہم ان باتوں سے دور ہے نشود ادراک منکر<sup>ی</sup> ناک او اس كا انكار كرنے والا احساس (ان باتوں كو) نہيں سنتا ہے زال جہال ابدال می گویند شال ان کو ابدال ایر، عالم کے بارے میں کہتے ہیں ہست بیروں عالمے بے یو و رنگ (ال) ہے باہر ایک بے بو اور بے رنگ عالم ہے کایں طمع آمد حجابِ ژرف و زفت كيونكه بيه لائ كرا أور مونا يرده بن كيا ي مچتم را بندد غرض ان اطلاع غرض، آنکھ کو باغر ہونے سے بند کر دی ہے كال غذائ أوست در اوطان دُول جو کہ کم درجنہ وطنول پیس ای کی غذا ہے خونِ تن رادر دِلش محبوبِ مرد اس کے ول کے لیے جسم کے خون کو محبوب کر دیا

آسانے بس بلند و پر ضا بہت اونیا آسان ہے اور منور از جنوب و از شال و از دَبور جنوبی اور شالی اور مغربی ہواؤں ہے در صفت ناید عجائب مائے آل اس کے عجائب بیان نہیں ہو سکتے ہیں خول خوری در حیار سیخ تنکنا تنک تید خانہ میں خون کھا رہا ہے او بھکم حال خود منکر قریدے وہ اپی حالت کے تقاضے سے منکر ہوا کایں محال ست و فریب ست و غرور کہ سے نامکن ہے اور فریب ہے اور دھوکا ہے جنس چیزے چوں ندید إدراک او اس کے اوراک نے چونکہ اس چیز کی جنس نہیں ویکھی مجیناں کہ خلقِ عام اندر جہاں ای طرح دنیا کی عام مخلوق کایں جہال جاہے ست کس تاریک و تنگ کہ یہ عالم ایک بہت تاریک اور تنگ کنواں ہے بیج در گوش کے زایثاں نہ رفت ان مین سے کسی کے کان میں (بات) نہ بینی كوش را بنده همع از إستماع لا کے، کان کو سنے سے روک ویتا ہے ہمچناں کہ آل جنین را طمع خوں جس طررہ سے خون کے لائے نے اس پیٹ کے بچہ کو از حديث اين جهال مجوب كرد اس عالم کی، بات ہے محروم کر دیا

ا سہا۔ بنات العش کاباریک پہلاستارہ۔جنوب۔وہ ہواجو جانب جنوب سے چلے۔ ٹال شالی ہوا۔ د بور۔مغرب کی ہوا۔ چہ۔یعن وجم مادر کا کنوال۔ جار شخ - ایک شم کی تید ہے جس میں تیدی کے چاروں ہاتھ پیررسیوں سے ہائد مہ کر بچار کیلوں سے بائدہ ویے جارج ہیں۔ تنکنائے۔ تنگ جگہ۔جس ۔ تید خانے۔ منا۔ مشقت ۔ اُو بکتم ۔ بیشر ماکی جزاہے۔رسالت ۔ لیعنی خارجی و نیا کا بیان ۔ کور ۔ لیعنی پیٹ کا بچہ۔ اور اک علم ۔

منگرناک-انکادکر نے والا - ہم چنال۔ یعنی جس ملرح ماں کے پید کا بچاس طار جی عالم کی باتوں کا انکاد کرتا ہے ای ملرح عوام عالم آخرت کی باتوں کا الکاد کر ہے آیں۔ زال جہال۔ عالم آخرت۔ آجے۔ یغنی یہ ہاتیں و نیاوالوں نے ندمانیں۔ ملع بینی و نیاوی لاجے۔ استماع سننا۔ فرض ریعین طور فرشی۔ او ملاك - ولمن کی بن ہے۔ دول یہ کمتر ۔ ایس جہال یہ یعنی عالم آخرت ۔ جوب بے شیدو۔

غير خول او مي نداند جاشت خورد خون کے علاوہ دہ غذا کھانا نہیں جانہا شد حجابِ آل خوشي جادوال اس دائمی خوشی کا برده بن گیا از حیات راسستینت کرد کور سچی زندگی ہے کھے اندھا کر دیا بر تو بوشاند یقیس را بیگمال یفینا تجھ پر یفین کو ابوشیدہ کر دیتا ہے در تو صد کوری فزاید از طمع لا کچ کی دجہ سے حد درجہ اندھا بن تجھ میں بڑھ جاتا ہے تائمی یا بر سرِ آل آستال تا کہ این چوکھٹ پر تو جیر رکھ کے از عم و شادی ع قدم بیرول خمی (دنیا کے) عم اور خوشی سے قدم باہر سکھے گا یے ظلام کفر نور ویں شور وین کا نور کفر کے اندھرے سے پاک ہو جا۔ یا گا تا رَبی از خوف و مالی در امال ا تا کہ تو خوف ہے نجات یا جائے اور آئن میں رہے بشنو اکنوں قصه و تمثیل آل تابیابی در حقیقت نورِ جال نَا كَمْ يَحْفِي حَقَيْقًا رورج كا نور طاعلي بو عاسدً

. زیں ہمہ<sup>ا</sup> انواع نعمت ماند فرد نعت ک ان تمام تسمول سے محروم رہا برتو ہم طمع خوشی ایں جہاں تجھ پر بھی اس دنیا کی خوشی کا لاج طمع و ذوق این حیات یر غرور رھو کے سے پر اس زندگی کے لائج اور ذوق کے پس طمع كورت كند نيكو بدال الجیمی طرح سمجھ لے، لالج تجھے اندھا بناتا ہے حق ترا باطل نماید از طمع لا کچ کی وجہ ہے تجھے حق باطل نظر آتا ہے از طمع بیزار شوچوں راستال بچوں کی طرح تو لائے سے بیزار بن کاندرال در چول در آئی وارہی جب تو اس درگاہ میں پہنچ جائے گا نجات یائے گا . کیتم جانت روش و حق بین شود تیری روح کی آئکه روشنی اور حق د یکھنے والی بن جائے گی بند مردال را پذیرا شو بجال ( در رد) جان ہے مردان ( عَنّ آگاہ) کی تقییحت قبول کرنے والما بن اب ای کی مثال اور ایک قصہ س کے ...

قصة خورندگان بيل بچگال از حص و ترک تصیحت نامحال لا چ كى دجه سے بائنى كے بچول كولھانے والون كا قصد اور تفیحت كرنے والول كى تفیحت كورك كريا

رید وانائے کروہ دوستال ایک عظمند این دوستوں کے ایک گروہ کو دیکھا كرسنه مانده شده به برگ و عور مي رسيدند از سفر وز راه دور

آل شیندی تو که در هندوستان تو نے دہ قصہ سا ہے کہ ہندوستان میں بھوکے، تھے ہوئے، بے ساز و سالمان اور نگے ۔ ستر سے اور دران راستہ سے آ رہے سے

رین ہمہ یعنی دنیا کی اور لذیذ غذا کس فردی اکمیلا تعنی محروم میں تبت رو پہر کا کھانا، مطلقاً کھانا۔ برتو ۔ انسان دنیاوی لاج کی وجہ ميها خروى نعتول يحروم موجاتا برستال يعي آخرت محمطاكب -آستال ماركا وخداد تدى - دريعي دربار خداوندى -یے. ستم وشادی دیا کارنے اورخوشی خوف یعن ترت کا ڈر قصہ اس کا خلاصہ بیا ہے کہ ان لوگوں نے ناصح کی نصیحت نہ الی ای وطِرُق الدال كي تفيحت نه مانے ہے ہلا كت ہوتى ہے۔ عور - برہند-

خوش سلامے شان و چوں کلبن شگفت ان کو تیاک سے سلام کیا اور پھول کی طرح کھل گیا جمع آمد رج تال زیں کربلا (اور) اس (میدان) کربلاکی وجہ سےتم پر معیبتیں جمع مومی ہیں تا نباشد خورد تال فرزند پیل تم ہاتھی کے بچہ کو ہرگز نہ کھانا پندِمن از جان و از دل بشنویدِ دل و جان ہے میری تھیجت س لو صير ايثال ست بس دلخواه تال. جن کا شکار تمہیں بہت مرغوب ہے لیک مادر شال بود اندر کمیں کیکن ان کی مال گھات میں رہتی ہے او بگردد در حنین و آه آه وہ روتی ہوئی اور ہائے ہائے کرتی ہوئی دوڑتی ہے الحذر زال بچه مرحوم او اس کے قابل رحم بچے ہے بچو در حضور<sup>ع</sup> و غیبت آگا<u>هِ</u> باخبر وہ (اُن کی) موجودگی اور غیر حاضری میں (اُن سے) باخر ہے كوكشد كيس از برائے جانِ شال کیونکہ وہ ان کی جان کے سلسلے میں بدلہ لیتا ہے در غریی فرد از کاروکیا غیر حاضری میں بھی کام اور مشغولیت سے خالی ہیں لیک اندر رسر منم یار و ندیم لیکن در پرده ان کا مددگار اور سائتی ہوں كوئيًا مستند خود اجزائے من مکویا وہ میرے بی تکڑے ہیں

مهر دانانیش جوشید و بگفت اس کی دانائی کی محبت جوش میں آئی گفت دانم کز تجوع! و از خلا بوذا میں جانیا ہول کہ بھوک سے اور (معدہ کے) خالی ہوسمنے لیک اللہ اللہ اے قوم جلیل لیکن خدا کے لیے اے بزرگو! پیل ہست ایں سو کہ اکنوں می روید جس جانب تم اب جا رہے ہو ہاتھی ہے بيل بيگانند اندر راهِ تال تہارے رائے میں ہاتھی کے بی ہیں بس ظریف اند و لطیف اند و سمیس نهايت عمده اور ياكيزه اور موثے بيں از ہے فرزند صد فرسنگ راہ اینے بیجے کی خاطر سیروں میل کے راستہ ہے آلش ودُود آید از خرطوم او اس کی سونڈ ہے آگ اور دھوال نکلیا ہے اولیاء اطفال حق اند اے پسر اے کڑکے! اولیاء ، اللہ کے بیعے ہیں غائبی مندیش از نقصانِ شال ان کی غیر حاضری ان کا نقصان نہ سمجھ گفت اطفال من اند این اولیاء اس نے فرمایا ہے کہ یہ اولیاء میری اولاد میں از برائے امتحال خوار ویسیم رہ آزمائش کے لیے بے وقعت اور میتم ہیں يشت دار جمله عصمتهائ من میری تمام حفاظتوں پر ان کا بھروسہ ہے

ا تبحق بهوکا ہونا۔ خلآ ۔ یعنی معدہ کا خالی ہونا۔ کر بلا۔ وہ علاقہ جہاں امام حسین رمنی اللہ عند شہید ہوئے،معیبت تاک مقام۔خورو۔خوراک۔ ظریف۔عمدہ۔لطیف۔ پاکیزہ۔مین ۔موٹے۔کمین۔محمات۔حنین۔رونے کی آواز۔خرطوم۔ ہاتھی کی سویٹر۔الحذر۔ پیچنا۔ادلیاء۔تمام انسانوں کو اللّٰدکی عیال قرار دیا عمیا۔۔

<sup>&</sup>quot; حضور - بعنی توجه الی الله - لیست - بعنی توجه الی انظلق کی هالت - کاروکیا - بعنی کیائے کار، خداد عد کار با - آذبرائے - بعنی اولیا و بظاہر بے سہارااس لیے بنا .. ئے میئے ہیں تا کہ موام کی آز مائش ہو سکے ۔ تدتیم - ہم مجلس - اجزائے من - بعنی بیاولیا والله کے قریب ہیں۔

صد ہزار اندر ہزار ویک تن اُند بررول برار بین اور ایک بین موسی فرعون را زیر و زبر (حضرت) موی علیه السلام فرعون کو نه و بالا نوځ شرق و غرب را غرقاب خود (حفرت) نوح عليه السلام مشرق ادر مغرب كوغرقاب شهر بائے کافرال را اکراد کافروں کے شہروں کا خلاصہ ہے ہے دجلهٔ آب سیاه رو بین نشال سیاہ پانی کا دریا، جا نشان د کیھ لے دررہِ قدسش ہے بینی برگذر بیت المقدس کے راستہ میں سرِ راہ تو د کھے لے گا خود بہر قرنے سیاستہا بدست اور ہر دور میں عذاب ہوئے ہیں خود جگر چہ بود کہ خارا خوں شود جگر کیا ہوتا ہے خارا پھر خون بن جائے گا تو نه بنی خول شدن کوری ورَد تو (ان کا)خون بننامحسوس مبیس کرتاہے، تو اندھااور مردودہ لیک از اُشتر نه ببید غیر پیم کنیکن اونٹ میں سے اون کے علاوہ مجھے تبین دیکھتا ہے رقص بے مقصود داند ہمچو خرس (اور) بے مقصد ریکھ کی طرح تاچا ہے رقص او خالی زخیر و برزِ شر اس کا ناچنا بھلائی سے خالی اور شر سے تھرا ہوا ہے ينبه را ازريش شهوت بركني شہوت کے زخم سے روکی کو نوچ ڈالے

بال و بال ایل ولق بوشان من اند خَردار، خردار، یہ گدڑی یوش میرے ہیں ورنہ کے کروئے بیک چوپ ہنر ورنہ ہنر کی لاکھی ہے کب کر کتے؟ ورنہ کے کردے بیک نفرین بد ورنہ ایک بدوعا ہے کب کر کتے برنگندے کیک دعائے کوظِ راد، جوانمرد لوط عليه السلام كي أيك دعا نه اكهار سكتي كشت شهرستان چول فردوس شال ان کا جنت جبیا شہر ہو گیا سوئے شام ست ایں نشان و ایں خبر یہ نثان اور واقعہ شام کی جانب(ہوا) ہے صد ہزارال انبیائے حق برست لا کھول حق پرست نی (آئے ہیں) تربکویم این بیان افزون شود اگر میں کہوں گا تو ہے بیان بڑھ جائے گا خول شودی کم با و باز آل بفسرد بہاڑ خون بن جاتے ہیں اور پھر وہ جم جاتے ہیں طرفه کوری دوربین و تیز سیم تو عجیب اندها ہے کہ دوربین اور تیز نگاہ ہے موبمو ببيد زصرفه حرص الس انسان کا لایج حرج کو بال بال دیکھتا ہے موبمو ببيندز حرص خود بشر این لای ک وجہ ہے انسان ذرہ ذرہ دیکھیا ہے رفض آنجا کن که خود را بسلنی اس وفت ناج جبکه تو خود محکنی کرے

ا بال-تمام اولیاسیرت کے اعتبار سے ایک ہیں۔ ورند یعنی اگر اولیا کوتا ئید خداوندی حاصل ندہو۔ چوب ہنر یعنی حضرت موی علیہ السلام کی لاٹھی۔ راد کی ، جوانمر د۔ المراد یعنی خلاصۂ کلام بیہ ہے۔ وجلہ ۔ بغداو کامشہور دریا۔ مطلقاً دریا۔ سوئے ۔قوم لوط کی بستیاں، شام کے علاقے میں ہیں۔ سیاستہائے ۔ بعنی انبیاء کی نافر مانی سزا کاسبب بنی ہے۔ مربکوتیم۔ ان واقعات کی تفصیل بڑی درونا ک ہے۔

سے ہیں ہے۔ سی ہمیاءی مامرہاں مزودہ صبب بی ہے۔ سر ہو۔ ہے۔ ان واقعات کی میں بری درونا کے ہے۔ کے خول شود۔ بیددردناک واقعات پہاڑوں کے جگرخون کر دیں۔ تو نہ بنی ۔ انسان ان کوعبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا ہے۔ طرقہ کوری۔ انسان کا اندھا بن بھی مجیب ہے۔ موہمو۔ ونیا کے نفع اور نقصان کو ذرہ و میکھا ہے۔ رقص۔ دنیا کی خوشی پرنا چنا ہے۔ رقص آنجا۔ دنیا کی خوشی پرنا چنا کو دنا مناسب نہیں ، انسان اپنی ہستی کومٹائے اور شہوت ہے آزاد ہوتب خوشی منانے کاموقع ہے۔

رفص اندر خونِ خود مردال كنند بہاور اینے خون میں رقص کرتے ہیں چوں جہند از تقص بر رقصے تند جب تقص ہے باہر آ جاتے ہیں تو تایج ہیں بحربا در شورشال کف می زنند سمندر ان کے شور میں تالیاں بجاتے ہیں کف زنال رقصال ز تحریکِ صیا بادِ صبا کے حرکت دیے سے ناچتے تالیاں بجاتے ہیں برگهابر شاخ شدکف زن عیال تھکم کھلا ہے شاخوں پر تالیاں بجاتے ہیں گوشِ ول باید نه این گوشِ بدن (اسكے كيے) دل كا كان جاہے ندكہ بدن كا كان تابه بینی شهر جال را با فروغ تا کہ تو جان کے شہروں کو بارونق دیکھیے جز حدیث رُوی او چزے مگو اس کے چبرے کی بات کے علاوہ کچھ نہ بول كش بكويد در ني حق بو أذُن ان كو الله (تعالى) نے قرآن ميں فرمايا ہے وہ كان ہير، رحمتِ او مُرضّع ست و ما صبی الن كى رحمت دودھ بلانے والى ہے ادر ہم ينج بين سوئے اہلِ پیل بر آغاز رال ہاکھی والوں کی جانب (اور) شروع کی طرفہ، جل

رقیص و جولال کم بر میدان کنند رنص اور جولانیال میدانِ جنگ میں دکھاتے ہیں چول رہند از دست خود دیستے زنند جب این آپ سے نجات یا لیتے ہیں تالیاں بجاتے ہیں مطریال شال از درول دف می زنند ان کے مطرب اندر سے دف بجاتے ہیں تو نہ بنی برگہا برشاخہا تو نے بتوں کو شاخوں پر نہیں دیکھا ہے تو نہ بنی لیک بہرِ گوشِ شال تو نہیں ویکھنا ہے لیکن ان کے کان کے لیے تو نہ بنی برگہا را کف زون تو بنول کے تالیوں کے بجانے کو تہیں ویکھا ہے سُوشِ سر بر بند از ہزل و دَرُوغ مر کے کان کو غداق اور جھوٹ سے بند کو لے پس دہاں یر بند از ہزل اے عمو اے چیا! خال ہے منہ بند کر لے سرکشد گوش محمد در سخن مُعَلِينًا كَانَ بات سے راز معلوم كر ليا ہے سر بسر گوش ست و میتم ست این نبی يه نبي صلى الله عليه وسلم مجسم كان اور آنكه بين ایں کن یایاں ندارد باز رال ال بات کی انتها نہیں ہے واپس چل

بقیہ قصہ متعرضانِ بیل بچگان ہاتھی کے بچوں کے دریے ہونے والوں کا قصہ

رتق و جولاں۔ مردول کارتھ میدان بہادیں اپ آپ کونا کرتے وقت ہوتا ہے۔ چوآ وہند۔ جب اپنے برے اظاق حدو کروغیرہ سے نجات پا بہاتے ہیں اور نقص سے بری ہوجائے ہیں تو تالیاں بجاتے اور رقص کرتے ہیں۔ مطربال۔ قدرت کی طرف سے ان کے رقع کے اسباب مہیا کر سے بہاتے ہیں۔ مطربال۔ گانا سنانے والے۔ کف می زند۔ مندر کی موجیس تالیاں بجاتی ہیں۔ تو تنہ بنی۔ شاخوں پر ہواؤں سے جو پتے آپس میں مکراتے ہیں وہ چوں کارتھی اور تالیاں بجانا ہے۔

کردِ معدہ ہر بشر بر می تند ہر انبان کے معدے کے گرد چکر لگاتا ہے تازند اندر جزا صد زخم نیش تاكه بدلے میں سو زخم لگائے یا بعر و زخمش زند اندر جزا پائے اور بدلے میں اس کے زخم رگائے غيبت الثال كني كيفر بري ان کی غیبت کرتا ہے سزا باتا ہے کے برد جاں غیر آل کو صادق است سوائے اس کے جو سیا ہے کون جان بیا سکتا ہے باشد اندر گور منکر یانگیز قبر میں منکر اور تکیر ہوں نے وہاں خوش کرون از دارد وہاں نہ کمی دوا ہے منہ کو خوشبودار کرنا راهِ حیلت نیست عقل و ہوش را عقل اور حواس کے لیے حیلہ کا راستہ نہیں ہے بر سر بر ژاژخا<sup>ع</sup> و مُرزِشان ہر بکواس کے سر ادر سرینوں پر کر نه بینی چوب و آنهن در صور أكر تو لكرى اور لوم صورتا نهيس ديكمآ ئے زال ہمہ رنجور باشد آگیے ان سب ہے بہار باخر ہوتا ہے عیست این شمشیر بر فرقِ سرم میرے سر کی مانگ ہے ہی تلوار کیسی ہے در جواب آیند ہریک اے عمو ہر ایک جواب میں کہتا ہے۔ اے چیاا

ہر دہاں را پیل ہوے می کند ہاتھی ہر منہ کو سوتھتا ہے تا كا كبا يابد كباب يورِ خويش ُ تا كه كمبيل الله بيح كے كباب (كي خوشبو) پالے تا کجا ہوئے کہاہی ربجہ\_\_را تا کہ کہیں بچے کے کباب کی خوشبو تحمہائے بندگانِ حق خوری تو الله کے بندول کے گوشت کھاتا ہے ہاں کہ ہو یائے دہاں تال خالق ست خبردارا تمہارے منہ کی خوشبو سونگھنے والا خدا ہے وائے آن افسوی مش ہوئے گیر ال افسول دالے برافسوں ہے جس کی خوشبوسو تکھنے دالے نے دہاں وُزویدن امکان زاں مہاں ان بزرگول سے نہ منہ جھیانا ممکن ہے آب و روعن نیست مَر رُویوش را منہ چھیانے کے لیے بچنی چڑی باتیں نہیں ہیں چند کوبد زخمہائے گرنے شان اِن کے 'گرز بہت رخم لگا کمیں گے كرنٍ عزرائيل رابنگر أثر لمك الموت ك كرز كا اثر دكھے لے ہم بصورت می نماید گر کے مجھی مجھی صورة مجھی نظر آ جاتا ہے گوید آل رنجور کاے یارِ حرم یار کہا ہے کہ اے میرے محرم دوست! چوں کمی بیند کس از یارانِ اُو جو اس کے دوستوں میں سے کوئی نہیں دیکھتا ہے

تا کجا۔ ہاتھی منہ کواس کیے سونکھنا ہے تا کہا ہے ہے کہاب کھانے والے کو پہچان لے لیحمہائے۔ نیبت کوقر آن نے گوشت خوری قرار دیا ہے۔ کیفر۔ جزا۔ ہال۔ نیبت کرنے والوں کے منہ کواللہ تعالی سو تکھے گا۔ انسوس یشنخر، نداق یمنکر بائکیر۔ بید دنوں فرشتے ہیں جو قبر میں سوال وجواب کریں گے۔ نے دہاں۔ ان سے منہ نہ چھپایا جاسکے گا۔ آب وروغن یکھنی چیزی ہاتوں کے ذریعہ سے نہ بچا جاسکے گا۔

ع از خار بحواس کرنے والا۔ مرز۔ میم کے ضمہ ہے، مقعد، سرین۔ گرز۔ اگر ملک الموت کا گرزنظر نہیں آرہا ہے تو اس کے آٹار دیکھے لے۔ ہم ایسورت۔ بھی اثر کے ملاوہ مریض خودگرز بھی دیکھتا ہے اور گھر والوں ہے کہتا ہے دیکھو بچھے کون مارر ہا ہے۔ فرق سری ما تگ۔

جه خیال ست اینکه ست این ارتحال کیما وہم، ہیا تو چل چلاؤ ہے از نہیب ایں خیالے شد کنوں ان خیال کے ڈر سے دیبا بی ہو گیا پیشِ بیار و سَرش منکوس شد ینار کو، اور اس کا سر اوندها ہو گیا پهم دسمن بسته زان و پهتم دوست دوست اور وحمن کی آگھ اس سے بند ہے . جيتم أو روتن گه خونريز شد اس کی آنکھ خوزیر ہونے کے وقت روش ہوئی از نتیجه کیم اُوّو حتم او اس کے تکبر اور غصہ کے جمیجہ میں كه بغير وقت جيناند درا جو بغیر وقت کے تھنٹی بجائے بنگر اندر نزع جال ایمانت را جان کے نزع میں اینے ایمان کی محرانی کر روز و شب مانند دینار انتمرست دن اور رات اشرفیال شار کرنے والے کی طرح ہیں تا که خالی کردد و آید خوف يہال تک كه (ہميانی) خالی ہو جاتی ہے اور كربن آ جائے اندر آید کوه زال د ادن بیائے ال دینے سے پہاڑ جڑ ہے ختم ہو،جائے گا. تا ز واشبحدو الخيوب يابي غرض تا که مختبے "محدہ کر اور قریب ہوجا مکا مقصد حاصل ہو جائے ما تمى بينيم باشد ايس خيال ہمیں نظر نہیں آتا، یہ وہم ہو گا چہ خیال ست اینکہ آن جرخ نگوں یہ کیما خیال ہے کہ ادغدھا آسان گرز با و تینها محبوں شد گرز اور تلواریں محسوس ہو سمنیں اوجمی بیند که آل از بیر اُوست وہ دیکھ لیتا ہے کہ وہ ای کے لیے ہیں حرص دنیا رَفت و چسمش تیز شد دنیا کا لائج گیا اور اس کی آنکھ تیز ہوئی مرغِ بنگام شد آل چشم او اس کی آگھ ہے وقت کا مرغ ہو گئی سر بريدن واجب آيد مُرعُ را (اس) مرغ کا سر قلم کرتا ضروری ہو جاتا ہے ہر زمال نزعے ست جزو جانت را تیری جان کے کی جزد کا ہر وقت نزع ہے عمر تو مانند ہمیان زرست تیری عمر اشرفیوں کی تھیلی کی طررہ ہے می شارد می دہد زر بے وقوف بغير توقف وه اشرفيال شكنت اور ديت بين کرز که بستانی و تنبی مجلیئے ا كرتو بهازے ليتا ہے اور اس كى جكد ( سركھ) نه ركھے لیل بند بر جائے ہر دم را عوض تو ہر دنت جگہ پر عوض رکھتا رہ

ا این ارتحال یعنی بدوہی بات نہیں ہے بلکہ میری جان تکا لئے کے لیے جھے مارد ہے ہیں۔ اب بدیر ہے کوچ کاوفت ہے۔ چہ خیال یعنی عزرائکل علیہ السلام کی تکوار وہمی نبیں ہے بلکہ ایسی بیتی ہے کہ اب اس کے اثر سے زمین و آسان وہم نظر آتے ہیں۔ نہیب ۔ خوف۔ منکوس او تدھا۔ اوہتی بیند۔ وہر زمرف بیمارد کھٹا ہے اورکوئی نمیں دیکھا۔ حص مرف اس کے دیکھنے کی بدوجہ ہے کہ اس کی آئکھرس کی ونیا سے خالی ہو چکی ہے۔

ت مرتع - اگر پہلے ہے حرص فتم ہو جاتی اور عذاب کی کیفیت نظر آ جاتی تو نیک اعمال کرسکتا، اب آ کلو کا کھانا ہے وقت ہے اور ہے وقت کام کا متجہ ہاکت ہوتا ہے جرص فتم ہو جاتی اور عذاب کی کیفیت نظر آ جاتی ہے ۔ ہرزماں۔ ہرآن انسان کے جسم کے اجزا فکا ہوتے رہے ہیں اور ان کی مطلق جگہ دوسر سے اجزا کیا ہوتے رہے ہیں اور ان کی جگر مسلسل جگہ دوسر سے اجزا کیے رہے ہیں۔ وینار اشمر سٹار کنندہ وینار فسوف۔ یعنی عمر کے جاتا ہے ۔ گرز کر ۔ اگر پہاڑ کے پہر مسلسل فکالے رہو کے توالیک دن وہ پہاڑ فتم ہو جائے گا۔ موتی میادت۔

جزبکارے کال بود در دیں مکوش سوائے اس کام کے جو دین سے متعلق ہو کوشش نہ کر كاربايت ابترد نان توخام تیرے کام نافض ہول کے اور تیری روٹی کچی ہو گی نے بسنگ ست ونہ چوب و نے لید نہ پھر سے ہے نہ لکڑی سے نہ ٹاٹ نمدے سے دَر مِنْیَ او کنی وفن منی (این) خودی کو اس (الله) کی خودی میں فن کر تا دَمت يابد مدد از دُمش تا کہ تیرا سائس اس کے فیضان سے مدیں حاصل کرے نبود از اصحابِ معنی آن سَرَه اہلِ باطن کے نزدیک بے عیب نہیں ہیں بهج اطلس دست گیرد ہوش را کوئی اطلس اس کی روح کی دستگیری کرے گا؟ کژوُم عم در دل غمدان او اس کے عم کین ول میں غم کا بچھو ہے وزدرُول ز اندیشها اُو زار زار اور اندر سے وہ فکرول میں زار زار ہے چول نبات اندیشه و شکر سخن اس کا فکر معری کی طرح ہے اور بات شکر جیسی باز نشتن بحکایت بیل بیگان

در کمال کار ہا چندیں مکوش تمام کاموں کی جمیل میں اس قدر کوشش نہ کر عاقبت تو رفت خوابی ناتمام (ورنہ) تو انجام کار تاقعیِ روانہ ہو گا وال عمارت کردن گور و لحد تبر اور لحد کی تغییر بلکہ خود را در صفا گورے کئی بلكه ايني قبر (قلب كي) صفائي بيس بنا خاک او گردی و مدفون عمش اس کی خاک بن جا اور اس کے عم میں دمن ہو جا گور خانه قبها و تنگره تبول اور کنگره کی تبرین بنگر اکنول رند اطلس پوش را اب کسی اظلس ہوش رند کو دیکھے در عذاربي<sup>ع</sup> متكرست آل جان أو اس کی جان بڑے عذاب میں ہے ازبرُول بر ظاہرش تقش و نگار باہر سے اس کے ظاہر پر نقش و نگار ہیں وال کیے بینی دراِں وَلقِ کہن اور ایک کو تو پُرانی گدڑی میں دیجھے گا

ہاتھی کے بچوں ک حكايت كي طرف واپسي -تادل و جال تان نیفتد در تحن تا كه تمهارا دل اور جان مشقتول مين نه تيني

در شکارِ بیل بخیگال کم رؤید ہاتھی کے بچوں کو شکار کرنے کے دریے نہ ہو

گفت ناصح بشنوید این پندمن نفیحت کرنے والے نے کہا میری پی تفیحت س لو ٔ با گیاه و برگها قالع شوید گھاس اور پتوں پر قناعت کر ہو

ور کمال دنیا کے کاموں میں بفتر مِضرورت کوشش کرے، آخرت کے کاموں میں انہاک رکھے۔عاقبت۔ اگر آخرت کا کام نہ کرلو گے تو دنیا ہے نا کام جاؤ کے۔وال ممارت قبری آبادی قبر پر کنگروں وارتے بتانے مستنیس ہوتی ہے بلکہ قلب کی صفائی اور اپنی مرضیات کواللہ کی مرضیات کے تالع بنانے سے ہوتی ہے۔ سرہ ۔ خالص ، بے میب بیکر۔ بداعمالی کے ساتھ قبر پر قبد بنانے کی مثال میہ کدایک رند کواطلس کی قبایہ بنا دی جائے۔ ع ورعداب بدکار،اچھالباس بہنے سے سکونِ قلب حاصل نہیں کرسکتا۔وال کیے۔اگر نیک اعمال انسان، گدڑی میں بھی ہوتو اس کا دل باغ باغ ہوتا ے سے سینت ۔ اس دانا تا سے نے مسافروں سے کہا۔ با کمیا ہے۔ بھوک کے وقت سے اور کھاس کھالیرا، ہاتھی کے بچوں کا شکار نہ کرنا۔

جز سعادت کے بود انجام تصح تصیحت کا بھیجہ نیک سختی کے سوا کب ہوتا ہے تاریائم مر شا را از ندم تا کہ ممہیں شرمندگی ہے رہائی دے دوں طمع برگ از بینها تال برگند خوراک کا لائج تمہیں جڑ سے اکھاڑ وے الخشت قحط و جوع شال در راهِ زفت قحط اور بھوک نے راستہ میں زور پکڑا نور فیلے فربے نوزادہ ہاتھی کا بچہ، موٹا، نوعمر یاک خوردندش فروسشستند دست اس کو جث کر کے اور انہوں نے ہاتھ وحوے کہ حدیث<sup>ع</sup> آل فقیرش بودیاد كيونكه اس كو نقير كل بات يادِ تقى بخت نوبخشد ترا عقلِ کهن پرائی عقل کھے نیا نصیبہ عنایت کرتی ہے وال گرسنہ چوں شال اندر زمہ وہ بھوکا گلے میں جرواہے کی طرح تھا اقراناً آمد سوئے حایس دوید پہلنے آیا ادر نگہان کی طرف دوڑا ج ہوئے زو نیامہ ناگوار اس کو کوئی ناگوار یو نہ آئی مر ؤرا نازرد آن شه پیل زفت اس بڑے مونے ہاتھی نے اس کو نہ سمایا بویئے می آمد ؤرا زاں خفتہ مَر د اس کو اس سوئے آدمی سے ہو آتی تھی من برول کردم نه گردن دام تصح میں نے اپنی گردن سے تصبحت کا قرض اتار دیا من بہ تبکیغ رسالت آمدم میں پیغام کیبنجانے آیا ہوں ہیں میادا کہ طمع تال رہ ڈند خبردار! ایما نه ہو کہ لائج تمہارا رہزن بن جائے این بکفت و خیر بادی کرد و رفت ر کہا اور خدا حافظ کہہ کر چل دیا تا گہاں دیدند بر یک جادہ ایک راستہ ہے انہوں نے اطاعک ویکھا أندر افآدند چوں گرگان مست وہ ست بھیڑیوں کی طرح اس پر ٹوٹ بڑے آل کیے ہمرہ نخورد و بیند داد ایک ساتھی نہ نے کھایا اور تقییحت کی از كيابش مالع آمد آل سخن وہ بات اس کے لیے ال کے کہاب سے ماتع بی بی بیفتا دند د نفتند آن ہمه پیم ده لیک کے اور وہ سب سو کتے دید فلے سہناکے در رسید اس نے دیجھا کہ ایک خوفناک ہاتھی بہنجا بوئے میکرد آل ٔ وَہالش را سہ بار اس کے منہ کو اس نے تین دفعہ سوٹکھا چند بارے کرد او گشت و برفت چند بار اس کے گرد چکر کانے اور جانا عمیا پس کہ ہر خفتہ رابوئے کرد م ال نے ہر سوئے ہوئے کے ہونٹ سو عجمے

ا سن بروآ ۔ نامنے نے کہا میں نے نفیحت کا قرض اوا کر دیا۔ تبز سعاوت ۔ نیک بخت ہی نفیحت قبول کرتا ہے۔ ہیں۔ لاسطی کی وجہ سے ہاتھی نے پچوں، کا ٹکار نے کرنا ۔ فیر ہاوی ۔ اپنی رخصت کرتے وقت فی امان اللہ کہا۔ بہاوہ ی<sup>وا</sup> میز وست ۔ بینی اس کے کہاب کھا کر ہاتھ وحو لیے۔ پندواو ۔ ووسروں کو ا ۔ لمانے کی نمینون کی ۔

۲. سدیث بات آن نن یعنی ای دانا کی تصحت وال کرسند جس نے کہاب ندکھائے تقے وہ پاسیانی کر کئے لگا۔ شیال مرکز ریا۔ رمد جانوروں کا گلہ۔ '' بنا ک۔ خوفنا کہ ۔ حارت جمہبان ۔ چند ہار ۔ یعنی ہاتھی نے اس کے کئی چکر کا نے اور چل دیا۔ ورا لیعنی ہاتھی کو۔

بردر انید و بکشتش بیل زُود ہاتھی نے اس کو پھاڑ دیا اور مار ڈالا می درّانید و نبودش زال شکوه<sup>!</sup> میاڑ ڈالا اور اس کو کوئی خوف نہ تھا تاہمی زو بر زمیں می شد شگاف یہاں تک کہ وہ زمین ہر آ گرتا اور بھٹ جاتا تانيارد خون ايثانت نبرد تا كه ان كا خون تيرے ليے معركه پيدا نه كر دے زانکه مال از زور آید در کمیس اس ليے كم مال طاقت سے ہاتھ ميں آتا ہے قیل بیه خواره را کیفر کشد ہاتھی کے بچہ کے کھانے والے کو بدلے میں مار والتی ہے ہم بر آرد تحصم فیل از تو زمار ہاتھی کا محافظ کھنے برباد کر دے گا بیل داند بوئے بیہ خولیش را ہاتھی ایے بچہ کی خوشبو پہچانا ہے چوں نیابہ بوئے باطل را زمن وہ میرے باطل کی ہو کو کیوں نہ محسوس کر الیس کے چول نیابد از دہانِ لابخور ہارے منہ کی بدبو کیوں نہ محسوس کر کیس کے بوئے نیک و بد ہر آید برسا اچھی اور کری ہو آسان پر چپچی ہے می زَند بر آسانِ سبر قام نيلکوں آسان پر پہنچتی ہے تابه بوگیرانِ کردول می رود یہاں تک کہ آسان کے خوشبو سو جھنے والوں تک بہنچ جاتی ہے

کز کیاب پیل زاده بخورده بود کونکہ اس نے ہاتھی کے بیہ کے کباب کھائے تھے در زمال او یک بیک را زال گروه اس نے فورا اس گروہ میں سے ایک ایک کو بر ہوا انداخت ہر کیک را گزاف وہ بے بروائی سے ہر ایک کو ہوا میں اچھالا اے خورندہ خون خلق ازرہ مگرد اے مخلوق کا خون یہنے والے! واپس لوث مال اليثال خون اليثال دال يقيس یقینی طور پر ان کے مال کو ان کا خون سمجھ مادرِ آل فیل بچگال کیس کشد ہاتھی کے بچوں کی ماں بدلہ کیتی ہے میل بچہ می خوری اے یارہ خوار اے رشونت خور! تو ہاتھی کا بچہ کھاتا ہے بوئے رُسوا کرد مکر اندلیش را مر كرنے والے كو أبو نے رموا كيا آنکہ بابد ہوئے حق را از نین وہ ذات جو اللہ کی خوشبو کین سے سونکھ لے مصطفیٰ کیوں بوئے برداز راہ دور مصطفی المیلیکی نے جب اس دور در از راستہ سے بو محسوں کرلی تهم بيابد ليك يوشاند زِمَا وہ محسوس کر لیتے ہیں لیکن ہم سے چھیاتے ہیں توجمی حسی و بوئے آب حرام تو سو جاتا ہے اور اس حرام کی بو همرهِ أنفاسِ زِشتت مي شود وہ تیرے بُرے سانسوں کے ساتھ ہو جاتی ہے

ع آنگہ۔ آنحضور سلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یمن کی طرف ہے رضان کی خوشبوآتی ہے۔ اس میں مفرت اولیں قرنی "کی طرف اشارہ ہے۔ بخور۔ بو آئی۔ آنکہ۔ آنحضور سلی اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ واضح ہیں کیکن پردہ پوٹی فرماتے ہیں۔ بو کیران۔ وہ فرشتے جو بدکاروں کی بوسونگھ لیتے ہیں۔

کے شکوہ۔خوف،ڈر۔ برہوا۔ ہاتھی نے ہرایک ہوا ہیں اچھالا اور وہ گرکر دیزہ ہوگیا۔اےخورندہ۔اب مولانا تفیحت فرماتے ہیں۔نبرد۔معرکہ، جنگ۔ مآلی ایشاں۔ کسی کے مال کو تباہ کرنا، جان کے تباہ کرنے کے برابر ہے۔کیفر۔ بزا، بدلہ۔ پارہ خوار۔رشوت خوار خصم فیل یعنی ہاتھی کی جانب سے لڑنے والا۔ یوئے۔مکارکواس کے کمرکی پورسوا کردیتی ہے۔

در سخن تفتن بيايد چوں پياز پیاز کی طرح بات کے نے میں محسوں ہو جاتی ہے از پیاز و شیر تقوی کرده ام پیاز اور کہن سے میں پرہیز کرتا ہوں بر ذماغ جمنشینال برزَند اور ساتھیوں کے دماغ سے عمرائے گ آل ول کژی نماید در زبال وہ دل کی کی نبان پر تمایاں ہو جاتی ہے چوب رَد باشد جزائے ہر دَعَا ہر وغا (بازی) کا جواب مار کی لائقی ہوتی ہے آل کرئی لفظ مقبول خداست وہ لفظوں کی میڑھ، اللہ کے بہاں معبول ہے آل تكو لفظے نيرزَدُ ايك تسو وہ اچھے لفظ، دمڑی کے قابل بھی نہیں

بوئے کبر و بوئے ختم و بوئے آز تکبر کی یو، عصه کی یو، حرص کی بو گرخوری کے خوردہ ام اگر تو قتم کھائے کہ میں نے کب کھائی ہے آل دمت سوگند غمآزی<sup>.</sup> کند اس وقت سم تیری چنلی کھائے گ لیس دُعا با رد شوداز بوئے آل اس ہو کی وجہ سے دعائیں مردود ہوں گی أَخْسَنُوُ آيد جوابِ آل دعا اس دعا کا جواب 'احسو' آتا ہے کر صدیتے کڑ ہود معنیست راست اگر لفظ سیر ھے ہوں اور معنی سید ھے ہوں وَربود معنى كژ ولفظيت نكو اور اگر معنی نیز ہے اور تیرے الفاظ اجھے ہول

وربیان عنظائے محیان کہ بہتر از صواب بیگانگان ست نزدِ تحبوب و وستول کی اس علطی کے بیان میں جو محبوب کے نزدیک غیروں کی ٹھیک بات ہے بہتر ہے

(لفظ) کی کو عابزی ہے ہی پڑھتے تھے ایں خطا اکنوں کہ آغازِ بناست یہ علطی اس وقت کی تغییر کی ابتدا ہے یک مؤذن کہ بود اُطفح بیار ایک زیادہ ﴿ اِنْ کُلِی مُوزِّن کے آیے كن خواندن لفظ محى عَلَى الْفَلاح لفظ حی علی الفلاح کو غلط پڑھنا

آل بلال صدق در بانگ نماز حی را می خواند از روئے نیاز وه یے بلال رضی اللہ عنہ اذان میں تا بگفتند اے بیمبر نیست راست يهال تك كدان منافقول نے كہاا ، پيغمبر درست نبيس ب اے نبی و اے رسول کردگار اے اللہ کے رسول اور نی عیب باشد اول دین و صلاح دین اور نیکی کے شروع میں عیب ہو گا

لے محرخوری۔اگرنو کھانے کا انکار بھی کرے گانواس کی بد ہوتیرے ظاف کواہی دے گی۔غمازی۔ چنلی کھانا۔بس دعاہا۔ گناہوں کی ہوسے وعائيں مردود ہوجاتی ہیں اور دل کی بخی زبان سے ظاہر ہوتی ہے۔ بوئے كبر۔ تمام رذائل كى بد بوپياز كى بوك طرح بھيلتی ہے۔ احسكوا۔ دور ہوجاؤ، بیکا فروں کی پکار کے جواب میں کہا جائے گا۔ چوب زو۔ بھگانے کی لاٹھی۔ ترحدیثے لیعنی اخلاص کے ساتھ تا مناسب لفظ مجمی مقبول بارگاه ہیں۔ ور بود۔اگر دعامیں اخلاص نہیں ہے تو بہتر الفاظ بھی مردود ہیں۔

ع. در بیال - دوستول کی تلطی بریکانول کی اچھائی سے اچھی ہے۔ بلال اُ آ تخصور صلی اللہ علیہ دسلم کے مشہور مؤذن ہے راہی ۔ یعنی لفظ دی علی السلوة من حاوه على كى بجائة المائة المرت من المنتدر منافقول نهارة غاز ينى اسلاى تعليمات كى ابتدا ب- الصح لعن اليامؤة ن جو برسرف يح مزج سے اداكر سكے الحن \_ يز منے كى غلطى \_

خشم بيغمبر، بيوشيد و بگفت کیک دو رُمزے از عنایاتِ نہفت ایک دو اشارے مجھی ہوئی عنایتوں میں ت سِغْمِرِ اللَّهِ فَي عَصر جوش مِن أيا اور فرائ بہتر از صدحی حی و قبل و قال کاے خمال نزدِ خدا ہی بلال شور وغل کے سیکروں حی اور حی سے بہتر ہے کہ انے کمینو! اللہ کے نزدیک بلال کا ای وانكويم ز آخر و آغازِ تال دا مشورانيد تامن راز تال جوش نه دلاؤ تا که میں تمہارے راز اول اور آخر کے صاف نہ کھہ ڈالوں رَو دعا مي خواه زاخوان صفا کرنداری تو دم خوش در دُعا ا اگر تو دعا بین اچھا دم نہیں رکھتا ہے جا صفائی والول سے وعا کرا لے عليه السلام بدمانے خوال امر کردن حق تعالی بموی گناه تکرده باشی . بمراکه بدال قبال الله تعالی کا حضرت موی علیه السلام کو تھم دینا کہ مجھے اس منہ سے ایکار جس منہ ہے تو نے گناہ نہ کیا ہو بهر ایل فرمود با موسی خدا وقت حاجت خواستن اندر دُعا اس كے كے اللہ (تعالى) نے موى عليه السلام سے فرمايا دعا میں مراد مانگتے وقت كا كليم الله زمن ميجو بناه با دَہانے کہ کردی تو گناہ کہ اے کلیم! میری پناہ جاہ اس منہ سے جس سے تو نے گناہ نہ کیا ہو گفت موسی من ندارم آل دیال<sup>ع</sup> · گفت مارا از دبانِ غیر خوال فرمایا ہمیں دوسرے کے منہ سے <u>پ</u>کار موی علیہ اکسلام نے عرض کیا میرا وہ منہ جہیں ہے از دہانِ غیر کے کردی گناہ از دہانِ غیر برخوال کا ہے الله دوسرے کے منہ سے تو نے کب عمناہ کیا ہے دومرے کے منہ سے کہہ کہ اے خدا

الیا کر کہ وہ منہ تیرے لیے رات اور دن دعائیں کریں از دہانے کہ نکردئی گناہ اس مہانِ غیر باشد عذر خواہ اس دہانِ غیر باشد عذر خواہ اس منہ تیرا عذر خواہ ہو گا اس سے جس سے تو نے بھی گناہ نہیں کیا وہ دوسرے کا منہ تیرا عذر خواہ ہو گا ا یا دہانِ خویشتن را یاک کن روئِح خود را جا بک و جالاک کن

آنچنال کن کال دَمانها مَر ثرا

ور شب و در روز با آرد دعا

۔ لے ۔ منافقوں کے اعتراض ہے آنحضور ملی اللہ علیہ و ملم کوخصہ آیا۔ عنایات۔ جومعزت بلاگ رضی اللہ عنہ پرتھیں۔ یې بلاک یعنی بلال رضی اللہ عنہ کا لفتہ عنہ کا لفظ '' کی بجائے'' نئ' کہنااس می کہنے ہے بہتر ہے جس میں اخلاص نہ ہو۔ گزنداری نفرض کہ دعا کی قبولیت کے لیے اخلاص شرط ہے ، اگر خود میں اخلاص نہ ہوتو مخلص ہے دعا کرائے۔

۔ کے آمرکردن-اس قصد کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرخود میں اغلاص نہ ہوتو مخلصین سے دعا کرائے ۔کلیم ۔ دعزت موئی علیہ السلام ۔ آس دہاں ۔ یعنی وہ منہ جس سے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔از دہانِ غیر۔اگروہ منہ گئے گار بھی ہے تو تم نے تو اس منہ کے ذریعہ گناہ بیس کیا۔ آپنی تال سینی لوگوں کے ساتھ ایسا برتا ذکر و کہ وہ دِعا کمیں کریں۔

ع سناہ۔ دعا کرنے کے لیےا سے مند کی ضرورت تھی جس سے تونے گناہ نہ کیااوروہ تیرے پائیبیں ہے تو غیر کامنہ تیری اس مجبوری کے لیے عذرُخواہ ہوجائے گا۔ ماد مال ۔ائے منہ سے دعا کرنی ہے تو اس کواورروح کو ماک کر لینا جا ہے۔

رخت بربندد برول آید بلید

تاپاک بوریا بستر باندے لیتی ہے باہر ہو جاتی ہے

شب گریزہ چول بر افروزہ ضیا

دات بھاگ جاتی ہے جب ردشیٰ نمودار ہوتی ہے

نہ بلیدی ماند و نے آل دہال

نہ بلیدی رئتی ہے اور نہ وہ منہ رہتا ہے

مند عین لبیک گفتن حق ست

اللہ کہنا، اللہ کا لبیک کہنا ہے تا که شیری می شد از ذکرش لیاں يہال تک كه ذكر ہے اس كے ہونٹ میٹھے ہوئے تھے چند گوئی آخر اے بسار گو اے بہت بولنے والے! آخر کب تک کے گا خود کے اللہ را لبک کو اللہ کی جانب ہے ایک بھی لیک کہاں مے؟ چند الله مي زني بارُوئ سخت تو سخت رونی ہے کتنی بار اللہ کی ضرب لگائے گا دید در خواب او خفر را در خفر اک نے خواب میں (حضرت) خضر کو سبزہ زار میں دیکھا چوں نیٹیمائی ازاں تکش خواندہ تو اس سے کیوں شرمندہ ہے کہ اس کو یکارتا تھا زاں ہی رسم کہ باشم رَدِ باب اس سے میں خوفزدہ ہوں کہ میں مردود بارگاہ ہوں کہ برویا او بگو اے سمتحن كه جاؤ اس سے كبور اے آزمائش ميں يزنے والے آل نیاز و درد و سوزت یک ماست وہ عاجری اور تیرا درد و سوز بی جارا قاصد ہے

ذکر حق الیاک ست چول پاکی رسید الله (تعالی) کا ذکر پاک ہے جب پاک عاصل ہوئی میں گریز د ضدہا از ضدہا مندیں، ضدول سے گریز کرتی ہیں خول در آید نام پاک نام مندیں آتا ہے جب (الله تعالیٰ کا) پاک نام مندیں آتا ہے در بیان آئکہ الله گفتن نیاز مند کا بیان کے نیاز مند کا بیان کے نیاز مند کا بیان کے نیاز مند کا

آل کے اللہ می محفظ شال اللہ کہا تھا اللہ کہا تھا گفت شیطالش خموش اے سخت رو شیطان نے ای سے کہا اے سخت جان! جیب رہ ای ہمہ اللہ گوئی از عتو یہ سب تو غرور سے اللہ اللہ کہتا ہے می نیایدیک جواب از پیش تخت پیٹگاہِ (ضدادندی) سے ایک جواب بھی نہیں آتا ہے او شکته دل شد و بنهاد سَر وه دل شکته هو گیا اور کیك همیا گفت بین! از ذکر چون واماندهٔ انہوں نے کیا ہائیں! تو ذکر سے کیوں رک عمیا گفت لبیلم ع نمی آید جواب اس نے کہا جواب میں میرے یاس لیک نہیں آ رہا ہے گفت خفرش که خدا گفت این بمن ال سے (حضرت) خضرنے کہا کہ خدانے یہ بھے سے کہا ہے منطقت آل الله تو لبيك ماست وہ تیرا اللہ کہنا (بی) ہاری لَبیک ہے

ا نرحق دروح کے پاک کرنے کی بیتر ہے کہ ذکر کی پاکی اس میں وافل کردونا پاکی خود بھاک جائے گی۔

<sup>؟</sup> آل کے۔ بینی شب کو ذکر خداد ندی کرتا تھا۔ لیک۔ یہ پکارنے والے کو جواب دیا جاتا ہے جس کے معنی ہیں میں عاضر ہوں ۔ تخت۔ بعن عرشِ باری۔ خعنر۔ حضرت خواجہ کواس وجہ سے خصر کہا کمیا ہے کہ ان کی کرامت یہ ہے کہ جہاں کہیں بینیہ جاتے ہیں ہزر واک جاتا ہے۔

ہاری سرے سرت وہدواں وجہ سے سربا کا ہے دان فائرامت بہدے دہاں اس بیھ جائے این ہروا ب جا باہے۔

البیکم ۔ یعنی لبیک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے پاس جواب نیس آتا ہے اس سے جھے یہ خیال ہو ممیا ہے کہ میں مردود بارگاہ ہوں۔ مستحن۔

جتاا۔ گفت۔ اللہ کا اپنی یاد میں لگالینا ہی اس کی جانب ہے لبیک ہے۔

نے کہ من مشغول ذکرت کمدہ ام کیا میں نے تھے ذکر میں مشغول نہیں کر رکھا ہے جذب ما بود و کشاد این بائے تو ہاری کشش (سے ) تھیں اور اس نے تیرے یاؤں کھولے زير ہر يا رب تو لبيكهاست تیرے ہر "یا رب" کہنے میں ماری لبیکیں ہیں زانکه یا ربّ نفتنش دستور نیست کیونکہ یا رب کہنا اس کی عادت نہیں ہے تا ننالد با خدا وقت کزند تا کہ تکلیف کے وقت خدا سے نالہ نہ کر کیکے تا که کرد او دعوی عزو جلال یہاں تک کہ اس نے خدائی کا وعویٰ کر دیا تانالد سوئے حق آن بد گہر تا كه وه بد اصل الله كى جناب مين تاله نه كر سك خن ندادش درد و ربح و اندبال الله نے اس کو درد اور رج اور عم نہ دیے تا بخواتی مر خدارا در نہال تا کہ تو تنہائی میں خدا کو بکارے شد نصیب دوستانش در جهال دنیا مین اس کے دوستوں کا حصہ ہے خواندن بادرد از دل برد کیست ورو کے ساتھ بکارنا واربائی کی وجہ ہے ہے یاد کردن میدء و آغاز را مبدء اور شروع کو یاد کرنا ہے

نے بڑ4 درکار من آوردہام كيا ميں نے تھے اپنے كام ميں نہيں لگا ركھا ہے حیلہ و حارہ جوہہائے تو تیری تدبیرین اور کوششین ترس و عشقِ تو کمند لطف ماست و تیرا خوف اور عشق جاری مهربانی کی کمند ہے جانِ جابل زیں دُعا جز دور نیست جابل کی جان اس دعا سے دور ہی ہے بُردہان <sup>ع</sup> و بُردکش فقل ست وہند اس کے منہ اور دل پر تالا اور بند ہے داد مَر فرعون را صد ملک و مال فرعون کو سکڑوں ملک اور مال دیے פר המה שתל יגוג וכ כרב ית ائی تمام عمر اس نے شر کا درد نہ محسوس کیا داد او را<sup>ع</sup> جمله ملک این جَهال اس کو اس ونیا کی تمام سلطنت دے دی درد آمد بہتر از ملک جہال ورو، دنیا کی دولت سے بہتر ہے زانکه درد و رج و بار اندکیا اس کیے کہ درد اور رہے اور عموں کا بوجھ خواندن ہے درد از افسردگی ست بغیر درد کے بکارنا انسردگی ہے آل کشیدن زیر لب آواز را دیے۔ ہونوں آواز نکالنا

لے نے تراکی شخص کو عبادت کی تو فیق ہونا اللہ کی جانب ہے تبولیت کی دلیل ہے بیاللہ کا کرم ہی ہے کہ وہ اپنی یادیس لگادے۔ جذب۔ کشش ترس ۔ اللہ کاعشق اس کی رحمتوں کو متوجہ کر دیتا ہے تو دعا کرنے والے کا ایک باریا دب کہنا اللہ تعالیٰ کی جانب سے چند بارلبیک کہنا بن جاتا ہے۔ میر دہاں۔ جس سے خدانا راض ہوتا ہے اس کو بھی دعا کی تو فیق نہیں ہوتی۔ در دِسر۔ اللہ نے اس کو در دِسر سے بھی محروم رکھا ور نہ دعا کا سبب بن جاتا۔

ے داداورا۔ بیاری جواللہ کی طرف رجوع کر دے اللہ کی ایک رحمت ہے۔ حدیث ٹریف ہے اللہ جب کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کو جتلا کر دیتا ہے تا کہ اس کی عاجزی کو سے۔ اندہاں۔ اندوہ کی جمع ہے تم ہے خواندن ۔ بے در دی کے ساتھ دعا افسر دگی کا نتیجہ ہے در د کے ساتھ دعا عشق کا نتیجہ ہے۔ آس کشیدن ۔ گھٹ گھٹ کررونا۔ مبدء۔ اور آغاز کی یا دسے ہوتا ہے۔

کاے خدا اے مستغاث و اے معیں اے خدا، آے مدگار، اے معین! زانکه بر راغب اسیر ربزنیست ال کیے کہ ہر رغبت کرنے والا ایک رہزن کا قیدی ہے . بر سرِ خوانِ شهنشابال تشست شہنشاہول کے خوان پر بیٹھ گیا آبیِ رحمت عارفانہ ہے ، تغار عارفانہ آب حیات بغیر پیالے کے لیک اندر پردہ بے آل جام نیست لیکن در پردہ وہ اس جام کے بغیر نہیں ہیں بے جہاد و مبر کے باشد ظفر بغیر جہاد اور مبر کے فتح کب ہوتی ہے صبر كن كالصَّبُر مِفْتَاحُ الْفَرَجُ مبر کر کیونکہ مبر کشادگی کی منجی ہے حزم را خود صبر آمد یار ودست احتیاط کے لیے صبر خود ہاتھ یاؤں ہے حزم کردن زور و نورِ انبیاست احتیاط کرنا انبیا کی طافت اور نور ہے کوہ کے ہر باد را وزنے تہد یہاڑ ہر ہوا کو کب جانچتا ہے کاے برادر راہ خواہی ہیں بیا كه اے بھائی! راستہ جاہتا ہے خردار آ جا من قلاوؤزم دريس راوِ ويق میں اس باریک راستہ میں تیرا رہنما ہوں آل شده آواز صافی و حزین وہ آواز صاف اور غمناک ہو کھی ہے نالهُ سک در رہش نے جذبہ نیست ال کے راستہ میں کتے کا رونا بھی بغیر جذبہ سے نہیں ہے چوں سگ کھنے کہ از مردار رست امحاب کف کے کتے کی طرح جس نے مُردار سے تجات مامل کرلی تا قیامت می خورد او پیش غار وہ غار کے شامنے قیامت تک پیتا ہے اے بیا سگ یوست کورا نام نیست اے خاطب! بہت ہے معمولی لباس والے میں جن کاذکر بھی نہیں ہے حال بدہ از بیر آل جام اے پیر اے صاحبزادے! اس جام کے لیے جان دے دے ضبر کردن بهر این نبود حرج ال (جام) كے ليے مبركرنے ميں كوئى خرابى نيس ب زیں تمیں بے حزم و صبرے تس نجست ال گھات سے بغیر احتیاط اور صبر کے کوئی نہیں جے سکا حزم کن از خورد کیس زہریں گیاست کھانے میں احتیاط برت کیونکہ بیے زہر ملی مھاس ہے کاہ <sup>ع</sup> باشد کو بہر بادے جہد گھای ہے جو ہر ہوا ہے ہلتی ہے، ہر طرف غولے ہمی خواند شرا چھلاوا ہر جانب سے تجھے پکارتا ہے رہنمایم ہمرہت باہم رفیق راسته دکھاؤل کا اور تیرا رفیقِ سغر رہوں گا

ع مبرکرون - مجاہد، مجاہدات میں مبر سے کام لیتا ہے تو نتے یاب ہوتا ہے اور جام محبت حاصل ہو جاتا ہے۔ کمین ۔ کمعات ۔ حزم \_ احتیاط، دنیادی معاملات میں احتیاط اور پختہ کاری سے کام لیما ضروری ہے ذرای کخفلت انسان کومنزل سے بہت دورکر دیتی ہے۔

س تکاوباشد۔ برخواہش لنس کا تابع تنکے کی طرح ہے۔انسان کوکووگرال ہوتا جاہیے۔ ہرطرف۔شیطان طرح طرح سے انسان کودموے دیتا ہے۔ ملّا وُدز۔راہنما۔

یوسفا<sup>4</sup> کم رو سوئے آل گرگ خو اے یوسف! اس محیریا صغت کی طرف نہ جا چرب و نوش دامهائے ایں سَرا اس دنیا کے کینے اور شیریں جال سحر خواند می دَمد در گوش او وہ منتر ید حتا ہے (اور) تیرے کان میں بھونکا ہے خانه آن تست و تو آن منی محمر تیرا ہے اور تو میرا ہے يا سقيم و خسة اين دّخمه ام یا (کہہ دے) میں اس قبرستان کا بیار اور زخمی ہوں یا مَرا خواندست آن خالو پسر یا (کہد دے) مجھے ماموں کے بیٹے نے بلایا ہے که بکارد در تو نوشش ریشها اس کا شہد تھے میں بہت سے زخم پیدا کر دے گا ماهیا او گوشت در مشستت نهد اے بچھلی وہ کانٹے میں تیرے لیے گوشت لگا رہا ہے جوز يوسيد ست و گفتارِ دَغَل (اس کے) اخروث سروے ہوئے ہیں اور باتیں مکاری کی ہین صد بزارال عقل رایک نشمرد لا کھوں عقلوں کو ایک بھی نہیں مجھتی ہے کر تو رامنی<sup>۳</sup> مجو جز قیسَہ ات اگر تو رامین ہے این ویسہ کے علادہ مسی کو نہ جاہ وي برونيها بمه آفات تست اور بیہ بیرونی چزیں سب تیری مصیبتیں ہیں تو تگوئی مست و خوابانِ من اند تو یے نہ کہنا وہ عاشق اور میرے خواہاں ہیں

نے قلاؤوزست و نے رہ داند او وہ نہ راہنما ہے، نہوں راستہ جانیا, ہے حزم آل باشد که نفریبد ترا اختیاط کبی ہے کہ کھے فریب نہ دے سکیں کہ نہ چرہے دارد ونے نوش او نہ ان میں چکنائی ہے، نہ مھاس کہ بیا مہمان ما اے روشنی كه آجا اے حارے مہمان اور (محمر كى) روشن حزم آل باشد که گوئی تخمه ام احتیاط سے ہو گی ہے تو کہہ دے میں بدہضمی میں ہوں یا شرم در دست و دردِ سر ببر یا (کہددے) میرے سریس وردے اور در دِسر دور کردے زانكه كيك نوشت دمد بإنيشها كيونكه وه تحجے ايك شہد بہت سے وُنكول كے ساتھ دے گا زر اگر پنجاه و گرنشستت دید وہ اگر بچاس یا ساٹھ اشرفیاں کھنے وے گردہد خود کے دہد اس پر حیل اگر وہ حیلہ باز کچھ دیتا بھی ہے تو کہاں دیتا ہے ژغ*وع<sup>ی</sup> زر مغز* و عفلت رابرد اشرفیوں کی محکمناہث تیرے دماغ ادر عقل کوزاک کردی ہے یارِ تو خرجین تست و کیئه ات تیرا دوست تیرا ناشته دان اور تیری تھیلی ہے ويسه و معثوق تو جم ذيت تست تیری ویسہ اور معثوقہ تیری ہی ذات ہے حزم آل باشد کہ چوں دعوت گنند احتیاط سے کہ جب کھے بلائیں

ا ہوسفا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ بھیڑ ہے کا تصور عام شاعرانہ نیل ہے۔ حزم۔ انسان کی پختہ کاری بہ ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہ آئے۔ اے دوشن کے دام فریب سے نج جائے۔ آئے۔ اے دوشن اسے کھر کی روشن تخد آم۔ بیٹن شیطان کے لا کچ میں نہ آئے اور مختلف بہانے کر کے اس کے دام فریب سے نج جائے۔ وخسہ ترستان۔ ذائکہ۔ شیطان کے خوشنما فریب میں سکڑوں معزمی پوشیدہ ہوتی ہیں۔ گرو ہم۔ اس کی عطا بھی پُر فریب ہے۔

ی نفوت ناک دولت کی جمنکارانسان کی عمل کواندها کردی ہے۔ یارتو فقدرت نے انسان کوجو پھودیا ہے اس پر قناعت کرے۔

ع را مین عرب کامشہور عاش ۔ ویسہ عرب کی مشہور معثوقہ کا نام ۔ حزم آل باشد۔ انسان کی پختہ کاری یہ ہے کہ خار جی عوامل کی طرف دھیان نہ دے اور ان کودعو کا سمجھے۔

دعوت اليثال صفيرٍ مرعً دال که کند صیاد در ملمن<sup>یا</sup> نهان ان کی دعوت کو برندوں کی سیٹی سمجھ جو شکاری گھات میں حبیب کر بچاتا ہے مُرعٌ مُردہ پیش بنہادہ کہ ایں می کند این بانگ و آواز وخنین مرا ہوا پرندہ این نے آگے رکھ لیا ہے کہ بیہ آواز اور فریاد اور نالہ کر رہا ہے مُرغ بیدارد که جنس اوست آل جمع آید مردرد شال یوست آل پرندے مجھے ہیں کہ وہ ان کا ہم جس ہے وہ جمع ہو جاتے ہیں اور وہ ان کی کھال اوجیر دیا ہے ج مر مُرغے کہ جمش داد حق تأثرود لیج ازال دانه و مملق سوائے اس پرندے کے جس کو ضدانے عقل دے دی ہے تا كم ال دانه اور خوشام سے احق نه بے حزم را مگزار و محکم کن تو این ہست ہے حزمی پشمائی یقیں بے احتیاطی یقیناً پشیمانی ہے احتیاط کو نہ چھوڑ تو ای کو مضوط کر لے زانکہ بے حزمی شقاوت بروبد وین رود از دست و دردِ سروَمدِ اس ليے كہ بے احتياطى مديختى كا كيل ديتى ہے وین ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور دروسر پیدا کر دی ہے بشنو<sup>ع</sup> ای افسانه را درشرح این تاشوی حانم برائے حفظ دیں اس کی تشریح میں سے قصہ س لے تا کہ تو دین کی حفاظت کے لیے پختہ کار بن جائے فريقين روسسة إلى شهری راه بدعوت خواندن به لابر و الحاح ایک دیهاتی کا شمری کو فریفت کرنا اور خوشامه دعوت ويتا با رُوستانی آشنا اے برادر بود اندر ما ایک شهری ایک دیباتی کا دوست اے بھائی! مگذشتہ (زمانہ) میں تھا خرکہ اندر کوئے آل شہری زوے رُوستانی چوں سوئے شہر آمدے اس شہری کے کویے میں مقیم ہوتا دیهاتی جب شمر میں آتا دو مه و سه ماه مهمانش شدیے بر زکان اوو بر خوالش بدے اس کی دکان اور اس کے دستر خوان پر رہتا دو شمن مهينے اس كا مهمان ہوتا ہر حواج را کہ یودش آل زمال راست کردے مرد شہری راکگاں

وه شری مفت مهیا کرتا

اس کی اس وقت جو منرورتیں ہوتیں

ل سنمن ممات منیں ۔ رونے کی آواز۔ مرتج پندارو۔ شکاری مروہ جانور ساسنے رکھ کراس کی بولیاں بولنا ہے دوسرے پر نداس میں سیجے ۔اسمق ملق ۔ جاپلوی ۔

ی بشنو-اس تصد کا خلامه به به که شهری نے احتیاط سے کام ندلیا اور دیماتی کی چکنی چیری باتوں میں آ کر پریشان ہوا۔

ع الب- خوشامه الحات - امرار - ماملتی - جو که گذرا - روستالی - فرکه - خیمه - بدے - دکان پر تنبرتا اور اس کے یہال کمانا کمانا - حواتی -منروریات - راکال - مفت -

رُو بشهری کرد و گفت اے خواجہ تو وہ (دیہاتی) شہری کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ جناب! الله الله جمله فرزندال بيار خدا کے لیے تمام بچوں کو لایے یا بتابستال بیا وقت تمر یا گرمیوں میں کھل کے وقت آئے خیل و فرزندان و قومت را بیار خاندان اور بچول اور ایی قوم کو لایے در بہارال خطهٔ دِه خوش بود بہار کے موسم میں گاؤں کا علاقہ اجھا ہوتا ہے وعدہ دادے شہری او را دفع حال ٹالنے کے لیے شہری اس سے وعدہ کر لیتا اوبہر سالے ہمی طفتے کہ کے وہ دیہاتی ہر سال کہتا کہ کب او بہانہ سانتے کامسال مال وہ (شہری) بہانہ بنا دیتا کہ اس سال ہارے سالِ دیگر گر توانم وارہید اگر آئنده سال نجات یاول گا كفت بستند آل عيالم منتظر اس (دیہاتی) نے کہا کہ میرے بال نیچے منتظر ہیں باز ہر سالے چو لکلک آمدے پیم دہ ہر سال گفتی کی طرح آ جاتا . خواجه هر سالے ز زرو مال خولیش خواجه (شهری) هر سال اینا روبیه پییه آخریں کرست سہ ماہ آل پہلوال آخری مرتبہ اس کئی نے تین مہینے از خچالت باز گفت او خواجه را اس (دیہالی) نے خواجہ (شہری) سے شرمندگی سے کہا

چ می نائی سوئے دِہ فرجہ<sup>ا</sup> جو تفری کے لیے آپ بھی گاؤں میں نہیں آتے ہیں کایں زمانِ گلشن ست و نو بہار کیونکہ بے موسم، باغ اور نوبہار کا ہے تا به بندم خدمت رامن کمر تا کہ میں آپ کی خدمت میں کمر بستہ ہو جاوں ور دهِ ما باش سه ماه و جہار ہارے گاؤں میں تین جار مہنے رہے کشت زار و لالهٔ دلکش بود کھیتیاں اور دلکش لالہ ہوتا ہے تا برآمد بعد وعده مشت سال مبال تک کہ وعدے ہی وعدے میں آٹھ سال گزر گئے عزم خوابی کرد کامد ماہِ دے آپ ارادہ کریں گے، خزال کا موسم آ گیا از فلال خطه بیاید میهمال فلاں علاقے کا مہمان آئے گا از مهمات آل طرف خواجم دَوِيدِ ضروریات ہے، ادھر آؤل گا بیرِ فرزنداِنِ نوا اے اہلِ پر آپ رکے بچوں کے، اے کرم فرما! تا مقیم قبہ شہری شدے شہری کے گھر مقیم ہو جاتا خرج او کردے کشادے بال<sup>یے</sup> خولیش اس بر خرج کرتا، اپنا دل کھول دیتا خوال نهادش بامدادان و شال صبح اور شام اس کے لیے دستر خوان بچھایا چند وعده چند بفریبی مرا آپ کتنے وعدے اور کتنا وهوکا دیں کے

ا فرجه تفری کلشن باغ بیارگذر کرموسم گرمایش بیل قبل قبل قبل آگرده و دقع حال دفع الوقی و سے لینی موسم بہارگذر کرموسم فزال آگیا۔ علی بیابد یعنی چونکه مبمال کی آید مجبوری ہے للبذا سنزنہ کرسکوں گام مبمات منروریات بریکی دلکک لفتی آبی پرندوں کی ہر ملک میں آیدورونت مقرره مبینوں میں ہوتی ہے۔

ی بال بازد،دل بهلوان بهادر یخی ب

ليك بر تحويل اندر علم اوست لیکن ہر نقل و حرکت اللہ کے قبضہ میں ہے تاکے آرد یاد را آل یادرال ويكصيل وہ ہوا چلانے والا ہوا كب چلائے ا گیر فرزندان بیا بنگر نعیم اولاد کو لیجئے، آیے، مزے دیکھتے کاللہ اللہ زود آ، بتمائی جہد كه خدا كے ليے جلد آيے، كوشش سيجة لا بہاو "وعدہائے شکریں خوشامیں اور شیریں وعدے ماه و اُبر و سابیه شم دارد. سفر جاند ادر ابر ادر سامیہ بھی سنر کرتے ہیں رنجها در کارِ اوبس بردهٔ اس کے معاملے میں بہت ی تکلیفیں اٹھائیں ہیں واكزارد چول شوى تو ميهمال ادا کرے جب آپ مہمان ہوں كه كشيرش. سوئے وہ لآبہ كنال کہ اس (آپ) کو خوشامہ کر کے گاؤں تھینے لائین راتِقِ مِنْ شِرِ مَنْ أَحْمُنْتُ رَاكِيْهُ ال محص کے شرہے بچنا جس کے ساتھ تونے احسان کیا ہے ترسم از وحشت که آن فاسد شود میں ڈرتا ہوں ناخوشی کی وجہ سے وہ نیج سونہ جائے ہیجو دے در بوستان و در زروع جيها كهه وے كا مهينہ باغ اور كھيتوں كے ليے زو عمارتها و دخل بے شار جس سے آبادیاں اور بیٹار آمدنی (ہوتی ہے) گفت خواجه جسم و جانم وصل جوست خواجہ (شہری) نے کہا میراجسم اور جان کمنے کے متمنی ہیں آدمی چول تشتی ست و بادبال انسان سمشتی اور بادبان جیما ہے باز سوگند آل بدادش کاے کریم اس (دیباتی) نے اس (شری) کو پھر متم دی دست او بگرفت سه کرت بعهد تین مرتبہ عہد کے لیے اس کا ہاتھ پکڑا بعدِ دَه سال و بهر سال چنیں دی سال بعد، اور ہر سال ای طرح کی کودکانِ خواجہ گفتند اے پدر خواجہ (شہری) کے بچول نے کہا، اے ایا جان! ھما<sup>ت</sup> بروے تو ثابت کردہ آب نے اس (دیہاتی) پر جو حقوق قائم کر دیے ہیں او ہمی خواہد کہ بعضے حقّ آں وہ جاہتا ہے کہ ان میں سے بعض حق بس وصیت کرد مارا او نہال ال (دیباتی) نے ہم سے در پردہ بہت اصرار کیا ہے۔ گفت حق ست ایں ولے اے سیبوریہ اس (شمری) نے کہا یہ ٹھیک ہے لیکن اے سیبویہ روئي عم م آخر يود دوئ آخری وقت کا نیج ہوتی ہے م صحب باشد چو شمشير قطوع ایک میل ملاپ، یہاں تلوار کی طرح ہوتا ہے صحیب باشد چو تصل نو بہار ایک میل ملاپ نو بہار فصل کی طرح ہوتا ہے

ل تحویل بدلناله ال وحرکت کرنا با در ال به واجلانے والا مین اللہ تعالی کرت بار وسرتبد لا بہا۔خوشاء میں آووابر یعنی پیچیزی مجی حرکت کرتی ہیں۔

تھیا۔ چونکہ تو نے اس کی بہت خدمت کی ہے، دواس کا بدلہ دینا چاہتا ہے۔ بس دمیت۔ ہم سے چیکے سے کہ میں ہے ہم آپ کی خوشاعہ کر کے اس کے محاوَل میں لے آئیں۔ سیبویہ۔مشہور نموی گزراہے یہال مطلقاً عظمند مراد ہے۔

ے دوئی۔ لینی دوئی بھی ان نیکیوں میں سے ہے جوانسان کے آخری وقت میں کام آئی ہیں۔ دحشت یعنی دوئی اگر نفرت سے بدل می محسیعے یعنی میل جول دونتم کے ہیں الیک تو دو ہے جو دوئی لوٹ جانے کا سبب بلتا ہے، دوسرا وہ ہوتا ہے جس سے دوئی میں مزید مضبوطی آتی ہے۔ والل آمدنی۔

تا گریزی و شوی از بدبری تا کہ تو گریز کرے اور نُدائی سے بُری ہو جائے ہر قدم رادام میدال اے فضول اے فضول! ہر قدم کو جال سمجھو ہر قدم دامے ست کم رال کو ستاخ (لیکن) ہر قدم پر جال ہے بے بروائی سے نہ چل چول بتازد دامش افتد در گلو جب دوڑتا ہے جال اس کے گلے میں کھنس جاتا ہے وشت میریدی نمیدیدی کمیس تو نے جنگل دیکھا، گھات کو نہ ویکھا وُنیہ کے باشد میان کشت زار کھیت میں دُنبہ کب ہوتا ہے استخوان و گلها شال را ببین ان کی بذیاں اور جڑے دیکھ استخوال شال را بیرس ازما مضلی ان کی بڑیوں سے گذشتہ واقعات یوچھ لے چول فرو رفتند در جاهِ غردر دحوے کے کویں میں کس طرح کرے ہیں ور نداری خیتم دست آور عصا اگر آئکھیں نہیں ہیں تو لکڑی ہاتھ میں لے چول نداری دیده می کن پیشوا جب تیرے یاس بیس ہے ( کسی کی) آئکھ کو بیشوا بنا لے بے عصا تش در شرِ ہر رہ مایست الکھی کیکڑنیوائے کے بغیر ہر راستہ پر نہ کھڑا ہو تا كه بائه أز سنَّك و أزيَّه وأربد تا کہ پاؤں پھر اور کنویں سے نجات پائے

حزم آل باشد کہ ظن بر<sup>ا</sup> بری احتیاط سے کہ تو کیدگمانی کرے حزم سوء الظن فرمود آل رسول رسول (صلی الله علیه وسلم) نے فرمایا ہے احتیاط بد کمانی ہے روائے صحرا ہست ہموار و فراخ صحرا کا میدان ہموار اور فراخ ہے آں بر کوہی وقد کہ دام کو پہاڑی کرا دوڑتا ہے کہ جال کہاں ہے آنکه می آتفتی که کو اینک ببین تو نے جو یہ کہا تھا کہ کہاں ہے؟ یہ ہے دیکھ یے تمین و دام و صیاد اے عیار اے جالاک! گھات اور جال کے بغیر آ نکہ گتاخ آمند اندر زمیں جو لوگ اس دنیا میں گنتاخ ہوتے ہیں جوں بگورستاں رومی آے مرتضی اے پندیدہ! جب تو قبرستان میں جائے تا بظاہر بینی آن متانِ زُور تا کہ کھلے طور پر دیکھ لے کہ وہ طاقت سے بدمست میشم<sup>ت</sup> اگر داری تو کورانه میا اگر تیرے آنگھیں ہیں تو اندھا بن کر نہ آ آن عصائے حزم و استدلال را وه احتیاط اور استدلال کی لاکھی در عصائے حزم و استدلال نیست اگر پختہ کاری اور استدلال کی لاکھی نہیں ہے گام زانسال نہ کہ نابینا نہد یاوں اس طرح رکھ جس طرح اندھا رکھتا ہے

ا خلن بد یعنی بین ال کرے کہ میمل جول دوئ تو ژوے گا۔ سووانظن ۔ بدگائی ۔ گوستاخ ۔ گستاخ ، بے پروا۔ کہ دام کو۔ بکراز بانِ حال ہے کہتا ہے۔ عمیار۔ ہوشیار۔ دنبہ۔ چکدی بجازا خاص تسم کا بکراجس کے چکدی ہوتی ہے۔

یا آنگه گستاخ-جن لوگول نے حزم سے کام نہ لیا، ان سرکشوں کا انجام ان کی بڈیوں اور کھوپڑیوں سے معلوم کرلو۔ مرتفنی۔ پسندیدہ۔ مامفنی ۔ گذشتہ۔ تا بظاہر۔ قبرستان جا کرکھلم کھلاغرور کے نشہ سے مست لوگوں کا انجام دیکھیلو سے۔

سے بیٹم اگر داری غلفی سے بیخے کی بہلی صورت توبیہ کہ عقل کے ذریعہ علی سے بیچہ عصا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تجربہ کے ذریعہ علمی سے بیچا جائے۔ ویسری صورت یہ ہے کہ تجربہ کے ذریعہ علمی سے بیچا جائے۔ ویدہ می کن ۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کسی دیدہ در کے ذریعہ علمیوں سے بیچا جائے گام۔ اندھا، چلنے میں احتیاط کرتا ہے تھو کر ادر گڑھے سے فتاح جاتا ہے۔ بیپا جاتا ہے۔

كور لرزال و يترس و احتياط مينهد ياتا نيفتد در خياط اندھا کرزتے ہوئے اور ڈر اور احتیاط ہے یاؤں رکھتا ہے، تاکہ علطی میں نہ پڑ جائے اے ز دُودے جستہ در نارے شدہ کقمہ بیستہ کقمتہ مارے شدہ اے دہ جو دھویں سے بھاگا آگ میں گرا لقمہ ڈھونڈا سانی کا لقمہ بن گیا قصة ابل سبا و طاعی کردن نعمت ایثال راو رسیدن

بشوى طغیان و كفران درال و بیانِ فضیلتِ شكر و نعمتِ حق الل سبا كا قصد اور نعمتول كا ان كو سركش بنا دينا اور ان مين كفر اور سركشي كي بدیختی کا آ پینجنا اور الله کی نعمت اور شکر کی فضیلت کا بیان

كيا تو في سبا والول كا قصد نهيل برها؟ ياتوفيرها الوصرف صداع بازگشت سمجها ب از صدا آل کوه خود آگاه نیست سوئے معنیٰ ہوش کہ را راہ نیست ز حقیقت کی جانب پہاڑ کے ہوش کے لیے راستہ نہیں ہے چول خمش کردی تو او ہم شد خموش جب توحیب ہو گیا وہ بھی جیب ہو گیا صد بزارال قصر و ایوانها و باغ لا كھول تلعے اور محلات اور باغ در وفا بودند کمتر از سگال وہ وفاداری میں کون ہے کم تھے چول رسد بردَر جمی بندد کمر جب ل جاتا ہے وہ اس ور پر کمر بستہ ہو جاتا ہے گرچہ برؤے جورہ تحق می رود خواه اس بر ظلم اور سختی بو کفر داند کرد غیرے اختیار غیر کو اختیار کرنا وہ کفر سجھتا ہے آل سگالش می کنند آل دم ادب وہ کتے اس کو فرا عبیہ کرتے ہیں

تو تخواندی قصهٔ ابل سبا یا بخواندی و ندیدی جز صدا صدا سے خود پہاڑ واقف نہیں ہے او ہمی بائے کند نے گوش و ہوش وہ بغیر سکوش اور ہوش کے آواز نکالیا ہے واد حق ع ابل سا را بس فراغ اللہ نے اہلِ سبا کو بہت فارغ البالی بخشی حق آل نکذارند و آل بدرگال ال برطینتول نے اس کا حق نہ اوا کیا مُرسِكَ را لقمة نانے نے دَر مکی کتے کو تکی دروازے سے روتی کا لقمہ پاسبان و حارب در میشود وروازے کا محافظ اور تگہبان بن جاتا ہے سم برال در باشدش باش و قرار ای دروازے پر اس کی بود و باش ہو جاتی ہے ورع سکے آید غربیے روز و شب اگر کوئی اجنبی کتا آ جاتا ہے رات یا دن (میں)

لے اے زود و ہے۔ انسان خود ملطی کر بیٹھتا ہے ایک غلطی سے بچتا ہے اور اس سے بردی غلطی میں مبتلا ہوجا تا ہے، اہل سبا کے قصے ہے ای بات كودات كياب- جز صدار يعن اس تصه كوسنا اور باصل سمجها \_ از مبدا كي حقيقت بها وبمي نبيس جهتا هـ

ت دادین -اال سباکی فارخ البالی اور ان کی نافر مانی کا قصه قرآن پاک میں ندکور ہے۔ حق آں ۔ یعنی ان نعتوں کاشکر۔ حارس ۔ تکہبان ۔

سے درستے۔اجنبی کتے پرمقامی کتوں کا بھونکنا کو یا کہاس کو تنبیہ کرنا ہے کہ وہ اپنے پہلے مالک اور مکان کوچیوڑ کر کیوں آیا ہے۔

حق آل نعمت حمروگان ول ست اس نعمت کا حق دل کو گردی کئے ہوئے ہے حقّ آل نعمت فرو مكذار پیش اس نعمت کے حق کو نظر انداز نہ کر چند نوشیدی تودا شد چشمهات تونے کی بار پیا ہے اور اس کے چشمے جاری ہوئے ہیں از درِ اہلِ ولاں برجاں زدی ول والول کے دروازے سے تو نے جان کو دی ہے گرد ہر دکال ہمیکردی زحص حص ہے ہر دکان کا چکر کاٹا ہے میدوی بیر ثرید اے مُردہ ریگ اے ناچز! ثرید کے لیے تو دوڑا پھرتا ہے کارِ نا امید آنجا بہ شود مایوں کا معاملہ وہاں درست ہو جاتا ہے ہاں و ہاں اے مبتلا ایں در میل خبردار! خبردار! اے بیار اس در کو نہ جھوڑ

کہ بُرو آنجا کہ اوّل منزل ستَ کہ وہاں جا، جہاں پہلا مھر ہے می گزندش که بُرو برجائے خویش وہ اس کو کائے ہیں کہ اپنی جگہ جا از در دل و ابل دل آب حیات ول اور صاحب ول کے در سے آب حیات بس عندائے مسکر و وجد و بیخودی شکر اور وجد اور بے خودی کی غذا باز این در را رباکردی زرص چرتو نے لائے کی وجہ سے اس دروازے کو چھوڑ دیا بر درِ آل بمنعمانِ چرب دیگ عکنی دیگ والے اور دولتمندوں کے در پر چربش سے آنجا واں کہ جاں فریہ شود عجلنی غذا وہاں سمجھ کہ روح موثی ہوتی ہے صومعه عيسي ست خوان ابل دل اہلِ دل كا دسترخوان حضرت عيسي عليه السلام كا كرجا كھريے

از ضریر و لنگ و شل و آبل دلق اندھے اور لنگڑے اور اپانج اور گدری والے تا ہم شال وار ہاند از جناح تا کہ دم کر کے اِن کو تکلیف سے نجات دیں جاشکہ بیرول شدے آل خوب کیش وہ نیک عادت جاشتہ کے وقت باہر آتے وہ نیک عادت جاشتہ کے وقت باہر آتے

۔ گردگاں۔ گردگاں۔ کروی۔ از درِ دل۔ جس طرح کتے کا پہلے مکان کوچپوڑ نا بے د فائی ہے ای طرح بزرگوں کے در سے مستفید ہوکراس کوچپوڑ نا ہے وفائی '' ہوگا۔۔

یں بس غذا۔ مرید شخ کے درسے بہت ی روحانی غذا کیں حاصل کرتا ہے۔منعمانِ چرب دیگ۔ دومالدار جن کے یہاں لذیذ کھانے تیار ہوتے ہیں۔ ترید۔شور بدیس روٹی کے نکڑ ہے بھگو کرید کھانا تیار کیا جاتا ہے۔مردہ ریگ۔فرومایہ ،کمینہ۔

ع جربش لذیذاور پیکی غذاوه ہے جوروح کی پرورش کرے نہ کہ جسم کی صومتھ کرجا گھر بھٹرت عیسیٰ علیہالسلام کا گرجارو ھانی وجسمانی امراض کا شفا خانہ تھا۔ ضریر \_ نابینا۔ لنگ لِنظر ایشل ۔ اپاجی ۔ وقق ۔ گھڑی ۔ جناح ۔ گناوہ بینی باطنی امراض ۔ اوراد ۔ انسان کے معمولات اور وظا کفبِ عبادات ۔

شته بر دَر در اُميد و انظار اميد ادر انظار مي دروازب ير بينے ہوئے حاجت و مقفودِ جمله شد روا تمام ضرور تمندول کی حاجت پوری ہو گئی ہے . عاجت این جملگان تان شد روا تم سب کی حاجت پوری ہو گئی ہے سوئے غفاری و اِکرام خدا الله كى خطا تجنى أور عزت افزائى كى طرف که کشائی زانوئے ایثال برائے جن کے زانو کو تو نے تدبیر سے کھول دیا ہو از دم جاب بخشِ عيسيٌّ در زمال فوراً (حضرت )عيسى علي السلام ك جال يختف والدم كرفي سے زاَمِ حق و ازدم نیکِ جلیل خدا کے علم سے نیک بزرگ کے دم کرنے سے از دعائے او شدندے یا دوال اس کی دعا ہے دوڑتے چلے جاتے تندرست و شادمان و محترم تندرست ادر خوش اور قابلِ عزت از دم میمون آن صاحب قرال اس صاحَبِران کے مبارک دم کرنے ہے يافتي صحت ازيس شامان كيش لمب کے شہنشاہوں سے تو صحت یاب ہوا ہے چند جانت بے عم و آزار شد منتنی مرتبہ تیری جان بے عم اور بے در ہو گئ ہے تاز خود ہم کم گردی اے لوند تاكهاے خودرائے! تواہنے آپ سے بھی كم نہ ہوجائے جوق جوق مبتلا دیدے نزار وہ کمزور بیاروں کے غول کے غول دیکھتے لیں دعا کردے و گفتے از خدا تو دعا کرتے اور کہتے اللہ کی جانب سے مُحُفت اے اصحاب آفت از خدا فرماتے کہ اے مصیبت زدہ لوگو! خدا کی جانب سے ہیں روال گردید بے ربح و عنا بغیر رائج اور مشقت کے روانہ ہوئے جملگال عبر است یائے سب یاوک بندے اونٹوں کی طرح جمله صحت یافتند و شد روال سب صحممند ہو گئے اور روانہ ہو گئے شد روا آل حاجتِ جمله عليل سب مریضول کی حاجت روائی ہو جاتی ے توقف ع جملہ شاداں در امال سب اطمینان سے خوشی خوشی بلا توقیف جملہ بے درد و ألم بے رج وعم سب بغیر درد اور تکلیف اور رخ و عم کے سوئے خانہ خویش مشتندے رواں ایے محمرول کو روانہ ہو جاتے آزمودی تو ہے آفات خویش تو کے اپنی بہتو سی مصیبتوں کو آزمایا ہے چند آل گنگی تو رہوار شد کتنی مرتبہ تیرا نظرا پن تیز رفار بنا ہے اے مغفل رشتہ بریائے بند \_ اے بیوتوف! پاؤل پر ری باندھ لے

ا جوق جوق بروه در کرده به بتلا بریض مشته رئفته به محقق معنزت مسلی علیه السلام دعا کے بعد فرمادیتے ،اللہ نے تم سب کوشفاعطا فرمادی ہے۔

<sup>.</sup> الملكال - تمام رين مرضول كى كردنت سايسة زاد بوجات تخصيها كه اونت زانو برد كهولنے سے آزاد بوتا ہے۔

سے بہتو تف نورا۔ پادواں۔ دوڑتے ہوئے۔ دم میمون ۔ آبار کٹ پھونگ۔ میا حب قرال۔ دو بچہ جس کی ولا دت کے وقت زخل اور مشتری ستارے کا طاب ہو جائے ایسا بچر بہت میا حب کہلاتا ہے۔ آ زمودی۔ جبکہ بزرگوں کے درے نین حاصل ہوا ہے اس در کوچھوڑ تا حضرت میسیٰ علیہ السام کے کر جاگھرے مندموڑ تا ہے۔ مغلل۔ یہ وقوف کو تھے۔ رثیہ۔

یاد ناورد آن معسل نوشی<sup>ا</sup> تو تخصّے شهد پینے کو یاد نہ دلایا چوں دل اہلِ دل از تو خستہ شد جبکہ اہلِ دل کا دل جھے ہے زخی ہوا ہمچو اُبرے کریہائے زار کن اہر کی طرح عاجزی کا رونا رو میوہائے پختہ برخود وا کفد کے ہوئے میوے خود بھٹ رای باسك كهف ارشدى خواجه تاش اگرچہ تو اصحاب کہف کے کتے کا ساتھی ہو گیا ہے کہ دل اندر خانهٔ اوّل یہ بند کہ پہلے گھر سے دل نگا سخت گیر و حق گذاری را ممال سخت پکڑلے اور حق گذاری سے نہ رک وز مقامِ أوليل مسلح<sup>ي</sup> شود اور پہلے متقام ہے کامیاب ہو جائے بإؤلي تعمض بإغي ایے محن سے باغی نہ بن پاسبان و جا بک و برجسته باش محافظ اور جست اور آماده بنا ره بيوفائي را مكن بيهودي فاش بیوفائی کو خواہ مخواہ ظاہر نہ کر رَوسگال راننگ و بدنامی میار جا کوں کو ذلیل اور بدنام نہ کر بيوفائي چوں رواداري شمود تو ، نے بے وفائی کو کیوں جائز رکھا

ناسیاسی و فراموشی تو تیری ناشکری اور احسان فراموشی نے لاجرم آل راہ ہر ہو بستہ شد لامحاله وه راسته، تجھ پر بند ہو گیا زود شال دریاب و استغفار کن جلد ان کے بیاس پہنچے جا اور توبہ کر لے تا گلتاں شاں سوئے تو بشگفد تا کہ ان کا باغ تیری جانب کھلے ہم برال در گردو کم ازسگ میاش ای در کا چکر کاٹ، کتے سے کم نہ ہو چوں سگاں ہم مُرسگاں را ناصح اند کتے، کول کے لیے ناصح ہیں آل در اول که خوردی استخوال وہ پہلا دروازہ جس پر تو نے بٹری کھائی ہے می گزندش <sup>ع</sup> کز ادب آنجا رّود وہ اس کو کانتے ہیں کہ تہذیب سے وہاں چلا جائے می گزندش کانے سکب طاعی<sup>ت</sup> برو ال کو کائے ہیں کہ اے امرکش کتے جا بر جال دَر بمجو حلقه بسته باش ای در بر طقه کی طرح بندها ره صورت نقض دفائے ما مہاش ہاری ہے وفائی کی صورت نہ بن مُربيهگال را چول وفا آمد شعار وفاداری جبکه کول کا شعار ہے ہے وفائی چوں سکاں رآ عار بود جبکہ بیوفائی کوں کے لیے ذات ہے

ا مستن نوشی ایعنی بزرگوں کا فیض وریاب حاصل کر لے رکفد رکفید ن معنی بھٹنا کافعل مضارع ہے۔ ہاسگر کہف یعنی اگر بخ میں بھی کمال بیدا ہوگیا ہے تب بھی اس درکونہ چھوڑ ممان \_ ندرک \_

ع می گرندش۔ دوسرے کول کااس کتے کوکا ٹنااس لیے ہے کہ وہ پہلے ما لک کے پاس جِلاجائے۔ مفلح کے مامیاب۔

سے طاقی سرکش صورت کول کی وفاداری مشہور ہے لہذا تو بے وفائی کی صورت نہ پیدا کر۔ بے وفائی ۔ بے وفائی کوس کے لیے عار و زلت ہے تو نے اینے لیے اس کو کیول پیند کیا ہے۔

كُفت مَنُ أَوُفَى بِعَهُدِ غَيُرِنَا قرمایا جمارے علاوہ عبد کو زیادہ بورا کر بوالا کون ہے؟ برُ حقوق حق ندارد تس سبق اللہ کے حقوق پر کوئی ترجیح نہیں رکھتا ہے جائے گل گل باش و جائے خار خار بچول کے مقام پر بھول بن اور کانے کی جگہ کانٹا كرد او را از جنين تو غريم تیرے حمل کا اس کو مقروض بتایا داد در حملش ترا آرام و خو (اور) اس كے حمل من تحجيم آرام ديا اور عادت ڈالی مصل را کرد تدبیرش جدا ال (الله) كى تدبير نے جڑے ہوئے كو جدا كر ديا تا کہ مادر بر تو میر انداختست ال کے بعد مال نے تھے نے محبت کی ہے ہر کہ آل حق را نداند خربود جو اس حق کو نہیں پیچانا گدھا ہے با پدر کردش قریں آل خود مگیر اس کو باپ کا ساتھی بنایا ہیہ خود بخود نہیں ہوا آتکہ دائم وانکہ نے ہم آنِ تو جومرے علم میں ہورجومرے علم مین سے تری ملکیت ہے زانکه حقِ من تمیکرود کهن کیونکہ میرا حق پرانا نہیں ہوتا ہے با شا از حفظ در مشتی نوخ تہارے ساتھ نوح علیہ السلام کی مشتی میں حفاظت کر کے دادم از طوفان از موجش آمال میں نے طوفان اور اس کی موج سے اس وی

حق تعالی فخر آورد از وفا الله تعالیٰ نے وفاداری پر فخر فرمایا ہے بيوفاني دَال وفا با رَدِّ جَنّ الله کے مردود کے ساتھ وفا کرنا (خدا کے ساتھ) بیوفائی سمجھ ِنُور را ہم نور شو بانار نار نور کے الے بور بن، آگ کے لیے آگ حق مادر من بعد ازان شدکان کریم مال کا حق اس کے بعد ہوا کیوں کہ اللہ نے صورتے کردت درونِ جم او ال کے جم میں تیری صورت نیدا کی تهجو جزدِ متصل دبیر او تُرا اس نے تجھے اپنا خلا ہوا جزو سمجھا حل بزارال صنعت و فن ساختست الله نے ہزارول صنعتول اور قن سے ( بجھے) بنایا ہے لیں حق حق<sup>ع</sup> سابق از مادر بود تو الله كا حق، مال ہے. پہلے ہوا آنکه مادَر آفرید و ضرع و شیر جس نے مال کو پیدا کیا اور پیتان اور دودھ (پیدا کیا) اے خداوند اے قدیم احبان تو اے اللہ اے وہ ذات کہ تیرا احمال قدیم ہے تو بفرمودی که حق را یاد کن تو نے فرمایا ہے کہ حق کو یاد کر یاد کن لطفے کہ کردم آں صبوح (تونے فرمایا) اس مہرانی کو یاد کرجواس منے کو میں نے کی اصل و اجدادِ شارا آن زمان اس وقت تهاری اصل اور باوا دادا کو

مردود بارگا والیم بیںان ہے ہے دفائی میں دفاہے۔نوررا۔احموں ہےاحمائی ادر بروں ہے برائی کرنی چاہے۔ !۔ حق مادر۔ مال کا بزاحق ہے نیکن اللہ کاحق اس ہے مقدم ہے کیونکہ مال کاحق اللہ کے نقل سے ثابت ہواہے۔صور تے کردت۔ مال کے پیٹ میں اللہ ہی نے پر درش کیا۔ جدا۔ یعنی تیری پیدائش ہوئی ۔حق ہزاران۔ مال کی محبت ہے قبل اللہ کے حقوق ٹابت ہو چکے ہیں۔

ا تحق تعالی ۔ سور و تو بدیں اللہ تعالی نے وفاداری پر فخر مایا ہے اور فر مایا ہے کہ اللہ سے زیادہ عبد کو بورا کرنے والا اور کوئی نیس ہے۔ روحق یہ جولوگ مردور انگامالی میں اللہ میں مالک عصر مال کے تعلق میں میں ایک میں سائٹ کی تعلق میں انکامی میں اللہ میں انکامی م

میں ہے۔ اللہ کاحق ہر طرح سے مال کےحق پر مقدم ہوا۔اے فداوند۔ مولا تائے اللہ کے احسانات کی بنیاد پر مناجات شروع کردی ہے۔ یادکن۔ خدانے فرمایا ہمارے اس احسان کو یادکرد کہ توح فلیدالسلام کی مشتی کے ذریعے تہماری تفاظت کی لیمی تمہارے باپ واوا کو بچایا۔

موج إوہر كوج كم را مي ربود اس کی موج بہاڑ کی ہر چوٹی کو اڑائے لیے جا رہی تھی در وجودِ جدِ جدِ حدِ تال تمہارے، دادا، بردارا، سکو دادا کے وجود میں كارگاهِ خوليش ضائع چول لنم این کارخانہ کو کیے ضائع کروں؟ از کمانِ بد بدال سو می روی بد گمانی کی وجہ سے اس جانب جا رہا ہے سوئے من آئی گمانِ بد بری تو میری جانب آتا ہے تو بدگمانی کرتا ہے میشوی در پیشِ جمچوں خود دو تو اینے جیسے کے سامنے دہرا ہوتا ہے کر ترا پرسم کہ کو گوئی کہ رفت اگر میں تجھے نے بوجھوں کہ کہاں ہیں تو تو کہے گا چلے گئے يادٍ. فسقت رفت در قعرِ زمين تیرا بدکار ساتھی زمین کی گہرائی میں جلا گیا یے مدو چول آتنے از کاروال بے مدد جیسے کہ قافلہ (کی روائلی) کے بعد آگ كو منزه باشد از بالا و زير جو اور اور نیجے سے پاک ہو نے چو قاروں در زمیں اندر رود نہ قارون کی طرح زمین کے اندر چلا جائے چوں بمانی از سرا و از وکال جب تو محمر اور دکان سے اکیلا رہ جائے گا

آب آتش<sup>ا</sup> خو زمیں بگرفتہ بود آگ کے مزاج والے پانی نے زمین گھیر کی تھی حفظ کردم من نه کردم ردِ تال میں نے حفاظت کی میں نے حمیمیں مردود نہ بنایا چُوں شدی سُر پشت بایت چوں زنم جب تو سردار ہو گیا تو میں تھوکر کیسے ماروں؟ چوں فدائے بیوفایاں می شوی تو بیوفاؤں پر قربان کیوں ہو رہا ہے؟ من رسبو<sup>ع</sup> و بیوفائیها بُری میں بھول اور بے وفائی سے بری ہوں ایں گمانِ بد بُرانجا بُرکہ تو یہ بدگمانی وہاں لے جا جس جگہ کہ تو بس کرفتی یار و همرابان زفت تو نے بہت سے طاقتور ساتھی اور دوست بنائے یارِ نیکت رفت بر چرخ بریں حيرا نيک ساتھي بلند آسان پر جلا ڪيا تو بماندی درمیانه آنجنال - تو درمیان میں رہ گیا ای طرح دامن سے او گیر اے یارِ دلیر اے بہاور دوست! تو اس کا دامن بکڑ لے نے چو عیسی سوئے کردوں ہر شود نة و (حضرت) عيسى عليه السلام كى طرح آسان برج ه جائے یا تو باشد در مکان و لا مکال وہ تیرے ساتھ مکان اور لا مکان میں ہو گا

الے آب آت ۔ اپنی پانی آگ کی طرح جابی کردہا تھا اور اس کی موجیس پہاڑوں کی چینوں کو برباد کردہی تھیں۔ چوں شدی۔ جب انسان کو اشرف التخاد قات بنایا تواس کو جاہ ہوں فدائے۔ اس قدرا حسانات کے باوجود تو میرے ساتھ وفائہ کرنے والوں پر کیوں فدا ہوتا ہے۔

م آن زسہو۔ اللہ برشم کی بھول اور بے وفائی ہے پاک ہے۔ ایس گمان بد۔ بے وفائی کی بدگھائی انسان ہے کی جاسکتی ہے۔ بس گرفتی ۔ تو فائی انسانوں ہے وہ کی کرتا ہے حالا نکہ دوئی کے قابل باتی ہے نہ کہ فائی۔ یا بیات ۔ انسان تو انسان کا ساتھ جھوڑ ویتا ہے خوا واچھا ہے یا برا ہے۔ جوں آتھے۔

قافلہ دوانہ ہوتے وقت آگ جھوڑ کر چل ویتا ہے۔

قافلہ دوانہ ہوتے وقت آگ جھوڑ کر چل ویتا ہے۔

ے دامن آو۔اس ذات ہے تعلق پیدا کروجو ہالا وزیرہے پاک ہے نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح تیراساتھ جھوڑ کر بالا لیعنی آسان پر جلا جائے نہ قارون کی طرح زیرز مین جلا جائے۔ بآتو ہاشد۔ جب تک تو جسمانی زندگی گز ارے وہ تیرے ساتھ ہو، جب تو روحانی زندگی گز ارے اور لا مکان پیں ہووہ تیرے ساتھ دہے۔

مُر جفاہائے ترا گیرد وفا تیری جھاؤں کو وفا فرض کر کیتا ہے تاز نقصال وا رَوی سوئے کمال تا کہ تو نقصان سے کمال کی طرف روانہ ہو بر تو قبضے آید از رنج و تیش رنج اور غصہ سے جھے پر قبض (طاری) ہو جاتا ہے في تحويلے ازال عہدِ كہن پرانے عبد میں کوئی تبدیلی ایں کہ ولگیر ست یا گیرے شود جو (آج) دَلَير ہے وہ پاکير بن جائے تانگیری این اشارت را به لاش خردار! ای اشارے کو معدوم نه سجھنا قبضها بعد از اجل زبير شد موت کے بعد انقباضی کیفیتیں زنجیر ہو جاتی ہیں عِيشةً ضَنكًا وَ نَحُشُو بِالْعَمٰي تنك زندگى اور (قيامت مين) اندها الله كي ك قبض و دل تنگی دلش را می خلد قبض اور دل تنگی اس کے دل میں کھکتی ہے قبض آل مظلوم کزشرت گریست یے بین اس مظلوم (کی دعا) کا اڑے جو تیرے شر سے رورہا ہے بادِ اصرار آنشش را دم کند اصرار کی ہوا اس کی آگ کو بھڑکاتی ہے گشت محسول آل معانی زد علم وہ محسول بن حمیا، معنی نے نشان قائم کر دیا او بر آرد از كدورتها صفا وہ کدورتوں سے صفائی نکال لیا ہے چوں جفا آری فرستد گوشال جب تو ظلم کرتا ہے وہ سزا بھیجتا ہے چوں تو ور دے ترک کردی ور روش جب تو عمل میں کوئی معمول ترک کر دیتا ہے آل ادب كردن بود ليني مكن وہ ادب سکھاتا ہوتا ہے، یعنی نہ کر پیش ازال کایں قبض زنجیرے شود اب سے پہلے کہ بیہ قبض زنجیر بے رنج معقولت کے شود محسوس و فاش ترا وبنی رنج محسوس اور واضح ہو .جائے گا در معاصی قبضها دلگیر شد گناہوں میں قبض رکگیر بنآ ہے نُعُطِ مَنُ اَعُرَضُ هُنَا عَنُ ذِكُرَنَا جس فخص نے بہال جارے ذکر ہے اعراض کیا ہم اس کو دیں مے وُزد<sup>ع</sup> چوں مال کساں را می برو چور جب لوگول کا مال یے جاتا ہے أو مهمى گويد عجب اين قبض چيست وہ کہتا ہے تعجب ہے یہ قبض کیا ہے چول بدیں قبض النفاتے کم کند جب وہ اس قبض کی طرف توجہ نہیں کرتا ہے فبضِ دل قبضِ عوال شد لاجرم لامحالہ دل کا قبض سیابی کی محرفت ہو حمیا

ا او برآ رد۔ خدا ہی کی ذات ہے جوانسان کی برائیوں کو بھلائیوں میں تبدیل کردیت ہے۔ چوں جفا۔ جب انسان کو کی غلطی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو تنبیہ فر ما کر برائی سے نکال کر بھلائی کی طرف متوجہ فر مادیتا ہے۔ دروے۔ اگر انسان کی کوئی مقررہ عبادت فوت ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ انسان میں ایک انعتباضی کیفیت پیدا فرمادیتا ہے اوریہ تعبیہ ہوتی ہے کہ انسان اپنا معمول نہ چھوڑے۔

ع پیش از ال - ترکب عبادت پرانعتباضی کیفیت آخرت میں زنجیر بن جائے گی ۔ رنج معقول کینی انعتباضی کیفیت جوایک وی چیز ہے، آخرت میں یہی کیفیت بشکل زنجیر ہوجائے گی ۔ لعظ ۔ مینی ترکب عبادت پرانعتباضی کیفیت جودی ہے وہ آخرت میں اند معاین اختیار کر لے گی۔

سی سیست سیست سیر اوجای سیده سیست کار سیم دست پراسی سیست بودن سیده از مین اسیدار سیدر سیدر سید سیست بودن سیده ایست کار موتا ہے۔ چوں۔ جب انسان اس محماه پرامرار کرتا ہے تو متیجہ میں وہی دلی خلا ہر کی کردنت بن جاتی ہے۔
دلی تکی خلا ہر کی کردنت بن جاتی ہے۔

فبض نیخ ست و برآرد شاخ نیخ قبضها<sup>ل</sup> زندال شدست و جار سيخ قبض ج ہے اور ج شاخ اتار دی ہے قبض جیل خانہ اور جار شخ بن گیا ہے قبض و بسطِ خولیش را بیخے شار سيح بنهال بودجم شد آشكار جر جیسی ہوئی تھی نمایاں ہو گئی ایے قبض اور بط کو ج سمجھ چونکہ سیخ بد بود زُودش مکن تانه رُوید زِشت خارے در جمن تاکہ کوئی بڑا کاٹا چین میں نہ اگے جب جز بری ہو، اس کو جلد آکھاڑ دے قبض دیدی جارهٔ آل قبض کن زانکه سر با جمله می رُوید زبن كيونكه شاخيس سب جر سے اگتي بيس تو نے تبض دکھے لیا اس قبض کی تدبیر کر بط دیدی بط خود را آب دِه چوں ہر آید میوہ با اصحاب دوہ جب کھل آ جائے تو ساتھیوں کو دے تو نے بط ویکھا آیے بط کو سیراب کر باز گو تا باز گویم مرحبا باز گرد و قصهٔ اہل سبا پھر کہہ تا کہ میں مرحبا پھر کہوں بلیث اور سبا والول کا قصد باقى كارِشان كفرانِ عمت باكرام آل سبا ز ابل صبا بودند خام ان کا کام بزرگول کی نعمت ہے انکار تھا وہ (اہلِ) سیا منجملہ بچوں کے بے عقل تھے که تکنی با تحسن خود تو جدال باشد آل كفرانِ تعمت در مثال کہ تو ایخ محن سے جھڑنے لگے مثلًا کفرانِ نعمت سے ہوتا ہے کہ کی باید<sup>سے</sup> مرا ایں نیکوی من برنجم زیں چہ رنجہ میشوی تو كيا رنجيده بوتا ہے من ال (تيرى بطلائى) سےخود رنجيدہ بول کہ بھے یہ بھلائی شیں واپ لطف کن این نیکونی را دُور کن من نخواہم چیتم زودم کورکن میں آئکھیں نہیں جاہتا ہوں، جھے جلد اندھا کر دے مہربانی کر سے بھلائی مجھ سے دور کر دے شَيْنُنَا خَيْرٌ لَّنَا خُلُه زَيُنَا يس سا گفتند بَاعِدُ بَيُنَا

قبضہا۔ گناہوں پر بی انتباضی کیفیت آخرت میں قید خانہ اور سزا کی صورت اختیار کر لے گی۔ تنخ بہاں ۔ یعنی گناہ پر انتباضی کیفیت اور نیکی پر
انشرا می کیفیت قبض دیدی۔ گناہ پر انتباضی کیفیت طاری ہوتواس کاعلاج کر کے ازالہ کر لینا چاہیے۔

بسط دیدی۔ نیکی پر انشرا می کیفیت بیدا ہوتواس میں اضافہ کی کوشش کرنی چاہیے۔ چوآب برآ بد۔ انشرا می کیفیت میں پھل بیدا پر اپنواپ تواجب کواس سے
فیض میڈ دیدی۔ نیکی پر انشرا می کیفیت بیدا ہوتواس میں اضافہ کی کوشش کرنی چاہیے۔ چوآب برآ بد۔ انشرا می کیفیت میں پھل بیدا پر اپنواپ تواجب کواس سے
فیض میڈ دیر در دولت کے لیعن میں کیا ۔ جد تھ عقل میں کی تھی میں کا دیدی۔ جس کو تعلق کی اس کی اس کی اس کا دیدی۔ بیکن کی دولت کی کوشش کی اس کی دولت کی کوشش کی اس کی کوشش کی کوشش کی کوشش کی کوشش کی کوشش کی کا بر کی کوشش کی کوشش

تو (ایل) سانے کہا ہمیں دور دور کر دے

ماراعیب مارے لیے اچھا ہے، ماری زینت لے لے

فیض پہنچائے۔زابل صبالیے نی دہ بچوں کی طرح ناتھ عقل ہے۔ کفراآل۔ کمی کی نعمت کا کفران یہ بھی ہے کھٹن کے ساتھ دشنی کی جائے۔

کرتمی باید۔الل سبانے کفران کی بیصورت اختیار کی کہ ان نعمتوں کو نعمت نہ سمجھا اور اللہ سے اس کے خلاف تمنا شروع کر دی اور جھکڑا کیا۔ ہی سبا۔

المل سبا پر بیکرم تھا کہ ان کی آبا دیاں قریب قریب تعیمی نا کہ سنم کی مشقت سے بچیس چاروں طرف سرسز باغات تھے تا کہ ان سے فائدہ اٹھا کمیں لیکن انہوں نے ان دونوں چیز دن کو قعمت نہ سمجھا اور اس کے خلاف تمنا کمیں شروع کر دیں۔

نے زمانِ خوب نے امن و فراغ نه اجیما وقت، نه اکن، نه فارغ البالی آل بيابان ست خوش كانجا ودست وہ جنگل اچھا ہے، جہال درندے ہول فَإِذَا جَآءَ الشَّتَآءُ أَنُكُرُّذَا جب جاڑا آتا ہے اس کو بڑا سجھتا ہے لَا بضَيْق لَا بعَيْش رَغَّدَا نه رسَيع أَ عيش ميں كُلَّمَا نَالُ الْهُدى اَنْكُرَهُ جب ہدایت یا لیما ہے اس کا انکار کرما ہے أَقْتُلُوا أَنْفُسَكُم كُم كُفت آل عَي تم اینے نفول کو قتل کرو اس بزرگ نے فرمایا در خلد واز زخم او تو کے جہی وہ چھے گا اس کے زُخم سے تو کب نے گا دست اندر یارِ نیکو کارزن نیکوکار، دوست کو پکڑ لے کہ بہ پیشِ ما قبا<sup>ع</sup> بہ از صبا کہ ہادے لیے وہا صبا ہے بہتر ہے از فسوق و كفر مانع مي شدند ید معاشی اور کفر سے انہوں نے روکا محم فتق و کافری می کاشتند بدمعاشی اور کفر کا نیج بوتے ہتھے از قضا طوا شود رنج وَ بال تضا سے طوا منہ کی کلفت بن جاتا ہے تُحْجَبُ الْابُصَارَ إِذَا جَآءَ الْقَضَا اور آئکس بند کر دی جاتی ہیں جب قضا آتی ہے

ما کی خواجیم ایس ایوان و باع ہم یہ قلعے اور باغ نہیں جاہتے ہیں شهربا نزدیکِ بمدیکر بدست ایک دوسرے سے قریب شہر کرے ہیں يَطُلُبُ لَا اللهِ نُسَانُ فِي الصَّيُفِ الشَّتَآء انسان گرمیول میں جاڑا طلب کرتا ہے فَهُوَ لَا يَرُضَى بِحَالِ اَبَّدَا وہ تمسی حال میں مجھی راضی نہیں ہوتا ہے قَتِلَ الْإِنْسَانُ مَإَ اكْفَرُهُ انسان عارت ہو، کس قدر ناشکرا ہے تقس زینسان ست زال شد شمشتنی نفس ایبا ہی ہے ای وجہ سے وہ گردن زدنی ہے خار سہ پہلو ست ہر سو کش نہی یہ موکمرو ہے اس کو جس جانب سے بھی رکھے گا آتُشِ ترکب ہوا در خار زن خواہش کو ترک کرنے کی آگ کانے میں لگا دے چول نے حد بردند اصحاب سیا جب سبا والے صد ہے تجاوز کر گئے ناصحال شال در تقیحت آمدند نفیحت کرنے والوں نے نفیحت کی قصبه خون أناصحال مي داشتئد تو نصیحت کرنے والول کوتل کرنے کا ارادہ کرتے تھے چوں قضا آید شود تنگ اینجها<u>ل</u> جب قفا آتی ہے یہ دنیا تک ہو جاتی ہے كُفت إِذَا جَآءَ الْقَضَا ضَاقَ الْفِضَآء فرمایا جب نضا آتی ہے فضا تک ہو جاتی ہے

ا یطلب انسانی نغس کی خاصیت بہ ہے کہ دوالیہ حالت پر راضی نہیں رہتا ہے۔ جاڑوں میں گرمیوں کی اور گرمیوں میں جاڑے کی تمنا شروع کر دیتا ہے۔ نغس ۔ ان کے لغس کو کمروکی کا سے جو کمی کردیتا ہے۔ نغس ۔ ان کے لغس کو کمروکی کی ہے جو کمی کرد نے جو کمی کرد نے جو کمی کہ تاریخ کا تقلم ہے۔ آس کی قدیم رہے کہ خواہش کو ترک کردے۔

یں۔ وہا۔ لینی اہل سبانے یہاں تک زیادتی کی کہ دہ دہا کوئیم سحری ہے اچھا کہنے لگے۔ از نسوق نصحت کرنے والوں نے تغرادر نسق ہے رو کنا جاہا۔ تصد ۔ اہل سبانعیوت کرنے والوں کی جان کے دریے ہوئے اور کفرونس سے بازند آئے۔ چوں قعنا۔ نصنا رخداو تدی کے سامنے انسان مجور ہوجا تاہے۔

تا نه ببید چینم کگلِ چینم را تاکہ آنکھ آنکھ کے سرمہ کو نہ وکھے آل غیارت ز استعانت دُور کرد (اور) اس عبار نے مجھے مدد حاصل کرنے سے دور کر دیا ورنه بر تو کو پر آل مکرِ سوار ورنہ سوار کا داؤل کھے کچل دے گا دید گرد گرگ چول زاری تکرد جب اس نے بھیڑے کی گرد دیکھی فریاد کیوں نہ کی باچنیں دائش چرا کرد اوجرا اس قدر عقل کے ہوتے ہوئے وہ کیوں جرتا رہا می بدانند و بهر سو می خزند بيجان ليتي بين اور ہر جانب تھس جاتی ہيں می بداند ترک می حکیرد چرا جانا ہے، کیاگاہ جیموز دیتا ہے با مناجات و حذر انباز گرد دعا اور بحاؤ كا سأتقى بن جا کرگ محنت بعد گرد آمد سترگ گرد کے بعد محنت کا موٹا بھیٹریا آ گیا كه زچويانِ خرد بستند حجبتم جنہوں نے عقل کے گذریے سے آئکھیں بند کی تھیں خاک عم در چهم چوپال میزدند. الله عن الله من عم كي وهول جمونك دي چوں تبع گردیم ہر کیک سروریم ہم تابع کیے بن جائیں ہم میں سے ہرایک سردار ہے

حِبْتُم لِ بسته مي شود وقب قضا قضا کے وقت آئکھیں بند ہو جاتی ہیں سمر آن فارس جو أنگيسيزيد گرد اس ستہوار (اللہ) کی تدبیر نے جب گرد اڑائی سوئے فارس رَو مرد سوئے غیار شهروار کی طرف جاؤ غبار کی جانب نہ جا گفت حق آنرا که این گرکش بخورد جس کو اس بھیڑئے نے کھا لیا اس کو خدا نے فرمایا او تمی دانست گردِ گرگ را وہ بھیڑیئے کے غبار کو نہ بیجیان سکا گوسفنداں ہوئے گرگ ماگزند بریاں، تکلیف رسال، بھیڑیئے کی بو مغز حیوانات بوئے شیر را حیوانات کا دماغ شیر کی بو بوئے شیر خشم ویدی باز گرد (اللہ کے) عصر کے شیر کی بوتو نے سواکھ کی واپس ہو جا وانکشتند<sup>ین</sup> آن گروه از گرد گرگ وہ لوگ بھیڑیے کی گرد کی وجہ سے نہ لوپٹے بردَر بد آل گوسفندال را بختم اس نے عصہ ہے ان بریوں کو پھاڑ ڈالا چند چویال شال بخواند و نامهند مُنْدریج نے ان کو بہت بلایا، وہ نہ آئے که بروما از تو خود چویاں تریم کہ جا ہم تھے سے زیادہ اینے رکھوالے ہیں

چتم - سرمہ جوآ کھے کے مفید ہے، اس کوبھی آ کھے ہیں دیکھتی ہے۔ گر۔ تدبیر۔ فارس۔ لینی اللہ تعالیٰ۔ سوئے فارس۔ اس وقت اللہ ہے مدو مانگئی چاہے۔ گفت۔ زاری کرنے سے انسان قضا سے نج جاتا ہے۔ آونی دانست۔ بکری جے نے میں مشغول رائی ہے اور بھیٹر یے کی گردکونیس دیکھتی۔ گوسفند۔ بکری اور حیوانات اپنی تباہی کے اسباب دیکھ کر بیچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بوئے۔ جب خدا کے خضب کے آٹار پیدا ہو جا کیس تو دعا کیں ۔ کرنی جا میں۔ کرنی جا میں۔ کرنی جا میں۔

وانگشتند فضب کے تارکود کیے کربھی جوہوش میں نہ آیا وہ مصائب میں گرفتار ہوگا۔ چند جو پال نصیحت کرنے والوں نے ان کونیکی کی دعوت دی لیکن انہوں نے نہ مانا اوران کومکیمن کیا۔ کہ برو رہیعت کرنے والوں سے کہا ہم خودا پٹی بھلائی کو بچھتے ہیں ہتہاری تھیجت کی ضرورت نہیں ہے ہم خود مردار ہیں کی کے تالیع نہیں بن سکتے۔

ہیزم ناریم و آنِ عار نے ہم آگ کے ایندھن ہیں زات کے مملوک نہیں ہیں بالنَّكِ شومي بُردِ من شال كرد زاغ ان کی کوڑی پر کوے نے بدیخی کی آواز لگائی در چه افتادند و می گفتند آه وہ کنویں میں گرے اور آبیں بحریں آنچه می کردند یک یک یافتند انہوں نے جو کھے کیا ایک ایک (کا بدلہ) پایا چوں امیرے بستہ اندر کوئے تو جو قیدی کی طرح تیرے کوچہ میں بندھا ہوا ہے يروبالش رابعمد جا حسة ال كے بال ويركوتو نے سكروں جگہ سے زخى كر ديا ہے که کتی اُورا بکیدال آوری مجھی اس کو تھینچتا ہے اور چر کے بیاس لاتا ہے نيست اورا جز لقاء الله قوت (حالانكه) ال كى غَذِا سوائ الله كى ملاقات كے يحقيس ب میکند از تو شکایت با خدا خدا ہے تیری شکایت کرتا ہے كويدش نك وقت أمد صبر كن وہ اس سے کہتا ہے اب وقت آ گیا ہے صبر کر واو کے وہد ج خدائے داد کر موائے منصف خدا کے انساف کون کرتا ہے در فراق رُوئے تو یا رَبنا اے امارے رب تیرے چرے کے فراق میں طعمهُ كريم الموان يار نے معیں بھیڑ ہے کا لقمہ بنا منظور، ہے دوست کی ہلک ہوتانہیں حمية بد جابليت در دماغ حيت دماغ مين ايك جابليت تهي بهر مظلومال جمي كندند جاه انہوں نے مظلوموں کے لیے کوال کھووا يوستين يوسفال بشگافتند انہوں کے یوسفوں کی پوستینیں بھاڑیں کیست یوسف آن دل حق جوئے تو يوسف كون ہے؟ تيراحق كا جوياں دل جرئیلے بار استن بستهٔ تو نے جرکیل کو ستون سے باندھا ہے پیش او گو ساله بریال آوری تو اس کے سامنے بھنا ہوا بچھڑا لاتا ہے كه بخور انيست مارا لوَت يَوَت کہ کھا لے یہ ماری لذیذ غذا ہے زین شکنجه و امتحال آل مبتلا وہ مصیبت زوہ اس فکنجہ اور امتحان کی وجہ سے کاے خدا افغال ازیں گرگ کہن كه اے خدا اس بوڑھے بھيڑنے سے فرياد ہے دادِ تو واخواہم از ہر بیخبر میں ہر جائل سے تیرا بدلہ لے لوں کا او جمی کوید که صبرم شد فنا وہ کہتا ہے کہ میرا طبر فتا ہو حمیا

ا طلمہ مرتبیم۔ ہمیں ہلاک ہونا منظور ہے تہماری دوتی کی ہمیں ضرورت نیں ہے۔ ہیزم۔ ہلاک ہونا منظور ہے لیکن تہماری اطاعت نہ کریں گے۔ حمیح ۔ ان کے دماغ میں جا ہمیت تھمی ہو کی اوران پر الوبول رہا تھا۔ ہبر مظلوماں۔ وہ مظلوموں پڑظم کرتے ہتے ،خوواس ظلم میں پیش مجے۔ پوسٹن ۔ نفیحت کرنے والوں کوذکیل کیا اوران کی سز اانہوں نے بھگتی۔ کیست۔ اہل سماکے لیے پوسٹ خودان کا وہ دل تھا جوطالب حق تھا۔ چوں اسپر کے۔ اس دل کوانہوں نے لئس امارہ کا قیدی بنادیا تھا۔

ے جرکیتے۔ بعنی روح کوجسم کے ستون سے بائد ہودیا ہے اوراس کوزخی کرویا ہے۔ ویش آو۔اس روح کو مادی غذا کیں کھلانا چاہتا ہے۔ کہ بخور۔روح کی غذا مادی نہیں ہے اس کی غذاذ کر اللہ اور لقا واللہ ہے۔ نہیں تکلخہ۔ روح انسانی وانسان کے اس ظلم وستم کی طداسے شکایت کرتی ہے۔ گرکی۔ یعنی انسان کالنس امارہ۔ کو بیش۔ خدااس روح سے فرما تا ہے۔ آوہمی کو بد۔ خدا کے مبر دلانے پرروح کہتی ہے کہ اب جھے جلدا ہے پاس بلالے۔

صالحم افتاده در حبس شمود میں صالح (علیہ السلام) ہوں جوشود کی قید میں پڑا ہوں يا بكش يا باز خوانم يا بيا يا مار ڈال يا مجھے واپس بلا لے يا تو آ جا كايل فراق اندر خورِ اضحاب نيست یہ فراق دوستوں کے لائق نہیں ہے مركي كَا لَيْتَبَيِّ كَلَتُ مُنْدًا بَ ہر ایک، کاش میں مٹی ہوتا چوں بود ہے تو کسے کان توست تیرے بغیر اس کا کیا طال ہو گا جو تیر اے لیک بشنو صبرآور صبر به لیکن سن صبر کر مبر اچھا ہے كاندر آمد وقت بيرول آمدن کہ باہر نکلنے کا وقت آ پہونیا ہے من ہمی کوشم یے تو تو مکوش میں تیرے الیے کوشاں ہوں تو کوشش نہ کر داروئے سخم بہ از حلوائے تو تیرے طوے سے میری کڑوی دوا بہتر ہے کنزک جنبال زبال رَو گوش شو زبان نہ چلا، جا کان بن جا رُوستانی خواجه را در خانه بُدد دیہاتی خواجہ کو مگھر لے گیا آل بگو کال خواجه چوب آمد بده وہ بتا کہ خواحیہ کس طرح گاؤں میں آیا بدعوت ِ رُوستانِی بدہ گاؤں جانے کا قصہ کا بقیہ

احرم ور مانده در دست بهود میں احد ولی الله علیه دسلم م موں جو بہود کے ہاتھ میں بھنسا ہوں اے سعادت بخش جانِ انبیاً اے انبیاء کی جان کو سعادت بخشے والے با فرافت کافرال را تاب نیست تیرے فراق کی کافروں میں بھی تاب نہیں ہے کافرال گویند در وقت عذاب عذاب کے وقت کافر کہیں گے حال او ایبنت کو خود زال سوست جو اس جانب کا ہے اس کا یہ طال ہے حق ہمیٰ گوید کہ آرے اے نزہ الله فرماتا ہے کہ ہاں اے یاک تال الصبح نزدیک ست خامش دم مزن صبح قریب ہے۔ چپ ہو جا سائس نہ لے سبح نزدیک ست خامش کم خروش صبح نزدیک ہے جیب ہو جا شور نہ کر كوشش من به كه كوششهائ تو تیری کویششوں سے میری کوشش بہتر ہے ہیں محل کن برو خاموش شو ہاں برداشت کر، جا چپ ہو جا شد زحد ہیں باز کرو اے بار کرو (بات) حد سے گذر گئی اے بہادر یار! واپس چل قصهٔ اہل سیا بیک گوشہ نہ سبا والول كا تصد أيك طرف دك دے بقيه قصه أرفتن خواجه دیہاتی کی دعوت پر خواجہ کے

تأكم جزم خواجه را كاليوه كرد که خواجه کی هوشیاری کو دیوانه بنا دیا تا زُلالِ حزم خواجه تيره شد يهال تك كه خواجه كى احتياط كا صاف يانى كدلا بوكيا نرتع و نلعب بثادی می زدند "ہم کھائیں ہے ہم تھیلیں ہے" کا شادیانہ بجاتے تھے نرتع و نلعب به بُرداز طل أب "ہم کھاکیں سے ہم کھیلیں سے"نے باپ کے ملیے ہے ووم کردیا حیله و مکر و دغا سازیست آل یے حیلہ اور عمر اور دغابازی ہے مشو آل را کال زیال دارد زیال اس کو نہ مین کیونکہ بربادی ہے بربادی بہر زَر مکسل زمیخور اے فقیر اے فقیر! سونے کے لیے خزائی سے تعلق نہ توڑ گفت اصحابِ نی را گرم و سرد نی اللہ کے ساتھیوں کو برا بھلا کہا جمعہ را کردند باطل بے دِرنگ بلا توقف انہوں نے جمعہ کی نماز توڑ دی زال جلب صرفه زما ایثال برند اس سودے کا فائدہ وہ ہم سے زیادہ اٹھا لیس ما دو سه درولیش تابت پرُ نیاز ان دو تین غریوں کے ساتھ جو عاجزی پر قائم رہے رُوستانی در تملق! شیوه کرد دیہائی نے خوشام کا ایسا طریقہ اختیار کیا از پیام اندر پیام او خیره شد وہ بیغام در بیغام سے حیران ہو گیا تهم ازینجا کودکالش در پیند ساتھ ہی اوھر ہے اس کے نیجے خوشی میں بمچو یوسف " کش ز نقزیر عجب (حضرت) بوسف عليه السلام كي طوح جن كوعجيب تقدير كي وجهير آل نه بازی بلکه جانبازیست آل یہ کھیل نہیں ہے بلکہ جان پر کھیلتا ہے بر چه از يارت جدا اندازد آل جو کجھے دوست سے دور کھینک دے گر بود آل سود صد در صد مکیر اگر وہ ہزاروں کا فائدہ ہو تب بھی نہ لے ایں شنو<sup>ع</sup> کہ چند یزدال زَجر کرز یہ سنو کہ اللہ نے کس قدر ملامت کی زانکه برمانگ دال در سال تک کیونکہ تنگی کے ایک سال میں نقارے کی آواز پر تانباید دیگرال ارزال خرند تاکہ ایبا نہ ہو کہ دوسرے ستا خرید لیں ماند پیتمبر بخلوت در نماز يغرسالة نماز ميں اكيے رو مح

ا تملق خوشار، چاپلوی ۔ شیوہ ۔ طریقہ، عادت ۔ کالیوہ ۔ امن ، دیوانہ ۔ خیرہ ۔ جیران ۔ زمج و نلعب ۔ ''ہم کمد یں مے اور کھیلیں مے'' ۔ یہ صف علیہ السلام کے بھائیوں نے معازش کرتے وقت معنرت یعقوب علیہ السلام ہے کہا تھا۔ قل اب ۔ انہی جملوں نے معنرت یوسف علیہ السلام کو معنرت یعقوب علیہ السلام کی جان کے معنوب علیہ السلام کی جان کے معنوب علیہ السلام کی جان کے کہ معنوب علیہ السلام کی جان لینے کی معنوب علیہ السلام کے معایم پردی سے محروم کر دیا تھا۔ آ کی نہ ہازی ہی دعوت نہی بلکہ معنرت یوسف علیہ السلام کی جان لینے کی بازی تھی ، حیل اللہ معنوب علیہ السلام کی جان کے بردا ہازی تھی ، حیل اللہ معنوب میں دوست سے جوائی کا سبب ہے ، اس کوند سننا چاہیے ۔ گر ہود ۔ معمولی فا کھے کے بردا فتہ ان کوند سننا چاہیے ۔ گر ہود ۔ معمولی فا کھے کے بردا فتہ ان کوند ان کردا در کا ان کردا در کا ان کردا در کا ان کردا در کردا در کا ان کردا در کردا در کا ان کردا در کردا در کردا در کا ان کردا در کردا در کردا در کا ان کردا در کردا در کردا در کردا در کردا در کردا در کا ان کردا در کردا در کردا در کردا در کا ان کردا در کردا در کردا در کا ان کردا در کردا

ی ایم شنو سورہ جمد میں اس قصد کی طرف اشارہ ہے ایک باریدینہ میں میہوں کا آٹا فروخت کرنے والا قافلہ آیا۔ اس وقت آخضور صلی اللہ علیہ وہما نماز جمعہ پڑھار ہے تھے، محابہ آٹا خرید نے ہوت کی میں آخضور صلی اللہ علیہ وہما کو نماز پڑھاتے چھوڑ کر بیلے مجے۔ اس پر سحابہ رضی اللہ عنہم مور ہ عمار ہوں سے اللہ علیہ ور الن نماز کا عمار سے معاملہ کی خاطر بڑا نفصان کیا اور آخضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ ویا۔ بصن علاکا خیال ہے کہ یہ دوران نماز کا فیال ہے کہ یہ دوران نماز کا فیال ہوکی تعدیم میں سے جلکہ خطبہ سے دوران بیات سے دوران میں اس میں میں ہے کہ اس سے خطبہ جمد مراولیا جائے۔ بطب بہ تجارت کا مال جوکی دوران میں میں اور میں اور موجود رہے تھے۔

کوفت طبل لہو با زر گاتیے ایک تاجر، نے تفریح کا نقارہ پیا قد فضضتم نحو کح هائما تم لوٹ بڑے گیہوں کی جانب دیوانہ وار بهرٍ گندم تخم باطل کاشتید گیہوں کے لیے تم نے باطل کا نیج بویا صحبتِ أو خير من لهوست و مال اس کی صحبت مال اور کھیل کود سے بہتر ہے خود نستذ حرص شارا این یقین تہاری حرص کو ہے یقین نہ آیا آنکه گندم را زخود روزی دبد جو گیہوں کو مجھی خود روزی ریتا ہے از یے گندم جدا کشتی ازال تو گیہوں کے لیے اس سے جدا ہو گیا تمتر از بط نیستی آخر در آب آخر تو یانی کی بھنے ہے کم نہیں ہے

دعوت کردن باز بطال را از آب بصحرا و جواب بطال باز کا بطخول کو بانی سے جنگل کی دعوت دینا اور بطخوں کا جواب

تابہ بینی دشتہا را قند ریز تاکہ تو جنگلوں کو شکر بھیرنے والا دیکھے آب ما را حصن امن ست و سرور پانی مازے لیے امن اور خوشی کا قلعہ ہے بین مازے لیے امن اور خوشی کا قلعہ ہے بین میرول کم رقبد از حصن آب خبردارا بانی کے قلعہ سے اہر نہ نگنا از سر ما دست دار اے باہمرد اے مدگارا مارے سر سے دست بردار ہو جا

باز گوید بط راکز آب خیز باز سخ سے نکل باز سخ سے کہتا ہے کہ بان سے نکل بط عاقل گویدش کا ہے باز دور مقلند سخ اس سے کہتی ہے کہ اے باز جا دیو چوں باز آمد اے بطال شتاب اے سخ شیطان کی مثال باز کی سی ہے جلدی کرد باز را گوید ترو ترو باز گرد باز سے کہہ دور جا جا دایس ہو جا

ل ربائی۔ بیٹی آنخصور سلی اللہ علیہ وہلم۔ ہم رکندم۔ قافلہ کے طبل پر ٹیہوں کا آٹاخریدنے بیلے گئے تھے۔ جشمے بمال۔ آٹکی ٹل کر نورے دکیے۔ تو دنشد۔ اپنے رزق کے لیے خود دوڑ پڑے حالا تکہ رزاق میں ہوں۔ آٹکہ۔ غدا تو وہ ہے جورزق کو بھی دزق دیتا ہے۔ از آں۔ نبی سے جدا ہوتا خدا سے جدا ہوتا تھا۔ کم تراز بط یعلی سے بازکی دعوت پر بڑھے قائد سے کونہ بچھوڑ ا، انسان تھوڑ ہے قائد سے سے بڑا انقصال کر بیٹھتا ہے۔ آز۔ بازخشکی کا پرندہ ہے اور کھیں آئی جی ، بازنے بطنوں کو جنگل کی وعوت دی۔ دشتہا۔ جنگلوں میں عمدہ خوراک ہے۔ ویو۔ شیطان انسان کے لیے ایسا ہے جیسا کہ بازبطنوں کے لیے تھا۔ بازرا۔ بنب شیطان لا بی ولائے ، اس کودھ تکاردو۔

مانه نوشيم ايندم توك كافرا اے کافر ہم تیرا یہ کر نہ قبول کریں کے مأنخواهيم بدبيه أت بُتال رّا ہم تیرے ہدید کے خواہشمند نہیں ہیں باغ تجھے (مبارک ہو) چونکه کشکر بهست هم ناید علم جبکہ لٹکر ہے، جھنڈے کم نہ ہوں گے خواجه و رُوستانی قصہ کی طرف واپسی بس بہانہ کرد با دیوِ مُریدِ سرکش شیطان سے بہت بہانے کے . گربیایم آل نگردد منتظم اگر میں چلا جاول گا ان کا انظام نہ ہو سکے گا زانتظارم شاه شب نغوده است میرے انتظام میں وہ رات بھر نہیں سویا ہے من نتائم شد برِ شه روئے زرد میں بادشاہ کے سامنے شرمندہ نہیں ہوتا جاہتا میرسد ازمن ہمی جوید مناص<sup>ع</sup> آتا ہے اور جھے سے خلاصی حابتا ہے تا در ابرو افکند سلطاں گرہ یہاں تک کہ بادشاہ پیشانی پر گرہ ڈالے زندہ خود رازیں مگر مدفوں تنم ہاں اس سے اینے آپ کو زندہ وفن کروں حيلبها با حكم حق نفتاد جفت (لیکن) خطے حکم خداوندی کے مطابق نہ ہو سکے با قضائے آسال کی ست کی آسان کے فیصلہ کے مقابلہ میں کھے بھی نہیں ہیں

ما برکی از دعوتت دعوت ترا مرک ایم بری دعوت ترا دعوت بری دعوت بری دعوت بختے (مبارک ہو) حصر ن مارا قند و قندستان بختے (مبارک ہو) قلعہ ہم کو اور قند و قندستان بختے (مبارک ہو) چونکہ جال باشد نیاید قوت کم جب جان ہے روزی کی کی نہ ہو گ رجوع بحکایت رجوع بحکایت خواجہ اور دیہاتی کے خواجہ اور دیہاتی کے

خواجہ حازم بے عذر آورید پختہ کار خواجہ نے بہت عذر کئے گفت این دم کاربا دازم مهم كها ال وقت مين بهت ضروري كام ركهما هول شاه کارِ نازکم فرموده است بادشاہ نے مجھے ایک نازک کام کا تھم فرمایا ہے من نیارم ترک امر شاہ کرد میں بادشاہ کے تھم کو نہیں چھوڑ سکتا ہر صباح و ہر مسا سرہنگ خاص ہر منع ادر ہر شام ایک خاص سابی تو رواداری کہ آیم سوئے وہ تو مناسب سمجھتا ہے کہ میں گاؤں کی جانب آؤں بعد ازال درمانِ مسمش چوں تمنم اس کے بعد اس کے غصہ کا کیا علاج کروں؟ زیں نمط أو صد بہانہ باز گفت اس طرح کے اس نے سیڑوں بہانے بنائے گر شود ذرّات عالم حیله ج اگر تمام دنیا کے ذرے حیلہ مری کریں

ا ایندم تو۔ به تیراد حوکا ہے ہم اس میں نہ پھنسیں ہے۔ چونکہ۔روزی کے بارے میں انسان کوتو کل سے کام لیما جاہے۔ علم رہجھنڈا۔ حازم۔ پختہ کار ، ہوشیار۔ دیومرید۔ سرکش، شیطان بعنی دیہاتی۔ کارنازک۔ نازک کام۔ روئے زرد یعنی بادشاہ کا کام نہ کرسکوں گا تو شرمندگی ہوگا۔

ع مناص - چمنکارے کی جگہ۔ گرہ ۔ یعنی ہادشاہ ناراض ہوجائے گا۔ دنون ۔ یعنی بادشاہ ناراض ہوکرزیرہ در محرکر دے گا۔ جفت ۔ یعنی اس کے بہانے نقد برخدادندی کا مقابلہ نہ کر سکے اوراس کوگاؤں جانا پڑا۔ گرشود ۔ نضا کے بالقابل انسان مجبور ہے۔

چوں گریزد ایں زمیں از آسال یہ زمیں آسان سے کیے گریز کرے ہر چہ آید زاسال سوئے زمیں جو کچھ آسان سے زمین ہر آتا ہے آتش کے از خورشید می بارد برو سورج سے اس پر آگ بری ہے در جمی طوفال کند بارال برو وہ اگر ای پر ہارش کا طوفان برسائے او شده تشکیم أو ابوب " وار وہ (حضرت) ایوب کی طرح این آپ کوال کے بیرد کئے ہوئے ہے اے کہ جزوِ ایں زمینی سرمکش اے وہ کہ تو اس زمین کا جزو ہے سرکشی نہ کر چول خَلَقُنَا كُمُ شنيري مِنُ تُواب جبكہ تونے، ہم نے تم كومٹى سے پيدا كيا ہے، من ليا ہے بیں کہ اندر خاک تحے کاتتم و کھے لے میں نے مٹی میں نیج بویا حملهُ ریگر<sup>ع</sup> تو خاک پیشه گیرز دوسری بار تو خاکی ہونا اختیار کر آب از بالا به کیستی در رَوَد بائی بلندی ہے کہتی میں جاتا ہے گندم از بالا بزیر خاک شد کیہوں بلندی ہے مٹی کے نیچے گیا دانهٔ ہر میوہ چوں گردد رفیس ہر کھل کا دانہ جب گڑتا ہے اصلِ تعمیمہا گردوں تابخاک تهام نعتوں کی اصل آسان سے مٹی تک

چوں کند او خوکیش را ازوے نہاں یہ اینے آپ کو اس سے کیے چھائے نے مفر دارد نہ جارہ نے تمیں (اس سے) نہ مفر ہے نہ کوئی تدبیر نہ جھنے کی جگہ او به پیشِ آتشش بنهاده رُو وہ اس کی آگ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہے شهر با را میکند ویرال برو اس یر شہروں کو وریان کرے که اسیرم ہر چه می خواہی بیار کہ میں تیدی ہوں تو جو جاہے کر چونکه بینی حکم یزدان در مکش جب تو خدا کا تھم (آتا) دیکھے دروازہ نہ بند کر خاک باشی جست از تو' رُو متاب ال نے بھھ سے خاک بن جانا جایا ہے، روگردانی نہ کر گرد خاکی و منش افراشتم وہ خاکی بنا اور میں نے اس کو بلند کیا تا کنم بر جملہ میرانت امیر تاکہ میں کچھے تمام سرداروں کا سردار بنا دوں آنگه از کیستی ببالا بَر رَوَد تب کیستی ہے بلندی پر جاتا ہے بعد ازال او خوشهٔ حالاک شد اس کے بعد وہ لہلہاتا خوشہ بنا بعد ازال سُر ہا ہر آرد از زمیں اس کے بعد زمین سے سر ابھارتا ہے زیر آمد شد غذائے جانِ یاک یے آئی، تو پاک جان کی غذا بی

آنٹ ۔ زمین سورج کی تبش برواشت کرنے پرمجبورہ، ای طرح انسان قضا کے مقابلہ میں لاجارہ۔ ایوب وآر۔ حضرت ابوب علیہ السلام کا صبر مشہور ہے۔ اے کہ جزو۔ انسان کی سے بناہے۔ حلقنا کیم۔ قرآن پاک میں مے اے انسانو، ہم نے تہمیں زمین کی مٹی سے پیدا کیا اور اس میں بر تنہیں ہم لوٹا کمیں گے۔ بیں۔ فاکساری کے بعد مرخروئی حاصل ہوتی ہے۔ نے مٹی میں ل کرنشوونما پاتا ہے۔

ع حملہ دیگر۔انسانی خاکی پکرائنتیار کیا، دوبارہ وہ خاکی ہے گاتو ہڑے مراتب حاصل کرلے گا۔ ببالا۔ پانی پھر بھاپ بن کر بلندی کی طرف جاتا ہے یا کنویں سے اوپر نکالا جاتا ہے اورانسان کا جزو بنرا ہے۔ گندم۔ گیہوں کا دانہ ٹی میں ملتاہے بھر ہرا بھراخوشہ بن کرابھر تاہے۔اصل تعمیما۔ پانی آسان سے برسا پھرز مین سے نکل کرانسان کا جزو بناادرانسانی صفات اختیار کر کے عرش تک پہنچا۔

كُشت جزدٍ، آدمي في دلير تو وه زنده ولير انسان كا جزو بن كيا بر فرانِ عرش برال گشت شاد خوش ہو کر آسان کی بلندی پر اڑ گیا باز از پیتی ہوے بالا شدیم بچر پہتی ہے بلندی کی طرف گئے ناطِقال كم إنّا إلّيهِ رَاجعُون کتے ہیں کہ ہم ای کی طرف لوٹے والے ہیں غلغلے افکند اندر آسال آسان میں غلغلہ ڈال۔ دیا روستانی شهری را مات کرد دیہاتی نے شہری کو مات دے دی زال سفر در معرض آفات شد اور اس سفر سے آفتوں میں کھن گیا گر چه کهٔ بدینم سیکش در ربود اگرچہ بہاڑ تھا اس کو آدھا سلاب بہا لے گیا عاقلال گردند جمله کورو کر عقمند اندھے بہرے ہو جاتے ہیں مُرغِ برّال گردد از دامے زبوں اڑنے والا یرتد ایک جال سے عاجز آ جاتا ہے ملکه باروتے ببابل در ر*و*د بلکہ ہاروت بابل میں چلا جاتا ہے خونِ أو را يَجَ تربيعے نريخت کوئی ترکیج اس کا خون نہ بہا کی فی حیلہ ندہدت از وے رہا تُونَى تدبير تِحْفِي ربائى نبيس دلا سكتى

از تواضع چول زگردول شد بزبر تواضع کی وجہ سے جب وہ آسان سے نیجے آیا پس صفات آدمی شد آن جماد تو وہ نے جان آدمی کی صفات سے (موصوف) ہو گیا كز جہانِ زنده اوّل آمديم ہم پہلے زندہ جہان سے آئے جمله اجزا در تحرک در سکون تمام ابزا حركت اور سكون مي ذكر و تبيحاتِ اجزائے؛ نہال پوشیدہ اجزاء کے ذکر اور سیج نے چول قضا آہنگ نارنجات کرد جب قضا نے ظلم کرنے کا ارادہ کیا باہزاراں حزم خواجہ مات شد ہزاروں احتیاطوں کے باوجود خواجہ ہار گیا اعتمادش بر ثباتِ خویش بود اس کو اپن ٹابت قدمی پر بھروسہ تھا چوں قضا بیروں کند از چرخ سر قفا جب آسان ہے سر نکالتی ہے ماهیال اُفتند از دَریا بُرول محصلیاں دریا ہے باہر نکل بردتی ہیں تایری و دیودر شیشه شود يهال تك كه ديو ادر يرى بوتل من بند مو جاتے بي ج کے کاندر قضا اندر کریخت سوائے اس کے جو قضا کی بناہ میں آگیا غیر آنکه در گریزی در قضا سوائے اس کے کہ تو قفا کی طرف بھامے

الے جہان زندہ ۔ یعنی عالم ارواح۔ سوئے ہالا۔ عالم ارواح۔ ذکر دنسیجات۔ کا نئات کا ذرو ذرواللہ کی تیج کرتا ہے۔ اعتاد تل شہری کواپئی عمل پر محمندُ تھا۔ درشیشہ۔ جن اور پری کو بوتل میں بندکر لینے کا ایک شاعران اور عامیانہ ٹیل ہے۔

ایک موقع پر حضرت عمر رضی الله عند نے فرمایا تعافی تعنی نفو مین قلندِ الله اللی قلندِ الله ہم الله کی قضا ہے اللہ ہی کی قضا کی طرف فرارا اختیار کرتے ہیں۔ رہ تھے۔ کی محف کے دونوں ستاروں کا اس طرح جمع ہوتا کہ ایک دوسرے کے اعتبار سے چو تھے خانے ہیں ہو، میں مورت اس محف پر منحوس اثر احت ڈ التی ہے۔

قصِهُ اصحاب ضروان الله وحيله كردنِ ايثال تا بے زحمت فقيرال باغها را قطاف كنند ضروان والول كا قصہ اور ان كا تدبير كرنا تاكہ فقيروں كى زحمت ہے نج کر وہ باغوں کے کھل توڑیں قصه اصحاب ضروال خوانده پس چرا حله جوتی مانده پھر تو کیوں حیلہ جوئی میں نگا ہے؟ که برُند از روزي درولیش چند کہ چند تقیروں کی روزی مار لیس روسئے در رو کردہ چندیں عمرو بکر آمنے ساہنے ہو کر بہت سے عمرہ بکر تا نباید کنه خدا دربابد آل تا كه خدا ان تو نہ جان لے وست کارے می کند بہاں زول ہاتھ ول ہے جھیا کر کوئی کام کرتا ہے؟ إِنَّ فِي نَجُوَاكَ صِدْقًا أَمُ مَلَقُ خیری خفیہ باتوں میں سیائی ہے یا جھوٹ ا مَنُ يُّعَايِنُ اَيُنَ مَثُوَاهُ غَدَا جو د کھے رہا ہے کل کو اس کا ٹھکانا کہاں ہے قَدُ تُوَلَّاهُ وَاَحُطَى عَدَدَا وہ اس کا حکرال ہے اور اس نے شار کر لیا ہے کو سوئے وہ چوں شدو دید اُو جزا کہ وہ دیہات کی جانب کیے گیا اور اس نے سزا بھکتی إستماع جر آل غمناك كن اس غمناک کی جرت (کا قصہ) بن ا در ره ده جول شداز شهر او جدا گانوں کے راستہ میں جب وہ شہر سے جدا ہوا

تو نے ضروان والوں کا قصہ پڑھا ہے حیله می کردند کژدم نیش چند چند بچھ جے ڈک والے تدبیر کرتے تھے شب ہمہ شب می سگالیدند مر تمام رات مر اور خیلے سوچے رہے خفیه می گفتند سِر با آل بدال ان نالانقول نے راز مخفی طور پر کے باكل اندابسنده اسكاليه كل تمهل نے تمہلل کرنے والے کے خلاف سوجا كَيْفَ لَى لَا يَعُلَمُ هَوَاكَ مَنُ خَلَقُ التیری خواہش کو کیے نہ جانے گا جس نے پیرا کیا كَيُفَ يَغَفَلُ عَنُ ظَعِيُن رَغَدَا خوش عیش ہودج نشین سے وہ کیے ناواتف ہو گا أَيْنَمَا قَدُ هَبَّطَا أَوُ صَعَّدَا کہاں وہ نشیب میں اتری کہاں اونجائی پر چڑھی گوش کن اکنول حدیثِ خواجه را خواجہ کی بات س گوش را اکنول ز غفلت باک کن اب کان کو غفلت سے پاک کر لے تا چبا دید از بلا و از عنا اک نے کس قدر بلا اور مشقت ویکھی

ضروان - یمن میں صنعا کے قریب ایک گاؤں ہے اس کے باشندوں کا بیقصہ قرآن میں بذکور ہے۔ حیلہ کردند۔ فقرا کومحروم کرنے کی تدبیر سوچی ۔ خفیہ۔ آ ہستہ سر گوشی اس کے کرد ہے تھے کہ خداان کی سازش کونہ من سکے ۔ حل کی کہا کل کرنے والے ہے اپناراز نہیں چھیا سکتی نه ہاتھ دل سے اپنا کام تخفی رکھ سکتا ہے۔

میں۔ قرآن پاک میں ہے آلا یَعُلَمُ مَنْ خَلْق وَهُوَ اللَّطِیُفُ اُلْخِیْرُ ' بے شک وہ اللّٰہ جانا ہے ان کوجن کواس نے پیدا کیا ہے، وہ مربان اور باخبر ہے۔''ظعین ۔ بودج نشین ،سواری۔موتی ٹھکاتا۔عنا۔مشقت۔آل زکاتے۔کی غمناک کی داستان من لینا اس پر بہت بڑااحسان ہوتا ہے اس کے دل کاغم بلکا ہوجاتا ہے۔

حَكُوشُ را چول پیشِ دستالش<del>!</del> نمی جب تو کان اس کی داستان بر وحرے فاقهُ جانِ شریف از آب و کل آب وگل (میں سینے) سے شریف جان کا فاقہ ہے مُر وُرا بكتا ز إصغا روزني ال كى بات سننے كے ليے (كان كے) سوراخ كھول دے دُودِ تُلُخُ ز خانهُ أو كم شود كروا وهوال اس كے گھر ميں سے كم ہو جائے کر بسوئے رہا اعلیٰ می روی اگر تو رَبِ اعلیٰ کی طرف جا رہا ہے کونہ بگذارد کہ جال سوئے رود جو نہیں چھوڑتا کہ جان کسی طرف جائے ہرکیے گوید منم راہِ رَشد ہر مخض کہتا ہے، میں ہدایت کا راستہ ہوں اے خنک آنکس کہ یایش مطلق ست وہ تحض قابلِ مبار کمباد ہے جس کا پیر آزاد ہے ره نمیدانی بجو گامش کیاست (اگر) تو راستنہیں جانتا ہے جا اس کا نشان قدم معلوم کر لے تا رسی از گام آبو تابناف تاکہ تو ہران کے نشان قدم نے نافہ تک میریج جائے اے براور کر بر آذر می روی اے بھائی! اگر تو آگ پر چل رہا ہے چوں شنیری تو خطاب کا تکخف جب تو نے "نہ ڈر" کا خطاب س لیا ہے نال فرستد چول فرستادت طبق وہ رونی بھیج دے گا جبکہ اس نے تھے طباق ویا ہے آل زکاتے دال کہ عمکیں را دہی ال کو ایک زکوہ سمجھ جو تو غمزدہ کو دے رہا ہے بشنوی غمہائے رنجورانِ دل دل کے بیاروں کا عم سن لے خانہ پُر دُود دارد پُر فنے صاحب ہنر کا گھر (دل) دھویں سے بھرا ہوا ہے گوش تو او را چو راهِ دم شود جب تیرا کان اس کے سانس لینے کا راستہ بن جائے عمکساری کن تو باما اے روی اے سراب! ہاری عمکساری کر این تروُّدُ حبس و زندانی بودَ ر ہیے . تر در قیدی ہے ایں بدیں سو آل بدال سو می کشد یہ اک جانب وہ اس جانب کھینچتا ہے اي تروُّد عقبه راهِ حق ست یہ ترو اللہ کے راستہ کی مکھائی ہے ب تروً و می رود در راهِ راست وہ سیدھے راستہ ہر بغیر تردد جا رہا ہے گام ع آبو را مجیر و رَو معاف توہران کے (نشانِ) قدم پکڑ لے اور عافیت سے چل دے زیں روش براورج انور می روی اس رفار سے تو روش بلندی پر جا رہا ہے نے ز دریا ترس و نے از موج و کف نہ دریا سے ڈر، نہ موج سے، نہ جھاگ سے لا تَعْفَ دال چونکه خوفت داو حق جبكه كتم الله نے خوف دیا جوتواہے آپ کولاتخف ( کامعیدات) سمجھ

ا دستان - داستان - فاند اس کا دل فم کے دمویس سے بحرا ہوا ہوتا ہے۔ تیراسنا گویا ایک سوراخ ہے جس کے ذریعہ اس کے ول کا دموال خارج ہوتا ہے۔ روی ایک سوراخ ہے جس کے ذریعہ اس کے دوگی کیفیت عروج کے ہوتا ہے۔ روی ایک سیراب یعنی جبکہ تیراسلوک راوی پر ہے اور عرون حاصل ہے تو جمیس بھی معیت کا شرف بخش وے بر آؤو کی کیفیت عروج کے لیے معزب ہے۔ محماثی جس سے عبور دشوار ہوتا ہے۔ پایش یعنی ترقو دکی کیفیت اس کوسلوک سے مانع نہیں ہے۔ اس کا ابناع کرلے۔

اللہ معزب ہے مقب ہے محماثی جس سے عبور دشوار ہوتا ہے۔ پایش سے بالاً خراس کا نافہ حاصل ہوجائے گاج آثار سے بی ذات تک رسمائی ہوگی۔ برآذر۔

اللہ میں کا بافہ حاصل کرنا ہے تو اس کے نعش قدم پکڑ کر چلنے سے بالاً خراس کا نافہ حاصل ہوجائے گاج آثار سے بی ذات تک رسمائی ہوگی۔ برآذر۔

اللہ میں بجا بدات کی بخی ۔ آلا تہ تو نا ب

خوف آئکس راست کوڑا خوف نیست عصہ آئکس راکش اینجا طوف نیست ڈر ال کے لیے ہے جس کو ڈر نہیں ہے غماں کے لیے ہے جس کو یہاں طواف (کاموقع) نہیں ہے روال شدنِ خواجہ بسوئے دِہ باعیالال خواجہ کا بیجول کے ساتھ گاؤں کو روانہ ہونا

بُريعٌ عزمش سوئے دِه اشتاب تاخت اس کے ارادہ کا برند جلد گاؤں کی جانب روانہ ہوا رَخت را برگاذِ عزم انداختند سامان ارادے کے بیل پر لاد دیا کہ برے خوردیم از دِہ مروہ دہ کہ ہم نے گاوں کے کھل کھانے ہیں خوشخری سا يارِ ما آنجا كريم و دللش ست ال جگه ہمارا دوست سخی اور دلنواز ہے ببرِ ما غربِ كرم بنشانده است اس نے ہارے لیے سخاوت کا بودا لگایاہے ازیر او سوئے شہر آریم باز اس کے پاس سے شہر لے آئیں گے درمیانِ جانِ خود ماں جا کند ائِی جان ہیں ہاری جگہ بنائے گا عَقَل مِي گفت از درول لا تَفُوَحُوا اندر سے عقل کہتی تھی ''خوش نہ ہو'' إِنَّ رَبِّيُ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيُنَ بے شک میرا خدا خوش ہونے والوں کو بسندنہیں کرتا ہے كُلُّ 'اب مُشْغِلٌ اللهَاكُمُ ہرآنے والی خبر مشغول کرنے والی ہے جس نے مہیں غافل بنایا کو بہارست و دگرہا ماہِ دے کیونکہ وہ (موسم) بہار ہے، دوسرے ماگھ کا مہینہ

خواجه درکار آمد و تجهیز ساکت خواجه کام میں نگا اور سامان تیار کیا ابل و فرزندال سفر را ساختند اہل اور اولاد نے سفر کی تیاری کر کی شاد مانان و شتابان سوئے دو خوش خوش جلدی ہے گاؤں کی جانب مقصيرِ مارا جرا گاهِ خوش ست ہارے مقصد کے لیے عمدہ پراگاہ ہے با بزارال آرزو مال خوانده است اس نے ہمیں ہزاروں تمناؤں سے بلایا ہے ما ذخيره<sup>ع</sup> دِه زمنتانِ دراز ہم دیں کمبے جاڑوں کے لیے سامان بلكه باع ايثارِ راهِ ماكند بلکہ وہ باغ ہارے لئے قربان کر دے گا عَجَلُوُا اَصْحَابِنَا کے تَوْبَحُوْا ہمارے ساتھیو! جلدی کرو تا کہ نفع اٹھاؤ مِنُ رَّبَاحِ اللَّهِ كُونُوُا رَابِحِيْن اللہ کے نفع ہے نفع اٹھانے واکے بنو إِفْرَحُوا هَوْنًا بِمَا اتَاكُمُ اس بر ملکے سے خوش ہو جو اللہ نے ممہیں ویا ہے شاد ازوے شو مشو از غیر ؤے ال سے خوش ہو اس کے غیر سے نہ ہو

خون۔خوف کاطاری ہونا پیطامت ہے کہ لائے تحف کا مقام حاصل ہوگا جوخوف سے بالکل خالی ہے۔ بیاس کی محروی کی دلیل ہے۔ برے۔ لین فتم م کے پھل۔ مڑوہ ۔خوشخری۔ چرا کا وخوش ۔وکئش سبزہ زار ۔ بیار ۔ یعنی دعوت دینے والا دیماتی ۔غرس ۔ پودا۔ ماز خیرہ ۔ لین اس گاؤں سے جاڑوں کے لیے بہت سے تھے لے کرلوٹیس سے ۔عقل ۔ چونکہ گاؤں پہنچ کرمحروی اور مایوی ہوگی۔ اِفْرَ حُوُا۔

لعنی دنیا کی لذتیں زیادہ خوشی کا سبب نہ ہونی جا مہیں ۔دگر ہا۔ دنیاوی خوشیاں فانی ہیں۔

گرچه تخت و ملک تست و تاج تست خواه وه تیرا تخت اور سلطنت بو اور تیرا تاج بو اندرین رَه سوئے پستی ارتقاست اس راستہ میں پستی کی جانب جانا، بلند ہوتا ہے لیک کے در گیرد ایں در کودکال کیکن اس بات کا اثر بچوں پر نہیں ہے جمله با خرگورجم تگ می وَوَند سب محورخ کے ہم رفار ہوتے ہیں در تمین این سوئے خوں آشامہاست ال جانب گھات میں خون پینے والی (بلائیں) ہیں گشت پنهال از دو پهتم مردمال انسانوں کی دو آنکھوں سے چھپی ہوئی ہے بُر جوانے میرسد صد تیر شیب ایک جوان پر برهایے کے سو تیر کینجے ہیں زانکه در صحرائے گل<sup>ع</sup> نبود کشاد اس لیے کہ مٹی کے جنگل (جسم) میں وسعت نہیں ہے حصنِ محکم موضعِ امن و امال مضبوط قلعہ ہے امن و امان کی جگہ ہے چشمها و گلتال در گلتال چشے ہیں اور باغ ہیں فِيُهِ أَشْجَارٌ وَّ عَيْنٌ جَارِيَه ال میں درخت اور جاری چشمہ ہے عقل را کے نور و بے رونق کند عقل کو بے نور اور بے روئق بنا دیتا ہے اس نمیداند که روزی وه دبد یہ نہیں سمجھتا کہ روزی دینے والا (روزی) دیتا ہے ہر چہ غیر اوست استدراج<sup>یا</sup> تست جو کچھ ای کے علاوہ ہے وہ تیرا استدراج ہے شاد ازعم شوکه عم دام لقاست عم سے خوش ہو کیونکہ وہ لقا (خدادندی) کا ذریعہ ہے عم کیے سے ست و رہے تو چوکاں غم ایک خزانہ ہے اور تیرا ریج کان ہے کودکال چوں نام بازی بشنوند یجے جب کھیل کا تام سنتے ہیں اے خرامال گور ایں سو دامہاست اے مہلنے والے گورخر! ای طرف جال میں تیر ہا پنہاں نشد کیکن کماں تیر پوشیده نہیں ہیں کین کمان تیر ہا یراں کمال پنہان و عیب تیر چل رہے ہیں، کمان جھی ہوئی اور غائب ہے گام در صحرائے دل باید نہاد ول کے جنگل میں قدم رکھنا جاہے الیمن آبادست دل اے مردمال اے لوگو! دل امن آباد ہے گلشن خرم بكام دوستال دوستوں کے حسب مراد تازہ مکلشن ہے عُجُ إِلَى الْقَلْبِ وَ سِرُيَا سَارِيَه قلب كى طرف لوث اور چل دے چلنے والے ده بُرو دِه مُرد را احمق کند. كاوك مين نه جانا، كاوك انسان كو احمق بنا دينا ب خواجہ پندارد کہ روزی دِہ دہد، خواجہ کمجھتا ہے کہ گاؤں روزی دیتا ہے

ا۔ استدرائے۔ ڈھیل بینی دنیا کی مرغوبات آنر مائش کے لیے ہوتی ہیں تھم۔ آخرت کی گلرفز اندَ بے بہا ہے بہوتی ان جن کی عمل پڑتے تھیں ہے وہ دنیاوی لذتوں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔ ایں تنو یعنی دنیاوی لذتیں۔ تیر ہا۔ بینی دنیا کے قصے۔ تئیب یابینی بوھاپے کے مصائب۔

ع سحرائے گل۔ دنیا۔ کشاد۔ وسعت۔ ایمن آباد۔ دل کی دنیا ہمضبوط قلعہ ہے جس میں طرح طرح کے کلشن اور ہامنیچ ہیں۔ دو۔ قلب کی دنیا بمنزلہ شہراور خارجی دنیا بمنزلہ گاؤں کے ہے بیزمولا نانے آ مے فرمایا ہے کہ گاؤں ہے مراد شیخ ناقص ہے۔

گورِ عقل آمد وطن در رُوستا گاؤں کا وطن تفل کی قبر ہے تأبماہے عقل او نابیر بجا اس کی عقل ایک مہینہ تک ٹھکانے نہ آئے گ تا . نما ہے عقلِ او نبود تمام ایک مہینہ تک اس کی عقل شمل نہیں ہو گ از حسيشِ دِه جز انبها چه رَود گاؤں کی گھای ہے اس کے علاوہ اور کیا ہو گا روزگارے باشدش جہل و ممکی اس کی نادانی اور جہالت تمام عمر رہے گی وست در تقلید و در حجت زده جس نے تقلید اور ہمت بازی حاصل کی ہے چول خران چیتم بسته در خراس أتكھول يريش بتدھے بوئے لولھو كے كدھول كى طرح بي زَوْبِهِ بَلُ دُردانه، گندم دانه کیر جا موتی کو جھوڑ دے گیہوں کا دانہ لے لے گربدال سو نیست ره این سو برال اگر اُس طرف راستہ نہیں ہے اِس طرف چل پر عاقبت ُظاہر سوئے باطن برد آخر، ظاہر باطن ہی کی طرف جاتا ہے بعد ازال جال کو جمال سیرت ست اس کے بعد جان ہے جو باطن کا حسن ہے بعد ازاں لذت کم معنی ویست اس کے بعد لذت ہے جو اس کے معنیٰ ہیں

قول بیغمبر کے شنو اے سختلی ائے برگزیدہ! سینمبرولیا کا قول س لے 'ہر کہ روزے باشد اندر روستا جو گاؤں میں ایک دن رہے گا ہر کہ در رُستا کند روزے و شام جو تحص ایک دن اور شام گاؤن میں گذارے گا تا بماہے انمقی با اُو بود ایک مہینہ تک حافت اس کے ساتھ ہو گی 'ہر کہ ماہے باشد اندر روستا رجو ایک مہینہ تک گاؤں میں رہے گا ردہ جہ باشد شخ کامل ناشدہ گاؤں کیا ہے؟ کامل ناشدہ شخ گاؤں کیا ہے؟ ہائیں حواس پیش شہر عقل کی ایں حواس کی سامنے یہ جواس کی سامنے یہ جواس کی سامنے یہ جواس ایں رہا کن صورت افسانہ گیر ال كو رہے دے قصہ كى صورت اختيار كر کر به دُر<sup>ع</sup> ره نیست ہیں بُرمی ستال اگر موتی کی طرف وابستہیں ہے خبردار گیہوں لے لے ظاہرش گیر ارچہ ظاہر کژبود اس کے ظاہر کو اختیار کر کے اگرچہ ظاہر نمیڑھا ہو اوّل ہم آدمی خود صورت است آدمی کی ابتدا خود صورت ہے اولِ ہر میوہ جز صورت کے ست ا ہر میوے کی ابتدا موائے صورت کے کیا ہے

تول پنیمر - صدیث ہے مَنْ سَکَنَ الْبَادِیُهَ جَفی جس نے دیہات کی سکونت اختیار کی وہ بخت دل بنا۔ تا بما ہے۔ گاؤں میں ایک دن گزار نے سے انسان ایک مہینہ کے لیے ہے عقل ہو جاتا ہے اوراگر مہینہ گاؤں میں رہ لیا تو تمام عمر بے عقل رہے گا۔ دہ چہ باشد۔ یہاں گاؤں سے مراد ناتص شنے ہے جو صرف مشائح کی نقل اتارتا ہے۔ پیش شہر۔ شنح کامل کے اعتبار سے پیشنے ناتھ کولہو کا بیل ہے۔ ذر داند۔ یعنی حکست کی باتمیں۔

کر بدار ۔ اگر حقیقت حاصل نہ ہو سکے تو صورت کو افتیار کر لیما جا ہے ، صورت سیرت کا دسلہ ہے۔ مشہور مقولہ ہے اَلْمَ بَحَازُ فَظُرَ أَهُ الْبَحَقِيْفَةِ
"کو بدار ۔ اگر حقیقت تک بہننے کا بل ہے۔ ' اول ۔ ہرانسان پہلے تیلا بنا پھراس میں روح آئی ہے۔ بعداز ال لذت ۔ ابتداء پھل کی صورت بنتی ہے
نھراس میں لذت آتی ہے۔

اس کے بعد سردار کو مہمان بنا کر لاتے ہیں معنیت ملاح و آل صورت چوفلک تیرے معنی ملاح ہیں اور صورت کشتی جیسی ہے

قومش بسوئے دہ كا گاؤل كى طرف جانا تا خرِ خواجہ بجنباند جرس

تاكه خواجه كا گدھا كھٹی بلائے بر ستورال جانبو دِه تاختند جانورول پر چڑھ کر گاؤل کی جانب روانہ ہو گئے سَافِرُوا کے تَغَنَّمُوا برخواندند "سفر كرو تا كه غنيمت حاصل كرو" يرض لك ہے سفرہا ماہ کے خوش رُو شور

بغیر سفر کے طاند کب حسین بنآ ہے از سفر یابید یوسف " صد مراد

سفرے (حصرت) پوسٹ نے سکڑوں مرادیں یائیں شب ز اختر راه می آموختند

رات کو ستارول ہے راستہ معلوم کرتے تھے از نشاط دِه شده رَه چول بهشت

گاؤں کی خوشی میں راستہ بہشت ایبا ہو گیا تھا خار از گلزار دلکش می شود

چن کی وجہ نے کائا دکش ہو جاتا ہے

خانه از جمخانه صحرا می شود مکھز بیوی کی وجہ ہے جنگل (چمن) ہو جاتا ہے

بر أمير گلعذارے ماہ وش

بہت سے نازوں کے پالے کانے چنے والے ہیں گلاب جیے رضار، جائد جیے چرے والے (معثوق) کی امید پر

ا اولا خرگاہ۔ اسباب و ذرائع پہلے حاصل کرنے پڑتے ہیں تب مقصود حاصل ہوتا ہے۔ جرس۔ وو تھنی جوسواری کی گردن میں باندی جاتی ہے۔ جہازی سامان-ستورال -ستور كى جمع هيه چو پايه-مسافرو ا-مشهور مقوله ألسفر وَمبيلَهٔ الطُفَرِ "سنركاميالِ كا ذريعه ہے-" كينر و- ايران كامشهور شہنشاہ کزراہے۔خوش رو۔ میا ندابتہ کال ہوتاہے پھر بدر کامل بنآہے۔

۲ از سنر - شطرنج ک زود ل میں سے بیادہ جب چند خانے ملے کر جاتا ہے تو وہ فرزین بن جاتا ہے جوشاہ کے بعد سب سے زیادہ قوی مبر وہ اتا جاتا ہے۔ ا روز ۔ لیعنی دوسغریں دن میں دعوب برداشت کرتے تنے رات کوستاروں کی پہچان ہےسنر طے کرتے ہتے۔ گئے۔ مولانا چندمثالیں وے کرسمجھا ہے یں کرمجبوب متسود کی دجہ سے راو کی ختیاں خوشگوار بن جاتی ہیں۔ مثل ۔ اندرائن ہمشہور ایک کڑوا پھل ہے۔ اے بسا۔ بہت ہے تازک بدن منبوب كاميد برنتيال برداشت كرتے بيل۔

اولاً خرگاه اسازند و خرند ترک را زان پس بمهمال آورند يهل خيمه تيار كرتے بين اور خريدتے بين صورتت خرگاه و آل معنی ست ترک تیری صورت خیمہ ہے اور معنی سردار ہیں رفتن خواجه و خواجه اور اس کی قوم

ببرِ حق ایں را رَہا کن یک نفس ضدا کے لیے اس بات کو تھوڑی در کم لیے چھوڑ دے خواجه و تجگال جهازے ساختند خواجہ اور بچول نے سامان تیار کیا شادمانہ سوئے صحرا راندند خوشی خوشی جنگل کی جانبو روانہ ہو گئے كز سفر با بنده ليخسرو شود سفرول کی وجہ سے غلام کیخمرو بن جاتا ہے از سفر<sup>ع</sup> بیذق شود فرزین راد پیادہ سفر کر کے عقلمند فرزین بن جاتا ہے روز روی از تاب خور می سوختند ون میں سورج کی گری ہے منہ جلاتے تھے خوب گشته پیشِ ایثال راهِ زشت يُرِ راست ان كے ليے اچھا بن كيا تھا ملخ از شیرین کبان خوش می شود شیریں لب والول سے کروہ بھلا ہو جاتا ہے خطّل از معثوق خرما می شود معشوق کی جانب سے اندرائن جھوارا بن جاتی ہے اے بسا از نازنیناں خارکش

از برائے دلبر مہ رُوئے خولیش این جاند جیے مکھڑے والے معثول کے لیے تا کہ شب آیر ہوسد 'رو۔کے ماہ تاكه رات آئے تو جاند جيے منہ والى كا يوسه لے م زانکہ سروے دردکش کردست سخ اس کے کہ ایک سروقد نے اس کے ک میں ج کر لی ہے آل به مهر خان شیخ می دود وہ ایک خانہ تشین کی محبت کی وجہ سے دوڑتا ہے نر اميد زنده سيمائ بود وہ زندہ چرے والے کی امید پر ہوتا ہے ہر امید خدمتِ مہ رُوے خوب خوبصورت ماه رو کی خدمت کی امید پر کو تگردد بعدِ روزے دو جماد جو دو روز کے بعد جماد نہ ہے عاربیت باشد درو آل مولسی اس میں وہ محبت عارضی ہے كر بجز حق مونسانت را وفاست اگر خدا کے علاوہ تھے سے محبت کرنے والوں میں وفا ہے کر کے شایہ بغیر حق عضد اگر کوئی اللہ کے خوا (قوت) بازو ہونے کے لائق ہے نفرتِ تو از دبیرستال نماند کتب ہے تیری نفرت نہ رہی جانب خورشید وارفت آل نشال وہ نشانی سورج کی جانب اوٹ سمنی تو برال ہم عاشق آئی ا۔ شجاع اے بہادر! تو تھی اس کا عاشق ہو جائے گا

اے بہا حمّال گشتہ پشت رکیش بہت ہے بوجھ اٹھانے والے زخمی کمر ہیں كرده أستكرل جمال خود سياه لوہار نے اپنا حسن کالا کیا خواجہ تا شب بر دُکانے جار کے خواجہ رات تک دکان پر پر قیدی ہے تاجرے دریا و خطلی میسسرؤو ایک تاج دریا اور خشکی میں جاتا ہے ہر کرا یا مُروہ سودائے یود جو کی ہے جان کا عاشق ہوتا ہے آل درو گر روئے آوردہ بچوب وہ بڑھی لکڑی کی طرف متوجہ ہے بر امید زندهٔ کن اجتهاد زندہ کی امید پر کوشش کر مونے مگویں جے را از حسی کمینہ پن سے، کمینہ کو ووست نہ بتا الس تو<sup>ع</sup> يا مادر و بايا كياست ماں اور باپ کے ساتھ تیری محبت کہاں ہے أُكْسِ تو با دايه ولالا چه شد تیری محبت دایہ اور خادم کے ساتھ کیا ہوئی أنس تو با شير و با پيتال نماند دودھ اور بیتان کے ساتھ تیری محبت نہ رہی آل شعاعے بود ہر دبوارِ شال ان کی دیوار پر وه ایک کرن تھی بر ہر آل چیزے کہ اُفتد آل شعاع جس چے ہے وہ کرن پڑ جائے

کردہ آمنگر ۔ لو ہار اپنا چیرہ کالا کرتا ہے۔ خواجہ ۔ انسان اپنی محبوب بیوی کی خاطر دن بھر کمائی میں لگار ہتا ہے۔ خانہ طینے ۔ عار نور ، ۔ ہر کرا۔ انسان اپنی دستکار بیوں میں مردہ چیز دل لو ہالکڑی دغیرہ سے جومجت کرتا ہے اور ان کو بتاتا ہے دہ کسی محبوب لین اولا دیا بیوی و نبر ، کل مدے کرتا ہے ۔ آس در ذگر ۔ بڑھئی اورلو ہار کی محبت فائی محبوب کے لیے ہے ۔ جمآو سیعن مرکز کئی بن جاتا ۔ عاریت ۔ قائی اشیا کی محبت عارض ۔ بند انس آق ۔ مال بک محبت ، دودہ پلانے والی کی محبت میں عارض اور چندروزہ ہے ۔ نفر ۔ نی کی کھت سے نفر ۔ نیمی مار 'ں ہے ۔ آس شعاع ۔ انس آق ۔ مال بک محبت ، دودہ پلانے والی کی محبت میں عارض اور چندروزہ ہے ۔ نفر ۔ نیمی کی کھت سے نفر ۔ نیمی مار 'ں ہے ۔ آس شعاع ۔

اس اور مال باپ کی محبت، دوده پلانے وائی کی محبت مب عارضی اور چندر وزه ہے۔ نفرت تو۔ بیچی کمتب سے نفرت بھی مارٹ ہے۔ آل شعاع مجازی محبوب پر حقیقی محبوب کا سامیہ پڑھا تا ہے اس لیے وہ محبوب بن جاتا ہے تو محبت کے لاکن حقیقی محبوب می ہے۔

آل ز وصف حق جو زراندود بود وہ اللہ تعالیٰ کی صفت سے کمع شدہ تھی وز زري خويشتن مفلس بماند اور اینے سونے بن سے خالی رہ گیا یشت بُروے کرد و دست از وے کشاند اس كى طرف ييش كر لى اس سے باتھ اٹھا ليا از جہالت قلب را کم گوئی خوش نادانی سے کھوٹے سکے کو کھرا نہ کہہ کزیر زینت مایہ بے زیکتی ست سجاوث کے نیچے بھدے بن کا سرمایہ ہے سوئے کال رو تو ہم کال میرود تو بھی اس کان کی طرف جا جہاں وہ جاتا ہے تو بدال خور رو که در خور کی رود تو اس سورج کی طرف جا جہان وہ جاتا ہے چون ندیدی تو وفا از ناودان جب تو نے برنالے سے وفا نہ ویکھی کے شاسد معدن آل کرگ سُرُگ وہ موٹا بھیڑیا کان کو کہاں پیچانا ہے؟ ی سنتا سیدند مغروران بده وحو کے میں مثلا گاؤں کی طرف دوڑ رہے تھے سوئے آل دولاب چے کی زوند اس رہٹ کی طرف قلابازیاں کھا رہے تھے جانب وه صبر جامه می درید گاؤں کی جانب وہ مبر کا جامہ بیاک کرتے سے

عشقِ تو<sup>ل</sup> بر ہر چہ آل موجود بود جس موجود پر تیرا سنخش تھا چوں زَرے یا اصل رفت و مس تماند جب سونا اصل کی طرف جلا گیا تانبا رہ گیا طبع سیر آمد طلاقِ اُو براند سر طبعت ہم گئ تو اس کو طلاق دیے دی از زراندودِ صفائش يابلش اس کی صفات ہے ملمع کی ہوئی چیزوں سے قدم ہٹا لے کال خوشی در قلبها عاری ست اس نیے کہ کھوئے شکوں میں حسن عارضی ہے زر زروئے قلّب درکال می رود رونا، کھوٹے سکے برے کان میں چلا جاتا ہے نور<sup>ع</sup> از دیوار تا خور می رود نور دبوار سے سوری کی طرف چلا جاتا ہے زیں سپس بتاں تو آب از آسال اس کے بعد تو آسان سے پانی کے معدنِ دُنبہ نباشد وام گرگ دنبہ کی کان، بھیڑیے کا جال نہیں ہوتی ہے زّر گال مرّ د ند بسته در گره ہونے کو گرہ میں بندھا ہوا سمجھ رہے تھے ه بچنیں خندال و رقصال می شدند ای طرح سے خوشی خوشی اور نامے ہوئے جا رہے تھے چوں ہمی دیدند نمر نے می پرید جب وہ ویکھتے ہے کہ کوئی پرندہ اڑا جا رہا ہے

ا مختی تو کا کات کا حن عارض ہے وہ تھن اس بنا پر حسین ہیں کہ ان پر اللہ کے حسن کا برتو پر اگیا ہے۔ پئو آن زرے۔ ایک وقت آتا ہے کہ وہ عارضی حسن اسل کی المر ف لوٹ ہاتا ہے تو ہے عارضی حسن ، حسین نہیں رہتا ہے۔ گئی۔ جب عارضی حسن بناتا رہتا ہے تو اس محبوب سے نفرت پیدا ہو بناتی ہے۔ زراند و در دنیا کی جن چیز وں پر ذات باری کے پرتو سے عارضی حسن ہے ان پر فریفیت نہ ہوتا ہا ہے۔ کا آن خوشی ۔ کا کتات کا حسن عارضی ہے، عارض کے رفع ہو جاتی ہو جاتی ہے۔ کاآن۔ ذات ہاری۔

ا بن آر ، ایوار پر مارشی نبک ہے لہذا سوری ہے تعلق پیدا کرنا میا ہے۔ زیس سیس ۔ پانی کامنع آسان ہے، پرنالہ ہے وقی طور پر پانی سامسل ہوسکتا ہے۔ معدن و نبہ تنقیق لذتو ں کامر کز بعنی و ات ہاری۔ کرکٹ یعنی و نیا وارانسان ۔ زر۔خواجداوراس کی اولا وگاؤں کی طرف میار ہے بتھے اور یہ خیال کے ہوئے بتے کے مقمودان کے ہاتھ آ دیکا ہے۔ وولاب یعنی گاؤں پکنٹے کر لطف اٹھانے کاطلسم ۔ چرتی زون ۔ قاا ہازیاں کھانا۔

گوئیا روح و روال می پرورید
گویا دہ روح اور جان کی پردرش کر ربی تھی
بوسہ میدادند خوش کر رُوئے او
اس کے منہ کو خوب چوہتے ہے
پس تو جانِ جانِ مارا ذیدہ
لہذا تو ہمارے مجوب کی آئکھ ہے
را کہ مقیم کوئے لیلی بود
بوسہ اش میداد نیششش می گداخت

بوسه اش میداد نیشش می گداخت اس کو چومتا، اس پر جان خار کرتا ہمچو حاجی گردِ کعبہ بے گزاف بلا تکلف جس طرح حاجی کعبہ کے جاروں طرف گه جلّاب<sup>ع</sup> شکرش می داد صاف مبھی ساف شکر آمیز گلاب بلات تھا ایں جہ شیدست اینکہ می آری مرام ہے کیسی مکاری ہے جو تو ہمیشہ کرتا ہے مقعد خود را بلب می اسرد اپنی مقعار کو ہونؤل ہے جائی ہے عبیدال از غیبدال بویت نبرد عيب جاننے والا غيب جاننے والے كا داؤ نہ يا سكا اندر آ و بَكُرش از جيثم من اندر آ، اور ای کو میری آنکھ سے دیکھ ياسبان كوچهُ ليلُ ست ال سے کیلی کے کوچہ کا محافظ ہے کو تحا بگرید و مسکن گاه ساخت كه اس نے كم جكه كو يندكيا اور كه كانا بنايا ہے

ہر کسیے کز سوئے یہ می وزید جو ہوا گاؤں کی طرف سے آتی تھی ہر ک<sup>یا</sup> می آمد زدِہ از سوئے او جو گاؤں ہے اس طرف آتا تھا ُ کہ تو روئے بارا ویدہ و کہ تو نے عارے یار کا چیرہ دیکھا ہے نواختن مجنول آل سگ مجنون کا اس کتے کو نوازنا بمچو مجنوں کو مسکے را می نواخت مجنول کی طرح کہ وہ ایک کتے کو نوازتا تھا كردِ او مي گشت خاصع در طواف عاجزی ہے طواقب میں اس کے جارون طرف گھومتا تھا گه سرویایش همی بوسیده ناف مجھی اس کے سر اوز پیر اور ناف کو چومتا تھا بوالفقولے گفت کانے مجنوبی خام ایک بیہودہ نے کہا اے تاقص یاگل يوزِ سك دائم يليدي مي خورد کتے کی تھوتی جمیشہ بلیدی کھاتی ہے عیبہائے سک سے اومی سمرد وہ کتے کے بہت سے عیب گذا رہا گفت مجنول همه نقشی و ش بحنول نے کہا تو تجسم نقش اور سورت ہے كاين عسم سنة مولى ست اس کہ یے ظلم مولا کا قائم کیا ہوا ہے همتش بین و دل و جان و شناخت

اک کی ہمت اور دل اور جان اور پیچان کو دیکھ

۔ ہرکہ۔ گا وُل ا کی طرف ہے آنے والے ہے بھی محبت کا اظہار کرتے۔ بیار لینی وہ دیہاتی جس نے دعوت دی تھی نے انقل اس دکایت کا متصد ہے ہے کہ مجوب کے درکا کما بھی محبوب ہوتا ہے۔ ای وجہ ہے وہ لوگ گا وُل کے متعلق ہر چیز ہے محبت کا اظہار کرتے ہتھے۔ گر واُو۔ بحنون کیتے کا ای طرح طواف کرتا تھا جس طرح صابی کعیہ کا طواف کرتا ہے۔

جلاب کلاب مین اس کوتندوگلاب کاشریت پلاتا تھا۔ عید ال لین ملامت کرنے والا یغید ال لینی مجنون جولیل کے کتے ہے بحت کا اظہار کر دیا تھا۔از چینٹم من سینی ' لیل رائچیٹم مجنون باید دید۔'' کا میں طلسم لیعن ریر کمآ۔ بھتش ۔ کتے کے خطابہ کونہ و کچھاس کے ان اوصاف پرنظر کر۔

بلکه او جم درد و جم لبعن<sup>یا</sup> من ست بلکہ وہ میرا ہمرد اور عم خوار ہے خاک ، پایش به زشیران عظیم برے شرول سے اس کے بیروں کی خاک بہتر ہے من بشیرال کے دہم یک موئے او مس تيرول كے بدلے من اس كاليك بال كب وے سكا ہوں كفت امكال نيست خامش والسلام بیان کرنا ممکن نہیں ہے جیب ہو جا والسلام جنت ست و گلتال در گلتال جنت ہے اور باغ در باغ ہیں صورت کل را شکست آموحی (تو) سب کی صورت کو توژنا سیکھ لیا بمجو حيرة باب خيبر بركني حیدرضی اللہ عنہ کی طرح خیبر کے دروازے کوا کھاڑ دے گا كوبده مي شد بگفتار سقيم جو غلط باتوں سے گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا ہمچو مرغے سوئے دانہ امتحال جیا کہ پرند آزمائش کے دانہ کی جانب دانه را بادام کیکن شد خیص دانہ کو جال کے ساتھ لیکن بیاؤ کا موقع جاتا رہا غایتِ حرص ست نے بجودو عطا (کیکن یہ تو) انتہائی لائ ہے نہ کہ بخشش اور عطا سوئے آل تزویر یران و دوال اس مرک کی جانب اڑ اور دوڑ رہے تھے ترسم اے رہرو کہ بیگاہت کنم اے رہرو! میں ڈرتا ہوں کہ تیرا وقت برکار کروں گا او سكِّ فرنخ رُخٍ كَيفٍ من ست وہ میرے غار کا میارک رُو کتا ہے آل سکے کہ گشت در کولیش مقیم وہ كتا جو اس كے كوچہ ميں مقيم ہے آل سکے کہ باشد اندر کوتے او دہ کتا جو اس کے کوچہ میں ہو آ نکه شیرال مرسگانش را غلام وہ ذات کہ شیر ای کے کتے کے غلام ہیں کر ز صورت بگذرید اے دوستاں اے دوستو! آرتم صورت ہے گزر جاؤ کے صورتِ خود چول شکستی سوختی جب تر فے اپن صورت توڑ دی (اور) بھلا دی بعد ازال ہر صورتے را بھکنی اس کے بعد نؤ ہر صورت کو نوڑ دے گا سغبه عصورت شد آل خواجه سليم دہ بھولا خواجہ، صورت پر فریفتہ ہو گیا سوئے دام آل شملق شادمال خوشامہ کے اس جال کی جانب خوشی خوشی از کرم دانست آل مربع حریص اس لالحی پرند نے منجملہ سخاوت جانا از كرم دانست. مرغ آل دانه را پند نے اس دانہ کو منجملئہ سخاوت جانا مُرغِ کال در طمع دانه شادما<u>ل</u> برند دانہ کے لائ میں خوشی خوشی كرز شادى بإسش آگابت لنم اگر میں تھے اکلی خوشیوں سے باخر کروں

! ہم لہت ۔ ہدرد، خمنو اریمن بشیرال ۔ بینی اس کتے کا ہال و ہے کر بھی شیروں کوئیں خرید اجا سکتا۔ آئی۔۔ جب بجازی مجوب کے کتے کے ساتھ تعلق ہوتا ہے تو تجوب حقیق سے متعلق چیز وں سے ممل قدرمجت ہوئی چاہیے۔ گرزمورت ۔ اگرانسان مورت پرتی سے بلند ہوجائے تو پھر حقیقت کی جنت کی بیرکرسکتا ہے۔ مورت کل ۔ اگرانسان اپنابت تو ڈوے تو پھر بت تھئی کرسکتا ہے۔

ں پر رسا ہے۔ مورت کی۔ ارسان، ہابت وروے وہر بت می رسم ہے۔ ۲۔ سفیہ۔خواجہ اور اس کی اوالا دمورت پرتی عمل متلا ہوگئی میں اس لیے دیماتی کی پیکنی چڑی ہاتوں میں پینسی۔سوے دام۔اس دیماتی کی ہاتیں اسی اس میں بیسے کہ جال کا دانہ کیمیں۔ بچاؤ کی جگہ۔از کرم۔ دیماتی کی ہاتوں کو کرم پرشول کیا۔ بعد از اں۔خودی کوشتم کر کے حیدری توت حاصل ہوسکتی ۔۔۔ تزویر۔ فریب۔شادیماش۔خواجہ کواس دیماتی کی ہاتوں ہے کس قدرخوش تھی۔

خود نبود آل یه ده دیگر گزید سے وہ گاؤل نہ تھا، دوسرا گاؤل تھا زانکه راهِ ده تکو نشاختند کیونکہ وہ گاؤں کے راستہ کو انجھی طرح نہ جانتے تھے یر دو روزه راه صد ساله شود وو ون کا راستہ سو سال کا ہو جائے گا جمچو این سرگشتگان گردد زلیل وہ ان جیرانوں کی طرح ذلیل ہو گا ریشخند نے شد بشمر و روستا وہ گاؤں اور شہر میں مضحکہ بنآ ہے کادمی سر بر زَند بے والدیں کہ بغیر مال باپ کے آدی بیدا ہو نادرے باشد کہ بر کنجے زند نادر ہوتا ہے، کہ فرانہ ال جائے تاكد رحمال عَلْمَ الْقُولان بود تا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پڑھا دے واسطه افراشت در بذل و کرم واسطه بتايا جود و عطا ميس چوں حریصاں تگ مرو آہتہ تر لالجيول كي طرح نه دور، بهت آسته (جل) چوں عذابِ مُرغِ خاکی اندر آب جیا کہ خطی کے پرند کی تکلیف پانی میں وز شکر ریزی چنال نا اوستا اور ایسے بے استادے کی عیشی باتوں سے

مخضر کردم چو آمد وہ بدید میں نے مختمر کر دیا، جو گاؤل نظر آیا قرب ما بوہ بدہ می تاختند تقریباً وہ ایک مہینہ گاؤں در گاؤں بھاگے پھرے ہر کہ در رہ ہے قلاؤڈنے رؤد بو بغیر رہبر کے راستہ یہ طے گا ہر کہ تازد سوئے کعبہ بے وہل جو کعبہ کی جانب بغیر راہبر کے روانہ ہو گا ہر کہ گیرد پیشہ بے اوستا جو بغیر کی استاد کے کوئی بیٹہ اختیار کرتا ہے زانکه نادر باشد اندر خا<sup>نقی</sup>ن شرق و مغرب میں بیہ بات تادر ہو گی مال او یابد که بسی می کند مال وہ پاتا ہے، جو کماتا ہے مصطفائے کے کو کہ جسمش جاں بود مصطفی اللے کہاں ہیں کہ جن کا جم بھی روح تھا الل تن را جمله عَلْمُ بالْقَلْم تمام جسمانی لوگول کو تلم سے سکھایا کا ہر کریھے ہست محروم اے پیر اے بیٹا! ہر لالی محروم ہے اندرال ره رنجها دیدندو تاب اس راستہ میں انہوں نے بہت رنج اور تکلیف دیمھی ، سیر گشته ازده و از رُوستا وہ گاؤل اور دیہائی سے بیزار ہو گیا

خودنبود-جس گاؤں میں پینے گئے، وہ اس دعوت دینے والے دیہاتی کا گاؤں ندتھا۔ ہرکہ۔ جواستاداور شخ کی رہبری کے بغیر چلے گا، اس کا بہی حال ہوگا جواس خواجہ اوراس کے بال بچوں کا ہوا۔ ریٹخند۔ یعنی بچھ حاصل نہ ہوگا اور وہ مشخکہ بن جائے گا۔ زائکہ۔ اسباب ظاہری کے بغیر مقصد کو پہنچنا بالکل ایسا بی تا درہے جیسا کہ مال باپ کے بغیر بچے کا پیدا ہو جانا۔ مال معروف طریقہ پرمحنت کرنے ہے مقصد حاصل ہوتا ہے۔

مصطفیٰ ۔ بیآ تحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی کہ استاد کے بغیر براور است ذات خداوندی سے ان کوعلوم حاصل ہوئے ۔ ابٹی تن ۔ عوام کو بذریعۂ قلم بی تعلیم دی جاتی ہے۔ اندرال راہ ۔ گاؤں کے راستہ میں خواجہ اور اس کی اولا دکو بہت ہی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ۔ سیر گشت۔ اس دیہاتی اور گاؤں ہے ان کونفرت ہونے گئی ۔

رسيدنِ خواجه و تومش بده و ناديده و ناشاخت آوردن روستائی ایشازا خواجہ ادر ال کے متعلقین کا گاؤں میں پہونچا اور ديهاتي كا ان كو اجنبي ادر نا آشا تخبرانا

بعد ماہے کیوں رسیدند آل طرف بینوا ایثال ستورال بے علف وہ بے سر و سامان اور جوبائے بغیر گھاس کے ستھے مي كند بعد اللَّتَيَّا وَاللَّتِيَ چناں و چنیں کے بعد کرتا ہے تا سوئے یاعش نہ بکشایند ہوز تاکہ وہ اس کے باغ کی جانب منہ نہ کھولیں از مسلمانال نہاں اولی ترست ملانوں سے چھیا رہتا بہتر ہے بر سُرسٌ بنشسة باشد جول حرس (ادر) ببره دارول کی طرح ان کے سریر بیٹھے ہوتے ہیں یا سمبیں شاں چوں بدیدی خوش مخند یا تو ان کو نہ دیکھ یا اگر دیکھتا ہے تو مت بنس كُفت يزوال نَسْفَعًا لِنَّ بِالنَّاصِيَهِ خدانے فرمایا ہے "ہم بیٹانی کی استمنیش کے" ہمچو خوبیٹال سوے در بختافتند اینوں کی طرح دروازے کی طرف دوڑے خواجه شد زین تجروی دیوانه وش خواجہ ای بدتمیزی ہے دیوانہ جیہا ہو گیا چول در افتادی بچه تیزی پیه سود تو جب کویں میں گر کیا تیزی ہے کیا فائدہ! شب بسر ما روز خود خورشيد سوز رات بالأرى من اور دن خود جادرة واسل مورئ والد

جب وہ ای طرف ایک مہینہ کے بعد پہنچے رُوستانی بیں کہ از بدنیتی دیہانی کو وکیے کہ وہ بدھی ہے روئے نیمال می کند ز ایشال بروز ان سے دن جی منہ چھیاتا ہے آنیجنال زو که همه زُرق و شرست دبیا چېره جو مجمم کر اور شرارت ہے روبہا باشد کہ دیواں چوں مس بہت ہے چہرے ہوتے ہیں کہ شیاطین مکھیوں کی طرح چوں یہ بنی روئے شاں در توفقند جب تو ان کا چمرہ رکھے گا وہ کھے چینیں کے در چنال روئے خبیت عاصیہ ا سے علی خبیث نافرمان چرے کے بارے میں چول برسيدند و خالش يانتند بنب إنهول سنة معلومات كيس اور اس كالكمر يا ليا در فرو بستند ابل خانه اش اس کے گر والول نے دروازہ بند کر لیا لیک ہنگام درشتی ہم نبود الیک کی مناقع الیک الیکن کی کا وقت بھی نہ تھا بردرش ماندند ایشال پنجروز وہ اک کے دروازہ پر پانی روز پڑے رئے

! معد ما تبه به پونکه کا دُل کی تلاش میں مارے مارے کھرے لہذا ایک ما مسرف ہو کیا۔ اَللَّیْتُ وَ اللَّینی۔ چتال چنیں، اَرْتُم ررویے یہ وہ ریہاتی دایگا میں پمپار ہتا تھا تا کہ بیلوگ اس کے مہمان نہ بن سکیں۔ توز۔مند۔ آنچتال۔ بیمولانا کا اپنا مقولہ ہے کہ ایسے نالائق کا مسلمانوں ہے مند پنسپا کیج ر کمنا بہتر ہے۔ برس ۔ وہ شیطان اس کی ویکم بھال کرتے میں کہ نیکی کا کام نہ کر لیے۔

ا الشفة اقران باك من ابوجهل كمتعلق ب لنشفغا بالناصية بم منروراس كي بيثاني بكر كمسينس مرة خواتبد لين شري وين كم والول، كور واز وبندكرسكنے من بشب بسر ماريفي رات جاڑ ميس كزرتى اور ون مورج كاكرى يمر، بسر موتار

کیک بود از اضطرار و بے زری لیکن مجبوری اور مفلسی کی دجه سے تھا شیر مُردارے خورہ از جوع زار بھوک ہے ااغر شیر مُردار کھا لیتا ہے کہ فلائم مَر مَرا انبیست نام کہ بیں فلاں ہوں میرا ہے ہم ہ يا پليدى يا قرين يائني تو ناپاک ہے، یا پاک سے موصوف ہے اپنے گونہ عیستم پروائے تو بجھے تیری کوئی پروا نہیں ہے نیست از جستی سرِ مویم اثر میرے وجود کا ایک بال برابر بھی نشان تہیں ہے در دل و جائم بجز الله نيست ميرے دل و جان ميں الله تعالیٰ کے سوا کوئی جمیس سنے تا برادر شد يَفِوَ مِنْ أَخِيلُه ک بھائی ایے بھائی ہے بھاگئے نگا اوتها<sup>م.</sup> خوردی زخوان من دو تو ميريب دسترخوان سے خوب خوب لذيذ كھائے كھائے ہيں، كَلَّ سِرِّ جَاوَزَ الْإِثْنَيْنِ شَاعِ جو راز دو سے آگے لاھا ٹارکیج ہو گیا سنے پڑسیدت ہے کرال اصابی من الله عجم مرے ہے انہا اصال کھی کیا . شرم دارد رُو چو نعمت خورد حلق جب علق نعمت کھاڑا ہے تو مند شرباتا ہے نے ترا وائم نہ نام تو نہ جات نه میں مجھے جات ہوں نہ شرا نام و تیرا مقام

نے ز عقلت کی بود ماندن نے خری برا ربا ند عفلت كي دحه منه مقانه حماقت كي وجه ي بالنيمان بسنة نيكال ز اضطرار مجوري نے ایکھا، کینول نے وابست و ایک او ایمی ا ریدش ایمی کردش سلام وه (شري) اس (ديهاتي) كو والمياء علام كرتا گفت باشد من چه دائم تو کئی اس ديهاني منظ كها أو كالمن كيا جانول تو كون ب والهم روز و شب اندر صبح هو میں ون رات اللہ (تعالی) کی کاریگری کا شیدا ہوں اڑ خودی خود ندارم ہم خبر بچھے خود اینا یا تہیں ہے ہوش من از غیر حق آگاہ نیست يرا وش الله کے مواسی سے باخر تبيل ہے ا گفت این دم با قیامت شد شبیه ، اس (شهری) نے کہا تو روقت قیامت ہے مشابہ ہو گیا شرح می تروش که من آنم که تو و الشري) إلى (ديماني) كي ليدون كرتا كرمن وي مول كوف ف أنه فلال روزت خريدم آل متاع فلال ون عمل نے تیرے کے وہ سامان خریدا نے کہ بودی ماہما مہمانِ من "كيا تو جهيتول ميرا ميمان خييل ريا ببز مهر ما شنیدستند خلق اعاری محبت کے راز اوگوں نے سے ہیں او محبت کوئی ترمات او تمی وہ (دیہاتی) اس سے کہنا کیا مکواس بکتا ہے

ا نے زخفلت بونکدان کے پاس رو پید پیدختم ہو چکا تھا مجورا دروازے پر پڑنے ہے۔ سان م۔ نیخی سلام کر کے اپنا تعارف کر اتا کفت باشد۔ بنی ویباتی نے بچپائے ہے انکار کر دیا۔ واہم ۔ وہ دیباتی ہزرگ کی ہاتیں بگھار نے لگا ورونیا سے بیخلقی اوراللہ تعالٰ سے والہا نہ مجت جنا نے لگا۔ گفت شہری خواجہ نے کہا بھرتو یہ دن قیامت جیبا ہے کیونکہ اس دن بھائی بھائی کو نہ پیچانے گا۔

ع لوتها. لوت کی جن ہے، لذیذ غذا کمیں۔ متاج ریامان لیعن و سامان جو میں نے کچھے ترید کر دیا کی سر راب بیراز رازنیس ہے سب مانے تیلیا۔ شرم دارد. اردد کی شل ہے مشکھانے آ کھے گائے '' ۔ تریات، بیزود ویا غیں۔ عات ریائے تا

كاسال از بارسش شد در شگفت! جس کے برسے سے آ مان کو بھی تعجب ہوا طقه زد خواجه که مهتر را بخوال خواجہ نے کنڈی بجائی کہ چودھری کو بلا ' گفت آخر جیست اے جان پدر بولا بایا! آخر کیا ہے؟ ترک کردم آنچه می پنداشتم جو کچھ میں نے خیال کیا تھا میں اس ہے باز آیا جانِ مستنیم درین سسرما و سوز میری عاجز جان نے جاڑے اور تکلیف میں در کرانی ہست چوں سہ صد ہزار شدت میں تین لاکھ سے زیادہ ہے جالش خوگر بود با میرو وفاش جان اس کی محبت اور وفاداری کی عادی تھی ایں یقیں دال کر خلاف عادت ست یقین کر، خلاف عادت ہونے کی وجہ سے ہے گر تو خونم ریحتی کردم طال اگر تو مجھے مار بھی ڈالے تو میں نے تھے معاف کیا تابیانی در قیامت توشهٔ تاكه تو قيامت جن توشه يائے هست آنجا گرگ را او پاسبال وہال وہ بھیڑیے کا محافظ ہے تازند کر آید آل گرگ سڑگ تاكه اگر وہ موٹا بھيڑيا آئے تو وہ اس كو مارے ورند جائے دیگرے فرمائے جست ورنہ کوئی دوسری جگہ تلاش کر لے میتجمیں شب ابر و بارانے گرفت بإنجويل رات ايما ابر اور بارش آئي چول رسيدش كارد اندر استخوال جب تچری ای کی بڑیوں تک پیونج گئ چوں بھد الحاح آمد سوے ور جب سکرول خوشامدول سے وہ دروازہ ہر آیا گفت من آل هما بگذاشتم (خواجہ نے) کہا میں نے سب حق چھوڑے تَحَ سالہ رج وید این جُ روز ان بانج روز من يانج سال كا رنج ويكها یک جفا از خولیش و ازیار و تبار ایے عزیز ایے دوست اور خاندان کا ایک ظلم زانکه دل ننهاد برجورو جفاش كيونكه دل اس كے ظلم و زيادتي كا عادى نه قفا ہم چہ ہر مردم بلاو شدت ست انبانوں پر جو مصیبت اور سختی ہے گفت اے خورشیدِ مہرت در زوال (خواجہ نے) کہااے وہ کہ تیری محبت کا سورج زوال یذیر ہے امشب از بارال بماده گوشتر آج کی رات بارش کی وجہ ہے میں ایک گوشہ دے دے گفت کیک گوش<sup>ع</sup> است آنِ باغبال (دیماتی نے) کہا باغبان کی ایک جگہ ہے در کفش تیر و کمال از بهر گرگ اک یک ہاتھ میں بھیڑئے کے لیے تیرو کمان رہتا ہے كر تو آل خدمت كني جا آنِ تست اگر تو یہ خدمت کرے تو جگہ تیرے لیے ہے

المستقلفت - تعجب - کارداندراستوال - انتهائی تکلیف - طقه زور کواژگی کندگی بجائی - مهتر - چودهری یعنی دو دیبهاتی جس نے دعوت دی تھی ۔ الحال - خوشاند - گفت خوشاند کار سالد - یعنی مصیبت تاک ایک دن ایک سال کے برابر تھا۔ تبار ۔ خاندان ۔ خلاف عادت ۔ عادت کے خلاف جو بچھ کرنا پڑتا ہے ، اس سے تکلیف موتی ہے ۔ اگراس کام کی عادت موتو بچر دو تکلیف دوئیس دہتا۔

؟ کوشہ یعن کوئی ایسی مبلہ جس میں ہم ہارش ہے فاکر لیٹ مبا کیں۔ یا غبال۔ یعنی مالی کی کوغری ہے جس میں وہ رات کورو کر بھیڑ ہے ہے تھا تلت کرتا ہے۔ خدمت یعنی بھیڑ نے کی دیکھ ہمال۔

وال کمان و تیر در دستم بنه وہ تیر و کمان میرے ہاتھ میں دے دے گر بر آرد گرگ سر تیرش زنم اگر بھیڑیا سر نکالے گا اس پر تیر جلاؤں گا آب بارال بر سرو در زیر کل بارش سر پر ہے اور کیچڑ نیجے ہے رفت آنجا جائے تنگ و بے محال اس جگه جلا گیا، جو تنگ جگه تھی اور گنجائش کی نہ تھی از نہیبِ سیل اندر کنج غار غار کے کونے میں بارش کے خوف ہے این سزائے ما سزائے ما سزا میں ہماری سزا ہے کی سزا ہمارے لائق ہے یا سی کرداز برائے ناکساں یا اس نے کمینوں کے ساتھ انسانیت برتی ہو ترک گوید خدمت خاک کرام شریفول کی خاک کی خدمت چھوڑی ہو بهتر از عام و رز و گلزارِ شال بہتر ہے عوام اور ان کے انگور اور باغ سے بہ کہ بر فرق<sup>ع</sup> سرِ شاہاں روی اس سے بہتر ہے کہ تو بادشاہوں کے سرکی مانگ پر جڑھے تو نخواہی یافت اے بیک سبل تو يكه نه يا سك كا المرراستول برطنے والے روستائی کیست کیج بے فوح دیہاتی کیا ہے؟ بے فوق دیہاتی کیا ہے؟ بے فیض بے وقوف بانگ، غولے آمیش بگرید نقل بانگ، غولے آمیش بگرید نقل اس کو چھلاوے کی آواز آئی اور اس نے نقل اتاری

گفت صد خدمت تمنم تو جائے دِہ ار (خواہر) نے کہا میں سوخد تنیں کروں گا تو جگہ دے دے من حسم حاري ترز تمنم میں نہ سوؤں گا انگور کی حفاظت کروں گا بہر حق مگذارم امشب اے دو دل اے شکی! خدا کے لیے آج کی رات مجھے(اس جگه)نہ چھوڑ حُوشهُ خالی منبه واو یاعیال گوشہ خالی تھا اور وہ مح بال بچوں کے چوں ملح بر *ہمدگر* گشتہ سوار وہ ٹذلیل کی طرح ایک دومرے پر چڑھے ہوئے تھے شب ہمہ شب جملہ گویاں کاے خدا ماری رات سب ہے کہہ رہے تھے کہ اے خدا! ایں سزائے آنکہ شد یارِ خسال یمی اس کی سزا ہے جو کمینوں کا دوست بتا ہو ایں سزائے آنکہ اندر طمع خام یمی اس کی سزا ہے جس نے بیبودہ کالج میں خاک پاکال کیسی و دیوارِ شال بحطول کی و ریوار اور مٹی جاٹنا بندهٔ بیک مردِ روشندل شوی کی روش دل انبان کا خادم ہوتا از ملوك خاك جز بانگ و بال ونیا کے بادشاہوں سے سوائے نقارے کی آواز کے شهريال خود ربزنال نسبت بروح روح کے مقابلہ میں شہری خود ڈاکو ہیں ایں سزائے آنکہ بے تدبیر عقل یہ ای کی سرا ہے کہ عقل کی تدبیر کے بغیر

صاری - نگرانی - رز - انگور کی نیل - دو دل - متر دو بشکی - چول منخ - ننزی دل جمی نیزیاں تہ بہتہ ہوتی ہیں - نہیب ۔خوف - کنج - کوشہ - سزا ۔ بدل - سزا - لائل - کمی - نئرافت ، انسانیت - ایس مزا - جو ہز رکول کی محب<sup>نے</sup> چھوڈ کر دنیا دار کی طرف بھا گیا ہے دہ نہ گھر کار ہتا ہے نہ گھاٹ کا جیسا کہ یہ خواجہ شہری - خاک - ہز رکول کی محبت میں تکلیف اٹھانا دنیا داروں کی لطف اندوزیوں ہے بہتر ہے ۔

فرآن - سرکی مانگ۔ بیک سل مختلف راستوں کا قاصد۔ شہریاں۔ بینی وہ لوگ جو ظاہری علوم اور تیرن ہے وابستہ ہیں۔ روح ۔ بینی سالک، درویش ۔ روستاتی ۔ دیہاتی ۔ گئج ۔ انتق، پر بیثان و ماغ ۔ بے نتوح ۔ بے نیش ۔

زال سپس سودے ندارد اعتزاف ال کے بعد (علطی کا) اقرار کوئی قائدہ نہیں دیا ہے بعد ازال سودش ندارد آهِ سرد اس کے بعد شندی آہ اس کے لیے مفید نہیں ہے گرگ راجویال ہمہ شب سو بسو ادحر ادحر تمام رات بھیڑیے کو ڈھوٹڑتا رہا ِ گُرگ جویان و زگرگ او بیخبر وہ بھیڑ ہے کو تلاش کرتا بھرتا تھا اور بھیڑ ہے ہے بیجر تھا اندرال ورانه شال زقے زدو جو اس وبرائد على ان كو كائ رہا تھا از نہیب حملهُ گرگ عنودُ کیتے بھڑتے کے علے کے ڈر سے روستائی ریش خواجه برکند (اور) دیہاتی خواجہ کی ڈاڑھی نویے جانِ شال از ناف می آید بلب مح ان کی جان ناف سے لیوں کک آ رہی تھی سر بر آورد از قرانِ پشتهُ مُلِے کے بیچے سے سر ابھارا زد برال حیوال که تا افآد بست اس جانور کو مارا تو وہ گر پڑا روستائی ہائے کردو کوفت دست دیباتی نے ہائے کی اور ہاتھ (سریر) مارا گفت نے اس کرگ چوں آہر من ست (خواجہ نے) کہا نہیں یہ دیو پیکر بھیڑیا ہے شکل او از گرگی او مخبرست اس کی شکل اس کے بھیڑیا ہونے کو بتا رہی ہے

بول للم الشفاف زول شد تا شفاف انسب شرمندگی ول سے اس کی تد میں بھی گئی گئی یوں پشمال گشت از دل آنچه کرد حب اینے کے پر دل سے شرمندہ ہو سمیا آل کمان و تیر اندر دست او او تیر و کان ای کے ہاتھ میں ارگ خود برؤے مبلط چوں شرر بھیریا خود چنگاریوں کی طرح اس پر مسلط تھا ہر بیشہ ہر کیک چوں کرگے شدہ ر پھر اور ہر بہو بھٹرئے کی طرح بن گیا تھا فرصت<sup>ع،</sup> آل پشه راندن هم نبود اس کو ان مجھروں کو اڑائے کی فرصت نہ تھی تانیاید گرگ آسیے زند ا كه بهيريا نه آ جائے (اور) تقصال بهونجائے المجنيس وندال زنال تانيم شب ای طرح آدهی دات تک لزتے ہوئے نا گہاں تمثال · گرگ ہشتہ ابیاتک ایک آدارہ بھیڑیئے کی صورت نے تير را بكثاد آل ِ خواجه زشت ال خواجہ نے تیر چَنگی ہے جیموڑا اندر افتأدن زحيوال باد جست اً نے سے میوان کا گوز خارج ہوا نا جوانمردا که خر کوّه من ست اے نامراو! میرے گدھے کا بیے ہے اندرو اشكال كركى ظاهرست ال میں بھیڑیے کی صورت واض ہے

ا بوں۔ انہائی شرمناک کام کرنے کے بعد شرمندگی سے کیافا کدہ۔ شفاف۔ وہ پر دہ جس میں دل لیٹا ہوا ہے، دل کے اندر کا سیاہ نقط۔
اعتراف۔ اقرار ۔ گرک ۔ لینی ہر پُھمراور پشراس کے لیے بھیڑیا تھالیکن دہ ان کی پر داکئے بغیر بھیڑ ہے کی علاق میں تھا۔ کیک ۔ پسو۔
افر ست - بھیڑ کے کے خوف سے بھیڑ ہے کی جبتو میں اس قدر لگا ہوا تھا کہ پُھمراور پسواڑانے کی بھی فرصت نہتی ۔ تمثیال ۔ تصویر ۔
افر ست - بھیڑ نے کے خوف سے بھیڑ ہے کی جبتو میں اس قدر لگا ہوا تھا کہ پُھمراور پسواڑانے کی بھی فرصت نہتی ۔ تمثیال ۔ تصویر ۔
ام شقہ ۔ بھوٹا ہوا، آزاد۔ پشتہ ۔ ٹیلا۔ باد جسرت ۔ اس کے پیٹ کی ہوا خارج ہوئی ۔ کرہ ۔ پٹھیرا۔ اہر تن ۔ دیو ، شیطان ۔ تمبر ۔ خبر دیے

می شناسم ہمچناں کائے زے میں اس کو بیجانا ہوں جیبا کہ یانی کو شراب سے که مباوت بسط هر گزن انقباض (خدا کرے) تھے تھی سے فراخی کھی (نصیب) نہ ہر تطخصها أورشب زناظر تحجب ست ا رات میں صورتین آنکھ ہے بخفی ہوتی این دیدِ صائب شب ندارد ہر کے دات میں ہر شخص نمیک نگاہ نہیں رکھیا ہے ایں سہ تاریکی غلط آرد شکرف یہ تین اندھیریاں بری علطی پیدا کر دیئ ہیں۔ من شناسم بادِ خر کره من ست میں بیجیانتا ہوں (یہ) میرے گدھے کے بید کا گوز ہے می شناسم چون سیافر زاد را میں پیجات ہوں بیبا کہ سافر توشہ کو رُوستانی را گریباتش گرفت . دیباتی کا گریبان پکڑ لیا بنگ و افیول هر دو باجم خوردهٔ بھتگ اور افیون دونوں ملا کر تو نے کھائی ہیں چوں ندائی مر مرا اے خبرہ سر اے دیوانے! تو مجھے کیون تہیں پیجانا ہے چول نداند همره ده ساله را وہ دی سالہ ساتھی کو کیسے نہیں پیجات خاک در جیتم شرقت می زنی مروت کی آئکھ میں دھول حجمونکرا ہے ور ولم گنجا بجز الله تيست میرے ول میں اللہ کے سواکسی کی سنجائش مہیر، ب این دل از غیر تخیرُ شاد نیست یدول (مقام) حمرت کے علاؤہ کمی چیز سے خوش تہیں ہے۔

گفت نے یادے کہ جست از قری<sup>ح!</sup>و ہے اس (دیباتی)نے کہائیس جو کوزاس کی شرمگاہ ہے ضارح ہواہے کشتهٔ خر کره ام را در ریاض تو نے کھیتوں میں میرے گدھے کا بچہ مار ڈالا گفت نیکو تر تفخص کن شب ست اس (خواجه) نے کہا اچھی طرح تحقیق کر لے، رات ہے شب غلط بنماید و مبدل بے رات، بہت ی چیزوں کوغلط اور بدلی ہوئی دکھا دی ہے ہم شب و ہم ابرہم بارانِ ژرف رات بھی اور اہر بھی اور گہری بارش بھی گفت این بر من چو روز روش ست اس (دینالی) نے کہا یہ جھ پر روز روش کی طرح ہے درمیان بست باد آن باد را بيهول ہواؤل ميں، اس ہوا كو خواجه برجست و بیامه ناشگفت خواجہ انھل پڑا ادر بے مبر ہو گیا كابله طرآر شيد آورده کہ بیوتوف گرہ کٹ تو نے کر کہا ہے در سہ تاریکی شنای بادِ خر تین اندهربول میں تو گدھے کی ہوا کو بیجانا ہے آ تکه داند نیم شب گو ساله را جو آدی رات میں بچھڑے کو بیخان لے خویشتن را عارف و واله کنی ایے آپ کو بافدا اور عاشق بناتا ہے كه مرا از خويش هم آگاه نيست کہ جھے اپی خر نہیں ہے انچه دی خوردم ازانم یاد نیست میں نے جو کل کھایا وہ بھی مجھے یاد نہیں ہے

فرن - شرمگاه- دیاش - دوضه کی جمع بے مباغ برط - کشادگی انقباض بینی تغیص جبتو بجب بچوب بخفی رکفت دیباتی نے کہا۔ زآد سرافر کاتوشہ شگفت مبر - البّد بیوتوف رطرآر بر جیب تراش شید کر - بنگ - بھنگ فیرومر دویواند عارف رضدا کی معرفت دالا - والّه لیفتر عاشق - البَح به بینی دیباتی کامقولہ ہے مجیم البیار بیاتی عاشق - البَح به بیکی دیباتی کامقولہ ہے مجیم - جیمر الی ۔

در چنیں بیخویشیم معذور دار اس طرح کی میرخی میں مجھے معذور سمجھ شرع اورا سوئے معذوراں کشید شریعت اس کو معذوروں میں داخل کر دیتی ہے بمجوظفل ست او معاف و مطلقے ست وہ بچہ کی طرح ہے جو معاف ادر آزاد ہے صد تم ہے در سرو مغز آل نکرد شراب کے سو ملے بھی سر اور وماغ میں وہ نہیں کر سکتے اسب ساقط گشت و شد بے دست و یا م محوز اگر گیا ہے اور وہ بے وست و یا ہو گیا ہے گفت فِنَ لَيُسَ عَلَى الْاَعُمٰى حَرَجُ الله (تعالی) نے فرمایا ہے، اندھے پر گناہ نہیں ہے نيست رنح چول عمى وچول عرج اندھے بن اور لنگڑے بن کی طرح کوئی مصیبت نہیں ہے درس کہ دہد یاری بومرہ <sup>کا</sup> را فاری کا سبق شیطان کو کون پڑھاتا ہے؟ پس معافم از قلیل و از کثیر تو بھے تھوڑے اور زیادہ سے معانی ہے بائے و ہوئے عاشقان ایزدی الله کے عاشقول جیسی ہائے و ہو (کرتا ہے) امتحانت کرد غیرت امتحال غیرت (خدادندی) نے تیرا خوب امتحال کیا ہستی تقی ترا اثبات کرد تیری ہستی کی نفی (کے جموث) کا اثبات کر دیا ای چیس گیرد زمیده صید را بھاگے ہوئے شکار کو ای طرح آ پکڑتا ہے

عاقل! و مجنونِ هم ياد آر بجهے الله كا عاقل اور ديوانه سمجھ آئکہ مردارے خورد تعنی نبیز جو تخص رِام لین نبیز پی لیتا ہے مست و بنگی را طلاق و ربیع نیست مست اور بھنگ منے والے کی طلاق اور پیچ (معتبر) نہیں ہے مستی کاید زبوئے شاہِ فرد وہ متی جو لیکآ شاہ کی خوشبو ہے پیدا ہو لیس بر او تکلیف چوں باشد روا اک کو مکلف بتانا کیے جائز ہو گا؟ بار برگیرند چوں آمد عرج جب انگرا بن آ جاتا ہے بوجھ ہٹا لیتے ہیں بَيْسُ عَلَى الْآعُرَجُ حَرَجُ ای طرح انگرے پر گناہ نہیں ہے بارکه نهد در جهال خر کره را گدھے کے بچے پر بوجھ کون لادتا ہے؟ سوئے خود اعمٰی شدم از حق بصیر اینے کیے می اندھا ہول خدا کے معاملہ میں بینا ہوں لاف درویتی زنی و بیخوری تو دردیش اور بے خودی کی ڈیٹیس مارتا ہے که زمیں را من غدائم ز آساں کہ میں آسان اور زمین میں فرق نہیں کر سکتا ہوں یادِ خر کرہ چیس رُسوات کرد گرھے کے بے کے گوز نے بھے رسوا کر دیا ایچنیں رُسوا کند حق شید را الله (تعالی) كر كو اى طرح رسوا كرتا ہے

عائل۔ یہ بھی دیباتی کا تول ہے۔ ببیز۔ یعنی وہ شراب جس کا پینا سرام ہے۔ طلاق۔امام شافعی کے زریک شراب سے مدہوش کی طلاق اور تے واقع نہیں ہوتی ہے۔ مطلق یعنی تکالیف ہے آزاد۔شاوٹر د۔اللہ تعالی اسپ ساقط کر ہے ہوئے محموز ہے ہے وجھے ہٹاویا جاتا ہے۔ سرتے لنگز اپن۔ خرتے ہے جنگی ممناہ۔امر بنے لنگزا۔

۔ بومرہ ۔ شیطان کی کنیت ہے۔ سوئے خود ۔ لینی میں اللہ کے معاملہ میں ہوش میں ہوں ادرا پنے معاملہ میں پے خبر ہوں۔ معاف ۔ بخشا ہوا۔ ورگز رکیا ووا۔ امتفانت ۔ لینی تیرے دمووں کا اللہ نے امتفان لیا۔ لیتی ۔ لیمیٰ تو مقام نتا میں کئینے کا دمویٰ کرر ہاتھا اللہ نے تابت کر دیا کہ یہ تیرادعویٰ غلط ہے۔

ہر کہ کوید من شدم سرمنگ در جو یہ کے کہ میں (اللہ کے) در کا سیابی ہوں منختگانِ راه جویندش نثال لکین راہِ (حق) کے پختہ کار اُس کا پا لگا لیتے ہیں مدعی کمال را صاحب کمال از عوام مدعی کمال کو صاحب کمال اور عوام کی جانب سے غلط بکواس کو بارے میں اتبارہ! کسے افکند در پیش اُو شہ اطلیے یاداثاہ اس کے سامنے اطلس ڈال دیتا ہے زامتخال بیدا شود او را دو شاخ (اور) امتحان ہے اس کے دونوں پہلو ظاہر ہو جاتے ہیں ہر مخنث در وغا رستم بدے جنگ میں ہر ہیجوا رستم ہوتا چول به بیند<sup>یا</sup> زخم او کرد د اسیر جب اس کے زخم لگے گا تیدی بن جائے گا مستِ حقّ نايدِ بخود از سخّ صور اللہ كا مست صور تھكنے ہے بھى ہوش ميں نہيں آتا دُوعِ خُوردی دُوعِ خُوردی دُوعِ دُوعُ تو نے چھاچھ لی لی ہے، چھاچھ چھاچھ رَوکہ نخناسم تبرِ را از کلید ( کہتا ہے) جا میں کلہاڑے اور تنجی میں امتیاز تہیں کرتا ہوں چوں کئی نہاں یہ شید اے عرساز اے مکار! تو کر ہے کیے چھپا لے گا آتشے در پنبہ یاراں زلی دوستوں کی روکی میں آگ لگاتا ہے بادِ خر كرَّه شناسم ينم شب گدھے کے بید کا گوز آدھی رات میں بیجیان لیما ہوں

كر نداند عامه او را المتحال گرچہ عوام اس کو امتخان تہیں سمجھتے اشارت در شناختن و چوں کند دعوی خیاطی سے جب کوئی درزی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے که ببر این را بغکطاق فراخ کہ ای کی چوڑی تبا تراش دے کرنبودے امتحانِ ہر بدے اگر ہر برے کے امتحان کا طریقہ نہ ہوتا خود مخنث را زره پوشیده کیر بیجوے کو زرہ یوش فرض کر مست ہے ہشار چول شد از وَبور پچھوا ہوا سے شراب کا مست کیے ہوشیار ہو گیا بادہُ حق راست باشد نے دروغ الله کی شراب کچی ہوتی ہے نہ کہ جھوٹی ساحتی خود را جنیدٌ و بایزیدٌ تَو ِنَے اینے آپ کو جنیہ ادر بایزیہ بنایا بدرگی و معیلی و حرص و آز بد ذاتی، اور کاعلی اور ترص اور لائے کو خولیش را منصورِ حلاقے شمنی ایے کو منصورِ طائح بناتا ہے كه نه بشناسم عمر رضى الله عنه از بولهب کہ علی عر اور ابولہب میں فرق نہیں کرتا ہوں

صد ہزارال استخانست اے پدر

باوا! لا کھوں آزمائش ہیں (اس کے لیے)

ا صد ہزار۔ جب کوئی عشق النی کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کی آنر مائٹیں شروع ہوجاتی ہیں۔ پختگان۔ خاصانِ خدا، دعوے کی حقیقت کو بہجیان لیتے ہیں۔ خیا تھی۔ درزی بن ۔اطلس۔ایک دیشمیں کیڑا ہے۔غلطاتی۔قیا۔ دوشات ۔دموے کے دونوں پہلولیعی اس کا سیح یا غلط ہونا۔

ع جول بيند ـ زخم كلّنے پر ہتھيارڈ ال دينا ہے ادرائے آپ كوقيدى بنادينا ہے۔ ديور۔ پچھوا ہوا۔ دوغ۔ چھاچھ \_رو۔ يعنی تو كہتا ہے جاؤ بچھے بچھ خرنبيں۔ ملکی ۔ ستی ، کا علی۔ منصور۔ پیرزرگ روئی دھننے کا پیٹے کرتے تھے ،ای لیے طاح کہلاتے تھے۔ پنبہ یاراں یعنی دوستوں کے حقوق۔

خولیش را بهر تو کور و کر<sup>ا</sup> کند بو تیری خاطر اینے آپ کو اندھا بہرا بنا لے تو حریف رہزمانی گہ مخور نو ڈاکوؤں کا ساتھی ہے، گھاس نہ کھا کے یرد ہر آساں پڑ کاز نعلّی پر آسان پر کب اڑتا ہے؟ عشق با دیو ساہے باختی (ميكن) دوى كالے شيطان ہے كى ہے دو بدو بندند و پیش آرند تیز اکٹھا باعرصیں کے اور فورا چیش کریں کے خونِ رَز کو خونِ ما را خوردهُ انگور کا خون کہال، تو نے ہمارا خون پیا ہے عارف بيخوليتم و بهلول دِه میں عارف (باللہ) مرہوش ہوں اور گاؤں کا بہلول ہوں که طبق گر دور نبود از طبق کہ طباق بتانے والا، طباق سے دور نہیں ہوتا ہے صد کرامت دارد و کارو کیا سيكرول كرامتين اور شان و شوكت ركهما ہے موم در دستت چو آبن می بود تیرے ہاتھوں میں موم لوہا ہوتا ہے قرب و حي عشق دارند اين كرام یہ بزرگ عشق کی باتوں کا قرب رکھتے ہیں میزند خورشید بر کهسار و زَر مورج بہاڑ پر بھی چکتا ہے اور سونے پر بھی اے قرے کایں از تو قرآباور کند اے گدھا تیری ان باتوں پر گدھا گیتین کر سکتا ہے غولیش را از رہرواں تمتر شمر این آپ کو سالکوں سے کم تر سمجھ بازیر از شیدو سوئے عقل تاز مکاری ہے ہٹ اور عقل کی طرف دوڑ خویشتن را عاشق حق ساحتی تو ہے اینے آپ کو خدا کا عاشق بنایا ہے عاشق و معثوق را در رسخيز تیامت میں عاشق اور سعشوق کو توجه خود را کیج و بیخور کردهٔ تو نے این آپ کو دیوانہ اور مدہوش کیا ہے رو که نشاسم ترا از من بجه با من تھے میں بیانا ہوں میرے ماس سے بھاگ تو توہم می کئی از قریب حق ت الله (تعالیٰ) کے قرب کا گمان کرتا ہے أي تمي بيني كه قرب اوليا نؤ بیا نہیں دیکھتا کہ اولیاء کا قرب آئین از داور موسے می شود انظرت داؤد عليه الملام كے ہاتھ سے لوہا موم ہو جاتا ہے قرب حق و رزق برٌ جمله ست عام الله كا قرب اور رزق سب كے ليے عام بے قرب بر انواع باشد اے پدر بابا! قرب کی قشیں ہوتی ہیں

ا کورو آر ۔ لینی افیر سے اور و بھیے ہمری تقید بن کرنا رہے۔ رہرواں ۔ سالکین ۔ تریف ۔ ہم پیشہ۔ آرٹور ۔ بکواس نہ کر ۔ پرمجاز ۔ معنویی پر ۔ ماشق و اسٹ و سنگ آئے ۔ ویوانہ اکتی ۔ فون رز ۔ انگور کا خون لیمی شراب ۔ رو کہ بھنات اور اس کے پجاری ۔ گئے ۔ ویوانہ اکتی ۔ فون رز ۔ انگور کا خون لیمی شراب ۔ رو کہ بھنات اور اس کے پجاری ۔ گئے ۔ ویوانہ اکتی ۔ فون رز ۔ انگور کا خون لیمی شراب ۔ رو کہ بھنان وشوکت ، لیمی اولیا و کا بہاؤگ ۔ مشہور ہز دگ کر رہے ہیں ۔ کہ طبق ۔ لیمی اللہ مالق ہید تو تلوق کو لا محالہ اس سے قرب صامل ہے ۔ کاروکیا۔ شان وشوکت ، لیمی اولیا و کا ترب نہیں ہے۔ وو نامی قرب ہے۔

ا بن دسرت واؤد علیہ السلام کو جو قرب البی حاصل تھا ، اس کا بیجہ بیٹھا کہ ان کے ہاتھ میں او ہاموم بن جاتا تھا۔ محض خالفیت اور نکلوقیت کے تعلق سے بیٹا کہ ان کے ہاتھ میں اور ہاموم بن جاتا تھا۔ محض خالفیت اور نکلوقیت کے تعلق سے بیٹا کہ سے بیٹا کہ اس کے بیٹا کہ بیٹا

که ازال نبود خبر مَر بید را كہ بيد (كے درخت) كو اس كى خر بھى تہيں ہے آفاب از ہر دو کے دارد تجاب سورنے دونوں سے کب پردہ رکھتا ہے کہ تمار پختہ از قے می خوری کہ تو اس کے کچے کھل کھاتا ہے غیر زُو تر خشک کشتن گوبیاب اس سے بھی زیادہ خشک ہونے کے علاوہ تو اور کیا یائے غیر خشلی می بُرد چیزے دگر سوائے منظی کے اور کوئی چیز حاصل کی؟ کہ بہ عقل آید پشیانی خورد کہ ہوش میں آئے تو شرمندگی اٹھائے عقلہائے پختہ حسرت می بُرند يخت عقلين حسرت كرتى بين گر تو زاں ہے شیر گیری شیر گیر اگر تو این شراب ہے شیر بکڑنا جاہتا ہے تو شیر بکڑ ہمچومتان حقائق بر سیجی حقائق کے مستوں کی طرح نہ اینٹھ اے تو اس سو نیستت آنسو گزار تو ادھر کا ہے، تیرا اُدھر گذر (بھی) نہیں ہے که بدین سو گه بدان سو سرفشان ممهی إدهر کو مجھی أدهر کو سر جھنگ چوں نداری موت هنسرزّه جال مکن جب تحقیے موت نہیں آ رہی ہے تو خواہ مخواہ نزع طاری نہ کر شاید ار مخلوق را نشناسد او اگر وہ مخلوق کو نہ پیجانے اس کے لیے مناسب ہے

لیک قربے ہست با ذر شید<sup>ا</sup> را الین ہونے کے ساتھ ہورج کا قرب ہے شاخ خنک و تر قریب آفاب ر اور خلک شاخ آفاب کے قریب ہے لیک کو آل قربتِ شاخ طری لیکن کہاں وہ شاخ کی قربت شاخ ختک از قربتِ آل آفاب اس آنآب کی قربت سے خلک شاخ کو بنكر اين كان شاخ خشك از قرب خور یہ وکھے کہ مورج کے قرب سے اس خلک شاخ نے آنخال سے میاش اے بے خرد اے بے مقل! تو ایبا مست نہ بن بلکہ زال متال کہ چوں ہے جم میخورند بلکہ ان مستوں میں ہے (بن) کہ جب وہ شراب سے انے گرفتہ ہمچو گربہ موش پیر اے وہ کہ جس نے بلی کی طرح بوڑھا چوہا بکڑا ہے اے نخوردہ از خیالِ جام جے اے دو کہ تو نے جام کے خیال سے پھے بھی تہیں یا می فتی آنسو و این سو مست وار تو مستوں کی طرح إدهر أدهر کو گرنا ہے كريدال سُو راه ياني بعد ازال اگر ای کے بعد تو اُس طرف راہ باب ہو جائے جمله این سوئی ازان سوگب مزن تو بالكايداس مانب كا ب أس جانب كي سمي نه مار آں حضر جال کر اجل نہرا سد أو وہ نضر کی بیان والا جو موت سے نہ گھبرائے

شید۔ نورشید کا گفنف ہے۔ بید بے پھل درخت ہے، دومرے درختوں کے پھل مورج کے قرب سے بکتے ہیں بید کواس قرب سے کوئی فائدہ آئیں ہے۔
ہے۔ کہ تمار برترشان پرہورج کی ہویہ ہے پھل آتے ہیں اور بکتے ہیں۔ شائ خشک خشک ٹائ کومورج کا قرب اور خشک کر دے گا۔ آپنیاں ہے۔
سیفیرواقعی سنی کا اظہار شرمندگی کا موجب ہوگا۔ بلکہ کا لمین کی دیوانگی تقلندوں کے لیے باعث رشک ہے۔ موش پیر لین دیا کی ناتس وہ است میں میں متن متارف الہید۔ اے تو ردہ و بام حقیقت ہیا تو در کنا اس کا تصور بھی نہیں ماصل ہوا۔ ایس تو عالم ناموت ۔ آت تو۔
عالم ملکوت ۔ کر براں نو ۔ اگر انسان حقیقت تک پہنچ جائے تو پھر شوق ہے وجد کرے۔ چوں نداری۔ جب موت کا وقت نہیں ہے تو خواہ تو اوا اپ نے اور کنا اس کا قرن کوئی مشا گھنیں ہے اور خواہ تو اور کی مشا گھنیں ہے ۔

82 كام از ذوقِ توجم خوش كني در دمی در خیک اِ خود تیرش کنی دنمی ذوق ہے تو خلق کو خوش کر رہا ہے تو این مشک مل چونک جررہا ہے اور اس کو پر کر رہا ہے یں بیک سوزن تھی گردی زیاد آنچنیں فربہ تن لاغر مباد تو ایک سوئی سے ہوا سے خالی ہو جانے گا كمزور بدن والا اى طرح كا فربه نه بن کوز ہا سازی زبرف اندر شتا کے کند چوں تاب بیند آں وفا تو جازوں میں برف سے پیالے بناتا ہے۔ روہ جب گرمی دیکھے گا وفاداری کب کرے گا؟ افنادنِ شغال در خم رنگ و رنگیل شدنِ وے دعوائے طاؤى نمودن درميانِ شغالانِ ديگر گیدڑ کا رنگ کے مخط میں گر جانا اور اس کا رنگین ہو جانا اور گیدزوں میں میں مور ہونے کا دعویٰ کرما وہ ذلیل گیدڑ رنگ کے منظے میں (گر) گیا وہ اس منظے میں تھوڑی دریے تغیرا یں برآمد پوسش رنگیں شدہ کہ منم طاؤی علیمی شدہ بيم نكلا تو اس كى كھال رنگين ہو گئى تھى (ال نے کیا) کہ میں تو جنت کا مور ہو گیا ہوں پشم رنگیں رونقِ خوش یافتہ بیرم رنگیں رونقِ خوش یافتہ آفاب آل رنگها بر تافة رنگین بالول نے عمدہ رونق حاصل کر لی تھی مورج نے ان رنگول کو چیکا دیا تھا ديد خود را سرخ و سبرو بور و زرد خویشتن رابر شغالال عرضه کرد ال في الني آب كوسرت اور سبر اور لال اور بيلا ويكها ایے آپ کو گیدڑوں پر چیش کیا جملہ گفتند اے شغالک حال چیست که ترا در سر نشاطے ملتویت سب نے کہا اے حقیر گیدڑ! تیرا کیا عال ہے؟

کہ تیرے بر میں ایک سیجیدہ متی ہے

ایں تکبر از کیا آوردہ

شید کردی تاشدی از خوشدلال

تو نے کر کیا یہاں تک کہ تو خوشول بن گیا

تاز لاف این خلق را حرت دبی

یہ تکبر کہاں ہے لایا ہے؟

تو نے کر کیا تا کہ تو مبر پر پڑھے تا کہ تو ڈیٹکوں سے ان لوگوں کو صرت دلائے ا ندیک منک پتل مست حق کی تکلیف ہے ندل گھرا تا ،فرضی شخ کی حقیقت ممولی تکلیف کو دانشے کر دیتی ہے۔ کوز ہا۔ برفانی مکوں میں موسم سرما میں بچے برن کے کملونے بنالیتے ہیں۔ شغال۔ کیدڑ اس دکایت کا مقصدیہ ہے کہ فرمنی شنخ کی مثال اس میڈر کی ک ہے جس نے رنتین ہو کر مور مونے کا دمویٰ کر دیا تھا۔

از نشاط از ما کرانه کردهٔ

متی ہے تو ہم سے جدا ہو گیا ہے

کک شغالے پیش او شد کانے قلال

ایک گیز ای کے نمانے میا کہ او فلانے

شید کردی تا به منبر برجهی

ع درنگ به تاخیر مطاؤی موریطیین برنت بور ال ماؤی مینفوالا رکراند کناره تابه منبر به چونکه مولانائے میدز سے بناوٹی شخ مرادلیا ہے لہذااس کے لیے منبر کالفذا بھی استعمال کیا ہے۔

بس بکوشیدی ندیدی گرمیے اور دہ بے شرمیے تو نے مکاری ہے بہت بے شرمیے تو نے بہت کوشل کی، لیکن، گری نہ دبیعی تو نے مکاری ہے بہت بے شری ماصل کر لی صدق و گری خود شعار اولیاست باز بے شری بر دھوکے کی بناہ ہے کا شعار ہے پھر بے شری بر دھوکے کی بناہ ہے کالتفات خلق سوئے خود و کشند کہ خوشیم و از درول بس ناخوشند کالتفات خلق کی توجہ اپنی طرف کر لیں کہ ہم خوش ہیں طالاتکہ اندر ہے بہت رنجیدہ ہیں جرب کردن مرد لافی لب و سبلت خود را ہر باعداد، بیوست دنبہ و برول آمدن میانِ حریفال کہ چنیں و چنال خوردہ ام کیا در سوں آمدن میانِ حریفال کہ چنیں و چنال خوردہ ام کیا اور دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دییا ایسا کھانا کھایا ہے کہ اس ایسا کھانا کھایا ہے کہ اس میں باہر آنا کہ میں نے دییا ایسا کھانا کھایا ہے کہ اس میں باہر آنا کہ میں نے دییا ایسا کھانا کھایا ہے کہ اس میں باہر آنا کہ میں نے دییا ایسا کھانا کھایا ہے کہ دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دییا دیا تھانا کھایا ہے کہ دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دییا دیا تھانا کھایا ہے کہ دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دییا دیا تھانا کھیا ہے کہ دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دیا دیا تھانا کھیا ہے کہ در دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دیا دیا تھانا کھیا ہے کہ دیا دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دیا دیا دیا کھیا کہ دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دیا دیا دیا کھیا کہ دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دیا دیا کھیا کھیا ہے کہ دیا دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دیا دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دیا دیا دیا کہ دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دیا دیا دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دوستوں میں باہر آنا کہ میں نے دوستوں میں باہر آنا کہ دوستوں میں باہر آنا کہ دوستوں میں دوستوں کے دوست

ہر صاح جرب کردے سبلتال ہر صبح کو دونوں موٹچھوں کو چکتا کرتا لو**ت** چربے خوردہ ام در انجمن ایک مجلس میں مرفن غذا کھائی ہے رمزع لینی سوئے سبلت بنگرید اشاره (تقا) لیعنی موتجیس دیکھو وین نشان چرب و شیرین خوردنست اور سے چکنی اور لذیذ کھانے کی علامت ہے كه أبَادَ اللَّهُ كَيْدَ الْكَافِرِين کہ اللہ کافروں کے عمر کو بریاد کرے کاں سیال چرب تو برکندہ یاد خدا کرے تیری کچنی مونچیس اکھڑی یک کریے رحم آورُدے بما (ق) کوئی کی ہم پر رخم کرنا کی طبیے داروئے ما ساختی تو ہارے علاج کے لیے ایک طبیب پیدا کر دیتا

أذنبه ياره يافت شخص مستهال اليك وليل تخص نے دنبہ (كى كھال) كا عكوا يا ليا درمیانِ منعمال رفتے کہ من بالداروں میں جاتا کہ میں نے دست بر سبلت نہادے در نوید خوشخری دیے وقت مونچھوں پر ماتھ بھیرتا كاي كواهِ صدقِ گفتارِ من ست کے یہ میری بات کے سیجے گواہ ہیں المشركة المسترك المستر اس کا پیٹ بلا آواز جواب ویتا لاف تو مادا بر آتش بر نهاد تیری سیخی نے ہمیں انگاروں پر رکھ دیا ہے ِ گر نبودے لاف زشتت اے گدا اے بھکاری! اگر تیری کری سیخی نہ ہوتی اراست گر گفتی و سطح هم باختی اگر تو یج بول اور کج گوئی کا کھیل نہ کھیلن

کر سے۔ لیمن طبق عشق کاگری۔ شعار۔علامت،نشان۔ جرب کردن۔مولانانے بناوٹی شیخ کی حالت کواس شیخی خورے کی حکایت ہے سمجھایا ہے ' جس کا باطن خالی ہے، ظاہر چکنا چیڑا ہے۔ دنبہ۔ چکدی۔مستنہاں۔ ذلیل۔سبلتان۔ دونوں موجیس۔مسماں۔ مالدارلوگ۔لوت جربے پننی غزا۔

۔ رمز ۔ بیخی مونچھوں پر ہاتھ پھیرکراشارہ کرتا تھا کہان کی چکتا کی میری کواہ ہے۔ اشکمش ۔ اس کاپیٹے۔ لا ف۔تو۔مونچھوں کی چکنا کی اور پیٹی کی دجہ ہے سب اعتنا بھوکے رہے تو انہوں نے مونچھوں کو بدد عادی۔ سبال ۔ سبلت کی جمع ،مونچسیں۔ راست ۔ اگر بھوک کا اظہار کرتا تو کوئی تئی کھانا کھلا دیتا۔

ہم عبرے مہمائی کے آشا مکی آشا کی جانب سے مہمانی ہو جاتی يَنَفَعَنَّ الصَّادِقِينَ صِدُقَهُمُ پچوں کو ان کا یج ضرور فائدہ دے گا انچه داری و آ نما و فاشتقِهُ جو کھے حالت ہے ظاہر کر دے پھر سیدھا چل از نمایش وز رعل خود را مکش ریا اور فریب سے اینے آپ کو ہلاک نہ کر زانکہ کریہ بُرو دنیہ ہے سخن اس کے کہ بلی بلاخبہ چکدی لے گئ ہے مست در ره سنگهای امتخال راستہ میں آزمائش کے بہت سے پھر ہیں امتحانها سبت در احوال خویش اینے احوال میں بہت سے امتحانات يَفْتَنُونَ فِي كُلِ عَامٍ مَّرَّتَيُن وه هر سِال عن دو مرتبه آزمائے جاتے ہیں بیں بلمتر امتحال خود را مخر خبردار کمتر آزمائش بر خود پندی نه کر

وَر نمودی عیب و کم کردی جفا اگر تو عیب ظاہر کر دیتا اور ظلم نہ کرتا گفت حق<sup>!</sup> کہ کج مجتبال گوش ووم الله (تعالى) نے فرمایا ہے كه كان اور وم كو مير ما بلا کہف اندر کڑ مخب اے محلم اے بے علے! غار کے اعد میرھا یہ ہو ورنگونی عیب خود بارے حمش اگر اپنا عیب نہیں بتاتا ہے تو چیہ رہ برسبالِ جرب خود تكيه مكن ا پی جیکنی موٹچھوں پر بھروسہ نہ کر کر تو نقترے یافتی مکشا وہاں اگر تھے کی نقدی مل گئ ہے تو لب کشائی نہ کر سنگہائے امتحال م را نیز پیش آزمائش کے پھروں کے لیے بھی درچیش ہیں گفت یزدال از ولادت تا محسین ضدا نے فرمایا ہے کہ پیدائش سے موت تک امتحال بر المتحانست اے پدر بادا! آزمائش ہے آزمائش ہے ز المتحانات قضا اليمن مَاشُ بين زرُسوالي بترس اے خواجہ تاش تقتر (خداوندی) کے امتخانات سے مطمئن نہ ہو اے بیر بھائی! رسوائی سے ڈر ایمن بودن بلغم باعور که امتحان کرد حضرت عزت اورا و از انهسا رُو آمده بود

ا کے سیم انت حق ۔ بہت کی آیوں کا مغہوم ہے کہ انسان کو غلط میا ٹی نہ کر ٹی میا ہے۔ پچوں کوان کی سچائی لامحالہ مغید ہوتی ہے۔ کہف۔ برائی کو پھیانا نہ میا ہے اس کا انگهارکر کے ملائ کرانا میا ہیے۔ ورنگو کی۔ اگر انسان کا باطن برا ہے تو کم از کم بھلائی کی شخی تو نہ مارے۔ برسبال مصنوی نیکی پریشی نہ مار 💹 با بنه و دائل و ک تورسوالی موکی جیسا که شخی خورے کے واقعہ میں بیان ہوا کہ چکدی کو بلی کے گئی تو و ورسوا ہوا۔ گرتو۔ اگر انسان کو کمال کا کوئی مقا ساسل ہوتو اس کا گئر بیا الہاد نہ کرتا پھر ہے۔

بلیم باعور کا مطمئن ہو جانا، کہ خدا نے اس کا امتحان کر لیا ہے

منكها ئے امتنال ۔ لین اولیا واللہ بوكمر ہے كموئے كو ير كھ ليتے ہیں پھر ساولیا و بوامتنان كى كموٹی ہیں خودان كا بھی امتنان ہوتا ہے۔ حین۔ موت یفننون سیآیت الرچه مناحین کے بارے میں ہے لیکن اس طرح کی آ زمائیس مومین کی بھی ہوتی ہیں۔ استال۔ ایک آ زمائش کے بعد دوسری آ ز مائش اوتی ہے۔ کی اوٹی آ ز مائش میں پورااز نے کی وجہ ہے انسان میں خود پیندی شرآ نی میا ہے۔ خواجہ تاش یعن پیر بھائی۔ ایمن بودن سام اور شیطان دونول ابتدائی کامیا بیول پرمغرد رہو مجئے اور بناہ ہوئے۔

ز امتخانِ آخریں گشتہ مہیں اِ آخری امتخان ہے تو ذلیل ہو گئے كالمتخانها رَفت اندر ما مضى کہ پہلے بہت سے امتخانات ہو کیے ہیں این شنیده باتی از اخبارِ شال تو نے ان کی خبروں میں یہ بات سی ہو گی معده اش نفرین سبلت میکند اس کا معدہ مونچھ پر لعنت بھیج رہا ہے سوخت مارا اے خدا رُسواش کن اے خدا! اس نے ہمیں جلا ڈالا اس کو رسوا کر دے كز بہارے لافد ایثال درة بند موسم بہار کی شخی مارتا ہے وہ (موسم) خزال میں ہیں شاخ رحمت رز بن بُرمی کند رحمت کی شاخ کو جڑ ہے اکھاڑ دی ہے وانگهال رحمت ببیل ونوش کن تب رحمت کو دیکھے اور حاصل کر وست ینهال در دعا اندر زده جھے ہاتھوں دعا میں لگ گیا تا بحبید سوئے ما رحم کرام تاکہ بھلول کا رخم ہمارے لیے حرکت میں آئے سوزش حاجت بزد بیرول علم مختاجی کی جلن نے جنڈا ایھارا چوں مرا خوالی اجابتہا کنم جب تو مجھے ایارے گا میں قبول کروں گا تو مشوجیج از دعا کردن ملول تو وعا تکرنے ہے مجھی نہ تھک

بلعم باعور و ابليسِ لعيس بلعم باعور اور لمعون شيطان زانکه بودند ایمن از مکر خدا کونکہ وہ اللہ کے داؤ سے بے خوف تھے عاقبت رسوانی آند بارشال انجام کاز وہ رُسوا ہو گئے او بدعویٰ میلِ دولت می کند وہ وجوے کے ذرایعہ دولت کی طرف جھک رہا ہے ا کانچه ینهال می کند پیداش کن اے خدا! جو وہ چھیا رہا ہے اس کو ظاہر کر وے جله اجرائے تنش خصم وَبيْد اُس کے جم کے سب اعضا اُس کے دعمن ہیں الاف على وا دادٍ كرفهب مي كند شیخی کرموں کو لوٹا دیتی ہے ُ رائی پیش آر یا خاموش کن ي ٻول يا چپ سيالِ اد شده وه بیث، اس کی موتجھول کا دهمن بنا کاے خدا رُسوا کن ایں لاف لئام کہ اے اللہ کمینوں کی اس سیخی کو رُسوا کر دے متجاب آمہ دعائے آں شکم اس بیت کی دعا مقبول ہوئی گفت حق گر فاشمی و اہلِ صنم خدا نے فرمایا خواہ تو فائن ہے اور بت برست تو دُعا را سخت حکیر و می شخول و تو خوب رعا کر اور رو

مہین - ذلیل جفیر - مصلی - گذشتذ ماند او بدعوی تصحین کرنے کے بعد پھراب شخی خورے کا قصد شروع کیا ہے۔ معد ہاش ۔ چونکہ مونیکوں کی وجہ سے معد ہ بھوکار ہااس لیے مونچھوں پر لعنت بھیجنا ہے۔ کانچہ ۔ معد ہے کی بید دعا ہے۔ درو بند ۔ یعنی در زمانۂ ماہ دے اند ، ویے خزاں کام بینہ ہے۔

ُ ااف ۔ انبان کی بیٹی ، انبانوں اور اللہ تعالیٰ کے کرم کے منافی ہوتی ہے۔ سبآل ۔ موٹچیس لئام لئیم کی جمع ، کمینہ ۔ مستجاب ۔ قبول شدہ۔ شخو آل ۔ امر کاصیغہ ہے بیٹخولیدن ، رونا جلانا ۔

يُردنِ كُربه دُنبه را و رُسوا شدنِ پہلوان بلی کا دنبہ (کی کھال) کو لے بھاگتا اور پہلوان کا رسوا ہوتا

كربه آمد پوستِ آل دُنبه ببرد لمی آئی، دنبہ کی کھال لے بھاگ کودک از تری عمایش رنگ ریخت ال کے عصہ کے ذر سے بچہ کا رنگ بدل گیا آبروے مرد لافی را ببرد اس نے شخی خورے کی آبرہ کھو دی چرب میکردے لبال و سباتال وه بونث اور موتجیس جکنی کرتا تھا بس دويديم و نكرد آل 👺 سود میں بہت دوڑا اور کوئی فائدہ نہ ہوا چول شنید این قصه گشت از عم ملاک جب یہ قصہ ساہ رہے ہے ہلاک ہو گیا سر فرو بُردو تمش گشت از سخن ار جھکا لیا اور بات سے خاموش ہو گیا رحمها شال باز جبیدن گرفت کا رقم پھر حرکت کرنے لگا محم رحمت در زمینش کاشتند مہربانی کا ج اس کی زمین میں ہو دیا بے تکبر راتی راشد غلام بغیر کئبر کے سیالی کا غلام بن گیا تاشوی در هر دو عالم نیک نام تاکہ تو دونوں جہان میں نیک نام بے

چول شکم خود را بحضرت از در سپرد جب بیٹ نے اینے آپ کو اللہ کے سرو کر دیا از پس گربه دوید او می گریخت بلی کے بیجھے دوڑا، وہ بھاگ گئ آمد اندر انجمن آل طفل خورو ده مجموع ممل آیا گفت آل دُنبہ کہ ہر صحے بدال كنے لگا كہ وہ دنيہ كى كھال جس سے ہر منج كو كربه آمه ناگهالش در ربود بلی آئی اور اطاعک اس کو لے بھاگی پہلوال<sup>ی</sup> در لاف گرم و ذوقاک بہلوال نے شخی کی گرمی اور ذوق میں منفعل شد درمیانِ انجمن بحرام على شرمنده بو عميا خنده آمد حاضرال را از شگفت ہے حاضرین کو ہنی آ گئی دعوش کردند و سیرش داشتند انبول نے اس کی دعوت کی اور اس کا پیٹ بھر دیا اوچو ذوقِ رائ ديد از كرام جب اس نے شریفوں میں سیائی کا زوق ویکھا راستی را پیشهٔ خود کن مدام کیائی کو ہمیشہ کے لیے اپنا پیشہ بنا لے دعوي طاؤى كردن آل شغال كه در تم صباع افاده بود اس کیدڑ کا مور ہونے کا دعویٰ کرنا جو رگریز کے سطے میں اگر حمیا تھا

ا منرت وربار ضداد عرى ورنگ ريئت يعن الوكاللي كے يتھے بما كا جب كامياب نه بهوا تو باپ كے در سے اس كارتك بدل كيا۔ الجمن يعني وى بخع جہال وہ شخی بکھارتا تھا۔ لاکی۔ شخی بکھارنے والا، مجی۔ گفت۔ یعنی بچہنے اپنی سادی ہے سارا قصہ بیان کر دیا جس ہے۔ شخی خورے کا جموث

ي پهاوال يني وي شخي خورا راي قصد يعني به بات كديج في من جاكرواز كهدديا ب رقمها يعني ان كواس كافلاس پروتم آفيا وق رائ ۔ یعن کی بات کوشر فالپند کر تے ہیں او و و فورسیانی کا یابند ہو کیا۔ مباغ ۔ رنگریز۔

بربنا گُوش المامت گر بگفت المامت كر كے كان كى لو كے ياس (جاكر) كبا کیک صنم چول من ندارد خود سمن پجاری (بھی) ایا ایک بت نہیں رکھتا ہے مَر مَرا سجدہ کن ازمن سر ملش بھے مجدہ کر، بھے سے برخی نہ کر فخرِ دنیا خوال مَرا و رُکنِ دیں مجھے ونیا کا فخر اور دین کا ستون کہہ لورِح شررِح كبرياني گشته ام (الله كي) برال كي شرح كي تحتى بن گيا هول کے شغالے ما بود چندیں جمال مکمی گیدڑ میں ای قدر حس کب ہوتا ہے! ہمچو پروانہ بگرداگردِ ستمع جے سی کے بیاروں طرف پروانے گفت طاؤس نری چوں مشتری اس نے کہا، نرطاؤس جو مشتری (ستارہ) کی طرح ہو جلوم<sup>اع</sup> دارند اندر گلتال باغ (عالم ملکوت) میں جلوے دکھاتے ہیں بادیہ نا رفتہ چوں گوید منے جو (ممنی کی بنگل میں نہ گیا ہو وہ متی کی کیا بات کرے لين نه طاوس خواجه بُوالُعُكلا تو اے برائیوں والے خواجہ تو مور تہیں ہے کے ری ازرنگ دعویہا بدال وعوول کی رنگین سے تو اس تک کب بینی سکا ہے کہ مخور ورنہ کیں گردن مخار بکواس نه کر ورنه پهر گردن نه تهجانا

آل شغال رنگ رنگ اندر نهفت ای رنگ برنگ کے گیدڑ نے آہتہ ہے بنگر آخر در من و در رنگ من آخ مجھے اور میرے رنگ کو دیکھ چول گلتال گشته ام صد رنگ و خوش میں باغ کی طرح سو رنگول والا اور حسین ہو گیا ہوں کره فرهٔ آب و تاب و رنگ بین شاك، شوكت، رونل اور چك اور رنگ وكي مظهر لطف خدائی گشته ام می اللہ کے کرم کا مظیر بن گیا ہوں اب شغالال بین مخوانیدم شغال اے گیدرو! خردار مجھے گیدر نہ کھو آل شغالال آمدند آنجا جمع وہاں سب گیدڑ جمع ہو گئے یں چہ خوانیمت بکو اے جوہری تو اے جوہری بنا ہم کھے کیا کہا کریں؟ یں بگفتندش کہ طاؤسانِ جاں تو انہوں نے اس سے کہا کہ روحوں کے مور ُ تو چناں جلوہ کئی گفتا کہ نے و ایبا جلوہ دکھائیگا اس نے کہا نہیں َ بِأَنْكِ طَاوُسَالَ كَنِي گفتا كه لا و موروں کی بولی بول سکتا ہے اس نے کہا نہیں خلعت طاوس آيد ز آسال طاؤی کا لبای آمان سے اڑتا ہے وَر تُو رعویٰ می کنی معنی بیار اگر تو دعویٰ کرتا ہے، حقیقت پیش کر

بنا گوئں۔کان کی لویٹمن۔بتوں کا بجاری۔مظہر۔ چونکہ میں انتہائی حسین ہوں للبذا خدا کی مہر بانی کامظہر ہوں اور اس کی کبریائی کی شرح کے ختی ہوں۔لوح۔لینی میرے وجود ہے اس کی عظمت کی تفصیل معلوم کی جاسکتی ہے۔ جو ہرتی۔وہ گیدڑ جو زنگین ہو گیا تھا۔مشتری۔ مشہور ستارہ ہے۔

، طبقہا۔طاؤس کارتص مشہور ہے۔ باتک۔مور کی کوک بھی بھلی ہوتی ہے۔خلعت ۔مور کو جو سین لباس ملاہے وہ قدرتی ہے۔ گردن مخار۔ انسان شرمندگی میں گردن کھانے لگتاہے۔

دعویٰ کردنِ فرعون الوہیت راه تشبیه کردن اه را بدال شغال کہ دعوٰی طاؤی می نمود فرعون کا خدائی کا دعوی کرنا اور اس کو اس جیدر کے مثاب ہونے کا دعویٰ کیا برتر از مویٰ " بریده از خریش اینے گدھے بن سے (حضرت) موی علیدالسلام سے بلند بروازی کی در خم مالے و جاہے اوفآد ال اور مرتبہ کے تھم میں گر گیا تھا سجدهٔ افسوسیال را او بخورد مذاق کرنے والول کے تجدے وہ نگل گیا از سجود و از تحیرمائے خلق لوگول کے تجدول اور جیرانیول سے وال قبول و سجدهٔ خلق از دماست لوگوں میں معبولیت اور (ان کا) سجدہ کرنا اڑوہا ہے تو شغالی این طاوی مکن تو گیدڑ ہے مور پن نہ جا عاجزی از جلوه و رسوا شوی جلوہ دکھانے سے عاجز اور رسوا ہو جائے گا یرِ جلوه بر سر و رُوبیت زدند انہوں نے جلوے کا پر تیرے سر اور منہ پر مار دیا سرتكول افآدى از بالائيت تو این بلندی ہے اوندھا گرا نقش شیری رفت و پیدا گشت کلب تیرے شیر ہونے کی صورت چلی سنی اور کما ظاہر ہوا ليوشين شير را بر خود مپوش شیر کی کھال اینے اور نہ پین

بتاتا جس نے مور أليجو فرعون مُرضّع لِللهِ كرده ركيش فرعون کی طرح جس نے ڈاڑھی کو بڑاؤ کرا کر اوہم از نسلِ شغالِ مادہ زاد وہ بھی گذرات کی نسل سے پیدا ہوا تھا هر که دید آل مال و جابش سجده کرد جس نے اس کا مال اور مرتبہ دیکھااس نے اس کو تجدہ کیا ا تشت ستك آل گرائے أنده وَلق وه پیمنی گدری والا فقیر مست ہو گیا مال مار آمد که در وے زہرہاست مال، سانب ہے جس میں بہت سے زہر ہیں ہائے اے فرعون ناموسی مکن انسوی اے فرعون! معزز نہ بن سوئے طاؤسال اگر پیدا شوی آل تو موروں کے سامنے آئے گا موی ت و بارون ت چوطاؤسان بدند حضرت موئ عليه السلام اور مارون عليه السلام چونكه موريق زِشتیت پیدا شد و رُسوائیت تيرا بهدا بن اور رسوالي واضح بو گئي چوں کک دیری سیاہ کشتی جو قلب جب تو نے کسونی دیکھی کھونے سکے کی طرح سیاہ پڑ گیا اے سکی گرگین زشت از حرص و جوش اے بھرے کرگ نما کے جس اور جوش میں

! سرسے - فرعون نے اپی ڈازمی میں میں موتی پر در کھے تھے۔ برتر فرعون نے حصرت موئی علیه السلام ہے اضل ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ فریش فری اش می ادہم ۔ و و فرمون ای کیدری کی نسل ہے تھا جو عارضی رنگ کی دجہ ہے اسینے آپ کومور کہلا تا میا اتی تھی۔ مالے۔ اس فرمون پر مال و باو کا عارضی رنگ تھا۔ السوسال - فرمون كائد وكرف والله بهت في ويتم جوكفن قدال اورول كلى كے ليے بحد وكرتے تھے۔ ستك ميں كاف تجمير كے ليے ہے۔ ۔ بر ان کو کدااس لیے کہا ہے کہ وحقیقت ہے تھی وست تھا۔ مال ۔ دولت انسان کواس طرح ہلاک کرتی ہے جس طرح سانپ ہلاک کرتا ہے۔ تا موی۔منزز بن - طاؤ · مال ۔ جو حقائق کے مالک بیں۔موتی ۔ مفرت مویٰ علیہ السلام اور مفرت بارون علیہ السلام ۔ تے بیزوں کے ذریعہ اس کا ر سوا کردیا۔ ان چی شیری۔ مبوئی خدائی ہاطل ہوگئی اور حقیقت ملا ہر ہوگئے۔ اے سکے فرعون کو خطاب ہے۔

نقشِ شیر وانگہ اَخلاقِ سگال شیر کی صورت اور پھر کوں کے اخلاق چیج بر خود ظن طاؤسی ممبر ایخ اوپر مور ہونے کا گمان ہر گز نہ کر خوار و بے رونق بمانی درمیاں تو درمیان میں ذلیل اور بے آبرد رہ جائے گا

تفیر و لَتَعُو فَنَّهُمْ فِی لَحْنِ الْقَوْلِ دربیانِ المتحانِ منافقال "اورتم ان کو بات کے لیجے سے بیچان لو گئ کی تفہیر منافقوں کے امتحان کے ذیل میں

ك نشانِ سهل ترز ابلِ نفاق منافقوں کی ایک آسان پیجان واشنای مَرورا در کن و تول تم اس کو بات کے لیج سے پیمان او گے امتحانے می کنی اے مشتری اے خریدار! تو امتان کر لیما ہ تاشنای از طنیں اِشکسته را تا کہ تو آواز سے ٹوٹے ہوئے کو پیمان لے بانگ جاؤوش ست پیشش می رود آواز، نقیب ہے جو آگے آگے چاتا ہے بمچو م*صدر <sup>با</sup> قعل تصریفش* کند جیا کہ معدر ہے، فعل اس میں تغیر کر دیتا ہے يادم آمد قصهُ باروبت زُودِ بجھے فورا ہاروت کا قصہ باد آ گیا خود چه گویم از بزارالش کے میں کیا کہوں، اس کے ہزاروں میں سے ایک

غرہ! شیرت بخواہد امتحال شیر کی گرج تیرا امتحال لے گا استحال و بے ہمر اے گا استحال و بے ہمر گیرز ایک کندت ہمر گیرز انکہ طاؤسال کنندت امتحال کیونکہ مور تھے آزائیں گے در آرائیں گے در آرائیں گے تیروں تھے آرائیں گے در آرائی گے در آرائیں گے در

گفت یزدال مر نی را در ماق نی اللہ کواللہ (تعالی) نے (قرآن کے )سیاق میں بتادی كر منافق زفت باشد نغز و بهول خواه منافق مونا، خوبصورت اور بارعب بهو چوں سفالین کوزبا را میزی جب تو می کے پیالے خربیا ہے می زنی دستے برال کوزہ جرا تو اس کوزے یہ ہاتھ کیوں مارتا ہے؟ ما نَگ اشکته درگرگول<sup>.</sup> می شود ٹوٹے ہوئے کی آواز دوسری طرح کی ہوتی ہے ہانگ می آید کہ تعریفش کند آواز آتی ہے تاکہ اس کی پیچان کر دے چوں حدیثِ امتخال بُرویِ نمود جب امتخال کی بات سامنے آئی بیش ازیں زال گفتہ بودم اند کے اس سے پہلے میں۔ نے تھوڑا سا کھہ دیا تھا

ا نَرَه يشر بننے پرامتان ہوگا کہ شرک کی دڑوک بھی ہے یانہیں۔ مساق یعنی سیاتِ کلام اللہ بعض نسخوں میں لفظ مثاق ہے جس کے معنی ہیں عہد ک مبکہ اس ہے بھی مراد قرآن میاک ہے۔ آر منافق ۔ اگر چہ منافقوں کی ظاہری صورت بعلی منظوم ہوگی لیکن ان کی آ داز ہے ان کی حقیقت کھل جائے اگی۔ چوں سفالیس ۔ بیاس کی مثال ہے کہ آواز ہے حقیقت کھل جاتی ہے۔ طنیتن یہ بعنہ ضنا ہیں۔ جا دُوش نیٹیب جو بادشاہ کے آگے چاتا ہے، آواز

' ہم بیخو مصدر یفل پرنظر کر کی جائے اگر اس میں تعلیل ہوتی ہے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ اس کا مصدر بھی معلول ہے جیسا کہ قام اور قیاباً ہے قام میں واؤ الف سے بدلا ہے تو قیاباً میں واؤیا ہے بدلا ہوا۔امتحال۔آ زمائش ہے رسوائی کی بات پر ہاردت و ماروت کا قصہ یاد آ محیا چونکہ و ہ بھی امتحال کی وجہ ہے دسوااور ذکیل ہوئے ہیں۔از ہزاراں۔ہاروت و ماروت کے قصے کے اسرار میں سے بہت تھوڑ ایمان کیا تھا۔

تأكنول داماتدم از تعویقها لیکن رکاوٹوں کی وجہ سے اب تک زکا رہا گفتہ آید شرح کی عضوے زبیل کہہ دیا جائے جو ہاتھی کے ایک عضو کی شرح ہو گی اے غلام و جاکرال ماروت را اے وہ کہ ہم تیرے چرے کے غلام اور خادم ہیں خواستم! گفتن در آل تحقیقها مِن الله مِن مِهِ تحقيقين بيان كرما جابيا تا جملهٔ دیکم ز بسیارش فلیل ال کے بہت سے میں سے پچھ تھوڑا سا ودمرا جملہ گوش کن باروت ارا ماروت را ان کے باروات اور ماروت / کے بارے میں

قصهٔ باروت و ماروت و دليري ايثال بر امتحان حق تعالى باروت و ماروت کا قصہ اور اللہ (تعالیٰ) کی آزمائش پر ان کی دلیری

گوش ول را یک نفس این سو بدار

تأبكويم بانو از أمرادٍ يار تاکہ میں تھے سے دوست کے بیکھ راز بیان کروں و تر عجائیمائے استدراج شاہ اور شاہ (اللہ) کے عجائب کی ڈھیل ہے تا چه مستیها دېد معراج حق ع تو الله (تعالى) كى جانب عروج كيا مستيال دينا ہو گا! خوانِ انعامش جِها داند كثود اس کے انعام کا خوان کس قدر (مستیاں) ویتا ہو گا؟ بای و ہوئے عاشقانہ می زونر عاشقوں کی طرح ہائے و ہو (کے تعربے) لگاتے تھے مُرْمُرِشْ چول کاہ کہ را می ربود جس کی آندهی بہاڑ کو تھے کی طرح لے ازی کے بود سر مست را زینا خر مت کو ای کی کب خر ہوتی ہے؟ حِاه و خندق پیشِ او خوش مسلکے ست

كنوال اور خنرق اس كے سامنے انجا راستہ میں

تھوڑی در کے لیے کان کو اس طرف متوجہ کر مست بودند از تماشائے إلله وہ اللہ کے دیدار سے مست تھے آچنیں مستی ست ز استدراج حق الله (تعالیٰ) کی جانب ہے ڈھیل میں ایک ستی ہوتی ہے دانهٔ دامش چتی مستی نمود اس کے جال کے دانہ نے الی متی وکھائی مست بودند و رَبیده از کمند وہ مست تھے اور بھندے سے آزاد تھے یک تمین و امتخال در راه بود ایک گھات ادر امتحان راستہ میں تھا امتحال میکرد شال زیر و زبر امتخان ان کو الٹ بلیٹ کر رہا تھا خندق و میدال به پیشِ او یکے ست خنرق اور میدان ای کے مامنے کیاں ہیں

الم خواستم - ہاروت و ماروت کے تھے کے اسرار بیان کرنا چاہتا تھالیکن مواقع چیش آھے ہے۔ شرب یک عضور صرف اس قدر بیان کیا تھا جیسا کہ ہاتھی کے کسی ایک عضو کی تشریخ کر دمی جائے۔ روت۔ رو کے تو۔ اسراریار۔ خدا لی راز۔ استدراج۔ وہ کشف وکرامات جن میں کھنس کراور جن سے مغرور ہو کرسالک تباہ ہو جاتا ہے۔

معرائ فتل- جبكهاستدران كى مستيال بھى اس قدر بين تو پير حقيقى معراج كى مستون كاكيا فيركانا ہے۔ دان دائس يعني إستدراج كى مستیال۔مست بودند۔ ہاروت و ماروت اِستدراج کی مستوں میں مدہوش ہو مجئے ہتے۔بسرسرش۔امتنان کی آندھی بروں پروں کو تباہ کر دین ہے۔ خندق ۔ مست کڑھے اور ہموارز مین میں فرق نبیں کرتا ہے دونوں پر پیل پڑتا ہے۔

مستی بر<sup>ا</sup> از دیدن برزماده و جستن او بکوهِ مقابل کری کو دیچه کر برے کی مستی اور اس کا بالقابل بہاڑ ر کودنا

بر دؤد از بہرِ خوردی بے کزند خوراک کے لیے کے مشقت دوڑتا ہے بأزي ديگر ز حكم آسال آسان کے تھم سے ایک دوسرا کھیل مادهٔ بر بیند بر آل کوهِ دگر اس دوسرے بہاڑ ہے وہ بحری دیجت ہے ہر جہد سر مست زیں کہ تابدال مست ہو کر ای بہاڑ ہے ای بہاڑ پر کود بڑتا ہے کہ دویدن گردِ پالوعہ سَرا جیما کہ گھر کے چونچ کے طاروں طرف دوڑنا تا زِ مستی میلِ جستن آیرش يهال تك كمستى كى وجد الاسكول من كود فى خوائش بوتى ب درمیان ہر دو کوہے بے امال دونوں بے پناہ بہاڑوں کے درمیان خود پناہش خونِ اورا ریختہ یناہ نے بی اس کا خون بہا دیا انتظارِ ایں قضائے با شکوہ ہم اس پُر شکوہ قضا کے انظار میں ور نه حالاک ست و چست و حصم بین ورنہ جالاک اور چست ہے اور دشمن کو دیکھ لینے والا ہے دام یا گیرش یقیس شهوت بود یقیناً شہرمن اس کے یاؤں کا بال ہوتی ہے للمستي شهوت ببيل اندر شتر شہوت کی مستی اونٹ میں و کیے لے

آں بزے کوہی براں کوہِ بلند بہاڑی برا بلند بہاڑ ہے تا علف چیند یہ بیند ناگہاں تاکہ گھاس کے لیکن وہ اجاتک دیکھا ہے يرُ کَمُ ويگر بر اندازد نظر دوہرے بہاڑ ہے نظر ڈالیا ہے چیتم اُو تاریک گردد در زما<u>ل</u> فورا اس کی آنکھول میں اندھرا چھا جاتا ہے آنجنال نزدیک بنماید ورا دہ ای کو ایبا نزدیک نظر آتا ہے آل بزارال گز دو گز بنماییش وہ ہزاروں گز ( کا فاصلہ ) اس کو دو گز نظر آتا ہے چونکه بجهد در فتر اندر زمال جب کودتا ہے فورا گر جاتا ہے . او ز صیادان په که نگریخته وہ شکار ہوں سے بہاڑ پر بھا گا تھا شِسته صیادان میانِ آن دو کوه ان دونول بہاڑوں کے درمیان شکاری بیٹے سے باشد اغلب صید این بر چیس بكرے كا شكار عموماً ایسے عى ہو جاتا ہے رُستم اُرچہ با سَر و سبلت ہود رستم خواہ ک سر اور مونچھوں کے ہو ہم چوکن از مستی شہوت ببر میری طرح شہوت کی متی سے جدا ہو جا

ا مستی بز-اس تصد کا منتابہ ہے کہ شہوت کی مستی میں انسان اندھا ہوجاتا ہے ادرائیے آپ کو ہلا کت میں ڈال دیتا ہے۔خور دی۔خوراک یافف۔ مماس چیٹم آو۔ لیجن مستی میں دواندھا ہوجاتا ہے۔ بالوعہ۔ چہ بچہ۔ سرا۔ مکان ۔ کوہ بے امال ۔ چونکہ دو دونوں بہاڑ بہت بلند تھے۔شتہ۔ نشستہ کا مخفف ہے۔

ع شکوہ۔شان وشوکت، دید ہے۔ باشد۔ پہاڑی بکراای طرح شکار ہوجاتا ہے ورنہ بہت بپالاک اور ہوشیار ہوتا ہے۔ تنقیم ہیں۔ دخمن کو پہپان بانے والا۔ باسروسبلت۔ یعنی سرمی مقتل اور بہادری کے باوجود۔ آندرشتر۔اونٹ کی مستی مشہور ہے۔

بیش مستی ملک<sup>ا</sup> دان مستهان فرشتے کی متی کے سامنے کی سمجھو او بشہوت إتفاقے کے کند وہ شہوت کی طرف کب توجہ کرتا ہے؟ خوش نمايد چول درون ديده نور (ایا) عمدہ لگتا ہے جیا کہ آنکھوں میں روثنی بُرکند جال را ز ہے و زیماقاں جان کو(دنیا کی) شراب اور ساقیوں سے برگشتہ کردیتانے وز جلالت رُوجهائے پاک را م اور پاک روحوں میں بڑائی کی وجہ ہے حم باده این جہاں بشکستہ اند انہوں نے ای جہان کے عم توڑ ڈالے ہیں ہیچو کقارے نہفتہ در قبور قبروں میں تھے ہوئے کافروں کی طرح خاربائے بے نہایت کشتہ اند انہوں نے لا انہا کانے بوئے ہیں

باز این مستی شهوت در جهان پھر سے دنیا میں شہوت کی مستی مستي آل مستي اين بشكند اک کی مستی ای کی مستی کو فنا کر دیتی ہے آب شیریں تانخوردی آب شور . جب تک تو نے میٹھا یائی نہیں بیا ہے کھاری یائی از یادہائے آسال قطره آسانی شرابوں کا ایک قطرہ تاجه مُستیها بود اَملاک را فرشتوں میں تس قدر متیاں ہوتی ہیں کہ بوئے ول دراں ہے بستہ اند كدانبول نے خوشبوكى وجدے دل ال اثراب سے وابسة كر ديا ہے ج مراً آنها که نومیدند و دُور سوائے ان کے جو مایوس اور دور ہیں ناامید از بر دو عالم گشته اند وہ دونوں جہانوں سے مایوس ہو گئے ہیں

تمنا کردنِ ہارُوت و مارُوت مقام بشریت را وغیرتِ حق تعالیٰ ہاروت و ماروت کا بشریت کے مظالم کی تمنا کرنا اور حضرت حق تعالیٰ کی غیرت

ہر زمیں بارال بدادیے چوہیج ہم زمین پر اہر کی طرح (انساف کی) بارش برما دیے عدل و انساف و عبادات و وفا عدل اور انساف اور عبادات اور وفا پیش پاتال وام ناپیدا ہے ست تہارے پاؤں کے آگے بہت سے چھے ہوئے جال ہیں پی زمستیما بگفتند اے ورلیخ
ستوں کی وجہ سے انہوں نے کہا! بائے افسوی
ستوں کی وجہ سے انہوں نے کہا! بائے افسوی
سمسر بیر سیمے دریں بیداد جا
ایم ای ظلم کی جگہ میں پھیلا دیے
ایس بگفتند و قضا می گفت ایست
ایس بگفتند و قضا می گفت ایست
بی انہوں نے کہا اور قضا کہہ ری تھی طہر جا!

ا ملک ۔ فرشتوں کو ترب اللی ہے جومتی حاصل ہوتی ہے دنیا کی مستی اس کے سامنے بیچ ہے ۔ مستی آں ۔ جس منص کو ترب اللی کی مستی حاصل ہو باتی ہے، مجر اس پر دنیا کی مستی طاری نہیں ہوتی ۔ آب شیریں ۔ خدائی مستی اور دنیا کی مستی کی مثال شیریں پانی اور کھارا پانی ہے ۔ تا چہ۔ نرشتوں اور روموں کو ترب اللی کی ایسی مستی حاصل ہوتی ہے کہ ان کے دل اس ہے وابستہ ہوجاتے ہیں اور رمنیا کی مستی کے اسہاب کووہ فتم کر دیتے ہیں ۔

المحرر کفار کی روسیس قرب اللی کامتی ہے محروم ہیں۔ تمنا کرون۔ قرب اللی ہے جومتی طاری ہوتی ہے ووب اوقات استدرائ ہوتا ہے اس ہے جومتی طاری ہوتی ہے ووب اوقات استدرائ ہوتا ہے اس ہے جومتی طاری ہوتی ہے ووب اوقات استدرائ ہوتا ہے اس ہے جومتی طاروت نے مستی میں غلافتہ م اٹھایا جس کا بدانجام بھکتنا ہے اس میں میں میں میں میں میں ہوتے تو عدل وانسان ہے دنیا کو مجرو ہے۔

ہیں مُرو کورانہ اندر کربلا خبردار! كربلا مي ابدهول كي طرح نه جا می نیابد راه یائے سالکال بطنے والوں کا قدم رائبۃ نہیں پاتا ہے بسكه شيغ فهر لاشي كرد شي بکثرت سے قبر کی تکوار نے موجود کو معدوم کر دیا ہے بر زمیں آہتہ کی رانند ہون فاکساری ہے آہتہ چلتے ہیں ج بمهل و فکرتے پرہیزگار يربيز گار، سوائے وقفہ اور سوچ سمجھ کے بستة بود اندر جياب جوس شال ان کے جوٹل کے پردے میں بند تھے ج مُر آنها را که از خود رَسِت اند موائے ان کے جو اپنی ہستی سے آزاد ہو گئے ہیں جز محبت کہ بٹاند حثم را عصہ کو محبت کے علاوہ کون فرو کر سکتا ہے؟ زارزنے کم گرچہ صد خرمن بود اگرچہ وہ (کوشش) سو کھلیان ہو ایک چینے ہے کم ہے در جَهَال وَاللَّهُ أَعُلَمُ بِالصَّوَابِ ونیا میں، اور فعدا بہتر بیانا ہے

میں مَرد<sup>ک</sup> گتاخ در دشت بلا خبردار! مصیبت کے جنگل میں لا پروائی ہے نہ جا که زموی و استخوان بالکال کونکہ ہلاک ہونے والوں کے بال اور بڈیوں سے جملهٔ ره استخوان و موی و یے سارے راستہ میں بدیاں، بال اور کھے ہیں گفت حق که بندگان جفت عون الله (تعالی) نے فرمایا ہے کہدد (الی) کے ساتھی بندے یا بُر ہنہ چوں رَود در خارزار كانوں كے جنگل ميں نگے ياؤں كيے ط اي قضا مي گفت ليكن گوش شال قفیا یہ کہہ رہی تھی لیکن ان کے کان چشمها و گوشها را بسته اند لوگوں نے آئکسیں اور کان بند کر لیے ہیں جز عنایت <sup>بل</sup> که کشاید حیثم را (خدا ک) مہربانی کے علادہ آئکھ کون کھول سکی ہے؟ جہدِ بے توقیق جاں کندن بود بے توقیق (خدا) کوشش، جان کو فنا کرنا ہے جہنے بے توقیق خود کس را مباد خدا کرے کی کی کوشش بے توفیق نہ ہو

خواب دیدنِ فرعون آمدنِ موی علیه السلام را و ندارکِ آن خواب میں فرعون کا حضرت مویٰ علیه السلام کی آمد کو دیکھنا اور اس کو رو کئے کی تدبیر کرنا عدید بیات میں فرعون کا حضرت مویٰ علیہ السلام کی آمد کو دیکھنا اور اس کو رو کئے کی تدبیر کرنا

بر چه او می دوخت آل تفتیق بود جو نجه ده سیتا تقا، ده بهازنا تقا جہدِ فرعونے چوبے توفیق ہور فرعون کی کوشش چونکہ بغیر توفیق کے تھی

آن مرد مولانا تھیجت فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو آزمائش میں نہ ڈالنا میا ہے اور ایسے مقام پر پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہیا ہے۔ کہ زموی۔
آزمائش کے داستہ میں بہت ک قومی ہلاک ہوئی ہیں۔ رہنے قہر۔ خدا کا غضب نازل ہوا تو وہ قومیں صفی ستی ہے مث کئیں۔ گفت۔ پاک ہندوں کی
تحربیب میں فرمایا گیا۔ وَ عِبَادُ الرِّ خَعْفِ الَّذِینُ یَنْهُ شُونَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْفُا "اور اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جوز مین پر خاکساری سے چلتے
تیں۔ "پر ہیزگار۔ نیک بندے اصال کی واوی میں موج مجھ کرو تقدو تقد سے قدم اٹھاتے ہیں۔ ایس تضا۔ تضا ہاروت ماروت کو سجھا رہی تھی لیکن انہوں نے کان بندکر لیے تھے۔ جزمر آنہا۔ جن لوگوں نے خودی کومٹا دیا ہے ان کے بی کان بھلے ہوئے ہیں۔

جزعتایت عنایت منایت خداد ندی بی آنهیس کھولتی ہے اور الله کی مجبت بی غضب النی کوفر و کرسکتی ہے۔ جبد بے تو فیق بہ بی تک تو فیق خداد ندی میسر نہ آئے کوشش برکار ہوتی ہے۔ ارزن سالکہ غلہ ہے جس کا دانہ بہت چھوٹا ہوتا ہے ، اس کو چینا کہا باتا ہے ۔خواب دیدن تو فیق خداد ندی چونکہ فرمون کے شامل سال نہیں لہٰذا دعرے موکی علیہ السلام کی بیدائش کورد سے کی اس کی تمام کوششیں برکار نابت ہوئیں ۔ تنقیق ۔ بھاڑتا ، جدا کرتا۔

وز معبر نيز و ساح بے شار تعبير دينے والے اور جادوگر بھی بے شار تھے که کند فرعون و ملکش را خراب کہ وہ فرعون اور اس کے ملک کو تباہ کر دیں گے چول بود دفع خيال و خواب شوم منحوس خیال اور خواب کا دفعیه کیے ہو؟ راهِ زادن را چو رېزن مي زيم ڈاکو کی طرح اس کی بیدائش کا راستہ روک ویں کے رای این دید ند آن فرعونیان ان فرعون والول كى يه رائے ہوئى سوئے میدال برم و تخت بادشاہ ميدان مي تختِ شاي اور وربار که منادیها کنند از ش<sub>هر</sub>یار بادشاہ کی جانب سے مناوی کر دیں شاه می خواند شارا زال مکال بادشاہ تمہیں اس جگہ بلاتا ہے برشا احمال كند بير تواب نیکی کی غرض سے تم پر احدان کرے ديدنِ فرعون دستوري نبود فرعون کو دیکھنے کا کوئی طریقہ نہ تھا بہر آل ما سکہ بیفتندے برو اس قانون کے مطابق وہ اوندھے لیٹ جاتے در که و بے کہ لقائے آل امیر وقت بے وقت ال آمیر (فرعون) کا دیدار تانه بیند رو بدیوارے کنند منه دیوار کی طرف کر لیس تا که اس کو نه و کیم سیس از منجم<sup>ا</sup> بود در حکمش بزار اک کے علم میں ہزاروں نجوی تھے مقدم موی " نمودندش بخواب حضرت موى عليه السلام كي تشريف آورى الكوخواب من دكه الي كني با معبر گفت و با ابلِ نجوم اس نے تعیر دینے والول اور نجومیوں سے کہا جملہ گفتندش کہ تدبیرے سیم س نے کہا ہم الی تدبیر کریں گے تا رسید آل شب که مولد بود آل يهال تك كه وه رات آگئ جومل تفبرنے كى تھى که برول آرند آل روز از بگاه کہ ای روز سے یاہر لگا دیں کی بفرمودند در شهر آشکار پھر انہوں نے تھم دیا کہ شہر میں علانیہ الصلا اے جملہ امرائیلیاں کہ اے امرائیلیو! تہاری وعوت ہے تا شا را رونماید بے نقاب تاکہ تمہیں نقاب کے بغیر دیدار کرائے کال اسیران آرا بجز دوری نبود كيونكه تيديول (اسرائيليون) كے ليے دوري كے سوا بركھ نہ تھا کرفتادندے برہ در پیشِ او ده اگر راستہ میں ای کے مانے آ جاتے یاسہ آل بر کہ نہ بیند 👺 اسیر تانون سے تھا کہ کوئی قیدی (امرائیلی) ند ویکھے با نَكِ حِيا وُشال چوں در رَه بسنوند جب راستہ میں نظیبوں کی آواز سے

ا مجتم - متادوں کی کروش ہے آنے والے عالات کو بتانے والا مجر خواب کی تبییر و بینے والا مقدم ۔ آنا۔ بھکہ سبخوں اور معروں نے کہا ہم اس بچر ین موک علیہ السلام کی پیدائش کا راستہ بند کرویں مجے اور ایسی تدبیر کرویں مجے کہ کوئی اسرائیلی مورت اس رات کو حاملہ نہ بن سکے ۔ مولد ۔ یعنی استقر از مل ۔ فرقو نیال ۔ مجتم اور معر ۔ ریگاہ ۔ من ۔ شہریار ۔ ہاوشاہ ۔ العمل نے یا آگ تا ہے کا اعلان ۔

ایران قیدی نینی امرائیل چونکهان سے تبلی اور فرمون ہر طرح کی برگار لیتے ہتے۔ یاسہ قانون وسم یاسہ امرائیکیوں کے لیے بیقانون تنا کہ وہ فرمون کا دیدار نیز میں اس ایک اور فرمون ہر طرح کی برگار لیتے ہتے۔ یاسہ قانون وسم یا اسرائیلی کے ایس کا در خاند و بدار سیاوش کی جمع ہے، نغیب رو بدیوارے یعنی اس کا در فرمون کی مطرف شد ب

بمیدان خواندنِ فرعون بنی اسرائیل را از برائے حیلہ مریح ولادتِ حضرت موی علیه السلام می مختل علیه السلام کی دولادت کو رد کئے کی تدبیر کے لیے فرعون کا بنی اسرائیل کو میدان میں طلب ک منادی در کو بکو شادی ک

ریدان یک میزد کو بکو شادی کنال بانگ میزد کو بکو شادی کنال خوش خوش گل در گل اطلان کرتا تنا کرز شهنشه دیدان و جودست اُمید کونکه بادشاه کے دیدار اور خاوت کی توقع ہو تشکال بودند و بس مشاقِ آل بیا خویشتن را بہر جلوه اس مشاق ساختند خویشتن را بہر جلوه اس ساختند انہوں نے اینے آپ کو دیدار کے لیے تیار کر لیا وز طمع رفقند بیرول سر اللی کی وجہ سے باہر نکل گئے میں سب کے سب لائی کی وجہ سے باہر نکل گئے

شد مُنادی در محلتها روال مُنادی کرنے دالا محلول بین ردانہ ہو گیا کاے اسیرال سوئے میدال گہ رَوید کاے تیدیو (ابرائیکو) میدان کی طرف چلو چول شنیدند مژده اسرائیکیال جب ابرائیکیوں نے خوشجری نی حیلہ را خوردند آل سو تاختند چکر کھا گے، ادر اس طرف دوز پڑے فیر کھا گے، ادر اس طرف دوز پڑے از غرض غافل بدند و نے خبر مقصد سے غافل بدند و نے خبر مقصد سے غافل اور بے خبر سے مقصد سے خافل اور بے خبر سے مقصد سے خافل اور بے خبر سے مقد سے مقد سے خافل اور بے خبر سے مقد س

مثالاً ایک حکایت

گفت می جویم کے از مصریاں کہا میں مصر والوں میں سے ایک کی تلاش میں ہوں تا در آید آئد می جویم کف تاکہ دہ جس کی میں تلاش میں ہوں ہاتھ آ جائے در بر آل میر کیک کی شدند در بر آل میر کیک کی شدند ایک ایک کی شدند ایک کی ایک کی ایک کے بات آگے ایک کی ایک کے بات آگے ایک کی ایک کے بات آگے

بمجنال کا پنجا مغول کے حیلہ دال ایسے بی یہاں ایک حیلہ گر مغل نے معمریال را جمع آرید ایس طرف اس طرف اس طرف معربیال کو جمع کر لو جمع کر لو جمع کم بیر کجا بد معمری تھا سب جمع ہو گئے ، جہاں بھی کوئی معری تھا سب جمع ہو گئے ،

برز۔ جواسرائیل فرئون کود کھے لیتا تھااس کو تفت سزادی جاتی تھی۔ گزید نے نازیون کا دیدار بھی میسر آئے گااور فرئون بخش بھی کرے گا۔ حلوہ ۔ بعنی فرئون کا دیدار۔ حکایت اس حکایت میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح اسرائیلیوں کی بنائل کے لیےان کومیدان میں جمع کیا تھا ای طرح ایک تا تاری مغل نے مصریوں کو آل کرنے کے لیےا کیے حیلہ سے میدان میں جمع کیا تھا۔ معاقب سے معروں کو آل کرنے کے لیےا کیے حیلہ سے میدان میں جمع کیا تھا۔

ا مغول واؤكا خفا كے ماتھ پڑھاجائے ، بوزن عن اى ليے اس كوغل بھى لكھتے ہیں ،ايران ديوران كى ايك توم ہے۔ بربغل ، آغوش

بی در آ خواجه درال گوشه نشین خواجه آ، ای گوشے میں بیٹھ جا كردن ايثال بدين حيله زدند انہوں نے اس مدبیر سے ان سب کی گردن اڑا دی واعی الله را نبردندے نیاز الله كى طرف بلانے والى كى اطاعت نه كرتے تھے الحذر از مر شیطال اے رشید اے ہدایت پر طنے والے! شیطان کے مرے ج تا نگيرد بانگ مخاليت گوش تا کہ کسی حیلہ جو کی آواز تیرے کان میں نہ بڑے در شکم خوارال نو صاحبدل بجو خواہ پیٹے تو صاحبدل کی جبتو کر فخربا اندر تميانِ تنكباست فخر کی باتیں عار کی باتوں کے درمیان ہیں از میکه تا جانب میدان دوان صبح ہے میدان کی جانب دوڑتے ہوئے رُوي خود بنموده شال بس تازه رُو تو أنبيل اينا خوشما چېره د كھايا ہم عطا ہم وعدما کرد آل قباد اس بادشاہ نے عطا بھی کی اور وعدے بھی کئے جمله در ميدال بخمييد إمشيال

ہر کہ کی آم بگفتا نیست ایں جو بھی آتا (اس کے بارے میں) کہتا ہے جیس ہے تابدیں شیوہ ہمہ جمع آمدند یبال کک کہ ای طریقہ پر سب جمع ہو گئے شوی است کا تک ماز ماز کا تک ماز ایک بد قسمتی میر تھی کہ اذان کی جانب وعوت مكار شال اندر كشيد مكار كى وعوت نے ان كو اندر محين ليا بانگ درویشال و مختاجال نیوش فقیروں اور ضرورت مندول کی میکار س لے کر گدایان جمطامع اند و نیشت خو نقیر خواه االحی اور بد عادت ہوں در تنگب دریا گهر<sup>ع</sup> یا سنگهاست دریا کی ته میں موتی پھروں کے ساتھ ہیں يس بجوشيدند اسرائيليال اسرائیل ٹوٹ بڑے يول م بحيلت شال بميدال بُرد أو جب وہ اہیں تدبیر سے میدان میں لے حمیا كرد دلداري و بخششها بداد ان کی دلداری کی اور بخشتیں ویں بعد ازال گفت از برائے جان تال اس كے بعد ان سے كہا اين روح (كى تفرى كى كے ليے ب آج كى رات سب ميدان ميں سو باؤ یا محش دادند که خدمت تلیم کر تو خوابی یک مه انیجا ساتیتم انہوں نے جواب ویا کہ ہم اطاعت کرینگے اگر آپ جابیں گے ہم ایک مبینہ تک یہاں رہیں گ باز کشتن فرعون از میدان بشهر شادمال از تفریق مل ہونے کی رات میں نی امرائیل کو ان کی عورتوں سے جدا رکر ویتے پر

! شوی -اُسریوں کا بینل اس لیے ہوا کہ وونماز نہ پڑھتے تھے۔ واتی اللہ ۔موذن ۔ مرکار ۔ بینی وی مغل ۔ یا تک درویٹاں ۔عذاب الٰہی ہے جات کا با عث اس کرے موز ن کی بکار کو تبول کرنا ہے اس الرح نقیروں اور متنا بوں کی صدار توجہ کرنا بھی ہے میتال فر بی میلہ کر۔

از کردایاں ۔ انہی دنیادار فقیروں میں کوئی صاحب دل بھی ہوگا ابنداسب کی خدمت کرو۔ کمبر پاسٹکہا۔ دریا کی تہدیس سکریز ہے بھی ہوتے میں اور پھر بھی۔

٣٠ - لله - بكاه الله - باد ل - اسرائيلول كے جمع موسے كے بعد فرعون في ان كواپناديد اركرايا - قباد \_ نوشيروال كے باب ادرايك كياني بادشاه كانام بي مجم بربر سندباه شاه کوکها بان اکار بان تال یک نی تفریح طبع به مدر ماه کامخفف به

بنی اسرائیل از زنانِ شاں ور شب حمل فرعون کا میدان سے شہر کی جانب خوشی خوشی واپُس ہوتا شاؤگیا۔ باز آید شادیال کا مشال حمل ست و دورند

جانب خوشی خوشی دائی هوتا
کا مشبال حمل ست و دورند از زنال
کاآن کارات مل قرار پانا ہے اورده (مرد) مورون ہے در ہیں
ہم بشہر آمد قرین صحبتش
ده بھی اس کے ساتھ شہر میں دائیں لوٹا
ہیں مرو سوئے زن اے مردِ تکو
اے بھلے انبان! بیوی کی جانب نہ جاتا
ہیں تو تیری مرضی کے سوا کچے سوچتا بی نہیں ہوں
میں تو تیری مرضی کے سوا کچے سوچتا بی نہیں ہوں
لیک مر فرعون رادل بود و جال کی ساخی خوف جان تھا
انچہ خوف جان کا دل و جان تھا
لیک خود آل عبد خرائی حال کند
لیک خود آل عبد خرائی حال او

کے خیال میں بھی کہاں تھی الی تقدیر جیسی کہ عاد اور شود کی جمع آمدن عمران ممادیہ مادیہ السلام جمع آمدن عمران ممادیہ موسی علیہ السلام و حاملہ شدن مادیہ موسی علیہ السلام عمران کا موسی علیہ السلام کی ماں کے ساتھ مجامعت کرنا اور موسی علیہ السلام کی ماں کا حاملہ ہو جانا

نیم شب آمر بہ پیشش خفتہ جفت آدی رات کو اس سوئے ہوئے کے پاس بیوی آگئ بر جہانیدش نر خواب اندر شبش اس کو رات میں نیند سے بیدار کر دیا ہوسہ باراں کرد از لب بر لبش اس کے لبوں بر بوسہ کی بارش کردی کی بارش کردی کا سے کہارش کردی کی بارش کردی کی کارش کردی کی کارش کردی

فرعون کا میدان سے شہر کی شه شیانگه باز آمد شادمال بادشاہ خوشی خوشی رات کو واپس لوٹا خاركش عمرال بداندر ي خدمتش اس کا خزائجی عمران اس کی خدمت عمل تھا گفت اے عمرال بریں در خسب تو اس نے کہا اے عمران! تو بھی ای دروازے پر سو جا گفت سیم ہم بریں درگاہِ تو اس نے کہا میں بھی تیرے در پر سو جاؤل گا بود عمرال جم زِ اسرائیلیال عمران بھی اسرائیلیوں میں ہے تھا کے مگال بردے کہ او عصال کند وہ (فرعون) کیسے گمان کرتا کہوہ (عمران) نافر مانی کرے گا اليمن از عمرال بدو افعال او وہ (فرعون) عمران اور اس کے کاموں سے مطمئن تھا خود کا در خاطرِ فرعون بود خود فرعول کے خیال میں بھی کہاں تھی

شه برفت و او بر آل درگاه خفت بادشاه چلا گیا ادر ده (عمران) ای درگاه بر سو گیا زن برو افغاد بوسید آل کبش بیوی ای بیش بیوی ای بیش بیوی ای بید خوش گشت بیدار او و زن را دید خوش ده بیدار او و زن را دید خوش ده بیدار بو گیا ادر حسین بیوی کو دیکھا

شه شبا تک۔ بادشاہ تمام : مرائیلیوں کومیدان میں سلا کر بہت مسرت ہے واپس آیا اور یہ کہدر ہاتھا کہ برے ملک کوزیر وزیر کرنے والے بچہ کا آج رات عمل قرار بانا تھا تو اب جبکدا سرائیلی مردمورتوں ہے جدا بیں عمل نہ قرار با سکے گا۔ خاز ن خزا نجی عمران حضرت موی علیہ السلام بے والد جو اسرائیلی تنے قریں۔ ساتھی۔ یہ یں در لیعن فرمون کا دروازہ۔ زن بیوی۔

د آبود و جال ۔ یعنی مران سے فرعون کو بہت زیاد و تعلق تھا۔عصیان ۔ نافر مانی۔ انچے۔ لیعنی اپنی بیوی ہے محبت فرعون کی جان ادر سلطنت کی بریادی کا سب ہوگا۔۔

آیں چیں۔فرون کو ریفیال ندتھا کہ اس کی تقدیر میں بھی وی تبای اور بربادی ہے جوقوم عادادر شمود کے لیے مقدرتھی۔جفت۔ بعنی عمران کی بیوی۔ خوتر ارخوبصورت کیٹر، بیعنی بوی کے ہونٹ۔

گفت از شوق و قضائے ایزدی اک نے کہا محبت اور اللہ کے علم ہے بر نیام<sup>ل</sup> با خود آل دم در نبرد اس وقت مقابلہ میں اینے آپ سے نہ جیت سکا يس بگفت اے زن نہ ايس كاريست خركو پھر کہا، اے بیوی! یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے آتنے از شاہ و ملکش کیں کئے الي آگ جو بادشاه اوراس كى سلطنت سے بدله فينے والى ب حق شبه شطری و مادر برد و مات الله (تعالی) شاو شطرنج ب اور ہم بار جیت میں ہیں آل مدال از ما مکن برما قسوس ہماری جانب سے نہ سمجھ ہم پر انسوں نہ کر مست شد این دم که تشتم هفت تو ال وقت موجود ہو گئی جبکہ میں نے بچھ سے صحبت کی

گفت عمرال این زمال چول آمدی عمران نے کہا تو اس وقت کیوں آئی؟ در کشیدش در کنار از مهر مرو مرد نے محبت سے اس کے پہلو کو دیا لیا جفت شد با او امانت را سیرد اک کے ساتھ صحبت کی اور امانت سیرد کر دی آبے پر سنگ زد زاد آتنے لوہ پھر سے عرایا، آگ بیدا ہو گئی من چو ابرم تو زمین موسی نبات میں ابر کی طرح ہوں تو زمین اور موی علیہ السلام پودا ہے مات و بروع از شاہ می دال اے عروس اے بیوی! ہار اور جیت شاہ کی جانب ہے سمجھ أنجيه ايل فرعون مي ترسيد ازُو وہ چیز جس سے فرعون ڈر رہا تھا

وصیت کردن عمران جفت را بعد از مجامعت که مرا ندیده باشی صحبت کے بعد عمران کا بیوی کو نقیحت کرنا کہ میرے پاک نہ آنا

پھے نہ کھولنا، اس بارے میں دم نہ مارنا تاکہ تھے پر اور بھے پر سیزوں عم نہ توٹ پڑی چوں علامتها رسد الاے تازیس اے تازین، جب علائیں (سانے) آئین گ می رسید از خلق و می شد برجوا لوگوں کے آئے اور فضا اہم اطلے گے یا برہنہ کایں چہ غلغکہاست مال شکے یاؤں کہ ہاں یہ شور و غل کیما ہے؟ كربهيش مي رمد رجني و ذيو. كم اس كے در سے جن اور بھوت بھاگ رہے ہيں

والمكر دال اللي ترينها وم مزن تا نيايد برمن و أنوصد الرن عاقبت پيدا شود آثارِ اي انجام کار اک کے آٹار ظاہر ہوں گے در زمال از سوئے میدال تعربا ای وقت میدان سے بہت سے نعرے شاه ازال هیبت برول جست آل زمال شاہ نورا ای خون سے باہر آیا از سوئے میدال چہ بانگ ست وغریو میدان کی جانب سے کیا آواز اور شور ہے؟

<sup>!</sup> برنیامه مینی ممران این او پر قابونه پاسکے اور بیوی کے ساتھ جمہستر ہو مکئے ۔ امانت مینی حضرت موی علیه السلام کاحمل ۔ این کار یعنی حضرت موی علیہ السلام ہے ساملہ ہو میانا۔ آئے۔ یعنی حضرت مویٰ کی پیدائش جوفر مون کی تبائی کا سبب ہوگی۔ کیس کش۔ بدلہ لینے والا۔

یرد مشارخ کو د بازی جس میں شاہ کے ملادہ مبرے بٹ جا کیں سیآ دھی مات ہوتی ہے۔ مات مطرخ کی دہ بازی جس میں شاہ کر قبار ہو

ا به مجامعت بمبستری زیمها بینی اینااور میر اجمهستر مونار آثارای بینی مل کاعلامتیں ۔ ورز ماں یا بینی مران کی مجامعت کے بعد ۔

قوم اسرائیلیانند از تو شاد ایرائیلی قوم آپ ہے بہت خوش ہے رفض می آرند و کفها می زنند اج رہے ہیں اور تالیاں بچا رہے ہیں بانگ و غربو و غوغا

غل اور غوغا ہے ڈرہا

وجم و اندیشه مَرا پُر کردو نیک وہم و گمان مجھ میں پہت بھر گیا ہے از عم و اندوه حم پير کرد عم اور کروے فکر سے مجھے بوڑھا کر رے ہیں جمله شب او جميحو حامل وفت زه تمام رات وہ بچہ جننے کے وقت حاملہ عورت کی طرح رہا سخت از جا بُردہ است ایں نعرہا ان نعروں نے بہت بے چین کر دیا ہے باز گوید اختلاطِ جفت را بیوی ہے کمنے کے بارے میں کہنا تأكه شد استارهٔ مویٰ " يديد بيها تنك كه (حضرت) موي عليه السلام كاستاره طلوع ببوركميا عِم او بر چرخ گردد معجم اس کا ستارہ آساں پر طلوع ہو جاتا ہے

کوري فرعون و مکر و جاره اش فرعون اور اس کے کر و تدبیر کے خلاف واقف آل علغل و آل بانگ شو اس شور اور آواز کے بارے میں دریافت کر - گفت عمرال<sup>!</sup> شاهِ ما را عمریادِ عمران نے کہا ہمارے بادشاہ کی عمر دراز ہو از عطائے شاہ شادی می کنند بادشاہ کی سخش سے خوشی منا رہے ہیں ترسيدنِ فرعون از فرعون کا شور اور

. گفت یاشد کای بود اما و لیک اس نے کہا ہو سکتا ہے کہ یہ ہو، لیکن ایں صدا حالِ مرا تغییبر کرد اس آواز نے میری حالت غیر کر دی ہے پیش می آمر سپس می رفت شه بادشاه آگے آتا پھر وابس ہو جاتا ہر زمال می گفت اے عمرال مرا ہر لحہ کہتا، اے عران! مجھے زہرہ نے عمران مسکیس را کہ تا عمران پیچارے کا دل گردہ نہ تھا کہ چول زن عمران عمران در خزید جب عمران کی بیوی عمران ہے چپٹی پیمبر کاندر آید در رخم یر سیمبر جو رقم (مادر) میں آتا ہے پیدا شدنِ ستارهٔ موی علیه السلام بر آسان و غریومنجمان در میدان (حضرت) موی علیه السلام کے ستار ہے کا آسان بر نمودار ہونا اور میدان میں نجومیوں کا شوروغل

ير فلك پيدا شد آل إستاره اش آسان بر النا (موى عليه السلام) كاستاره نمودار موا روز شد تفتش کہ اے عمراں برو دن ہوا (فرعون نے)اس (عمران) ہے کہاا ہے عمران جا

گفت عمرال مران نے فرمون کومطمئن کرنے کے لیے کہا کہ امرائیلی آپ کی عطامے خوش ہوکرناج گارہے ہیں۔ گفت فرمون نے عمران سے کہا كربوسكا بكرشورك وى وجربوجوتوني نتائي ليكن مير رول من توبهت انديشے پيدا بوضح بيں۔ بيش آمد - بادشاه فكر من تمام رات اندر باہر آتا

، زہرہ۔عمران کی ہے ہمت تو نہ تھی کہ شوروغل کا اصل سبب جو کہ حضرت موکی علیہ السلام کا حمل قراریانا تھا دہ بتارچوں زین عمران بے بيوى سے مبسترى كى تھى نور احضرت موى عليدالسلام كاستار و آسان برِنمود ار ہوكيا تھا۔

ا بریمبر - جب بھی کوئی نبی مال کے بیث میں بوا ہے اس کا ستارہ آسان پر نمودار ہوا ہے ۔کوری ۔ اندھا پن لینی مقدد کے فلاف ۔ واقف باخر ۔

اي چه غلغل بود شاېنشه نخفت یہ کیما شور تھا کہ بادشاہ نہ سو سکا ہمچو اصحابِ عزا بر فرق خاک ماتم كرنے والوں كى طرح سرير خاك (ۋالے ہوئے) بد کرفته از فغان و سازِ شال چلانے سے رُندھ کئ اور ساز (مطرب) خاموش تھے خاک بر سر کرد پر خوں دیدگاں سر پر خاک ڈالے ہوئے، آئکھیں پر خون بد نشانی می وبد منحوس سال منحوں سال یری علامت دکھا رہا ہے کرد ما را دستِ تقدیرش اسیر مميں أس (اللہ) كے رست قدرت نے قيدى بنا ليا وحمّن شه بهست گشت و چیره شد بادشاه کا دشمن ببدا ہو گیا اور عالب آ گیا آسان کی بییتانی پر ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر آسان کی بییتانی پر ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر ما ستاره بار تشتیم ازبکا ہم نے رو رو کر متارے (آنبو) برمائے دست بر سر می بزد کاه اَلْفِرَاق<sup>ع</sup> سر پیٹ رہا تھا کہ بائے "الفراق" رفت چول د بوانگال بے عقل و ہش و بوانول کی طرح بے عقل و حواس واپس ہو گیا كفتهائ بس تحشن برجمع خواند بھے کو بہت سخت یا تیں کہیں نَرُدمائے بازگونہ باخت کو اس نے النی حال چلی

راند عمرال جانب میدان و گفت عمران نے میدان کی جانب سواری ہائلی اور کہا ہر سمجم سُر برہنہ جامہ جاک ہر بجوی نظے مر، کیڑے کھٹے ہوئے بميحو اصحاب عزا آوازِ شال ماتم کرنے والوں کی طرح ان کی آواز ریش و مو برکنده رو بدریدگال ڈاڑھی اور بال اکھاڑے ہوئے منہ نویے ہوئے گفت خبر ست اینچه آشوب ست و حال ال (عمران) نے کہا خیر ہے، بیکیا کہرام اور حال ہے؟ عذر آوردند و گفتند اے امیر انہوں نے معذرت کی اور کیا اے امیر! این همه کردیم و دولت تیره شد ہم نے بیسب کھ کیا اور (اقبال) دولت تاریک ہو گیا' شب استاره آل بسر آمد عیال کوری ما بر جبین آسال رات ای بچه کا ستاره نمودار ہو گیا زد ستاره آل پیمبر بر سا اس سینمبر کا ستارہ آسان پر نمودار ہوا بادل خوش شاد عمران وز نفاق عمران خوش ولی کے ساتھے نفاق سے کرد عمرال خولیش پُر مستم و تُرش عمران نے اینے آپ کو ترش زو اور غضبناک بنایا خویشتن را اجمی کرد و براند ایخ آپ کو نادال برنایا اور چل دیا خویشتن را ترش و عمکیں ساخت او اس نے اپنے آپ کو ترش رو اور ممکین بنایا

ا المتعمران عمران نے میدان میں جا کر منحوں سے شور وغل کا سبب دریا فٹ کیا۔ عزا۔ ماتم ہوگ میں لوگ کیڑے بچاڑتے ہیں ہر پر خاک ڈالتے نیں اور چنے و پکارے ان کی آوازیں بیٹے جاتی ہیں۔ آ شوب فتنہ پر بیٹانی۔ کرو مارا۔ بعن ہمیں قدرت نے عاجز کردیااور ہم برکہ کی بیدائش کونہ روک ستکے اور برکہ و جود میں آئسمیا۔

ع شب رات کو بچد کی پیدائش کامتار و نمودار بو کمیا ہے۔ کوری ماری منشاء کے خلاف ستار وبار یعن ہم آنسووں کے ستارے کرار ہے ہیں۔ بكارونا - بادل فق عران بيركى پيدائش يخش تفييكن بظاهرتم كا ظهاد كرد بيسته

از خیانت وز طمع نشکیفتید خیانت اور لائج ہے باز نہ آئے آبروئے شاہِ ما را ریختید تم " نے عارے بادشاہ کی آبروریزی کی شاه را ما فارغ آريم از غمال (كر) ہم بادشاہ كوغم سے فارغ كر ديں كے شد بر فرعون و بر خواندش تمام فرعون کے ماس عمیا اور اس کو سب قصہ سالما خواند ایشال را زِ حشم آل رُو تباه ان کو اس رو تاہ نے عصہ سے بلایا من بر آویزم شا را بے امال میں تمہیں معافی کے بغیر (سولی) پر لٹکا دوں گا مالها بادشمنان در باطليم مال کو دشمنوں پر خرچ کر ڈالا دور ماندند از ملاقات زنال بیولوں کی ملاقات سے دور رہے این بود باری و افعال کرام (کیا) یہ دوئی اور شریفوں کے کام ہوتے ہیں مملکتها را مسلم می خوربید بوری سلطنت کھائے جاتے ہو فهم گرد آرید و گردیدم معیں سمجھ کو کام میں لاؤ کے اور میرے مددگار بنو کے طبل خوارانید و مکارید و شوم تم پینو، اور مکار اور بدبخت ِ ہو كوش و بيني و لبال تال برخمنم تمہارے کان اور ناک اور ہونٹ اکھاڑ دول گا من شارا ہیزم آتش کنم میں شہبیں آگ کا ایندھن بنا دوں گا

كفت شال شاه مرا بفريفتيد بولا، تم نے میرے بادثاہ کو فریسے دیا سوئے میدال شاہ را اللیختید تم بادشاہ کو میدان میں لے آئے . دست بر سینه، نهاوید از ضمال ذمہ داری کے لیے تم نے سینہ پر ہاتھ رکھا عاقبت زَربا تلف شد كار خام آخرکار روپیے برباد ہوا، کام ادھورا (رہا) چوں شنیر از عصه روکیش شد سیاه جب اس نے سا غصہ سے اس کا منہ کالا پڑ گیا گفت ایثال ایا که بین اے خاتال (شاہ نے) ان (مجمول) سے کہا کہ ہاں اے خاسو! خویش را در مضحکه انداعتیم ہم نے اپنی نداق اڑواکی تاکہ امشب جملہ اسرائیلیاں حیٰ کہ آج کی رات امرایکی مال رفت و آبرو و کار خام مال اور آیرو ختم ہوئی اور کام اوھورا (رم) سالها ادرار<sup>ع</sup> و خلعت می بُریدِ تم سالوں سے عطایا اور خلعت کیے جاتے ہو از برائے آنکہ در روز چیس ای کیے کہ اس طرح کے دن رائے. تال ایں بود و فرہنگ و نجوم تہاری تدبیر اور علم اور نجوم ہے تھا مَرِ شَارا ہر دَرم آئش زمّ میں تمہارے عرب کر دوں گا، بھوتک دوں گا عيشِ رفت باشا ناخوش لنم میں تمہارے پہلے عیش کو بدمزہ کر دوں گا

ل المنت شال عمران في مجمول سے عصر من كهاتم في بادشاه كوذليل كيا، جھو في وعدے كادر مال و دولت برباد كرايا۔ شد برفر عول فرعون كے باس آ

کرتمام صورت حال بیان کردی\_

لے کنت کین اوشاہ نے آئیں بھائی مرائکانے کی دھمکی دی۔ مالہا۔ جو مال بن اسرائیل میں تقتیم کردیا تھا۔ تاکہ۔ اسرائیلیوں کو بیویوں سے بھی علیحدہ رکھا بجربهى تم مقعد من كام اب نه وير

ع ادرآر مسكسل بخشي كرنام معين مددكار فربتك عمل واوب الغت كى كتاب طبل خوار بيؤم

گرکے کرت زما چربید دیو اگر ایک مرتبہ شیطان ہم پر عالب آ گیا وہم حرال زانچہ ماہا کردہ ایم جو کھے ہم نے کیا ہے، اس پر عقل حیران ہے نطفه الل برجست و رحم اندر خزید اس کا نطفہ کودا اور رحم میں تھس گیا مانگہداریم اے شاہِ قباد اب شہنشاہ! ہم حفاظت کریں گے تأنگردد فوت و نجید این قضا تاكه وه في كرنه نظے اور بيہ قضا ظاہر نہ ہو اے غلام رائے تو افکار و ہش اے وہ! کہ عقلیں اور ہوش تیری راہ کے غلام ہیں تا پررو تیرِ عکم خصم دوز تاكه وتمن كو زمني كرنے والا قضا كاتير نه ركل جائے خوان خود ریزد بلابا را خرد انا خون کرتا ہے، مصیبتیں خریرتا ہے سرنگول کید زخون خود خورد اوتدها گرتا ہے اور اپنا خون میں ہے شوں کردو سر زئر کے برزند یجر بن جاتی ہے، موت سے ظراتی ہے سبلتان ورکیش خود بر می کند این موجیس اور زازهی اکھاڑتا ہے خواندنِ فرعون زنانِ بن اسرائیل را که نوزائیه بودند

سجده با کردند و گفتند اے خدیوا انہوں نے تحدے کے اور کہا اے شہنشاہ! سالها دفع بلابا كرده أيم ہم نے سالول مصیبتیں ٹالی ہیں فوت شد از ما و حملش<sup>ع</sup> شدیدید وہ ہمارے قابو سے نکل گیا اور اس کا حمل تمودار ہو گیا ليك استغفارِ اين روزِ ولاو لیکن اس کی معافی کے لیے ولادت کے دن کی روزِ ميلادش رصد بنديم ما اس کی بیدائش کے ون ہم رصد بندی کریں گے گر<sup>ع</sup> نداریم این نگه مارا بلش اگر ہم اس کی تکہداشت نہ کریں تو ہمیں مار ڈالتا تابه نه مه می شمرد او روز روز وه نو مهينے تک ايک ايک ون گنا رہا چوں مکاں ہر لا مکاں حملہ برد جب مکان (والا) نامکان پر تملہ کرتا ہے بر قضا ہر کو شیخوں آورد قضا (خداوندی) پر جو شبخون مارتا . ہے چول زمیں با آساں محصمی کند جب زیمن آسان ہے دیمنی کرے عش با نقاش چوں پنجه زند فقش نقاش کا مقابلہ کرتا ہے

سوئے میدال یہ نکر خدیو۔ آقا، خداد کرے۔ مرتبدہ باری۔ چربید۔ غالب آگیا۔ وہم یعن ایسے کارماے کے جن پر متل جران ہے۔

مملق - یعن معزمت موی علیه السلام کامل - استغفار - یعن اس غلطی کی مکافات ام موی علیه السلام کی ولاوت کے دن کریں ہے ۔ قباد ۔ ایک کیانی بادشاہ کا نام ہے اور ہر بناے بادشاہ کو قباد کہہ دیا جاتا ہے۔ رصد۔ انتظار، وہ عمل جو کسی باند جکہ پر کیا جاتا ہے جس پر بنم بیٹھ کرستاروں کی کروش کے احوال معلوم كرتے بيں بعن ہم رمدگاہ ميں بيٹه كراس كايوم ولا دست معلوم كريں مے۔

س حریعی اگر ہم وادت کے وقت اس بچد کا تد ادک نہ کرسکس تو ہمیں قل کراد بنا۔ نہ مدنو مینے جوشل کی مدت ہے۔ تیر تھم مینی موکی علیدانسلام کی واادت جوجاتی کا سبب ہے۔مکان ۔ یعن کلوق ۔ لامکان ۔ یعن الله تعالی ۔ نصاب تصاب خداد عری کامقابلہ کرنے والا 3 کیل ہوتا ہے۔ چول زمیں ۔ تضائے خداد مدی کا مقابلہ کرنے والے کی مثال ہے وزین آسان سے وشمنی مول لے گی تو خود کو تباہ کرے کی میتی ۔ اگر تلوق خالق سے نزاع كرية خوركلوق كابربادي

فرعون کا بن اسرائیل کی ان عورتوں کو مکاری ہے میدان کی طرف بلانا جن کے حال میں بیجے ہوئے ہوں

سوئے میدان و منادی کرد سخت میدان کی جانب اور سخت اعلان کر دیا کاے زنال از دہر می یابید بہر کہ اے عورتو! زبانے سے حصہ حاصل کر لو تاز داد و بخششم شادال شوید تا کہ تم میری عطا اور بخشش ہے خوش ہو خلعت و برکس از لینال زر کشیر شاہی جوڑا ادر ان میں ہے ہر مخص نے رویب حاصل کیا تا بیابد ہرکے چیزیکہ خواست تا کہ ہر عورت وہ بائے جو اس کی خواہش ہے كودكان را جم كلاهِ زَر نهند بچوں کو سنہری ٹولی بہنائیں گے منجها گیرد زِمَن نے شک یقیں یقینا بلا شک مجھ سے فرانے حاصل کر لے گی شادمان تا تحيمهُ شهر آمدند خوشی خوش یہاں تک کہ بارشاہ کے خیمہ کے باس آ تنکیں سوئے میدان غافل از دستان عظم قیر میدان کی جانب، ظلم کے نکر سے غافل ہو کر ہر جہ بود آل نر<sup>ع</sup> زمادر بستدند جو لڑکا تھا اس کو مال سے لے لیا تانزاید خصم و نفزاید خباط تأكه وتمن بيدا نه بو اور ديواكل نه بوه

بعدِ نه مه مشه برول آورد تخت نو مہینے کے بعد بادشاہ نے تخت باہر نکالا بارِ دیگر شد مُنادی سوئے شہر ودبارہ شہر کی جانب اعلان کرنے والا روانہ ہوا کاے زنال یا طفلگال میدال روید كه اے عورتو! بچول كو لے كر ميدان ميں پہنچو! آنچنا نکه یار مردال را رسید جس طرح کہ یارسال مردوں کو ملا بیں زناں امسال اقبال<sup>ع</sup> شاسِت آگاہ! عورتو اس سال تمہارا نصیب ہے مرزنال را خلعت و طبیت و بند عورتول کو جوڑا اور زبور دیں گے ہر کہ او ایں ماہ زائدست ہیں آگاہ! جس نے اس مال بجہ جنا ہے آل زنال یا طفلگال بیرول شدند اس وقت بچول کے ساتھ وہ باہر نکل آئیں ہر زَنے نوزادہ بیروں شد زشہر ہر نے بچہ والی عورت شہر سے باہر تکل آئی چول زنال جمله بدو کرد آمدند جب سب عورتیں ای کے گرد آ گئیں ئر پُریدندش کہ لیست احتیاط اس کا سر تلم کر دیا، کہ یہ احتیاط ہے بوجود آمدن موی علیه السلام و آمدن عوانال بخانه عمران و وی آمدن بمادر موی علیه السلام که در تنور

بعد ندمه الین جبکه متوقع ولا دت کازمانه گزر کمیا - و ہر رزمانه بهر رحمه رتاز داد \_منادی کرنے والے ، بادشاہ کے اس قول کا اعلان کر د ہے تھے۔ یار۔ *گذشتہ*۔

اقبال کین بیرال عورتوں کی نصیبہ وری کا سال ہے۔ طلبت نے نیور ہر کہ اُور یعنی جس عورت کے اس مہینہ بچے ہواہے اس کو بہت بچھ ملے گا۔ خیمہ۔ لعن وه شای خیمه جس میں تخت بچها بواتھا۔ دستال کرنینی اس بہانہ کے آل کرنے کا ارادہ۔

... با آل نربین لوزائیده بچوں میں سے لڑکوں کو لے لیا ہڑ کیوں کوچیوڑ دیا۔ خباط۔ دیوانگی مینی امرائیلیوں میں جوجوش وخروش حضرت موی علیہ السلام کے مال کے بیث میں آجائے سے بیدا ہواہاں میں اور اضافہ نہ ہو عوان سیاجی ۔ نبود یچونکہ بچرکو تنور میں ڈالا کیا تھا۔

حضرت موی علیہ المثلام کا بیدا ہوتا اور سیاہیوں کا عمران کے گھر پینچا آتشش اندازد که من او دا نگاه دارم اور حفرت موی علیه السلام کی مال کے باس دی آنا کہ ان کو آگ کے تنور میں ڈال دے كيونكه : مين اس كي حقاظت كرون كا

دامن اندر چير زال آشوب زود اس نے اس فتہ سے جلد دامن سے لا بعد ازال دستال کر آل سگ بازنال کرد دیگر بین چه آوردال زمان کیا، پیمر دکھے اس نے اس وقت کیا کیا بهر جاسوی فرستاد آل دعا ال المجسم) وعافے جاسوی کے لیے روانہ کر دیا نامد او میدال که در وجم ع و شکیست جومیدان من بیس آیا کیونکہ(اس کی مال)وہم اور شک میں ہے کورُ کے دارد و لیکن پُر فنے ست جس کے ایک بچہ ہے لیکن (وہ عورت) بردی جالاک ہے. در تنور انداخت از امرِ خدا خدا کے تھم ہے؛ تنور میں ڈال دیا کہ زنسل جیل ملیل ست ایں پر كميد بجد (ابراجيم) خليل (الشعليداللام) كانسل \_ ي تا نگهداریمش اندر نار و دود تاکہ آگ اور دھوئیں میں میں اس کی حفاظت کرول لَا تَكُونَ النَّارُ حَزًّا شَارِدًا آگ گرم اور سرکش نه ہو گی بر تنِ مویٰ " تکرد آتش ارژ آگ نے مول علیہ السلام کے جسم پر اثر نہ کیا م الله طفلے اندرال خانہ نبود اس محمر میں کوئی بیے نہ تھا

خود زن عمرال که موی ٔ زاده بود عمران کی بیوی جس نے موی علیہ السلام کو جنا تھا اس کے بعد وہ مراجو اس کتے نے عورتوں ہے آل زنانِ قابله، در خانها دائيون مي دائيون مي غمز کردندش که الیخیا کودکیست انہوں نے اس کو اشارہ کر دیا کہ یہاں ایک بچہ ہے اندریں کوچہ کے زیبا ذینے ست اک گلی میں ایک خوبصورت عورت ہے لیل عوانال آمدند او طفل را تو سای پی گئے، اس نے بیے کو وحی آمد سوئے زن از دادکر عورت کے یاس اللہ تعالیٰ کی جانب ہے وی آئی در تنور انداز موی سرا تو زود تو موی علیہ السلام کو فورا تنور میں ڈال وے عصمتِ يَا نَارُ<sup>٣</sup> كُونِي بَارِدُا "اے آگ تو شندی ہو جا" کی مفاظلت کی مجہ کے زن بوحی انداخت او را در شرر عورت نے وی کی وجہ سے اس کوا تگاروں میں بھینک دیا لیس عوانال خانه را جستند زود سیابیوں لئے نورا کمر کی تلاشی لی

ا. آشوب نتنه مین و فتنه جوفرمون نے بچوں کے آل کا پیدا کیا تھا۔ دستال کر سک مین نرمون ۔ قابلہ۔ بچہ جنانے والی مورت ۔ آل دعا۔ لیمی فرمون ا تَزِيهِ جَنَّى لِيهَا وَالثَّارُ وَكُرِيارِ

ا بار بال آیت کا ظامہ ہے جس میں آئے کو تھم دیا حمیا تھا کہ وہ ایراہیم علیہ السلام کے لیے شنڈی اور سلامتی کا ذریعہ بن جائے۔ شارد۔ سرکش۔ شردہ يعى تنور كا الارك منود في فكريك وتنور من دالاحميا تعام

دروہم ۔ لین اس کو شک ہو کیا ہے کہ بچوں کو بلا کر فرعون کوئی خرالی پیدا کرے گا۔ زیباز نے لیعن عمران کی بیوی۔ پڑنے۔ چوتکہ اس نے بچوں کو احتیاطامیدان مین بیر بیجاتها کرزنس دهزرت ابراہیم علیدالسلامی آم کوشندااور سلامتی کا ذریعہ بنادیا عمیا تعالبداان کی نسل کے اس برکوای عم آ ک سے نجات دے کا جائے گی جس کے ذرید معزمت ایراتیم علیالسلام کودی می تھی۔

وہ سارے سپائی واپس لوٹے تاکہ فورا مویٰ علیہ السلام کو علاق کو علاق کو علاق کو علاق کو علاق کو علاق کا میاز وی آمدن بماور مویٰ علیہ السلام کہ در آبش فکن اکھیٹھ فی الکیم کے معربت مویٰ علیہ السلام کی اس مجروی آنا کہ بس کو پانی میں ڈال دے اس کو ذریا میں ڈال دیے کا سے معربت مویٰ علیہ السلام کی مال کے پاس مجروی آنا کہ بس کو پانی میں ڈال دیے کا سے در آس کو ذریا میں ڈال دیے کا سے معربت مویٰ علیہ السلام کی مال کے پاس مجروی آنا کہ بس کو پانی میں ڈال دیے اس کو ذریا میں ڈال دیے کا سے معربت مویٰ علیہ السلام کی مال کے پاس مجروی آنا کہ بس کو پانی میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیا ہے کہ در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال دیے کا سے در آس کو دریا میں ڈال کو دریا میں ڈال دیے کا سے دریا میں دریا میں

روی در امیددار و موسن امبید رکھ اور پریشان ت اور من ورا با تو رسانم رو سفید میں عرت سے اے تیرے یاں پہنچا دول گا كار را بكذاشت با نِعُمُ الْوَكِيْلُ معاملہ بہترین وکیل کے سپرو کر ویا جمله پیجیدند هم در ساق و پاش سب اس کی پیدلی اور پیروں میں لیٹ کئے حصم باندر صدرِ خانه در درون (اور) دشمن عظم مكان، شمل در برده (موجود تقا) از حیل آل کور حیثم دور بین تربیرون سے، وہ دورینن، اندھا عمر شابان جهال دا خورده بود جو دنیا کے بادشاہوں کے مرکو تو نگل گیا تھا ہم قُدا ہم مکر او را در کشید جس نے اس کو اور اس کے کر کو نگل لیا

باز وی آمه که در آبش قلن پھر وہی آئی اس کو یانی میں ڈال دے در قلن در نیکش<sup>ع</sup> و کن اعتمید اس کو نیل میں بھینک وے اور بھروسہ کر مادرش انداخت اندر رود سل ماں نے اس کو دریائے نیل میں ڈال دیا ایں محن یایاں ندارو مکرہاش اس بات کی انتہا نہیں ہے اور اس کے کمر صد ہزاراں طفل می کشت از برول وہ یاہر لاکھوں بچوں کو قتل کر رہا تھا از جنول می کشت ہر جابد جنیں جس جگه کولی بید کا بچه مونا اسکو باگل بن سے مار ڈالٹا ا ژوم مید مکر فرعون عنود سرکش فرعون کا تحر اڑوہا تھا لیک ازال فرعول ترے جمہید کیکن اس فرعون سے بالاتر بیدا ہو گیا

یس عواناں بے مراد آل سو شدند

سابی تاکام واپس ہو گئے

یا عوانان ماجرا برداشتند

ساہیوں سے قصہ چھیڑا

کاے عوانال باز گردید آل طرف

ك الم سياتيو! ال طرف يجر جاة

بإن تشتند آل عوانال جملكال

غماز \_ چنل خور غرف عرف كى جمع ب كوهرى ، بالاخاند ورآبش ليعن موى عليه السلام كودريات نشل كى بانى من دال د ...

وليلش ونيلش ونيل معر كامشهور درياب روسفيد با آبروتم الوكيل الله تعالى اليسخن يعن الله كرم ورحمت كى بالتن -

سی مقتم ۔ بعن حضرت موی علیہ السلام۔ خانہ ۔ بعن فرعون کا گفر ۔ کورچیم ۔ اعرصالیعنی خدا کی قدرت کے معالمے میں۔ دور بین ۔ بعن دنیا داری کے عمرہ فریب میں ۔ فرعون تر ۔ فرعون سے بالاتر حضرت موٹی علیہ السلام جنہوں نے فرعون ادراس کی سلطنت کوتباہ کردیا۔

ایل بخورد آل را بتوقیق خدا اس نے اس کو اللہ (تعالیٰ) کی توقیق سے نگل لیا تا بر يزدال كر إلَيْهِ الْمُنْتَهٰي ظدا تک، کیونکہ ای پر انتا ہے جملہ دریاہا چو جوئے پیش آں ارے دریا اس کے مانے نہر جے ہیں ييشِ إلَّا الله آنها جمله لاست الأ الله كے بالمقابل وہ معدوم ہيں محو شد وَاللَّهُ اَعَلَمُ بِالرَّشَاد نتا ہو گیا اور خدا راست روی کو زیادہ جانا ہے لیک اژ درہات محبوب چہ است لیکن تیرے ازدہے کویں میں قید ہیں تو برال ُ فرعون بر خوامیش بست تر ال كم فرعون سے دابسة كرنا جا ہا ہے خود نه نقتم صد کے زانہادرست میں نے ان میں سے ایک فیصدی بھی پورایان نہیں کیا ہے ور زدیگر چول فسانه آیدت اوراگردومرے سے متعلق (بیان کریں) تو تھے کہانی معلوم ہوتی ہے دور می اندازدت سخت این قرین يد ماكى تحقي (راو بدايت سے) بہت دور لے جارہا ہے لیک مغلوبی زجهل اے سخت ست اے سخت کائل! تو جہل ہے مغلوب ہے ورنه چول فرعون او شعله زنيست ورنہ فرعون کی (آگ کی) طرح وہ بھڑک رہی ہے

ا تردیا بودی و عصا شد اژدیا ده الروا تها اور الأهي الروا يني وست شد بالائے وست ایں تا کیا ہر طاقت سے بڑھ کر ایک طاقت ہے یہ کہاں تک؟ کال کے دریاست بے غور و کراں كونكه وه ايك بے تقاہ اور بے ساحل وريا ہے حیلها<sup>ع</sup> و جارم گر اژدماست طلے اور تدبیریں اگرچہ اڑدہا (کی طرح) ہوں چول رسيد اينجا بيانم سر نهاد جب ميرا بيان يهال پېنچا سر ركه ديا انچه در فرعون بود اندر توہست جو کیکھ فرعون میں تھا وہ تیرے اندر ہے اے دریع ایں جملہ احوال تو ست ہائے اِنسوں! یہ رسب تیرے احوال ہیں انچه كفتم جملكي احوال تست. جو میکھ میں نے کہا وہ سب تیرے احوال ہیں گرنه توت گویند وحشت زایدت اگر تیرے (احوال) بیان کریں تو تو گھراتا ہے چول خرابت می کند نفسِ لعین ملعون نفس تجھے کتنا برباد کرر رہا ہے این جراحها بمه از نفس تست یہ (برے احوال کے ) سارے زخم تیرے نفس کی وجہ ہے ہیں آتشت را هميزم فرعون نيست تیری (نفسانی خواہشوں کی) آگ کے لیے فرعونی ایند من نہیں ہے

ا ازد ہابود کین فرعون اوراس کا مکرایک اژد ہاتھا۔عصاریعن حضرت موی علیہ السلام کی لائٹی۔وست شدبالاے دست سیخی ہرطافت ہے بالا ایک دوسری طاقت ہوتی جالا ایک دوسری طاقت ہوتی ہے اللہ ایک دوسری طاقت ہوتی ہے اورسب سے بالا خدا کی طاقت ہے۔خدائی طاقت لائحدود سندر ہے دوسری طاقق سے دریا اس کے مقابلہ میں ایک نہر ال

۲ سیآبا۔ ساری دنیاوی تدبیر میں سرف ایک موجود مینی الله تعالیٰ کے سامنے معدوم ہیں۔ اینجا۔ لینی الله کی طاقت کا بیان۔ انچیہ لینی فرمون کی جس قدر
 رک مسلمیں تعمیل وہ ہرانسان کے نفس امارہ میں موجود ہیں۔ ازور ہا۔ لینی نفسانی عیوب ۔ چیہ لینی مجبور کی اور موقع نہ ملنا۔ خودنہ گفتم ۔ جو ہرائیاں میں نے بیان کی ہیں وہ نفس امارہ کی ہرائیوں کا ایک فیصدی ہے اور اس کا بیان بھی کھمل نہیں کیا جار کا ہے۔

ا کر او خودننس انسانی میں جوفر ہوئی خصلتیں ہیں اگر وہ خصلتیں خود کسی انسان کو سنائی جا کمیں تو وہ مگر اجا تا ہے دوسرے کی بیان کی جا کی تو ایک قصہ اور کہانی کے ملور پر سنتا ہے۔ دور یعنی داو ہدایت سے دور ۔ جراحتہا۔ انسان کی ہری خصلتیں۔ زجہل کی انسان اپنی خصلتوں سے جابل اور تاویف ہے جابل اور تا ہے۔ آتشتا۔ ہرانسان کو ہرائی کرنے کا موقع نہیں ملکاورند و ووی کام کرے جوفر تون نے کئے۔

گلخن نفسِ ترا خاشاک نیست ورنه چول فرعون نارِ قاہریست ا تیرے نفس کی آگ کے لیے کوڑا کرکٹ نہیں ہے ورندفرعون (كى آگ) كى طرح قبر دُھانے والى آگ ہے یک حکایت بشنواز تاریخ گو تابری زیں رازِ سر پوشیدہ بو تاریخ کو سے ایک قصہ س لے تاكه ال يوشيده راز كا تحقي علم بو جائ حکایت کی مار گیرے کہ اثروہائے افسردہ را مُردہ بیداشت

و در رسنها بسته و پیجیده به بغداد آورده ال سییرے کا قصہ جس نے تخفرے ہوئے سانیہ کو مردہ سمجھا اور رسیول میں باندھ کر اور لییٹ کر بخداد میں. لے آیا

مار گیرے رفت سوئے کہسار تا بگیرد او بافسونہاش مار تاکہ وہ اینے منتروں سے سانب بکڑ لے آتنكه جويندست يابنده بود جو تلاش كرتا ہے وہ يا ليتا ہے كه طلب درراهِ نيكو رببرست کیونکہ جبتو راستہ کے لیے بہتر راہنما ہے سوئے اُومی غوہ و اُو را می طلب ای کی طرف کھسک اور اسی کو طلب کے بوئے کردن گیر ہر سو بوئے شہ سونگھ کر، ہر جانب سے شاہ کی خوشبو حاصل کر جستن يوست كديد از حد بيش حد سے زیادہ کوسف علیہ السلام کو تلاش کرہ ہر کرف رانیہ شکلِ مستعد مستعد عکل میں، ہر طرف روانہ کرو ہمچو کم کردہ پیر رو سو بسو بیٹے کو محم کر دینے والے کی طرح ہر طرف جاؤ رُوي جانال را بجال جويال شويد محبوب کے چہرے کو (ول و) جان سے تلاش کرو

ایک سپیرا ایک پیاڑ کی جانب گیا گر گرال و گر شتابنده بود خواه ده ست بو یا چست بو در طلب زن دائماً تو بر دو دست تو بميشه جبتي مين دونول باته مصروف ركه لنگ ولوک عن خفته شکل و یے اوب (کو خواہ) کنگڑا اور لولا اور سوتی صورت اور بے ادب ہو که بگفت و که بخاموشی و که مجھی بول کر اور میھی خاموشی ہے اور بھی گفت آل ليعقوب بااولاد خوليش حضرت لیفوب علیہ السلام نے این اولاد سے کہا ہر حس عے خود را دریں جستن بجتہ اک جیتو میں کوشش سے اسیے ہر جس کو كُفت از روح خدا لًا تُياسُوا فرمایا اللہ کی رحمت سے تم مایوس نہ ہو از رو حس ومال پُرسال شويد منہ اک ص کے ذریعہ دریافت کرو

حکایت۔ای حکایت کامتعمد میہ ہے کہ تنس کو اس سپیرے کا اڑ دہا مجھوجو بظاہر مردہ تھا۔افسونہا۔سپیرے کچم منتر پڑھ کر سانپ پکڑتے ہیں۔گر مرال - اكرطلب بينومطلوب ضرور حاصل بنوكا خواه طالب ست بويا جست بوي

لوك \_ كمنول كے بل چلنے والا \_ می غو \_ انسان كوچا ہے الى معقد در يوں كونظر ائدازكر كے طلب ميں لگ جائے \_ كہ بكفت \_ يعنی طلب كرتے ہے جس فقربجي طريق بهول وواختيار كرتار ب

برس لينى يوسف عليه السلام كى تلاش وطلب من است برس كوكام من لاؤر كفت حضرت يعقوب عليه السلام في فرما يا تفالاتئة أمنو امن دوّ ع الله "الله "الله كادتمت سه ما يوس نه بوما" بعني يوسف عليه السلام كى طلب وجنتو مين مي ما يوس نه بونا حسِ د مان قوت كويا كي .

كُونُ را بر جار راهِ آل نبيد کان کو ای کے چوراہے پر لگا دو سوئے آل ہر کاشنائے آل سرید اک راز کا جس سے تم واقف ہو سوئے اصلِ لطف رہ یابی ہے (ال سے) اصل خوبی کی جانب تو بہت راہنمائی حاصل کرے گا جزو را بگذار و برکل دار طرف برو کو چیور اور کل پر نگاه رکھ برگ بے برکی نشان طوبی است بے سامائی کا سامان، طوئی کا نشان ہے وام راحت وائما نے راحی است تکلیف ہیئہ راحت کے لیے جال ہے وز جفائے خلق اتمید وٹ ست محلوق کے ظلم سے وفا کی امیر ہے ہر گلہ<sup>ا</sup> از شکر آگہ می کند ہر کھوہ محکر کی خبر دیتا ہے بوئے ہر از ضد تا ضد اے کیم اے دانا!. ضد سے ضد کا سراغ لگا جمله عالم را بدین سال می شار تمام عالم كو ايبا عي سمجھ يرس يرسال مروگاني ايال دميد پوچھتے ہے مہمان کی انعام بخٹی کر دو ہر کیا ہوئے خوش آید ہو برید جہاں سے الچی خوشبو آئے اس کا سراغ نگاؤ ہر کیا لطفے بہ بنی از کے جہاں کہیں کسی کی تو خوبی رکھیے اینهمه جوم زدریائیست ژرف یہ تمام نہریں ایک گہرے دریا کی ہیں زشتها کے خلق ببرِ خوبی است محلوق کی برائیاں، بھلائی کے لیے ہیں جگہائے خلق بہرِ آتتی ست محلوق کی لڑائیاں صلح کے لئے ہیں بشمہائے خلق بہر مہر خاست تلوق کی ناراضیاں محبت کے لیے پیدا ہوتی ہیں ہر زدن بہر نوازش را بود ہر مار پیٹ مہربائی کے لیے ہوتی ہے بوئے بر از برو تاکل اے کریم اے بھلے آدی! جزو ہے کل کا سراغ لگا چول عصا در دستِ موکی گشت مار جيها كدلائمي (حضرت) موئ عليه السلام كے ہاتھ بيس سانب بني

ا مروکانی۔ اگرمجوب کی خرویے والے کو جان دینی پڑے تو آمادہ ہو جانا چاہیے۔ چاررآہ۔ چوراہد بینی ہرست تلاش کرنا۔ آن سرؔ یعنی جس مجوب کی علاق میں میں جس مجوب کی علاق میں میں جس مجوب کی علاق میں میں اوران میں میں اوران میں منات کی اصفات اللہ کی صفات کا مظہر ہیں اوران منات کی اصل اللہ کی صفات ہیں۔ منات کی اصل اللہ کی صفات ہیں۔

زشتہائے۔جم طرح خوبیاں داہنما ہیں ای طرح انسانوں کی پرائیاں بھی داہنما ہیں کیونکہ ہر پرائی کا انجام کوئی نہ کوئی ہملائی ہے، انسان کی بے
سرد سمامانی عمدہ حالت کا چیش خیمہ ہے۔ طوتی ۔ جنت کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں ہرجنتی کے کمرییں ہوں گی جس سے وہ خوشبواور پھل حاصل
کرے گا۔ جنکہا نے ۔ لڑ ائیاں سلم کا چیش خیمہ ہیں، بھی لڑ ان سلم پرفتم ہوتی ہے بھی مقصود پودا ہوتا ہے تو کو یا مقصود سے سلم ہوئی بھی انسان لڑ ائیوں
سے تمبراکر خداکی طرف د جوع کرتا ہے تو کو یا خدا ہے ملے ہوئی۔ دام راحت۔ انسان تنکیفیں اٹھا تا ہے تو راحت نعیب ہوتی ہے۔

ی بین است کے مسر میں مقامت کی بناپر ہوتا ہے جیسا کہ والدین کا غسراولا د پر ، بھی غسر کی بانی دیکھ کر انسان شفقت کا دویہ افتیار کرتا ہے ، بھی حکوق کا سبب تعلیف ہے اور تکلیف سب میں مقامت میں مقامت کا سبب بن جاتا ہے جوب کی جائے نتیجہ میں وفائمو دار ہوجاتی ہے۔ برگھ دشکو وکا سبب تکلیف ہے اور تکلیف سب داحت ہے۔ بوئے کہ ۔ جس طرح بھلائی کو اللہ تعالی کی طرف دینما بنایا ہے ای طرح ہر برائی کو بھی داہنما بنا لے ۔ چوں عصار برائی سے بھلائی کی دہنمائی سامل کرنا ایک ہالتھا بل جن کا سراغ لگانا ای طرح ممکن ہے جیسا کہ صفرت موی علیہ السلام کا عصارات باتا سال کرنا ایک ہالتھا بل جن کا سراغ لگانا ای طرح ممکن ہے جیسا کہ صفرت موی علیہ السلام کا عصارات بنا مالانکہ دولوں متعناد چنزیں ہیں ای طرح عالم کی دوسری چنز وں کو بھی ہجھ لے۔

`مار گیر<sup>ا</sup> از بهر بازی مار جست سپیرے نے تماث کے لیے سانی تلاش کیا عم خورہ بہر امید بے عمّی بے عنی کے لیے عم برداشت کرتا ہے گرد کوستان در ایام برف بہاڑوں کے جاروں طرف برف کے زمانہ میں که دکش از شکل اُوشد پر زبیم کہ اس کی شکل سے دل خوف زدہ ہوتا تھا مار می جسّت اژدہائے مُردہ دید سانب تلاش كرتا تھا اس نے ايك مرا ہوا الردم ويكھا مار حگیرد اینت نادانی خلق سانب بکڑتا ہے، مخلوق کی نادانی، تعجب ہے کوه اندر مار حیرال چول شود پہاڑ، سائی کے معاملہ پر کیوں جران ہوتا ہے؟ از فزولی آمد و شد در کمی برائی سے آیا اور کی میں مبتلا ہو گیا بود اطلس<sup>ع</sup> خویش را بردلق دُوخت اظلس تھا اینے آپ کو گدڑی ہر سی دیا او چرا حیرال شدست و مار دوست وه خود کیول حیران اور سانب کا دوست بنا؟ سوئے بغداد آلہ از بیر شگفت تعجب (میں ڈالنے) کے لیے بغداد میں آیا می کشیش از یے دانگانہ روزی کے لیے وہ اس کو مھینج رہا تھا

جگہائے آتی آرد درست لاائیاں صحح صلح بیدا کر دتی ہیں ببر بازی مار جوید آدمی انبانُ تماثا کے لیے سانب تلاش کرتا ہے اُو ہمی جسے کے مارِ شکرف وه ایک عجیب سانپ تلاش کرتا تھا . اژدہائے مُردہ دید آنجا تحظیم اس نے وہاں ایک مردہ بڑا اڑوہا دیکھا مار کیر اندر زمتانِ شدید سییرا سخت جاڑے میں مارگیر از ببرِ حیرانیِ خلق لوگوں کے تعجب کے کیے سیرا آدمی کوه است عمینی چول مفتول شود آدی بہاڑ ہے، کیوں فریفتہ ہوتا ہے؟ خویشتن بر نشاخت مسکیس آومی آدی مکین نے اینے آپ کو نہ پیانا خویشتن زا آدمی ارزال فروخت آدمی نے اپنے آپ کو ستا ہیاِ صد ہزارال ماروکٹہ جیرانِ اُوست لا کھول سانپ اور پہاڑ اس پر حران ہیں مار کیر آن اژدہا را ہر گرفت سپیرے نے اس سانپ کو پکڑ لیا ا ژدہائے چوں ستون خانہ ایک اژدہا گھر کے ستون جیہا (موٹا)

ا مارکیر سپیرے نے سانپ تماشے کے لیے پکڑا طالا نکہ سانپ سب ہلا کت ہے جوتماشے کی ضد ہے۔ادہتی ۔وہ سپیرا جاڑوں کے موسم میں پہاڑوں پر حیرت آنگیز سانپ تلاش کرد ہاتھا۔ مارکیر۔سپیرے نے سانپ اس لیے پکڑا کہ وہ لوگوں کو دکھا کر جیرانی میں ڈالے ،لوگوں کا سانپ کو دیکھ کر جیرانی میں پڑٹاان کی نادانی ہے۔

آ دمی کوہ است - جم طرح پہاڑوں میں سانب ہوتے ہیں خود انسان میں بُرے اخلاق کے اڑد ہے موجود ہیں تو ایک سانپ کود کیمنے کا کیوں مشاق بنآ ہے اپنے اندر کے سانپ دیکھے لے ، انسان کی سانپ پرچیرانی الیم بی ہے جیسے کہ پہاڑ سانپ پرچیران ہو۔خویشتن \_ انسان نے اپنی رفعت اور یلندی کوئیں سمجھا اشرف الخلوقات پیدا کیا عمیا تھا اور ارول گلوقات بن عمیا \_

ے ہوداطلم۔انسان بڑھیا چیز ہے گھٹیابن کمیا۔صد ہزاراں۔کا نئات انسان کے اعلیٰ مقام سے جیران ہے لیکن بیانسان اپی تھافت ہے ادنیٰ مخلوق کو د کیے کرجیران ہوتا ہے۔دانگانہ۔وہ چندہ جو چندمسافرسنر کے اخراجات کے لیے باہمی جمع کریں،گھر کا ساز دسامان۔

ور شكارش من جكرما خورده أم اک کے شکار میں میں نے خون جگر یا ہے زنده بود و أو نديدش نيك نيك وہ زندہ تھا اس نے اس کو اچھی طرح نہ ذیکھا زنده بود و شکل مرده ی نمود زنده تحا اور بظاہر مرده نظر آتا تھا جامد افسردہ بود اے اوستاد اے استاد! جامہ تحقرا ہوا ہوتا ہے تابہ بنی جنشِ جما تاكہ تو دنیا كے جم كی حركت كو وكھے لے عقل را از ساکنال إخبارشد عقل کو جمادات کے بارے میں علم ہو گیا خاكها را جملكى بايد شاخت (تو) تمام خاكول كو (اى طرح \_ے) پيجان ليما جا ہے خامش اینجا وآل طرف گوینده اند ال جگه حيب بين، أس جانب بولنے والے بين آل عصا گردد سوئے ما الدوبا وہ لائھی حاری جانب (آکر) اڑدہا بن جاتی ہے جوہر آئن بکف موے شود لوہے کا جوہر ہاتھ ایس موم بن جاتا ہے بح یا موسی سخندانے بثور مندر، موی علیه السلام کی بات مجھنے والا بن جاتا ہے

الأومائ مُرده آورده ام كه يس ايك مرده الردم لايا مول او مهمی مرده گمال بُردش و لیک وه ال كو مرده سمجھ رہا تھا، ليكن او ز سرمایا و برف افسرده بود وہ جاڑے اور برف سے تھٹھر گیا تھا عالم افترده است و نام او جماد عالم تقفرا ہوا ہے اور اس کا تام جماد ہے باش تا خورشيد حشر آيد عيال تھم جا، کہ حشر کا سورج نمودار ہو جول عصائے موسی اینجا مارشد جَبُه (حضرت) موى عليه السلام كى الأخي اس عالم مين سماني بن كني يارهُ خاكي ترا چوں زنده ساخت تو خاک کا نکزا ہے، تھے جس طرح زندہ بنایا مرده زیل سویند و زال سو زنده اند وه ای جانب مرده بین اور اس جانب زنده بین چوں ازال سوشال فرستد سوئے ما حب وہ ان چیز ول کو اُس جانب ہے ہماری جانب بھیجا ہے کوہبالی ہم گن داؤری کند بہاڑ بھی داؤری لہجہ اختیار کر لیتے ہیں باد خمالِ سليماًنے شود مواء ایک سلیمان علیه السلام کواتھا لے جانے والی بن جاتی ہے

ا نیک نیک۔ انہی افرائے مالم۔ مولا نافر ماتے ہیں دنیا میں جن چیز وں کو بے س دادراک بناد مانا جاتا ہے وہ بھی تشخری ہوئی ہیں ادر بظاہر بناد ہیں مشریل جب سوریٰ ان پر پڑے گا تو ان کا تشخر اپن ختم ہوجائے گا اوران کا حس وادراک نمودار ہوجائے گا جیسا کہ اس اڑ و ہے کا معاملہ تھا۔ بناد۔ اور جامد نے انوی من تشخر ہے ہو۔ چوں عصا۔ حضرت موئی علیہ السلام کی انظی جو بے حس و حرکت بھی جب اس دنیا ہیں سانپ بن گئ تو اور جامد نے انوی مناوات ہیں بھی حرکت نمودار ہوسکتی ہے۔

عبر بارهٔ خاکی۔انسان بھی مٹی کا بنا ہوا ہے اور پھراس میں حس وحرکت آھی۔ای طرح دوسرے بنادات کو مجھوان میں بھی حس وحرکت آسکتی ہے۔مردہ ایس نو۔ بنادات عالم دنیا کے اعتبار ہے مردہ اور عالم آخرت کے اعتبار ہے زعرہ ہیں۔ چوں۔ جب اللہ تعالی ان کے عالم آخرت والے رخ کو اماری الرف موڑ دیتا ہے تو ان کی زعر کی مُلاہم ہوجاتی ہے۔

س. کو بہا۔ بہاڑ ہو بمادات میں سے ہے حصرت داؤر علیہ السلام کا نفہ انتیار کر لیزا ہے۔ جو برآ بن۔ اینار خ بد لئے سے لو ہا حضرت داؤر علیہ السلام کے ہاتھ میں موم بن جاتا ہے۔ باد۔ بواجو بے حس وحواس ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ممالی کا کام کرنے لگتی ہے۔ برکر دریائے نیل نے مضرت مورک علیہ السلام کی بات کو بھی لیاان کے دشمن فرمون کوغرق کر دیاادران کو بارا تاردیا۔

نار ابراہیم " زا نسریں شود آگ (حفرت) ایرائیم کے لیے ترین بن جاتی ہے اُستن حنانه آید در رَشد حنانہ ستون ہوٹ میں آ جاتا ہے کوه علیم کنی را پیاے می کند يهار معرت كيل عليه السلام كو ييغام ديا ہے باتو می گویند روزان و شال مجھ سے شب و روز کہتے ہیں باشا نامحرمان ما خاستيم تم تا محرموں کے سامنے ہم خاموش ہیں محرم جان جماداں چوں شوید تو جمادات کی جان کے محرم کیسے ہو کتے ہو غَلْغَلِ اجزائے عالم بتنوید اجزائے عالم کا شور س لو وسوسه تاویلها بُر بایدت تھے میں سے تاویلوں کا وسوسہ نکال دے گ بينش كردهُ تاويلها تو کھنے کے لیے تاویلیں کرتا ہے دعوي دبيرن خيال وغيّ شود ویکھنے کا دعویٰ خیال اور گرای ہے وقب عبرت مي كند سبيح خوال عبرت کے وقت تنبیح پڑھنے والا بنا دیتا ہے

ماه با احمر اشارت بین شود عاند (حضرت) المرعلية كاشار المحالية المارات كود يكف والابن جاتا ب خاک قارول را چو مارے درکشد زمین قارون کو ازدھے کی طرح نگل کتی ہے سک بر احمد سلامے می کند پھر، حضرت احمد عظی کو سلام کرتا ہے جمله ذرّات عالم در نهال ونیا کے تمام ذرات پوشیدہ طور پر ما للميعيم و بصيريم و خوشيم ہم سننے والے ہیں اور و میصنے والے ہیں اور خوش ہیں چوں شا سوئے جمادی می روید جبکہ تم پھر بن کی طرف جا رہے ہو از جمادی عالم جانها رُویدِ یتھر بن ہے جانوں کے عالم میں جاؤ فاش سبيح جمادات آيدت جمادات کی تعلی واضح ہو جائے گ چول ندارد جان تو قديلها<sup>ع</sup> چونکہ تیری جان میں قندیلیں نہیں ہیں کہ غرض سبیج ظاہر کے شود کہ مقمود ظاہری شبع کب ہو سکتی ہے؟ بلكه بر بينده را ديدار آن بلكه بر ديكھنے والے كو ان كا ديكھنا

آهدآ نحضور صلی الشعلید دسلم سے شق القم کا مجرز و صادر ہوا اور جا عرضور کی انگل کے اشار کو بچھ گیا۔ نریس گل سیوتی۔ خاک۔ زیمن نے قارون کو از دے کی طرح آگل لیا۔ استن۔ مبجد جو کا کا و ستون جس کے سہار سے صفور صلی الشعلید ملم خطبہ دیا کرتے تھے جب مبر برتار ہو جانے پر اس کا سہار اندلیا تو رو بڑا۔ سکک۔ حضرت علی رضی الشعند سے منقول ہے کہ ایک موقع پر ہر پھر اور دوخت نے آخضور صلی الشعلید ملم کو سام کیا۔

کو و۔ حضرت بچی علیہ السلام کو پہاڑانے بنا و دی تھی۔ جمکہ ذرات کا برق دو والات صال ہے اپنے شخاور و کھنے کی کیفیت کو بتا تا ہے۔ جو سین منتقول ہے کہ ایک میں میں میں اس کا اور حی کی کیفیت کو بتا تا ہے۔ جو سین منتقول ہے کہ ایک میں میں میں میں اس کا میں میں ہو موز لکرتے ہیں ان کا درور کی کی فیف کو میان میں میں میں میں میں میں میں ہو موز لکرتے ہیں ان کا درور ہیں میں ان کے گا۔

فر کا نات کی تین کا شوری میں کہ ہو سے کہ نات کی تین کی وہ تا میں ہو موز لکرتے ہیں ان کا درور ہی کا ہری مراد تیس کے میں میں ہو موز لکرتے ہیں کہ اس کا بین کہ میں ہو کہ نات کی تین کو کہ نات کی تین کو کہ نات کی تین کو کو نات کی تین کو کہ نات کی تین کو کو بیا میں کہ ہو اور کو کا نات تین کو کو باوہ کا نات تین خواں بی جات کے خواں بی جات کو جب کا نات اس کی تین کا میں اور دال بی تو کو یا وہ کا نات تین خواں بی جات کو خواں کی جات کا تات اس کی تین کا میں اور دال بی تو کو یا وہ کا نات تین خواں بی ۔ اندا ان خور کھا جات کو خواں بی جات کو جب کا نات اس کی تین کا میں اور دال بی تو کو یا وہ کا نات تین خواں بی ۔ اندا ان خور کھا جات کے خواں بی جات کو دولا ہے۔ ''

ای دلالت جمچو گفتن می بود ہے دلالت پڑھنے جیسی ہے وائے آل کس کوندارد نورِ حال اک پر افسوی جو حال کا تور نہیں رکھا ہے باشد از تصوری عیبی اجمی تو وہ غیبی نصور سے نا واقف ہوتا ہے می کشید آل مار رایا صد زجر بہت بے جینی کے ساتھ اس سانے کو مینے رہا تھا تا نہد ہنگامہ بر طار راہ تا کہ پوراہے پر مجمع لگائے غلغله در شهر بغداد اوفآد بغداد شر میں شور کی گیا بو العجب نادر شکارے کردہ است اک نے عجیب نادر شکار کیا ہے صید او شد ہریک آنجا از فریش ال جگہ ہرایک ایے گدھے ین ےاس کا شکار بن گیا تا کہ جمع آیند خلقِ منتشر تا کہ بکھرے ہوئے لوگ جمع ہو جائیں گدیه<sup>ع</sup> و توزیع نیکو تر رود بھیک اور چندہ (کا کام) خوب طلے حلقه كرده يشت يا بر يشت يا كمر جھكائے ہوئے ياؤں ير ياؤں ركھے ہوئے ہمچنال کہ بت برستال برسیش جیا کہ بنوں کے پجاری بت طانہ پر رفته در جم چول قیامت خاص و عام قیامت کی طرح ناص و عام خلط ملط تنے می کشیرند اہل بنگامہ گلو الله عارة

يس يو از شيح يادت مي دمد إلو چونكه وه (جمادات) تخفي تسبيح كى ياد دلا ديت بي اين بود تاويلِ اللهِ اعتزال سخترار کی یہ تاویل ہوتی ہے يول زحس بيرول نيايد آدمي انسان جب حواس (ظاہری) سے باہر نہ نکلے این محن بایان ندارد، مارگیر اک بات کی انتها نہیں ہے، سیپرا تابه بغداد آمه آل منگامه خواه يهال تك كه وه بمع كا خوامال بغداد من آسيا بر لب شط<sup>ع</sup> مَرو بنگامه نهاد وجلہ کے کنارے پر ای نے مجمع لگایا مَارَكِيرِے الله الوده است (کہ) ایک سپیرا اڈوم لایا ہے جمع آمد صد ہزارال خام ریش لاکھول بے وقوف جمع ہو گئے منتظر الیثال و اوہم منتظر وہ اس کے مختر اور وہ بھی (ان کا) مختر مردم بنگامه افزون ترشود بھے کے لوگ زیادہ ہو جائیں بح آمد صد بزارال ژاژخا لاکھول بکوای جمع ہو گئے يُطلقه تروي او چو رز گرد عريش ان كے حارول طرف ايسا حلقہ جيسا كہ انگور كى بيل جھير ير مرد را: از ازن خر نے ز ازدحام المُوم کی وجہ ے مرد کو عورت کا یا نہیں چوں ہمی حراقہ جنبانیہ او جب وہ سیتھڑے سرکاتا

اين أن - بدو ماني باتمى بهت دراز بن البداسير ما قصه شروع كياجا تاب رزير - بيش وي وتاب - جارواه - چوراب.

ع. کبشا۔ بغداد د جلہ کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ خام ریش۔ بے وقوف برخریش خری اش۔

کدیے۔ بھیک یوزنی تنسیم بخش واونا۔ بکوای ملقہ کردہ پشت۔ کمر بھکائے ہوئے۔ عربی ہی کنیش نے بت ناند مردرا دیکتا کی کثرت عمل خواس دعوام اور مردوزن کا اختلال ہو دہاتا ہے۔ تراقہ۔ تی پھڑ ہے جوآئی ساکانے کے کام آتے ہیں۔

زير صد گونه پلاک و برده بود سيكروں فتم كے ناك اور يروول ميں تھا احتیاطے کردہ بودش آل حفیظ اس تمہان نے اس کے لیے بری احتیاط کر رکھی تھی وز ہیا ہوی و فغان بے شار مائے و ہو اور نے شار چیخوں سے تافت بر آل مار خورشید عراق اس اورج بر عراق کا سورج میکنے لگا رفت از اعضائے او اخلاطِ سرد اس کے اعشا ہے کھنڈی رطوبت جاتی رہی ا ژدما بر خویش جنبیدن گرفت ا روحے نے بل کھانے شروع کر دیے کشت شال از یک تخیر صد ہزار ایک جرانی لاکھوں جرانیاں بن تمکی علگال از جبشش بگریختند ال کے کھنے سے سب بھاگ پڑے ہر طرف می رفت جاقا جاتی بند ہر طرف بندش کی تزاخ بڑاخ (کی آواز) بینی می ری تھی ا ژوہائے زشت غرال. ہمچو شیر بھیانک اژدہا شیر کی طرح درُوکآ ہوا از فآده و کشتگال صد پشته شد مرے اور گرے لوگوں کے سیروں ڈھیر لگ گئے که چه آوردم من از تبسار و دشت کہ میں بہاڑ اور جنگل سے کیا لے آیا رفت نادال سوئے عزرائیل خولیش بيوتوف الهيئ آب كو لمك الموت كى طرف چلاگيا

ا آودها کز زمهریر افسرده بود وہ اڑدہا جو خھنڈک ہے تھٹھرا ہوا تھا بسة بودش با رسنهائے غلیظ اس کو موٹی رسیوں سے باندھ رکھا تھا در درنگ و انفاق و انتظار تاخیر اور جمع ہونے اور انتظار میں وز غلوِ خلق و مکث و طمطراق و لوگوں کی کثرت اور ٹکاؤ اور کروفر سے ، آفاب گرم سیرش گرم کرد ا تیز رفار مورج نے اس کو گرما ویا ، مرده بود و زنده گشت او از شگفت وه مرده تما اور جیرت انگیز طور پر زنده هو همیا خطق را از جنیش آن مرده مار مرے ہوئے سانی کی حرکت سے مخلوق کی با تحيرً نعربا الليختند جرانی ہے انہوں نے نعرے لگائے می شکست<sup>ع</sup> او بند زال بانگ بلند ُ وہ بندش کو بلند آواز ہے توڑنا تھا بندما مکسست و بیرول شدز زیر بندشیں ٹوٹ گئیں، وہ نیجے سے لکل آیا در ہزئیت بس خلائق کشتہ شد لیمیائی میں بہت سے لوگ مارے گئے مار کیر از ترس بر جا ختک گشت سیرا فوف ہے این جگہ فٹک ہو گیا گرگ را بیدار کرد آن کورمیش اک اندھی بھیڑ نے بھیڑیے کو جگا دیا

وي مولا نارومٌ

بلال۔ ٹاٹ۔ حفیظ۔ محافظ بھیمیان۔ در درنگ یعنی پیچزیں اور سورج کی گری اس اڑد ہے کے حرکت بیں آنے کا سبب بن گئیں۔ عراق۔ وہاں کی گری شہور ہے۔ اخلاط یعنی اڑ دہے کے بدن کی رطوبتیں۔ مردہ مآر یعنی وہ اڑد ہا جس کولوگ مرا ہوا بچھ رہے تھے۔ کی شکست۔ اڑ دہارسیوں میں بندھا ہوا تھا۔ جاتا جاتا ہوتی رسیوں کے ٹوشنے کی آواز غراآں۔ دڑو کما ہوا۔ ہزیمت۔ مجمع کی واپسی۔ گرگ سیسیرے اور اڑد ہے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ بھیڑ سوئے ہوئے بھیڑ نے کو تو دبیداد کردے یا کوئی شخص خود ملک الموت کے پاس چلاجا ہے۔

سهل باشد خول خوری رخی را تخاج کے لیے خون بینا آسان ہوتا ہے استخوان خورده را درجم شكست کھائی ہوئی ہٹیاں کو ریزہ ریزہ کر دیا سوئے کہ گرد از بیایاں برفشاند بہاڑ کی جانب اس نے جنگل کی گرد کو اڑایا از عم بے آلتی افسروہ است ذرالع نہ ہونے کے عم میں تفخرا ہوا ہے کہ بامرِ او ہمی رفت آپِ جو جس کے عم ہے دریائے تیل کا پائی چا تھا راهِ صد مویٰ و صد بارون " زند سينكروں موی عليه السلام و ہارون عليه السلام کی را ہزنی كرے گا یشهٔ گردد زجاه و مال صقر چے خ (باز)، جاہ اور مال نہ ہونے سے مجھر بن جاتا ہے بین مکش او را بخورشید عراق خردار! ای کو عراق کے سورج میں نہ لے جا لقمهُ اوئی چو او یابد نجات جب وہ نجات یا جائے گا تو اس کا لقمہ ہے رحم کم کن نیست اوز اہلِ صلات رحم نہ کر وہ ایتھے سلوک کے قابل تہیں ہے آل خفاش مُردہ ریکت پر زند وہ تیری تاکیز جیگادر اڑنے گے گ مرد وار اللَّهُ يُجُرِيُكَ الْوِصَال مردانہ دار، اللہ تحقے بدلے میں وصال عطا قرما وے گا ا ژوہا کیک لقمہ کرد آل کیج<sup>ا</sup> را اس احمق کو اڑوھے نے ایک لقمہ بتا لیا خویش را بر استنے پیچیدو بست ال (اڑدہے)نے اینے آپ کوایک ستون پر لپیٹا اور باندھا شهر خالی گشت و اژدر با براند شهر خالی هو گیا ادر اژویا روانه هوا تفست از درباست أوكے مردہ است تیرا نفس ازدہا ہے دہ مردہ کہاں ہے کر بہب بد آلتِ فرعون<sup>ی</sup> او اگر وہ فرعون کے ذرائع یا لے آتنگه او بنیادِ فرعونی کند اس دفت ده فرعونی بنیاد بنائے گا كرمك ست آل الزدبا از دست فقر وہ اڑوہا، افلاس کے ہاتھوں حقیر کیڑا ہے ا وا دار در برف فراق ا ژدہے کو محرومی کے برف میں رکھ تا فسرده مي بود آل اژدمانت تاکہ تیرا اڈ دہا تھٹھرا ہوا رہے مات کن<sup>۳</sup> اُورا و ایمن شو ز مات اس کو ہرا دے اور بارنے سے مطمئن ہو جا کال تف خورشید شہوت سر زند کیونکہ جب شہوت کے سورج کی گری نمودار ہو گی می نخش اورا در جهاد و در قال اس كو جهاد اور قال مين تشخيخ لا

ا تیجی - استی - فتی - جاج کا مالہ ہے۔ جاج بن پوسف ثعنی عبدالملک مردانی دور کا مشہور ظالم کورز ہے جس نے لاکھوں کاخون بہایا ۔خویش را۔ اڑو ہا میں جانو رہا ہے۔ استی کے استی مردانی میں جانو کی میں جانو کی انداز بیابان میں جانو کی میں ہوکر فرماتے ہیں کہ انسان کو اسپیز نعمی کوائ میں کا اور دہا سجھتا جا ہیں۔ آب اتی ۔ ذرائع کا نہرونا۔

یں۔ آلت فرمون ۔ بینی اسباب اور ذرائع جوفرمون کو صاصل ہے ۔ کہ ہامر۔ فرمون کے تکم سے نئل میں سیلاب آسمیا تھا۔ فرمون کے لیے اللہ کی جانباً یا۔ آلت فرمون ۔ بینی اسباب اور ذرائع جوفرمون کو صاصل ہے ۔ کہ ہامر۔ فرمون کے تکم سے نئل میں سیلاب آسمی افغار فرم سے استدرائ ہما۔ کر کمک۔ حقیر کیڑا۔ پشکر دو۔ بینی اسباب ہیسر نہ آنے ہے قوی ضعیف بن جاتا ہے۔ مبتر۔ چرخ جوشکرے کی ایک متم ہے۔ فراتی ۔ بینی ذرائع اور اسباب مہیا نہ ہونے کاغم ۔ لقمہ اوکی ۔ تیرائنس سب سے پہلے بچھے ہلاک کرے گا۔

الله مات كن من كوكلست و بدريد الل ملات بيعن قابل رئم نيس بهد نفاش بين ننس انساني بي مش ينس كومروانه وارمشقتوں بيس جنلاد كا الله كاوسل ماصل موجائے كا۔

در ہوائے گرم خوش شد آل مرید گرم ہوا میں دہ سرش چاق و جوبند ہو گیا بلکہ صد چندال کہ ما گفتیم نیز بلکہ اس سے سکڑوں زیادہ جو ہم نے بیان کے بستہ داری در وقار و در وفا بستہ داری در وقار و در وفا موی اسلام کو چاہیے جو اثر دم کو باید کہ اثر درما کشد موی علیہ السلام کو چاہیے جو اثر دم کو بارے در ہیائی میں مارے گئے اس کی رائے کی دجہ سے در ہزیمت کشتہ شد از رائے او بہائی میں مارے گئے اس کی رائے کی دجہ سے گفتہ شد و اللّٰه اَعْلَمْ بِالسَّدَادُ رَقْمَ کُردِ بِالسَّدَادُ رَقْم) کہ دیا گیا اور اللّٰہ اَعْلَمْ بِالسَّدَادُ رَقْم) کے دیا گیا اور اللّٰہ تعالی راست اُردی کو خوب جانا ہے در قائم کے دیا گیا اور اللّٰہ تعالی راست اُردی کو خوب جانا ہے دیا گیا در اللّٰہ کیا در اللّٰہ اللّٰہ اَعْلَمْ بِالسَّدِ اللّٰہ اللّٰہ کیا در اللّٰہ کیا در

تنهدید کردنِ فرعون موکی علیه السلام را نرعون کا حضرت موک علیه السلام کو درهمکانا

خُلُق را کشتی و افکندی زبیم اور سے لوگوں کو مار ڈالا اور گرا دیا؟ ور ہزیمت کشتہ شد مردم ززلق الله بھاگنے میں بھیلنے کی دجہ ہے لوگ مارے گئے کین تو در سینہ مرد و زن گرفت مردوں اور ورتوں کے سینہ من تیری طرف ہے کینہ بیدا ہوگیا از خلافت مردمال را نیست مبدلوگیا کوگوں کے لیے تیرے خلاف کرنے کے علاوہ چارہ نہیں ہے ور مرکافات تو ویگے می پڑم ور مرکافات میں کے لیے دیگ دیگ رہا ہوں ور مرکافات میں کے لیے دیگ دیگ رہا ہوں کرنے کے لیے دیگ دیگا رہا ہوں

گفت فرعونش جا تو اے کلیم فرون نے ان اور کالیم فرون نے ان اور کالیم اللہ کی اللہ کالیم اللہ کالیم اللہ کالیم اللہ کالیم اللہ کا اور مرفع کے در مرفع کا در میں مبتلا ہو گئے لا جرم ہر کس ترا دشمن گرفت لا محالہ ہر شخص کو تجھ ہے دشمن ہو گئی خواندی بر عکس شد خلق را می خواندی بر عکس شد تو لوگوں کو بلاتا تھا، (معالمہ) برعکس ہو گیا تو لوگوں کو بلاتا تھا، (معالمہ) برعکس ہو گیا من ہم از شرست اگریس می خرم میں بھی اگر تیرے شرہے بیچے ہئے گیا ہوں میں بھی اگریس می خرم میں بھی اگریس می خرم میں بھی اگریس می خرم میں بھی اگر تیرے شرہے بیچے ہئے گیا ہوں

۔ چونگہ۔ سپیرے نے اس اڑد ہے کوگری ہے آ رام پہنچایا تو وہ سرکش بن گیا۔ لاجرم۔ سرکش ہوکر اڑد ہے نے جو فتنے بیا کے وہ میرے بیان ہے سیکڑد ل گنازیادہ تھے۔ توظمع۔انسان کی غلط نبی ہے کہ وہ نفس کو آ رام پہنچا کراس ہے وفااور وقار کی امید کرے۔ ہر جسے ۔نفس کشی ہرانسان ہے ممکن منبیس ہے اس کے لیے موکی علیہ السلام جسی ادلوالمعزی جا ہے۔ صد ہزاراں۔ بیشعر پھرسپیرے ہے متعلق ہے۔ وزعمے۔ تماثنا دکھا کر پسے دصول کرنے کا الی نے سپیرے کو بھی پر بادکیااورلوگوں کو بھی۔

کفت فرئونش۔ یہاں ہے مولا ناحضرت مویٰ علیہ السلام کے واقعہ کی طرف منتقل ہو گئے ہیں، حضرت مویٰ علیہ السلام کی لاٹھی کو اڑ دہا بنرآ د کھے کر بھی تماشائیوں کا مجمع بھا گا تھاا دراس بھکدڑ میں بہت ہے آ دمی مرحمے نتھاس پر فرئون نے حضرت مویٰ علیہ السلام ہے یہ گفتگو کی تھی۔

سے ترقور کینی دین کے بارے میں شک وشہر۔ در ہزیت۔ کینی خوف کھا کر مجمع کے منتشر ہونے میں۔ می خواندی۔ لیعنی تونے اپنی طرف بلایا۔ خلافت۔ خلاف تو۔ من ہم۔ لیعن اگر چے میں ہر دست تیرامقا بلہ تہیں کر رہا ہوں لیکن بدلہ لینے کی فکر میں ہوں۔

یا بجز نے لیل رَوے کردو ترا یا سامیے کے علاوہ تیرو کوئی پیرد ہو گا ور ول خلقال - براس اغداحی لوگوں کے دلوں میں خوف بیدا کر دیا ہے خوار کردی ضحکهٔ غوغا شوی ذلیل ہو گا عوام کے لیے مصککہ ہے گا عاقبت در مصرِ ما رُسوا شدند انجام کار عارے معر میں رسوا ہوئے ہیں ول ازیں برکن کہ بفری مرا یہ دل سے نکال دے کہ تو مجھے فریب دے سکتا ہے تو بدال غرّه مشولیں ساحتی تو ال بر محمنڈ نہ کر کہ تو نے یہ کیا ہے صد چنیں آمری و ہم رُسوا شوی اس جیسے سیکرول (معجزے) تو لائے گا پھر بھی رسوا ہو گا بميحو تو سالوس بسياران بدند

بہت سے مکار تھے انجام کار ہمارے معر میں جواب مختنِ موکی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرعون را در تهدید یکه یا أو می جمود حضرت مویٰ علیہ السلام کا اس دھمکی کا جواب دیتا جو

گر بریزد خونم امرش باک نیست اگراس كا تعم ميرا خون بهائ تو كوكى مضائقة نبيس ب این طرف رُسوا و پیش حق شریف كال طرف رسوا بول اور الله كرما من باعزت بول پیشِ حق مطلوب و محبوب و پیند (لیکن) الله (تعالی) کے سامنے مطلوب اور مجبوب اور پسندیدہ (بنوں) از سیه رُویال کند فردا ترا مجھے کل کو ساہ رو کرے گا ز آدم و البيس بر مي خوال نشالش (حضرت) آم عليه السلام الدريليس ساس كى علامت كامطاله كرل میں وہال بر بندو بر کرداں ورق خروار! منه بند كر لے اور ورق بلك دے

گفت<sup>ع</sup> با امر هم اشراک نیست حترت موی علیدالسلام نے (فرملا) کشد کے معاملہ میں میری ٹرکت تیں ہے راضیم من شاکرم من اے حریف اے وحمن! میں راضی ہوں میں شکر محذور ہوں پیشِ خلقال خوار و زار و ریسخند محلوق کے سامنے رسوا ذلیل اور لائق مطحکہ (بنوں) از سخن على كويم اين ورنه خدا يه بات عمل كن كو كهتا بول ورنه الله تعالى عزت آنِ اوست و آنِ بندگالش عرت اس کی ملکیت ہے اور اس کے غلاموں کی ملکیت ہے شربی حق یایاں ندارد ہیجو حق الله كى طرح الله كى تشريح كى انتها نبيس ہے بياسخ دادن فرعون موى عليه السلام راو مهلت خواستن فرعون كا (حضرت) موى عليه السلام كرجواب دينا اور (حضرت) موى عليه السلام سے جاليس

بَجُز نے ۔ یعنی تیرے سامیہ کے علاوہ کوئی تیراپیرونہ بن کا کیس یعنی اپنی لائعی کواژ د ہا بنانا منتظمہ بلسی کے قابل غو عارعوام۔

منت و حضرت موی علیه السلام نے فرمایا الله تعالیٰ ہے مسامله کا مختار ہے۔ میری اس میں شرکت نبیس ہے۔ رامیم ۔ دنیا کی رسوائی جس میں شدا کی

ع از تن مین ایل رسوالی کی بات میں نے کہنے کو کہددی ہے وہ نداللہ کی رسمت سے لیتن ہے کہ میں رسوانہ ہوں گاتو بی رسوا ہوگا۔عزت فلبداورعزت الشداوراس كے غلاموں كے ليے ہے اى ليے آ دم على السلام باعزت بين اور شيطان ذ ليل بوا۔ بات \_ جواب\_

موی علیه السلام

دفتر و دیوان و حکم این دم مُراست دفتر اور کچهری اور تھم اس وفت میرا ہے از ہمہ عافل تری تو اے فلال اے فلال! کیا تو سب سے زیادہ عقلمند ہے خویشتن کم بین بخود غره مشو خود بنی نه کر، اینے لاپر گھمنڈ نہ کر تا که جهل نو نمایم شهر را t کہ شر کو تیری جہالت دکھا دول - سبلتم ده تا چبل روزِ تموز مجھے گری کے جالیس روز کی مہلت دے

گفت فرعونش<sup>ا</sup> ورق در حکم ماست فرعون في ان (موى عليه السلام) عليه كما كاغذمير المحم مس مر مرا بخریدہ ام اہلِ جہال محصے دنیا دالوں نے ننخب کیا ہے موسیًا خود را خریدی میں برو اے موی اتونے خودائے آپ کو بہند کیا ہے خبر دار! جلاجا جح آرم ساحرانِ وہر را میں دنیا بھر کے جادوگروں کو جمع کروں گا این تخوابد شد بروزے و دو روز ب ایک دو دن عمل نه ہو کے گا

جواب موی علیه السلام مر قرعون را حفرت موی علیہ السلام کا فرعون کو جواب

بنده ام امهالِ تو مامور نيست موی علیدالسلام نے فرمایا اس کی مجھے اجازت نہیں ہے میں (اللہ کا) غلام ہوں مجھے مہلت دینے کا حکم نہیں ہے بنده قرماتم بدائم كارنيست میں تو تھم کاغلام ہوں جھے اس ہے کوئی سرو کارہیں ہے من چه کاره نفرتم من بنده ام بھے مدد کا کیا کرتا ہے، میں تو غلام ہوں کا قائد ہر خصم از خصمی جدا وى ہر لانے والے كو لاائى سے جدا كرتا ہے

گفت موسی این مرا دستور نیست کر تو چیری و مرا خودیار نیست اگرچہ تو غالب ہے اور میرا کوئی دوست نہیں ہے ی زیم باتو بجیّه تا زنده ام جب تک میں زندہ ہوں تھے سے طاقت ہے بھڑوں گا می زنم تادر رسد حکم خدا جب تک اللہ کا تھم ہو گا میں مقابلہ کروں گا

. جوابِ فرعون موىٰ عليه السلام راو وحی آمدن بموی علیه السلام و حضرت موی علیہ السلام کو فرعون کا جواب اور حضرت موی علیہ السلام کے بیاس وی آنا

عشوما هم ده تولم پیائے باد تو فریب نہ دے فضول باغیں نہ بتا

گفت نے نہاد اس (فرعون) من كهانبيس مبلت معرر كرنى عاب

گفت فرعونش فرعون نے حضرت موی علیه السلام سے کہا کاغذ اور قلمدان اور تھم میرا ہے۔ اہل جہاں۔ جبکہ تمام لوگ مجھے پسند کرتے میں کیاتوسب سےزیادہ عقامد ہے کہ بچھے ایسند کررہا ہے۔ خودراخریدی۔خودرابسند کردی۔ شہر مصر بیتوز ۔ یعنی موسم گرا۔دستور عظم، طریقه۔امہال۔مہلت دینا۔

ریا۔ چیر۔غالب۔بدائم کار۔ بال مرا کار۔جد۔کوشش من چہ کارو۔ لیعنی جھے اس سے بحث نیس ہے کہ میری مدوموگی باند ہوگی۔ س گفت نے نے فرعون نے کہا عشوہ کر باوپیودن فضول با تیر اکرتا۔

مُمِلِة ده مر ؤرا مہرائ ازال اس کو مہلت دے دے اس ہے نہ گرا او توع نوع تاکہ ده قتم کی مکاری سوچ لے تیز رو گوئیش ره بگرفتہ ام اس ہے کہ دے تیز بلے میں نے بھی راستردک دیا ہے وانچہ افزایند من برکم زنم وانچہ افزایند من برکم زنم وثر وہ جو بچھ برھائیں گے اس کو کی پر پنخ دوں گا نوش خوش گیر ند و من ناخوش کنم ده اندر وہم ناید آل کنم آئکہ اندر وہم ناید آل کنم جو خیال میں بھی نہ آئے میں دہ کروں گا گوسیہ گرو آر و صد حیلت بیاز گوسیہ گرو آر و صد حیلت بیاز کہ کہ دے لئکر تی کر لے اور سو تدیریں کر لے

حق تعالی وی کردش در زمال فررا الله (تعالی) نے ان کو وی بھی فررا الله (تعالی) نے ان کو وی بھی این چہل روزش بدہ مہلت بطوع خوق ہے اس کو جالیس روز کی مہلت دے دے دے تا بکوشد اوکہ نے من خفتہ ام تا بکوشد اوکہ نے میں بھی موتو نہیں رہا ہوں تا کہ وہ کوشش کر لے کیونکہ میں بھی موتو نہیں رہا ہوں کا حیلہا شال را ہمہ برہم کر دوں گا ان کی سب تدیروں کو درہم برہم کر دوں گا آب را آرند من آٹش زنم ان کا دوں گا وں گا وی گا وی

مہلت دادنِ حضرت موکی علیہ السلام فرعون را تا ساتراں فرعون کو حضرت موکی علیہ السلام کا مہلت دینا تا کہ وہ شہروں ہے را جمع از مدائن یک کند جادوگروں کو جمع کر لے جادوگروں کو جمع کر لے

من بجائے خود شدم رتی ہلا میں ابی جگہ جاتا ہوں آگاہ، تو چھوٹ گیا چول محب جوال سک میاد دانا و محب مجھدار ادر محبت کرنے دالے شکاری کے کتے کی طرح سنگ رامی کرد ریگ اور زیر سم باکل رامی کرد ریگ اور زیر سم باکل رامی کرد ریگ اور زیر سم باکل داری کو دیت بناتا ہوا خود می خائید آئین را پدید لوے کو نمایال طور پر باریک چبا جاتا تھا لوے کو نمایال طور پر باریک چبا جاتا تھا

گفت امر آمد برو مہلت ترا فرمایا تم آمد برو مہلت ہے فرمایا تم آمد میلات ہے اور اندر عقب وہ بیجے بیجے (ق) وہ با رہے تھے، ازدہا بیجے بیجے (ق) جوال سک صیاد جنبال کردہ دم دکاری کے کئے کی طرح دم ہلاتا ہوا سنگ و آئین را بدم در می کشید بیتر اور لوے کو سانس سے اندر کھینجتا تھا

ا مهراک خوفز ده نه دو این چهل فرعون نے چالین روز کی مہلت مانگی تنی فر مایا نمیا کہ اس کومہلت دے دواس کو کر کی تدبیری سوچنے کا موتع دے دومیں اس کی تمام تدبیر د ل کو بیکار کر دول گا۔

المسلم النّ مدينه كا جمع بهر شدم يعن مين ردانه وارسى منظم في الحال نجات الم في بـ

" انتی شد کینی دهنرت موی علیه السلام قوم کی طرف روانه هوئے۔وم کی مجبت میں دم ہلاتا ہے۔ سنگ یعنی پیقروں کو چبا کرریت بتا ویتا تھا۔ بدم ۔ اثر دہاا ہے سانس سے چیزوں کوا ہے منہ میں تھنے لیتا ہے۔ خرور یعنی لوہے کو چبا کرریز وریز وکررہاتھا۔

کہ ہزئیت می شد از وے روم و کرج كراس بروم اوركرج (ك باشند) بهاكت تھے قطرہ زال ہر ہر کہ می زَد شد جذام جس پر اس کا ایک قطرہ گرا اس کو کوڑھ ہو گیا جانِ شیرانِ سیہ میشد زدست کالے شیروں کی جان ہاتھ سے نکلی جاتی تھی رشدقِ او بگرفت و باز اُو شد عصا اس کی باچھ پکڑی وہ پھر لاکھی بن گیا پیشِ ما خورشید<sup>ع</sup> و پیشِ حصم شب (نیم مجزه) جمارے لیے سورج اور دھمن کے لیے رات ہے عالمے پر آفاب عاشتگاہ دنیا کوجو حاشت کے وقت کے سورج سے بھری ہوتی ہے خيره ام در چيتم بندي خدا میں اللہ (تعالیٰ) کی چیٹم بندی پر حیران ہوں از بہارے خار ایتیاں من ممن (خدا کی) بہار سے وہ کانٹے ہیں میں بھول (ہوں) سنگ شد آبش به پیش آن فریق اس فرایق کے سامنے اس کا یالی چھر بن کیا ہر گلے چوں خار گشت و نوش نیش ہر پھول کانا بن گیا اور شہد ڈیک (بن گیا) چونکہ یا خوشند پیدا کے شود چونکہ وہ خودی میں ہیں وہ کب ظاہر ہوتا ہے؟

ور ہوا میکرد خود بالائے برج فضا میں ایے آپ کو برج سے اونچا کرتا تھا ` كفك مي انداخت چوں أشتر زكام منہ سے اونٹ کی طرح جھاگ کھیکا تھا زغوع دندانِ او دل می شکست اس کے واتوں کی کڑکڑاہت ول مجاڑ رہی تھی چون بقوم خود رسید آل مجتبی جب وه ير گزيده ايي قوم مين پيوني "تکیہ بروے کرد و می گفت اے عجب انہوں نے اس پر ٹیک لگائی اور کہ رہے تھے تعجب ہے اے عجب چوں می نہ بیند ایں سیاہ اتعجب ہے یہ کشکر کیوں نہیں دیکھا ہے؟ الحيتم باز و گوش باز و اين ذكا آتکھیں تھلی ہیں اور کان کھلے ہیں اور بیہ زمانت من ازیشال بخیره ایشال هم زمن میں ان سے جیران ہوں وہ بھی مجھ سے (حیران ہیں) لییشِ شاں بُردم بے جام رحیق بمران كيماف شراب كيبت عام كيا ارسته گل بستم و بردم به پیش ا میں نے کھولوں کا گلدستہ بتایا اور سامنے لے سمیا أآل نصيب جانِ بيخويثال بود وه (جام) بے خودوں کی جان کا حصہ ہوتا ہے

یمت یعنی سرکودومنزلدمکان سے اونچا کرلیتا تھا۔ گرج ہے گرجتان کے دینے والے کفک اس کے منہ اونٹ کی طرح جھا گ نکل دے تھے اوردواس قدرزی میلے تھے کہ جس پر قطرہ پڑجاتا وہ کوڑھی بن جاتا۔ ژغو نے ۔ دانت پیننے کی آواز ۔ شیرانِ سید کالاشیر بہت خوفاک بوتا ہے بجتنی ۔ منتخب یعنی حضرت موٹی علیہ السلام ۔ شدق ۔ بانچھ بلوں کا کوشہ۔

۔ خورشید۔ یعنی بیرسانپ کامبحز و ہمارے لیے خورشید را و ہدایت ہے اور دشمنوں کے لیے تاریک رات ہے جس میں ان کو بچھ نظر نہیں آتا ہے۔اے عجب۔ فرعون کے شکری اس کی بیجیان کی علامتوں کو کیوں نہیں دیکھ دہے ہیں اور اس روش مجز رے کے قائل کیوں نہیں ہور ہے ہیں۔ پہٹم باز۔ان کے حواس اور ذیانت موجود ہے پھر بھی اللہ تعالی نے ان کی نظر بندی کر دی ہے۔

من ازیشاں۔ فرعولی مفٹرت موکی علیہ السلام کے معالمہ سے جیران تھے۔ بخن چنیلی کا پھول۔ جام رحیق۔ صاف شراب کا جام ۔ سنگ شد \_ یعنی وہ شراب چنے کے قابل ندری ۔ دستہ گل ۔ میں ان کے سامنے ہدایت کے گلہ ستے چیش کرتا ہوں مگر وہ پھول ان کے لیے کا نئے بن جاتے ہیں۔ آ ں۔ ہدایت کے جام ان کا حصہ ہیں جوخودی کوفتا کر چکے ہوں۔ خفتہ بیدار لیعنی دہ مخض جود نیا سے خفتہ ہواور آخرت کے معالمہ میں بیدار ہو۔

تابہ بیداری به بیند خوابہا تاکہ وہ خوابوں کو بیداری میں وکھے لے تانخيد فكرتش بسة است طق جب تک کہ اس کا فکر نہ سو جائے، طق بند ہے خورد حیرت فکر را و ذکر را جرت نے فکر اور ذکر کو نگل لیا ہے او جمعنی کیں بصورت بیشتر وہ حقیقاً کیجے، بظاہر آگے ب که گله وا گردد و خانه رّود کہ ربوڑ واپس ہو اور گھر جائے . پی فند آل بزکہ پیش آہنگ بود (تو) وه جانور بیکھے رہتا ہے جو آگے طنے والا تھا أَضَحَكَ الرُّجُعِي وُجُونُهُ الْعَابِسِين والیسی نے منہ بنائے ہوئے لوگوں کے چیروں کو ہنسا دیا ہے فخ را دادند و بخ پدند نگ انہول نے فخر کو دے دیا ہے اور ذلت کو خریدا ہے از حرج رابیست بنیال تا قرح شکی ہے، کشادگ کی طرف چھیا ہوا راستہ ہے زائکه این والش نداند آن طریق کیونکہ بیہ عقل اس راستہ کو نہیں جانی ہے زانکہ ہر فرعے باصلش رہبرست کیونکہ ہر فرع اپن اصل کی طرف راہنما ہے

خفتهٔ بیدار باید پیشِ ما ہمارے آگے ایک سویا ہوا بیدار ہونا جاہے وسمن این خواب خوش شد فکر خلق لوگول کا فکر (دنیوی) اس انچھی خواب کا دشمن بن سمیا حیرتے ہاید کہ روبد فکر را جیرت درکار ہے، تاکہ فکر کا صفایا کر دے ہر کہ کامل تربود او در ہنر جو (دنیا کے) ہنر میں زیادہ کامل ہوتا ہے راجعول به گفت و رجوع انتشال بود (الله تعالى في )وايس مونے والے من فرمليا اوروايس مونايي مونا چونکه واگردید گله از وَرُود جب رہوڑ گھاٹ سے واپس لوٹا ہے پیش افتد آل بر لنگ پسیل کیچیل انگڑی بمری آگے ہو جاتی ہے از گزافہ کے شد ند این قرم لنگ یہ قوم خواہ کواہ لنگری کب ہوٹی ہے يا شكسته مي روند اينال سيح وه من كو شكته يا جاتے بين ول زِدانشها بشستند این فریق اس فریق نے ول سے عقلوں کو وجو ڈالا ہے دانشے بایدک اصلش زاں سرست وہ عقل جاہے جس کی اصل اس جانب کی ہے

! تآب بیداری خواب میں جوعالم بالا کی چیزیں نظر آتی ہیں اس کوعالم بیداری میں نظر آئے گئی ہیں۔ دئمن۔ جولوگ دیاوی افکار میں مبتلا ہیں وہ ان خوابوں سے محروم ہیں۔ طلق یعنی معارف کے نگلنے ہے۔ چرتے باید۔ مقام جرت میں گئے کر سالک نداللہ کے ذکر پر قادر رہتا ہے نہ دنیاوی اُگر پر۔۔ تبرکہ کامل۔ جولوگ دنیاوی معاملات میں ہنر مند ہیں وہ اِظاہر دومروں ہے آھے ہیں لیکن حقیقتاوہ چیچے ہیں۔

را بعون قرآن پاک ش ہے إن بلله و إن إليه و اجعون م الله ي إلى اوراى كاطرف والى بون والى مطلب يد كامطلب يد كريون كاريوز جو جنكل من جرن كيا ہے وه كمروالى لوئے وروو جرا كاه يا پانى كامات برجانا يى تقر جو بكرى جائے من كله من كريون كاريوز جو جنكل من جرن كيا ہے وه كمروالى لوئے وروو جرا كاه يا پانى كامات برجانا يى تقر بوج برك جائے من كله من كريون كاريون من ووق من من ووق من موجات كى وقت جوا كلے جانور بوتے بين ووق تي بوجات ين اور وي الله جانور آئے ہوجائيں من جب ووق من من حق جوجا من من حجم و الله كارون من ان كورئ تعاوالى من جب ووق من من الله كريون من ان كورئ تعاوالى من جب ووق من من من جانور من من من الله كريون من الله كارون كا

ا از گزافید اولیا و نیوی معاملات میں اپنے آپ کوجان او جو کر پیچے رکھتے ہیں۔ پافکت بہروسامانی میں عبادت گزاری کرتے ہیں اور بھتے ہیں کہ مشتقتیں ہرواشت کرنے سے ہی افروی اراحتیں میسرآئیں گی۔ ول زوائعہا۔ شعر، آزمودم میں دور ائدیش را۔ بعدازی و بوانہ سازم خویش را۔ دارتھے۔ عالم آفرت کی متل درکار ہوں عالم آفرت کی رہنمائی کرسکتی ہے۔ دارتھے۔ عالم آفرت کی متل درکار ہوں عالم آفرت کی رہنمائی کرسکتی ہے۔

تالدن علم لدني مي برد (اللہ کے) قرب تک علم لدنی لے جاتا ہے سینه رازال یاک کرد كه اس ہے اس كو سينہ باك كر ليما طاب وفتتِ والشنن تو بيش آهنگ باش والیسی کے وقت تو پیشرو بن بر تنجر سابق بود ميوه لطيف عمدہ میوہ درخت ہے بڑھا ہوا ہوتا ہے اول ست أو زانكه أو مقصود بود ليكن چونكه وه مقصود تها للبذا وه يبلے ب تا بكيرو وست تو عَلَّمُتَنَا تاکہ ''تو نے جیس علم دیا ''تیری دیکیری کے جميحو احمدً يُرِّي از نورِ جَيْ توعقل کے نورے (حضرت) محقیق کی طرح پرواز کرے گا كم ثرٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالرَّشَادِ تو کھویا ہوانہیں ہے اور خدا بھلائی کو خوب جانا ہے از برائے حفظ مخینہ زرنیت تفاظت کے لیے سونے کا فزانہ سبے زیں قبل<sup>ع</sup> آمہ فرج در زیر ریج ای طرح یہ ہے کہ سمجھادگ رنج کے نیج ہے تكسلد اشكال را استورٍ نيك عمدہ گھوڑا کچھاڑی کو توڑ ڈالیا ہے

ہر یکے یہ عرض وریا کے یکرو ہر بازو دریا کی چوڑائی تک کب برواز کر سکتا ہے یں چرا علمے بیاموزی بمرد تو کسی مرد کو ایبا علم کیوں سکھاتا ہے یں مجو پیشی ازیں سرلنگ باش تو اس طرف کی پیش روی نه جیاه، لفکرا بن جا آخِرُونَ السَّابِقُولِ بِأَثْلُ السَّابِقُولِ اے خوش مزاج آخریں آنے والوں اور بردھ جانے والول (میں سے) بن جا كرچه ميوه آخر آيد در وجود اگرچہ کھل وجود میں آخر میں آتا ہے چوں ملائک گوئی کاعِلْمَ لَنَا تو فرشتوں کی طرح کہدنے 'مارے کیے علم ہیں ہے' گر درین مکتب<sup>ع</sup> ندانی تو ججا اگر تو اس کھتب ہیں ہیجے نہیں جانا ہے كرناشى نامدار اندر بلاد اگر تو شهرول میں مشہور تبین ہو گا اندرال وبہال کہ آل معروف نیست اس دریانہ میں جو مشہور تہیں ہے موضِی معروف کے بنہند سیج مشہور جگہ خزانہ کب رکھتے ہیں خاطر آرد بس بشكال اين جاد ليك دل اس جگه بہت اشکالات چیش کرتا ہے لیکن

ے ای طرح حصر رت حق ابن المانت ایسے مخص کے دل میں ود بعت کرتے ہیں جس کی زیادہ شہرت نہ ہو۔ ہے ای طرح حصر رت حق ابن المانت ایسے مخص کے دل میں ود بعت کرتے ہیں جس کی زیادہ شہرت نہ ہو۔

ہے۔ کا سرت سر سرت خزانہ غیر معروف ویرانہ میں ہوتا ہے ای طرح خوشی غم میں تخلی ہوتی ہے اور ہولت تنگی کے ساتھ ہوتی ہے۔ خاطر آ رو۔ یہاں سے خریب میں بیابٹ کال پیدا ہوتا ہے کہ انبیا واور بہت ہے اولیا و مشہور تخصصت ہیں تو بھر یہ کہنا کہ خزانہ غیر معروف ویرانہ میں ہوتا ہے کیے سیح ہوگا۔ مکسلد ۔ ای طرح ذبین انسان اس اشکال کا جواب و سے دے گا کہ اگر شہرت مقصود بن جائے تو معتر ہے اور اگر فقر و سکنت کے باوجود منجانب اللہ ہو تو و و قبولیت کے منانی نہیں ہے۔

ہر خیالے را بڑو بکہ تورِ روز ون کی روشی ہر وہم کو صاف کر وی ہے كاين سوال آمذ ازان سومر ترا كيونكم يه سوال ادهر عى سے تيرے پاس آيا ہے تاب لا شرقی ولا غرب از مے ست "ننشرتی ہےنمغرنی" کارٹنی ایک عظیم جاندی جانب ہے ہے اے کہ معنی چہ می جوئی صدا اے وہ کہ تو خود معنی ہے! گونے کو کیا ڈھویڈتا ہے؟ می شوی در ذِکر ما رقبی دو تو یا رہی کے ذکر میں ذہرا کوتا ہے چونکه دردت رفت چونی اجمی ' جب تيرا درد رفع ہو گيا تو كيول گوتگا ہے؟ چونکه محنت رفت گونی راه کو جب مصيبت ختم ہو گئ تو كہتا ہے راستہ كدهر ہے چول شدی خوش یاز بر غفلت تی جب تو خوش ہوتا ہے پھر غفلت برتآ ہے ہر کہ بشناسد بود دائم برال جو تحض پیان لیا ہے ہمیشہ اس پر قائم رہا ہے گاه پوشیده است که بدریده جیب مجمی (الشرنعانی اس کے لیے ) پوشیدہ ہے بھی،وہ گریبان جاک کرتا ہے عقلِ كَلَى ايمن از دَيْبَ الْمَنُون کائل عقل زمانہ کے حوادث سے محفوظ ہے

ہست<sup>ا</sup> عشقش آتنے اشکال سوز اس کا عشق اشکالات کو پھونکنے والی آگ ہے ہم ازال سو جو جواب اے مرتضیٰ اے برگزیرہ! اس می جانب سے جواب تلاش کر گوشت بے گوشہ دل شہ رہے ست ول کی بے گوشہ خلوت گاہ ایک عظیم شاہراہ ہے تو ازین سوو ازال سو چول گدا تو ادھر سے اور اُدھر سے فقیر کی طرح ہے أثم ازال مو مجوكه وقت دردٍ تو ہے بھی اس جانب تلاش کر (جس طرف) کہتو درد کے وقت وقت مرگ و درد آن سومی همی موت اور تکلیف کے وقت تو اس جانب جھکا ہے وقت محنت میئری زاللہ بو مصيبت کے وقت تو اللہ كا پا لگا ليم ہے در زمانِ درد و عم یادش کنی ورو اور رنج کے وقت تو اس کو یاد کرتا ہے ایں ازال ج آمد کہ حق را بے گماں یہ ال جہ ہے ہے کہ حق کو یقین کے ساتھ وانکه در عقل و گمان مستش جیب اور دہ شخص جس کی عقل اور گمان پر پردہ ہے عقلِ جزوی گاہ جیرہ کہ عکوں و نیوی عقل مجھی غالب ہے مجھی سرتکوں ہے

۔ ہست۔اہ کالات کا عقلی جواب سوچنے کے بجائے بہتریہ ہے کہ عشق کی آئے۔ول میں روٹن کی جائے۔وہ ہرطری کے اشکالات کو ختم کردیتی ہے۔ ہم از ان نو۔ جواہ کال دل میں پیدا ہواس کا جواب بھی دل ہی میں تلاش کرنا چاہیے۔ کوشہ دل کے کوشہ میں جونور پیدا ہوتا ہے وہ مہتن کی عطا ہے۔ تو ازیں نو ۔انسان اپنے دل کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس پر اسراد کھلتے ہیں۔ ہم از ان شو۔ درد کے وقت انسان یار کی کہتا ہوا خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے،ای طرح افتکال کا جواب بھی ای جانب سے حاصل کرنا چاہیے۔

وتت مركد قرآن باك من بها إذا فس الإنسان صرفا وقد مُنيبًا إلَيْهِ ثُمْ إذَا خَوْلَهُ بِعُمَةٌ مِنْهُ نَسِي مَا كَانَ يَدْعُوا َ إلَيْهِ جب انسان كونتسان بهنجا ہے تو وہ الله كو بكارتا ہے اس كی طرف رجوع كرتے ہوئے چرجب وہ اس كونمت عطاكرتا ہے تو دہ بحول جاتا ہے اس كوجوكہ وہ اس سے مانكا تمار "الجمی دینی اس طرح اب یادیس كرتا ہے جس طرح كرنے كے وقت یادكرتا تمار

ایں از ال بینی یہ کیفیت اس لیے ہے کہ خدار پورالیتین نہیں ہے ور نہ اس کارجوع الی اللہ دائی ہوتا۔ وانکہ۔ جس کے ول اور متن پر پر دو ہوتا ہے مجمعی ذات ہاری اس کے لیے پوشید و ہوتی ہے اور و واس کے راستہ ہے بھی بے تجر ہوجاتا ہے اور بھی اس کی یا دیس کریان جاک کرتا ہے۔ متنز برزوی۔ دنیا دی مقتل مقبل کی۔ وومقل جو منجانب اللہ عطا ہوجائے۔ ریب الموں۔ حواد میٹ زمانہ۔

رو بخواری نے بخارا اے پسر اے بیٹا! خواری کی طرف چل نه که بخارا کی طرف ساكنانِ تَفْعُونُ لَا يَفُقَهُون اس (بخارا) کی محفل کے لوگ ''نہیں سیجھتے ہیں' كز حكايت ما حكايت كشير ايم کہ قصول کی وجہ سے ہم انسانہ بن گئے ہیں تا تقلب يابم اندر ساجدين تا كهين تبده كرنے والول مي أشست و برناست حاصل كروں وصف حال ست و حضور یارِ غار حالت کا بیان ہے اور دوست کی دربار داری ہے حرف قرآل را مبد آثارِ نفاق قرآن کے حروف کو (یہ) نفاق کے آثار تھے ماضی و مستقبل و حال از کجاست اس میں ماضی اور مستقبل اور حال کہاں ہے؟ ہر دو یک چیز اند و بنداری که دوست وہ دونوں ایک چیز ہیں تو سمحتا ہے کہ دو ہیں بام زبر زیدو بر عمره آل زبر بالا خانہ زید کے نیچ ہے اور وہ عمرو کے اوپر ہے سقف سوئے خوایش کیک چیز ست و بس حجت این اعتبار سے صرف ایک چیز ہے

عقل بفروش و هنر حیرت کیخ عقل اور ہنر کو جج دے جیرت کو خرید لے تا بخارائے دگر بنی درول تاكه تو (ایخ) اندر دوسرا بخارا دیکھے ما چو خود را در سخن آعشتایم مم نے اینے آپ کو باتوں میں اس قدر آلودہ کیا ہے من عدم و افسانه گردم در خنین میں گریئے زاری میں معدوم اور افسانہ بنا ہوں اس حکایت <sup>ع</sup> نیست پیشِ مردِ کار کام کے آدی کے سامنے سے کہانی نہیں ہے آل اُساطیر اولیں کہ گفت عاق نا فرمان نے جو ''اگلے لوگوں کے قصے' کہا لا مكانے <sup>ع</sup> كاندرال نورِ خداست وہ لا مکان بیجس میں خدا کا تور ہے ماضی و مستقبلش نسبت به توست اس کی ماضی اور مستقبل تیرے اعتبار سے ہے ا کیک نے اورا پیر مارا پسر ایک مخض اس کے لیے باپ ہمارے لیے بیٹا ہے نبیت زیر و زبر شد زال دو تمس دو شخصوں کے اعتبار سے اونے نیچے کی نسبت بی

تیرت سالک کے لیے ایک مقام ایسا آتا ہے کہ انوار و تجلیات کی فراوائی ہے وہ بہوت ہوکر رہ جاتا ہے اور اس کونے ذکر کا خیال رہتا ہے نظر کا ۔

خوار کی ۔ لینی فناء سب سوہوم ۔ بغارا مولا نا کے دور میں بغارا شہرتم ٹی ترقیات کا گروارہ تھا اور علاء طاہر کا دہاں جمع تھا۔ بغارائے دگر ۔ مجاہدات کے بعد انسان کا قلب معارف و اسرار کا گنینہ بن جاتا ہے۔ آلا یفق تھوئی ۔ وہ بیس بیجھتے ہیں ۔ مقلق ضمیر 'ش' کومتر جمین نے بخارائے دگر جو کہ قریب ہولانان کا قلب معارف و اسرار کا گنینہ بن جاتا ہے۔ آلا یفق تھوئی ۔ وہ بیس بیجھتے ہیں ۔ مقلق ضمیر 'ش' کومتر جمین نے بخارائے دگر جو کہ قریب ہولا ہے کہ طرف کو ٹایل ہوئی تھا ہم کی اور قائی تفقہ نور کی مقانیت ہیں گیا ہے بولا میں معلوم ہوتا ہے کہ پہلے شعر کے بخارائی طرف خمیر لوٹائی جائے اور یہ مطلب لیا جائے کہ ان ظاہر کی علاء میں وین کی تھا نہت ہیں رہی ہے۔

لا مكاتے۔ قرآن ایک مغت خداد ندی ہے جوزمان ومكان سے بالاتر ہے۔ دہاں ماضی دستقبل میں كوئی فرق نہیں ہے۔ ماضی وستقبلش۔ قرآن كاعتبار سے ماضی اور مستقبل دوچيز مين نہیں جیں۔ تو ان كودو مجھتا ہے اور تیر سے اعتبار سے وہ دوچیز میں نسبت كے بدلتے سے احكام بدل جاتے جیں۔ ایک شخص ایک کی نسبت سے باپ ہے وی شخص دوسرے كے اعتبار سے بیٹا ہے، جیست كى كے اعتبار سے بنچ ہے كى كے اعتبار سے اوپ

قاصر از معني نو حرف کهن خ کتے ہے، برانے الفاظ کوتا، ہیں بے لب و ساحل بدست ایں بحرِ قند یہ شکر کا دریا، بے کنارا اور بے ساحل ہے سوئے فرعونِ مُدَفِّعٌ تاجہ کرد متکیر فرعون کی جانب کہ اس نے کیا کیا؟ در طلب شاحرال

ایل رای و مشورت را پیش خواند (تو) رائے اور مشورے والوں کو طلب کیا ہر کیے کردند عرضِ فکر و رائے ہر محض نے ایک خیال اور رائے پیش کی . رائے پیش آورد و کردش رہنموں رائے پیش کی اور اس کی رہنمائی کی ساحرال را جمع باید کرد زُود جادوگروں کو جلد جمع کرنا جاہے هریکے در سحر فرد و پیشوا ہر ایک جادو میں یکنا اور پیشوا ہے جمع آرد شال نشه و صرّاف ممر بادشاہ اور مصر کا منتظم ان کو جمع کر لے ہر نوای بہر جمع جادواں ہر جانب جادوگروں کو جمع کرنے کے لیے کرد برآن سوئے او دو پیک کار اس کی جانب دو کارآند قاصد ردانه کر دیے

نیست<sup>ا مثل</sup> آل مثال ست این سخن اس كاكوئى مثل تبين ہے يہ بات ايك مثال ہے چول لب جو نيست مُثكا لب به بند چونکددریا کا کناراتبیں ہے،اےمتک!لب بندكرلے أي تحن يايال ندارد باز كرد اس بات کا خاتمہ نہیں ہے واپس لوث فرستادن فرعون بمدائن فرعون کا جادوگروں کو بلانے کے لیے شہروں کی طرف (لوگوں کو) روانہ کرنا

چونکه مویٰ "یاز گشت و او بماند جب موی علیہ السلام واپس ہو گئے اور وہ رہ میا مجتمع گشتند و بفشر دند یائے وہ بی ہو گئے اور انہوں نے یاؤں جمالے عاقبت ہامانِ بے سامان و دوں بالآخر بامان اور ذلیل نے كاي شر شاہ ظفر يوں عم فزود اے بادشاہ، فتح مندی کے شاہ! چونکہ فکر برم کیا ہے ور ممالک ساحرال داریم ما ہمارے ممالک میں جادوگر ہیں مصلحت آنست کز اطراف ممر مناسب یہ ہے کہ مصر کے عاروں طرف سے او بے مردم فرستاد آں زمال ال نے فورا بہت سے آدی روانہ کر ویے ہر طرف کہ ماحرے بد نامداد جس طرف بھی کوئی مشہور جادوگر تھا

ا نیست فداکی دات ومفات کومتالول سے بھمنامکن نیس کیونکہ کیس تحیفلد شی کھے جو یعنی اسراد خداد مدی درمشکا۔ اے مشک بر تند خدالی اسرار بازمشت یعی فرعون کی مجلس سے ۔ بغروشندیای ۔ بعن اطمینان سے کمڑے ہو میے۔ ہامان ۔ فرعون کامشہوروزی تھا۔

ا كات شرآن باك عن ٢ فَإِلَ لِلْمَلَامِ وَوَلِهِ إِنْ هَلَا لَسَاحِرٌ عَظِيْمٌ يُرِيْدُ أَنْ يُخْوِجَكُمْ مِنَ أَوْضِكُمْ بِسِحْوِهِ فَمَاذَا مَأْمُووْنَ فَالُوْاَ أَذَ جِهِ وَأَخَاهُ وَابَعَثُ فِى الْعَدَآيْنِ حَاشِوِيْنَ. يَاتُؤكَ بِكُلِّ مَنْحَادٍ عَلِيْمٍ لِينَ 'فرعون نے اَسِينَ درباريوں سے جواس کے جاروں ملرن بینے یتے کہااس میں شک نبیں کہ بیکو کی بڑا ماہر جادو کر ہے، چاہتا ہے اپنے جادو کے زورے تم کوتہمارے ملک ہے نکال ہاہر کرے متم لوگ کیا ملاح دیتے ہو؟ درباریوں نے عرض کیاموی ادراس کے بھائی کے معالمہ کو چنرروز ملتوی رکھیں ادر شہروں میں جادوگروں کوجع کرنے کے لیے بركاد. يرواندكروي اووليك آب كي باس بربزے ماہر جادوكركوك أيس بيك واصد

سحرِ ایثال در دلیا مه متمر ان کی جادوگری جاند میں (بھی) جاری تھی در سفرہا رفتہ پر نجے سوار وہ منکے پر سوار ہو کر سنروں میں گئے تھے آل به پیموده فروشیده شتاب اس کو فوراً ناپ کر فروخت کر ویتے دست از حسرت بُرُخها برزده افسوں سے منہ پیٹا بوده منشی و نبوده چوں روی<sup>ع</sup> وہ موجد تھے اور تافیہ کی طرح نہ تھے بوده ایثال را جمه دیده سبیل (اور) ان کو سب نے کھلم کھلا دیکھا تھا كزشا شاه است اكنول حياره خواه کہ اب بادااہ تم سے تدبیر کا خواہاں ہے برشه و بر قصرِ او موکب زدند انہوں نے بادشاہ اور اس کے قلعہ پر ڈیرہ جمالیا ہے که جمیگردد بامرش از دما جو ان کے تھم سے الروہ بن جالی ہے زیں دونس جملہ بافغال آمدند ان دونوں سے میں سب نالان ہیں شاه ازال ارسال افرمودست تا بإدشاه نے اس لیے بھیجا ہے تاکہ تنجها بخفند عوض شه ببكرال باداثاه بدلے میں لا تعداد خزانہ بخش دے گا تابود که زین دو ساح جال بری تا کہ ان دونوں جادوگروں سے جان بری ہو

دو جوال بودند ساح مشتهر دو جوان مشہور جادوگر <u>تھے</u> شیر دوشیده ز شیرانِ شکار شکاری شیرول سے انہول نے دودھ دوہا تھا شکل کریاہے ممودہ ماہتاب جاندنی کو کیڑے کی شکل میں دکھاتے سیم بُرده مشتری آگه شده لٹا ہوا خربدار، (حقیقت ہے) آگاہ ہو کر صد ہزارال ہم چنیں در جادوی اس طرح لا کھوں جادوگری میں صد بزارال جادويها جبس أي اس طرح کی لاکھوں جادوگریاں تھیں چوں بدیثاں آمہ آل پیغام شاہ جب ان کے پاس بادشاہ کا پیغام آیا از یئے آل کہ دو درولیش آمدند اس لیے کہ دو فقیر آئے ہیں نیست با ایثال بغیریک عصا ان کے پاس بوائے ایک لاٹھی کے پھے نہیں ہے شاه و لشكر جمله بيجاره شدند بادشاه اور فوج سب عاجز آ گے حاره جویال بنده را پیشِ شا تدبیر کا طالب بن کر خادم کو تمہارے پاس چارهٔ سازید اندر دفعِ شا<u>ل</u> ان کے دفع کرنے کی تدبیر کرو جارهٔ می باید اندر ساحری جادو گری میں کوئی تدبیر جاہے

در دل مه بحر کااثر عمو ما سفلیات پر پڑتا ہے علویات متاثر تہیں ہوتی ہیں لیکن ان کا کمال تھا کہ علویات کو بھی جاد و سے متاثر کر دیے تھے۔ ٹیمر لینی و و دونوں اس قدر ماہر جاد دگر تھے کہ جاد د کے ذریعے ٹیمروں کا دو دھ دوہ کر دکھا دیتے تھے ادر ملکے پرسوار ہوکر سنر طے کر لیتے تھے۔ ماہتا ہے۔ چاند کی چاندنی کا کپڑائیا کراس کوفر وخت کر دیتے تھے خریدار جب کھر پہنچا تو بچھ نہ ہوتا اور وہ صریت سند پہنچا۔

یں روی۔قافیہ کا اُسلی حرف بیہاں قافیہ مراد ہے، قافیہ پہلے مصرع کے آخری حروف کے تائع ہوتا ہے لہذا تائع کے معنی میں ہے لینی وہ وونوں جادوگری میں بھی جینی وہ وونوں جادوگری میں بھی ہے تھی ہے۔ آغاز کرنے والا۔ اپنے دہاغ ہے کوئی بات پیدا کرنے والا۔ دو ورویش لیعنی حضرت موی وہارون علیما السلام۔ قصر۔ قلعہ موکب جلومی شامی انتکار۔ افغال۔ فغان بغریا در یونس لیعنی اگرتم نے اس کوہرا دیا تو با دشاہ بہت انعام دے گا۔

آل دو ساح را چو این پیغام داد ترک و میری در دل هر دو فآد جب ان دونول جادوگرول کو میر پیغام دیا خوف اور محبت دونوں کے دل مین آئی عرق جنسیت چو جبیدن کرفت س کرانو بر نهادند از شگفت ہم بیشہ ہونے کی رگ جب پھڑکنی شروع ہوئی تعجب سے دونوں موج میں پر گے چول دبیرستانِ صوفی زانوست حلّ مشکل راد و زانو جادوست چونکہ صوفی کا کمتب زانو ہے مشکل کو حل کرنے کے لیے زانو جادو ہے استفسار کردن هر دو ساحر از مادر، گورپیدر را و پُرسیدن از دونوں جادوگروں کا ماں سے باپ کی قبر کو دریافت کرنا، اور ان کا اس کی

روانِ او حقيقتِ موى عليه السلام را ﴿ روح ہے حضرت مویٰ علیہ السلام کی (اصلیت) دریافت کرنا

باوا کی قبر کہاں ہے؟ تو ہماری رہنمائی کر دے کیل سه روزه داشتند از بیر شاه وہ ان کو اس کی قبر پر لے گئ، راستہ دکھایا پھر انہوں نے بادشاہ کی غاطر تین روزے رکھے شاہ پیغاے فرستاد ازؤحا<sup>ع</sup> بادشاہ نے خوف سے ایک بیام بھیجا ہے آيرُ ويش پيشِ لشكر بُرده اند التكر کے رويرو اس كى آبرو ريزى كر دى ہے جر عصا و در عصا شور و شرے لاَتھی کے علاوہ، اور لاکھی میں شور و شر ہے . کرچه در صورت بخاکے خفتهُ اگرچہ بظاہر مٹی میں سویا ہوا ہے وَر خدانی باشد اے جانِ پدر اور اگر خدائی بات ہے، اے ابا جان!

بعد ، ازال گفتند اے مادر بیا گورِ بابا کو تو مارا رہنما اس کے بعد انہوں نے کہا ماں! آ جا بُردشال بر گورِ او بنموره راه بعد ازال گفتند اے پایا بما اس کے بعد انہوں نے کہا اے یادا! ہمیں که دو مُرد أو رابه تنک آورده اند کہ دو شخصول نے اس کو تنگ کر دیا ہے نیست با ایثال سلاح و کشکرے ان کے ساتھ ہتھیار اور لشکر نہیں ہیں ، تو جہان راستاں ور رفتہ تو بحول کے عالم میں جلا کیا ہے ، آل اگر سحرست مارا ده خبر اگر وہ جادو ہے تو، ہمیں بتا وے

ا ترس خوف، ان دونوں پرخوف اس بتا پر طاری ہوا کہ جب ان دونقیروں نے بادشاہ ادر پور کے نشکر کوخوفز دو کر دیا ہے تو کس قد رطافت ہوگی۔ مبر۔ تحبت اس کیے پیدا ہو کی کہ باوجوداس فلا ہری طاقت کے جب وہ فلا ہری شان وشوکت سے خالی ہیں تو خدا کے تیک بندے ہوں گے۔

عرق ۔ رگ۔ جنسیت۔ ہم جنس ہونا، ہم پیشہ ہونا، بیردولوں بھی جادوگر تنے اور حضرت مویٰ و ہارون نے بھی ان کی جادوگری کی طرح کا مجرّ و چیش کیا تقاب سربز الونهادن نورونگر کرنا۔ دبیرستان کے متب مدرسہ۔ روال روح۔ بہرشاہ۔ بادشاہ کے معاملہ میں ان کوروزے رکھنے پڑے تا کہ باپ کاردرج ہے «مغرت موی علیہ السلام کی حقیقت معلوم کرسکیں۔

٣ - وتبا ـ خوف ـ دومرد ـ لين معزت موى و بارون عليها السلام ـ شوروشر ـ ـ ـ كيونكه اس لاخي نے اور بابن كرمب كوذراويا تھا۔ جہان راستال ـ عالم آخرت ـ ناک ـ ینی قبر ـ در خدانی ـ لینی حضرت موی علیه السلام کی لائنی کا اژو ما بنیا منجانب الله کوئی مبجز و ہے تو بھی بتا دے تا کہ ہم اس کی تعقیم

ہم خبر دہ تاکہ ما مجدہ کئیم خویش رابر کیمیائے! برزییم یہ خبر دہ تاکہ ہم مجدہ کریں اپ آپ کو کیمیا ہے دابتہ کر دی نامیدائیم اُمیدے رَسد در شپ دیجور خورشیدے رَسد ہم مایوں ہیں، امید بیدا ہو جائے اندھیری دات میں سورج نکل آئے از صلال آئیم در دابو رَشد راندگائیم و کرم ما را کشد ہم گرای ہے، دابو ہدایت پر آ جائیں ہم مرددد ہیں، اور کرم ہمیں کھنج لے جواب گفتن ساحرِ مُردہ با فرزندانِ خود

مردہ جاددگر کا اینے کڑکوں کو جواب دیتا

غيست ممكن ظاهرِ ايل ِ رادمِ زدن اس میں کھل کر بات کرنا ممکن شیں ہے ، نیست پیدا گفتن این را مرکن اس کو صاف صاف بتانا پیقابو میں تہیں ہے لیک راز از پیش چسم دور نیست کیکن راز میری آنکھوں سے دور نہیں ہے تا شوید آگه زیرِ کینیخ" تا کہ تم پوشیدہ بات کے راز سے باخبر ہو جاؤ تا شود پیدا شارا این خفا تاكه بي پيشيرگي تم پر كل جائے از مقام شويد اس کے سَونے کی جگہ معلوم کر لو آل عصا گیرید و بگذارید بیم وہ لاکھی لے لو اور خوف کو چھوڑ دو جارهٔ ساح شارا حاضرست جادوگر کا علاج تمہارے پاس موجود ہے او رسولِ ذوالجلال و مَهتد بيست وہ اللہ کا رسول اور ہدایت یافتہ ہے

گفت شال<sup>ع</sup> در خواب کاے اولادِ من اک نے ان سے خواب میں کہا، اے میرے بچوا بانگ زو اے جان و فرزندان من اک نے بکارا اے میری جان اور بچو! فاش و مطلق گفتنم وستور نیست محملم کھلا اور صاف کہنے کی مجھے اجازت نہیں ہے لیک بنمایم شارا آیتے ليكن من تهيين ايك علامت بمانا هون یک نشانے وانمایم ماشا میں تم پر ایک علامت ظاہر کر دیتا ہوں نورِ چشمانم جو آل جاگه روید میرے نور چشموا جب تم وہاں جاؤ آل زمال<sup>ع</sup> که خفته باشد آن طیم جب ده دانا سويا بوا بو (تو) کر بدزدیدش عصا او ساحرست اگرتم نے اس کی لائھی چوا کی تو وہ جادوگر ہے ورنه بتوانيد بال آل ايزديست اگر تم نه اٹھا سکو تو خبردار! وہ خدائی ہے

ے کے ان زمال۔ سحرادر مجزومیں یے نزل ہے کہ سمر کا تعلق محض ساحر کی توجہادر نفرف ہے ہے اور مجز و کا تعلق نبی کی توجہادر ہمت ہے بلکہ وہ خدا کی اللہ میں اور مجز و میں یے فرق ہے کہ سمر کا تعلق محفظ سے جادر مجز ویرکوئی اثر نہیں ہے بلکہ وہ خدا کی افرانہیں ہے اور اور محفظ سے مجز ویرکوئی اثر نہیں پڑتا ہے وہ مجز ہ قائم دہتا ہے۔ ساحر سے ۔ کیونکہ اس کی نبیند نے سمرے اثر کو باطل کر دیا ادر چورکو جرانے پر فقد رہ ہوگئی۔

سر تگول آيد خدا را گاهِ حرب لزائی کے وقت اللہ کے سامنے اوندھا ہو جائے گا ير نوليل الله اعله بالصواب لکھ لے، اللہ زیادہ بہتر جانا ہے سحر و مکرش را نیاشد رہبرے اس کے جادد اور کر کا کوئی راہبر نہیں ہوتا چونکه خفت او جبد او ساکن شور جب وہ سو گیا اس کی کوشش تھبر گئی گرگ را آنجا اُمید و ره کیاست بھیڑے کو وہاں امید اور راستہ کہاں ہے؟ حادوتی خواندن مر آل حق را خطاست اس سیح بات کو جادو کہنا ہی علطی ہے گربمیرد<sup>ع</sup> نیز هش رافع ست اگر وہ مربھی جائے تو خدا اس کو بلند کرنے والا ہے ر جہال<sup>ک</sup> فرعون گیرد شرق و غرب اگر فرعون مشرق اور مغرب (پوراجہان) حاصل کر لیے اير نشان راست دادم جانِ باب باپ کی جان! میں نے یہ کی نٹائی وے دی ہے جانِ بابا چوں بخید ساحرے جانِ پدر! جب کوئی جاددگر سو جاتا ہے چونکہ چویاں خفت کرگ ایمن شور جب گذریا سو گیا، بھیڑیا مطمئن ہو جاتا ہے لیک حیوانے کہ چویائش خداست لیکن وہ جانور جس کا خدا تگہان ہے جادوی که حق کند حق ست و راست جو جادو خدا کرے وہ حق اور درست ہے جانِ بابا ایں نشانِ قاطع ست جانِ پدر! ہے تطعی علامت ہے

. تثبيه كردن قرآن مجيد را بعصائے موی عليه السلام و وفات مصطفیٰ علیه السلام را تشبیه نمودن بخواب موی علیه السلام و قاصدانِ تغيير قرآن را بأل دوساح بچه كه قصد بُردنِ عصائع موى عليه السلام كرده بودند چول موكئ عليه السلام را خفته يافتند قرآن مجيد كو عصائ موى عليه السلام ست تثبيه دينا ادر أتخضور صلى الله عليه وسلم كى وفات كو حضرت موى عليه السلام كے سونے سے تشبيه وينا اور قرآن ميں تغيير كرنے والوال كو ان وو جادوگر بچوں كے ساتھ تشيه وينا انہوں نے حضرت موى عليه السلام كى لاتفی کو جرانے کا ادادہ کیا جبکہ حضرت موی علیہ السلام کو ہویا ہوا پایا

میں تیری کتاب اور مجزے کا تکہبان ہوں میں قرآن میں زیادتی اور کی کرنے والے کا خالف ہوں

مصطفیٰ اوعدہ کرد الطاف حق کر بمیری تو تمیرد این سبق الله كى مهربانيول نے مصطفی ملطق سے وعدہ كيا ہے۔ اگر تنهاري وفات ہو گئی تب بھی يہ سبق فاللهو كا من كتاب و معجزت را حافظم بيش و كم كن را ز قرآن رافضم

ا ترجهال \_ الرمعز وب توفرون مقابله من كامياب ند موسك كابلكه ذليل موكا \_ چونكه \_ كذريابيداري من هاعت كرسكا ب جب موجا تا بياقواس ک حفا مت فتم موجاتی ہے۔ خداست مجز و کا تعلق خدا ہے ہومان فغلت کا کوئی تضور نہیں ہے ابد اس کی حا عت ممل ہے۔

تربمر وموت سے نیندمراد لی جائے ورندعمو ما انبیا و کے جزات کا تعلق بھی ان کی حیات ہے۔ تشبید قرآن کوعصائے موی علیه السلام اور حضور صلى الشعلية سلم كى و فات كوحضرت موى عليه السلام كي وفي اورقر آن من تغير وتبدل كرف والول كوان ووجا ووكرول في مثاب مجمور

تميرد - الله في قرآك من قرآن ك ها علت كاوعد وفر مايا ب إنَّا مُعَنَ مُؤلِّذَا اللِّكُووَ إِنَّا لَهُ لَمُحافِظُونَ "مم في ذكر (قرآن) نازل كيا ب اور بم اس کی مفاتلت کرنے والے ہیں۔"

طاغيال را از حديثت دافعم سر کشول کو تیری حدیث ہے وقع کرنے والا ہوں توبه ازمن حافظے دیکرمجو تو مجھ ہے بہتر محافظ کی جبتو نہ کر نام تو بر زَرٌ و بر نَقره زئم تیرا نام سونے اور جاندی پر کندہ کروں گا در محبت تبرِ من شد قبرِ تو محبت کی وجہ ہے میرا غصہ تیرا غصہ بن گیا ہے چوں نماز آرند پنہاں کی شوند جب نماز پڑھتے ہیں جھی جاتے ہیں خفیہ ہم بانگ نماز اے ذو فنوں اے ہنر مند! اذان بھی حیب کر (دیتے ہیں) وينت ينهال مي شود زير زميس تیرا دین زمین میں چھیا جاتا ہے کور گردانم دو چشم عاق را میں نافرمان کی دونوں آنکھوں کو اندھا کر دول گا دین تو گیرد ز ماہی تابماہ تیرا نمب مچھلی ہے جاند تک پھیل بائگا تو مترس از کم دیں اے مصطفیٰ م ا مصطفی (عظی )! تم وین کے منتے سے نہ ڈرو صاُدقی ہم خرقبہ موسیتی تم سیچے ہو، مویٰ علیہ السلام کے پیر بھائی ہو کفر با رادر گشد چول الزدبا (جو) اڑوہے کی طرح کفروں کو نگل جائے گا

من تُرا در ہر دو عالم رافعم لِ میں کھے وونوں جہان میں بلند کرنے والا ہوں سن نیارد بیش و کم کردن درو اس میں کوئی کمی اور زیادتی تبیس کر سکتا رَونَقُت را روز روز افزول تنم -میں تیری رونق دن بدن برحاؤل گا منبر و بحراب سازم ببر تو میں تیرے لیے منبر اور محراب بناؤں گا نام نو<sup>ع</sup> از تُرس پنہاں می کنند وہ ڈر کی وجہ سے تیرا نام حجیب کر لیتے ہیں خفیه می گویند نامت را کنون وہ اب حصیت کر تیرا بنام کیتے ہیں از براس و ترس کفارِ تعیس . ملعون کافروں کے ڈِر اور خوف سے من مناره بر تنم آفاق را میں دنیا کو (دین نے) روش کر دول گا غَاکرانت شهرها گیر ند و جاه · تیرے غادم شہر اور مرتبہ حاصل کر کیں گے تا قیامت<sup>ع</sup> باقیش داریم ما ہم اس کو تیامت تک باتی رکھیں کے اے رسولِ ما تو جادو سیستی اے ہمارے رسول! تم جادو نہیں ہو ہست قرآل مر ترا ہمچوں عصا قرآن تنبارے لیے (حضرت موی علیالسلام کی) لائمی کی طرح ہے

ا رائم قرآن باک می ہوز فغنا لک ذکر ک'ہم نے تہارے وکر کوبلند کردیا ہے۔ 'کس نیارد۔ قرآن باک میں ہے کا مُبَدِّلُ لِکُلِمَۃِ اِ ''اس کے کلمات کوکو کی بر لنے والانہیں ہے۔' قہر کن۔ رسول کی ناراضی خداکی ناراضی ہے۔

نام آنو ۔ مکہ کی ابتدائی زندگی میں سحابہ حضور اللے اسے تعلق کو چھپاتے تھے اور نمازی بھی جھپ کر پڑھتے تھے۔ من منارہ۔ وین ہے تمام عالم کومنور کر دوں گا اور خالفوں کی آئیسیں چکا چونڈ ہمو جا کمیں گی۔ جا کر انت صحابہ کرام دضی اللہ عنہم نے قیصر و کسری کی حکومتوں پر قبضہ کیا۔ ماتی۔ ایک عامیانہ تصور ہے کہ ذمین مجھلی کی پٹت پر قائم ہے یعنی زمین ہے آسان تک تیراند ہب پھیل جائے گا۔

ج. تاقیامت قیامت تک کوئی نی شریعت ندائے گی۔ ہم خرقہ دو بزرگ جوایک شخ کے خلیفہ ہوں لینی حفرت موی علیہ السلام اور آتحضور آن اللہ ایک تا کے خلیفہ ہوں لینی حفرت موی علیہ السلام اور آتحضور آن اللہ تعاقر آن تا تا میں علیہ السلام کی لاٹھی نے جادوگروں کے اثر دہوں کوڈگل لیا تھا قرآن کے کفرکوڈگل بائے گا۔ کفرکوڈگل بائے گا۔

چول عصالیش دال تو آنچه گفته<sup>ا</sup> جو بچھتم نے کہا ہے سکوان (موی علیہ السلام کی) ایمی کی طرح سمجھو جول عصا آگہ بود آل گفت باک (موی علیالسلام کے)عصاکی طرح وہ یاک کلام ماخررے گا تو بخس اے شہ مبارک تفتنے اے شاہ! تم سو جاؤ تہارا سو جانا مبارک ہے بير يبيار تو زه كرده كمال تمارے( رشمنوں سے ) اڑنے کے لیے کمان پر چلرچ مائے ہوئے ب فوس نورت تير دوزش مي كند تیرے نور کی کمان اس کو چھید ڈالتی ہے او بخفت و بخت و اقالش نخفت وه (مصطفی المصلفی المصلفی الموسکے اور ان کا نصیبہ اور اقبال نہ سویا کارِ او بے روئق و بے آپ شد تو اس کا کام بے روئق اور بے اثر ہوا تا بمصر از بیر آل پیکار زَفت تخت جنگ کے لیے ممر کی جانب طالب موئ و جائے او سشدند موی اور اُن کی تیام گاہ کے طالب ہوئے مویٰ " اندر زرِ کظے خفتہ بود (حفرت) موی علیه الملام مجور کے دخت کے نیچے ہوئے تھے کہ بروزال سوئے تخلیتال بجو کہ جا اُس نخلتان کی جانب تاہی کر خفتهٔ کو بود بیدارِ جہال ال كو سويا ہوا جو دنيا بحر كا بيدار تھا عرش و فرعش جمله در زیرِ عرش اور فرش سب اس کی نگاہ میں خود جہ بیند چیتم اہل آب و گل والوں کی آنکھ کیا دیکھ عتی ہے

تو اگر در زیر خاکے خفتہ تم اگرچه منی میں خوابیدہ ہو گرچہ باخی خفتہ تو در زیرِ خاک اگرچہ تم مٹی کے شجے سوئے ہوئے ہو قاصدال را در عصایت وَست نے ارادہ کرنے والول کو تمہاری لائقی پر قابو تہیں ہے تو بخفته نور تو بر آسال تم سوئے ہوئے ہو تہارا نور آسان پر ہے فلنفي<sup>ع</sup> وانچه بيوزش مي كند فلفی ادر ای کا منہ جو کچھ کرتا ہے آنیخال کرد و ازاں افزوں کہ گفت (الله تعالى نے) وہ كيا جو كہا اور اس سے بھى زيادہ جانِ بابا چونکہ ساح خواب شد جانِ پدر!ِ جب جادوگر سو گيا بر دو<sup>ع</sup> از گورش روال گشتند و تفت دونوں (جادوگر) اس (باب) کی قبرے فوراروانہ ہو گئے چول بمصر از بير آل كار آمدند جب ال کام کے لیے معر میں پہنے اتفاق افتاد كال روز وَرود اللَّفَالَ ہوا کہ جَینجنے کے دن لیس نشال دادند شال مردم بدو لوگوں · نے ان کو ان کا پہا تایا چول بيام ديد در خرمابنال جب ده پېنيا نو تهجورون مين ديکها بهر نازش بسته او دو چهم سر ناز میں دو سرکی دونوں آئکھیں بند کئے ہوئے اے بیا بیدار چتم و خفتہ دل بہت ہے بیدار آئکھ دالے اور سوئے ہوئے دل دالے ہیں

! اب منفته مینی قرآن پاک - چول عصار حغرت موئی علیه السلام کی نیند کے ہاد جود جادو گر ان کی لائٹمی نہ چرا سکے اس طرح آپ سلی اللہ علیہ وسلم کی و فات کے بعد بھی نالنین قرآن میں گڑ ہونہ کرسکیں مے۔

ا بناتی طبعہ بن نلاسفر آن کے منزل من اللہ ہونے کے بارے میں جوامنر اصات کرتے ہیں، نور تھری تکافیے ان کو پارہ پارہ کر دیتا ہے۔ آت نیال۔ اللہ تعالیٰ نے بوجود عدے کئے ان کومر نے پورائی کئیں کیا بلکہ ان سے بھی زیادہ کیا۔خواب شد۔ جادد کری فقلت کے وقت اس کے جادد کا ارقتم ہوجا تا ہے۔

اسم دور۔ یعنی دولوں جادد کر۔ کورش۔ یعنی اپنے باپ کی قبر سے۔ ورود۔ آمد۔ فرما بنال۔ مجود سے درخدت۔ خود چد بیٹھ۔ دل کی آئیس وہ دیکھ تیں برجم کی آئیس نیس وی کھے تی ہیں۔

گر بخبید بر کشاید صد بھر اگر سو جائے، سو بیتائیاں کھل جاتی ہیں طالب دل باش و در پرکار<sup>ک</sup> باش دل كاطالب بن، ادر (نفس سے) لأتا ره نبیست غائب ناظرت از ہفت و حشق سات (آسانول) اور چھ (جبتول) ہے تیری نگاہ عائب تہیں ہے لیک کے خید کم اندر وس لیکن نیند میں میرا دل کب سوتا ہے؟ جال فدائے خفتگان<sup>ی</sup> دل بصیر بیدار دلِ، سوتے ہوؤں پر جان قربان ہے می تلخید در ہزاراں متنوی ہزاروں منتوبوں میں بھی نہیں سا سکتا بېر دُزدې عصا کردند ساز انہوں نے لائھی جرانے کی تیاری کی کز چیش یاید شدن وال را رّ بود کہ پیچے سے جاتا جاہے اور اس کو اڑا لیما جاہے اندر آمد آل عصا در التنزاز وہ لاکھی حرکت میں آ گئی كال دو برجا خشك گشتند از وَجا کہ وہ دونوں خوف سے (این) مبلہ خشک ہو گئے هر دو آل نگریختند و رُوی زرد دونول بھاگے اور ان کا چیرہ زرد تھا غلط غلطال منهزم در هر نشیب لوثے ہوئے ہر گڑھے میں پیا ہوتے ہوئے زانکہ میدیدند حد ساحراں اس کیے کہ انہوں نے جادوگروں کی انتہا کو دیکھا تھا

وانکه دل بیدار دارد چیتم سر جو شخص بیدار دل رکھتا ہے، سر کی آتکھ ا كر تو الل دل نه بيدار باش اگر تو صاحب ول نہیں ہے، جاگا رہ در دلت بیدار شد می خسب خوش اگر تیرا دل بیدار ہو گیا ہے، آرام سے سو جا گفت پیمبر که حسید چشم من ینمبر اللہ نے فرمایا ہے کہ میری آنکھ سوتی ہے شاه بیدارست و حارس خفته گیر شاہ بیدار ہے، محافظ سو بھی گیا ہو وصف بيداري ول اے معنوى اے معنیٰ کو شبھنے والے! ول کی بیداری کا وصف چول بدیدندش می<sup>کا</sup> که خفت ست او دراز جب انہوں نے ان کو پیر پھیلائے سوتے ویکھا ساحرال قصدِ عصا كردند زُود جادوگروں نے فورا لائھی کا تصد کیا اندکے جوں پیشتر کردند ساز جب آگے (بڑھنے کا) تھوڑا سا تصد کیا آنچنال بر خود بلرزید آل عصا لاُٹھی نے خود بخود اس طرح جمر جمری لی بعد ازال شد اژدبا و حمله کرد اس کے بعد وہ اڑدما بن گئی اور اس نے حملہ کر دیا رُو در افتادن گرفتند از نهیب خوف سے انہوں نے منہ کے بل گرنا شروع کر دیا پی یقیں شال شدکہ ہبت از آسال تو ان کو یقین ہو گیا کہ وہ (طاقت) آسانی ہے

بیکار۔ مینی دل کی آئیس حاصل کرنے کے لیے جدو جہد کر ہفت دشش مینی ساتوں آسان اور چھ جانبیں ۔ شآہ بیدار۔ اگر شاہ بیدار ہے تو چوکیدار کے سوجانے ہے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ دل بمنزلہ شاہ کے ہے۔

خفتگان - لیخی جن کی آنکھیں سوجاتی ہیں اورول بیدارر ہتا ہے، آنتخضور اللہ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں،ول بیدارر ہتا ہے۔ معنوی ۔ وہنی جومعنی اور حقیقت کا طالب ہو۔

سبم بدید نتی - ان دونوں جاد وگروں نے حضرت موکیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ اہتراز ۔متحرک ہو جانا۔ وجا۔ خوف۔ شد ۔ بعنی وہ لاٹھی۔ نہیب۔ خوف۔ منہزم ۔ بہبا۔

نيست ممنوع و حرام و محنن ممتوع اور حرام اور ذکیل تہیں ہے سحر کردن شد حرام اے مردِ دوست اے دوست! جادو کرنا جرام ہے کارِشال تا نزع و جال کندن رسید ان کا معاملہ نزع اور جاں کئی تک سیجی گیا سوئے موی علیہ السلام از برائے عذر آل (حفرت)موى عليه السلام كي باس اس كى معذرت كي لي امتحانِ تو اگر نبود حسد آپ کے آزمانے کا، اگر حمد نہ ہوتا اے تو خَاصُ الْخَاصِ درگاہِ اِلله آپ خدا کی بارگاہ کے خاص الخاص ہیں اے تُرا الطاف و فضلِ بے عدد اے وہ کہ آپ کی مہربانیاں اور بندگی بے شار ہے پیش موسی بر زمین سرمی زدند (حفرت) موی علیہ السلام کے سامنے سر سینتے تھے گشت<sup>ع</sup> بر دوزخ تن و جال تال حرام المجتميارا جم اور روح دوزُخ پر حرام ہو گئی ہے ا جمی سازید خود را ز اعتذار عذر خواجی ہے ایتے آپ کو گونگا بتا لو در نبرد آئیہ پیش بادشاہ بادثاه کے سامنے مقابلے پر آ جاؤ جمع آربیر از و رکون و از بردل اندر اور باہر سے اکٹے کر لو

يس! ازيس ژو علم سحر آموختن لبذا اس حیثیت سے جادد کا علم سیکمنا بهرِ تنمیزِ حق از باطل تکوست حق کو باطل سے جذا کرنے کے لیے اچھا ہے بعد ازال اطلاق و تب شال شدیدید اس کے بعد ان کو دست آئے اور بخار آ گیا یس فرستادند مردے در زمال تو انہوں نے نورا ایک آدمی بھیجا کامتخال کردیم مارا کے رسد کہ ہم نے آزمایا، ہمیں کب حق تھا بجرم شابیم و مارا عذر خواه ہم شاہی جرم ہیں، ہماری عذر خوابی کر ویجے درگذر از ما که ما کردیم بد ہم نے کرا کیا، ہمیں معاف کر دیجئے عفو کرد و در زمال نیکو شدند انہوں نے معاف کر دیا اور وہ فوراً ایکے ہو گئے گفت موی عفو کردم اے کرام ( دعرت موسى عليه السلام فرمايا اعشريفوا ميس في معاف كيا من شا<sup>ع</sup> را خود ندیدم اے دو یار اے دو دوستو! گویا، میں نے شہیں دیکھا بی نہیں همچنال بیگانه شکل و آشا ای طرح (بظاہر) اجنی صورت اور (بیاطن) دوست أنجه باشد مَر شارا از فنول تہارے یاس جو بھی کرتب ہوں

ا بیں۔ اگر کو کی شخص مباد واس فرض ہے سیکھے کہ وہ مجرا ورمجز ہیں فرق کر سکے ادر باطل کوخق ہے متاز کر بے توبہ جائز ہے لیکن مباد و کرنا مطلقاً بہر صورت نا مبائز اور ترام ہے۔ اطلاق۔ وستوں کا مباری ہو جانا۔ کا متحان ۔ ہم نے آنہ مانا میا ہاتھا اور وہ میمی حسد کی بناپر تھا۔

٣ بحرم ثاہیم۔ چونکہ ہم نے اللہ کے رسول کا جرم کیا ہے لہذا ہم نے اللہ می کا جرم کیا ہے۔ نیکوشد تمہ یعنی ان کا بخار اور دستوں کی بیار کی زائل ہوگئا۔ مشت یعنی پیونکہ تم ایمان لے آئے ہو۔

۳۔ متن شا۔ «منرت موی علیہ السلام نے ان دولوں جادو کر دل ہے فر مایا کہ فرعون ہے اپنی ادر میری ملا قات اور اپنی عذر خوامی وغیرہ کا ذکر نہ کرنا اور بالکل اجنبی بن کر فرعون کے سامنے میر ہے مقابلہ پر آٹا اور ہر طرح کے کرتب کرنا۔ بریکا نہ شکل یعنی بظاہر اجنبی ہے رہنا اور آشنا کی کورو دے میں رکھنا۔

جمع آمدنِ ساحران از مدائن پیشِ فرعون و تشریقها از و ک شهروں نے فرعون کے سامنے جاددگروں کا جمع ہو جانا اور اس کی جانب سے خلعتیں پانا اور اس یا فتن و وست بر سینہ زون ور قبرِ خصم او کہ ایس کار را وقع بر ما نولیس کے خالف کو مغلوب کرنے کے لیے سینہ پر ہاتھ مارنا کواس کام کی مدافعت ہمارے نِ مداکھ لے

انتظارِ وفتت فرصت می بدند فرصت کے وقت کے منتظر تھے داد شاں تشریفہائے بیکرال ان کو اس نے لاتعداد خلعتیں دیں بندگال و اسیان و نفتر و جس و زاد غلام اور گھوڑے آور نقلہ اور جنس اور توشہ كُرُ فَزُول مِنْ آئيدِ اندر المتحال اگر تم استخال میں بازی لے گئے که بدر د پردهٔ جود و سخا كه بخشش اور عطا كا يرده جاك بو جائے گا غالب آئیم و شود کارش تباه ہم جیتیں کے اور اس (مویٰ علیہ السلام) کا کام تباہ ہو گا تحمس ندارد یائے ما اندر جہال حارا ہم رتبہ دنیا میں کوئی نہیں ہے کایں حکایتہاست کہ پیتیں برست كيونكه إس فتم كے قصے يہلے بھى ہوئے ہيں نورِ موسی معنقد تست اے مردِ نیک اے بھلے آدمی! موی علیہ السلام کا نور تیرامعصود ہے باید این دو خصم را در خولیش جَست ان دو مقابل شخصیتوں کو اینے اندر تلاش کرنا جاہے

پی زمین را بوسه دادند و شدند پھر انہوں نے زمین کو بوسہ دیا اور روانہ ہو گئے تا بفرعون آمدند آن ساحران وہ جادوگر فرعون کے پاک آئے وعدما شال کرد و بیتبین هم بداد ان سے دعرے کئے اور پینگی بھی ویے ا بعد ازال شال گفت بین اے سابقال اس کے بعد اس نے کہا آگاہ! اے ماہرد! بَر فشائم برشا چندیں عطا تم پر اس قدر عطا خار کروں گا یں بگفتندش باقبالِ تو شاہ تو انہوں نے کہا کہ اے شاہ آپ کے اقبال سے ما درين فن صفرريم و پيهلوال ہم اس فن میں صف فتکن اور پہلوان ہیں ُ ذکرِ موسی " بندِ خاطر ہا شدست موسی علیہ السلام کا ذکر ولچیسی ( کا موجب) بن حمیا ہے ذکرِ موسی ۴ ببرِ روبوش ست و لیک موہ کی کا تذکرہ منھ چھیانے کے لیے ہے، کیکن موسی " و فرعون در جستی تست موسی علیہ السلام اور فرعون تیرے وجود میں ہیں

ا تخریم المنتس ۔ در تبرتھم اُو لیعن مھزت موئی علیہ السلام پر غالب آنے کے بارے میں۔ شدند لیعنی وہ مھزت موئی علیہ السلام کے پاس سے دوانہ ہو مجئے ۔ انتظار لیعنی وہ منتظر تھے کہ کو کی وقت آئے تو ہم مھزت موئی پر ایمان کا اظہار کر دیں۔ سابقال ۔ بازی لیے جانے والے۔ مع فزوں آئید لیعنی اگرتم مھزت موئی پر غالب آ جاؤگے ۔ کہ بدرو ۔ لیعنی اس قدر دوں گا جوجد سے بڑھا ہوا ہوگا۔ کارش ۔ لیعنی مھزت موئی کا

كام\_صغدريم\_ يعنى بم صف شكن بين \_ بإئے ما \_ بهاد امر تبد\_

۳ ، ذکر موئ ۔حفرت موئی علیہ السلام اور فرعون کے قصے ہے دلچیبی پیدا ہور بی ہے لیکن مقصود محض قصافیل کرنائیس ہے تصدیق پرانا ہے۔ ذکر موئ ۔ اس قصہ کے ماتحت جو حقائق میں و ومقصود میں قصہ تو محض آڑ کے لیے ذکر کیا گیا ہے۔مقصودِ اصلی تو دونور ہے جو حضرت موئ علیہ السلام کو عطا کیا گیا تھا۔

تا قیامت! بست از موی \* نتاج نورِ دیگر نیست دیگر شد سراج مویٰ علیہ السلام کا سلسلہ قیامت تک کے لیے ہے روشی دوسری سیس ہے، جاغ دوسرا ہے این سفال و این فتیله ویگرست لیک نورش نیست دیگر زال سرست د لوا اور سے علی دوسری ہے لیکن اس کا تور دوسرا تبین وی ہے یه دیوا ادر سیه واری هم شوی هم شوی هم شوی میشد. داری هم شوی میشد واری هم شوی می شوی می می می شوی می می می می می زانکه از شیشه است اعداد و دولی اگر تو نے شیشہ پر نظر رکھی تو کم ہو جائے گا کیونکہ شیشہ سے تعدد اور دوئی پیدا ہوتی ہے ور نظر بر نور داری واربی از دوئی و اعدادِ جسم اے منتبی اگر تو نور پر نظر رکھے گا، نجات یا جائے گا اے با کمال! جمم کی دوئی اور تعدد ہے از نظر گاہ است اے مغر وجود ج اختلاف مومن و تبر و جهود اے ظامم کا کات! نظم نظر کی دجہ ہے ہے مومن ادر آتش برست ادر ببودی کا اختلاف اختلاف كرون در چگونگي و شکل بیل در شب تار اندهبری رات میں باتھی کی شکل اور کیفیت میں اختلاف کرنا غرضه را آورده بودندش ہنود

لیل اندر خانهٔ تاریک بود ہاتھی ایک اندھرے گر میں تھا مندوستانی اس کو پیش کرنے کے لیے لائے تھے از برائے ویدکش مروم بے اندرال ظلمت ہمی شد ہر کے بہت ہے لوگ اس کو دیکھنے کے لیے ہر مخص اِندجرے میں مگس آیا ديدلن على المين المين المود المين المود المين اندرال تاریلیش کف می بسود چونکہ اس کا آنکھوں سے دیکھنا ممکن نہ تھا اندهرے میں اس پر ہاتھ کھیرتا تھا آل کے را کف بخرطوم اوفتاد گفت جمیحو ناودانست این نهاد ایک کا ہاتھ ہونڈ پر پڑا اک نے کہا، یہ جم پالے کی ماند ہے آل کیے راؤست بر کوشش رسید آل بروچول باد بیزن شد پدید ایک کا ہاتھ اس کے کان پر پہنیا اس کو وہ یکھے کی طرح معلوم ہوا

ا تآیامت - ہرنی کا نورامت کے کسی ولی میں نظل ہوتارہتا ہے اور جس مغت فاص کا کوئی نبی مر پوب ہوتا ہے ای مغت کا کوئی ولی بھی مر بوب ہوتا ہے استی مقت کا کوئی ولی بھی مر بوب ہوتا ہے ۔ آپ سفال ۔ ایخاص بدلتے ہیں اور اس مغت فاصد کا نورخو و منظل ہوتارہتا ہے۔ شیقہ ۔ یعنی تعینات ۔ می شوق و صدت بھی ہاتھ سے چھوٹ جائے گی۔ ورنظر تعدد اور دوئی کا سبب ہے اگر شیشہ مقصود نہ ہو بلکہ نور مدنظر ہوتو و صدت بھی نظر آ کے گی۔ از نظر تھا ہ موسی اور کا نتل دی اور دوئی کی میں انسال ف پیدا ہوا۔۔

کا فرکا نتل دگاہ چونکہ جدا گانہ ہوگیا ای لیے ان میں انسال ف پیدا ہوا۔۔

یں منزوجوں چونکہ انسان ظیفۃ اللہ ہے اہمذاوہ وجود کا نئات کامغز اور ظامہ ہے۔ تیل۔ اس حکایت کامقعدیہ ہے کہ دیکھنے کے جب زاوی بے بدل ہاتے ہیں وائے اس منزوجوں نے جب زاوی ہے بدل ہاتے ہیں تو انسکاف پیدا ہوگیا۔ ہتود۔ ہندوستان ساتے ہیں تو انسکاف پیدا ہوگیا۔ ہتود۔ ہندوستان کے مشہورتھا۔
کے دہنے والے ، مواا تا ہندوستانی مسلمانوں کو بھی لفظ ہنوو ہے تبیر کر ہے ہیں ، ہندوستان کا ہاتھی مشہورتھا۔

س دید تش۔ اعمرے میں آ تک ہے دیکھنامکن نہ تھا اس لیے ہاتھی پر ہاتھ پھیر کردیکے درے تنے۔ خرطوم۔ ہاتھی کی مونڈ پر نالے رہے مثابہ ہے۔ نادواں۔ پر نالہ۔ بادبیزن۔ پنکھا، فرثی بچھے ہالکل ہاتمی کے کان کی طرح ہوتے ہیں۔

گفت شکلِ بیل دیدم چوں عمود<sup>یا</sup> اس نے کہا میں نے ہاتھی کو ستون جیسا و یکھا ہے گفت خود این پیل چول شختے قبرست اس نے کہا یہ ہاتھی تخت کی طرح کا ہے فہم آل می کرد ہر جا می شنید جہاں کہیں (ہاتھی کا نام) سنتا وہی خیال کرتا آن کے دالش لقب داد ایں الف اس ایک نے اس کو دال کا لقب دیا اس نے الف کا اختلاف از گفتِ شال بیرول شدیه تو ان کی باتوں سے اختلاف دور ہو جاتا نیست کف را بر کل او دسترس ہتھیلی کی اس کے مجموعہ یر مینج نہیں ہے کف بہل و زدیدہ در دریانگر جھاگ کو چھوڑ، اور آنکھ سے دریا کو دیکھیر کف ہمی بنی و دریانے عجب تعجب ہے ہو جھاگ کو دیکھا ہے اور دریا کو نہیں تیره \* تمیم و در آبِ روستیم مم اندهی انتھوں والے ہیں اور صاف دریا میں ہیں آب را دیدی گر در آب آب تو نے بانی کو دکھے لیا، بانی کے بانی کو دکھے روح را روحے ست کو میخواندش روح کی ایک روح ہے جو اس کو بلاتی ہے

آں کیے را کف چو بر یالیش بسود ایک کا ہاتھ جب اس کے بیر پر لگا آن کے ہر پشت اُو بنہاد دست ایک نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھا بچنیں ہر یک بجز وے کو رسید ای طرح ہر وہ شخص جو کسی ایک عضو تک پہنیا تھا از نظر گه گفت شال شد مختلف ان کی بات نقط نظر کی وجہ سے مختلف ہو گئی در کف ہر یک اگر شمعے مبدے ہر ایک کے ہاتھ میں اگر شمع ہوتی چیتم حس<sup>ع</sup> جمیحوں کف وستست و بس جس کی آنکھ صرف ہاتھ کی مقیلی کی طرح ہے جبم دریا دیگرست و کف دگر دریا کا وجود اور ہے اور جھاگ اور ہیں جبنبش تفها زِدریا روز و شب شب و روز جھا گول کی حرکت دریا کی وجہ ہے ہے ما چو کشتیها<sup>ع</sup> بهم بر می زنیم ہم کشتیوں کی طرح آپس میں نکرا رہے ہیں ائے تو در کشتی تن رفتہ بخواب اے وہ جو جم کی سختی میں سویا ہوا ہے آب را آبیت کو میراندش یانی کے لیے ایک یانی ہے جو اس کو ہلاتا ہے

عمود۔ستون۔تخت۔ ہاتھی کی کمرتخت کی طرح چوڑی چکلی ہوتی ہے۔ می شنید۔ جہاں کہیں وہ لوگ ہاتھی کا ذکر سنتے تو اپنے ذہن کے مطالِق اس کا تصور کرتے۔ آس کیے۔چونکہ ہاتھی کا تصوران کے ذہنوں میں مختلف تھا اس لیے انہوں نے اس کومختلف عمارتوں ہے تعبیر کیا کسی نے مثلاً اس کو دال کہا تو کسی نے اس کوالف کہا۔

جیتم ص۔انسان کی حسی آ نکھان او کوں کی تھیلی کی طرح ہے جیسے ان کی تھیلی کی دسترس پورے ہاتھی پرندتھی ای طرح بے ظاہری آ کھے کسی چیز کی پوری حقیقت کونیس دیکھ کے سے کف دریا کی طرف تقل ہو سے بیا اور مقعود و بی ہے کہ حقیقت شناس ہونی چاہیے نہ کہ فاہر پرتی ہے موری ہے کہ حقیقت شناس ہونی چاہیے نہ کہ فاہر پرتی ہے موریا ہے نہ وجو دروح ہے کف سے بعنی جم عضری جنبش تھہا۔انسانی اجسام روح کی وجہ سے متحرک بیں لیکن افسوس کہ انسان تن ہودری کرتا رہتا ہے اور روح ہے ففلت برتنا ہے۔

۳ ماچوکشتیما۔اجہام کو پہلے کف دریا ہے تعبیر کیا تھااب ان کوکشتیوں ہے تعبیر کیا ہے۔ آب دوش۔ردر۔اے تو۔اگرانسان کوروح کا مشاہرہ ہو گیا ہے تواب اس کوآ گے قدم بڑھا کر ذات چی کا مشاہرہ کرنا جا ہے۔آب آب سروح الارواح ، ذات چی ۔ آبیست لیحیٰ روح کے لیے اضافہ حیات کرنے والی ذات۔

کشتِ موجودات را میداد آب موجودات کی کھیتی کو یانی دیا که خدا افکند این زه در کمال جَبُد خدا نے کمان پر سے چلّہ جڑھایا آں سخن کہ نیست نافض رال سرست جو بات تاتش نہیں ہے، وہ ادھر کی ہے ور تگویم جے ازال اے وائے تو اور اگر ان میں ہے کھی تھی نہ کہوں تو تھے پر افسوں ہے برہاں صورت سچھی اے فتے اے نوجوان! تو ای صورت پر چیک جائے گا سر بحبالی باوے بے یقیں بغیر یقین کے ہوا ہے سر بلاتا ہے یا گر یا را ازیں گل بر کنی یا تو اس مٹی ہے یاؤں باہر نکال لے این حیاتت راروش بس مشکل ست تیری ای زندگی کے لیے روانگی بہت مشکل ہے یس عنی کردی زگل در دل روی تو مٹی ہے بے نیاز ہو جائے گا، دل کی دنیا میں پینے جائے گا ي روى بے قيد و حر از اہل گل یغیر بابندی کے اور مٹی والوں سے آزاد ہو کر تو چل ہڑے گا لوت خواره شد مر او را می بلد عَذا خور بن جانا ہے اور اس (داید) کو چھوڑ ویتا ہے مونی " و عینی " کیابد کآفآب حضرت موسی علیما السلام کمال تصے جب کے سورج نے آدم و حوا کیا بد آل زمال اس وقت حضرت آدم اور حوا علیها اسلام کہاں تھے این محن هم نافض ست و ابترست یے بات بھی ناقص اور اوھوری ہے گر بگویم زال بلغزد یائے تو اگر میں اس کے بارے میں کہوں آو تیرے بیر پھسل جا کیں گے ور بگویم در مثال صورتے اگر میں کسی صورت کی مثال ہیں (اس کی صفات ) بتاؤں بستہ یائی عملے جوں گیاہ اندر زمیں تو گھای کی طرح زمین میں یا بست ہے ليك يايت أنيست تا نقلے كني کین تیرے یاؤل نہیں ہیں کہ تو منتقل ہو جائے چوں کنی عظم یارا حیاشت زیں گل سن تو یاؤں کیے نکال سکتا ہے تیری زندگی ای مٹی ہے ہے جوں حیات از حق تبکیری اے روی اے سراب!جب تواللہ(تعالیٰ) ہے زندگی حاصل کرے گا فارغ و مستغنی از گل سوئے دل مٹی سے فارغ اور یے نیاز ہو کر ول کی طرف شير خواره چول زدايير بكسلد دودھ پیتا بچہ جب دانہ سے تعلق توڑتا ہے

- ا سموکٰ دعینی ٔ اضافہ حیات کرنے والی ذات کی قدامت کابیان ہے کہ ووزات قدیم ہے۔ کہ خدا لیعنی کا نتات کوحیات بخشی تلی۔ ایس تُن یعنی ذات تن کی جوتبیرات ہم نے کی میں۔ آس تُن نے دوداللہ تعالیٰ نے اپنے لیے جوتبیرات فرمائی میں تو وہ سیح میں۔ آر بگویم۔اب اگر مثالوں سے اس کی ذات وصفات کو بیان کیا جائے تو ای مثال پر دل جمالو مے اوراگراس کا بالکل ذکرنہ کیا جائے تو یہ بھی انسوسناک بات ہے۔
- ا۔ بہت پائی موام تعلید کی دلدل میں بھنے ہوئے ہیں اور صفات کے بیان پریعین کے بغیر یعین کے اظہار کے لیے کھاس کی طرح سر ہلا ۔نے تکتے ہیں۔ لیک موام تعلید سے تحقیق کی طرف ختل ہونے کی طرف ڈیٹی قدمی نہیں کرتے ہیں نہ کم اذ کم تعلیدی کوڑک کرتے ہیں۔
- جوں کی ۔ جبکہ انسان سفی زندگی کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کے لیے اس زندگی کو چھوڑ نامشکل ہو جاتا ہے۔ چوں حیات۔ اگر انسان اس سفی زندگی کو خور نامشکل ہو جاتا ہے۔ چوں حیات۔ اگر انسان اس سفی زندگی کو خور اور یہ بیکو جب تک لذیذ غذا کی نیس ملتی ہیں والیہ کو پیٹیا رہتا ہے جبر باد کہد و مان کی دنیا جس کہ نے کہ اسرار وحدت حاصل کر سکتا ہے۔ شیر خوارہ۔ بیک کو جب تک لذیڈ غذا کی نیس ملتی ہیں والیہ کو پیٹیا رہتا ہے جب بندا کمیں سائنگ تی ہیں تو والیہ سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ ای طرح انسان جب تک عالم سفی سے چیٹا ہوا ہے اسراد کی لذت سے بے خبر ہے۔ جب وہ الذت حاصل ہونے کے گی تو عالم سفلی کو لگاہ بھر کر بھی شد د کیسے گا۔

جوُ فطام خولیش از قوت القلوب دلوں کی خوراک کے ذریعیاس دودھ کو چھوڑنے کی کوشش کر اے تو نور بے جگھے را نایذر اے وہ کہ تو بے حجاب نور کو نہ قبول کر سکنے والا ہے تا بہ بنی بے حجب مستور را تاكہ تو چھے ہوئے كو بغير بردول كے دكھے لے بلکہ بر گردوں سفر ہے چوں کنی بلکہ آبان پر تو بے کیف سنر کرے بین بگو چوں آمدی مست آمدی ہاں بتا کیے آیا ہے؟ تو بے ہوٹ آیا ہے لیک رمزے بر تو بر خواہیم خوالد لكن بين تحقير ايك اشاره كرنا بهول کوش را بربند و آنگه گوشدار کان کو بند کر نے پیم کان لگا در بهاری و ندیدستی شوز تو موسم بہار میں ہاورتونے موسم گر مانہیں دیکھاہے مایرو چوں میوہائے تیم خام (اور) ہم اس ہر اوس کیے کھل کی طرح میں زانکه در خامی نشاید کاخ را كيونكه كيح بن مين (شابي) كل كالأن تبين موتاب سست گیرد شاخها را بعد ازال ا اس کے بعد شاخوں سے گرفت وہیلی کر لیہا ہے

بست<sup>را</sup> شیر زمنی چوں حبوب یجوں کی طرح تو زمن کے دودھ سے وابست ہے قوکت حکمت خور کہ شد نور ستیر دانائی کی غذا کھا، کیونکہ وہ جھیا ہوا تور ہے تا یدیرا گردی اے جال تور را اے جان! تاکہ تو نور کو قبول کرنے والا بن جائے چوں ستارہ <sup>ع</sup> سیر بر گردوں کئی تہ سارے کی طرح آسان ہے سیر کرے آن جنال کز نیست در ست آمدی ای طرح جیے تو عدم سے وجود میں آیا ہے راہیائے آمدن یادت نماند بَجِے آنے کے رائے یاد نہیں رہے ہوش را بگذار وانگہ ہوشدار ہوش کو چھوڑ وے، پھر ہوشیار بن جا نے بگویم عظم زانکہ تو خامی ہنوز کیا میں نہیں کہہ رہا ہوں کہ تو ایکی کیا ہے ایں جہاں ہمجوں درخت ست اے کرام اے بزرگوا ہے ونیا ورخت کی طرح ہے سخت خیرو خامها مر شاخ را یکوں کی گرفت ٹاخ پر سخت ہوتی ہے چونکه کخت و گشت شیری لب گزال جب یک حمیاً اور ہونوں کو چیکانے والا شیریں بن تمیا

ا نسته بیج زمین بے غذا حاصل کرتا ہے، ای طرح انسان عالم سفلی ہے غذا حاصل کرنے کا عادی ہو کیا حالا نکہ اس کی اصلی غذا وہ ہے جودل اور روح کی غذا ہے جو عالم ملکوت ہے حاصل ہوتی ہے۔ تو ہے حکمت تو دل کی غذا حکمت اور پندوموعظت سے حاصل کر لے ، ان کے الغاظش وہ فور بوشیدہ ہے جواصل غذا ہے بھر استعداد پیدا ہوجانے پر براوراست ا سے غذا حاصل ہونے لیے گی۔ تا بہ بنی رفتہ رفتہ وہ استعداد پیدا ہوجائے گی جس سے مشاہد ہوتی حاصل ہوجائے گا۔

چوں ستار و پیمر عالم ملکوت کی سیر حاصل ہوجائے گی۔ آنچتاں۔ عالم ملکوت کی طرف تبہارا تو و بی سنرائ طرح ہوگا جس طرح کر اُس عالم ہے اِس۔ عالم کی طرف بزول سنر ہوائیکن سے سنرچونکہ تبہاری مدہوثی میں ہوا ہے اس لیے تبہیں ندوہ سنریاد ہے اور نداس سنر کے سطے کرنے کے راہے یا وہیں۔ بوش را مگذر۔ اگر تم اس آنے کے سنرکی یا تھی یا وکرنا جا ہتے ہوتو جسمانی اور ماوی بوش وحواس کوختم کر کے دوحانی ہوش اختیار کرو اور این جسمانی کانوں کو بند کر کے روح کے کان کھول لوچو تنمیس یا تھی یاوا آجا کمی گی اور عبدالست کی آواز من لوگے۔

ع ہوں وبرد سر ہے اس کے تمہیں بتادیا کہ تم میں ابھی فامی ہے، تم نے دنیا کی بہارد بھی ہے، مجاہدات کی گری نہیں تک ہے۔ اس جہاں۔انسان اور دنیا کی بہارد بھی ہے، مجاہدات کی گری نہیں تک ہے۔ اس جہاں۔انسان اور دنیا کی بہار دیکھی ہے، مجاہدات کی گری نہیں تک ہے۔ اس جہاں۔انسان اور دنیا کی بہتا ہے۔ جول جول وہ بگتا ہے شاخ کا اور اس کا جوڑ مضوط اور بخت ہوتا ہے۔ جول جول وہ بگتا ہے شاخ کا اور اس کا بھٹاتی کر در بوتا جاتا ہے، ای طرح فام انسان دنیا کو چمٹار ہتا ہے اگر اس میں پھٹی آجاتی ہے و دنیا ہے تعلق کمز در بوجاتا ہے۔

سرد شد بر آدمی ملک جہاں دنیا کا ملک انسان کے لیے بے وقعت ہو جاتا ہے تا جميني کار خول آشامي ست جب تک تو پیٹ کا بچہ ہے (تیرا) کام خون بینا ہے با تو روح القدس گوید نے منش وہ کچے روح القدی بتائے گا نہ کہ میں بے من و بے غیر من اے ہم تو من میرے اور میرے غیر کے علاوہ اے وہ کہ تو میں ہے توز پیشِ خود بہ پیشِ خود شوی تو اینے آگے ہے خود اینے آگے جاتا ہے يا تو اندر خواب گفتست آل نهال وہ پوشیدہ راز خواب میں تھے ہے کہا ہے بلکه گردونی و دریائے عمیق بلکہ تو آسان ہے، اور گرا سمندر ہے قلزم ست و غرقه گاهِ صد توست سمندر ہے ادر تیری سوشخصیتوں کے ڈوب جانے کی جگہ ہے دم مرّن وَاللّهُ أَعُلَمُ بِالصَّوَابِ خاموش ہو جا اور اللہ بہتر جانا ہے انچه ناید در بیان و در زبال وہ جو بیان اور زبان میں نہیں سا سکتا ہے يول ازال اقبال شيري شددمال جب اس خوش تعیبی کی وجہ سے مند میٹھا ہو جاتا ہے تخت گیری و تعصب خامی ست تخت گیری اور تعصب کیا بن ہے چیز دیگر ماند اما نفتنش دوسرکی چیز رہ گئی لیکن اس کا بتانا میرا کام نہیں ہے نے تو ی گوئی ہم بگوش خویشتن نہیں، تو خود علی اینے کان میں کیے گا ہمچو آل وقتے کہ خواب اندر رَوی جیا کہ جب تو سو جاتا ہے بشنوی<sup>۳</sup> از خولیش و پنداری فلال تو اپی طرف سے سنتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ فلال نے تو کے تو نیسی اے خوش رفیق اے ایکھے دوست! تو ایک نہیں ہے آل تونی زفتت که آل نه صد توست دہ تیری موٹی شخصیت جو تیرا نو سو گنا ہے خود چه جائے کتر بیداری و خواب بیداری اور نیند کا خود کیا شمکانا ہے وم مزن تا بشنوی از وم زنال وم نہ مار، تاکہ تو وم مارنے والوں سے من لے

تا جمینی ۔ پیٹ کا بچہ جب تک پیٹ ہے چمٹا ہوا ہے اس کی غذا خون ہے، جب وہ باہر آجا تا ہے تو پھر دو دو دھ بیتا ہے جو بہترین غذا ہے۔ ای طرح جب تک انسان و نیا ہے پمٹا ہوا ہے اس کی غذا خون جیسی نجس چیز رہتی ہے۔ چیز دیگر۔ پچھا سرارتو میں نے بتادیے لیکن پچھا ہے ہیں کہ میں نہیں بتا سکا ہوں۔ وہ تجھے دوح القدس بتائے گا۔ دوح القدس ہے مرادیہاں جرشل نہیں ہیں کیونکہ ان کا کہنا اور بتانا تو صرف انہیا کے ساتھ عاص ہے بلکہ حنگیر ۃ القدس کے دوسرے ملائک مرادیں۔

نے۔ فرماتے ہیں کہ دوبا تمی نہ میں بتاؤں گانہ کوئی فرشتہ بلکہ خود تھتے دو مقام حاصل ہوگا کہ تو خودا پنے آپ کو بتائے گا۔ اے ہم تو من یعنی تو میں سے نے نے اس کہ من وقو کا اتمیاز ختم ہوگیا ہے۔ ہم چو۔ بیبات کہ ایک مقام پر پہنچ کر امر ابر خداد عمری کے بارے میں انسان خود کہنے والا اور خود سنے والا بن جاتا ہے اس کو اس مثال نے سمجھاتے ہیں کہ خواب کی حالت میں جب انسان ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف جاتا ہے تو یہ مقامات خارج میں ہوتے ہیں خوداس کے اعمر ہوتے ہیں کہ خواب کی حالت میں جب انسان ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف جاتا ہے تو یہ مقامات خارج میں ہوتے ہیں خوداس کے اعمر ہوتے ہیں تو کو یا دہ چلنے والا خودا ہے باس سے جل کرا ہے باس کیا ہے۔

سبب بشنوتی۔انسان خواب میں سنتا ہے کہ کوئی دوسرااس سے ہاتھی کر رہا ہے حالانکہ وہ کوئی دوسرائیس ہے بلکہ وہ خود کہد رہا ہے اور خود کن رہا ہے۔ آئ توئی۔
آنے جانے سے مختلف مقامات ، کنا طب اور پینکلم کا اقبیاز ویرسب پر کھی خود انسان کے ایم رموجود ہے، انسان بظاہر عالم صغیر ہے کیکن ٹی الواقع سے عالم کمیر ہے،
انسان کی شخصیت میکڑوں شخصیت رہے اور مجراسمندر ہے۔خود۔انسان بیدادی اور خواب کی صالت میں ایک لائحدود شخصیت ہے۔وم مزن سان
انسان کی شخصیت میکڑوں شخصیت کے دور کھی جب تک خود اللہ تعالی ان کوظاہر نے فرمادے۔ انتجہ۔ بیاسر اور تم رہے تم میں ساسکیتر۔

انچه ناید در کتاب و در خطاب وہ جو لکھتے اور بیان کرنے میں نہیں آ سکا اَلصَّلا اے ، پاکباز ال اَلصَّلا آؤ، اے پاکبازد! آؤ از زبان ہے زبال کہ فم تعال ا بے زبان کی زبان ۔۔۔ کہ کھڑا ہو، آ جا آشنا بگذار در کشتی نوخ تيرنا حيمور دے، نوح عليه السلام کي تعتی ميں (آجا) که نخواجم کشتیِ نورِ عدو کہ میں وشمن نوح کی تحقی پیند نہیں کرتا ہوں

دم مزن تا بشنوی زال آفاب وم مت مار تاكه تو الى آفاب سے س كے دم مزن تا بشنوی زال مه لقا وم مت مار تا كه توس لے اس ماہ رخ سے دم مزن تا بشنوی ا*سرای* حال وم مت ماد تا كرتو حالت كے امراد س كے وم مزن تا دم زند بهر تو روح دم نہ مار، تاکہ تیرے لیے روح کے تیجو کنعال کاشنا می کرد او ا کنمان کی طرح (نه بن) که وه تیرتا تھا

وعوت كردن نوح عليه السلام پيرِ رأو سر كشيدنِ او كه که بر سرِ کوه رَوَم و جاره شم و منت تو نکشم حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹے کو بلانا اور اس کا سرکشی کرنا کہ میں بہاڑ پر چڑھ جاؤں گا اور تدبیر کر لول گا اور تیرا احمان نہ اٹھاؤں گا

ہیں بیا در کشتی بابا تشیں تانگردی غرق طوفاں اے مہیں خبردار! آ جا بادا کی سختی میں بیٹھ جا اے ذکیل! تاکہ تو طوفان میں نہ ڈوبے گفت نے من آشنا ہموختم من بجز ستمع نو ستمع افروختم ہے۔ اس نے کہا نہیں میں نے تیرنا سکھا ہے میں نے تیری شمع کے علاوہ شمع روشن کر لی ہے دست و یا را آثنا امروز لاست آج تیرنے کے ہاتھ پیر، کچھ تہیں ہیں جز کہ شمع حق نمی ماید حمش الله (تعالیٰ) کی شمع کے علاوہ کوئی شمع نہ تھبرے گی جیب ہوجا عاصم ست آل کہ مرا ازہر گزند وہ بہاڑ مجھے ہر مصیبت سے بچانے والا ہے جز حبیبِ خولیش را ندمد امال وہ اینے ووست کے علاوہ کسی کو پناہ نہ دے گا

اس نے کہا نہیں میں نے تیرنا سکھا ہے بیں مکن کایں موج طوفانِ بلاست خبردار الیا نه کر، کیونکه به موج بلا کا طوفان ہے بادِ قبرست و بلائے سمع کش یہ قہر کی ہوا ہے اور شمع کو بچھانے والی بلا ہے گفت نے رقتم کراں کوہِ بلند<sup>سے</sup> اس نے کہا تہیں، میں بلند پہاڑ پر جڑھ جاؤں گا ہیں مکن کہ کوہ کاہ ست ایں زمال خبردار! بید ند کر اس وقت بہاڑ تکا ہے

ل تلم تعال کمڑا ہوآ جا، جب تک بیرمقام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے نہ آ جائے اس دفت تک ان امرار کے بارے میں خاموثی اختیار کرنی جا ہے۔ ۔ روح - پیخی مرشد - آشنا مجذار لیعنی اینے وہوے ترک کر دے اور مرشد کا مہارا لے لے ۔ پیچو کتعال ۔ حضرت نوح علیہ السلام کے لڑکے کتعال نے سهارابسندنه كياتونتاه بهوا-بآبا\_ يعنى حضرت نوح عليه السلام مبين \_ ذكيل \_ آشنا\_ شنادرى ، تيراك يتمع يعني قد بير

لے مشح افرد ختم لیے فیل نے بینے کی بیڈ بیرسوجی ہے کہ تیرول گا۔ لا۔معدوم فیش وب ہوجا۔

ت كووبلند قرآن بإك من كتعان كامقوله في كورب مساوي إلى جبّل يتعصمني مِنَ المُمّاء من بهارٌ بريناه كزين بهوجادَ ل كاء وه بجهي بإنى بيجا \_\_\_\_\_ \_لے گا۔ عربوامال \_ لیخی خداامن نہ دے گا۔

که طمع کردی که من زیں دودہ ام تو نے یہ سوچا ہے کہ میں اس خاندان کا ہوں . من يُري ام از تو درير دوسرا میں تھے سے دونوں جہان میں بیزار ہوں م خدارا خویتی و انیاز نیست خدا کا کوئی ساجھی اور شریک نہیں ہے اندریں درگاہ کے را ناز کیست اس دربار میں کی کو ناز کا جی کب ہے؟ نے پیر دارد نہ فرزند و نہ عم نہ باپ رکھتا ہے نہ بیٹا اور نہ بچا رازِ بابا یال کیا خواہد شنید بالوں كا راز كياں نے گا؟ عيستم والد جوانا كم كراز میں باپ تہیں ہوں اے جوان! نہ اک<sup>ر</sup> ناز را کیندار ایجا اے سی اے خاتون! اس جگہ ناز کو چھوڑ دے اندري حضرت ندارد اعتبار اس دربار میں سمی کا اعتبار نہیں ہے باز میگوئی جمجمل آخفتهٔ پھر کہتے ہو، نادانی سے بہک رہے ہو تاجوابِ سرد · بتنودی بے حیّا کہ بہت ہے بے مروتی کے جواب سے میں خاصة اكنول كه شدم دانا و زفت خصوصاً اب جبكه من عقلند اور بردا بو مميا بول بتنوی یک بار تو پند پدر ایک بار تو بای کی تقیحت مان لے کا گفت من کے بند تو بتنودہ ام اس نے کہا میں نے تیری تھیجت کے سی ہے؟ خوش نیامه گفتِ تو هرکز مرا تیری ِ گفتگو ہر گز مجھے پند نہیں آئی ہیں مکن بابا کہ روزِ ناز نیست خردار! بابا یہ نہ کر، یہ ناز کا دن تہیں ہے تاکنول کردی و این دم نا ز کیست تو نے ابتک (ناز) کیا اور یہ نازک وقت ہے لَمُ يَلِدُ لَمُ يُؤلَدُ سَتَ اواز قِرْم نهای کے بیٹا پیدا ہوا نہ وہ کی سے پیدا ہوا وہ ازل ہے ہے ، نازِ فرزندال<sup>ع</sup> کجا خواہد کشید وہ اولاد کا (سا) ناز کہاں برداشت کرے گا؟ عيستم مولود پيرا کم بناز (خدافر مادے گا) میں بیٹا تہیں ہوں اے بوڑھے تاز تہ کر ليستم شو هر يتم من شهوتي مل شوہر نہیں ہول میں شہوت والا نہیں ہوں جزی خضوع و بندکی و اضطرار سوائے عاجزی اور غلامی اور بیجاری کے گفت بابا سالها این گفتهٔ اس نے کہا، اباتم نے یہ مالہا کہا ہے چند ازینها گفتهٔ با ہر کے تم نے ہر تحض سے یہ باتمی بہت کی ہیں ایں دم سرد تو در گوشم نرفت تہاری یہ بے اثر بات میں نے نہیں سی گفت بابا چه زیال دارد اگر (حضرت نوح عليه السلام نے) فرمايا با كيا حرج ہوگا اگر

ا دوده - خانمان - مرحدادا - ماز کی بنیاد ، رشته داری ادر شرکت وغیره بهوتی ہے - ماز کیست - پہلے مصرع میں جمعتی من تازی است سے ادر دوسر مے مصرع میں جمعی من ناز کے است ' ہے ۔

ا۔ ان نز فرزنداں۔ جبکہ وہلم بلد اور لم بولد ہے تو اس کی جناب میں نہ بیوں کے ناز کی مخبائش ہے نہ بابوں کے راز کی مخبائش ہے۔ ویرا۔اے بوڑھے۔ گر آز ۔کرازید ن اکڑ کر چلنا۔ شہو تی ۔مردانہ خواہش کی بنیاد پرمرد مورت کی ناز برداری کرتا ہے۔ ستی۔مورت، بیوی۔

۲ بزران کی دربار می مرف عابزی اورزاری کام دی سید گفت باباریعی کنعان نے معزت نوح علیدالسلام سے کہا۔ بنواب سروریعی سی جواب دم مرا - بابر بات روآنا یا بی جبکہ کپین میں بوکہ کمزوری اور تاوانی کاوفت بوتا ہے تہارا کہنانہ ماناتو اب طاقت اور مشل کےوقت کیے مان سکتا ہوں۔ زیاں۔ انسان ۔

جمجيال مي گفت او دفع عنيف وہ ای طور پر سختی ہے انکار کرتا رہا نے دے در گوش آل ادبیر استر نہ کوئی بات اس بدبخت کے کان میں بڑی بر سرِ کنعال زد و شد ریز ریز کنعان کے سر بر ضرب لگائی اور وہ ریزہ ریزہ ہو گیا مر مرا خر مُرد و سیلت بُردیار میرا گدھا مرا اور تیرا سلاب سامان بہا لے گیا كه بيابد الملت از طوفال رما کہ تیرے اہل طوفان سے نجات بیا کیں گے یس چرا بر بود سیل از من گلیم پھر طوفان میری مملی کیوں بہا کے گیا خود ندیدی تو سفیدی از کبود تو نے خور سفید کو نلے سے متاز نہ کیا نیست دندال برکنش اے اوستاد وہ دانت نہیں ہے اے استاد! اس کو اکھاڑ دنے گرچه بود آن توشو بیزار ازد اگرچہ وہ تیرا تھا تو اس ہے بیرار ہو جا غير نبود آنکه باشد ماتِ تو جو تجھ میں فنا ہو گیا وہ غیر نہ ہو گا بیست چنداتم که با بارال چمن اس سے میں گنا ہے جو جس کو بارش سے ہے مُغتذی ہے واسطہ بے حاکلے بغیر کسی واسطه اور بغیر نیج والے کے بچھ سے روزی پانے والا ہول

ہم چنیں میداد او بتد لطیف وہ ای طرح مینفقانہ تقیحت کرتے رہے نے بدر از کھے کنعال سیر شد نہ تو باب کا کنعان کو تھیکت کرنے سے پیٹ مجرا اندرین گفتن بدند و موج تیز وہ ای گفتگو میں تھے اور تیز موج نے نوخ گفت اے بادشاہِ بُردبار نوخ نے عرض کیا، اے حلیم بادشاہ! وعده کردی مرمرا تو باربا تو نے مجھ ہے یارہا وعدہ کیا ول نهادم بر اميدت من سليم مجھ بھولے نے تیری امید پر بھروسہ کیا گفت او از اہل و خویثانت نبود (الله تعالى نے) فرمایا وہ تیرے الل اور اینوں میں سے نہ تھا چونکه او مندان نو کرم اوفتآد جب تیرے دانت میں کیڑا لگ گیا تا که باقی تن تگردد زار ازو تاکہ باتی جم اس سے کزور نہ بے گفت بیزارم ز غیر ذاتِ تو عرض کیا تیری ذات کے غیر سے میں بیزار ہول تو جمی دالی که چوتم با تو من تو جانا ہے کہ میرا تجھ سے کیا تعلق ہے زنده از تو شاد از تو عاکے (من) تھے سے زندہ تھے سے خوش ہوں ایک مختاج (ہوں)

إ ادبير بدبخت موج تيزر قرآن ياك من بي وخال بينهما المفوّج فكان مِن المُفُرُقِين "اور طأل بوكي ان دونول ( كتعان اور حفرت

عِ سَلَيْم رَجُولُ انسَان رَكِيمَ مَلَى رَكِيمَ مِردن روث لِينا \_گفت\_الله فرمايا قرآن پاک مِن سَيَم رَبُولُ انسَان رُكَيْم مِردن روث لِينا \_گفت رالله فرمايا قرآن پاک مِن سَيَا انْوَحُ اِنَّهُ عَمَلَ عَيْرُ ضالِح "اينوح ووتمهارا مِيناتمهار سِيالل مِن سِينِين سِياس مِثْمُلُ السِّيْحَ بِين مِنْ "

سے چونکہ۔ جب کوئی عضو بیکار ہوجائے تو اس کوجدا کر دیناضروری ہوجاتا ہے درنہ تمام جسم پرخراب اثرات پڑتے ہیں۔ گفت بیزارم۔ حضرت نوح علیہ السلام پرحقیقت واضح ہوگئی تو جنے کی پر یادی کا شکوہ ختم ہو گیا ادرانہوں نے معذرت شروع کردی۔ چسن بارش کامختاج ہے۔ عائل۔ عمالدان مفلس۔معتذی نے اصلی کرنے والا۔

بلكه بيجون و چگونه و اعتلال بلكة ل كالمتحد المتعلق ) في الناور في كف الور في علت ب زندہ ایم از لطفت اے نیکو صفات اے اچھی صفتوں والے (خدادند) تیری مہریانی سے ہم زندہ بیں نے بمعلولی قریں چوں علیے ندمعلول ہونے کی وجہ سے کئی علیت سے والست ہے تو مخاطب بودهٔ در زماجرا (ہر) قصہ میں تو کاطب ہے اے سخن بخشِ نو و آنِ کہن اعاً نے والے اور گذرے ہوئے زبانہ میں بات (کی طاقت) مطاکرتے والے گاه با أطلال و گاہے یا ومن مبھی کھنڈرول اور سمھی کوڑی ہے او کرا می گوید آل مدحت کرا وہ كى سے كہتا ہے، اور كى كى تعريف كرتا ہے؟ واسطه أطلال را برداشتی كهندرول كا واسطه المفا ديا نے ندائے نے صدائے می زدند نہ پکارتے تھے نہ صدائے (باز گئت) دیتے تھے كر صدا چول كوه واگويد جواب جوی پہاڑ کی طرح صدائے باز گشت سے جواب دی عاظم برنام جال آرام تو میں تیرے، جان کو آرام دینے والے نام کا عاشق ہوں

مَنْصِل نے منفصل نے اے کمال اے (خداوند) کمال (دو) نہ جڑا ہوا ہے نہ جدا ماهیایتم و تو دریائے حیات ہم مچھلیل ہیں اور تو زندگ کا سمندر ہے تو سجی در کنارِ فکرتے تو مقل کے پہلو میں نہیں ساتا ہے پیش! ازین طوفان و بعبر این مرا اس طوفالنوے بہلے اور اس کے بعد، میرے لیے یا توسیقتم نه یا ایثال سخن میں تھے سے بات کرتا ہوں نہ کہ ان سے نے کہ عاشق روز و شب گوید سخن کیا عاشق ون رات باتیں نہیں کرتا ہے؟ روی در اکلال کرده ظاہرا بظاہر کھنڈروں کی طرف رخ کر کے شکر طوفال را کنول بگماشتی شکر ہے، اب تو نے طوفان مسلط کر ویا زانکه ۱۲ طلال و لیکم و بد بدند كونك ده كهندر ادر كمينے ادر بد سے ئن چنال اَطلالِ خواہم در خطائب مِن خطاب کے لیے ایسے کھنڈر جاہتا ہوں تا منتنی بشنوم من نام تو تاکہ میں تیرا نام کرر سنوں

منسل نے۔ دھزت نوح علیہ السلام چونکہ ذات باری میں فنا ہو چکے تھے تو ان کو ذات باری ہے متصل بھی نہیں کہا بیا سکتا کیونکہ اقسال دوئی کو میاہتا - بیمنفسل بھی نہیں کہا مباسکتا۔ بلکہ۔۔ وصول الی اللہ کی کیفیت نا قابل بیان ہے۔ تو کلجی۔ ذات باری فکرو خیال سے بالاتر ہے۔ نے بمعلولی۔ ذات باری کی علمت کی معلول نہیں ہے۔

پیش ۔ طوفان سے پہلے اور طوفان کے بعد تو تی میر ان طب ہے اور تو تی ہر زمانہ میں بات کرنے کی تو نیق عطا کرنے والا ہے۔ نے کہ عاشق عاشق عمر ما محبوبہ کے کھنڈرات اور نشانات سے گفتگو کیا کرتے ہیں لیکن دراصل روئے تن مجبوبہ کی طرف ہوتا ہے۔ ای طرح دوسروں سے بات کرتے وقت بھی میراد و نے بنن تیری بی طرف ہوتا ہے۔

روکی۔ عاشق کارن کوجو بے ٹیلوں اور کھنڈ دات کی فرف ہوتا ہے لیکن مقصود مجوبہ کاؤکر ہوتا ہے۔ اطلال کی بڑتے ہے، ٹیلہ شکر یہ تہا ہے کہ انسان کارن کوجوبہ کاؤٹر ہے کہ انسان کارن کوجوبہ کاؤٹر کے ان اجھامی کو فتم کر دیا ہے جو ہا تیم کرنے میں درمیانی واسط بھڑ کہ ٹیلوں کے تتے ۔ قدائے ۔ وہ اشخاص ایسے تنظے کہ نہ خودسے بات کر حے میں میں میں تیم اور کرکوں تو وہ می میں میں میں تیم اور کرکوں تو وہ می میں میں تیم اور کرکوں تو ہوگا ہے۔ ان کرکوں اور وہ می تیم اور کرکری تو تیم انام کررسنوں گا۔

تا منى بشنود نامِ ترا تاکہ تیرے نام کو کرر نے موش را شاید نه ما را در مناخ پڑاؤ کے لیے چوہے کے لائق ہے نہ کہ ہمارے بے صدا ماند دم گفتار من میرے بوکنے کے وقت بغیر صلّائے بازگشت کے رہ جاتا ہے نیست ہمرم با عدم یارش کی وہ ساتھی نہیں ہے جس کو عدم کا یار بنا دے حشر گردانم بر آرم از ترکی از سر نو زندہ کر دوں، مٹی سے نکال لوں ليكت از اخوال آگاه ميكنم کیکن تخیجے حالات سے آگاہ کرتا ہوں ہم کئی غرقہ اُگر باید ترا بھی ڈبو دے اگر تیری مرضی ہو عم تو جان ست و چول جال می تشم تيراظم جان بادريس جان كى طرح اس كوبرداشت كرتابول أو بهانه باشد و نو منظرم وہ بہانہ ہو گا اور تو میرے پیشِ نظر ہو گا عاشقِ مصنوع کے باشم چوگبر میں بت برست کی طرح مصنوع کا کب عاشق ہوں عاشقِ مصبوعِ او کافر بود اس کی بنائی ، ہوئی چیز کا عاشق کافر ہوتا ہے خود شناسید؛ آنکه در رُویت صَفیست وہ پیچانا، ہے جو تاڑنے میں ممتاز ہے

هر نبی زال دوست دارد کوه را ہر نی بہاڑ کو ای لیے دوست رکھتا ہے آل كبُر يست مثالِ سنگلاخ وہ پہت پہاڑ جو پتھریلی زمین جیہا ہے من بگویم او تگردد بیارِ من میں بولتا ہوں وہ میرا یار نہیں بنتا ہے یا زمیں آل ہے کہ ہموارش کنی یہ بہتر ہے کہ تو اس کو زمین کے برابر کر دے گفت اے نوخ ار تو خواہی جملہ را فرمايا اے نوح (عليه السلام)! اگر تو جاہے، تو سيب كو بير كنعانے ول توسلنم ایک کنعان کی وجہ ہے میں تیرا دل نہ توڑوں گا گفت<sup>ع</sup> نے نے زاصیم کہ تو مرا عرض کیا نہیں نہیں، میں راضی ہوں کہ تو مجھے ہر زمائم غرقہ می کن من خوشم تو مجھے ہر وقت وبوتا رہ میں خوش ہوں ننگرم کس راو گر ہم بنگرم می کسی کونہیں دیکھتا ہوں اور اگر میں دیکھوں بھی عاشقِ على صنع توام در شكر و صبر میں مبر وشکر کے ساتھ تیرے کام کا عاشق ہوں عاطقِ صبّع خدا بافر بود الله کے فعل کا عاشق باعزت ہوتا ہے درمیانِ این دو فرقے بس خفیست ان دونوں باتوں میں بہت باریک فرق ہے

کے مناتے۔ پڑاؤ بھکانا۔ من بگویم۔ دنیا داروں کے سامنے جب دین کی بات کی جاتی ہے تو وہ وہ بخو دفرہ جاتے ہیں ایسے لوگ سلحا کی محبت کے لائق نہیں ہیں۔ بازیس سے انڈ (تعالی) نے فرمایا کہ اگر تیری خواہش ہیں۔ بازیس سے انڈ (تعالی) نے فرمایا کہ اگر تیری خواہش ہے تو صرف کتعان کوئی نہیں میں سب کوزیرہ کردوں۔ ٹرکی مٹی۔ بہر کتعانے۔ انڈ تعالی نے حضرت نوح علیہ السلام سے فرمایا تیرے بیٹے کتعان کے معالمے میں تیری دل تیمی نہیں کرنا جا ہتا ہوں۔

یے گفت۔ حضرت نوح علیدالسلام نے فرمایا کہ اب میں کتعان کی نجات کا خواہاں نہیں ہوں۔ تیری مرضی ہوں۔ تیری مرضی ہوتو جھے بھی فرق کر دے۔ تھم تو۔ تیرانکم جھے جان کی طرح بیارا ہے۔ نگرم۔ تیری ذات کے سوامیز کوئی منظور نظر نہیں ہے اگر کوئی دوسرامنظور نظر ہے دہ بھی تیرے لیے

عاشق می عداادراس کے فعل کاعاشق کیوں محلوق کاعاشق نہیں ہوں۔ کبر۔ بت برست غیراللہ سے عشق کرتے ہیں۔ درمیان یعنی خالق کورب بنانے اور کلوق کورب قرار دینے میں منتق نتخب ہمتاز۔

توقیق میان این دو حدیث که اکر ضا بالکفر کفر و حدیث ان دو حدیثوں میں تطبیق کہ کفر پر رضامندی کفر ہے اور دوسری وَيُكُرُكُم مِن لَّمُ يَرِضُ بِقَضَآئِي وَلَمُ يَصُبِرُ عَلَى بَلَائِئَ مديث كوجو تخص ميري تفاير راضي تهوادر ميري (طرف سے نازل شده) بلا يرمبرنه كرے فَلْيَطُلُبُ رَبًّا سِوَآئِي إِ

ال كو جائي كر مرے موا وہ كوئى اور خدا تلاش كر لے

· كل ايك موال كرنيوالے نے مجھ ہے موال كيا كيونكہ وہ مجث كا عاشق تھا أَ كُفت كُنت الرَّضَا بِالْكُفُرِ كُفُرٌ الى يَيمبراً گفت و گفتِ اوست مهراً یہ پینمبروسی نے فرمایا ہے اور ان کا فرمانا مہر ہے م مسلمال دا دضا یاید دضا سلمان کو راضی ہونا عاہیے گر بدیں راضی شوم گردد شقاق اگر میں ای پر راضی ہو جاؤں گراہی ہو گی لیں جہ جارہ باشدم اندر میاں تو ای می میرے لیے کیا تدبیر ہے؟ بست آثارِ قضا این کفر راست فی الواقع سے کفر قضا کے آٹار میں ہے ہے تا شکالت وقع گرود در زمال تا که نوراً تیرا اشکال دفع ہو جائے نے ازال روکہ نزاع و خبیث ماست نه كدال المتبارے كدوه (خداے) جھر اادر بهاري خوات الم

دی سوالے کرد سائل تمر تمرا زانکہ عاشق بود او ہر ماجرا " ای نے کہا کفر پر رضامندی کفر ہے، تکت ہے باز فرمود او کہ اندر ہر قضا ﴿ پِيم انہوں نے فرمایا کہ ہر قضا ہے نے قضائے حق بود کفر و نفاق كيا كقر اور نفاق الله (تعالى) كا فيصله تبيس بي؟ درینم راضی بود آل ہم زیال الإراكر من راسى نبين مول بيه بھى نقصان مو گا تقتمش ای کفرمقطی سے نے تضاست میں نے اس سے کہا یہ کفرمقعی ہے قضا نہیں ہے لین قضا را خواجه از مقصی بدان اب خواجدا قضا اور مقطى مين فرق سمجه راصیم بر کفر زال روکه قضاست میں کفر پر اس اعتبار سے راسی ہوں کہ وہ قضا ہے

ا توقق دونول مدينول مين تعارض به ہے كه ايك مين فرمايا كه كفرېر راضى ہونا كغربے۔ دوسرى مديث مين فرمايا جوميرى تضاپر داختى نه ہوتو دو میرابنده بین ہے اور ظاہر ہے کہ کفر بھی خدا کی تضاہے، اس اشکال کا جواب پہلے اشعار پر بنی ہے۔ پہلے اشعار میں کہاتھا کہ اللہ کے منع اور تعل کا عاشق مومن ہاور مسوع اور محلوق كا عاشق كافر ہے۔اب مجمنا جا ہے كه نقفاء كفر جوالله تعالى كافعل ہے اس پر رضا ضرورى ہے اور بيمين ایمان ہے اور کفرمقھی اور نظوق ہے اس سے محبت کرنا کفر ہے لہذا دونوں حدیثوں میں کوئی تعارض نبیں ہے۔ زائکہ۔ ووسوال کرنے والا بحث

مہر۔ اینی قول رسول سلی الله علیہ دسلم بخت اور دلیل ہے۔ نے تضاعے تق یعنی بغرادر نفاق بھی اللہ کی تضا ہے۔ اگر میں اس پر رامنی ہو جا دک تق مران ہے۔ دریتم ۔ این اگر کفرادر نفاق پر رامنی نہ ہوں و دوسری سدید کا تالف ہوں گا۔

م مقفتی نے نضا۔ کفرنظوق اور نضائے خداوندی سے پیداشد ، چیز ہے اللہ کافعل اور فضا نہیں ہے۔ کفر نضاءِ خداو ندی کااثر ہے جوانسان کے کب ے انسان میں ظاہر ہوتا ہے۔ رانتیم ۔ بحیثیت فعل خداد عدی کے تغریر رامنی ہونا مین ایمان ہے اور اس حیثیت ہے کہ وہ ہمارے کسب ہے وقوع میں آتا ہاں پر دمنیا کفر ہے۔

حق را کافر مخوال اینجا مایست الله (تعالی) کو کافر نه که اس عگه نه مخبر بر دو یک کے باشد آخر ظلم و حلم آخر بردباری ادر غصه دونوں ایک کب بوتے ہیں؟ بلکه از ویے زشت را بنمود نیست بلکه ان ویے زشت را بنمود نیست بلکه ان کی جانب ہے بھدے بن کی نمائش ہے تم تو اندر زشت کردن نهم کلو ده جمیا یک بھی بنا سکتا ہے ادر اچھا بھی تا سوال و تا جواب آید دراز تو جائے تا سوال اور جواب دراز ہو جائے تا کہ سوال اور جواب دراز ہو جائے نقش فرمت نقش درمرا نقش بن جائے گا

کفرا از روئے قضا خود کفر نیست منا کے اعتبار سے کفر، کفر نہیں ہے کفر جہل ست و قضائے کفر علم منظم جہل ہے اور کفر کی قضا علم ہے رشتی نقاش نیست خط کا بھدا پن نقاش کی کرائی نہیں ہے قوت نقاش کی کرائی نہیں ہے قوت نقاش کی مہارت ہو گی کہ وہ آگر میں ماز و مامان کے ماتھ اس بحث کو کھولوں اگر میں ماز و مامان کے ماتھ اس بحث کو کھولوں ذوق نکتہ عشق از مین جمیرود خش کے کئتہ کا زوق بھھ میں سے جاتا رہے گا

مثل على در بيانِ آنكه حيرت مانع بحث و فكرت است است اس بيان من ايك مثال كو حيرت، محث ادر فكر سے مانع ہے

پیش کی آئینہ دارِ منطاب
ایک بھلے آئینہ دالے (نائی) کے پاس
کہ عروس نو گزیدم اے فتی
کونکہ اے نوجوان! میں نے نئی شادی کی ہے
گفت تو بگریں مرا کارے فاد
کہا تو چن کے بیے ایک کام نکل آیا

آل کے مردِ دو مو آمد شناب
ایک کمپری بالوں والا مخص تیزی ہے آیا
گفت از رہیم سفیدی کن جدا
کہا میری ڈاڑمی ہے سفیدی کو ہٹا دے
ریشِ او ببرید و کل بیششش نہاد
اس نے اس کی ڈاڑمی کاٹ دی اور اس کے سامنے رکھ دی

ا کفر۔ یہاں سے مولانا نے اشکال کا دومرا جواب دینا شروع فرمایا ہے جس کا ظلاحہ یہ ہے کہ تضاءِ کفر کفرنہیں ہے لہٰ ذاتضاءِ کفر پر دضا کفر پر دضا کھیں ہے۔ تضاءِ کفر کو اگر کفر قر اردیا جائے گاتو نعوذ ہالتہ ضدا ہے کا اطلاق ما تنا ہوگا اس لیے کہ تضافعل ضداد عدی ہے اگر وہ کفر ہوتو جس ذات ہے تعلی قائم ہوتا ہے اس پر فاعل کا اطلاق ہوتا ہے ۔ کفر جہٹل ست ۔ یہا شکال کا تیسرا جواب ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ تضاءِ کفر اور کفر دولوں جداگا نہ جن یہ بیس ۔ تضاءِ کفر اور کفر دولوں جداگا نہ جن یہ بیس ۔ تضاءِ کفر اور کفر اولوں جداگا نہ جن یہ بیس ۔ تضاءِ کفر کا علم ہوتا یا تو اس طور پر ہے کہ تضاءِ خداد عدی علم خداد عدی بیٹی ہے یا اس اعتبار ہے کہ بندہ کے علم عی پر یہ یا سیخی ہے کہ وہ خدا کو خالق کفر ما تا ہے اور کفر لا محالہ مغالت خداد عدی ہے ہی بیش ہے۔

زشتی خط۔ بدائکال کا چوتھا حل ہے، کفر کری چیز ہے، اس پر رضامتدی کفر ہے کین تضاءِ کفراد رخلتی کفراند کے اعتبادے مفت کمال ہے اس پر راضی ایک بعدی آخر پر بھی قادر ہویا ایک مصور بھیا تک تصویر کے بنانے پر بھی قادر ہوتو وہ بھا تکنر نہیں ہے بلکہ عین ایمان ہے جیسیا کہ ایک خوشنولیں ایک بعدی آخر پر ایک مصور بھیا تک تصویر بری چیز ہے لیکن اس کا تکھنا اور بنانا خوشنولیں اور معود کا کمال ہے۔ آٹر کشاہی علم کلام کی بحثیں و وقی عشق کے منانی بیس نفش دیگر سے ملک کام کی بحثیں و وقی عشق کے منانی بیس نفش دیگر علم کلام کی بحثیں اور بیانا کو ظاہر کرنے ہیں۔

مثل - الل حال ادرائل قال میں فرق واضح کرتے ہے لیے ریف نقل کیا ہے جس طرح عجام فضول فرمائش میں نہ نگا، ای طرح الل حال بحث و مباحثہ میں وقت منائع بین کرتے ہیں۔ دومو کینی و وضح جس کے بال مجیزی تقے۔ ستطاب۔ بزرگ، پاکیزہ عروس۔ دہین، دولہا۔

که سر اینها ندارد مرد دی کیونکہ دیندار محض اس مسم کی باتوں کو دھیان میں نہیں لاتا ہے حمله کرد اوہم برائے کیر را اس نے بھی اس پر انقام میں حملہ کر دیا يس جوابم گوي وانگه ميزنم اس کا مجھے جواب دے، پھر مجھے مار لیما ُ كِيُ سوالے دارم اینجا در وفاق ن اس کے مناسب یہاں میرا لیک سوال ہے۔ ازِ قفا گاہِ تو اے گخر کیا اے بزرگول کے فخر! تیری کھی کی تھی كاندرين فكر و تفكر سيتم که میں ای غور د نکر میں لگوں نیست صاحب درد را این فکر بین خردار! دردمند کے لیے اس غور (اور فکر کا وقت) تہیں ہے خواه در مسجد برو خوابی بدیر خواه أو متجد من جائ، يا بتخانے من در خیالت نکتهٔ ربکر آورد تیرے خیال میں نے نے کتے پیدا کرتی ہے میشناسد مرد را و گرد را وہ مرد اور گرد کو پیچیانتا ہے حفظ و فکرِ خویش میسو می نهد ایے خیالات اور تکہداشت کو ایک طرف رکھ دیتا ہے

ایں سوال او ایس جواب ست اے کزیں اے برگزیدہ! یہ سوال اور یہ جواب ہے آل کے زو سیلیئے مر زید را شخص نے زید کے طمانچہ مارا گفت سلی زن سوالت می تنم طمانچہ مارتے والے نے کہا میں تجھ سے ایک سوال کرتا ہوں بر تفایع تو زدم آمه طراق میں نے تیری گدی پر مارا تو تزاخ کی آواز آئی این طراق از دست من بودست یا یہ تزاخ (کی آواز) میرے ہاتھ کی تھی یا گفت از درد آل فراغت سیستم اس نے کہا جھے اس کے درد سے چھکارا نہیں ہے تو کہ بیرردی ہی اندیش اس تو چونکہ درد سے خالی ہے، یہ سوچ در دمندال را نباشد نُفكرِ غير ورد مندوں کو غیر کی نکر نہیں ہوتی ہے غفلت<sup>ی</sup> و بیدردیت فکر آورد تیری غفلت اور بیدردی سوچنے کا موقع وی ہے جزعم دیں نیست صاحب درد را درد مند کے لیے وین کے عم کے سوا اور عم تہیں ہے علم حق رابر سّر و رو می نهد الله (تعالی) کے علم کو سر اور چرے پر رکھتا ہے

رد سحابہ کم بدے حافظ کے گرچہ شوقے بود جال شال راہے سحابہ میں کوکی حافظ کم ہوتا تھا اگرچہ ان کی جان کو بہت شوق تھا

قشرما شد بس رفیق و واکفید تھلکے بہت یہ کئے اور پھٹ گئے مغز چوں آگند شاں شد پوست کم جب ان من گودا بعرا، جِعلكا كما زانکه عاشق زا بسوزد دوسنش کیونکہ عاشق کو اس کا معثوق جلا دیتا ہے وحی و برقِ نور سوزنده نبی ست وحی اور نور کی بجلی نبی کو جلا دینے والی بنی يس بسوزد وصف حادث را كليم تَوَكَلِيمِ الله نے حادث کی صفت کو جلا دیا جَلَّ فِيُنَا از صحابِ ميشود تو وہ صحابہ سے سنتا تھا کہ وہ ہم میں بردھ گیا نیست ممکن جز ز سلطانے شکرف برے باوشاہ کے علاوہ کسی کے لیے ممکن تہیں ہے خود نیاشد ور بود باشد عجب نہیں ہو سکتی، اگر ہو تو تعجب ہے تمع ضدّین ست چول کرد و دراز گول ادر لیے جیسے ضدین کو جمع کرنا ہے در وقت کیر امتیاز پ*ھر تھر کے وفت امتیاز کو ب*اقی رکھنا (ضدین) کوجمع کرناہے

زانکه <sup>با</sup> چول مغزش در آگند و رسید کونکہ جب اس کا گودا بحر گیا اور یک گیا قشر جوز و فستق و بادام تهم اخردث، اور بست اور بادام کا چھلکا بھی مغرِ علم افزود کم شد یوستش علم کا گودا برها، تو اس کا جھلکا گھٹا وصف مطلوبي چو ضدِ طالبي ست محوبیت کی صفت، محستیت کی ضد ہے چوں کل کرد اوصاف قدیم جب قدیم ادصاف کی تجل برای رُبِعِ قرآل ہر کرا محفوظ بود حِسَ كو چوتھائي قرآن حفظ تھا بجمع صورت بالچنین معنی ژرف الیے ممرے معنی کے ساتھ الفاظ کا جمع ہو جانا در چنیں مستی مراعات ادب الی مستی میں ادب کی تکہداشت اندر استغنا<sup>ع</sup> مراعات نیاز بے نیازی میں نیازمندی کی تکہداشت جمع ضدین از نیاز افآد و ناز نیاز اور ناز کو جمع کرنا دو متضاد چیزوں کو جمع کرنا ہے

زانگہ۔ محابہ کرام مغزاور معانی قرآن سے پُر ہے ان کے لیے الفاظ کی ڈیادہ اہمیت نہ تھی۔ مغز علم۔ قاعدہ ہے جب پھل کینے پرآ جاتا ہے اور اسلی مغز بحر جاتا ہے اور آئی ہوکر بھٹے لگتا ہے۔ وصف مطلوبی مجوب اور محب، عاشق ومعثوق دوجدا گانہ چیزیں بیل مشر بحر جاتا ہے اور رقیق ہوکر بھٹے لگتا ہے۔ وصف مطلوبی مجوب اور محب، عاشق ومعثوق دوجدا گانہ چیزیں بیل جب تک میددوئی ہو ان ہوئی تو فتا ئیت کا درجہ حاصل ہوا اور دوئی ختم ہوئی۔ ہوئی۔

چوں بچل۔ ذات باری کی بچلی اوصاف بٹریت کوختم کردیتی ہے۔ رہے قرآن صحابہ کرام میں دمی الٰہی نے فنائیت کی صفت پیدا کردی تھی لہٰذا مشاہر وَ شن ادر استعال العمل حفظ قرآن کا موقع نہ دیتا تھا چوتھائی قرآن بھی حفظ کر لیما ان کے لیے بڑی بات تھی۔ تجع صورت قرآن کے اُسرار اور گہرے مننی کو بچھتے ہوئے الفاظ کو یا دکر لیما بڑے ہی انسان کا کام ہے۔ درچنیں مستی۔ صحابہ کرام کومشاہر و حق سے جومتی حاصل تھی اس کے ہوتے ہوئے حفظ قرآن کے آداب کا پابند ہوجانا ہرانسان سے مکن نہیں ہے۔

اندراستغنآء۔مثابدہ کُن کُسٹی استغنابید اکر دیتی ہے اس کے ہوتے ہوئے نیاز منڈی کی تلہداشت دومتفاد چیز وں کوئ کرنا ہے اور ایسائی ہے جیسا کہ کوئی شخص کول اور دراز چیز کوئٹ کر لے۔ بہتے ضدین۔ناز اور نیاز کوجٹ کرنا اور مقام چیرت میں بھٹے کرا تمیاز کو باتی رکھنا دومتفاو چیز ول کوئٹ کرنا ہے۔صفات خداد ندی کا تقاضا ناز ہوتا ہے اور عبودیت کا تقاضا نیاز۔ تجیر محمود کے مقام پر بھی عبدومعبود کا فرق قائم رکھنا میں استار

کور خود صندوق قرآن می شود كور (ياطن) قرآن كا صندوق بن جانا ب از حروف مصحف و ذِکر و تذر قرآن کے حروف اور ذکر اور تھیحت ہے زانکه صندویتے بود خالی پیست اس سے کہ خالی صندوق، ہاتھ میں ہو به ز صندوقے که پُرموش ست و مار اس صندوق سے بہتر ہے جو چوہوں اور سانپوں سے بھرا ہوا ہو گشت دلالہ یہ پیشِ مرد سرد تو (اس) انسان کے لیے رہنمائی کرنے والا بے حقیقت ہے شد طلبگاری علم اکنول فتیج تو اب (راستہ کی) جانکاری کی طلب بری ہے سرد باشد جنتوئے ترومال تو سیرهی کی جبتو بے وقعت ہو گئ سرد باشد راهِ خير از بعدِ خير بعلائی (حاصل ہونے کے) بعد بعلائی کا راستہ برکار ہے جهل باشد بر نهادن صيقلي اس کو صفی پر رکمنا نادانی ہو گ

چول<sup>ا</sup> عصا معثوق عمیاں میشود جیا کہ لائھی اندھوں کی محبوب ہے گفت کورال خود صنادلق پر ( کسی نے ) کہا ہے اندھے خود بھرے ہوئے صندوق ہیں باز صندوقے پُو از قرآن بر است پھر قرآن سے بھرا ہوا صندوق بہتر ہے باز صندوقے کہ خالی شد زیار پھر وہ صندوق جو بوجھ سے خال ہے حاصل ع اندر وصل چوں افتاد مَر د ظامہ سے کہ جب انسان وصل پر پینے جائے چول بمطلوبت رسیدی اے میح اے خوبصورت! جب تو اینے محبوب تک پہنچ کیا چول تے شدی بر یامہائے آساں جب تو آسان کے بالاخانوں پر پہنے کیا جز برائے یاری و تعلیم غیر سوائے دوسرے کی تعلیم اور مدد کے آنکینہ روتن کہ شد صاف و جلی جو روشن آئينہ صاف اور جلی ہو سميا پیشِ سلطال خوش نشسته در قبول کرشت باشد جستنِ نامه و رسول بادثاہ کے سامنے خوش (اور) عزت کیساتھ بیٹھ کر خط اور قامد کو تلاش کرنا کرا ہو گا داستانِ مشغول شدنِ عاشق بعشق نامه و خواندن و ا کے عاشق کا عشق نامہ میں مشغول ہونا اور عشق نامہ کو اپنے معثوق کے

ل چوں عصار قر آن کے معانی اور اسرار و حکم کو جانے بغیر الغاظ کورٹ لیما اور ان ہے عشق کرنا ایسا بی ہے جیسا کہ اعمر معے کو لائعی ہے عشق ہوتا ہے ادرابیے مافظ قرآن کی مثال مندوق کی ہے جس میں قرآن محفوظ کردیا جائے تو ندمندوق کواس کے معانی اور اسرار کاعلم ہے نداس تض کو۔ منت - كينے والے نے كہا جولوگ قرآن كے اسرار اور معانى سے بہرہ بيں اور صرف الغاظار بينة بيں و وقرآن كے حروف اور ذكر وظر كى آ جول کے پُرشدہ مندوق میں۔ ہاز۔ جولوگ بھن قرآن کے الغاظ کے حافظ میں وہ بھی ان سے بہتر میں جوالغاظ ہے بھی مُروم ہیں۔ کہ ئد موش ۔ و ولوگ جن کے سینے قرآن کے الفاظ ہے بھی خالی میں ان لو کول ہے بہتر میں جن کے سینے خیالات فاسد و اور باطل عقائد ہے بھرے

یا حامل ۔غرمنکہ جولوگ دامل بحق ایں ال کوکسی راہنما کی ضرورت نہیں ہے۔ چول۔ جب مقمود حاصل ہوجائے تو اس کا اتا پتامعلوم کرنا گئو

ت جول شدى ۔ جو تفس بالا خاند پر بی میاس کے لیے میز می کو تلاش کرنا ہے کارہے۔ جزروامل بی اگر اللہ سے قرب کے دسائل اور ذرائع کا ذکر كري ووسرول كالعليم كے ليے كرے۔ آئينہ۔ جب آئينہ خود معاف ہے تواس كومينل كرنا لغوكام ہے۔ جي سلطان۔ جب مجوب تك رسالی ہوجائے تو مگر قاصد اور نامہ ویمام کی جیتو رکار ہات ہے۔

مطالعه كردن عثق نامه در حضورِ معثوقِ خولیش و معثوق آزا سامنے پڑھنے کا بیان اور معثوق کا اس کو تاپیند کرتا کیونکہ مالول نَا يِهِد واسْنَ كَهُ طَلَبُ الدَّلِيلِ عِنْدَ حَضُورِ الْمَدُلُولِ قَبِيحٌ کی موجودگی میں رہنما کی طلب بری ہے اور معلوم کک چینجے کے وَالْإِشْتَغَالُ بِالْعِلْمِ بَعُدَ الْوَصُولِ إِلَى الْمَعْلُومِ مَذْمُومٌ بعد علم کمیں مشغول ہونا کرائے ہے

اس نے خط نکالا ِ اور معثوق کے سامنے پڑھنے لگا زاری و مسکینی و بس لابها عاجزی اور مسکینی اور بہت سی خوشامی تھیں خواری و بیزاری با اہل و خولیش ذلت، اور الل، اور ایتول سے بیزاری (تھی) ذکرِ بیغام و رسول از مغز و پوست پیام اور قاصد اور رطب و یابس کا تذکره تاکه بیرول شد زحفر و عد و عد حی کہ احاطہ اور حد اور شار ہے تجاوز بر کمیا گاهِ وصل این عمر ضائع کردن ست تو وصل کے وقت ہے عمر کو ضائع کرتا ہے نیست ایں بارے نشان عاشقال يقيناً بي عاشقول كى يجيان تهيس ہے من کمی یابم نصیب خویش نیک میں اینا حصہ بورا نہیں یا رہا ہول نيست, اين وم گرچه مي مينم وصال وو اب تبیں ہے اگرچہ میں وصل دیکھ رہا ہوں دیده و دل زاب تازه کرده ام میں نے استحموں اور ول کو پانی سے تازہ کیا ہے

س کے اور ایار پیش خود نشاند انامه بیرول کرد و پیش یار خواند ایک (عاشق) کو معثوق نے اینے سامنے بٹھا کیا بیتها در نامهٔ و مدح و تنا خط عمل اشعار شے، اور تعریف و توصیف تھی کریه و افغان و حزن و دردِ خوکش رونا اور فرياد، اور عم، اور اينا ورو دوری و رنجوری از بجران دوست دوست کے بجر کی وجہ سے دوری اور بھاری ہم چیں می خواند یا معثوق خود وہ اس طرح اینے معثوق کے سامنے پڑھتا رہا گفت معثوق این اگر بهر من ست معنوق نے کہا اگر یہ (رونا دھنا) میری دجہ سے ہے من به پیشت<sup>ت</sup> حاضر و تو قصه خوال میں تیرے سامنے ہوں اور تو تھے پڑھتا ہے كفت اينجا حاضرى اما وليك اس (عاشق) نے کہا تو اس جگہ موجود ہے لیکن انچ میدیم ز تو یارینه سال میں جو تھے ہے بارسال ویکھٹا تھا من ازیں چشمہ زلاکے خوردہ ام میں نے اس چشمہ سے صاف یانی بیا ہے

ال کے معثوق کے پاس بیٹے کراس کے لیے تکھے ہوئے خطوط پڑھ منامعثوق کی نامواری کا سبب ہوتا ہے۔ بیت ہا۔معثوق کوجواس نے خطیس کھااس میں بدیانات تھے جواس نے معثوق کے پاس بیٹر کر پڑھنا شروع کردیے۔ گفت معثوق معثوق نے سادامعنمون س کر کہا اگر مید خط میرے نام تعانو وصل کی حالت میں اس کا پڑھ مناعر کو ضائع کرنا ہے۔

یے من بربیشت معتوق کی حضوری میں خطری صفے کی مصروفیت اور فتکو سے شکایت عشق سے حالی ہونے کی علامت ہے، عاشق تو محود بدار ہو کرسب پھے بمول جاتا بيرتو حال دلم يرى من ازرخ توجرال حواجم كرين كويم آواز برول نابد كنت رعاشق في معثوق سه كهاتو حاضر بيكن تيراشاب ومل كياب بمل لطف محب تعااب ووجع عامل بين بدالال ماف يالى -

راہِ آبم را گر زو رحزنے میرے کیانی کا راستہ شاید کسی ڈاکو نے کانا ہے من ببلغار و مرادت در قتو میں بلغار میں ہول اور تیرا مقصور قتو میں ہے حالت اندر دست نبوداً لے فتے اے نوجوان! حالت قابو میں نہیں ہوتی ہے جزوِ مقصودم ترا اندر زمن میں زمانہ میں تیرے مطلوب کا جزو ہوں عشق بر نقدست و بر صندوق نے عظق تو نفتری سے ہے صندوق سے تہیں ہے مبتدا و منهایت او بود تيرا مبتدا اور منتها ده ہو ہم ہویدا او بود ہم نیز برت ظاہر میں بھی وہی (معثوق) ہو اور باطن میں بھی بندهٔ آل ماه باشد ماه و سال مہینے اور مال ای جاند کے غلام ہیں چول بخواہد جسمہا را جال کند جب وہ چاہے، جمول کو روح با دے منتظر بنشسته باشد حال جو· وہ حال کا خلاش کرنے والا منتظر بیٹھا ہوا ہے

چشمه می بینم و لیکن آب نے میں چشہ دیکھ رہا ہوں لیکن پانی نہیں ہے گفت پس من عيستم معثوق تو اس نے کہا کہ میں تیرہ معثوق نہیں ہوں عاشقی تو برمن و بر حالتے تو مجھ پر اور (میری)ایک حالت پر عاشق ہے يس ينم ع كلي مطلوب تو من تو میں بالکلیہ تیرا مطلوب نہیں ہوں خانهٔ معثوقہ ام معثوق نے میں معثوق نبیں ہوں معثوق کا گھر ہوں مست معثوق آنکه او یک تو بود معثوق تو وہ ہے جو ایک حالت پر ہو چول بیابی<sup>ط</sup> اش نمانی منتظر جب تو اس کو یا لے تو مختر نہ رہ مير احوال ست نے موقوف ال وہ کالات پر حاکم ہوتا ہے کہ حالات کا تکوم چوں بکوید حال را فرماں کند جب وہ حالات کو علم دے وہ تابعداری کریں منتهی نبود که موقوف ست او جو موقوف ہے وہ منتمی تہیں ہے

ا آب نے ۔ بینی تیراد و پہلارنگ دروپ نہیں ہے۔ بلغار۔ اس شمرادر توشر میں بہت فاصلہ ہے۔ عاشقی ۔ تو میری ذات ادراس کی ایک حالت پر عاشق ہے۔ احوال میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

جول بیابی۔ اللہ کے دسل کے بعد پھر کمی معثوق کا منتظر نہ بن وی فلا ہر ہے وی باطن ہے ہو النظاہر 'و البّاطِنُ۔ میر احوال ست۔ عاشق خدا احوال پر اللہ موتا ہے احوال کا تکوم نیں ہوتا نہا نہ اس عاشق کا تکوم ہوتا ہے۔ وواحوال پر حکمر انی کرتا ہے اور جسموں کوروح بنادیتا ہے وصال اصطلاح میں وہ کیفیت ہے جو تلب پر بغیر کی تکلف کے اور کوشش کے تحض خداد بری عنایت سے وارو ہوتی ہے جیسے تبض و بسط اور ووق وشوق وغیرہ اور بید کی خیاب کی خینت کی تفسیل کے معتمی خداد بری عنایت سے وارو ہوتی ہے جیسے تبض و بسط اور وق وشوق وغیرہ اور بیتا کی خینت کی تفسیل کی مفت کے تلہوں کے وقت زائل ہو جاتی ہے لیکن جس کوشش التی میں نکا والفتا کا درجہ حاصل ہوجائے و وان احوال کا تکوم کوش بیتا ہے۔ بلکہ ان پر ما تم بن جاتا ہے۔ منتمی نبور۔ جو منص احوال کا تائی ہے وہ کا ل نیس ہے۔

چول بحبباند شود مس مست او جب وہ ہاتھ ہلا دیتا ہے تو تانبااس ہے مست ہوجاتا ہے خار و نشتر نرگس و نسری شود كانا اور نشر بهى زمس اور نسرين بن جائے نے چو تو محروم از حال و تشش ﴿ تیری طرح حال اور کشش سے محروم ہوتا ہے کہ کے افرون و گاہے در کمی ست کہ بھی یرموری میں ہے، اور بھی کی میں ہے لیک صافی <sup>ع</sup> فارغ ست از وفت و حال کیکن اہلِ صفا وقت اور حال ہے بے نیاز ہوتا ہے زندة از لفخ مسيح آسائے او اس کی مسیح جیسی پھونک ہے زندہ ہیں بر اميدِ حال برمن مي تني تو حال کی امید بر مجھ پر جھکا ہے نیست معبودِ خلیل <sup>ع</sup> آفل بود وهليل (الله عليه السلام) كامعبود بيس بيغروب بوجانيوالاب نيست. ولبر لآ أُحِبُّ الْآفِلِين وومعتوق تبيل بي مي غروب كرجانے والوں سے محبت تبين كرتا ہول! یک زمانے آب و یکدم آتش ست ایک وقت یانی اور ایک وقت آگ ہے تقش بت باشد و کے آگاہ نے وہ بت کا نقش ہے لیکن باشعور نہیں ہے

کیمیائے حال باشد دستِ او اس کا ہاتھ، حال کی کیمیا ہوتا ہے کر بخواہد ٔ مرگ ہم شیریں شود اگر وہ جاہے تو موت بھی میٹھی ہو جائے او بود سلطانِ حال اندر رَوش وہ سلوک میں حال پر حاکم ہوتا ہے آ نکه او موقوف حال ست آدمی ست جو حال کا محکوم ہے وہ (صرف) آدی ہے صوفی این الوقت باشد در مثال صوفی، مثالاً ابن الوقت ہوتا ہے حالها موقون عزم و رائے او احوال اس کے ارادے اور رائے کے تابع ہیں عاشق حالی نه عاشق برمنی تو میرے حال کا عاشق ہے، نہ کہ جھ پر آنکہ کہ عنقص کیے کامل بود وہ جو مجھی تاتص، مجھی کامل ہو وانکه آفل باشد و گه آن و این وہ جو کہ غروب ہو جانے والا ہو اور بھی ایبا اور مجھی ایبا آنکه او گاہے خوش وگه ناخوش ست وہ جو مجھی خوش اور مجھی ناخوش ہے يُرج مه باشد و ليكن ماه نے وہ جاند کا برج ہو گا، لیکن جائد نہیں ہے

مست صوفي صفال يول ابن وفت باصفا صونی چونکہ این الوفت ہے مهست صافى غرق عشق ذوالجلال (صونی) صانی (الله) ذوالجلال کے عشق میں غرق ہے غرقہ نورے کہ اولم یولکنت وہ اس نور میں غرق ہے جو بیدا شدہ تہیں ہے رَو چَنِينِ عَشْقِ بَجُوكُر زندهُ اگر تو زندہ ہے، جا ایبا عشق تلاش کر منكر اندر نقش خوب و زشت خويش ایے اچھے کے نقش کو نہ دیکھ منگر آنکه نو حقیری یا ضعیف یہ خیال نہ کر کہ تو حقیر ہے یا کمزور تو بہر حالے کہ یاتی می طلب تو حس حالت میں ہو طلب (جاری) رکھ کال لب خشکت گواهی می دید كيونك تيرے خلك ہونك كواى ويت بين خشكى لب ست پيغاے زآب ہونؤں کی خطی پانی کا ایک پیام ہے کایں طلبگاری مبارک جبیتے ست کہ یہ طلب، باہرکت حرکت ہے این طلب علم مفتاح مطلوبات تست یہ طلب تیرے مطلوبوں کی سخی ہے ایں طلب ہیجوں خروسے در صاح یہ طلب مرغ کی طرح چینے میں ہے

ونت را جمچول بدر بگرفته سخت وہ مضبوطی سے وقت کو باپ کی طرح بکڑے ہوئے ہے ابن مس نے فارغ از اوقات و حال وہ کی کا این نہیں ہوہ اوقات اور حال ہے بے نیاز ہے لَمُ يَلِدُ لَمُ يُولَدُ آنِ ايزوست نہ اس نے جتا نہ وہ جتا کمیا اللہ (تعالیٰ) کی شان ہے ورنه وقتت مختلف را بندهٔ ورند تو مختلف اوقات کا غلام نے بَنْكُر اندر عشق و بر مطلوب خولیش عشق کر اور اینے معثوق کو دیکھ بنگر اندر ہمت خود اے شریف اے بھلے! این ہمت کو دکھیے آن می جو دائما اے ختک لب اے خنگ ہونوں والے! ہمیشہ یانی علاش کر کو باخر بر سر بنیج رسد كه وه بالآخر جشے ير الله جائيں كے کہ بمات آرد یقیں ایں اضطراب كرينيا يه اضطراب تحم عك لے آئے كا این طلب وز راهِ حق مالع کئے ست حق کے راستہ میں میرطلب مواقع کو ختم کر دینے والی ہے أي سياهِ نفرت و رَاياتِ تست یہ (طلب) تیری کامیابی کے سیای اور جمنڈے ہیں میزند نعرہ کہ می آید صاح (اور) نعره لگا رئ ہے کہ مج آنے والی ہے

- ا مونی سفا۔ بعنی ابن الوقت مالک۔ معالی ۔ بعنی ابوالوقت، معاحب مقام مالک۔ غرقہ نور ہے۔ ابوالوقت تجلیات رب میں غرق رہتا ہے جوابدی
  اور دائی ہیں۔ روچیں منتے ۔ لم یزل اور لا یزل سے مشق کر۔ وقت مختلف۔ بعنی قائل تغیر مظاہر۔ منتکر۔ انسان کی اپنی ذات کی اچھائی اور برائی طلب
  میں مانع ندآئی جا ہے۔ اس کو ہروقت مشق اور مستوق میتی کو پیش نظر رکھ کرجد وجد جاری رکھنی جا ہیے، شعر۔ تو مگو مارابداں شدیار عیست۔ برکریماں
  کار ہادشوار نیست۔
- ی سنگر بهرما لے۔خواہ طالب تکمایا کمزور ہووہ وطلب پیدا کر لے۔کال۔اس کی کمزوری ای مطلوب تک رہنما بن جائے گی۔ شکلی لیے۔طلب کا اضطراب ، اور بیتراری اانحالہ مطلوب تک پہنچاوی ہے۔
- با این طلب ادرجیتو کامیابی کی منامن ہے۔ این طلب جس طرح مرع کی اذان میج کی آمد کی طامت ہے ای طرح جیتو مقعود تک وینے کی ملامت ہے۔ ای طامت ہے ای طرح جیتو مقعود تک وینے کی ملامت ہے۔

نيست آلت حاجت اندر راو رب اللہ کے راستہ میں وسائل کی ضرورت تہیں ہے، يارٍ اد شو پيشِ اد انداز سر اس كا دوست بن جا (اور) اس كے سامنے سر ركھ دے وز ظلال غالبال غالب شوی اور (نفس بر)غالب لوگوں كے مايہ بن جائے گا منگر اندر جستن او ست ست تو اس کی جبتو کو خفارت سے نہ دیکھ نے طلب بود اول و اندیشہ كيا وه ابتدا عمل جبتو اور فكر نه تفا؟ ور باستد از طلب هم قاصرست اگر وہ طلب ہے رک جائے تو کوتائی کزنے والا ہے چوں بجد اندر طلب بھنافت او جبکہ محنت ہے وہ طلب میں دوڑا ہے یافتی و شد میسر بے خطر تونے (مطلوب) کو یا لیا اور وہ بلا خطرہ کے مل گیا تابیابی ہر چہ خواہی بے تعب، (اس خیال سے) کہ توجوجا ہے گابغیر مشقت کے بائے گا چونکه در خدمت شتابنده بود چونک (مطلوب کی) خدمت میں ( کینچنے کے لیے ) دوڑنے والا ہوتا ہے مى طلب وَاللَّهُ اَعْلَم بالصَّوَاب طلب کر اور خدا بہتر جاتا ہے

گرچ<sup>ا</sup> آلت نیستت تو می طلب خواه وسائل نه ہول، تو طلب کر ہر کرابنی طلبگار اے پسر اے بیٹا! تو جس کو طلب مگار دیکھے كز جوار طالبال طالب شوى طلبگاروں کے قرب سے تو طلبگار بن جائے گا گریکے مورے سلیمانے بجست اگر ایک چیونی سلیمان کی جنبخو کرے هرچه داری تو زمال و پیشهٔ جو کیچھ بھی تو مال اور شمنز رکھنا ہے گرکے گئیج بیابد نادِرست اگر کوئی خزانہ (اجا تک) یا لے تو یہ نادر ہے ہرکہ چیزے کے جست بے شک یافت او جس کے کسی چیز کی طلب کی یقیناً اس کو ملی ہے چوں نہادی در طلب یا اے پسر اے بیٹا! جبکہ تو نے جبتو میں قدم رکھا ہیں مباش اے خواجہ یکدم بے طلب اے خواجہ! ممکی وقت بھی بغیر جنتجو کے نہ رہ عاقبت جوبنده بابنده بود جبتو كرنے والا، بالآخر يا جانے والا ہوتا ہے ور طلب حالاک شوز این تحتی باب طلب میں تیزرو بن، اس سے فتح باب حکایت آن مرد که در عهد داوُد علیه السلام شب و روز دعا و تضرع اس مخض كا قصد جو حضرت داؤد عليه السلام كے زمانه ميں دن رات وعا اور عاجزى

ل مرجه شعر وادِ حقى دا قابليت نثر طانيست وبلكه شرط قابليت وادادست - بركرابني - أكر طلب نبيل بنو طلبكارول كے ساتھ لگ جانا جا ہے متعمود عاصل ہوجائے گا۔ گز جوار نیکوں کی محبت تا میر سے خالی ہیں رہتی ہے۔ آگر کی کی ضعیف اور کمزور طالب حق ہے تو اس کو تغیر نہ مجمو۔

ع ہر چدداری دنیاوی دو کڑھ بھی طلب اور ظرو قدیرے على حاصل ہوتی ہے۔ آئر کیے سنجے۔ اگر کسی بزرگ کی محبت ہے بھے حاصل بھی ہوجائے تو وہ صرف استعداد بوكى الرطلب اورجيتوخم كردى تووه يمى منائع بوجائ كى-

ع بركه چزے ير بى كامشهور مقوله مَنْ جَدُّو جَدُ" جس نے نے كوشش كى اس نے بايا۔" بيس مباش انسان كايد خيال بالكل غلا ہے كه بلامحنت اور مشقت کے پھومامل ہو سکے گا۔ عاقبت۔ جو محص مجوب کی طلب میں دوڑتا ہے وہ الا کالدمطلوب کو پالیتا ہے۔ گئے باب یعنی قرب کی کے دروازے کی کشادگی۔ حکایت اس حکایت کا خلامہ یہ ہے کہ دیے تص بہر حال اپنی تمنا کیں پوری کرنے کی دعن میں لگا تھا، لامحالہ اس کا مقصور پورا ہوا۔

می کرد کہ بار<sup>ا</sup> خدایا مرا روزی طلال بدہ بے رہیج کسب کرنا تھا کہ خدا تعالیٰ کمائی کی تکلیف کے بغیر مجھے طلال روزی عنایت کر

نزدِ ہر دانا و پیشِ ہر عجی ہر عقلند کے پاس اور ہر غی کے سامنے اروتے ہے رائج روزی کن مرآ بغیر محنت کے مجھے مالداری عطا فرما دے زخم خوارے ست جنے منیلے (اور) مار کھانے والا، کمزور پہلو والا، ناکارہ بار اسیال و اشترال نتوال نهاد محور ول اور اونول كا بوجه نبيل لادا جا سك روزيم ده تم زراهِ كابلي مجھے روزی بھی کالمل کے راستہ سے عطا فرما حقتم اندر سابیه افضال و جود مہربانیوں اور سخاوت کے سابیہ میں سویا ہوں روزی بنوشتهٔ نوعے دکر تو نے دوسری عی طرح کی روزی مقدر کی ہے ہر کرا یانیت کن دلوزیئے جس کے یاؤں نہیں ہیں اس پر رحم فرما ابر را میکش بسوئے ہر زمیں ہر زمین کی جانب اہر کو پہنچا ابر را راند بسوئے او دو تو ایر کو تہ بہ تہ اس کی طرف لے جاتی ہے آید و ریزد وظیفه بر سرش آتی ہے اور غذا اس کے سر پر بہاتی ہے

آل کے در عہدِ داؤدِ نبی ایک تخص، داؤد نی علیہ السلام کے زمانے میں ایں وعا می کرد وائم کاے خدا ہمیشہ سے دعا کرتا تھا، کہ اے خدا! چوں مرا تو آفریدی کاملے جبکہ تو نے مجھے کائل بیدا فرمایا ہے برخرانِ پشت ریش نا مراد نامراد، زخمی کمر، گدھوں پر ا کاہلم چوں آفریدی اے ملی اے بے نیاز! جبکہ تو نے جھے کائل پیدا فرمایا ہے کاہلم من سایہ حسم در وجود میں کائل، زندگی بھر سامیہ میں سویا ہوں کاہلان و سایہ خیاں را مر كابلول اور سايي من سونے والول كے ليے شايد بر کرا<sup>ع</sup> پایست جوید ۰۰ روزیئے جس کے پاؤل میں وہ روزی تلاش کرتا ہے رزق را میران بسوئے آن حزیں اس عمکین کی طرف روزی بھیج چول زمیں را بانباشد، جود تو چونکہ زمین کے پاؤں نہیں ہیں تیری مخاوت طفل را چول بانباشد ما درش یجہ کے چونکہ یاؤں نہیں ہوتے (اس لیے) اس کی مال

۔ بار۔ بزرگ، معظم۔ آل کے۔ بیشن جگہ جگی دعا کرتا پھرتا تھا کہ اس کو بغیر محنت کے دولت مل جائے۔ وائم ۔ ہمیشہ۔ ثروت ۔ مالداری۔ چوں مرا۔ لیسیٰ میں جس اہلیت کا ہول بھھ سے وی کام لے جھ پر روزی کمانے کی تکلیف نہ ڈال۔ زتم خوار۔ پٹنے والا۔ ست جب۔ کزور پہلو والا۔ ملبل ۔ ناکارہ۔

ع کی نی مالدار سانیسم سرایہ میں سوناراحت طلی کی علامت ہے۔ در وجود لینی جب سے پیدا ہوا ہوں نو سے دگر یعنی کاہلوں کی روزی بغیر کمائے مقدر ہے۔

ج ہر کرا۔ لین جس میں کمانے کی طاقت ہے۔ پانیست۔ لینی جو کائل ہے اور اس میں کمانے کی مطاحیت نیس ہے۔ ابر را۔ لینی جس طرح زمین کے پاؤں نیس اور تو اس کی غذا ابر کو بھنچ کر پہنچا تا ہے اس طرح میر ارزق بغیر محنت سے میرے پاس پہنچا وے۔ طفل را۔ بچہ میں جلنے کی طاقت نیس اور تو اس کی غذا اس کے باس پہنچا ویتا ہے۔ اس کی باس پہنچا ویتا ہے۔ اس کی باس پہنچا ویتا ہے۔

که ندارم من ز کوشش جز طلب اس فلے کہ سوائے طلب کے میرے یاس اور کوئی کوشش نہیں ہے روز تا شب، شب ہمہ شب تا صحیٰ ون معراك تك، تمام رات، بلكه جاشت كوفت تك بر طمع خاے او بر پریار او اس کے بیکار لائے اور اس کی سے پر یا کے داوست بنگ سیمتیش کہ کسی نے اس کو بے ہوشی کی بھٹک بلا دی ہے ہر گز ایں نادر نشد ور شد عجب یہ انوکی بات مھی نہیں ہوئی اور اگر ہو تو تعجب ہے از ره کسب و تعب با رج و تب کمائی اور مخصکن سرگرمی اور تکلیف کے راستہ ہے وَادُخُلُوا الْآوُطَانَ مِنُ اَبُوَابِهَا وطنوں میں ان کے وروازوں سے داخل ہو ہست داؤر نبی " ذو فنوں صاحب بنر داؤد عليه السلام نبي بين در ہمہ رائے زمیں او راست سیر تمام روئے زمین پر ان کا دورہ ہے که گزیدستش عنایتهائے ووست كران كو دوست (غدا) كى عناية ل في منتب كرايا ہے موج بخشایش مدد اندر مدد اُن ير بخشش كى موجيس بے در بے بي کے بدست اواز ہمچوں ارغنوں آواز ارغنول (باجا) کی طرح کب ہوئی ہے آدمی را صوت خوبش کرد نیست اتسان کو ان کی حسین آواز فنا کر دین

روزی خواہم بناگہ نے تعب بغیر محنت کے اچا تک روزی چاہتا ہوں مذتے بیار می کرد ایں دعا بہت مدت تک بیہ وعا کرتا رہا خلق می خندید بر گفتارِ او اس کی باتوں پر لوگ ہنتے ہے کہ جہ می گوید عجب ایں ست رکیش کہ تعجب ہے، یہ بیوتوف کیا کہنا ہے؟ راهِ روزی کسب و رنج ست و تعب روزی کا راسته کمانا، تکلیف برداشت کرنا اور تھکنا ہے ہر کے ً را پیشہ داد و طلب اللہ نے ہر ایک کو ایک بیٹہ اور طلب دی ہے أَطُلُبُوا بِٱلْآرُزَاقَ مِنُ ٱسْبَابِهَا رزتوں کو ان کے اساب سے طلب کرو شاه<sup>ع</sup> و سلطان و رسول حق کنوں شاہ اور سلطان اور اللہ کے رسول اب *هست در فرمانِ او از وَحَثْ و طیر* وحتی جانور اور برندے ان کے تھم میں ہیں با چنا*ل عزے و نازے کا ندروست* اس عرت اور ناز کے یادجود جو ان میں ہے معجزائش نے شار و بے عدد ان کے معرے بے شار اور ان گنت الله مسي را خود ز آدم تاكنول تملی شخص کی آدم علیہ السلام ہے اب تک كه نبير وعظے بميراند دُويست كه بر واعظ على وه دو سوكو مار دالتے

! كەندارم - بىھىن كى كىلىپ سےادرگوكى درىيداختيار كرنے كى طافت نېيى ہے۔ست ريش - بيوتون - بنگ - بھنگ اس نادر - يعنى بغير كمائے

ع شاہ یعنی حضرت وا دُوعلیہ السلام کواس قدر فضائل کے باوجود زرہ بنانے کا بیشہ اختیار کرنا پڑا۔ تب روزی ملی تھی۔ ہست۔ حضرت داؤ دعلیہ السلام

الحانى سے زبور پر منتے تھے تو سیروں آدى وجد ش آكر بے ہوش اور جال بحق ہوجاتے تھے۔

سوئے تذکیرش معفل ایں ازاں ان کے وعظ میں (اور) یہ اس سے عاقل ہو بر دو اندر وقت دعوت محرش دونول دعوت دینے کے وقت ان کے جمراز سے نورِ روکش ہے جہات و در جہات ان کے چیرے کا نور بے جہت اور تمام جبتوں میں تھا كرده بإشد بستة اندر جنجو جبتو کے ساتھ وابستہ کی تھی می نباید با ہمہ فیروزیش باوجود تمام نیک بختیوں کے حاصل نہیں ہوتی تھی خانه کنده دول و کردول راندهٔ خانه وران، كمينه اور آسان كا بعظارا بوا سنخ يابد تا رود يايش فرو<sup>ع</sup> خزانہ پالے یہاں تک کہ اس میں اس کا یاؤل دھنے یے تجارت پر کند دامن زسود (اور) بغیر کاردبار کیے نفع سے دائن بھر لے کہ ہر آیم ہر فلک بے نردبال کہ میں آسان پر بغیر سٹرھی کے چڑموں گا ، که رسیدت روزی و آمد بشیر که تیری روزی آگئ اور خوشخری دیینے والا آگیا زانچہ یائی ہدیہ اے سالار دہ اے چودھری! اس عطیہ میں سے جو تھے ملے کم کمی کرد از دعا و جایلوس دُعا اور خوشار میں کی نہ کرتا تھا کو ز انبانِ تھی جوید پنیر

خير و آبول جمع گردد آل زمال اس وقت شیر اور ہرن جمع ہو جاتے کوه و صحرا ہم رسائل با دَمش بہاڑ اور جگل بھی ان کی آواز کے ہم آواز ستھے این و صد چندال مر اُورا معجزات یہ اور ایسے سکڑول معجزے ان کے تھے يابمه محمكيل خدا روزي او تمام عزتوں کے باوجود اللہ (تعالیٰ) نے ان کی روزی بے زرہ باقی و رکحے روزیش زرہ بتانے اور تکلیف اٹھانے کے بغیر ان کی روزی المحتيل مخذول و وايس مانده ابيا ذليل اور مجيزًا ہوا ایں چنیں مدبر ہمیخواہد کہ اُو اليا بدبخت کي جابتا ہے کہ وہ ز اتمقی خواہد کہ بے رحیش زود مانت کی دجہ سے جا ہتا ہے کہ بغیر تکلیف کے نورا ایں چیں کیے نیامہ در جہال اليها كوكى احمق ونيا مين نهين ہولا (جو يه كيے) این عبر می گفتش بنسخرنگ مبیر (كوئى) اى سے خاق میں كہتا، يہ لے لے وال جمی خندید مارا جم بده کوئی ہنتا کہ ہمیں بھی دیا او ازیں تشنیع مردم ویں فسوس وہ لوگوں کی اس طعنہ زنی اور ملامت سے ۰ تاکه شد در شهر معروف و شهیر یہاں تک کہ وہ شہر میں معروف اور مشہور ہو حمیا کہ وہ خالی تھیلے میں پئیر تلاش کرتا ہے

ل شیرد آبو لفرکوئ کرشیرادر ہرن جمع ہوجاتے تے اور وجد کے عالم میں ایک دوسرے سے بے خبر رہتا تھا۔ کو و۔ حضرت داؤد علیه السلام کے نفہ سے بها زادر جنگل کی کوئی ان کی ہم آواز موجاتی تھی۔ رسائل۔شرکا ہ۔ بے جہات۔ بین حضرت داؤد علیہ انسلام کے پہرے کا نورمطلق بھی تھا ادر مقید بھی تما۔ بزرو حضرت داؤوطیالسلام لو ہے کی زر ہیں ہنا کرائی روزی کماتے ہے۔ مخذول \_ رسوا ، وکیل ۔ مدیر۔ بدبخت۔

ع پایش فرد \_ لین چلتے پھرتے اس کوخزاندل جائے اوراس میں اس کا یاؤن وسن جائے ۔ سود ۔ گفتے۔ اس چنیں ۔ لینی امیا عک خزاندل جانے کی تمنا تو ایسی عل ے جیسے کہ کو ل آسان پر بغیر سیر حل سے چڑھ جانے کی تمنا کر ہے۔

یا این ای رکوئی خاتی عن کبتا کہ لے دوزی آ مین کوئی کبتا کہ اس عن سے ہمیں بھی دینا۔ بیٹر۔ فوٹیری دینے والا۔ سالار وہ۔ گاؤں کا سروار، چود مری مهیر مشهور انبان تمیلار

رویدن گاؤ در خانہ آل دعا کنندہ بالحاح قَالَ النّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیٰهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهُ یُحِبُ الْمُلِحِیْنَ فِی الدُّعَآءِ زیر اکہ عین غلیٰهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ یُحِبُ الْمُلِحِیْنَ فِی الدُّعَآءِ زیر اکہ عین خواستِ حَق سِحانہُ و تعالی ست و الحاح خوا ہندہ را بہ است از انچہ میخواہد از وے و عذر گفتن نظم کنندہ و مدد خواستن ان عاجری کے متحدود الله تعالی الله علیوللم ان عاجری کرنے دانوں کو بند کرتا ہے کوئکہ عاجری الله تعالی کی بندیدہ چر ہے اور مائنے دالے کے لیے عاجری اس سے بھی زیادہ انجی ہے دو اس سے مائل ہے اور مائنے دالے کے لیے عاجری اس سے بھی زیادہ انجی ہے دو اس سے مائل ہے اور مائلے کا عذر کرتا اور مدد چاہنا دیادہ کی عامری کرنے دادر کرتا اور مدد چاہنا

ایں دعا میکرد با زاری و آہ وہ یہ دعا زاری اور آہ کے ساتھ کر رہا ہے شاخ زد بشکست در بندو کلید اس نے سینگ مارا کنڈی اور کھکا توڑ ڈالا مرد برجست و توائمہاش بست (وہ) فخص لیکا اور اس نے اس کے پاؤں باعدہ دیے بغیر توقف ہے تامل ہے امال بغیر توقف ہے تامل ہے امال بغیر توقف، ہے تامل ہے امال تار دیے بغیر تا ابابش بر کند دردم شتاب تا ابابش بر کند دردم شتاب تاکہ وہ فورا اس کی کھال اتار دے چول تقاضا می کئی اتمام ایں چول تقاضا می کئی اتمام ایں جبکہ تو اس (مثنوی) کی محیل کا نقاضا کر رہا ہے جبکہ تو اس (مثنوی) کی محیل کا نقاضا کر رہا ہے

تاکہ روزے ناگہاں در چاشتگاہ کہاں تک کہ ایک دن چاشت کے وقت اچا کہ ناگہاں ور خانہ اش گاوے دوید الچاک ایک گر بی ایک گائے دوڑ کر آئی گائے گر بی ایک گائے دوڑ کر آئی گائے ہیں مگس آئی گائے ہیں گلوی گاؤ بیرید آن زمان فرا گائے کو ذری کر دیا فرا گائے کو ذری کر دیا چول سرش بیرید شد سوئے قصاب چول سرش بیرید شد سوئے قصاب جب اس کو ذری کر دیا قصاب کے پاس کیا جب اس کو ذری کر دیا قصاب کے پاس کیا اے نقاضا گرد رول ہیجوں جنیں الے ایک کے کہ کی طرح باطن میں تقاضا کرخوالے ا

ا شدخل کینی یفیرای بیکارلا کی میں منرب المثل بن حمیا مستعان ۔ و وجس مدد طلب کی جائے ، الله تعالی ۔ الحاح ۔ زاری و عاجزی ۔ کی ۔ زاری کرنے والا ۔ عذر کھنٹن ۔ آبیر واشعار میں مولانا نے اپنی مثنوی کے اتمام کی دعاشروع کی ہے۔ دربند۔ بند کنند و در رو آتم ۔ پاؤں ۔ اہاب۔ چیزا، کھال ۔

یں۔ اے تقامنا۔ چونکہ پہلے اشعار میں روزی طلب کرنے والے کی دعا کی مقبولیت کا ذکر تھا، اس لیے اس قصہ کو تیموز کرمٹنوی کی تیمیل کے لیے دعا شروع کر دی ہے۔ جنین۔ پیٹ کا بچہ لینی جس طرح پیٹ میں بچہ چھیا ہوا ہے ای طرح باطن میں خدا کی جانب سے کاموں کی تیمیل کا تقاضا چھیا ہوا ہے۔

يا تقاضا را بهل برما منها یا تقاضے کو چھوڑ دے ہم پر بار نہ رکھ زر بخشش در برتر اے شاہِ عنی اے شاہ، بے نیاز در پردہ اس کو رویے بخش دے زہرہ کے دارد کہ آید در نظر کب طافت رکھتے ہیں کہوہ (تقم وقوافی) جلوہ گر ہوں بندهٔ امرِ تو اند از ترس وبیم ڈر اور خوف سے تیرے غلام ہیں ذات بے تمییز و یا تمییز را باشعور، ادر بے شعور ذات کو گوید و از حالِ آن این بیخبر كريان ك اوريد اى ك حال سے بے فر ہے وال جماد اندر عبادت اوستاد طالاتك عادات على ماير س بے خبر ازیک وگر و اندر کھکے ایک دوسرے سے بیخر ہے اور شک الین ہے غیست آگه چول، بود دیوار و در آگاہ میں اس کرتو درود بوار کے بارے میں (آگای) کروگر ہو چول بدائد شیخ صامت ادام تو میرا دل بے زبان کی تیج کو کیے سمجے؟ سبل کردال ره نما توقیق ده آسان فرما دے، راہنمالی کر دے توفیق عطا فرما چوں ز مفلس زر تقاضا مسكيني جبکہ تو مفلس سے رویے کا تقاضا کرتا ہے بے تو نظم و قافیہ شام و سحر تیری (مدد کے) بغیر نظم اور قافیہ صبح و شام نظم و تجنيس و قوافي اے عليم اے دانا! لکم اور تجنیس اور قافیے چول کرده بر چیز را جبکہ تو نے ہر چیز کو تبیع خوال بنایا ہے ہر کیے کیج پر نوع وگر ہر ایک، ایک دوسرے متم کی تیج آدی منگر ز تبیج جاد بمادات کی تبیح ہے آدمی محر ہے بلکه<sup>ع</sup> هفتاد و دو ملت <u>هر کم</u> بلک بہتر فرتوں میں سے ہر ایک يُون دو ناطق را زِ حالِ بهركر جبكه و بولنے والے ایک دومرے کے حال ہے چول من از شبیح ناطق غافلم جب من بولنے والے کی تنبیج سے غافل ہوں

ا بر ماند یعنی بھے پرمٹنوی کے معالی اور تو ال عزایت فرمادے۔ بہتو۔ تیری مدد کے بغیری وشام بینی زماندی کیا طاقت ہے کہ وہ کی ہے شعر کہلا سے بہتری مدد کے بغیری وشام بینی زماندی کیا طاقت ہے کہ وہ کی ہے شعر کہلا سے بہتری ہوئے ہیں۔ جو اس سے پہلے اشعاد میں چونکہ لئم وقو ان کو اللہ کے تھم کا غلام قرار دیا تھا اب موانا غیر ذک روح چیز دل کے تائع فرمان اللی ہونے کو بیان کرتے ہیں۔ ہر یکے۔ دنیا کی ہرچیز اللہ کی تیج کرنے کا مرحیز کے تیج کرنے کے مرحیز کے تیج کرنے کا مرحیز کے تیج کرنے کے تیج کرنے کو بیان کرتے ہوئی کا انکار کر دیتا ہے۔ مرفر قد اپنے اعتقاد کے مطابق اللہ کی تیج کرتا ہے۔ بلکہ رشہور ہے کہ دنیا میں نہیں سے درخ قد اپنے اعتقاد کے مطابق اللہ کی تیج کرتا ہے۔ بلکہ رشہور ہے کہ دنیا میں نہیں سے درخ قد اپنے اعتقاد کے مطابق اللہ کی تیج کرتا ہے۔ بلکہ رسمہور ہے کہ دنیا میں نہیں سے درخ قد اپنے اعتقاد کے مطابق اللہ کی تیج کرتا ہے۔ بیک رہم ہوں سے درخ قد اپنے اعتقاد کے مطابق اللہ کی تیک مرحیز کی تو تو اب کا تعتقاد کے مطابق اللہ کی تیج کرتا ہے۔ برخ قد اپنے اعتقاد کے مطابق اللہ کی تیج مرحیز کی تعتماد کے مطابق اللہ کی تیک مرحیز کرد کے تعتماد کے مطابق اللہ کی تعتماد کے میں تعتماد کے مطابق اللہ کی تعتماد کے مطابق اللہ کی تعتماد کے مطابق اللہ کے میں تعتماد کے مطابق اللہ کے تعتماد کے مطابق اللہ کی تعتماد کے مطابق اللہ کی تعتماد کے مطابق اللہ کے مطابق اللہ کی تعتماد کے مطابق اللہ کی تعتماد کے مطابق اللہ کے مطابق اللہ کی تعتماد کے مطابق اللہ کے مطابق اللہ کی تعتماد کے مطابق اللہ کی تعتماد کے مطابق اللہ کے میں تعتماد کے تعتماد کے مطابق اللہ کے تعتماد کے مطابق اللہ کے تعتماد کے مطابق اللہ کے تعتماد کے میں تعتماد کے تعتماد کے تعتماد کے تعتماد کی تعتماد کی تعتماد کے تع

، دسر سے لوگ ای سے دانف نیس ہوتے۔ چول دوناطق۔ دوانسان جوند ہی اعتبار سے ایک دوسرے سے جداییں جبکہ دویا ہی ایک دوسرے کی تیج کونیس تھے تو بھادات کی تیج کو کیسے مجماع اسکتا ہے۔ ناطق ربو لئے دالا۔ معامت۔ خاموش، نہ بو لئے والا۔

ہست سنی ا کیے تشبیح خاص هست جری را ضدِّ آن در مناص ی کی ایک خاص شیع ہے نجات پانے میں جری (کی شیع) اس کے طلاف ب سیٰ از سیکے جری بے خبر جری از کسیج سی بے اثر جری، نی کی شیع ہے بے نثان ہے ی، جری کی تنبیج ہے بے خر ہے بے خبر از حالِ او وز اَمرِ فم ایں ہمی گوید کہ آل ضال ست و کم اس کے عال سے اور تم کے علم سے بے خر ہے یہ کبتا ہے کہ وہ گمراہ ہے اور بہکا ہوا ہے وال ہمی گوید کہ ایں راچہ خبر جنگ شال افکند بردال از قدر وہ یہ کہتا ہے کہ اس کو کیا پا الله (تعالی )نے تقریرے ان میں جنگ بیدافر مادی ہے جنن از ناجنن پیدا میکند کوہرِ ہریک ہویدا می کند ہر ایک کی اصل کو ظاہر کر رہا ہے جنس کو تا جنس سے واضح کر رہا ہے خواہ دانا خواہ نادال یا تھے قبر را از لطف دان*د بر*کے قبر کو مہر سے ہر شخص جدا سمجھتا ہے خواه وه دانا بهو خواه نادان یا کمینه ليك الطف قهر در ينهال شده یا کہ قہرے در دل لطف آمدہ ليكن وه مهر جو قهر ميں پوشيده بے یا وہ قبر جو مہر کے اندر ہے کم کے وائد مگر رہانیے تحش بود در دل محک جانیے (اس کو) سوائے اس باخدا انسان کے کوئی تہیں جانتا ہے جس کے ول میں روح کی کہوتی ہو باقیا<sup>ل ع</sup> زیں دو گمانے میرند سوئے لانہ خود بیک پر میپرند باتی لوگ ان دونوں میں شک کرتے ہیں ایے آشیانہ کی جانب ایک بازو سے اڑتے ہیں در بیانِ آنکه علم را دو یر و گمان را یک پرست اک کا بیان کہ علم کے دو بازو ایں اور شک کا ایک بازو ہے : علم را دو یر گمال را یک پرست ناقص آمد طن برواز ابترست علم کے دو بازو ایں، شک کا ایک بازو ہے شک اڑنے میں ماتص ہے اور دم کا ہے

ہست کی۔ کن فرقہ اپنے اعقاد کے مطابق اللہ کی پاکی میان کرتا ہے تو جری فرقہ اپنے اعتقاد کے مطابق اللہ کی پاکی ہیان کرتا ہے اور ایک دوسرے کی سنتے کؤئیں بھتے ہیں۔ ایس ہمی ۔ بیجری کہتا ہے کہ کن گراہ ہے۔ اسرقم۔ جہاں جہاں قرآن میں انسان کوقم ہوا ہے جس کے معنی ہیں تو کھڑا ہو۔ بی اس بات کی دلیل ہے کفتل انسانی انسان کی فقد رہ میں ہے ور نداس کو بیس کم ندویا جاتا ، بی جری عقیدہ کے خلاف دلیل ہے لیکن جری اس دلیل ہے بختر ہے۔ قدر از ل میں بیا ختلافات مقدد کردیے مجے تھے تاکہ تق وباطل کا فیصلہ ہو سکے قبر رااز لطف بعض خالص قبر اور خالص مہر ہیں ایسے قبر ادر مہر کو چرفنم بچھ لیتا ہے۔ اور مہر کو چرفنم بچھ لیتا ہے۔

لیک بعض دو مبریں جو قبریمل پوشید و ہوتے ہیں جیسا کہ باپ کا بچہ پر تعلیم کے لیے تخق کرنایا اللہ تعالیٰ کا کمی موش کو میں جٹا کرنا ای طرح بعض قبروہ ہیں جو مبریمل پوشیدہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے کا فروں کے لیے دنیا دی نہتوں میں فراخی پیدا کرنا اس کوسرف خاصانِ خدا ہجھتے ہیں۔ باقیاں ۔ عام لوگ مبریمن پوشیدہ قبراور قبریمل پوشیدہ مبر کے بارے میں دوطرح کا خیال کرتے ہیں بینی اس کی حقیقت میں مشکوک ہوتے ہیں۔ تقلم یعنی حقائق تک پہنچنے میں بیقین کی برواز کمل سے اور طن اور شک کی برواز ناتھ سے اینتر ۔ دم کٹا جس برعم کی در کی ہوئی ہوئی ہے اور اور تھے جنہیں ہوئی۔

باز بر پر دو گاے یا فزوں مجر دو قدم یا مجھ زیادہ اڑتا ہے باکیے ہے ہر امید آشیال ایک بازو ہے، آشیانہ کی امید ہے شد دو پر آل مرغ و برما بر کشود (اب) وہ پرندہ دو بازد کا ہو گیا اور بازو کمول دیے نے عَلْرِ وَجُهِ مُكِبًّا أَوُ سَقِيُم نہ ایے چرے کے عل اوعرها یا بیار ہے گماں بے فکرت و بے قال و فیل بغیر گمان، بغیر فکر اور بغیر چنال و چنیں کے بر رهِ يزدان و دين مستوى خدا کی راستہ اور سیرھے دین پر ہے جان طاق او تگردد جفت شال اس کی میکا روح ان کی ساتھی نہیں بتی ہے کوه بنداری و تو برگ کمی خود کو بہاڑ سجمتا ہے (حالاتکہ) تو گھاس کا تکا ہے او تگردد دردمند از طعنِ شال ان کی طعنہ زنی سے وہ رنجیدہ تہیں ہوتا ہے گویدش با گربی ششتی تو جفت اس سے کہیں تو عمرای کا رائمی ہے نے بطعن طاعناں رنجور حال نہ طعنہ زنوں کی طعنہ زنی سے رنجیدہ ہوتا ہے كاليچتين باشد مر در كل طال شاید ہر طالت میں ایا ہی ہوتا ہو گا

ب مُرعِ کی پر زود افتد سرتکوں ایک بازو کا پرنده، جلد اوندها گرتا ہے افت و خيرال مي رود مُرغِ مَال گان کا پرندہ گرتا پڑتا روانہ ہوتا ہے چول ز ظن وارست علمش رُو نمود جب وہ گمان سے نجات یا عمیا اس کاعلم رونما ہوا بعد ازال يَمُشِيُ سَويًّا مُّسُتَقِيُم اک کے بعد ٹھیک، سیدھا روانہ ہوتا ہے با دو پر بر ميرد چوں جريل " جرئل عليه السلام كى طرح دوباز دول سے او سيااز تا ہے ا مرع عالم بگویندش توکی اگر تمام دنیا اس ہے کے کہ تو ہی او بمگر دد گرم تر از گفتِ شال وہ ان کی باتوں سے جوش میں نہیں آتا ور ہمہ گویتد او را کمرہی اور اگر سب اس سے کہیں کہ تو عمراہ ہے او نیفتد در گمال از طعنِ شال ان کی طعنہ زنی ہے وہ شک میں نہیں پڑتا ہے بلکه کر دریا و کوه آید بگفت بلکہ اگر سمندر اور پہاڑ بولنے لکیس في كب زره نينتد در خيال وه ایک ذره (بھی) گمان میں جلا نہیں ہوتا مطمئن ع موتن و بے احتیال مطمئن اور صاحب یقین اور بے حیلہ ہو گا

ا افت دخزاں۔ ڈنگ د کمان، حقیقت تک تکنیخ کے لیے گرتا پڑتا چا ہے۔ آشیاں۔ کمونسلا، مینی مقصد۔ چوں زخن مینی جب انسان مرتبہ یفین تک بہنے جاتا ہے تو مجراس کی پرواز درست ہوتی ہے۔ بعد از ال یکنین کا مرتبہ حاصل ہوجانے کے بعد سیدھی اور پڑی اڑان ہوتی ہے انسان ٹموکریں نہیں کھاتا ہے۔ ہادو آپر۔انسان کومعرفت حقیقی حاصل ہوجاتی ہے تو اس کی پرواز جرئیل علیہ السلام کی طرح ہوتی ہے۔

ع مرہمدانسان کو جب علم کااعلی مرجہ حاصل ہوجاتا ہے تولوکول کا مدح اور قدح ہے بنیاز ہوجاتا ہے نہدح اس میں مؤثر ہوتی ہے نہ قدح کے آو پنداز کی۔خود راوکو و پنداری۔ برگ کی۔ برگ کا وستی۔ طعن رفیان میز وہازی۔ آتج کیک ذرو۔ کامل الیقین خوشامہ یوں اور حاسدوں کی ہاتوں سے قتلعا متاثر نیوں ہوتا ہے۔

ت معلمتن علم كامل مراتب مامل موجان براتسان ببرمال معلمن دبتاب كهادكون كامرة اور وقد حقو برمال بس جارى عى دائل ب

مثال رنجور شدن الما يوبم تعظيم خلق و رغبت حكايت معلم كودكال انسان کا لوگوں کی تعظیم کرنے اور معتقدین کی اس کی طرف رغبت کے وہم سے استاد کا قصہ ریج دیدند از ملال و اجتباد محمکن اور محنت کی جبہ سے رنجیدہ ہو گئے تا معلم در فتر در اضطرار تا کہ استاد کریشانی میں مبتلا ہو جائے که تمیرد چند روز او دُوریے کہ وو چند دن دور رئے هست او چول سنگ خارا برقرار وہ تو سنگ خارا کی طرح جما ہوا ہے که بگوید اوستا چونی تو زرد كه وه كم كا، استاد آب زرد كيول بين؟ ایں اثر یا از ہوا یا از ہے ست یہ اثر ہوا یا بخار کی وجہ ہے ہے تو برادر ہم مدو کن ایں چنیں بعائی تو بھی ای طرح مدد کنا خیر باشد اوستا<sup>س</sup> احوال تو الله خر كرے، استاد آب كے مزاج كيے ين؟ كز خيالے عاقلے مجنوں شود وہم کی وجہ سے عقامند، پاکل بن جاتا ہے در ہے ماغم نمایند و حنیں ہمارے بعد عم کا اظہار کرے اور روئے منفق گویند یابد متعقر بالانغاق كہيں گے تو وہ جم جائے گ

يار برنا اور بيول كودكانِ مكتبے از اوستاد ایک تحتب کے نیچ استاد کی جانب سے مشورت کردند در تعویق کار کام کو ٹالنے کے لیے انہوں نے مشورہ کیا "' چوں کی آید ؤرا رتجویے اس کو کوئی بیاری کیول تبیس تگتی؟ تارجيم از حبس. و از تنکي کار تاکہ ہم قید اور کام کی وشواری سے چیوٹ جائیں آل کیے زرک تر ایں تدبیر کرد ایک زیادہ زین نے یہ تدبیر کی خیر باشد رنگ تو برجائے نیست الله خیر کرے آپ کی رنگت نمیک نہیں ہے اندُکے اندر خیال افتر ازیں اس سے وہ تھوڑا سا دہم میں بڑے گا چول در آنی از درِ کمتب مگو جب تو دروازہ ہے کتب میں داخل ہو، کہنا آں خیالش اندکے افزوں شود اس کا وہ وہم تموڑا برھے گا آن سوم وال حارم و سيجم چنين تيرا اور جوتها اور ايسے على يانچوال تا چوی کودک پیایے ایں، خبر جب ای بات کو تمی یج پے در پے

مشتریاں بوے و

ا کے رہےوں شدن اس حکایت کامقصد بیہ ہے کہ جن کوعلم دینین نہیں ہوتادہ کا لول کے کیے ہوتے ہیں ادر مدح وقد ح سے متاثر ہوتے ہیں۔ اجتہاد۔ محنت كرنا، مشقت برداشت كرنارتعوين كاربين استاد كمنت ادرمشقت كراني كونالنا بول في آير بونكدد ولدرتي طور بريارنيس بوتا باوركتب ا على برابر حاضر بوتا بالبندائيس كوكى فرضى كاررواكى كرنى جا بيرتر آريعنى استاد يقرك طرح كمتب على جما بواب\_

ع آل کے۔سب سے ذین بچے نے بید بیرسو چی کدوہ استاد سے جاکر کے گا کدآ ب کارنگ پیلا کیوں ہور ہاہے، شاید آپ کو بخار ہو گیا ہے،اس استادکو کھوہم بیدا ہوگا محردوسرا بچہی ہی کہتو استادکو بیاری کا خیال اور بر مےگا، ای طرح مسلسل دوسرے بیے کہیں مے اور استادکوا بی بياري كاليقين موجائے گا۔

الله اوستا استاد کا مخفف ب مناجوی تمین بح مسلسل استاد کے رنگ کے زرو بوجائے کو کہیں گے توبیات استا کے ول میں جم حائے گی۔

خدا كرے تيرے نصيب كا (الله كى) مبريانى ير تكاؤ ہو که تگرداند سخن رایک رفیق کہ کوئی ساتھی بات کو نہ بدلے گا تا کہ غمازے تگوید ماجرا تاكه كوئى چىخلخور (صحح) بات نہ بتائے. عقلِ أو در پیش می رفت از رَمه اس کی عشل گلہ ہے آگے چلتی تھی آل تفاوت سبت در عقل بشر كه ميانِ . شابدال اندر صور انبانوں کی عقل میں ایبا بی فرق ہے جیبا کہ معثوقوں کی صورتوں میں

ہرکے <sup>ا</sup> گفتش کہ شاباش اے ذکی مر بچہ نے اس سے کہا اے ذبین! شاباش ہے متفق کشتند در عبدِ ویق مضبوط عہد میں سب متفق ہو گئے بعد ازال سوگند داد أو جمله را اس کے بعد اس نے سب کو فتم وی راے آل کودک بچربید از ہمہ اس بجہ کی رائے سب سے بوھ عمی

در بيانَ آئكه عقولِ خدمت متفاوت ست در اصلِ فِطرت و بزدِمعتز لهُ ع مسّا ويبت و تفاوت عقول بسبب تجربه و تحصيلِ علم ست قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَالُ الرَّجُلِ فَصَاحَةُ لِسَانِهِ اس كا بيان كه اصل قطرت من لوگوں كى عقلوں ميں فرق ہے أور معزله كے زوريك سب برابر بین اور عقلول کا فرق تجربہ اور علم حاصل کر لینے کی وجہ ہے ہے آ تخضور صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرملا ہے کہ انسان کا حسن اس کی زبان کی فصاحت ہے

اختلاف عقلها در اصل بود عقلوں کا فرق اصل ہے تھا بر خلاف قول اہل اعتزال معزلہ کے اس قول کے خلاف تجربه و تعليم بيش و كم كند تجرب اور تعلیم گمناتے اور برحاتے ہیں باطل ست ایں زائکہ رای کود کے یہ غلط ہے، کیونکہ نیچ کی رائے

عبل فرمود احماً در مقال در زبال پنهال بود حسن رجال ای سلسلہ میں آنخضوطا کے منتگو میں فرمایا انسانوں کا حسن زبان میں پوشیدہ ہوتا ہے بر وِفاق سنيال بايد شنود سنیوں (کے قول) کے مطابق ملنا جاہے که عقول از اصل دارند اعتدال<sup>۳</sup> کہ مختلیں اصل میں یکیانیت رکھتی ہیں تا کے را از کے اعلم کند يہال تک كه أيك كو أيك سے زيادہ عالم بنا ديت بي که ندارد تجربه در مسلکے جس کو کمی ملک کا کوئی تربہ نہیں ہے

الما تركيد الماريم بريد النواين الي والمان المان المان المان المان المان عبدويق منبوط عبد كيكردا عدي منبوط المداري المان می تبدیلی ند کرے۔ فی آز۔ چنل خور۔ ماجر ارقصہ مینی بیر کہ ہم نے فرمنی طور پر سازش کی ہے۔ رمید مین بچوں کی جماعت۔ آس نفاوت۔ جس طرح اس براوردوسرے بول کومش می فرق تعالی طرح انسانوں کومشل میں فرق ہے جیسا کدسب انسانوں کا ظاہر یکسال نیس ہے باطنی واس مجی <u>کمالہیں ہیں۔</u>

رومعتر لد معتر لدتهام انسالوں کامتل کوامل اطرت میں مکسال مانے ہیں اور فرق محن تجرب اور تعلیم کی بنیاد پر مانے ہیں۔ در زبال مدیث میں ہے المَوْءُ مَنْفِي مَنْف إلسانِهِ يعن السان كول الكران من يمي مولى بد

اعتدال - بما زیت - انتلم ـ زیاده حائے والا - باطل ست ـ مولانا فرماتے ہیں معتز لیکار قول ماطل ہے۔

عاجز آمد کارشال در اضطرار ان لوگوں کا کام پریشانی میں عاجز آ جاتا ہے پیر یاصد بخربہ بوئے نبرد جس کی سو تجربه دایلے بوڑھے کو خوشبو بھی نہ آئی بلذ افزول کو زجهد و فکرت ست میر دو زیادتی ہے جو کوشش اور فکر کی دجہ سے ہے یا که کنگے راہوارانہ رود یا وہ کنگڑا جو تیز رو گھوڑے کی طرح کیے استاد را بمکر کو وہم میں ڈال دینا پر ہمیں فکرت عصوبی کمنٹ روال ای تدبیر کے مطابق کتب کی جانب روانہ ہوئے تا در آید اول آن بارِ تکر<sup>ا</sup> تأكه وو مكار، ووست يهلي اندر جائ سر امام آمد ہمیشہ بائے را سر، ہیشہ یاؤں کا بیٹوا ہوتا ہے کو بود منبع ز نورِ آسال جو آسانی نور کا سر چشمہ ہے خیر باشد رنگ رُویت زرد فام خدا خیر کرے آپ کے چبرے کی رنگت پیلی ہے تو برو بنشيس مكو ياوه بلا تو جا، بیش جا، خردار! بک بک نه کر اندکے اندر دکش ناگاہ زد تموڑا سا اجا تک اس کے دل میں رونما ہوا اندکے اس وہم افزوں شد بریں اس بر تموزا سا وه وهم اور برها

بگذرد ز اندیش مردان کار تجربہ کار نوگوں کی رائے سے بڑھ جاتی ہے بُردمید اندیشہ زال طفلِ خرو اس چھوٹے کیے سے وہ خیال طاہر ہوا خود فزول آل به که آل از فطرت ست ( عقل کی ) وہ زیادتی جو فطرت کی طرف سے ہے بہتر ہے تو بکو داده خدا بہتر بود تو بتا، الله كا ديا بوا بهتر بوتا ہے دروہم افکندن کودکال مکاری ہے بچوں کا استاد روز گشت و آمدند آل کودکال دان نکلا، اور و ين آئے جمله استادند ببرول منتظر سب باہر منتظر کمڑے ہو گئے زانکه منبع او بُرُست این رائے را اس کے کہ اس تدبیر کا وی سرچشمہ تھا اے مقلد<sup>ع</sup> تو مجو بیشی براں اے بیچے ملنے دالے! تو اس سے آگے نہ مرم او درآم گفت استا را سلام وہ آیا، بولا استاد کو سلام ہے گفت اسما نیست ریخ مرمرا استاد نے کہا مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے تفی کرد اما غبارِ وہم بد انکار کر دیا لیکن بُرے خیال کا وہم اندر آمد ویگرے گفت ایں چنیں دومرا اندر آیا، اس نے بھی ایبا بی کہا

میمذرد و و پیجه سی کوندکوئی تجربہ بند تعلیم اس کی رائے اور تدبیر تجربه کا رکوکوں سے بڑھ جاتی ہے تو معلوم ہوا کہ عقلوں کا تفاوت فطری ہے۔ طفلِ خرد - دعل کمتب کاذبین پچر خودفزوں میشل کی وہ زیادتی جوفطری ہے وہ اس سے بہتر ہے جوکوشش اور تعلیم سے حاصل ہو ۔ تو عطیہ بہتر ہے ۔ یا کہ یک کوفیت اگر فطری نہ ہو بلکہ سمی ہوتو اس کی مثال ہے بے کہ نگڑ انکموڑ اتیز روی اختیار کر لے۔

ل ممل فكرت استاد كوفريب دين كي تدبير بيروس كتب بيابر بار تكر وي وي وين الركار

ع اسمقلد - بمولانا كامريدكفيحت ب-كوين شخرياده - بكواس بلار حرف تنبير بالقي كرد يعنى استاد في يار بوت كااتكار كرديا

ماند اندر حالِ خود بس در شگفت ده (استاد) این معالمه می جرانی می پر ممیا ممان مخلص

بوہم از تعظیم خلقال اوہ کو دہم ہے بیار ہوا ازداد دل فرعون را رنجور کرد از کیا، فرعون کے دل کو بیار کر دیا آر کیا، فرعون کے دل کو بیار کر دیا آردیا گشت و نمی شد ہے ہی سیر ازدیا گشت و نمی شد ہے ہی سیر ازدیا گشت و نمی شد ہے ہی سیر ازدیا گشت و نمی شد آو را وطن ازدیا بنا، اور بھی اس کا بیٹ نہ بجوا کینکہ در ظلمات شد او را وطن کینکہ اس کا نمکانا ناریکیوں میں ہے آدمی ہے وہم ایمن میرود کر میشوی آدی بغیر وہم کے مطمئن ہو کر بیا ہے آدی بغیر وہم کے مطمئن ہو کر بیا ہے آدی بغیر وہم کے مطمئن ہو کر بیا ہے آدی بغیر وہم کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر دو گر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر دو گر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر دو گر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر دو گر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر دو گر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر دو گر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر دو گر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر دو گر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر دو گر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر دو گر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر کی چوزائی ہو، تو اوندھا ہو جانا ہے آگر کی چوزائی ہو کر کی گرونائی ہو کر کر گرونائی ہو کر کی گرونائی ہو کر کر گرونائی ہو کر کر گرونائی ہو کر کر گرونائی ہو کر کر گرونائی ہو کر گرونائی ہو کر کر گرونائی ہو کر گرونائی ہو

اً عقل کے ذریعہ خوف اور وہم کو خوب سمجھ لے معلم بوہم و خیال معلم بوہم و خیال پڑھانے دائے استاد کا بیار پڑتا

بر جبید و میکشائید و گلیم انها ادر اس نے کملی کھینی من بدیں حالم نیرسید او شخست میں اس مالت میں ہوں ادر اس نے پہلے نہ پوچھا قصد دارد تا رَمِد از نکب من اس کا تو ارادہ ہے کہ میری ذات سے نجات پائے

ہم چنیں تا وہم او قوت گرفت اس طریقہ پر یہاں تک کہ وہم نے قوت کپڑلی رنجور شدنِ فرعون فرعون کا لوگوں کی تعظیم سجدہ خلق از زن و از طفل و مرد

زعون کا لوگوں کی تعظیم کے جدہ خلق از زن و از طفل و مرد عورتوں ادر بجوں ادر مرددں کے بحدوں نے گفتن بریک خداوند و ملک بر ایک کے الک ادر شاہ کہنے نے کہ خدائی کے وقوے پر دلیر بن گیا کہ خدائی کے وعوے پر دلیر بن گیا حقل جزدی آفتش وہم ست و ظن وہم ست و ظن بر زمیں گریم گر راہے بؤو بر نمین پر اگر آدھے گر کا راہ ہو بوری زمین پر اگر آدھے گر کا راہ ہو بر روی زمین پر اگر آدھے گر کا راہ ہو بر اگر آدھے گر کا راہ ہو بر اگر آدھے گر کا راہ ہو بر کی بر اگر آدھے گر کا راہ ہو بر کی بر کی دیوار پر پیلے بر سر دیوار عالی گر روی بر کی دیوار پر پیلے بر میں افتی ز لرز دل بوہم بر کی دجہ ہے دل کے لزنے دل بوہم برکی دجہ ہے دل کے لزنے دل بوہم برکی دجہ ہے دل کے لزنے دل بوہم برکی دجہ ہے دل کے لزنے ہو گر پرے گا

رنجور شدن استاد ومم ادر خیال کی دجہ ہے

گشت استا سخت ست از وہم و بیم

دہم ادر ڈر سے استار بہت ست ہو گیا

خشمگیں سے بازن کہ مہر اوست ست

بوی پر غمہ تھا کہ اس کو عبت کم ہے

خود مرا ہم کہ نہ کرد از رنگ من

اس نے بھے میری رنگت ہے ہم اس

ج برزمین - دہم کوخلاق مانا جاتا ہے۔ انسان زیمن پرتیزی ہے ہما کا پیلا جاتا ہے ادر بھی تیس کرتا۔ زیمن پر ہما مینے بیس فقررز بین ان کے استعمال شمس آتی ہے اکراس سے دو کمناراستہ کی بلند دیوار پر ہوتو اس پر بھی نہیں ہما کے سکنا کیونکہ اس کو دہم ہوتا ہے کہ وہ گرجائے گا اور اس قوت واہمہ کی بیاپر دہ کر پڑتا ہے۔

المعنى استاد كمر بات وقت بيها تم موج ربا تعار نك من يعن وه يهوجي هي كمر با در تواس كو بهد ينات ملي

بیخبر کز بام <sup>من ا</sup> اف**ن**اد طشت اس سے بخر کہ طنت میرے بالافانہ سے کرا ہے کودکال اندر ہے آل اوستاد یے اس استاد کے بیجھے تھے که مبادا ذاتِ نیکت را بدی خدا نہ کرے آپ کی نیک ذات کو کوئی تکلیف پنج از عم بیگانگال اندر حنیل میرے عم میں دوسرے رو رہے ہیں می نبه بینی حال من در احرّ اق<sup>ع</sup> جلنے میں میری طاقت تہیں ویکھتی ہے وہم و ظن و فكر بے معنيستت آپ کا وہم اور گمان اور فکر بلاوجہ ہے مي نه بيني اين تغير و ارتجاج اس تغیر اور کیکی کو نہیں دکھے رہی ہے مادریں رکیم و در اندوہ و - کرم ہم تو اس رنج اور عم اور ضیق میں ہیں تابدانی طبح کہ ندارم من گنہ تاکہ آپ سمجھ لیس کہ میری کُولَی خطا نہیں ہے دائما ور تبغض و کینی و عنت تو ہمیشہ کبغض اور کینہ اور سرکشی میں مثلا ہے تأخیم کہ شرمن شد گرال تا کہ میں سو جاؤں، مجھے سر گرانی ہے کاے عدو زو تر ترا ایں می سرد کہ اے وحمن، جلدی کر تیرے لیے یہ مناسب ہے؟

او بحسن و جلوهٔ خود مست گشت وہ اینے حسن اور جلوے میں مست ہو گئی ہے آمه و در رابه تندی واکشاد (گھر) آیا اور شخی ہے دروازہ کھولا گفت زن خبرست چول زود آمدی بوی نے کہا خر ہے آپ جلدی کیوں آ گئے؟ گفت کوری رنگ و حال من بین اس نے کہا نو اندھی ہے، میری رنگت اور حالت دیکھ تو درون خانه از بعض و نفاق تو گھر کے اندر بغض اور نفاق کی وجہ سے گفت زن اے خواجہ رنجے نیست یوی نے کہا اے جناب! آپ کو کوئی باری نہیں ہے گفت اے غریب تو ہنوزی در کیاج اس (شوہر)نے کہااے بیوتوف! تو ابھی جھکڑے میں ہے گر تو کور و کرشدی ماراچه جرم اگر تو اندهی ادر بہری ہو گئی ہے تو جارا کیا تصور ہے گفت اے خواجہ بیارم آنکینہ اس نے کہا اے جناب! میں آئینہ لاتی ہوں گفت رَو رَد وجِه توجِه آنمينه ات اس نے کہا جا، جا تو کیا، تیرا آئینہ کیا جامهٔ خوابِ مَرا زو تُمترال جلد میرا بستر بچھا دے زن توقف کرد و مَردش بانگ زد ، یوی نے دیر کی، اور مرد اس پر چخا در جامهٔ خواب افتادنِ استاد و ناليدنِ او بوجم رنجورى استاد کا بستر میں لیٹ جانا اور بیاری کے وہم سے اس کا رونا

بام من طشت ازبام افرادن محاورہ ہے جس کے معنی ہیں بات کامشہور ہوجانا۔ بیگا نگاں ۔ لیعنی بیچے جوغیر ہیں وہ رورہے ہیں۔ احراق بنار غرین کے کسرہ کے ساتھ، ناتج بہکار، نین کے فتی کے ساتھ زن فاحشہ ارتجاج لرزہ، کیکی کرم کاف کے . ضمہ کے ساتھ ،اندوہ عم۔

سے تابدانی۔ آئیندد کھے کرتمہیں معلوم ہوجائے گا کہتم بیارتہیں ہوادرمیرا کہنا درست ہے۔ عنت ۔ فساد، ہلاکت۔ جامہ خواب۔ سونے کا بسر - ى سرو يعنى يه تا خرتير ك لي مناسب ب\_

جامهٔ خواب آورد و شمسردش مجور<sup>ا</sup> یوڑھی بسرِ لائی اور اِس کے لیے بھا دیا كر بكويم متهم دارد مرآ اگر بیں کچھ کہتی ہول وہ جھ پر تہمت وحرے گا قالِ بد رنجور گرداند ہے تری قال، بیار بنا دی ہے قُولَ يَعْمِر قُبُولُهُ يُفْرَضُ تیفیرسلی الله علیه وسلم کی بات ماننا فرض کر دی گئ ہے گر بگویم او خیالِ بد زند اگر میں کچھ کہتی ہوں وہ برا خیال کریکا مَرِمَرا از خانه بیروں می کند بھے کھر سے بعگانا جا بتی ہے جائة خواب الكند و استاد اوفاد اس نے بستر بچھایا اور استاد لیك ممیا کودکال آنجا نشستند و نهال یے وہاں بیٹھ گھے، اور آہتہ ہے كايل بمه كرديم وجم زنداهيم کہ ہم نے سب کھے کیا اور پھر بھی ہم قیدی ہیں خردار! دوری تمیر کرنی جاہے تاکہ ہم ای معیبت سے جلد راحت یا لیں

کفت امکال نے و یاطن پُر زسوز (بوڑمی کے لیے) بولنا ممکن تبیس، اور ول میں جلن ور تکویم جدّ شود این ماجرا أكر مجمع تبين بولتي مول تو بيه قصه حقيقي بن جائے گا آدمی راکہ نبودسش تحے اس آدمی کو (بھی) جس کو کوئی غم نہ ہو إِنْ تَمَارَضَتُمْ "لَكَيْنَا تَمُرَضُوا اگر ہمارے سمامنے بتعکلف مریض بنو گے مریض بن جاؤگے تعل وارد زن که خلوت می کند کہ بیوی کو کوئی کام ہے تہائی جائتی ہے بېر نستے قصل و افسوں میکند بدی کے لیے کوشش اور تدبیر کرتی ہے آه آه و ناله از وے می برار آه، آه اور رونا شروراً ، کر دیا درس میخواندند یاصد اندہا<sup>ل<sup>تے</sup></sup> سیروں عموں کے ساتھ سبل پڑھنے لکے البر بنائے بود و ما بد یالیم مُرى عمارت تھى اور بىم بُرے بنانے والے بير، دکر اندیشهٔ باید نمود تا ازیس محنت فرح یابیم زود

دوم بار در و جم اقلندن كودكال استاد راكه اورا از قرآن خواندن صُدِاع<sup>ع</sup> آيد و دردِ سر افزايد بچول کا استاد کو دوبارہ وہم میں جلا کر دینا کہ قرآن پڑھنے سے اس کے سر عمل ورد بيدا ہو جائے گا اور سر كا ورد بڑھ جائے گا

عنت آل زیرک که اے قوم پیند رس خوانید و کنید آوا بلند اس ذبین نجے نے کہا اے دوستوا سبق پڑھو اور آواز بلند رکھو

ل بقوز - بوزهی لینی استادی بوی - گفت امکال نے لین بیوی کا بولناممکن نه تعاور نداور برے بھلے نتی لیکن علما بات پراس کاول جل رہا تھا۔ بوشود ۔ لیمن بیدائی باری جنیق باری بن جا. نے کی ۔ آر بو میر . اگر میں بیر بہتی بول کرتم بیارٹیس موتو ول میں بیسو بیچ کا کد بیٹھےکو کی براکام کرتا ہے بشر ہ کی دیت ے میں اس کو کمرے نکالنا میا ات ہوں۔

ع استدائد مال- چونکداس تربیر میمنی الیس میمنی ندلی تعی ماین بهد. مین استاد کو بیار بنانے کی بنیاد یعی ڈالی کیکن کوئی فائدہ نہ بدولہ وگر ایر بیٹر کوئ دومري تربير فرآم . خوشي رواحت .

ال مدارع وروسر منت يعناك يهلي اين يج في ترير مورى كدي خوردور يه مق يراهيس آول آواز ..

بانگ ما استاد را دارد زیال اماری آداز سے استاد کو تکلیف ہوتی ہے ارزد این کو درد یا بد بیر دانگ آرزد این کو درد یا بد بیر دانگ کیایہ مناسب ہے کہ دمڑی کے لیے اس کے سرمیں دردہو؟

آواز سے امتاد کے سر میں درد بردھتا ہے کیایہ مناسب ہے کہ دمڑی کے لیے اس کے سر طاقت کے سر میں درد بردھتا ہے کیایہ مناسب ہے کہ دمڑی کے لیے اس کے سر خلاصی یافتن کودکال از مکتب بدیں مکر و سوالِ مادرال از ایشال اس مکاری کی وجہ سے بچوں کا جھٹکارا حاصل کرنا اور ماؤں کا ان سے بوجھنا

درد سر افزول شدم بیرول شوید میرے سر میں درد بڑھ گیا، باہر علے آؤ دور بادا از نو رنجوری و نیم خدا کرے بیاری اور ڈر آپ سے دور ہو جائے جمیحو مرعال در بهوائے دانہا جيها کير دانه کي خوابش جي پرنديد روزِ كتاب و شا با لهو جفت كتب كا دن ہے اور تم كھيل كے ساتھى ہو می گریزید از کتاب و اوستا كتاب اور استاد ہے بھاگتے ہو ای گناه از ما و از تقصیر نیست یے جاری خطا اور کوتائی کی وجہ سے نہیں ہے کیں گنہ از ما نبود اے مادران اے ماؤل! ہی ہمارا قصور نہ تھا گش**ت** رنجور و سقیم<sup>ت</sup> و مبتلا رنجور اور بیار اور جملا ہو کیا صد دروع آريد بهرِ طمع دوغ چھاج کے لائج میں تم تو جھوٹ بول رہے ہو تابہ بیٹیم اصلِ ایں تمرِ شا تاكه جمين تمهارے اس مركى اصل معلوم ہو جائے بر دروغ و صدق ما واقف شوید ہمارے جھوٹ، اور کج سے واقف ہو جاؤ

كفت اسمًا راست مي كويد رَويد استاد نے کہا وہ ٹھیک کہتا ہے جاؤ سجده کردند و بگفتند اے کریم سب نے تجدہ کیا اور کہا، اے جناب! کیں برول جستند سوئے خانہا پر وه گرون کی جانب باہر کو بھاگے مادران شان خشمگین گشتند و گفت ان کی مائیں خفا ہوئیں اور کہا وقت تخصيل ست اكنون و شا یہ حاصل کرنے کا وقت ہے اور تم عذر آوردند کاے مادر تو ایست انہوں نے عدر کیا اے امال تو تھم عذر آوردند ایثال در زمال انہوں نے فوراً عذر کیا از تضائے آساں استادِ ما آسانی تضا ہے جارا، استاد مادران گفتند مكرست و دروغ ماؤل نے کیا مکاری اور جھوٹ ہے با صاح آتیم پیش اوستا ہم صلح کو استاد کے باس جائیں گے كودكال تفتند بهم الله رَويد کی نے کیا، نیم اللہ جاو

جوں ہمی خواندند گفت اے کودکال

جب انہوں نے اس طرح پڑھا تو بولا اے بچوا

دردٍ سر افزاید استا را ز پانگ

ا نیال نتسان استاران و انگیدودیم کاچمناهدیم بربیان ادکویرمبینه کیک ویتا بوکارگفت و بین بیچه که کهنی پرامتاد بدنیم کاچمناهدیم بربیان آلید وانگیدویتا بود به برای که دیتا بوکارگفت و بین بین که برای که برای کارد به برای برای کارد به برای کارد به برای برای کارد به برای کارد برای کارد به برای کارد کارد برای کارد برا

ي سقيم يارينا آزمائش عن برابواد باردوع دي جعايد مباحث

<sup>.</sup> آوازول سےدرویزه کیاماہر چلےجاؤ۔ وورباول یعن بچے یہ عادیہ ہے ہوئے کمرول کوچل دیے۔ کے جمجول مرعال دجس طرح جزیال ولنہ کی طرف ناز کرجاتی ہیں۔ گئا آب سکتب آبو کھیل کو جنت سراتھی، جوڑ بخصیل سامسل کرنا یعن علم حامل کرنا۔ ایست۔ مغمر تفقیر کونائی، ممزاد۔

رفتن مادرانِ كودكال بامراد بعيادت ِ استاد صبح کو بچوں کی ماؤں کا استاد کی مزاج پری کے لیے جانا

مداوال آمدند آل مادران پُرسشِ استا زہر گوشہ روال صبح کو مائیں پہنچ گئیں ہرجانب سے روانہ ہو کر استاد کی مزاج ہری کے لیے خفتہ اسما ہمچو بیارِ گرال دردِ سر را سر بہ بستہ چوں زمال ِ نسر به بسته رو کشیده سر سجاف سرکو باندھے ہوئے بردے میں منہ چمیائے ہوئے جملگال گشتند ہم لاحول کو سب لاحول <u>پڑھنے لگ</u>ے جانِ تو<sup>ع</sup> مارا نبوده زیں خبر تیری جان کی قتم ہمیں اس کی خر نہ تھی آ ہم ایں کودکاں کردند ہیں ہاں، ان بچوں نے بچھے بتایا بودہ در باطن چنیں ریخے تقیل اس فدر بعاری مرض تما اوز دیدِ رج خود باشد عمی تو وہ اپنی تکلیف دیکھنے سے اندھا ہوتا ہے که ز مشغولی بشد زیبتان خبر کہ مشخولیت کی وجہ ہے ان کو بات نہ چلا 'روح پوالی<sup>ع</sup> که نه کیس بیند نه پیش کیونکہ عاشق کی روح آگا دیکھتی ہے نہ ویکھیا که ببرد دست و بایش را ضراب كه تكواركى مار ان كے ہاتھ ياؤل كاث وين. ب بر گمانِ آنکه هست او برقرار اس خیال سے کہ وہ تھیک ہے

استاد سخت بیار کی طرح سویا ہوا تھا عورتوں کی طرح مرد سرکی دجہ ہے سرکو باندھے ہوئے ہم عرق کردہ ز بسیاری کحاف لحانوں کی کثرت کی وجہ سے پینہ پینہ ہو رہا تھا آہ آ ہے می کند ساہتہ او جِي جِي آه كرتا مَا خیر باشد اوستاد این دردِ سر اے استاد! خدا خیر کرے، سے دردِ سر گفت من ہم بیخبر بودم ازیں اس نے کہا میں بھی اس سے بے جر تھا من ممم عاقل بشغلِ قال و ليل میں پڑھنے پڑھانے میں مشغول تھا چوں بجتہ مشغول باشد آدمی جب انسائل پورا مشغول ہوتا ہے از زنانِ مصر و یوسف شد سمر مصر کی عورتوں اور پوسف علیہ السلام کا قصہ ہے ۔ یارہ یارہ کرد ساعدہائے خولیش انہوں نے اپنے مٹے کڑے کڑے کر دیے اے بیا مرد شجاع اندر حراب ُ لڑائی میں بہت سے بہادر ہوتے ہیں او بمال وست آورد در کیر و دار وو پکر دھکر میں ای ہاتھ کو استعال کرتے ہیں

ا میادت مرائ بری - بارگرال سخت باد غرق بهیند سجاف برده د

ال الباتو-تيرك جان كوتم - كنت - استاد نے كها استا بيار موجانے كا بھے بھى بتانہ تھا بجوں نے بتایا ہے۔ تاآل و تيل سوال و جواب منتس بمارى ـ چول بجد استاد نے کہازیاد ومعروفیت میں بیاری کا پہائیں چا ہے۔ آئی مارسر قصد مینی مشہور تصدیب کدزنانِ معرصزت بوسف علیدالسلام ك الكام الكام وكل تمين كمانبول في تريخ كر بجائد السين المحدر الله في تقر

ج والد عاشق جران - ال بهاوراز الى من ايماممروف موتا كهاس كوماته ياؤن كفيزى نيس موتى ادرخون بهه جاتا بوه محملا بك باتعدمالم بادراس سهودكام كرليتاب

خود نہ بیند وست رفتہ در ضرر خول ازو بسیار رفتہ ہے خبر وہ خرابی میں جالا ہاتھ کو نہیں دیکھا ہے ہے خبری میں اس سے بہت خون بہہ جاتا ہے ور بیانِ آنکه تن روح را چول لباسے ست و این و ست آستین وسُت الروح ست و این بائے موزی بائے روح اس كابيان كرجم، روح كے ليے بمزلدلباس كے ہے، اور بيہ ہاتھ روح كے ہاتھ كى آستين کے پاؤں کا موزہ ہے ہے، اور سے پاؤل روح رَو بجو لابس لباہے را ملیس تابدانی کہ تن آمہ چوں کیس جا، بینے والے کو تلاش کر، لباس کو نہ جات خردار! تو سمجھ لے کہ جم لباس کی ماند ہے غیرِ ظاہر دست و بائے کیکرست روح را توحيد الله خوشترست روح کے لیے اللہ کی توحید بہت بہتر ہے ظاہر کے علاوہ (اس کے) دوسرے ہاتھ یاؤل ہیں آن حقیقت دان مدالش از گزاف دست و یا در خواب بنی و ایتلاف تو خواب میں ہاتھ اور یاؤل اور (ان کا) جوڑ د کھتا ہے اس کو حقیقت سمجھ اس کو لغو نہ سمجھ ين مترس از جسم جال بيرول شدن آں توئی کہ بے بدن داری بدن تو وہ ہے کہ (اس) بدن کے علاوہ بدن رکھتا ہے تو جان کے جم سے نکل جانے سے نہ ذر

مُرغُ باشد در فقس بس بيقرار

برند پنجرے میں بہت بیقرار رہنا ہے

تابه بنی ہفت جرخ او را زبول

تاکہ تو ساتوں آسانوں کو اس کا فرمانبردار ویکھے

اگر تو سے تو میں تھے ہے ایک قصہ بیان کروں حقیقا، تو اصلیت پر گردیدہ ہو جائے گا حکامیت کے آل ورویشے کہ درکوہ خلوت کروہ بود و بیانِ حلاوت انقطاع و خلوت و داخل شدن دریں منقبت کہ انا جیلیٹ مین فرکو کے آئی منقبت کہ انا جیلیٹ مین فرکوئی و آنییٹ مین استانس بی استانس بی اس درویش کا قصہ جو بہاڑ میں خلوت نشین ہو کمیا تھا، اور (لوگوں ہے) جدائل اور خلوت کی شرین کا بیان اور اس نضیلت میں داخل ہو جانا، کہ میں اس کا اور خلوت کی شرین کا بیان اور اس نضیلت میں داخل ہو جانا، کہ میں اس کا ہمنشین ہوں جو جھے یاد کرے اور میں اس کا دوست ہوں جو جھے ہے انسیت کرے

کیک حکایت گوئیت گر بشنوی در حقیقت بر حقیقت مگروی

روح وارد ہے بدن بس کاروبار

روح کے بدن کے بغیر بہت سے مشغلے ہیں

باش تا مرغ<sup>ع</sup> از ففس آید برون

تھم جا کہ برند، پنجرے سے باہر آئے

ا کیس ۔ لباس ۔ لباس ۔ لباس ہنے والا یعیٰ روح ۔ ملیس ۔ مت جاٹ کیسید ن کا مصد رصیف ام ہے۔ دیگرست ۔ یعیٰ روح کے ہاتھ پاؤں جونظر میں آئے ہیں۔ وست دیا ۔ قواب میں انسان جن ہاتھ پاؤں کود کھنا ہے وہ اس اوی جم کے نہیں ہیں کیونکہ بیاتی آئے ہیں وہ جم مثالی کے ہاتھ پاؤں ہوتے ہیں ۔ واری ۔ بدن لیمیٰ جم مثال ۔ روح وارد ۔ روح کوجم عضری سے نکلنے کے بعد بہت سے معاملات پیش آئے ہیں۔

الم مرقے ۔ اس عضری جم میں روح آلک پر ند کی طرح جو پنجر سے میں بند ہو ۔ ہاتی ۔ عضری جم سے نکلنے پر روح آباند پر واز بن جاتی ہے ۔

الم حکارت ۔ چونکہ موالا تا یہ مجماد ہے ہے کہ جم عضری کے نقصان سے روح میں نقصنان نیس آتا ہے اب اس حکارت سے یہ بتاتے ہیں کہ ان بردگ کا ہے۔

ہاتھ کے باوجود بلور کرامت کام کرنے لگتا تھا۔

ور بے ہمہ چوہا متی یا ہمہ اگرتوس كے بغيرے، جكريرے ماتھ ہے توس كے ماتھ ب خلوت او را بود جمخواب و تديم خلوت، اس کی دن رات کی ساختی تحی الود از الفال مرو و زن المول دو مرد و عورت کے سانسوں سے تک تھا تهل شد ہم قوم دیگر را سفر دوسروں کے لیے سز بھی آسان ہے عاشق ست آن خواجه بر الهبنگری وہ خواجہ (سردار) لوہار بے ہر عاشق تھا میل آزا در دکش انداختند ای کا رجان اس کے ول میں ڈال دیا ہے خار وحس بے آپ و بادے کے رود کوڑا کرکٹ ہوا اور یانی کے بغیر کب روانہ ہوتا ہے؟ يرُز دولت بر كشا جيجول ها ها کی طرحِ خوش تھیبی کے ہر کھول دے نوحه می کن بیخ منشیل از حنیل رو، رونے ہے (تھک کر) مجھی نہ بیٹھ جاہلاں آخر بر بر میزنند جائل، آخر می سر پیٹے ہیں

گر یاہمہ چو بے منی بے ہمہ اگرتومب كے ماتھ بجكيمرے بغير بتومب ہے جدا ب بود درویشے بہسارے مقیم ایک درولیش ایک بهاز میں مقیم چول ز خالق میرسید او را شمول چونکہ اس تک اللہ تعالیٰ کی ہوا پینچی تھی ہمچنال کہ تہل شد مارا حضر جیا کہ ہارے کے اقامت آمان ہے آنچنانکه عاشقی بر سُروَری بی جیا کہ تو سرداری پر عاشق ہے ہر کے را بیر کارے ماختند ہر ایک کو ایک کام کے لیے بتایا ہے دست و یا بے میلِ مجنباں کے شور بغیر رجان کے ہاتھ اور یاؤں کب ملتے ہیں؟ کر بہ بنی میل خود سونے سا اگر تو اپنا رجحان آسان کی طرف دیکھے ور بہ بنی میل خود سوئے . زمیں اگر تو اینا رجمان زمین کی طرف رکھے عاقلال خود نوجها پیتیں کنند عفلند، پہلے ہے رو لیتے ہیں زابتداءِ کار آخر راہیں تانہ باتی تو پشیاں یوم دیں کام کے شروع میں انجام کو دیکھ لے تاکہ تو تِیامت کے دن پیٹیان نہ ہو

ديدنِ زركر عاقبتِ كار راوحَن بروفقِ عاقبت تفتن بالمستعير ترازو سنار كا انجام كاركو و بكمنا اور ترازو ماتكنے والے سے انجام كے مطابق بات كمنا

٠ آل کے آمد بہ پیشِ زرگرے کہ ترازو دہ کہ برجم زرے ایک صاحب ایک سار کے پاس آئے کہ زازہ دے دے جس سوتا تولوں کا

ظوت ۔ لین کوشہ تنہائی ان کا اوڑ میا بچونا تھا۔ ترتیم۔ ہم مجلس۔ شمول شین کے زیر کے ساتھ، شالی ہوا۔ انفاس نئس کی جع ہے، سانس۔ صفر۔ ا تامت سروری سرواری \_ آمکری لوہارین - ہر کتے - طدیث شریف میں ہے کُلُ مُبَسْرِ کُمَا خُلِقَ لَهُ ہرض کے لیےوہ کام بل ہے جس کے لیے وہ پیداکیا کیا ہے۔ دست وپا۔ انسان کے ہاتھ پاؤں کی کام میں تب بی حرکت میں آتے ہیں جبکہ اس کام کی ولی خواہش ہوتی ہے۔ ٢. تحكيب بني - عالم بالا ك طرف ميلان معادت كي علامت هياور نيك كامول كمدور كاسب هيه دنياوي كامول كي طرف ميلان تباي كاسب ہے۔ عاللاں معتندوہ ہے جوجاتی سے بل جامل کے اسہاب فی اصلاح کر لے۔ جامل جائی کے بعدروتا ہے جو بید مود ہوتا ہے۔ زابتدا۔ ونیادی زندگی میں اگر آخرت کی دسوائیوں سے بجات حاصل کر اے گاتو حشر میں تادم ند موگا۔ دید بنازر کر .. سناد نے انجام پرنظر کر لی تو پر بیٹانی سے فائم کیا.

گفت میزال ده برین سخر مایست أس نے کہا ترازو دے دے! اس منخرے بین میں نہ پڑ گفت بس بس این مضاحک را بمال اس نے کہا بس بس سے ٹھٹولیس رہتے دے خویشتن را گر ممن هر سومجه ایے آپ کو بہرا نہ بنا ہر طرف گریز نہ کر تانہ پنداری کہ بے سنیستم تو ہرگز ہے نہ سمجھ کہ میں مہمل ہوں؛ دست كرزال جسم تو ناملتعش تیرا ہاتھ لرزتا ہے تیرا جم نہ اٹھنے والا ہے وستت از ضعف ست کرزال ہر زمال ہر وقت، کمزوری سے تیرا ہاتھ کاعیّا ہے وست کرزو کیل بریزد زیّه خرد ہاتھ کانے گا، سونے کے ریزے گر جائیں گے تابجویم زرِّ خود را در غیار عَلَى عِمْنَ مِنْ عِمْنَ ابْنَا سُومًا تَلَاشُ كُرُولِ محوثیم غربال خواہم اے حری مجھ سے کے گا اے بھلے! میں چھلنی جابتا ہوں کے ' بود غربال مارا در دکال ا اری و کان میں محصلی کہاں ہو گی؟ جائے دیگر رو ازیخا والسلام يهال سنت دومرى عبد جلا جا، والسلام ہرکہ آخر، بیں جہ بامعنی بود جو انحام کو دیکھنے والا ہوتا ہے کس قدر معقول ہوتا ہے

` گفت رَو خواجه مرا غربال نبیت اُس نے کہا جناب! جائے میرے پاس چھکی نہیں ہے گفت جرب رویے ندارم در دکال اس نے کہا میری دکان میں جمازہ تہیں ہے من ترازوئے کہ میخواہم بدہ میں جو ترازو مانگآ ہون وہ دے دے أَفت بتنورم سحن كر تيستم اس نے کہا میں نے بات س فی ہے میں بہرائیس ہول ایں شنیم لیک پیری م<sup>رفعش<sup>ع</sup></sup> یہ میں نے س لیا، لیکن تو رعشہ والا بوڑھا ہے فهم تروم لیک پیری ناتوان میں سمجھ کیا، لیکن تو کمزدر بوڑھا ہے وال زرِ توہم قراضہ خمد و مُرد تیرا سوما بھی ذرہ ذرہ کرن اے لیں <sup>سے</sup> بگوئی خواجہ جارو بے بیار يُم تو كم كا جناب! جمارُو لا ديجَے چول بجرونی خاک را جمع آوری جب تو تجاڑو لگا کر مٹی کو اکٹھا کر لے گا تا به بیزم خاک و زر جویم ازال تا کہ میں مٹی کو چھانوں اور اس میں سونا تلاش کروں شمن ز اول دیده ام آخر تمام میں نے شروع میں تیرا انجام دکھے لیا ہے ہر کہ اول ہیں بود امکی بود جو شروع پر نظر کرنے والا ہوتا ہے، اندھا ہوتا ہے

ا عربال میملنی، اس نے سونا تو لئے کا بڑا کا نٹاما تکا تھا، سنار نے چھلنی ہے انکار کیا۔ میز ان دہ۔ اس نے ددبارہ کا نٹاما نگا تو سنار نے کہا میر ۔ برباس جھاڑ دئیس ہے۔ کر۔ بہرا۔ ہر سُو۔ یعنی میں کا نٹاما تکما ہوں تو چھلٹی اور جھاڑ دکی بات کرتا ہے۔ یہ مقتی ۔ لا بیتی ، بیوتو ف، بہل ۔

ے مرتبی ہے میں کا بیار جس کی وجہ سے ہاتھ ہیر لرزتے ہیں۔ منتعش ۔ گر کر اٹھ جانے والا قیم کردم۔ بینی میں بچھ کیا ہوں کہ تو سونا تو لئے کے لئے کا مُلا یا تک دہا ہے۔ قر انسہ بینچی کی کترین فردومر در ریز در پر دیہ

ی ۔ بی ۔ بین جب دوسونے کے دینے۔ برگرجا کمی گے وال کوسورنے کے لیے جھاڑو مانے گاادر ٹی اور دیت جع کر کے ای کو چھانے کے نیے پھلی انظے گا۔ حرکا۔ لائق - من زاد آل۔ میں پہلے ہی بیرماری ہاتھی بجھ کیا ہول اور تیرے معاملہ کا انجام جھے نظر آ کیا ہے لہٰ خاص نے انجام پر نظر کر کے گئے جواہات ، بینے ہیں۔ ہرکی۔ یواہتدا ہے کادکوو کھے اور انجام پر نظرنہ کرے وہ اعدما ہے بنظور دی بے جوآ عاز میں انتہا پر نظر کرے۔

اندر آخر أو تگردد شرمهار آخر میں وہ شرمندہ تبین ہوتا ہے بادشاہی بندؤ دروکتی ست شاعی دروکتی کی غلام ہے ور كُر وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالسَّدَادُ خوب سمجھ لے، خدا رائ کو خوب جانا ہے قصه کا مرد زاہد باز گو اک زاہر مرد کا قصہ پھر کہہ کاندرال تهسار بودش خواب و خورد جس کا رہن سمن اور کھانا پینا پہاڑ ٹیل تھا

ہر کہ اول بنگرد یایانِ کار جو شروع میں انجام کو دیکھ لیتا ہے ظلم چول<sup>!</sup> بر عاقبت اندینی ست علم چونکہ انجام پر بنی ہے عاقبت بينال بوند انل رشاد ہمایت یافتہ، انجام کو دیکھنے والے ہوتے ہیں ایں محن بایاں ندارد راز کو اس بات کا آخر نہیں ہے، راز بتا کن تمام اکنوں صدیتِ بیّنِ فرد اب یکنا شیخ کی بات پوری کر

بقیر قصه آل زاہر کوئی کہ نذر کردہ بودکہ میوہ کوئی از درخت باز نگیرم و درخت را نفتانم و کے را تگویم بھریج و کنایت که بیفشال و آل را بخورم که باد از درخت اقلنده باشد بہاڑ میں رہنے والے اس عراوت گزار کا بقیہ قصہ جس نے منت مان کی تھی کہ میں ورخت سے پہاڑی میون نہ تو زول گا اور ورخت کو نہ جمازوں گا اور کی سے صاف اور اشارہ میں شہول گا کہ تو جماڑ دے اور اس کو کھاؤں گا جس کو ہوا ورخت ہے گرا دے گی

اک پہاڑ میں درخت اور پکل تھے بے شار سیب، ادا امرود، اور انار تھے غیر آل چیزے تخوردے دائما ان کے علاوہ وہ بھی کوئی چیز نہ کھاتا عبد کردم که تخینم در زمن عهد کیا ہے کہ میں کسی وقت بھی پھل نہ تو زوں گا نیز غیرے را تکویم کہ بچیں دوسرے وے مجی نہ کیوں گا کہ تو توڑ وے من سيتم از درخت ملتعش میں کمٹرے درخت سے نہ توڑوں گا تا درآمه امتخانات قضا یہائتک کہ قضاء خداوندی ہے آزماتیں آ حمین

اندرال که بود اشجار و شار سیب و امرود و انارِ بے شار قوتِ آل درويش بود آل ميوما اس درولیش کی خوراک و پیل تنم كفت آل درويش يا رب يا تومن ال درویش نے کہا، اے اللہ! میں نے تھے ہے خود کیتم میوه رادر کل حیس میں کسی وقت (بھی) خود کھل نہ توڑوں کا جز ازال میوه که باد اندازدش اس مجل کے علاوہ جس کو ہوا گرا دے مدتے بر نذر خود بودش وفا ایک زمانہ تک وہ ایخ عہد کا پابند تھا

ا مستم پول- جکد دار آخر پر ہے اور بادشاق کا انجام بھی ونیا ہے تھی دست جانا ہے اور درویش پہلے تی دنیا ہے دستردار ہوجاتا ہے اہذا درویش بادشان ے انسل ہے۔ افتحار مجری جم مرد دست مراد ار شروی جم ہیں۔ دائما۔ ہیشہ کیتم یعن می دروس سے میل نہ و زول کا کل صین - کسی دنت مشعش - قائم ، کمر ار

گر خدا خواہد بہ پیاں ہر زنید "اگر خدا نے جاہا" عہد میں لگا لو، اختیار جملگال پست من ست سب کا افتیار میرے ماتحت ہے ہر نفس بر دل دگر دانے نہم ہر سائس میں ول پر ایک دوسرا داغ لگا دیتا ہوں كُلُّ شَيءِ عَنْ مُرَادِى لَا يَجِيُد کوئی چیز میرے ارادہ سے انراف نہیں کرتی ہے در بیابانے اسپر صرصریت (جو) میدان میں آندھی کا یابند ہے که چیپ و گه راست باصد اختلاف سکروں مختلف طریقوں سے مجھی بائیں مجھی دائیں کآب جوشال ز آتش اندر قازغال<sup>ع</sup> جیما کہ ذیک میں جوش مارتا ہوا یاتی آل نہ از وے لیک از جائے ہود دہ اس کی جانب سے بیس بلکہ دوسری جگہ سے ہوتی ہے عہد بندی تا شوی آخر کجل تو عہد کر لیتا ہے تاکہ آخیر میں شرمندہ ہو حاه می بینی و نتوانی حذر تو کواں دیکما ہے اور نے نہیں سکا ہے کونه ببیند دام و افتد در عطب کہ وہ جال نہیں و مکھے باتا اور ہلاکت میں گرتا ہے

زين سبب فرمود استثنا كعبد ای وجہ سے فرمایا ہے کہ استثنا کر لو زانکه علم کار در دست من ست کونکہ معاملہ کا فیملہ میرے ہاتھ میں ہے ہر زمال ول را وكر ميلے وہم میں ہرونت دل میں ایک دوسری خواہش بیدا کر دیا ہوں كُلِّ اِصْبَاحِ لَنَا شَانٌ جَدِيْدِ ہر صبح کو ماری نئی شان ہے در حدیث آمر که دل جمیون بریست صدیث (شریف) میں آیا ہے کہ دل پر کی طرح ہے باد یر را بر طرف راند گزاف ہوا، پر کو خواہ مخواہ ہر طرف لے جاتی ہے در حدیث دیگر این دل دان جنال دومری صدیت (میں ہے) اس ول کو ایہا سمجھ ہر زمال ول راوگر رائے پود ہر کھ، دل کی ایک دوسری رائے ہوتی ہے لیں 2ا ایمن شوی پر زائے دِل تو، تو دل کی رائے پر کیوں مطمئن ہوتا ہے؟ اليهم از تاثير علم ست و قدر بي بھی (اللہ کے) علم اور نقتريك تا غيركى وجہ سے ہے نیست خود از مرعِ پرال این عجب كيا ازنے والے برند سے يہ تعجب كى بات مبين ہے؟

استناء وعده ادرعهد من لفظ انشاء الله كهنا - گرخدا خواجر بيانشاء الله كاتر جمه بست ما تحت بهرزمان مديث من بي فظون بني آدَمَ كُلُهَا بنين إصبَعِيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَٰنِ كَقَلْبٍ وَاجِدٍ يَصُرُفُهُ كَيْفَ يَشَآءُ لِينَ النالون كسب قلب الله تعالى كادوالكيون كرادالكيون كرميان اس المرح بين عيما كرا يك قلب الناكوس ملرح سي عابتا بالنابيلنا بين

کُل اصباح۔ قرآن پاک میں ہے گُل یَوْم هُوَ فِی شَاُن لِیمَ "برون الله کی ایک ٹی شان ہے۔ "درصدیت آ مد صدیت تریف میں ہے منالُ الْقَلْبِ تَرِیْشَةِ فِی فَلَاقٍ تَقَلَّبُهَا الرِّیَائُ تَکِیْفَ تَشَاءُ لِیُمَنْ الله کِل مثال میدان میں پڑے ہوئے پرکی ہے جس کوہوا کی جس طرف کو جا ہی الْقَلْبِ تَرِیْشَةِ فِی فَلَاقٍ تَقَلَّبُهَا الرِّیَائُ تَکِیْفَ تَشَاءُ لِیُمُنْ الله فِی الله مِی برگی ہے جس کوہوا کی جس طرف کو جا ہی الله الله میں اللہ میں اللہ میں الله الله تا ہے۔ فَلُبُ الْمُؤْمِنِ اَشَادُ عِلْیَا نَا مِنَ الْقَلْدِ" موسی کا ول ہا می کے می زیادہ ورش کھا تا ہے۔ ایک میں ایک میں ایال آتا ہے کمی بجماؤ آتا ہے۔

قاز غان-ادرکڑ گان ترکی لفظ ہے کڑائی اور دیکے کہتے ہیں۔جائے ہود میں قلب میں یہ کیفیات اللہ تعالیٰ پیدا فرما تا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہد یا کمی دیکر بزرگ کا قول ہے عَرَفْتُ رَبِّنی بِفَسْنِ الْعَوْ آنِع میں نے اپنے خدا کوارا دول کی تیدیلی سے پیچانا۔ ایکہم لیعنی بغیر انشاء اللہ کے عمد کرنا اور پھراس کے ٹوٹے پرشرمندہ ہونا۔

خواد عاہے یا نہ جاہ مجھن جاتا ہے سوئے دائے می یرد با پر خواش ائے عی بازووں سے جال کی جانب پرواز کرتا ہے

این عجب که دام بیند ہم وَتدا کر بخواہد ور نخواہد می فقد سے تعجب ہے کہ وہ جال اور کھوٹی و کھتا ہے چشم باز و گوش باز و دام پیش المنكسين كلى مولى بيل اوركان كملے موسة بين اور سائے جال ہے

تثبيير بند دام قفا بصورت پنهال و اثر پيدا قضا (ئے خدادندی) کے جال کی تثبیہ جو ظاہر میں پوشیدہ ہے اور اثر ظاہر ہے

سر برہنہ در بلا افتادہ نظے ہر ہے، مصیبت میں پڑا ہے اً قشه و الملاكب خود بفروخته اینا سال اور جاکداد ﷺ چکا ہے مرجمش تایاب و دل ریش از مریش اور دل اس کے اتکار سے زخی اور اس کا مرہم نایاب ہے كام ي وتمن مي رود إدبار وار منحول وثمن كمتصود كے مطابق جلن اختيار كئے ہوئے ہے نصے ی دار از بہر خدا خدا کے لیے توجہ ویجئے مال و زرّ و نعمت ازکف داده ام مال و زر اور نعمت ہاتھ سے دے چکا ہوں زیں رکل تیرہ بود کہ برجم ہو سکتا ہے کہ میں اس کالی کیچڑ ہے نکل جاؤں تاکہ یابدیک دے از عم خلاص تاكم تموزى ورك كے ليے عم سے نجات مامل كر لے نے مؤکل برس نے آہے نہ اس کے سر پر کوئی سیاس ہے نہ بیڑی وز كدامين حبس ميخوابي مناص اور تو کون ی قید سے پھٹکارا میابتا ہے

بتكر اندر ولق مهتر زادهٔ ایک امیر زادہ کو گھڑی کے اعرر دکھے در ہوائے کی نگارے سوختہ وہ ایک معثوق کے عشق میں تباہ ہے خوار گشت درمیانِ قومِ خولیش ابی قوم میں ذلیل ہو کیا ہے خان و مال رفته شده بدنام و خوار کھر بار جا چکا ہے، وہ بدنام اور ذکیل ہو گیا ہے بزاہرے بیند بکوید اے کیا کی بزرگ کو دیکھا ہے تو کہتا ہے اے بزرگ! كاندري ادبارِ زشت إفآده ام کہ میں اس بری نوست میں پھنسا ہوں ہمتے تا ہوکہ من زیں وارہم توجہ دیجے، شایہ میں اس سے نجات یا جاؤں این دعا می خواهد او از عام و خاص وہ ہر خاص و عام ہے ہے دعا جاہتا ہے دست باز و بائے بازو بندنے اتھ کھے ہوئے اور یاؤل کھے ہوئے اور کوئی قید ہیں ہے از كدايس بند مي جوتي خلاص اللہ کس بیڑی سے خلاصی کا جویاں ہے؟

ا ، وتد وه كمونى جس عن جال كامرابا عدمت بين - چيم باز - بريم كسب بوش وحواس درست بويت بين ادر پراپنا اختيار سے جال ميں پيخستا ہے۔ تثبيه ـ نفاء خداد ندى بوشيده بادراس كااثر كابر بوتا باي طرح مشق كامعالمه بهدونق كدزى ـ بلايين عشق ـ نكار معثوق التش . اقشہ قاف کی جمع ہے، کمر کا سامان رہشمیں میتی کیڑا۔ مریق ۔ بدلغظشین خمیر سے جو کہ مہترزادہ کی طرف کوئی ہے اور ترصح جو کہ مراکا الماله باور بفكز مديم من ين تاب مركب يعن اس مبترزاده م بخض اختلاف اورزاع كرتا تماس وجد اس كاول اورز في تقا ع کام -مراد ،مقصد - إدباردار - بربخاند- كيا- بزرگ معظم - بهت - بزركول كاروهاني توجه - دست باز - يعني اس مبترزاد ب كنه باته يس ميزي متى نەپاۋى مىں زنبير مشق كى تابير يەرىز يال تىس بەركى . مىزر كردومى سياى بەرناس بىچاۋ كى جكە \_

کہ نہ بیند آل بجز جانِ صفی جس کو برگزیدہ ہستی کے علادہ کوئی نہیں و کم سکا بر ندار زندان و بند آبن ست (لیکن) قید خانہ اور بیڑی سے بڑھ کر ہے حفره گریم بخت زندال بر کند كومبهل لكانے والا قيد خانه كى اينٹ اكھاڑ ديتا ہے عاجز از تكسير آل آستگرال اس کے کائے سے لوہار عاجز ہیں ير گلوك بست حَبْلٌ مِّنُ مَّسبهُ جو مونج کی ری گلے میں بندھی ہوئی ہے تنكب بييزم گفت حماله طب ایدهن کا تحمر، فرمایا ایدهن انهانے دانی ب کہ بدید آید، برو ہر ناپدید جس کے لیے ہر پوٹیدہ چیز ظاہر ہو جاتی ہے کاس ز بیهوهیست و ایشال هوشمند كيونكه مير (ديد) بيهوش من موتى إوروه موشمندي گشته و نالال شده در پیشِ او ہو رہی ہے اور وہ اس کے سامنے رو رہا ہے تا ازیں بندِ نہاں بیروں جہم تاکہ اس پوشیدہ بیڑی ہے میں باہر نکل آؤل چول نداند أو شقی را از سعید وہ بدبخت اور نیک بخت کو کیوں نہ دکھے لے گا؟

بند تقتري و قضائے حفی ا نقتر کی بیزی ادر بوشیده نقترر گرچه پیدا نیست آل در مکمن ست اگرچہ وہ طاہر نہیں ہے، جو پوشیدہ ہے زانگه آبهنگر مر آل را بشکند کونکہ لوہار اس کو توڑ دیتا ہے / اے عجب ایں بند پنہان گراں تعجب ہے، یہ پوشیدہ بھاری بیزی دیدنِ آل بند<sup>ع</sup>ِ احماً را رسد ال پھندے کو دیکھنے کا اجھنگائے کو حق ہے ديد بر پشت عيال يو لهب انہوں نے ابو لہب کی بیوی کی کمر پر دیکھا خبل و هميزم را جز آن چشمے نديد ری اور تنفر کو اس آنکھ کے سوا کسی نے بنہ دیکھا باقیانش جملہ تاویلی<sup>ع</sup> کنند ان کے سوا سب ناویل کرتے ہیں لیک از تاثیر آن پشتش دو تو لیکن اس ک تاثیر سے اس کی کمر دوہری کہ دعائے ہمتے تا وارہم که دعا، توجه تاکه میں چھوٹ جاؤل آنكه بيند ايل علامتها پديد جو ان علامتوں کو کھلا دیکھتا ہے

مختق پیشدہ منگی برگزیدہ کمن بینے کی جگہ۔ برتر عشق کی زنجیریں لو ہے کی زنجیروں سے بھی زیادہ بخت ہوتی ہیں اور عشق کا قید خانہ عام قید خانوں سے زیادہ بخت ہے۔ لو ہے کی زنجیر کولو ہار کا شہر کمک اور عام قید خالوں میں کو بمعل لگایا جا سکتا ہے کیے عشق کے معاملہ میں یہ مکن نہیں ہے۔ تکمیر بے وزنا۔

ویدن آن بند لین نظی بندگوآ مخصور علیه السلام اور اولیا و مکھ سکتے ہیں ، آمنی خور سکتے اس ری کو جوام جمیل ابولیب کی بیوی کی گرون میں تھی اور اس کٹو کو جواس کی کمریر تفاد کھے دہے تھے۔ حملة الحطب سورہ تبت میں ابولیب کی بیوی ام جمیل بنت ترب کے بارے میں خشاللهٔ الْحَفظٰ بنی جیلیفا خبل بن مسئد آیا ہے بین 'ووکٹریوں کا گٹو اٹھانے والی ہاس کے ملکے میں مونج کی ری ہے' مغبرین نے اس کی مختلف تاویلیں کی بیں مولا نافر ماتے ہیں تاویلوں کی ضرورت نہیں آئے ضور سکتے ہیں کو بین ترین سے اس کے مسلم اس میں مولانا فرماتے ہیں تاویلوں کی ضرورت نہیں آئے ضور سے اللہ کو بین میں ا

ے تاویل مغسرین نے گھڑ سے بارگناہ یا چنگخوری اورری ہے جہنم کاطوق مرادلیا ہے۔ کا یں۔ ان چیز وں کا دیداراس وقت ہوتا ہے جبکہ انسان دنیوی توہی کوختم کر کے خود فراموشی انقبیار کر لے۔ وابیٹال۔ ان تاویل کرنے والوں کے ظاہری ہوش وجواس ہیں۔ لیک۔ یہاں سے پھرامیر زادہ کا حال شروع کیا ہے۔ چیش آو۔ زاہد کے سامنے۔ آگے۔ جن کواکٹہ تعالی نے نور بصیرت عطافر ملیا ہے وسب علامتیں و کچھے لیتے ہیں اور شقی دسمید پیر فرق کر لیتے ہیں۔

داند<sup>ا</sup> و تیوشد بامر ذوالجلال که نباشد کشف رازِ حق طال وہ جانیا ہے اور اللہ (تعالی) کے عمم سے چھیاتا ہے کے کونکہ اللہ (تعالی) کے راز کھولنا جائز نہیں ہے این سخن یایال ندارد آل فقیر از مجاعت شد زبون و تن اسیر

ال بات كا خاتم نہيں ہے، وہ درديش بجوك سے كزور ہو گيا اور جم قيدى (تھا) مضطر شدنِ آن فقیرِ نذر کننده بکندنِ امرود از درخت و گوشال حق تعالی رسیدن بے مہلت برو اس عہد کرنے والے درویش کا درخت سے امرود توڑنے پر مجور ہو جانا

اور بغیر تاخیر کے اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے گوٹالی کا پہنچتا

پنجروز آل باد امرودے نریخت ز آتشِ جوش صبوری می کریخت وا نے پانچ ون تک کوئی امرود نہ گرایا اس کی بھوک کی آگ سے مبر بھاگا تھا باز صبرے کرد و خود را در کشید پھر مبر کیا، اور اینے آپ کو روکا طبع را بر خوردن آل چیر کرد طبیعت کو ای کے کھانے پر عالب کر دیا کرد زاہر را زنزرش بیوفا<sup>ع</sup> زاہد کو عہد ہے بے وفا بنا دیا كشت اندر نذر و عبد خويش سست این منت ادر عبد میں کزور پڑ گیا پختم او بکشاو و گوشِ او کشید جس نے اس کی آنکھیں کھولدیں اور کان کھنچے امتحانها ست در راه اے پیر اے صاحبزادے! راہ میں ان کے بہت امتان ہیں تانمانی شرمسار و مشحن تاکه تو شرمنده ادر مصیبت میں جملا بنه ہو بر خطر متشین و بیرول جه بلا خبردار! خطرے میں نہ یر، اور باہر نکل،

بر سرِ شاخِ مرودے چند وید اس نے ایک ٹاخ پر کی امرود دیکھے باد آمد شاخ را سر زیر کرد اوا یکی، شاخ کو نیجے جھکا دیا جوع و ضعف و قوت جذب قضا بھوک ادر کمزوری اور قضا کی کشش کی طاقت نے چونکه از امرود بنن میوه تنکست جب امرود کے درخت ہے کھل توڑا مم درال دم گوشالِ حق رسید نورا الله (تعالی) کی جانب ہے گوشالی ہوتی مخلصال باشند دایم در خطر تلصین، ہیشہ خطرے میں ہوتے ہیں عہد را باید وفا اے جان من اے بان من! عہد کو بورا کرنا جائے یا مکن نذرے کہ نتوانی وفا ا وه عهد على شركه جس كونة يورا شرك يك

ا والمديكن اسحاب بسيرت الله كراز ظاهرنيس كرت بين عاعت مجوك كوشال من العن ان بزرك كوعبد فكني كي بيرزا لي كدينوري كالزام میں ان کا ہاتھ کٹا۔ پنجروز۔ یا بچ ون بموکار ہے ہان میں مبر کی طاقت ندری۔ ورکشید۔ بینی امرود قرشنے ہے اینے آپ کو باز رکھا۔ کمتی یعنی طبيعت غالبآ مخياه دمبرمغلوب بيوكميابه

ا بونا۔ ان بزرگ نے مهد کیا تھا کہ کوئی مجل خودتو ز کرنہ کھا کیں گے۔ امرود کا در عت ۔ بکشاو۔ انہیں اپلی غلطی نظر آسمی یک شاں مشہور مغوله به نزد یکال دا بیش بود حیرانی مومیارگاه یے مقرب بوتے بیں ان کی بزی آنہ مائشیں موتی بیں۔ متن میتلا۔

ليك فق تا خود كرا بدبد سبق ليكن د كيه الله (تعالى) كس كوسبقت (كرنيكي كي توفيق) ويتاب نذربا كرديم در سِرّ باربا بار ہا پوشیدہ طور پر منتیں ماتیں عاجزيم و ناتوان و مضطريم ہم تو عاج اور ناتوال اور مجبور ہیں دائے برما زانکہ رُسوائی بود ہم پر افسوس ہے، کیونکہ رسوائی ہو گی عہدِ مارا از کرم دار استوار كرم كر كے بھارے عبد كو مضبوط كر دے عِهد چول بشکست در دم شد اسیر جیے بی عہد توڑا فوراً قیدی بن گیا زانكه فرمودست أوُفُوا بالُعُقُود کیونکہ اس نے فرمایا ہے "عہدوں کو بورا کرو" درمیاں آوردہ بے مرحیم و زر وه لاتعداد جاندي اور سونا لائے سے واندرال تهسار متكن ساختند اور اس بہاڑ میں انہوں نے ٹھکانا بنا لیا

نذر را باید وفا در راهِ حقّ الله (تعالیٰ) کی راہ میں عہد پورا کرنا جاہے عهد با بستيم بس در كاربا ہم نے بہت سے کاموں کے عہد کے قوت آل کو کہ بایاں آوریم وہ طاقت کہال ہے، کہ ہم پورا کریں گر نه فصلت وستگیر ما شود (اے اللہ) اگر تیری مہربانی جاری و تھیری نہ کرے نذرٍ مارا يا وفا بيوسته دار ہمارے عہد کو وفا سے جوڑ وے باز تشتم سوئے قصہ کال فقیر قصه کی طرف میں پھر بلٹا، کہ اس وروکیش نے غيرت حق گوشالش داد زود الله (تعالی) کی غیرت نے فورا اس کو سزا دی جَنْع از دُزدال مبدند آنجا مَكر ومال چورول کا ایک گروه تھا، شابد اتفاقاً وُزو چندے تاختند چند' چور بھاگے

متہم کردن آل سے را بادزدال و بریدن وسنش را اس دردلیش کو چوروں کے ساتھ مہم کرنا اور اس کا ہاتھ کانا

بخش می کردند مسروقات خویش این چوری (کا مال) بان رہے ہے مردم شحنه در افقادند زود کووال کے آدی جلد آ پنچ مرد مجلد را مگرفت و بست آل شیر مرد این شیر مرد نے سب کو گرفتار کر لیا اور باندہ لیا دست و بای ہر یک از تن کن جدا کر دے ہر ایک کے ہتھ اور بادل برا کے مرد کے اندہ لیا در ایک کے ہتھ اور بادل برا کے مدا کر دے ہرا کے دے ہوا کر دے

ا کیک۔عبد کی وفا ضروری ہے لیکن یہ بھی خداد ندی تو ایش تل ہے ہوسکتا ہے۔عبد ہا۔ یہاں ہے مولانا نے اسپے عبد دل کی دفا کی وعاشر درخ کر دک ہے۔ پایال۔ لیمن عبد ول کو انجام تک پہنچانا۔ معتقر ہجور۔ کرنہ فصلت۔ اگر عبد کو پورا کرنے کے لیے اللہ کا فضل شامل طل نہ ہوگا تو لامحالہ رسوائی موگی۔ آنجا۔ لیمن اس علاقہ میں۔ بے تر۔ بے حد۔ مسرو قات۔ چرائی ہوئی چیزیں۔

ي شخه كونوال مناز و بغل خور مخبر شحه كونوال نے سب ڈاكوؤں كو پكڑ كر بائد هليا۔ جلاد بسر اوُں كو جارى كرنے والا۔

جمله را ببريد و عوغائے بخاست سب کا کاٹ دیا اور شور برپا ہو گیا یاش را می خواست هم کردن سقط یاؤں کو بھی اس نے بیکار کرنا طام بانگ برزد برعوال کاے سگ بہ ہیں سیاعی یر چیخا اے کتے! وکچے (خردار) دستِ اورا توجِدا کردی جدا تو نے اس کا ہاتھ کیوں جدا کیا؟ پیشِ شحنه داد آگابیش تفت کوتوال کے پاس، اس کو فورا مطلع کیا که نداستم خدا برمن گواه کہ بھے علم نہ تھا، خدا میرا گواہ ہے ا کریم و سرور ابل بهشت اے بزرگ اور جنتوں کے سردارا مي شناسم من گناهِ خوليش رام مل این گناه کو جانا ہوں يس يمينم بُرد وادستانِ او الليخ اسك ملك انساف نے ميرا دامنا ہاتھ كات ديا تا رسید آل شومی جراکت بدست اک جراک کی نوست ہاتھ کو پیٹی باد اے والی فدائے ظم دوست اے حاکم! دوست کے حکم پر قربان ہیں تو نداستی ترا نبود وبال تو نه سمجما، بتھ پر وبال نه ہو گا با خدا سامان پیجیدن کراست خدا سے الجھتے کا کس کو حوسلہ ہے؟

جم برانجا یائے جیب و دست راست ای جگه بایال پاؤل ادر دایما باتھ دستِ زاہر ہم بُریدہ شد غلط غلطی ہے کی کا ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا در زمال آمد سوارے بس کزیں فوراً ایک معزز سوار آیا اي فلال شيخ ست و ابدال خدا یہ فلال بزرگ، اور خدا کے ابدال می ہے ہے آل عوال بدريد جامه تيز رفت اسیای نے کیڑے بھاڑے (اور) تیزی سے بھاگا شحنه آمد يا بربهنه عذر خواه كوتوال عظم ياؤن معافى ما تكن آيا میں بحل کن مزمرا زیں کارزشت اک یرے کام کی جھے ضرور معافی ویدیجئے گفت<sup>ع</sup> می دانم سبب این نیش را انہوں نے کہا میں اس زخم کا سبب جانا ہوں من شکستم حرمتِ ایمانِ او میں نے اس کی قمول کی حرمت کو توزا من شکستم عہد و داستم برست میں نے اس کا عبد توڑا اور میں جانا تھا برا ہے دست ماه ياي ماه مغز و يوسمت المارے ماتھ اور المارے یاؤل اور مغز و لوست رقيم من بود اين ترا /كردم طال یہ میرا نصیب تھا، میں نے بھی معاف کیا وانکه او دانست او فرمازواست وہ جو بیانا تھا، کہ وہ حاکم ہے

ا تهم مینی جلاد نے فورا ہرایک کا داہنا ہاتھ اور ہایاں پاؤں کا ث دیا۔ غو غا۔ شور وغل ملاس مینی اس شبہ میں کہ دو بھی چور ہے۔ سقط۔ بریکار چیز۔ در زیال۔ کوئی مر دغیب جلاد سپائل پر چیخا۔ ابدال ۔ ادلیا و کی ایک خاص جماعت ہے۔ جدا۔ مینی کاٹ کر۔ موان ۔ سپائی۔ تھت۔ گرم۔ بھل کن۔

ج سنت شخص نے کہا ہاتھ گننے کا اصل سب میں جانتا ہوں۔ایمان۔ یمین کی تع ہے، تتم ،عہد۔ یمین۔ واہنا ہاتھ۔ بدست۔ پہلے مسرع کے آخر میں بمعنی براہے اور دوسرے کے آخر میں ہدست بمعنی ہاتھ۔ تتم۔ حسہ۔ فرمال دوا۔ یعنی خدا تعالی۔

كه بُريدة علق اوجم حلقِ او طلق بی نے اس کا کھا کانا ہے بركنار بام محبوس ففص بالافانے کے کنارے پر پنجرے کا تیدی ہے گشتہ از حرص گلو ماخوذِ شست طلق کی حص کی دجہ سے کائے میں مجنستی ہے شوي فرج و گلو رسوا شده شرمگاہ، اور حلق کی بدیختی کی وجہ سے رسوا ہو جاتی ہے از گلوی رشوتے او زرد رو ر شوت خور، طلق کی وجہ سے وہ شرمندہ ہوا کے وقت باز آمه شده او یار فسق والیمی کے وقت فنق (و فجور) کا ساتھی بنا ہے از عروج حرخ شال شد سدیاب آسان پر چڑھنے ہے ان کے لیے ماتع بنا دید در خود کابلی اندر نماز کہ انہوں نے این اندر نماز میں ستی دیکھی دید علت خوردن از بسیار آب زیادہ بانی پینے کو سبب سمجھا آنیخال کرد و خدالیش داد تاب ایبا بی کیا اور خدا نے اکو طاقت عطا فرمائی . گشت او سلطان و قطب العار<sup>قب</sup>یں وہ شاہ اور قطب العارفین ہے مردِ زاہدِ را درِ شکویٰ بہ بست بزرگ انسان کے لیے شکوے کا دردازہ بند ہو گیا صد در دیگر بر اُو اِشکت شد اس پر دوسرے سیروں دروازے کھل جاتے ہیں

اے بیا مُرغِ برندہ دانہ جو بها اوقات دانہ کائل کرنے والے پرند کے اے بیا مرغے زمعدہ و مخص با اوقات برند معدے اور آئنوں کی ایکتھن سے اے بیا ماہی در آب دور دست با ادقات تجمل گرے پانی میں اے بسا مستور در بردہ مُکرہ با اوقات! عورت بردے میں چھی ہوئی اے بہا قاضیؓ جبرِ نیک خو بها ادقات نیک عادیت، علامہ، قاضی اے بیا حاجی کج رفتہ بعثق با اوقات عشق کی وجہ ہے تج میں گیا ہوا حاجی بلکه در باروت و ماروت آل شراب بلکہ ہاروت و ہاروت کے لیے وہ نشہ بایزید از بهر این کرد احراز بایزید نے ای لیے پربیز کیا از سبب اندیشه کردآن دُو لباب ان عقلمند نے سبب سوحا تو گفت تا سالے نخواہم خوردآب كها ميں ايك مال تك ياتى نہ ہوں گا این کمینظ جهد أو مرکز بهر دین دین کے لیے یہ ان کی معمولی کوشش تھی چوں بریدہ شد برای حلق دست جب طلق کی وجہ سے ہاتھ کاٹا میا این چنین باشد چویک در بسته شد الیا تی ہوتا ہے جب ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے

ا کریده اسین طق کی خواہش، گلا گئے کا معب بنی ہے۔ مغص بید کا درد، اسلمن قفص ما داور مین دونوں سے سی ہے۔ دور دراز، مراز است کی حلی پڑنے کا کا نئا۔ مستور پیشیده و جر سیبودی عالم، بڑا عالم سد باب درواز سے کی ردک، مانع بابر بید بسطامی کوایک بارنماز عمل ستی کا احساس ہوا، اس کے معب برخور کیا تو بانی ہینے کی کڑت کو سجھا چنا نچہ عجد کرلیا کہ ایک سال بانی شہوں گا۔ ذولباب محقند ستاب طاقت سے ایس کی مناز دولیا ہے۔ مال کا نئا کہ اس کی معب برخور کیا تو بانی ہوئی کا دوجہ در الله تھا تی ہے۔ الله تعالی سنے اس کی معام انہوں نے بیاونی کی بات کی تھی جس کی دجہ سے الله تعالی نئے ان پر ایسانصل کیا کہ ان کو قطب العارض کا دوجہ در الله بیا ۔ پر اس کی عبد علی کی برمز اے لہذا انہیں کوئی شکوہ نہ ہوا۔ ایس پیش سے تعمل کی ایس کوئی شکوہ نہ ہوا۔ ایس پیش سے قدرت ایک ذریعہ برند کرتی ہے تو سودیگر ذرائع بیدا فرماد تی ہے۔

كرامتِ شَيْخُ أقطع و زنبيل بافتن او بدو دست در خلوت . ننے سی کی کرامت اور تہائی میں ان کا دونوں باتھوں سے جھولی بنا

شيخ اقطع گشت نامش بيشِ خلق كرد معروش بدين آفات خلق ان كوظل كے مصائب نے اس نام سے مشہور كر ديا بيل برو بو الخير تين عوال جا، ابوالخير تيناتي کهه و\_ کو بہر دو دست خود، زمبیل بافت کہ وہ ایے ووتوں ہاتھوں سے جمولی بن رہے ہیں در عرفیتم آمدی سر کرده پیش تو منہ اٹھائے، میری جھونیڑی میں چلا آیا گفت از افراطِ مهر و اشتیاق أس نے کہا کہ اشتیاق اور محبت کی زیادتی کی وجہ ہے لیک تحفی دار این را ای کیا لین اے بزرگ! ای کو پوشیدہ رکھ نے قریے نے جیے نے تھے نه ساتھی ہے، نہ دوست ہے، نہ کمی کمینہ ہے مطلع گشتند بر بافیدلش ان کے بنے سے باخر ہو گئے من منم پنهال نو کردی آشکار میں نے چمپایا تو نے ظاہر کر دیا کاندریں عم بر تو منکر می شدند جو ال غم میں تہارے مكر ہو گئے ہيں که خدا رسواش کرد اندر فرلق کہ خدا نے لوگوں میں اس کو رسوا کیا ہے وز صلالت در گمان بد روند سمرای کی وجہ سے بدگمانی میں متلا ہوں

لوگوں میں ان کا نام خط شنخ پر گیا کر تو تام اوّلش خواہی رواں اگر تو ان کا پہلا نام لینا طاب در عرکش او رایجے زائر بیافت جمونیزی میں ایک ملاقاتی نے ان کو پایا گفت او را کائے عددِ جانِ خولیش انہوں نے اس سے کہا اے این جان کے وحمن این چه کردی شتاب اندر سباق آگے بوضے میں تو نے جلدی کیوں کی؟ پیل عمیم کرد و گفت اکنول بیا تو وه بنے، اور فرمایا اب آ جا تانمیرم من مگو ایں آبا کے جب تک میں نہ مرول ہے کی ہے نہ کہنا بعد ازال قوم دگر از روزنش اس کے بعد دوسر ہے لوگ ان (کے گھر) کے سوراخ کے ذریعہ گفت حکمت را تو دانی کردگار انہوں نے فرمایا اے خدا! تو حکمت کو جانا ہے آمد الہامش کہ بیک چندے برند ان کو الہام ہوا، کھے لوگ ہے که مگر سالوس بود او در طریق که شاید وه طریقت میں مکار تھا! من تخواہم کاں زمہ کافر شوند میں نے نہ جاہا کہ وہ جماعت مکر ہو

المست المين دست بريده ، منا - كرتو - بير رك في اتطع كبلان يك يتفان كانسل مام ابوالخير تما ادر تينات گاؤں كر بينه والے يتم عريش ـ مجمونیزی - زنبیل میمیاا جس میں فتراه اپنا کمانا وغیره رکھتے این ۔ سرکرده میش مندافعائے۔ شتاب ۔ جلد۔ سہاتی۔ بوسمنا، افراما، زیادتی۔ ایں۔ مین پر کرامت کے تنہال میں دونوں ہاتھ ہوجاتے ہیں۔ ہانیدش یعن تنہائی میں ایندونوں ہاتھوں ہے بنتے ہیں۔

ع. ميك بند- بهديوك تم يعنى باته كننه كافم شكر يعن بزركي كيمكر سالوس مكار طريق طريقت فريق بناعت من نؤانهم يعن الله تعالیٰ نے الہام پڑ فرمایا کہ ہم نے بید پہندنہ کیا کہ امارے بندے ہے بد کمان رویں للذابیکرامت ظاہر کردی ہے۔ رمد۔ بها عت.

کہ دہیمت دست الدر وقتِ کار

کہ ہم کام کے دقت کھے ہاتھ دیے ہیں

رد گردند از جنابِ آسال
آمانی درگاہ سے مرددد نہ بنیں
خود تسلی دادہ ام از ذاتِ خولیش
ابیٰ ذات کے بارے میں تبلی دے دی ہوائی دار ہیں
وایس چراغ از بہر آل بنہادمت
در یہ جراغ میں نے ان کے لیے رکھا ہے
در یہ جراغ میں نے ان کے لیے رکھا ہے
بدن کے اجرا کے گڑے ہو جانے سے ذرد
بدن کے اجرا کے گڑے ہو جانے سے ذرد
در عمر کے دفیے کی اچھی موئی برتہیں بل گئ ہے
دہم کے دفیے کی اچھی موئی برتہیں بل گئ ہے
دام

ال کے طبا ہونے سے مہارا وہ م م ہونیا ہو جا کے دسید کا اسان ول پر سیا ہوئیا ہو

کرد تہدید و سیاست ہر زیال معاف بیس در آویزم ندارم تال معاف بیر تمرین اور عید کی بیر تمرین اور عید کی جرحہیں لکا دول گا، تمہین معاف نہ کرول گا وہم و تخویف اند و وسواس و گمال وہم اور ڈر اور وسوس کے گمان میں ہیں از توہمہا و تہدیداتِ نفس از توہمہا و تہدیداتِ نفس جان کی دھمکول اور توہمت اند ول بنشست اند ول کے نور کی کھڑی ہر جا بیٹھے ہیں ول جستہ اند جیا بک و چست و گش و برجستہ اند جیا بیر اور چست اور خش اور ہوشیار ہو گئے ہیں جین اور چست اور خش اور ہوشیار ہو گئے ہیں جین اور چست اور خش اور ہوشیار ہو گئے ہیں

ایں کرامت را بردیم آشکار
ہم نے یہ کرامت ظاہر کر دی
تاکہ ایں پیچارگان بدگمال
ہمن ترابے ایں کرامتہا زپیش
میں نے تہیں پہلے ہی ہے ان کرامتہا دبیش
میں نے تہیں پہلے ہی ہے ان کرامتوں کے بغیر
این کرامت بہر ایشال دادمت
میں نے تہیں یہ کرامت ان کے لیے دی ہے
تو ازال بگذشتہ کر مرگ تن
قریق سروپائے از تو رفت
مرادر پاؤل کے جدا ہونے ہے تہارا دہم ختم ہوگیا
مرادر پاؤل کے جدا ہونے ہے تہارا دہم ختم ہوگیا

ساحرال المانيل الماني

ا دست نین کا ہواہاتھ۔ رد کیے پر ہوگ اگر بدگانی کی حالت میں مری تو ہماری بارگاہ میں مردود ہوجا کیں گے۔ کن تر اے تنہا کی اور ضرورت کے وقت کا ہواہاتھ پیدا کرنا تمہاری تسلی کے لیے تبین ہے تمہیں تو ہماری ذات ہے پہلے ہی تسلی حاصل ہے۔ جرائے۔ یعنی کرامت تو ازاں ہم ای مقام ہے آئے۔ یعنی کرامت تو ازاں ہم ای مقام ہے آئے۔ یونی کرامت تو ازاں ہم ای مقام ہے آئے۔ یونی کرامت خوب موئی۔ مقام ہے آئے۔ یونی دوسی نے بور ایسی ہور ان جو برائی ہوئے۔ کا مواصل مجمود اور ان کے فتا ہونے ہے ڈرو اسپر سپر، ڈھال نیک ذونت خوب موئی۔ کا حار ان کے فتا ہونے جارو کروں کی جان لینے کی دھمکی دی تھی جکہ وہ معزمت موئی علیہ السلام پر ایمان سے آئے تھے۔ زھی ۔ یعنی وہ میدان جہاں وہ معزمت موئی علیہ السلام پر ایمان سے آئے تھے۔ زھی ۔ یعنی وہ میدان جہاں وہ معزمت موئی علیہ السلام کا مقابلہ کرنے آئے تھے۔

ے اونی دانست۔ جاددگروں کادل نور ایمان ہے منور ہو چکا تھا اوروہ اس جسم اور زندگی کو عارضی بچھ بچھے نتے۔ سابیہ و تیاوی جسم اور اخروی جسم کی مثال جسم اور سابیک ہی ہے۔

خُرِّد كوبد اندرين رگلزار شال ان کو ای خاکدان میں ریزہ ریزہ کر وے از فروغِ وہم کم ترسیدہ اند وہم کی زیادتی ہے وہ کم ڈرتے ہیں کر رود در خواب وَستے باک نیست اگر خواب میں ہاتھ کٹ جائے کوئی پردا نہیں ہے ہم سرت پر جاست ہم عمرت دراز تیرا سر بھی اپی جگہ پر ہے، تیری عمر دراز ہے تندری چونکہ خیری ہے سقیم جب تو انتفے کا بغیر کی بیاری کے تندرست ہے نیست باکے از دو صد یارہ شدن دو سو عکرے ہو جانے ہے کوئی پروا نہیں ہے گفت پیمبر که تملم نائم ست يَغْبِرِعَ الله في أَرْمِلا ب، كربون والي كاخواب ب سالکال ایں دیرہ پیدا ہے رسول سالكول في بغير كى يعام دين والے كے خوب د كھ ليا ہے سابیه فرع ست اصل جز مهتاب نیست سایہ فرع ہے جائد کے علاوہ کوئی اصل نہیں ہے کہ یہ بیند خفتہ کو در خواب شد کہ کوئی سویا ہوا دیکھے کہ دہ سو گیا ہے م اون کردوں اگر صد بارشاں اگر سو بار (بھی) آسان کی اوکھلی اصلِ ایں ترکیب دا چوں دیدہ اند چونکہ انہوں نے اس بناؤ کی اصل کو د کھے لیا ہے ایں جہال خوابست اندر ظن مابست بیہ دنیا خواب ہے، شک میں نہ پڑ گر بخواب اندر سرت ببرید گاز<sup>ع</sup> اگر خواب میں ھیتی تیرا سر کاٹ دے گر به بینی خواب در خود را دوینم اگر تو خواب عمل اینے دو کھڑے ویکھے حاصل اندر خواب نقصان بدن خلاصہ سے کہ خواب میں بدن کا نقصان ایں جہاں را کہ بصورت قائم ست اک دنیا کو جو بظاہر قائم ہے از رهِ تقليد نو كردى قبول تو نے تھلید کے رائے سے تعلیم کیا ہے روز در خوانی<sup>۳</sup> مگو کاین خواب نیست توون میں بھی خواب میں ہے، نہ کہد کہ بیخواب بیں ہے خواب و بیداریت آل دال اید عضد اے معمد! تو این سونے اور جامنے کو یہ سمجھ

۔ ہادن۔ اوکلی۔ گڑاد۔ اگر گاف کے ذیرے ہو خاکدان کے معنی میں ہادداگر گاف کے چیش ہے تو چن کے معنی میں ہے۔ اصل چونکہ دو بچھ چکے بیں کہ اس جسم عضری کی اصل در حقیقت روح ہے لہذاو واس عارضی وجود کے فتا ہونے کے وہم سے بے خوف ہیں۔ ایس جہاں۔ جسم عضری کو اس جسم سے تشبیہ دے کر جوانسان عالم خواب میں دیکھا ہے پھریہ سمجھایا ہے کہ اگر عالم خواب میں نظر آنے والے جسم کے گڑ ہے ہوئے و کیلھے جا کیں تو اس سے اصل جسم پرکوئی ضرونیس پہنچا ہے ای طرح جسم عضری کے گڑے ہوجانے سے اصل جسم کوکوئی فقصان نہیں پہنچا ہے۔

گاز۔ پنی مرت دراز عوام می مشہور ہے کہ اگر انسان خواب میں اپنے آپ کومردہ دیکھے تو اس کی تبیر، عمر کی درازی ہے۔ گفت تو غیر۔ حدیث مر لیف عمل ہے کہ ایک تعبیر اور کی درازی ہے۔ گفت تو غیر۔ حدیث مشریف عمل ہے کہ ایک فواب ہے پھراس نے دریافت کیا کہ دنیا اور آخرت عمل ہے کہ ایک فواب ہے پھراس نے دریافت کیا کہ دنیا اور آخرت عمل کمتنا فاصلہ ہے۔ فرمایا پلک جمیکے کی بعدر فاصلہ ہے۔ ازر و تعلید عام انسان تعلیدی طور پر دنیا کی ناپائیداری مسلیم کرتا ہے ادر اولیا آئی ہے و کھے جی ای

س روز ورخوابی نیندگی حالت مرف شب می مین بین بلکدون کی بیداری مین بھی خواب می ہے۔ حضور بھتے نے فرمایا ہے لوگ نیکد میں ہیں جب مرین کے بیدار بوجا کی سیداری ہے۔ حضور بھتے نے فرمایا ہے لوگ نیکد میں ہیں جب مرین کے بیدار بوجا کی میں میں ہے۔ مرین کے بیداری ہودات سب وجود ہاری کی فرح اور سایہ ہیں۔ خواب و بیداری ہوتا ہے کہ جب بیداری خواب ہے تو اس کے بعد حالت خواب کوکیا کہاجا ہے گا۔ اس کا جواب و بیتے ہیں کہانسان حالت خواب میں اور کی بیداری اور خواب میں خواب کو کیا کہاجا ہے گا۔ اس کا جواب و بیداری اور خواب کو بھو۔
مواب میں بید دی بیدار تھا اور اب بویا ہے تو جس طرح خواب میں خواب کود کھی ہے اس کا می بیداری اور خواب کو بھو۔

بیخبر زال کوست در خوابِ دُوَم اک سے بے خر ہے کہ وہ دوسری تیند میں ہے چوں بخواہد باز خود قائم کند جب جاہے گا اس کو بنا لے گا یا ہزارال ترس می آید براہ وہ ہزاروں ڈر کے ساتھ راستہ طے کرتا ہے لیل بداند اُومُغاک و جاه را تو وہ گڑھے، اور کنویں کو جانا ہے رو ترش کے دارد او ازہر تھے وہ کسی عم سے رنجیدہ کب ہوتا ہے كه بهر بانگے زغول<sup>ع بيستي</sup>م کہ چھلاوے کی ہر آواز پر ہم تھہریں ورنه<sup>ک</sup> مارا خود برہنہ تن بہ است ورنه جارے کے نکا بدن بہتر ہے خوش بگیریم اے عددِ نابکار خوشی ہے لیں گے اے نالائق ویمن! نيست اے فرعون بے الہام سيج

او گمال بُردہ کہ ایں دم خفتہ ام وہ سمجھا کہ بیں سویا ہوا ہوں کوز ہگر<sup>ا</sup> گر کوز ہُ را بشکند کہار، اگر کسی بیالہ کو بوڑتا ہے کور را ہر گام باشد ترس جاہ اندھے کو ہر قدم پر کنویں کا ڈر ہوتا ہے مردِ بینا دیدِ عرضِ راه را بینا انتان نے راستہ کی چوڑائی دیکھ لی ہے یا و زانولیش نه لرزد هر دے اس کا باؤل اور ران سمی وقت تبیس کیکیاتے ہیں نیز فرعونا که ما آل سینتیم اے فرعون! کھڑا ہو جا کیونکہ ہم وہ نہیں ہیں خرقهٔ مارا بدر دُوزنده سبت ہماری گلدڑی بھاڑ دے، سینے والا موجود ہے بے کیاس ایں خواب را اعدر کنار : بغیر کباس کے، اس نیند کو بغل میں خوشتر از تجرید از تن وز سرت ک بدن اور مزاج سے جدا ہو جانا خوشگوار نہیں ہے بغیر الہام کے اے احمق فرعون!

شكايت كردنِ أسرِ بيشِ شركه من بسيار روع مي التم و تونمی افتی إلا بنادر و جواب تفتن آل اونث سے خیر کا شکایت کرنا کہ میں منہ کے بل بہت گرنا ہوں اور تو تبین گرنا گر بہت کم اور اس کا جواب دینا

در فراز و شیب ودر راهِ دلیق اونچے، اور نیجے، اور نک رایے میں من ہمی آیم بسر در چول عوی میں گراہ کی طرح سر کے بل گرتا ہوں

گفت اسر باشر کاے خوش رفیق خچر نے ادنت سے کہا، اے ایٹھے ساتھی! تو نیانی در سرو خوش می روی تو منہ کے بل نہیں گرتا ہے، اچھی طرح چاتا ہے

كوزه كر فداجم كابنانے والا ب اگروه اس جم كوفنا كرتا ب توجب جابتا ب مجر بناديتا ب كور اندها خطرات ، ذرتا ب بينا به نياز بوتا ب ای طرح جن کوچٹم بھیرت حاصل ہے دو دنیا کے خطرات ہے ہیں ڈرتے ہیں۔سفاک۔گڑھا۔ خیز فرعونا۔ پھرمولانانے جادوگروں کی بات شروع

غول - چطادے کی آواز بے حقیقت ہوتی ہے۔ خرقہ ۔ بعنی بیسم عضری جوروح کالباس ہے۔ ورنند-اگراللہ تعالی جم عضری ندعنایت فرمائے گا تو روحانی وجود ہی بہتر ہے۔ بیلباس۔ پہلے شعر کے ٹانی مصرع کی علت ہے بیعنی ہم بغیر جم کے روس سے بغلگیر مول کے۔خوشر۔ لینی روحانی زعر کی جارے لیے الہام خداد ندی کی دجہ سے خشر ہوگئ ہے۔ شکایت۔مولانا نے فرمایا تھا کہ جن کوچشم بھیرت حامل ہوجاتی ہود دنیادی خطروں میں مبتلائبیں ہوتے ہیں۔اباس تصدیس اس کی وضاحت فرماتے ہیں۔استر نے پر غوی کمراہ۔

تا بدائم من کہ چوں باید بریست تاكه مي جان لول، كه كم طرح جينا جايج؟ بیگمال روشن ترست و تیز بین بلاشک زیادہ روش اور تیز دیکھنے والی ہے زیں سبب در رُو فیقتم حاضرم اس سبب سے میں منھ کے بل تہیں گرتا ہوں میں موجود ہوں بعد ازال ہم از بلندی ناظرست اس کے علاوہ اونچائی ہے ویکھنے والی ہیں آخر عقبہ بہ بینم ہوشمند عقلمندی ہے گھائی کے آخر کو دیکھ لیہا ہوں ديده ام را وانمايد جم إلَّه الله (تعالی) میری آنکه کو دکھا دیا ہے از عثار و اوفآدن وارہم مُعُوكر كھانے اور كرنے ہے نجات يا جاتا ہوں دانه بینی و نه بینی ریج دام وانہ کو دیکھ لیتا ہے، جال کی تکلیف کو جبیں و یکھا ہے فِي الْمَقَامِ وَ النَّزُولِ وَ الْمَسِير تَعْبِرنِينَ اور الرّنِي أور طّن مِل جذبِ اجزا در مزاج او کند اس کی طبیعت میں اجزا کوجذب کرنے والی طاقت پیدا کر دیتا ہے تار و پودِ جسم خود را می تکر ایے جم کا تانا بنا تنآ ہے حق حیصش کرده باشد در نما (نشوو) نما میں اللہ (تعالیٰ) اس کو تریس کر دیتا ہے

این سبب را باز گو بامن ز جیست مجھے اس کا سب بتا کہ کس وجہ ہے ہے؟ گفت<sup>ا</sup> از چیثم تو چیتم من یقیس اس نے کہا میری آنکہ تیری آنکہ سے یقینا بعد ازال از ہم بلندی ناظرم اس کے علاوہ میں اونچائی سے دیکھنے والا ہوں گفت خیتم من زنو روش ترست اس نے کہامیری آئمیں تیری آنکھوں سے زیادہ روش ہیں چوں ہر آیم ہر سرِ کوہِ بلند میں جب بلند پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا ہوں کیں ہمہ کیستی و بالائی راہ پيم راسته كي سب نجإلى اور اونيالي ہر قدم من از سرِ بیش یم میں ہر قدم دکھے بھال کر رکھتا ہوں توبه بنی پیشِ خود یک دو سه گام تو این آگ ایک دو تمن قدم دیکمتا ہے يَشْتُوى لَهُ الْأَعُمٰى لَدَيْكُمْ وَ الْبَصِيْرِ تہارے نزدیک اندھا اور بینا برابر ہے چول جمیں را در شلم حق جال وہد جب الله (تعالی) پیٹ کے بید میں جان ڈالا ہے از خورش او جذبِ اجزا می کند وہ خوراک سے اجزا جذب کرتا ہے تا چہل سائش بجذب جزوما عالیس مال کک اجزا کے جذب کرنے کا

تابدانی کال ازو غائب نشد

چوں ندائد جذب اجزا شاہِ قرد کتا کوں نہ جانے گا؟ کیا شاہ اجزا کو جذب کرتا کیوں نہ جانے گا؟ بے غذا اجزات را داند ربود وہ بغیر غذا کے تیرے اجزا کو چن لینا جانتا ہے ہوش و حسل رفت را خواند شتاب وہ گئے ہوئے ہوش و حواس کو فورا بلائے گا باز آید چول بفرماید کہ عمد وہ والی آجائے گا حبوہ (اللہ تعالی) فرمائے گا کہ لوٹ آ

حیٰ کرتو جان لے گا کہ وہ اس سے غائب نہیں ہے وہ واپس آ جائے گا جب وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ لو۔

اجتماع اجزاء خرِ عزیر علیہ السلام بعد بوسیدنش باذن اللہ تعالیٰ
و در ہمال دم مرکب شدن پیش چیشم عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے تھم سے بوسیدہ ہو جانے کے بعد عزیر علیہ السلام کے گدھے کے اجزا کا جمع ہو جانے اور فوراً عزیر علیہ السلام کی آتھوں کے سامنے جڑ جانا کا جمع ہو جانے اور فوراً عزیر علیہ السلام کی آتھوں کے سامنے جڑ جانا

185

کہ بیوسیدست و ریزیدہ برت

کہ تیرے سانے گلا سڑا ادر ریزہ ریزہ ہے

آل شر و دُم و دو گوش و بیاش را

منہ ادر دم، ادر دونوں کان ادر پاؤں کہ

ہارہا را اجماعے می دہد

کو ہمی دوزد کہن ہے سوزنے

کہ دہ پرانے کو بغیر سوئی کے ی دیتا ہے

آبنجال دوزد کہ پیدا نیست درز

اس طرح ی دیتا ہے کہ بینن کا با نہیں جاتا سے

اس طرح ی دیتا ہے کہ بینن کا با نہیں جاتا سے

اس طرح ی دیتا ہے کہ بینن کا با نہیں جاتا سے

اس طرح ی دیتا ہے کہ بینن کا با نہیں جاتا سے

ین عزیرا در گر اندر خرت

ہاں اے عزیا اپ گدھے کو دیکے
پیش تو گرد آورم اجزاش را

بین تیرے سانے اس کے اجزا کو جمع کردں گا

دست نے اور اجزا کو جمع کردن گا

ہاتھ نہیں ہے ادر اجزا کو جمع کر دیتا ہے

در گر درصنعت بارہ نے

در سمان و سوزنے نے وقت خرز

سیمان و سوزنے نے وقت خرز

سیمان و سوزنے نے وقت خرز

ی سرو جی طرح اس جسم میں اللہ تعالیٰ جذب کرنے کی قوت فرما دیتا ہے روح میں بھی اجزا کو جذب کرنے کی قوت فرما دےگا۔ جاتے ۔ ان اجزاءِ بدن کو غذا کے ذریعے جمع کرنے کی طافت جس طرح اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے ای طرح وہ غذا کے واسطے کے بغیر بھی اجزاء بدن کو جس فرماسکتا ہے۔ آس زمانے ۔ انسان جب بنیندے بیدار ہوتا ہے تو زاکل شدہ حواس فوراکوٹ آتے ہیں ای طرح حشر میں اجزائے بدن فوراکوٹ آئیں گے۔ عد۔ امر کا صیغہ ہے ، لوٹ آ ۔ اجتاع۔ قیامت میں انسان کے جسم کے بوسیدہ اجزاء اس طرح جس ہوجا کیں گے جسے کہ حضرت عزیز علیہ السلام کے مگر ھے کے اجزاجی ہوگئے تھے۔

عزیر ایک پیغیر تھے جن کا ذکر سور و بقرہ کی آیتوں اُو کا الذی مَوْ عَلَی قَوْیَۃِ اللهٰ مِن ہے بیایک دیران بستی پرے گزرے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ ہے مؤسل کیا تو اس کو کیے آباد کرے گاتو اللہ تعالیٰ نے ان پرادران کے کدھے برفوراموے طاری کردی سویری تک دہ مردہ حالت میں رہادر پھر ان کوزیرہ کردیا اس کوری و کیا تو فرمایا انکل مزگل چکاتھا۔ حضرت کی نے اس کے اجز اکوزی کردیا ادروہ پھرزیرہ ہوکیا تو فرمایا ای طرح میں ای استی کو آباد کردوں گا۔ خرت لیے کی تو اپنے کدھے کود کھی گل مزچکاتھا پھر بھی دہ زیرہ کردوں گا۔ خرت لیے کی تو اپنے کدھے کود کھی گل مزچکاتھا پھر بھی دہ زیرہ کردیا گیا۔

سے دست نے حضرت حق کاانسانوں کا ساہاتھ بیس ہے۔ باروزن بیوندلگانے والا لیمیٰ خداتعالی فرز ربیعا۔ درز ربیعن ۔

تانماند شبه أت در. يوم وي تاكه تجم قيامت كے بارے من شر نہ رہے تانه لرزى وقت مُردن زابتمام تاکہ تو مرتے وقت عم سے نہ ارزے از قواتِ جملہ حہائے تی ایے جم کے تمام حوال کے فوت ہو جانے ہے گرچه می گردد پریشان و خراب اگرچه وه تفریق اور برباد مو جاتے ہیں

جزعِ على ما كردنِ سَيِّحَ بزرگوار بر مرگ فرزندانِ خويش ایک سی خ بزرگوار کا این اولاد کے مرنے پر گھبراہیٹ کا اظہار نہ کرنا

آسانی سمع بر زوئے زمین جو روئے زیمن پر آسانی سمع تھے در کشائے روضهٔ دارالجال جنت کے باغ کا در کھولنے والے چوں نی باشد میانِ قوم خویش این قوم میں نی کی طرح ہوتا ہے سخت دل چوتی بگو اے نیک خو اے نیک عادت! بتائے آپ سخت ول کوں ہیں؟ نوحه می آریم با پشتِ دو تو باوجود دہری کم ہو جانے کے روتے ہیں یا کہ رحمت نیست در دل اے کیا اے بزرگ! کیا (آپ کے)ول میں شفقت (کامادہ) نیس ہے کی چه امید ست مال از تو کنول تو اب ہمیں آپ سے کیا امیر ہے؟ که نه بگواری نو مارا در فنا کہ آپ ہمیں ہلاکت میں نہ چھوڑیں گے

چتم بکثا حش<sup>ل</sup> را پیدا به بین آ نکھ کھول حشر کو کھلے طور پر وکمجے لے تابه بنی جامعیم را تمام تاكہ تو ميرے جح كرنے كو بيرا دكھے لے منجمجنال كه وقت تخفتن اليمني جس طرح تو سونے کے وقت مطمئن ہے ير حواك خود نه لرزى وفت خواب سوتے وقت تو حوال (کے ختم ہونے) پرتہیں لرزتا ہے

بود شیخ رہنمائے پیش ازیں اب سے پہلے ایک راہنما، شخ تھے چول جيمبر درميانِ أمتال امتوں میں پیغیر کی طرح گفت پیمبر که شخ رفت پیش آنخضور علی نے فرایا ہے کہ پیٹرو شخ کیک صباحے گفتش اہل بیت او ان سے ان کی گھر والی نے ایک صبح کو کہا ما ز بجر و مرگ فرزندانِ تو آپ کی اوزاد کی موت اور جدائی کی وجہ ہے ہم تو کمی گرئی کمی زاری چرا آپ کیوں گرہے و زاری نہیں کرتے؟ چول ترا<sup>ی</sup> رہے نہ باشد در دروں جب آپ کے اندر رم نہیں ما بامیرِ تو ایم اے پیشوا اے جیٹوا! ہمیں آپ بے آس ہے

ل حشر-قیامت کے میدان میں جمع ہونا۔ یوم وین۔ قیامت کادن۔ جامعیم۔ یعنی میں قیامت میں ان اجزا کو کس طرح حمع کروں گا۔ اہتمام ۔ فکر میں پر نا۔ بھی انکہ۔ انسان جب موتا ہے تو اس کے ہوش وحواس جاتے رہتے ہیں لیکن انسان مونے سے نیس ڈرتا ہے کیونکہ اس کو یعین ہے کہ بیدار ہوتے بى ووواليس آجاكيس مح اكالرس اكر قيامت كى زىم كى كاليتين بوجائة وانسان موت ي خونز دونه بوكار

ب برئ - بہلے فائے و نیوی پڑم نہ کرنے کابیان تھا اب اس منعلق ایک مکایت نقل کرتے ہیں۔ چوں تیمبر۔ اولیا واللہ بھی نبوت کے کابل انباع کی وجه امت میں نبول کاطرح موتے میں جولو کول کی بخشق کا سبب موتے ہیں۔ وار الجمال۔ جنت مباح من الل بیت مروالے، بیوی۔ مع بوليرا - بسبم من رم كاماده في نيس ميرابيم آب مي كانو في رميس م

خود شفیع مالوکی آن روزِ سخت تواس بخت ون آب ہمارے سفارش کرنے والے ہوں کے ما با كر إم توتيم اميدوار ہم آپ کے برم کے امیدوار ہیں که نماند کیج مجرم را امال جبکہ کمی مجرم کے لیے امان نہ رہے گ کے گزارم مجرمال را اشک ریز میں مجرموں کو روناکب چھوڑوں گا؟ تا رَمَائِم شال زاشکنجه کرال تاکہ ان کو بھاری شکنجہ ہے چھڑا دوں وارمائم از عمّابِ تقضِ عهد عہد کے توڑنے کے غصہ سے نجات ولاؤں گا از شفاعهائے من روزِ کزند مصیبت کے دن میری سفارشوں سے گفت شال چول حکم نافذ میرود ان کی بات جالو تھم کی طرح بطے گ من بنم وازِر<sup>ع</sup> خدایم بر فراشت مل بوجھ اٹھلنے والاتہیں ہوں، خدانے مجھے بلند کردیا ہے در قبول حق چو اندر کف کمال (اور) الله كامتبول مونے من ايبا ب جيسا كه باتھ من كمان معنی ایں موہدال اے نا امید اے کا امید! اس بال کے معتی سمجھ لے

چوں بیارابند<sup>ک</sup> روزِ حشر تخت جب حشر کے ون تحت آرستہ کریں گے در چنال روز و شب بے زیمہار ایے بے بناہ، روز و شب میں وست ما و وامن تست آن زمال اس وقت ہمارا ہاتھ، اور آپ کا دامن ہو گا گفت سیمبر که روز ر سخیر بیمری نے فرملا ہے کہ قیامت کے دن من شقيع عاصيال باشم بجال میں (ول و) جان سے گنہگاروں کا سفارتی ہوں گا عاصیال و ایل کبائر را بجهد گہگاروں اور كبيره (مكناه) والوں كو كوشش سے صالحانِ أمتم خود فارغ اندع میری امت کے نیک، خود فارغ ہیں بلکه ایشال را شفاعتها بود بلکہ (خود) ان کی سفارشیں ہوں گی ﷺ وازِر وزرِ غیرے بر نداشت مسكى بوجه المحلف دالے نے غير كا بوجه تبيس الحلا ب آ نکہ بے وزرست سے مست ایجوال اے جوان! جو بغیر بوجھ کے ہے وہ سے ہے شیخ کہ بود بیر تعنی موسپید منتخ كون بوتا ب، بورُها لينى سقيد بالول والا

بیارایند فرشتے حشر میں کوٹن آ راستہ کریں گے۔ بے زیم مار۔ بے امان۔ رست خیز ۔ قیامت مفض عہد۔ ازل میں عبودیت کاعہد کیا تھا گنا ہوں کا اد تکاب اس عبد کوتو ڈیا ہے۔

فارغ آغر مینی نیک لوگول کواس کی ضرورت ند ہوگی کہ آئیس عذاب ہے بچانے کے لیے شفاعت کی جائے ، ہاں شفاعت ہے ان کے مراتب پڑھیں گے۔ گفت شال ۔ لینی جتاب باری میں ان کی توض ضرور مقبول ہوگی۔ واز ر۔ پو جھیلا۔ وزر۔ پو جھ، گزاہ۔

تاز ستيشِ نماند تارٍ مو ہست آل موئے سیہ ہستی اول وہ کالا بال ای کی ستی ہے تا كه اى كى يستى كا ايك بال كا تار نه رب چونکه متیش نماند پیرادست گرساه موباشد و باخود دوموست جب ال کی ستی نه ربی، ده بوزها ہے خواه و سياه بالول دالا به يا تحييرى بالول دالا ہست آل مونے سیہ وصفِ بشر نيست آل موي ريش و موي سر کالا بال، بشری صفات بیس وہ ڈاڑھی کا بال اور سر کاھیال تہیں ہے علیلی " اندر مهد بردار و نقیر كه جوال ناگشة ما يحيم و پير (حفرت )عین علیدالسلام گبوارے میں اعلان کرتے ہیں كه أيم جوال أبوي بغير في اور بير بي چوں کیے موی سیہ کاں وصف ماست نيست بروے سيخ و مقبول خداست جبکہ ایک کالا بال جو ہماری صفت ہے اک ممل تبیل ہے، (وہ) سے اور خدا کا معبول ہے چوں بود<sup>ع</sup> مولیش سپید ار با خودست او نه پیرست و نه خاص ایزدست جب ای کے سفید بال ہوں اگر اس میں خوری ہے وہ نہ پیر ہے اور نہ اللہ (تعالی) کا معبول ہے گر رہید از بھنِ ادصاف بشر ریخ نبود کہل باشد اے پیر اگر وہ بعض بشری اوصاف سے بیا ہے اے صاحبزادے! وہ سے نہ ہو گا ادھر ہو گا ور تمبر موي زِ وَصَفَّش بِاتَى ست نیست از عرش و سا آفاقی ست اگر ای کا بال برابر وصف باتی ہے وہ آسانی اور عرشی تہیں ہے، ونیادار ہے ما ہمہ امیددارانِ توتیم ريزه چين رخم و احمان توتيم ہم سب آپ کے اُمیدوار ہیں لیک با ایل جملہ چول بے طفقتی آپ کے رقم اور احمال کے ریزہ چین ہیں بہر فرزندال چرا ہے رفی zميكن إكساس كم باد جود آب بيشفقت كيول بين؟ ادلاد کے بارے میں بے رقت کول بیں؟ یا تمر خود ول کی سوزو ترا باز کو اے تی با ما ماجرا یا شاید آپ کی دل نہیں جاتا ہے سیخ گفت او را میندار اے ریق که ندارم رخم و مهر و دل شفیق تَنَ نَ ال سے كيا اے ماكى! يہ نہ بھے ، کہ جھ میں رحم اور محبت اور شفقت کرنے والا دل ہیں ہے بر ہمہ کفار ما را رحمت ست كرچه جان جمله كافر نعمت ست حمام کافروں یہ ہمیں رقم 77 ہے اگرچہ سب کی جان (اللہ کی) نعمت کی کافر ہے

ہت ادر یعنی فی الی کو کہتے ایل جو بوڑھا ہو یعنی اس کے ہال سفید ہو کئے ہوں کا لے نہ ہوں۔ مولا نافر ماتے این کہ کا لے ہوال سے مراد اس کا وجود ادر سنی ہے گئے ہوں۔ مولا نافر ماتے این کہ کا لیے مراد اس کا وجود ادر سنید ملے جول۔ ومف۔ بٹریٹ کے ادر ساف میس کے ہال کا لیے ادر سفید ملے جول۔ ومف۔ بٹریٹ کے ادر ساف میس کی معزب میں بٹنی و بیر تھے۔

ع. چوں بور۔ اگر انسان میں خودی ہے تو خواوہال سفید ہوں وہ پینے اور پیرٹیس ہے 'بزرگی به مقلست نه بسال۔''

م. رات کین دل کی زی را نین کروال جس نے سوال کیا تھا۔ برہمہ یعن ہمیں تو کافروں پر بھی رہم آتا ہے اگر چدوہ اللہ کی تغینوں سے کافر

کہ جرا از سنگہا شاں ماکش ست کہ پھروں سے کیوں ان کی پٹائی ہوتی ہے؟ کہ ازیں خو دارہائش اے خدا كہ اے خدا اک عادت ہے اے كا كه نباشند از خلائقِ سُتُكسار کہ لوگوں ہے سنگسار نہ بنیں تا كند ثال رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِين تاکہ ان کو جہان والوں کے لیے رہنت بنائے حق را خواند که وافرکن خلاص الله(تعالٰ) ہے وض کرتے ہیں کہ نجات کو عام کر دے چول نشد گوید خدا یا در مبند جب (مفیر) نبیس ہو آل تو کہتا ہے اے خدا دروازہ بندنہ کر رحمت تکلی بود همآم ع را عنخوار میں کلی رحمت ہوتی ہے رحمت درياست بإدي سبل دریا کی رحمت راستول کی ہدایت کرنے والی ہے رحمت کل را تو بادی بین و رو کلی رحمت کو تو بادی شجھ اور چل پڑ ہر غدریے را کند اشاہِ بح ہر تالاب کو سمندر کے مثابہ بنا دیتی ہے سوي دريا خلق را جوں آورد وریا کی جانب لوگوں کو کیے لائے؟ ره برد کتا بح جمیحول سیل و جو (جبكه) بهاؤ اورنبر كی طرح سمندرتك داسته طے كرے

بر سگانم ارحمت و بخشایش ست میرا کوں پر (جمی) رقم اور تری ہے آل سکے کہ می گزد گویم دعا دہ کا جو کاٹا ہے اس کے لیے دعا کرتا ہوں این سگال را هم دران اندیشه دار ان کول کو بھی ایسا خیال عطا فرما زال فرمستاه انبیا را بر زمین ای کے (اللہ تعالی نے) زمین پر انبیا بھیج خلق را خواند سوی درگاهِ خاص وہ لوگوں کو خاص دربار کی طرف بلاتے ہیں جهد بنماید ازیں سو بہر بند اس جانب تقیحت کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے رحمتِ جزوی بود مر عام را عام (انسانوں) میں جزوی رحست ہوتی ہے رحمت جزدش قريل تكشة بكل اک کی جردی رحمت کل سے وابستہ ہو گئی ہے ر حمت بردی بکل پیوسته شو تو جزوی رحمت ہے، کل کے ساتھ جر جا تأكم جزوست او نداند راه بح جب تک جزوی (رحمت) ہے وہ مندر کا داستہیں جاتی ہے چوں عمائم راہ کے کہ کرو جب وہ سمندر کا راستہ نہیں جانا ہے راستہ کیے طلے مصل کردد به بخر انگاه او دہ سمندر ہے اس دقت داہستہ ہو گا

کے برسگاں۔جولوگ کو اورتے ہیں تو ہمیں کو ل پر بھی ترس آتا ہے۔ آل سکے۔ چونکہ کما کا ٹنا ہے اس لیے دوڈ صلا کھا تا ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدااس کی سید بدعادت چیز اوے اور اس میں ایسا خیال پریوا کروے جس کے نتیجہ میں وہ سنگسار نہ ہو۔ زال۔ انبیاء سب کے لیے رحمت ہوتے ہیں محکون کو اللہ کی طرف اللہ کے بلاتے ہیں ووسری طرف اللہ سے ان کے لیے قونتی کی دعا کرتے ہیں۔ درمیند لیے بالے تابی ووسری طرف اللہ سے ان کے لیے قونتی کی دعا کرتے ہیں۔ درمیند کے بات تابی اس کے دل ہیں تھوڑی کی رحمت ضرور ہوتی ہے۔

علی ملک فکرمند، بینی شیخ جوامت کا در دمند ہوتا ہے اس میں کلی رحمت ہوتی ہے۔ قریس گئتہ۔ رحمت کلی دراصل اللہ تعانیٰ کی ہے کین شیخ نے چونکہ اپنے آپ کو بالکیے اللہ تعانیٰ کی ہے کین شیخ نے چونکہ اپنے آپ کو بالسنہ تو ایستہ کر دویا ہے لہذا اس کی رحمت کلی ہے۔ بلکل ہیوستہ شو لیسنی کی شیخ ہے اپ کو وابستہ کر لے۔

" تاکہ ہم وست ۔ جب انسان میں جزو کی رحمت ہے وہ رحمت کلی کوئیس بہجا تا ہم کس وناکس کور حمت کلی بھی بیٹھتا ہے۔ غدیر۔ تالاب ۔ سوے دریا۔ بینی

رخنت کلی 🗅

نزعیان و وتی و تائیری بود مثابرہ اور وکی اور تائیر (غداوندی) ہے ہو گا بیچو چویانی بگردِ این رَمه تو اک ریوڑ کے جاروں طرف گڈریا کی طرح ہو چونکه فقاد اجل شال زدبه نیش جبکہ موت کے فصاد نے ان کے نشر مارہ ہے ديدهُ تو ب نم و گرب ڇاست آب کی آئیس بغیر آنو اور گرب کے کوں میں؟ ور سخن کی بارہ بے آزرم شر بات کرنے میں مکبارگی بے قابو ہو گئے خود نباشد قصلِ دَے ہمچوں تموز موسم خزال موسم بہار کی طرح تبیں ہوتا ہے غائب و پنہاں ز جیتم دل کے اند دل کی آنکھ سے دہ عائب اور پوشیدہ کب ہیں؟ از چه رُو رُو را تمم بھیوں تو ریش تو کی وجہ سے تیری طرح چرے کو رحی کروں؟ بامن اند و کردِ من بازی کنال وہ کھیلتے ہو۔۔ کے میرے پاک ادر میرے جاروں طرف ہیں با عزیزائم وصال ست و عناق میرا تو عزیزوں سے وصال اور معانقہ ہے من به بیداری جمی سیتم عیال عمل ان کو بیداری عمل اچھی طرح ویکما ہوں برگ حس را از درخت افتال متم جو اس کے بتوں کو ورخت ہے جمار ویتا ہوں وَر كند عوت بتقليد بوو اگر وہ دعویٰ کرے تو (محض) ،تظیمی ہو گا . گفت کیل چول رحم داری بر ہمہ اک نے کہا، جگہ تمہیں سب پر دمم (آتا) ہے چول نداری نوحه بر فرزند خویش آب این ادلاد پر کیول تبین روتے ہیں؟ چول كواهِ رخم الثكب ديدماست جبکہ رقم کے گواہ، آنکھول کے آنسو ہیں تَیْخِ دانا زیں عمّابش گرم شد ا عقلمند کی ای کے ایک عصر ہے گرا گئے ارُو بن كرد و ملفقش اے عجوز برممیا کی طرف رخ کیا اور ای ہے کہا اے بوڑھی! الجلِّيرَ كُر مُردند اليثال وَرح المر وه سبب (اولاد) خواه مرده مول یا زنده من چو بینم بخ شال سعین پیش خویش مِمَل جب ال كو اين مائے مجمع ديكما ہول كريه بيرول اند از دورٍ زمال ارکرچہ وہ زمانے کے چکر سے باہر نکل گئے ہیں كريم از جرال بود يا از قراق رونا تو مجموث جانے اور جدائی کی وجہ سے ہوتا ہے خلق اندر خواب می بیند شال لوگ ان کو خواب میں او میسے ہیں زيل جهال خود را دَها بينهال سم میں کھی اینے آپ کو اس دنیا سے غائب کر اویتا ہوں

ا ورکند و اگر ناتش فیخ بچر کیے کا بھی تورہ می تقلید ہوگی اس کا مشاہرہ نہ ہوگا۔ وتی مولانا و تی بول کر انہا م مراد کیتے ہیں۔ گفت۔ یک کیوی نے کہا۔ نصاد۔ دگ کھو نے والا۔ اجل موت نیش نشتر - تواور م - آئکھ کے آنسوؤں سے ول کی دسمت کا پہاچاں ہے۔ یک بیش اضات۔ بند آزم - بنجل خود نباشد لیسی سب انسان بکسال نہیں ہیں۔ جملہ دل کی آئکسیں مردوں اور زیموں سب کود بیکستی ہیں۔

۔ سن چوہی میں مردوں کو بھی جسم اپنی لگا ہوں ہے دیکتا ہوں تو پھر تو حہ کیے کروں۔ کرید۔ رونے کی دجہ بجر وفراق ہے، جیکہ بیری اولا دمیرے گرو مسیل کودری ہے تو پھر دونے کی کیادچہ ہے۔

سر خلق نام او کوں کومر و بے خواب میں نظر آتے ہیں جھے بیداری میں مجی نظر آتے ہیں۔ زیس جہاں۔ نیدکی حالت میں مکاہری حواس بیکار ہوجاتے میں آنو مرد نے نظر آنے لکتے ہیں میں بیدادی میں اپنے مکاہری حواس کو معطل کر دیتا ہوں آنو و انظر آباتے ہیں۔

حسّ ابیرِ عقل باشد اے فلال عقل اسير روح باشد تهم بدال اے فلال! کو اس عقل کے بابند ہیں سمجھ لے! کعقل روح کی بابند ہے دست بسة عقل را جال بازِ كرد کارمائے بستہ را ہم ساز کرد روح نے جکڑی ہوئی عقل کو آزاد کر دیا الجھے ہوئے کاموں کو سلجھا دیا ہمپیوخس تگرفتہ روی آپ را حتها و اندیشه بر آب صفا حواس اور افکار نے صاف یانی بر تکوں کی طرح یانی کی سطح کو گھیر لیا ہے دستِ عقل آں خس بیک سو می برد آب پیدا می شود پیش خرد عقل کا ہاتھ اس کوڑے کو ایک طرف ہٹا دیتا ہے عقل کے مامنے پانی کھل جاً ہے خس بس'انیہ بود بر جو چوں حیاب<sup>ع</sup> خل چوبک سو رفت پیدا گشت آب نہر پر بکبلول کی طرح کوڑا بہت سا تھا كورُ ا جب بثا بإني كل كيا , چونکه دستِ عقل نکشاید خدا خس فزاید از ہوا ہر آبِ ما جب تک اللہ (تعالیٰ) عقل کے ہاتھ نہ کھولے المارے یانی پر ہوا (و ہول) کی دجہ سے کڑا براھ جاتا ہے آب را هر دم کند پوشیده او آل جوا خندال و گریال عقل تو وہ ہر وقت پانی کو جھیائے رکھتا ہے وہ ہوا (د ہوس) مسکراتی ہے اور تیری عشل چونکه تقوی بست دو دست هوا حق کشاید هر دو دست عقل را جب بربیز گاری نے ہوا (وہوں) کے دونوں ہاتھ باندھ دے الله (تعالی) عمل کے وو ہاتھ کھول ویتا ہے لیں سے حواس چیرہ محکوم تو شد يول خرد سالار و مخدوم تو شد غالب حواس تيرے محكوم بن جاتے ہيں جب عقل تیری سردار اور مخدوم بن جالی ہے حمل را ہے خواب خواب اندر کند تاکه عیبتی زجال سر بر زند وہ (عقل) حواس کو بغیر نیند کے سلا دیتی ہے يبال تك كدان ديهي بالتي روح من عرابهارني بي ہم یہ بیداری یہ بند خوابیا ہم ز گردوں برکشاید بابہا دہ بیدادی میں مجی خواب دیکھ لیں ہے آسان کے دردازے بھی کھل جاتے ہیں قصة خواندن سیخ ضربه قرآن را ازرُوی مصحف و در الك نابينا شُخُ كا قرآن برهية وقت قرآن كو ديكير كر برهنا اور

ا حسن - حواک عمل کے بابند ہیں اور عمل دور آ کے تائی ہے ، عمل مقید ہوتی ہے ، جب رور اس کے مواقع زائل کر دی ہے تو پھر اس میں جلاپیدا ہو حاتی ہے ، رور آپر جب تک دنوی خیالات کا غلبر ہتا ہے دوادرا کات سے محروم رائتی ہے جب دنوی خیالات کے خس وغاشاک سے صاف ہوجاتی ہے تو اس کو باطنی اور اکات حاصل ہونے ملتے ہیں۔ آ ہے ۔ یعن روحانی اور اکات۔

ع حباب بلید چونکه اگرخدادیمی تو نیل شامل حال ندیمونو نفسانی خوابشات ادراکات سے مانع رہتی ہیں۔ آس بدوا انسان تباہ ہوتا ہے خوابشات مسکراتی ہیں ادر مقل روتی ہے۔

ے بیں۔ جب انسان عمل کے تائع ہوتا ہے قو حوالی ظاہر کا اس کے تکوم بن جاتے ہیں۔ حس۔ انسان کو فیند کی صالت میں خواب ای لیے نظر آتے ہیں کے حوالی طاہر کا اس کے تکوم بن جاتے ہیں۔ حس۔ انسان عالم انسان عائب از نظر چیزوں کو دیکھنے لگتا ہے بھر جب عمل کا غلبہ ہوجا تا ہے قوہ و بیدار کی میں بھی حواس کو معطل کردتی ہے اوروہ چیزیں اس کو بیدار کی میں نظر آتے گئی تیں جو کہ دہ خواب میں دیکھ ملکا تھا۔ قصہ۔ اس قصہ کا خلاصہ بیہ ہے کہ حوالی ظاہر ک کے نہ بعد ہے تا ہوئے ہیں۔ بعد تے ہوئے بھی حوالی ظاہر ک کے نہ بعد تے ہوئے بھی حوالی ظاہر ک کے درکات حاصل ہوجاتے ہیں۔

شدنِ باذن الله تعالَى کے تھم سے بیتا ہو جاتا مصحفے در خانہ بیرے ضربے ایک نابیا پیر کے گھر میں قرآن دیکھا بر دو زابد جمع یا ته چند روز دونول بزرگ چند روز کے لیے اکٹھے ہو گئے چونکه نابیناست این درویش راست کیونکہ یہ درویش تو بالکل ٹابیتا ہے که جزاد را نیست اینجا باش بود کہ ای جگہ تو اور کسی کا رہن سمن تہیں ہے من پنم گتاخ یا آمیخته بخ میں شوخ، یا گھلا ملا تہیں ہوں تا یھرے یہ مرادے یہ زغم تا کہ صبر کے ذریعہ مقصد عاصل کر لول كَثَفَ شَد كَالصَّبُرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ (معاملہ) کھل ممیا کیونکہ صبر کرنا کشادگ کی جانی ہے تا شفایایی تو زیں رج کہن اے ہمانی ا مبر فرانہ ہے، مبر کر تاکہ تو اس برائے مم سے شفا ماصل کر لے صبر سنی ست و بر او شکرست سبر سوئے کشف ہر بسر رہبرست مبر کڑوا ہے، ای کا پیل شکر ہے میر، ہر داز کے کھلنے کا راہر ہے

وقت خواندن قرآن بينا قرآن پڑھتے وقت اللہ بتعالی دیر در بغداد یک شیخ فقیر ایک نقیر، کی نے بغداد میں گشت صفش در تموز یر ز سوز جھکتی گری کے زمانے میں اس کا مہمان بن گیا گفت اینجا اے عجب مصحف جراست أس نے (ول میں) کہا تعجب ہے! یہاں قرآن کیوں ہے! اندرين انديشه تشويشش فزود اک خیال ہے ای کی تثویش بڑھ گئی اوست تنها للمصحفے آویخته وہ تیا ہے، قرآن آویزال ہے تا برسم نے حمش مبرے کمم که دریافت کرول، یا خاموش ره کر مبر کرول صبر کردد بود چندے در حرج اس نے مبر کر لیا اور کھے دن پریٹان رہا صبر کتج ست اے برادد صبر کن

صبر كردن عليه السلام چول ديدكه داؤد عليه السلام حلقها از القمان عليه السلام كا موال عصر كرنا جبكه انبول نے ديكھا كه حضرت داؤد عليه السلام لوہے كے آئن داست ميكردازسوال باين نيت كهرازسوال موجب فرح وراحت ست صلتے بنا رہے ہیں، اس نیت ہے کہ سوال کرنے ہے مبر کرنا خوشی اور داحت کا سب ہے ۔۔۔

رفت لقمال سوی داؤی نبی طقه می کرد او ز بولاد ایی (حضرت) لقمان عليه السلام، واؤد عليه السلام بي كي يهال مح وه سخت فولاد كے حلقے بنا رہے ستھے

ا بسترير - نابينا - تنوز - كرى كامبينه ب- مسحف - قرآن باك - داست - يني بالك مينابينا كي تاكيد ب- ايم يشر يبني به خيال كه نابينا كمرين

ا تریت این میں اس قدر کملا ملائیں ہوں کہ بے تکلفی ہے سوال کرسکوں۔ حری ۔ نگی۔ فرجے ۔ کشاو کی مبر تاخ ست ۔ مبر تاخ ست ولیکن پرشیری

٣. مبركردك - اكانسكا غلامر بيه يك دفرت لقمال عليه السلام في مبركيا ويودل يرسوال بيدا بوا تعاده وود بخد والم مركيا والا

ز آبن و بولاد آل شاه بلند لوہے اور فولاد ہے، وہ شاہِ عالی در تخیر ماند و وسواسش فزود وہ جران رہ گئے اور وسوے بڑھ گئے که چه می سازد ز طقه نو بنو کہ وہ مسلسل طقول سے کیا بنا رہے ہیں؟ صبر با مقصود زوتر رہبرست مبر، مقمد کا تیز راہنما ہے مرغ صبر از جمله بیّال تر رود مبر کا بیند، تمام بیندول سے تیز اڈتا ہے سهل از بے صبریت مشکل شود تیری بے مبری سے آسان (بھی) مشکل ہو جائے گا شد تمام از صنعت داوُد م آل وہ (کام حضرت) داؤ وعلیہ السلام کی کاریگری ہے مکمل ہو گیا بيش ُ لقمالِيِّ عَكَيْمٍ صبر خو صابر و دانا لقمانِ عليہ السلام کے سامنے در مصافبِ نحصم دفع زخم را لڑائی کے میدان میں زخم کی روک کے لیے کو بناه و دافع ہر جا غمیست کیونکہ وہ ہر مقام پر عم کی بناہ اور دافع ہے آخر وَالْعَصْرِ<sup>ع</sup>ُ دا آگہ بخوال ہوٹل ہے والعصر کا آثیر پڑھ لے کیمیائے ہمچو 'صبر آدمٌ ندید مرجیسی کمیا، آدم علیہ السلام نے نہیں دیکھی ہے

جمله را بایک دِگر در می قَلَند کِ سب (طنتوں) کو ایک دومرے میں ڈال رہے تھے صنعت زرّاد اولم دیده بود ان (القراق) نے زرہ بنے والے کی کاریگری ندر ملمی کھی کایں چہ شاید بود وایر سم ازو کہ یہ کیا ہے گا، ان سے ہوچھول باز با خود گفت صبر اولی ترست پھر اپنے آپ سے کہا کہ صبر زیادہ مناسب ہے چوں نہ بری زود تر کشفت شود اگر تو نہ پوشتے گا جلد تھے پر ظاہر ہو جائے گا در به بری در تر حاصل شود اگر تو پوشکھے گا، دیر میں طاکل ہو گا چونکه گقمال تن برد هم در زمال چونکه لقمان علیه السلام اس وقت خاموش ہو گئے پی زره سازید و در پوشیده او تب انہوں نے زرہ بنا کی اور اس کو بہنا گفت این نیکو لباس ست اے فتی قرمایا اے جوان! ہے اچھا کہاس ہے گفت لقمال حبر نیکو بهرمیست لقمان عليه السلام نے فرمالا كه مبر احجا ساتھى ہے مبردا باحق قری کر دے اے فلال اے قلال! صبر کو حق کا ساتھی بتایا ہے صد ہزارال کیمیا حق آفرید الله (تعالى) نے لاکھوں كيميائيں بيدا كى بي

بقیہ قصدُ نابینا و مصحف خواندنِ آل بنظر نابینا اور اس کے رکھے کر قرآن پڑھنے کے قصہ کا بھیر

مردِ منهماں صبر کرو و ٹاگہاں کشف کشتش حالِ مشکل در زماں مہمان شخص نے سبر کیا، اور اچانک اس پر مشکل کا حال، نورا کھل گیا

وری نگند یا خورت داؤ دان ملتوں کوایک دوسرے میں ڈال رہے تھے۔ زراد یعنی زرہ بنانے دالا۔ اس چے۔ لینی یے کیا بنایا جارہا ہے۔ نروتر ترور رور بری یے بے مرکا ہے کام برگز جاتا ہے۔ تن یوم درخامون دہا دسنعت کار مگری۔ میرکا ہے کام برگز جاتا ہے۔ تن یوم درخامون دہا د صنعت کار مگری۔

۔ ۔ المقر-ال ۱۹۰۷ء کے آخری و فواصو آباف فی و قواصو ایا لھنے آیا ہے نہوں نے باہی کل کا دمیت کی ادرمبر کی دمیت کی لین کی عیدت کی ادرمبر کی دمیت کی لین کے معلوم ہوا کہ مبر کی تکہداشت الکما بحاشروں کا ب جیسی کرفن کی تکمہدا شبت مغروری ہے۔ کیمیا تا ہے کی حقیقت کو بدل دی ہے ای طرح مبرمصائب کیراحوں جس تبدیل کر دیتا ہے۔

جست اذ خواب آل عجائب رأ بديد یہ نیند سے اٹھا، اور عجائب دیکھے گشت ہے مبر و از و آل حال جئے ہے ب مبر ہو میا، اور ان سے اس حال کی جبتو کی چول جمی خوانی و می بینی سطور آب كيم يره عن إن اور سطرين و يكهن بين؟ دست را بر حرف آن بنهادهٔ ہاتھ کو اس کے حروف پر رکھتے ہیں که نظر بر حرف داری متند کہ آپ سے طور پر حرف پر نظر رکھتے ہیں این عجب داری تو از صنع خدا تو الله (بعالی) کی کاریگری پر تعجب کرتا ہے بر قرآت من حريضم بميحو جال مجھے تو قرآن پڑھنے سے جان کی برابر محبت ہے در دو دیدہ وقتِ خواندن ہے کرہ دونول أِنْكُمول مِن بغير ركاوت ك، يراحة وقت که بگیرم مصحف و خوانم عیال جبکہ میں قرآن انحادل اور دیکھ کر پڑھوں اے بھر رکے بھی امیدوار اے وہ کہ ہر تکلیف میں ہم سے امیدوار ہے که را گوید بهر دم بر ر آ جو تھے ہے کہتی ہے، کہ ہر سائس میں رق کر یا ز مصحفها قراَت نایدت يا قرآنوں ہے '(وكم كر) تو ياحا جاہے گا تا فردخواتی معظم جوہرا تاكم لو خوب يره ك، اك يرك جويرا

میم شب آدازِ قرآن را شنید آدهی أرات كو قرآن كی آداز سی که ز مصحف <sup>ا</sup> کورمیخواند درست کہ نابیتا قرآن کو دیکھ کر سجیح پڑھ رہے ہیں گفت چول کوری عجب بے چیتم و نور کہا جبکہ آپ نابینا ہیں، یغیر آکھ اور روشی کے انچه می خوانی بر آل افآدهٔ جو کھ آپ پڑھتے ہیں، ای پر ہوتے ہیں إصبعت در سير پيدا مي كند رفآر میں آپ کی انگی ظاہر کرتی ہے گفت اے گئة زجہل تن جدا انبول نے کہااے وہ کہ جوجسمانی جہالت سے جدا ہو گیا ہے من زق درخواسم کاے مستعال مل نے اللہ (گانی) ہے درخواست کی کہ اے مداکار! سيتم حافظ مرا نورے بدہ شل مافظ نہیں ہول، مجھے روشی عطا کر دے باز ده دو دیده ام را آل زمال اک دفت میری دونول آئلمیں مجھے لوٹا دے آمد اذ حفرت ندا کاے مردِکار بارگاہِ خدادندی سے آداز آئی، اے باعل! حسن طن<sup>ع</sup> ست و اُمیدے خوش را سے تیرا حس ظن ہے اور اچھی امید ہر زمال کہ قصد خواندن یاشدت جمل ونت تيرا برضن كا اراده مو كا من درال دم دادیم پختمت ترا مل ال وقت تیری آنکسیس لونا دول کا

ا كەزىمىخە ـ دونا بىياد كىركر آن پۇھەر بے تىجادر جوآيت پۇھتے تىجاس پرسىخ الكى دىكىتے ہوئے پۇھتے تىجىدامبعت دوسىر ـ ماظروخوال عموماً يۇسىغىنى آيتول يەلگى دىكىتے بىلى جاتىنى ـ

، جبل تن جدار لیمن مادی جمم کی جہالتیں تھے ہے دور ہو پیکی ہیں پھر خداکی اس قدرت سے بچنے کیا پریٹانی ہے۔مستعان۔ وہ جس سے مدد چاعی بائے۔مرد کار۔ باشل انسان۔

۳. حسن فن سعد مشتدی به آنا عِنله طَنِ عَبُلِثَ بِی مِینَ مِی وی کها بول جویرایمه میرے بادے میں وچرا بے 'اگر اللہ کے ماتھ اچھا کمان بوگا تو خیر حاصل بوک یا کمان بوگانو شرحاصل بوگا۔ مقالم جوہرا۔ اس سے بعض صاحبان نے ان تامیعا کی ذائت مراد لیا ہے بعض نے اس کوخوانی کامنعول بھے کرقر آن کر یم مراد لیا ہے۔

وأكشائم مصحف اندر خواندن جمیناں کرد و ہر آنگاہے کہ من اس (الله تعالى) نے اليا عى كيا اور جبكه على برصنے میں قرآن کھولاً ہوں آل گرای بادشاهِ کردگار<sup>ا</sup> آل خبیرے کوتعد عاقل زکار تو وہ جبیر جو کام ہے عافل نہیں ہے ده کردگار، بادشاه باز بخطد بينشم آل شاهِ فرد در زمال جميحول ڇرائِ شب نورد دہ میکن شاہ، میری بینائی ددبارہ عنایت کر دینا ہے فوراً، تاریکی کو لیسے ویے والے جواغ جیسی زی سبب نبود وکی را اعتراض ہر چہ بتاند فرستد اعتیاض اکا لیے دلی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا ہے (كيونكه) جو كچھ وہ ليتا ہے، بدله بھيج ديتا ہے کر بسوزد باغت انگورے دمد درمیانِ ماشے عصورے دہد اگر وہ تیرا باغ جلاتا ہے، انگور دے دیتا ہے رن کے دوران خوتی دے دیتا ہے آل سل میں دہد کانِ عَمِها را ولِ سے وہد وہ اِتھ کئے نئے کو، اِتھ وے ویتا ہے غمول کی کان کو مست دل دے دیتا ہے كل نُعسَلَم و اعتراض از ما برفت چوں عوض می آید از مفقو دز دنت "بم بين مانت بين" كهنااوراعتراض بم يرخصت بوكياب جبیہ عم شدہ کا بھاری بدلہ آ جاتا ہے چونکہ کے آتش مرا گری رسد راضيم كر آتش ما را كشد جب بغیر آگ کے ہمیں گرمی ملتی ہے عبی راضی ہول، اگر وہ ہماری آگ بجھا دے چونہ ہے چشے یہ بخفد دیدنے أيجنين كوريست حيتم روشنے جکہ دہ بغیر آگھ کے دکھ لیما عطا قرما دیتا ہے۔ ایما اندھا پن ردش آگھ ہے ہے ایما اندھا پن ردشن آگھ ہے ہے ہے کے ایما علی میکنی کے جوال دہم او روشی کر جراغت شد چہ افغال میکنی جَبَد دہ بغیر جاغ کے ردی عطا فرما دیتا ہے۔ اگر تیرا جُماع بجھ جائے تو کیوں شکایت کرتا ہے صفت بعض اولياء كه راضى اند باحكام اللي و لابه عكلا بخدائے تعالی کہ خدایا ایں علم را بگرداں بعض اولیاء کا بیان جوخدائی احکام برراضی میں اور الله (تعالی) سے اصرار

کروگآر۔اللہ تعالیٰ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس میں کر دہمتی نفل اور گار بمعنی صاحب ہے۔انعیاض عوض لینا ،اللہ تعالیٰ عوض ضرور عتایت فر ما دیتا ہے خواہ وہ تہاری منشاء کے مطابق نہ ہو۔گر بسوز د۔مولانا نے اس شعر میں اسی امرکی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس عوض کا اس کی جنس ہے ہونا صروری نہیں جوتم نے لی ہے۔

تہیں کرتے ہیں کہ اے خدا یہ تھم لوٹا لے

ا۔ ماتم مجلس می سر محفل شادی۔ دل مستے۔ دل کی مستی میں انسان نم کوبھول جاتا ہے۔ لاستم سیہ جملے بمو ما بحث میں فریق ٹانی کی بات کے انکار کے دفت بولا جاتا ہے۔ مفقو دیے گمشدہ۔ زفت موٹا ، بھاری۔

جونگہ۔ ہمیں مقصد کی طلب ہے خواوال کا سبب پہلے تھی ہو چیتم روشے۔ آئکھے مقصد دیکھنا ہے جب وہ بغیر آئکھ کے حاصل ہوتو آئکھ ننہونے سے ہمیں کیا فٹکوہ ہوسکتا ہے۔

کہ ندارند اعتراضے در جہال جو دنیا میں کوئی اعتراض تہیں کرتے ہیں گه جمی دوزند و گاہے ی درنڈ جو کھی سے ہیں، اور کھی چھاڑتے ہیں که دَبال شال بست باشد از دعا جن کا منہ دعا ہے بند رہتا ہے جستن دفع قفا شال شد حرام تفنا کے فیصلہ کو رد کنے کی جبتی ان پر حرام ہے كفر شال آيد طلب كردن خلاص خلاصی جاہنا ان کو کقر (محسوس) ہوتا ہے که نه پوشند از عزا جامه کبود کہ دہ غم میں کالا کیڑا نہیں بہنتے ہیں آب حیوال گردد ار آتش بود اگر آگ ہو تو آب حیات بن جاتا ہے سنگ اندر راهِ شال گوهر بود ان کے راستہ کا پھر جوہر ہو جاتا ہے از جه باشد ایل زحسن گلن خود یہ کیوں ہوتا ہے؟ اینے حسن ظن سے ہوتا ہے كاے اللہ از ما بكردال ايل قضا کہ اے خدا! اس قفا کو ہم سے لوٹا دے بشنوا اکنون قصة آل ربروال ابِ ان راہنماؤں کا قصہ ِ س ز اولیا اہل دعا خود دیگرند وعا كرنے والے، اولى على سے دوسرے ہيں قوم دیگر می شناسم ز اولیا میں اولیا میں سے دومری قوم کو (بھی) جاتا بعوں از دضا کہ ہست دام<sup>ع</sup> آل کرام چونکہ رضا ان بھلول کا معمول ہے در قضا ذوتے جمی بینند خاص دہ تفنا میں خاص مزہ محسوں کرتے ہیں حسن ظنے ہر ول ایشاں کشور ان کے دل پر حس تمن (ایا) طاری ہو گیا ہے ہر چہ آید پیشِ ایٹال خوش بود جو ان کو چین آنا ہے اچھا لگا ہے ز هر در حلقوم شال شکر بود ان کے گے میں زہر شکر ہو جاتا ہے جملگی کیسال بود شال نیک و بد ان کے لیے اٹھا بڑا سب مکسال ہوتا ہے كفر باشد زدشال كردن دعا دعا کرتا الن کے زدیک کفر ہوتا ہے

سوال کردن علی بہلول آن درولیش ولی را (حفرت) بہلول کا ای ولی درولیش سے دریافت کرما

چونی اے درولیش واقف کن مرا اے درولیش! تو کیما ہے جھے بتا دے گفت بہلول آل کے درولیش را (منرت) بہلول نے اس ایک درولیش سے کہا

ا بشنو۔ اب تک یہ مجمایا تما کہ بعض ادلیا تو ایسے بین کر مقصود جب حاصل ہوتا ہے تو سب سے موجود نہ ہونے پر فتکو و بیس کرتے ہیں اب یہ بتاتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ سے مجمایا تما کہ بعض ادلیا تو ایسے بین کہ محمد منظر بستی کے میز درگ ایسے بین کہ دو اس محمد منظر بستی کے میز درگ ایسے بین کہ دو آئے در ہے کہ بیر حالت منظوب الحال اولیا کی ہوتی ہوتی و عاکی جائے۔ اصل کمال ہے ہے کہ دائشی برضاد ہے ہوئے و عاکی جائے۔

راآم- معول۔ در تضا۔ معائب کومرضی طدا بھے کراس میں لذت عاصل کرتے ہیں۔ طَوْبُ الْعَبِیْبِ ذِبِیْبٌ معتوٰق کی مارکشمش ہے' ان کا مقولہ بوتا ہے۔ آئا۔ ما تی لہائ کا ابوتا ہے۔ آب میوال۔ لیٹی ہر تکلیف ان کے لیے ہاعث داحت بن جاتی ہے۔ نیک دید۔ وہ جھتے ہیں کہ مہرچہ از ددست کی دسمد خوب است' دوست کی جانب ہے ہوآئے دوا پھائی ہے۔

ا سوال کردن سرست بہلول نے ایسے تک بر دنگ کے مزان کا چینے بورامنی اِقتاء عداد عمل تنے اور کوئی دعا کرنا پیندنہ کرتے ہتے۔ پوتی ۔ آپ کے نیسے مزان دیں ا

بر مُرادِ او رود کارِ جہال جس کے ارادے کے مطابق دنیا کے کام طلتے ہوں اخراں زاں سال کہ او خواہد شوند ستارے جس طرح دہ جاہے ہو جائیں ہر مُرادِ او روانہ کو بہ کو جو اس کے ارادہ کے مطابق کوچہ بوچہ رواتہ ہول ہر کجا خواہر بہ بخشد تہنیت وہ جہاں طاہے مبار کبادی بخش وے ماندگال از راه جم در دام او راہ سے عاجر بھی اس کے جال عمل ہوں یے رضا و امر آل قرمال روال اس فرمال روا کی رضا اور تھم کے بغیر یے قشائے او نیاید ﷺ مرگ اس کے تھم کے بغیر کوئی موت نہ آئے در جہاں زاوج ثریّا تا سمک ونیا میں ثریا کی بلندی ہے بچھلی تک در فرو سیمائے تو پیداست ایں آپ کے چیرے اور شان سے یہ ظاہر ہے شرح کو این رابیان کن نیک نیک اس کی تشریح کر ویجئے اور صاف صاف بیان کر ویجئے از دل و از جال کند او را فبول اس کو دل و جان ہے قبول کر کے کہ ازاں ہم بہر یابد عقلِ عام کہ اس ہے عوام کی عقل بھی حصہ حاصل کر لے بر سرِ خواکش ز ہر آنتے بود اس کے خوان پر ہر متم کا کھانا ہوتا ہے

گفت کی باشد کسیکه جاودان اس نے کہا، وہ مخص کیسا ہو گا، کہ ہمیشہ سیل و جوم بر مراد او روند سیاب اور نہریں اس کے ادادہ کے مطابق جاری ہول زندگی و مرگ سرهنگانِ اُو زندگی اور موت اس کے سیاعی ہول ہر کیا خواہد فرستد تعزیت . دہ جہال حاہیے تعزیت کو ردانہ کرے سالکان راه جم بر گام او را، کے سالک بھی اس کے نقش قدم کر ہول ج وندانے نہ خندو ور جہال ونیا میں کوئی دانت نہ محرائے یے رضائے او نیفتد کی مرگ ال کی منتا کے بغیر کوئی بہتہ نہ جھڑے بے مراد او نجبد جی رگ اس کے ادادہ کے بغیر کوئی رگ نہ پیجڑ کے گفت اے شہ راست تفتی پچنیں (حضرت) بہلول نے کہااے شاہ! تم نے سی کہا، ایسا ہی این و صد چندی اے صادق و لیک اے سے! آپ ایسے عی اور (اس سے) سکڑوں گناہیں کیکن آنیخانکه فاصل و مردِ فضول<sup>ع</sup> ایے طریقے پر کی فاضل اور جامل آنچنائش شرح کن اندر کلام گفتگو میں اس کی اس طرح شرح کر دیجئے ناطق کامل چو خوال باشے بود كامل مقرر، جب خوان والا ہوتا ہے

ا سے سے اس ولی نے دھنرت بہلول کو جواب دیا کہ جمع شخص کی فٹٹا کے مطابق ساری دنیا کا کاروبار چل رہا ہواور کوئی چڑاس کی فٹٹا کے فلاف نہ ہوتو ایسے اسے شخص سے سزاج وریافت کرنے کا کیا مطلب ہے۔ زندگی۔ لینی لوگوں کی سوت و حیات اس کی سراد کے مطابق ہو۔ تعزیت میت کا پرسا۔ ہمنیت سے سزار کہادی۔ سائٹاں۔ واستہ جلنے والے سافرتو اس کے تقش قدم پر چلیں بسزل تک نہ پینچنے والے ای کے اداوہ ہے منزل سے محروم ہوں۔ سے سخص کی خوشی اس کے اور اور ونیا کی ہر ترکت اور سکون اس کے اداوہ سے ۔ گفت۔ حضرت بہلول نے کہا جو کچھ آ ب کہنے والے ہیں، وہ ضرور درست ہے گئی جھے ورا تعصیل سے سمجھا کے تاکہ جس پورامطلب بچھ جاؤں۔

ہے۔ اس مردنسول۔ تا قائل۔ تا طبق کا ل۔ اجتمعے مقرر کا کمال ہوتا ہے کہ اس کی تقریر سے عوام دخواص دونوں لطف اٹھاتے ہیں بھر قرآن کے معانی اور مطالب سے برخض اپنی تیم کے مطابق بورافا کہ واٹھا تا ہے۔ مطالب سے ہرخض اپنی تیم کے مطابق بورافا کہ واٹھا تا ہے۔

ہر کے یابد غذائے خود جدا ہر شخص ابی علیمہ غذا حاصل کر لے خاص راد عام را مطعم دروست اس میں خاص اور عام کی غذا ہے که جهال در امر یزدان ست رام کہ دنیا خدا کے عکم کی قربال بردار ہے ب قضا و علم آل سلطانِ تخت بغیر عرش کے اس شاہ کے نیطے اور تھم کے ، تاعويد لقمه را حق كأدُخلُو جب تك الله (تعالى) نه فرما وك "واظل بوجا" جبیش آل رام<sup>ع</sup> امر آل عنی ست أس كى حركت اس بے نياز كے علم كى فرمانبردار ہے ير نجباند نگردد يړهٔ ير نبيس مارتا، كوكى شكا گروش نبيس كرتا شرح بتوال كردو جلدى غيست خولين (جس کی) شرح تبیس کی جاسکتی اور ہمت کرنا اچھا تبیس ہے بے نہایت کے شود در نطق رام لا محدود، گفتگو کے تابع کب ہو سکا ہے؟ مینگردد جز بام کردگار بغیر خدا کے عم کے نہیں ہوتے ظم او را بندهٔ خوابنده شد بندہ اک کے تھم کا چاہے والا بن میا بلكه طبع او برال شد متطاب بلکہ اس کی طبیعت اس پر خوش ہو گئی

تانماند سيخ مبمال بينوا تاکہ کوئی مہمان بے مہارہ نہ رہے بمجو قرآل گو جمعنی ہفت<sup>ا</sup> توست جیسا کہ قرآن (یاک) جومعانی کے اعتبارے سات تہوں والا ہے گفت این بارے یقین شد پیشِ عام انہوں نے کہا، یہ تو اب سب کو یقیں ہے ع برکے در تیفتد از درخت ورخت سے کوئی بت نہیں جمزتا از دہاں گقمہ نشد سوئے گلو لقمہ منہ ہے گئے میں نہیں جانا میل و رغبت کال زمام آومی ست میلان اور رغبت جو آدمی کی باگ ہے در زمینها و آسانها ذرهٔ كوكى ذره، زمينول اور آسانول مي جز بفرمانِ قديم نافذش بغیر ای کے جاری ہونے وائے ازلی تھم کے که اشمرد<sup>ع</sup> برگ درختال را تمام درخوں کے سب ہوں کو کون سک ہے؟ ایں قدر بشوکہ چوں کلی کار اتنا ك ك جب تمام كام بچل تضائے حق رضائے بندہ شد جب الله (تعالى) كا تقم بنده كي رضامندي بن ميا ب تکلف نے یے مُزد و تواب بغیر کی تکلف کے، نہ کہ بدلہ اور تواب کے لیے

ا ہفت مکن ہمولانا نے آنزل الفر آن علی سبعة آخرف کے بیمن لیے ہول کدائ میں تدبید سات متی ہیں۔ گفت۔ان ولی نے صغرت بہلول کو جواب دیا کہ بیسب مائے ہیں۔ دینا کے ذرے ذرے پر اللہ کی حکم الی ہے اور کا تنات کی ہر ترکت وسکون اس کے حکم ہے ہو جب بعد و بلکل داخی افغی او مالی کا حکم اور نعل اس کی مراد کا جائے گا اور یہ بجا جاتے گا کہ عالم میں جو پہلے ہوں ہا ہے کو یاوہ اس بعد کے مرض کے مطابق ہور ہا ہے۔

ع رآم فرمانبردار مسلطان تخت مین الله تعالی مینی و فیرت انسان کی خواہش اور فیت انسان سے اپنے مطابق کام کراتی ہے۔ جلدی بہادری امت۔
کہ اثمر در در نستوں کے پتے جو متمائی ان کی ثاریا ممکن ہے تو غیر متمائی ہیں کہ تنعیل کیے ممکن ہوسکتی ہے۔ چوں۔ جب اللہ کے تمام فیعلوں اوراد کام کہ بندہ دامنی ہو گریا ہے تو اہلہ کے تمام اس کا مطلوب بن مجے ہیں۔ بے تکلف لینی پر ضااس کی طبی ہات بن گئی ہے۔ اس جس کوئی اجرو تو اب بھی اس کے منظر نہیں ہے۔

بلكه خوابد از ہے عم أحد بلكه الله (تعالى) كے عم كى وجہ سے جاہتا ہے زندگی و مُروکی پیشش کے ست ای کے مامنے زندگی اور موت ایک ہے بهر یزدال میمرد نز خوف و ریج وہ خدا کے لیے مرتا ہے نہ کہ ڈر اور تکلیف سے نے برائے جنت و اشجارو جو نه كه جنت اور (جنت كے) ورخوں اور نبرول كے ليے نے زہیم آنکہ در آکش رود نہ کہ ای ور سے کہ وہ جہنم میں جائے گا بے ریاضت نے بجست و جوی او بغیر حمی مجاہدے کے، نہ کہ اس کی کوشش سے همچو طوا و شکر او را قضا الله كالحكم، ال ك لي طوي اور شكر كى طرح ب نے جہال ہر امرو فرمائش رود كيا جہان اس كے علم ادر فرمان كے مطابق نہيں طے كا کہ بگردال اے خداوند ایں قضا كه اے اللہ! اس كلم كو والي لے لے بهر حق پیشش جو طوا در گلو الله كے ليے اس كے زويك الي ب جيما كه منه مس طوا چوں قطائف پیش شیخ بینوا (ایا ہے) جیسے مفلس بور تھے کے لیے پھل در وعا بینر رضائے واد کر وہ دعا میں اللہ (تعالی) کی رضامندی دکھیے لے

زندگی خود نخوابد بیر خود وه أيني زندگي مين خاطر تبين جايتا ہر کیا ہم قدم را مسلکے ست جہاں کہیں قدیم امر کا مسلک ہے بہر یزدال می زید نے بھر کنج وہ خدا کے لیے جیتا ہے نہ کہ خزانہ کے لیے تہست ایمائش برائے خواہ او اس كا ايمان اس (الله) كى رضامندى كے ليے ہے ترک کفرش ہم برائے حق بود ای کا کفر کو چیوڑتا کھی اللہ کے لیے ہے أنجنيل آمد زاصل آل خوي او یہ اس کی عادت اصل سے ایس بی آئی ہے آنگہاں خندد کہ او بیند رضا وہ اس وقت ہنتا ہے جبکہ رضا (حق) دیکھا ہے بن*ده رکش ع* خوی و خلقت این بود دد بندد جمل کی عادت اور خصلت بیا ہو لیس جرا لابه کند او یا دعا تو وه کیول خوشاند اور دعا کرے؟ مرگ او و مرگ فرزندان او اس کی موت اور اس کی اولاد کی موت نزع قرزندال بر آل یا وفا اس وقادار کے لیے اولاد کا برع يس چرا كويد وعا إلا مر تو ده كيول دعا كري، بإل اگر

زندگی-ابی زندگی می ابی خاطر نمیس جاہتا بلکه اس دلیے جاہتا ہے کہ اللہ کا تقم ہے۔ ہر تجا۔ لینی جو بھی خدا کا از لی تھم ہے وی راستہ اس کو لیند ہے خوادوہ زندگی ہویا موست۔ ہست دائیا تش ۔ اس کا ایمان بھی محض مولاکی رضامندی کے لیے ہند کہ جنت کے لاج کی وجہ ہے اور کفر سے نفر سے بھی رضا یہ مولاکی وجہ ہوتا ہے جیسا کہ طوامر تو ب ہوتا ہے۔ مضایم مولاکی وجہ ہے ہوتا ہے۔ مندکہ خوامر تو ب ہوتا ہے۔ ہندہ کش ۔ جنب احکام خداد تدی پر رضا کی رہے تیں۔ قطائف۔ پنے بندہ کش ۔ جنب احکام خداد تدی پر رضا کی رہے ہیں۔ قطائف۔ پنے بدر کے جب احکام خداد تدی پر رضا کی رہے ہیں۔ قطائف۔ پنے ہوئے جب احکام جب کی جب می کرتا ہو کے جب اس کو یہ معلوم ہو کہ مولاکی مرضی کے مطابق ہوں تو دعا اور خوشامہ ہے موز ہے۔ در دعا۔ پیخس دعا بھی جب می کرتا ہے جب اس کو یہ معلوم ہو کہ مولاکی مرضی ہی ہے۔

می کند آل بندهٔ صاحب رشد كرتا ہے، وہ ہدايت يافتہ بنده كم إلي عشق حق افروضت جبکہ اس نے عشق کا جراع روش کیا ہے سوخت مر اوصاف خود را مو بمو ایے اوصاف کو بالکل جلا دیا ہے چوں دقوقی کو دریں دولت نتاخت جیما کہ وقوتی، جو اس وولت میں نہ دوڑے

آل شفاعت فوال وعا نز رخم خود وہ سفارش اور وہ دعا اینے اوپر رحم کے لیے تہیں رقم خود را او بمال دم سوخنست ایے رحم کو اس نے ای وقت پھونک ویا ہے دوزخ اوصاف او عتق است و او عشق اس کے اوصاف کی دوزخ ہے اور اس کے ہر طروقی ایں فروقے کے شاخت ہر سالک اس فرق کو کب سمجھتا ہے قصه رقوتی و کراماتش

دقوقی اور ان کی کرامات کا قصہ

عاشق و صاحب کرامت خواجهٔ عاشق، اور كرامت والے خواجہ تھے شب روال را گشته زو روش روال تاريكي من طلخواليان كى دجه درشى من طلخوالي موصحة کم دو روز اندر دے انداختے ایک گاؤل میں دو روز ہے کم (ڈیرہ) ڈالے عشق آل ممكن كند درمن فروز اس گھر کی محبت مجھ میں روشن ہو جائے گی اُنْقُلِيُ يَا نَفُسُ سَافِرُ لِلْعَنَا<sup>تَ</sup> اے نفس! منتقل ہو جا مشقت کی خاطر سنر کر كَرُ يَكُونُ خَالِصًا فِي الْإِمْتِحَان تاكم أزمائش من خالص بن جائے حیثتم اندر شاه باز او همچو باز آئکھ شاہ کے دیدار میں کھلی ہوئی وہ باز کی طرح نتھے

آل رقوفی داشت خوش ریاجهٔ وقول ایک ایجا چره رکھتے تھے بر زمین عمل شد چومه بر آسال زمن پر دہ ای طرح سے جیسے جاند آسان پر ور مقاے مکنے کم ماختے وہ ایک جگہ کم مخبرتے گفت در یک خانه کر باشم وو روز انہوں نے کہا اگر میں دو روز ایک گھر میں رہوں گا عِزَّةُ الْمَسْكُنُ اللهِ أَحَاذِرُهَا أَنَا میں اقامت کی عزت سے پچتا ہوں لَا أُعَوِّدُ خُلُقَ قَلْبِي بِالْمَكَانِ میں اینے دل کے اخلاق کومکان کا عادی نہیں بنار ہا ہوں روز اندر سیر مبرشب در نماز ون کو سنر میں، دانت کو نماز میں

ا آل شفاعت ایسے انسان کی دعامجی اینے اوپر وح کے لیے نیس ہوتی ہے محن خدا کی مرضی پر مل کرنے کے لیے ہوتی ہے، وہ اپنے وتم ہے ای وقت دستبردار ہو کیاتھا جبکہاس نے عشق خداد نمری کا دم بھراتھا۔ دوز خ ۔ ابیاانسان اپنے تمام ادمیاف۔ادر ذاتی خواہشیں عشق کی بھٹی میں پیونک چکتا ہے۔ ہرطروتی۔ اس فرق کو کہ دعا بھی اگر ہوتو تھن اللہ کی مرضی کو پورا کرنے کے لیے ہوا پی ذاتی غرض کے لیے نہ ہو ہرسا لک نیس سجے سکتا۔ ۔ وَ قُولَى بِصِيے بِرُدگ بِمِي اس كونه بجھ سكے۔ ويباجہ۔ چيرہ۔ برز ميں۔ جس طرح لوگ جا بھے ۔ روشنی اور رہنمائی حاصل كرتے ہيں ای طرح وقوتی ہے مامل كرت يتعد ورمقامد وقوتى اس خيال ك كدكى مقام اورمكن مدان كومجت بريداند بو بميشد سزيل ربت يتعد

ع توزة المسكن - انسان والن مي الزيز موتا بسر من اجني مون كي وجه ب مشقتين يرواشت كرتاب

على مناه مشقت، تكليف لن الامتمان ميني آنر مائش كرونت قلب مين صرف الله تعالى كيميت ثابت مورچيم مان كيم نظر ذات بإرى راي مي الاي وه ہازی طرح معارف واسرار اللی کا شکار کرتے تھے۔

منفرد از مرد و زن نے ازدوئی مرد و زن سے اسکیے تھے، مفائرت کی وجہ ہے مہیں خود صفیحے مبد دعالیش مستجاب وه خود سفارشی اور ان کی دعا معبول (تھی) بهتر از مادر شهی تر از پدر مال سے زیادہ بہتر اور باپ سے زیادہ مرفوب سے چول بدر مستم شفق و مهربال میں (تہارے لیے) باپ کی طرح مشفق اور مہریان ہوں جزو را از کل چرا بری کنید جرو کو کل ہے کیوں جدا کرتے ہو عضو از تن قطع شد مردار شد عضو بدن ہے کٹا، تو مردہ ہو گیا مرده باشد نبودش از جال خبر مردہ رہتا ہے، اس کو جال کا پانہیں رہتا عضوِ نو ببريده تم جنبش كند نیا کٹا ہوا عضو بھی حرکت کرتا ہے اس نہ آل کل ست کو نافض شود یہ وہ کل نہیں ہے جو ناتص ہو جائے چیز نافض گفته شد بهر مثال مثال کے لیے ایک ناتص بات کہہ دی گئی ہے شیر مثل او نباشد گرچه راند شیران جیبانہیں ہوتا ہے اگر چہ (بیمثال) جاری ہوگئی ہے

منقطع از خلق نے از بدخوکی تلوق ہے جدا (تھے) برمزاجی کی وجہ سے نہیں مشققے بر خلق و نافع ہمچو آپ مخلوق بر مہربان اور یانی کی طرح تفع رسال (منص) نیک و بد را مهربان و ستنقرک بھلے اور برے کے لیے مہربان اور ٹھکانا (تھے) گفت پیمبر شا را اے جہال ینجبر اللے نے فرمایا اے سردارو! زاں سبب کہ جملہ اجزائے ملید کیونکہ تم سب میرے اجزا ہو جزو از کل قطع شد بیکار شد ہرو کل ہے کٹا تو بیکار ہو گیا تانہ پیوندد بہ کل بار دِگر جب تک وہ (عضو) دوبارہ کل سے نہ جڑے ورنجبید نیست آل را خود سند اگر وہ حرکت کرتا ہے تو وہ زندگی کی دلیل نہیں ہے جزو ای کل گر برد یکسو رود اس كل كا جزو اگر كئے، ايك طرف جلا جائے قطع و وصل<sup>ع</sup> او نیاید در مقال اس سے جدا ہوناً اور جڑنا بیان نہیں کیا جا سکتا مر علیؓ را بر مثالِ شیر خواند (حفرت) على رضى الله عنه كو شيركى مانند كها

- لے منعظع۔ ووصرف اللہ کے لیے ظوت کو پیند کرتے تھے ورنہ دو بدمزاج تھے نہ ان میں لوگوں ہے مغائرت تھی۔مشقے ۔تمام انساتو ل ہے ان کا محبت اور شفقت کا معاملہ تھا۔متجاب۔ قبول شدہ۔ستعقر۔ٹھکانا۔شبی۔مرغوب۔گفت۔ چونکہ دو پینیبرقائی کے پیرد تھے اور پینیبرقائی نے امت کو کا طب کرکے فرمایا تھا کہ میں تم پر باپ کی طرح مہر بان ہول۔
- ع قطع دوسل۔ نبی سے بڑنے اور کننے کی بیا بک ناتھ مثال ہم نے دی ہے در نداس حقیقت کو بیان کرناممکن نبیں ہے۔ مرعلی حضرت علی کرم الله دجہ کو اسدالله کہا جاتا ہے لین ان کوشر کی شل قر اروپا کمیا ہے کین ان میں اور شیر میں بہت فرق ہے۔ مثال اور شل میں بالکلید مشا بہت نبیس ہوتی ہے۔ ای طرح آئے صفور سینے کے کل اور امتع ل کے ایر اہونے کی بیر مثال بھی ایس ہی ہے۔

باز کشفتن بقصه دقوقی علیه الرحمة دقوقی علیه الرحمة دقوقی رحمة الله علیه کے قصه کی طرب رجوع

جانب قصہ دقو آگ اے جوال اے جوان! دو فی کے قسہ کی جانب گوئے تقویٰ از فرشتہ میر بود تقوے میں فرشتے سے بازی لے جاتے تھے تهم ز دینداری او دیں رشک خورد جن کی ویتداری پر خود وین نے رشک کیا طالب خاصانِ حَقّ بودے مدام وہ ہمیشہ خاصانِ خدا کے طالب رہتے تھے کہ دے ہر بندہ خاصی زدے کہ تھوڑی دیر کمی خاص بندہ سے ملیں كن قرين خلصگانم اے الله اے خدا! مجھے مخصوص (بندول) کا ساتھی بتا وے بنده و بسته میال چول مملم (ان کے لیے) میں غلام کمر بستہ اور کباوہ کی طرح ہوں برمن مجھوب شال کن مہرباں۔ ان کو جھے نادانف پر مہربان کر دے این چه عشق ست و چه استنقاست این یہ کیا عشق اور یہ کیسی پیاس ہے؟ چوں خدا با تست چوں جوئی بشر جبكه خدا تمبارے ساتھ ہے، انسان كى كيوں تلاش كرتے ہو؟ نو تحشودی در دلم راهِ نیاز تو نے میرے ول میں نیازمندی کا راستہ کھول دیا ہے از مثال و مثل فرقِ آل برال مثال اور مثل اور اس کے فرق سے آگے برم آنکہ ور فتویٰ امام خلق بود وہ (دَوَقُ) جو نویٰ میں کلوں کے امام سے آنکہ اندر سیر مہ دا مات کرد وہ جنہوں نے چلنے میں جاند کو ہرا دیا با چنین تقوی و اوراد و قیام بادجود ایسے تعوے اور وظائف اور نماز کے در سفرع معظم مُرادش آں بدے سخر عمل ان کی بیری مراد یہ ہوتی ایں ہمی گفتے چو می رفتے براہ جب سُر میں جاتے تو یہ کہتے یا رب آنها را که بشناسد دلم اے خدا! جن کو میرا دل پیجان لیا ہے وانکه بخناسم تو اے بردانِ جال ادر جن کو میں نہیں پہلاتا ہوں تو اے جان کے مالک! حضرتش کفتے کہ اے صدرِ مہیں دربار (خدادندی) اُن سے کہتا اے مدر اعظم! مبرِ من ع داری چہ می جوئی دگر تم میری مبت رکتے ہودوسرے کی محبت کیوں تلاش کرتے ہو؟ او بکفتے یا رب اے دانائے راز وه خواب دیتے اے خدا! اے راز کو جائے والے!

ا آنگر یعن دوعلوم ظاہری میں بھی امام وفت منے اور نیکی میں فرشتوں سے بڑھے ہوئے تھے۔ سیر یعنی سیرالی اللہ ہم زویداری یعنی انہا کی ویندار ننے۔اور آو یعنی وظا کف۔ قیآم یعنی نوافل نماز۔ مدآم ۔ ہمیشہ۔

ع در سنر۔ ہاد جود تمام بزرگیوں کے دقوتی ہمیشہ بزرگوں کی جنتو اور ملاقات کے متنی رہتے تھے۔ ہمی گفتے ۔ بینی بیدوعا کرتے تھے۔ یارب۔ بینی جن بزرگوں کو میں جان بوں گا ان کا تو میں خادم ہوں جو بزرگ ایسے ہیں کہ میری اور ان کی جان پیچان نیس ہے ملاقات کے وقت ان کو بھی بھے پر مہر ہان کردینا۔استیقا۔ پیاس، پانی کی ملاب۔

یں۔ مہرکن۔اللہ تعالی نے ارشادفر مایا میری محبت کے ہوتے ہوئے اور کیا بیا ہتا ہے جبکہ تجھے تن کی معیت میسر ہے دوسرے کی معیت کی کیا ضرورت ہے۔راونیاز۔ بینی جن ہزرکوں سے ملنے کی جھے تمنا ہے ان ہزرکوں کے لیے نیا زمندی۔

طمع در آب سبو ہم بستہ ام محمریا کے بانی ہے بھی میں نے لایج وابستہ کیا ہے طمع در نعجہ حریقم ہم بجاست ساتھی کی بھیڑ کا لالج بھی مناسب ہے حرص اندر غيرِ تو ننگ و تباه تیرے غیر میں لائے، ذلت اور جابی ہے و آنِ جیزال ننگ و بد کلیشی بود بیجودل کی خواہش ذلت اور بدفعلی ہوتی ہے در مخنث حرص سوئے کیں رَوَد میرے کی حرص سیجھلی جانب ہوتی ہے وآل دگر حرص افتصاح و سردی ست دوسری حرص، رسوائی اور مستی ہے کہ سوئے خصرے شود مویٰ ہے دواں كر (حزرت) موك (حزرت) فعرعليه الملام كي الحرف ورث موية رواند وي بر ہر آنچہ یافق باللہ مایست خدا کی تشم، جوتو نے حاصل کر بیاہے، اس پر نہ تھبر آل کے بالا تر از وے در رسد اس سے اوٹی اور چیز لے گ صدر را بگذار صدرِ تست راه صدر کو چھوڑ، تیرا صدر راستہ ہے

ورميان برك اكر بنشسة ام اگرچه میں سمندر میں بیٹھا ہوں بهججو داؤدم نود نعجم مراست (حفرت) داؤد عليه السلام كي طرح ميرے ياس لوے بھيڑيں جي حرص اندر عشقِ تو فخرست و جاه تیرے عشق میں لائج اور فخر اور مرتبہ ہے شهوت و حرض زال پیشی بود مردول کی شہوت اور لاج یوهاؤ ہوتا ہے حرص مردال<sup>ع</sup> از رو پیتی بود مردول کی حص آگے کے رائے سے ہوتی ہے آل کے حص از کمال مردی ست وہ ایک حص مردی کے کمال کی دجہ ہے ہے آہ رسزے ہست ایخابس نہاں آه! يهال ايك راز يوشيده ب بمجو مستنقی علی کز آبش سیر نیست استنقاء کے بیار کی طرح جس کویاتی ہے سیرانی ہوتی چوں گذشتی زاں دگر نوتر رسد جب تواس ہے آگے برصے گا دمری نی (چز) آئے کی ب نہایت حضرتت ایں بارگاہ سے بارگاہ لامحدودہ دربار ہے بريرٍ طلب كردنِ موىٰ خصر را عليها السلام با كمالِ نبوت و قربت

ا بحرالين وات بارى سيولين ووبزرگ جن سه الني كاتمنا بدواؤو فاطريقه بريدوايت مشهور بوگي ب كه حضرت واؤوعليه السلام كي نوے بیویال تھیں مجربھی ان کوسیای کی بیوی ہے مجبت ہوگئ تھی جس کوانہوں نے مختلف طریقوں سے اپنی زوجیت میں لے لیا۔ مولانا نے ای مشہور غلاقصہ کی بنیاد پر بیشعرفرما دیا ہے۔ حص لیعنی تیرے مقبول بندوں سے عشق تیرے می عشق کی حرص کا اثر ہے۔ بیٹی لیعنی جورا وسلوک کے مردیں ان کی حرص مقامات میں ترقی کے لیے ہوتی ہے، نامردوں کی حرص مرے افعال کی طرف ہوتی ہے۔

قرب اور نبوت کے باوجود حضرت موکی علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام کو تلاش کرنے کا راز

ع مردال -راوسلوک کےمرد- مختشہ لیخی دنیا دار۔انتھا ج رسوائی۔ آ ہ۔حضرت دقوتی کی دوسرے اولیا ہے ملا قات کی تمنا ایسی عی ہے جیسی کہ حضرت موی علیه السلام نے حضرت خضر علیه السلام سے ملا قات کی تمنا کی اور ان کی ملا قات کے لیے سر کر دال ہے۔

مستقی استقاکی بیاری کامریض جس کو بانی ہے مجمی سیرانی نبیں ہوتی ہے۔ مابست سیرالی الله کی کوئی انتہائیں ہے اس میں جومقام بھی حاصل ہوائ سے او نے مقام کی طلب جاری وی جا ہے۔ صدر۔ غلط جی سے اگر کسی مقام کوصدر سمجھ رہے ہوتو و وصدر مقام نہیں ہے۔ وہ تو راہ کی ایک

میں چہ میگوید ز مشاقی کلیم! آگاہ! کلیم علیہ السلام شوق میں کیا کہہ رہے ہیں؟ طالب خضرم ز خود بنی بری میں خصر علیہ السلام کا طالب ہوں خود پسندی ہے بری ہوں در بے نیکو بے سرگشتہ ایک نیک خصلت کے پیچے جران ہو چند گردی چند جوتی تا کجا كب تك گهومو ك، كب تك جبتو كرد ك، كهال تك؟ آسانا چند پیائی زمیں اے آسان! کب تک زمین کی پیائش کرو کے آفآب و ماه<sup>ع</sup> را ره کم زنید سورج اور چاند کا راسته نه روکو تاشوم مصحوبِ سلطانِ زمن تاکہ شاہِ زمانہ کا ساتھی بنوں ذَاكَ أَوُ اَمُضِى وَ اَسُرِى حُقَبَا یہ ہو، یا ایک عرصهٔ دراز تک چل اور پھرتا رہول گا سالہا جہ بود ہزاراں سالہا (چنر) سال کیا ہوتے ہیں، ہزاروں سال عشقِ جاناں تم مداں از عشقِ ناں ایں سخن بایاں ندارد اے عمو داستانِ آں دقوقی باز کو ان دقو آنگ کی بات پیمر بتا

از کلیم حقّ بیاموز اے کریم اے بھلے! کلیم اللہ سے کھے لے بالچنین جاه و چنین پیخمبری ایے رہے اور ایس پیغیری کے ہوتے ہوئے موسیا تو قوم خود را بهشتهٔ اے مویٰ! تم نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا ہے کیقبادی رسته از خوف و رجا تم شاد ہو، امید و بیم سے آزاد ہو آنِ تو باتست و تو واقف برين تمہارامطلوب تمہارے پاس ہے تم اس سے واقف ہو گفت مویٰ " این ملامت کم کنید (حضرت) موی علیه السلام نے فرمایا، به ملامت نه کرو ميسه وم تا مجمع البحرين من مِن جُمْعُ البحرين تك جاؤل گا اِجْعَلُ الْخِضُرَ لِلْامُوىُ سَبَبَا مِل (حضرت) خصرعايه السلام كوايينه معامله كا ذريعه بناؤل گا سالہا پرتم بہ پڑو ، بالہا میں پر و بال کے ساتھ سالوں اڑتا رہوں گا ميروم ليحني تمي ارزد بدال میں چار ہول گالیعنی میر چلنا)اس (محبوب) کی برابر نہیں محبوب کے عشق کو روٹی کے عشق سے کم نہ سمجھ اے بچا! ای بات کا خاتمے تہیں ہے باز تشتن بقصه رقوفي عليه الرحمة رقوتی رحمة اللہ علیہ کے قصہ کی طرف رجوع

ا مستملم - بات كرف والا، چونكه حضرت موى عليه السلام يكووطور ير بغير واسطه حضرت فل في الله الله الله الله يوسميا موسيار حفرت موی جکہ حضرت خفر کی تلاش میں میلے تو ان کی توم نے یہ ہاتھی ان سے کہیں۔ نیکو پے۔ لیعیٰ حضرت خفر۔خوف ورجا۔ حضرت موی علیہ السلام كوقرب اللي كاوه رتبه حاصل تعاجس من اميدوييم كاوورختم موجاتا بيد آن تو\_يعن تهيس الله تعالى كاتقرب حاصل بير آسآنا يعنى اي موک تم مرتبہ کے اعتبار ہے آسان مورز مین پیودن ری پیتان موتا۔

ي آناب و ماه - يعنى يرى اور عمر كى ملاقات قران السعدين ب- بخم الحرين - قرآن كريم من بواذ قال مؤملي لفعاه أقر أبرئ خيس ابكغ مُجْمَع الْهَنْحُرَيْنِ أَوْ أَمْضِي حُفَهَا۔ جب كهاموى في اين جوان كويس نديوں كا جب تك ندين جان جهاں ملتے بين دودريايا جلاجاؤں قرنوں۔ ٣ مقبار زمانه دراز مى روم ين جبتوكى بيد مشقت اس مطلوب كے بالقائل يج ب مشقّ نال رونى كمانے كے ليے آوى مارامارا محر ناہے۔

كُفت سَافَرُتُ مُدًى فِي خَافِقَيُه ﴿ فرمایا میں نے ایک مت تک مشرق ومغرب کا سنر کیا بیخبر از راه و حیران در إله راستہ ہے پیجر تھا اور اللہ (تعالی) میں کو تھا زانکه من حیرانم و بیخولیش و رنگ كيونكه مين محو، اور بيخود ادر جيران نها زانکه بر دل میرود عاشق یقیس کوتک، عاشق واتعهٔ ول (کے بل) پر چانا ہے دل چه داند<sup>ع</sup> کوست مست دلنواز ول کیا جانے، کیونکہ وہ ولنواز کا مست ہے رفتنِ ارواح دیگر رفتن ست روحوں کا چلنا، دوسرا چلنا ہے نے بگاہے بود منزل نے بنقل یہ منزل نہ قدم سے (طے) ہوئی نہ منتقل ہوئیسے جسم ما از جال بیاموزید سیر ہمارے جمم نے روح سے سیر سیکھی ہے لیک سیر جمم باشد بر علن ہاں جم کی سیر علی الاعلان ہوتی ہے ميروَ د ييچول نهال در شكل چول پوشیدہ طور پر کیف کی شکل میں بے کیف چاتا ہے تابه لینم در بشر انوارِ یار تاکہ کمی انسان میں، یار کے انوارد کیھوں آفاہے درج اندر ذرہ سورج کو ذرے میں داخل (دیکھوں)

آل دقوقی رخمة الله علیه د قوتی رحمة الله علیه نے سال و مه رفتم سفر از عشقِ ماه ۔ جاند کے عصّ میں سالوں اور مہینوں میں نے سفر کیا یا برهنه رفته ام در خاک و سنگ مَنْ اور پَتِرول مِن شِكَ يَعُد ياوَل چلا ہول تو تمبین این یایها را بر زمین تو ان باؤل كو زمين بر نه سجھ از ره و منزل ز کوتاه و دراز راسته، اور منزل، اور نزدیک اور دور کو این دراز و کونه اوصاف تن ست لمیا اور مختر جم کے اوصاف ہیں تو سفر کردی ز نطفه تا بعقل تو نے نطفہ سے عمل تک سنر کیا شير خال<sup>ت</sup> ييچول بود دور ودر روح کی سیر مسافت اور زمانہ میں بے کیف ہوتی ہے سيرِ جال ہركس نہ بيند جانِ من اے جانِ من! روح کی سپر ہر شخص نہیں دیکھا ہے سير جسمانه رماكرد اوكنول (جسم نے) جسمائی سیر چھوڑ دی، وہ اب کفٹ روزے می شدم مشاق وار (وقولَیُ نے) فرمایا ایک روز میں مثنا قانہ روانہ ہوا تابه لیلم قلزمے در قطرہ تاکہ میں ایک قطرے میں سمندر کو دیکھوں

ا خانفین -مغرب وسٹرق - ماہ یعنی ذات خداد ندی - جیرال ۔ بعنی مقام تخیر ۔ تو میں ۔ عاشق کی سیر ایک درجہ میں جسمانی نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ روحانی ہوتی ہے۔

ع و آچدداند۔دل کی سیر عمل قریب دبعید کوئی چیز نہیں ہوتی ہے۔ تو سنر۔جس طرح انسان کی سیر نطفہ سے لے کر عقل آنے کے زمانے تک کی ہے ای طرح روح کی سیر ہے کہ نداس عمل محکمان ہوتی ہے نہ دوری منزل کا تصور آتا ہے۔جسم ما۔ عاشقوں کی سیر دراصل روحانی ہے، جسمانی سیر محض اس کے تابع ہے لہذا جسمانی سیر کے وادخی ان پر طاری نہیں ہوتے ہیں۔

علی سیرجال۔روحانی سیرکو پر مختص محسوئ بیس کرسکتا جسمانی رفتا راور سیرکوسب و کھے لیتے ہیں۔ سیرجسمانہ۔ عاشق کی سیراگر چہ بشکل جسمانی ہوتی ہے لین در حقیقت وہ روحانی سیر کرتا ہے جو کہ بے کیف ہوتی ہے۔ تا ہے بینم ۔ تا کہ دریائے وصدت کوجسم انسانی میں مشاہدہ کروں اور آفتا ہے کو ذرہ میں دیکھوں۔

منمودن مثالِ ہفت سمّع سوئے ساحل ماطل کی جانب مات مثم جینی نظر آنا

بود بے کہ گشتہ روز و وقت شام ون بے وقت ہو گیا تھا اور شام کا وقت تھا بعد ازال ناگه. چه ديدم گويمت تابداني برتر آن افزويمت تا كه تو اس كا راز جان كيه من بره كر بيان كرما ہوں اندرال ساحل شتابيدم بدال ان کی وجہ سے میں اس ساحل کی طرف لیکا برشده خوش تا عنانِ آسال آسان کی فضا تک، بہت اونیا تھا موبی جیرت عقل را از برگذشت جرت کی موج علی کے اوبر ہے گزر گئی كه دو ديدة خلق زينها دوخته است کہ مخلوق کی دونوں آئکھیں ان سے بند ہیں پیش آل تھے کہ برمہ می فزود ان شمعوں کے ہوتے ہوئے جوجا مسے برحی ہوئی تھیں بنداثال ميكرد يَهُدِئ مَنُ يَّشَا<sup>كِ</sup> ان کی بندش وہ کررہا تھا جوجس کو جاہے ہدایت وے

بر مثال یک ستم ایک شمع جیبا ہو جانا

مي شگافعه نور او جيب فلک اک کا نور آسمان کا گریبان مجاز رہا تھا مستی و جیرانی من زفت شد میری مستی ادر جرانی سخت ہو گئی که نیاید بر زبان و گفت ما جو کہ زبان اور گفتگو میں نہیں آ سکا سالها نتوال نمودن از زیال زیان سے اس کو سالوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا

چوں رسیدم سوئے کیک ساحل بگام! جب میں پیل ایک مامل کی جانب پہنیا اس کے بعداجا تک میں نے کیاد یکھا؟ میں تھے بتاتا ہوں ہفت شمع از ور دیدم تاگہاں من نے دور سے اچاتک سات شمعیں ریکھیں نور و شعله برکیے مجمعے ازاں ان مملے سے ہر ایک شع کا نور اور شعلہ خبره مشتم خبرگی ہم خبرہ گشت میں حیران رہ گیا، حیرانی بھی جیران ہو گئی كايل چگونه شمعها افروخته است کہ یہ شمعیں کس طرح سے روش ہیں؟ خلق جویانِ چراغے گشتہ بود تكوبِ جِراغ كى جبتو ميں تھى چیثم بندی قبد عجب بر دیدها آ تکھوں پر عجیب چٹم بندی تھی شدن آل ہفت شمع

> ان سات شمعول کا باز میدیدم که شد آل ہفت کیک پھر میں نے دیکھا کہ وہ سات شمعیں ایک ہو گئیں باز آل کیک بارِ دیگر ہفت شد پیم ده ایک دوباره سات هو گنی اتصالاتے میانِ شمعہا شمعول میں وہ جوڑ تھا آنکه یک دیدن کند ادراک آل ایک نظر جو کھے محسوی کر گتی ہے

المستمام والمراح الماري الموات والمسل والماسة فمعين النهاسة اوليا كانورتفاجس كوصاحب باطن بي و بكيسكما تعايوهم كود ونظر

آ نكه-ان كايه بالهمي اتصال محض ديدني ب، بيان نبيس كيا جاسكا

سالها نتوال شنيدن آل بگوش اس کو کانوں کے ذریعہ سالوں میں تبیں سنا جا سک زَانَكُم لَآ أَخْصِي ثَنَاءً مَّا عَلَيْك اس کیے کہ میں تموزی کی تعریف کا بھی تیرے لیے احاط نبیس کرسکی تاچه چیزست از نثان کبریا اللہ تعالیٰ کی نٹانیوں میں ہے کیا چیز ہیں؟ تا بیفتادم ز تعجیب و شتاب یهال تک میں عجلت اور جلدی میں گر بڑا اوفآدم بر خاک زمیں میں زمین کی خاک پر پڑا رہا در روش گوئی نہ سرنے پاستم رفقار میں گویا نہ میرے سر تھا تہ پاؤں آتکه یکدم بیندش إدراک و ہوش جس کو علم و ہوش میں ایک دم دیکھ لیتا ہے چونکہ یایانے ندارد رو الیک چونکہ یہ بات لا محدود ہے، جا برے بث بيشتر رفتم دوال كال تصمعها میں دوڑتا ہوا آگے برمعا، کہ وہ صمعیں می شدم بیبوش و بیخولیش و خراب میں بے ہوش اور بے خود اور خستہ ہو گیا ساعظ بيهوش و بيعل اندرين تھوڑی دیر بہوش اور بے عقل اس حالت میں بازع بابوش آمرم برخاستم يكر من بوش من آيا، الله

تمودن آل شمعها در نظر آل شیخ مفت مرد ان سننخ کی نظر میں ان شمعوں کا سات مرد ظاہر ہونا

نورِ شال مي شد بسقف لاجورد و یکھنے میں رسات شعیں سات مرد بن گئے ان کا نور، نیلکول جیت (آسان) تک کھنے رہا تھا از صلابت<sup>ع</sup> نوربا را می سترد شدت کی وجہ ہے (اور) تورول کا صفایا کر رہا تھا كالمنجنين جول شد چكونه ست الم عجب تعجب ہے کہ یہ کیے ہوا اور کیے ہے؟ تاچه حال ست اینکه میگردد سرم كه سيكيا حال ہے كه ميرا سر چكرا رہا ہے!

ہفت سمّح اندر نظر شد ہفت مرد بيش آل انوار نورِ روزِ دُرد ان نورول کے سامنے دن کا نور (بھی) ماند تھا باز حیرال مختتم اندر صنع رب میں پھر خدا کی کاریگری میں جران ہو گیا پیشتر رقتم که نیکو بنگرم میں آگے حمیا، تاکہ اچھی طرح دیکھوں

שול شدن آل فتتمعها بمقت ورخت ان شمعوں کا پھر مات درخت بن جانا

مچيتم از سبري اي<u>ن</u>ال ال کی سبری سے آتھے بہرہ مند تھی باز بریک مرد شد شکل درخت پھر ہر مرد ایک درخت کی شکل ہو عمیا

ل سیک دم علم د ہوٹ جس چے کوتھوڑی در میں مجھوجا تا ہے اس کوسالوں میں بھی سنتا تمکن نہیں ہے۔ الااحصی ۔ ان بررکوں کا پیور تجلیات رب تھیں ُ النا کی تعریف ممکن نہیں ہے۔ بی<u>جیل گ</u>لت\_

ع باز يين موش من آكر من ال شمعول كي طرف بيتماشا بعا كارلا جورد - نيلا يعني آسان - درد - كدلا ـ

ازملابت وونوراس قدر تيز تما كدوس فراس كے بالقابل بيج مقے باز جرال من جران تما كديدالله تعالى كى كيا كار يكرى بكدو وضعيس انسانی صورت افعیار کردی میں چیتم یعن ان در حنول کی سبزی اس قدر دید و زیب متنی جوآ تکمول کے لیے ایک نعت بھی۔

برگ ہم گم گشتہ از میوہ فراخ میوے کی کثرت ہے ہی گم ہو گئے تھے سلارہ چہ بود از خلا بیروں شدہ سدرہ کیا ہوتا ہے خلا ہے ہی باہر نکل گئ ہے زیر تراز گاو و ماہی عبد یقیس جو یقینا بچھل اور گائے ہے ہی باہی غیل ینچ تھی ازاں اشکالِ شاں زیرو زبر ان کی شکوں ہے تھا درہم برہم تھی بیچو آب از میوہ جستے برق نور بانی کی طرح نور کے کوندے بھل سے نیکتے تھے

زانبهی برگ پیدا نیست شاخ بول کی کثرت ہے، شاخ نظر نہیں آتی ہر درختے شاخ بر سدرہ ندہ بہنجائی ہے ہر درخت نے شاخ سردہ تک پہنچائی ہے ہر کیک رفتہ در قعر زمین کی ہرائی میں تھی ہر ایک کی جز زمین کی گرائی میں تھی ہر ایک کی جز زمین کی گرائی میں تھی ہر ایک کی جز نمین کی گرائی میں تھی ہر ایک کی جز نمین کی گرائی میں تھی ہو تارہ ہو تارہ ہی نادہ پر دونق اور تر دازہ تھی میوہ کہ برشگافیدے نے زور میں آ کر جو پھل پھتا تھا دور میں آ کر جو پھل پھتا تھا

مخفی بودن آل درخمال از چیتم خلق ان درختوں کا لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہونا

صد ہزارال خلق از صحرا و دشت بنگل اور میدان سے لاکھوں انبان ماختد از کلیے سائبال می ساختد کمبوں یہ بنان بناتے ہے مائبان بناتے ہے مائبان بناتے ہے مائبان بناتے ہے کے صد تفو ہر دیدہائے ہے ہے گئے انکھوں پر سو بار تف ہے انکھوں پر سو بار تف ہے کہ نہ بنیند ماہ و را بنیند شہائے کہ نہ بنیند ماہ و را بنیند شہائے کہ جاند کو نہ ریکسیں، نہا کو دیکے لیں کہ چاند کو نہ ریکسیں، نہا کو دیکے لیں لیک از لطف و کرم نومید نے لیک از لطف و کرم نومید نے لیک از لطف و کرم نومید نے لیک ایک ادر کرم ہے تا امید بھی نہیں لیک کے دو کرم نہیں کی دو کرم نہیں کے دو کرم نہیں کے دو کرم نہیں کی دو کرم نہیں کے دو کرم نے دو

این عجب تر که بر اینان می گذشت

یه ای ہے بھی زیادہ تعب خیز تھا کہ ان پر گذرتے

ز آرزوئے سابیہ جال می باختند

سابی کی تمنا میں جان کی بازی لگاتے تھے

سابی آل را نمی ویدند بیج

دہ ان (درخوں) کا سابی بالکل نہ دیکھتے تھے

دہ ان (درخوں) کا سابی بالکل نہ دیکھتے تھے

اللہ (تعالی) کے قہر حق بر حق بر دیدہا

ذرہ را بیند و خورشید نے

ذرہ کو دیکھ لیں ادر سورج کو نہ دیکھیں

ذرہ کو دیکھ لیں ادر سورج کو نہ دیکھیں

ذرہ کو دیکھ لیں ادر سورج کو نہ دیکھیں

ا زائی ۔ بے ای قدر تھے تھے کہ شاخ نظر نہ آئی تھی پھل اس قدر زیادہ تھے کہ ہے ان میں نہیپ مجے تھے۔ سدرہ وسدرۃ المنتئی ساتویں آسان پر بیری کے درخت جیسا درخت ہے جو حضرت جرئیل علیہ السلام کی پرواز اور تلوق کے علم کی انتہا ہے۔ خلا۔ یعنی سورۃ المنتئی ہے بالائی حصہ۔ ، تھا۔ موان سے موان کے حقیدہ تاہم میں یہ ایک غلاعقیدہ قائم ہو کیا ہے کہ زمین ایک گائے کے سینگ پر قائم ہے اوردہ گائے کہ زمین ایک گائے کے سینگ پر قائم ہے اوردہ گائے کہ بیمل کی پشت پر کھڑی ہے۔

۲. نخشال۔ بڑیس تری دناز گی نیس ہوتی لیکن ان درختوں کی جڑ بھی پُر رونق اور تروناز ہتی ہے۔ پیل خوب پک کر پھنے لگتا ہے۔ ایس عجب لاکھوں انسان وہاں ہے کڑ رر ہے ہتے لیکن وہ ان درختوں کوئیس دیکھ یائے ہتے۔ ذآ رزو۔ یہ بھی نیس تھا کہ ان لوکوں کو سامیہ کی ضرورت نہ ہو۔ بختم کروہ۔ ان لوکوں ہے سے لیکن دورت نہ ہو۔ بختم کروہ۔ ان لوکوں کے ان درختوں کوئیس دی کے ان درختوں کوئیس کے ان درختوں کوئیس کے ان درختوں کوئیس کے ان ان کو کوئی کے ان لوگوں کی انگا ہوں پر مہریں لگادی تھیں۔

۳۔ نہا۔ بنات اُنٹس کا ایک بھونا ساستارہ ہے لیمنی و معمولی چیز کود کیر لیتے تنے لیکن اس قدرمنور چیز کوئیں دیکر سکتے تنے لیگ یعنی یوگ اولیا ہے شانہ کی ہندو جہد بھی نمیں کرتے ہیں اور اپنی آئٹموں ہے مہریں زائل کرنے کی تدبیر بھی نہیں کرتے ہیں اور خواوئؤ اوامید وار بھی ہیں۔

پختہ میریزو چہ سحرست انے خدا کے گر رہے ہیں اے اللہ! یہ کیما جادو ہے؟ درہم افتادہ یہ یغما خشک حلق لوث مار میں بیاے باہم لا رہے تھے دميرم يَالَيْتَ قُوْمِيُ يَعُلَمُوْنَ ہر ونّت کاش میری قوم جان کیتی سوئے ما آئید خلقِ شور بخت بد بخت لوگو! ہماری طرف آؤ چیم شاں ستیم کلا کلا وزر ہم نے ان کی آنکھیں بند کر دی ہیں، ہر گر محکانا نہیں اے تا ازین اشجار مستسجد شوید تاکہ تم ان درختوں سے منتفع ہو از قضاء الله دیوانہ شدست اللہ کے تھم سے دیوانہ ہو گیا ہے وز ریاضت<sup>ع گ</sup>شته فاسد چوں پیاز اور مجاہرے ہے، بیاز کی طرح سر حمیا ہے خلق را این پردهٔ و اضلال جیست لوگوں (کی عقل) ہر ہے بروہ اور مرابی کیسی ہے؟ کی قدم آل سو کی آرند تقل اس جانب ایک قدم تبیس برحاتے ہیں گشته منکر ز ایچنین باغے و عاق ایے باغ کے متکر اور نافرمان بن سکتے دیو چیزے مر مُرا پر سُر زوہ شیطان نے کچھ مجھ پر مسلط کر دیا ہے

کاروانہا کے نوا ویں میوہا تا ظے مقلس، اور سے مجل سیب بوسیده <sup>ا جم</sup>ی چیدند خلق لوگ سوے ہوئے سیب چن رہے تھے گفت بر برگ و شکوفه آل غصون ان شاخوں کا ہر کیا اور کلی کہ رہی تھی بانگ می آمد ز سوئے ہر درخت ہر درخت کی جانب سے آواز آ رہی تھی بانگ می آمد ز غیرت بر تنجر درخت کو غیرت (خدادندی) کی جانب سے آواز آئی کر کے می گفت شاں زیں سو روید اگر ان سے کوئی کہنا تھا کہ اس جانب جاؤ جمله ميكفتند جآئي مسكين مت سب کہتے ہے، کہ یہ پیجارہ مرہوش مغیر این مسکیس ز سودائے دراز اس بیجارے کا وماغ طویل وہم سے او عجب مي ماند يا رب حال حيست دو تعجب میں رہ جاتا اے خدا! ریے کیا حال ہے؟ خلق گو نا گول باصد رائے و عقل مختلف فتم كے لوگ سيكروں رائے اور عمل كے بوتے ہوئے عاقلان و زریکال شال ز اتفاق ال من ست مجهدار اور ذبين بالانفاق یا منم دیوانهٔ و حیرال شده يا عمل عن ديوانه أور باكل مو حميا مول

سیب بوسیدہ ۔ مینی علوم واسرار خداویم کی کی طرف تو دیمیں کرتے اور و نیا وی علوم کے حسول میں وست وکر بیاں ہیں۔ گفت۔ اس نور کا ہر حصہ اس کی سیب بوسیدہ ۔ مینی علوم واسرار خداویم کی طرف ہے آ واز آئی کی سنت کرتا تھا کہ کاش قوم اس کو پہتیان لے اور اس کے ذریعے را اون ہی پڑے۔ با تھے۔ اس نور کی بیکار پر غیر ست خداویم ٹی کی طرف ہے آ واز آئی کہ کہ ان کو دیوست ندو سے۔ ان کی آئی مول پر مہر لگا وی گئی ہے۔ ان کے لیے اب کوئی جائے بناہ ہیں ہے۔ مسعم عدر سعادت حاصل کرنے والا۔ جملہ۔ ویوست انی اللہ کے جواب میں محرین کی جانب ہے والی کوئی جواب لما ہے۔

ریاصت چونکہ اس دائی نے مشقتیں برداشت کی بیں اور مجاہرے کئے بیں انداد ماغ میں شکلی آئی ہے۔اُوجِب۔ دائی کو تجب ہوتا ہے کہ باوجود اس قدرداشتے علامتوں کے بیلوگ دعوت کو کیوں نہیں قبول کرتے ہیں۔

ے عاقلال۔ دنیا کے معاملات میں سب علمند ہیں لیکن اس روحانی چنستال کے بے عقلی ہے مکر بن رہے ہیں۔ یائنم میکر بن کے انکارے واق میں خودانین بازے میں وسوسے پیدا ہونے لکتے ہیں۔

خواب سيتم يا خيال اندر زمن ونیا میں خواب د مکھ رہا ہوں یا خیال (محض) ہے ميوم شال مي خورم چول تكروم میں ان کے محل کھا رہا ہوں گرویدہ کیے نہ ہوں؟ کہ ہمی گیرند زیں بنتاں کراں کہ وہ اس باغ سے کنارہ کر رہے ہیں ، ز آرزوئے نیم غورہ جاں سیار ادھ کیرے کھلول کی آرزو میں جان کھوتے ہوئے میزنند. ایل بے نوایال آو سخت یہ بے ہارا سخت آیں بحر رہے ہیں ای خلائق صد ہزار اندر ہزار ي لوگ لکسونگها دست در شاخ خیالی در زدم ایک خیابی شاخ کو پکڑ رہا ہوں تَا بَظَنُّوُا إِنَّهُمُ قَدُ كُذِبُوُا ظَنُّوُا آنَّهُمُ قَدُ كُذِبُوُا كَل ایں بودکہ خویش بینر محجب<sup>ع</sup> یہ ہوتا ہے کہ اپ آپ کو بجوب دیکھے ز اتفاقِ منکریؓ اشقیا بر بخت محرول کے باہم متنق ہو جانے ہے ترک شال گو ہر درخت جال ہر آ ال کو چھوڑ، روح کے درخت پر آ چیتم می مالم بهر لخظه که من مل ہر دم آنگیس کما ہوں کہ میں خواب چه بود بر درختال میروم خواب کیا ہوتا ہے؟ میں درختوں پر تھوم رہا ہوں باز چول من بنگرم در منکرال پھر جب میں منکروں کو ویکما ہوں يا كمال احتياج و إفتقار بوری احتیاج، ادر ضرورت کے یاوجود ز اشتیاق<sup>ت</sup> و حرص کیب برگ ورخت درخت کے ایک ہے کے شوق اور رص میں در بزیمت زیں درخت و زیں شار الن درختول اور بھلول سے چھے ہٹتے ہوئے باز میگویم عجب من بیخودم پھر میں کہتا ہوں (کہ) میں عجیب بیہوش ہوں بیل بخوال اِستیاس الرسل اے عمو الله ا بي الشيّاس الوسل إله ایں قرائت خوال کہ تخفیف کذب یہ قراکت پڑھ کیونکہ کذب کو تخفیف ہے پڑھنا در گمال افآد جانِ انبیاء انبیاء کی جان، شک پر سکی جَآءَ هُمُ بَعُدَ التَّشَكِّكِ نَصُرُنَا خک میں پر جانے کے بعدان کے باس ماری دو پیکی

۔ خواب چہ۔ دورائی پھرسوچنا ہے کہ خواب تو بالکل نہیں ہے کیونکہ میں نفس الاسر میں ان چیز وں کود کیرر ہاہوں اور ان سے نفع ایمد زہور ہاہوں۔ باز۔ غرضیکہ دافی کے سامنے ایک طرف حقیقتیں ہوتی ہیں اور دوسری طرف منکرین کا بالا تفاق الکار ، تو اس کوشکوک وشبہات پیدا ہونے ملکتے ہیں۔

زائمتیاتی ۔ یعنی یہ بھی نہیں کہ ان چیز وں کی ان کوطلب و احتیاج نہ ہو۔ ہیں۔ مولانا نے یہ معمون بیان فربایا کہ محروں کے انکار سے خود واجی بھی اسے اور حقائق کے بارے بھی شکوک پیدا ہوجاتے ہیں اب اس معمون کی تاکید بھی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں۔ قرآن پاک بھی ہے۔
ختی اِذَا اسْعَیْاَمُن الرُّسُلُ وَظُنُوا اَنْهُمْ فَلَد کُلِبُوا جَاءَ هُمْ نَصُرُ فَا۔ اس آیت بھی لفتا کُلِبُوا میں دوقر اُنٹی ہیں۔ ایک معرت عاکث رضی الله عنہا کی آرات ہے وہ اس لفتا کو کُلِبُوا دوال کی تشدید کے ساتھ پڑھی تھیں ، اس قرائت پر ترجہ بدیرہ کا بیباں تک کہ جب رسول مایوں ہو گئے اور
ان کو یعین ہو کیا کہ ان کی قوم نے ان کو جمٹلا دیا تو ان کے پاس ہماری مدوا گئی معزت این عباس رضی اللہ عنہا اس لفتا کو گئیبُو اپڑ سے تے ان
صورت میں ترجہ ہوگا کہ ان دسولوں کو یہ وسوسہ آنے لگا کہ ان سے مدوکا وعدہ علما کیا گیا تھا۔ مولانا اپنے سابق معمون کی مطابقت بھی اس لفتا کو

ہر دم و ہر لخطہ سحر آموزی<sup>ا</sup> ست ہر وقت اور ہر لخلہ عجائب کا سکھانا ہے چونکه صحرا از درخت و برتمی ست جبکہ جنگل، درخوں اور میلوں سے خال ہے كه بنزديك شا باغ ست و خوال کہ تمہارے نزدیک باغ اور خوان ہے يا بيابانيست يا مشكل ربيست یا تو جنگل ہے، یا دخوار گزار راستہ ہے چوں بود بیہودهٔ و بزل و خطا بیودہ اور غاق اور غلط کیے وہو سکا ہے؟ آمچئیں مہرے چا زوصنع رب الله (تعالی) کی کار میری نے لیک مبر کیوں لگا دی ہے در تعجب نيز مانده بولهب ابو لہب بھی تعجب میں پڑا ہوا تھا تاچه خوابد كرد سلطانِ شكرف دیکھو! عظیم شہنشاہ کیا کرے گا چند گوئی چند چول قحط ست گوش جَبُه (مجھنے دالے) کان کا قط ہے کتا کم گا

میخور و ہے وہ بدال تکش روزی ست کھا اور اس کو دے جس کا مقدر ہے خلق گویاں اے عجب ایں بانگ جیست لوگ کہتے ہتے ہائے تعجب سے آواز کیسی ہے؟ کیج کشتیم از دم سودائیال ہم (ان) ویوانوں کی باتوں نے احق بن مکے چیتم می مالیم و اینجا باغ نیست ہم آنکھیں ملتے ہیں اور اس جگہ باغ نہیں ہے اے عجب عجدیں دراز ایں ماجرا تعجب ہے، اس قدر طویل قصہ من ہمیگویم چو ایثال اے عجب میں بھی ان کی طرح کہتا ہوں تعجب ہے زیں تنازعہا محکہ در عجب ائبی (قسم کے) اختلافات سے محقظ تعجب میں تھے زیں عجب<sup>طی</sup> تا آل عجب فرقیست ژرف ای تجب اور اُس تعجب میں ممرا فرق ہے اے دقوقی تیز تر رال ہیں خموش اے دقوتی تیز چلا خبردار! چپ ہو جا

یک درخت شدنِ آل ہفت درخت در نظرِ او
ان کی نگاہ بیں ان سات درخوں کا ایک درخت بن جانا
گفت راندم پیشتر من نیکجت باز شد آل ہفت جملہ یک درخت
(دَوْقَ نِ) فرایا میں سعادتمند آگے بوجا مجر دہ سب سات (درخت) ایک ہو گئے

ان کور آموزی۔ لین اولیاء اللہ سے ہروفت گائب و فرائب کا ظہور ہوتار ہتا ہے۔ طلق کویاں۔ مکر کہتے ہیں کہ یہاں نہ باٹ کے ہے کہاں۔ بیشن کیوں ان کی طرف دیوت دے رہا ہے۔ کہاں دیوا نے داعیوں نے ہمیں دیوا نہ بینا دیا ہے۔ کہ سیدا گی ہے ہیں کہان دیوا نے داعیوں نے ہمیں دیوا نہ بینا دیا ہے۔ کہ سیدا گی ہے ہوئے ہیں کہان دیوا نے داعیوں نے ہمیں دیوا نہ ہے۔ کہ سیدا گی ہے ہوئے ہیں ہیں ہیں گئی استرف دانل کے مہر لگا دی ہے۔ میں کہ میں ہیں ہونے ہیں ہیں ہیں ہیں ہوئے ہیں ، اللہ نے ان کے مہر لگا دی ہے جس کی دجہ سے بیا نہ ھے ہیں ، نہ پھر سے ہیں نہ دیکھتے ہیں۔ زیس تازع ہا۔ ای تیم کے جھڑے آئے تحضور ملی اللہ علیہ وہم کے ساتھ قریش نے کے اس طرف ان کے ہیں ، نہ پھر سے ہیں نہ کہ ہوئے ہیں۔ در کی طرف ان کے اس طرف ان کے انکار پرآ محضور ملی اللہ علیہ در کم کی دیو سے ہوتا تھا۔ دو ہم کی دیو سے پر ابولہب کو تجب ہوتا تھا، دو ہم کی دیو سے پر ابولہب کو تجب ہوتا تھا، دو ہم کی دیو سے پر ابولہب کو تجب ہوتا تھا۔ در می کی دیو سے پر تجب ان دولوں میں انجام کے اعتبار سے بہت پر افران ہے۔ سے ان کار پرتجب اور میکن کے دیو سے پر افران سے بہت پر افران ہے۔

ہفت کے می شد فرد می شد ہر وے وہ بھی سات ہو جاتے، بھی ایک بعد ازال دیدم درختال در نماز ال ك بعد من في درخول كفاز (كي عالت) من ديكها ک درخت از پیش باتنهِ امام المام کی طرح ایک درخت آگے آل قیام و آل رکوع و آل سجود ده تيام، ده ركوع، ده مجده یاد کردم قول حق را آل زمان اس وقت مجم الله (تعالى) كا قول ياد آيا ایں درختال ارا نہ زانو کے میاں ان درختوں کے نہ زانو ہے نہ کمر آم الہام خدا کاے یافروز ضدا کا الہام آیا، کہ اے پُرنورا

من چال می تشتم از حرت ہے میرا مجی حمرت ہے، عجب حال تھا صف کشیرہ چول جماعت کردہ ہاز مف بنائے ہوئے جماعت کی طرح ساز (وسامان) کئے ہوئے دیگرال اندر پی او در قیام دوسرے اس کے کہ پیچھے تیام میں از درختال بس مشکفتم می نمود درختول سے مجھے بہت عجیب معلوم ہوا كُفت وَ النَّجُمُ وَ الشَّجَرُ يَسُجُدَان فرملا ہے بیلیں اور درخت تجدو کرتے ہیں ایں چہ ترتیب نماز ست آنخال اک طرح نماز کی یہ کیا ترتیب ہے ای عجب داری زکار ما ہنوز مجھے اب تک ہادے کام پر تعجب ہے

ہفت مرد شدن آل ہفت درخت ال سات ورخول کا سات مرد بن جانا

تموزی در کے بعد دو (درخت) سات مرد بن گئے۔ اللہ احد کے لیے سب تعدد میں تنے تأكيانتد و چه دارند از جهال کون ہیں اور دنیا سے کیا (مرتبہ) رکھتے ہیں؟ كردم ايثال را ملام از انباه ہوش سے میں نے ان کو ملام کیا اے دقوتی مفخر و تابح کرام اے دقوقی بررگول کے لیے باعث فخر اور تاج

بعد دریے <sup>سے</sup> گشت آنہا ہفت مرد جملہ در قعدہ بیے یزوانِ فرد چیتم می مالم که آن ہفت ارسلال میں آئکسیں ملکا تھا کہ وہ سات شیر (مرد) چول نيه نزديكي رسيدم. من زراه جب میں راست سے (ان کے) قریب پہنیا قوم انگفتندم جواب آل سلام قوم نے مجھ سے اس سلام کے جواب میں کہا

- ننازى مف بندى كادران على ساليام بن كيار آل قيام ورفق ك نماز ير يحصر والتجب موا يحر يجعة آن كيد آيت ياد آنى والنوخم و النسخو أسبحدان يعن من وغيره رئيسان والى بيلس اورود حت براللدكو بدير حرير
- ع نه زانو رنمازین کمژا بوجا تا ہےاورالتیات میں زانو کے بل بیٹا جا تا ہے ،ان درخوں کے نہ کمر ہے کہ پیکمڑے بوعیس نه زانو ہے کہ اس کے بل بينيكين توبيكيي فماز ب
- ے بعد دیرے یہ تعوزی ویرے بعد بھی نے ویکھا کہ وہ سات در احت پھر سات انسان بن مجئے ادر قندہ میں میں بعتی التیات بیٹے کر پڑھ دہے ہیں۔ ارسلان -شير- چدوارىم ـ يعنى ان كاونيا مى كى قدراو تچامرجه بهدانتا و آكاى ملح ـ جائے فر ـ

پیش ازیس بر من نظر نینداختند اس سے پہلے انہوں نے مجھے نہیں دیکھا تھا یک دگر را بنگریدند از فرود یجی نظروں سے ایک نے دوسرے کو دیکھا چول بيوشيدست اينها بر تونيز یہ تم پر بھی کوں پوشیدہ ہے؟ کے شود پوشیدہ رازِ جیب و راست دائیں اور بائیں کا راز کب یوشیدہ ہوتا ہے؟ چوں زحرف و اسم رسمی واقفید رمی نام اور حرف ہے کیے واقف ہو؟ آل شهال در حال گفتندم جواب ان شاہوں نے نورا بجھے جواب دیا آن ز استغراق<sup>ع</sup> دان نز جابلی تو وہ استغراق کی وجہ سے سمجھ، نہ کہ لاعلمی سے ہست ہر تو اقتدا اے خوہرو تیری اقدا کرنے کی ہے اے حسین! مشكلاتے دارم از دورِ زمن زمانہ کے انقلاب کی وجہ سے کچھ مشکلات رکھا ہوں کہ یہ صحبت روید انگورے زخاک كيونكي صحبت ہے مٹی سے انگور اگا ہے خلوتی و معجبتی کرد از کرم كرم ہے خلوتی اور ساتھی بنا ليا ہے تانماندش رنگ و بو و سرخ و زرد حی که اس کا رنگ بو اور سرخ و زرد باتی نه ربا

عمنتم آخر چوں مرا بشناختند<sup>ل</sup> میں نے (ول میں) کہا وہ مجھے کیے پیجان گئے؟ از حمير من بدانستند زود وہ میرے کول کی بات نورا سمجھ کئے یا تم دادند کاے جانِ عزیز انہوں نے بھے جواب دیا کہ اے بیارے! بردلے کورا تخیر با خداست ای ول پر حس کو خدا کے ساتھ تخر ہے لفتم از سوئے حقائق بشکفید میں نے کہا حقائق کی جانب اگرتم شکفت ہو ایں تحن چوں آمد از من در خطاب جب گفتگو میں میری جانب سے یہ بات آئی · گفت اگر اسم شود غیب از ولی کہا اگر ولی ہے، کوئی نام غائب ہو بعد ازال گفتند مارا آرزو ای کے بعد انہوں نے کیا، عاری تمنا تفتم آرے لیک بیب ساعت کہ من میں نے کہا!؛ ہاں کیکن تھوڑی دریہ (بعد) کیونکہ میں تا شود ع آل عل برستحسبتهائے ماک تاکہ باک صحبوں ہے، وہ عل ہو جائیں دانهٔ پُر مغز باغاکِ وژم ی مغز دانہ نے، افسردہ مٹی کو خویشتن در خاک کلی محو کرد (دانہ نے) اینے آپ کو بالکلیہ مٹی میں ملا دیا

ا بینا فتکہ۔ چونکہ انہوں نے نام لیا تھا۔ فرآؤد۔ لیعن نیجی نگاہوں ہے ایک نے دوسر ہے کو دیکھا۔ برد لے۔ جس قلب کواللہ کے ساتھ مقام جرت کا قرب حاصل ہوتا تھا اس پرسب بنی باتنیں منکشف ہوجاتی ہیں گفتم ہیں نے ان بزرگوں ہے کہا کہ اولیا کی تقیقوں کی طرف توجہ ہوتی ہے اور وہ مرف ان کا ادراک کرتے ہیں ،رمی نام کی طرف متوجہ نہیں ہوتے نہ ان کواس کا ادراک ہوتا ہے تو آپ نے میرانام دقوتی کیے جان لیا۔ کے آل زاستغراق۔ جونکہ و کی معرفت تی تھے مستغرق رہتا ہے اس کے مربی نامول اکا فرمول ہوجاتا ہے تہیں ہے کہ ان کو مالمنی توجہ کے ورب یام معلوم

۔ آل زاستغراق۔ چونکدولی معرفت حق میں منتغرق رہتا ہے اس لیے رسی نامول کا ذہول ہوجا تا ہے میٹیں ہے کہ ان کو باطنی توجہ کے ذریعہ نام معلوم کر کینے کی قدرت نہیں ہے۔ افتد آو یماز میں مقتری جنا۔

ی تا شود محبت میں بڑی تا تیر ہے۔ نج مٹی اور پانی کی محبت اختیاد کرتا ہے تو انگور بن کرا بجرتا ہے۔ در آم۔ انسردہ ، اندوہ کیس ہے بیشتن ۔ دانہ بالکلیہ مٹی میں ل کیا اینارنگ د بوسب ختم کردیا۔

بر کشاد و بسط شد مرکب براند تحل حميا اور تيميل حميا، سواري برها دي رفت صورت جلوهُ معنیش شر صورت ختم ہو گئ اس کے باطن کا جلوہ نمودار ہو میا تفت دل از سر چنین کردن بخاست اس طرح سر كرنے ہے ول سے ايك شطه لكلا چول مراقب تحشم و از خود جدا جب می مراقب اور اینے سے جدا ہوا زانکه ساعت پیر گرداند جوال کیونکہ زمانہ جوان کو بوڑھا بنا جویتا ہے رست از تکوین که از ساعت برست جس کو زمانہ ہے نجات مل گئ وو تغیرات ہے نجات یا گیا آ تاز چونی و از کیا تاكه تو چون و جرا سے نجات يا لے چوں نماند محرم بیچوں شوی چول ختم ہو جائے گی، تو بے چون کا محرم راز بن جائے گا زانکه آل سو جز تحیر راه نیست تکیونکہ اس جانب تحیر کےعلادہ ( نسی کو) راستہیں ہے بسته اند اندر جهانِ جبيجو تک و دو کی ویا میں باعرہ دیا ہے جز بدستوری نیاید رافضے اجازت کے بغیر کوئی نافرمان (باہر) نہیں آ سکا در طویله دیگرال سر بر کند (اور) دوسرول کے جمطبل میں جا ممے از پی آل محو قبض او نماند اس کے بعد اس کا سمٹاؤ باتی نہ رہا ليميُّ اصلِ خوليش چوں بيخوليش شد جب وہ اپی اصل کے سامنے بیخود ہو حمیا سر چین کردند بین فرمال تراست انہوں نے سر اس طرح کیا، ہاں جو تیرا تھم ہو ساعة يا آل كروهِ مختلج تموزی دیر کے لیے اس برگزیدہ گردہ کے ساتھ بمدرال ساعت ز ساعت رست جال ای وقت روح، زمانہ سے آزاد ہو گئی جمله تگوینها ز راعت خاستست سارے تغیرات زمانہ سے پیدا ہوتے ہیں ساعت بیرون شو از ساعت دلا آے ول تعوری ور کے لیے زمانہ سے باہر ہو جا چول ز ساعت ساعتے سا بیروں شوی جب تو تموری ور کے لیے زمانہ سے باہر ہو جائے گا ساعت از بے ساعتی آگاہ نیست زمانہ بے زمانہ بن سے واقف نہیں ہے ہر نفر<sup>ئ</sup> را ہر طویلہ خاص او ہر مخص کو اس کے خاص اصطبل پر منتصب بر ہر طویلہ راکضے ہر اصطبل پر ایک جابک سوار مغرر ہے از ہوں گر از طویلہ بکسلد اگر ہوں کی دجہ سے اصطبل ہے لکلے

ا قبق - سناؤ-بسط - بمیلاؤ- پیش اصل مینی داند نے اپنے آپ کوئی میں ملادیا تو اس کا ظاہر فتم ہو گیا اور اس کے باطن نے جلوہ گری شردع کر دی آردع کر دی ہے۔ سناؤ-بسط - بمیلاؤ - پیش اصل میں داندے اپنی مطلب تھا کہ ہم تہمارا کہتا مائیں نے ۔ بھی انہوں نے سرے ایسااشارہ کیا جس کا مطلب تھا کہ ہم تہمارا کہتا مائیں نے ۔ بھی انہوں نے سرے ایسا شارہ ہوجائے اس میں کوئی تغیر نیں دورز ماند نے بالداتر ہوجائے اس میں کوئی تغیر نیں دورز ماند نے باہرتھل کیا۔ جملہ مینی عالم کے سادے تغیرات دورز ماند کی وجہ سے ہیں جو تھی دورز ماند نے بالداتر ہوجائے اس میں کوئی تغیر نیں آتا۔

ع تازچونی انسان اگر دورز ماندے بالاتر ہوجائے تو کم اور کیف سے بالاتر ہوجا تا ہے۔ چوں نمائد۔ جب انسان چون و چراسے آزاد ہوجائے تووہ مندائے تیجوں کا ہمراز بن جاتا ہے۔ ساعت۔ جولوگ زمانہ میں مقید ہیں و ولا زگافی ذات باری کی طرف راویا ہے تیس ہو سکتے۔

ے ہرتغر-طلب دہنتو میں ہرمالک اور غیرمالک کی ایک حدم ترر ہے۔ مؤکلان غیب مقرر بیں کہاس کوای مقام پر رنجیں یا ویلہ۔اصطبل، یہاں مقام خاص مراد ہے۔ رائغتی ۔ محوزے کو مدحانے والا۔ رائغتی۔ نافر مان مرکش ۔

گوشہ افسارِ او گیرند وکش اس کی بجیاڑی کا سرا پکڑتے ہیں اور تھنے لیتے ہیں افتیارت را بہ بیں ہے افتیار دکھ لے افتیار کو بے افتیار دکھ لے برکشادستت جرا صبی جرا کوں ہے؟ کھلے ہوئے ہیں، تو رکا ہوا کیوں ہے؟ نامِ تہدیدات ہے نفس کی تہدیدات رکھ لیا ہے بامامتِ آل قوم

وقوتی رحمة الله علیه کا اس قوم کی ''فعانت'' کے لیے آگے برمعنا

مِين نماز آمه دقو في يبيش شو خردار! نماز (کا وقت) آگیا، آگے ہو جا تا مرتین گردد از نو روزگار تاکہ زمانہ تیری وجہ سے بارونق بن جائے حیثم روش می بباید پیشوات تیرا امام روش چشم ہوتا جاہے در امامت پیش کردن کور را اندھے کو امامت میں آگے بوحانا چیتم روش<sup>ع</sup> به دگر باشد سفیه روشُن جیثم والا بہتر ہے خواہ ان پڑھ ہو چیتم باشد ا<sup>صل</sup> پرہیز و ح*د*ر بیاؤ اور پہیز کی بنیاد آتھ ہوتی ہے ایچ مومن را مبادا مجیتم کور خدا کرے کی مومن کی آنکھ اندھی نہ ہو زانکه اندر فعل و قولش نیست نور کیونکہ اس کے تعل اور تول میں نور نہیں ہوتا ہے

ایں سخن یایاں نہ دارد تیز دو ان باتوں کا خاتمہ نہیں ہے تیز دوڑ اے یگانہ ہیں دوگانہ بر گذار اے کیآ! دو رکعتیں ادا کر اے امامِ چیثم روش در صلوٰۃ اے نماز کیں روش چیٹم والے، امام در شریعت ہست مکروہ اے کیا اے بزرگ! شریعت میں کروہ ہے كرچه حافظ باشد و چست و فقيه (وه اندها) اگرچه حافظ اور بوشیار اور فقیه بو کور را پرہیز نبود از قذر اندھے کا گندگی ہے بچاؤ نہیں ہوتا ہے او پلیدی را نه ببیند در عبور وہ گذرنے میں گندگی کو نہیں دیکھ سکتا ہے کوری باطن بود کانِ شرور باطن کا اعرما بین برائیوں کی کان ہے

آخر جیان۔ آخر بی مگوڑے کا سائیس۔ افسار۔ بچھاڑی۔ حافظاں۔ اگر انسان اپنے اس نگہبانِ غیمی کوئیس دیکھ سکیا تو اس کے دجود کواس ہے بچھ لے کہ
انسان ہر چنرکوشش کرتا ہے در ہر طرح ہے کوشش کے لیے آزاد ہوتا ہے کئن مقصد تک نہیں گئی پاتا ہے اس معلوم ہوا کہ کوئی نہ کوئی غیمی برش ہوتی ہے۔
مائی ہر بیات۔ لینی تم اس سے انکار کرتے ہو کہ یہ دکاوٹ محافظ غیمی کی وجہ سے ہوتی ہے اور انسان کو دکاوٹ نفس کے اور وہ کی وجہ سے ہوتی آجاتی
ہے۔ اے لام سیخی تم ایسے لام ہوجس کی باطنی چیم کھی ہوئی ہے اور لامت کے لیے ایسانی شخص مناسب ہے جوروش میر ہو۔ در شر ایعت ۔ فقہ کی آباوں
میں انسان ہے کہ ایک ہو ہے۔ بیجھے نماز محد وہ ہے۔

چیتم روثن ۔روثن نمیرا مام بہتر ہے خواواس کی طاہر کی تعلیم نہ ہو۔ قدّ رینجاست عبور ۔ گذرنا ، چینا پھرنا ۔ کورکی باطن \_اگرانسان ول کا اندھا ہے تو وہ مجسم شرہے۔

کودِ باطن در نجاراتِ بِهرَست باطن کا اندها، باطنی نجاستوں میں ہے وال نجاست باطن افزول ميشود باطن کی نجاست، بردحتی رہتی ہے چول نحاسات بواطن شد عیاں جبكه باطنول كي نجاشين واضح ہو جائيں ایں نجاست نیست پر ظاہر درا یہ نجاست اس کے ظاہر پر نہیں ہے آل نجاست هست در اخلاق و دین وہ نجاست اخلاق اور دین میں ہے وال نحاست بویش از رے تابثام اک نجاست کی بدہو رے سے شام تک ہے بر دماغ حور و رضوال بر شود حور اور رضوان کے دماغ پر چھا جاتی ہے مُردم اندر حسرت فَهِم درست یوری سمجھ کی حرت میں میں مرا چول سبو بشكست ريزد آب زو جب تعلیف فوٹ جال ہے پانی اس سے بہہ جاتا ہے اندرونے کی ب ماند خود نہ برف اس میں نہ یائی تغیرے، نہ برف ہم شنیدی راست نہادی تو سم بھی سنا، تو نے سیح کان نہ دھرا کورِ ظاہر<sup>ا</sup> در نجاست ظاہرست ظاہری اندھا، ظاہر نجاست میں ہے ایں نجاست ظاہر از آیے رود یہ ظاہری نجاست، پائی سے دور ہو جاتی ہے جز بأب حجيثم نتوال تعسنتن أن أس كو آنكه كے يانى كے سوانبيں دمويا جا سكا چول نجس خوانده است کافر را خدا جبکہ خدا نے کافر کو نجس کیا ہے ظاہر کافر ملوث نیست زیں کافر کا ظاہر، اس سے ملوث نہیں ہے ایں نجاست بولیش آید بیست گام اس نجاست کی بدبور میں قدم نے آتی ہے بلکہ بولیش آسانہا ہر رود بلکہ اس کی بدیو آسانوں تک جاتی ہے آنچه مُیکویم بفتر قبم تست میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تیری سمجھ کی بقدر ہے هم آب ست و وجودٍ تو سبو تیری سمجھ پانی ہے اور تیرا وجود شملیا ہے ای سبو<sup>ی</sup> را خیخ سوراخست ژرف اس معلیا میں یائج ممرے سوراخ ہیں امر غُضُوا غُضَّةً اَبُصَارُكُمُ تو نے "اپی نگاہوں کو بست رکھو" کا تھم

کور ظاہر۔ ظاہری اعد مے پرتو ظاہری نجاست ہوتی ہے جس کا از الد آسان ہے لین ہاطن کے اعد مے ہیں باطنی نجاست ہے جس کا از الد ہرا ارشوار ہے۔ آئر بار خاہری نجاست ہائی ہے۔ آئر بار خاہری نجاست ہائی ہے۔ آئر بار خاہری نجاست ہائی ہے۔ آئر ہو ہے۔ آئر اور باہری نجاست کی دور تک پھیلتی ہے لیکن باطنی نجاست کی دور تک پھیلتی ہے لیکن باطنی نجاست کی دور تک پھیلتی ہے لیکن باطنی نجاست کی بد بو بہت دور تک پھیلتی ہے۔ اس کی دور تک پھیلتی ہے۔ باطنی نجاست کی بومر ف دنیا جی نہیں آسانوں تک پھیلتی ہے۔ دوروند جنت آ نچری کو بھر میں نے جو تکتے بتائے وہ تیری عمل کی بھر بائی کی بقدر بتائے ہیں کو کی پورا مجمود ادر اس کے بان کروں کا جھے اس کی تمنا ہے۔ تہم۔ انسان کے بدن اور فہم کی مثال کھڑے ادر اس کے بائی کی سیمور۔

ی ایس بدن کے ملیا میں حواس نسبہ بنولہ پانچ سوراخوں کے ہیں اگر نملیا کے سوراخ بندنہ کے جا کیں او نملیا میں نہ برف دہے گا جس ہے پائی بنآ ہن جنہ پائی اس اس مرک اگر حواس نسسہ کی حکاظت نہ کی جائے گی تو قبم شائع ہوجائے گی۔ امر غطفوا قرآن پاک میں ہے فل للمو مینین یکھٹوا مِنْ اَبْصَادِ جِنْمُ اَلَا ہِمُونُوں ہے کہ وہ بیجے کرووا پی لگا ہیں پست رکھیں۔''

حُکُونُ چول ریگ آپ قبمت را خورد کان ریت کی طرح تیری سمجھ کے پائی کو بی جاتا ہے ميكشاند آب فبم مضمُرت تیری چیمی ہوئی سمجھ کے یانی کو کھول دیتے ہیں یے عوض آل بحر را هامول کنی بغیر بدلے کے اس دریا کو جنگل بنا دے ئدخکِ اعواض را و ابدال را عوضوں اور بدلوں کے داخل ہونے کا از کیا آید ز بعد خرجہا فرج کے بعد کہاں ہے آتے ہیں؟ ابرما ہم از بروکش می برند الرجمي (باني) اس من سے باہر لے جاتے ہيں از کجا دانند اصحاب رشد کہاں ہے؟ ہمایت یافتہ جانتے ہیں ماند ہے مخلص درونِ ایں کتاب اس كماب (منتوى) كا باطن بے مقصد رہ ميا که فلک و ارکان چو تو شاہے نزاد کہ آسان اور عناصر نے تھے جیبا شاہ نہ جنا اے دل و جال از قدوم تو مجل تهاری تشریف آوری سے ول و جان شرمندہ ہیں قصد من زانها تو بودی ز اقتضا تقاضائے (طبع) سے تم بی اُن سے میرا مقصود سے نو بنام هرکه خوابی کن ثنا تو جاہے جس کا نام لے کر تعریف کر

از دَبانت الطق قیمت دا یرد تیرے منہ کی گفتگو تیری سمجھ کو بریاد کر دیتی ہے بمچئیں سوراخہائے دیگرت ای طرح تیرے دوسرے سوراخ کرز دریا آب را بیرول کنی اگر تو دریا ہے یانی باہر تکالے بیگه است ارنے بکویم حال را بے موقع ہے، ورنہ میں تھے حال بتاتا کال عوضها وال بدلها بحر را وه عوض، اور وه بدلے، دریا میں صد بزارال جانور زو می خورند اس میں سے لاکھوں جانور پانی پیتے ہیں باز دریا آل عوضها می کشد پھر دریا ان بدلوں کو حاصل کر لیتا ہے قِصها<sup>ع</sup> آغاز کردیم از شتاب طدی میں ہم نے بہت سے قصے شروع کر دیے اے ضیاء اکتق حسام الدین راد<sup>.</sup> اے عملند ضیاء الحق، حسام الدین! تو بنادر آمری در جان و دل تم دل و جان میں عدرت ہے آئے چند کردم مدرج قوم ما مضا میں نے گذشتہ قوم کی بہت تعریفین کیں خانهٔ خود را شناسد خود دعا دعا اینے مقام کو خود، پیجیان کیتی ہے

از دہائت۔ لینی بیہودہ گفتگو سے بھی نہم برباد ہوتی ہے۔ گوتی۔ کان سے غلابا تیں سے گاتو نہم برباد ہوگی۔ گرز دریا۔ ادلیا کے حواسِ خمسہ کے ذریعہ بھی نہم میں بیکن وہ اس کا بوش اور بدل ماصل کر لیتے ہیں۔ بیگہ۔ وفت نہیں ہے درنہ میں سمجما تا کہ ادلیا کو بیوش اور بدل کہاں سے ماصل ہوتا ہے۔ کال بوضہا۔ بڑے دریاؤں کا پائی خرج ہوتا رہتا ہے۔ ایر ہا۔ بادل دریاؤں سے پائی حاصل کرتے ہیں ، سمندر کا پائی بخارات میں تبدیل ہوکرا پر بنتا ہے۔ ا

ع تصبار میں نے اس کتاب میں تھے بیان کرنا شروع کر دیے۔اے میاء الحق۔اس معرع کا تعلق بار ہوی شعر کے آخری مصرع برنویس سے ب درمیان میں منیاء الحق کی تعریف ہے۔ درمیان میں منیاء الحق کی تعریف ہے۔ داوے علی در برزگ۔ناور۔ یعنی منیاء الحق کی شخصیت ناور زبانہ ہے۔ بھی ۔ چونکہ برراول تیرے شایا ب شان منیس ہے۔ اقتصام ۔ یعنی بری طبیعت کا نقاضا بھی ہے کہ تیراؤ کرورجہ بے دیگراں کرتار ہوں ۔

حق نهادست این حکایات و مثل الله (تعالى) نے بيہ حكايتي اور مثاليس بنا دى ہيں ليك بيذريرد خدا تجهد المقبل لکین اللہ (تعالی) نادار کی کوشش قبول فرما لیتا ہے کز دو دبیره کور دو قطره کفاف دو اندهی آنکمول سے دو قطرے کافی ہیں که منتودم تجمل این خوش نام را كه من في محلاً الى يارك نام كى تعريف كى ب تا خیالش را بدندال کم گزد تاکہ ان کے خیال کو دانتوں سے نہ کالیمیں در وثاق موش طوطی کے غنود چوہے کے بل میں طوطی کر موز کی ہے؟ موئے ابروے ویست آل نے ہلال وہ اس کی ایرو کا بال ہے، نہ کہ جائد بر نولیں اکنوں دقوقی پیش رفت اب کھو (کہ) دقوقی آگے ہو گئے

بهرِ تحتمان مرت از نا محل تعریف کو تا الل سے چھپانے کے لیے گرچه آل مرح از تو مم آم بل اگرچہ وہ تعریف بھی تم سے شرمندہ ہے حق يذريو كسرهُ دارد معاف الله (تعالى ) عمرًا قبول كركيمًا ب (زياده سے) معاف ركھما ب مُرغ و ماہی داند آل اِبہام را اک اجمال کو پرنده ادر مجھلی سجھتے ہیں " تابرو آءِ حودال کم وَزَد ا كه طامدول كى آه أن ير نه نظم خود خیالش بر کر ایس ما بد حسود ان کے خیال کو حامد کی یائے کا آن خيال او بود از احتيال وہ اس کا بتاوٹی خیال ہے مدرح تو گویم برول از پیج و بخت میں تہاری تعریف یانج اور سات سے زیادہ کروں گا

پیش رفتن وقوتی بامامت آل قوم عیبی اس غیبی قوم کی امامت کے لیے دقوق کا آگے برمعا

مدر جملہ انبیاء آمہ عجین سب نبول کی تعریف کندی ہوئی ہے کونہ دریک کونہ دریک کان دریک کان در ریختہ بیالوں کو ایک طشت میں ڈال دیا کیش نیست کیش نیست کیش نیست اس اعتبارے غالب بی ایک کے علادہ نبیں ہیں ایک کے علادہ نبیں ہیں ایک کے علادہ نبیں ہیں

در تحیات و سلام صالحین التیات اور نیول پر سلام میں مدجها شد جملگی آمیخته سرحها سوعی میں مدجها شد جلگی تعریف ہو گئ رانکہ خود ممروح جزیک بیش نیست اس لیے کہ خود ممروح ایک کے علادہ نہیں ہے

۔ بہر کمتان۔ اصل فض کو نظی رکھنے کے لیے اس کو کی مثال کے ذریعہ ذکر کیا جاتا ہے۔ گرچہ۔ بمری تعریفیں تیرے مرتبہ سے کم تر ہیں۔ کسرہ۔ روٹی کا ایک کلزائر ہمی تبول فریالیتا ہے اور ذیادہ مقدار کے صدقہ کا اس سے مطالبہ نیس ہوتا ہے۔ گر دودیدہ۔ اللہ کے اور ذیادہ مقدار کے صدقہ کا اس سے مطالبہ نیس ہوتا ہے۔ گر دودیدہ۔ اللہ کے بیال آئموں کے دوآ نسووں کی وہ قدر ہے جو ہزے براے مال کی قدر نہیں ہے۔ ابہام۔ یعنی میں نے جو تعریفیں کی ہیں ان سے مقعود ضیاء التی ہیں۔ تاہدہ۔ ضیاء التی کا تام مراحظ اس لیے نیس لیا تاکہ جاسدان پر صدنہ کریں۔

ع خود خیالش ۔ ضیاء الحق کا تصور حاسدوں کے دیائے میں ٹیس آ سکا۔ان کے تصوراور حاسدوں کے دیاغوں کی مثال طوطی اور چوہے کیل کی ہے۔ احتیال ۔ان حاسدوں کے ذہن میں ضیاء الحق کا حقیق تصور نویں ہے بلکہ ہناوٹی ہے جیسا کہ بعض جاعم دیکھنے والوں کواچی ابرو کا بال جاعر کی صورت میں نظر آ جاتا ہے۔ تیجے لیعن یا نچوں حواس بھت ۔ یعنی سالوں آسان۔

ع. ورتحیات التحیات میں جب کوئی اَلسُکلامُ عَلَیْنَا وَ عَلَی عِهَادِ اللّٰهِ الصَّالِعِیْنَ کَهَا ہے تو اس میں بحملاً سب انبیاءاور نیک بریموں پر سلامتی کی وعا موجاتی ہے۔ممدوح ۔حقیق تعریف مرف خدا کی ہے۔

وانکہ ہر مدحے بنورِ حق رود سمجھ لے کہ ہرتعریف اللہ (تعالیٰ) کے نور کی طرف جاتی ہے مہا ج ستحق را کے کنند (کوگ) مستحق کےعلاوہ کسی کی کب تعریف کرتے ہیں؟ ہیجو نورِ تافتہ بر حا<u>ئطے</u> جس طرح کہ نور دیوار پر پڑتا ہے لا جرم چوں نور سوئے اصل رائد لا محالہ جب نور اصل کی طرف سٹ جائے یاز جاہے علم ماہے وا نمود یا سمی کنویں میں جاند کا عکس نمودار ہوا در حقیقت مادح ما سست او حقیقاً وہ جاند کی تعریف کرنے والا ہے مدرح او مہ راست نے آل علس را اس کی تعریف جاند کے لیے ہے، نہ کہاس کے لیے كز شقاوت گشت ممراه آل دلير کیونکہ وہ جری بربختی سے محمراہ ہو عمیا ہے زیں بتال<sup>ط</sup> خلقاں پریشاں میشوند ان بنوں کی وجہ سے لوگ پریٹان ہوتے ہیں زانکه شهوت یا خیالے راندہ است کیونکہ شہوت رانی ایک خیال سے کی ہے با خیالے میلِ تو چوں پر بود خیال کی جانب تیرا جھکاؤ پر کی طرح ہوتا ہے چوں براندی شہوتے بیت بریخت جب تو نے شہوت رانی کی تو تیرا پر جھڑ عمیا

بر صور<sup>ل</sup> و اشخاص عاربیت بود صورتوں اور مخصوں کے لیے عارضی ہوتی ہے لیک برینداشت ممره ممی شوند لیکن (فاسد) گمان کی وجہ سے ممراہ ہو جاتے ہیں حائظ آل انوار را چول رابطے (اور) دہوار ان نورول کے لیے داسطہ ہے ضال مه تم حرد وزِ استائش بماند مراہ نے جاند کو مم کر دیا اور تعریف سے رک میا سُر بہ چہ می کرد و آل را می ستود كنوي من سر جهكايا اور اي كى تعريف كر رما ب کرچه جهل اُو بعلسش کرد رُو اگرچہ اُس نے نادانی سے عمل کی طرف منہ کر رکھا ہے كفر شد آل چول غلط شد ماجرا جب معامله غلط ہو عمیا، کفر ہو عمیا مه ببالا بود او پنداشت زیرِ جاند سراوير تقا، وه نيج سمجما شہوتے راندہ پشیاں میشوند شہوت ہوتے ہیں در حقیقت دور تر وامایده است ور حقیقت (اصل ہے) بہت دور جا پڑتے ہیں تا بدال پر بر حقیقت بر شود تاکہ تی اس پر کے ذریعہ حقیقت تک پنجے لنگ مشتی وال خیال از تو گریخت تو لنگرا ہو گیا اور خیال تھے سے بھاگ گیا

ا مور اشخاص اورمورتنی چونکه ای نورخ سے کسی فیض کر لیتی ہیں البذاو و قابل مرح ہوجاتی ہیں۔ گرآآہ ۔ اگر کو کی ان صورتوں اور اشخاص کو اصل سمجھ بیٹھے تو گراہ ہے۔ پیچونور۔ دیوار پر جوجا ندنی ہے وہ اس کی اپنی نہیں ہے بلکہ وہ جا ندگی دیوار پر جا ندنی نہ ہونے سے جا ندکی تعریف مچھوڑ بیٹھے تو اس کی گمرای ہے۔

ے۔ بیان میں جو تکس ہے اس کی تعریف جاعد کی تعریف ہے۔ گر چہ۔ اگر کوئی بالکلیہ اصل تعریف اس تکس کی کرے تو اس کی تمرای ہے۔ کرشقاوت۔ تمام خوبیوں کا منبع تو ذات بنداوی ہے اگر کوئی تلوق کواصل تجھ بیٹھے توبیاس کی بیختی ہے۔

ع نری بتال بین مجازی معثوتوں کے عشق کا نتیج محق خموت پری ہے۔ خیا کے دینی عارض حن دیوار کی جا بھرنی جیسا ہے۔ با خیا لے دیا کی معثوق سے اگر عشق کی جائے ہے۔ خیا کی معثوق سے اگر عشق مجاز کا عشق مجاز کا عشق کی جوتو وہ حقیقت تک بینچنے کے لیے ہوجیہا کہ کہا گیا ہے الْمَحَازُ قَنْطَرُهُ الْعَحَقِبُقَلُهُ عشق مجازی حقیق عشق کا بِل ہے۔ بر رہ جذب معثق کا ایک برے از کا ذریعہ بنانا جاہیے۔

تا پر مُیلت برُد سوئے جنال تاکہ میلان کا پر تجھے جنوں کی طرف لے جائے بر خود ہر می کنند ایک خیال پر خود ہر می کنند ایک خیال پر ایک خیال پر ایک خیال ہر ایک خیال ہر ایک خیال ہو ایک میملتم وہ معیرم زال تن ذَدم می مناس ہوں بجے مہلت دے ای لے می خامون ہو کیا ہوں وقت تک ہے ، اور لوگ نماز میں کھڑے ہیں وقت تک ہے، اور لوگ نماز میں کھڑے ہیں وقت تک ہے، اور لوگ نماز میں کھڑے ہیں

پُر گلہدار و چنیں شہوت مزال برک محفظت کر اور ایک شہوت رائی نہ کر خلق اللہ عشرت می کنند لوگ سیھے ہیں کہ وہ عیش کر رہے ہیں وام دایہ شرح ایں کلتہ شدم میں اس کلتہ کی تفریح کا قرضدار ہو گیا ہوں باز گشتم زانکہ شد قصہ دراز ہو گیا بل بین لوٹا ہوں، کیونکہ قصہ دراز ہو گیا

افتدا کردن آل قوم از پس وقوتی استدا کنا افتدا کنا

قوم بیچول اطلس آمد او طراز قوم اطلس کی طرح تمی، وہ نقش د نگار بیے در بیٹ آل مقدائے نامدار اس مقدائے نامدار بیچو قربال نامدار متدا کے بیچو قربال نا از جہال بیرول شدند کے قربان کی طرح دنیا ہے باہم نکل گئے کا کے خدا پیش تو ما قربان شدیم کہ اے خدا بیش تو ما قربان سو گئے کہ اے خدا بیش تو ما قربان ہو گئے کہ اے خدا بیش تیرے سامنے قربان ہو گئے ای طرح گردن ذنی نفس کے ذریح بیس مشتنی سر بیر تا وارم جال از فنا سر کائ دے تا کہ روح ہلاکت ہے نبات یا جائے سرکائ دے تا کہ روح ہلاکت ہے نبات یا جائے سرکائ دے تا کہ روح ہلاکت ہے نبات یا جائے روح جال تیکیر پر جیم نبیل سرکرو جال تیکیر پر جیم نبیل روح خیر پڑھ دی

ا منتق اوگ عشق مجازی بی ثموت رانی کر بے اپ اس پر کو جو حقیقت تک پر داز کا سب بن سکنا تھا، بر باد کر دیتے ہیں۔ وام \_ اس تکتہ کی تنصیل پھر کسی و تت بتا دی جائے گی ۔ معسر م \_ ننگ دست مقروض کومہلت دی جاتی ہے۔ تو م \_ بعنی و و غیبی قوم بمنز لدر بھمیں کپڑے ہے کتمی اور دتوتی اس کے گفتی دلکار کی طرح تتے ۔ چونکہ۔ جیسے می ان بزر کوں نے تجمیر تحریمہ پڑھی دنیا و ما نیہا ہے عافل ہو گئے۔

ع نهجوں تربال ۔ تربانی کے جانور پر جب تعبیر کہ کرتیمری جلادی جاتی ہے تو وہ اس دنیا ہے منقطع ہوجاتا ہے۔ من تعبیر کی بیما مطلب بھی بیما ہے کہ تمازی در بار خداو ندی عمل اپنے تھس کی قربانی چیش کرتا ہے۔ کو تی ۔ قبدا جب تعبیر کیوتو فوراننس امارہ کوؤئ کرڈ الویتن چوں اسامیل یحبیر تحریمہ کے وقت دوج کو بمنزلہ معزت اہرائیم خلیل اللہ کے بناؤاورجم کو بمنزلہ حضرت اسلعیل ذھے اللہ کے بناؤ۔

شد به بهم الله مبل در نماز ہم اللہ کے ذریعہ نماز میں بھل ہو سیا در حباب و در مناجات آمده حساب ادر سوال و جواب میں لکے ہیں بر مثالِ راست خيرِ رُستخير قیامت میں سیدھے کمڑے ہونے والوں کی طرح اندریں مہلت کہ دادم مر ثرا اس وقفہ میں جو میں نے تخفے دیا قوت و قوت<sup>ت ع</sup> در چه فانی کردهٔ. روزی اور طاقت کس چیز میں ختم کی ہے؟ ت را در کا يالوده یانچوں حواس کا سم جگه صفایا کیا ہے؟ خرج کر دی، چه خریدی توز فرش تو نے (ان کو) خرج کیا، زمین سے کیا خریدا؟ من بہ بختیدم زخود آل کے شدند وہ میں نے دیے خود بخود کیاں ہوئے؟ صد بزارال آید از حضرت چنین دربار سے لاکھوں آتے ہیں و ز خجالت شد دو تا اندر رکوع شرمندگی سے رکوع میں دوہرا ہو جاتا ہے در رکوع آمد ز شرم او ساعیت وہ تموڑی دیر کے لیے رکوع میں ہو جاتا ہے در رکوع از شم سیح بخواند شرم سے رکوع میں تیج برسے لگا

گشت کشت<sup>ا</sup> تن زشهوتها و آز جم شہوتوں اور مرص سے مردہ ہو کیا چول قيامت پيش حق صفها زده تیامت (کے دن) کی طرح اللہ (تعالی) کے ماسنے مغیں باعرہے ہوئے ہیں ايستاده لييش يزدان اشك ريز الله (تعالی) کے سامنے کھڑے ہوئے آنسو کرارہے ہیں حق ہمیکوید چہ آوردی مرا الله (تعالی) فرماتا ہے تو میرے لیے کیا لایا ہے؟ عمر خود را درچه پایال بردهٔ اِی عر کس چیز میں ختم کی ہے؟ كوهر ديده كجا فرسوده آنکھ کے گوہر کو کھال گھسا ہے؟ چیتم و گوش و ہوش گوہرہائے عرش آنکمیں اور کان اور حواس عرش کے جواہر ہیں رست و یا دادمت چون بیل و کلند میں نے مجھے ہاتھ اور باؤل ماؤڑے اور کلہاڑے ہم چنیں پیغامہائے دردکیں ای طرح کے درد ناک پیکام در قیام<sup>س</sup> ایس گفتها دارد رجوع قیام (کی حالت) میں یہ باتی آتی ہیں ایستادن را نمانده قوتے کمڑے رہنے کی قوت نہیں رہتی نوستِ ، اسْتِادِن از خجلت نما ند شرمندگی کی وجہ سے کھڑے رہنے کی طاقت نہ رہی

سے ہے۔ میں نے بچے روزی اور طاقت دی دو کس کام میں صرف ہوئی ہے۔ چیٹم وکوئں۔ حواس خسد دیے، ہاتھ یاؤں میں نے ہی دیے، ان کو کس کام میں اللہ سر

سے درقیام نمازیں قیام کا حالت میں جب بیروالات سنتا ہے قرائوع میں جاتا ہے کویا شرمندگی سے جھک جاتا ہے۔ایستاون ۔اب اس میں ای سکت نہیں رہتی کہ کمڑ اروسکے توشرمندہ موکر جھک کرشیج پڑھے لگتا ہے۔

از رکوع و پارخ حق بر شمر رکوع ہے، اور اللہ (تعالیٰ) کا جواب شار کر یاز اندر رُو فند آل خامکار کیم وہ ناتش العمل منہ کے علی گریڑتا ہے از سجود و وادِه از کرده خبر تحدے ہے اور (اینے) عمل کی بات بتا اندر افتد باز در رُونیچو مار پر مانپ کی طرح منہ کے بل گر پڑتا ہے كه بخواتم جست از تو مو بمو میں تھے سے زرو زرو کی جبتو کروں گا کہ خطاب ہمیتے ہر جال زدش كونكه بيناك خطاب نے اس كى جان ير حمله كيا ہے حضرتش گوید سخن گو بابیال الله (تعالی) اس سے فرماتا ہے مفصل بات کہہ واومت سرمانيه بين بنمائے سود میں نے تھے سرمایہ دیا اس کا تفع دکھا؟ شافع خواہد کہ گوید عذر زود

باز فرمال در رَسَد بردار سَر پھر تھم ہوتا ہے، سر اٹھا سر بر آرد از رکوع او شرمسار وہ شرمندگی کی حالت میں رکوع سے سر اٹھاتا ہے باز قرمال آیدش بردار سر پھر اس کو تھم ہوتا ہے، سر اٹھا سر بر آرد او دِ کُر ره شرمسار وہ شرمندہ دوبارہ سر اٹھاتا ہے باز گوید سر بر آرد باز گو بير الله (تعالى) فرمانا ہے، سر اتھا اور بتا توت یا ایستادن نبودش اس میں کھڑے رہنے کی طاقت نہیں ہوتی ہے يس نشيند قعده زال. بارِ گرال اس بھاری بوجھ کی وجہ سے وہ تعدہ میں بیٹے جاتا ہے نعمتت<sup>ع</sup> دادم بگو شکرت چه بود میں نے تھے تعتیں دیں بنا تیرا شکریہ کیا تھا؟ چول نه سرماییه بود او را نه سود چونکہ اس کے پاس نہ سرمایہ ہوتا ہے نہ تغع (اس کیے)وہ سفارشی جاہتا ہے تا کہ جلدی عذر خوامی کردے

بیانِ ح اشارت سلام سوئے وستِ راست در قیامت از الله تعالی کے محاسبہ کی بیبت کی وجہ سے داہنی جانب سلام کا اشارہ اور هیب محاسبهٔ حق تعالی و از انبیاء استعانت و شفاعت خواستن انبیا ہے مدد اور شفاعت جائے کا بیان

رُو بدستِ راست آرد در سلام سوئے جانِ انبیاء و آل کرام سلام میں دائنی جانب کو رخ کرتا ہے۔ انبیا اور بزرگوں کی روح کی جانب انبیاء را. او سلامی می کند است**نامن**ظ را طلب کردن مدد وہ انبیا کو خلام کرتا ہے۔ استعانت اور مدد طلب کرنے کے کیے ہے ۔

ا بازفر مال ميركوبياس كوالله كانتكم موتاب كدمرا فمااور جواب و يووه تومديش كمر اموجاتا بهاور پرشرمندكي سے تجده يس كرير تانب بازفر مال-. ، پر جد وی حالت میں اس کوسر افعانے کا علم ہوتا ہوہ مجدو ہے۔ والعالیتا ہے لیکن شرمندگی ہے پر دوسرے مجدو میں کر پڑتا ہے۔ باز کو ید۔ دوسرے أجده ميں پھراس كوتكم ملتا ہے كہرا نفاادر جواب و ہے واس ميں اتى طافت نيس رہتى كدوه كمرُ ابو سكے لبدا تعده ميں بيندجا تا ہے۔

ع. مست من مارت من كويا الله تعالى استفرما تا يه كهم في تخفي نعمة و كاسرمايد وا تعالى مرمايد كالنع وكما كهال به ويول ندسرمايد-اب وود کھتا ہے کہنداس کے پاس مایدی ہےناتھ تو محمراکرسفارش کرنے والے کی تلاش شروع کرویتا ہے۔

س بیان دیمن اب ده دا این جانب سلام کرتا ہے تو کویا انبیا اور کرا آکاتین سے اپنی سفارش کی استدعا کرتا ہے۔

· سخت در گل مانده اش بائے و گلیم اس کا یاؤں اور مملی دلدل میں سمیتسی ہے جاره آنجا بود و دست افرازِ زفت تدبير اور كافى سامان ومال (دنيا ميس تها) ترکبِ ما گو خونِ ما اندر مشو ہمیں معاف کر ہماری جان کے دریے نہ ہو در تیارہ خولیش گویندش کہ حب فاعدان اور اینول میں سے اس سے کہتے ہیں مرار ما كه ايم اك خواجه دست از مايدار ہم كون ہوتے ہيں، اے جناب ہميں معاقب سيجة جان آل بیجاره دل صد، یاره شد اس بے جارے کی جان سو عمروں والا ول بی کیل بر آرد ہر دو دست اندر دعا تو دعا می دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے اول و آخر توتی و منجا اول اور آخر تو عی ہے اور تو عی معجا ہے كُرود او أَيْمَن زِحَبُلٌ مِينُ مَّسَدُ وہ مونجمہ کی ری اسے محفوظ ہو جائے تابدانی کایں بخواہد شد یقین تاکہ کچے معلوم ہو جائے کہ بئے یقبیتا ہو گا که تونی حق بادی وما مهتدی كاعالية وعبايت دين والاستاوجم بدايت ماكل كرة واليوس با قضائے جرم کو شادیم ما کیہ دے، جرم کی سزا پر ہم راضی ہیں

لیخی اے شاہان شفاعت کایں کئیم لینی اے شاہو! شفاعت نہ کرو، کیونکہ رہے کمینہ انبياء گويند روز جياره رفت انبیا کہیں گے تدبیر کا وقت جاتا رہا مرغ بیونی تو اے بدبخت رو تو مرغ بے ہنگام ہے، اے بدبخت! چلا جا رو بگرداند بسونئے نوست جیب دہ بائیں جانب رُخ کرتا ہے میں <sup>ع</sup>. جواب خولیش کو با کردگار خردار! اینا جواب الله (تعالی) کو دے نے ازیں سونے ازاں سو جارہ شد (جب) نہ ادھر سے نہ اُدھر سے کوئی تدبیر ہوئی از ہمہ تومید شد مسکیس کیا وہ بھلا مسکین ہر طرف سے مایوس ہو سمیا کز ہمہ نومید مخشتم اے خدا كه اے خدا! من سب سے مايوس ہو كيا ہوں ہست<sup>ط</sup> امیدے کہ عنایت ور رسد (اب) اميد ہے كه ميرياني ہو جائے در نماز ایل خوش اشارتها بیس نماز على ان التھے الثاروں كو سمجھ لے معنی تشکیم ایں اے مقتدی اے معتدی! اطاعت کے یہی معنی ہیں ہر جبہ فرمائی تو منقادیم ما تو جو عم دے ہم تابعدار ہیں

لیتن وائیں جانب سلام کرنے ہے کویااس کا مدعا انبیا ہے سفارش چاہنا ہے۔ انبیا اس کوجواب دیں گے وقت نکل کیا اب کوئی تدبیر ہیں ہے اس وقت بے موقع چنے اور پکار ہے۔ روم کر داعد اب وہ کویا مایوس ہو کر بائیں جانب اپنے رشتہ داروں سے مدد کا خواہاں ہوتا ہے۔

یہ ہیں۔ دشتہ دار بھی اس کو مایوں کردیتے ہیں۔ نے ازیں سُو۔ جب وہ دونوں جا تبوں سے مایوں ہوجا تا ہے تو اب دل شکتہ ہوکر دریار خداو غری میں دست دعاد راز کرتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ مب جگہ سے مایوں ہوکر تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

ے ہست۔ جب وہ اللہ ہے دعا کرتا ہے تو امید پڑتی ہے کہ خدا اس پر رحم کردے ادراس کی گلوخلاصی ہوجائے۔ معنی تسلیم۔اوپر کے اشعار میں نماز کے جو
اشارے ہیں وہ تو ہرتمازی کے لیے ہیں اب جماعت میں مقتدی بننے کا اشارہ یہ جمو کہ وہ امام کے حرکات اور سکنات پرسرتسلیم خم کرتا ہے تو کو یا وہ اللہ
تعالیٰ کی ہر ہدایت پڑتمل ہیرا ہونے کا اشارہ ہے۔ ہاں تک کہ وہ اپنی خطاؤں کی مزاہر اظہار رضا کرتا ہے۔

بچہ بیرول آر از بیضہ نماز سر مزن چول مرغ بے تعظیم و ساز نماز کے اغرے کی طرح ٹونکس نہ ار نماز کے اغرے کی طرح ٹونکس نہ ار شاز کے اغرے کی طرح ٹونکس نہ ار شندن شنیدنِ آل دقوئی در نماز افغانِ اہلِ کشتی رادر غرق شدن نماز کی حالت میں دوئی کا کشتی والوں کی ڈویئے میں فریاد سنا

اندر آل ساحل در آمد در نماز ای ساحل پر انہوں نے نماز شروع کی اینت زیبا قوم و بگویده امام زے! ایکی قوم اور برگزیدہ امام چوں شنیہ از سوئے دریا داد داد ک جب دریا کی جانب سے انہوں نے فریاد فریاد سنا در قضا و در بلا و زهيتئے قضا میں، اور بلا میں، اور تباعی میں آل سه تاریکی و از غرقاب بیم تین اعرمیریال ادر ڈوبے کا ڈر موجها آشوفت اندر جيب و راست (جس نے) وائیں اور بائیں موجیس پھیلا ویں تعره و واویلها بر خاسته نعرے اور واویلا بلند کئے ہوئے کافر و ملحد ہمہ مخلص شدند کافر، اور بد دین سب مخلص ہو گئے سے عهدما و نذربا کرده بجال دل و جان سے عہد اور منیں مانے سے روئے شال قبلہ عدید از ج ج ان کے منہ نے تلہ نہ دیکھا تھا اپنے بی کی وجہ سے آل زمال دیده دران صد زعرکی اس وقت اس میں سیروں زندممیاں دیکھتے ہتے

· آل دقوقی در امامت کردساز رقو آگ نے امامت شروع کر وی وال جماعت در یے او در قیام وہ جماعت اِن کے سیجھے تیام میں (تھی) نا گہاں سمش سوئے دریا قاد اطاعک ان کی نگاہ دریا کی جانب پڑی درمیانِ موج دید او کشتیئے انہوں نے موجوں میں ایک محتی دیمی تهم شب و تهم ابر و تهم موج عظیم رات بھی اور ایر بھی، اور بروی موج بھی تند بادے ہمچو عزرائیل " خاست ملک الموت کی طرح تیز ہوا اٹھی اہل کشتی از مہابت کاستہ تحشی والے خوف سے سکڑے ہوئے ניידאו כנ יפבי א ית האבינג رونے علی ہاتھ سر پر مار رہے تھے با خدا<sup>ع</sup> یاصد تفرع آل زمال اس وقت سیروں عاجزیوں سے خدا ہے سر برہنہ در سجود آنہا کہ جج فظے سرا سجدہ میں، وہ لوگ (بھی) کہ مجمی گفته کم بیفا کدست این بندگی (پہلے) وہ کہتے تھے، یہ عبادت بیکار ہے

ا بچر-ہم نے قماز کے ارکان کے جواشارے سمجھائے ان سے بیجہ لکال لے اور نماز میں تھی ٹھونٹے نہ مار سراحل سسندر کا کنارہ۔ اینت۔ زے، لینی مقتدی بھی بہترین متے اور امام بھی۔

ع داد داد - مین کشتی دانول کی فریاد \_ کاسته \_ مینی د بے بہتے ہوئے \_ کا فر دلیم \_ مشہور ہے ع جب دیار نئی بنول نے تو خدایاد آیا ۔ قر آن نے تکی کہا ہے کہالیک صالت میں سب مخلص بن جاتے ہیں ۔

<sup>۔۔</sup> ہاضدا۔ کرداب میں میمن کرسب کشتی سوار کلنس بن جاتے ہیں اور خدا سے دعا ما کلنے کلتے ہیں۔ قبلہ مدید۔ جن لوکوں نے تمام مربھی مجدونہ کیاوہ مجدے کرنے لگتے ہیں۔ گفتہ۔ تمام مرعماوت کو بیکار بتاتے رہے ہتے۔

دوستان<sup>ع</sup> و خال و عم و باب و مام دیستوں، اور ماموں، اور پھل اور باپ اور مال سے المجهو در بنگام جال كندن شقى جبیا که بدبخت، نزع کی حالت میں حيلها چول مُرد به کام دعاست تدبیریں جب فنا ہوں، دعا کا وقت ہے بر فلک ز ایشال شده دُودِ سیاه ان کی (آبول کا) کالا دھوال آسان پر سیجھے عمبا تھا بانگ زو کاے سگ برستال علتیں بكارا كه اے كتے كے برستارو! دہرا نقصان ہے عاقبت خوام بدن این اتفاق انجام کار، اس کا اتفاق ضرور ہم گا که شوید از بهرِ شهوت دیو خاص كيونكه شبوت يرى كي وجهات تم خالص شيطان بن جاؤك دست تال تگرفت بردال از قدر قدرت ہے، خدا نے تہاری و علیری کی ہے این سخن را نشود جز گوش نیک اس کو نیک کان کے علاوہ کوئی نہیں سن رہا تھا قطب و شابنشاه و .دریائے صفا جو قطب اور شہنشاہ اور صفا کے دریا ہیں عاقل آن ببیند ز اول مرتبت عقلمتد اس کو پہلے مرتبہ میں دیکھ لیتا ہے عاقل اول دید و آخر آن مصر عظمند نے شروع میں دیکھ لیا اور (جہالت پر) مُصِر نے آخر میں

از ہمہ امید سیریدہ تمام اب سب ہے۔ امید قطع کر بھے ہتے زابد و فاسق شد آل دم متقی زاہد اور بدکار، اس وقت متی ہو گئے تھے نے زجیب شال جارہ بود و نے زِراست ان کے لیے نہ واکیس سے کوئی تدبیر تھی نہ باتیں سے در دعا ایثان و در زاری و آه وه عاجزی اور آه اور دعا می مصروف شخص د يو آل دم از عداوت بين بين شیطان اس وقت عداوت کی وجہ سے پریٹان تھا مرگ و جسک<sup>ت</sup> اے اہل انکار و نفاق اب اثكار اور تفاق والوا موت، اور درو حبيتم تأل تر باشد از بعد خلاص ظامی کے بعد (کیا) تہاری آتھ تم ہو گی؟ یاد تال ناید که روزے در خطر حمہیں یاد (بھی) نہ آئے گا کہ خطرے کے دن ایں ہمی آمہ ندا از دیو لیک شیطان کی بیر آواز آ ربی تھی، لیکن راست مصطفیٰ م ہم سے مطفی عظی نے نے افرمایا ہے كانچه جابل ديد خوامد عاقبت کہ نادان جو کچھ انجام پر وکھے گا کارہا ز آغاز کر غیب ست و ہرت کام (کاانجام) اگرچہ شروع میں پوشیدہ اور راز ہے

دوستال۔ دنیا کے تمام دسیاختم ہوجائے ہیں تو خدا کی طرف دجوع کر لئے ہیں۔ زاہد۔ زع کے دفت فرعوں بھی ایمان لانے لگا تھا۔ جباب انسان کی فطرت ہے کہ سب تدبیر بین ختم ہوجائے کے بعد خدا کی طرف دجوع کرنا ہے۔ دو دِسیاہ۔ ان کی آ ہوں کا کالاسیاہ دھوال۔ دیو۔ بدکار چونکہ شیطان کے کرستار ہیں، جب وہ دیر بیٹانی کے وقت اللہ کویاد کرتے ہیں تو شیطان گھیرا تا ہے اور ان کو پکار کر کہتا ہے اللہ کی طرف رجوع نہ لروور نہ دوخرا ہوں میں جسل ہوجاؤے ہو جدی اور گناہ۔ بین تذبذ بعض شخول میں تیز بین سینی شیطان ان کو کھور رہا تھا۔

ے میں میں مصدر بہت بست بسر ہمری ورسائے میں میں۔ میں عرب سن موں من میزین میں میں مطاب ان وطور رہا تھا۔ جسلہ ۔ جیم کے فتحہ کے ساتھ در دورن کے پینٹم تال لیعن نجات پانے کے بعدتم نہ بھی روؤ گے اور نہ یہ یاد کرو گے کہ خدانے تہماری دیکھیری کی تھی۔ نبور کیون میں بھی تدر میں تاہم میں نبور میں نبور میں نبور کی ہوئے کہ میں انہوں کے دور تاہم کے کہ خدانے تہماری

نعلور لیخ مرف نک اوگ یے مجدر ہے تھے کہ پیشیطانی آ واز تھن نیکی ہے دو کئے کے لیے ہے۔ راست اس واقعہ ہے آنخصور سیکھنٹے کے قول کی تقدیق ہوجاتی ہے کہ جانل کوجو بچھانجام کار میں کرناپڑتا ہے ڈوٹھندا بتداء کار میں کر گزرتا ہے۔ سنتی نشین فسال نے بالآخروی گرید دزاری کی جو ادلیاء القدابتدا میں کر لیتے ہیں۔ کانچے مشہور ہے، انچے دانا کند، کندناواں۔ ایک بعد از خرابی بسیار مصررانی جالت برمُصر۔

عاقل و جابل بہ ببینہ در عیاں عقد اور نادان آتھوں ہے دکھے لیتا ہے ۔ حرم را سیلاب کے اندر زبود ۔ (ق) احتیاط کو سیلاب کے بیالے گیا ہے؟

اق کش بوشیدہ باشد و آخرال اس کے شروع (میں انجام) بوشیدہ ہوتا ہے، اس کو آخر میں گر نہ بینی اوقعہ غیب اے عنوو کے سرکش! اگر تو غیب کے دافعات نہیں دیکتا ہے۔

تصورات مردِ حازم مخاط انسان کے خیالات

رمبدم ویدن بلائے تاگبال
الحہ بہ لحہ ناگبانی بلا دیکنا
مرد را برکبود و در بیشہ کشید
اکس نے ایک شخص کو پکڑا اور کچار میں تھیجے لے کیا
اور میں اندلیش اے استاد دیں
ارے دین کے استاد، تو بھی دی سوچ
جان ما مشخول کارو پیشہا
ماری جان، کام اور پیشوں میں گئی ہے
ماری جان، کام اور پیشوں میں گئی ہے
رزیر آب شور رفتہ تا بہ طلق
کیا کہ کھارے پانی میں گئے تک ڈوب ہوئے ہیں
گیا شال کشف کھتے در زمین
(ق) زمین میں اگرے ہوئے ہیں
(ق) زمین میں اگرے ہوئے ہیں
در بیش میں میں مین ہوجاتے
در بیش میں میں مین ہوجاتے
در بیش میں میں مینے ہیں
در سیٹے بستی فادہ در علم

وعا و شفاعت وقوتی در خلاص آن ستی اس ستی اس ستی اس ستی اس ستی کی نجات کے لیے دوق کی دعا اور سفارش

رحم او جوشید و اشک او دوید ان کارم جوش میں آیا اور ان کے آنسو بہہ بڑے یُول دُولی آل قیامت را بدید دُول نے جب اس قیامت کو دیکھا

ا تحرید بنی اگرانگ عام آ دمی نیمی پیش آ نے والی بات کوئیں دیکہ پاتا تو حزم ادرا حقیا طاکا نفاضا بی ہے کہ مصائب میں سینے نے ڈرتار ہے ادر تو ہدد استعفار کرتار ہے۔ حزم ۔ احتیا طاکا نقاضا یہ ہے کہ انسان بھی مطمئن نہ ہوا در ہر دفت بلائے ناگہانی سے نیجنے کی تدبیر کرتار ہے۔

آ پنجانگہ۔ جنم کے معنی اس مثال سے بچھ لوکہ مثلا ایک آ دی جس کوشیر چیٹ کیا ہے جود واپنے بچاؤ کی تدبیر میں موجنا ہے تم شیر کے حملہ سے پہلے ی سوچ لو۔ تی کھد لیکن ہم ففلت برتے ہیں اور شیر تفغا سے نجات کی تدبیر نیس کرتے۔ آپنجاں لوگ فقر سے ڈرتے ہیں اوراس قبر راس کے خوف میں جٹنا ہیں جیسا کہ سمندر میں او بتا ہوا خوف میں جٹلا ہوتا ہے اگر فقر پیدا کرنے دالے فندا سے اس طرح ڈریں آو ان پرزیمن کے فزائے مشکشف ہو جا کمیں اور فقر کا کوئی احتال مجی باتی ندر ہے۔

ے جملے شال۔۔انسانوں کی یہ ہے تھ موہوم نم کی بنا پر مین غم میں جتلا ہو جاتے ہیں اور ممثل نقرے نم کی وجہ سے اوپر خم طاری کر لیتے ہیں۔ ریو ایسانی ہے کہ کوئی مخص زیم کی کتلاش میں اپنے اوپر موت طاری کر لے۔ آن قیامت۔ یعنی مشتی کے دو بے کے احوال۔

گفت یا رب منگر اندر فعل شال<sup>!</sup> فرمایا اے خدا ان کے اعمال کو نہ دیکھ خوش سلامت شال بساحل باز بر انہیں بہترین سلامتی کے ساتھ ساحل پر لوٹا وے اے کریم و اے رحیم سردی اے کریم اور اے نبری رحم کرتے والے اے بدادہ رایگال صد چیتم و گوش اے وہ کہ جس نے سیکڑوں آتکھیں ادر کان مفت دیہے ہیں پیش ز استحقاق بخشیده عطا مستخق ہونے ہے پہلے ہی سخشش کی اے عظیم از ما گناہانِ عظیم اے بزرگ! مارے بوے گناہوں کو ما ز آز و حص خود را سوحتیم ہم نے حرص و ہوں میں اینے آپ کو بھلا ڈالا ہے حرمتِ آل که دعا آموحی ای کے طفیل کہ تو کے دعا سکمالی ہے وتتكير و رُہنما توفيق دِه وتطیری فرما، اور رہنمائی عطا قرما ہم چنیں می رفت ہر لفظش دعا دعا ان کے الفاظ میں ایس طرح جاری تھی اشک میرفت ازد و چشمش و آل دعا ان کی دونوں آتھوں سے آنسو جاری ہے اور وہ دعا آل دعائے سیخودال خود دیگرست یخودوں کی وعا دوسری (عی چیز) ہے آل دعا حق میکند چول اوفناست جبكه وه (بيخود مقام) فنا من ب وه الله فرمانا ب

وست شال حمير اے شبر نيکو نشال اے شاہ نیک نشان! ان کی دست محیری فرما اے رسیدہ دست تو در بح و بر اے(وہ ذات) کہ تیرا دست (قدرت) بحرو پر ہے۔ در گذار از بدسگالال ایل بدی بد عقیدہ لوگوں کی اس بدی سے درگزر کر نے ز رشوت بخش کردہ عقل و ہوش عقل و ہوش بھی، رشوت سے تہیں بختے ہیں دیده از ما جمله کفران و خطا ہم سب کی نافرمانی اور خطا کو دیکھتے ہوئے تو توانی عفو کردن در جریم ع جم میں تو (ی) معاف کر مکا ہے وين دعا را جم زيو آموهيم یہ دعا بھی ہم نے بھے (بی) سے علمی ہے در چنین ظلمت چراغ افروحی الی تاریکی میں چراغ روش کر دیا ہے ٔ جرم بخش و عفو کن بکشا گره خطا بخش دے اور معاف کر دے اور گرہ کھول دے آل زمال چول مادرانِ باوفا اس وقت جیا کہ باوقا ماؤل (کے الفاظ میں) بیخود<sup>ع</sup> ازوے میبرآمد برسا بے خودی میں ان سے آسان پر پینے رہی تھی آن دعا زو نيست گفت داورست وہ دعا ان کی نہیں ہے، خدا کی بات ہے آل دعا و آل اجابت از خداست وہ وعا اور وہ تیولیت خدا کی جانب سے ہے

شال ۔ بین مشتی عمل موار، گئیگار۔ ساحل ۔ سمندر کا کنارہ۔ بخرو بر۔ خشکی اور تری۔ سریدی۔ ابدی۔ بدسگال۔ بدعقیدہ۔ اے بدادہ۔ اللہ (تعالیٰ) نے ظاہری اور باطنی حواس مفت عنایت فرماد ہے ہیں۔

جرتیم - جرم وخطا۔ ویں دعا۔ اپنی خطاؤں پر ہماراد عاما تکنا بھی تیری تعلیم وعطا ہے۔ ظلمت لیعنی خطا کاری ۔ چراغ لیعنی دعا کی تعلیم یہم چنیں ۔ جس طرح مال بے چین ہوکر پچرکے لیے دعا کرتی ہے دقوتی کی بہی صالت تھی۔

ا بیخود مینی و عاش ایسے معروف تنے کہ ان کواہنا ہوتی نہ تھا۔ آس و عا۔ انسان بے خود ہو کرو عاکرتا ہے تو چونکہ و وخود قافی اللہ ہاس لیے و و دعااس کی طرف منسوب نہ ہوگی بلکہ خدا کی جانب ہے ہوگی۔اجابت۔ قانی کی دعا بھی اللہ کی جانب ہے ہے اور اس کی تیولیت بھی اللہ کی جانب ہے ہے۔

بیخبر زال لابه کردن جسم و جان اس خوشامہ سے جم و جان بے خر ہوتے ہیں خویے بی واری در اصلاح کار معامله كى اصلاح من الله (تعالى ) كى خواختيار كرييتي مشفقان و مستعال عمخوارگال مشفق اور غزدول کے مددگار (ہوئتے ہیں) در مقام سخت و در روزِ گرال شخت جُگه اور محاری ون می بین عنیمت دار شال پیش از بلا خردار! متلا ہونے سے پہلے عی اُن کو غیمت سمجھ و ابلِ تشتی را بجیدِ خود گمال محتی والول کو این کوشش کا گمان تھا بر ہدف انداخت تیرے از قدر سیح اندازے ہے نانہ پر تیر چلایا ہے وال زدم وانتد رُوبابال غرار وہ وحوکے میں مبتلا لومزیاں ذم کی دجہ سے جھتی ہیں ميرباند جانِ ما را از تميس ہاری جان کو ہلاکت ہے بیایا رفض گیرند و ز شادی بر جهند ناجی ہیں اور خوشی سے کورتی ہیں یا چو نبود کم چه سود اے خمرہ سر اكر يادك نرمونو اے يوفوف وم سے كيا فائده ی رہانند مال زصد کول انقام ا ہمیں سکڑوں متم کی سزا سے نجات ویتے ہیں واسطه محلوق نے اندر میان اس میں مخلوق کا واسطہ تہیں ہے بندگانِ حق رحيم و بُردبار الله (تعالی) کے رحم اور بردبار بندے مہربال ہے رشوتاں یاریکرال مہرمان، بغیر رشوت کے مددگار (ہوتے ہیں) از ترحم وعيران شافعال رقم کھلنے کی وجہ سے و تھیر اور سفارشی (ہوتے ہیں) بیں بچو ایں قوم را اے مبتلا مصیبت رمزدہ ای قوم کو تلاش کر لے رَست کشتی از دم آل پیلوال اس پیلوان کی دعا ہے کشتی نجات یا گئی که ممر بازوئے ایثال در حذر کہ شاید بحاؤ میں انہی کے بازو نے یا زباند رُوبهال را در شکار شكار ميس لومزيول كو، ياؤل يجاتے بيس عشقها بائم خود بازندكيس وہ وم سے محبت کرتی ہیں، کہ اس نے از ضلاکت بوسها بر وُم وہند نادال ہے دم کو چوتی ہیں روبها یا را منگهسدار از حجر اے لومزی! پھر سے پاؤں کا بچاؤ کر ما چو رُو ہا جمبم پائے ما کرام ہم لومڑی کی طرح یں مارے پاؤں بررگ بی

ا واسطّه جبکہ دعاکر نے والا فانی ہے تو درمیان میں کوئی واسطنیس ہے فانی کے جبم و جان کو دعا کا احساس بھی نیس ہوتا ہے۔ بندگانِ تل مفاسانِ خدا چونکہ خدائی اخلاق سے متعنف ہوتے ہیں اور ان کی حالت بھی بہی ہو جاتی ہے کہ رمنٹ تق بہانہ می جوید۔ از ترتم ۔ و دمخس اپنی مغت رتم کی وجہ سے سفارتی اور دیکھیر بن جاتے ہیں۔ ہیں۔ اولیا واللہ سے دعا کا تعلق معیبت میں جٹلانہ ہونے سے مبلے بھی رکھنا ہا ہے۔

ع رست محتی دوق کی ساسے بنگ محتی والے سمجھے کہ ان کی توت باز و سے معنور سے نکل بیار ہاتھ۔ اس کی مثال میہ ہے کہ لومڑی دکاری کی گرفت سے اپنے پاؤں کے ذریعہ بنگ نیکن وہ اپنی مکاری ہے جمعت ہے کہ دم کی وجہ سے بنگ ہے۔ غرآر۔ ومو کے میں جنزا۔

المسلم ا

عشقها بازیم با دُم چیپ و راست ہم داکین باکیں ہے دم ہے عشق بازی کرتے ہیں تاکه جیران ماند از ما زید و بمر تاکہ ہم ہے زید اور بکر، جیران ہو جائیں دست طمع اندر الوہیت زدیم ہم نے خدائی میں لایج کا ہاتھ ڈالا ہے ایں کی جیلیم ما کاندر کویم ہم سے نہیں ویکھتے، کہ ہم گڑھے میں ہیں وست وا دار از سیال دیگرال دوسرول کی موتجھول سے ہاتھ ہٹا بعد ازال دامان خلقال کیر و کش اس کے بعد لوگوں کا دائن پکڑ اور تھنے نغز جائے ویگران را ہم بکش کیا انجی جگہ ہے، دومرول کو بھی کھینج لے بوسہ گاہے یافتی مارا ببر تو نے اچھی بوسہ گاہ یا لی ہے ہمیں بھی لے جل میل شابی از کجایت خاستت تو تھے میں شاہی کی تمنا کہاں سے آئی ہے؟ ' بسة در گردن جانت زے تو نے این گردن میں پھندا ڈالا ہے وقف کن دل بر خدادندانِ دل دل والوں ہے، دل کو وتف کر دے

حیلهٔ باریک<sup>یا</sup> ما چوں دُمِ ماست حاری نازک تدبیر، حاری دم کی طرح ہے رُم بجدبانیم ز استدلال و مکر ہم جحت بازی اور کر کی وم ہلاتے ہیں طالب حيراني خلقال شديم ہم لوگوں کی جیرانی کے طلبگار بن گئے ہیں تا با قسول عم ما لك ولبها شويم تا كه فريب كے ذرابعہ ہم داول كے مالك بن جائيں. در گوی و در چی اے قلتیال اے بے غیرت! تو گڑھے اور کنویں میں ہے چوں یہ بُتانے رسی زیبا و خوش جب تو ممى التھے ادر خوشما باغ مل پنجے اے مقیم حبس چار و پنج و سش اے جار اور یا یک اور چھ کے قید خانے میں مقیم اے چو<sup>ع</sup> خربندہ حریف کون خر اے وہ کہ جو گدھے والے کی طرح گدھے کی مقعد کا بارے چول ندادت بندگی دوست دست جبکہ دوست کی غلامی تیرے ہاتھ نہیں آئی ہے در ہوائے آنکہ گویندت، زہے اس خواہش میں کہ لوگ تھے واہ واہ کہیں رُوبِها این وُمِ حیلت را بہل اے لومڑی! تو اس تدبیر کی دم کو چیوڑ دے

ا حیکہ بادیک یعنی ہم خودا پنی نجات کی تدبیریں کرتے ہیں ان کی مثال لومڑی کی دم کی ہے جس کواس نے باعث نجات سمجھا تھا۔استدلال وکر۔ لیمنی ہم اپنے استدلال اور قدبیر کو ذریعہ نجات بتاتے ہیں ،الی تقریریں کرتے ہیں جن سے لوگ حیران ہوجا کیں۔طالب یعنی انسان اپنی قدایر اور مکاری کابیان کرکے لوگوں کومڑوب کرنا جاہتا ہے اور کویا کہ ان کومڑوب کر کے اپنی خدائی جتانا جاہتا ہے۔

یں۔ تابافسوں۔ان مکاریوں کے ذریعہ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرنا جا ہتا ہے بیٹیں دیکھنا کہ خود بجز کے گڑھے بیں گراہواہے۔ در کو۔ جبکہ خود گڑھے میں سے تو بے شک دوسر دل کو معتقد بنا کراں میں ہے تو دوسر دل کو معتقد بنا کر کیوں گڑھے میں گرا تا ہے۔ چوں۔ ہاں اگر تیجے خود کوئی اعلیٰ مقام حاصل ہے تو بے شک دوسر دل کو معتقد بنا کراس مقام پر تھنج گاا۔اے متیم۔ جبکہ خودانسان چان تاناصراور پانچ حواس اور چیہ جبتوں میں پھنسا ہوا ہے لیٹنی اس کی پیچ صرف مغلیات تک ہے اور علویات سے اس کا کوئی علاقہ نہیں ہے تو دوسر دل کواس مقام کی دیموت و بنا کون می انسانیت ہے۔ تغز جائے۔ یہ بلود طنز کے قرمایا ہے۔

سے میں میں میں میں ہے۔ اس کی مثال میں ہے۔ اس کی مثال اس کدھے والے کی کے جو کدھے کے بیچھے بیتھے جاتا ہے اور اس کو کدھے کی مقعد سے قرب رہتا ہے کدھے والا دومروں کو کدھے کی مقعد کو بوسہ دینے کی دیوت دیو کون کی اچھی بات ہے۔ بومہ کا ہے۔ یہ بھی بطور طنز کے کہا گیا ہے۔ ذہب پہلے معرع میں بمعنی تبجب ہے، دومرے معرع میں زہ بمعنی کمان کا جلہ ہے جس کا ترجہ ہم نے بھتدے سے کیا ہے بعنی تا نت کا بھتدا۔

رُوبِها تو سوئے جیفہ کم شتاب اے لومڑی! تو مردار کی طرف نہ دوڑ کہ چو جزوے سوے کل خود روی جبكه تو جزد كى طرح الي كل كى طرف جلا جائ كا نیست پر صورت که آل آب و گل ست صورت پر نہیں ہے، کیونکہ وہ تو بانی اور مٹی ہے ول فرازِ عرش باشد نے یہ بیت دل عرش کی بلندی پر ہوتا ہے نہ کہ پستی میں لیک ازال آبت نثاید آب دست لیکن اس یانی سے وضو (یا استخا) مناسب نہیں ہے یں دل خود را مگو کایں ہم دل ست تو اینے دُل کو بیہ نہ کہہ کہ وہ بھی ول ہے آل دل ابدال یا پیمبر ست دہ ابدالٰ کا دل، یا پیغیر کا دل ہے در فزولی آمده وافی شده رتی میں آ کر، بحرپور ہو گیا ہے مُستہ از زندان کل برے شدہ وہ مٹی کی قید سے آزاد ہو کر سمندر میں گیا ہے بح رحمت جذب کن مارا زطیس اے رحمت کے سمندر! ہمیں مٹی سے چوں لے ليك عى اللق كه من آب خوشم کیکن تو چنی مکھارتا ہے کہ میں صاف یانی پیوں ور پناوال شیر کم ناید کباب شیر کی بناہ میں '' کمابوں'' کی کمی نہیں ہوتی ہے تو دلا منظورِ حق آنگه شوی ا سے بیارے! تو اُس وقت الله (تعالی) كامنظور نظر ہے كا حق ہمی گوید نظر ماں بر دل ست الله (تعالی) قرماتا ہے جاری نظر ول پر ہے تو جمی گوئی مرا دل نیز ہست تو کہتا ہے، میرے بھی دل ہے در رکل تیره یقیں ہم آب ہست کالی کیچر میں بھی یقینا پانی ہے زانکه علم آب ست مغلوب گل ست کیونکہ وہ اگرچہ باتی ہے(لیکن)مٹی ہےمغلوب ہے آل دِلے کز آسانیا پر ترست وہ دل جو آسانوں سے بھی بلند ہے یاک گشته آل زرگل صافی شده وہ یاک ہو میا ہے مٹی سے صاف ہو میا ہے ترک گل<sup>ع</sup> کردہ سوءِ بح آمدہ مٹی کو چیوڑ کر سمندر کی طرف آ حمیا ہے آب ما محبوس كل ماندست بين خبردار! ہمارا پانی مٹی میں پھنما ہوا ہے بحر کوید من ترا در خود کشم سمندر کہتا ہے، میں کھنے تھینے تو لوں

۔ در پناہ۔ جو پکھتو اپنی تذبیروں سے حاصل کرنا چاہتا ہو ہولیا کی دعاؤں سے بدرجداد فی حاصل ہوجائے گا۔ جزوی یعنی تیراول ناتس ہے۔ کل۔
لیمن ادلیا کاول جق بھی کو ید۔ بے شک اللہ تعالی فرما تا ہے کہ ہم دل پر نظر رکھتے ہیں ، لین دراصل تیرادل ہی دہ نیس ہے جو منظور نظر بن سکے وقل ۔
بے شک دل میں مجل مخت ہے لین جبکہ حقیقاد وول ہوجو عالم بحردات کی چیز ہے اگروہ آب وگل میں جتلا ہے تو پھر اس میں ادرصورت میں کوئی فرق نبیس ہے اورصورت منظور خدانہیں ہے۔ در گل۔ جودل آب وگل سے آلودہ ہاس کی مثال اس پانی کی ہے جوکالی کی جوگل ہے تو یہ آگر چہ پانی کے بیانی کے بیانی کی بیانی کے بیر میں آسکا ،ای طرح آلودہ ول ،دل نہیں ہے۔

ع زائک۔ کیچڑ میں کا پانی حقیق پانی نہیں ہے ای طرح آلود وول ول ول کیں ہے۔ آل دیے۔ جس دل کے بارے میں بیہ طے ہے کہ و آسانوں ہے بھی بالاتر ہے تو د وادلیا اور پینیبروں کا دل ہے لہنداا ہے دل کومنظور ضدانہ مجھاوراولیا ہے جڑجا۔

سے ترکب کل۔ ادلیا اور انہیا کے ول عالم ناموت کی آلود کی ہے پاک ہیں۔ سوہ بڑے یعنی بڑو صدت۔ آب ما۔ یہاں مولانانے مناجات شروع کر دی ہے۔ زطین ۔ بعنی عالم ناموت۔ بڑکو یہ۔ ادلیا موام کے ول کواپٹی طرف سینے سیکے ہیں لیکن موام کی انا دیت مانع بنتی ہے۔

ترکبِ آل بندار<sup>ا</sup> کن در من در آ اس غرور کو چھوڑ وے، میرے اندر آ جا کل گرفته یائے آپ و می گشد مٹی بانی کا باؤں کیرتی ہے اور اس کو مینیجی ہے گل بماند ختک و او شد مستقل منی خلک رو جائے، دو منتقل بن جائے جذب تو نقل و شراب ناب را تیرا چبینا اور خالص شراب کو جذب کرنا خواه مال و خواه جاه و خانمال خواه مال، ادر خواه مرتبه ادر خواه گهر، ادر مال خواه ملک و خانه و فرزند و زن خواه سلطنت، اور محمر، اور اولاد اور بیوی چوں نیانی آل خمارت میزند جب تجمّے وہ ہمیں ملتی ہے تو تجھ میں ایکھن پیدا کرتی ہے کہ بدال مفقود مستی ات بدست کہ اس مم شدہ سے تھے میں مہوثی تھی تانه گردد غالب و بر تو امير تاكه وه تحم ير غالب ادر حاكم نه بخ حاجتِ غیرے ندارم واصلم مجھے دوسرے کی ضرورت مہیں ہے میں (خود) واصل بھی ہوں که منم آب و چرا جویم مدد كه من تو يانى مول، من كيول مدد جامول؟ لا جرم دل زابلِ دل برواتتی ای کیے تو لا محالہ صاحب ول سے دل برداشتہ ہے

لاف تو محروم ميدارد ترا تیری جنی، تجے محروم رکھتی ہے آبِ گل خواہد کہ در دریا رود مٹی میں کا پانی جاہتا ہے کہ سمندر میں چلا جائے گر رہاند یائے خود از دست گل اگر وہ اپنا یاؤں مٹی سے چھڑا لے آل کشیدن چیست از گل آب را مٹی کا پانی کو کمینچنا کیا ہے؟ ہم چنیں ع ہر شہوتے اندر جہاں ای طرح دنیا کی ہر شہوت خواه باغ و مرکب و تیخ و مجن خواه باغ، اور سواری، اور تکوار، اور ڈھال ہرکیے زینہا ترا مستی کند ان میں سے ہر ایک چیز تھے مہوش کر دی ہے ایں خمار<sup>سے ع</sup>م دلیل آں شدست یہ عم کی ایکٹھن، اس کی دلیل ہے جز باندازه ضرورت زو مگیر قدرِ ضرورت کے سوا اس کو نہ لے سر کشیدی تو کہ من صاحبہم تو نے اس کیے سرتھی کی کہ میں خود صاحب ول ہوں آنچناں کہ آب در کل سرکھد (یہ) ایا تی ہے کہ یانی مٹی میں سرکٹی کرے دل تو این آلوده را پنداشتی تونے ای گذمے (دل) کو دل سمجھ لیا ہے

ا آل پندار یعنی اپنول کی معنائی۔ آب کی سین کوام کادل اولیا کے دل سے دائشگی کا خواہاں ہے لیکن عالم ناسوت کی لذخیں مانع بنتی ہیں۔ گر رہا ہم۔ دل کومصفا بنانے کا بخی المریقہ ہے کہ لذائنز دنیوی سے علیمہ گی اختیار کر لی جائے۔ آس کشیدن۔ مٹی جو پانی کواٹی طرف کمیٹی تی ہے اس کی وجہ عالم ناسوت کی لذخیں ہیں۔

ہم چنیں۔مرف ٹراب کباب بی ٹبیں بلکہ دنیا کی ہر چیز دل کے مصفا ہونے کے لیے مانع ہے۔ دنیا کی ہر چیز انسان کو مد ہوش بناتی ہے اور شراب کا کام کرتی ہے چنانچہ دنیا کی محبوب چیز حاصل نہ ہونے سے دوائٹھن پیدا ہوتی ہے جوشر الی کوشر اب نہ لینے سے ہوا کرتی ہے۔

ے ایں خمار الذائذ دغوی نہ حاصل ہونے ہے بدن میں انٹھن پیدا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس لذت میں تراب کا سااڑ تھا۔ جز با برازو۔ مناسب ہے کہ دنیا کی چیزوں کا لبقد رضرورت استعمال کیا جائے ، ان کی کثرت نہ کی جائے۔ سرکٹیدی۔ ادلیا ہے دابنتگی ہے سرکٹی محفن اس بنیا د پر ہے کہ تو اپنے آپ کو داصل بحق سمجھے ہوئے ہے۔ آپنچاں۔ عالم ناسوت میں سمجننے کے باوجود داصل ہونے کا دعویٰ تو ایسای ہے جیسا کہ کچیز کا پانی اپنے آپ کو خالص یانی سمجھے۔

که بود در عشقِ شیر و انگبیل جو کہ دودھ اور شہد کے عشق میں (جلا) ہے ہرخوشے را آل خوش از دل حاصل ست ہر مزیدار چیز کی خریداری ول سے حامل ہوتی ہے سایهٔ دل چوں بود دل را غرض ول کا سامیہ دل کا مقصد کیے ہو سکا ہے؟ یا زبون این گل و آب ساه یا ای مٹی اور ساہ پانی سے مغلوب ہے می پرستد شال برائے گفتگو جن كووه بوجما ہے (ايما دل) محض كينے كو (دل) ہے دِلُ نَظر گاءِ خدا وانگاه كور دل خدا كالمم نظر موء ادر يجر اعرها مو! در کیے باشد کدامست<sup>ع</sup> آل کدام کی ایک میں ہوتا ہے، وہ کون ہے کون؟ تا شود آل ریزه چول کوہے ازو تاکہ ریزہ ای کی دجہ سے پہاڑ بن جائے زر همی افشاند از احسان و جود احسان ادر سخاوت ہے جائدی مجمیرتا ہے ميكند بر ابلِ عالمُ ز اختيار كتا رہتا ہے ونيا والوں پر اينے اختيار سے آل نار دل بر آنس میرسد دل کا وہ چھاور اس کو پہنچا ہے خود رواداری که آن دل باشد این (كيا) تو خود مناسبور يحمقنا ہے كه بيه دل وو دل ہے لطف شير و اللبيل على دل ست ووور اور ممد كالطف ول (كے نطف) كا حسن ب ليس بود أول جوہر و عالم عرض تو ول جوہر ہوتا ہے، اور عالم عرض آل دلے کو عاشق مال ست و جاہ وه دل جو مال اور مرتبه كا عاشق ہے · يا خيالاتے كه در ظلماتِ أو یا ان خیالات سے (مغلوب ہے) اعرفرے میں دل بناشد غيرِ آن دريائے نور ول، دریائے نور کا غیر تہیں ہوتا ہے نے دل اندر صد ہزاراں خاص و عام لا کھوں عاص اور عام انسانوں میں دل تبیں ہوتا ہے ريزهٔ دل را جبل دل را مجو ول کے ریزے کو جھوڑ، ول کو طاش کر دل<sup>سے</sup> محیط ست انڈریں خطہ وجود اس عالم وجود میں دل ایک سمندر ہے از سلام حق سلامتها خار الله (تعالیٰ) کی بلائی ہے سلامیاں پھادر بر کرا دامن درست ست و مُعَد جس کا دامن درست اور تیار ہے

ع كدام ينقل دل اوليا كاول بدريزه - تيراول، دل نيس بدل كاريزه باوراوليا كاول عمل دل ب، ان به وابتكى كرية بيراريزه بها ذبن

سے دل۔ بین ادلیا کادل دنیا عمل ایک سندر موتا ہے جولو کول پر زرافشانی کرتا ہے۔ از سمال سالشری جا نب سے سلامتیاں اس کوعطا کروی جاتی ہیں اوروہ اینے الفتیار سے دنیاد الوں کوسلامتی تقسیم کرتا ہے۔ ہر کرا۔ جواہنا درست دامن پھیلائے گائی کے دامن میں وہ مونا آ جائے گا۔

ہیں منہ در دامن آل سنگ فجور خردار! دامن میں برکاری کا پھر نہ رکھ تا برائی نفتر را از رنگہا خردار! کھرے اور کھوٹوں کو سجھ لیا ہم ز سنگ سیم و زر چوں کودکال بچوں کی طرح چاہدی اور سونے کے پھروں ہے دامن صدفت درید و غم فرود دامن صدفت درید و غم فرود تا اس نے تیرا سچائی کا دامن پھاڑ دیا اورغم بڑھا دیا تانگیرد عقل دامن شال بچنگ تابکیرد عقل دامن شال بچنگ جب جب تک عقل چنگ سے ان کا دامن نہ تھام کے مو می گنجد دریں بحث و امید مو نمی گنجد دریں بحث و امید مو اس بحث و امید مو نمی گنجد دریں بحث و امید اس بحث اور امید میں باتوں کی گنجائش نہیں ہے

وامن نو آل نیازست و حضور تیرا دامن، نیاز مندی ادر طافری ہے تا ندرد دامنت زال سنگها تا ندرد ان پھروں ہے تیرا دامن نہ پھے سنگ کی کردی تو دامن از جہال سنگ پر کردی تو دامن بھروں ہے ہر لیا آل خیال سیم و زر چول زر نبود سونا چونکہ سونا نہ تھا ہے کہ نماید کودکال را سنگ سنگ سنگ پیر عقل آلا ہے؟ پیر عقل آلا نہ آل موے سفید پیر عقل ہوتی ہے نہ کہ وہ سفید بال پیر عقل ہوتی ہے نہ کہ وہ سفید بال

ا تکار کردن آل جماعت بر دعا و شفاعت دقوقی و نابید شدن در بردهٔ غیب و جران شدن دقوقی که ایثال میدن در بردهٔ عیب و جران شدن دوقی که ایثال بهوارفتند یا بر مین بنهال شدند

ان لوگوں کا دقوتی کی سفارش اور دعا ہے انکار کرنا اور غیب کے بردے میں ان کا غائب ہو جانا اور دقوتی کا جیران ہونا کہ وہ ہوا میں طلے

شد نماز آل جماعت ہم تمام ان لوگوں کی نماز بھی پوری ہو گئی کیس فضولی را کہ کرد از ما زشر کیشرارت کی جہے ہیکارکام ہم میں کے کیا ہے از کیس نیست دقوقی مشتر از کیس پیشتر دقوقی مشتر دوق قی مشتر دوق قی کیستر دوق قی مشتر دوق قی کیستر دوق قی کیستر دوق قی کیستر کیستر دوق قی کیستر دوق قی کیستر کیستر دوق قی کیستر دوق قی کیستر کیستر دوق قی کیستر کیستر دوق قی کیستر کیستر دوق قی کیستر کیست

چوں رہید آل کشتی و آمد بکام جب کشتی نجات پا گئی ادر متعود تک پہنچ گئی گئی گئی گئی گئی ہے گئی گئی ہے گئی گئی کہ افغاد شال باہمدگر ان میں کمس بھس ہوئی ہر کیے ' باہمدگر گفتند برمر ہر کیے ' باہمدگر گفتند برمر کیا ہم ک

ا دائمن بہاں دائمن سے گپڑے کا دائمن مر اوئیں ہے بلکہ اولیا کی جناب میں نیاز مندی اور حاضری مر ادہے۔ ہیں مند پہلے شعر میں درست دائمن کہا تھا، در تنگی کا مطلب ہیہ ہے کفتی و بخور نہ کر۔ تا بدائی ۔ کین عقیدت کا تعاقی کرنا چاہے۔ سنگ دیا دارا پنے دائمن میں سونا چاہ کی بحر تا ہے ۔ سنگ دیا دارا پنے کا من میں سونا چاہ ہوتا ہے۔

یسونا اور چاہ کی بھی ہی پھر ہیں اور اس د نیا دار کا کام طفلا نہ ہے۔ زر تبود۔ اس سونے چاہ کی سے دائمن چاہ ہوتا ہے اور تم میں اضافہ ہوتا ہے۔

یسونا اور چاہ کی بیر تابالغ ہے جس کو میں نہیں ہے جس طرح بیچ حقیق پھر دائمن میں بحر کر دائمن کو بھاڑ لیسے ہیں اور پھر کو پھر نہیں جھتے ای طرح اس میں اور دیا کی دولت سمینتا ہے جو کہ ہے حقیقت پھر کی طرح ہے۔ ہیں ۔ یعن بیر بمعن تھند تو وہ ہے جس میں محتل ہو، اگر تحف بال سفید ہیں تو اس کو پیر کہنا جا سکا۔

مولیے نی بردگ دوری میں بالوں کا کوئی دی نہیں ہے۔ بہا ہے۔ بین میں میں ہی کہنا کہ ہم نے نہ ذبال سے دعا کی ہے دول سے معنی جو ایسا کام کرے بین دول سے میں جو ایسا کام کرے بین دول ہے۔

ایں وعانے از برول نے از درول یے دعا، نہ بظاہر، نہ بباطن يو فضولان مسن جاتے برد نضولیوں کی طرح دعا کی ہے مرمرا ہم مینماید ایں چنیں بھے بھی ایبا می نظر آتا ہے كرد بر مختارٍ مطلق اعتراض ال نے مخار مطلق پر اعتراض کیا ہے کہ چہ میگویند ایں اہل کرم یہ الل کم کیا کہ رہے ہیں؟ رفته بودند از مقامِ خود تمام اپی جگہ سے سب جَا کے تھے چیثم تیز من نشد بر قوم چیر (ای) قوم پر میری تیز نگاه نے قابر ند بایا نے نثانِ یائے و نے گردے بدشت نہ پاؤں کے نتان سے نہ جنگل میں گرو تھی ور کدایش روضه رفتند آل زمه وہ جماعت کون سے باغ میں چلی گئی! چول · پیوسٹانید حق بر چیتم ما الله (تعالی) نے ماری آعموں سے کیے چمیا لیا؟ مثل غوطه ماهیان در آبجو جیے کہ مجھلیوں کا نہر کے پاتی میں غوطہ عمر با در شوق ایشال اشک راند ایک عرصہ تک ان کے شوق میں روتے رہے کے در آرد یا خدا ذکر بھر خدا کے ساتھ انسان کی یاد کو کب لاتا ہے؟ گفت ہریک من منکروستم کنوں ہر ایک نے کہا میں نے نہیں کی ہے، اب ر الله الله الله ما زورو الله ما زورو كما يقينا عارك الل الم ك دردكي وجه سے گفت آل دیگرکہ اے یارال یقیں دوسرے نے کہا، اے دوستو! یقیناً او فضولی بوده است از انقیاض انقباض کی وجہ ہے وہ فضول بنا ہے چول نگه کردم سپس تا بظرم اس کے بعد جب میں نے نگاہ ڈالی کہ ویکھوں یک از ایثال را ندیم در مقام · موقع پر مل نے أن من سے ايك كو بھى نه ويكھا نے بچپ نے راست نے بالا نہ زر نه باکين، نه داکين، نه اوير، نه يني دُرّها بودند گوئی آب گشت الكويا موتى تھے، يانی بن مجھے دَر قبابِ<sup>ع</sup> حق شدند آن وم ہمہ وہ سب ای وقت اللہ کے قبوں میں طلے محص در کیر کایں قوم را میں جرانی میں پڑ کیا، کہ اس قوم کو آنچنال پنهال شدند از حیتم او وہ ان کی آجموں سے اس طرح جیب سے مالها در حرت ایثال بماند وہ سالوں ان کی حرست عمل رہے تو تکوئی مردِ حق اندر نظر تو کے گا، مرد خدا، نکاه میں

ا مانا۔ تحقیقا۔ بوالمنفول۔ ووقض جونیرا نعتیاری کام کرے۔ مناجات۔ دعا۔ انعیاض لیعن کشتی کے ڈویئے سے اس کودل کرنگی پیدا ہوئی۔ اعتراض۔ انشد کے قتل کے خلاف دعا کرنا کویا اللہ پراعتراض کرنا ہے۔

ع چوں تکر۔ یعن دقوتی نے کہا۔ اتل کرم ۔ لین وی متعقری۔ نے بچپ ۔ لین میں نے جاروں طرف دیکھا، ان کوکس نہ پایا۔ آب کشت ۔ لینی موتی ہے جود دیا میں جا کرم ہو گئے۔ کر داشت ہے۔ کر داشت ہے۔

که بشر دیدی تو ایثال را نه جال کہ تو نے ان کو بشر سمجھا، نہ کہ جان که بشر دیدی مر ایشال را چو عام كه تو نے ان كو عام انسانوں جيبا يشر سمجما گفت من از آتشم آدمٌ زطیس كما كه من آك مون، آدم عليه السلام منى كا ب چند بینی صورت آخر چند چند صورت کو کتنا دیکھے گا، آخر کتنا کتنا؟ میں مبر امید و ایثال را بجو خبردار مایوس نه بو اور ان کو تلاش کر ہر کشادے در دل اندریستن ست ہر کشادگی، ول بھگی کی وجہ ہے ہے کوو کو می کو بجال چوں فاختہ فاخته کی طرح (ول و) جان سے کو اور کو کہتا رہ که دعا<sup>ع</sup> را بست حق بر استجب كه الله نے استجب كو دعا سے وابسة كيا ہے آل دعاليش مي رود تا ذوالجلال يكارى سے جس كا ول پاك ہو كيا اس كى دعا اللہ تعالىٰ تك يبيجي ہے

خ ازیں می حید ایجا اے فلال اے فلال! اس مقام پر گدھا اس کے سو جاتا ہے کار ازیں وریال شدست اے مردِ خام اے ناتھ انبان! کام ای وجم سے جاہ ہوا تو ہاں دیری کہ اہلیس تعیں تو نے دہی دیکھا جو ملعون شیطان نے چیتم ابلیسانه را یک دم به بند شیطانی آنکھ کو فورا یند کر لے اے دتوتی با دو چیتم ہیجو جو اے رقوقی ا نہر جیسی دو آئکھوں سے ہیں بچو کہ رُکن دولت جستن ست خبردار! تلاش کر کیونکہ دولت کی اصل تلاش کرتا ہے از ہمہ کارِ جہاں پرداختہ دنیا کے ہر کام سے قارغ ہو کر نیک بنگر اندریں اے تحجب اے مجوب! اس میں اچھی طرح غور کر ہر کرا دل یاک باشد ز اعتلال

بازشرح كردن حكايت أل طالب روزي حلال بي كسب و رنج در عبدِ داؤد عليه السلام و متجاب شدنِ دعائے او حضرت داؤدعلیه السلام کے زمانہ میں بغیر مشقت طال روزی طلب کرنے والے کی حکایت کی دوبارہ تشریح اور اس کی دعا کا قبول ہونا

یادم آمد آل حکایت کال فقیر روز و شب میکرد افغان و نفیر يكه وه قصه ياد آيا، كه وه فقير دن، رات فرياد ادر زاري كرتا تما

ا خرے خرصید ن مین دہری غلب اور غلطی ہونا۔ کہ بشر ۔ یعن مترض کی غلطی در غلطی ہے کہ د وان کوصر نے بشر سمجھا حالا نکہ جب و و فانی فی اللہ ہتھے توده خواص بشرى معمرى ادررد برحس تقيه

ی تو ہمال۔ ہرانسان کو تھن بشر مجمعیا اور اس کے باطنی نضائل کی طرف نظر نہ کرتا ، بیشیطانی نظر ہے۔ شیطان نے آ وم علیہ السلام کی صورت طاہری کو

و یکھاان کے باطنی اومیاف پرنظرنہ کی۔ چند بنی ۔ طاہر بنی کوچیوژ کرانسان کے باطن کو دیکھا کرو۔

میں بور تلاش اور جبتی ہر کشاد کی کا سب ہے۔ کو و کو۔ فاختہ کو یا اسے محبوب کے بارے میں کہتی ہے کہاں ہے۔

ے کردعا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُدُعُونِی اَسْتَجِبْ اَنْحُمْ 'جھے ما تھو بھی تبول کروں گا۔'' ہر کرا۔ جوان نفسانی بیار یوں سے فالی ہوتا ہے تو اس کی دعاضرور بارگاہ الی تک پہنچی ہے۔

یے شکار و کسب و رکح و انتقال ا بغیر شکار اور کمائی اور تکلیف اور طلنے پھرنے کے ليک تعويق آمه و شد خ تو ليكن ركاوت آيگي اور پنج گوكي مو گي چوں ز اَبرِ فضل جِنْ تحکمتِ بریخت جبكدالله (تعالى ) كفل كابرے داناكى عبدرى ب اے بظلمت گاومن گشته ربین اے وہ کہ تیرے ظلم میں میری گائے کھنس گئ ابلة طراد انصاف اندر آ (اے) بیوتوف گنٹھ کئے، انصاف میں آ قبله را<sup>ع</sup> از لابه می آراستم تبلہ کو آہ و زاری سے سجاتا تھا تاکہ بفرستاد گاوے را خدا يهال تك كه الله (تعالى) نے ايك كائے بھي وى روزي من بود تخش مي خواستم میری روزی تھی جو میں مانگا تھا روزي من بود تشتم نک جواب وہ میری روزی تھی میں نے اس کوذی کرلیاء بیہ جواب ہے

وز خدا می خواست روزی طال اور خدا ہے طال روزی مانگنا تھا يبيش ازي لقعيم بعض احوالِ او اس کے کھ احوال میں نے پہلے بتا دیے ہیں ہم بگویمش کیا خواہد کریخت میں تھے سے وہ (قصہ) کبوں گا وہ کہاں یے گا صاحب گاوش بدید و گفت بین كمائے والے نے اس كو ويكھا اور كہا خردار! ہیں جرا تشتی بگو گاہِ مرا خردار! بنا تو نے میری گائے کیوں ماری گفت من روزی زحق میخواستم اس نے کہا میں اللہ (تعالیٰ) سے روزی مانگتا تھا سالها بودست كارٍ من دعا میرا کام سالوں وعا کرنا رہا ہے چول بديدم گاؤ را برخاستم جب میں نے گائے دیکھی میں اٹھا آل دعائے کہنہ ام شد مستحاب وه ميري پراني دعا تيول مو سمي

رفتن هر دو خصم پیش داوُد علی نبینا و علیه الصلوٰة و السلام وونون فریق کا حضرت واؤی (مارے نبی اور ان برصلوۃ وسلام ہو) کے سامنے جانا

او ز حشم<sup>ین</sup> آمد گریبانش گرفت چند مشتے زد بر وکیش نا شگفت بے تحاثا اس کے منہ یہ چنر کے مارے كه بيا اے ظالم كيج على كه آ، اے احتق بيوتوف ظالم! عقل در تن آور و باخویش آ اینے جم مین عمل پیدا کر اور ہوش میں آ

وہ غصہ میں آیا اس کا گریبان پکڑا می کشیدش تا بداؤی نی اس کو داؤد علیہ السلام نی کے باس مھینج کر لے ممیا جحت بارد رہا کن اے دغا اے وفا بازا کی جھن کھوڑ

انقال یعنی ایک جکہ ہے دوسری جکہ جانا، چلنا پھر ناتے تعویق رکاوٹ ہم لیعنی میں وہ قصہ ضرور سناؤں گااس میں بہت ی حکست کی ہاتیں ایل · اے بظلمت بسین جب گائے اس دعا کرنے والے کے کمر میں تھس آئی اور اس نے اس کو پکڑ کر ڈاٹا تو مالک نے آ کر کہا۔ طرار - جیب

تبلدا \_ بعن تبلدر و و كريس بهت رويا مول \_ كل \_ كداش \_ ستجاب \_ متبول \_ بردو مصم \_ بعن دعا كرف والا اوركا يكاما لك \_ ع آوز من ما السائد من الك كونتير كه بيان ير خدر آياس نه اس كاكريوان بكر اادر منه به چنو طمائي مار سه سيخ ميان ير خدر آيان بير المن المريوان بكر اادر منه به چنو مار المنظم من المنظم ال منشذى وليل يعنى اليي وليل جودمو مدكوثا بهت ندكر مكه \_

ہر سر و رکیشِ من وخوبش اے لوند اے بیباک! میرے اور ایتے سر اور ڈاڑھی کا اندریں لابہ کیے خول خوردہ ام اک خوشامہ میں اپنا بہت خون پیا ہے سر بزن بر سنگ اے منکر خطاب اے بد گو! پھر پر مار ژاژ بيد و فثارِ اي مهين اس ذلیل کی بکواس اور ہٹ دھرمی دیکھو جحت قاطع بگوچه بود دعا فیصلہ کن دلیل لا، دعا کیا ہوتی ہے۔ چول از آن او کند بهر خدا كيے اس كى مكيت بنا دے كى، خدا كے ليے کیک دعا املاک برُرد ندے بلیس ایک دعا ہے جرأ جا كدادي مار ليتے مختشم گشته مبرّندے و انمیر با تحشمت ادر امير ہو جاتے لابہ گویاں کہ تو مال وہ اے خدا خوشارانہ کہتے ہیں، اے غدا! تو ہمیں دے اے کشائندہ تو بکثا بند ایں اے کھولنے والے! اس بند کو کھول دے جز لب نائے نیابند از عطا وہ کوئی عطا روٹی کے محرے کے علاوہ تہیں یاتے ہیں وين فروشنده دعاما ظلم جوست اور سے دعا فروش ظالم ہے

ايں چي<sup>ل</sup> ميگوئي دعا چه بود مخند یہ کیا کہتا ہے (وعا کیا ہوتی ہے) مداق نہ اڑا گفت من باحق دعابا کرده ام اس نے کیا میں نے اللہ سے بہت دعائیں کی ہیں من لیفینی دانم دعا شد مستجاب میں یقینی (طور بر) جانا ہول دعا تبول ہوتی ہے گفت کرد آئیہ ہاں اے سلمیں اس نے کہا اے ملمانو! جمع ہو جاو اے وغا تا چند خاتی ژاؤ را اے دعا باز! کتنی بکواس کرے گا اے مسلماناں دعا مالِ مرا اے ملمانو! دعا میرے مال کو گر چنیں بودے ہمہ عالم بدیں اگر اليا أبوتا تو تمام لوگ اس گر چنیں بودے گدایانِ ضرب<sup>ع</sup> الر ایا ہو سکا، تو اندھے بھکاری روز و شب اندر دعا اند و ثنا (وه) دن، رات رعا اور تعریف میں تا تو ندبی میچکس ندمد یقین جب تک تو نہ وے گا یقینا کوئی نہ دے گا مكسب<sup>س ك</sup>ورال بود لابه و٠٠دعا. اندھوں کی کمائی کا ذریعہ خوشامہ ہے اور وعا ہے خلق گفتند این مسِلمان راست گوست سلمانوں نے کہا، یہ سلمان کے کہتا ہے

آئیں چہ۔ کیادعا کرنے سے کی دوسرے کامال طال ہوجاتا ہے۔ لوند۔ لام کے زیرادر داؤ کے ذیر کے ساتھ ، بیماک ، وہ جونداللہ سے شرمائے ، بخلوق سے۔ مستجاب۔ متعول نظار۔ گائی ، بیہودہ بات۔ ژاڑ۔ ایک کانے دار گھاس ہے ، ژاڑ خائیدن ، بکواس کرتا۔ اے مسلماناں۔ گائے دار گھاس ہے ، ژاڑ خائیدن ، بکواس کرتا۔ اے مسلماناں۔ گائے دار گھا سے۔ مسلمانوں نے جمع سے کہااس کی دعاسے میرامال اس کا کمیے ہو گیا۔ گرچیس۔ اگر دعاسے کوئی دوسروں کے مال کا مالک بتا کرتا تو دنیا دعا کرکے دوسروں کے مال کا مالک بتا کرتا تو دنیا دعا کرکے دوسروں کے مال کا مالک بن حایا کرتی۔

ے مریر۔اند سے نقیردعا کر کے صاحب قسمت و دولت بن جایا کرتے۔ تا تو لیجی نقرادعا میں ریجی کہتے ہیں کہا بے خداجب تک تو نہ دے گا کوئی کچھ شادے گا تو بی افلاس کے اس بند کو کھول دے۔

شاوے گاتو می اقلاس نے اس بند نوھوں دے۔ مکسب -اعمص فقیروں کی کمائی کا ذریعہ دعاہے جب اتبیں کوئی روٹی کا گلزادیتا ہے۔خلق -تمام لوگوں نے سارا قصدین کرکہا گائے والا کے کہتا ہے اور ریفقیر ظالم ہے۔

کے کشد ایں را شریعت خود بسِلک اس کو شریعت لڑی میں کب پروتی ہے؟ یازجنس این شود ملکے ترا یااں جیسی (چیز) ہے تیری ملکیت (کاسب) ہوسکتی ہے گاؤ را تو باز ده یا حبس رو تو گائے واپس کر یا قید میں جا ورنه گاوش را بده حجت مکو ورنہ اس کی گائے دے دے جست (بازی) نہ کر کاے خداوندِ کریم و لطف خو كه اے كريم خدا، رجم مزاج! واقعه مارا نداند غير تو ا ارے معالمہ کو تیزے سوا کوئی نہیں جانا ہے صد اُمید اندر دلم افراحی تو نے میرے ول میں سیروں امیدیں اُبھاری ہیں بمچو يوست ديده بودم خوابها مل ف (حفرت) يوسف عليه السلام كالحرح بهت سے قواب و كيم تھے پیش او تجده کنال چول جاکرال اینے سامنے نوکروں کی طرح سجدہ کرتے ہوئے درچه و زندال جز آل را می تجست كنوي الارقيد خاند من ال (خواب كي تعبير) كے علاوہ ( مرحم )جبتو نہتى از غلامی و ز ملام بیش و کم غلای اور (لوگول کی) کم و بیش ملامت ہے ایں دعا<sup>!</sup> کے باشد از اسباب ملک یہ دعا ملکیت کے اسباب میں سے کب ہوتی ہے؟ تيع و بخشش يا وصيت يا عطا فروخت اور بخشش یا وصیت یا عطا در کدامی<sup>ع</sup> دفتر ست این شرع تو تیری یہ ٹریعت کس کتاب میں (لکھی) ہے؟ اندر آ در حبس و در زندان او قید اور اس کے جیل خانہ میں آ جا او بسوئے آساں میکرد رُو وہ آسان کی طرف منہ اٹھاتا من دعابا كرده ام زيس آرزو میں نے اس تمنا ہے دعائیں کیں در دل من تو دعا اغراحتی تو نے میرے دل میں دعا ڈالی من کی کردم<sup>ع</sup> گزافه آل دعا مين وه دعاكين خواه مخواه نبيس كرتا نقا ديد جيوست آفتاب و اخرال (حضرت) پوسف علیه السلام نے سورج اورستاروں کو دیکھا اعتمادش بود بر خوابِ درسَت ان کو سے خواب پر بھروسہ تھا ز اعتمادِ آل نبودش فيج عم اس کے مجروے ان کو کوئی عم نہ تھا

ا این دعا۔ایک انسان درسرےانسان کی چیز کاما لک بھن اللہ ہے دعا کرنے ہے نہیں ہوسکتا ہے۔ تنظے۔انسان مالک جب بنمآ ہے، جب کوئی دوسرااس کے ہاتھا چی چیز فرد خت کردے یا مفت دے دے یا وصیت کردے کرمیرے مرنے کے بعدوہ مالک ہوگا۔ یاز جس این۔مثلاً وڑا ہے۔

ے درکدامین - بیدسنلہ کون کا کتاب بیل لکھا ہے کہ تو اللہ ہے دعا کرے اور دوسرے کے مال کاما لک بن جائے ہے۔ س کے سے جس کی سزاجیل غانہ ہے۔ آو۔ اس فقیر نے لوگوں کی ہاتوں سے عاجز آ کرآسان کی طرف مندا ٹھا کرانٹہ تعالیٰ سے مناجات شروع کر دی۔

ی سن کی کردم ۔ لینی میری دعا کا اثریہ ہوا کہ بیں نے خواب دیکھا کہ دعا ضرور تبول ہوگی اور جھے خواب پر ایسای مجروسہ ہوا جیسا کہ حضرت ہوسف علیہ السلام کواپنے خواب پر ہوا تھا۔ دیدے حضرت ہوسف علیہ السلام کواپنے خواب جی دیکھا تھا کہ ان کوسوری اور ستار ہے ہوں کو ان کواس کی تجبیر ہے۔ یہ ایشان ہو کیا تھا کہ دو المحالہ ہا دشاہ یا وزیر بنیں ہے۔ در چہ۔ ہمائیوں نے کویں جی ڈالا زلیخا کی وجہ سے قید خانہ بھی کی ان کواسپنے خواب پر اعتادتھا کہ ان ایک المحالہ ہوگی لہذا ہے ماری کا لیف ان کی لاگاہ جی جھی ۔ اعتادتھا کہ ایک دن بقینا بڑائی سامل ہوگی لہذا ہے ماری کا لیف ان کی لگاہ جی بھی تھیں۔

که چوهمع می فروزیدش ز پیش جو ان کے مامنے مٹمع کی طرح روش تھا بانگ آمد سمع او را از الله ال کے کان میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے آواز آئی تا بمالی ایس جفا بر روئے شاں يهال تک كه اس ظلم كو ان كے منہ ير مارے كا لیک ول بشاخت قائل را ز اثر ليكن ول نے علامت كے ذريعه كہنے والے كو يہجان ليا درمیان جال فآدش زال ند<sub>سے</sub> بے ای آواز سے ان کی جان میں بیدا ہو گیا منتشن و برے چو آتش بر خلیل ملتن اور تحفل، جيها كه خليل الله عليه السلام، ير أيك او بدال قوت بشادی می کشدی انہوں نے اس قوت کیوبہ سے خوش سے برداشت کیا در ول ہر موضے تا حشر ہست ہر مومن کے ول میں حشر تک کے لیے ہے نے ز امر و کمی حق شان انقیاض نہ اللہ (تعالیٰ) کے امر اور نبی میں انہیں انتہاض ہو خار ریحال سنگ گوہر می شود کانا ریحان، بچتر گوہر بن جاتا ہے گلشکر آن را گوارش میدبد (ذوق کا) کلقند اس می خوشکواری بیدا کر دیتاہے لقمه را ز انکار او قے میکند اسكے نا كوار ہونے كى وجہ سے وہ لقمه كو اكل ويتا ہے

اعمّادے داشت او ہر خوابِ خولیش وہ اینے خواب پر بجرومہ کرتے تھے چول در افکندند بوست را بیاه جب انہوں نے یوسف علیہ السلام کو کنویں میں گرا دیا کہ تو روزے شہ شوی اے پہلواں اے جوانمرد! تو ایک دن بادشاہ (کا وزیر) ہے گا قائلِ این بانگ نامه در نظر ي أواز دينے والا نظر نه آيا قوتے و راحے و مندے قوت، اور راحت، اور سمارا جاہ شد ہر وے بدال بانگ جلیل اس عظیم آداز سے ان بر کوال، بن کمیا ہر جفا کہ بعد ازائش می رسید اس کے بعد جو ظلم ہوا تهم چنانکه بروق آل بانگ الست جھے کہ الست کی آواز کا زوق تانیاشد در بلاشال اعتراض تا کہ آزمائش میں آئییں کوئی اعتراض نہ ہو گُلشگر آل را که نبود جس کے لیے گلقند کا سمارا نہ ہو

بانگ قرآن میں ہو اُو حَیْنا کِیْدِ اَسْتِنَا مُنْ مِا مُوهِمُ هذا وُهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ فِیْ اُن بِیا کُول کے کروَ تول سے اِن کو جُرداد کرے گادہ بیجی کہ آئی ہے ہے ہے ہے کہ یہ کہ کہ اس کے آثارے یوسف علیدالسلام بچھ مجھے تھے کہ یہ دی ہے ان کو جُرداد کرے گادہ بچھ میں اس کے آثارے یوسف علیدالسلام بچھ مجھے تھے کہ یہ دی خداد عمی ہے گا ہے انہیں ملاقت اور مہادا حاصل ہو گیا۔ جاہ شد۔ یوسف علیدالسلام کے لیے قید خانہ ایسا ی خوشکوار ہو کی اتھا جیسا کہ حضرت اہراہیم علیدالسلام کے لیے ترود کی آئی۔

ہم چنا نکہ حضرت بوسف علیہ السلام کے لیے وہ دئی خداد ندی الی ہی ٹابت ہوئی جس طرح ہم مومن کے دل جس عبد الست کی آ واز کو تبتی ہے جس کی وجہ سے سے سے علیہ السام کے لیے وہ دئی خداد ندی کی اور احکام خداد ندی بجالانے جس اس کو انقباض طاری تبیس ہوتا ہے لیقمہ۔ النہ تعالیٰ کا سخت سے بخت فرمان خوشکو اربی جاتا ہے۔ ریجان۔ ہرخوشیو دار گھاس کی شکر یعنی عبد الست کا ذوق کی شکر جس جس عبد الست کا وہ ذوق ندی کی یابندی نہ کر سے گا۔

ذوق ند ہوگادہ احکام خداد ندی کی یابندی نہ کر سے گا۔

مست باشد در رو طاعات مست وہ عبادات کی راہ میں پورا مست ہوتا ہے بے فتور و بے گمان و بے ملال بغیر مسی اور بغیر گمان، اور بغیر تکلیف کے شد گواهِ مستی دلسوزِ او اس کی دل سوز منتی کے گواہ ہیں زيرِ تقلِّ بار اندک خور شدّه بوجھ کے بھاری بن کے نیچے کم خوراک ہو گیا می نماید کوه پیشش تارِ مو بہاڑ اس کو بال نظر آتا ہے اندری دنیا نشد بنده و مُرید ع وه ای دنیا چی بنده اور ارادت مند نه بتا یک زمال شکرستش و سالے گلہ ایک وقت اس کے لیے شکر ہے اور ایک سال شکوہ ی تہد یا حمد تروُّد نے یقیں بغیر یقین کے ترور (کی حالت) میں رکھتا ہے ور شتاب على ست از أَلَمُ نَشُوحُ شنو اگر جلدی ہے الم نشرح س لے خر بسوئے مدعی گاؤ رال گائے کے مدی کی جانب گلاحا ہا تک دے بس بلیسانہ قیاس ست اے خدا اے اللہ! یہ تو شیطانی قیاس ہے

ہر کہ خواہے دید از روزِ الست جس نے الست کے دن کا خواب دیکھ لیا ہے می کشد<sup>یا</sup> چوں اشتر مست ایں جوال وہ مست اونٹ کی طرح اس پورے کو اٹھاتا ہے أَفُك تقديقش بكردٍ بوزٍ او اس کے منہ کے گرد اس کی تقدیق کے جماگ أشتر از قوت چو شير نر شده النت كى وجه سے اونث، نر شر بن كيا رَ آرزوئ ناقہ صد فاقہ برو اولتی کی تمنا میں، اس پر سیروں قاقے ہیں در الست آنکو چنیں خوابے ندید جس نے الست میں ایبا خواب تہیں و یکھا ہے ور بشد اندر تردُّو صد وله اگر (مرید) بنا (بھی تو) تذبذب میں سو ول والا ہے يائے پيش و يائے کي در راو دين دين كراسته مين أيك ياؤن آكے اور أيك ياؤن يحصے وام دارِ شرحِ اینم کک کرو میں آگی شرح کا مقروض ہوں، سے گروی ہے چول ندارد شرح این معنی کران پونکہ ان معنی کی شرح کا کنارا تہیں ہے 'گفت کورم خواند زیں جرم آل وغا اس نے کہا، اس دغا باز نے مجھے اس جرم میں اندھا کہا

ال المحالات ووعبد الست كے ذوق كى مستى من عم اى طرح برداشت كرلے كا جيها كەمست اونث بيديكان برد به بوجد كوا ثماليما ہے۔ كفك مست اونٹ کے منہ میں جماگ آتے رہے ہیں ای طرح عبد الست کے مست کے منہ میں اس کے تقد اپنی کلمات مستی کے جماگ ہیں۔زآردو۔مستی کی عالت شر بزادنت اوننی کی تمنامی کھانا بھی کم کردیتا ہے اور اس میں بہت زیادہ طافت آجاتی ہے۔

مريد-جس تحص نے عهدالست کے معاملہ میں کوئی خواب نہ دیکھا ہواس میں بندگی اور ارادت مندی کا مادہ تبیس ہوتا ہے۔ور معد۔ایسے تحص میں پیکھ ارادت مندى بھى اكر موتى بينة ووجى تذبذب كے ساتھ موتى باس كى زبان بر بھى شكر غدا آتا بينة اس بن زياد وو وفكو بے كرتار بهتا بيندوام دار مولا نافر مات بن كمهدالست ك وق كى مزيدتش كم مرساد مقرض بوه اواكرول كاون الحال بهد كوكى ييز الركروى د كاساتاك

ترمض کی ادائیکی کا المینان موجائے۔

ع الثبتاب-اكرزياده جلدى بياتوالمنشر م يزهد ليعن المنشر م سوره بن آخضور بيك كثرب مدر موجائ كابيان بيد شرب مدرك بعد بررازخودهل بوجاتا بالشرتيرام مرركر وعااوريمنمون تيرى مجمين خودة جائع كايابيمطلب ي كحضور كالرب مدركا يجيمطلب تماآب مل عبد الست كالوراؤون تمااى كور بعدالله تعالى نے آب كابوجه كم كرديا تفااور تمام احكام شركى آپ برآسان مومئ يقد كنت ال تقير نے كہا۔ آل دعا۔ يعن كائے كا ما لك بى بليساند شيطان نے حضرت آدم عليدالسلام كے مكامركود يكما اور اى بنياد يراي افغليت سجما صرت آدم عليه السلام كے باللني اوساف كواس نے ندو يكسا اى طرح اس مض نے مير ، عامراور فقر كود كيدكر جميے الد معے فقيروں ميں ہے مجا حالانكه ميرا أقرالي الله تغايه

جز بخالق گدیہ کے آوردہ ام اللہ کے سوا میں نے کب بھیک مانکی ہے؟ من زنو کز تست هر دشوار سبل میں تھے سے، کہ تھے سے ہرمشکل آسان ہو جاتی ہے او نیازِ جان و اخلاصم ندید اس نے میری جان کی نیاز مندی اور اخلاص نہ دیکھا حب سیمی و یسم ست اے حسن اے بھلے بیمحیت اندھااور بہرابناوی ہے (کامصداق) ہے مقتضائے عشق ایں باشد بگو بنا، عشق کا کبی مقتضا ہے وائرم پر گردِ لطفت اے مدار اے مدارا میں تیری مبریاتی میکے گرد گھومتا ہوں خواب بنمودی و کشتش محکا تو في خواب وكھايا، اور وہ ان كا سمارا بنا ایں دعائے بیحدم بازی نبود میری بید لا محدود دعا تھیل نہ تھی ژاژ میدانند گفتار<sub>ی</sub> مرا میری گفتگو کو یکواس سیجھتے ہیں غير علام سرو ستار عيب سوائے راز کے جائے والے اور عیب کے چمیانے والے کے از چہ سوئے آسال کردی تو رُو تو نے آسان کی طرف منہ کیوں کر لیا؟ لاف عشق و لاف قربت ميزني عشق اور قرب (الجی) کی بکواس کرتا ہے

من دعا کورانہ کے می کردہ ام میں نے اعما دمند دعا کب کی ہے؟ کور از خلقان طمع دارد ز جهل اندھا نادانی کی وجہ سے محلوق سے طمع کرتا ہے آل کے کورم ز کورال بشمرید اس نے بچھے اندھوں میں سے ایک اندھا من كوريّ عشق ست اين كوريّ من میرا اندما پن، عشق کا اندما پن ہے كورم از غير خدا بينا بدو میں خدا کے غیر سے تابینا اور خدا کا بینا ہوں تو که بینائی ز کورانم مدار (اے خدا) تو کہ بیتا ہے مجھے نابیناؤں میں نہ رکھ آنچناں کہ یوسٹ صدیق را جس طرح کہ پوسف علیہ السلام مدیق کو مرمرا بم لطف تو خوابے نمود بچھے بھی تیری مہربانی نے ایک خواب دکھایا مي نداند خلق اُسرارِ مرا لوگ میرے راز کو نہیں جانے ہیں حن شان<sup>ت</sup> ست و که داند رازِ غیب (بد) الردك مناسب ب اور غيب كا داز كون جانا ب خصم کفتش حق بگو اے تند خو (اس كے) خالف نے اس سے كہا اے بد عادت! يج بتا شيدي آري غلط مي افلني ۔ تو کر کرتا ہے، غلطی میں میلا کرتا ہے

من وعا۔ائد مفتقیرتو انسان سے بھیک مانگتے ہیں میں نے تو اللہ سے بھیک مانگی۔اُونیاز۔لیخناس ظالم نے میرےاوسا ف کونہ ویکھا۔کوری۔ لیخن چونکہ میں مشتق البی میں معروف ہوں اور جھےاللہ کے عشق نے اعماا در بہرا بنار کھا ہے لہذا میرا نابینا ہونا دنیا کے اعتبار سے ہے نہ کہ خدا کے معالمہ میں۔۔۔

آنچناں۔ جس طرح حضرت یوسف علیدالسلام کوخواب پر بھروسہ تھا اور وہ ان کا سہارا بن کیا آئ ظرح جھے بھی خواب کی بنیا دیراع کا دتھا کہ ضرور دعا تبول ہوگی۔ایں دعا۔میری کربیدوز اری کھیل کو دنہ تمی یقینا اس کومتول ہونا تھا۔ی ندا تھے۔لوگ اس راز سے دانقٹ نہیں ہیں اورمیری ہاتوں کو بکواس سمجھ رہے ہیں۔

ے۔ حق شال۔ جبکہ لوگوں کوحقیقت حال معلوم نبیں تو ان کا کہنا ہر قل ہے۔ خصم ۔ لین گائے کے مالک نے کہا بچ بات کہ آسان کی طرف منہ اٹھا کر مکاری کیوں کرتا ہے اوراللہ تعالیٰ ہے عشق وقرب کی ڈیجلیں کیوں مارتا ہے۔

روئے سوئے آسانہا کردہ آسانوں کی جانب منہ کیا ہے؟ آل مسلمال می نهد رُو بر زمین وه مسلمان زمین پر منہ رکھا ِ تھا کر بدم ہم برِیمن پیدا مکن اگر عمل مُرا بھی ہوں، میرا راز قاش نہ کر که همی خواندم ترا باصد نیاز میں تھے سکڑوں نیاز مندیوں کے ساتھ بکارتا تھا بيش تو جميحول يراغ روشنيت تیرے زویک تو روٹن جواغ کی طرح ہے چوں فرستادی <sup>بی</sup> نکروم من خطا جَبُه تو نے سیجی، تو میں نے غلطی نہیں کی

يا كدامين أ رُوئے چوں دل مرده جب کہ تو مردہ دل ہے، کس منہ ہے غلغَکے در شہر افتادہ ازیں اک سے شہر میں برا شور کے گیا كاب خدا ايل بنده را رُسوا مكن كه اے خدا! اس غلام كو رموا نہ قرما تو ہمی واتی کہ شبہائے دراز تو جانا ہے کہ لمبی راتوں میں پیش خلق این را اگر خود قدر نیست اگر مخلوق کے نزویک اس کی قدر نہیں ہے گاؤ می خواہند از من اے خدا اے اللہ! وہ مجھ سے گائے مانگتے ہیں

بيرول شدن داوُد ني عليه السلام و شنيدن از هر دو حصم و سوال کردن از مدعی علیه و جواب او

حضرت داؤد نی علیه السلام کا باہر نکل کر آنا، اور دونوں فریق کی بات سنتا، اور مد کی علیہ سے سوال کرنا، اور اس کا جواب

جب داؤد نی علیہ السلام، باہر آئے فرمایا ہاں، سے کیا احوال ہیں؟ گاؤ من در خانهٔ او در فآد میری گائے اس کے گھر میں کھس گئی گاؤِ من کشت او بیال کن ماجرا میری گائے ذائے کی، وہ واقعہ بتائے چوں تلف کردی تو ملک محترم تو نے محرم ملکیت کو کیوں برباد کیا؟ تا بیک سو گردد این دعوی و کار تاکہ بیہ دعویٰ اور معاملہ یک سو ہو جائے

چونکه داؤر نبی آمد برول گفت بین چونست این احوال چون مرعی گفت اے نبی اللہ داد علی نے کہا، اے اللہ کے نی! فریاد ہے کشت گاوم را پیرسش که چرا ال نے میری گائے والے کردی اس سے پوچھے کر کیوں؟ گفت می داورش بگو اے بوالکرم اس سے داؤد علیہ السلام نے فرمایا، اے بھلے مانس! ہیں پراگندہ مکو جحت بیار خبردار! بيهوده بات نه كر، دليل بيان كر

ا با كدايس - تيرامنياس قابل نيس كمالله كے سامنے كرے - آل سلمال - يعن كائے ذرح كرنے والافقير بجد و من كرا ہوا تھا - كاے خدا ـ اللہ سے بجد و ک حالت بیں بیدہ عائمیں کر دہا تھا۔ گر بدم۔ اگر بیل براہمی ہوں تو اس د قشۃ تو بھے رسوانہ کر۔ قدر نیست۔ میری دعاؤں کی اگر لوگوں کوقد رقیں ہے تیرے سامنے تو بات وامنے ہے۔

ع چول فرستادی۔ جب اے اللہ تونے خود اس کائے کومیرے کمریس بھیج دیا تو میراذی کرناغلطی نہتی۔

س. منت منت منزت دا وُدهایه السلام نے فر مایاسب احوال بتا ؤ ۔ آو بیان کن مینی اسکوفر مایے کدو ہ بیان کرے۔ تا بیک سُو ریعن میں معاملہ کو بیمکہ کر فیصلہ

روز و شب اندر دعا و در سوال دن، رات دعا ادر سوال میں روزي خواجم طال و بے عنا<sup>ل</sup> میں طلال روزی بے مشقت جاہتا ہوں کودکال ایس ماجرا را واصف اند یکے اس تصہ کو بیان کرتے ہیں تا بگوید بے شکنجہ و بے ضرر تاکہ وہ بغیر دباؤ اور بغیر تکلیف کے بتا وے کہ چہمیگفت ایں گدائے ژندہ وَلق كه بي يحيث كدرى والا فقير كيا .كما كرتا تها؟ گاؤ اندر خانه ديرم ناگهال اجا تک میں نے ایے گر میں گائے ویکھی شادی آل که قبول آمد قنوت اس خوشی میں کہ دعا قبول ہو گئی کہ دعائے من شنیر آل غیب وال كراس غيب كے جانے والے نے ميرى وعاس لى

🧎 گفت اے داؤد بودم ہفت سال اس نے کہا اے داؤ وعلیہ السلام! میں سمات سمال تک تھا و این می جستم زیر دال کاے خدا ہ میں اللہ (تعالیٰ) ہے جاہتا تھا کہ اے خدا! 🛪 مرد و زن بر نالهٔ من واقف اند ، مرد و عورت، میری فریاد سے واقف ہیں تو برس از برکه خوای این خبر و آپ جس سے جاہیں ہے بات دریافت کر لیں الم هم جویداً پُرس و جم نیبال زخلق 🔧 لوگوں ہے علی الاعلان اور خفیہ طور پر دریافت کر کیجئے بعد ازیں جملہ دعا و ایں فغال اس تمام دعا اور قریاد کے بعد مجیتم من تاریک شدنے بہر لوت . میری آنگھوں میں اندھیرا چھا گیانہ کہ کھانے کے لیے ج الشم این را تا دہم در شکر آن · میں نے اس کوذریج کر دیا تا کہ اس شکر میں بانٹ دول

تحکم کردن داور علیہ السلام بر کشندہ گاؤ گائے ذرج کرنے دالے کے خلاف حضرت داؤڈ کا فیصلہ

جہت شری دریں دعویٰ بگو
اس دعوے پر کوئی شری دلیل بیان کر
بنہم اندر شرع باطل سنتے
میں شرع میں ایک غلط رسم جاری کر دوں
ریاجے را چوں می ستانی حارثی
بیدادار تو کیوں لیتا ہے، تو کاشکار ہے؟

گفت داوُر " این سخبها را بشو (صرت)داوُدهایدالهم نے فرایاان باتوں کو (دل ہے) دمود ہے تو روا داری " کہ من بے ججتے کہ تو اس کو مناسب سمجھتا ہے کہ بغیر دلیل کے اینکہ بختیدت خریدی وارثی اینکہ بختیدت خریدی تو دارث ہے ہے۔

کے لوت مرخن غذا کشتم میں نے گائے اس لیے ذرج کی کہ دعا کی تبولیت کے شکرانے میں اس کوفریوں میں بانٹ دوں۔ میں تو روا داری کیا تو اس کو مناسب مجھتا ہے کہ بغیر کسی شرگ دلیل کے تیرے تی میں فیصلہ کر کے ایک غلط طریقہ رائج کروں ۔ ایں ۔ بیگائے کچنے کس نے بخش کمی تو نے خریدی تھی ، کیا تو نے کا شت کی تھی جو پیداوار کا مالک بنا۔

کسب کرا ہیجوں زراعت دال عمو تانه کاری دخل نبود آنِ تو اے چیا! کمائی کو تھیتی کی طرح سجھ جب تک تو تھیتی نے کرے، پیداوار تیری ملکیت ہیں ہے ورنه ایل بیداد بر تو شد درست ورنہ یہ ظالم تیرے ذمے لگ کیا ہے رَو بجو وام و بده باطل مجو جا، قرض لے اور دے دے، غلط نہ عاد كه جميكويند اصحاب ستم جو ظالم لوگ کمہ رہے ہیں

٠ آنچه کاری بدروی آل آنِ تست جو تو ہو دے، کائے وہ تیری ملکیت ہے رَو بده مالِ مسلمان کژ مگو جا، مسلمان کا مال دے، ٹیڑھی یات نہ کر گفت<sup>ع</sup> اے شہ تو ہم ایں میگوئیم اُس نے کہا اے ٹاہ! آپ بھی مجھے وہی کہہ رہے ہیں

تضرع كردن آل تحص از واوري داؤد عليه السلام نزدِ خدا.. اس مخص كا داؤد عليه السلام كے فیلہ یہ خدا کے ماضے فریاد کنا

کاے خدائے ہر کیا طاقے و جفت اے ہراس جگہ کے خدا جہال کوئی طاق اور جفت ہے در دل داؤد اعداز آل فروز اور روشی واؤد علیہ السلام کے ول میں ڈال وے اغد افکندی براز اے معظم میں راز ڈالا ہے اے میرے محن! تا دل داؤر بيرول شد ز جائے يهال تك كه (حضرت) داؤد عليه السلام كاول دحر كنة لكا مهلتم وه ویس وعادی را مکاو بھے مہلت دے ان دمووں کو نہ کرید مُرسم این احوال از: دانائے راز رازون کے جانے والے سے بیاحوال دریافت کرلوں معنى قُرَّةً عَيُنِيُ فِي الصَّلُوة جو معنی ہیں قرۃ بینی فی السلوۃ کے

کی زدل آہے پر آورد و بگفت تو اس نے دل سے آء تکال اور کیا تحده کرد و گفت اے داناتے سوز اس نے تجدہ کیا اور کہا اے سوزش کے جانے والے دردِش نہ اُنجہ تو اندر ولم اس کے دل میں ڈال دے جو کہ تو نے میرے دل ایں بگفت ت و گربیہ در شد ہائے ہائے یے کہا، اور بائے بائے کر کے رونا شروع کرویا گفت ہیں امروز اے خواہانِ گاؤ فرمایا خردار! اے گائے کے عدی! آج تا رّوم من سوئے خلوت در نماز تاكم مين تماز مين تنباكي مين جلا جاؤن خوے دارم در نماز آل النفات کہ چی نماز چی اس توجہ کی عادت رکھتا ہوں

ا كسب كمائى اوركيتى ايك چيز ب، جويوتا بي كيميتى اس كى كليت بيوتى برورند و دسر كى كليت بين تقرف كرناهم برو بلايا تين يذكرا كر تیرے یا سے قواس گائے کی قیمت اداکر دے درندقر من لے کراس کودے دے۔

منت کائے ذاع کرنے والے نے کہا آپ بھی وی یا تی کرتے سکے جوسب کرد ہے تتے اور پھر اللہ کے سامنے اس نے کریے وزاری شروع کر وكارورونش اعنداحفرت واؤد عليه السلام كول عن وى بات بيداكرو يجوتون مير سول عن بيداكي تم بس من اس كائ كوذي كرفي برآماده بوكيا تعام منتشل يحن\_

ي اي بلنت كائ ذن كرنے والے نے اس منتكو كے بعد آ ووزارى شروع كردى اور ايبارويا كەحزت داؤد عليه السلام كادل بي جين بوكيا-كنت - دعزيت داؤ وعليه السلام في مدى سيكها آج جادكل فيعله بوكا - تازوم - يم تنهائي يس نماز يرامون كا ادر الله م وعاكرون كا تاكدراز كمل مائے۔ خوت دارم۔ بجیے نماز می اللہ تعالی کی طرف وی توجہ ہوتی ہے جس کے بارے میں آ خصور میں نے قرمایا ہے کدمیری آ کو کی شندک لمازين ب- فَرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلُوفِس يَتْ تُريف عن بجعِلْتُ فَرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلُوةِ "ميرى آكم كاشترك لمازين كي كل بي-"

میرسد بے واسطہ نامہ خدا بغیر واسطے کے خدا کا پیغام بکنچا ہے میفتد در خانہ ام از معدتم میری معدن سے میرے ممر میں پینچا ہے اصلِ دیں اے بندہ روزن کردن ست امے بندے! دین کی اصل سوراخ کر لین ہے تیشه زن در کندن روزن بلا بال موراخ كرنے كے ليے كوال مار ر علم خورشيد بردنست از حجاب اس سورج کا عکس ہے جو بردے سے باہر ہے کیں چہ کرمنا بود ہر آدمم تو میرے آدمی ہونے پر کرمنا کیے (صادق) ہو گا؟ من ندائم کرد خولیش از نور فرق من ائيے آپ من اور نور من فرق كرناتبين جانتا ہوں ببر تعلیم ست رّه مر خلق را مخلوق کو راستہ کی تعلیم دینے کے لیے ہے حرب خدعہ ایں پود اے پہلوال اے بہادر! "جلک دحوکا ہے" کی ہے ہے بركرد از دريائے راز الشخطے راز کے دریا ہے، گرد اڑا دیتے

روزن باتم كشادست از صفا مقائی کی وجہ سے میری جان کا سوراخ کھلا ہوا ہے تامهٔ و باران و تور از روزتم بیغام اور بارش اور نور میرے سوراخ سے دوزخ ست آل خانہ کال بے روزن ست وہ کمر دوزخ ہے، جو بے موراخ ہے تیشه در هر بیشهٔ کم زن بیا ہر جماڑی پر کلپاڑی نہ مار یا کی دانی کہ نورِ آفاب یا تو خییں جان کہ سورج کا نور تور این که حیواں دیدہم تو اسکو نور سمحتا ہے جس کو حیوان بھی دیکمتا ہے من چو خورشیدم دردنِ نور غرق اس سورج جيها ہول، نور پيل ڈوبا ہوا ہول رفتم ع سوئے نماز و آن خلا میرا اس خلوت اور نماز کی جانب جانا كريمهم تا راست كردد اين جهال میں نیز حا (قدم) رکھتا ہوں تا کے محلوق سیدھی ہوجائے نیست دستورے وگرنہ ریخنے اجازت نہیں ہے درنہ وہ بہا دیج

روزن - روح کا در پچرکھلا ہوا ہے جس کے ذریعہ بغیر واسطے کے میرے پاس خدائی احکام آتے ہیں۔ بارال یعنی بارانِ رحمت معدن یعنی داشتہ باری دورتی ہوری کے در پچرکھلا ہوائیں ہے وہ روح دورتی ہے۔ امسل وین کی بنیاد تعلق مع اللہ پر ہے۔ بیشہ کا ہوائیں ہے وہ روح دورتی ہے۔ امسل و بین کی بنیاد تعلق مع اللہ پر ہے۔ بیشہ کا کریاں کا ایسے بیشہ بیسے میں دورتی کا در پچرکھو لئے کا در پچرکھو لئے کے لیے بیشہ بیساں کی دورت کا در پچرکھو لئے کے لیے جا برائی کا در بیرکھیں ہے۔ کہ تو تبیل ہمتا کہ اصل اور دات باری کا نوریے کا در دورت کا ایک علم ہے۔

نوراتی-اگرتیری نگاہ میں صرف میں طاہری نور ہے تو تھے میں اور حیوانات میں کیا فرق ہے اس طاہری نور کوتو ہر حیوان میں و کھے لیتا ہے تیری کیا خصوصت ہے۔ کو مُناَ۔ قرآن پاک میں ہے وَ لَقَدْ تَکُو مُنَا بَنِی آدَمَ "ہم نے بی آدم کوئزت بخش۔" تو اگر انسان اور جالور میں کوئی قرق نہیں ہے تو یہ آیت اس پر کمیے صادق آسکی ہے۔ من چوخور شیدم۔ میں ذات باری میں فناہوں اب میں اپ میں اور ذات باری میں کوئی اقتیاز اور دو کی نہیں یا تا ہوں۔

خواست گشتن عقلِ خلقال محترق کا تلوق کی عقل از جل الله علی محترق کی محلوق کی محتول کے اس میں محترق کی کہ میں اس کی وحدانیت میں کوئی شکے کہ میں اس کی وحدانیت میں کوئی شک نہیں رکھتا ہوں

اس طور پر (حفزت) داؤدعلیہ السلام ایبا علی کہتے رہے پس کے گریبائش کشید از پس کیے تو ایک نے چیچے ہے ان کا گریبان تھیچا فقریں دائر مال الدہ خا

ہم چنیں میگفت داؤد " ایں نسق

رفتن داور علیه السلام در خلوت تا آنچه حق ست پیدا شود (حضرت) داور علیه السلام کا تنهائی میں جلا جانا، تاکه جو سے بات ہے واضح ہو جائے

کب به بست و عزم خلوتگاه کرد خاموش ہو گئے اور خلوت خانہ کا قصد کیا سوئے محراب و دُعائے منتجاب محراب، اور معبول دعا کی جانب كشت واقف بر سزائے انقام وہ بدلے کی سزا ہے واقف ہو گئے رازِ ینہانے کہ حیرانی فزود وہ چھیے ہوئے راز جنہول نے حیراتی برما دی پیش داوُرِّ پیمبر صف زدند (حضرت) داؤد تيغمبرعليه السلام كرويروصف بسته مو كے زود زد آل مدی تشنیج 'رفت اس مدمی نے جلد سخت بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا از خدائے خویشن شرمے بدار ایے خدا سے کھے شرما می رود در عہد چیمبر ملا خردار! پیغیر کے دور میں ہو رہا ہے در جواب افزوده تزور آل لليم اس بالائن نے جواب میں مکاری زیادہ (شروع) کر دی من طلب كردم زحق داد أو مرا میں نے اللہ (تعالیٰ) سے مالکا اس نے مجھے ویا

با خود آمد گفت را کوتاه کرد (حفرت) سنجعلے، بات کو مختمر کیا در فروبست و برفت آنگه شتاب دروازہ بند کیا اور فورأ روانہ ہوئے حق نمودش<sup>ع</sup> انچه بنمودش تمام حق نے ان کو (جو کھے) دکھایا (اس میں)سب کھودکھادیا دید احوالے کہ کس واقف نبود انہوں نے وہ احوال و کیھے جن سے کوئی واقف نہ تھا روزِ دیکر جمله خصماں آمدند دوسرے دن سب فریق آئے ہم چناں آل ماجراہا باز رفت زود کے گاؤم را بدہ اے نابکار اے تابکار! میری گائے جلد دے كايل چنيل ظلم صرتي ناسزا کہ ایبا نامناسب، صاف ظلم گاؤ کشته خورده بے ترسے و بیم گائے ذرج کر کے ڈر اور خوف کے بغیر کھا کر که بچندیں سال بودم در دعا كم يس كتے حال ہے وعا يس لكا رہا ہوں

ا کین۔ فورا غیب نے حضرت واؤد علیہ السلام کا کریبان تھنٹی کران کو امرار بیان کرنے ہے روکا۔ باخود۔ بینی حضرت واؤد علیہ السلام کی مستی زائل مولی یئراب۔ بینی مصلی۔

ع حق نمودش۔اللہ تعالیٰ نے ان پر ہات واشے کر دی اور گائے کو ذرج کرنے کی سزاہے واقف کر دیا۔ زود زور یعنی گائے والے نے قوران ثقیر پرلمن طعن شروع کر دی۔

سے زود۔ کینے نگا کہ فورامیری گائے وے وے اور خدا سے شرم کر۔ می رود۔ حضرت داؤد نی علیدالسلام کے دور میں ایساظلم ہوا ہے۔ تر ویر۔ یعنی خدا اُ رسیدہ ہونے کی ہاتیں۔ کہ چندیں۔ یعنی توبیع کہ تیں نے وعاکی اور اللہ نے جمعے کائے عنایت کردی۔

اے رسولِ حق چنیں باشد روا رملک من عبد گاؤچوں دادش خدا اے اللہ کے رسول! کیا یہ جائز ہو سکتا ہے؟ گاؤ میری ملیت تی، خدان اس کو کیے دے دی؟ حکم کرونِ داؤد علیہ السلام ہر صاحب گاؤ کہ از بسر گاؤ بگذر و تشنیج صاحب گاؤ ہر داؤد علیہ السلام داؤد علیہ السلام داؤد علیہ السلام کا گائے کے مالک کے خلاف فیصلہ کرنا، کہ گائے کے خیال داؤد علیہ السلام کے حیال داؤد علیہ السلام کو ملامت کرنا

گفت داؤدش ممش کن رَو بہل این مسلمان را ز گاؤت کن بحل (حضرت) داؤدعليه الملام نے اس سے فرمایا حیب جا جمعور اک مسلمان کو این گائے معاف کر دے چول خدا ہوشید ہر تو اے جوال رَو مُمشِ کن حِقْ ستاری بدال اے جوان! جب اللہ تعالیٰ نے تیری پروہ پوشی کی ہے جا، جب ہو جا، پردہ پوشی کے حق کو سمجھ گفت واویلا چه هم ست اینچه داد از ہے من شرع نو خواہی نہاد أس نے كہا ہائے ہائے يہ كيا فيعلد ہے يہ كيا انساف ہے؟ میرے لیے آپ نی شریعت بتاکیں کے رفته است آوازه عدلت جنال که معطر شد زمین و آسال آب کے انساف کا تو ایا شرہ ہے کہ (اس سے) زیمن اور آسان معطر ہے بر سگانِ کور ایں اِسم نرفت زیں تعدّی سنگ و کہ بشگافت تفت اندھے کنویں پر بھی، یہ ظلم نہیں ہوا ہے اس ظلم سے پھر اور بہاڑ جلد بھٹ گئے الچنیں تشنیع می زد بر ملا كالقبلا بنكام تظلم ست القبلا اور اس طرح على الاعلان ملامت كرتا رما آنچنیں ظلم و ستم بر من مکن يا نبي الله ملو زينال سخن ایا ظلم و ستم مجھ پرنہ سیجے اے اللہ کے بی! ایس یا تیں ایس مالے تھم کردنِ واؤگر بر صاحب گاؤ کہ جملہ مالِ خود ہوے بخش اے اللہ کے نی! ایک یاتمی نہ سیجے

حضرت داؤر علیه السلام کا گائے والے کو تھم دینا کہ اپنا سارا مال اس کو بخش دے

جملہ مالِ خولیش اورا بخش زود اپنا سب مال ای کو جلد بخش دے تاگردد ظاہر ازوے استمت تاکردد علم ای سے ظاہر نہ ہو تاکہ تیرا ظلم ای سے ظاہر نہ ہو کہ میکنی ظلمے مزید کہ آپ تو ہر دم ایک تزید ظلم کر رہے ہیں

تشتیج ملامت کن بخل معاف کردے۔

لی چوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے تیری پردہ پوتی کی ہے تو اب معاملہ کونہ کرید دور نہ رسوائی ہوگی۔ آذیے من لیعنی میرے معاملہ میں آپ نی شریعت برت رہے تیں۔ برسگال۔ بچے کتوں پر پیتر مارتے ہیں۔ برملاعلی الاعلان۔ العملال کوکوں کے قلم دکھانے کی دعوت دینے لگا۔ استمت ستم تو۔

باز داؤدش ہے پیش خوایش خواند محر (حضرت) داؤد عليه السلام نے اس کوايے سامنے بلايا ظلمت آمد اندک اندک در ظهور تيرا ظلم رفت رفت عمور من آيا اے دریع از چوں تو خرخاشاک راہ راستہ کا کوڑا سمجما، ہائے افسوس تھے جیے گدھے کا گفت تا خود را نگر دانی بلاک فرمایا، خبردار اینے آپ کو جاہ نہ کر بندگانِ او شد برائے تنہ خو اے بدمزاج! اس کے غلام ہو گئے می دَوید از جهل خود بالا و بیت این نادانی سے اور نیجے بھاگ رہا تھا كز صمير كار او عاقل بدند كونكه وو اس كے پوشيدو كام سے مادانف سے کو بود سخرہ ہوا ہیجوں جے جو کہ شکے کی طرح ہوا کے تابع ہو کو سُرِ تَفْسِ ظُلُومِ خُودِ بُردِ جو ایخ ظالم نفس کا سر قلم کر دے حقم ہر مظلوم باشد از جنوں جنون کی وجہ سے ہر مظلوم کا مخالف ہوتا ہے تا تواند زخم بر مسكيس زعد جب تک بھی ہو سکے غریب کو کاٹا ہے كونكيرد صيد از بمسايكال وہ یڑوسیوں سے شکار نہیں چھیٹا ہے کی دے دیگر بدیں تشنیع راند اک نے پھر یہ طامت شروع کر دی گفت چول بختت<sup>ا</sup> نبود اے نا صبور فرمایا اے بے مبرے چونکہ (بردہ پوٹی) تیرانصیب نے تھی ديدهٔ انگاه صدر و پيشگاه تو نے اس وقت صدر اور پیشگاہ کو زیں سخن داؤی زو شد تحشمناک ان باتول سے (حضرت) داؤ دعلیہ السلام اس پر غضیمتاک ہو گئے رَو كه قرزندانِ تو يا جفتِ تو جا کہ تیری اولاد مع تیری بیوی کے سنگ بر سینه همی زد با دو دست وہ دونوں ہاتھوں سے سینہ پر پیھر مارتا تھا خلق مم اندر ملامت آمدند لوگول نے تبھی ملامت شروع کر دی ظالم از مظلوم کے داند کے وه فخص ظالم اور مظلوم میں کب امتیاز کرتا ہے؟ ظالم از مظلوم آتلس بے برو طالم ادر مظلوم کا وہ فخص یا لگا گیا ہے ورنه آل ظالم كه نفس ست اندرول ورنہ وہ ظالم کہ جس کے اغرر نفس ہے سنگ جارہ حملہ بر مسکیں کند کتا ہیٹہ غریب پر حلہ کرتا ہے شرم شیرال راست نے سک را بدال سمجھ لے، شرم شیروں میں ہوتی ہے، نہ کہ کتے میں

سے سکے۔ نس ایک کتاب اور کتے کی عادت ہے کہ فریب اور کمزور پر تملہ کرتا ہے۔ شرم حیااور شرم شیروں میں ہوتی ہے جو بھی اپنے جسایہ کا مخارجین کرنیں کمائے ہیں۔

از کمیں سگ سال سوئے داؤڈ جست کمینگاہ ہے کئے کیلر آ (عفرت) داؤد علیہ الملام پر دوڑ پڑے کا ہے تھی مجتبل بر ما شفیق کا ہے نئی مختبل بر ما شفیق کہ اے منتخب نی ا ہم پر مہران قہر کردگ بیگناہے را بلاش قہر کردگ بیگناہے را بلاش آپ نے سیدوجہ ایک سے قصور پر ظلم کیا ہے ۔

عامہ اسم مظلوم کش ظالم برست عوام مظلوم کو مارنے والے ظالم برست عوام رُوئے ور داؤڈ کروند آل فریق ان فریق ان وکوں نے (حضرت) داؤدعلیہ السلام کی طرف رخ کیا ان کو اور کیس ظلم ست فاش آپ کے لیے یہ مناسب نہیں کونکہ یہ تو کھلاظلم ہے

عزم کردنِ داوُد علیه السلام بخو اندنِ خلق بران صحرا که راز را آشکارا کند (حضرت) داوُ دعلیهالسلام کالوگول کواس جنگل کی طرف بلانے کاارادہ کریاجہاں راز ظاہر کر دیں

کال ببرِ مکتوم او گردد پدید کہ اس کا پوشیدہ راز ظاہر ہو جائے سوسئ صحرا و بدال مامول شويم جنگل کی طرف اور اس جنگل میں پینچیس تا بُران برِرِ نہاں واقف شوید تاکہ اس پوشیدہ راز سے واقف ہو جاؤ شاخهالیش أنبه و بسیار پُفت اس کی شاخیں بہت مھنی اور بہت جڑی ہوئی ہیں بوئے خوں می آیدم از سی او اس کی جڑ ہے مجھے خون کی یو آ ری ہے خواجه را كشت ست اين منحول، سخت اس بدبخت نے آتا کو قتل کیا ہے ویں غلام اوست اے آزادگال اے آزاد کوگو! ہے اس کا غلام ہے طفل بود و او ندارد زیں خبر یکہ تھا، اس کو اس کا یا نہیں آخر از ناشكري اي قلتبال بالآخر اب وہوٹ کی ناشکری ہے

کفت اے یادال زمان آل رسید فرمایاً اے دوستو! اس کا وقت آ میا ہے جمله برخيزيد تا بيرول رويم سب اٹھو! تاکہ ہم باہر چلیں مرد و زن از. خانها بیرون رَوید مرد ادر عورت محمروں سے باہر چلو در فلال صحرا درختے ہست زفت فلال جنگل عمل، ایک موٹا ورخت ہے سخت رائح خیمه گاه و میخ او خیمہ گاہ اور اس کا کھوٹا بہت مضبوط ہے خول شدست اندر بن آن خوش درخت اک ایتھے درخت کی بڑ میں خون ہوا ہے مال را برداشت ست این قلعبان<sup>ع</sup> اس دیوٹ نے مال اڑا لیا ہے ایں جوال مر خواجہ را باشد پسر جوال، آق کا ہوتا ہے تأكنول علم خدا يوشيد آل اب تک اللہ کے علم نے اس کو چمیایا

ہاموں۔ جنگل۔ زفت۔ مونا۔ ہفت۔ بینی شاخیں آبس میں میں تھی ہوئی ہیں۔ بخت لینی اس دوخت کی جمتری جوخیرہ کی طرح ہےاور جزجوخیرہ کی منتخ کی طرح ہے بہت معبوط ہے۔

ع تعلیان دیوث بر مولانانے آئنده اشعار می متول کوجوان کادادانتایا ہے اس لیے ہم نے پسرادر فرز عرکار جمد ہوتا کیا ہے۔ ملم ریردہاری۔

نے بہ نو روز و بموسمہ ائے عید نہ نو روز پر، اور نہ عید کے موسوں جی یاد ناورد او ز همائے شخست ال نے پہلے حقق کو یاد نہ کیا کی زند فرزند او را ہر زمیں ال کے پہتا کو زمین پر نئے رہا ہے ورنہ کی پوشید جرمش را اللہ ورنہ کی پوشید جرمش را اللہ قا ورنہ خود را بخود کر کی ورند موال کے جرم کو چھپا رہا تھا پردہ خود باک کے جرم کو چھپا رہا تھا پردہ خود باک کر رہے تھے پردے کو خود باک کر رہے تھے پردے کو خود باک کر رہے تھے کی درند طالم بہ پیش مردمال این کو لوگوں کے مائے پیش مردمال طالم اس کو لوگوں کے مائے پیش کر دیتا ہے گاہے دوز خ را بہ بیٹین کر دیتا ہے گاہے دوز خ را بہ بیٹید از طلا کردن کی دیکھو

۱۰ و سیک نام سے ہونے رکھے ہیں کا ملا دوزن کی کا۔ گوانی کی دادن دست و یا و زبان پر سرِ طالم ہم در دنیا ظالم پر دنیا میں بھی ہاتھ یاؤں، اور زبان کا گوای دیتا

بر ضمیر تو گوائی میدہند تیرے باطن پر گوائی دیتے ہیں کہ بگو تو اعتقادت وامگیر کہ تو کہہ دے، اپنے اعتقاد کو نہ پھپا میکند ظاہر برت را مو بمو تیرے راز کو ذرہ ذرہ ظاہر کر دیتا ہے کہ ہوبدا کن مرا اے دست و پا کہ اے ہاتھ پاؤں! بھے ظاہر کر دے فاتم کہ اے ہاتھ پاؤں! بھے ظاہر کر دے فاتم وقت جوش ادر بدلہ لینے کے دقت فصوصا عمد کے جوش ادر بدلہ لینے کے دقت

کہ عیال خواجہ را روزے ندید

کال نے ایک دن بھی آقا کے بچوں کا دیکہ بھال ندی

عاجوں کی ایک لقمہ ہے دلداری نہ کی

تاکنوں از بہریک گاؤ ایں لعیں
یہاں تک یہ مرددد ایک گائے کی دجہ ہے
اس نے خود گناہ ہے پردہ از گناہ
اس نے خود گناہ ہے پردہ انھایا
کافر و فاسق دریں دور گزند
اس نقنہ کے زانے میں، کافر اور فاش فلم
مستورست در امراز جال ردی کردہ ہوائی دری کردہ ہوائی کا کہ اور فاش کردہ کا کہ اور گزند
کہ اس (ظلم) کو سینگ نکالے ہوئے دیکے
کہ اس (ظلم) کو سینگ نکالے ہوئے دیکے
کہ اس (ظلم) کو سینگ نکالے ہوئے دیکے

ظالم پر دنیا ہم کہ ہتھ پاتھ پاتھ پاتھ پاتھ ہا ہمیں ہمیں جادست و پایت بے گزند تو ای جگر نہ ای جگر نہ ای جگر نہ ای جگر نہ ای جگر ای جول مؤکل می شود بر تو ضمیر باطن تیرے ادبر موکل کی طرح ہو جاتا ہے خاصہ در ہنگام خشم و گفتگو کے دقت خصوصاً عمر، اور گفتگو کے دقت خصوصاً عمر، اور گفتگو کے دقت بھول ہے جول مؤکل کی طرح ہو جاتی ہے چول مؤکل کی طرح ہو جاتی ہے چول ہمی میرد گواہ سر لگام پیرد گواہ سر لگام کے دیا ہے بیرد گواہ سر لگام کے دیا ہے بیرد گواہ سر لگام کے دیا ہے کہ دیا گواہ کس طرح دیا تھام کیکڑ لیتا ہے کہ دیا ہے کہ دیا

میال - بال بنج ۔ نوروز۔ ایرانیوں کی مید ہے۔ همبائے۔ یعن اس پر جواس کے آتا کے پہلے حتوق تھے۔ کا قررمولانا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی تو پر دہ داری فرماتا ہے لیکن کا فراور فاسق خودا بی پر دہ دری کرتے تھے۔ مستور۔ پوشیدہ۔ شاخ ۔ یعن سینک۔ از ملا۔ یعن برملا بلی الاعلان۔

ع کوانی ۔ لینی ملالم کے ہاتھ باؤں آخرت میں اس کے خلاف کوائی ویں مے اور دنیا میں بھی کوائی دیتے ہیں۔ متمبر ۔ پوشیدہ راز۔

ع مول ووقع جس کے کام پردکردیا کیا ہو۔ علم و جفا۔ مشہور ہے کہ خون سر پر چڑھ کر بول ہے۔ خاصہ۔ انقام کے جوش میں قاحل خود اقر ارکر لیتا

تا لوائے براز پر صحرا زند تاکہ راز کا جھنڈا، جنگل میں گاڑ دے تهم تواند آفرید از بهر نشر بھی (راز) کھولنے کے لیے پیدا کر عتی ہے گوہرت پیداست حاجت نیست ایں تیرا جوہر کھلا ہوا ہے اس کی ضرورت تہیں ہے بر صمير آتشينت واقف اند تیرے آئی باطن سے (سب) یا خبر ہیں که به بینیدم منم ز اصحابِ نار کہ مجھے دیکھو، میں دورخیوں میں ہے ہوں من نہ تورم کہ سوئے حضرت شوم میں نور جیس ہول کہ (اللہ کے) دربار کی طرف جاؤں بہر گاوے کرد چندیں التیاس ایک گائے کے لیے اس قدر کر سے تقس لینست اے پدر ازوئے بیر اے باوا! نفس میں ہے اس سے قطع تعلق کر یا رہے نامہ ازو کی وم بدرو سن وقت بھی درد کے ساتھ اس سے بارب نہ تکلا بگر منش کردم زیاں تو سود کن اگر میں نے اس کا نقصان کیا ہے تو فائدہ کر وے عاقله جانم تو بودی از الست الست ہے تو میری جان کا عاقلہ ہے ایں ہود انصاف میں اے جان حر اے آزاد جان! تنس کا انساف یہ ہوتا ہے

پس<sup>ا</sup> ہاں کس کیں منوکل میکند تو دبی ذات، جو بیہ مسلط کرتی ہے یں مؤکلہائے دیگر روزِ حشر تو حشر کے دن دوہرے مموکل اے بدّہ دست آمدہ در ظلم و کیں اے وہ کہ جو دس ہاتھوں سے ظلم اور کینہ میں لگا ہے نیست حاجت شهره کشنن در گزند نقصان رسانی میں مشہور ہونے کی ضرورت نہیں ہے نقسِ تو<sup>ع</sup> ہر دم ہر آرد صد شرار تیرا نفس ہر وقت سکڑوں جنگاریاں اگل رہا ہے جزوِ نارم سوئے کلِّ خود رَوم میں آگ کا جزو ہول اینے کل کی جانب جاتا ہول محجنال كاين ظالم حق ناشنا*س* جيها كه حق نه يجيائے والے اس ظالم نے او<sup>ع</sup> ازین صد گاو بُرد و صد شرّ وہ اس کی سو گائیں اور سو اونٹ لے بھاگا نیز روزے یا خدا زاری نکرد اس نے خدا سے ایک دن بھی عاجزی نہ کی كاب خدا خصم مرا خوشنود كن كه اے خدا! ميرے مقابل كو خوش كر دے كر خطا تحتتم ديت بر عاقله است اگر میں نے علطی سے مارا ہے تو دیت عاقلہ پر ہے سنگ میکردد باستغفار دُر توبہ کرنے سے پچر موتی بن جاتا ہے

ا میں۔ جوذات خود دنیا بیں تمہادے اعضائم پر مسلط کر کے اقر ارکرادی ہے وہ حشر میں دوسرے مؤکل پیدا فرماد ہے گی جوتم ہے خود تمہارے جرموں کا اقر ارکرا کیں گے۔ دو دست میسی بہت ہے ہاتھ بعض شنوں میں دو دست ہے۔ بیست۔اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے کہ تیراظلم جب بی جانا جائے، تیری افراد طبع ہے تیراظلم واضح ہوجاتا ہے۔

تغریقو۔ تیرانغس خودای طالمانہ طبیعت اور مزاج کوظا ہر کر رہا ہے۔ جزیارم۔ آتشیں مزاج جہنم کا جزوے جوجہنم کی طرف جاتا ہے۔ بچیاں۔ اس گا۔ نے دائے نے ایک گائے کا بدلہ لینے کے لیے کسے کر کئے۔

أو حالانكدال نے اى گائے ذرائے کا وہ مب مال مارا تھا جواس کو ورشین ملک نیز راس نے جوظم کے بتھا گروہ زاری کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کے آقات معاف کراویتا۔ خوشتنودکن ۔ انٹہ تعالیٰ مناحب تن کوراضی کر کے حقوق العباد معاف کراسکتا ہے۔ خطا کشتم ۔ اگر قبل خطا ہوتا ہے تو اس کا بدلہ اور دیت عاقلہ یعنی دشتہ داروں سے دلولیا جاتا ہے۔ الست عبد الست میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ 'اکٹ بو بَدِیکُمُ "کیا میں تہرارار بنیں ہوں ، بردوں میں اللہ تعالیٰ میں اللہ تعالیٰ میں اللہ تعالیٰ کے نمایا تھا کہ 'اکٹ بو بَدِیکُمُ "کیا میں تہریل ہوجاتے ہیں۔ میں است میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ میں تبدیل کردیت ہے اور میں تات میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

بیرول رَفْتنِ خلائق بسوئے آل درخت لوگوں کا اس درخت کی طرف باہر جانا

گفت<sup>ا</sup> وستش را سپس بندید سخت فرمایا اس کے ہاتھ بیتھے کو مضبوط باندھ دو تا لوائے عدل بر صحرا زتم تا کہ انساف کا جمنڈا جنگل میں گاڑ دوں تو غلامی خواجه زیں رُو کھتهُ تو غلام ہے اس طور پر تو آتا بن (بیشا) ہے کرد بزدال آشکارا حال او خدا نے اس کا حال ظاہر فرما دیا بالهميل خواجه جفأ بنموده است اس آتا ہے اس نے (بھی) ظلم کیا ہے رملک وارث باشد آن کل سر بسر وہ سب کا سب وارث کی ملک ہو گا شرع جستی شرع بستال رو تکوست تونے شرعی فیملہ جاہا شرعی فیملہ لے جا بہت اچھا ہے ہم بر اینجا خواجہ گویاں زینہار ای جگه آق "الامان" کبتا تمبا از خیالے کہ بدیدی سہناک اس تصور کی وجہ ہے جو کھے خوفتاک نظر آیا یاز کاوید این زمین را ہم چین یم ای طرح اس زمین کو محودد کرد با خواجه چنین مکر و ضرر اس نے آتا کے ساتھ الی مکاری اور مرر رسانی کی ہے ور زمیں آل کارد یا سر یافتد زیمن میں جمیری مع سر کے پاک

یول برول رفتند سوئے آل درخت جب لوگ ای درخت کی جانب باہر نکل کے تا گناه و جرم أو پيدا تنم تا كه على اى كا محتاه أور جرم ظاہر كر وول محفت اے سک جدّ این راکعتهٔ فرملیا اے کتے ! تو نے اس کے دادا کو قتل کیا ہے خواجه را کشتی و بردی مال او تو نے آتا کو قل کیا اور اس کا مال اڑا لیا آل زنت او را کنیزک بوده است وہ تیری بیوی اس کی لوغڑی تھی ہر چہ زو زائیے مادہ یا کہ نر جو اس سے پیدا ہوا، مادہ ہو یا ز تو غلامی محکسب و کارت ملک اوست تو غلام ہے تیری کمائی اور کار (و بار) اس کی ملک ہے خواجه را تشتی باستم زار زار تو نے برے برے ظلم سے آی کو قل کیا کارد از اِشتاب کردی زیر خاک تو نے جلدی سے چمری زمین میں گاڑ دی تک سرش<sup>ت</sup> با کارد در زیر زمین یہ اس کا ہر کا چری کے زین میں ہے ن نام این سک، هم توشته کاردیر جمری ہر اس کتے کا نام بھی لکھا ہوا ہے مم چنال کردند و چول بوگانتد انہوں نے ایبا بی کیا اور جب انہوں نے کھودا

المست منت معزت داؤد علیه السلام نے فرمایا اس کی مشکیس کس دو آنوا جبینڈ الہ جدایں یعن کائے ذرج کرنے والے کا دادا آتو غلای تو اس منتول کا غلام تھا۔ آ ک زنت تیری ہوی دراصل اس منتول کی لویڈی تھی ہرچہ لویڈی کی اولا واس منتس کی مکیست ہوتی ہے۔ وارث یعن کائے ذرج کرنے والا۔

ع تو المائی۔ جبکہ و خوداس کائے ذن کر نے والا کا فلام ہے و جبری ساری کمائی بھی اس کی مکیت ہے۔ ہم برایجا۔ یعن جرا آ قاتھ سے پناہ جا اور ہاتھا تا کہ تو اس کولل نہ کرے۔اشتاب، جلدی۔ تک سرش۔اس معتول کا سراور چبری اس ذین میں دن ہے۔ تام۔اس قاتل کا نام چبری پرکشہ

ولوله افاد در خلق آل زمال برکے زُنَار<sup>ا</sup> ببرید از میاں اس وقت لوگول عمل شور ایج سمیا ہر ایک نے کر سے جیٹو کاٹ ڈالا جمله از داور گشته عذر فواه ــزانکه بد خن ... گشته بودند و تاه اس کیے کہ وہ بدگمان اور جاہ ہو گئے ہے سب (حضرت) واؤد عليه السلام سے معدّدت ماسنے والے بن مح قصاص فرمودن داوُد عليه السلام خوتي را بعد از الزام جحت برو

وليل قائم كرنے كے بعد حضرت داؤد عليه السلام كا قاتل ير قصاص كا تكم فرمانا دادِ خود بستال تو از این رُو سیاه اس روسیاہ سے اپنا بدلہ کے کے کند مکرش ز حکم حق خلاص اس كا مر الله (تعالى) كيم سي كب بيا سك ي چونکه از حد بگذرد رُسوا کند جب (معالم) عدے گذرجاتا ہے تو وہ رسوا کردی ہے میل جست و جوئے و کشف مشکلے جبتو کی خواہش اور مشکل کا کھولنا سر بر آرد از همیر آن و ای أی اور ای کے دل عی سر ابعارتا ہے ہمچناں کہ جوشد از گلزار کشت اس طرح جیسے کہ مگزار سے لویا ہوا جوش اتر تا ہے خارشِ دلها و بحث و ماجرا دلول کی خارش اور بحث اور معالمه معجزهٔ داوک شد فاش و دو تو (حضرت) داؤد عليه السلام كامعجز ومشهور اورمضبوط موهميا س بسجده بر زمینها میزدند امر کو سجدے عمل زمینوں پر رکھے ہے وانچه می قرمودهٔ نشوده ایم

اور جو کھے آپ نے فرمایا ہم نے نہ سا

بعد ازال تعش بیا اے داد خواہ ال كربعد البول في الله كائة في كرف والي على المال الله المال الله تهم بدال شیعش بفرمود او قصاص اس کی ای توار سے انہوں نے تھاس کینے کا تھم فرملا ظم حق کرچہ مواساہا کند الله (تعالی) کی بردباری اگرچہ بہت مخواری کرتی ہے خول تخبید در فند در هر دلے خون میں سوتا، ہر دل میں بیدا ہوتا ہے اقتضائے وادری رت ویں . بدلے کے دب کے انساف کا نقاضا 🖰 كال فلال چول شد چه شد حالش چه گشت كر فلال كاكيا موا كيے موا، اس كى كيا حالت موئى؟ جوشش خول<sup>ع</sup> باشد آن وا بستها خون کا جوش ہوتی ہیں وہ جبتو کیں چونکه پیدا گشت رسرِ کارِ او جب ای کے کارتابہ کا راز ظاہر ہو گیا خلق جِملہ سر برہنہ آحدند ماہمہ ، کوران

ز نار لین کافر مومن بن کیا۔ جملہ حضرت داؤد علیہ السلام کے جس قدر معترضین تنے چونکہ و بدنلی کر کے تباہ ہوئے تھے سب نے عذر خوای شروع کردی۔ تعباص۔ مین قائل کومقول کے وفق آل کرانا۔ داد فواہ۔ جس پر گائے دالے نے دوئی کیا تھا۔ بدان مینش روی چیری جس سے اس نے اس كداداكول كياتها يكون ال قال كاكر الله تعالى كم من يوشيد وند تعارخون الخبيد مشهور بكه خون بيس جيها قال كر يرج حروا ب انتفاء اللدتغالي كانساف كاقتامنا برانسان كول من متول كي بارك من جيويدا كرديتا ميررول ، باطن ـ

جوشش خو-مقول كاخون لوكول كردل من جوش مارتا بهاور دل من جنبو كانقاضا پيرا كرديتا بهدر دوتو . دُبرا بمضبوط يفلق رحعرت داؤد عليه السلام كال مجز ما كود كل كرسب لوك فظيم دوزكران كرما من مربح ويو محتر ما بمدر چونكه بم كورباطن تقاس ليه بم ابتليوا ب كفرمان كو نتجج يتكي

لیک معذوریم چول بے دیدہ ایم از توا ما صد كول عائب ديده ايم لکین ہم معذور ہیں چونکہ بغیر آتھوں کے ہیں ہم نے آپ سے سکڑوں فتم کے عجائب ویکھے ہیں سنگ با تو در سخن آمد شهیر كز برائے غزو طالوتم بكير بچر نے آپ سے بات کی (یہ) مشہور ہے كه مجھے طالوت سے جہاد كرنے كے ليے ليے تو بسه سنگ و فلاحن آمدی صد بزاران مرد را برجم زوی آبِ تمن کچر اور گوپین لے کر آئے لا کھوں انسانوں کو جاہ کر دیا ہریکے مر خصم را خونخوارہ شد سنگهایت صد بزارال یاره شد آپ کے (تمن) پھر لاکھوں مکڑے بن گئے ہر ایک وتمن کے لیے خونخوار ہو گیا چول زره سازی ترا معلوم شد آبهن اندر دست تو چوں موم شد آپ کے ہاتھ میں لوہا موم جیا ہو گیا جب آپ زرہ بتانا جان گئے با تو میخوانند چوں ممقری زبور کوہہا با تو رسائل شد شکور بہاڑ شکر گذاری میں آپ کے ہم آواز ہو گئے آب كى ماتھ ( مل كر ) قارى كى طرح زبور يوسے بيں صد ہزارال مجتم دل بیشادہ شد از دم تو غیب را آماده شد دلول كى لاكھول آئكھيں كھل كئي آپ کے ارشاد سے غیب پر آمادہ ہو تمکی وال قوی نز از ہمہ کہ دائم ست زندگی مجھی کہ سرمد قائم ست اور سب سے زیادہ قوی جو دائی ہے آب وہ زندگی بختے ہیں کہ جو ابد تک قائم ہے جان جمله معجزات لينست خود کو به بخشد مُرده را جانِ ابد کہ وہ مردے کو ابدی جان بخشا ہے خود تمام معجزوں کی جان ہے کشته شد ظالم جهانے زندہ شد برکے از نو خدا را بندہ شد ظالم قُلْ كيا كيا، ايك عالم زنده بوكيا بر ايك از سر نو خدا كا بنده بن كيا در بیان علم آنکہ نفس آدمی بجائے آل خونیست کہ مرعی گاؤ اس کے بیان میں کہ آدی کا نغس اس قاتل کی جگہ پر ہے، جو ذیج شدہ گائے · كشته بود و آن كشندهٔ گاؤ عقل ست و داؤرٌ حق ست يا شخ

ا آنو۔ ہم نے پہلے آپ کے بہت ہے جمزے دیکھے ہیں۔ سنگ۔ جب طالوت جالوت کے مقابلے کے لیے نکلے تھے تو صزت داؤد علیہ السلام کو ساتھ ہے کہ گئے تھے تو صزت داؤد علیہ السلام کے ساتھ ہے کہ سے دراستہ میں پھروں نے حضرت داؤد علیہ السلام ہے کہا تھا کہ ہمیں لے کر چلئے طالوت کی موت کا سبب بنیں گے۔ فلا تھی۔
کو پھن جم کے ذریعہ دشمن پر سنگباد کی کی جاتی ہے۔ سنگہا بیت ۔ دہ تین پھر تھے لیکن پھیننے پران کے ہزاردوں نکڑے بن کر جالوت کی فوج پر لگے۔
آئی۔ حضرت داؤد ذری میں متاتے تھے ادرلو ہاان کے ہاتھ میں آ کرموم بن جاتا تھا۔ کو بہا۔ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تھے تو پہاڑان کے ہم آ داڑ ہوکر زبور کی تلاوت کرنے تھے۔

كالمرى بنا تقاادروه كائة ذائ كرنے والاعقل كى جكه ير باور (حضرت) واؤدعليه السلام (حضرت)

ا. مد ہزاراں۔ دعرت داؤ دعلیہ السلام کے ہاتھ پر لا کھوں کا فرموکن ہے۔ غیب یعنی عالم غیب۔ وال۔ آپ کاسب سے زیادہ قوی مجز ہیں۔ کہ آپ انسانو ک کوابدی حیات بخشتے ہیں۔ کشتہ شدر قر آن نے فرمایا ٹائل کوئل کرنے ہیں تہاری زعرکی ہے۔

ے در بیان۔ پہلے تنسہ ہے مولانا تعبیحت کے لیے پچھے نتیج اخذ کر سے بیان فریاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گائے ذن کرنے والے کی مثال مثل ہے اور کائے کابدلہ لینے والے کی مثال ننس ہے۔ معزت وارّ دعلیہ السلام کی مثال اللہ تعالیٰ ہے یا وہ شخ کامل جواللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہوتا ہے۔

كه نائب حق ست كه بقوت و ياري او تواند ظالم را نتتن حن (تعالى) يأسي كى (جكم يربي) جوحن كانائب موتاب جس كى قوت اور دو سے ظالم و توتکر شدن بروزے بے کسب و بے حیاب كولل كيا جاسكا ہے، اور ايك دن ميں بغير كمائى اور بغير حساب كے مالدار ہوا جاسكا ہے

تَقْسِ خُود الله من جهازا زنده کن خواجه را کشت ست او را بنده کن اس نے آتا کو قتل کیا ہے، اس کو غلام بنا خویشتن را خواجه کردست و مهین ال نے اینے آپ کو آتا اور سردار بنایا ہے بر کشنده گادِ تن منکر مشو جمم کی گائے کو ذرج کرنے والے کا منکر نہ بن روزي بے رائج و نعمت پر طبق بغير مشقت روزي اور طياق تجرى نعمت آتكه بكشد گاؤ را كاصل بديست میہ کہ وہ گائے کو ذائع کر دے کیونکہ وہ پُرائی کی جڑ ہے زائكه گادِ نفس باشد نقش تن كيونكه جمم كي صورت لفس كي گائے ہے لفس خوتی خواجه گشت و بیشوا قاتل نفس آقار اور الليشوا بن مميا قوتِ ارواح ست و ارزاق نبی<sup>ت</sup> ست روحول کی روزی ہے اور نبی کے (عطا کردو) رزق ہیں سیج قبل گاؤ دال اے سیج کاؤ كائے كے ذريح كرنے كوخزان تمجھ اے خزانہ كھودنے والے واوسے ور دست فہم تو زمام باگ تیری سمجھ کے ہاتھ میں دے دیتا

ایے نفس کو مار، جہان کو زندہ کر مَدْعِي گاؤ تقسِ تست بين خبردار! گائے کا مدی تیرا نفس ہے آل كُشنده گاؤ، عقل تست رو وہ گائے ذریح کرنے والا تیری عقل ہے، جا عقل اسیر ست و جمیخوابد زحق عقل (تفس کی) قیدی ہے اور اللہ (تعالی) ہے جا ہتی ہے روزي بے رج او موقوف جست اس کی بے مشقت روزی کس چیز پر موقوف ہے؟ نفسَ گوید چول کشی تو گاوِ من نفس کہتا ہے تو میری گائے کو کیوں ذیج کرتا ہے؟ خواجہ زادہ عقل ماندہ بے نوا عقل، جو آقا سے بیدا ہوئی ہے بے سر و سامان ہوگئ روزي بے رکج ميدانی کہ جيست تو جانا ہے بلا مشقت روزی کیا ہے؟ ليک موتون ست بر قربانِ گاؤ کیکن وہ گائے کی قربانی پر موقوف ہے دوش چیزے خوردہ ام ورنہ تمام میں نے کل کیجھ ٹی لیا ہے، ورنہ ہوری

ا استنس خود۔ جس طرح کائے کے مری کے آل سے عالم زیرہ ہوجائے گا اس ننس نے تیری عقل کو فنا کر رکھا ہے اور خود آتا بن بیشا ہے۔ اس کوعقل کا غلام بنا۔ مدحی نفس نے عقل کوفنا کیااورخود آتا بن میٹھا، حالا نکہ و عقل کاغلام تھا۔ متحریتمام لوگ ابندا ﷺ گلئے ذی کرنے والے کے مخالف ہو مجئے تقے علی ۔ وہ نوجوان ہے جس نے گائے ذرج کی تھی اور اللہ نتعالی ہے بغیر محنت روزی کا طالب بتا تھا۔ روزی غذائے روح اس وقت حاصل ہوگی جب تن مح كرو كے جوكہ بمنولہ كائے كے ہے۔

تعمل - بدن نفس کے لیے ایسان ہے جیسا کہ گائے کے مدی کے لیے گائے تھی۔ خواجہ زادہ۔ جس طرح دونو جوان گائے کے مدی کے آتا کا بوتا تھا ا كالحرح نفس كاعتبار معتل كو مجمو نفس نفس عمل كا قاتل بـ

سے ارزاق بی لینی بی کی شریعت اور احکام قربان گاؤ۔ لینی بدن کو کابدات کے ذریع قربان کرنا۔ دوش۔ مے عشق سے مد ہوشی طاری ہونے گئی ہے ورند میں غذائے روح حاصل کرنے کی بوری بات بتا تا۔

ہر جہ می آید زیبال خانہ است (ورنہ) جو چیز کل ہے وہ عالم غیب ہے ہے كه ز خوش چشمال كرشم آموهم اس لیے اچھی اسکھوں والوں سے میں نے اوا سکھ لی ہے در سبب منگر درال اقلن نظر (دنیوی) اسباب کو نه دکیمه ان بر نظر ڈال معجزاتِ خولیش بر کیوال زوند انہوں نے اپنے معرے زال پر قائم کے بیں یے زراعت جاش گندم یافتند انہوں نے بغیر کھیتی کے گیروں کا ڈھیر پایا ہے لیم بز ابرلیم آمد کشکشال بھیڑ کی اون کھے دار ریٹم کی ہے رعز درولیش و بلاک بولهب ورویش کی عزت، اور ابواہب کی ہلاکت لشكرِ زَفتِ حبش را يشكند ا مبش کے بھاری انتکر کو کلست دیتا ہے سنگ مرنے کو ببالاً ہے زند برند کی ککری جو اوپر کو اڑتا ہے تا شود زنده مال وم در گفن تاکه وه ای وقت کفن میں زنده ہو جائے خونِ خود جوید ز خول بالائے خوکیش اين خون بهانے والے سے است خون كا مطالبه كرے كا

دوش چیزے خوردہ ام افسانہ است کل میں نے کوئی چیزیی لی ہے (ید) کہنے کی بات ہے چیم بر اسباب از چر دوختم میں نے اساب پر نظر کیوں جمالی؟ ہست بر اسباب اسبابِ<sup>،</sup> دکر اسباب (ونیوی) ہے اوپر دوسرے اسباب ہیں انبیاء در قطع اسباب آمدند انبیاء قطع اسباب میں ہیں بے سبب مر بح را بشگافتند انہوں نے بلا سبب (ظاہری) کے دریا کو پھاڑ دیا ہے ریگہا جم آردشد از سعی شال ان کی کوشش سے رہتے آٹا سبتے ہیں جمله قرآن سست در قطع سبب پورا قرآن (قطع اسباب) بر (ناطق) ہے مرع با پیلے دو سه سنگ افگند برند، باتھی بر دو تمن کنگریاں گراتا ہے پیل<sup>تا</sup> را سوراخ سوراخ افگند ہاتھی کے سوراخ سوراخ کر ڈالتی ہے دُمِ گادِ کشتہ پر مقول زن ذیج شده کائے کی دم مقتول پر مار طلق ببریده جهد از جائے خوکیش کا کنا ہوا اٹی جگہ سے اٹھ بڑے کا

ا السانداست ۔ یعنی مرود کا سب جس نے اپناتھل ہتایا یہ کس کہنے کی ہات ہور نہ ہر چیز فرز اند غیب ہے آئی ہے اور اس کا سب ذات خداوی کے بہت کہ کہا ہے ہوں استیار کرنا جس نے انبیا سے سکھا ہے لبدا بھی خاہر کی سب کہ کہ کہا ہری سب کہ کہ کہا ہری سب کہ کہ کہ کہ رف دھیان کرلیا تھا۔ خوش چشمان ۔ یعنی انبیاء کرام ۔ ہست ۔ اسہاب کے طلاوہ ایک ذات سمیب الاسہاب ہے۔ انبیا نے مجزات و کھا کہ کہ طرف دھیان کرلیا تھا۔ خوش چشمان ۔ یعنی انبیاء کرام ۔ ہست ۔ اسہاب کے طلاوہ ایک ذات سمیب الاسہاب ہے۔ انبیا نے مجزات و کھا کہ کہ اس کہ خوات و کھا اور اسہاب ہیں۔ کوال ۔ زحل جس کی بلندی مشہور ہے ۔ بسب ۔ بغیر کی طاہری سب کے حضرت موئی علیہ السلام کے لیے دریا ہے نیل جھٹ کیا۔ جاش ۔ فلد کا ڈھر و صفرت موئی علیہ السلام کے لیے من وسلو کی اور اس ا

ع ریکبار معزت ایراہیم علیہ السلام کے لیے دیت آٹا بن کمیا تھا۔ گیٹم معزت موکی علیہ السلام کی دالدہ کے لیے اون دیٹم بن کمیا تھا۔ جملے ترآب سے قرآن متا تا ہے کہ بہت ی جمیں بغیر ظاہری اسہاب کے سر ہوئی ہیں۔ ورویش۔ آنحضور مسلی الله علیہ وسلم کو بغیر ظاہری اسہاب کے عزت حاصل ہوئی ادر ابولنہ بنیا و جود تمول کے جاوہ وارمرت کے رایر بہ مبٹی کا ہاتھیوں کا لٹکر اہا بیلوں کی تکریوں سے جاوہ وا۔

ے تیل ۔ ہاتھی پرکئری کرتی تھی اوراس کے بدن کوچھلٹی کردی تھی۔ دم گاؤ۔ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جوسورہ بقر بیس فدکور ہے حضرت موی طلبہ السلام نے ایک کائے ذرج کر کے اس کا کوشت یادم متنول پر ماری تو اس نے زیمہ و موکر قائل کا پتابتا دیا۔

رفض اسیاب ست و علت والسلام اسیاب و کمکت کا ترک (خدکور) ہے، والسلام بندگی کن تا ترا پیدا شود بندگی کر، تاکہ تھے پر ظاہر ہو جائے شهسوار عقل عقل آمه صفی منتخب (انسان) عقل كل كا شهروار ہے معدهٔ حیوال ہمیشہ یوست مجوست حیوان کا معدہ بمیشہ تھلکے تلاش کرنے والا ہے مغز نغز آل را طلال آمد طلال اچھا کم مغز اس کے لیے طال بی طال ہے عقل کل کے گام بے ابقال نہد (آو) کلی عقل، بغیر یقین کے کب قدم اٹھائے گی؟ عقل عقل آفاق دارد بكه زماه کلی عقل دنیا کے اطراف کو جاند سے پُر کر دی ہے نورِ ما بش بر دل و جال بازغ<sup>ع</sup> ست اس کے جاند کی جاندنی ول اور جان برطلوع کرتی ہے زال شب قدرست كاخر وار تافت تواس شب قدر کے (بایا) ہے جوستارے کی طرح چیکتی ہے ب زر آل بمیان و کیسه ابترست وہ ہمیانی اور تھیلی بغیر سونے کے تاقص ہے قدرِ جال از پُرتِزجيباناں بود جان کی قدر جانال کے پرتو کی وجہ ہے ہے جي تحفية كافرال را مُبَيّول (تو) مجھی وہ (خدا) کافروں کو کہتا کہ وہ مردے ہیں؟ ہم چنیں کر آغازِ قرآل تا تمام ای طرح قرآن کے شروع سے آثیر تک كشف أي نزعقل كار افزا شود اس کا کشف کارافزا عقل سے نہیں ہوتا ہے معقولات آمد فلسفي فلفَی، بہمقولات کا پابند ہے عقلِ عقلت مغز وعقلِ تست پوست تیری عقل کی عقل مغز ہے، اور تیری عقل چھلکا ہے مغز جُو از یوست دارد صد ملال مغز کا تلاش کرنے والا تھلکے سے نفرت کرتا ہے چونکہ تشر عقل صد برہاں دہد عقل کا چھلکا کیجد سکٹروں ولائل پیدا کر دیتا ہے عقل دفتر ہا کند یکسر سیاہ عقل دفتروں کو بالکل ساہ کر دیتی ہے از سیایی و سفیدی فارغ ست (کلی عمل) سابی اور سفیدی سے بے نیاز ہے ای سیاه و ای سفید ار قدریافت اس كالے اور اس سفيد نے اگر كوكى مرتبہ بايا ہے قیمتِ ہمیان و کیسہ از زَرست ہمیانی اور تھیلی کی قدر سونے کی دجہ ہے ہے ہمچنال کہ قدرِ تن از جال بود جس طرح كہ جم كى قدر جان كى دجہ ہے ہے کر بدے جال زندہ بے پر تو کنوں اگر بے برکرتو کی جان زندہ ہوتی

کے ہم چنس۔ قرآن اس کی تبلیم دیتا ہے کہ اسباب میں تا ثیم مسبب الاسباب کی دجہ ہے۔ کشف۔ مسبب الاسباب کا مؤثر ہونا دنیاوی عمل ہے بچھ میں شدا کے گااس کے لیے مجاہدوں کی ضرورت ہے۔ بند۔ بین قلنفی تھن دنیاوی عمل میں مقید ہے۔ متنی۔ برگزیدہ بینی ولی اللہ عمل ممثل سے تعنی وہ نور چن جو عمل کونور بخشا ہے۔ معدہ میواں۔ جو انات عمو ما تھیلکے کھاتے ہیں لہذا جہل پر جیوانسیت کا غلبہ ہے وہ دنیاوی عمل کی طرف ماکل ہوتا ہے جو کہ بحز لہ تھیلکے کے ہے۔

ضداد عربیس ہے تو دوروح مردہ ہے ای لیے قرآن نے کا فروں کومردہ قراردیا ہے۔

تا بقرنے بعدِ ما آبے رسد تاکہ جارے ایک قرن بعد اس میں بانی آئے لیک گفت سالفال بارے بود کیکن پہلے لوگوں کا کہا ہوا سہارا ہو گا شد گواہِ صدق قرآن اے شکور اے شکر گذار! قرآن کی صدانت کے گواہ ہے ہیں كز بهشتت آورد جبريل سيب تاكه جرئل عليه السلام تيرے ليے بہشت سے سيب لائي بے صداع باغیاں بے ریج کشت باغبان کی درد سری اور کھیتی کی مشقت کے بغیر بدہدیت آل تقع بے توسیط ہوست تحقیے وہ تفع بغیر تھلکے (رونی) کی وساطت کے دے گا نان بے سفرہ ولی را بہرہ ایست بغیر دستر خوان کی رونی، ولی کا حصہ ہے جز بعدل سيّخ كو داؤد تست. شُخ كانساف كے بغير جوتيرے ليے (بحز له صرت) داولا كے ہے . از بُنُ دندال شود او رام تو تو مجبوراً تيرا فرمانبردار ہو جائے گا کز دم داور او آگاه شد جب وہ (حضرت) داؤ دعلیہ السلام کے حکم ہے واقف ہو گیا بر سگ نفست کہ باشد سیخ یار تیرے تنس کے کتے یہ جبکہ شیخ ساتھی ہو گا

ہیں کو کہ ناطقہ جو می کنکہ ہاں کہہ دے کہ (قوتِ) گویائی نیر کھود ڑی ہے کرچہ ہر قرنے سخن آرے بود اگرچہ ہر دور میں بات کہنے والا ہو گا نے کہ ہم توریت و انجیل و زبور کیا ایبا نہیں ہے، کہ توریت اور انجیل اور زبور بھی روزی بے ربح جوئی و بے حبیب ب منتقت ادر ان گنت روزی طلب کر بلکه رزتے از خداوند بہشت بلکہ بہشت کے مالک کی جانب سے رزق ( لے گا) زانکه تقع نال درال نال دادِ اوست کونکہ اس روٹی میں روٹی کا تفع خدا کی دین ہے ذوق على ينهال تقشِّ نال چول سفره ايست نفع پوشیدہ ہے، رونی کی صورت وستر خوان جیسی ہے رزق جانی کے بُری یا شعی و جُست تو روحانی رز ق (این) کوشش اورجیتو ہے کب حاصل کرسکتا ہے تفس<sup>ع</sup> چوں با شیخ بیندگام تو الفس، جب تیرا قدم شخ کے ساتھ ویکھے گا صاحب آل گاؤ رام آنگاه شد گائے کا مدمی، اس وقت فرمانبردار بنا عقل گاہے غالب آید در شکار شکار میں عقل اس وقت غالب آئے گی

ا بین سول نافر مائے بین کدنی الحال اگر میری باتیں بیضند و الے نہیں ہیں تو آئیدہ بسلوں میں لوگ بمیں گے۔ گرچہ و آنے والے بخصد اوخود بھی ہے اسرار بیان کرسیں کے لیکن مثنوی کی باتوں ہے ان کوتقویت حاصل ہوگی نے کہ میلی کتابوں نے قرآن کی تقد بین کی وائی طرح بعد میں آنے والوں کے اتو ال کی میری مثنوی تقد بین کر و ری کی ۔ روزی ۔ اب پھر مولانا پہلے مضمون کی طرف دجوع کرتے ہیں کہ جس طرح اس فوجوان نے خدا ۔ والوں کے اتو ال کی میری مثنوی تقد بین کر و ری کی ۔ روزی ۔ اب پھر مولانا پہلے مضمون کی طرف دجوع کرتے ہیں کہ جس طرح اس فوجوان نے خدا ۔ انگوبی میں بغیر واسط فیض خداد عربی حاصل ہونے کے گا۔ ذائک سے بغیر محنت کی روزی طلب کی مطلب کرو۔ بلکہ ۔ ایک وقت ایسا آئے گا کے تمہیں بغیر واسط فیض خداد عربی حاصل ہونے کے گا۔ ذائک سے روزی میں جونی نعی ہو وقت ایسا ہونے کے گا۔ ذائک سے روزی میں جونی نعی ہو وقت ایسا ہونے کے گا۔ ذائک سے روزی میں جونی نعی ہو وقت ایسا ہونے کے داسط کے بغیر بھی عطافر مادیتا ہے ۔

ج نوق کے لئے ستادر نفع روٹی میں تخفی چیز ہے اور روٹی کی شکل اس کے لیے ایسی ہی ہے جیسا کہ روٹی کے لیے دسترخوان تو ووطا قت اللہ تعالی بغیر روٹیا گا اللہ رک شکل کے اپنے اولیا کو منابیت فرما دیتا ہے۔ رز ق جانی۔ بینی روسانی رزق بیننے کے ذریعہ حاصل ہوگا جیسا کہ اس نو جوان کو حضرت واؤد علیہ المارہ سی وزیاد میں میں ترین معالمیں ب

السلام كے انساف يدرز ق عامل موار

ج ننش کی محبت ننس کورام کردی ہے۔ آزین دیماں مینی جراد تہرا۔ مساحب آس گاؤ۔ گائے کے بدی کی مثال نئس کی ی ہے وہ ب می مطبع بط جب اس نے مفرت داؤد علیہ السلام کا فیسلہ سنا ای طرح ننس بیٹنے کی محبت ہے مطبع ہوگا۔ مثل مثل کے شکار جب کرے کی جب بیٹنے یار بمنا بیائے۔

نفس از در ہاست باصد زور ونن تفس سکڑول کمر اور فن والا اڈوہا ہے گر تو صاحب گاؤ را خواہی زبوں اگر تو گائے کے منگ کو مغلوب کرنا جاہتا ہے گر نو خوای ایمنی از اژدما ا اگر تو اژدے سے مطمئن ہونا جاہتا ہے خاک شو در پیش شیخ با صفا صاحب باطن ﷺ کے ماضے خاک بن جا صد زبال<sup>ع</sup> در ہر زبالش صد لغت (ننس کے) سوزیانی بیں ادراس کی ہرزبان میں سوسو بولیاں ہیں چول بنز د کیب ولی اللہ شور جب وہ اللہ کے ولی کے نزدیک ہوتا ہے مدئي گاو لفس آمد فضيح گائے کا مرکی نفس زبان دراز ہے شهر را بفريبد إلّا شاه را بٹاہ کے علاوہ، شہر کو فریب دیتا ہے نفس<sup>ی</sup> را شبیح و مصحف در نمین الفس کے داہے ہاتھ میں تیجے اور قرآن ہے مصحف سالوس او بادّره ملن اک کے کر کے قرآن پر اعماد نہ کر سوئے حوضت آورد بہر وضو وہ وضو کرائے کے لئے تھے دوش کی جانب لاتا ہے عقل نورانی و نیکو طالب ست عقل نورانی اور بہترین طلبگار ہے

روئے سی او را زمرد کی دیدہ کن شخ كاچېرهاس كے ليے آئلجيس نكال دالنے والا زمرد ب چوں خرال سیش کن آل سو اے حرول اے سرکش! اس کو گدھوں کی طرح تھنچ کر اسطرف لیجا وسنش از دامال مکن یکدم ربا مسمی وقت بھی ہاتھ کو اس کے دائن سے جدا نہ کر تاز خاک تو بروید کیمیا تاکہ قیدی خاک ہے کیا پیدا ہو زُرق و دستانش نیاید در صفت اس کا ممر اور حیلہ بازی بیان نہیں ہو سکتی ہے آل زبانِ صد گزش کونه شود اس کی سو گر کمی زبان چھوتی ہو جاتی ہے صد برارال جحت آرد ناهیج غلط فتم کی لاکھوں رکییں بیان کرتا ہے ره نتاند زد شه آگاه را بإخبر شاہ کی راہ زنی نہیں کر سک شمشير اندر آسيل آستین کے اندر نخیر اور مکوار ہے خویش با او ہمسر و ہمسر مکن اینے آپ کو اس کا ہمراز اور ہمرتبہ نہ بتا و اندر اندازد ترا در قعر او ادر کھے اس کے اندر اس کی مجرائی میں کھیکا ہے تفس ظلمانی برو چوں غالب ست تاریک نفس اس پر کیوں غالب ہے

۔ مد زبال۔نئس بہت بی بت بنا اور مکارے اس کے مکرول کی تغصیل ممکن نہیں ہے۔ کوتہ۔نئس کی زبان شیخ کی صحبت بیں کوتاہ ہو جاتی ہے پھروہ مکار کی کیا تھی نہیں کرسکتا۔ مدتی نئس بگائے کے مدگی کی طرح ہے اس مدگی نے بہت می غلط دلیلیں چیش کردیں۔شہر۔گائے کے مدگی کی تقریروں سے تمام لوگ دھو کے بیس آئے تھے حضرت داؤد علیہ السلام فریب میں نہ آئے تھے۔

نئس۔نئس بگلا بھگت ہے بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے نیکن بباطن بہت تریہ ہے۔مصحف۔اس کی طاہری حالت و کیوکراس کا ہمراز اور ہوم نہ بن۔ سوئے حوض نے کی کی دعوت دیتا ہے لیکن اس میں بھی فریب ہوتا ہے۔ عقل نورانی۔ عقل جیسی ٹریف چیز پر کمین نفس کا غلبہاس وجہ ہے ہوجا تا ہے کہ تو عقل سے برگانہ ہو کمیا ہے اوراس کونونے اپنے سے دورکر دیاادراپنے اندرنفس کو بسالیا ہے اب وہ نفس کا کتااپنے گھر پر رہ کر ٹیر ہو کمیا ہے اور عقل ماری جماری کیرتی۔ سر

ماری پیمرتی ہے۔

گرچه رملک اوست کین شد زبوں (گھر) اگرچہ اس کی ملک ہے لیکن وہ مغلوب ہے بر درِ خود مگ بود شیر مهیب ایے دردازے پر کتا خوفتاک شیر کہوتا ہے ویں سگانِ کور آنجا بگروند یہ اندھے کتے وہاں مطبع ہو جائیں کے اد تگردد جز بوی القلب قهر وہ ول کی وحی کے بغیر مغلوب تہیں ہوتا ج کر داوگ کو شخت بود مر سوائے داؤد علیہ السلام کے جو تیرا شخ ہے هر کراحق در مقام دل نثاند جس كو الله (تعالى) نے دل كى جكه بنھايا ہے مارِ علت مي شود علت يفين یقیناً مرض، مرض کا مددگار ہوتا ہے ہر کہ بے تمییز کف در وے زئر جو بے تمیز ہے اس سے دابستہ ہو جاتا ہے مُرغَ ابلہ میکند آل سوئے سیر یوفوف پرند اس جانب اڑان بحرتا <sub>ہے</sub> بیں ازو بگریز اگرچہ معنویت خردار! ای سے گریز کر خواہ وہ تکتہ ری ہو کر یقیں دعویٰ کند او در محکے ست اگرچہ یقین کا دعویٰ کرے وہ شک میں (مبتلا) ہے

زانکه او در خانه، عقل تو برون کیونکہ وہ گھر میں ہے، تیری عقل باہر ہے زانکه او در خانه عقل تو غریب کیونکہ وہ گھر میں ہے، اور تیری عمل مافر ہے باش <sup>کا</sup> تا شیرال سوئے بیشہ رَوند مخبر، که شیر کچهار میں پینچیں مکرِ نفس و تن نداند عام شهر و نفس ادر جم کے مرکوشر کے عوام نہیں جانے بمر كه جنس أوست يارٍ او شود جو اس کا ہم جس ہے اس کا دوست بن جاتا ہے کو مبدل گشت و جنب تن نماند جو بدل ميا ہے اور جم كا ہم جنس نہيں رہا ہے خلق جمله علتی اند از تمیس تمام لوگ اندر سے بھار ہیں ہر نصے عوی داؤری کند ہر کمینہ داؤد علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کر دیتا ہے چوں ز صادے شنید آواز طیر جب شکاری سے برند کی بولی منتا ہے نفت<sup>ری</sup> دا از قلب نشناسد غویست جو کمرے کو کھوٹ سے نہ پیجانے گراہ ہے رسته و بربسته پیش او کے ست آزاد ادر گرفتار اس کے زویک بکیاں ہے

- ا باتن عقلیں جب اپناصلی مقام پر متم ہوں گی جب ان کوں پراس کی حقیقت واضح ہوجائے گی۔ آو یشس بھی ول کی وی سے مغلوب ہوتا ہے جیسا کہ مدی گاؤ حضرت واؤ دعلیہ السلام کی قبلی وی سے مغلوب ہوا پور مرشر والے اس کو بچا بھی رہے۔ ہر کہ۔ جونفس کا ہم جس ہوتا ہے وہ اس کی بات کو سیاسی محتوب ہے۔ ہر کہ ۔ جونفس کا ہم جس ہوتا ہے وہ اس کی بات کو سیاسی محتوب ہے۔ ہیں ہیں آتا ہے۔ کو مبدل ۔ بیٹے کا مل وہ ہے جو جسمیت کو متم کر کے جسم میں میں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں اور بیماری کی مدد گار ہوتی ہے دو ت بیاری کی مدد گار ہوتی ہے دو ت بین ہیں اور بیماری کی مدد گار ہوتی ہے اور اس طرح ہے منام رہ داری کی مدد گار ہوتی ہے اور اس طرح ہے دو اس کے جس طرح ول مظہر ضد اسے مثل سی موام با ملنی سریعن ہیں اور بیماری کی مدد گار ہوتی ہے جہ کا منام کی مناب کیا کرتے ہیں۔
- ع ہر جسے ۔ دنیا میں بہت سے مکار اور فرین ہیں جو چھنے ہونے کے مدمی بن جاتے ہیں اگر انسان میں پرتیا نے کی قوت نیس ہوتی ہے تو و وان کے کر میں مجھنی جاتا ہے۔ چوں۔ یہ انتخاب کی سینی کو اپنے ہم جس کی آواز مجھنی جاتا ہے۔ چوں۔ یہ انتخاب کی سینی کو اپنے ہم جس کی آواز مجھ لیتا ہے اور بھنستا ہے۔
- ے نقتر۔ان احتوں میں کمرے کموٹے کی تیزئیں ہےا ہے اعتوں ہے کریز جاہے خواہ وہ کتابی نکتدیں اور ڈین ہو۔ رستہ۔ایسے اعتوں کو پیتیزئیں ہوتی کہ کون جنتی ہے اور کون جہنی۔اگر ایسے اعتی یعین کا دعویٰ کریں تو وہ یقیناً مشکوک ہے۔

ایں چنیں اکس گر ذکی مطلق ست چونش ایں تمییز نبود احمق ست ایا فض خواہ پورا ذبین ہے جب اس کو یہ تمیز نہ ہو وہ احق ہیں ازو گریز چول آ ہو زشیر سوئے او مشاب اے دانا دلیر فردارا اس سے ایا بھاگ جیے شر سے ہرن اے عقلد برادرا اس کی جانب نہ جا گردارا اس سے ایا بھاگ جیے شر سے ہرن اے عقلد برادرا اس کی جانب نہ جا گریختنِ عیدی علیہ السلام برفرانِ کوہ از احمقان و . گریختنِ عیدی علیہ السلام برفرانِ کوہ از احمقان و . . شخصے دریے او رفتن و سوال کردن

بیوتونوں کی وجہ ہے (حضرت) علیٰ علیہ السلام کا بہاڑی کی بلندی پر بھاگ کر جاگ کر جاتا اور ایک مخص کا ان کے چھے جانا اور سوال کرنا

شیر گوتی خونِ او میخواست ریخت گویا، شیر ان کا خون بہانا چاہتا ہے در پیت کس نیست چه کریزی چوطیر آب کے بیکھے کوئی تیں ہے پر عرک طرح آپ کیول دوڑر ہے ہیں؟ كز شتاب خود جواب او نگفت کہ اپی جلدی میں اس کو جواب نہ ویا يس بخد عيلي " را بخواند ميم كوشش أ (حضرت) عيلى عليه السلام كو يكارا کہ مرا اندر گریزت مشکلے ست كيونكرآب كے بھا گئے ميں ميرے ليےمشكل در پيش ہے نے پیت شیر و نہ خوف جھم و بیم آپ کے چیچے نہ شیر ہے نہ وحمن کا ڈر اور خوف می رمانم خوایش را بندم مشو من اینے آپ کو چیٹرا رہا ہوں، مجھے نہ روک که شود کور و کر از تو مستوی كه آب كے ذراجہ اندها اور بہرا تندرست ہو جاتا ہے

عیسی عمریم (علیه السلام) بکوہے می کریخت (حزت) يمين (بن) مريم علي الدام يك بهاد كالمرف بماكد يهت آل کے دریے دَوِیدِ و گفت خیر ایک تخص بیجهے دوڑا اور بولا خریت ہے باشتاب او آنچنال میتاخت چفت جلدی میں وہ اس طرح جست بھاگ رہے تھے یک دو میدال در یئے عینی براند وہ ایک دومیدان (حضرت)عینی علیہ السلام کے بیچھے بھا گا کزیئے مرضات<sup>ع ج</sup>ن کیک لخطہ ایست کہ خدا کی خوشنودی کے لیے تھوڑی در تھہریے از کہ ایں سومی کریزی اے کریم اے صاحب کرم! ادھر کو آپ کس سے بھاگ رہے ہیں؟ گفت از احمق گریزانم برو فرمایا، جا میں بیوتوف سے بھاگ رہا ہوں گفت آخر آل مسیحا نه تولی اس نے کہا آخر آپ وہی مسجا تہیں ہیں

عین کے بین ابن مریم علیہ السلام اس طرح بہاڑ کی جانب بھا گے جارے تھے جیسے کہ کویا کوئی شیران کے خون کے دریے ہے، ایک شخص ان کے پیچیے دوڑ ااور بھا گئے کا سبب پوچینے لگالیکن دواس قدر تیز بھاگ رہے تھے کہ اس کوجواب نددے سکے۔

کر پے مرضات۔ اس فض نے بھاگ کرادران سے قریب ہوکر کہا خدا کے لیے رک جائے اور میرا جواب دے و بجے۔ گفت۔ حضرت عینی علیہ السلام نے فرمایا میں ایک کرادران سے قریب ہوکر کہا خدا کے لیے رک جائے اور میرا جواب دے و بجے کہ گفت۔ اس فض نے کہا آپ کے دم کرنے سے تو اعرصے بہرے او بھے ہوجاتے تیں ، آپ احمق کی حمالت سے اس قدرخوفزد و کیوں ہیں؟

که فسون غیب را ما ویستی کہ آپ غیبی منتر کے اری (و مجا) ہیں بر جهد چول شير صيد آورده وہ (مردہ) شکاری شیر کی طرح کود پڑتا ہے نے زرگل مرغال کی اے خوبرو اے حسین! کیا مٹی سے برندے تہیں بنا دیتے ہیں؟ در ہوا اندر زمال پرُزال شود اور ہوا میں فورا اڑنے لگتا ہے ہر چہ خواہی میلنی از کیست باک آپ جوچاہتے ہیں کر کیتے ہیں (پھر) کس کا ڈر ہے؟ که نیاشد مر ترا از بندگان جو آپ کے غلاموں میں سے نہ ہو مُبدعِ تن خالق جال در سبق جو كرجم كا بيدا كرنے والا، ازل من روح كا خالق ب کہ بود گردوں گریباں جاک او جس کے لیے آسان گریبان پھاڑے ہوئے ہے بر کر و بر کور خواندم شد حن ببرے اور اندھے پر پڑھا وہ اچھا ہو گیا خرقه را بدرید بر خود تابناف اک نے ناف تک پیرین پھاڑ ڈالا بر سر لاتیء بخواندم گشت تی پر میں نے تاجیز پر پڑھا وہ چیز ہو گیا صد بزارال یار و درمانے نشد لا کھول بار، اور کوئی علاج نہ ہوا گفت<sup>ا</sup> آرے، گفت آل شہ نیستی انہوں نے فرملا ہاں، اُس نے کہا آپ وہ شاہ نہیں ہیں؟ چول بخوالی آل قسول بر مُردهُ آب جب وہ منتر کسی مُردے پر پڑھتے ہیں گفت آرے آل منم گفتا کہ تو انہوں نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں اس نے کہا کہ آپ بر وی در وے سیک تا جاں شود آب ال شن آسته المحولك الرقي بين أو ده زنده بوجاتاب گفت آرے، گفت کیں اے رُوحِ پاک انہوں نے فرمایا ہال، اس نے کہا، تو اے یاک روح! بالچیں بُرہاں کہ یاشد در جہاں الی دلیلوں کے ہوتے ہوئے، دنیا میں کون ہو گا؟ گفت کی علی کی بذات یاک حق (حفرت) عيني عليه السلام في فرمايا كه الله كي بإك ذات كالتم حرمت ذات و صفات یاک او اس كى باك ذات اور صفات كى متم کال فسون و اسم اعظم را که من کہ وہ منتر اور اسم اعظم جو میں نے بركه علي بخواندم شد شگاف چھر کیے پہاڑ پر میں نے پڑھا وہ شق ہو گیا بر تن مرده بخواندم گشت می میں نے مردہ جم پر پڑھا وہ زندہ ہو میا خواندم آل را برز دل احمق به ؤد میں نے محبت سے اس کو بیوتوف کے دل پر برما

۔ گفت آرے۔ مفترت عیمیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرا کہنا درست ہے۔ گفت آں شد پیچے بھا گئے دالے نے کہا آپ تو وی ثاہ ہیں جن کوامم اعظم آتا ہے جب وہ آپ مردے پر پڑھتے ہیں تو وہ شکاری شیر کی طرح زعرہ ہوجا تا ہے۔ گفت۔ انہوں نے فرمایا ہاں میں وی ہوں جوتو کہتا ہے، تو اس نے کہا آپ تو مٹی ہے پر عمر بنا کراڑا دیتے ہیں اس میں پھونک ماردیتے ہیں تو اڑنے لگتا ہے۔ گفت آرے۔ انہوں نے اقرار کیا تو اس نے پھر کہا جب آپ کے پاس ایسے مجڑے ہیں تو آپ کو کی ہے کیا ڈرہے؟

ع منت اس دال کرنے کے دالے کے جواب میں فرمایا۔ مبدع ۔ ایجاد کرنے والا۔ سبق ۔ ازل کریان جاک یعنی عاش کال ۔ بے شک ال اسم اعظم کا یمی اثر ہے کہ اس سے اندھے ہیرے ایٹھے ہو جاتے ہیں۔

سے برکہ۔ پہاڑاں کاعظرت و دست سے پہٹ جاتے ہیں۔ برتن ۔ اسم اعظم سردے پر پڑھا جائے تو دوز تدو ہوجاتا ہے۔ لاتی ۔ یعنی اسم اعظم پڑھنے ہے معدد م موجود ہوجاتا ہے۔ در۔ محبت۔

ریگ شد کز وے نروید جیج کشت ریت بن عمیا جس سے کوئی تھیتی نہ اگے سود کرد اینجا نبود آنرا سبق فائده کیا، اس جگه ده نه چلا او نشد این راو آن را شد دوا وہ اس کے لیے (دعا) نہ ہوادر اس کے لیے دواین گیا؟ ربج كورى نيست فهر آل ابتلاست اندھے بن کی بیاری عذاب نہیں ہے وہ آزمائش ہے أتمقى ركبيست كال زحم آورد. بیوقونی وہ بماری ہے جو زخم بیدا کرتی ہے رحم نبود جاره جوئی آل شقی اس بدبخت کی جارہ جوئی رخم سے تبین ہوتی جارہ بروے نیارد برد دست كُولَى تدبير اس ير قابو نہيں يا سمتى صحبتِ احمق ہے خونہا کہ ریخت احمق کی صحبت نے بہت خون بہائے ہیں و سنچنیں دزود ہم احمق از شا ای طرح بیوتوف تم میں سے جراتا ہے ہم چناں کو زرِ خود سنگے نہد جس طرح کہ وہ اپنے بیٹی رکھتا ہے ایمن ست او از یئے تعلیم بود وہ محفوظ ہتے، تعلیم دینے کے لیے تھا جه عم آل خورشید با اشراق را روشن سورج کو کیا عم ہے؟

سنگ ان خارا گشت و زال خو بر نگشت سنگ خارا بن حمیا اور اس عادت سے نہ بٹا گفت حكمت جيست كانجا اسم حق اس نے کہا کیا راز ہے کہ وہاں اسم اعظم ہے آل هان رنجست و این رینج یرا وہ بھی بیاری ہے، اور سے بھی بیاری کیول گفت راج آتمقی قبر خداست فرمایا بیوقونی کی بیاری خدا کا عذاب ہے ابتلا رنجيست كان رحمَ آورد آزمائش وہ بھاری ہے، جو رحم لائی ہے بر سر آرد زخم رجح المُقَى بیوقونی کا مرض سر کو زخی کرتا ہے انچه داغ أوست مُهر أو كرده است جواس كا داغ ہے (كويا الله تعالى) نے مہر لكا دى ہے ز احقال بم بكريز چوں عيسیٰ گريخت بیوتونوں سے اسطرح بھاگ جیسے (حضرت)عیسی بھاگے اندک اندک آب را دُزد و ہوا ہوا، یانی کو تھوڑا تھوڑا چراتی ہے گرمیت<sup>ت</sup> را وزدد و سردی دم**ب**ر وہ تیری گری کو جراتا ہے اور سردی بیدا کرتا ہے آل کریز عیسوی نزبیم بود (حضرت) عيلى عليه السلام كا بها كنا خوف ست نه تها زَمهریر ار پُر کند آفاق را اکر سردی، تمام دنیا کو بھر دے

ا سنگ فارا لین احمق پراسم اعظم پڑھنے ہے کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ الٹا اثر ہوا کہ وہ اور بخت ہوگیا۔ خور لینی تمافت کی عادت۔ گفت۔ اس سوال کرنے والے نے کہا اس میں کیساراز اور حکست ہے کہا حمق پراسم اعظم بھی اثر نہیں کرتا۔ گفت۔ حضرت عینی علیہ السلام نے فرمایا کہ جمافت عذاب الہٰ ہے اور اندھا بن ایک آزمائش ہی جوجتلا ہوتا ہے اس پردتم کیا جاتا ہے اور احمق پر جوتے برسائے جاتے ہیں۔ احمقی۔ حمافت پر برخض کو عصراً تا ہے۔ انچے رحمافت کا اثر اللہ تعالی کا کیک مہر ہے جس پرکوئی تدبیر مؤثر نہیں ہوتی ہے۔

یے تراحقال۔ بیوتو فوں ہے ای طرح بھا کوجس طرح حضرت عینی علیہ السلام بھا گئے۔ تندک۔ جس طرح ہواتھوڑ اتھوڑ اپانی چراتی رہتی ہے اور حوض ختک ہوجا تا ہے ای طرح بیوتو ف کی محبت تیرے اجتھے ادصاف چراتی رہتی ہے۔

ع گرمیت۔ بھلائیوں کے لیے گرجوتی کواس کی محبت سردی اور کا بل ہے تبدیل کر دیتی ہے۔ پٹانیلیم۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا احمق ہے بھا گنا دوسروں کی تعلیم کے لیے تھا۔زمہر میر۔ اگرتمام دبیا میں سردی پھیلی ہوئی ہوتب بھی سورج کوکوئی نقصان نہیں پہنچے سکتا۔

ہر کر4 گرمی بود از نورِ حق اوچہ عم دارد ز سردیہائے بق جس کو اللہ نعالی کے نور کی گری حاصل ہو اس کو سخت بارش کی سردی کا کیا عم ہے؟ قصهٔ الل سبا و حماقت ایشال و اثر ناکردن بند و

تفيحتِ انبياء در ايثال

الل سبا اور ان کی بے وقوفی اور انبیاء کی تقیحت کا ان ہ اڑ نہ کرنے کا تصہ

يادم آمد قصه الل سبا كزدم احتى صبا شال شد وَبا احقانہ باتوں سے میا ہوا ان کے لیے وہا بن گئی در فسانه بشوی از کودکال تو نے بچوں سے قصہ میں سا ہو گا درج در افسانه شال صد گونه بند ان کے افسانوں میں سومتم کی تقیحت درج ہوتی ہے التج ميجو در ہمہ ويرانيا تو ہر دیرانے میں خزانہ طاش کر قدرِ اوچوں قدرِ سکرہ بیش نے اک کا رتبہ سکورہ کے رتبہ سے زیادہ نہ تھا سخت زفت و زفت اندازه پیاز پیاز کی طرح بہت نہ بہ لیک جمله سه تن ناشسته رو کیکن سب مل کر تین گندے تھی (ہتے) لیک آل جملہ سہ خام پختہ خوار ليكن ووسب غين (تخض) ناقص كى يكالى كمانے والے تنے كر بزارانست باشد ينم تن اگرچہ وہ ہزاروں ہوں آدھا تحض ہوں کے

بھے الل ابا کا قصہ یاد کا کیا آل سا ماند بشہرے بس کلاں دہ با بہت برے شمر جیا تما کودکال افسانها می آورند یے تھے بیان کرتے ہیں بزلها گویند در افسانها افسانوں میں خاق کی باتیں کہتے ہیں بود شهرات بس عظیم و مه و ل وه (سبا) ببت برا اور عظیم شمر تما لیکن بس عظیم و بس فراخ و بس دَراز بهت يزا، يهت وسيح، اور يهت لميا مُردُم على قر مجموع اندرو اک میں دی شہروں کے انسانوں کا مجموعہ (تھا) اندرو توع خلائق بے شار اس میں بے شار محلوق کی قتمیں (تمین) جانِ ناكرده بجانال تاختن جان کو جاناں کی طرف نہ کر کے دوڑنا

ا ہر کرا۔حفرت میں کونوری کا کری مامل می کی احق کی حاقوں ہے وہ متاثر تیں ہو سکتے تھے۔ سہا۔ ایک شہر کا نام ہے۔ مبا۔ پُروا ہوا۔ وہا۔ باری کودکال۔ بچوں کی کہانیوں اور افسالوں میں بھی ایک تعیوت کا پہلو ہوتا ہے۔ ہزلہا۔ افسالوں میں عموماً نمال کی ہاتیں ہوتی ہیں لیکن تکست ك فرائد المال كرف والدك في منرورى ب كهرويراند من فراند تلاش كردر

<sup>.</sup> و تن البود شهرے۔ سیابہت برد اشہر تعالیکن اللہ کے نز دیک اس کا رجہ مٹی کے بیا ہے۔ زیادہ نہ تھا۔ سخت زفت۔ ادپر پنچے بیاز کے چھکوں کی طرح تعااور اس میں آبادی تھی۔

ے مردم۔ آبادی کی تعداد تو دس شہروں کی آبادی کی تعداد کے پرائری لیکن سب لوگ اس میں گند سے تنم کے بتتے۔ سہ قام۔ وہ نینوں بھی متل کے کیچے ادر کھانے کے بتنے۔ سہ قام اور تنوں بھی متل کے لیچے ادر کھانے کے بتنے۔ سہ قام اور کھانے کے بتنے۔ جان ناکردہ۔ ایسے لوگ جن کی روح مجوب حقیق سے وابستہ نہ ہوا گر لا کھوں بھی ہوں تو آ دھاقتی ہیں۔

از سلیمال کور و دیده بائے مور سلیمان علیدالسلام کے بارے میں اعرصا اور چیوٹی کا پاؤس رکھنے والا رنج و در وے نیست یک جوسنگ زر خزانہ اور اس میں ایک جو کے وزن کا سومانہیں ہے لیک دامنهائے جامہ او دراز لیکن اس کے کپڑوں کے دائن بہت لیے من من من من من من من كه چه قوم اند و چند میں دیکھ رہا ہوں، کہ وہ کوئی قوم اور کس قدر ہیں که چه میگویند پیدا و نهال کہ وہ آہتہ اور زور سے کیا کہہ رہے ہیں که بیرتد از درازی دامنم کہ لمیائی کی وجہ سے میرا وامن نہ کاٹ کیس خِيرَ بَكُريرِيمُ بِيشِ از زخم بند اٹھ کہ ہم بکڑے جانے اور یٹنے سے پہلے بھاگ جاتیں می شود. نزد کس بارال بله خردار، اے دوستو! بہت نزدیک آ رہا ہے از طمع یُرتند و من نا ایمنم لا مج میں کاف لیس کے اور میں محفوظ نہیں ہوں و ز بزیمت در دَے اندر شدند اور پہائی ہے وہ ایک گاؤں میں کھس گئے لیک ذرہ گوشت نے بُزوَے نژند كيكن ال ير ذره براير كوشت نه تها، لاغر تها عور بگرفت و بدامال در کشید فظے نے اس کو پکڑ لیا اور دائن میں جھیا لیا

آن کے کی ایس دور بین و دیدہ کور (ان میں سے) ایک اعرض آنکھوں والا دور تک د مکھ لینے والا وال دِگربس تیز گوش و سخت کر دوسرا بهت تیز کان دالا اور سخت بهرا وال دگر عور و برہنہ لاشہ تاز دومرا نظا اور بربند، مربل ثؤ ووڑانے والا گفت کور اینک سیاہے میرسسند اندھے نے کہا، یہ سانی کی رہے ہیں گفت ک<sup>ری</sup> آرے شنیم بانگ شال بہرے نے کہا ہاں میں نے آپ کی آواز س لی آل برہنہ گفت ترسال زیں متم نگا بولاء میں اس سے خوف زدہ ہوں کور گفت اینک بنزدیک آمدند اندھے نے کیا، اب وہ قریب آ گئے ہیں کر ہمی گوید کہ آرے مشغلہ ببرا کبه رہا تھا، کہ ہاں شور و غل آل برہنہ گفت آوہ دامنم نظے نے کہا، ہائے میرا دامن! شیر را<sup>ت</sup> بشتند و بیرول آلمند انہوں نے شہر جیور دیا اور باہر لکل آئے اندرال وه مرع فربه يافتند انہوں نے اس گاؤں میں ایک موٹا مرغ پایا کور دید و آن کر آوازش شنید اندھے نے اس کو دیکھا اور بہرے نے اس کی آواز س لی

آن کے۔الیک تم اور تھی کہ آخرت کے معالمہ میں اعمد ہے اور دنیا داری میں ہوے دور بین سلیمان یعنی اللہ کے معالمہ میں اعمد ہے۔ پائے مور۔
ونیا کی معمولی بات کے بوے بینا۔ وال دگر۔ دومری تنم وہ تھی جو نیک بات سننے میں بہری اور بری بات من لینے میں کا نوں کی بہت تیز تھی۔ وہ شہر سیاد ننوی مال ودولت کے اعتباد سے فتر انہ تھا لیکن نیکی اور بھلائی اس میں ذرو برابر نہتمی۔ وال دگر۔ تیسری تنم ایسے لوگوں کی تھی جن کا ظاہری کہا اور بھلائی اس میں ذرو برابر نہتمی۔ وال دگر۔ تیسری تنم ایسے لوگوں کی تھی جن کا ظاہری کہا ہی اس میں بھی تھے۔

ع منت كربهرابولا وه جو كچمه با تيم كرد بين مين سب من د با بول - آن بر بند في ني كها جيمه دُر ب كدمير ب دراز دا من نه كان لين \_ كور گفت - اند هے نے كہا مين و كچه د با بول وه بهت قريب آئے تين مشغله \_ شور وغل مبله \_ سمبيه كاكله ب - آوه \_ افسوس \_ ايمن \_ مطمئن \_ سنجردا - تينون شرح بيوز كر بھا گے اورا ليك گاؤن مين مينچ - بزيمت \_ بسپائى \_ نژنم \_ لاخ ، پر مرده \_

استخوانها زار گشته چول پناغ بٹیاں دھاگے کی طرح الغر تھیں بے سرو بے بنن، سیک بشتافتند جس کے نہ سر تھا نہ تلی، جلدی ووڑے مرع فربہ را بدیگ اندر زمن مونے مرغ کو دیگی میں ونر مدی سے كالشخوال شد پخته تخمش بيخبر کہ بٹیال کی مکئیں اس کے گوشت کو با نہ ہوا ہرکے از خوردکش چوں پیل سیر اس کے کھانے سے ہرایک ہاتھی کی طرح بیٹ بحرا ہو گیا چول سه ییلے بس بزرگ و مه شدند تین مولئ، اور برے ہاتھیوں کی طرح ہو گئے در تلنجیدے ز زَفتی در جہاں بھاری بن سے دنیا میں نہ ساتا تھا از شگاف در برول جستند تقت تیزی سے دروازے کی درز سے باہر نکل گئے در نظر ناید کہ آن بے جا رہی ست وہ وکھالی نہیں دیتا ہے، کیونکہ لامکانی راستہ ہے زیں شگاف در کہ ہست آل محتفی دروازے کی اس درز ہے جو یوشیدہ ہے سخت نا پیدا و زو چندین زفاف بالكل يوشيده ہے، اور اس من سے اس قدر روائل ہے باز باید کرد شرح ایس بیال اس بیان کی پھر شرح کرتی جاہے

مرغ مرده ختک از زخم کلاغ مرغ مردہ، کوے کی تھونگول سے خشک (تھا) يس طلب كردند و ديكي يافتند انہوں نے تلاش کیا، اور ایک دیکی یا لی بر سرِ آئش نہادند آل سہ تن ان تینول نے آگ پر رکھا آتش کروند چندال اے پسر اے بیٹا! انہوں نے اس قدر ایکایا زال جمیخوردند چول از صید شیر انہوں نے اس کو اس طرح کھایا جس طرح شیر شکار کو ہر سہ زال خوردند بس فربہ شدند تینوں نے اس میں سے کھایا، بہت موٹے ہو گئے آنیخال بخ کز فربهی هریک جوال الیے کہ ہر ایک جوان موٹایے کی وجہ ہے با چنین گبری و ہفت اندام زَفت اليے مونايد، اور ساتوں مونے اعضا کے باوجود راهِ مرگ خلق نا پیدا ربی ست محلوق کی موت کا راستہ پوشیدہ راستے ہے نک پیایے کار واننسا مفنی سی تاظے ہے در ہے آگے تیجے جا رہے ہیں بر دَر اُر جوئی نیابی آل شگاف اگر تو دروازے میں علاش کرے گا وہ درز ندیائے گا اے ضیاء الحق حیام الدیں عیاں اے ضیام الحق حسام الدین، واضح (طور بر)

۔ زخم کلاتے۔کوےکاٹھو تنے مارنا۔ پناتے۔ کپادھا گا،کڑی کا جالا۔ بے سریعن ان کوائی ہانڈی کی جس کانہ گا تھانہ تلا۔ برسر آتش\_ بینی اس مردہ مرغ کو ہانڈی میں ڈال کر پکانا شروع کیا۔ آتشش ۔ بینی اس کواس طرح پکایا کہ ہڈی گل گئی ادر کوشت کپائی رہا۔ زاں۔ اس مردہ مرغ کوانہوں نے اس طرح کھایا جس طرح شیرا پنا شکار کھاتا ہے ادراس طرح پسیٹ بھرلیا جیسا کہ ہاتھی کا پیٹ بھرتا ہے۔ ہرسہ۔ تینوں اس مردہ مرغ کو کھا کہ ہاتھیوں کی طرح بن مجئے۔

ع آنچنان ان من سے ہرایک ایسا پھولا کہ دنیا میں نہیں سار ہاتھا۔ ہا چیس لیکن اس موٹا ہے کے باوجود وہ کواڑوں کی درز سے نکل بھا ہے۔ گہر۔ فرب بیفت اعمام سر سین بیشت ، دونوں ہاتھ ، دونوں پاؤں۔ شکاف۔ درز۔ راومرگ۔ کواڑ کی درز سے موت کاراستہ مراد ہے جوکمی کونظر نیس آٹا ہے۔ پہا۔ لامکانی۔

ے مقلمی ۔ بیچے۔ مینی ۔ پوشیدہ۔ بردر۔ کواڑوں کاوہ شکاف نظر نیس آتا ہے۔ زفاف۔ دلبن کودولہا کے پاس بیمیجتا لینی انسانوں کی دار آخرت کی طرف روائلی۔

اے پیرا ہر مختفر افسانہ نیست آشنا را روئے در برگانہ نیست اسنا ہوئے در برگانہ نیست اسنا ہر مختفر افسانہ نہیں ہے جانے دالے کا رخ برگانہ کی طرف نہیں ہے شرح آل کور دور بین و آل گرِ تیز شنو و آل برہنہ دراز دامن اس در تک دیکھنے دالے ائدھے ادر اس تیز شنے دالے بہرے ادر اس لیے دامن دالے بنگے کی شرح

مرگ خود نشدید و نقل خود ندید ایی موت کونہیں سا اور اینے منتقل ہونے کو نہ دیکھا عيب خلقال او بگويد كوبكو لوگوں کا عیب، کوچہ بکوچہ بیان کرتا ہے می نه بینِد گرچه ست او عیب جو نہیں دیکھتی، اگرچہ وہ عیب جو ہے وامن مَردِ برہنہ کے درند (حالانکه) عظے انسان کا دامن کب بھاڑتے ہیں؟ في اورا نيست از دزدالش ياك اس کے باس کچھ بھی نہیں ہے اس کو چوروں کا کیا ڈر؟ و زغم دُزدش جگر خوں میشود اور چور کے عم سے اس کا جگر خون ہوتا ہے خنده آید جالش را زین ترس خوکش اس کی جان کو اینے اس خوف سے بنی آتی ہے ہم ذکی واند کہ او قبدیے ہنر (اور) ذہین بھی جان لیتا ہے، کہ وہ بے ہنر تھا کو برال کرزال بود چول رَبِ مال جو ان کے لیے ایا لرزیا ہے جیا کہ مالدار یاره کر بازش دبی خندال شود اگر تو اس کو تھیکرا دوبارہ دے دے تو وہ ہننے لگے

گر امل را دال که مرگ ما شنید، ببرا، امید کو سمجھ کہ اُس نے ہاری موت (کی خبر)سی حرص نابیتاست ببید مو بمو لای اندھا ہے، بال بال دیکھتا ہے عيبِ خوديک ذره حيتم کور او اس کی اندهی آکھ اپنا عیب ذرہ برابر بھی عور می ترسد که دامانش برند نگا، ڈرتا ہے کہ اس کا دامن کاٹ لینگے مَر دِ ونیا<sup>ع</sup> مفلس ست و ترسناک دنیا دار انسان مفلس ہے، اور خوفزدہ ہے او برہنہ آمد و غریاں رود وه نظ آیا، اور نظ جائے گا وقت مرکش کہ بود صد نوحہ پیش ال كَمرن كيونت جبكه يتكرون أوح ييفنكي ہوئے ہيں آل زمان شیست زَر اس وقت مالدار جان جاتا ہے کہ اس کے پاس مال نہیں ہے چوں کنارِ کودکے پر از سفال جبیہا کہ بیہ کی گود جو تشکروں سے بھری ہو**گ** ہے کرستانی یارهٔ گربان شود اگر تو اس کا تھیکرا لے لے تو وہ رونے لگے

ا ای بر برقصہ محض افسانہ بیں ہوتا جو معارف کو جانتے ہیں اس سے اجھے نتائج نکال لیتے ہیں۔ برگاند۔ لینی اٹل دل کے لیے و وقصہ برکار نہیں ہوتا ہوت کے برک ہوتی ہوتا ہے۔ کر۔ اس قصہ ش ہبرے سے انسان کی تمنا کمیں مراد ہیں ، تمنا اور امید دوسروں کی موت کی خبر نتی ہے اپنی موت کی خبر سے بہری ہوتی ہے اور دونیا ہے اور دونی کے اور دوسروں کا عیب خوب سے اپنے خطل ہوئے کوئیں دیکھتی ہے تو ایس تصدیمی الاھے سے مراد انسان کی حرص ہے جو اپنے عیوب سے الاھی ہے اور دوسروں کا عیب خوب رکھتی ہے۔ واسے خوب سے الاھی ہے اور دوسروں کا عیب خوب رکھتی ہے۔ والی ہے تا کہ اور دوسروں کا عیب خوب رکھتی ہے۔ والی ہے۔ ایک ہے مرادوہ فیض ہے جو نیک انسان سے ضائی اور آخرت کی دولت سے مفلس ہے۔

ع مردِ دنیا۔ دنیا دارمفلس ہے اس لیے کہ دنیوی دولت آخرت میں کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی۔ اُو ہر ہند۔ دنیا دارنگا بیدا ہوااور تقوے کے لباس سے نگامرے گا۔وفت مرگ۔ جب اس دنیا کی دولت کی حقیقت کھل جائے گی جس پرچوروں کا خوف کھا تا تھا تو اپنے او پر جنے گا۔

ی آن زمان ۔ جب نہ دنیاوی دولت کام آئے گی نہ دنیاوی ہنر تب سمجھےگا کہوہ کی قدر مفلس اور بے ہنر ہے۔ چول کنار۔ اس دنیا داری حالت اس بچہ کی کے دولت سمجھےگا کہوہ کی قدر مفلس اور بے ہنر ہے۔ چول کنار۔ اس دنیا دارک حالت اس بچہ کی کے کہ دولت سمجھ مہاہوان کنگریوں کے لئنے سے ڈرتا ہوا دراگرکوئی ایک کنگری بے لیورونے لگے اور اس کو دابس دے دوتو ہننے لگے۔

گریه و خندش ندارد اعتبار اس كا رونا اور بنسنا اعتبار نبين ركمتا ہے يس برال مال دروغيس مي طپيد اِس کے اُس غلا مال پر تریا ہے ترسد از وزوے کہ برباید جوال چور ہے ڈرتا ہے، کہ تھیلا اڑا لے جائے گا يں ز ترب خويش سخر آييش تو این خوف سے اس کو بنی آتی ہے که بودشال علم و عقل این جهال جن کو اس ونیا کا علم و عمل ہے گفت ایزد در نے کا یَعُلَمُون قرآن من (الله تعالى) نے فرملا "وه تبین جانے" خویشتن را علم یندارد لیے اپنا علم بہت . سجھتا ہے خود ندارد روزگارِ سودمند (حالاتکه) وہ خود مفید وقت تہیں رکھتا ہے غرق بكاريست جالش تا بحلق (حالاتکہ) اس کی جان طق تک بیاری میں غرق ہے چوں رہائم دائن از چنگالِ شاں ان کے چنگل سے اپنا دائن مس طرح چیراؤں جانِ خود را می نداند آل ظلوم وہ ظالم اپن جان کو تہیں جانا ہے در بیانِ جوہر خود چوں خرے ای جوہر کے معاملے میں گدھے کی طرح ہے چوں نیاشد طفل را دائش د<del>ن</del>ار<sup>ا</sup> چونکہ نیج کو مختل کا لباس مامل نہیں ہے مختشم چول عاریت را ملک دید مالدار نے چونکہ مانکی ہوئی چیز کو ملکیت سمجما خواب می بیند که او را ست مال خواب دیکھتا ہے، کہ اُس کا مال ہے چول ز خوابش بر جہاند گوش کش جب کان کھنچے والا اس کو نیند سے اٹھاتا ہے جمجيال كرزابي اين عالمان ای طرح کا ان ہنر مندوں کا خوف ہے از ہے ایں عاقلانِ ذوفتون انمی ہنر مند عقل مندوں کے لیے ہرکے ترسال ز ڈزدی کے ہر شخص کی کے چا لینے سے ڈرتا ہے گوید<sup>ی</sup> او که روزگارم می برد کہتا ہے کہ وہ میرا وقت برباد کرتا ہے کوید از کارم بر آوردند خلق کہتا ہے، لوگ جھے بیکار بتاتے ہیں عور ترسال کہ منم دامن کشال نگا ڈرتا ہے کہ بیس رومن تھیٹنے والا ہوں صد بزارال فضل داند از علوم علوم کی لاکھول فضیلتیں جانتا ہے د اند او خاصیتِ ہر جوہرے وہ ہر جوہر کی خاصیت جانا ہے

ا دار بال کی لیاس منتم دنیا داردولت وحشت دالا عادیت و تیا کی دولت اس کے پاس عارض ہے خواب بردولت ایسی ہے جسے کہ کوئی خواب میں دولت کو دیکھتا ہے۔ چول جو مخص اپنے خواب کے مال پر چورول سے ڈرر ہاتھا بیدار ہونے پراس کواپنے او پر اتسی آئے گی بی حال آخرت میں دولت کو دیکھتا ہے۔ دنیا دار کا ہوگا۔ از پنے دنیا دار کا ہوگا۔ ان نے بیم کہا ہے۔ ہر کی میر سے میر سے ملم کو خطرہ ہوتا ہے حالا تکدہ ویڈیس بھتا کہ اس کا وقت اس کے لیے کو ید وہ کہتا ہے کہ لوگ بیرا وقت منا کے کرتے ہیں جس سے میر سے ملم کو خطرہ ہوتا ہے حالا تکدہ ویڈیس بھتا کہ اس کا وقت اس کے لیے قدلما فیر منید ہے۔ کو ید وہ کہتا ہے لوگ آ کر جمعے بیکار ہتا ہے ہیں حالا تکہ جو اس کی معروفیس ہیں وہ خود بیکار کے مرادف ہیں۔ سوتیا دار علم میرادف ہیں۔ کو ید وہ کہتا ہے لوگ آ کر جمعے بیکار ہتا ہے ہوگا ہوگا ہوگا۔ کہ دوسر سے اس کے علوم کو پر ہاد کرد ہے ہیں۔

ع مند ہزارال۔ دنیا کے لاکموں علوم کا عالم ہے لیکن آئی روح کے بارے میں وہ طالم و جامل ہے۔ وائد۔ دنیا کی چیزوں کی اصلیت کو بھتا ہے اپنے جو ہر(روح) کے بارے میں کدھے پن کا فیوت ویتا ہے۔

خود ندانی تو یجوزی یا عجوز تو خود نہیں جانا کہ تو بجوزی ہے یا برمیا تو روا يا تارواني بين تو نيك تو غور کر، تو خود جائز ہے، یا ناجاز قیمت خود را ندالی احمقیست تو این تیت نہیں جانا، یہ حاقت ہے ننگری سعدی تو یا ناشستهٔ تو سے غور نہیں کرتا، کہ تو سعد ہے یا میلا که بداتی من کیم در یوم دیں كہ تو جان لے كہ قيامت كے دن ميں كون ہوں كه به بخفد جمله را جان ابد کہ وہ سب کو اہدی جان عطا کر دے بَنگر اندر اصل خود کو ہست نیک این اصل یر غور کر کہ وہ اچھی ہے کہ بداتی اصل خود اے مرد مہ اے یڑے مخض! کہ تو اپنی اصل کو جان لے

با و ناشکریِ ایشال ان ک ناشکری کا بیان می رمیرندے ز اسبابِ بقا<sup>سی</sup>

وہ بقا کے اسباب سے بھاگتے ہے از راست از بہر فراغ از راست از بہر فراغ دائیں سے فراغت کے لئے دائیں سے فراغت کے لئے تھا تھا معبر ہ ریگذار معبر ہ و جاتا تھا ھا جاتا تھا

وہ پھٹیں جھتا کہ خودنیک بخت ہے یابر بخت ہے۔ جانِ جملہ تمام علوم کی اصل تو یہ ہے کہ انسان اسپنے بارے میں بیلم حاصل کرے کہ قیامت کے دن اس کا کیا حال ہوتا ہے۔

امول دین۔ دین کے امول تو جانا ضروری ہیں لیکن اس سے زیادہ پی ضروری ہے کہ اپنی روح کے بارے میں تورکرے کہ وہ نیک ہے یا نہیں۔ از امولیت۔ امول فقہ کے جانے سے پہتر ہے کہ انسان اپنی اصل لیخی روح کو پیچائے۔ خرمی رخوشحالی۔

ے بقا۔ مین ابری زندگی۔ ضیاع۔ جائنداد۔ راغ۔ جراگاہ۔ فراغ۔ مینی فارغ البالی۔ پری۔ کڑت۔ تمار بٹر ہ کی جمع ، پیل معبر۔ گذرگاہ، راستہ۔ رمگذار۔ سافر۔

كه جمي ل واتم يجوز و لا يجوز کہ میں بچوز، اور لا بچوز کو جانا ہوں این روا آل ناروا دانی، و لیک تو یہ جانا ہے، یہ جائز ہے وہ ناجائز ہے لیکن تیمت ہر کالہ میدائی کہ جست تو ہر مودے کی قیت جانا ہے کہ کیا ہے سعدبا و تحسها دانستهٔ تو سعادتوں، اور نحوستوں کو جانا ہے جان جمله علمها لينست و اي تمام علوم کی جان در اصل یمی ہے چان جملہ علمہا اینست خود ِ خود تمام علوم کی جان ہیے ہے آل اصول دین براستی تو لیک تو نے دین کے اصول جان لیے لیکن از اصولیت اصول خولیش به تیرے اصولی ہونے سے استے اصول بہتر ہیں

سبا شهر کی خوشحالی اور اصل شان بدبود آل اهل سبا ان الل سبا کی اصل بری تھی ان الل سبا کی اصل بری تھی داد شال چندال ضیاع و باغ وراغ ان کو (اللہ نے) اس قدر جائداد اور باغ اور جراگاہ دی بسکہ می افراد از پُرٹری تمار بسکہ می افراد سے کھل بہت گرتے ہے

از پُرِي ميوه رهرو در شگفت کھلوں کی کثرت سے سافر تعجب میں سے پر شدے ناخواست از میوہ قشال بغیر خواہش کے مجلوں کے جھڑنے سے بھر جاتی ير شدے زال ميوه دامنها ہے ان کھلول سے بہت سے دامن بحر جاتے بر سر و روئے روندہ می زدہ طنے والے کے سر اور منہ کو لکتے بستہ بودے ہر میاں زریں کمر کر پر زریں چٹی باندھے رہتا ہے تخمه بودے گرگ صحرا از نوا غذا کی کثرت ہے جنگل کے بھیڑیوں کو بدہضمی ہوجاتی بُر نترسیدے ہم از گرگ سڑگ مونے بھیڑے سے بکری بھی نہ ڈرتی تھی آتش سوزندہ شاں صابون بدے جلانے والی آگ ان کا صابون ہوتا بعد کمک ساعت شدے خوش یا صفا تھوڑی در کے بعد وہ اچھا صاف ہو جاتا که زیادت می شد آن بوماً فیوم جو روز بروز برده ربی تھیں انبياء بُردند امِ انبیاء فاستم کا کم کے کر گئے

آل ناراً میوه ره را می گرفت تجلول کی تجھیر، راستہ روک وی تھی سله بر سر در درخصتان شال ان کے باغوں میں سر پر کی ٹوکری ماد آل میوہ فشاندے بے کے بغیر کسی شخص کے، ہوا پیل جھاڑتی خوشہ بائے زفت تا زہرِ آمدہ مونے خوشے نیج کو لکھے ہوئے مرکز گلخن ، تاب از پکڑی زر بھٹی جلائے والا سونے کی کثرت سے سگ کلیج<sup>یع</sup> کوفتے در زی<sub>ر</sub> پا کتے پاؤں کے نیجے قلجے روندتے گشته ایمن شهر و ده از دُزد و گرگ شہر اور گاؤل، چور اور بھیڑ ہے سے محفوظ ہو گئے تنے جامة ایثال اگر جرکیں شدے اگر ان کے کیڑے میلے ہو جاتے در تنور انداختندے جامہ را گر بگویم شرحِ تعمیمائے قوم اگر میں قوم کی تعمتوں کی شرح کروں مانع آید از سخبهائے مہم تو وہ ضروری باتوں سے مانع بے گ چول زمد بر دند نا شکری چنال غیرت حق کارگر شد در زمال جب انہوں نے اس طرح کی ناشکری صدے زیادہ کی اس وقت اللہ (تعالیٰ) کی غیرت کام میں لگ گئ

آمدنِ لیجمبراں یہ تقییحتِ اہل سیا ابل سیا کی حکومت کے لئے پیفیبروں کا آنا

پیمبر آنجا آمدند عمر بال را جمله رہبر می شدند پیٹیبر دہاں آئے عمراہوں کے سب اربیر اپنے

نار بممير مشانت تبجب سلد نوكرا ـ ناخواست بغير ميا ہے بيكے \_ يعنى بغير جماز نے والے كے كلن تاب ـ ممامي ـ كمر ـ جيئ ـ میں۔ تکچہ۔ تکچہ۔ تکجہ۔ برسنی۔ مختہ۔ مال وخوراک کی کثرت کی وجہ ہے نہ پڑر کو چوری کی ضرورت رہی تھی نہ بھیڑ یے کو کسی کے بیماڑنے کی۔ستر کی۔

مونایا۔ چرکین \_میلا\_

... آتن - آمک کے دربید کپڑے دمونے کا کوئی خاص تر کیب ہوگی۔ انبیآ ہ۔ بینی انبیا کوئیم ہوا کہ وہ ان کوراست روی کا تھم ویں۔

مرکب شکر اد بخید حرکوال اگر شکر کی سواری سو گئی ہے (اسکو) جلاؤ ورنه كشايد درٍ تحمّم ابد ورنہ ابدی تاراضی کا دروازہ کھل جائے گا کز چنیں نعت بشکرے بس کند کہ اس قدر نعتوں پر ایک شکر پر اکتفا کرے يا بخشد شكر خوابد قعده یاؤں بخشا ہے، بیٹھنے کا شکر حیابتا ہے صد ہزاران گل ز خارے سر کند لاکھوں بھول کانے ہے سر ابھارتے ہیں ماشدیم<sup>ع</sup> از شکر و از نعمت ملول ہم تو شکر اور نعت ہے عاجز ہیں کہ نہ طاعت ماں خوش آید نے خطا کہ نے ہمیں عبادت انجی لکتی ہے، نہ گناہ ما سميخواتيم اسباب و فراغ ہمیں ذرائع اور فراغت کی خواہش نہیں ہے شکر چہ گوئیم بر گوئید ہیں کا ہے کا شکر کریں، ماں بتاؤ که ازال در حق شای آفتے ست کہ اس کی وجہ سے حق کے پہلےنے میں نقصان ہے طعمہ در بیار کے قوت شود کھاتا بیار میں توت کب بیدا کرتا ہے؟ جمله ناخوش گشت و صاف او كدر وہ سب تاتص اور ان میں سے صاف مکدر ہو گئیں گشت نا خوش ہر جہ بروے کف زوی جس چیز یہ تو نے ہاتھ وهرا وہ ناگوار ہو گئی

کہ ہلا نعمت فزوں شد شکر گو کہ خبردار! نعمت بہت ہو گئی شکر کر شکر ختم واجب آمد در خرد عقلی اعتبار سے، انعام دینے والے کا علم ضروری ہے بین کرم بیدید و این خود کس کند ہاں کرم دیکھو، اور یہ خود کون کرنا ہے؟ سر بہ بخشد شکر خواہد سجدہ وہ سر عنایت کرتا ہے، تجدہ کا شکر حیابتا ہے شكر نعمت نعمت افزول تركند نعت کا شکر، نعت کو زیادہ بڑھاتا ہے قوم گفته شکرِ مارا بُرد غول توم نے کہا، ہمارا شکر بھوت لے گیا ما چنال برشمردہ کشتیم از عطا ہم بخشش ہے، ایے رمردہ ہو گئے ہیں سميخواتيم تعتمتها وياغ بم تعتیں اور باغ نہیں طابتے لتمتے جہ سیر شد جاں ما ازیں نعمت کیا چیز ہے، اس سے ہاری طبیعت بحر گئی انبیاء <sup>ت</sup>گفتند در دل علیے ست انبیا نے فرمایا، دل میں بیاری ہے نعمت از وے جملگی علت شود اس كى وجه سے سب تعتیں بيارى بن جاتى ہيں چند خوش پیش تو آمہ اے مُصِر اے ضدی تیرے سامنے بہت سی اچھی چزیں آئیں تو عدةِ اين خوشيها آمدي تو ان خوشيول كا رسمن سميا

ا ترکوالیجی تم شکر کے گھوڑے کو بیدار کر کے چلاؤ۔ درخر دعقلاً بھی انعام دیے والے کاشکریے خروں ہے۔ ہیں۔اللہ کاریم ہے کہ اس لند و نعتوں برخض ایک شکر یہ کے گئی ہیں۔ اللہ نے بیار عطافر مایا ہے تو اس کاشکر یہ ہے کہ اس مرے اس کو بجدہ کیا جائے۔ یا۔ اللہ نے یاوں بخشے ہیں تو الن کاشکر یہ یہے کہ اس کے بیارت میں قیام وقعود کیا جائے۔ صعد ہزاداں۔مصائب نعتوں سے بدل جا کیں گے بیول۔ بھوت،شیطان۔

میں ماشد تم ۔انم سیانے کہا ہم تو ان نعتوں سے تک ول ہیں اور ہمارے لیے اب نہ طاعت میں لذت ری نہ گناہ میں۔ نیمتے ۔ لیمی جب نعت ہمارے اللہ میں دیں۔ اور ہمارے لیے اب نہ طاعت میں لذت ری نہ گناہ میں۔ نیمتے ۔ لیمی جب نعت ہمارے اللہ میں۔ اس میں میں کے بینی جب نعت ہمارے اللہ میں۔ نیمتے ۔ لیمی بیمت ہمارے اللہ میں۔ نیمت ہمارے اللہ میں کیا ہمارے کیا ہمارے کے اللہ میں۔ نیمت ہمارے اللہ میں۔ نیمت ہمارے کیا ہمارے کیا ہمارے کو کہ ہمارے کیا ہمارے کے کہ کو کہ ہمارے کے اس میں کو کہ ہمارے کیا ہمارے کیا ہمارے کیا ہمارے کیا ہمارے کیا ہمارے کیا ہمارے کو کہ ہمارے کیا ہمارے

لیے باعث زمت ہےتو ہم شکر کس چیز کا ادا کریں۔

ہے ۔ انبیانے الل سیاسے کہاتمہارے ول میں مرض پیدا ہو گیاہے جس نے حق شائ کوتباہ کر دیاہے اورتم نعمتوں کوز حمت بھنے لگے ہو، بیار کواگر سی عقد انجی دی جاتی ہے تو دہ بیاری میں اضافہ کر دی ہے۔ تو عدو۔ اس لیے تم نعمتوں کے دعمن بن محتے ہو۔

شد حقیر و خوار در دیدارِ تو تیری نظر میں، دہ حقیر اور ذکیل ہو گیا پیش تو او بس مه است و محترم وہ تیرے لیے بہت بڑا اور باعزت ہے زہر او در جملہ خلقال ساری ست اِس کا زہر تمام لوگوں میں پھیلا ہوا ہے شکر با آل ہم حدث خواہد نمود کہ اس کے ہوتے ہوئے شکر بھی گندی نظر آتی ہے اآب حیوان کر رسد آنش شود اگر آب حیات آتا ہے، آگ بن جاتا ہے مرگ گر د د زال حیات عاقبت بالآخر اکل وجہ سے تیری زندگی موت بنجاتی ہے چول بیامه در تن تو گنده شد وہ جب تیرے جم میں آتی ہیں گندی ہو جاتی ہیں چول شکارت شد بر تو خوار شد جب تیرا شکار بن گئے تیرے نزدیک ذلیل ہو گئے چوں شود ہر دم فزوں باشد ولا جب ہو جاتی ہے ہر لمحہ دوئی برحتی ہے تو یقیں می دال کہ ہر دم نمترست تو یقین کر ہر دم علمتی ہے معرفت را زُود فاسد میکند جان پیجان کو بہت جلد خراب کر دیتا ہے دوستی با عاقل و با عقل همیر عقکند اور عقل ہے دوئی کر

ہر کہ<sup>ا</sup> او شد آشنا و یارِ تو جو تیرا دانف، اور یار بنا ہر کہ او بیگانہ باشد یا توہم وہ جو تھے ہے بیگانہ بھی ہو المجهم از تاثیر آل بیاری ست بھی ای بیاری کی تاثیر ہے وفع آل علت بیاید کرد زود اس بیاری کو فورا دفع کرتا جاہے ہر خوتی کا یہ بنو ناخوش شور جو ایکی چیز تیرے پاس آئی ہے، یُری ہو جاتی ہے تحمیائے مرگ و جسک ست آں صفت یہ صفت، موت ادر بے چینی کی کیمیا ہے بس غذائے کہ زوے ول زندہ شد بہت ی غذا کیں ہیں، جن سے ول زندہ ہوتا ہے بس عزیزے کہ بناز اِشکار شد بہت سے بیارے بیں جو لاؤ بیار میں شکار ہوئے آشنائي عقل بالعقل از صفا عقل کی عقل ہے شامائ خلوص سے آشائی نفس بیت آشائی نفس بیت نفس بیت نفس بیت نفس کے شامائ زانکه نفسش گردِ علت می تند کیونکہ اس کا نفس کسی غرض کا چکر کاٹا ہے گر نخواهی دوست را فردا نفیر ا كرتوكل ( قيامت ) كوكسي دوست كوقائل نفرت نيس د يكمنا جابتا ب

۔ ہرکہ۔ای بیاری کابیاڑ ہےکہ جوتمہارے خیرخواہ میں وہتمہارے نزد یکے حقیراور ذکیل میں اور جوبیگانے میں وہتمہارے ہیارے ہیں۔زہراو۔ان بیاری میں پوری قوم جلا ہے۔شکر ہا آ ں۔ای بیاری کااڑ ہے کہتم شکر کو گندی چیز بیجھتے ہو۔

ی ہرخوتی ۔ اس بیاری ہے ایسی چزیری بن جاتی ہے۔ آب حیات زہر کا کام کرتا ہے۔ کیمیا۔ بیمرض موت اور درد کا سیب ہے اور اس ہے آخت کی
د تمر کی موت میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ بس ۔ اس بیاری کی وجہ ہے تہاری ہے مالت ہے کہ جوضی تہاری مجت اور بیار کی وجہ ہے تہارا اشکاراور کرویدہ
ہے تم اس کوذیل سجھتے ہو۔

یں۔ آشنائی۔ جودوئی مقل کی بنیاد پر ہوتی ہے اس میں اضافہ ہوتار بتاہے اور جودوئی نفسانی غرض پر بنی ہوتی ہے وہ یومیے منتی رہتی ہے۔ زائکہ۔نفسانی دوئی نفرض کر بنی ہوتی ہے وہ ہوتی ہے۔ زائکہ۔نفسانی دوئی نوشن کی دجہ ہوتی کی دوئی کرو۔

ہر چہ گیری تو مرضی را آلتی تو چو بھی لے گا، مرض کا آلہ (کار) ہے ور میگیری مهر دن جگے شود اگر تو دل کی محمد اختیار کریگا، وه دشنی وه جائے گ بعد مدکن گشت ہے ذوق و کثیف تيرے يا لينے كے بعد وہ بے ذوق اور گندہ ہو جائے گا چز دیگر گو بجز ایں اے عضد اے یارا اس کے علاوہ کھے کہ باز فردا زال شوی سیر و نفیر پھر توکل کو اس ہے بھی دل بھرا اور متنفر ہو گا ہر حدیث کہنہ پیشت نو شود ہر پرانی بات تیرے لیے نئی ہو جائے گ بشگفاند کہنہ صد' خوشہ زگو یرانی (بات) گڑھے میں ہے سیکڑوں خوشے کھلائے گی بر قلزم دید ما را فانفلق ہمیں بحر قلزم نے ویکھا، تو وہ بھٹ گیا کہ بدل از راہ نیضے بنگرند جو دل کو نبض کے رائے ہے ویکھتے ہیں کز فراست ما بعالی منظریم كيونكه فراست كي وجه سے جم بلند مقام پر بي جانِ حيواني بديثال أستوار حیوانی روح ان سے محک ہوتی ہے مهم ما يُرتو تورِّ جلال الله (نقاقی) کا نور ہم پر الہام کرنے والا ہے

از سموم لنفس چوں با علتی چونکہ تو گفس کی زہریلی ہوا سے بیار ہے گر مبلیری گوہرے سنگے شود اگر تو موتی لے گا، وہ پھر ہو جائے گا ور تگیری نکته کبر لطیف اگر تو نیا پاک کت حاصل کرے گا كه من ايس را بس شنيم كهنه شد کہ میں نے اس کو بہت سا ہے، برانا ہو گیا ہے چز ویگر تازه و نو گفته گیر فرض کرد، که دومری کوئی تازه اور نئی بات کبی ہوئی مو دفع علمت کن جو علت خو شود کونکہ بیاری عادت بھا بال ہے۔ بیاری کو دفع کر تاکہ از کہنہ ہر آرد برگ نو حَیٰ کہ پرانی بات نے یے نکالے گ ما طبیبانیم و شاگردان حق ہم اللہ (تعالیٰ) کے ٹاگرد ہیں اور طبیب ہیں آل طبيان طبيعت ديگرند جسمانی طبیب، دوسرے ہیں ما بدل<sup>ی</sup> ہے واسطہ خوش بنگریم ہم بغیر واسطے کے ول کو خوب ویکھتے ہیں آل طبيبانِ غذايند و تمار وہ غذاؤل، اور مجلوں کے طبیب ہیں ما طبيبانِ فعاليم و مقال ہم تولول، اور فعلول کے طبیب ہیں

ازسموم-انسان جب نفسانی اغراض کی بیاری میں جلا ہے تو اس کا ہر کا م اس کی بیاری میں اضافہ کرے گا۔ در بگیری نفسانی مریض کا علمی ذوق فنا ہوجا تا ہے بعمدہ قتم کے علمی سکتے بھی اس کو کہ ہے گئتے ہیں۔ چیز دیکر۔اگر ادر کوئی تکتہ بھی بیان کیا جائے گاتو کل کواس ہے بھی نفرت ہوجائے گی۔

دقع۔ اگر قبی بیاری کا علاج ہوجائے تو پر انی ہاتوں میں سے تکتے نظر آئیں ہے۔ بر قلزم۔ حضرت موی علیہ السلام کے واقعہ کی طرف اشارہ سے۔ طبیب ان طبیعت۔ مینی انسانی حراج کے طبیب۔ دیتھے۔ جسمانی طبیب بغن و کلیکر مرض کی تشخیص کرتا ہے کہ ہا بدل ۔ انبیا اور اولیا بلاواسط ول کو دیکھ کیتے ہیں۔ فراست نے مخفی علامتوں سے کسی اور چیز کو پیچان لینا۔ جائین جو انی ۔ جسمانی اطباکا کا مروح حیوانی کو تھیک کرتا ہے۔ ماطبیباں۔ کو دیکھ کیتے ہیں۔ فراست نے مخفی علامتوں سے کسی اور چیز کو پیچان لینا۔ جائی حیوانی ۔ جسمانی اطباکا کا مروح حیوانی کو تھیک کرتا ہے۔ ماطبیباں۔ بیانیجا کا مقولہ ہے بینی ہم انسان کو رہے تاتے ہیں کہ جراکون ساتھل اور قول مہلک ہے اور کون ساتان جے ساتیم۔ ول میں بات ڈ النے والا۔

و انجنال فعلے زِرہ قاطع شود اور اليا فعل راو (حق) سے جدا كرنے والا ہو كا و انجال قولے ترا نیش آورد اور آگی بات تیرے، ڈیک مارے گ پیش تو جهیم و بنمائیم جد ہم تیرنے سامنے رکھ دیتے ہیں اور انچھی طرح دکھا دیتے ہیں زهر و شکر سنگ و گوهر شد عیال زير ادر شكر، پيخر اور جوبر واضح بو گيا و من دليل ما بود وجي طيل اور ہماری دلیل اللہ (تعالیٰ) کی وی ہوتی ہے وست مُزدِ ما رسد از حق ہے ہمیں اللہ (تعالی) ۔ یہ مزدوری ملتی ہے داروئے ما یک بیک رنجور را ہماری دوا، ہر بمار کے لیے ہے معجزه خواستن قوم از يبغمبران عليهم السلام قوم کا کیفیزول سے (ان پر سلام ہو) معجزہ مانگنا قوم گفتند اے کروہ مدعی کو گواہ<sup>ی علم</sup> و طبّ نافی

همچو ما یاشید و درده می چ<sub>دید</sub> ہماری طرح ہو اور گاؤں میں کھاؤ بیو کے شا صیاد سیمرع دلید تو تم دل کے سمرغ کے شکاری کہاں ہو؟ که شارد خولش از پیمبرال کہ اینے آپ کو تیفیروں میں شار کرے

کایں چنیں فعلے ٹرا ناقع بود كبر ايبا نعل تيرے ليے نافع ہو كا المجتیں قولے ترا پیش آورد الي بات، تَجْمِ آگ يراها كَ كَل آنچنال و این چنین از نیک و بد اليا، اور وليا، احجما اور يُرا کر تو خواہی ایں گزیں ور خواہی آل اگر تو جاہے اس کو افتیار کر تو جاہے، اس کو وال طبیبال را بود بوید که دلیل ان طبیبوں کو دلیل سے سراغ کما ہے وست مُزدے بمی تخواہیم از کے ہم کمی ہے مزدوری نہیں جائے ہیں بین صلا باری ناسور را آگاہ: تامور کی بیاری کے لیے پکار ہے

قوم نے کہا، اے دعوے دارو! نقع رسال طب، اور علم کا کون گواہ ہے؟ چول شا<sup>ع</sup> بسته جمین خواب و خورید جبکہ تم بھی ای سونے اور کھانے کے پابد ہو چول شا در دام این آب و گلید جبکہ تم ای پائی اور مٹی کے جال میں ہو حب جاه و سروری دارد برال رتبہ اور سرداری کی محبت اس پر آمادہ کرتی ہے

' لے ایک چیس کینی انسان کے کون سے افعال واتو ال اللہ سے قریب کرتے ہیں اور کون سے داستہ روکتے ہیں۔ آپنی آں۔ انسانوں کے لیے شکی اور بدگیا کوخوب داشتے کر کے بیان کرتے ہیں۔ گرتو خوات \_اس کے بعد پھرانسان کوافقیار ہے کہ دوبدی کاراستہ افقیار کرے یا بھلائی کا۔ وال ملیمال جسمانی طبیب مقلی دلائل ے کام لیتے ہیں ہم وحی النی ہے رہبری حاصل کرتے ہیں۔

ل وست مرد ارتمام انبيا يمي كهن إن لآ أسْنَلَكُمْ عَلَيْهِ أَجُرًا إِنْ أَجْرِي إلَّا عَلَى اللَّهِ لِين مم تم اساس كام كى مزدورى أيس ما تلت إليَّا المارى مردورى الله ك ذمه ب- " تاسور كين وشواركذ ادمرض كوكواهدان لوكون في انبياس كهااب وعوب يركواه لا و-

ت جول أنها - كفار نے انبیار بمیشدای متم كا اعتراض كيا ہے كمالي هذا ارْسُولِ يَا كُلُ الطَّعَامُ وَيمُشِي فِي الْاسُواقِ يَعَى بِهِ كِيهِ انبيا بِين كه بازادوالِيَّ مں چلتے پھرتے بیں ادر کھانا کھاتے ہیں۔ چوں تیا۔ یعن کفارنے انبیا ہے کہا کہتم خود جبکہ آب وکل ہے بنے ہوئے ہوتو تم دوسروں کی کیاا ملانیا كريسكتے ہو۔ حبّ بباہ \_ كفار نے بہمى كہا كەبرا بنے كاشوق تيمبرى كادموى كرا تا ہے۔

کردن اندر گوش و افتادن بدو<sup>غل</sup> سننا اور نھاجیہ میں گرنا ماییر کوری حجاب زویت ست اندھے بین کا سرمایہ دیدار کا بردہ سے می نه بینید این گهر در دست ما بمارے ہاتھ میں اس جوہر کو نہیں و کھتے ہو؟ ماش گردانیم گردِ چشمها ہم اس کو آنکھول کے گرد گھما رہے ہیں کو کی بیند گہر، حبس عماست کہ وہ جوہر کونہیں دیکھ رہا ہے، اندھے بن کا قیدی ہے که برآمد روز و برجه کم ستیز ون نکل آیا، اٹھ جا مخالفت نہ کر ' ۔ گویدت اے کور از حق ویدہ خواہ تھے ہے وہ کہے گا،اے اندھے اللہ (تعالیٰ) ہے آتکھ ماتک عين جستن كوريش باشد بلاغ یہ ڈھوٹڑتا ہی اس کے اندھے بین کی علامت ہے که صاح ست و تواند بردهٔ کہ میج ہو گئ ہے، اور تو پریے میں ہے خامش و در انظار نضل باش جیب رہ اور (اللہ کے) نفتل کا انتظار کر زیں شقاوت روئے ول برتابرت اس بربخی سے تیرے دل کا رخ موڑ دے آئینہ پنہال شد اذ تو در نمد آئینہ تھے ہے، نمدے میں جھیب کیا ہے

ما نخواتیم این چتین لاف و دروغ ہم اس طرح کی شیخی اور جھوٹ نہیں جاتے انبیاء گفتند کایں زال علت ست انبیاء نے کہا یہ (یاتمی) ای بیاری کی وجہ سے ہیں دعوٰی مارا شنیدید و شا تم کے ہمارا دعویٰ س لیا، اور تم امتحان ست این گهر مر خلق را یہ جوہر، لوگوں کی آزمائش ہے ہر کہ گوید<sup>ع</sup> کو گوا گفتش گواست جو (بیر) کے کہ گواہ کہاں ہے، اس کی بات (خود) گواہ ہے آفایے در سخن آیدکہ خیز مون کے، کہ اٹھ تو بگوئی آفتابا کو گواه و تو کے اے آفاب! گواہ کیاں ہے؟ و روز روش ہر کہ او جوید جراغ ہو شخص روتن ول میں جراغ وحویڑے ور کی بینی شی گمانے یُردهٔ اگرتونہیں دیکھاہے ہونے (محض) ایک گمان کیا ہے كوري خود را مكن زين گفت فاش اِس گفتگو ہے، اینے اعدھے بین کو ظاہر نہ کر فظل بے علت کمر دربابرت شاید بے غرض فضل تجھے حاصل ہو جانے ورنه ماندی در چنیں کوری ابد ورنہ تو ہمیشہ ایسے بی اندھے بن میں رہے گا

۔ افکادن بدوغ لینی مکٹیاچیز حاصل کرنا۔انبیا مے انبیانے کافروں ہے کہا کہتم ہماری نبوت کوئیں دیکھتے ہویہ تبہارا عرها بن ہے۔وئوئی لیعنی نبوت کا دعویٰ۔ایں مجرلینی نبوت ورسالت۔ ماش کروائیم لیعنی اپنی نبوت سب کود کھار ہے ہیں۔

مرکہ کوید۔ بوشن ہماری رسالت کوئیں دیکھا ہے اور کواہ طلب کرتا ہے یہ بات خوداس کی کواہ ہے کہ وہ اندھا ہے۔ آئر آ فرآب کی ہے کہ کہ کوید۔ بوشن ہماری رسالت کوئیں دیکھا ہے اور کواہ القریباس کہنے والے ہے اندھے ہونے کی دلیل ہے آ فرآب خودا ہے وجود کی دلیل ہوتا ہے۔ اردڈ۔ جوشن دن میں جراغ تلاش کرے۔

سی ' ورخی بینی اگر کمی کوآ فرآب رسالت نظر بھی ندآ ہے ، وہ کم از کم اس قدر کرے کہ بیگان کرلے کہ شاید وہ فکلا ہواور بیں خود پر دے میں ہوں اس لیے جھے نظر نیس آتا ہے۔ نظل بے علت ۔ یعی فضل خداو ندی۔ زیس شقاوت ۔ یعنی آفراب رسالت کا نظر ندا تا۔ ورند۔ اگر علی الاعلان مخالفت کرے گاتو بمیشہ کے لیے بدختی میں جٹلا ہوجائے گڑا در اس کوآ نمیندرسالت میں اپنا چرو نظر ندا ہے گا۔

خویش رُسوا کردن ست اے تند خو اے برمزان! این آپ کو رموا کرنا ہے وي نشال جمعن نشان علت است اور سے دلیل طلب کرتا بیاری کی علامت ہے آيد از جانال جزائے اَنْصِتُوا محبوب کی طرف سے انصنوا کا بدلہ آئے، ير زيش زن زود مر را اے لبيب اے ذبین سر کو جلد زمین پر رکھ دے بذل جان و بذل جاه و بذل زر جان کی قربانی اور رتبہ کی قربانی اور مال کی قربانی كه حمد آرد فلك بر جاهِ تو کہ تیرے رہے پر آبان حد کرے خود به بینید و شوید از خود کجل خود دیکے لو گے، ادر خود شرمندہ ہو گے لیک اکرام طمیبال از بدیست لیکن طبیول کی عزت کرنا، اسباب بدایت می سے ہے تا بَمْعُک و عبر آگنده شوید تاکہ مٹک اور عزر سے یا ہو جاؤ

انبیاء را علیم السلام السلام پر تہت نگانا کے خدا نائب کند از زید و بحر خدا زید، اور بحر کو کب قائم مقام بنانا ہے؟

آب و گل کو خالقِ افلاک کو یانی ادر مٹی کہاں اور آسانوں کا پیدا کرنے والا کہاں؟

درمیان<sup>!</sup> روز گفتن روز کو ون میں کہنا کہ دن کیاں ہے؟ صبر و خاموشی جذوب رحمتست میر اور خاموشی رحمت کو تھینچنے والی ہے أنْصِتُوا بيذر تا بر جانِ تو آنْصِتُوا کو تیولِ کر لے، تاکہ تیری جان پر گر نخوای نکس پیشِ این طبیب اگرتو (بیاری کی) بلث نہیں جاہتا ہے، اس طبیب کے سامنے گفت افزول را تو بفروش و بخ زیادہ گفتگو کو عج ڈال، اور خرید لے تا شاہے تو بگوید فضل ھو تاکہ اللہ (تعالی) کا نفتل تیری الی تعریف کرے چول طبيال را تگهداريد دل جب تم طبیبوں کے ول کی مکہداشت کرو کے وقع این کوری برستِد خلق نیست ال اندھے بن كا وقع كرنا مخلوق كے ہاتھ من تبيس ہے ایں طبیبال را بجال بندہ شوید ان طبیبوں کے دل سے غلام بنو للمتجم داشتن قوم

قوم گفتند استهمه زُرق ست و کر قوم نے کہا، یہ سب فریب ادر کر ہے ہر رسول شاہ باید جنس او بادشاہ کا قاصد اس کا ہم جنس ہوتا جاہیے

۔ درمیان۔ اگر کوئی ض دن میں یہ کے کہ دن کہاں ہے تو وہ خودا ہے اعد معے پن کوظاہر کر کے دسوائی مول لے رہاہے۔ جذوب کی خے والا۔ تشان بعض الله من من میں ہے والا۔ تشان بعض الله کرنا۔ انٹھے تو الحر آن پاک میں ہے والحا الله کرنا۔ انٹھے تو الله کرنا۔ انٹھے تو الله من الله کرنا۔ انٹھے تو الله کرنا۔ انٹھے تو الله کرنا۔ انٹھے کا تو اہش ندیں ہے۔ طبیب۔ یعنی کا مواجائے واجم شریس ہے۔ طبیب۔ یعنی دسول ۔ گفت۔ انٹھا اور سولوں کے ماسے ذیادہ گفتگو مناسب نیس ہے ان کے لیے ہرطرت کی قربانی کرنی جا ہے۔

تنائے۔انسان کی قربانیوں پراللہ تعالی الی تعریف فرمائے گا کہ آسان کواس پر صد آئے گا۔ چول۔ جب ان اطبا کی دلداری کی جائے گی تو انسان پرخود انجی حقیقت کمل جائے گی۔ دتع ۔ دسمالت نظر نہ آنے کے مرض کا دِنعیہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہےادران لوکوں کی تو تیرکر نا اس مرض کے دفعیہ کا

سیست و مربیخی الل سهار کے خدار بھلاانسان کواللہ تعالی اپنا خلیفہ کب بنا سکتا ہے۔ ہررسول سٹاہ اور اس کے قامید کا ہم مبنی ہونا ضروری ہے۔انسان جو آب وگل سے بنا ہے اس کواللہ سے کیا مناسبت ہے۔

مغز خرا خورديم تا ماچوں شا پیشه را داریم همرانه هما ہم کے گدھے کا بھیجا کھایا ہے کہ ہم تم جیسے مجمروں کو ما کا ہمراز سمجمیں کو جا کو پیشہ کو کل کو خدا ز آفاب چرخ چه بود ذره را کہاں جا کہاں مجمعر، کہاں مٹی، کہاں اللہ ا ذرہ کو آسان کے سورج سے کیا واسطہ تاكه در عقل و دمانے در رود ای چه نبت ای چه پیوندی بود یہ کیا نبت ہے ہے کیا تعلق ہے؟ جو عمل اور وماغ مين آ سك تا کیا ایں گفت بیہودہ کیا این چه زرق ست. و چه شیدست و دغا بیهودی گفتگو کب تک؟ یہ کیا کر ہے، یہ کمیا فریب اور دعا ہے؟ خود کا کو آسال کو ریسمال ج می تلیرو مغرِ ما این داستان اس افسانے کو ہاری عمل قیول نہیں کرتی یہ خود کیال ہے، کیال آسان کیال کیا دماگا؟ عَاليًا ما عقل داريم اين قدر گندنا را می شناسیم از گزر عَالِبًا بِمُ اتَّىٰ تَو عَمْلُ رَكِمَةِ بِين کہ مختے کو گاج سے پیچان کیں

من رسول ماہم و باماہ جفت میں چاند کا ماتمی جملہ نخچیرال بدند اندر وبال تمام حملہ خخیرال بدند اندر وبال تمام حملہ خطی جانور، مصیبت میں شے حملہ کردند چول کم بود زور چونکہ طاقت کم تمی، انہوں نے تدبیر کی

ایں بدال ماند کہ خرگوشے بگفت

یہ تو ایما ہی ہے کہ ایک خرگوش نے کہا
کر زمہ پیلال ازال چشمہ ڈلال
کیونکہ ہاتمیوں کے جنڈ سے اس صاف چشمہ پر
جملہ محروم و ز خوف از چشمہ دور
میں محروم مے اور ڈرکی وجہ سے جشمہ سے دور سے

مغز تر گدھے کامنز کھانے سے انسان کدھا بن جاتا ہے۔ پھر یہنی انسان ہیں کیا اند تعالی کو ہما۔ اند تعالی اور انسان میں کیا نسبت، ذرہ کو افراب سے کیا نسبت ۔ ایں چر کی انسان کا اللہ تعالی سے ہمراز ہونا تھی میں ہمیں آسکا۔ تا کیا۔ اٹل ہما نے انبیا سے بہا۔

دیسمال ۔ پھریا کا کیا دھا گا۔ عالیہ ہم میں اتی تھی تو ہے کہ گند نے اور گاج میں فرق کرلیں۔ گندنا۔ عربی میں اس کو کراہ ہے ہیں ایک بد بودار

میں ہے جو کھائی جاتی ہے۔ حکایت ۔ اٹل ہم بانے بید قد نقل کیا کہ تہاری تو دی مثال ہے کہ ترکوش چا عکار مول بنا تھا۔

میں درسول میرکوش نے کہا میں چا عمل قاصد اور بیا میر ہوں اور چا عمار اور ساتھی ہوں۔ کر ۔ بیٹر کوش خور پر چا عکار مول اس لیے بنا تھا کہ تمام

عالور دیتھے پر ہاتھوں کے آئے سے تک تھے اور سب نے ل کریے ایک سماؤٹی کی کہ ہاتھی اس جنٹے پر آٹا چوڑ دیں۔ ہم آ۔ جنگل کے سب جالور ہے اس کے ذریح اس چشرے پائی سے مورہ ہوگئے تھے وہ تکہ لؤر نے میں تو کرور تھا اس لیے انہوں نے بید میرسو ہی تھی۔

ہاتھوں کے ذریے اس چشرے ہائی سے مورم ہو می تھے چونکہ لؤرنے میں تو کرور تھا اس لیے انہوں نے بید میرسو ہی تھی۔

سوست پیلال در شب غره بلال ہاتھیوں کو جاند رات میں بر رسولال بند و زجر و حتم نيست قاصدول ير مايندى، ادر دهمكى اورغصه (مناسب)نبيس ب چشمه آن ماست زین یکسو شوید چیشمہ ماری ملکیت ہے اس سے بث جاؤ تفتم از گردن برون انداحتم میں نے تا دیا، اپنا فرش اور کر ویا تاز زمِّم نَیْجٌ من ایمن شوید تاکہ میری مکوار کے زخم سے محفوظ ہو طاؤ مضطرب گردد زبیل آب خواه یانی ینے والے ہاتھی سے کریٹان ہوتا ہے تا درون چشمه یابی زیں ولیل تاکہ جشتے میں تو اس کی دلیل طامل کر لے تا درونِ چشمہ یابی آن دلیل تاكه بحثے من تو وہ دليل يا لے سناه بیل آمد ز چشه می چید ہاتھیوں کا بادشاہ آیا چشے سے (یانی) یہے لگا مضطرب شد آب و مه کرد اضطراب يِا فَى بِلا، اور جائد بِلتِ لكا چول در و ن چشمه مه کرد اضطراب جب پانی میں جائر ہا بعد ازال نامریکے زیبال ہمہ اس کے بعد ان میں سے کوئی نہ آیا

از سر كُهُ بِانْكُ رُد خُرَكُونِ زال ا ایک بوڑھے خرگوٹ نے بہاڑ یر سے آواز دی شاهِ پیلال من رسولم پیش بایست اے ہاتھیوں کے ہادشاہ! سامتے کھڑا ہو جامیں قاصد ہوں ماہ میگوید کہ اے پیلال روید طام کہ رہا ہے کہ اے ہاتھیوا بھاگ جاؤ ورنه من تال كور كردانم ستم ورته میں تمہیں اندھا کر دول گا، ظلم ترک این چشمه بگوئید و زوید به چشمه چهور دو، ادر بطے حاؤ نک نثال آنست کاندر چشمه ماه ويكھو علامت ہے كہ جاند ياني مي كه بيا رابع عشر اك شاهِ بيل اے ہاتھیوں کے شاہ! چودھویں رات کو آ جا آل فلال شب حاضر آ اے شاہ یل اے ہاتھیوں کے شاہ! فلال رات کو آ جا چول دو ہفتہ از مبر نو بگذرید جب نے جاند پر دو نفح گذر گئے چونکه زو خرطوم <sup>سی</sup> پیل آن شب در آب اس رات کو جب ہاتھی نے بانی میں سوعر والی بیل میاور کرد از وے آن خطاب ہاتھی نے اس کی بات کا نقین کر لیا דיש לאוט אול שמצו זו לא وہ جھنڈ، خوف کھا کر واپس ہو ممیا

ا نرال برمیا غروبی کی دانت کا جائم براتی ول کے بادشاہ کوفر کوش نے تھم دیا کہ وہ تم ہرے اور پھر کہا کہ میں جائم کا قاصد ہوں۔ ہاہ می کوید۔ شمل جائم کی طرف سے پیغام لایا ہوں، جائد نے کہا ہے کہ یہ پانی کا چشمہ میری ملکیت ہے تم اس پر ندآیا کر درورند۔ اگر کہتانہ مانو گے تو اعرصا بنادوں کا ستم گفتم ۔ یعنی میں نے تہمار اظلم تم کو بتا دیا ہے اور اپنا فرض اوا کر دیا ہے۔

ع کے نشاں۔ خرکوش نے کہامیرے کیا ہونے کی طامت یہ ہے کہ جب کوئی ہاتھی پانی پیتا ہے قو جائد پریشانی میں ہلے لگتا ہے۔ کہ بیا۔ اب اگریفین جبیں ہے تو چود ہویں شب کوآ نا اور میرے اس دعوے کی دلیل اپنی آئموں سے دیکھ لینا۔ چوں دو ہفتہ۔ جب جائد کے نکلنے پر دو ہفتے گزرنے کو اوے تو ہاتھیوں کا بادشاہ چشمے پر مالی ہے آیا۔

ے خرطوم۔ ہاتھی کی سویٹر۔ بیل۔ جب پانی بیں میا مرکا تھی ہلاتو ہاتھی کوٹر کوٹن کی بات کا یقین آئیا۔ ترس ترساں۔ ڈرکر جب ہاتھیوں کا بادشاہ بھا گاتو سارے ہاتھی ہماک پڑے ادر پھر کوئی ہاتھی چشمہ یر نہ آیا۔

مانہ زال بیلانِ گولیم اے گروہ کاضطرابِ ماہ آرد مال شکوہ اے گروہ ان بیقوف ہاتھیوں میں ہے تہیں ہیں کہ جاند کا لمنا ہم پر دبدہ تائم کر لے جواب گفتنِ انبیاء طعنِ ایشال را و مثل آوردن ایشال را ان کے اعتراض کا جواب دینا اور ان کی ایک مثال بیان کرنا

سخت تر کرد اے سفیہاں بند تال اے بیوتونو! تمہاری بیڑی کو اور سخت کردیا گشت زہر جاں قہر آئنے تال جان کا زہر، تہارا قائل قبر بن گیا چول خدا بگماشت بردهٔ محتم را جبكه الله (تعالى) نے غضب كا يرده دال ديا ہے که ریاست مال فزون ست از سا ہماری سرداری تو آسان ہے بردھی ہوگی ہے خاصه تحتی ز سُرکیں گشتہ پُر خصوصاً اس محتی = جو گوہر سے بھری ہوئی ہے كافتاب اندرد ذره نمود جس میں سورج ایک ذرہ نظر آئے ديدهٔ البيس جز طيخ نديد شیطان کی آئکھ نے مٹی کے علاوہ کیکھ نہ دیکھا زاں طرف جنبید کو را خانہ بود ای طرف گئی جو اس کا مقام تھا پیش بے دولت بگردد او ز راہ بدیخت کے لیے وہ راستہ سے لوٹ حاتی ہیں بين بدبخت نداند عشق باخت ایک بدبخت کے سامنے جو عشقبازی نہیں جانا ہے

انبياء گفتند آوه پندمال انبیا نے فرمایا، افسوس ہاری تھیحت نے اے دریغا کہ دوا از ریج تال ہائے افسوس! تہارے مرض کی وجہ سے دوا ظلمت افزود این چراغ آل جیتم را یہ جاغ آنکھ کے اندھرے کو اور بڑھا دیتا ہے چه رئیسی جست خواجیم از شا ہم، تم ہے کیا سرداری طابی کے چه شرف یا بد زشتی بر در موتوں کا سمندر محتی ہے کیا شرافت عاصل کریگا؟ اے دریغ آل دیدہ کور و کبود اس اندهی اور تاریک آتکھ پر افسوس ہے كآدے " كو بود بيتل و فريد جيها كه آدم عليه السلام، جو كه بيثل اور يكما تنے چیتم دیوانہ<sup>سے</sup> بہارش دّے نمود شیطانی آنکھ نے (موسم) بہار کو خزاں دکھایا اے بسا دولت کہ آید گاہ گاہ بہت کی دولتیں ہیں جو مجھی مجھی حاصل ہوتی ہیں اے بیا معثوق کابدِ ناشاخت بہت سے معتوق ہیں جو بغیر جان بیجان کے جائے ہیں

جہ۔جس کواللہ کے تقرب ہے وہ مرجبہ حاصل ہو جو آسان ہے بھی بلند ہے وہ تمہاری سرداری کا کیا خواہشمند ہوسکتا ہے۔ چہ ٹرف۔جس سمندر میں موتی بحرے ہوں اس کو کو پر بھری کشتی ہے کیا شرافت حاصل ہوسکتی ہے۔ائے در کتے۔وہ آ ککھ قاتل انسوس ہے جس کو آفتاب ذرہ نظر آئے۔ کا دے۔ یہ شیطانی آئے کہ ہے کہ اس نے مصرت آدم علیہ السلام کے پتلے کی مٹی کود بکھا اوران کے باطنی اوصاف کونہ دیکھا۔

چٹم دیوانہ۔شیطان کوشیطانی آئی۔نے حقیقت کے خلاف دکھایا حصرت آ دم علیہ السلام جو بمزلہ بہار تنے دہ اس کوفز ال نظر آئے۔خود ذکیل تھا اس کی نگا وذکیل چیز پر پڑی۔اے بسا۔ بد بختوں کوقیمتی دولت حاصل نہیں ہوتی۔ ناشنا خت۔ ناقد روں کودولت ملتی ہے کیکن وہ اس کی قدر تہیں کرتے۔

می نسازد کمربال را راهِ راست مراہوں کو سیدھا راستہ موافق نہیں آتا ہے وين مُقلِّب قلب را سومٍ القصناست اور میہ جمارے ول کو پھیرنے والی بُری تقدیر ہے لعنت و کوری شارا ظّله شد لعنت اور اندها بن تمهارا سائيان بن حميا چول نشاید عقل و جال همراز حق عقل اورروح كوالله تعالى كاجمرازيتانا كيون نامتاسب موا؟ چول نثاید زنده همراز ملیک زئره كا الله (تعالى) كا جراز مونا كيول مناسب نبين؟ یشهٔ زنده تراشیده خداست : زندہ مجمر، خدا کا بنایا ہوا ہے دُمِّ مادال دا شرِ مادست كيش مانیوں کی دم کا خبہ مانی کا سر ہے نے درال ہر راحے و لذتے نہ اس سر میں کوئی راحت اور لذت ہے لائق اند و در خورند آل هر دویار وه دونول دوست لائق ادر مناسب بین در اللي نامه كر خوش بشوي "البی نام" میں اگر تو اچھی طرح سے ور خور آمد تخفي خر باگوش خر مرجے کا جم مرجے کے کان کے لائق ہے احقال را این چنین حرمال چراست بیوقوفول کی الی محروی کیوں ہے؟ ایں غلا وہ دیدہ دا حرمان ماست آ تکھ کو غلط و کھانے والی ہماری محرومی ہے چول ستو ستين شا را قبله شد جب پھر کا بت تہارا قبلہ بن کمیا يول بثاير سنگ تال انباز حق تہارے پھر کا اللہ (تعالیٰ) کاشریک ہونا کیے مناسب ہوا؟ یشهٔ مُرده جا را شد شریک مرا ہوا مجھر، ہا کا شریک بن ممیا آل بت مرده تراشیده شاست دو مردہ بت، تہارا گمڑا ہوا ہے ٔ عاشق<sup>ع</sup> خویشد و صنعت کردِ خوایش وہ ایے اور اپی دستکاری کے عاشق ہیں نے درال وم دولتے و سمح ینہ اک وم میں کوئی دولت اور نعمت ہے كرو سر كردال بود آل وم مار وو سانپ کی دم سر کے جاروں طرف محومتی رہتی ہے آنچال سے گوید تھیم غزنوی غزنوی دانا، ایبا می فرماتے ہیں مم نضولی کن تو در تھم قدر تغتریر کے نیصلے میں تو بکواس نہ کر

ا حرماں۔ بینی احتوں کی محروی کاسب ان کی حرمان تعیبی ہے جوائلہ تعالی کے علم سے ان پر مسلط ہے۔ چوں۔ انبیانے افل سہا ہے کہا چونکہ تم بہت پر تی است کا ہو کئے ہوائلہ کا ہو گئے ہوت کہ قو اللہ کا ہوگیا ہے۔ چوں بٹاید۔ تبہارے اندھے پن کی علامت یہ ہے کہ پھر کے بت کو تو اللہ کا مشرکہ ہوئی بھر کہ بعد ہے ہوئی مسل اور جان کو اللہ کا ہمر از بھینے ہیں تم مہیں اشکال پیش آرہا ہے۔ پیشہ مردہ۔ بینی پھر کا برت۔ ہما۔ بینی ابند تعالی ملیک اللہ کا مراز بھینے ہیں تھر کی انہاں جو اللہ کا ہمراز ہوئے اللہ کا ہمراز کا برت رہت جوتم نے خودا ہے ہا تھوں سے تر اشادہ اللہ تعالی کا شریک ہو گیا لیکن تبہارے زدیک انسان جو اللہ کا برا بیا ہوا ہو و اللہ کا ہمراز ہوئی ایک تبہارے زدیک انسان جو اللہ کا براز ا

ع حافق التي مراهل الني اورا في معنوعات كے عاش ہو۔ وقع مارال-سانپ كى دم سانپ كے سركى اطاعت كرتى ہے، مثل مشہور ہے جيسى روس ويسے فرشتے ۔ كر دسر۔ جس جانب منہ جائے گااى جانب اس كى دم جائے كى۔ دويار۔ يعنى سانپ كى دم اورسر۔

ویسے فرسے۔ روہر۔ سی جانب منہ جائے گا ای جانب اس نادم جائے گا۔ دویاد۔ سی سانپ نادم اور سر۔ سے آپنیاں۔ عکیم سائی فرنوی نے الی نامہ بیں جو ہا تی سمجھائی ہیں ان کو بیان کر کے یہ ہات بتا ہے ہیں کہ کفار کی تروی اور ان کی تجیب معملی پر جرت کی ضرورت نہیں ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے عکمتیں معمر ہیں وہی اپنی عکمتوں کو خوب سمجھتا ہے۔ ہم فضولی۔ اللہ تعالیٰ کے فیملوں کین زیادہ ہا تھی بناتا ہے۔ بیار ہیں اس نے ہرکام مناسبت سے کہا ہے۔

شد مناسب عضوب<mark>ا</mark> و ابدانها اعضا ادر بدن مناسبت سے بین ہیں · وصف ہر جانے مناسب یأشدش ہر روح کی صفت اس کے مناسب ہوتی ہے چوں صفت باجاں قریں کردست او جبکہ اس نے صفت کو روح کا ساتھی بنایا ہے شد مناسب و صفها در خوب و زشت الجِهالَى اور براكَ من مناسب صفتين بيدا موكى من ديده و دل ست بين الاصبعين آتکھ اور دل دو اٹکلیوں کے درمیان ہیں اِصبِح <sup>ع</sup> لطف ست قبرے درمیان مہر اور قبر کی انگل ہے، درمیان میں اے قلم بنگر کر اجلالیتی اے تلم! اگر تو خدائی ہے، تو خیال رکھ جمله قصد و جنبشت زین اصبع ست تیرا سب ادادہ اور خرکت اس انگل سے ہے اي حروف حالهات از کنخ اوست تیرے احوال کے حروف اس کی تحریر کے ہیں جز نیاز و جز تضرع راه نیست وعا اور عاجزی کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے ایں علم داند ولے بر قدرِ خود اس کو قلم جانا ہے لیکن اینے مرتبہ کی بقدر

شد مناسب وصفها با جانها اوصاف، جانوں کے مناسب ہیں بیگال یا جال که حق بتراشدش یقیناً الله (تعالی) اس کوروح کے مناسب بیدا کرتا ہے لیں مناسب واکش ہمچوں چیتم و رُو تو اس کو جہرے اور آتکھ کی طرح مناسب سمجھ شد مناسب حرفها که حق نوشت جو حروف الله (تعالی) نے لکھے وہ مناسب ہیں چول تلم در ذست كاتب اے حسين اے حسین! جیسا کہ کاتب کے ہاتھ میں قلم کلک دل با قبض و بسطے زیں بنان ان سر انگشت ہے ول کا قلم سطی اور کشادگی میں ہے کہ میان اِصبعتین کیستی کہ تو کس کی دو انگلیوں کے درمیان میں ہے؟ فرقِ تو بر جار راهِ جمع ست تیرا فرق مجمع کے چوراہے پر (ظاہر) ہونے والا ہے عزم و فسخت جم زعزم و سنخ اوست تیرااراده اور (اس کو) منح کرناای کیارادے اور منح کرتے ہے ہے زیں تقلب ہر قلم آگاہ نیست اس گردش ہے ہر تھم باخر نہیں ہے قدرِ خود پیدا کند در نیک و بد انچھاکی اور برائی میں اپنا مرتبہ سمجھ لیتا ہے

ا منفسوبا الله تعالی نے سادے اعتما اور بدنوں میں خاص تناسب رکھاہے ہردوح میں اس کے مناسب اوصاف پیدا فرمائے ہیں۔ ومف ہم جرجان کے اوصاف اس کے مناسب ہیدا فرمائے ہیں۔ جب الله تعالی نے ایک روح کے لیے صفت کفر پیدا فرمائی ہے تو وی صفت اس کے مناسب تھی۔ مقدمتا سے مناسب تھی۔ ویدہ دول انسان کاول اور آ کھوقد رت کی دوافکیوں کے قیفہ میں ہیں دو جس طرح جا ہتی ہے ان کارخ موڑ وی ہے۔

ع استی جن دوانگیوں کے درمیان میں آئم دل ہو ایک قبری انگل ہددسری مہری انگلی ہے۔ بتان ۔ بتانہ کی جمع ہمر آتھت۔ استی م دل کو بھیشہ اس کو مذفظر رکھنا جا ہے کہ دو کس ذات کے قبغہ میں ہے۔ جملہ انسان اور انسان میں جو فرق ہوت کے دو کسی دو اسے پر ظاہر ہوگا۔ ایس جروف انسان کو جو طالات ویش آتے ہیں دو آئم تقدیر کے تھے ہوئے ہیں۔ عزم میں بررکوں سنے کہا ہے عوف ترقی بقشیع العَوْ آتِیع میں نے اسپنے بردرگار کواپنے اداداد اس کے فتح ہوئے ہیں تاز جم تقدیر کے تھے ہوئے سے جانت کا داستی میرف عابری اور گریہ ہے۔ تقلب کی طالات کا تنجر تھے استی انسان کا دل۔ ایس آئم ہوئے دل کے احوال سے ایس سے جانت کا داستی میرف عابری اور گریہ ہے۔ تقلب سین عالات کا تنجر تھے ۔ بیتی انسان کا دل۔ ایس آئم ہے کو لوگ اپنے دل کے احوال سے ایس انسان کا دل۔ ایس آئم ہے کھوگ اور کہا گئے ہیں۔

انچی<sup>ا</sup> در خرگوش و بیل آویختند تا ازل را باحیل آمیختند وه جو که خرگوش اور باخیل آمیختند وه جو که خرگوش اور باخی (کفته) سیمتعلق بوئے فرا که (حکمت) ازلی کو (دنیادی) حیلوں سے ملا دیا بیان آئکہ ہر کس را نرسمد مثل آوردنِ خاصہ درکارِ الہی اس کا بیان کہ ہر محض کو یہ حق نہیں ہے کہ مثال بیان کرے خصوصاً اللہ تعالیٰ کے کام کی

سوئے آل درگاہِ باک انداختن اس پاک دربار کی جانب منوب کیس که بعلم برز و جهر او آبیت ست کہ جس کا غیب اور شہادت کا علم واضح ہے تا بزلف و یا بَرُخ آری مثل تاکہ نو زلف یا رخدار کی مثال بیان کرے ا ژوہا مجربزِ از لبِ میکشود ا اڑو ہا نھا اس کے راز کو ہونٹ کھول تھا توچه دانی برز این دام و حبوب تو ای جال اور دانوں کے راز کو کیا سمجھے گا؟ چوں کند موشے فضولی متمثل تو فضولی چوہا اس میں کیا سوراخ بتا سکا ہے؟ تا بیانخ جرو جروت بر کند تاکہ جواب میں تیرے جزو جزو اکھاڑ دے تا که شد ملعون حق تا يوم وي يهال تك كده الله (تعالى) كى جانب سے قيامت تك كر لي ملتون موكيا تافروشد در زمین با تخت و تاج یہاں تک کہ تخت و تاج کے ساتھ زمین میں وسس میا

کے رسد تا ایں مثلہا ساختن ان کو کیا حق تھا کہ انہوں نے یہ مثالیں گھڑیں آل مثل آوردنِ آتخضرت ست مثال دیا ای دربار کا (حق) ہے تو چہ وائی سر چیزے تا تو کل ع تر کسی چیز کا روز کیا جانے جب تک تو گنجا ہے سوی میس را که عصا دیدو نبود ﴿ إِنَّ لَنَّ جَسَ كُو مُصَا وَيَكُمَا أُورُ وَهُ (عَصَا) مَهُ تَمَّا جوں چناں شاہے نداند برِ چوب جبکہ ایبا ٹاہ، لکڑی کے راز کو نہ سمجھے چول غلط شد چیتم موی موسی در مثل جب مثال ( کے معاملہ ) میں ( صغرت) موی علیاللام کی آ کھے غلا ہوگی آل مثالت را چو اژدر ہا کند وہ تیری مثال کو اردم جیبا بنا دیتا ہے ایں مثال آورد ابلیس<sup>ت لع</sup>یس ملعون شيطان، به مثال لايا این مثال آورد قارون از لجاج قاردن، جھڑے ہے یہ مثال لایا

ا ہے۔ اب مولانا نے پھرائل مہا کے تصدی طرف دخ کیا ہے۔ اہل مبائے رسولوں ادرخدا کو کلیلہ و دمنہ کے قصد پی خرکوش اور ہاتھی ہے تشیبہ دی تھی۔ از تی ۔ بینی از لی حکمت۔ حیل ۔ بینی ونیاوی حیلے ۔ تے رسمہ اہل مہا کو بیری نہ تھا کہ وہ اس طرح کی مثالیں جناب ہاری تعالیٰ کے لیے گھڑیں ۔ آس مثل میجے مثال وقل دے سکتا ہے جس کومثال ادر جس کے لیے وہ مثال ہے اس ہے اس کو پوری واتنیت ہو۔

کل منجا اگر زلف ادر رخ کی منالیس بیان کر سے تو لامحالہ غلا ہوں گی کیونکہ دو قود زلف کی حقیقت سے ناواقف ہے۔ موئ سے موئ علیہ السلام بیسے نبی اپنے عصا کی حقیقت سے ناواقف ہے وہ اس کومحن لائمی سمجے حالا نکہ دواؤ دہا تھا۔ اس نے ہونٹ پیلائے تو ان پرید داز منکشف ہواتو بسب حضرت ہوگ علیہ السلام کاعلم بھی ناتھ ہے تو تم ان نفسانی خواہموں کی حقیقت جو کہ در اصل شیطانی دام و دانہ ہیں کیا بجھ سکتے ہو۔ فسنوتی ۔ بغیر النتیار کے کام کرنے والا۔ مرحل سوراخ ، مجھنے کی جگہ۔ آس مثالت ۔ غلامتالیس دینا خود مثال دینے والے کی جائی کا سبب بنم ہے۔

المبلس - شیطان نے کہا خلفتنی من ناد و خلفته من طنب "اے اللہ تونے بھے آگ ہے منایا اور اس آ دم کوئی ہے۔ "جذا میں اسے افتل مول تو اس کو تجدہ کیوں کروں۔ قارون ہے کہا گیا کہ اللہ نے کھے جودولت دی اس کے ذریعہ آخرت کا طالب بن تو اس نے کہا إنتها اُونینه کا خلی علیم میں کہا ہے۔ اس میں کسی کا کیادظل ہے۔ کیا اُنتہا تا میں میں کسی کا کیادظل ہے۔ کیا تا ہے۔ اس میں کسی کا کیادظل ہے۔ کیا تا ہے جھڑ ا

تاکہ پشہ مغز سر خوردش عجول یہاں تک کہ تجھرنے ملدی ہے اس کے سرکا مغز کھالیا تاکہ اندر آب دریا شد سقط یہاں تک کہ دریا کے بانی میں بہار بن گیا کاشخوال شاں خرد و مُرد آمد زباد کہ ان کی ہٹیاں ہوا ہے ریزہ ریزہ ہو گئیں تاکہ شد در قعر دوزخ سر تگول تاکہ شد دوزخ کی مجرائی میں اوندھا ہو گیا کہ ان کی دوزخ کی مجرائی میں اوندھا ہو گیا کہ ان کی دجہ ہے بجروں خاندال تاہ ہوئے ہی

ای منالت از و زاغ و بوم دال که ازبینال بیت شد صد و منالات اور الو سمجھ که ازبینال بیت شد صد و منالات باه منال کو کوا اور الو سمجھ که ان کی دجہ سے سکروں خاندان باه مناب از دن قوم نوح علیہ السلام باستہزا در زمانِ کشتی ساختنِ او قوم نوح علیہ السلام کا چفرت نوح علیہ السلام کا حضرت نوح علیہ السلام کے مشتی بنانے کے وقت خاتی میں مثال بیان کرنا

صد مثل گو از ہے تکر بتاخت کردن مثل دینے دالے نداق کے لیے دوڑے می کند کشتی چه نادان ابہیست دو کشتی بتا رہا ہے، کس قدر نادان ادر بیوتوف ہے وال کے میگفت برش ہم بساز دور ایک کہتا تھا، کہ اس کے بہی لگا دور ایک کہتا تھا، کہ اس کی بشت نیزی میڑی ہے وال کے میگفت بیشتش کر مرست دول کے میگفت بیشتش کر مرست دول کے میگفت بیشتش کر مرست دول کے میگفت بیایش کے چراست دیری کہتا تھا، کہ اس کا بایہ نیزها کیوں ہے؟ دوال کے میگفت بیایش کے جراست دول کے میگفت بیایش کے جراست دول کے میگفت بیایش کے جراست دول کے میگفت اس کا بایہ نیزها کیوں ہے؟ دوال کے میگفت اس کا بایہ نیزها کیوں ہے؟ دوال کے میگفت اس کا بایہ نیزها کیوں ہے؟ دوال کے میگفت اس کے بایہ نیزها کیوں ہے؟

نوح" اندر بادبیہ کشتی بساخت (حضرت) نوح علیہ السلام نے جنگل میں کئی بنال در بیا بانے کہ جاہ و آب نیست اس جنگل میں کشی بنال اس جنگل میں جہاں کواں اور بانی نہیں ہے آن جنگ میگفت ایس کشتی کو دوڑا ایک کہتا تھا کہ اس کشی کو دوڑا ایک کہتا تھا، کہ اس کا دنبالہ ٹیڑھا ہے آل کیکے میگفت پالانش کو ست ایک کہتا تھا، کہ اس کا دنبالہ ٹیڑھا ہے آل کیکے میگفت پالانش کیاست ایک کہتا تھا، کہ اس کا پالان کہاں ہے؟ آل کیکے میگفت کایں مشکر تہی ست آل کیکے میگفت کایں مشکر تہی ست آل کیکے میگفت کایں مشکر تہی ست ایک کہتا تھا، کہ سے خالی مشکر تہی ست

ایں مثال آورد نمرود<sup>یا</sup> جہول

جائل نمرود، ہے مثال لایا

این مثال آورد فرعون از غلط

فرعون، علطی ہے ہے مثال لایا

ایں مثال اندیش گشته قوم عاد

توم عاد، نے مثال سوچنے وائی بی

این مثال آورد هر بد بخت دول

ہر بدبخت کینہ ہے مثال لایا

ا نمرود فرود فرائی کادموئی کیااور کہاآنا اُنحینی و اُمینٹ لیعن 'لوکوں کی موت اور زندگی میرے بھند میں ہے۔' بجول جلد باز فرخون فرخون نے کہاآنا دَبُکُمُ الاَنعُلی' میں تہمارابڑا خدا ہوں۔' سقط۔ بیار چیز قوم عاد۔ حضرت ہود کے ساتھ ان لوکوں نے غلابا تیں کیس تو آئی میں ہے۔ بلاک ہوگئے۔

لی این مثالت مینی غلامثالوں اور غلاولائل ہے تو بیں جا و ہوئی ہیں۔ تحریف ان رزاغ و بوم میہ بیای اور نوست کی علامثل ہیں۔ مقبار او پر بتایا تھا کہ غلاولائل ہے تو میں جا و ہوئی ہیں اب اس کو مثال ہے سمجھاتے ہیں۔ بادید۔ جنگل آب بیست کشتی کی دہاں مغرورت ہوتی ہے جہاں دریا ہو یہاں ختک جنگل ہے اس میں لوح علیہ السلام کشتی کیوں بنار ہے ہیں۔ بتاز مینی کے شک میں دوڑانے کی ہے لہذا اس کو جنگل میں دوڑا۔ پرش اس کشتی کے پرلگا تا کہ اڑ سکے بیائی تو موجود نہیں کہ اس میں بھے گی۔

ے۔ آل کے۔ نداق میں کوئی حضرت نوح علیہ السلام ہے کہتا کہ اس کتنی کا پچھلا حصہ ٹیڑھا ہے کوئی کہتا ہے کہ اس کی پشت ٹیڑھی ہے کوئی نداق میں کہتا کہ اس گھرھے کا پالان کہاں ہے کوئی کہتا کہ اس کا پارٹیڑھا ہے۔ مشک رکوئی کشتی کومشک بتا تا کوئی اس کوگھ حصا قرار دیتا۔

آل کے میگفت بیکاری مگر یا شدی فرتوت و عقلت شر ز سر ایک کہتا تھا کہ ثابی تو بیکار ہے یاتو کھوسٹ ہوگیا ہے اور تیرے ہر سے عش نکل گئی ہے او ہمی گفت ایل بفرمان خداست ایل پی کر بکہا نخواہد گشت کاست دو کہتے تھے، کہ یہ خدا کے گم ہے ہے میکنی در نیم شب در زیر حکایتِ آل دُزدکہ پُرسیدند چہ میکنی در نیم شب در زیر اس چور کی حکایت جمل سے دریافت کیا کہ تو آدمی رات میں اس دیوار کے ایس دیوار، گفت دُئل می زنم

یاس کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا ڈھول بجا رہا ہوں

در بن د بوار حقره می برید دیوار کی کر عل گرها کمود رہا تھا طقطتِ آبسته اش را می شنود اک کی آہتہ کھٹ کھٹ کو س رہا تھا گفت او را درچہ کاری اے پدر ال سے کہا اے بایا! تو کس کام میں لگا ہے؟ تو کئی؟ گفتا وبل زن اے سی تو كون ٢٠١٠ في كبال يزرك! وحول بجان والا (بول) گفت کو بانگ دبل اے ہو سبل أس نے كہاا م عمل القول والے دو حول كى آواز كمال ہے نَعْرَهُ يَا حَسُرَتَا وَاوَيُلَتَا يا حسرتا واويلا كا تعره آن زمال واقت شوی بر جزوکل ِ اس وقت تو جزو کل سے واقف ہو جائے گا پخته شو در آتش حق والسلام الله (کے عشق) کی آگ میں پختہ بن والسلام ایں مثل بشنو کہ شب وُزدِ عدید<sup>ع</sup> یہ مثال س کہ رات میں ایک سرش چور لیم بیدارے کہ او رنجور بود ایک ادھ کچری نیند والا جو کہ بیار تھا رفت بر بام و فرود آویخت سر ده کوشے پر بڑھا اور سر کو جھکایا خير باشد نيم شب چه ميلني خرت ہے، آدمی رات میں تو کیا کر رہا ہے؟ در چه کاری؟ گفت میکویم زال توكس كام من (مصروف) إن أن في المعول بجار مابول گفت فردا بشنوی این بانگ را اس نے کہا تو اس آواز کو کل س لے گا من چو رقتم بشنوی بانگ زال میں جب چلا جاؤں کا تو ڈھول کی آواز س لے گا در غلط افنادہ اے میم خام اے ادھ کھرے! تو قلطی میں پڑا ہوا ہے

لے اوہ تی ۔ حضرت لوح علیدالسلام جواب میں فرماتے کہ یہ مشتی خدائے تھم سے بنار ہا ہوں اور تہارے نداق اڑانے سے اس میں کوئی کوتا ہی نہ کروں گا۔ حکایت۔ حضرت نوح علیدالسلام نے قوم سے فرمایا تھا ، اِنْ قَسْنَحُو وَا مِنَّا فِلِنَّا نَسْنَحُو مِنْ کُنُمُ کَمَا فَسْنَحُو وَنَ یعیٰ ''جس طرح آج تم ہمارانداق اڑا دہے ہو ، آیندہ و کمنا ہم تہمارانداق اڑا کیں گے۔''ای مناسبت سے مولانانے بیر حکایت نقل کی ہے۔

علید - جنگز الور حفره مرکزها مطلق کمف کمف کنت أورا اس باد کمروالے نے چورے کہا۔ خیر باشد رمین خیریت ہے آوجی رات کوتو یہ کیا کام کرد ہا ہے اور تو کون ہے۔

ت - بزرگ - بوسل منتف طریقول والا موجیمول والا نفره - بعنی تیراسب لث جائے گا اور تو وادیلا کرے گا تو وہ میر ہے د سن کے گا۔

یں سمن سینی جب میں چوری کر کے چلا جاؤن کا حب تھے سب پھی معلوم ہوجائے گا۔ در غلط۔ بیانیا کا مقولہ ہے کہ تم لوگ غلط مثالیں دے رہے ہو ایک غلطی تو یہ ہے کہ دومثال خود فرمنی ہے پھر غلطی ہے ہے کہ اس افسانے اور فرمنی قصہ کی حقیقت تیس سمجھے د

آل دروغ ست و کڑ و برساختہ سِرِ آن کڑ را تو ہم نشاختہ و (مثال) جھوٹی اور نیڑمی اور بناوٹی ہے اس نیڑمی کے راز کو بھی تو نے نہیں پیچانا ہے جوابی<sup>ا</sup> آن مثل کہ منکران گفتند از رسالت خرگوش کے قاصد بننے کی مثال جو منکروں نے بیان کی اس کا جواب

کہ یہ پیش نقس تو آمہ رسول جو کہ تیرے نفس کے سامنے قاصد بن کر آیا ز آب حیوانے کہ ازوے خصر مخورد ال آبر حیات سے جو نصر علیہ السلام نے پیا كفر تحقتی مستعد شو نیش را تو نے کفر کیا، سزا کے لیے تیار ہو جا که بترسانید پیلال را شغال جس سے مکیرٹ نے ہاتھیوں کو ڈرایا خثیت پیلان زمه در اضطراب جاند کے کمنے سے ہمتیوں کا ڈرنا (بیان کرتا ہے) يامَه كه شد زيونش خاص و عام اس جاند سے جس کے خاص و عام تالع بیں چه عقول و چه نفوس و چه ملک كيا عقلين، اور كيا جانين، اور كيا فرشته چه ملوک و چه گو<del>که</del> چه کیفهاو کیا بادشاه، اور کیا نقیر، کیا شهنشاه چه مه و چه سال و چه کیل و نهار كيا مهينه اور كيا سال، اور كيا رات، اور دن چه خریف و صیف و چه دے چه بہار كيا جازه اور كرى، اور كيا خرون، كيا بهار

ير آل خرگوش دال ديو فضول اس خرگوش كا راز سجم كه وه نالائق شيطان ب تا که نقس گول را محروم کرد یمال تک که احق نفس کو ای نے محروم کر دیا بازگونه کردهٔ معنیش را تو نے اس کے معنی کو الف دیا اضطراب ماہ گفتی در ڈلال<sup>یا</sup> صاف یانی میں تو نے جائد کا حرکت کرنا بیان کیا قصهٔ خرگوش و پیل آری و آب تو خرگوش اور ہاتھی اور بانی کا قصہ بیان کرتا ہے ایں چہ ماند آخر اے گوران خام ال اندمو (ممثل کے) کچوا بد کیا مشابہت رکھتا ہے؟ چه مه و چه آفناب و چه فلک كيا جاند، اور كيا سورج، اور كيا آسان چه وحول و چه طيور و چه جماد کیا وحثی جانور، اور کیا پرندے، اور کیا پھر چه بلاد و چه جبال و چه بحار كيا شهر ادر كيا بهار اور كيا سمندر چه تراب<sup>ع</sup> و آب و چه باد و چه نار كيا منى اور يانى، اور كيا بوا، اور كيا آگ

ا جواب اب مولانا اس قعد کاواقتی مطلب سمجاتے ہیں۔ خرگوش اس سر ادشیطان ہے۔ پیش نئی ۔ ہاتمی سے مرادنس انسانی ہے۔

اب بانی سے مرادوہ آب حیات ہے جونعز نے حاصل کرلیا تھا یعنی شیطان نئی کو کمراہ کر سے آب حیات سے حروم کر دیتا ہے۔ کول۔

احمق ۔ باز کونہ ۔ انمل سبانے اس قصد کوالٹ کرخرگوش سے انبیا مراد لیے ۔ کفر ۔ انبیا کودھوکا بازخرگوش سے تشیید دیا کفر ہے۔ نیش ۔ یعنی سزا۔

عز لال ۔ صاف پانی ۔ شعال ۔ یعنی کی دڑ ۔ ایس چے۔ یعنی اس قصد پی آ نے آ سان کے جاند کواللہ سے تشید دی ، یہ تشید انبیائی غلط ہے، آسان کی جاند اللہ تعالی سے کیا مشابہ ہوسکتی ہیں تمام جہاں اس کا عکوم ہے۔

کا جاند اللہ تعالی سے کیا مشابہ ہوسکتی ہیں تمام جہاں اس کا حکوم ہے۔

على چير آب يعني جارول عفر يخريف موسم مرما فصل خزال به

ہمچو کوئے در خم چوگانِ اُو جیا کہ گہند لجے کے خم میں ایں چہ میگویم گر ہستم بخواب من بيكيا كه رما بول؟ شايد من نيد من بول سرتکول کردست اے بد گوہرال اے بد اصلو! اوندھے کر دیے ہیں آفاہے چوں خراسے در طواف سورج بن چکی کے گدھے کی طرح چکر میں ہے تحتم دلها كرد عالمها خراب دلوں کے عفتہ نے جہانوں کو تباہ کر دیا ہے در سیاستگاهِ شهرستانِ لوط<sup>ع</sup> لوط کے شہر کی عذاب گاہ کو كوفتند آل پيلگال را استخوال ان ہاتھیوں کی بٹریاں توڑ دیں پیل را بدرید و نه بربرد رفو ہاتھی کو ایبا بھاڑا جس کا رفو نہیں ہر سکتا يا مصاف کتکر فرعون د روح یا فرعون اور حضرت جرئیل علیه السلام کا معرکه ذره فرزه آب شال بر می مسیخت یانی ان کو ذرّہ ذرّہ کرتا تھا وانکه صرصر عادیال را می ربود اور سے کہ عاد والوں کو آندھی ایک ری تھی کہ بدندے پیل مش اندر وغا جو ہاتمیوں کو جنگ میں مار ڈالنے والے سے جمله اندر تحكم و در فرمانِ او سب اک کے تھم اور فرمان میں ہیں آفآبي آفآب آفآب مورج کے مورج کا مورج (مے) صد ہزارال شہر را حقم شہال شاہوں کے غصہ نے، لاکھول شہر کوه بر خود میشگافد صد شگاف بہاڑ خود سکڑوں مکڑے بن جاتا ہے مردال خنك كرداند سحاب مردانِ (خدا) کا غسہ اہر کو خٹک کر دیتا ہے بَنْكُريدِ اے مُردگانِ ہے حنوط اے خوشبو نہ لمے ہوئے مُردو! وکمے لو پیل خود جہ بود کہ سہ مریع پرال المحمى خود كيا ہے كہ تمن، جار، اڑنے والے يرندول نے أضعف مرغال اما بيل ست و أو امائل کزور ترین برند ہے، اور اس نے كيست كونشديد آل طوفان لوتح کون ہے جس نے طوفا ان اور علیہ السلام کے بارے میں نہ سنا ہو روح شال بشکست و اندر آب ریخت (حصرت) جريكل عليه السلام في ال كوككست وى اور ياني من بهاويا كيست كونشنيد احوال شمود · کون ہے جس نے شمود کے احوال نہ سنے ہوں؟ پیتم بارے در چناں پی<u>ل</u>ال کشا اب الم ایے ماتھیوں میں کھول

ع الوط من من سالوط عليدالسلام كى نارامنى من بستيال ويران موكين ميل خود چدا بربدك باتعيول كالشكرابا بيلول كى ككريول من بلاك موا-

ج. لوق معرت نوح علیدالسلام کی نارامنی ہے قوم فرمون کو جرئیل علیدالسلام نے دریا میں غرق کر دیا۔ فتود۔ حضرت مسالح علیدالسلام کی اوخیٰ کو ذرگ کرنے کی دجہ سے چین کے عذاب سے ہلاک ہوئے۔ وادیاں۔ حضرت ہود علیہالسلام کی نافر مالی سے نیاہ ہوئے۔ پیلان۔ وہ کفار جوطا تتور ہاتھیوں کی طرح نتے۔ وغا۔ جنگ۔

زريه تحتم ول تبيشه در زجوم! (صاحب) دل کے عصر کے ماتحت ہمیشہ شکماری ہیں ہیں ميروند و تيست غوث و رحمج جا رہے ہیں اور کوئی فریاد اور رحمت نہیں ہے جمله ويدند و شا ناديده الله سب نے ویکھ لیا ہے اور تم نے تہیں ویکھا ہے النیختم تال را وا کشاید مرگ نیک موت تمہاری آنکھ کو اچھی طرح کھول دے گ چول روی در ظلمتے مانند کور جبکہ تو اندھوں کی طرح اندھرے میں کے بستة روزن ياتني از ماهِ كريم اس عظیم جاند کی طرف ہے تیرا روشندان بند رہے گا جہ گنہ دارد جہانہائے فراخ وسیع جہانوں کی کیا خطا ہے چوں بہ بیند روئے یوسٹ سے را بگو بتا، وه يوسف عليه السلام كا چبره كيم وكيم كي كُوش آل عليل ولائش كم شنيد ان سنگدنوں کے کان نے نہ سنا بر زمان وَاللَّهُ اَعْلَمُ بِالرَّشَاد ہر دور میں، اور خدا ہدایت کو زیاوہ جانا ہے صَدِّقُوا رُوْحًا سَبَاهًا مَن سَبَا اس روح کی تقدیق کروجس کوتید کیا ہے جس نے بھی قید کیا ہے۔ يُؤْمِنُو كُم مِن مَّخَازِى القَارِعَه وہ تمہیں قیامت کی رسوائیوں سے اس ولائیں کے آنیخال بیلان و شامانِ ظلوم ایے ہاتھی اور ظالم بادشاہ تا ابد از ظلمنة در ظلمنة نمیشہ کے لیے ظلم کی دجہ سے اندھرے میں نام نیک و بد مگر نشیند ماید ثاید تم نے نک اور بد کا نام تہیں سا ہے دبیره را تا دبیره می آربیر و لیک و مجيئ ہوئے كو ان و يكھا تصور كر رہے ہو ليكن ''گر دو عالم پُر بود خورشید و نور اگر دونوں جہان سورج اور نور سے پر ہول بے نصیب آئی ازاں نورِ عظیم اس عظیم نور ہے تو بہرہ در نہ ہو گا تو درون جاه رهستي رُكاخ تو محل سے کر کر تمویں س چلا میا ہے حال کہ اندر وصف کرگی ماند او وہ جان بھی بھیڑے بین میں ربق کن داوُدی بسنگ و کهُ رسید (حضرت) داؤد عليه السلام كانغمه يقر ادريباز تك پينج حما آفریں برعقل و بر انصاف باد عَقَل اور انصاف کو ٹایاش ہے صَدِّقُوُا رَسُلًا كِرَّامًا يَا سَبَا اے سبا (والو) شریق رسولوں کی تقیدیق کرو صَدِقُوهُم هُم شُمُوسٌ طَالِعَه ان کی تقید بی کرو وہ طلوع کرنے والے سورج ہیں

لے رجوم۔سنگساری۔ظلمت ظلمت تاریکی غوث۔ مدد۔ دیدہ را لیخی تم ان تمام دیکھی بھالی چیزوں کو اُن دیکھا بنارے ہو۔ کشاید نیک۔ اچھی طرح کھول دیے گی۔

یں سے گردوعالم۔ جبکہ انسان خوداینے آپ کواندھا بتا لے تو وہ نورے محروم رہتا ہے۔ روزن ۔ روشندان یو دروں ۔ اگر کو کی خوداینے آپ کو کنویں میں گرالے ادرونیا کی وسعت سے محروم ہوجائے تو اس میں دتیا کا کیا تصور ہے۔ کا تنے کیل ۔ وصف گرگی لیعن نفسانی عیوب ہرص جلمع وغیرہ۔

ع یوسف پینی انبیا کے معجزات سے غیر ذکاروح تک متاثر ہوئے تیں کیکن سنگدل انسان متاثر نہیں ہوتا۔ آفریں۔ عمل و انساف ہوتو انسان حقیقت کو بچھ لیتا ہے معجزات سے غیر ذکاروح تک متاثر ہوئے تیں کیکن سنگدل انسان متاثر نہیں ہوتا۔ آفریں۔ عمل و انساف ہوتو انسان حقیقت کو بچھ لیتا ہے ، انمل سیاعتک و انساف سے بے بہرہ ہیں۔ حسّدِ فَوَّا۔ بِحرمولا ناانمل سیاکو خطاب کرتے ہیں کہ ان شریف رسولوں کا کہنا مان کو رہیا متاثر ہوئے تیا مت کی رسوائیوں سے بچاہے گا۔

صَدَّقُو هُم هُم بُدُور وَ رَوْن وَالَه بِن اللهُ وَ وَالْمَوَ وَالْمَوْ وَالْمَوْ وَالْمَالِيَ مُ اللهُ جَلَى صَدِقُو هُمْ هُمُ مَصَابِيهُ اللهُ جَلَى صَدِقُو هُمْ هُمُ مَصَابِيهُ اللهُ جَلَى اللهُ جَلَى اللهُ جَلَى اللهُ جَلَى اللهُ جَلَى اللهُ جَلَى اللهُ عَلَى اللهُ جَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ الله

بیانِ معنی حزم و مثالِ مردِ حازم بخته کاری کے معنی کا بیان، اور پخته کار انسان کی مثل

از دو آل گیری که دو رست از خباط تو دونوں میں سے دہ اختیار کرد جو نفرش سے دور ہے نبیست آب و ہست ریگ پائے سوز پائی نبیس ہے اور پاؤں جلانے وائی ریت ہے کہ بہر شب چشمہ بنی روال کہ تو ہر رات کو بہتا چشمہ دیکھے گا تا رہی از ترس و باشی پر صواب تاکہ تو خوف سے نجات یا جائے اور تو سی راست پر ہو تاکہ تو خوف سے نجات یا جائے اور تو سی راست پر ہو تاکہ تو خوف سے نجات یا جائے اور تو سی راست پر ہو

حزم علی چه بود در دو مذبیر احتیاط پخته کاری کیا ہوتی ہے دو (چیزوں) میں احتیاط کی تدبیر آل کیے گوید دریں رہ ہفت روز ایک کہتا ہے کہ اس راستہ میں سات روز تک آل دگر گوید دروغست ایں بدال دوسرا کہتا ہے جموت ہے، یہ سمجھ لے دوسرا کہتا ہے جموت ہے، یہ سمجھ لے حزم آل باشد کہ برگیری تو آب بخت کاری یہ ہو گی کہ تو بانی لے لے بخت کاری یہ ہو گی کہ تو بانی لے لے

ع ترک معثوق بینی ذات تی - انبیاجو کچم خدا کے بارے میں گوائی دے رہے ہیں اس کوسنوآ سان تک اس کے تابع فرمان ہے تم بھی اس کے تابع بن جاؤ۔ یا بحال - اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی دوصور تیں ہیں ۔ ایک توبیہ ہے کہ پہلے نافر ماتوں کا انجام دیکے لویا آخرت کے معاملہ میں پختہ کاری ، احتیاط اور ہوشیاری برتو۔

ي حزم - صام ك فق من بانته كارى، موشيارى ، احتياط - خباط ي بن بانزش ـ ازترس يعنى بانى تد ملنه كاخوف ـ

ور نباشد وائے ہر مردِ سنیز اگر نہ ہو تو جھڑا کرنے والے پر افسوس ہے حزم بہر روز میعادے کنید قیامت کے ون کے کیے بختہ کاری سے کام لو سوئے زندائش ز علییں کشید علیمین ہے اس کو قید خانہ میں کھیج کایا از میشتش سخرهٔ آفات کرد اس کو پہشت سے تکال کر مصیبتوں کا یابند کر دیا تا بلشتی در فکندش روئے زرد یہاں تک کہ رسوائی کے ساتھ اس کو ستی میں بھیاڑ ویا ست منگرید اے دیگرال اے برگانو! اس کو حقیر نہ سمجھو تاج و پیرایه بیالاگی ربود تاج اور لباس طالای سے ایک لیا سالها مگریست آدمٌ زار زار آدم عليه السلام سالول زار زار روئ كه چرا اندر جريده لاست جبت کہ کیوں اعمال تاہے میں انکار لکھا ہے؟ که چنال سَرورکند زو رکیش را کہ ایبا سردار اس کی وجہ سے ڈاڑھی توجا ہے رَبِيعُ لا حولے زنید اندر سرش اس کے سر پر لاحل کی شکوار ارو

گر بود او آب این را بریز اگر راستہ میں یانی ہو اس کو بہا دے اے خلیف<sup>ع</sup> زادگاں دادے کنید اے خلیفہ زادو! و اتصاف کرو آں عدقے کر پدرتاں کیں کشید وہ وشمن جس نے تہارے باب سے کینہ کشی کی آن شهر شطری ول را مات کرو اس نے ول کے شاہ شطرنج کو ات دے دی چند جا بندش گرفت اندر نبرد معرك ميں جد جگه الل بر في ڈالا آچنیں کردست با آل پہلوال اس بہادر کے ماتھ یہ کیا مادر و بابائے مارا آل حود اک حاسد نے ہماری مال اور بای کا کردشال آنجا برہنہ خوار و زار اس جگه ان کو نگا، ذلیل ادر بدحال کر دیا که ز انگک<sup>یع چیتم</sup> او روئید نبت کہ ان کی آنکھوں کے آنسو سے گھاس اگ آئی تو قیاہے کیم طراریش را تو اس کی جالاکی کا قیاس کر لے الحذر اے گل پرستاں از شرش اے می کے بجاریوا اس کے شرنے بجو

ظیفه یعنی صفرت آ دم روز میعاد روز قیامت زیمال مینی دنیا علیمان بست کے اعلیٰ طبقه کانام ہے۔ شرعطری ول مینی صفرت آ دم بر بند - پینی نبرد - جنگ میلوان مینی صفرت آ دم ساور مینی حوار با با مصفرت آ دم میرا آید الباس م

سل کے ذائک۔ بینی صنرت آ دم علیہ السلام اپنی لغزش پراس قدررو ہے کہ آ نسوگر نے سے ذعین پر کھاس آگ آئی۔ جربیرہ یین ٹابٹ بینی و و و جود آ دم جو آبل تخلیق آ دم علم النبی شن تھا، وفتر لیعنی لورِ محفوظ ۔ لا یعنی کہنا نہ مانا۔ کا تنفُر بَاکا تھم ۔ طراری۔ جیب تراثی ، مکاری ۔ سرور ۔ بینی صفرت آ دم علیہ السلام ۔ ریش ۔ ریش کندن بنم وظعہ کرنا۔ کل پرست ۔ تن پرست ۔

کہ شا او رائی بید ہیں اللہ خردار! کہ تم اے نہیں دیکھتے ہو دانہ بیدا باشد و پنہاں وعا دانہ خلیم، اور کم چھپا ہوا ہوتا ہے تانہ بندو دام پر تو بال و پر نہ باعدہ دے تاکہ جال تیرے بال و پر نہ باعدہ دے ورنہ چول خوردی در فادی بدام درنہ بھپ تو نے کھایا، جال میں پھٹا دانہ از صحرائے ہے تزویر خورد دانہ از صحرائے ہے تزویر خورد دانہ کی بینا در ریاضِ قدس بہرش گل شگفت ہے دانہ پیول کھے در ریاضِ قدس بہرش گل شگفت در ریاضِ قدس بہرش گل شگفت اور قدی کے باغوں میں اس کے لیے پیول کھے در تریاض قدس بہرش گل شگفت ہوں کیے در باغوں میں اس کے لیے پیول کھے در باغوں میں اس کے بال دیر نہ باعدے تری جال نے اس کے بال دیر نہ باعدے تری جال نے اس کے بال دیر نہ باعدے تری جال نے اس کے بال دیر نہ باعدے تری جال نے اس کے بال دیر نہ باعدے تری جال نے اس کے بال دیر نہ باعدے تری جال نے اس کے بال دیر نہ باعدے تری جال نے اس کے بال دیر نہ باعدے تری

اں پرند کے حال کی جائی جس نے رض اور لائے سے پختہ کاری چھوڑ دی نے سے نے فوق دایے ہر بست فوق دایے ہر بست پرند، جو ایک دیوار پر بیٹا آنکھ، دانہ اور جال پر جما دی رانہ اور جال پر جما دی رانہ اور حال پر جما دی رانہ اور سوئے صحرا می کند کی کشد

بیب مسر سرس بداری کسد (ادر) ایک نظر میں اس کو حرص دانه کی طرف کمینیختی ہے نا گہانی از خروخالیش کرد

اچانک اس کو عمل سے خالی کر دیا صائدش کشت و بخورد و کام رائد

شکاری نے اس کو ذرج کیا اور کھا لیا اور مقصد کو پورا کیا زال نظر برکندہ بر صحرا گاشت

اس نے اس سے نظر منا لی اور جنگل پر لگا دی

کو ہمی بیند شما را از کمیں کوئکہ وہ تمہیں گھات میں ہے دیکی ہے دائما صیاد ریزد دانہا شکاری ہیشہ دانہ ڈالن ہے ہال دانہ بیلی الحذر تو جہال دانہ بیلی الحذر ہی کی جہال دانہ بیلی الحذر اے جہام دیلی دانہ بیلی دانہ کرد اے جہام زائکہ ہم مرغے کہ ترک دانہ کرد انہ کیوڑا ہم مرغے کہ ترک دانہ گفت کیوڑا دانہ گفت کیوڑا دانہ گفت کیوڑا دانہ گفت کو بترک دانہ گفت دانہ جوڑا دانہ ہی دانہ گفت اس دانہ ہی دانہ گفت دانہ جوڑا دانہ کرد دانہ گفت کی ترک دانہ گفت دانہ جوڑا دانہ کیوڑا دانہ کی دانہ کیوڑا دانہ کی دانہ کی

پوسیک میں اور ہوں سے پارٹ کیا ہوں کے ہاں کے ہاں و پر ا وَخَامْتِ جَالِ آل مرغ کہ ترک حزم کرد از حرص و ہوا ای دین کے ال کی مات مرد میں میں ایک مات کے در رہ ہی رہ

باز مرغے کوق دیوارے تشت کیر وہ پند، جو ایک دیوار پر بیغا کیک فقر او سوئے صحرا می کند دو جنگل کی جانب ایک نگاہ کرتا ہے ایک نظر با آل نظر جالیش کرد این نظر نے این نظر سے مقابلہ کیا رفت دانہ خورد و اندر دام ماند دو ازا، دانہ کھایا، اور جال میں میش کیا باز مرغے کال ترد دو گوڑا وہ پند جی نے تردد کو چوڑا

ا کوئی بیند۔ چونک و جہیں نظر نیس آتالہٰ داس کے مارنے کے لیے صرف لاحول کی کوارکام دے سی ہے۔ دائما۔ شیطان بھی ای طرح دیکار کھیاتا ہے کہ نفسانی شہوات کے دانے ڈال دیتا ہے اور خود چمپار ہتا ہے۔ ہر تجا۔ یہ نامکن ہے کہ دانہ چک اوادر جال میں نہ پیمنسولہٰ ادانہ د کیوکری بھاگ جاؤ۔ نفسانی شہوات کے دانے والی میں نہ پیمنسولہٰ ادانہ د کیوکری بھاگ جاؤ۔ نامکس ہے دانوں سے نفلا کی دانوں سے نفلا کی دانوں سے نبید کی اور جنت کے باغوں سے نفلا کی صاصل کرے گا۔ ووانسان قابل مبار کہاد ہے جوشیطان کے دانوں سے بیجا۔

سے ہازمر نے۔ اس تصدیش دو پر عمول کی حالت بیان کی ہے، ایک تو وہ جوزم ولائ جس متل کھو بیٹھا اور وانہ کے لائ جس جال بیں پیش میا اس کا انجام تو یہ ہے کہ وہ شکاری کے پیٹ جس کیا۔ دومرا پر عموب جس نے وانہ کا لائ نہ کیا اور جال ہے نجات پامیا تبذوانسان کواس سے عبرت حاصل کرنی جا ہے ورندونی حال ہوگا جولائی پر عمام وا۔ جالیت ۔ جالش، جنگ، ناز سے چلنا۔ صائح۔ دیکاری۔

تا امام جمله آزادان شد او یہاں تک کہ وہ تمام آزادوں کا امام بن گیا در مقام امن و آزادی نشست امن اور آزادی کے مقام پر بیٹے گیا تا گلستان و چمن شد منزنش یہاں تک کہ گلتاں اور جمن اس کی منزل بتا آچنیں کن گر کئی تدبیر و عزم اگر کرتا ہے تو الی تدبیر، اور ارادہ کر خلقِ خود را در بریدن دادهٔ تو نے اپنا گلا کٹنے کے لیے دے دیا ہے توبه پذرفت و شارا شاد کرد اس نے توبہ تیول کر کی اور حمہیں خوش کر دیا نَحُنُ ۚ زَوَّجُنَا اللهِعَالَ بِالْجَزَا ہم نے کاموں کا بدلہ کے ساتھ جوڑ لگا دیا ہے آيد آل جعتش دوارز لا جرم اس كا جوڑا لا محالہ دوڑتا ہوا آتا ہے چوں رسد جفتے رسد جفتے وگر جب جوڑے میں کا ایک آتا ہے دومرا آ جاتا ہے جفت می آید ہے او شوے جوے مادہ اس کے بیچے نر کو الل کرتی ہوئی آتی ہے خاک اندر دیدهٔ توبه ک دید تم نے توبہ کی آنکھوں میں دھول جھونک وی گفت بین بگریز رو این سومنه فرمایا خبردار! بماگ ادهر کا رخ نه کر

شاد پرَّ ﴿ و بالِ او بَخَالَهُ اس کے بال و ہر بھلے ہیں، اس کے کیے خوبی ہے ہر کہ اورا مقتدا سازد برُست جس نے اس کو مقتدا بنا لیا، نجات یا گیا زانکه شاهِ حازمان آمد دلش كيونكه اس كا ول بخته كارول كا بادتاه البات موا حزم زو راضی و او راضی ز حزم بختہ کاری اس سے خوش، اور وہ پختے کاری سے خوش باربا در دام حص افناده تو بارہا لائے کے جال میں پیضا ہے بازت آن نوّاب<sup>ع</sup> لطف آزاد کرد بر تخصال المجسم) مهر اوبقول كرف والمف آزاد كرديا ﴿ كُفْتِ إِنْ عُدَتُّمُ كُذًا عُدُنَا كُذَا فرمایا اگرتم اس طرح بلٹے ہم اس طرح بلٹیں کے چونکہ جفتے را بر خود آورم جبكه ايك جوز والے كو اينے پاس لاتا ہول جفت کردیم این عمل را بااژ ہم نے اس کام کا بتیجہ کے ساتھ جوڑ لگا دیا ہے چوں عبر نارتے از جفت شوے جبکہ کوئی غارمحر جوڑے میں سے نرکو پکڑ لیتا ہے بارِ دیگر سوئے ایں دام آمدید تم پھر اس جال کی طرف آئے باز تال نوّاتِ بكثاد آل كره توبہ تیول کرنے والے نے پیمر وہ گرہ کھول دی

تا آم ۔ پھرینجات پانے والا پرندووسرے پرندوں کا سردارین جاتا ہے۔ ہمرکہ اُد۔ جو پرنداس ہوشیار پرندکواہا م بنالے گااس کوامن اور
آزادی حاصل ہوگی۔ زائکہ۔ اس پرندکاول پختہ کاروں کا شاہ خابت ہوا۔ اس چنیں۔ انسان کوبھی اس مختاط پرندکی طرت کا م کرنا چاہیے۔
تو آب۔ نو بہول فرمانے والا ، اللہ تعالی لطف مہر ہائی۔ بہتو اب کی صفت ہے۔ گفت۔ اللہ تعالی کا تھم ہے جبیسا کردگے ویسا بھروگے۔
نو آب اللہ تعالی نے ہم کام کے ساتھاں کے ہدلے کا جوڑ لگا دیا ہے۔ جفتے نرمادہ میں سے اگرا یک کوبلا وُ گے تو دوسرا خود تمہارے پاس آ

ے پول۔اً رکوئی مخض زکوگرفنار کر لے اس کی مادہ زکی تلاش میں خود کی جاتی ہے۔ بار دیگر۔انسان توبہ کرنے کے بعد پھر عمناہ کرتا ہے اور توبہ کوتو ژویتا ہے۔

یاز کے چوں پرواند نسیاں رسید جانِ تال تا را جانب آتش کشیر پھر جب بھول کا پردانہ آیا اس نے تمہاری جان کو آگ کی جانب تھنے لیا کم کن اے پردانہ نسیان و شکے در پر سوزیدہ نگر تو کے اے پروانے! محل اور شک نہ کر ایک بار کیے جلے ہوئے پر کو دیکھ لے چوں رَہیری شکر آن یاشدکہ جج سوئے آل دانہ غداری 🕏 👺 جب تو چ کیا اس کا شکر یہ ہے کہ بھی اک دانہ کی جانب موڑ توڑ نہ کرے تا ترا چول شکر گوئی بخدند او روزي بے دام و بے خوف عدو تاكہ جب تو شكر كرے تو وہ تھے عطا كرے وہ روزی جو بغیر جال اور بغیر دشمن کے خوف کے ہے هم آل نعمت که تال آزاد ارد نعمت حق را بباید یاد کرد ال نعمت ك شكر ي من كتمبيل الى في آزاد كرديا ي الله (تعالی) کی نعمت کو یاد کا جاہے چند اندر رنجها و در پلا تحقی از دامم رہا کن اے خدا كتنى بار تكليفول اور مصيبت من تونے کیا ہے اے خدا! مجے جالی سے چڑا دے تاچنیل نفدمت تنم احمال تنم خاک اندر دیدهٔ شیطال سم تاکه میں الی خدمت کروں، احمان کروں شیطان کی آنکھ میں دحول جمونکوں چول خلاصی داد حقت ز امتحال ہمچنانستی کہ بودی ہم چناں جب الله (تعالی) نے مجھے آزمائش سے نجات وے دی تو دیبا علی ہے، جیما کہ تما چول رہا کردت فرامش کردیش جان خود را مست و بیهش کردیش جب اس نے تھے رہائی وے دی تونے اس کو بھلا ویا این جان کو ست اور بے ہوش کر لیا حکایت نذر کردنِ سگال ہر زَمتال کہ چول تابتال

حکایت کول کا ہر جاڑے میں منت مانا کہ جب گری آمے گی تو ہم آید خانه بسازیم از بیر زمستال

باڑوں کے لیے محمر بنائیں کے سك ي زمتال جمع كردد استخوانش زخم سُرما خرد كرداند چنانش باڑے میں کتے کی بڑیاں اکٹی ہو جاتی ہیں جاڑے کی تکلف اس کو ایبا مختر بنا دیتی ہے کو بگوید کاینقدر تن که منم خانهٔ از سنگ باید کردنم

كه دو كہتا ہے كہ ايے جم كو جيها كہ ميں ہوں پھر كا ممر بنانا جاہيے

ا باز الله تعالی محرتوبه بیول کرلیما ہے۔ پرواند روشنی کا عاشق ہوتا ہے۔ اے پرواند یعنی و وضی جو کمنا ہوں پرفریغتہ ہے اس کوتبا وشد وقو موں کود کیرلیما جا ہے۔ چول دہیری۔ توبہ کاشکریہ تو یہ ہے کہ پھر بھی معصیت کی طرف درخ نہ کیا جائے۔ تاتر الشکر منزید نعمت کا سبب ہے۔ نعمت ۔ سزا سدر بال كالعمت كو بميشه يا در كمنا ما ي

تا چیش ۔ انسان جب توبہ کرتا ہے و خدا کو نکارتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں عبادت کرد ل کا اور اس میں مغت احسان پریدا کروں گا۔ کہ بود کی۔ لیکن جب معيبت سينجات ل جاتى ہے مركم كلر رح بدكار بن جاتا ہے۔ حكايت اس دكايت كاختاب كديدكاركى بدعادت كے كاعادت كے مثابہ سك - كتا جازے بى سردى كى تكليف سے وسلے موجاتے ہيں۔ كو-جازے بى كاسوچاہے كداب كى كرى بى اسے ليے پھر كا كمر بنانوں كا تاكه آنے والے جاڑے سے محفوظ رہوں۔

بېږ سرما خانه سازم ز سنگ جاڑے کے لیے پیر کا کھر بناؤں گا استخوانها بهن كردد يوست شاد بٹیاں مجیل جاتی ہیں، کمال کھل جاتی ہے کاملے سیرے رقرے خود رایہ کائل، پیٹ مجرا، عاقل، خود رائے (ہو جاتا ہے) در کدامیں خانہ تجم اے کیا اے بزرگ! میں کس گھر میں سلم سک ہوں گوید او در خانہ کے تجم بکو وہ کہتا ہے، بتا میں کسی گھر میں کب سا سکتاً ہوں؟ در بم آید خرک کردد در نورد ورہم (برہم) ہو جاتی ہیں لیٹ کر چھوٹی ہو جاتی ہیں در زمتال باشدم کاشانهٔ بنو بیازوں میں میرا محمر ہو گا جمیحو سک سودائے خانہ از تو رفت کتے کی طرح ممر کا خیال تھے سے جاتا رہا شکر بارہ کے سوئے تھمت رود شکر سوار، عذاب کی طرف کمب، جاتا ہے؟ زانکه شکر آرد ترا تا کوئے دوست كيونكه شكر تقي دوست كے كوچہ تك لے جاتا ہے صيد نعمت کن بدام شکرِ شاه شاہ کے شکر کے جال سے نعمت کا شکار کر تا كني صد نعمت إيثارٍ فقير تا که تو سکڑوں نعمیں فقیر کو بخشے

چونکه تابستال بیاید من بچنگ جب گری آ جائے گی میں جگل سے چونکه تابستال بیاید از کشاد جب گری آ جاتی ہے تو، خوش سے ذَفت گردد باکشد در سایج وہ موٹا ہو جاتا ہے سامیہ میں باؤل پھیلا ویتا ہے گوید او چول زَفت ببیند خوکیش را جب اینے آپ کو موٹا دیکما ہے، وہ کہتا ہے حُویدِش ول خانهٔ ساز اے عمو اس كا دل كتاب الله يكا محريا لے استخوان حرص تو در وقت درد مصیبت کے وقت تیرے حرص کی بڑیاں سازم از توبه بگوکی خانهٔ تو كبتا ہے كہ ميں توبه كا ايك محمر بناؤل كا چول بشکه درد و شدت آل حرص زَفت جب معیبت جاتی رعی اور تیری دو حرص مونی ہو گئی شکرِ نعمت. پخوشتر از نعمت بود نعمت کا شکر نعمت سے زیادہ ایجا ہوتا ہے شکر<sup>س</sup> جان نعمت و نعمت چو پوست شكر نعمت كى روح اور نعمت كمال كى طرح ب نعمت آرد غفلت و شکر انتاه نعت غفلت پیدا کرتی ہے اور شکر آگای نعمتِ شکرت کند پُر چیتم و میر نعمت کا شکر تخفی بے نیاز اور بڑا بنا دے گا

چونکہ گرمی کے زمانہ میں جاڑے کی تکلیف ختم ہوجاتی ہے پھر ہٹریوں اور کھال میں جان پیدا ہوجاتی ہے۔ زفت گرمی کے زمانہ میں کیا موٹا ہوجا تا ہے تو سایہ میں آ رام سے سوتا ہے۔ غربے افل کو یہ۔اب اس کتے کے خیالات بدل جائے ہیں اور سوچنے لگتا ہے بھی تو ایساموٹا ہوں کہ کسی کھر میں مذاسکوں گا۔استخوال۔انسان کا حال بھی اس کتے کا ساہے۔

سازم ۔ جب انسان مصیبت میں جلا ہوتا ہے تو تو ہہ کے ذریعہ آ رام گاہ بتانے کی سوچھا ہے۔ چوں بعد ۔ لیکن مصیبت ہے نوات پانے کے بعد پھر انٹی تو ہے کوفراسوش کردیتا ہے۔ شکر لفت ۔ اللہ تعالی کی نوشوں پراس کاشکر بیادا کرنا نفست سے بھی زیادہ ایچھا ہے شکر گذار بندہ اللہ تعالی کی نوشنودی حاصل کرلیما ہے۔

شکر شکراد زمت می وی نسبت ہے جو بدن اور روح میں ہے۔ نعت کی خاصرتو غفلت ہے اوشکر کا خاصر خدا آگا تی ہے۔ سید نعت اللہ تغالی سے فرائی ہے۔ اللہ تغالی سے فرائی ہے۔ اللہ تغالی سے فرائی ہے۔ اللہ تغالی میں اضافہ کردیں گے۔ "نعت شکرت اللہ تغالی جس کوشکر کی احت عطافر مادیتا ہے وہ بڑا اور ہے تیاز بن جاتا ہے دولت کو فقیروں پر تنسیم کرتا ہے اللہ کی جانب سے ایسی غذا کیں حاصل کرتا ہے جن کی وجہ سے وہ تن پروری اور لوگول کا درداز و کھکھنانے سے مبر اموجاتا ہے۔

تارود از نو شکم خواری و دَق ا یہاں تک کہ بھھ سے شکم پری اور سوال جاتا رہے گا تا سُرِ منحوب خود را نشكيد تاکہ ایخ منجوں سر کو نہ پھوڑو شكر جذبِ نعمت أوفر كند كفر نعمت شخص را كافر كند نعت کا کفر انسان کو کافر بتاتا ہے

منع كردن منكرال انبياء را عليهم السلام از تصيحت كردن و جحت آوردن بطریقهٔ جریاں و نا معقول گفتن انبیاء علیهم السلام منكرول كا انبياء عليهم السلام كو تقيحت كرنے ہے روكنا اور جريوں

قوم گفتند اے نصوحال بس بود انچہ گفتیدار دریں یوہ کس بود قیم نے کہا، اے نفیحت کرنیوالو! کانی ہوتا جو چھکہ تم نے کہااگراس گاؤں میں کوئی (بااختیار) ہوتا قفل بر دلہائے ما بنہاد حق کس نداند بُرد بر خالق سَبَق اللہ (تعالیٰ) سے کوئی یازی نہیں جیت سکا ایں نخواہد شد بگفت وگو دگر یہ گفتگو سے نہیں بدل عتی کہنہ را صد بار گوئی باش نو یرانے سے تو سیروں بار کے کہ تو نیا بن جا آب را گوئی عسل شو یا که شیر تو پانی سے کے، کہ شہد یا دووھ بن جا یشہ را گوئی کہ سوئے باد رَو تو مجمر سے کے، کہ ہوا کی طرف چلا جا یا کہ انگیرے شود حالاک شو یا ہے کہ اکسیر بن، اور تیز ہو جا آب کے گردو عمل اے ارجمند اے با نصیب! یانی کب شد بے گا؟

سير نوشى از طعام و نقل حق الله (تعالیٰ) کے کھانے اور لعل سے تو پیٹ بھر کر کھائے گا نعمتِ • وہاب را شکرے کنید الله (تعالى) كى نعمت كا شكر ادا كرو شکر زیادہ نعمت کو کھنچتا ہے

ک طرح دلیل بیان کرنا اور انبیاء علیم السلام کو نا مناسب کبتا

الله (تعالیٰ) نے ہارے دلوں پر تالے پڑھا دیے ہیں نقش ما این کرد آن تصویر کر تصویر ساز نے ہماری میمی تصویر بنائی ہے سنگ را صد سال گوئی نعل شو تو پھر سے سکڑوں سال کیے کہ تو لعل بن جا خاک را گوئی صفات آگیر تو مٹی ہے کے، کہ یانی کی مفات اختیار کر نار را گوئی کہ نورِ تحض شو تو آگ ہے کہ کو خالص نور بن جا قلب را گوئی کہ عین یاک شو تو کھوئے سے کیے، کہ مجسم َ صاف بن جا جی ازال اوصاف دیگر گول شوند بھی ان اوصاف سے وہ بدلیں مے؟

ا ` أَنْ يَعِنْ وَقَ الباب، درواز وكمنكمنانا فِشكر فيشكر مزيد نعمة ل كاسب بهالله تعالى كانعمة ولا كغرانيان كوكافر بنادينا بهريان .. ووفرقه جوانيان كو ا ہے افعال میں مجبور ومعنظر قرار دیتا ہے۔ نسوت ۔ بہت نعیجت کرنے والا۔ بس بور یعن اگر ہم اپنے افقیار میں ہوتے تو تمہاری نعیجت بہت کا لی تی۔ الكلّ - جب الله تعالى في المار عداول يرمم وكادى بين الله يركون عالب مكا ب

للتق ۔ بدب خدانے ہمیں منکر منایا ہے تو اب ہم کی کا منتکو سے مومن کیے بن سکتے ہیں۔ منگ۔اگرکوئی پھرسے کس بننے کو کیے ، پرانے سے نیا بننے کو کیے ، منی کو پانی بن جائے کا تھم دے، پانی کوشہدیا دود مد بنے کو ہے، کمویٹے کو خالص بننے کو ہے یا اسپرادر قیمتی بننے کو ہے تو بیرسہ کہنایا لکل بیکار ہے۔ آج ازال - جن مغات كالله في جن چيزول كو پيدا فرمايا هيان يمي تبريلي نامكن هيد

رست ہریک را رہے کے کئے کرد د بجہدت چول کے ایک راستہ تقیم کر دیا ہے تیری کوشش سے پہاڑ گھاس جیبا کب بن سکتا ہے؟
جواب انبیاء علیہم السلام جبریال را جریوں کو انبیاء علیہم السلام کا جواب دینا

وصفہائے کہ نہ تال زال سرکشید ایے اوسان کہتم ان ہے روگردانی نہیں کر سکتے کہ مبغوض میگردو رضی کہ تا بہندیدہ بن جاتا ہے مس را گوئی کہ زرشو راہ ہست تو تا ہے کہ کہ سوتا بن (اس کا) راستہ ہا فاک را گوئی کہ گل شو جائزست تو مئی ہے کہ کہ پیول بن جا ممکن ہے آل بمنول گئی و فطس و عمی ست دہ مثلاً گوئا پن، تاک کا چینا پن، اور اندھا پن ہے آس بمثل گقوہ و درد سرست وہ مثلاً گوؤہ بن اور اندھا پن ہے آس بمثل گقوہ و درد سرست وہ مثلاً گوؤہ بن اور اندھا بن ہے آس بمثل گقوہ و درد سرست وہ مثلاً گوؤہ بن اور اندھا بن ہے آپ بین درد و دواہا از گزاف بیست ایں درد و دواہا از گزاف بیس بیں درد، اور دوائیں گئو نہیں ہیں بیر درد، اور دوائیں گئو نہیں ہیں

خالق آب و تراب و خاکیال

یانی ورشی اور حاک سے بیدا ہوئے والوں کے پیدا کرنے والے نے

آب و کل را تیرهٔ رُونی و نما

یانی اور مٹی کو گدلا بن اور نمو (عطا فرمایا)

کے تواند آب و گل صفوت خرید

یانی اور مٹی صفائی کب حاصل کر کتے ہیں؟

انبیا گفتند کارے آفرید
انبیاء نے کہا کہ ہاں اس نے پیدا فرائے
وافرید او وصفہائے عارضی
اس نے ایے عارضی ادصاف (بھی) پیدا فرائے ہیں
سنگ کے را گوئی کہ ذرشو بیہدست
تو پھر ہے کے کہ سونا بن، بیبودہ (بات) ہے
ریگ را گوئی کہ گل شو عاجز ست
توریت ہے کے کہ بحول بن جا (وہ) عاجز ہے
رنجہا وادست کا فر ا چارہ نیست
رنجہا وادست کا فر ا چارہ نیس ہے
رنجہا وادست کا فر ا چارہ ہست
رنجہا مرض دیے ہیں، جن کا علاج ہے
رنجہا ہی موافقت کرنے کے کیے بنائی ہیں
یہ دوائیں موافقت کرنے کے کیے بنائی ہیں

سنگ ۔ پھراپنا پھر بن چیوز کرسونا بن جائے یمکن نہیں ہے ہاں تا نہ سونا بن سکتا ہے۔ ریت میں گل وگلزار بننے کی صلاحیت نہیں ہے ، ٹی گل وگلزار بن سکتی ہے۔

رنجها۔ای طرح بعض امراض لاعلاج ہوتے ہیں پیدائش کونگاپن ،یا چیٹی تاک، یا پیدائش اعدھاپن تا قابل علاج ہے۔ چارہ ہست لقوےاور در د مرکاعلاج ہوسکتا ہے۔ایں دواہا۔ بیددوا کیں امراض کا از الدکرتی ہیں ان دواؤں ادرمرض میں مناسبت ہے۔

بلکہ اغلب رنجما را جارہ ہست چوں بجد اِ جوئی بیایہ آل بدست بلکہ اغلب رنجما را جارہ ہست چوں بجد اُ کوشش سے طاش کرے گا ہاتھ آ جائے گا بلکہ عمومات مریضوں کا علاج ، ہے جب تو کوشش سے طاش کرے گا ہاتھ آ جائے گا بھر اِ کہ مرد کردن آل منکرال جھہائے جبریانہ را منکروں کا جبریوں کی دلیوں کو دہرانا

نیست زال رنج که بپذیره دوا ده مرض نیس به جو دوا (کا اثر) قبول کرے سخت تر می گشت زال ہم لحظہ بند اس سے ہم دوک سخت ہوتی گئی آس سے ہم دوک سخت ہوتی گئی آس سے ہم در کا فرائل شدے الآخر اس سے کوئی ذرہ زائل ہوتا الآخر اس سے کوئی ذرہ زائل ہوتا گر خورد دریا رود جائے دگر اگر دریا بھی ہے وہ دوسری جگہ چلا جاتا ہے اگر دریا بھی ہے وہ دوسری جگہ چلا جاتا ہے تشکید آل استقا دو یانی جاتا ہے دو دیس کو نہیں بھاتا ہے دہ یانی جاتا ہے دو یانی دو یانی

قوم گفتند اے گروہ ایس رنج ما نیست زال قوم نے کہا، امد جماعت! ہمارا یہ مرض وہ مرض نہیں ہے سالہا گفتید زیں افسون و پید سخت تر می گر من اس سے ہر دہ مرض اور نسیحت کی اس سے ہر دہ گر دوا را ایس مرض قابل قبدے آخر ازوے اگر یہ مرض دوا کو قبول کرنے والا ہوتا بالآخر اس سے مرشدہ جوں شد آب ناید در جگر گر خورد در جسسہ پڑجا ہے اگر دریا بھی ہے اگر دریا ہو بان دریا ہو اپنی دریا ہو دریا ہو اپنی دریا ہو اپن

فضل و رحمتهائے باری بیحدست الله (تعالی) کا نفل اور رحمتیں لا انہا ہیں وست ور فتراک ایس رحمت زنید

وست در سراں ہیں رہمت رسید اس رہت کے شکار بند کو دستادیز بنا لو بعد ازال بکشادہ شد سختی گذشت اس کے بعد کمل کئے، سختی رفع ہو گئی

انبیا کا پھر چرہوں کو جواب دیا
انبیا کا کیم چرہوں کو جواب دیا
انبیا علیہ السلام نے کہا، نا امیدی نری ہے اللہ (تعالیٰ) کا نشا
از چینیں محسن نشاید ناامید وست در فتراک
ابے محسن نشاید ناامید وست در فتراک
ابے محسن ہونا چاہیے اس رحمت کے گئا
ابے مسا کاریکہ اول صعب گشت بعد ازاں بکشا

ا بہوں بہدے صدیث شریف میں ہے مَا أَنْوَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلّا آنْوَلَ لَهُ دَوَاءً مندانے کوئی بیاری ایس نیس بنائی جس کا علائ نہ ہو۔ " علاق اور جہتو منروری ہے۔ تو م گفتند۔ اٹل سہانے کہا کہ اگر ہم حملیم بھی کرلیں کہ بعض اوصاف میں تبدیلی اور بعض مرضوں کا علاج ممکن ہے تو ہماراو صف اور مرض تا قابل علاج ہے۔ سالبہا۔ ہمار مے مرض کے لاعلاج ہونے کی علامت یہ ہے کہ سالبہا سال ہے تم لوگ تعیمتیں کرد ہے ہولیکن ہمارے ول تو اور زیادہ سخت ہوتے جارہے ہیں۔ اگر بیمرض قابل علاج ہوتا تو مجمولو فائدہ ہوتا۔

سے انہا و کفتیند۔ انہائے الل سماسے کما کہ اللہ تعالی کی دحت سے ناامیدی بری جزئے۔ فتر اکسد وہ تعیلا بس میں دکار کر کے رکھا جاتا ہے۔ اے بسا۔ بہت سے معاطفی میں دشوار نظر آئے ہیں پھر آسان ہوجائے ہیں ناامیدی کے بعد امیدیں پیدا ہوجاتی ہیں ، تاریکیوں کے بعد روشنیاں نمووار ہوجاتی ہیں۔

از پی ظلمت سے خورشیدہاست اعربیری کے بعد بہت سے سورج ہیں قفلها بر گوش و بر دل بر زّدید تم نے کان اور دل پر فقل چرصا کیے ایر کارِ ما تشکیم و قرمانِ برد نیست حارا كام مانتا اور تحكم بجا لانا بين نیست بارا از خود این گویندکی مارا کہنا این جانب سے نہیں، ہ اگر بریکے گوید او کاریم ا اگر وہ علم وے ہم ریت میں کھیٹی ہوئیں گ می رسانیم ایں رسالت یا ﷺ (اور) سے بیخام تم کک پہنچا رہے ہیں با قبول و رَدِّ خلقش کار نمیست اس کو مخلوق کے مانے نہ مانے سے کوئی واسطہ نہیں ہے زشت و دخمن رو شدیم از بهر دوست ہم دوست کی خاطر پر سربراور وحمن کے چیر سربروا لے بن محتے ہیں۔ تاز يُعدِ راه ۾ جا سيستيم کہ راستہ کی دوری کا دجہ ہے پیر عبکہ تھی جائیں كز فراق يار در حسيس اله جو ووست کی جدائی سنے قید عمرہ اس ور خار رمنتش جال شاكر مستد اس کی رحمت کی عجمیر ہے جان شکر حمدُ اور ہے پیری و پژمروگی را راه بنیست برمایے اور سرجھانے کے لیے (اندر) داستہیں ہے

بعد نومیدی ہے امیدہاست مایوی کے بعد بہت ی امیدیں ہیں خود گرفتم! كه شا سنگيل شديد میں مان ہوں کہ تم پھر بن گئے ہو ﷺ مارا یا قبولی کارنیست ہمیں مان لینے سے (سرو)کار تہیں ہے او " بفرمودست مال این بندگی اس نے اس اطاعت کا ہمیں تھم دیا ہے جال، برائے امر او داریم ما ہم باس کے علم کے لیے جستے ہیں امر اما گروہ بے ریا ہم محم الوک خاص لوگ خدا کا عم غیرِ حق جانِ نبی را یار نیست خدا کے سوائی کی جان کا کوئی دوست نہیں ہے مُزوِ : تَبَلِيغُ رسالاتش ازوست اس کے بیغامات کی تبلیغ کی مزدوری اس کی جانب ہے ہے مارين سي دركه ملولال سينتيم ہم اس بارگاہ ہر تھے ہوئے ہیں ہیں دل فروبسته و ملول آن مس بود ول مرفته اور تھکا ہوا دہ مخص ہوتا ہے دلبریه و مطلوب با ما حاضرست اعارا ولبرء اور محبوب اعارسه واتحد موجود ہے در دل با لاله زار و تعفی ست اعارے دل عمل جمن، اور محکشن ہے

ا جود کوفتم میں بھی تشلیم ہے کہتم سنگدلی بن مے ہواورتم نے ول اور کان پر تقل لگالیے ہیں۔ آئے۔ لیکن یہ بھی بچھ لوکہ نیلئے رسالت میں ہمیں تہار ... ، تعول کرنے اور الکار کرنے ہے کوئی بحث نہیں ہے ہم تو اللہ تعالی کے تھم کی تھیل کر ۔ تہ ہیں .. جائی ما۔ ہم تو ای لیے زعرہ ہیں کہ اس کے تھم کی باہتہ ؤ کرمیں اگر دوریت میں نے ہونے کو کیم کا توریت میں تے بودیں مے خواہ وہ ندا گے۔

یے امری ۔ چونکہ اللہ کا ہمیں تھم ہے کہ تہمیں تبلغ کریں اس کیے بغیر دیا ہے تہمیں اخلام پہنچا دہے ہیں ۔ ہا تبول ہمیں تھم ہے کہ تہمیں تبلغ کریں اس کیے بغیر دیا ہے تہمیں اخلام پہنچا دہے ہیں ۔ ہار تھا ہے کہ تہمیں کہ کوڈنا اور اس کا می مزدود کا اس سے لیس کے ۔ ہم توای کی خاطر ہوگوں کی دشنی سول سادے ہیں۔ سادے ہیں۔

ی مارین شیلتی می ناکای مارے کے سرراونیس ہے، دل گرفتہ وہ موتا ہے جودوست سے بجور موری میں ہروفت قرب الی حاصل ہے۔ دلبر، اوار محبوب جو حضرت می ہے وہ مارے ساتھ ہے اس کی دعش ہم پر ہروفت نیماور موتی دائی ہیں، دردل ، مادیر دل اس کی محبت ، سیرگاز اوجیز ہاں ہم ہروفت تروتازہ رہتے ہیں۔

تازهٔ و شیرین و خندان و ظریف تازه اور بیٹھے اور بنس کھ اور خوش مزاج ہیں که دراز و کونه از ما منقکے ست كيونكه لمبالى اور جيمونائى بم سے جدا ہے آل درازو كونة اندر جال كجاست درازی اور کوتای روح میں کیاں ہے؟ پیشِ شال یک روز یے اندوہ و کہف ان کے لیے بغیر رنج اور افسوس کے ایک دن تھا که به تن باز آم ارواح از عدم کہ روحیں عدم سے پھر جم میں آ کئی کے بود سیری و پیری و ملال پیٹ بھر جانا اور بڑھایا اور تھکن کہاں ہوتی ہے مستى از سُغراقِ لطف ايزدي ست متی اللہ (تعالیٰ) کی میربانی کے جام ہے ہے کے ہوہم آرد تجعل انفای ورد كبرد عدا خيال ي خشبوتين كبال حامل كرسكا ب ہمچو موہوماں شدے معدوم آن تو ده موبوم (چيزون) کې طرح معدوم بو جانا بی تابد روئے خوب از خوک زشت بد صورت سور سے، حسین چبرہ کبال چمکتا ہے؟ أيجتيل لقمه رسيده تا دبال منہ تک ایا لقمہ 📆 گیا ہے ره بر اہل خویش آسان کردہ ایم ہم نے اپوں کے لیے راستہ آسان کر دیا ہے دائما تر" و جوانیم و لطیف هم جميشه تر و (تازه) اور جوان اور پا كيزه بين پیش م<sup>ال</sup> صد سال و یک ساعت یکیست جارے کیے ایک محضہ اور سو سال مکساں ہیں آل درازو کوتهی در جسمهاست لمبالً اور چھوٹائی جسموں میں ہوتی ہے سه صد و نه سال آل اصحاب کیف تین سو نو سال اسحابِ کہف کے وانكبي معمود شال كي روز هم مچر انہیں وہ ایک روز بھی نہ لگا چول نباشد روز و شب با ماه و سال جبکہ دن اور رات مع مہینہ اور سال کے نہ ہوں در گلتانِ عدم چوں بیخودی ست عدم کے چمنستان میں چونکہ بے خودی ہے لَمُ يَذَقَ لَمُ يَدُرِ بركس كونخورو جسے نہ کھایا وہ "نہ چکھا نہ جانا" (کا مصدال) ہے نیست عموہوم ار بدے موہوم آل دہ موہوم (چڑ) ہیں ہے، اگر وہ موہوم ہوتا دوزخ اندر وہم چوں آرد بہشت دوزخ، بہشت کا کیے تصور کر سکتی ہے؟ بیں گلوئے خود مبرید اے مہال ا برو! اپنے کلے نہ پھاڑو رابہائے صعب یایاں بردہ ایم ہم نے سخت داستے طے کر لیے ہیں

کے پیش کا۔ جب روحانیت کا غلبہ ہوجاتا ہے تو زمان و مکان کی قید سے رہائی ہوجاتی ہے۔ جسم زمان و مکان کا پابٹر ہوتا ہے۔ رصد۔اسحاب کوف پر روحانیت کا غلبہ تھاتو ان کے لیے تین مولوسال ایک روز کے برابر ہتے۔

ع وانگہے۔امحاب کہف نے کہا تھا کہ ہم اس صالت میں ایک دن یادن کے کھے میں دہے ہیں۔ چوں۔ جبکہ دوس زبان دمکان ہے مقید تریں ہے تو اس کے لیے نہ بڑھاپا ہے نہ معکن۔ مکستان عدم۔ یعنی عالم ارواح۔متق۔اس عالم کی مستی قرب الی کی وجہ سے ہے۔ کم یذق یعنی جس نے چیز کونہ چکما ہودہ اس کا ذاکتہ بیں جان سکتا۔ جمل میرویڑا، کو پر کا کیڑا۔

سے بیست یعنی بیست میں دہی تیں ہے، وہی کیفیت ذائل ہوجاتی ہے۔ دوز تخر جس طرح دوزخ اور جنت میں بعد ہے، ای طرح اہل و نیا اور اس مستی میں بعد ہے، ای طرح اہل و نیا اور اس مستی میں بعد ہے، ای طرح اہل و نیا اور اس مستی کو بجھ دی تیں سکتا ہے۔ اسے مہان ۔ اہل مہا کو قطاب ہے کہ اپنی جوال نہ لوہدایت حاصل کرلو۔ روہمائے۔ ہدایت مسول میں جس تدرمصائب ہوتے ہیں و وانبیا میں تی ہے۔ ہیں او مان سے بلامجا ہدے کہ ہدایت حاصل کرتی ہے۔

ہرکہ مارا گشت پیرو بازر ست جو مارا پیرہ بن عمیا، دہ رہائی یا عمیا وانکہ نشدید از شقاوت پند ما جس نے برش نے ماری تھیمت نہ ن بیل بیل بیل بیل ماری تھیمت نہ ن بیل بیل بیل بیل از نجوم سعد راہ آگاہ! نیک بختی کے ستاروں سے راستہ تلاش کرہ

مکرر کردنِ قوم اعتراض پر انبیاء علیهم السلام قوم کا انبیاء علیم السلام پر مکرر اعتراض کرنا

ر سرر اعتراس رنا اعتراس رنا اعتراس رنا اعتراس رنا اعتراس و صدید و مرتدید ادر خالف ادر سرتد اور غلا اور غم اقلندید مارا و عنا شد ز فال داشت تال صد افتراق شهر خماری بد محلول اندیش کشتیم از شا تمهاری بد محلول اندیش کشتیم از شا تمهاری وجد سے موت کو موجے والا پرند بن گئے تماری وجد سے موت کو موجے والا پرند بن گئے جہال مستح عمر کوار کا شرہ سے جہال مستح عمر نظاب وائے گرفت ہے جہال کمیں منے عذاب، جائے گرفت ہے ور غم انگیزی شارا اشتہاست ور غم انگیزی شارا اشتہاست غم برهانے کی تمہاری خواہش ہے فراش ہے فراش کے فراش کی تمہاری خواہش ہے فراش کے فراش کے فراش کے فراش کی تمہاری خواہش ہے فراش کے فراش کے فراش کے فراش کی تمہاری خواہش ہے فراش کے فراش کے فراش کے فراش کی تمہاری خواہش کے فراش کے فراش کے فراش کی تمہاری خواہش کے فراش کے فراش کے فراش کے فراش کے فراش کے فراش کی تمہاری خواہش کے فراش کے فراش کے فراش کے فراش کے فراش کی تمہاری خواہش کے فراش کے فراش کے فراش کی تمہاری خواہش کے فراپش کے فراش کے فراش کی تمہاری خواہش کی تمہاری خواہش کے فراش کی تمہاری خواہش کی تمہاری کی تم

قوم گفتنرا ارشا سعد خودید و منا اگرتم این لید کید بخت ہو جان ماری مبد از اندیشها ماری جان ماری مبد از اندیشها دوق جان محمیت کہ بود و اتفاق کا جو مزا تا کا خوریم ما کاگت وادر اتفاق کا جو مزا تا حلولی نقل و شکر بودیم ما حلولی نقل و شکر بودیم ما مرکبا افسانہ عم گستری ست جہاں کہیں غم اٹھانے کا قصہ ہے جہاں کہیں دیا جمال و قصہ و فال بدیست جہاں کہیں دیا جمی برگونی ہے جہاں کہیں دیا جمی برگونی ہے جہاں کہیں دیا جمال و قصہ و فال شاست در مثال و قصہ و فال شاست

باز جواب گفتن انبیاء علیهم السلام ایشان را انبیاء علیهم السلام کا ان کو پھر جواب دیتا

انبیا گفتند فالِ زشت و بد ازمیانِ 'جانِ تال دارد مدد انبیا نے کہا انجا اور اُرا شکون تہاری جان سے مدد حاصل کرتا ہے

ل ہرکہ۔انبیا کی اطاعت کرلینے والے نجاب پاتے ہیں اور جومنگر ہوتے ہیں و وابدی عذاب میں مبتلا ہوجائے ہیں۔ نجوم۔انبیا نجوم ہدایت ہیں۔ علی توم گفتند۔انبیاء نے اپنے آپ کومعاوت کا ستار وقر ار دیا تھاتوم نے کہا کہ تمہاری سعاوت تہارے لیے ہوگی ہمارے لیے تو تم محس ہو۔جانِ ا۔ تہماری نحوست یہ ہے کہ ہم فکروں سے فارغ تھے تم نے ہمیں فکرمند بنادیا۔ ذوق ہم سب منتی تھے،تہمارے وجود سے ہم میں اختیاف ہو گئے۔ طوقی ۔طوطی کوشکر کھلائی جاتی ہے۔نقل۔ چینا۔مسئکرتی۔ پرائی۔

ع مستخیر مورت کابدل جانا۔ نکال عذاب۔ ماخذ گرفت کی جگہ۔اشتہا۔ خواہش۔انبیاء۔انبیانے کہایہ ساری برائیاں جوتم نے بیان کیں ان کا سبب ہم بیں ہیں خودتم ہو۔

ارُدما در قصر تو آيد ز سر ا ودہا تیرے ادادے سے سر یا آ جائے که بچه زود ادنه اژدربات خورد کہ جلد بھاگ، ورنہ کچھے اڑوے نے کھلیا فال چه برجه ببین در روتنی بدشکونی کیا ہوتی ہے، اٹھ روشی میں رکھے ميريائم مي يم سوئے سوا چیرا رہا ہوں، محرک جانب لے جا رہا ہوں كو بديد انجه نديد ابل جهال كيونك جو كيماك سف و مكوليا ب د نيادار دل في بيس د يكها ب که چنیل ریخ بر آرد زود سر کہ فلاں مرض جلد سر آ جائے لیس تو ناصح را موثم<sup>ی</sup> میکنی تو تو ایک تاضح کو گنبگار تنمبرا رہا ہے آنیخال کارے مکن اندر سیج الیا کام ارادہ سے نہ کرنا زانكه نيكو نيست روز امروز بال کیونکہ آج ایھا دن تہیں ہے یکدوباره راست آید می خری ایک دو بار کے ہو جائے، تو تو مان لیما ہے صحستش چول ماند از تو در غلاف ان کی تمحت تھ سے کیے پیشدہ ہے؟ می کنند آگاه و ما خود از عیال خر دیے ہیں اور ہم مثابدے سے كُرُ تَوْ الْمِائِ خَفْتُهُ بِاتِّي بِا خَطْرِ اگر تو سمی جگہ خطرے میں سویا ہوا ہو مہزیانے مر تُرا آگاہ کرد کی مہریان نے کھے خبردار کر دیا تو بگوئی فالِ بر چوں می زبی تو كبتا ہے كہ كيوں برشكوني كرتا ہے از ميانِ فال بدمن خود رزا می تھے برشکونی نے چول نی آگه کنندست از نهال نی کی طرح جوان پوشیدہ باتوں سے خبر دار کرنے والا ہے گر طبیع گویدت غوره مخور اگر تھے ہے کوئی طبیب کیے، کیا انگور نہ کھا تو بگوئی فال بد چوں میزیی تو کے کہ بدھگونی کیوں کرتا ہے ور منجم گویدت کامروز ہے اگر کوئی نجوی تھے سے کے کہ آج کوئی تانگردی نادم و خاسر ازال تاکہ تو اس کی وجہ سے شرمندہ اور محروم نہ بے صد ره<sup>ع</sup> اربینی دروغ اخری اگرچہ بنو سو طرح سے نجوی کا جھوٹ ویکھا ہے ایں نجوم ہانعد ہر گز خلاف ہمارے ان ستاروں میں مجمعی مخلف تہیں ہوا آل طبیب و آل جمجم از گمال وہ طبیب اور نجوی مگان کے ذریعے

۔ سر آنے ہم تو حمہیں اس عذاب سے ڈراتے ہیں جود اتعظ تم پر نازل ہونے والا ہے، ہماری مثال تو اس فض کی ہے جوا یہ فض کو بید اور رے جس پر سانب تملیآ در ہور ہا ہو۔ بچہ کو د جائے بگوئی تہاری مثال ہیہ ہے کہ وہ فض جس پر سانب تملیآ ور ہے، بیداد کرنے والے کو پُر انّی دینے ہے۔ سرا کھر۔ چوں ہی۔ نیمآ تکھول سے اس عذاب کود یکھا ہے جو محرول پر نازل ہونے والا ہوتا ہے۔

ع سمر طبیعے۔ تبهاری مثال اس مرین کی ہے جس کو طبیب معزیز کھانے سے رد کے ادروہ طبیب پرالے الزام دھرے۔ موقع۔ ممتاہ گار۔ ورمجے۔ تبہاری مثال اس مصل کی ہے جس کو نبوی نری کھڑی سے بچانا جا ہے ادروہ الٹا نبوی پرالزام دھرے۔ بھے۔ تصدر اراوہ۔

ے مدرہ - نبوی کی بات سیکڑوں بار معمو ٹی تکلتی ہے لیکن پھر بھی اس اختال ہے کہ شاید سے بات سے ہوتم نبوی کا کہنامان جاتے ہو۔ ایس نبوم ۔ لیکن ہماری پیشین کوئیاں بالکل سمجے ہوتی ہیں ان کوئم تسلیم کرنے کوئیارٹیس ہو، نبوی اور طبیب بھٹ مگمان سے بات کہتے ہیں ہم تو مشاہدہ کرکے کہ رہے ہیں۔

حملہ می آرد بسوئے منکرال منکرول پر حملہ آور ہے كه زيانٍ ماست قالِ شومِ فال کیونکہ بدشکوئی کی بات میں جارا نقصان ہے فال بدیا تست ہر جا می بروی تو جہال جائے بدشکونی تیرے ساتھ ہے او زباہے بیندش آمکہ کند وہ اس کو بالا خانہ سے ویکھ رہا ہے، خردار کرتا ہے گوید او خوش باش خود رفت این سخن وہ کہتا ہے، خوش رہ، بات ختم ہوئی منتلخ گردو جمله شادی کرونت تیری سب خوشیال منانا کلخ ہو جا کیں گ چول نه بدریدی گریبال در فغال تو نے نالہ و فریاد سے گریبان جاک کیوں نہ کیا تھا؟ تا مرا آل جد ممودے ایں بدی تاکه وہ کوشش یہ بُرائی مجھے دکھا وی ق تو بگوئی نیک شادم کردهٔ تو کے گا، تو نے (اب کیا) جھے خوش کر دیا ہے تا رہائم مرتزا زیں ختک بند تاکہ میں کھے سخت قید سے رہائی دوں مارير ايذا و طغيال ساختي اس کو ایزا اور سرکشی کا سرمایی بنایا بد كند با تو چو نيكوني كني جب تو نیکی کرے وہ تھے سے بدی کرتے ہیں

دُود کم سینیم و آتش از کرال ہم دیکھتے ہیں کہ وحوال اور آگ ایک کنارے سے تو ہمی گوئی حمش کن زیں مقال تو یہ کہتا ہے، کہ ان باتوں سے جیب رہ اے کہ سے ناصحال را نشوی اے وہ کہ تو تاضحوں کی تقیحت نہیں سنتا ہے افعیے بر پشتِ تو بر می رود ایک اژدم تیرے پیچے دوڑ رہا ہے گوئیش عملینم مکن گوئیش خاموش عملینم مکن تو اس کو کہتا ہے چپ رہ، مجھے ملین نہ کر چول زند ، افتی دمال بر گردنت جب اژدیا تیری گردن یر منه مارے گا پس بروع گوئی ہمیں بود اے فلال يم تو ال سے كے كا اے فلال تمك تما یا زیالایم تو سنگے می زدی یا اور سے تو میرے پھر مارتا او بگوید زال که می آزردهٔ ده کے گا، کیونکہ تو رنجیدہ ہوتا تھا گفت من کردم جوانمردی و پند اس نے کیا میں نے شرافت برتی اور نفیحت (کی) از سیمی یع حق آل نشاحی تو نے کینہ پن سے اس کی قدر نہ کی اي بود خوئے لئيمان دَني کمینہ لئیموں کی کبی عادت ہوتی ہے

دود۔ انبیاء نے کہا ہم تو عذاب کا دھواں اور آگ آگھ ہے دیکھ کر بتار ہے ہیں لیکن تم ہماری ان باتوں کو بدفالی بچھ دے ہو۔ اے کہ۔ مشکر وں کا وجود خود فالی بدہے۔ افعے بہراری مثال بیہ ہے کہ عذاب کا افز دہا تمہارے در بے ہے آیک شخص بالا غانہ ہے اس کو دیکھ کے تمہری آگا ہ کر دہا ہے لیکن تم یہ کہتے ہو کہ ہمیں سانپ کی بات سنا کر ممکنین نہ کرو۔ گوید مجبور ہو کر وہ بتانے والا میں ہے گا کہ انجھاری بات کورفت گذشت کر واور تم خوش رہو۔ جوں زند۔ بنب وہ افز دہاؤی سازی خوشیاں کڑوی ہوجا کمی گی۔

بی برد پر توبتانے دالے سے مجا کرتو میرے میں کیڑے میا ڈکر جھے آگاہ کرنا تو میں مان لینایا ادپرے میرے پھر مارنا تو میں آگاہ ہوجا تا۔ آد بگوید۔ وہ جواب میں کہددے گا کرتو میر کابات ہے آزردہ ہونا تھا تو وہ کے گا کہ میں اب کون ساخوش ہوں۔ گفت۔ دو آگا کا دیے والا کے گا کہ میں نے تو شرافت سے کام لیا تھا تھے مصیبت سے بھانے کے لیے تھیمت کا تھی۔

السی سیکن و نے کمینہ بن برتا اس تھیجت کی قدرنہ کی بلکہ اس تھیجت کو ایڈ اوسانی اور سرکتی کا سب بنالیا۔ اس بود۔ کمینوں کا بھی طریقہ ہے کہتم ان سے بعلائی کروتو و واس کے بدلے میں تم سے برائی کریں گے۔

كه لنيم ست و نبازد نيكونيش كيونكدوه كمينب بھلائى اس كے ماتھ مازىس كرتى ب برکے را او عوض مفصد دبد وہ ہر ایک کا سات سو گتا بدلنہ دے گا بندهٔ کردد ترا بس با وفا (وه) تيرا با وفا غلام بن جائے گا باز در دوزخ عدا شال رَبُّنا پھر دوزخ میں اتکی بیکار، اے ممارے رب! ہوتی ہے چول وفا بيند خود طافي شوند جب وفا و کھتے ہیں جفا کرتے ہیں

نفس<sup>ا</sup> را زین صبرمی کن سختیش نفس کو مبر کے ذریعہ کمزور بتا با کریمے گر کئی احسال سزد اگر تو شریف کے ساتھ احسان کرے تو مناسب ہے بالنيم يول کني قهر و جفا كمين پر جب تو ظلم اور قبر كرے كا کافرال کارند در نعمت جفا کافر نعمت کی حالت میں جفا کاری کرتے ہیں که لئیمان<sup>ت</sup> در جفا صافی شوند كيونكه كمينے ظلم ميں مخلص بنتے ہيں

تحكمت در آفريدن دوزخ درال جهان و زندال درين و عالم تا معبدِ متكرال كرددكه إنْتِيا طَوْعًا أَوْ كَوْهًا دوزخ کو اُس عالم میں اور قید خانہ کو اس عالم میں پیدا کرنے کی حکمت تا کہ وه كافرول كا عبادت خانه بن كيونكه إنْتِياً طَوْعًا أو كَوْهًا ب

مسجد و طاعات شال پس دوزخ <sup>ع</sup>ست یائے بندِ مُرغ بیگانه ک<sup>ح</sup> ست ان کی مجد اور اطاعتوں (کی جگہ) دوزخ ہے بیانہ پرتد کے پاؤں کا پھندا جال ہے ہست زندال صومعہ دُزدِ لئیمِ کاندرو ذاکر شود حق را مقیم اس میں وہ بمیشہ خدا کو یاد کرنے والا ہوتا ہے شد عبادتگاہِ گردنلش ستر متکبر کی عبادت گاہ، دوزخ بنی لیک از و مقفود این خدمت بدست ليكن اس (كى يريدائش) \_ (أصلى)مقصود عبادت ب

کمینے چور کا عباد تخانہ قید خانہ ہے چول عبادت بود مقصود از بشر چول کہ انسان کی بیدائش سے مقصود عباوت ہے آدمی را بست در برکار دست انبان کو ہر کام پر قدرت ہے

ا منتس انسان کاننس ایسای کمینه ہے کہ اس کے ساتھ بعلائی کرنا اور اس کومنبوط بنانا سناسب نہیں ہے اس کومشقتوں اور بجاہدوں ہے کمزور بناؤ۔ بالريم-كسي شريف سےشرانت برتو مي تو و وستر ممناشراؤت برتاہے۔ بالتے ۔ كمينه پر جور د جما كر و مي تو پھر د و اطاعت كرے كار ال \_ كافر الیاق کرتے بیں کہ دنیا میں ان کواللہ کی تعتیں ملیں تو گفر برد معادوز خے عذاب میں خدا کو مانیں ہے اور پیکاریں ہے۔

ع كليمان - كمين ظالم كے ماتھ فميك چلتے بين شريف برظلم كرتے بيں۔ إنْبِيَا۔الله تعالیٰ نے زمین ادر آسان كوظم دیا كہم دونوں آ وُخواہ خوشی ہے خوا و جرے تو دولوں نے کہا ہم خوشی سے حاضر بیل لین اس آیت ہے بیمعلوم ہوا کہ اطاعت تو لائلاکر نی ہو کی خواد و خوشی ہے کرویا مجبوری ے۔ کفارمجبوری سے اطاعت کریں مے۔

ع. روز خ - کافر جب دوز خ کے عذاب میں مبتلا ہوں مے تو فرما نیرواری کریں مے وحتی جالور توثی سے نیس آتا تو جال میں پینن کر آتا ہے ۔ آگا۔ جال ۔ زیمال۔ جب چورجیل خانہ میں ڈال دیا جاتا ہے تا شکنٹروع کر دیتا ہے۔ چوں۔ جن اورانس کی تنکیق کا ہا عشہ عماوت اور اطاعت ہے خوشی ندکریں مے تو بزرا کرنی پڑے کی مومن جنت اور دنیا میں اطاعت کر اری کرے گا۔ آ دمی ۔ انسان میں بہت سے کام کرنے کی مطاعیتیں ہیں کین اس کی مختبق کا اصل خشا عبادت کذاری ہے جیسا کد آیت بیر ، ذکہ ، ے۔

مَا خَلَقَتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ الِي بَخُوال ال ومنبس بيدا كيا هم نے جن و انسان كو بير پڑھ گرچه مقصود از کتاب آل فن بود اگرچہ کتاب کا مقصد وہ فن ہوتا ہے لیک ازو مقصود این بالش نبود ليكن ال كا مقصد بير تكير (بونا) ند تها گر تو میخ ساحتی شمشیر را اگر تو مکوار کو کھونٹا بتا لے گرچه مقصود از بشر علم و بدیست اگرچہ انسان (کی تخلیق) سے مقصود علم (ہدایت) ہے معبد مردِ كريم اَكُوَمُتُهُ شریف انسان کی عبادتگاہ (مقام) اَکُوَمُتُهُ ہے مر کثیمال دا پرن تا سر نهند کینول کو پیٹ تا کمر اطاعت کریں لا جرم حق ہر دو مسجد آفرید لا محالہ اللہ (تعالی) نے دو مجدیں بتائیں ساخت<sup>ع</sup> موی<sup>۴</sup> قدس در باب صغیر به تا فرودآرند سر قوم زجیر (حضرت) مؤیٰ نے بیت المقدی میں چھوٹا دروازہ بنایا زال که جبارال بدند و سرفراز کیونکه وه جبار اور متکبر نتھے بيانِ آنكه حق تعالى صورت ملوك را سبب مسخر كردن اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے بادشاہوں کی صورت، ان متکبروں کو تالع بنانے کے

جز عبادت نيست مقصود از جهال عبادت کے علاوہ دنیا میں (کوئی) مقصد نہیں ہے گر تواش باکش کنی ہم می شود اگر تو اس کا تکیہ بتا لے تو (بی بھی) ہو سکتا ہے علم بود و دالش و ارشاد و سود علم اور سمجه، اور بدایت ادر نفع تها برگزیدی بر ظفر اِدبیر را تو نے کامیابی پر بریخی کو ترجیح دی لیک ہریک آدمی را معبدیست<sup>ع</sup> لکین ہر متحف کی ایک عبادت گاہ ہے مِعبرِ مردِ لنيم اَسْقَمْتُهُ کمین انسان کی عبادت گاہ اَمشقَمتُه ہے م کریمال را بده تا بردہند شریفوں کو (انعام) دے تاکہ کھل دیں دوزخ آنها را و لهنها را مزید ان کے لیے دوزخ ادر ان کے لیے "مزید" تاکہ سرکش قوم سر جھکائے دوزخ آل بابِ صغیرست و نیاز دوزخ وبی جیمونا دروازہ اور نیاز (مندی کی جگه) ہے

عَانَحَلُقُتُ \_ قَرْ آن بِإِك مِن بِعَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الإنْسَ إِلَّا لِيَعْبُلُونَ "مِن نِهِيل بِيداكيا انسانون اورجنوں كوكر اس ليے كه وه عبادت كرين - "آزكتاب - كتاب كي تعنيف واشاعت كالصل مقعدان فن اورعلم كوجاننا بجس فن كي دوكتاب ب أكرتواس كانكيه بنائ كاتو ووتكيه بن جائے گالین سے تیری علظی ہوگی ای طرح اگر انسان عبادت نہ کرے گاتو دوسرے کا مول میں ملکے گاتوبیاس کی علطی ہوگی ۔ کرتو مینے ۔ ملوار کا اصل متصدال کے ذریجہ فتح پانا ہے و مکوئنا بھی بن سکتی ہے لیکن اگرتواس سے کمو نے کا کام بھی لے گاتو بردی تمانت ہوگی۔

معدد برانسان كالخليل كامتعد عبادت بيكن برايك كاعبادت خانه جداب شريف كامعبدتو أكر منه كامتام بيعن من في ال كااكرام كيا اورائيم كامعيد أسفةت كامقام بيعن من في ال كويماركيا فيريف انعامات اللي كونت عبادت كرار بما بهاور كمينه معمائب من جملا موكر مريد لين جنت جس كے ليفرمايا كياؤ لَدَيْنًا مَزِيْدِ" اور مارے پاس زياد في ہے"

ساخت موی علیالسلام نے بیت المقدی میں ایک کھڑی بتالی تھی تا کہ تنگیرین اس میں جھک کردافل ہوں اوران کی بجدو کی مالت ہوجائے۔ دوزخ کوایک چیوٹی کھڑی مجھوکداس میں واخل ہوکر بیتکبرعبادت گذارین جائیں سے۔بیان۔جس طرح معزت موک علیدالسلام نے کھڑ کی بنائی تمنى اى طرح الله تعالى في النامتكرون كے ليے ظالم بادشا ہوں كا وجود اور دوزخ بنائى ہے۔ بيظالموں كو بجد وكرتے بيں اور دوزخ ميں خدا كوياو

جبارال كه منخر حق نباشند ساخته چنانكه موى عليه السلام الله عليه الله كالع تبين موت بين جيها كه حضرت موى عليه السلام باب صغیر ماخت پر ربض فترس جہتِ رکوع جاران نے بیت المقدی کے احامے میں جھوٹا وروازہ بنایا تا کہ بنی اسروئیل کے متکبر آتے يى اسرائيل وفت درآمان كه أدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَ قُولُوا جِطَّةً وقت جھیں کیونکہ تجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور طہ کہو (کا تھم تھا)

آنچنال که کل زنم و استخوال از شهال باب صغیرے ساخت بال اس طرح كر الله (تعالى) نے گوشت اور بريوں سے بادشابول كا حجوما وروازه بنايا الله دنيا سجده ايثال كند چونكه سجده كبريا را وهملتد كونكه وه الله (تعالى) كو تيده كرنے كے مخالف ميں نام آل محراب مير و پيهلوال اس کراب کا نام، حاکم اور پیلوان ہے عیشکر یاکال شا خالی نے اید یاک لوگ گنا ہیں، تم صرف زکل ہو شیر را عارست کورا بگروند شرول کی توہین ہے کہ دو اس کے گرویدہ ہوں موش که بود تا زشیران ترسد او چہا کم عل ہے کہ وہ شروں سے ور نے خوف شاں کے ز آفاب حق بور آفآب حق سے انہیں ڈر کیاں ہوتا ہے رَبِ اَدُنْ ور خور این اَبلهال رب ادنی ان بیوتونوں کے لائق ہے بلكه آل آبوتگانِ مثك ناف بلكه وه آبو قدم منك كى ناف دالے (ڈرتے بین)

دنیا واد ان کو تجده کرتے ہیں ساخت سرگیں دانگی محراب شاں ان کے لیے گویہ خانے کو محراب بتایا النَّنَ الل حضرت يا كي نه ايد تم یاک دربار کے اائق نہیں ہو آل سگال را این خمال خاصع شوند یہ کینے ان کوں کے تابعداد ہوتے ہیں ا كريه الله المحنه بر موش خو ہر موش خصلت کا کوتوال بلی ہوتی ہے خونب ایشال از کلاب حق بود ان كو الله (تعالى) كے كوں سے خوف ہوتا ہے رَبَّى أَلَاعُلَى ست وردِ آل مهال سرداروں کا وظیفہ رہی ولاعلی ہے موش کے ترسد ز شیران مصاف جنگ کے شیروں سے چوہا کب ڈرتا ہے؟

! ربين مكانات كاماحول بكريون كابازه-أذ خُلُوّا قرآن بإك بن بهاؤ خُلُوا البّابَ سُعِدًا وْ فَوْلُوْا جِطَة يَعِيٰ " بن امراسك وحم بواكران کمٹر کی میں بحدہ کی حالت میں داخل ہوا در دعا کر و کہ اللہ تعالیٰ ممنا ہ معاف کر دیں۔ "شہال۔ بیہ سیکبر بادشا ہوں کو بجدہ کرتے ہیں۔ سامست۔ ان کی محراب ادر عمادت گاہ کو برخانہ ہے ای کودوسر بے لفظوں میں بادشاہ ادر پہلوان کہا جاتا ہے بیشکران کے سامنے جھکتے ہیں۔

النق-ان كے بحدے اللہ تعالی كے لائق ندينے كيونكه ان كو جتاب بارى ہےكوئى مناسبت نيس پيمسورت انسان بيں ليكن انسانيت سے خالی بيس

نیکول کی ادران کی مثال دی ہے جو مینے اورزکل کی ہے۔ آگ سگال۔ یعنی و نیا دار پادشاہ۔ ایس خسال مینی متر بن میں جناب باری تعالیٰ۔ ، ع سرب جوہا لی ے ڈرتا ہے شیر جو کہ اس سے بدر جہا اصل ہے اس سے تیم ڈرتا۔ خوف۔ منکرین بھی اللہ کے کوں سے ڈریے ہیں اور ان کی اطاعت كرت إلى-رتى الاعلى-ميراخدابلند ب-مهال-بالاوبرتر خداكوما نئاشرينوں كا كام بان مكرين كے لائق اونى رب بيا فيدايياس كوي الإجت إلى -رب ادانى معمولى درجهكا خدا موش - ديرول من درنا يوب كاكام ديس بلك برن يسي شريف اوريا كيانو جالوركاكام ب-

رَوب بیش کاسہ کیس اے دیک کیس اے دیگ جائے والے بیالہ جائے والے کے پاس جا دیگ کیسی کاسہ کیسے را بجو۔ تو دیک جانے والا ہے کسی بیالہ جائے والے کو تلاش کر بس کن ار شرح بگویم دور دست ختم کر اگر میں کمبی تغصیل کروں گا حاصل ایں آمد کہ بدکن اے کریم ظلاصہ ہے لکلا کہ اے شریف! بُرائی کر بالنيم نفس<sup>ع</sup> چوں اصال كند جب تو کمینے نفس کے ساتھ احبان کرے گا زیں سبب مبد کابل محنت شاکرند یمی سبب ہوا کہ مختی شکر گزار ہیں ہست طاغی بگلرِ زرّیں قبا سردار زریں قبا والا سرکش ہے شکر کے رُویدِ ز املاک و تعم تعموں اور ملکیوں سے شکر کہاں اُم کا ہے قصهرنظ عشق صوفئ کھانے سے خالی دستر خوان

صوفی ہر میخ روزے سفرہ دید ایک صوفی نے ایک دن کھؤٹی پر دستر خوان دیکھا بانگ می زد نک نوائے ہے نوا پیخا تھا، یہ ہے سامان کا سامان ہے چونکہ درد و سوز او بسیار شد چونکہ درد و سوز او بسیار شد چونکہ درد اور سوزش بڑھی خوسے می زدند تھے تھے و ہائے ہوئے می زدند تھے

نش خداوند و ولی تعمت نولیس تو اس کو آقا، اور ولی نعمت لکھ کش خداوند و ولی نعمت بگو تو اس کو آقا اور ولی نعمت کہہ خشم گیرد میرو نهم داند که هست حاكم غصه كرمے كا اور سمجھے كا كه وه ( كجم ) ب یا لئیمال تا نهد گردن کتیم کینوں کے ماتھ تاکہ کمینہ اطاعت کرے چوں لئیماں نفس بد کفرال کند تو وہ بدنفس کمینوں کی طرح کفران کرے گا ابل نعمت طاعی اند و ماکرند مالدار سرکش، اور مکار می<u>ن</u> هست شاکر خشه و صاحب عما خت (حال) اور گدڑی والا شکر گذار ہے شكر مى رويد ز بلوا و سقم شکر اہلا اور بیاری ہے اگآ ہے سفرهٔ نهی از خورش ایک صوفی کے عشق کا قصہ

چرخ می زو جامها را می درید رقص کرتا تھا ادر کپڑے بھاڑتا تھا قطها و درد ہا را تک دوا ہے تھلوں اور دردوں کی دوا ہے ہر کہ صوفی ہود با او بار شد جر بھی صوفی تھا اس کا ماتھی ہو گیا تاکہ چندیں مست و بیخود می شدند یہاں تک کہ بہت زیادہ مست و بیخود ہو جاتے تھے

ویک کیسی۔ بھی روح و یسے فرختے ان اس کرین کی خدائی کے لائق میں ظالم اور جابر ہیں۔ بس کن۔ مولانا فرماتے ہیں کہ اب منکرین کے معبودول کی زیادہ بات نہ کروور نہ وہ ناراض ہوں گے اور ول میں مجھیں گے کہ ہم بھی بچھے ہیں جھی تو ہمارااس قدر ذکر کیا جارہ ہے۔

کئیم نفس نفس کئیم۔ ذیس سبب۔ جولوگ محنت اور مشقت کی زیم گی گر اوقے ہیں محواث میں اور مالداد سرکش ہوتے ہیں۔ بنگر۔ بیک لرم سروار۔ شکر۔ ابتلااور بیاری شکر گذاری کا سیب ہے۔

ر المراد من المراد المرد المراد المراد المرد المراد المراد المراد المراد المراد المراد المراد المراد المرد

سفرهٔ آویخته از نال تهبیست لنکا ہوا دستر خوان روئی سے خالی ہے تو بجو ہستی کہ عاشق تیستی تو ہستی کی تلاش کر، کیونکہ تو عاشق تہیں ہے بندِ جستی نیست ہر کو صادق ست جو صادق ہے وہ وجود کا یابند نہیں ہے عاشقال را ہست بے سرمایہ سود عاشقول کا نفع بغیر سرمایہ کے ہوتا ہے دست نے و گوئے ز میداں می برند ہاتھ جیں ہے، اور میدان سے گیند لے جاتے ہیں دست ببریده جمی زنبیل بافت ہاتھ کٹا ہوا ہونے پر جھوئی بنآ تھا چول عدم کیرنگ و نفش واحدند عدم کی طرح مکال اور ایک جان ہو گئے ہیں مر پرکی را بوئے باشد لوت بوت یری کے لیے خوشیو اتبام کا کھانا ہوتا ہے چونکہ خوئے اوست ضدِ خوئے او كيونكہ اس كى عادت اس كى عادت كے ظاف ہے تو نیابی آل ز صد من لوت خوش تو سو من الچھی خوراک سے نہیں یا سکتا ہے آب باشد پیش سبطی جمیل التھے سبطی کے کیے کیاتی ہے

يو الفضو \_ إلى كفت صوفى را كه جيست ایک لغو انسان نے صوفی سے کہا یہ کیا ہے؟ گفت رَورَو لقش بے سعتیستی اس (صوفی) نے کہا جا، جا تو بے روح تصور ہے عشق نال بے نال غذائے عاشق ست عشق جورونی نه ہوتے ہوئے رونی ہے جوعاشق کی غذاہے عاشقان<sup>ع</sup> را کار نبود یاوجود عاشقول کو وجود سے واسط نہیں ہوتا ہے بال نے و کردِ عالم می پرند ير نہيں ہيں، اور عالم كے جاروں طرف اڑتے ہيں آل فقیرے کو زمعنی بوئے یافت وہ فقیر جس نے حقیقت کی خوشبو حاصل کر کی عاشقان<sup>س</sup> اندر عدم خیمه زدند عاشقوں نے عدم میں خیمہ لگایا ہے شیر خوارہ کے شناسد ذوق لوت دودھ بیتا بیرہ کھانوں کا ذائقہ کب بیجانا ہے آدمی کے بود برد از بوتے او آدمی ای خوشبو کا سراغ کب یا سکتا ہے یابد از بوئے آل یری بوئے کہ اس برى اس كى خوشبو سے الى راحت حاصل كرتى ہے كماس كو پیش قبطی خول بود آل آبِ تیل قبطی کے لیے نیل کا پانی خون ہے

ا بوالمفضول بیردده فیش به معنی بین به جان بت تو بیخوستی یعنی و طالب وجود بستی الیمی عاشق طالب عدم بوتا ہے بیندا ہم روٹی کے نہ ہوئے کے طالب و عاشق بین اور بھوک مدیقین کا مطلوب ہوتا ہے۔ مشتق عاشق کی غذاعشق ہے جوروٹی تو نہیں ہے کین اس کے لیے روٹی کا کام دیتا ہے۔ کا طالب و عاشق بین اس کے لیے روٹی کا کام دیتا ہے۔ کا عاشقان - عاشق می لفتے بغیر سرمایہ کے ہاکا کام کرتے ہیں۔ آل نے جس طرح عاشق کا لفتے بغیر سرمایہ کے ہاکھ کے ہاتھ کا کام کرتے ہیں۔ آل فقیرے۔ منظر شخ کا پہلے قصہ گذر چکا ہے کہ ہاتھ نہ ہوتے ہوئے وہ نہیل بغتے ہے۔ اس کو بنیل بغتے ہے۔ دوئی کی پہلے قصہ گذر چکا ہے کہ ہاتھ نہ ہوتے ہوئے وہ نہیل بغتے ہے۔

عاشقال - عاشق ہر چیز کوشم کر دیتا ہے، امتیاز وجودات میں ہوتا ہے عدموں میں بکسانیت ہے لہذا عاشقانِ خدا بھی بکسر تگ ہیں۔ شیر خوارہ - ہرضی اپنے سے مناسب بات کو بھتا ہے ور نداعتر اض کرتا ہے بوالمفنول نے صوئی پرای لیے اعتر اس کیا کہ وہ فنا کے دوق سے ناوا تف تھا۔ شیر خوار پچنا مرف دودھ کے مزے سے دائف ہے وہ اس کی لذت کو بھر سکتا ہے کھالوں کی لذت کو بیس بجو سکتا پری کی نقذ ایمن خوشہو ہے انسان کھالوں کا عادی ہے۔ وہ محمل خوشہو ہے انسان کھالوں کا عادی ہے۔ وہ محمل نے مناسب جو صال ہے ہے۔ وہ محمل خوشہو سے بیٹ بھر مبانے کو بیس بجو سکتا ۔ اشیا کے احوال ، ہرض کے اعتبار سے جدا گانہ ہیں جس محض کے مناسب جو صال ہے۔ وہ ای کو بچھ سکتا ہے۔ انسان کھالوں کی بھر سکتا ہے۔ انسان کھالوں کا ایس بھر صال ہے۔ وہ ای کو بچھ سکتا ہے۔ انسان کھالوں کا ایس بھر صال ہے۔ وہ ای کو بچھ سکتا ہے۔ تبلی فرمونی نسل کا آدی ۔ مرتب ہے۔ اس کیا ۔

جادة اسرائيليال

دریا امرائیلیوں کے لیے راستہ ہوتا ہے

باد مبد برُ عادیاں گرز و تبر

بوا، توم عاد بر گرج اور کلماڑا تھی

گلتال باشد بر ابراہیم " نار

آگ (حضرت) ابراہیم علیہ السلام مر جین ہوتی ہے

بر سمندر یاشد آنش خاندال

سمندر پر آگ خاندان ہوتی ہے

غرقه گه باشد ز فرعون عوال ظالم فرعون کے لیے ڈوبنے کی جگہ ہوتا ہے لیک قمبر بر ہوؤ و بر قومش ظفر كيكن حضرت بودعليه السلام ، اوران كي قوم كے ليے تحقی لیک بر نمرود باشد زہر مار <sup>لکی</sup>ن نمرود پر سانب کا زہر ہوتی ہے لیک باشد بر دگر مرغال زیال کلین دوسرے پرندوں کے لیے تبائی ہوتی ہے کیک طوا بر خمال بلوا بود لکین کمینوں کے لیے طوا مصیبت ہوتا ہے

نزدِ عاشق درد و عم حلوا بود عاشق کے لیے درد اور غم، طوا ہوتا ہے مخصوص بي بودن يعقوب عليه السلام بيشيدن جام حق حضرت یوسف علیہ السلام کے چبرے سے خدائی پیالہ پینے اور حضرت تعالی از روئے یوسٹ و کشیدن بوئے حق تعالی از بوئے يوسف عليه السلام كى خوشبو سے الله تعالى كى خوشبو حاصل كرنے ميں حضرت يعقوب عليه السلام كى لیسٹ و حرمانِ برادرال و غیرہم ازیں ہر دو صفت

انچه کی لیقوب از رُخِ یوسٹ چنید و انچه او از بوئے او اندر کشید (صرت) يعقوب في جو بحد (صرت) يسف عليه الملام كدخ عنها اورجو بحقائهول في ان كي خوشبو سے باطن ميں عاصل كيا خاصِ اُو قبر اُو باخواں کے رسید وہ ان کی خصوصیت تھی، بھائیوں کو کب حاصل ہوا؟ وال بلیں از بہر او چہ می کند وہ کینہ وری سے ان کے کیے کوال کھود رہے ہیں پیتن کی مصتبیت بر کو مصتبیت (حرت) يعقوب عليه السلام كے ليے بحرا ہوا ہے كونكدو و خواہشنديں

خصوصیت اور بھائیول وغیرہ کا ان دونوں خوبیوں سے محروم رہنا و انجہ در وے بود اندرِ وے بدید اور جو بچھان (بوسف عليه السلام) كاندر تھاأنہوں نے ديكھا این زعشقش خوکش در چه می کند میان کے عشق سے اپنے آپ کو کنویں میں گرارہے ہیں سفرهٔ او پیشِ آین از نال می ست ان (بیست) کا رسز خوان الے لیے روئی سے خالی ہے

جاده ـ وريائے فيل مفرست موى عليه السلام اوران كي قوم كے ليے راسته بنا فرعون اوراس كالشكراى من دوب كيا ـ باد \_ آ عمى سے قوم عاو برياد ہوكى حفرت ہود علیہ السلام اور الفار کی قوم کے لیے فتح کا سبب ٹی۔ مکستال۔ آگے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے گلزاری ہمرود کے لیے باعث ہلا گت نی ۔ سمندر۔ ایک برعمرہ ہے جوآ مگ میں پرورش باتا ہے۔ درد۔ دردوغم عاشقوں کی غذاہے کمینے حلوا بھی اس طرح کھاجاتے ہیں جس سے ان کو برمضمی ہوجاتی ہے۔

مخصوص - اس تصه سے میہ بتانامقصود ہے کہ چیزوں کے احوال مختلف اشخاص کے اعتبار ہے مختلف ہیں حضرت پوسف علیہ السلام کا چہرہ حضرت معقوب عليه السلام كے ليے بي محمة اثير ركمة تفادوسروں كے ليے اس كى تا بيردوسرى تعى \_

انچه-جوخوبيال مفرت يوسف عليدالسلام من تعين وه حفرت يعقوب عليدالسلام كونظرة كين، بما كى ندد كيد سكهـ الي رحفزت يعقوب عليدالسلام، یوسف علیہ السلام کے تم میں اینے آپ کو ہلاک کے دے دے ہے، ان کے بھائی ان کو کنویں میں ڈال کر مارنے کی فکر کردے تھے۔ ستر ہ أو۔ حفرت يوسف عليه السلام كے چركاوس خوال حفرت يعقوب عليه السلام كے ليے انوارو بركات سے يُر تفاجمائيوں كے ليے فالي تعار

لَا صَلُوهَ گفت الَّا بِالْحُضُورِ جوع ازس رويست قوت جانها ای کیے بھوک، جاتوں کی غذا ہے بوئے تاکش می رسید از دور جا ان کو ان کی روٹی کی خوشبو دور سے پہنے رہی تھی بوئے پیراہان ہوسٹ می نیافت (حضرت) يوسف عليه السلام كيلياس كى خوشبومحسوس نبيس كرد ما تعا چونکه بد نیفوت می بوئد بو چونکسده حضرت بعقوب عليه المسلام تصدوه خوشبوسوتگهر بے تھے حافظ علم ست آل کس نے حبیب -وہ عالم علم کا رتگہان ہے، نہ کہ محبوب گرچہ باشد مستمع از جنب عام خواہ سنتے والا عوام میں سے ہو چول بدست آل نخای جاربه است جسے کہ غلام فروش کے ہاتھ میں لوعدی ہوتی ہے در کف او از برائے مشتری ست ال کے قضہ میں فریدار کے لیے ہے ہریکے را سوئے دیگر راہ نے مکی کے لیے دوسرے کی جانب راستہ تیں ہے ك خالے زشت راهِ ايل زده ایک بُرا خیال، اس کے لیے رابزن بن میا رُوئے ناشتہ کے نہ بیند روئے حور بن دھلا منہ حور کا منہ نہیں دیکھیا ہے عشق باشد لوت يوت جانبا عشق، جانوں کے لیے متم متم کا کھانا ہے جوع يوسف بود مر يعقوب را (حضرت) يعقوب كو (حضرت) يوسف عليه السلام كى بحوك تقى آنکه بستد پیرئن را می شتافت جس نے پیرین حاصل کیا تھا، وہ دوڑ رہا، تھا وانکه صد فرسنگ زال سو بود او وہ جو اس جانب ہے سکٹروں فرکخ تھا اے بیا<sup>ع</sup> عالم زدائش بے نصیب بہت سے عالم بیں، جو سجھ سے محروم ہیں مستمع از وے ہمی یابد مشام سننے والا، اس کی خوشبو حاصل کر لیہ ہے زانكه بيرابن بدستش عاربه است کیونکہ اس کے پاس لباس عارضی ہے جاربہ پیش نخامی <sup>تا</sup> سُرِ سُرِیت غلام فروش کے لیے وہ لوغری تھوڑی ور کے لیے ہے قسمت حق ست روزی خواہ نے الله (بعلل) كى تعتيم ب، نه كه روزى جائے والے كى كي خيالے نيك باغ آل شدہ ایک ایھا خیال اس کے لیے گزار بن میا

روئے ناشتہ جن لوگوں کے ول نجاست ہے کہ ہیں ان کوالو ارتظر نہیں آتے ہیں ، ای لیے کفار کوخدا کا دیدار نہ ہوگا تماز میں کیفیات اس شخص کو میسر آئیں گی جو تلب کو مسفا کر کے حضور قلب کے ساتھ نماز پڑھے گا۔ جاتہا۔ عاشقوں کی جاتوں کے لیے عشق غذا ہے۔ جو تا مشہور مقولہ ہے النہ و نے طبعا کا النہ و نے طبعا کا النہ النہ کی خلب معادق تھی ، ای النہ و نے طبعا کی النہ النہ کی خلب معادق تھی ، ای النہ و نے النہ دور ہے ان کی خوشبو محسوس ہوگئ ۔ آئکہ بعد ۔ وہ شخص جو حضرت یوسف علیدالسلام کی قیم صفرت یعقوب علیدالسلام کے پاس لے کر آیا لیے انہیں دور ہے ان کی خوشبو محسوس ہوگئ ۔ آئکہ بعد ۔ وہ شخص جو حضرت یوسف علیدالسلام کی قیم صفرت یعقوب علیدالسلام کے باس لے کر آیا وہ طلب معادت ہے خالی تھا اس کو اس کے خوشبو معلوم نہ ہوئی ۔ وائلہ ۔ حضرت یعقوب علیدالسلام کی میں ہوئی۔ ان کو اس کی خوشبو محسوس ہوگئ ۔

اے بسا۔ جوعالم بے ممل بیں ان کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کی قیمی لانے والے کی ہے۔ ستمعے۔ عالم بے عمل کے وعظ اور علم ہے وہ جامل جن میں طلب مساوق ہوتی ہے فائد واٹھا لیتے ہیں۔ پیرا بہن ۔ بے ممل عالم کے پاس علم ایک عارمتی چیز ہے اس کی مثال اس غلام فروش کی ہے۔

جس کے پائ فروخت کرنے کے لیے کو کی لویڈی ہو وہ اس سے بہرور ہتا ہے تریداراس سے فائدہ افغا تا ہے۔ جس نخامی ۔ بردہ فروش قسمت تن ۔ بیتمام تغلیم اللہ کی جانب ہے ہے جس کا جو صد ہے وہ اس کو ملتا ہے طالب کا اس میں کو کی دخل تیں ہے۔ میک خیال ۔ ایک تخص کے نعیب میں وہ خیالات ہوتے ہیں جو اس کے لیے موجب راحت ہوتے ہیں، دوسرے سکو وخیالات جواس کو تباہ کرتے ہیں۔

آل خالے از اڑ باغے شدہ وہ خیال نتیجہ کے اعتبار سے باغ ہو مکیا آل اخدائے کر خیالے باغ ساخت وو خدا (تعالی) جس نے ایک خیال سے باغ بنا دیا یں کہ داند راہِ گلشنہائے او اس کے یاغوں کا راستہ کون جانا ہے؟ ديده يان دل نه ببيد در نجال دل کا محافظ تک و دو میں نہیں ویکھا ہے جر<sup>ع</sup> مگر آں دل کہ دارد عونِ حق سوائے اس ول کے جسکو اللہ (تعالیٰ) کی مدد حاصل ہو گر بدیدے مطلعش را ز احتیال اگر تدبیر سے اس کے آنے کی جگہ کو دیکھ سکتا کے رسنہ جاسوس را آنجا قدم جاسوں کا دہاں قدم کب پہنچا ہے دامنِ قصلش بكف كن كور وار اندحوں کی طرح اس کی رحمت کے دامن کو پکڑ لے دامن او امر و فرمان وبیت علم اور قرمان اس کا دامن ہے آل کیے در مرغزار و جوئے آب ا کے چمنستان، اور پانی کی نہر میں ہے او عجب مانده که ذوق او ز جیست وہ تجب میں ہے، کہ اس کا لطف س چیز میں ہے

ویں خیالے عالمے برہم زدہ اس خیال نے جہان کو تہ و بالا کر دیا وز خیالے دوزخ و جائے گداخت اور ایک خیال ہے دوزخ اور کیسلنے کی جگہ (بنا دی) پس کہ داند جائے گلخمہائے او اس کی مجھیوں کا راستہ کون جانا ہے؟ كز كدا مين ركن جال آيد خيال کہ جان کے کون سے گوشے سے یہ خیال آتا ہے كون أو را نيست كرده كون حق الله (تعالیٰ) کے وجود نے اس کے وجود کو فتا کر دیا ہے بند کردے راہے ہر ناخوش خیال تو ہر کرے خیال کا راستہ بند کر ویتا که یود مرصاد و دریند عدم جو عدم میں محفوظ اور گھات کی جگہ ہو فبض المیٰ ایں بود اے شہر یار اے کاہ! اندھے کا کیلانا ہے ہوتا ہے لیلنجنے کہ کھیٰ جان ویست وہ نیک بخت ہے جس کی جان متقی ہے وال کیے پہلوئے او اندر عذاب اور ایک اس کے بہلو میں عذاب میں ہے واں عجب ماندہ کہ ایں در حبن کیست اور وہ تعجب میں ہے، کہ بیاس پھندے میں ہے

آل خیاتے۔ نیک خیال کے نیجے میں انسان کوراحت و آرام حاصل ہوتا ہے۔ بدخیال عالم کی تبائل کا سب بھرآ ہے۔ آس خدائے۔ مید خیالات کی تقسیم اور عطااللہ تعالیٰ کی جانب ہے ہے۔ بس کہ دائد انسان میس مجھ سکتا کہ کون سے خیالات آرام دہ ہیں اور کون سے خیالات تباہ کن ہیں۔ وید وہاں۔ انسان کور بتانہیں جلتا کہ اس کے ول میں خیالات کس راہ ہے آتے ہیں۔ رکن ۔ کوشہ۔

تر ۔ گر۔ انبان اپ لیے اچھے پر نے فیالات کو خداکی مدو سے پیچان سکتا ہے کونکہ یہ خیالات اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں انسان کے سافتہ 
نہیں ہیں۔ مطلعت کیے نیالات کے آنے کی راہ۔ کے رسمد۔ خیالات کے آنے کی راہ عدم ہیں ہے اور جاسوس مقید ہوجود ہے قوعدم تک اس کی
رسائی ناممکن ہے۔ مرصاد۔ گھات کی جگہ۔ دامن ۔ ان کی خیالات کی راہ اگر معلوم کرنی ہے تو اللہ کے فعل کا دامن اللہ کے احکام ہیں ، ان سے
داہستہ ہوجا۔

آل کے۔ اب اللہ کی تعلیم کا بھر ذکر شروع کیا ہے۔ نیک بخت اور بد بخت کی مثال سے کہ ایک مخفی تو باغ اور تہروں سے لطف اعدوز ہے اس کے پاس بی ایک شخص گری اور بیاس کی تکلیف ہرواشت کر رہا ہے۔ آو بجب۔ تکلیف اٹھانے والا ، راحت اٹھانے والے پر متجب ہے اور راحت اٹھانے والا تکلیف اٹھانے والے پر۔

بیں جُرا زردی کہ اینیا صد دواست خردار تو کیوں پیلا ہے بہاں سکڑوں دوائیں ہیں گوید ا۔، جال من نیارم آمدن وہ کہتا اے دوست! میں نہیں آ سک و کویدش نے نے نتائم تو بایت وه ال ہے کہتا ہے، تبیر اتبیں جھ میں سکت تبیں تو تھبر جا بو کہ یابی زیں بیاں سِرِ نہفت شاید کہ تو اس بیان سے چھے ہوئے راز کومحسوں کر لے گوش بکشاتا بری زاں حصهٔ كان كھول لے تا كہ تو اس من سے حصہ يا لے

حکایتِ غلام امیر که اُنسِ عظیم داشت در مناجات و نماز یا حق ا کیک عالم کے اُس غلام کا قصہ جو کہ اللہ تعالیٰ کی نماز اور سر گوشی ہے بہت محبت رکھتا تھا

اس کا ایک کلام ستر نام کا تھا ال نے ایکارا، اے ستر! خردار اٹھ جا تا بگرمابہ رَوَیم از ناگزیر تاکہ ضرورت کی وجہ سے ہم تمام میں جائیں بر گرفت و رفت با او دو بدو لے لیا، اور اس کے ماتھ ماتھ چلا آمد اندر گوشِ سُنَقَر برملا صاف طور پر سنتر کے کان میں آئی گفت اے میر من اے بندہ نواز بولا، اے میرے آتا اے بندہ پرور تا گزارم فرض و خوانم كم يكئ تاكم مين تماز اوا كرول اور لم كين يراه لول

ہیں کے استحکی کہ اینجا چشمہاست خردار! تو کیول ختک ہے، یہال چشے ہیں جمنشينا بي بيا اندر چين ے القیٰ خبردار جین میں آ جا یں بیا جانال کہ یایت بستہ نیست فرداراك دوست! آجا كونكة ترب يادى بند هم بوت نبيل بن يك من آم دري معني بكفت اس سللہ میں ایک کہادت کی گئی ہے اندر آیں معنی بگویم قصی<sup>ط</sup> اس سلسلہ میں ایک قصہ سناتا ہوں

در زمانے بود امیرے از کرام بود سُنْقر نامِ او را یک غلام ایک زمانہ میں بڑے لوگوں میں ہے ایک حاکم تھا میرشد مختاج گرمابه حر بانگ زد سُنْقر بلا بردار سر صبح کو حاکم کو حمام کی ضرورت ہوئی طاس<sup>ع</sup> و ایزار و گل از اکتوں بگیر طفلا اور ته بند اور (ملكاني) منى إلتون سے ليلے سنقر آل دم طاس و ایزارِ نکو ستر نے نورا طعل اور انچھا تہ بند مسجدے ہر رہ بدو بانگ صلا رائے میں مجد تھی اور بلادے کی آواز بود سنقر سخت مولع در نماز سنتر نماز کا بہت فریفتہ تھا تو بریں دُکاں زمانے صبر کن آپ اس دکان پر تموزی در تظهرین

ل الدراحت بان والا، تكليف الفائه واله يكتاب كرتو بحى ادهم آجا كيون تكليف الفاتاب، و وكبتاب كريس ادهم تيس آسكا بول يبي مومن اور کا فرکا حال ہے۔ بیں بیا۔ تیرے یا وُل میں بیزی نہیں ہے چلا آبیاس ہے کہتاہے کہتو بھی ادھرنہ جا کھر جا۔غرضیکہ دونوں اپنی اپنی جگہ قائم این نہ بیاس کا کہناما ما ہےنہ وواس کا۔ ہرایک تقتیم خداد عرب کے مطابق اپنا اپنا صدحاصل کررہاہے۔

ع تعب اس تعسكا طامه يه ب كما قام بعر من تين كافي رباتها اورغلام بابرنين لكل رباتها يبي حال مون اوركا فركا بسيتر ساستر ساستر من المام ستر تعام محان ۔ یعن اس کونہانے کی ماجست ہوئی۔ یردارسر یعن بستر سے سے اٹھ جا۔

على ملقل ايرار ازار مند من كل يعن ما في من من من كل كرتبايا جا تا تعاد التون در رح، ال امير كالوغرى كا نام تعاد دويدور دوال دوال ما تك ملا ـ دعوت كي وازيعي اذان \_ مولع يفريغية \_ كم يكن \_ يعني موروالبيني

منتظر از بادهٔ بیندار<sup>ا</sup> مت منتظر ہو کر عرور کی شراب ہے سیت کردیک ساعت توقف بر دکان ا تھوڑی دوان یہ تو تف کیا از تماز : ﴿ وَهِا قَارَعُ ﴿ جُدِيْدِ نماز اور وظیفول نے قارع ہو گئے مير سنقر را زمات حيتم واشت آقا، ایک وقت تک سفر کا منظر رہا گفت می نگر اردم اے ذو فنول اس نے کہا اے ہتر مند! وہ مجھے تہیں جھوڑتا ہے عیستم غافل که درگوشِ منی<sup>۳</sup> میں عافل تہیں ہوں تو میرے کان میں ہے تاکه عاجز گشت از تبیاش مرد حیٰ کہ آتا اس کی نال مول سے عاجز آ گیا تا برول آیم ہنوز اے محترم کون روکما ہے وہاں کھے کس نے بھا دیا ہے؟ بستة است اوجم مرا از أندرول ای نے بچھے اندر باندھا ہے می نه بگذارد مرا کایم برول وہ مجھے تہیں چھوڑتا ہے کہ میں باہر نکلول او بدین سو بست مائے این رہی<sup>ع</sup> ای نے اس جانب اس غلام کو بابستہ کر دیا ہے خاكيال را بح تكذاره درول سمندر بحکی کے جانوروں کو اندر آنے نہیں دیتا ہے حیلهٔ و تدبیر اینجا باطل ست اس جگہ کوئی حلے اور تدبیر بیار ہے

رفت سنقر میر در دکآل کشست سنتر چلا گیا، آقا دکان پر بیٹے گیا مير از بهر دل آن زنده جالُ آتا نے اس زندہ روح کی خاطر سے چول امام و قوم بیرون آبدند جب امام، اور لوگ باہر آئے سنقر آل جا ماند تا نزدیک جاشت سنتر جاشت کے وقت تک وہاں رہا گفت اے سنقر جرا نائی بروں بولا اے سٹر! تو باہر کیوں تہیں آتا ہے؟ صبر کن، تک آمم اے روشی مبر كر اے روشن! ميں ابھي آيا ہفت نوبت صبر کرد و بانگ کرد ای نے سات بار مبر کیا، اور آواز وی یا خش این بود می نگزار د م بالآخر اس نے کہا مسجد میں کوئی تہیں رہا گفت آنکه بسته استت از برول اس نے کہا وی جس نے تھے باہر باندھ دیا ہے آنکه نکذارد ترا کائی درول جو کھے تبیں چھوڑتا ہے کہ تو اعدر آئے آنکه نگذارد کزیں سو یائمی وہ جو تھے تہیں چھوڑنا کہ تو اس طرف قدم دھرے ماہیاں را بح نکذارد برول سمندر مچھلیوں کو باہر نکلنے نہیں ویتا اصلِ ماہی ز آب و حیواں از گل ست مجھلی کی اصل بانی ہے ہے اور حیوان کی مٹی ہے ہے

بادہ پندار کینی وہ اپنے فرور میں مست تھا۔ زعم و جال کینی سفتر ۔ ور دہا کینی وہ اور ادوو ظا کف جونماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔ چہتم واشت ۔ ختطر دہا۔ در کوٹی کی ۔ لینی میں تیری آ وازی رہا ہوں۔ تیما۔ ٹال مٹول ، انظار۔ پائٹش ۔ لینی سفتر ہر مرتبرہا کم ہے یہ کہتا تھا کہ وہ جھے نہیں چھوڑتا۔ گنت۔ ما کم نے کہا مجد میں تو کوئی شخص نہیں رہا سب باہر آ مسے کتھے کون روک رہا ہے۔ گفت آ کک۔ سفتر نے جواب دیا جوذات کچھے اندر آنے ہے روک رہی ہو دی ہے۔ باہر نظلے ہے روک رہی ہے وہ باہر نظلے ہے روک رہی ہے وہ باہر نظلے ہے روک رہی ہے۔ کفت آ کک۔ سفتر نے جواب دیا جوذات کچھے اندر آنے ہے روک رہی ہے وہ باہر نظلے ہے روک رہی ہے۔

قفل! زفت ست و کشاینده خدا دست در تتلیم زن و اندر رضا تقل بھاری ہے اور کھولنے والا اللہ (تعالیٰ) ہے تحلیم اور رضا پر دستگاه حاصل کره ذرّه ذرّه كر شود مفتاجها این بکشایش نیست از بز کبریا ایک ایک ذره، اگر کنجیال بن جائیں یہ کشادگی بجز خدا کے (ممکن) نہیں ہے يول فراموشت شود تدبير خويش بخت یالی اے جوال از پیر خولیش جب کے تھے سے تیری بدبیر فراموش کو جائے اے جوان ! تو این میرے نعیب عاصل کرلے گا چول فراموش خودی یادت کنند بنده تشتی وانگه آزادت کنند جب تو خودی کوفرا وس کردے گا وہ بھے یاد کریں کے تو غلام بن جائے گا، تو وہ کھے آزاد کریں کے گر تو خوابی م تحری و دل زندگی بندگی کن بندگی کن بندگی اگر تو آزادی اور دل کی زندگی جاہتا ہے غلای کر، غلای کر، غلای از خودی بگذر که تایایی خدا فانی حق شو که تامانی بقا خودی سے گذر جاؤ تا کہ تو خدا کو یا لے حق میں فا ہو جا، تا کہ تو بقا حاصل کر لے گر ترا باید وصالِ راسین كُو شُو وَاللَّهُ اَعُلَمُ بِالْيَقِينِ اگر تجھے بچوں کا وصال درکار ہے (آو) بهث جا اور الله تعالى يقيمًا زياده جانا ہے توميد شدن انبياء عليهم السلام ازتبول ويذيراني منكران قوله تعالىٰ حَتَى إِذَا اسْتِيَأْسَ الْوُسُلُ

انبیاء پلیم السلام کامنکروں کے تبول اور پدیرائی ہے ناامید ہونا اللہ تعالیٰ کا قول ہے' یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہو مے''

انبیا نے دل میں کہا کہ کتا ہم اِس اور اُس کو وعظ اور تھیجت کریں؟ ور دمیدن در فض ہیں تاکیے ہاں پنجرے میں پھونک بھرنا کب تک؟ چوں مفزایہ جوے جز ریسخند جَلِد سوائے مذاق کے اس میں ایک جو کا فائدہ تہیں ہے

انبیاء <sup>عل</sup> گفتند در خاطر که چند مید بیم این را و آنرا وعظ و بید چند کوبیم آبن سردے زنے محمراتل سے شنڈے ہوئے لوے کو ہم کبتک کوٹیں؟ وُمِّ خُر ربيمودن آخر تابچند مرحے کی وم ناپنا آخر کب تک

المستمل عنى مفائرت كالقل بهت يخت موتاب، مصرف الله كفنل سے كملاب لبذائم دامنى بر مناءِ خداد عرى موجاد تب يقل كملے كادرة بير ممکن نہیں ہے کے ممکن کی دا جب کی طرف کشش ہوسکتے۔ چوں۔انسان جب اپی تد ابیرے یہ قفل نہ کھول سکتے تو شخ کی طرف رجوع کرے مربیا کو جب خود فراہوئی حاصل ہوجاتی ہے تب شخ اس کو یاد کرتا ہے جب مریدشخ کا غلام بن جاتا ہے توشخ اس کوعلائقِ و نیوی ہے آزادی عطاکیا

ع مركز خوای -اگرحهین آزادی کی تمنا به اور دل کی زیم کی میا جتے ہوتو عمادت اور اطاعت انقیار کرو۔ آزخودی \_خودی کوچموڑ کرفتانی اللہ عاملیا كرنے كر بقاء دوام حاصل ہوتا ہے۔ كرتر ا۔مديقين ہے ومبال اس وقت حاصل ہوگا جب انسان اپنے آپ كوفتا كر ڈالے كا۔ نوميد شدن ا اب مولانا سنے انبیااورمنکرین کا تذکرہ پرشروع کیا ہے۔

ج. انبیآ مدمکرین کے انکارے انبیاان کی املاح ہے مایوں ہوجاتے ہے۔ چند۔ انبیانے مایوں ہوکریہ و بیا کہ ان منکروں کونعیرت کرناتو ایساقیا برکارے جبیا کہ منٹ ہے لو ہے کوکوٹا یاسوراخ دار پنجر ہے میں پھونک بحرنا۔ دم ۔ ان لوکوں کونٹیرے کرنا بیکار اور نداق اڑوائے کا سیب ہے۔ ﴿

تیزی دندال ز سوزِ معده است دانوں کی تیزی معدہ کی سوزش ہے ہے مائی از سر گندہ باشد نے زؤم مجھلی سرکی جانب ہے مزتی ہے نہ کہ دم کیجانب ہے چِونکه بَلِغُ گفت حق شد ناگزر چونکہ اللہ (تعالی) نے (تبلیغ کر) فرملیا (ابتدا) ضروری ہے جهد کن چندانکه بنی جیستی كوشش كر جتني كه تو جان لے كه تو كيا ہے بر تؤکل می گنی آل کار را اس کام کو تو توکل (کی بنا) پر کرتا ہے تو بمیدانی بر دو کئی الا غرفهٔ اندر سفر یا تاجئ سنر میں ڈوینے والا ہے، یا بہتے والا ہے در نخواہم تاخت پر تشتی ویم میں سمتی اور سمندر پر نہ جاؤں گا ت کشف گردان کز کدامین فرقه ام واضح کردے، میں کس فرقے میں سے ہول بر أميد ختك جميول ويكرال دوسروں کی طرح خالی امید پر زانکه در غیب ست سِرِ این دو رو کیونکہ ان دونوں رخوں کا راز غیب میں ہے ور طلب نے سوو دارو نے زیال طلب میں نہ تفع کماتا ہے نہ نقصان نور او یابد که باشد شعله خوار نور وہ حاصل کرتا ہے جو شعلے کو نگلنے والا ہو

حبنبش فخلق از قضا و وعده است تخلوق کی حرکت تضا اور دعدہ (البی) ہے ہے نقس اوّل راند پر نفسِ دَوُم یملے تفس نے دوسرے نفس پر تھم جلایا لیک ہم میدان و خر میرال چوتیر ليكن سمجه بھى لے، اور تيركى طرح كدھے كو بانكآ رہ تو نمیدانی کزیں دو کیستی تو تبیں جانا کہ ان دو میں تو کون ہے؟ چون کئی بر پشت مشتی بارِ را جب تو سختی ہے مال لادتا ہے تو نہیں جانا کہ تو ان دو میں کونیا ہے ا الله من كيم من كيم اگر تو کیے کہ جب تک میں نہ جان لوں کہ میں کون ہوں من دریں رہ ناجیم یا غرقہ ام مِن اس رست مِن بحِت والا بول يا وُوسيت والأ من نخواہم رفت ایں رہ با گماں میں اس راستہ ہر گمان کے ساتھ نہ جاؤں گا ﷺ بازرگانگیے ناید ز تو تجھ سے کوئی تجارت نہ ہو سکے گی تاجر ترسنده طبع شیشه جال ڈرنے والا، نازک ول، تاجر بل زیال دارد که محروم ست و خوار بلکہ نقصان اٹھاتا ہے کیونکہ وہ محروم اور ذکیل ہے

ل جنت مكن بهرسوچايه سب الله تعالى كى قضاء وقدرے ہے جب تك ادھرے كشش نه جوان كى بدايت ناممكن ہے بھوك كئى ہے تو وانت جلتے ہيں۔ نفس اول ان میں اللہ کی ذات حکمران ہے جو پچھ ہے عالم بالا کی طرف ہے ہے۔ لیک انیک تضاد قدر کے پیش نظر عمل وسعی ترکشیس کی جاسکتی ہے ہمیں توبیغام پہنچانے کا تھم ہے خواہ وہ مغید ہویانہ ہو۔ بینی جیستی لیعنی یو مرنے کے بعد بتا بطے گا کدانسان جبنی ہے باجنتی لیکن زندگی میں اس کومل كرتے رہنا جاہي۔ چول نمى۔ دنیا كے تمام كار دبارتو تع اور اميد بريني بين تاجروريا كى سفر كرتا بو نقع موبوم كى اميد بركرتا بـ

ع تونمیدانی تاجر سندری سفر کرتا ہے تو اس کوریمعلوم ہیں ہوتا کہ وہ ڈو ہے گایا پار ہوجائے گا۔ من نخواہم۔ اگر کو کی تاجر یہ کیے کہ جب تک مجھے بیخے کا یفین ند ہوجائے تو میں تجارت کے لیے سندری سفرنہ کروں گا۔ امید ختک بعض موہوم امید۔

س می اس طرح کا تاج کمی تجارت نبیس کرسکا\_دورد\_ لین دُوبنااور پارجونا۔ تاجرز سنده\_اس طرح کا دُر نے والا تاجرنه نفع کماسکتا ہے نہ نقصان۔ عل \_ پہلےمصرع میں نقصان اٹھانے کا اٹکار کیا تھاا۔ قرماتے میں کہبین ایسا تاجر نقصان میں ہے تفع سے محروم رہنااور وکیل ہونا نقصان ہے۔

چونکہ بر بوک ست جملہ کارہا کارِ دیں اولیٰ کزیں یابی رہا چونکہ تنام کارہار امید پر ہے (ق)دینکاکام نیادہ ستی ہوکہ قال سے سبدوٹ ہوجائے نیست دستورے دریں جا قرع باب جز امید اکملُهُ انحکُمُ بالصَّواب اس جگہ دردازہ کھکھٹانے کی اجازت نہیں ہے سوائے امید کے، خدا بہتر جانا ہے بال جگہ دردازہ کھکھٹانے کی اجازت نہیں ہے سوائے امید کے، خدا بہتر جانا ہے بیان آئکہ ایمان مقلد خوف ست و رجا

بیان آنکہ ایمانِ مقلد خوف ست و رجا اس کا بیان کہ مقلد کا ایمانِ امید و بیم میں ہے

گرچه گردن شال ز کوشش شد چو دوک اگرچہ ان کی گردن کوشش میں تکلے کی طرح ہو گئی ہو بر امید و بوک روزی میرود کمائی کی امید اور تمنا پر جانا ہے خوف حرمال ہست تو چوتی قوی محردی کا در ہے تو ایک قوی کیوں ہے؟ چول نکردت ست اندر جبتجوت مجھے تیری جبتج میں ست کیوں نہ کیا؟ ست اندر کابلی این خوف بیش (لیکن) ستی میں سے ڈر زیادہ ہے دارم اندر كابلى افزول خطر مستی میں مجھے زیادہ کظرہ ہے دامنت می گیرد این خوف زیال یہ نقصان کا خوف تیرا دامن پکڑ لیہ ہے؟ در چه سودند انبياء و اوليا انبیا ادر اولیا کس قدر تفع میں ہیں داعی هر پیشه امیدست و بوک ہر کیٹے کی محرک امید اور تمنا ہے یا مدادال چول سوئے دکال رود صبح کو وہ جب وکان کی جانب جاتا ہے بوکِ روزی نبودت چوں میروی تحجے روزی کی امید نہ ہو تو کیوں جائے؟ خوف حرمان<sup>ت</sup> ازل در کسب لوت رونی کمانے میں ازلی محروی کے ڈر نے کوئی آرے خوف حرماں ہست پیش تو كہتا ہے كہ بال محروى كا ذر بيش (نظر) ہے ست<sup>ع</sup> در کوشش امیرم پیشتر كوشش ميں مجھے زيادہ اميد ہے کی چا درکار دیں اے برگماں اے بدگمان! پھر دین کے کام میں کیوں يا نديدي كابل اي يازارما کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ان بازار والے

ا چونگہ۔جبکہ دنیا کے سارے کاروبار موہوم نفع کی بنیاد پر چلتے ہیں تو دین کا کاروباراس کا زیادہ مستحق ہے کہ موہوم نفع کی بنیاد پر کیا جائے۔ بیست۔ عبادات رحمت اور تبولیت کی امید پر کرنا میں اتی مصیبتیں جمیلتا ہے کہ اس عبادات رحمت اور تبولیت کی امید پر کرنا ضرور کی ہیں۔ داتی۔ انسان جو پیشہ کرتا ہے وہ محن امید پر کرتا ہے اور اس میں اتی مصیبتیں جمیلتا ہے کہ اس کی گردن تکلے کی طرح ہوجاتی ہے۔ بامدادال میج سویر سے نفع کی امید پر دکان کمو 0 ہے۔ بوک۔ اگر نفع کی امید ندہوتو بمی دکان نہ کمولے۔

یں خونبر ماں۔ یہاں بھی مُروی اور نفصان کالامحالہ خوف ہے لیکن انسان کی مستعدی میں کوئی فرق نہیں آتا ہے تو دین کے معاملہ میں مُروی کے خوف ہے سے سے سے سے کیوں پرتی اور کی سے اور کا معاملہ میں مورکی کے خوف ہوستی پر سے اور کام نے میں جو مُروی کا خوف ہوستی پر سے اور کام نے میں اس سے ذیاد و کمروی کا خوف ہوستی پر سے اور کام نے میں اس سے ذیاد و کمروی کا خوف ہو۔

اندرین بازار چون بستند سود
اس بازار مین انہوں نے کیما نفع کمایا؟
بحر این را رام چون حمّال شد
سمندر، بوجھ اٹھانے والے کی طرح اس کا فرمانبردار ہوا
ابر آنرا سائبانے آمدہ
ابر، ان کے لیے سائبان بنا
بادی آنرا بندہ و محکوم شد
بادی آنرا بندہ و محکوم شد
بوا ان کی غلام اور محکوم ہوئی
مختیوتے شد مر این را پردہ دار
مختی ان کے لیے پردہ کرنے والی نی

زیں دکال اونتن چہ کال شال رو نمود

اس دکان سے جانے نے ان کوکیبی کان دکھائی

آتش آزا رام چول خلخال شد

ان کے لیے آگ پازیب کی طرح فرمانبردار بی

از دم آل مردہ زندہ شدہ

ان کے بھونک مارنے سے مردہ زندہ ہوا

ان کے بھونک مارنے سے مردہ زندہ ہوا

آئین آزا رام ہمچوں موم شد

اوبا ان کے لیے موم کی طرح فرمانبردار تھا

شد برال در دفع وشمن چوب مار

دشمن کو دفع کرنے کے لیے کئری ان کے لیے مانپ بی

بیان آنکہ رسول علیہ السلام فرمودہ اِنَّ لِلَّهِ تَعَالَیٰ اَوْلَیَآءُ اَخُفِیَآءِ اِس کا بیان کہ آنخصور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرایا ہے کہ اللہ کے کیھ پوشیدہ ول ہیں

شہرہ خلقانِ ظاہر کے شوند (وہ) ظاہری محلوق میں کب مشہور ہوتے ہیں؟ بر فیقند ہر کیا شال کیک نفس ان کی بزرگ پر ایک دم کے لیے نہیں پڑتی نام شال را نشوند ابدال ہم ابدال ہم ابدال ہم ان کا نام نہیں سفتے ہیں کو تڑا میخواند ایس سوکہ بیا جو تجھے پکارتے ہیں کہ اس طرف آ جا جر طرف کہ بیگری اعلام اوست ہر طرف کہ بیگری اعلام اوست تو جس طرف دیکھے اس کی نشانیاں ہیں تو جس طرف دیکھے اس کی نشانیاں ہیں

قوم دیگر سخت پنہال میروند
پھ دوسرے لوگ ہیں جو بہت پیشیدہ چلتے ہیں
اینہمہ دارند و چیثم ہی جائے کس
یہ سب پھ رکھتے ہیں ادر کی کی نگاہ
ہم کرامت شال ہم ایشال در حرم
ان کی کرامت بھی (ادر) وہ خود بھی حریم میں ہیں
یا نمیدانی کرمہائے خدا
کیا تو نہیں جانا کہ خدا کے کرم ہیں
حش جہت عالم ہمہ اگرام اوست
عالم کی شش جہت میں اس کے اگرام ہیں

زی دکال۔ دنیا کی دکان سے انبیا اور اولیانے وہ تغیج کمایا ہے کہ جب وہ اس دکان سے لوٹے ہیں تو ان کورو پیدی نہیں بلکہ ہونے چا بھری کی کا نیس علی ہیں۔ آتش۔ اس دنیا کی کان سے معترت اہر اہیم علیہ السلام نے وہ نفع کمایا کہ آگر گاز اداد زیور بن گئے۔ بخرے معترت موکی علیہ السلام کی مجونک مارنے سے مردہ زعرہ ہوئے۔ امیر۔ آئحضور کر ایرنے سامیہ کیا۔ آئمن۔ دریائے نئل نے حمالی کی۔ از دم۔ معترت عیمی علیہ السلام کے مجونک مارنے سے مردہ زعرہ ہوئے۔ امیر۔ آئحضور کر ایرنے سامیہ کیا۔ آئمن۔ معترت داؤ دعلیہ السلام کے لیے لو ماموم بنا۔

یں۔ ایں ہمددار تد۔ جوانبیا کے نفتے ہیں و وان کو حاصل ہیں۔ درح م لینی و داولیا اور ان کی کرامٹیں اللہ کے تریم میں پوشید و ہیں۔ یا نمید انی۔ دین کے بارے میں تیرک ستی اس لیے ہے کہ تجھے بینجرنیس کہ حضرت تن کی رحمتیں تجھے اپنی طرف بلاتی ہیں۔ شش لیننی تیرے داکمیں یا کمیں آ کے بیچھے ، اور پہنچے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہیں۔اعلام علم کی تجع برنٹانی۔ اور پہنچے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہیں۔اعلام علم کی تجع برنٹانی۔

چوں کر سے اگویڈش آتش در آ اندر آ زود و مگو سوز و مرا جب کریم تھے کے، کہ آگ میں آ جا جلد اندر آ جا، اور نہ کہہ کہ وہ مجھے جلا دیگی کو زآتش نرگس و نسریں کند وز میانش غنجیا سر برزند کونکہ وہ آگ ہے کہ اور نہیں کند وز میانش غنجیا سر برزند کونکہ وہ آگ ہے زئس اور نسرین بنا دیتا ہے اس کے اندر ہے۔ غنچ کھلتے ہیں در حقیقت آتش از ہیبت چواست گاذر قستار خوانِ انبیاست در حقیقت آگ خون سے پانی کی طرح ہے وہ انبیا کے دسترخوان کا دھوبی ہے در مقیقت آگ خون سے پانی کی طرح ہے وہ انبیا کے دسترخوان کا دھوبی ہے دکایت مندیل در تنور انداختن آئس بن مالک رضی الند عنہ و ناسوختن او

حضرت انس بن مالک رضی الله عنه کا رومال کو تنور میں ڈالنے اور اس کے نیہ جلنے کا قصہ

که بمهمانی او شخصے شدہ است کہ ایک شخص ان کا مہمان بتا ويد السُّ دستارِ خوالِ را زرد فام (حضرت كانس رضى الله عندنے دستر خوان كو بيلا و يكها اندر اقلن در تنورش یک دمه ایک دم اس کو تور میں ڈال وے آل زمال دستار خوال را هوشمند نورأ دستر خوان کو (اس) ہوشمند نے انتظارِ دودِ کندوری<sup>ع</sup> بدند دستر خوان کے دھوکیں کے مختر تھے یاک و اسپید و ازال او ساخ دور یاک اور سفید، اور اس میل کچیل ہے وور چول نسوزید و منقی<sup> سی</sup> گشت نیز ده کیول نه جلا، ادر صاف بھی ہو گیا بس بماليد اندرين دستار خوال اک وسر خوان سے پوٹھا ہے باچنال دست و ليے كن اقتراب ایے ہاتھ، اور ہونٹ سے نزدیک ہو جا

از السُّ فرزندِ مالک آمدہ است انس رضی اللہ عنہ مالک کے منے کی (بات) منقول ہے او حکایت کرد کز بعد طعام ای نے بیان کیا ہے کہ کھانا کھانے کے بعد چکن و آلوده، گفت اے خادمہ ميلا اور سنا ہوا، فرمايا اے لوغرى! در تنور پر از آتش در قلند آگ بجرے، تور میں ڈال دیا جمله مهمانال درال جیرال شدند سب مہمان اس (معالمے) میں جران ہو گئے بعد یک ساعد بر آورد از تنور تھوڑی دیر کے بعد اس نے تور سے نکالا توم گفتند اے صحابی عزیز لوگوں نے کہا، اے مغزز صالی! گفت زانکہ مصطفیٰ دست و دہاں انہوں نے کہا اس کیے کہ مصطفی اللے نے ہاتھ اور منہ اے دل ترسندہ از نار و عذاب اے آگ، اور عذاب سے ڈرنے والے ول!

ا چوں کر ہے۔شعر، عاشقاں دا کر در آتش می پیند ولطف دوست۔ تک چیٹم کرنظر پر چشتہ کوژ کئم ہے و۔ وہ کریم آگ کوگڑار بنادے گااوراس میں پیمول کھلیں ہے۔ ما۔ پانی۔ گاذر۔ دحوبی۔ حکایت۔اس داقعہ سے بہتانا مقعود ہے کہ انبیاد ادلیا کے تھم ہے آگ پانی کا کام کر دی ہے۔ ذرد نام۔ بعنی سالن کی چکنائی دغیر واس پر گلی ہوئی تھی۔ یک دمہ نورا۔ در تتور ۔ حادمہ نے اس کوفوراتئور میں ڈال دیا۔

ع کندوری \_ دنجوری کے وزن پر، دستر خوان \_ آدسان \_ و ی کی جع میل \_

ج متنی ۔ مناف۔ گفت۔ حضرت الس رضی اللہ عند نے فرمایا چونکہ اس بہت ی مرتبہ آئے خضور ملی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ منہ پو پھا ہے، اس لیے اس کے اس کے اس کو آئے۔ منابی ہونکہ اس کے اس کو آئے۔ منابی ہونکہ اس کو تاکہ آئے۔ منابی اس کو تاکہ آئے۔ منابی ہونکہ سنا کے۔ منابی ہونکہ ہونکہ

جانِ عاشق را چها خوامد کشاد عاشق کی جان کو کس قدر کشادگی دے گا؟ خاک مردال باش اے جاں در نبرد اے جان! معرکہ میں مردان (حق) کی خاک بن جا تو تكوئي حال خود يا اينهمه یہ سب سیکھ ہوتے ہوئے تو اپنا حال نہیں بتاتی حکیم او بر دست در اسراریے میں نے مانا کہ ان کو رازوں کا بتا لگ گیا تھا چوں فکندی اندر آتش اے سی اے بی بی! تو نے آگ میں کیے ڈال دیا؟ از عياد الله دارم بس اميد میں اللہ کے (نیک) بندوں سے بہت امید رکھتی ہوں ور رو اندر عین آتش بے ندم بلا جھجک آگ میں چل جا عيستم ز اكرام ايثال نا اميد میں ان کے کرم سے تا امید تہیں ہوں ز اعماد بر كريم رازوال تم ناید صدق مرد از صدق زن مرد (کے )اعقادی جائی ورت کی جائی ہے کم مہونی جاہے آن ولے باشد کہ کم از اِشکم ہود مرد کا وہ دل جو عورت کے دل سے کم ہو وہ انیا دل ہے جو پیٹ سے کم ہے

چوں جمادے کا چین تشریف داد جب بے جان کو اس نے اتی شرافت دے دی مر كلوخ كعبه را چول قبله كرد کعبہ کے ڈھلے کو جب اس نے قبلہ بنا دیا بعد ازال گفتند با آل خادمه اس کے بعد انہوں نے اس فادمہ سے کیا چوں فکندی زود آل از گفت وے ان کے کہنے سے تو نے جلدی سے کیوں ڈال دیا؟ أيجنس وستار خوان فيمتى ايها قيمتى دستر خوان گفت دارم بر کریمان اعتمید اس نے کہا جھے بزرگوں یہ اعماد ہے میزرے کے چہ بود اگر او گویدم تہ بند کیا ہوتا ہے، اگر وہ مجھے کہیں اندر التم از كمالِ اعتقيد کے اعتقاد کی وجہ سے اندر تھی جاؤل سر در اندازم نہ ایں دستار خوال عمل اینا سر ڈال دوں نہ (صرف) یہ وسر خوان اے برادر عجود بریں اکسیر زن اے بھائی! اینے آپ کو اس اکسیر سے رکڑ دے آل ول مروے کہ از زن کم بود قصه قریاد رسیدن رسول علیه السلام کاروانِ عرب را که از

چوں جمادے۔ جب بے جان دمتر خوان اس قدر نین عاصل کرسکا ہے تو انداز ولگاؤ کہ عاشق کی جان کو کیا نین حاصل نہ ہوگا۔ مرکلوخ۔ کعیہ کو باوجودا ینٹ پھر ہونے کے اس قدر عرزت عطا کی گئی ہے تو انسان کواس سے زیادہ شرافت حاصل ہو عمق ہے۔ بعداز ال۔ اب پھراصل قصد کی طرف رجوع کیا ہے۔ چول مینی معزت انس رضی اللہ عزیو اس راز ہے واقف متے لیکن قو واقف نہی تونے ان کے کہنے پر بلاتا مل دسترخوان کیوں آگ مں ڈال دیا۔ گفت۔ لوغری نے جواب دیا کہ جھے برزرگوں پر پورا بحروسہ ہے دو کوئی غلط بات نہیں کہ سکتے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب کے تافلہ کی فریاد کینیخے کا قصہ

ميزر-ية بند ازار اندر - چونکه جھے پيااعتقاد ہے بيس آگ بيس كور پروں گی ۔ سر \_ ليني دسترخوان تومعمولي چيز ہے بيس خود آگ بيس سر گلسا دوں

ا برادر مولانا تفیحت فرماتے ہیں کے مردوں کا اعتقاداس خادمہ ہے کم نہ ہونا جا ہے۔ اکسیر یعنی انبیا اور اولیا۔ انتم رانسان کا پیٹ ذکیل صہ ہے۔قصہ۔چونکدانیا اوراولیا کی محبت کو اسمیر قرار دیا تھا اب ایہا واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے اس کا اسمیر ہونا ٹابت کریں، آنحضور ملی الله علیہ وسلم کے فیض سے حبثی کارنگ وروب بدل کیا۔ کاروال۔ قافلہ۔

آشگی و بے آئی در ماندہ بودند و دل بمرگ نہادہ و شران اور بانی نہ ہونے سے عاج ہو گیا تھا اور مرنے کے قریب تھا اور اون و خلق زبان را از تشکی بیروں انداختہ اور بوگ بیروں مانداختہ اور بوگ بیروں مانداختہ اور بوگ بیاں سے زبانیں باہر نکالے ہوئے تھے

ختک شد از قط بارال شال قرب ل مشکیں بارش کے قط کی وجہ سے خلک ہو گئی تھیں کاروائے مرگ بر خود خواندہ وہ تافلہ جس نے اپن موت کو رعوت دی تھی مصطفیٰ سیدا شد از ره برعون مصطفی اللے مدد کے لیے راستہ سے نمودار ہو گئے بر تف ریگ و رہِ صعب و سرگ ریت کی گرمی اور بڑے سخت راستہ ہے خلق اندر ریگ ہر سو ریختہ لوگ دیت میں ہر جانب بکھرے ہوئے چند یارے سوئے آل کٹیال دوید چند بار ان ٹیکول کی جانب دوڑو سوئے میر خود برودی می برد ایت آقا کی جانب تیزی سے لے جا رہا ہے سوسے من آدید یا فرمانِ مُر تحتی ہے میرے پاس لے آؤ بعد یک ساعت بدیدند آنخال<sup>ط</sup> تھوڑی دیر بعد انہوں نے دیبا بی دیکھا رَاوِیہ یُرُ آب چول ہدیہ برے ہدیہ لے جانے والے کی طرح متک بجرے ہوئے اين طرف فخر البشر خير الورئ انسانوں کے فخر، تلوق کے بہترین عظیم اس حانب گفت او آل ماه روئے قد خو انبول نے کہاوہ میا مرجیسے چبرے شکر جیسی عادت والے (ہیں)

اندر آل وادی گرو ہے از عرب اس دادی میں عرب کے ایک گروہ کی درميانِ آل بيابال ماندهُ ای جنگل میں رہ. سیا تھا نا گہانے آل مغیث ہر دو کون اطِا تک دونول جہان کے فریاد رس دید آنجا کاروانے بس بزرگ انہوں نے وہاں ایک بڑا قافلہ ویکھا اشترال شال را زبال آویخته ان کے اونوں کی زبانیں لکی ہوتیں رخمش آمد گفت بین زو تر روید ال كو رحم آيا، فرمايا، آگاه! جلد جاؤ کہ سیاہے بر شتر مشک آورد کہ ایک حبثی ادن پر متک لا رہا ہے آل شتربانِ سيہ را با شتر اس طبثی اونٹ والے کو مع اونٹ کے سوئے کٹیال آمدند آل طالبال وہ تلاش کرنے والے ٹیلوں کی جانب پہنچے بندهٔ می شد سیه یا اشترے حبثی غلام مع ادنت کے جا رہا تھا لیں بدو گفتند میخواند ترا انہوں نے اس سے کیا کھے بلاتے ہیں طفت من تشناسم او را کیست اُو ات كما من الكونيس جارة وو كون بين؟

ا ترب قرب کائے ہے مظیر در مرک یعن انہوں نے اپنی موت کود اوے دی تھی۔مغیث فریادری ہون درد

ي تنه و الله و ا

ي آن الله المنت المنظمة المحسور الملك في فرمايا تعارى شدرى دونت راويد بالى كى مكمال كنت كين غلام في كهار كنت أور محاب في كهاد

مهتر و بهتر شفیع مجرمال سب سے بالا اور سب سے اعلیٰ مناہوں کے شفیع گفت مانا او مگر آل ساحرست اس نے کہا ہال، وہ شاید وہی جادوگر ہے من نیایم جانبِ او نیم رشر میں اس کی جانب آدھی بالشت نہ جاؤں گا ال برداشت در نشنیع و تف نے یُرا کہنے اور گرم مزاجی میں شور شروع کر دیا <sup>گ</sup>نت نوشید آب و بردارید<sup>ع</sup> نیز ، دل نے فرمایا بیانی کی لو اور لے بھی لو اشت و کے زال آپ خورد اور ہر س نے اس سے پاتی پیا ابرِ کردول خیره شد از رشک او آسان کا ایر اس کے رخب سے جران رہ گیا سرد گردد سوز چندیں ہاویہ اتنی دوزخوں کی سوزش مھنڈی ہو جائے گشت چندیں مثک پر بے اضطراب بغیر پریٹانی کے اتی متکس بھر جائیر می رسید از امر او از بر اصل اس (الله تعالى) كر م في اصل مندر ي الله ي ري مي م وال ہوا گردد ز سردی آبہا ہوا شمنڈک سے یانی بن جاتی ہے آب رویانید تکویں از عدم (الله كى) ايجاد نے عدم سے پانی بيدا كر ديا

سيد و سرور محمدٌ نورٍ چال سيد ادر سردار محملي جو جان كا نور بين نوعها بتعریف کردندش که ست انہوں نے انکی اس طرح کی تعریف کی جو تھی کہ گروہے را زبوں کرد او بھے اس نے ایک جماعت کو جادد سے مغلوب کر دیا ... كشكشائش آوريدند آل طرذ وہ اس کو مھینج تان کر کے ادھر لے آ چرل کشیرندش ہے پیش آل جب وہ اس کو ان معزز کے سامنے مھنے اللہ جمله را زال مشک او سیرار کرد انہوں نے اس مشک سے سب کو سیراب کر دیا راویه پُر کرد و مثک از مثک او مشک اور پکھال اس کی مشک سے بجر لی ایں کے دیدست کزیک راوبہ یہ کی نے دیکھا ہے کہ ایک پکھال سے ایں کے دیدست کزیک مشک آب یہ کی نے دیکھا ہے کہ ایک مٹک یانی ہے مشک خود<sup>ی</sup> روپوش بود و موج فضل مثک آڑتھی اور (اللہ کے) نظل کی موج آب از جوشش همیگردد هوا یانی اس کے جوش سے موا بن جاتا ہے بلکہ بے اسباب و بیروں زیں ظم بلکہ بغیر اسباب کے اور ان تھمتوں کے علاوہ

۔ اس نوعہا۔ لین محابہ نے وہ تعریف کی جوننس الامری تھی۔ گنت۔ اس غلام نے کہا کہ وہ وی شخص ہے جوجاد وگر کہلاتا ہے۔ کہ گروہے۔ اس جاد وگر نے اس جاد کی جناعت کو اپنے تانع بنالیا ہے۔ شہر۔ بالشت۔ تشنع ۔ یُرا بعلا کہنا۔ تف۔ گری۔ گفت کوشید۔ آئے خضور معلی اللہ علیہ دہلم نے پیاموں سے کہا۔

برارید-برتوں میں بھی پانی مجرلو۔ آبر۔ آنحضور ملی اللہ علید سلم کی برکت سے پانی انتابز ھرکیا کہ ابرکومشکیز و پردشک آنے لگا۔ اس سے۔ رشک ک وجہ بیٹمی کہ داقعہ غیر معمولی تھا۔

ے منگ خود۔دراصل بیپانی منگ کانہ تھا،منگ تو ایک آڑاور پر دو تھی ،اصل پانی غیمی چشمہے آرہا تھااوراس کی قدرت کا بیرحال ہے کہ پانی کو ہوا ہیں اور ہواکو پانی میں تبدیل کرتی رہتی ہے۔ بلکہ۔اس کی قدرت تو بغیراسباب کے اشیاء کوعدم سے وجود میں لے آتی ہے۔

در سبب از جہل پر چھیدہ تو نادانی سے سب سے چمٹ گیا ہے سوئے ایں روپوشہا زاں ماکلی اس وجہ سے تو ان آڑوں کی طرف ماکل ہے ربنا و ربناما می کنی اے ہارے دیں، اے عارے دیے، بہت کرتا ہے چول ز صعم یاد کردی اے عجب تعجب ہے تو نے میری کاریگری کو کیے یاد کیا؟ ننگرم سوئے سبب وال وَعدمه سبب اور اس فریب کی جانب نظر نه کروں گا اے تو اندر توبہ و میٹاق ست (اے وہ) کہ تو توبہ اور عبد میں کزور ہے رمتم يرست بر رحمت تنم میری رحمت، وسیع ہے میں رحمت سے کام لیما ہوں از کرم این دم چومیخوانی مرا كرم كى وجہ ے، جبكہ تو يجھے بكارتا ہے وز نو بد عهدی و تقفیر و خطا تیری جانب سے برعهدی اور کوتائی اور خطا ہے لیک معذوری تجمیس را دیدهٔ کیکن تو معذور ہے، تو نے کبی ویکھا ہے یا محکم جیست ایں اے بح خو اے مگر اے دریا خصلت! یہ کیا ہے؟ تو زطفل چول سببها ديده چونکہ تو نے بچپن سے اسباب پر نظر رکھی ہے با سبیها از مسبب عافلی تواسباب كى وجه سيب بيداكر في والي سي قال ب چول سبها رفت بر سر میزلی جب اسباب فا ہو جاتے ہیں تو سر پیٹا ہے رب میگوید برو سوئے سبب الله (تعالی) فرما دیتا ہے سبب کی طرف جا گفت زیں پس من ترامیتم ہمہ (بندہ) کہتا ہے اس کے بعد صرف بچھ پر نظر رکھوں گا كُويدِشْ رُدُّوُا لَعَادُوُا كَارِتِست رُدُّوُا لَعَادُوُا كَارِتِست (الله تعالى ) السعة مائكارُ فُوا لَعَادُوا تيراكام ب ليك من آل ننگرم رحمت تنم کیکن میں اس کا خیال تہیں کرتا، رحمت کرتا ہوں ننگرم عہدِ بدت بدہم عطا من تیرے برے عہد کو نہیں دیکھا بخش کرنا ہوں از من<sup>ع</sup> آید جمله احبان و وفا میری طرف سے سراسر احمان اور وفا ہے حاصل آنکه در سبب پیچیدهٔ خلاصہ سے کہ تو سبب میں الجھا ہے قافله حیرال شدند از کار او ان کے کارناہے ہے قائلہ جران ہو ممیا

ا المستود الناس بین سے اشیا کے وجود کو اسباب سے متعلق کرتا ہے اس لیے متک کوآٹر اور سب بنادیا گیا۔ باسم بہا۔ چونکہ ہم مسبب الناسباب لین ذات مقاد ندی سے عافل ہیں اس لیے اسباب کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ چوں۔ جب سب اسباب منقطع ہوجاتے ہیں تب انسان خداکی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کو پکارتا ہے۔ رب می کوید۔ جب اسباب سے مایوس ہو کر خداکی طرف دجورا کرتا ہے تو اللہ فرما تا ہے کہ تہجب ہے اب کیوں میری طرف دجورا کرتا ہے تو اللہ فرما تا ہے کہ تہجب ہے اب کیوں میری طرف دجورا کرتا ہے تو اللہ فرما تا ہے کہ تہجب ہے اب کیوں میری طرف متوجہ ہور ہا ہے۔ گفت۔ بندہ کہتا ہے میری تو بے میں اب اسباب بر سہارانہ کروں گا۔

ع کویش اس توبیرے والے سے اللہ تعالی فرما تا ہے کہ ہم جانے ایں انسان اپنے عہد میں بہت کزور ہے توبیر کے پھروی کرنے لگا ہے جس سے تو بہ کی تھی۔ رُدُو العادو التر آن پاک میں ہے جہنی کہیں مے کدا ہے رہ ہمیں دنیا میں لوٹا و بے قو ہم نیک کام کریں مے۔ اللہ تعالی فرماے گا اگروہ لوٹا ویے جا کمیں پھر پلیٹ جا کمیں ہے۔

سب ازمن الله تعالی فرما تا ہے ہمارا کام احسان اور وفا ہے خوا وہند و بدعهدی اور کنا وکرے۔ حاصل ۔ بات کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان نے چونکہ اصل ذات کامشاہد و نیس کیالہٰ ذااس کی اسباب ہے وابعثلی قابل معانی ہے۔ قافلہ۔ مشکیز سے کے پانی کی کثرت دیکھ کر قافلہ جران ہو کمیا۔

کردہ روپوش مشک خرک را غرقہ کردی ہم عرب ہم کرد را آپ نے بول کوبھی اس میں ڈیو دیا آپ نے بول کوبھی اس میں ڈیو دیا مشک کو آٹر بنایا آپ نے عربوں کوبھی اور کردوں کوبھی اس میں ڈیو دیا مشک آل غلام پُر شدن از غیب جمعجز کا رسولِ خدا و سیبید شدن آل غلام سیاہ باذن اللہ تعالیٰ استعماد وسلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے سے اس غلام کی مشک کا بحر جانا اور خدا کے تھم سے اس غلام کی مشک کا بحر جانا اور خدا کے تھم سے اس غلام کی سفید ہو جانا

تا تکوئی در شکایت نیک و بد تاكه تو شكايت پس بُرا بملا نه كے مى دميد از لا مكان ايمانِ او غیب سے اس کا ایمان اگنے لگا متک او روپوش فیض آل شده اس کی مشک اس کی آڑ بن گئی بھی تا معین چشمهٔ عیبی بدید یہاں تک کہ اُس نے نیبی چشہ کا جاری بانی د کھے لیا شد فراموشش ز خواجه و ز مقام اس سے ٹھکانا، اور آقا فراموش ہو گیا زلزله اقَلَند در جالش إله خدا نے اس کی حالت میں ہلیل بیدا کر دی کہ بخولیش آ، 'باز رو اے مستفید كه اے طالب قيض! ہوش ميں آجا (اور)وايس ہو جا این زمال در ره در آ حالاک و جست اب ہوشیاری اور چستی سے راہِ (ہدایت) پر آ جا بوسہائے عاشقانہ بس بداد بہت ہے عاشقانہ بوے دیے آل زمال ماليد و كرد او فرخش اس وقت لطے، اور اس کو بابرکت بتایا

اے غلام اکنوں تو پر بیں مشک خود اے غلام! اب تو اپنی مشک کو بحرا ہوا دیکھے لے آل سيه جيرال شد از بربان او وہ حبثی ان کے معجزے سے جران ہو کیا چشمهٔ وید از جوا ریزال شده اساس نے ایک چشہ دیکھا جو نضا سے بہہ رہا تھا زال نظر که پیشها نهم برد رید ۔ اس نے اس نظر سے بردوں کو جاک کر دیا لیتم با پر آب کرد آل دم غلام ا ال وقت وه غلام آتکمول میں آنسو بمر لایا وست و مالیش ماند از رفتن براه ال کے ہاتھ پاؤل راستہ طنے سے درماندہ ہو گئے باز ببرِ مصلحت بازش کشید<sup>س</sup> (أنخضور علي في في ال كو معلى كيني وقتِ حيرت نيست حيرت پيشِ تست (بیر) حمرت کا وقت مہیں ہے، حمرت پیش آنے والی ہے دستہائے مصطفیٰ م رونہاد ال ينمصطفى علي كم المحد (اين) چرب يرك مصطفیٰ مستِ مبارک بر رُحْشِ مصطفیٰ علی نے بارکت ہاتھ اس کے جرے پر

- النظر-ال عبى كانظر كے سامنے اسباب كى كوئى حقیقت باتی نەرى تقى معین -جارى چیتم ہا۔اس غلام كى آئھوں میں آنسوآ مے اوراس كوآ قا اور كمر فراموش ہوگیا۔ماتھ ۔چونكہ مقام تخیر میں بہتے مماتھا۔

بازش کشید\_آ تحضور سلی الله علیه وسلم نے اس کومقام جرت سے مقام صحو جس لائے۔ پیش تست۔ جبکہ اور مقامات طے ہوں گے۔وستہائے۔اس نے حضور سلی الله علیه وسلم کا دست مبارک پکڑ کرائے جبرے پر ملا اور دست ہوی کی۔ فرخ ۔مبارک، زیباصورت۔

نهجو بدر و روزِ روش شد شبش چودھویں کے جا تد کی طرح اور اس کی رات روش دن بن کئی بفتش اکنول رُو بدهٔ واگوئے حال . انہوں نے اس سے فرملیا اب گاؤں چلاجا، حال بیان کر دے بائے کی نشاخت در رفتن زوست چلے میں ہاتھ یاؤں میں امتیاز نہ کرتا تھا سوئے خواجہ از تواحی کاروال تاذلہ کی جانب ہے آتا کی جانب کال غلامش در می آمد<sup>ع</sup> نه زود كيونكه اس كا غلام تاخير سے آيا تھا، نه كه جلدي سے شد سبيد آل زنگي و پورا جش وہ زگی حبش کی اولاد سقید ہو گیا يوسف شد در جمال و در دلال محسن ادر ناز و انداز غیس پوسف بن گیا او ہمی شد بے سر و بے پائے و مست وه اندها دُهند اور ست روانه هو گیا لیس بیامه یا دو مشک پر روال وہ دو مجری مشکول کے ساتھ دوڑتا ہوا آیا خواجه بر ره منتظر بنشسته بود آمًا رائے پر خطر بیٹھا تھا

ریدن خواجه غلام خود را سفید روو نشناختن که اوست و با غلام گفتن که تو غلام مرا کشتهٔ و خونِ او ترا گرفته و خدا ترا بدستِ من انداخت آتا كا اين غلام كوسفيكر چرے والا و كھنا اور ند يجيانا كه وہ دى ب اور غلام سے كہنا كه تو نے ميرے غلام کولل کیا ہے،اوراس کےخون نے تجھے گرفتار کیا ہےاوراللہ (تعالیٰ )نے تجھے میرے ہاتھ میں ڈال دیا ہے

راوئی<sup>ع</sup> ما اشتِر ما ہست ایں یہ ہماری پکھال اور ہمارا می اونٹ ہے آل کے بدریت می آید ز دور وہ ایک چودھویں کا میاند ہے جو دور سے آ رہا ہے کو غلام ما مگر سرگشته شد ہمارا غلام کہاً ہے، شاید آوارہ ہو گیا ہے یا مگر او را بکشت این بد گهر یا شاید ای بر ذات نے ای کوتل کیا چول بيام پيش كفتش ليستى جب وہ سامنے آیا اس سے کہا تو کون ہے؟

خواجه از دورش بدید و خیره ماند از تخیر ابل آن ده را بخواند آتا نے اس کو دور سے دیکھا اور جران رہ گیا جرانی سے اس گاؤں والویں کو بلایا يس كيا شد بندهُ زنكي جبين تو کالے چبرے والا غلام کہاں گیا؟ میزند بر نورِ روز از رُولُ نور اس کے چیرے کا نور دن کے نور پر پڑ رہا ہے یا بدو کرگے رسید و کشتہ شد یا اس کو بھیڑیا ملاء ادر مارا گیا اشترش آورد اینجا از قدر اور تقتری ہے اس کو ادنث یہاں لے آیا از یمن زادی و یا ترسیتی تو یمن سے پیدا ہوا ہے یا ترک ہے؟

ا پور-بوز اِنِانور، پسر- بدر- چودهوین کا میا ند خیش بینی اس کا رنگ جورات کی طرح سیاه نقاءون کی طرح منور ہو کمیا۔اُوہمی شد ۔ وہ خوشی کی مستی میں اس الرح روانہ ہوا کہ اس کواہے تن من کی خبر نہ تھی۔ نوائی۔ ناجیہ کی جمع ہے، طرف، کنارہ۔

ع ويرآمه چونكه قافله مين كميا تعااس ليمتا خيرے واپس آر با تعالي خير و حيران \_

ے۔ رادیہ۔منگیزو، پکمال۔زنگی جیں۔کالےرنگ والا۔میزنمہ۔اس کے چہرےکانوردن کی روشنی پرعالب آرہاہے۔سرگشتہ۔ آوارہ۔یا تمریشایداس نے اس غلام کو مارڈ الا ہے اور تفتر مرضد او عری سے اس کو اونٹ یہاں لے آیا ہے۔ آزیمن سر کی اور یمنی لوگ کورے ریک کے ہوتے ہیں۔

گر بکشتی دانما حیلت مجو اگر تو نے تکل کیا ہے، صاف کہہ دے، حیلہ نہ ڈھونڈ چوں بیائے خود دریں خول ہے آمرم ابنے پاؤک سے خوداس خون (کے معالمہ) میں کیوں ماضر ہوگیا ہوں؟ راست باید گفت رسر ست و این فتت ی کہنا جاہے، یہ تیرا کر بکار ہے کر د دست فضل یزدان روهنم اللہ کی مہربانی کے ہاتھ نے مجھے منور کر دیا ہے صاحب نضلے و قدرے گشتہ ام مرتبه، اور بزرگی والا بن گیا ہول بین تخوانی رّست از من جز براست خبردار! توسوائے کی بات کے میرے ہاتھ سے نہیں جے سکتا جمله والويم يكايك من تمام میں سب ایک ایک پورے بیان کے دیتا ہوں تا با كنول باز گويم ماجرا اب تک کا قصہ ذہرائے ویتا ہوں گرچہ از شبدیز من صبح کشود اگرچہ میری سابی سے صبح نمودار ہو گئ ہے فارغ از رنگ ست واز ارکانِ خاک عناصر اربعہ اور رنگت سے خالی ہے آب نوشال ترک متنک و خم کنند مانی یہنے والے مشک اور مسطے کو جھوڑ دیتے ہیں غرقهُ دریائے بیجونند و چند وو بے مثال اور لامحدود دریا میں غرق میں

تو غلامم را چه کردی راست کو میرے غلام کا تو نے کیا کیا؟ کی بتا گفت گر شمشتم بنو چوں آمرم أس نے كہا اگر من نے لكى كيا ہے قوش ترب ياس كيون آيا مون؟ گفت نے نے در نگیرد پامنت اُس نے کہا مبیں ہیں، تیری بات مجھے درست نہیں لگتی كو غلام من بكفت اينك منم میرا غلام کہاں ہے، اس نے کہا یہ میں ہوں دنیره ام صدرے <sup>ع</sup> و بدرے گشتر ام میں نے صدر کا دیدار کیا ہے اور میں بدر بن میا ہوں ہی چہ میکوئی غلام من کجاست خردار! کیا کہتا ہے، میراً غلام کہال ہے؟ گفت اُسرارِ ترا با آل غلام اک نے کہا اس غلام کے ساتھ تیرے راز زاں زمانے کہ خریدی تو مرا جب ہے تو نے مجھے خریرا ہے تا بدانی که جانم در وجود تا کہ تو جان لیے کہ میں وجود میں وہی ہوں رنگ<sup>ع</sup> دیگر شد و کیکن جانِ پاک رمکت بدل عنی ہے لیکن پاک جان تن شناسال زود مارا کم کنند جم كو بيجان والے جلد بمين مم كر ويت بي جال شناسال از عدد با فارغند روح کو پیجانے والے منتی سے بے نیاز ہیں

دری خول قبل کر کے خود آنا تو اینا خون کرانا ہے۔ سردست لیعنی جالا کی نہ جلے گی۔

صدر کین آنخضور ملی الله علیه و ملم گفت اس فلام نے کہا کہ اگر وہ تمام رازی یا تیں تجنے سنادوں جو کہ برے خرید نے کے بعد سے تیم ساور میر سے درمیان ہوئیں تو تھے کو لیفن آجا ہے گا کہ میں تیرادی فلام ہوں۔ شبدیز ۔ تاریک دات مینی کالارنگ ۔ جنج ۔ لینی میرارنگ کورا ہوگیا۔
رنگ ۔ رنگ ۔ رنگ بدل جانے سے دور آ ادر جان میں کو کی تغیر نیس ہوتا ، رور آرنگ وغیرہ سے میرا ہے۔ تن شنا سال ۔ اب مولانا نے یہ مضمون شرد را فرما دیا کہ جس طرح اس فلام کے آتا کی نظر محض جم درنگ برتھی اس لیے وہ اس کوئیس پیچان رہا تھا ای طرح جو فلاہر بین ادر جم شناس ہیں وہ اولیا کوئیس کی اس کے جو جان کو پیچانے ، جس کو بیاس ہوتی ہوئے ہوئے ہیں دہ سے دیا زہوتے ہیں وہ تدواور تشخیص سے بے نیاز ہوتے ہیں وہ تدواور تشخیص سے بے نیاز ہوتے ہیں وہ دریا ہے وصدت میں ڈو سے ہوئے ہیں۔

يارِ بينش شونه فرزندِ قياس الله کا يار بن، گمان کا يابند نه بو بیم حکمت را دو صورت گشته اند حكت كى وجه سے دو صورتوں كے بن گئے ہيں در یے ہم جمچو دنبال و سراند دم اور سركى طرح ايك دوسرے كے يہيے ہيں ویں خرد بگذاشت پرّ و فر کرفت اس عقل نے پرول کو چیوڑا اور شان و شوکت یائی ہر دو خوش رُو پشتِ ہمدیگر شدند دونوں بخوبی ایک دوسرے کے زو بیٹت بن گئے ہر دو آدمٌ را معین و ساجدے لبذادونوں آدم علیدالسلام کے مددگار اور تجدو کر نیوالے ہیں بود آدمٌ را عدوُ و حاسدے آدم عليه السلام کے وحمٰن اور حاسد نتھے وانکه نورِ مؤتمن دید او خمید جس نے امانت رکھا ہوا تور دیکھا، وہ جمک کیا وين دو را ديده نديده غير طين ان دونوں کی آنکھوں نے مٹی کے بوا کی کھ ند دیکھا چوں نشاید برا جہود انجیل خواند چونکہ بہودی کو انجیل نہیں سنائی جا سکتی جال شود<sup>4</sup> از راهِ جال جازا شاس روح بن جا اور روح کی راہ سے، روح کو بیجان چوں ملک باعقل کیک سر رشتہ اند فرشتے اور عقل کی طرح جو ایک رشتہ میں مسلک ہیں آل ملک یا عقل چوں. یک گوہرند چونکہ فرشتے اور عمل ایک اصل ہے ہیں آل ملک چول مرغ بال و پر گرفت فرشتے نے برند کی طرح بال اور پر اختیار کر لیے لا جرم ہر دو مناصر آمدند لامحالہ وونوں ایک دوسرے کے حددگار بے ہم ملک عقل حق را واجدے فرشتے بھی اور عقل بھی خدا کا ادراک کرنے والے ہیں نقس و شیطال بود ز اوّل واحدے نغم اور شیطان شروع سے ایک تھے آنکه آدم را بدن دید او زمید جس نے آ دم علیہ السلام کو (محض) جسم سمجھا وہ بدک گیا آل دو دیده بروشنال بوده ازین وہ دونوں آئکھیں اس سے روش ہو گئیں ایں بیاں اکنوں چو خر بریج بماند اب یہ بیان برف پر محدھے کی طرح رہ کیا

ا جال آو۔ روح کی پہنان روح کے ذریعہ ہوتی ہے لبدا پی روح کے ذریعہ اولیا کوشاخت کروان کو اہنادوست مجمواوراس آقا کی طرح نہ بنوجس نے اپنے غلام کو کمان سے غیر سمجھا۔ چول۔ اپنی روح کو اولیا کی روح کا غیر نہ بجمو، دولوں روحوں میں وحدت ہے محمل ان کے قرارگاہ کی صورت کی وجہ سے نظام کو کمان سے غیر سمجھا۔ چول۔ اپنی روح کو اولیا کی روح کا غیر نہ بجمو، دولوں کو جداگا نہ صورتمی عطا کر دینے میں پر کھ حکمتیں ہیں۔ آس ملک۔ سے بظاہر اختلاف ہے جیسا کہ حقیقت ملکیہ اور حقیقت عشل ایک ہے، دولوں کو جداگا نہ صورتمی عطا کر دینے میں پر کھ حکمتیں ہیں۔ آس ملک۔ حقیقت ملکیہ نے بال دیر اختیار کر لیے لہذا اس میں پرواز کی قوت آھی مشل نے ادراک حقائق کی شان و مٹوکت حاصل کر لی۔ لا جرم۔ چونکہ فرشتے میں اتحاد ہوتا میں میں حقیق وحدت ہے لہذا ایک دوسرے کا مددگار ہے اور ان دولوں میں اس طرح کا اتحاد ہے جیسا کہ ایک چیز کی زواور پشت میں اتحاد ہوتا

ع من ملک۔ ای اتحاد کی وجہ سے دونوں اللہ تعالیٰ کو پہنچاہتے ہیں متحد ہیں ادر دونوں آ دم علیہ السلام کے لیے مددگار ادر تبده کناں بن مجے۔ نفش و شیطاں۔ جس طرح فرشنے اور عمل ہیں اتحاد ہے ای طرح تنس ادر شیطان ہیں اتحاد ہے ای لیے دونوں آ دم علیہ السلام کے دشمن اور حاسد ہے۔ آ نکہ۔ نفس ادر شیطان نے حضرت آ دم علیہ السلام کا صرف جسم دیکھا تو تجدے سے انکار کر دیا۔ عمل اور فرشتے نے ان کے نور ہا طنی کو دیکھا تو ان کے سامنے منک مجے۔

ب آل دو دیده مقتل ادر فرشته کی آنجمیس ان کے نورے روش ہو کئی نفس اور شیطان کی آنکموں نے صرف مٹی دیمی ۔ ایں بیان ۔ یعنی عمّل اور فرشتہ کی وصدت اور شیطان اور فرشتہ کی است اس بیان کی تشریح ایس کی وصدت اور شیطان اور نئس کی وصدت کا بیان کی تشریح اس کے تصنے کے اہل نہیں ہو۔ چوں نشاید ۔ تنہار ہے رسا ہے اس بیان کی تشریح اسے میں میں ایک میں میں میں میں میں میں بیانا۔ بی ایک ہونا۔ بی سے میار بی بیانا۔

کے توال یا شیعہ تفتن از عمر ا کے توال بربط زدن در پیش کر ببرے کے آگے مارنگی کہاں بجائی جا سکتی ہے؟ شیعہے (حضرت) مررضی الله عند کی بات کب کھی جاسکتی ہے؟ بائے و ہوئے کہ ہر آوردم بس ست ليك الرادر وه بكوشه يك كس ست جو میں نے ہائے اور ہو کی وہ بہت ہے لکین اگر گاؤں کے گوشہ میں ایک شخص بھی ہے تاطقے گردد مشرح یا رُسوخ سخق شرح را سنگ و کلوخ الجھی طرح تشریح کرنے، والا گویا بن جاتا ہے شرح کے لائق کے لیے، پھر اور ڈھیلا در بیان آنکه حق تعالی هر چه داد و آفرید از سموات و ارض و اعیان و اعراض ہمہ را باستدعا و حاجت آفرید و خود را مختاج چیزے دیگر باید كردن تا بديد كه أمَّنُ يُجيبُ المُضطَرَّ إذا دنعاه و اضطرار كواهِ استحقاق ست اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ کے جو کھے بیدا فرمایا ہے آسان اور زمین اور جوہر اور عُرض سب ورخواست اور حاجت کی بنا ہر بیدا کئے ہیں اور اینے آپ کو دومری چیزوں کا محتاج بنانا ما ہے تاکدہ عطاکرے کونکہ (اس نے قرملاہے)" کون ہے جو مجبور کی دعاہتے جبکہ دواس کو ریکلاے "ورمجبوری کواس نے مستحق ہونے کا کواہ بتلاہے

کہ چنال طفلے کن آغاز کرد کہ ایسے بی نے نے بات کرنی شروع کردی جزوت گفت دارد در نہفت میرا ہر جزو پوشیدہ طور پر بولئے دالا ہے منکری را چند دست و پاؤں لگائے گا تو انکار کے کتے ہاتھ پاؤں لگائے گا ناطقہ ناطق ترا دید و بخفت بولئےوالے کی توت ناطقہ نے کجے دیکھااوروہ سوئی تا بیابد طالبے چیزے کہ جست تا بیابد طالبے چیزے کہ جست تا بیابد طالبے چیزے کہ جست تا کہ طبگارہ ہر وہ چز یا ہے جس کو دہ ڈھوٹے از برائے دفع حاجات آفرید عاجنس پوری کرنے کے لیے بیدا کیا عاجنس پوری کرنے کے لیے بیدا کیا

آل نیازِ مریم علیها السلام کی نیازمندی اور ورد تھا ور (حضرت) مریم علیها السلام کی نیازمندی اور ورد تھا جڑو اولی ہے او برائے او بگفت ان کے جزونے بغیران کے (کیے) ان کے لیے گفتگو کی وست و پا شاہد شوندت اے رہی اے غلام! تیرے ہاتھ پاؤں گواہ بنیں گے ور نبانتی مستحق شرح و گفت اگر تو تخری اور گفتگو کا مستحق نہیں ہے اگر تو تخری اور گفتگو کا مستحق نہیں ہے ہر چہا روئید از بیخ مختاج رئست ہو بیا کی ہو گفت ہو گئی اور گفتگو کا مستحق نہیں ہے ہو گئی اور گفتگو کا مستحق نہیں ہے ہو گئی اور گفت ہو گئی اور گفت ہو گئی اور گفت کی اور گفت ہو گئی اور گفت ہو گئی اور گفت ہو گئی اور گفت ہو گئی ہے ہو گئی اور گفت ہو گئی ہو گئی

ا کیک۔ کی میں اہلیت ہے تو ای جمل بیان سے شرح و تنصیل بچھے جائے گا جو جمل با نئیں میں نے کہد دی ہیں وہ اس کے لیے کا فی ہیں۔ مستحق۔ جو تنصیل اور تنری کا مستحق اور اللی ہوتا ہے وہ تو ہے زبان چیز وں کو دیکھے کران سے تھا کئی کا اور اک کر لیٹا ہے۔ اصل چیز استحقاق اور طلب و حاجت ہے۔ اگر وہ موجود ہے تو خورتنصیل ہوجاتی ہے، آ مے مولا تانے ای مضمون کو واضح کیا ہے۔ آس نیاز۔ حضرت مریم علیما السلام کو حاجت اور ضرورت ہوگی تو اللہ ہے۔ آس نیاز۔ حضرت مریم علیما السلام کو حاجت اور ضرورت ہوگی تو اللہ ہے۔ آس نیاز۔ حضرت مریم علیما السلام کو حاجت اور خورت میں ان کی پاک دامنی کے شاہد بن میے۔

ل - بزوآد- جس طرح عینی مریم کے بزو بدن تھے اور کوا ہے ای طرح تمہارا ہر بزوتمہار ا کوا ہے قیامت میں تمہارے اعضا تمہارے افعال ک کوائی دیں گے۔ درنیائی۔اگر تو تشریح کاستی نہیں ہے تو بڑے ہے بڑا مقرر بھی ست پڑجائے گا ادرتشری نشرے گا۔

علی ہر چہ۔اللہ تعالی نے جو پھے پیدا فرمایا ہے وہ محلوق کی ضرورت پوری کرنے کے لیے بتایا ہے۔ حق تعالی ۔ آسانوں کی مختلق بھی محلوق کی ضرورت اور احتیاج کی دجہ سے ہے۔

مابیر اش وردست و اصل مرحمت اک کا سرمایہ اور رقم کی جڑ، درد ہے ہر کیا فقرے نوا آنجا رود جہال فقر ہوتا ہے، سامان وہاں پہنچا ہے ہر کجا کشتے ست آب آنجا رود جہاں کھیت ہے، یانی وہاں بینچیا ہے تا بجوست آبت از بالا و بیت تاکہ تیرے اور اور نیج سے پانی جوش مارے کے روال گردد زیبتال شیر او اس کا دودھ بہتان ہے کہاں جاری ہوتا ہے؟ تا شوی تشنه و حرارت را کرو تا کہ تو بیاما ہے، اور خرارت میں کھنے بانگ آب جو نیوشی اے کیا اے معزز! تو نبر کے یانی کی آواز سے گا آب را گیری سوئے او می تشیش تو یانی لیتا ہے اور اس کو اس کی جانب لے جاتا ہے سوے زرع ختک تا یابد خوشی خٹک کھیتی کی جانب، تاکہ وہ تازگ حاصل کرے ابر دحمت پرُ ز آب کوژست رممت کا بادل، کوڑ کے پانی سے بحرا ہوا ہے تشنه باش الله أعُلَم بالصّواب پیاما بن، الله زیاده بہتر جانا ہے ہرکہ جویا شد بیابد عاقبت جو جبتو کتا ہے بالآخر یا لیتا ہے ہر کیا دردے دوا آنجا رود جہال درد بوتا ہے، دوا دہاں آ جہنجتی ہے ہر کجا مشکل جواب آنجا رود جہال اشکال ہوتا ہے جواب وہال جاتا ہے آب کم جوع نشکی آور بدست یانی کی طاش نہ کر، بیاس بیدو کر تانہ زایر طفلکِ نازک گلو جب تك زم كلے والا بي بيدا نہيں ہوتا رو بدین یالا و پستیها بدو جا، ای نشیب و فراز میں دوڑ بعد ازال از بانگ زنبورِ ہوا اک کے بعد ہوا کی بھڑ کی آواز ہے حاجتِ تو<sup>۳</sup> کم ناشد از حشیش تیری ضرورت، گھاس سے کم نہ ہونی عاہیے کوش کیری آب را تو می تشی تو بانی کا کان پکڑتا ہے (اور) اس کو تو کھنے تا ہے زرع جال را تحش جوابر مضمرست جان کی تھیتی کے لیے جس میں جواہر چھیے ہوتے ہیں تَا سَقَاهُمُ رَبُّهُمُ آيدِ خطاب "تاكه، أن كوان كرب في سيراب كيا" كي بثارت آئے

۔ ہرکہ۔ جبکہ تمام چیزوں کی تخلیق احتیاج کی وجہ ہے ہتو جو بھی مٹاج ہوگا ادراس میں طلب ہوگی و وضرور مقعود حاصل کر لےگا۔ مآیہ اُس رحمت کی اصل ادرسر مایہ انسان کا درد ہے۔ ہر تجا۔ جہال ضرورت ہوتی ہے وہال ضرورت کی چیز بھٹی جاتی ہودد ہوتو دواحاصل ہوجاتی ہے، فقر ہوتو سامان مل جاتا ہے، جواب اشکال کے پاس بھٹی جاتا ہے اور پالی بھٹی کے پاس پہنچتا ہے۔

ی آب کم جو۔ پانی کی تلاش ندگر بیاس پیداکر پانی خود بخو و تیرے پاس پی جا گا۔ تاندزاید۔ جب بید پیدا ہوجاتا ہے اوراس کودودھ کی ضرورت ہوتی ہوتی ہے تو قدرت اس کی مال کے گیتان میں دودھ پیدا فرمادی ہے۔ رویتو بھی بھاگدو ذکر بیاس اور بدن میں گری پیدا کر۔ بعدا زال۔ جب ضرورت پیدا کر حکافیب سے پانی کی آواز آنے لکے گئر شیکہ مطلوب کا کر میں نہ پڑواس کی صاحت پیدا کر ومطلوب خود صاصل ہوجائے گا۔ ساجت نو کھاس کو جب پانی کی ضرورت ہوتی ہے انسان خوداس تک پہنچا تا ہے ای طرح تم صاحت پیدا کر لوخو وقدرت ، مطلوب کوتم تک پہنچا دے کی ۔ ذرئے۔ روس کی کیمین کے ایروست کوش کا پیغام تمہارے پاس آجائے کی۔ ذرئے۔ روس کی کیمین کے لیے ایروست کوش کا پانی کے ہوئے موجود ہے۔ تم ضرورت پیدا کروتو منفاخ می زائھ نے تمہارے پاس آجائے گا۔ شرکا ان کوان کے ضرانے پاک شراب ۔ "

آمدن زنے کافرہ باطفلِ شیر خوارہ نزدِ رسولِ خداصلی اللہ علیہ وسلم و ناطق شدنِ علیہ وسلم و ناطق شدنِ علیہ وسلم و ناطق شدنِ علیہ و ا ر جمعجز ہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک کافر عورت کا دودھ پیتے ہے کو لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باس آنا اوراس کا (حضرت) علیہ السلام کی طرح رسول خداصلی اللہ علیہ وسلم کے مجزے ہوانا

سوئے سیمبر دواں شد ز امتحال امتحان کے لیے پیمبر سی کے کے طرف دوڑی کو د کے دو ماہہ زن را در کتار دو مہینے کا بچے عورت کی گود میں تھا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدُ جِئْنَا اِلَيْک اے اللہ کے رسول ہم آپ کے پاس آئے ہیں کیت افکند این شهادت<sup>ع</sup> را بکوش یہ شہاوت کس نے تیرے کان میں ڈال دی؟ که زیانت گشت در طقلی جربر کہ تیری زبان بچپن میں تیز بن گئی در بیال با جبرتیکم من رسیل میں بیان کرنے میں جرکل کا ہم زبان ہوں می نه بنی کن ببالا منظرت تو تہیں دیکھ رہی ہے، ای نگاہ اور کر مر مرا گشته بصد گونه دلیل<sup>ت</sup> وہ میرے لیے سیکڑوں طریقے سے راہنما بن گئے ہیں بر سرت تابال چو بدرِ کا کے تیرے سر پر تمل چودھویں کے جاند کیطر ح چیک رہے ہیں زال علوم مي رباند زي سفول اس بلندی کے ذریعہ وہ مجھے پستی سے چھڑا رہے ہیں چیست نامت باز گو و شو <sup>مطیع</sup> صاف بتا تیرا کیا نام ہے اور فرمانبردار بن؟

ہم ازال وہ کیک زنے از کافرال ای گاؤں سے ایک عورت کافروں میں ہے پیشِ پیمبر در آمد یا خمار اوڑھنی اوڑھ کر پیٹمبر عظی کے سامنے آل كُفت كودك سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ یجے نے کہا آپ پر اللہ کا ملام ہو مادرش از خشم گفتابی خموش اس کی ماں غصہ سے بولی خبردار! حیب ایں کیت آموخت اے طفل صغیر اے ننھے بچا یہ کچھے کس نے سکھایا؟ گفت حق آموخت وانگه جبرئیل اس نے کہا اللہ (تعالیٰ) نے سکھایا پھر جرئیل نے گفت کو گفتا کہ بالائے سرت ای نے کہا وہ کہاں ہے، کہا کہ تیرے سر پر ایستاده بر تو جرئیل تیرے سر پر جرنکل علیہ السلام کھڑے ہیں گفت می بنی تو گفتا کہ لیے اس نے کیا تو دکھے رہا ہے، کیا کہ ہاں می بیا موزد مرا وصف رسول (علی ) وہ مجھے رسول ملک کے کی صفات بتا رہے ہیں يس رسولش ( عليه ) گفت الے طفل رضيع 

تہم ازاں۔وہ غلام جس کا پانی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لیا تھا جب اپنے گاؤں میں پہنچااور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی با تنسی اور معجزے کا اس سنے ذکر کیا تو ایک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔اب اس کا قصہ بیان کیا جار ہاہے۔ گفت۔وہ بچرآ نحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مجتزے سے بول پڑااور اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کوسلام کیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کواللہ کا رسول کہہ کر بکارا۔

یسائی میسان سے اس میں میں میں اللہ کا درا سے میں اللہ کا درا سے درائی ہوتے کی کوائی۔ایں۔ یہ یات بچھے کس نے سکھائی کہ تو آنحضور سلی اللہ علیہ وسلم شہادت۔ لیحنی آنحضور سلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ کا درسول ہونے کی کوائی۔ایں۔ یہ یات بچھے کس نے سکھائی کہ تو آنحضور سلی اللہ علیہ وسلم کی درسالت کی کوائی و سے دہا ہے۔ جربر۔ تیز زبان بھی عرب کے مشہور شاعر کا نام۔ دسیل۔ ہم زبان۔

دليل ـ را بنما علو ـ بلندي ـ مغول ـ پستی ـ رضع ـ دوده بيتا بچـ ـ

عبد عزى پيش اين يك مشت جزا ال چھ نالائقوں کے نزدیک عبدالعرمل ہے حق آنکه دادت این پیمبری اس ذات کی قتم جس نے آپ کو پیغیری دی ہے ورس بالغ گفت چوں اصحاب صدر صدر نشینول کی طرح پوری تقریر کی تا دماغ طقل و مادر بو کشیر یہال تک کہ بچہ اور مال نے خوشبو سوتکھی جال سیردن بہ بریں بوتے حوط اس حنوط کی خوشبو پر جان دے دیتا بہتر ہے جام<sup>ع</sup> و تامیش صد رمروَق زند بے جان و جاندار اس برسکڑوں شادیانے بجاتے ہیں جامد و نامیش صد صدق زند ہے جان اور جا عدار اس کی سیروں تصدیقیں کرتے ہیں مرغ و مایی مر را تحارش بثود يرند أور مجھل اس كے بيرت دار ہوتے ہيں

گفت بنامم پیش حق عبدالعزیز ال نے کہا اللہ کے زویک میرا نام عبدالعزیز ہے تشمن زعزیٰ یاک بیزارو بری میں عریٰ سے یاک، بیزار اور بری ہوں کودک وو ماہم ہمچوں ماہے بدر چوهویں رات کے جاند جسے دو مہینے کے بیر نے لیل جنوط آل دم ز جنت در رسید پھر ای وقت جنت ہے حوط آئی ہر دو می گفتند کز خوف سقوط دونول (خوشبو کے) زوال کے ڈر سے کہہ رہے تھے آنكه تعريفش شهنشه خود كند وہ جس کی تعریف خود شہنشاہ کرے آل کے راکش معرف حق بود وہ جس کی تعریف کرنے والا اللہ (تعالی) ہو آل کے راکش خدا حافظ ہود ده جس کا خدا جمہبان ہو

ر پودنِ عقاب موز ہ رسول علیہ السلام را و بُردن بہوا و باز کا انتخصور صلی اللہ علیہ وہلم کے موزے کو ہوا میں لے اڑنا اور مگول کردن و از موزہ مارے سیاہ افرادن و از موزہ مارے سیاہ افرادن اور موزہ سیاہ سانہ گا

ا مصطفیٰ بشید از راهِ علا اونجائ ہے مصطفیٰ اللہ نے کی اونجائ ہے مصطفیٰ اللہ نے کی دست و رو را شست اوزال آب سرد اس شندے پانی ہے ہاتھ دور منہ دھویا موزہ را ہر بودیک موزہ ربائے اور کے اوا ہر دور کے اوا کے دالہ موزہ لے اور ا

اندری بودند کاآوازِ صلا<sup>س</sup> لوگ ای (انظار) می خطے کہ اذان کی آواز خواست آبے و وضو را تازہ کرد پان مانگا اور تاز، وضو کیا ہر دو پاشست و بموزہ کرو رائے دونوں پاؤں دھوئے اور موزے کا ارادہ کیا

ا تیز نامرد و در آبالغ یعنی آنحضور سلی الله علیه و ملم کی مغت کا کمل بیان استیاب مدر یعنی مدر نظین علاح و دارا یک مرکب خوشبو ہے۔ جا آ سپردن سے بعنی ان کوخوشبواس قدر پیند آئی کہ اس کے فتم ہو جانے کے ڈر سے جان دیے پر آمادہ ہو مجے سے بنشہ یعنی الله تعالی مروق ۔ خوشی کا آلہ۔ آل کے ۔ جس ڈات کی خداتعریف فرمائے دنیا کی ہرچیز اس کی تعریف کی تعمد این کرتی ہے۔

ع جامد بهان مای ماعدار مدق اس نے یج بولا مارس کافقا۔

ع آواز ملا۔ یعنی صنورسلی الله طبید سلم کے دل میں نماز کے لیے الہام ہوایا مؤذن کی اذان میں۔ رائے۔ یعنی موز و پہنے کا اراد و کیا۔ موز و رَبا۔ یعنی

موزه را بُرُبود از دستش عقاب باز، ان کے ہاتھ سے موزہ ایک لے ممیا پس تگوں کرد او ازاں مارے فآد محراس کو اس نے اوندھا کیا، اس میں سے سانب گرا زاں عنایت <sup>ک</sup> شد عقابش نیک خواہ اس مہربانی کی وجہ سے باز آپ کا خیر خواہ بتا گفت بین بستان و رو سوئے نماز یولا ہاں لے کیجے اور نماز کو جائے از ادب دارم شکته شاخیے میں ادب کی وجہ سے ٹوئی ہوئی شاخ رکھتا ہوں بے ضرورت تحش ہوا فتوی دہد بغیر ضرورت کے جبکہ اس کوخواہش نفسائی فتوی وے دے این جفا دیدیم و بود آل خود وفا به ظلم سمجھے، اور وہ وفا (داری) تھی تو عمم بردی و من در عم شدم تو نے غم سٹایا اور میں عملین ہوا دل دران لخظه بخود مشغول بود (کیکن) دل اس وقت اینے میں مشغول تھا ويدِنم على تست والم على تست میرا غیب کو دکھے لینا بھی آپ کا کرتو ہے نیست از من عکس تست اے مصطفالم بر میرا کام نہیں ہے، اے مصطفی اللہ آپ کا برتو ہے علس ظلمانی ہمہ سنخن بود ظلمانی پُرتو بالکل بھٹی ہوتا ہے علم بیگانه همه کوری بود بِیًائے کا پرتو، بالکل اندھا پن ہوتا ہے

وست سویئے موزہ برد آل خوش خطاب اس خوش خطاب نے موزے کی جانب ہاتھ کیا موزه را اعرر ہوا پرد او چوہاد وہ موزے کو ہوا کی طرح، قضا میں لے اڑا در فناد از موزه یک مارِ سیاه موزے ہے ایک کالا سانپ گرا یس عقاب آل موزه را آورد یاز پھر باز اس موزے کو واپس لایا از ضرورت کردم این مخمتاخیئے میں نے سے گناخی مجورا کی وائے کو حکتاخ یائے می نہد افسوس اس پر جو گتاخی ہے پاؤں رکھے کیل رسوکش شکر گفت و گفت ما مجر رسول عظی نے اس کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا ہم موزه بر بودی و من درہم شدم تو موزہ أيك لے كيا، اور ميں بكرا کرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود ا اگرچہ اللہ (تعالیٰ) نے ہمیں ہر غیب دکھا دیا ہے گفت دور از تو که غفلت از تورُست ال نے کہا یہ بات آپ سے بعد ہے کیونکہ آپ تفات سے مراہیں مار در موزه به سیتم در جوا میں فضا سے موزے میں سانب دکیے لول علس نورانی ہمہ روش بود نورانی پرتو پورا روش موتا ہے علس عبدالله ہمہ نوری بود الله کے نیک بندے کا پُرتو بالکل نور ہوتا ہے

ا عنایت نیخی عقاب کاموز وا چک لے جانا۔ شکتہ یعنی اس گتائی کی دنجہ شرمند و ہوکر مرتبھا گیا ہوں جیسے کہ ٹوٹی ہوئی شاخ مرتبھا جاتی ہے۔

اللہ عنایت نیخی عقاب کاموز وا چک لے جانا۔ شکتہ یعنی اس گتائی کی دنجہ شرمند و ہوکر مرتبھا گیا ہوں جیسے کہ ٹوٹی ہوئی شاخ مرتبھ شدم ہیں ہوئی افسوسناک ہے۔ ایس لیخی موز و لے اڑنا۔ درہم شدم ہیں میکن بلکہ تزل افتیار کی دجہ ہے تھی۔

میکر المیم سے کھنے سے کہ موز ہے تھی مانٹ کے ہوئے کا انکشاف آپ کے کشف کا تکس اور پُر تو ہے۔ تکس اولیا واللہ کی صحبت ول کو جائے تھی ہوتا ہے۔

تاریک دل اوکوں کی صحبت دل کو بادر بنادی ہے۔ تکس اللہ بازوں کا پر تو نور انی ہوتا ہے۔

تاریک دل اوکوں کی صحبت دل کو بادر بنادی ہے۔ تکس اللہ بازوں کا پر تو نور انی ہوتا ہے۔

عکس ہرکس رابدال اے جال بیل پہلوئے جنے کہ میخوای نشیں ہر شخص کے پرتو کو سمجھ لے اے جان! دیکھ لے تو کس جنس کے پہلو میں بیٹھنا جاہ رہا ہے وجہ کی محبرت گرفتن ازیں حکایت ویقین دانستن اِنَّ مَعَ الْعُسُو یُسُوًا اس حکایت سے عبرت حاصل کرنے کا پہلو اور یقین طور پر جاننا کہ ظگی کے ساتھ سہولت ہے

تا شوی راضی تو در تھم خدا تا کہ تو اللہ (تعالی) کے فیصلہ پر راضی ہو جائے چوں یہ بنی واقعہ ابد ناگہاں جب تو م اچا عک کوئی کرا واقعہ دیکھے تو چو گل خندان گر سود و زیان تو نفع اور نقصان کے وقت بھول کی طرح کھلے خنده نگذارد تگردد مثنی وہ مسکرانا نہیں چھوڑتا ہے، اور نہ مرجھائے گا خنده را من خود زخار آورده ام میں نے این مراہت کانے سے لی ہے تو یقیں دال کہ خریدت از بلا تویقین کر لے کہ اُس نے مجھے مصیبت سے بجات دی ہے فِي الْفُوَّادِ عِنْدَ اتَيَانَ التَّرَح ول میں رنج آنے کے وقت در ربود آل موزه رازال نیک خو ان نیک خصلت سے موزہ اڑا لے عمیا اے خنک عقلے کہ باشد بے غبار قابل مبار کباد ہے وہ عقل جو بے غبار ہے إِنْ أَتَى السَّرُحَانُ وَأَرُدْى شَاتَكُمُ اگر بھیڑیا آ جائے اور تہاری بری ہلاک کر دے

عبرتست ایں قصہ اے جاب مر ترا اے جان! تیرے لیے یہ تصہ باعث عبرت ہے تا که زیرک باتی و نیکو گمال ٹاکہ تو ہوشیار، اور نیک گمان بن جائے دیگرال گردند زرد از بیم آل دورے ای کے ذر سے پیلے پر جائیں زانکه از گل گر تو برگش می کنی کیونکہ اگر تو پھول کی چیاں الگ کر دے گوید از خارے جرا اُقتم جم وہ كہتا ہے، ميں كائے ہے عم ميں كيوں بروں؟ ہر جہ از تو یاوہ گردد از قضا نفا کی ہجہ ہے جو چیز تھے ہے گم ہو جائے مَا التَّصَوُّفَ قَالَ وِجُدَانُ الْفَرَحِ تصوف کیا ہے، کہا خوشی محسوس کرنا آل رعقابش را تعقابے دال کہ اُو اس سزا کو وہ باز سمجھ لے، جو تا رہاند یاش را از زقم مار تاكہ آپ كے باؤل كو سانب كے زخم ہے بچائے كَفْتَ لَا تَأْسُوا عَلَى مَا فَاتَكُمُ فرمایا جوتم سے جاتا رہے، اس پرعم نہ کرو

ا وجہ موزے کے واقعہ سے بیر بھیحت حاصل کرنی بیا ہے کہ انسان کی پریٹائی راحت کا سب بنتی ہے۔ تاکہ ابیا تک جوحادث ویش آئے اس سے اللہ کے ساتھ بدگانی نہ کرنی بیا ہے۔ دیکر ایس۔ عام لوگوں کے لیے جودا تعہ پریٹائی کا سب بے اس کو بھی تو خنداں پیٹائی سے قبول کر ۔ زائکہ ۔ اگر پھول کی بیتال علید و میلید و بھی کر دی جا تھی تو اس کی سکر اہٹ فتم نہ ہوگی ۔ کو ید ۔ پھول میں جمتا ہے کہ میری ہر چیز عدم سے وجود میں آئی ہے اہذا کے میں جن اس کی سکر اس نہیں ہے۔
کی جزو کے عدم کی الرف لوٹے سے ناخوشی مناسب نہیں ہے۔

ا. الله منارینی مصیبت عدم بیاده میم بینی کمی چیز کے فوت ہو ہائے کو کمی مصیبت ہے نجات کا سبب مجموبہ ماالتصوف یتصوف کی حقیقت بہی ہے کہ انسان اس بات کا عادی ہو جائے" ہمرچہ از دوست می رسد نیکوست ہے" فرح بے خوشی یہ

۳. ترئ-رئ-اے ننگ-یعنی و ومثل قابل مبار کباد ہے جو تضایر رامنی ہواوراس پرشکوک وشبہات کا غبار بالکل ندر ہے۔ کفت۔قرآن میں فرمایا کمیا ہے، ''کی فوت بند و چیز پرغم نہ کرو۔' اِنْ اَنّبی۔اس کا تعلق قرآ ٹی آیت ہے نیس ہے۔مرمان۔ بھیڑیا۔

زائکہ گر شد کہنہ آید باز نو

کونکہ اگر پرانی جاتی ربی ہے، نی پھر آ جائے گ

ور زیاں بنی عم آل ہم مخور
اگر نو نقصان دیکھے اس کا غم نہ کھا

وال زیال منع زیانہائے سترگ

اور وہ نقصان بڑے نقصانوں کا مانع ہے

مال چوں جمع آمد اے جال شد وبال

الے عزیز! جب مال جمع ہوجاتا ہے وبال جان ہوجاتا ہے

الے عزیز! جب مال جمع ہوجاتا ہے وبال جان ہوجاتا ہے

الے عزیز! جب مال جمع ہوجاتا ہے وبال جان ہوجاتا ہے

الے عزیز! جب مال جمع ہوجاتا ہے وبال جان ہوجاتا ہے

گفت ہر چہ آل فوت شد عمکیں مشو فرایا ہو چز فوت ہو جائے (اس پر) عمکین نہ بن گر بلا آید ترا اُندہ مبر اگر تھے پر مصبت آئے غم نہ کر کال بلا وفع بلا ہائے بررگ کال بلا دفع بلا ہائے بررگ کونکہ وہ مصبت، بردی مصبتوں کے لیے دافع ہے راحت جال فوت مال داحت جال کونت ہو جانا جان کی مفاظت ہے۔

استدعائے آل مرد از مویٰ علیہ السلام بہائم و دخواست (حضرت) مویٰ علیہ السلام ہے ایک مخص کا چوپایوں اور پرندوں کی زبان سکھنے کی درخواست طیور و قبول کرون مویٰ علیہ السلام یا امر حق ادر ان کا اللہ تعالیٰ کی اجازت ہے اس کو قبول کر لین

گفت مویٰ ارا کے مردِ جوال که بیاموزم زبانِ جانورال ایک نوجوان نے (حضرت) موی علیدالسلام ہے عرض کیا کہ مجھے جانوروں کی زبان سکھا دیجئے تا بود<sup>ع</sup> کز بانگ حیوانات و دد عبرتے حاصل کنم در دینِ حق ہو سکتا ہے کہ حیوانات اور درندوں کی آواز ہے اللہ کے دین میں کوئی عبرت حاصل کروں در یخ آبست و نان و دمدمه چوں زبانہائے بنی آدم ہمہ چونکہ تمام اولادِ آدم علیہ السلام کی زبانیں روتی، اور یانی، اور کر کے لیے ایس بو کہ حیوانات را وِردِ<sup>ت</sup> دکر یاشد از تدبیر منگام گذر ہو سکتا ہے کہ حیوانات کا کوئی دوسرا معمول ہو، مرنے کے وقت کی تدبیر کا گفت موی موسی ترو گذر کن زیں ہوں کایں خطردارد بیے در پیش و پس (حضرت) موی علیدالسلام نے فرملیا جااس ہوس ہے در گذر کر كونكه يه آك اور يحي بهت سے خطرے ركھا ہے نه از کتاب و از مقال و حرف و لب عبرت و بیداری از بردال طلب عبرت اور آگائی خدا ہے مانگ نہ کماب اور گفتگو اور حروف اور ہونوں سے کرم تر شد او زان منعش که کرد گرم تر گردد ہمی از منع مرد وہ اس روکنے سے اور زیادہ (سر) گرم ہو گیا روکتے ہے انسان اور مجر ہو جاتا ہے

ا کال بلا۔ انسان کی ایک مصیبت بہت ی بوی مصیبتوں ہے نجات کا سبب بنتی ہے۔ راحت جال۔ مال کی تبائی جان کی راحت کا سبب بن جاتی ہوئی۔ ہے۔ استدعا۔ اس قصہ سے بیٹا ہے۔ کہ مال نباہ ہونے ہے جان بی ور نہ جان کی ہلاکت ہوئی۔

۔ تابود۔ جانوروں کی زبان سکھنے والے نے کہا کہ انسانوں کی تمام با تنمی تو دنیا داری کی ہیں شاید جانوروں کی با تنمی سے عبرت حاصل کراوں گا۔

ے برت میں موں۔ کے دروےعبادت کامعمول۔ بنگام گذرےموت کاوفت۔عبرت۔ کماب اور گفتگوے حاصل نہیں ہوتی غدا کا عطیہ ہےاتلہ ہے ما نگ۔گرم ۔ حضرت مویٰ علیہ السلام کے انکارے اس کا اصرار اور بڑھ کیا اس لیے کہ بھی انسانی مزاج ہے۔

ا گفت اے موی عمری تو نور تو بتافت اسنے کہا اے موکیٰ (علیہ السلام)! جب سے آپ کا لورتمودار ہواہے مر مرا محروم کردن زیں مراد اس، مقصد سے مجھے محروم کمنا ایس زمال قایم مقام حق توتی اس وقت آب الله (تعالیٰ) کے نائب میں گفت موی می این مرد سلیم (حصرت)موى عليالسلام فرملاا معقدالاس بهو المانسان كو کر بیاموزم زیاں کارش بود اگر میں سکھا دول وہ اس کے لیے نقصان وہ ہو گا گفت اے مویٰ بیاموزش کہ ما (الله تعالى في) فرمايا ايموى!اس كوسكها دي كيونكه بم في گفت یا رب او پشیمانی خورد (موی علیہ السلام نے) فرمایا اے خدا! وہ شرمندہ ہو گا نیست<sup>ع</sup> قدرت ہر کھے را ساز وار قدرت ہر ایک کے لیے مناسب نہیں ہے نقر زیں رو فخر آمہ جاوداں ای کے نقر ہیشہ فخر ہے زال غنا و زال عنی مردود شد ای نیے مالداری، اور مالدار مردود ہوا ہے آدمی را مجر و فقر آمد امال آدی کے لیے عجز ادر فقر (باعث) امن ہے آل عم آید ز آرزومائے فضول بیار آرزوں سے عم بیدا ہوتا ہے

ہر چہ چیزے بود از تو چیز یافت جو کچے بھی تھا، اس نے آپ سے کچھ پایا لائِق لطفت نباشد اے جواد اے کی! آپ کی مہریانی کے متاسب نہیں ہے یاں باشد کہ مرا مالع شوی اگر آب مجھے متع کریں گے، تو مایوی ہو گی سَرّه كردستش مكر ويو رجيم شاید، ملعون شیطان نے بہکایا ہے ور نیاموزم کرکش بد می شود اگر تبین سکھاتا ہوں تو اس کا دل برا ہو گا رد نه کردیم از کرم ہر گز دعا كم سے، ہر كر دعا رو نہيں كى ہے دست خاید خامها زا بر ورو ہاتھ چبائے گا کیڑے کھاڑے گا بجز بہتر مایی برہیزگار عاجری، پربیز گار کے لیے بہت اچھا سرمایہ ہے كه بتقوى ماند دست نارسال تارما ہاتھ پردیز گاری میں رہتا ہے که ز قدرت صبر به پدرود شد كرفقدرت كرونت بهت مصرر خصت موجات بين از بلائے تقس پر ترص و غمال حص اور عمول سے بحرے نفس کی مصیبت ہے كه بدال خو كردماست آل صيد عول جن کی اس شیطان کے قیدی نے عادت ڈال دی ہے

۔ گفت۔ وہ حضرت مویٰ علیہ انسلام سے اصرار میں بیا تمی کہنے لگا۔ گفت۔ اس کے اصرار سے عابز آ کر حضرت مویٰ علیہ انسلام الله تقالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر عرض کرنے گئے۔ اے موتیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے فر ما یا اس کو سکھا دو ۔ گفت یا رب۔ حضرت مویٰ علیہ انسلام نے عرض کیا کہ اگر اس کو سکھا دوں گا تو و واس کے متائج سے شرمند و ہوگا اور افسوں کرے گا۔

ع نیست با اختیادادر ہاقدرت ہوتا ہر مض کے لیے بہتر نیس ہوتا ہے،قدرت کا نہ ہوتا انسان کو پر بیبز گار بناتا ہے، فقر میں انسان کو بہت ہے گتا ہوں پر قدرت نہیں ہوتی ای لیمید وہ ہا عشر نفر ہے، مالدارا پی مالداری کے ذریعہ بہت ہے گنا ہوں میں ملوث ہوجا تا ہے، اس لیے مردود ہوجا تا ہے۔ آ ل غم۔ مالدار میں علاتم کی تمنا کمیں پیدا ہوجاتی ہیں جن سے وہ نکر میں جتا رہتا ہے ادراس کی عادت ایس بھڑ جاتی ہے کہ سے چیز اس کوموافق می نہیں آتی۔

آرزوئے رگل بود رگل خوارہ را گگشکر نگوارد آل ہیجارہ را مٹی کھانے دالے کو مٹی کی تمنا ہوتی ہے۔ اس بے جارے کو گلقد گوارا نہیں ہوتا ہے وتی آمدن از حق تعالی بموکی علیہ السلام کہ بیاموزش اللہ تعالیٰ کی جانب ہے (حضرت) مولیٰ علیہ السلام کو وتی آنا، کہ اس کو بچھ چیزے کہ استدعا می کند بعضے را ازاں تحوزا ما سکھا دو جس کی وہ ددخواست کرتا ہے

بر کشا در اختیار آل دست او اختیار میں اس کا ہاتھ کھول دے ورنه مي گردد بنا خواه ايس فلک ورنہ بغیر ارادہ کے یہ آسان (بھی) طواف کر رہا ہے كاختيار آمد ہنر وقت حساب كيونكه حباب كے وقت، اختيار معيار ہے نیست اس شبیع جری مزدمند<sup>ع</sup> (لیکن) وہ جری تشیح، اجر کا سبب نہیں ہے تا کہ غازی گردد او یا راہزن تاکہ وہ عازی سبتے، یا ڈاکو ينم زَنبورِ عسل ليميش مار. اس کا نصف شہد کی تھی، نصف سانی ہے کا فراں خود کانِ زہرے ہمچو مار کافر، زہر کی کان میں سانپ کی طرح ہیں تا چو نحکے گشت رایق او حیات یماں تک کے شہد کی کھی کی طرح اسکالعاب (آب) حیات بتاہے ہم زقوتش زہر شد در وے پدید اس کی غذا ہے بھی اس میں زہر پیدا ہو ممیا

كُفت يزدال تو بده بايستِ او الله (تعالی) نے فرمایا تو اس کی مراد بوری کر دے اختیار آمه عبادت را نمک اختیار، عبادت کا نمک ہے كردش او را نه اجر و نے عماب اس کی گردش کا نہ تواب ہے نہ عذاب ہے جمله عالم خود مُنتَح آمدند تمام عالم فود كليج برص والے بين تَنْغُ در رسش نه از مجرش بكن اس کے ہاتھ میں ملوار دے دے، اس کا بجزختم کر دے زانکه کرمنا شد آدم ز اختیار اختیار کی وجہ ہے (بی) آدم کوتمنا (کا مصداق) بنا مومنال کانِ عسل زنبور وار مومن شہد کی مکھی کی طرح شہد کی کان ہیں ۔ زانكه<sup>س</sup> مومن خورد مبكريدة نبأت کیونکہ مومن نے اچھے بوٹے کھائے ہیں باز کاقر خورد شربت از صدید پھر کافر نے پیپ کا شربت پیا

ال بایست خواہش اختیار کینی اب تو وہ جانوروں کی باتیں بجھنے سے عاجز ہاں کوقد رت ادراختیار عطا کرد سے اختیار ۔ انسان کا اختیار ہی اس کو سر اادر جزا کا مستحق بنا تا ہے معظر کے خل کا کوئی اعتبار تہیں ہے ، عبادت میں چونکہ بندہ کے اختیار کو ذخل ہے ، اس لیے اس میں خوبی ہے ، آسان کی گروش اضطرادی ہے لہٰذا نداس پر قواب کا ترتب ہے نہ عقاب کا رحساب اللہ تعالی جس وقت محاسبہ کرے گاتو انسان کے اختیاری افعال کا محاسبہ موگا۔ جملہ کا نئات میں سے ہرچیز اللہ کی تیج خواں ہے لیکن بیان کی اضطراری تیجے ہے لہٰذا اس پر ان کوکوئی تو اب نہ طے گا۔

مزدمند۔ مزددری کے قابل۔ تینے۔ جب تک انسان کے پاس تکوار نہ ہو، وہ نہ عازی بن سکتا ہے نہ ڈاکو، ل جائے تو پھر عازی ہونے کا تواب یا ڈاکو ہوتے کاعذاب مرتب ہوگا۔

زائکہ۔انسان کو تکو مُناکی نسلیت ای لیے حاصل ہوئی ہے کہ اس میں برائی کی بھی قدرت ہے ادر بھلائی کی بھی۔ تکو مُنا ہے کہ ہم نے بنی آ دم کو عزت بخشی۔ مومناں۔ نیک عمل کرنے والے دومروں کے لیے بھی راحت کا سبب ہیں۔ کافران کے افر دومروں کے لیے بھی مصیبت ہیں۔

ابلِ تسويلِ ہوا سُمُّ الممات خواہش نفسانی کے طمع والے موت کا زہر ہیں آز اختیارست و حفاظ و آ<u>گ</u>ے. اختیار، اور مروت اور آگای کی وجہ ہے ہے منقی و زاہر و حق خواں شوند متقی اور پر بیز گار اور الله کو بکار نے والے بن جائیں گے میں کہ تا سرمایہ نشاند اجل خردار! موت سرمانیہ کو نہ چھین لے وقت قدرت را تگهدار و بین تدرت کے وقت کی عمداشت کر اور و کھے لے در کف در کش عنان اختیار اس کی عقل کے ہاتھ میں اختیار کی باگ ہے که مرادت<sup>ع</sup> زرد خوابد کردچیر کہ تیری مراد چیرہ پیلا کر دے گی ویو دادستت برائے کر درس شیطان نے کر کے لیے تھے سبق پڑھایا ہے کایں مرادت افکند در صد تعب<sup>۳</sup> کونکہ یہ تیری مراد سکڑوں مشقتوں میں ڈال دے گی

الله الهام خدا عين الحيات خدا کے الہام والے (آبِ) حیات کا چشہ ہیں در جہال ایں مرح و شاباش وزیے دنیا میں سے تعریف اور شاباش، اور واہ واہ جمله بندال چونکه در زندال روند تمام ادباش جب قید خانے میں جائیں کے چونکه قدرت رفت کاسد شد ممل چونکه قدرت جاتی ربی، عمل کھوٹا ہو گیا قدرتت سرماريّ سودست بين آگاہ! نفع کا سرمایہ تیری قدرت ہے آدمی بر خنگ کرّمنا سوار انسان، کرمنا کے گھوڑے پر سوار ہے باز مویٰ " داد یند اورا بمهر (حضرت) مویٰ علیہ الملام نے محبت سے پھرا ہے تھے۔ کی ترک این سودا بگو و زحق بترس ال جنون كو جيموز ادر الله (تعالى) ہے ڈر بیں برو دردِ سرِ خود کم طلب خبردار! اینا درو سر نه مول لے

قالع شدنِ آل مردِ طالب بتعليم زبانِ مرغِ خانلي و اک طالب انسان کا گھریلو مرغ اور کتے کی زبان سکھنے پر قائع سك و اجابت كردنِ موىٰ عليه السلام او را ہو جانا اور حضرت مویٰ علیہ السلام کا اس کو مِان جانا

نطق مرغ خانگی کابل پرُست مھریکو مرغ کی یولی جو یک دار ہے ان دونوں کی یولی تھے معلوم ہو جائے گ

گفت بارے نطق مگ کو بر درست اس نے کہا کم از کم کتے کی بولی جو دروازہ پر ہے گفت موی ٔ بین تو دانی زو رسید نطق این هر دو شود بر توپدید ( معزرت) موی کی نے فرملیا بل آوجان کے کاس (اللہ ) ہے (اجازت) آمجی

ا به در جهال و نیایش جمی قدرتعریفیس میں و وانسان کے اختیاری افعال پر ہیں۔ جملّہ ریماں۔ دوزخ میں جا کر دوزئی عبادت کریں گے نیکن و وان کی المنظراري مبادت ہوگی جوغیرمعتر ہے۔ بیں۔انسان کواس دنت کی قدر کرنی میاہیے جس میں اس کوافقیار حاصل ہے دی اس کے نفع کاسر مایہ ہے جب تدرت باتی ندر ہے کی اس وقت کی نیکی بریکار ہے۔ فنگ ۔ سفید مکوڑ ارسفید۔ درک۔ اور اک مثل منال رہاگ۔

کے مرادت ۔ مینی آگرتو جانوروں کی بولی جان کیا تو شرمندہ ہوگا۔ تیں۔ جانوروں کی بولی جانتا تیرے لیے در دہر ہے گا۔

ج. تتب مشقت تاتع بہلے و ومعرفعا كدسب بالوروں كى بولى جان جائے اب اس پر دامنى ہوكيا كدمرف اپنے كمر كمر خ اور كتے كى بولى جان الدر كفت موى دهنرت موى عايدالسلام فرمايا كدالله كى جانب سے بيتے اس كے سكمانے كى اجازت آمى بيتو اب جان جائے گار

ایستاد او منتظر بر آستال و گیا دو چوکھٹ پر منظر کھڑا ہو گیا بارہ نان بیات آثارِ زاد بال دوئی کا کھڑا، کھانے کا بقیہ گفت مگ کردی تو بر ما ظلم رو کے این جا با ہو کیا جا، تو نے ہم پر ظلم کیا عاجزم از دانہ خوردن در وطن عاجزم از دانہ کھانے سے عاجز ہوں وطن میں دانہ کھانے سے عاجز ہوں می توانی خورد و من نے اے طروب می توانی خورد و من نے اے طروب اے مست! تو کھا سک ہے اور ٹین نہیں (کھا سک) می رُبائی ایں قدر را از سگال این کون سے ایک لیتا ہے

مرغ کا کتے کو جواب

کہ خدا بدہد عوض زیں بہ دگر کونکہ اللہ (تعالیٰ) اس ہے بہتر ددمرا بدلہ دے گا روز فرداسیر خور کم کن حزن کل کو بیت بھر کر کھانا غم نہ کر روزی وافر اللہ بود بے جہد و کسب بغیر مخت اور کمائی کے بہت خوراک ہوتی ہے بغیر مندہ ہوا بیش سیگ شد آل خروسک رُوئے زرد وہ بیش سیگ شد آل خروسک رُوئے زرد وہ بیش مرغ کئے کے آگے شرمندہ ہوا آل خروس و سیگ برو لب بر کشود وہ مرغ، ادر کئے نے اس پر لب کشائی کی وہ بے فروغ فروغ کے اور تو جھوٹا ہے، ادر بے اعتبار ہے فروغ تو کا ذبی و بیار بے اعتبار ہے اور تو جھوٹا ہے، ادر بے اعتبار ہے تو کا در بے اعتبار ہے اور تو جھوٹا ہے، ادر بے اعتبار ہے اور تو جھوٹا ہے، ادر بے اعتبار ہے

پس خروسش گفت تن زن غم مخور پر مرغ نے اس ہے کہا جب ہو جاء غم نہ کر اسپ ایس خواجہ سقط خواجہ شدن اس آق کا گھوڑا ہر جائے گا مرسگال را عید باشد مرگ اسپ کون کو مرد کے اسپ را بفروخت چوں بشنید مرد اسپ را بفروخت چوں بشنید مرد مرد نے جب نا، گھوڑا فروخت کر دیا رونے دیگر جمچنال نال را ربود دوسرے دن بھی ای طرح ہے ردئی لے اڑا دوسرے دن بھی ای طرح ہے ردئی لے اڑا کا کے خروس عشوہ یہ چندیں دروغ کا کے مرغ! مکار اس قدر جھوٹ

امتحان - اس آزمائش کے لیے کہ بولی بچھنے لگا ہے یا تہیں۔ تانِ بیات۔ باس رو ٹی۔ چوں گرو۔ یعن جس طرح ربن رکھنے والا ربن کی چیز پر بھنہ کرتا ہے۔ دانتہ گندم۔ کتے نے کہا تو نے مجھ پرظلم کیا بیرو ٹی میرا حصہ تھی تو دانہ چک سکتا ہے میں صرف رو ٹی کھا سکتا ہوں۔ وروطن ۔ جنگل میں کتا ہر چیز کھانے پرمجود ہوجا تا ہے۔

> ع حبوب وانے طروب ست لبنان روٹی کا کنارا۔ سقط قاف کے سکون کے ساتھ، چوپایہ کامرنا۔ حزن غم ع وافر بجر پور۔ روئے زرد۔ چونکہ مرغ کی پیش کوئی کے مطابق کتے کومر دہ گھوڑا کھانے کونہ ملاتو مرغ شرمند ہ ہولہ عشوہ کے مروفریب۔

کور اخر گونی خروی زراست تو اندھا نجوی ہے، سی ل سے مردم ہے كه مقط شد آسي او جائے وكر کہ اس کا گھوڑا دوسری عجکہ مر گیا ہے آل زیال اعداخت او بر دیکرال اس نے وہ نتصان دوسروں پر ڈال دیا مرسگال را باشد آل نعمت فقط وہ صرف کوں کے لیے نعمت ہو گا یافت از عم وز زیاں آں وم تحیص<sup>ع</sup> اس وقت بھی وہ رنج اور نقصان سے نجات یا سمیا اے امیرِ کاذبال با طبل و کوس اے نقارے اور مھنے کے ساتھ جھوٹوں کے سردار دوغی اے تا اہل دوغی دوغ دوغ اے نا الل! تو چھاچھ ہے تو چھاچھ ہے، چھاچھ چھاچھ ليك فردايش غلام آيد مصاب لکین کل کو اس کا غلام بیار بڑے گا بر سگ و خواهنده ریزند اقربا کوں اور مانگنے والوں پر (اس کے) رشتہ دار بہادیں گے رَست از خران و رُخ را بر فروخت نقصان سے نے کیا اور چرے کو روش کر لیا رُستم از سه واقع<sup>ع</sup> اعدر زمن زمانے میں تین حادثوں سے نی کیا ديده سوء القضا را دوحتم یُری قضا کی آنکھ سی دی ہے مجل شدن خروس پیشِ سگ بسبب دروغ شدن سه وعده

اسيع كش تفتى سقط كرود كجاست و و کھوڑا جس کے بارے بی تو نے کہا تھا کہ دہ مرے گا کہاں ہے؟ گفت اورا آل خروس با خبر اک یا خر مرغ نے اس سے کہا اسب را بفروخت جست أو از زیال م محور ہے کو فروخت کر دیا اور نقصان سے ج محمیا لیک فردا اُسترش گردو سقط کیکن کل کو اس کا خچر مرے گا زود استر را فروشید آن حریص اک لالی نے فورا نچر ﷺ ڈالا رونهِ ثالث گفت سگ با آن خروس · تیرے دن کتے نے ای مرغ ہے کیا تا کے گوئی دروغے بے فروغ تو نہ چلتے والا جھوٹ کب تک ہولے گا؟ گفت او بفروخت استر را شتاب کہا، اس نے خچر جلدی ہے 🕏 ویا چول غلام او بميرد نانها جب اس کا غلام مرے گا روٹیاں این شنید و آن غلامش را فروخت یہ سنا اور اس نے اس غلام کو ع والا شکر کی کرد و شادیها که من شکریے ادا کرتا تھا اور خوشیاں کہ میں تا زبانِ مرغ و سك آموحتم جب سے میں نے مرغ اور کتے کی بولی سکھ لی ہے

تین وعدول کے جھوٹے ہو جانے سے مرغ کا کتے کے سامنے شرمندہ ہوتا رونه دیگر آل سگ محروم گفت کاے خروس ژاژخاکو طاق و جفت

دومرے دن ای مردم کتے نے کیا اے بکوای مرغ! اکبرا اور دہرا کیال ہے؟

ا اختر کو۔ستاروں کی ہاتیں کرنے والا نجومی اگر اعما ہوتو ووستاروں کی رفتار نہیں و یکی سکتا اس لیے اس کی پیش کوئیاں علا ہوں گی۔ استر۔ ٹیخر۔فتلا۔ چونکەمرغ اس كونەنكما يىچى كار

محیق - بادنکار ابنجات - باللبل - مینی دُ کے کی چوٹ مبدوٹ بو لئے والا۔ دو کے ۔ پیما چید۔مصاب۔ بیار۔ رخ ۔ مینی نوتسان ہے نیچئے پرسرخر و ہو کیا تھا۔ سەدانىدىكىوز ئەنچرادرغلام كانتىسان دىيرۇ يەن بىرى تىندىر مىرا كىچىنىن بگازىكى مىلاق دېنىت دەبىبت كى ئېي كوئيال جۇتۇنى كى كىمىس -

خود نه پرُّد جُر وروع از وَکراً تو تیرے گھونسلے ہے سوائے جھوٹ کے چھوٹ اڑتا ہے که بگردیم از دروغے متحن کہ ہم کسی جھوٹ میں مبتلا ہول هم رقیب آفآب و وقت جو ہم سورج پر نظر رکھنے والے اور وقت کی جستو کرنے والے ہیں كر كني بالائے ما، طشتے تكوں اگر تو ہم پر طشت اوندھا کر دے در بشر واقف ز اسرارِ خدا انبانوں میں خدا کے رازوں سے واقف ہیں داد بدیه آدمی را در جهاز سامان میں، آدمی کو بدیہ میں دی ہے در اذال آل مقتل ما می شود اذان میں، وہ ہمارے قل کا سبب بنتی ہے خون ما را می کند خوار و مباح ہارے خون کو ذلیل اور جائز کر دیتا ہے آل خروس وفي جال آمد فقط وہ صرف روح کی وی کا مرغ ہے شد زیانِ مشتری آل یکسری وه بالكل خريدار كا نقصان بنا خون خود را ریخت آل دریاب نیک اس نے اپنا خون بہایا، اس کو خوب سمجھ لے جسم و مالِ ماست جانها را فدے ہارا جم اور مال جانوں کا فدیہ ہے

چنر چنز آخر دروغ و کمرِ تو تيرا كر اور جموث آخر كس قدر! گفت حاثا از من و از حبتن من اس نے کہا جھ سے اور میری قوم سے بعید ہے ما خردسال چول مؤذّن راست کو ہم مرغ موذن کی طرح سی بولنے والے ہیں ياسيانِ آفآبيم از درول ہم اعدر سے سورج کے مگہبان ہیں ياسبان آفتاب اند اوليا اولیا سورج کی تھبداشت کرنے والے ہیں اصلِ ما راحق ہیئے بانگ و نماز ماری نسل اللہ (تعالیٰ) نے نماز کی اذان کے کیے کر بنا ہنگام مسہو ماں برود اگر بے وقت ہم ہے بھول ہو جائے كُفت نا بِنُكَام حَيَّ عَلَى الْفَلاح بے ونت کی علی الغلاح کہنا آنکه معصوم آمه و پاک از غلط وہ جو بے گناہ، ادر غلطی کے پاک ہے آل غلامش<sup>ع</sup> مُرد پیش مشتری اس کا وہ غلام خربیدار کے بیاس مر سمیا او گریزانید ماکش را ولیک اس نے اپنا مال بیجا لیا، کیکن کی زیاں دفع زیانہا می شدے ایک نقصان بہت سے نقصانات کا دفعیہ ہو جاتا

و کر۔ پرندکا کھونسلا۔ محتق ۔ آ زمائش میں پڑا ہوا۔ ماخر دسماں۔ مرع مجی صادق کے دقت ہوگا ہے۔ پاسیاں۔ مرغ اگر تاریک کونفری میں بھی ہوتو اس کومنے صادق کا اصاس ہوجا تا ہے۔ اولیا ہ۔ جس طرح مرغ آ سانی سورج کا پاسیان ہے ای طرح اولیا حق تعالیٰ کے پاسیان ہیں اور انسانوں میں جواسر اوخداوندی ہیں ان کو پیچیان لینتے ہیں۔ در جہآز۔ سامان یا حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی یعنی مرغوں کوخدانے صبح کے نماز کے دفت کی اطلاع دینے کے لیے پیدافر مایا ہے۔

۔ گربنا ہنگام۔جومرغ بے دفت اذان دیتا ہے اس کو ذرج کر دیا جاتا ہے۔ آئکہ معموم۔مرغ سے غلطی ہو جاتی ہے معموم صرف انبیا ہیں یا جرئیل جو دگی لاتے تھے۔

آ آ فالم آس ما لک نے مرخ سے غلام کے مرنے کی چیٹ کوئی من کراس غلام کوجلد فروخت کرڈالا ادروہ تریدار کے پاس جا کرمر کیا۔او۔اس مالک نے اپنامال بچالیا اور نقصانات سے چھ کیالکین نتیجہ میں اس کی جان ہلاک ہوئی۔ میک زیاں۔ایک نقصان قضاء وقد رہیں بہت سے نقصانوں کا دفعیہ موتا ہے۔

مید بی تو مال و سر ره می خری تو مال دے دیتا ہے اور سر یجا لیتا ہے می گریزانی نِداوَر مال را الله (تعالیٰ) ہے تو مال کو چھیاتا ہے آل زیانے نیست سودِ تو بود وہ نقصان تہیں ہے، تیرا تفع ہوتا ہے از مرگ آل خواجه مرنے کی خبر دیتا

گاؤ خوامد کشت وارث در حتین اک کے غم میں دارث کائے ذی کرے کا روز فردا تک رسیدت لوت زفت کل کو تھے ضرور چکنی غذا لے گی درمیان کوئے یابد خاص و عام بر خاص و عام گلی بیس یائے گا بر سگان و سائلان ریزد سیک کوں اور بھکاریوں پر بہائے گا بد قضا گردانِ این مغرؤرِ خام اس متكبر، نا تجربه كاركى قضا كو لوثانے والا تھا مال افزول كررو خونِ خويش ريخت اس نے مال برھا لیا، اور اپنا خون بہایا كال بلا برتن بقائے جانہاست اس کے کہ جم کی تکلیف جانوں کی بقا ہے چول كند تن را سقيم و بإك تو جم کو بار اور فنا کیوں کرے؟ تا نه بیند داده راجانش بدل جب تک کہ دیے ہوئے کا بدلہ جان کے لیے نہ مجھے لے آل خدایست، آل خدایست، آل خدا وہ تو خدا ہے، وہ خدا ہے، وہ خدا ہے

پیش شامال در سیاست سستری بادشاہوں کے رویرو، انساف کرنے میں الجمي چول کشتهٔ اندر قضا چونکہ قضاء (خداوندی) کے معاملہ میں تو برگانہ ہے زانکہ مالت بر تو گر صدقہ شور كيونكه تيرا مال، اگر تچھ ير قربان ہو جائے خبر دادنِ خروس رغ کا آت کے

ليك فردا خوامد او مُردن يقين کیکن وہ کل کو یقیناً مرے گا صاحب خانه بخوابد مُرو و رفت گھر کا مالک مرے گا اور جائے گا ياربائے نان و لالنگ و طعام رونی کے علاے، اور لنگر، اور کھاتا گاهِ قربانی و نانهائے تک قربانی کی گائے، اور بھی چیاتی مرگ اسپ و آسترو مَرگ غلام گھوڑے اور خیر کا مرنا، اور غلام کا مرنا از زیانِ مال و دردِ آن کریخت سے مال کے نقصان اور اس کی تکلیف سے بھاگا ایں ریاضتہائے ترویشاں چراست یے دردیشول کے مجاہدے کیوں ہیں؟ تا بقائے خود نہ بیند ساکھ جب تک مالک اپی بقا نہ سمجھے دست کے جدید بایثار و عمل ایثار اور عمل میں ہاتھ کب لیے آنکه بدېر بے اميد و سودېا جو بغیر امید ادر نفع کے دیتا ہے

ا بیش شامال د نیادی مرالتوں میں انسان مال خرج کر کے جان بچا تا ہے۔ انجمی پریکانیہ اجنبی حقین پر روتا ب

ع. ریاضت ہائے۔ لین مجاہدوں کی محنت۔ سالک۔ سلوک معردنت سلے کرنے والا چونکہ فناع جسم میں بقائے روح سمجھتا ہے ای لیے ریاصتوں میں بدن کو ملاتا ہے۔ دست رانسان جو پھرکرتا ہو ووض اور بدلہ کے لائ میں کرتا ہے۔ آ کک۔ بے فرض کام کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

بور گشت و تابش مطلق گرفت جو نور بن ميا ہے، اور مطلق کچک حاصل كر لى ہے کے فقیرے بے عوض کوید کہ گیر محتان بغیر بدلے کے کب کہتا ہے کہ لے لے او پیاز گنده را ندمد زدست وہ بدبودار پیاز کو نہیں جھوڑتا ہے ير دُكانها شت بر بوت عوض بدلے کی امید پر دکانوں پر بیٹے ہوئے ہیں و اندرون دل عوضها می تعند اور دلِ میں بدلوں کی فکر کرتے ہیں که تگیره آخرت آل آسین جو بالآخر (تیری) آستین نہ پکڑے من سلامے اے برادر والسلام ایک سلام (بھی) اے بھائی! والسلام خانه خانه جا بجا و کو بکو گھر گھر، جگہ جگہ، ادر کویے کویے ہم پیام حق شنودم ہم سلام میں نے سا ہے اللہ (تعالی) کا پیغام بھی اور سلام بھی من جمی نوشم بدل خوشتر ز جال میں دل سے سنتا ہوں، جو جان سے زیادہ بیارا ہے كانش اندر دودمانِ خود زدست كونكه اس نے اپنے خاندان كو آگ لگا دى ہے زال بود اسرارِ حفش در دو کب ای لیے اس کے دونوں ہونوں میں خدالی اسرار ہوتے ہیں

ما وَلَيْ عَنْ كَهُ خُوئِ عَنْ كُرُفْت بالله كادوست جس في الله كاخلاق عاصل كر ليه بين كو عنى است و جز أو جمله فقير كيونكه وه بے نياز ہے، اور اس كے علاوہ سب محتاج ہيں تا نہ بیند کودکے کہ سیب ہست جب تک بچے نہ دکھے لے کہ سیب ہے اینهمه <sup>ع</sup> بازار بهر این غرض یہ تمام بازار (دالے) کا غرض سے صد متاعِ خوب عرضہ می کنند سکٹروں عمدہ سامان پیش کرتے ہیں کی سلامے نشوی اے مرد دیں اے دیندار! تو ایک سلام بھی نہ نے گا بے طمع نشدیدہ ام از خاص و عام جس نے (کسی) خاص و عام ہے بغیر لائج کے نہیں سنا ہے جز سلام حق تو بین آن را بجو سوائے اللہ (تعالی) کے سلام کے تو ضرور اس کی جنتو کر از دہان<sup>تے</sup> آدمی خوش مشام سیح الدماغ آدی کے منہ ہے ویں سلام یاقیاں ہر ہوئے آل بقیہ لوگوں کا سلام (بھی) اس کی خوشبو کی وجہ سے زال سلام او سلام حق شدست اس كا سلام تو الله تعالى كا سلام بن مميا ہے مرده است از خود شده زنده برُت وہ فائی بالذات ہے، باتی باللہ ہے

یاو آل۔ چونکہ اولیاءاللہ اظلاقی خداو تدمی حاصل کر لیتے ہیں لہٰڈاان کے کام بھی غرض ہے خالی ہوتے ہیں۔ کوغن۔اللہ کے کام بغیرغرض کے اس کے میں کہ وہ بے نیاز ہے اورانسان کے کام غرض پر اس لیمنی ہیں کہ وہ نقیر دمختاج ہے۔ تانہ بیند۔ بچہ بھی جب تک انجھا عوض ہیں و کھے لیتا اپنی چیز نہیں و بتا ہے۔

آزدہاں۔ میں نے اٹل اللہ کی زبان سے اللہ کا بیام وسلام سناہے میں ای سلام کی توقع پرعوام کا سلام دل دجان سے تیول کرتا اور سنتا ہوں کہ شایدان میں کوئی اس طرح کا سلام ہو۔ زاں سلام۔ اٹل اللہ کا سلام اللہ کا سلام اس وجہ سے ہوگیا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کوفنا کردیا ہے اب وہ فانی فی اللہ اور باتی بائلہ ہیں اس لیے ان کی زبانوں پر اسرار خداد ممدی ہوتے ہیں۔

رن ایندگی ست ایندگی ست ایندگی ست ایندگی ست ایندگی ست می تکلیف، روح کی استواری ہے می شنید او از خروسش این حدیث سے بن رہا تھا سے بن رہا تھا

وہ خبیث انسان کان نگائے ہوئے تھا ہے بات وہ اپنے مُرغ سے سن دویدنِ آل شخص بسوئے موکیٰ علیہ السلام بزینہا رچوں خبر مرگ خود بشدید اس شخص کا حضرت موکیٰ علیہ السلام کی طرف بناہ کے لیے دوڑنا جبکہ اس نے اپی موت کی خبر سی

ير درِ موىٰ \* كليم الله رَفت (حضرت) موی کلیم الله علیه السلام کے دروازے برگیا کہ مرا فریاد رس زیں اے کلیم كه اے كليم! ال (معاملے) على ميرى مدد سيج يونكه أسمًا كشعهُ بر رجه زچهُ چونکہ تو ماہر بن گیا ہے، کویں سے کود کر نکل کیسهٔ و ہمیانہا را کن دو تو ہمیاننوں اور تھیلی کو دوگتا کر لے که در آئینہ عیاں شد مر ٹرا جو آئینہ میں تھے پہ ظاہر ہوئی ہے اندر آخر بیند از دانش مُقِل عقل کا کوتاہ، آخر میں دیکھا ہے م مرا بر سر سرن بر رو ممال میرے سر پر نہ ماریے، منہ پر نہ ملیے نا سزایم را تو دِه حسن الجزا بھ تالائق کو آپ اچھا بدلہ دے دیکے نیست سنت کاید آل واپس بسر سنت الجی نہیں ہے کہ وہ دوبارہ واپس آئے چول شنید اینها روال شدو تیز تفت جب اس نے یہ سا تیزی اور تندی سے دوڑا زو ہمی مالید بر خاک او زبیم وہ خوف سے زمین پر چیرہ رگڑ رہا تھا گفت رَو بفروش خود را و بره فرمایا جا اینے آب کو چے ڈال اور چھکارا یالے بر مسلمانال<sup>ع</sup> زیاں انداز تو تو مسلمانوں کو نقصان پہنچا دے من درونِ خشت ديرم اي قضا مل نے ای قفا کو ایند میں نے دیکھ لیا ہے عاقل ادّل بيند آخر را بدل عقمند شردع میں دل سے انجام کو دکھے لیتا ہے باز زاری کردکاے نیکو خصال<sup>ت</sup> وہ پھر رویا، کہ اے نیک عادت! از من آل آمد که بودم نا سزا بھے سے دنی ہوا کیونکہ میں نالائق تھا گفت تیرے جست از شست اے پسر فرمایا اے بیٹا! تیر کمان سے نکل سمیا

· مُردنِ تن الله در ریاضت زندگی ست

ریاضت میں جم کا مرنا، زندگی ہے

مُ مَرِدٍ خبیت مردِ خبیت

<sup>۔</sup> مردن تن ریاستوں ادر مجاہدوں ہے جم کوفنا کیا جاتا ہے تو رون زیم وادر تو ی ہوتی ہے۔ اہل اللہ کویہ درجہ ای لیے حاصل ہوتا ہے۔ کوتس۔ جانوروں کی بولی ہے۔ اہل اللہ کویہ درجہ ای لیے حاصل ہوتا ہے۔ کوتس۔ جانوروں کی بولی سیکھ لینے والے نے مرفع ہے جب اپنی موت کی جری تو گھرا کر صفرت موکی علیہ السلام کے پاس بھاگ کر کیا۔ کیتم۔ صفرت موکی علیہ السلام نے طرفوا فرمایا کہ دومری چیز دں کوفروشت کر کے جس کا لغب ہے کیونکہ کو وطور پر ان کی اللہ تعالیٰ ہے گفتگو ہوتی تھی۔ گفت۔ حضرت موکی علیہ السلام نے طرفوا فرمایا کہ دومری چیز دں کوفروشت کر کے جس طربی تو نعصان ہے بچاائی طربی ایسے آپ کو بھی فروشت کر دے۔

ع کیمسلماناں۔مرنے والی چیزیں دوسروں کے ہاتھ فرو خت کر کے تو نے ان کو نقسان رہنچایا اورا پی تنسلی بھری۔من دروں۔یہ یا تیں جبکہ پالکل پروؤ انفایس تنمیں بھی ای دفت بچھ کیا تو اپنے برے انجام کواب سمجھا ہے۔مقلّ ۔۔نا دار مفلس۔

ج خصال خسلت کی جمع ہے، عادت مرمرا مینی بھے اب زیادہ شرمندہ نہ سیجئے۔ از من میں تو نالائق تھا بھے سے نالائقی سرز و ہو لی۔ آپ بھونالائق کوامپھا بدلہ مطاکر دیں میست سنت مینی عام طور پر سنت الٰہی بھی ہے کہ قضاء وقد رئیں نلتی ہے۔

رہے ہے کہ درو حرم میں بال ہے۔ اسلام جہت سلامتی ایمانِ آل مختص وعا کردنِ مولی علیہ السلام جہت سلامتی ایمانِ آل مختص حضرت مولی علیہ السلام کا اس مخص کے ایمان کی سلامتی کی وعا کرنا مسابع مسابع سے سے سے کیا نہ شاہ ایمان ان م

کاے خدا ایمال انرو مستال مبر کہ اے خدا ایم کا ایمان نہ لے، نہ چھین کہ و خلو کرد و خیرہ روئی و غلو غلطی، ادر شوخی ادر زیادتی کی ہے دفع بیندارید کفتم را و سست میری بات کو اس نے ٹال مول ادر کردر سمجا کہ عصا را دستش ان وربا کند جس کا ہاتھ، لاٹھی کو ان دیا دے

لیک در خواہم ز نیکو داوری الله برین الساف والے ہے ہیں درخواست کوں گا چونکہ ایمان کر دہ باتی زندہ ہے جب تو ایمان کو (ساتھ) لے جائے گا، تو زندہ ہے ہم در ا ندم حال پر خواجہ بکشت ای وقت، آتا کا حال دگرگوں ہو گیا شورشِ مرگ ست نے ہیضہ طعام موت کی متل ہے، نہ کہ کھانے کی بہ بفتی خوال کروند تا سوئے وُٹاق جوار کس بروند تا سوئے وُٹاق بید موئی علیہ السام کی بھر تیک سے گئے تو (دسرے) موئی علیہ السام کی بھر تیس متاجی کرتا ہے تیری جان (لینے ہے) توار کو شرم نبیں آتی ہے شرم ناید رہنے کرا از جانِ تو تیری جان (لینے ہے) توار کو شرم نبیں آتی ہے تیری جان (لینے ہے) توار کو شرم نبیں آتی ہے درا در موئی علیہ السلام دعا کردن موئی علیہ السلام

گفت مولی اور مناجات اس سحر اس شخ کو دخترت مولی علیه السلام نے دعا میں عرض کیا بادشاہی کن بر و بخش کے او شاہی برت اس کے کونکہ اس نے مشکم نے در خورد تست میں نے اس سے کہا تھا، کہ بیام تیرے لائن نہیں ہے دست را بر از دہا اس کس زند اثرب بر از دہا اس کس زند اثرب بر دہ مخص ہاتھ ڈالے اثرب بر دہ مخص ہاتھ ڈالے اثرب کس زند

داوری انساف تا کہ یعنی قرمون مرے ، تیرامومن مرنای اصل ذیر کی حاصل کرنا ہے۔ ہم درال دم حضرت موئی علیہ السلام اس سے یہ یا تیں کررہے سے کہ اس کو کئی شروع ہوگئی۔ طشت تا کہ دو طشت میں قے کرے فرش خراب نہ ہو۔ شورش موت کی تے ہے آ رام حاصل ہیں ہوتا بر ہفتی کی نے ہت کہ اس کو نہ ہوتی ہوتی ہے۔ بیز کی رگڑ نا مزع کی کیفیت بر ہفتی کی نے باعث سکون ہوتی ہے۔ بیار کس مینی چن چار پائی پر ڈال کر جارآ دی اٹھا کر لے محتے۔ سات بینڈ کی رگڑ نا مزع کی کیفیت ہے کا برے ہ

پندموی مولانا کامقولہ ہے کہ تضاء وقد رہے کرانا اپنی موت مول لینا ہے۔ آن تست۔ ایسے لوگوں کا بھی انجام ہوتا ہے۔ مناجات ۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا۔ بادشانی یعنی اس گنبگار کی خطار اس کی گرفت نہ فرما اپنی شہنشانی کامظاہر و فرما کراس کومعاف کردے۔

سے دوئے۔ بارس کے من ماہ میں ملے پر ان کی مصل کیا۔ دقع میری بات کواس نے ٹالنے پر کھول کیا۔ دست یعنی خطرے میں پرٹنا ہر خص کا گفتمش مناجات میں حضرت موئی علیہ السلام نے عرض کیا۔ دقع میری بات کواس نے ٹالنے پر کھول کیا۔ دست یعنی خطرے میں پرٹنا ہر خص کا کام بین ہے۔ سمانپ پر حضرت موئی علیہ السلام جیسا شخص ہاتھ ڈال سکتا ہے خدائی رازوں سے وہ دا تغیت حاصل کرے جس میں ضبط کی طاقت ہوا در ہونٹ نہ ہلائے۔

کہ تواند لب ز گفتن ووظن جو بوئے ہے ہوئے کی کے جو بولئے ہے ہوئے کی کے فہم کن وَاللّٰهُ اَعُلَمُ بِالصَّوابِ مَجَمَّ جا، اور الله صحح بات زیادہ جانا ہے گرشت غرقہ دست گیرش اے وَدُوْد دُوب گیا، اے خدا اس کی دعگیری فرما دوب گیا، اے خدا اس کی دعگیری فرما

ڈوب کیا، اے خدا اس کی رسیری در،
دعائے موکی علیہ السلام را
دعا کو، اللہ تعالی کا تبول فرما لین
ور تو خواہی ایس زماں زندش بحمم
اگر تو حائے تو میں اس کو ابھی زندہ کر دوں

ور لو حوائی این زمان زندی م اگر تو چاہ تو بین این کو ایمی زندہ کر دوں این زمان زندہ کم بیر تو ما آل زمان زندہ کم بیر تو ما آل جہال انگیز کانجا روش ست این جہال انگیز کانجا روش ست باز گشت عاریت پی سود نیست عارضی واپی ہے، تو کوئی فاکمہ نبین ہے منطق وُئی منطق وُئی منام بین لکدینا منطق وائی منام بین لکدینا منطق وائی دیا ہے منام بین سود جان کا نفع ہے (اس کو) وہاں سے رہائد از وبال جان کا نفع ہے (اس کو) وہاں سے رہائل دیتا ہے چول بیردی تن بخدمت جانبری جب تو جم کوخدمت میں لگادےگا نجات پا جائے گا جب تو جم کوخدمت میں لگادےگا نجات پا جائے گا بیب بردی سی سود دہ اے کامیار بینہ شکرانہ دہ اے کامیار بینہ شکرانہ دہ اے کامیار

رسر غیب آل را سزد آموظن غیب کا راز کھنا اس کے لیے مناسب ہے در تھور کے دریا نشد جز مُرغِ آب دریائی پند کے سوا دریا کے لائق نہیں ہے او مرغابی نبود او مرغابی نبود وہ دریا میں گھس گیا اور دریائی پند نہ تھا اور دریائی پند نہ تھا اوا تھائی خون تھائی

(حضرت) مویٰ علیه السلام کی گفت بخشیدم بدو ایمال تعم فرمایا ہاں میں نے اس کو ایمان پخشا بلکه جمله مُردگانِ خاک را بلکہ زمین کے تمام مردوں کو گفت موی ای جہان مردن ست (حضرت ) موی علیه السلام نے عرض کیا یہ فنا کا جہاں ہے ايل فنا جا چول جهان بود نيست یہ فاکی جگہ چونکہ (ہمیشہ) رہنے کا جہان نہیں ہے رجمت افشال بر ابيثال عم كنون اك پر اب رحمت نازل فرما تابدانی که زیانِ جسم و مال خبردار سمجھ جا کہ جمم، اور مال کا نقصان کیل ریاضت را بجال شو مشتری پس مجاہدے کو (ول و) جان سے اختیار کر ور ریاضت آیدت بے اختیار ادر اگر بلا ادادہ تھے سے ریاضت ہو جائے

رور الربال ادادہ منھ سے ریاضت ہو جائے این میں کمیاب! اطاعت کر، شکر ادا کر درخور۔ پانی میں کمسناآبی جانورکاکام ہے۔ آوبدریا۔ پیض المی نہ تھا اور داز ہے دائنیت حاصل کر کے تباہ ہوا۔ و دود۔ بہت مجت کرنے دالا ،خدا کا نام ہے۔ گفت۔ حضرت موکی علیہ السلام کی دعا تبول فر ماکر اللہ تعالی نے ارشاد فر مایا ہم نے اس کو ایمان عطا کیا اگر تم چاہوتو ہم اس کو دوبارہ زعری بخش ویں۔ دیں۔ بلکہ۔ اور صرف اے تی نہیں ہم تمام مردوں کو تہراری دعا ہے زیر کی بخش دیں۔

یں کنت موک ۔ حضرت موکی نے عرض کیابید دنیا تو فعا کی جگہ ہے یہاں اگر آپ دوبارہ بھی زیمہ کریں تو آخر فنا ہے، عالم آخرت کی زیمر کی ہے وہ اس کو بخش دیجیے اور دوسروں پر جوعدم کے تہ فانے جس بیں آپ کے دربار جس حاضر بیں ان پررتم فرماد ہیجے۔

۔ السنا۔ قرآن پاک میں مردوں کے بارے میں فرمایا ہے وَ اِنْ کُلِّ لَمُعَا جَوبِیعٌ لَلْمِیْنَا مُخْطَعُرُو نَ۔ ''یقینا تمام کلوق ہمارے سامنے سامنرشدہ ہے۔' تا بدانی موانا تاس تصد کے نتیجہ میں فرماتے ہیں ہے کھواکہ جمم اور مال کا نقصان جان کا نفع اور دہال سے رہائی کا سبب بنمآ ہے۔ ہیں۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدے کر کے جم کو گھٹائے تا کہ روح کا بڑھا وسامل ہو۔ در ریا صنہ۔ جس طرح عمدا مجاہدے کر کے جم کو گھٹائے تا کہ روح کا بڑھا وا سامن ہو۔ در ریا صنہ۔ جس طرح عمدا مجاہدے کر کے جم کو گھٹائے کا نتیجہ روح کی بالیدگی ہے ای طرح انسان کو قدرتی طور پر جسمانی کا لیف کم بڑی ہیں، وہ بھی اختیاری بجاہدوں کا کام کرتی ہیں، ان پر انسان کوشکر اوا کرتا جا ہے۔

چوں حقت داد آل ریاضت شکر کن تو نکردی او کشیدت ز امر کن ا جبالله (تعالى) نے تھے وہ ریاضت عطا کردی توشکر میادا کر تو نے خود ہیں کی اس نے تھے کن کے تم کے ذریعہ تھینے ہے حکایتِ آل زن کہ فرزندش کی زیست تجن تعالیٰ بنالید و جواب آمدن كه اين عوض رياضت و بجائے تجابدة تست اس عورت کی حکایت جس کی اولاد نہیں جیتی تھی اس نے اللہ تعالیٰ ہے شکوہ کیا جواب آیا کہ بیہ تیری ریاضت کا بدل اور مجاہدہ کے قائم مقام ہے

این حکایت بشنو و وعظے شمر تانگردی خسته از تقص و ضرر تا کہ تو نقصان، اور تکلیف ہے خشہ (دل) نہ ہو بیش از خشش مه نبودے عمر ور (کیکن) وہ چھے ماہ ہے زیادہ عمر والا نہ ہوتا نالہ کرد آل زن کہ افغال اے اللہ وہ عورت رولی کہ اے خدا! فریاد ہے . متم زو تر رو از قوس قزح میری نعمت دھنک کمان سے زیادہ جلدی جلنے والی ہے زیں شکایت آل زن از دردِ نذر وہ عورت، ای تکلیف کے ہولناک درد سے آتشے در جانِ او افاد و تفت شورش اور آگ اس کی جان میں لگ گئی باغک سزے خوشے ہے ضکتے جو ایکے سر سبر عمدہ بے دریعے باغ تھا لفتم مُخلد وَارُالضَّيْف را میں نے دائی مہمان خانے کو سبز کہہ دیا گفت نورِ غیب را بردال جراغ اللہ (تعالیٰ) نے نیبی نور کو جراغ فرمایا ہے

بیہ حکایت سن، اور تقیحت حاصل کر آل زنے ہر مال زائدے ہر وه عورت هر سال لؤكا جنتی يا سه مه يا جيار مه ڪشخ عياه تين مهينے يا جيار مهينے ميں تباہ ہو جاتا نهٔ مهم<sup>ع</sup> بارست و سه ماهم فرح میرے لیے نو مہینے تکلیف اور تمن مہینے خوش ہے پیتِ مردانِ خدا کر دے نفیر خاصانِ خدا کے سامنے شکایت کرتی بیست<sup>ط</sup> فرزند این چنین در گور رفت اس طرح ہیں نیے قبر میں گئے تا شے جمود او را جنتے یہاں تکے کہ اس کو ایک رات جنت نظر آئی باغ تفتم نعمتِ بے کیف را میں نے بے کیف نعت کو باغ کہہ دیا ورنه لَا عَيْنٌ رَأَتُ جِه جائے باغ ورندباخ (کے ذکر کا) بیکیا موقع ہے دوتو ایسا ہے کہ کی آگھ نے اس کوہیں دیکھا

مرکن۔جوجسمانی معمائب بھم خداو تدی مینیجے ہیں وہ ریاضت اور مجاہدے کا کام کرتے ہیں تو کو یا اللہ تعالیٰ نے اپنے تھم سے مجاہدے میں لگا دیا ہے البذاوہ معائب مزیدشکرکاسب ہیں۔ حکایت۔ اس حکایت سے رہمی مجھایا ہے کہ اس مورت کے قدرتی معمائب اس کے مراتب کی بلندی کا سبب تھے۔ وعظے۔ لين ال تصدي فيحت حاصل كرك بيش لين ال كابير جدمين سندياده زنده ندر بتا تعادياسد تين جارميني مل مرجا تا

نترجم اس ورت نے ریککوہ کیا کرنوہ وشل کی مصیبت جھیلتی ہوں ادرصرف تین جارہاہ بچہ سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ تو سی قزرے دھنک کمان تعوزی در کے كينمودار بهوتى بين نفير - نالدوفرياد - در دِنزير ـ دُرا نه والاورو \_

میست ال اورت کے متوار بیں بے ال الرحمر ساتو ان معما تب نے ال کے لیے جاہدوں کا کام کیااور ال پراسرادِ غیب نمودار ہونے لیکہ تاہیے۔ ایک رات اسرارغیب اس طرح نمودار ہوئے کہ اس نے خواب میں جنت دیکھی۔ لاعین۔ جنت کے متعلق ایک حدیث قدی ہے اللہ تعالی نے فریلا اُعُلَوْتُ لِعِبَادِى الصَّالِحِيْنَ مَالَاعَيْنَ رَأَتُ وَلَا أَذُنَّ مَسِعْتَ وَ لَا خَطَرَ عَلَى قُلْبِ بَشَرِ" من فيلي تيك بندول كي ليدوجيزين تيارى بين حن كونه كل آ تھے نے دیکھانہ کی کان نے سناندہ کی انسان کے دل میں گزریں۔ گفت نور۔ اللہ تعالی نے جس طرح اپنے نورکوچراغ تحض انسانوں کی نبم سے لیے فرمادیا الماكم رحمة بمناذكر بورنه جنت كي حقيقت بم سے بالار بے۔

تا برُد بو آنکه او جرال بود تاکہ جو جیران ہے وہ کچھ سراغ پالے زال بکل آل ضعیف از دست شد اک کیل ہے وہ کزور عورت، مروش ہو گئی آنِ خود داستش آن محبوب كيش اس نیک اطوار نے اس کو اپنا جانا کو بحب نیازی بجز صادق تخواست جس نے جانبازی سے سوائے خدا کے پچھ نہ جاہا ہو مرتراتا برخوری زیں حاشت خورد تاکہ تو ای ناشتہ سے فائدہ طامل کرے آل مصيبتها، عوض دادت خدا خدانے اس کے بدلے میں تجھے وہ مصبتیں دیں ہیں ایں چینم وہ بریز از من تو خوں بھے ای طرح (مصبتیں) دے میرا خون بہا دے وید ور قے جملہ فرزندان خویش اک نے ای میں اینے سب یجے دیکھے بے دو چیتم غیب کمس مردُم نشد غیب کی دونوں آتھوں کے بغیر کوئی انسان نہ بنا خون افزول تا زتب جانت رَهيد برها ہوا خون، حی کہ تیری جان بخار ہے جے گئی لیوست دال تن را و مغز آل دوستس جمم کو چھلکا سمجھ، اور اس کے دوست کو مغز سمجھ

مثل ابود این مثالِ آن بود مل نہیں ہے یہ اس کی مثال ہے حاصل آل را دید آل زن مست شد خلامہ یہ ہے اس (عورت) نے اس کو دیکھا دہ عورت مست ہوگئی دید در قصرے بنشستہ نام خولیش اس نے ایک کل پر اینا نام لکھا دیکھا بعد ازال گفتند کاین نعمت وراست اس كے بعدانہوں نے (اس سے) كہا كدينمت اس كى ہے خدمت بسیار می بایست کرد بہت زیادہ عبادت کرنی طاہیے چول تو كابل بودى اندر التجا چونکہ تو دعا کرنے میں ست تھی گفت یا رب تا بصد سال و فزون أس نے عرض كيا اے خدا! سو سال اور زيادہ تك اندرال باغ او چو آمه پیش بیش اس باغ میں جِب وہ زیادہ آگے آئی گفت از من کم شد از تو کم نشد ال نے عرض کیا جھے ہے وہ مم ہوئے بھے ہے وہ مم نہ ہوئے نو تکردی<sup>۳</sup> فصد و از بینی دَوَیدِ و نے فصد نہ کرائی اور ناک ہے لکلا مغیر ہر میوہ بہ است از یوسش ہر پھل کا مغز، اس کے چھکے سے بہتر ہے

- ا مثل مے کر سے ساتھ کی چیز کی مثل وہ چیز ہوتی ہے جوتمام صفات میں اس کے برابر ہو، مثال کے لیے بیضر وری نبیں ہے معمولی میں میابت بھی اگر ہے تو اس کو مثال کہا جا سکتا ہے۔ قصر بے ل مساوق یعنی اللہ تعالی ۔ خدمت۔ یہ بھی ہا تف نبی کا مقولہ ہے کہ اس مکان کے حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ عبادت کی ضرورت ہے۔
- یں۔ تو جمروں جس اندرمصائب ہیں ان میں سکتیں ہیں اور وہ مصائب بسااد قات انسان کے فائدہ کے لیے نازل کئے جاتے ہیں۔اس طرح مجموکہ کی مختوب ہوتا ہے۔ جس نے منز ہوتا ہے۔ انسان ہیں ایک مغز ہوتا ہے۔ جوروح ہے دوسرا پھلکا ہے جوجم ہے، اگر انسان آ وم کی اولا و ہے تو اس کواہے ہاپ کیا۔ مفرح دوسرا پھلکا ہے جوجم ہے، اگر انسان آ وم کی اولا و ہے تو اس کواہے ہاپ کیا۔ مفرح دوسرا پھلکا ہے جو جو میں کی اولا و ہے تو اس کواہے ہاپ کیا۔ مفرح دوسرا پھلکا ہے جو جو میں کی اولا و ہے تو اس کواہے ہاپ کیا۔ مفرح دوسرا پھلکا ہے جو جو کی میں ایک مفرح ہیں۔ مفرح دوسرا پھلکا ہے جو جو میں کی اولا و ہے تو اس کواہے ہاپ کیا۔ مفرح دوسرا پھلکا ہے جو جو کی میں میں میں کی اولا و ہے تو اس کواہے ہاپ کیا۔ مفرح دوسرا پھلکا ہے جو جو کی میں میں کی اولا و ہے تو اس کو اس کی اولا و ہے تو اس کو اس کی اور کی اور مال کی اور مال کی اور مال کی اور مال کی دوسرا کی اور میں کی دوسرا کی دوسرا کی دوسرا کی اور میں کی دوسرا کی دوسرا کی اور میں کی دوسرا کی کی دوسرا کی کی دوسرا کی

مغز نغرے دارد آخر آدمی بیکدے آل را طلب گر زال دمی آخر آدی (بھی) عمدہ مغز رکھتا ہے تھوڑی دیر کے لیےاس کی طلب کراگرتواس خون کا ہے سی یا جن ضی االی عن من حد رہنے نہ میں ا

ور آمدن کمزہ رضی اللہ عنہ در حرب بے زرہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا لڑائی میں بغیر زرہ کے آنا

يا زره ميشد عدام اندر وغا ہیشہ جنگ میں، زرہ بین کر آتے یے زرہ خود را بھنہا پر زدے بغیر ذرہ کے اینے آپ کو مفول سے بھڑا دیتے بے زرہ سر مست در غزو آمدے جہاد میں بغیر زرہ کے ست ہو کر آتے۔ در فکندے در صف شمشیر خولیش ابیے آپ کو تکواروں کی صف میں ڈال دیتے اے ہزیر صف شکن شاہِ محول اے صفول کو فکلست دینے والے شیر، بہادروں کے (بادشاہ)! تَهُلُكُه خواندى ز بيغام خدا ہلاکت میں' اللہ کے پیغام میں نہیں پڑھا ہے؟ می در اندازی چنیں در معرکہ والتي بين، اس طرح ميدانِ جنك مين؟ تو کمی رفتی سوئے صف بے زرہ تو آپ صف کی جانب، بغیر زرہ کے نہیں جاتے سے يرد بائ كى زنى

(ق) بے پروائی کا راگ الایتے ہیں

می نمائی دار و کیر و امتخال

جنگ، اور زور آزمالی کرتے ہیں

کے بود شمیر شفخ و خیر را

مکوار، اور تیر کو تمیز کہاں ہے

حفرت حمزه رضی الله عنه در جوانی حمزه عم مصطفیا در جوانی مصطفی الله کے بچا (حضرت) حمزہ رضی اللہ عنہ جوانی میں اندر آخر چونکه در غزو آمدے آخر (عمر) میں جب وہ جیاد میں آتے اندر آخر حمزةً چول در صف شدے آخر (عمر) میں جب (حضرت) حز ورضی الله عند صف میل آتے سینہ بازو تن برہنہ پیش پیش سینہ کھلا ہوا، جم برہند، آگے آگے خلق برسیدند کانے عم رسول اوگوں نے دریافت کیا کہ اے رسول کے چا! نے تو لا تُلُقُوا ﴿ بِأَيُدِيْكُمُ اِلِّي كيا آب نے، "نه ذالو تم ايخ آپ كو یس جرا تو خوایش را در تهلکه پھر کیوں اینے آپ کو ہلاکت میں چول جوال بودی و زفت و سخت زه جب آب جوان اور بھاری اور سخت کمان سے چوں شدی پیر و ضعیف و شخنی جب آپ بوڑھے اور کمزور کبڑے ہو گئے لا ابالی وار با شیخ و سال بے پروائی کے ساتھو، مگوار اور نیزہ لے کر شیخ حرمت می ندارد پیر را عوار، یوڑھے کا احرام نہیں کرتی ہے

ا درآ مدن اس حکایت سے بینانا ہے کہ تفاظت کی چیز روح ہے جسم نہیں ۔ تم ۔ بیپا۔ مدام ۔ ہمیشہ۔ وغا۔ جنگ ۔ بضنہا۔ یعنی وٹمن کی مفیل ۔ بزیر۔ پھاڑنے والاشیر ۔ فول کئل کی جمع ہے بزر۔

کا تُلُقُوا ۔ بعض مغسرین نے اس آیت کا مطلب یمی بیان کیا ہے کہ جان ہو جھ کراینے آپ کو ہلا کت بیل ندڈ الو ۔ بعض مغسرین نے تہلکہ کے معنی ترک جہاد کے لیے بیں جیسا کہ بخاری تریف کی ایک روایت بتاتی ہے تو اس صورت میں اس آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ جہاد چھوڑ کرا ہے آپ کو تباہ نہ کرو میختی کوزویشت ۔

سے لاالمالی۔ بروا۔ سان۔ بھالا۔ تینے یعنی تکوارکائے میں بڑے جھوٹے میں فرق نہیں کرتی ہے۔

کے روا باشد کہ شیرے ہمچو تو کشتہ گردد زار ہر دستِ عدو کب مناسب ہو گا کہ آپ جیبا ٹیر دشمن کے ہاتھ سے یُری طرح قل ہو؟ زیں کتی عمخوارگانِ بے خبر بند میدادند او را از عبر بے خبر، ہمدرد! ای طرح کی عبرتوں سے بن کو نفیحت کرتے تھے جوابِ حزه رضى الله عنه مراآل خلق را ان لوگول کو حفرت حمزه رضی الله عنه کا جواب

گفت حمزة چونكه بودم من جوال مرك مى ديدم وداع ايل جهال ال دنیا کو جیمورنا، موت سجھتا تھا پیش اژ در ہا برہنہ کے شود ا زُدہوں کے آگے کون نگا ہوتا ہے؟ عيستم اين شهرِ فاني را زبول میں اس قانی شمر کا پابند نہیں ہوں پُر ہمی بینم ز نورِ حق سیاہ اللہ کے نور کے سیابیوں سے بحرا ہوا دیکھا ہوں شکر آنکه کرد بیدارم ز خواب اس کا شکریہ جس نے مجھے نیند سے بیدار کر دیا ہے امر ، "لَا تُلُقُوا" كَلِيرد أو بدست وه "نه ڈالو" کا تھم ہاتھ میں تھاہے سَادِعُوا آید مر أو را در خطاب اس کے لیے خاص "جلد کرو" کا خطاب آیا ہے اَلْعَجَل اے حشر بیتاں سَارعُوا جلدی کرو، اے حشر شجھنے والو پھرتی کرو اَلۡبَلَا اے قہر بیتاں اِتُوَحُوُا مصیبت ہے، اے تبر سبھنے والوا غم کرو

(حضرت) حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ میں جوان تھا سوئے مُر دن تکس برغبت کے رود موت کی طرف رغبت سے کون جاتا ہے؟ ليك از نورِ محمرً من كنول کین اب محمط کے نور ہے از برون<sup>ع ح</sup>س ز لشکر گاہِ شاہ حواس سے بالاتر، شاہ کی نظرگاہ کو خيمه در خيمه طناب اندر طناب خے عی خے، طابیں عی طابیں آ نکه مردن مین پسمش تهلکه است جس کی نگاہ میں مرتا ہلاکت ہے آ نکه مُردن پیش اُو شد س آ باب جس کے لیے مرنا باب (رحمت) کا کھلنا بن حمیا ہے اَلُحَذُر اے مرگ بیتاں بَارِعُوا ڈرو، اے موت سمجھنے والو، بازی کے جاؤ اَلصَّلا اے لطف بیتاں اَفَرِحُوْا وعوت ہے اے مہربانی سیجھنے والو! خوش ہو جاؤ

ا ازعبر۔عبرت کی باتوں سے تھیجت کرتے تھے۔مرک ۔ یعنی آنخصنور مسلی اللہ علیہ دسلم کے نیغ سے قبل میں اس موت کوموت مجمعتا تھا اب اس موت کو ابدى زىم كى كاسبب جمتا مول وداع ورفست كرنا في رنيا يعنى اب دنياوى زىم كى آخرت كى زىم كى كمتا بله من بالكل حقير نظر آتى بـ از برون حس-اب عالم غیب کا منیدان و یکمیا مول جس میں خیمہ ورخیمہ اللہ کے نور کے سیائی مقیم ہیں۔ شکر۔ میں آئے منور مسلی اللہ علیہ و کا اے کا شر كرار مول جن كا وجد من بحصرية عالم غيب كامرار نظرة تين- آئد- جوض شبادت ادر موت كوملا كت مجتمعة مواس كے ليا وَلَقُو اكا تكم

یے۔ آنکے مردن ۔ جو محض موت اور شہادت کو اسرار لیبی کا درواز و کملنا مجتنا ہے اس کے لیے سَادِ عُوُّا کا تھم ہے۔ سَادِ عُوَّا۔ قرآن پاک ہیں ہے وَ مسادٍ عُوا إلى مَعْفِرة مِن دُيتِكُم "ادرتم مِلدى كرواين رب ك جانب سي مغرت كي جانب "المصلا \_ يعنى يرموت خوان لعت كي طرف دموت ان لوكول ك لي ب جواس كوالله كى مهر مانى تصف إيل الملا جولوك موت كومصيبت وكفت إيل ان ك لي بديلاب-

ہر کہ گرکش دید ہر گشت از ہدا جس نے اس کو بھیڑیا سمجما وہ ہدایت سے برگشتہ ہوا پیش ختمن ختمن و بر دوست دوست وحمن کے سامنے وحمٰن، دوست کے لیے دوست بیش زنگی آئینہ ہم زنگی است احبثی کے رامنے آئینہ کھی حبثی ہے ترسکت از خولیش ست اے جال ہوشدار اے 'جان! سمجھ لے تیرا ڈر خود اینے آپ ہے ہے جان تو جمچول درخت و مرگ برگ تیری جان درخت کی مانند ہے، اور موت یہ ہے نا خوش و خوش بر صميرت از خودست تیرے دل ہر یُری اور اچھی تیری وجہ ہے ہے ور حریر و قزدری خود رشتهٔ اور اگرتور مشمین اور پشینے کیڑے میں ہے تونے خود کا تا ہے في خدمت نيست همرنگ عطا کوئی خدمت گزاری، بخشش کے ہمرنگ نہیں ہے کال عرض ویں جوہرست و یا کدار کیونکہ وہ عرض ہے، اور بیہ پائدار جوہر ہے وین همه سیم ست و زرست و طبق یہ سب جاندی ہے، اور مونا ہے اور طباق ہے کرد . مظلومت دعا در تحسینج مظلوم نے مصیبت میں تیرے لیے بد دعا کی ہے

ہرکہ کی بیسف <sup>\*</sup> دید جال کردش فدا جس نے بوسف علیہ السلام سمجھا اس نے جان قربان کی مرگ ہریک اے پہر ہمرنگ اوست اے بیٹا! ہر شخص کی موت اس کے ہمرنگ ہے پیش ترک آمینه را خوش رنگی است ترک کے مامنے تو آئینہ خوش رنگ ہے آتکه<sup>ی</sup> می تری ز مرگ اندر فرار تو جو بھاگنے میں موت سے ڈرتا ہے زِشت رُوئے تست نے رُخمارِ مرگ تیرا چیرہ بھدا ہے، نہ کہ موت کا رخمار از تو رستست ار تکویست ار برست وہ تھے سے آل ہے، خواہ اچھی ہے خواہ کری ہے گر بخارے خستہ خود رکشتہ ً اگر تو کانے سے زخی ہوا ہے، تو نے خود بویا ہے لیک<sup>ع</sup> نبود قعل همرنگ جزا لکین عمل جزا کا ہمرنگ نہیں ہوتا ہے مزدِ مزدورال کی ماند بکار مردوروں کی مردوری کام کے مثابہ نہیں ہے آل همه سختی و زورست و عرق وہ سب سختی، اور طاقت اور پیینہ ہے كر ترا آيد ز جائے جمح اگر جھے پر کسی جگہ تہمت لگے

آ نگہ۔ جوموت سے ڈرتا ہے تو وہ دراصل اپنے آپ سے ہی ڈرتا ہے۔ زِشت۔ اگر انسان خود بھیا تک ہے تو موت اس کو بھیا تک نظر آئے گی انسان اورموت کی مثال درخت اور چوں کی ہے جیسا درخت ہوگا و نیے ہی ہے ہوں گے۔ از تو موت کی اچھائی اور پر ائی خود انسان کی اچھائی اور پر ائی پرموقو ف ہے۔ گر بخارے۔ موت ہی نہیں بلکہ جو پر ائی اور بھلائی انسان کو چیش آتی ہو ہود اس کی کا شتہ اور پر داختہ ہوتی ہے۔

سے لیک۔انسان کے نفل کی جزاادرسزامورت کے اعتبارے افعال سے مشابہ بیں ہوتی۔مزد۔ دنیا میں انسان کو کام کی جواجرت ملتی ہوہ بھی کام سے مشابہ بیں ہوتی۔مزدوری دو بیے بیسے ہوتی ہے۔گرترا۔اگرانسان مشابہ بیس ہوتی ہے۔گرترا۔اگرانسان دنیا میں کی برائی ہے جم ہوتا ہے تو وہ کی ایسے مظلوم کی بدد عا کا نتیجہ ہوتا ہے جس پراس نے ظلم کیا ہو۔

بر کے من تہمتے نہادہ ام میں نے کمی پر تہت نہیں رکھی ہے وانہ سنتی دانہ کے ماند ببر تو نے دانہ بویا ہے، دانہ پھل کے مثلبہ کب ہوتا ہے؟ گوید او من کے زدم کس را بعود وہ کہتا ہے کہ میں نے کسی کے دُرّے کب مارے ہیں چوب کے ماند زنا را در جزا درے، زنا سے سزا میں کہاں مثابہ ہیں؟ ورد کے ماتد دوا را اے عیم اے کیم! درد دوا کے مثابہ کہاں ہے؟ يول بيفكندي شد آل شخص سي جب ڈالا اتو وہ خوبصورت انسان بتا زال عصاح ونست اي اعجاب تو (پھر) تیرا یہ تعجب لائھی ہر کیوں ہے؟ نهیج ماند عیشکر مرقد را کتا، شکر سے کوئی مشابہت رکھتا ہے؟ شد ورال عالم سجود او بهشت اس جہان میں اس کا تحدہ بہشت بن گما مُرغ جنت ساختش رَبُ الفلق رب الفلق نے اس کو جنت کا پریم بنا دیا گرچه نطفه مرغ بادست و بوا اگرچہ پرند کا نظفہ باد اور ہوا ہے تو ہمی گوئی کہ من آزادہ ام تو کہتا ہے کہ میں بے قصور ہوں تو گناہے کردہ شکل وگر تو نے دوسری صورت کا گناہ کیا ہے او زِنا کرد و جزا صد چوپ بود ال نے زنا کیا، اور سزا سو درے ہوئے نے جزائے آل زنا بود ایں بلا کیا اس زنا کی سزا سے بلا نہیں ہے؟ مار کے ماند عصا را اے کلیم اے کلیم! سانپ لاکھی ہے مشابہ کہاں ہے؟ تو بجائے آل عصا آپ متی تو نے اس عصا کے بچائے منی کا نطفہ یار شد یا مار شد آل آپ تو تيرا وه : نطفه بار بنا، يا سانب بنا ﷺ ماند آپ آل فرزند را نطف، اس بینے سے کوئی مشایہت رکھتا ہے؟ چوں سجو دے <sup>س</sup>ے یا رکوعے مرد کشت جب می نے تجدہ یا رکوع ہویا چونکه برید از دماکش حمرِ حق جب اس کے منہ ہے اللہ کی تعریف تکلی حمد و تسیحت نماند مرغ را تیری حمد ادر سیح پند کے مثابہ نہیں ہے

ا تو می کوئی۔ اگر تو یہ کہنے لگے کہ میں نے تو کسی پر تبہت نہیں دھری تھے ہمز ابھورت تبہت کیوں لی تو یہ تیری غلطی ہے، تو دانہ بوتا ہے ادراس کا پھل یا تا ہے تو دانہ ادر پھل میں طاہری کوئی مشا بہت نہیں ہے۔ اُوز نا کرد۔ زنا کس اسودرے ہیں تو زنا ادر سودروں میں کوئی مشابہت کیں ہے۔

ع مارے ماند۔ ایک چیز جود دسری چیز پر مرتب ہوتی ہے ان جی ظاہری مشابہت ضروری ٹییں ہے، حضرت موی علیہ السلام کے عصا کا نتیجہ سمانپ ہے دونوں میں کوئی مشابہت ٹیسے کے دونوں میں کوئی مشابہت ٹیسے ہے۔ دونوں میں کوئی مشابہت ٹیس ہے۔ داروں دوروں پر دوا کا تر تب ہے ان میں بھی کوئی مشابہت ٹیس ہے۔ یادشد۔ انسان کے نطفہ کے نتیجہ میں جو بچہ پیدا ہوتا ہے دو بھی کیا ترجب ہے۔ بھی ہے تیجہ ہے۔ تیکہ ہے۔ تیجہ ہے

ے چوں ہود ہے۔انسان کی عبادات کا ٹمرہ اور نتیجہ بہشت ہے۔ حرح آسان اللہ کی جو تھ و ٹنا کرتا ہے وہ پر بدوں کی شکل بیس جنت میں اس کے لیے موں گی ۔ تھے۔ حمدادر تبیع جو جنت میں بشکل پر بر بنیں اگر چہ ان میں اس قدر مناسبت ہے کہ تمدو تبیع بھی ہوا کی چیز ہے اور پر بھر کے نطفہ پر بھی باداور ہوا کا خلہ ہے لیکن دولوں میں موری کوئی مشاہبت نہیں ہے۔

کشت این دَست آن طرف کل و نیات ال ہاتھ نے اس طرف مجور اور ہودا ہو دیا جوئے شیر خلد مہر تست و وُدّ جنت کی دودھ کی نہر تیری محبت اور دوی ہے مستی و شوق تو جوئے خمر بیں این مستی اور شوق کو شراب کی نبر سمجھ منتمس نداند چوکش جائے آں نشاند کوئی نہیں جانتا کہ ان کو ان کی جگہ کیوں بٹھایا ہے چار جو ہم مر ٹرا فرمال شمود جاروں نہروں نے بھی تیری تابعداری کی آل صفت چول مبد چناتش میلنی وہ صفت جس طرح تھی دیبا ہی تو انسے کرتا ہے کسل آن در اُمر تو آبید چست اس کی نسل تیرے تھم میں چست ہے کہ منم بزوت ہے کہ کرڈلیش گرو کہ میں تیرا جزو ہوں، جو تو نے گردی رکھا تھا ہم در امرِ تست آل جوہا روال وہ جاری نہریں بھی تیرے تھم میں ہیں کال درختال از صفاتت با برند كيونكه وه ورخت تيرى صفتول كى وجه سے كھل دار بي لیں در امر تست آنجا آل جزات تو تیرے وہ بدلے اس جگہ تیرے تھم میں ہیں آل درختے گشت زال زقوم رُست وہ درخت بنا اس سے تھور اُگا

چوں زوستت کے رست ایٹار و زکات جب ایار اور زکات تیرے ہاتھ سے اُگی آب مبرت آب جوئے خلد شد تیرے مبر کا پانی جنت کی نہر کا پانی ہے ذوقِ طاعت گشت جوئے انگبیں عبادت کا ذوق، شهد کی نبر بنا ایں سیہا آل اثرہا را نماند یہ اسباب ان تنتیجوں کے مشابہ تہیں ہیں ایں سبیہا<sup>ع</sup> چوں بفرمانِ تو بود یہ اباب چونکہ تیرے علم میں ہے ہر طرف خواہی روائش سیلنی جس طرف تو جاہے ان کو جاری کرتا ہے چول منی تو که در فرمان تست جکہ تیری منی تیرے عم می ہے می دود<sup>ع</sup> ہر امِر تو فرزنمِ تو تیرا لراکا تیرے عکم پر دوڑتا ہے آل صفت در امر تو بود این جهال اس دنیا میں یہ سبب تیرے تھم میں تھا آل درختال مر تُرا فرمال برند وہ درخت تیرا تھم بجا لائیں کے چوں بامرِ تست اینجا ایں صفات چونکہ اس جگہ یہ صغیب تیرے تھم میں ہیں چول ز دستت زخم بر مظلوم رُست جب تیرے ہاتھ سے مظلوم پر زخم لگا

لے چوں زوست۔انسان جوکا فیم کرتا ہوہ جنت بین دوختوں کی صورت بین نمودار ہوگا۔ آب۔انسان کے مرکا پائی۔ پائی کی تہم کی صورت اور انسان
کا جذبہ محبت دودھ کی تہم کی شکل افقیاد کرے گا۔ ذوق۔ عبادت کا ذوق شہد کی نہم اور خش آئی کی صنی اور شوق شراب کی نہم ہے گا۔

ایس سبب ہا۔ان چارد ن نہم دل کے اسباب جس طرح بندوں کے افقیار میں ہتے یہ چاردوں نہم کی جی جنتی کے افقیار میں ہوں گی جس طرف چاہے گا
دوروال ہوجا کیں گی۔ چوں نمی۔انسان کو ایٹ نطفہ پر افقیار ہے ای طرح اس کا تمرولیتی اولاد بھی تھم کے تابع ہوتی ہے۔

مفت ہے تھا ہوت ہے مطابق عمل کرتی ہے اور بھی تھی ہے کہ ہم باب کے بڑو سے پیدا ہوئے ہیں جو اس نے رحم مادر میں رکھ دیا تھا۔ آس مفت ہے دن صفات سے وہ نہم کی بینس چونکہ وہ افقیار می جونی ذوسخت ہے جس طرح جنہ کی افقیار کی صفیات کے دوخت بھی چونکہ انسان کی افقیار کی سے بین انسان کی نکیوں سے بنتی ہیں انسان کی افتیار کی سے بین انسان کی نکیوں سے بنتی ہیں انسان کی نکیوں سے بنتی ہیں۔ زقم ۔ تھور کا کھل جو جہنیوں کو کھلایا جا گا۔

ماني نار جہتم آمري تو جہنم کی آگ کا سرمایہ بنا اُنجے از وے زار مرد افروز بود جو کچھ اس سے بیدا ہوا وہ انسان کو جلانے والا تھا نار کزوے زاد ہر مردم زند جو آگ ای سے بیدا ہوئی انسانوں پر بھڑ کتی ہے مار و کژدُم گشت و میگر د وَمت سانب اور بچھو بنیں اور تیرا دم گھوٹتی ہیں انظارِ رُسخيزت گشت پار قیامت کا انظار تیرے لیے بار ہے انتظارِ حشرت آمد وائے تو تیرا حشر کا انظار بنا، تھے پر انسوس ہے در حباب و آفاب جال گداز حساب اور جان کو تیکھلانے والے سورج میں تخت ''فردا ره رُوم'' می کاشتی تو نے "کل کو راہ روی اختیار کروں گا" کا ج بویا بین بلش این دوزخت را کاین فخست آگاہ! این اس دوزخ کو بجھا دے کیونکہ یہ جال ہے نُورُكُ عَلَى اَطُفا نَارُنا نَحْنُ الشَّكُورِ تیرے نور نے ہماری آگ بھا دی ہم شکر گذار ہیں آتشت زنده ست و در خانمترست تیری آگ زندہ ہے اور راکھ میں (ولی) ہے چول زختم استش تو در دِلها زدی چونکہ تو نے ولوں میں غصہ سے آگ لگائی آتشت اینجا چو آدم سوز بور اس جگه تیزی آگ چونکه انسان کو جلانے والی تھی آتش تو قصد مردم میکند تیری آگ، انسانوں کا تصد کرتی ہے آل تخبهائے چو مارو کڑ وُمت وه تیری باتیں سانپ اور بچھو جیسی اولیاء را داشتی در انتظار تو نے دوستول کو انظار میں رکھا وعدهُ تُ فردا و لین فردائے تو تیرا کل، اور پرسول کا دعدہ منتظر مانی درال روزِ دراز اک لیے دن میں تو خطر رے گا كآسال را منتظر مي واتتى اس کے تو نے آسان کو نتھر رکھا خشم تو تخم سعیر و دوزخ ست م تیرا غصہ آگ اور دوزخ کا جج ہے کشتن ایں نار نبود جز بنور اک آگ کو بجز نور کے نہیں بجھایا جا سکتا کر تو یے نور آوری طلمے بدست اگر تو بغیر نور کے بردباری اختیار کرے گا

ا نظم نسبہ من آگ کی انسان کو وہ باتیں جو دور مروں کے لیے سانب اور پھو کا کا مرکی تھیں دوز ن کے سانب اور پھو ہیں گی۔ اولیاء۔ انسان دیا بھی دوستوں کو دوز ن کے سانب اور پھو ہیں گی۔ اولیاء۔ انسان دیا بھی دوستوں کو دھوک دے کر منتظر بنا تا تھا تو اس انتظارے اس کے لیے حشر بھی وہ انتظار پیدا ہوگا جو فیصلے کا خیر سے اس کے لیے انتہائی پر بنائی کا سبب ہوگا۔

وعدہ۔ دوستوں سے جھوٹے وعدے کر کے ان کو انتظار کی تکلیف بھی جٹا کرتا تھا تو حساب کے انتظار بیں خود پر بیٹان ہوگا۔ آ فآب۔ سورج سوا نیز کی بائدی پر اس کے سرپر ہوگا۔ گآساں عمادت کے جھوٹے وعدے کر کے آسان والوں کو منتظر بناتا تھا۔ دوروم ۔ یعی داو ہدایت پہلوں گا۔

نیز کی بائدی پر اس کے سرپر ہوگا۔ گآساں عمادت کے جھوٹے وعدے کر کے آسان والوں کو منتظر بناتا تھا۔ دوروم ۔ یعی داو ہدایت پہلوں گا۔

نیز کی بائدی پر اس کے سرپر ہوگا۔ گآساں عمادت کے جھوٹے وعدے کر کے آسان والوں کو منتظر بناتا تھا۔ دوروم ۔ یعی داو ہدایت پہلوں گا۔

نیز کی بائدی پر اس کے سرپر کو کا قوار انسان کے لیے ہلاکت کا بال ہے۔ آئے۔ جال سے میں تو جلد گڑر جا خیر کو ور نے میری آگ ۔ بھا دی کے سربان کو بھا دیا ہے۔ گر آو۔ اگر کو گئی خور کے بھا دیا ہے۔ گر آو۔ اگر کو گئی خور کی گئی جاری کی بھا دیا ہے۔ سربان فریائی گئی کہ بھا تا ہا ہے گا تو وہ اکھ میں دب جائے گی ، ہالکل نہ بھے گی۔

سے معمدی آگ کو بھا تا بیا ہے گا تو وہ وہ کا میں کہ بھا کی ، ہالکل نہ بھے گی۔

نار را نکشد بغیرِ نورِ وی آگ کو دین کے نور کے سوا کوئی نہیں بچھا سکی كالشِّ ينهال شود يك روز فاش ا كيونكه دلي مولى آگ ايك دن كل جائے گ چونکه داری آب از آنش مترس جب تو پانی رکھا ہے آگ سے نہ ڈر می بسوزد نسل و فرزندان اُو اس کی تسل، اور اولاد کو جلا دی ہے تا ترا در آبِ حیوالی کشند تا كه وه كِتِّهِ آب حيات ميں لے جائيں لیک ضدانند و آب و روعن اند ليكن ايك دوسرے كى ضد بين اور يانى اور تيل بين احتياطے كن بم مانده اند احتیاط کر، (دونول) باہمی مشابہ ہیں هر دو معقول اند کلین فرق هست دونوں عقل ہیں لیکن (دونوں میں) فرق ہے رختها را می ستایند اے امیر اے امیر! دونول سامان کی تعریف کر رہے ہیں فرق کن پرِ دو فکرت چوں نخاس بردہ فروش کی طرح اینے دونوں فکروں کے بھید میں فرق کر لا خلابه گوئی و مشاب و مران "دهوکا نه ہو" کہہ دے اور جلدی نه کر اور آگے نه برمها عبن ناید بر تو و بر خان تو تھے یہ ادر تیرے گھر یہ ٹوٹا نہ آئے

آل تکلف باشدو رُو پوش ہیں۔ خبردار! وه تکلف اور دهکن هو گا تا نہ بینی نور دیں ایمن میاش جب تک تو دین کا نور نہ دیکھ لے مطمئن نہ ہو نور آبے دان و ہم بر آب چھس نور کو پانی سمجھ اور پانی سے وابستہ ہو جا آب آلش را کشد کالش بخو یانی آگ کو بچھا دیتا ہے، کیونکہ آگ عادی سوئے آل مُرغابیاں رَو روزِ چند کچھ دن ان مرغابیوں کی طرف جا مُرغِ خَاكَ عَمرغِ آبي بهم تن اند خاکی، اور آبی پرند بکیاں جم کے ہیں برکے پر اصلِ خود رانندہ اند ہر ایک اپی اصلیت پر چلانے والا ہے جمچنال که وسوسه و وجي آلست جيها كه وموره اور الست كا إلهام ہر دو دلّالانِ بازارِ صمير دونوں دل کے بازار کے دلال ہیں گر تو صرّاف دِلی فکرت شناس اگر تو دل کا صراف ہے، اپنے فکر کو پیچان ور ندانی این دو فکرت از گمان اگر تو مگمان سے ان وونوں فکروں کو نہ سمجھ سکے تا نماند در تفکر جانِ تو تاکہ تیری جان گر میں نہ رہے

روز فاش۔چونکہ دوبالکل نہیں بھی ہے کی وفت نمودار ہوجائے گی۔نور۔ دین کے نورکواس آگ کو بچھانے کا پانی مجھواگر دو حاصل ہوجائے تو پھر آگ سے خطرہ نہیں ہے۔ آب بانی آگ کو بھا تا ہے ای لیے آگ اس کی پیداد ارکو جلادی ہے۔ فرزنداں۔ بینی نیا تات۔ مرعابیاں۔ بینی دہ الله الله جودين كنوريس غرق بيل

\_ مرغ خاكي - ليكن سيمحه لوكه عنقى الل الله اور بناو في بظاهر مكيسال بين ليكن دونو ل متضاد بين \_ امك ما في بهنو دوسرا تيل جوا محسكواور مجعيلا ويتا ہے۔ \_ مرغ خاكي \_ ليكن سيمحه لوكه عنقى الل الله اور بناو في بظاهر مكيسال بين ليكن دونوں متضاد بين \_ امك ما في بين م تر کے۔ حقیق شیخ ادر مزور شیخ اسپے راستر پر چلاتے ہیں۔ ہم چناں۔ دولوں کی مثال وسوسہ ادر الہام ہے دونوں عقلی اور غیر محسوس چیزیں لیکن وونول مل بهت بروافرق ہے۔وی یعن الہام۔الست یعن عبدالست کا مم کا الہام۔

ون تک مجھے اختیار ہے کہ میں اس معاملہ کو باقی رکھوں یا سے کردوں۔

حیلهٔ دفع مغبون کم شدن در بیع و شری خرید و فروخت میں دھوکا کھا جانے کے دفعیہ کی تدبیر

آل کے یارے پیمبر، را بگفت کہ منم در بیجها باغبن جفت کہ میں معاملات میں ٹونے سے دوجار ہول همچو سحرست و ز راهم. می برد جادد کی طرح ہے، اور مجھے گراہ کر دیتا ہے شرط کن سه روز خود را اختیار تین دن کے لیے اینے لیے خیار کی شرط کر لے ست مجیلت ز شیطان تعین تیری جلد بازی معون شیطان کی جانب ہے ہے بو کند آنگہ خورد اے مقتنی اے خوشہ جین! وہ ہوتھا ہے پھر کھانا ہے رَو ببوليش خوش بعقلِ منتقد جا اس کو برکھی ہوئی عقل سے اچھی طرح سوتھے لے تا بنشش روز این زمین و چرخها چے ون میں سے زمین اور آسان صد زمین و چرخ آوردے برول سیکڑوں زمین اور آسان بیدا کر دیتا تا چہل سائش کند مردِ تمام اس کے جالیس سال میں پورا مرد بتاتا ہے از عدم برال کند پنجاه س عدم سے پیچاس مخض روانہ کر وے ئے توقف زندہ کردے مُردہ را مُردے کو بلا توقف زعمہ کر دیجے

ایک صحابی نے پیمبرعظی ہے عرض کیا فکرِ ہر ممل کو فروشد یا خرد جو تخص بیتا ہے یا خربیتا ہے اس کی مکاری گفت در بیعے کہ تری از غرار فرمایا کہ جس معاملہ میں تو دھوکے سے ڈرے كه تأني ست از رحمن يقيل کیونکہ آہتہ روی یقینا خدا کی جانب سے ہے يبين سك على يول لقمة نال افلى تو جب کتے کے سامنے روئی کا مکڑا ڈال ہے او به بنی بو کند ما یا رخرک<sup>ه</sup> وہ تاک سے سوتھیا ہے، ہم عقل سے یا تألی گشت موجود از خدا خدا کی جانب سے آہتگی کے ساتھ موجود ہوئے ورنه قادر بود کز کُنُ فَیْکُون ورنہ وہ تاور تھا کہ کن فیکوں کے ذرایعہ .آدمی <sup>ع</sup> را اندک اندک آل جام ده شهنشاه، آدی کو رفته و رفته کرچہ قادر بود کاندریک نفس اگرچہ وہ تادر تھا، کہ ایک وم میں بود علینی " را دے کریک دعا (حضرت) عینی کی ایسی کھونک تھی کہ ایک وعا ہے

المستعندين - ووقض جومعالے ميں نقصان ميں ہو۔ خيارے۔ حديث شريف ميں ہے كہ معقد بن حبان تميى رضى اللہ عنہ نے آئے شور صلى اللہ عليه وسلم ے عرض کیا کہ میں کارہ باری ہوں اور معالمے میں دحوکا کھا جاتا ہوں تو آئے مینور صلی اللہ علیہ دسکم نے فرمایا کہتم معاملہ کرتے وفت بیہ کہدویا کروہے الإخلابَةُ وَ لِيَ الْبِحِيَارُ ثَلاثُهُ إِيَّامِ" وحوكانه مو يُصح تين دن تك افتيار ب\_" غرآر. دموكا\_ تاتى \_ تو نف ، جلد بازى نه كرنا\_ صديث تريف بي بيخ ك ألتَّانِّي مِنَ الرَّحْمَن وَ الْعُمْعَلَهُ مِنَ الشَّهُ طَان لِينَ 'تو تف كرنا الله كي جانب سے اور جلد بازى كرنا شيطان كى جانب سے ہے۔' بیش سک۔ کے کولقمہ ڈالوتو و وجلدی ہے تیں کھا تا بلکہ اس کوسونکھتا ہے۔ آد۔ جس طرح کتاناک ہے سونکھتا ہے ہمیں معمل کے ذریعہ اس بات کو پر کمنا ع بے۔منتقد۔ پر تھی ہو کی۔ ہاتا کی۔اللہ تعالی نے زمین وآسان کو چدروز میں آستہ آستہ بتایا ہے۔ کن رامرضد ادعری جس سے چیز فوراوجود میں آ

آ دی۔انسان کے قوئی میال میں تعمل ہوتے ہیں۔ کر چہ۔ ضدا کو یہ قدرت ہے کہ ایک لیر میں سیکڑوں کمل انسان پریدا کردے۔ بود میسی ۔ ایک قو معرب کے تعمل مان دی میں سے بیت میونک سے ممل انسان کوز عره کردیتے تنے۔

بے توقف مردم آرد تو بنو بے توقف نہ بہ نہ انبان پیدا کر دے؟ کہ طلب آہتہ باید بے شکست اس کے کہ طلب آہتہ اور مسلسل جائے نے مجس گردد نہ گندہ می شود (وه) نہ تو نایاک ہوتی ہے نہ گندہ اين تاني بيضه دولت چون طيور بيآ ہستہ روى اعراب (اور) دولت برندوں كى طرح ب گرچہ از بیضہ ہمی آید پدید اگرچہ وہ اعرٰے سے پیدا ہوتا ہے مرغها زايند اندر انتبا آخر میں پرند بنیں بیضهٔ تخیجتک را، دور ست ره ترا کے اعرے سے (لیکن) دونوں میں بہت فرق ہے در نوشتن لیک در نقطه سبین لکھتے میں، لیکن نقط پر غور کر لے كرجه ماند فرقها دال اے عزيز اگرچہ مثابہ ہے (لیکن) اے عزیز! بہت فرق سمجھ ميوہا ہريک بود نوعِ دکر ہر ایک کا کھل دوسری قسم کا ہوتا ہے لیک ہر جانے بریعے زندہ اند لکین ہر جان مخلف بیدادار کے ساتھ زندہ ہے آل کیے در ذوق و دیگر درد مند (لیکن) البیں سے ایک شوق سے دومرا تکلیف سے

خالق علینی " نه بتواند که او ( کیا حضرت) عیسی علیه السلام کا پیدا کرنے والانہیں کرسکتا کہ وہ این تأنی از یئے تعلیم تست یہ آہتہ ردی، تیری تعلیم کے کیے ہے جو کیے کو جیک کہ دائم می رود وہ چھوٹی سی نہر جو ہمیشہ جاری رہتی ہے زیں تأنی زاید اقبال و سُرُور یہ آہتہ روی اقبال (مندی) اور خوشی پیدا کرتی ہے مرغ کے ماند یہ بیضہ اے عدید اے سرکش! یرند انڈے سے کب مثابہ ہے؟ باش تا اجزائے تو چوں بیضہا بھبر کہ تیرے اجزا اغدول کی طرح بیضهٔ مار<sup>ع</sup> ارچه ماند در شبه مانپ کا اغدا اگرچہ مشابہت میں بکیال ہے وانی اے عاقل کہ ماند سین بہشین اے عقلمند! تو جانیا ہے کہ سین، شین کے مشابہ ہے دانهٔ آلی بدانه سیب نیز بی کا ج بھی سیب کے جے ہے برگها<sup>ی</sup> همرنگ باشد در نظر یت دیکھنے میں ایک رنگ کے ہوتے ہیں برگبائے جسمہا مانندہ اند ہے (یعنی) جسم (باہمی) مشابہ ہیں خلق در بازار بکسان میروَند لوگ، بازار میں کیاں جاتے ہیں

این تاتی ۔ اللہ کے مل میں آ ہنتگی انسانوں کی تعلیم کے لیے ہے کہ وہ بھی کا موں میں یبی طریقہ افتیار کریں ۔ بے فکست ۔ مسلسل ۔ جویک ۔ جیموٹی کی نہر جو آ ہستہ آ ہستہ مسلسل جاری رہتی ہے مجمع نجس اور گندہ نہیں ہوتی ۔ زیس ۔ آ ہستہ روی ہے اقبال اور سرور حاصل ہوتا ہے اور نیک بختی کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ سرتے ۔ آ ہستہ روی ہے تیجہ اور گنگ بختی کی دولت پیدا ہوتی ہے بیابیای ہے جیسا کہ اغراب میں کوئی موری مشاہر ہے ہیں ہے۔ ا

۔ بیننہ کار۔ جس طرح عمل اوراس کے نتیجہ میں مطابقت نہیں ہے ای طرح یہ بھی بھتا جا ہے کہ بظاہر دوعمل صورت میں بکسال ہوتے ہیں لیکن ان کے نتائج مختف ہوتے ہیں جیسا کر سانپ ادر جڑیا کا اعراب میں اورشین ۔ ہی کا نتیج اورسیب کا نتیج بظاہر بکسال ہیں کین نتیج مختلف ہیں۔ تقریب

ے۔ بر آبا۔ بظاہر درختوں کے بیتے کیسال نظر آتے ہیں لیکن ان پر پھل مختلف آتے ہیں۔ جسمبا۔ ای طرح انسانوں کے جسم کیسال ہیں لیکن اعمال کے نمائج روح پر مختلف مرتب ہوتے ہیں۔

اک بات کا خاتمہ نہیں ہے پیمر کہہ (حضرت) بلال اور ال کے کا، وفات بیافتن بلال رضی اللہ عنہ با شادی و طرب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا خوشی ادر مستی کی حالت میں وفات یا جانا

رنگ مُرگ أفتاد بر رُوئے بلال (حفرت) بلال رضى الله عنه كے جبرے يرموت كم تارا كے کیں بلائش گفتہ نے نے واطرب تو (حضرت) بلال رضى الله عنه نے کہانہیں نہیں خوشی ہے تو چه دانی مرگ چه عیش ست و جیست تو کیا جلنے موت میں کس قدر عیش ہے ور کیا چیز ہے؟ نرکس و گلبرگ و لاله می شگفت زگس اور گلاب کی پتیون، اور لاله (کیطرین) کھل رہا تھا می گوائی داد بر گفتارِ اُو ان کے قول پر گوائی دے ربی تھیں مَرُدُمُ ویدہ سیہ آمد چرا آئے کی پلی کالی کیوں واقع ہوئی ہے؟ مَرِدُمِ ديده بود مِرآتِ ماه آنکھول والے جاند کا آئینہ ہوتے ہیں در جهال ج مردم دیده فزا دنیا میں سوائے روشنی برمھانے والی بھی کے؟ کی بغیر او که در رنکش رسید تواس (آ كوك بلك ك) سواكون ان (بلال ) كرتك كوي كالمسكاب چول بلال از ضعف شد جمجول بلال جب جعزت بلال رضى الله عنه كمزورى يه جاند كى طرح بو كي · جفتِ او ديدِش بَكفتا واحرب ان کی بیوی نے ان کو دیکھا! کہا ہائے لٹ گئے تاكنول اندر حرب بودم ز زيست اب تک میں زندگی سے مصیبت میں تھا این ہمی گفت و رُحش در عین گفت وہ سے کہہ رہے ستھ اور گفتگو کے درمیان ان کا جبرہ تاب رُوو چیتم پُر انوارِ اُو جبرے کی روئق اور ان کی پُرنور آئکس ہر سی<sup>ت</sup> دل خود سیہ دیدے ؤرا بر سيه ول ان كو كالا وكيم مُردُمِ نادیده آمد رُو سیاه ما بینا، انسان روسیاہ ہوئے خود که بیند مُردُمِ ویده را آب کو آنکھ کی پٹلی کون سمجھ سکتا ہے چول بغیرِ مَردُم دیده اش ندیدِ جبکہ ان (بلال ؓ) کو آئکھ کی متلی کے علاوہ کوئی نہ سمجھ سکا

جمچنال ور مرگ نگیاں میرویم

ای طرح موت (کے بازار) میں ہم یکسال جاتے ہیں

ایں تحن یایاں ندارہ باز گو

ا ایمال-ای طرح نیک ادر بدی موت میمال نظر آتی ہے لیکن موت کے متائج ہوشن پر مختف مرتب ہوتے ہیں۔ پیچوں ہلال یعن پہلی دات کے میا نام کے اس کی است کے میاں نظر آتی ہے کہاں است کے میاں کی است کے میاں کی است کے میاں کی است کے میاں کے میاں کی میاں کے میاں کی است بیوی۔ میاند کی طرح زرداور کمزور اور کئے۔ رنگ مرک موت کے آٹار۔ جفت۔ بیوی۔

ع والزب یعنی بیم لٹ مئی۔ واطرب یعنی خوشی کا وقت ہے۔ ززیست نے کی معمائی کا سب تھی موت عیش وعشرت کا سب ہے۔ ایں ہی منت بین حضرت بلال رمنی اللہ عنہ کے حالات ان کی ہات کی کوائی وے دہے تھے اور موت کے بہترین آٹاران پر مرتب ہور ہے تھے۔

در صفاتِ مَردُم دیده بلند بلکہ آنکھ کی لیکی کے صفات کے بارے میں گفت نے نے الوصال ست ایس فصال اُنہوں نے فرمایا، نہیں نہیں سے جدائی وصال ہے ازیبار و خولیش غائب میشوی خاندان ادر ابنول سے غائب ہو رہے ہو میرسد خود از غربی در وطن خود مسافرت ہے وطن میں جا رہی ہے گفت نے نے جانِ من یا دولتاہ انہوں نے فرملائمیں تہیں اے میری جان ابری خوش تھیبی ہے گفت اندر حلقهٔ خاص خدا فِرِ ایا خدا کے خاص طَقَه میں گر نظر بالا کنی نے سوئے بیت اگر تو اوپر کو نظر رکھے نہ کہ پستی کی مطانب نور میتابد جو در طقه تلین نوراس طرح جمكتا ہے جیسا كه (اِنگوشى كے) علقه میں تكسینہ گفت اندر مه نگر منگر بمنخ فرمایا جاند کو دیکی، اُکہ کو نہ دیکیے ن تن بمرگ

حکمتِ وبران نستنِ تن ' بمرگ موت کی دجہ ہے جسم کے برباد ہونے کی حکمت

قوم انبہ بود و خانہ مخضر لوگ زیادہ ہے، اور گھر مخضر (آقا) پُر شد اکنوں نسل جانم شرق و غرب اب کر گئی اب میری جان کی نسل ہے شرق و مغرب بھر گئی شاہ شاہ کشتم قصر باید بہر شاہ میں شاہ ہو تھی، بادشاہ کے لیے قلعہ جاہے

کیں جز او جملہ مقلد آمدند ان (آئکھ کی بیل) کے علادہ سب مقلد ہیں گفت جفتش الفراق اے خوش خصال اُن کی بیوی نے کہا، اے خوش خصلت! جدائی ہے گفت جفت امشب غریبے میروی يوى نے كيا، آج كى رات مسافر بن كر جا رہے ہو گفت نے بلکہ امشب جان من انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ آج کی رات میری جان گفت اے جان و دلم واحسرتا انہوں نے عرض کیا اے میری جان اور ول افسوس ہے گفت رُویت را کجا جینیم ما انہوں نے عرض کیا ہم آپ کا چہرہ کہاں دیکھیں گے حلقه<sup>ط</sup> خاصش بنو پیوسته است اس کا خاص طقہ تھے ہے جڑا ہوا ہے اندرال طقه ز رَبُّ الْعَالَمِين اس طقه میں رب العالمین کا كفت وبران كشت اين خانه درليغ انہوں نے عرض کیا افسوس ہے یہ گھر وہران ہو گیا

کرد ویرال می تا کند معمور تر ویران کیا، تاکه زیاده آباد کرے مین چو آدم بودم اول جبس کرب مین درجی مین درجی مین مین گدا بودم دری خانه چو جاه مین ای کنوی جیے گھر میں نقیر تا

طقه۔ وومقام جس میں مومنین کوجگہ مطے گی۔ ہرمومن و کھے سکتا ہے اگروہ اپنی نظر بلندر کھے اور پستی کی طرف نہ و کھے۔ اندرال۔ اس حلقہ میں اللہ ک خاص کی ہوگ ۔ خانہ۔ بینی جسم ۔ مہدیعن روخ ۔ متبع ۔ ابر لیعن جسم ۔ خاص کی ہوگ ۔ خانہ۔ بینی جسم ۔ مہدیعن روخ ۔ متبع ۔ ابر لیعن جسم ۔

۔ یں مرب سامت کی جو کر آئی ہے۔ تو م یعن میں اب معارف اور اسرار کا خزانہ بن کیا تھا اس جم میں اس کی مخبائش نہتی۔ چوآ وم ۔ حضرت ویران۔ ویرانی کے بعد نئ تغییر ہوتی ہے۔ قوم یعنی میں اب معارف اور اسرار کا خزانہ بن کیا تھا اس کی مخبائش نہتی ہوئی۔ نسل جانم یعنی دوس کے تمرات۔ خانہ چوجیاہ۔ جسم اند جیرے کویں کی طرح ہے۔ طرح ہے۔

قصربهٔ خود مرشهال را مالس ست مردہ را خانہ و مکاں گورے بس ست قلع، شاہوں کے لیے مانوس ہیں مُردے کے لیے ایک قیر، گھر اور مکان کافی ہے انبیاء را تنگ آمد این جہال چول شهال رفتند اندر لامكال انبیا کے لیے یہ جہان تک ہو گیا (تو) شاہوں کی طرح لا مکان میں طے گئے مُردگال را این جہاں بنمود فر ظاہرش زفت و جمعنی تنگ تر مُردول کو اس جہان نے شان و شوکت دکھائی جس کا ظاہر وسلم ہے اور حقیقاً بہت تک ہے کر نبودے تنگ ایں افغال ز جیست چوں دو تاشد ہر کہ درؤے بیش زیست اگر وہ تک نہ ہوتا، تو یہ جیج بیکار کیوں ہے؟ جو اک میں زیادہ جیتا ہے، دوہرا کول ہو جاتا ہے؟ در زمانِ خوابِ چول آزاد شد زال مکال بنگر کہ جال چوں شاد شد نیند کی حالت میں جب آزاد ہو جاتا ہے اک مکان ہے، دکھے جان کیسی خوش ہوتی ہے ظالم ازظم طبیعت باز رست مَردِ زندانی ز فکرِ جبی جست تیری، تید کی فکر ہے نکل گیا ظالم طبیعت کے ظلم سے چھوٹ گیا این تر نین و آسان بس فراخ سخت تنگ آمد بینگام مناخ ب زیمن اور آسان جو بہت وسیع ہیں ڈیرہ ڈالنے کے وقت بہت کی نکلے چیتم بند آمد فراخ و سخت تنگ خندهٔ او گربیه فخرش جمله نگ (یہ دنیا) بہت وسیح اور بہت تک نظر بندی ہے اس کی ہنی رونا ہے، اس کا فخر ذات ہے

تشبیہ دنیا کہ بظاہر فراخ ست و بمعنی ننگ و تشبیہ خواب کہ دنیا کہ بظاہر فراخ ست و بمعنی ننگ و تشبیہ خواب کہ دنیا کی تشبیہ ہو بظاہر وسیح، اور حقیقا ننگ ہے اور خواب کی تشبیہ کہ خلاصی ست از منتگی

خلاصی ست از شکی وہ شکی سے نجات ہے

اندر آئی جانت بخسیدہ بود تو اندر آئی جانت بخسیدہ ہوتی ہے تری جان پیمردہ ہوتی ہے زال بیش تک آبیت جان و کلیل این گری ہے تیری جان تک اور عاجز آ جاتی ہے اس گری ہے تیری جان تک اور عاجز آ جاتی ہے

ا قصر ہا۔ میں جب تک گہرا تھا اس تقیر جم میں میری دور تروسکی تھی اب جبکہ معارف ادرامرار کی وجہ سے شاہ بن کیا ہوں تو تھر بلند کی ضرورت ہے۔ انبیاء۔ انبیا بھی اک دجہ سے دنیا کور کر کے آخرت کی طرف دوانہ ہوجاتے ہیں۔ مروکاں۔ جومردہ دل ہیں ان کے لیے یہ دنیا شان وشوکت والی ہے، یہ دنیا اللی ونیا کے لیے دہنی اورائل باطن کے لیے بہت تک ہے۔ آر نبودے۔ اگر دنیا تنگ نہیں ہے تو پھر اس کے باشدون میں شوروشل کیوں ہے۔ اور دنیا تنگ نہیں ہے تو پھر اس کے باشدون میں شوروشل کیوں ہے۔ اور دنیا تنگ نہیں ہے تو پھر اس کے باشدون میں شوروشل کیوں ہے۔ اور دنیا تنگ نہیں ہے تو پھر اس کے باشدون میں شوروشل کیوں ہے۔ اور دنیا تنگ نہیں ہے تو پھر اس کے باشدون میں شوروشل کیوں ہے۔ اور دنیا تنگ نہیں ہے تو پھر اس کے باشدون میں شوروشل کیوں میں کوں بیسکے جاتے ہیں بھکنا تو مکان کی تنگ ہے ہوتا ہے۔

ا بی دنیا کی تک کا اصال ای وقت ہوتا ہے جب انسان موتا ہے ادراس کا روح آزاد ہوجاتی ہے۔ چیٹم برکد دنیا جو حقیقتا تک ہے، محل نظر بری کا وجہ ہے دستی معلوم ہوتی ہے ،اس کی سرتیں اور فخر سب ہافکس ہیں۔

۳. نیجوگر مابه و نیا کودسی بھی اور تنگ بھی متایاب اس کومٹالوں ہے سمجھاتے ہیں وسام بنوگرم ہوتا ہے تو باو جود وسعت کے وہال طبیعت تنگ ہوتی ہے و وواسی بھی ہے اور تنگ بھی ۔ تنظید و۔ تنظید ن اور تنسیدن گرم ہوتا۔ بخسید ن ، پڑمرد و ہوتا۔

پس چه سود آمد فراخی منزلت تو جگہ کی وسعت ہے کھے کیا فائدہ ہے؟ در بیابان فراخے می روی (اور)، وسمع جنگل میں تو طلے بر تو زندال آمد آل صحرا و دشت ، وہ جنگل، اور میدان تیرے لیے قید خانہ ہو گا کو درال صحرا چو لاله بر شگفت وہ اس جنگل میں لالے کی طرح کھلا ہے از برول در فلشنی، جال در فغال باہر سے جس میں ہے، جان فریاد میں ہے کہ زمانے جانت آزاد از تن ست کوتکہ اس وقت تیری جان جسم سے آزاد ہے جمیحو آل اصحابِ کہف اندر جہال جس طرح دنیا میں اصحابِ کہف در عدم در می روند و باب نے وہ عدم میں طلے جاتے ہیں، اور دروازہ نہیں ہے كرد وبرال تا كند قصر ملوك اس کو وریان کیا، تاکہ شاہوں کا محل بتائے نه مه تشم شد این نقلال مهم مجھے نو مہینے ہو گئے ہیں، یہ انقال ضروری ہے من درين زندال ميانِ آذرم میں اس قید خانہ میں آگ میں ہوتا

تا برول نائی نه بکشاید دلت بجب تک تو باہر مہیں آجاتا ہے، تیرا ول نہیں کھانا یا کہ تفش نگ ہوشی اے غوی یا کہ اے گمراہ! تو تنگ جونتو پہنے آل فراخي بيابال تنك گشت جنگل کی وہ وسعت تنگ نہو جائے گی ہر کہ ،دید او مرتزا از دور گفت جس نے تھے دور سے دیکھا، کہا او نمیداند که تو چوں ظالمان وہ نہیں سمجھتا کہ تو ظالموں کی طرح خوابِ تو آل تفش بیروں کردنست تیری نیند، ای جوتے (جمم) کو اتار دیتا ہے اولیاء را خواب<sup>ع</sup> ملک ست اے فلال اے فلال! اولیا کے لیے نیند سلطنت ہے خواب می بیند و آنجا خواب نے وہ خواب دیکھتے ہیں اور وہاں نیند نہیں ہے خانهٔ تنگ و درون جان چتنگلوک گھر تک ہے، اور اندر جان اٹیرن ہے چتنگلوکم چول جنیں اندر رحم میں اثیرن ہوں، جیا کہ رحم میں بچہ کر نباشد دردِ زه بر مادرم اگر میری مال کو دردِ زه نه ہوتا

یا کہ۔ دستے جنگل میں اگر کوئی ننگ جوتا ہمین کر چلے تو وہ جنگل دستے بھی ہا اور اس کے لیے ننگ بھی ہے یہی صال دنیا کا ہے کہ دست کے باوجود ننگ ہے۔ ہرکہ۔ وسٹے جنگل میں ننگ جو تے والے کو جو ویکھے گا تو سمجھ گا کہ وہ بہت آ رام میں ہے، صالا نکہ وہ رینیں جانیا کہ وہ ظالموں کی طرح ہے جو ابطا ہرخوش نظر آتے ہیں مگر ان کی روح آ ہو وفعال کرتی ہے۔ خواب انسان جب نیند میں ہوتا ہے تو کو یا اس کے باؤں سے ننگ جوتا اتر جاتا ہے۔ اولیا ء اولیا کی روح صالت میں اس طرح آزادر ہتی ہے جس طرح موام کی روح نیند کی صالت میں ، ان کی مثال اسحاب کہف کی ہے جو دنیا کے لحاظ سے نیند میں مصاور آخرت کے اعتبارے بیدار تھے۔

خواب۔ اولیا حالت بیداری میں خواب و یکھتے ہیں اور ملک عدم کی سرکرتے رہتے ہیں جس کا کوئی درواز ہنیں ہے۔ خانہ تنگ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا زندگی کی حالت میں روح اس جسم میں نیڑھی میڑھی رہتی ہے۔ چنگلوک۔ وہ مخض جس کے ہاتھ باؤں ٹیڑھے میڑھے ہوں، دھاگا لینٹنے کا ائیرن۔ جنیں۔ بچہ ماں کے بیٹ میں ٹیڑھا میڑھا رہتا ہے۔ نہ مد۔ سیدت جمل ہے۔ گرنباشد۔ بدن پر موت کی تکلیف ایسی عی ہے جس طرح بچہ پیدا ہونے میں ماں کو دروز وکی تکلیف ہوتی ہے۔ آذر۔ آگ۔

می کند زه تا ربد برته زیش نوہ میں ہے تا کہ بھیڑ کا بچہ بھیڑ سے نکل آئے ہیں رحم کبتا کہ گشت آں بڑہ گبر ہاں رحم کو کھول کیونکیہ وہ بھیڑ کا بچہ فربہ ہو گیا ہے بر جنین التکستن زندال بود یجے کے لیے قید خانہ کا ٹوٹا ہوتا ہے وال جنیں خندال کہ پیش آمد خلاص اور وہ بچہ ہنتا ہے کہ چھکارا درپیش ہے از جماد و از بهیمه و زیات جمادات، اور حیوانات اور نیانات ہے ج کمانے کہ نبیہ و عامل اند سوائے ان کے جو خردار اور عقلند ہیں بلمہ از خانہ خودش کے داند آل اے بھا! تو خود (ویما) ای حالت کوئیس جانا ہے توز حال خود ندانی اے عمو اے پھا! تو خود (ويا) اين حالت كونيس جانيا ہے کے بہ بینی در خود اے از خود کبل اے لیے آپ ہے شرمند او خود این بارے مل کب جاتا ہے

مادر طبعم ز دردِ مرگ خویش میری مادر طبیعت ایی موت کے درد نے تا چرد آل برّه در صحرائے سبر تاکہ وہ بھیڑ کا بچہ سر سبز میدان میں عظے درد زه گر رج آبستال بود درد زہ اگر چہ حاملہ کے لیے موجب تکلیف ہوتا ہے حامله كريال ز زه كَايُنَ الْمَنَاص طلم درو زہ سے روتی ہے کہ بیاؤ کی جگہ کہاں ہے ہر چبر زیرے کے ہستند اُمہات جو آئیں آسان کے نیجے ہیں ہر کیے از دردِ غیرے غاقل اند ہر ایک دوہرے کے درد سے عاقل ہے انجه کوسه داند از خانه کسال جو پیچی ڈاڑھی والالوگوں کے گھر کے بارے میں جانتا ہے انچه صاحب دل بداند حال تو صاحب دل جو بھے تیرے حال کے بارے میں جانا ہے انچه بیند در جبینت ابل دل صاحب دل، جو کھے تیری پیٹانی میں دیکھا ہے

به بر به بر جه غفلت و کابلی و تاریکی ست همه از بیان آنکه هر جه غفلت و کابلی و تاریکی ست همه از تن ست که ارضی و سفلی ست

اک کا بیان کہ جو کچھ غفلت اور سنی اور تاریکی ہے سب جم کی وجہ سے کے عب کے عب کے میں میں اور سفلی ہے سب جم کی وجہ سے ہے ہے کیونکہ وہ ارضی اور سفلی ہے

بیند او اُسرار را بے آپیج مبد دہ بیند او اُسرار را بے دیکتا ہے دہ کیتا ہے اُسرار کو دیکتا ہے اُس کے سند نے وَلک نے شب و نے سامیہ باشد نے وَلک نہ رات ہو گی، اور نہ سامیہ اور نہ زوال

غفلت از تن بود چول تر، روح شد غفلت جم کی دجہ ہے تھی جب جم روح بنا چول زمیں برخاست از تجو فلک جب زمین، آسان کی نفنا ہے نکل جائے

ا کرد۔ بھیڑ کا بچہ بینی روح۔ مین کے بھیڑ لینی جسم ۔ آل برو۔ موت کے بعد روح ملاء اعلیٰ کاسیر کرتی ہے۔ در دِز و۔ موت کی تکلیف جسم کوہوتی ہے روح اس کی دجہ ہے تید ہے آزاد ہوتی ہے۔ المناص۔ بیادُ کی جگہ۔

ع امہات یعنی برنادات اور حیوانات اور نباتات میں سے جننے والی ما کیں۔ ہر کے۔ ہرانسان اپنے درد میں بتلا ہے اور ای سے باخبر ہے۔ نبید باخبر کوسہ مختصرڈ اڑھی والا جوممو ما ذبین ہوتا ہے لیعنی اولیا واللہ ۔ بلمہ لیمی ڈاڑھی والا جوممو ما بے وقوف ہوتا ہے۔ آئی ۔ اولیا واللہ دومروں کے احوال سے اس قدروا تعذبوتے بیں کہ خودانسان اسے احوال سے اتناوا تعذبیں ہوتا۔

سے انچہ۔اولیا مال کے پیٹ کے بچہ کے احوال سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ غفلت رانسان کی سب خفلتیں مادی بدن کی وجہ سے ہیں۔ چول ہے چونکہ ذبین ا فلک کے درمیان میں ہے البذائ کے جس مصر پر سوری پڑتا ہے وہاں دن ہوتا ہے ، ورشد ات اب اگر زمین اس دائر ہے سے متارج ہوجائے تو پھرائی کی بیر مفت بدل جائے ای طرح اگر مجاہدات کے ذریعہ جسمانی مجاب دفع کر دیا جائے تو روح ہمیشہ منور د ہے اور اس پر غفلت کے آثار طاری شر

از زمین باشد نه از افلاک و مه وہ زمین کی وجہ ہے، نہ آسانوں اور جاند سے نے ز آتشہائے کم بود نہ کہ روشن کرنے والے شعلول سے عقل باشد در اصابتها فقط ور سی میں صرف عقل ہوتی ہے جال ز خفت جمله در بریدن ست جان ملکے بن ہے، بوری اڑان میں ہے رُوئے زرد از جبنشِ صفرا بود زرو چیرہ صفرا کی حرکت کی وجہ سے ہوتا ہے باشد از سودا که رو ادیم بود سودا کی وجہ ہوتی ہے کہ چیرہ کالا ہوتا ہے لیک جز علت نه بیند ابل پوست کیکن کھال والے علت کے سواسیجھ تہیں ویکھتے ہیں از طبیب و علت او را جاره نیست طبیب، اور بیاری سے اس کو مفر تہیں ہے یائے خود بر فرق عِلتَها نہاد اس نے علتوں کے سر پر اپنا پاؤل رکھ دیا ہے علت أخرى ندارد كينِ او آخری علت اس ہے دشمنی تہیں رکھتی ہے با عروس صدق و مفوت در نتق خلوص، اور سیالی کی، دہمن کے ساتھ در پردہ

هر کیا سایه ست و شب یا سایگه جہاں تہیں مایہ اور رات یا سائے کی جگہ ہے ٠ وُود پيوسته جم از جيزم بود وهوال ایندهن ہے وابستہ ہوتا ہے وہم، افتد در خطا و در غلط وہم، خطأ اور علطی میں جلا ہو جاتا ہے هر گرانی و تسل خود از تن ست ہر گرانی، اور مستی جم کی وجہ ہے ہے رُوئے سرخ از کثرت ِ خونہا بود سرخ جبرہ، خوتوں کی کثرت ہے ہوتا ہے رُو سفيد از قوتِ بلغم بود سفیہ چبرہ، بلغم کی توت سے ہوتا ہے در حقیقت <sup>ع</sup> خالق آثار اوست در حقیقت آثار پیدا کرنے والا وہ ہے مغز کو از پوستها آواره نیست مغز، جو چھککول سے جدا تہیں ہے یول دوم بار آدمی زاده براد جب انسان، دو بار <u>بد</u>ا ہوا علت او کی <sup>ت</sup> نباشد دین او مبلی علت اس کا دین تبیس ہوتی مي يرد چول آفاب اندر أفق وہ افق میں سورج کی طرف اڑتا ہے

۔ درحقیقت۔آٹار کی تخلیق بھی خدا تعالی فرماتا ہے لیکن ظاہر میں فلسفی اس کوعلت اور مؤثر کا بتیجہ قرار دیتا ہے۔ غلطی واقع ہوتی ہے علم کشفی اور الہای غلطی ہے مبرا ہے۔ دوم بآر۔ پیدا ہونے کے بعد جب انسان مجاہدات کے ذریعہ اصل حیات حاصل کر لیتا ہے تو اسباب پرلات مار دیتا ہے اور مسبب الاسباب کوی مؤثر حقیق مجھتا ہے۔

علت اولی ۔ فلاسفہ خدا کوعلت اولی قرار دیتے ہیں مشکلمین اور اہل نہ بہب خدا کو فاعل مختار مانے ہیں۔ علت ہے معلول کا صدور اضطراری ہوتا ہے۔ علت اخریٰ ۔ فلا ہری سبب کود کیھے کراس کومسبب حقیق سے فقلت نہیں ہوتی ہے۔ ی پرد۔ وہ ملاءِ اعلیٰ کی سیر کرتار ہتاہے۔ تیتن ۔ پروہ۔

بلکہ بیروں از افق و ز چرخہا ہے مکاں باشد چوں ارواح و نمی بلکہ دو افق اور آجانوں سے باہر ہے مکان ہو جاتا ہے جیبا کہ روحیں اور عقلیں پیل عقولِ ماست سابیہ اے عمو می فقد چوں سابیہ در پاہائے او اے بچا! ہماری عقلیں سابی بیں سابی کی طرح اس کے پاؤں پرتی بیں اے بچا! ہماری عقلیں سابی بین سابی کی طرح اس کے پاؤں پرتی بیں افغانیں سابی نص باقیاس فی تیسیہ نص باقیاس

اندرال صورت بنينديشد قياس وہ اس صورت میں قیاس نہیں کرتا ہے از قیال آنجا نماید، عبرتے تیاں سے اس مقام پر تعبیر کرتا ہے وال قياسِ عقل جزوى تحت اين اور تاقص عقل کا قیاس اس ہے کم ہے روح او را کے شود زیرِ نظر روح ای کے ماتحت کب ہو سکتی ہے؟ زال اڑ آل عقل تدبیرے کند اک اڑے وہ عمل تدبیر کرتی ہے كُويم و كو كشتى و طوفان نوح سمندر کہال ہے؟ تحتی اور نوح علیہ السلام کا طوفان کہاں ہے؟ نورِ خور ۱ ز قرصِ خور دورست نیک سورج کا نور، سورج کی نکیے سے بہت دور ہے تاز نورش سوئے قرص افکند شد يهال تک كه اى كے نور سے كليه كى جانب روانه ہوا مجہتد ہر گہ کہ باشد تص شاس مجہد، جب کہ نص سے دانف ہوتا ہے چول نیابد نص اندر صورتے اگر کمی صورت میں اس کو نص نہیں ملتی ہے تص وحي رورِح قدى وال يقيس قدی روح کے الہام کو تو فص سجھ عقل<sup>ع</sup> از جال گشت با إدراک و فر عقل، روح سے با علم و شوکت بنی لیک جال در عقل تاثیرے کند لیکن روح عقل میں اثر کرتی ہے نوح وار ار صدمة زو در تو روح اگرروح نے نوح علیہ السلام کی طرح بھے میں اڑ کیا ہے عقل از را روح بندارد و لیک عقل تا ٹیر کو روح سمجھ جاتی ہے لیکن زال بقرصے سالکے خورسند شد سالک اس نور، کی وجہ سے تکیہ پر خوش ہوا

<sup>۔</sup> چوں اوو اور اور جس طرح روسی اور عقلیں لا مکان میں رہتی ہیں ای طرح یہ بھی لا مکانی بن جاتا ہے۔ بین عقول اس کا لی روح کے سامے ہماری عقول ہی ہے۔ بہتر ہے۔ جس سے اس مضمون میں سے ٹابت کرتا ہے کہ روح کا لی کا الہام بمنز لہ نص کے ہے۔ بہتر ہے۔ وضحی جوقر آن وصدیت میں خوروا مکام سے ان چیز دل پر نظم لگاتا ہے جن کا عظم قرآن و صدیت میں موجود ہوتی ہے اس کے پاس اگر کوئی قرآن کی آیت یا صدیت بطور نص کے موجود ہوتی ہے۔ ہوتو وہ اس کے زریعہ علم بیان کرتا ہے وور ہوتی ہے اور ہمارا ہے۔ روح قدی۔ روح قدی کا حساس بمنز لہ نص کے ہا در ہمارا ہے۔ اور ہمارا ہے۔ مقلی اور اک بمنز لہ قیاس کے ہونھی سے محدودہ کی جن سے۔

منتل۔ مقل نے روئے استفادہ کیا ہے تو روح اس سے کمتر کیسے ہوئکتی ہے۔ جان در مقل روح عقل میں مؤثر ہےاور مقل کی تدبیر روح کی تاثیر سے ہے ۔ لوح ادار۔ اگر روح نے مقل میں تاثیر بھی کر دی ہے تب بھی مقل کوروح کی ہمسری مناسب نبیں ہے اس میں دہ اسباب وعلامات کہاں اس بورور کا بیں ان۔

ے مثل مثل بسااہ قات روح کی تا شرکوروج بھیٹی ہے بیاس کا غلطی ہے تا شیمادروج میں وی فرق ہے جوسودج ادراس کے نور میں ہے۔ زاں۔ جب بیمعلوم ہو کیا کہ نوراور چیز ہے ادرسوری درسری چیز ہے تو سالک صرف نور پر اکتفائیس کرتا ہے بلکہ مورج تک مینینے کی کوشش کرتا ہے۔

نیست دائم روز و شب او آقل ست مستقل بيس ب، روز وشب مين وه غروب كرجانے والا ب غرقه آن نور باشد دائما وہ ہمیشہ اس نور میں غرق رہتا ہے وارتهید او از فراقِ سینه کوب وہ سینہ پٹنے والی جدائی کے نجات یا گیا یا مبدل گشت کر از خاک بود اگر وہ خاک سے تھا، تو تبدیل ہو گیا ہے کہ زند بر وے شعاعش جاودان کہ اس پر اس کی شعاع ہمیشہ پڑے آنیخال سوزد که ناید زو تمر الی جل جائے کہ اس سے کھل نہ پیدا ہو مار را یا او کیا همرای ست سانپ کی، اس کے ساتھ ہمرای کہاں ہوسکتی ہے؟ اندریں یم ماہیاں را می کشند جو اس سمندر میں مجھلیوں کو مار رہے ہیں ہم زور یا تاسہ شاں رسوا کند (لیکن) دریا ہے ان کی گھبراہٹ، ان کورسوا کرتی ہے مار را از سحر مانی میکنند جو سانپ کو تدبیر ہے تچھل بنا وی ہیں تا شوی چون ماهیان دریم روان تاکہ مجھلیوں کی طرح سمندر میں بیلے بجر شال آموخته سحر طلال (كر) سمندر نے ان كو طال جادو سكھا ديا ہے

زانکہ ایں نورے کہ اندر سافل کے ست اس لیے کہ ریہ تور کجو عالم سفلی میں ہے وانکه اندر قرص دارد باش و جا وہ جو نکیہ میں قیام، اور جگہ وکھتا ہے نے سحابش رہ زند نے خود غروب نہ اہر اس کے لیے مانع بنتا ہے نہ خود ووریتا المجنیں تنمیں اصلش از افلاک بود ایے شخص کی اصل آسانوں سے ہوتی ہے زانکه خاکی را نیاشد تابِ آل کونکہ خاکی میں اس کی طاقت نہیں ہوتی ہے گرزند بر خاک دائم تاب خور اگر زمین پر ہمیشہ سورج کی شعاع پڑے دائم ع اندر آب کارِ ماہی ست بمیشہ یانی میں رہنا، سیجھلی کا کام ہے لیک در کٹر مارہائے پُر فن اند کیکن بہاڑوں میں بہت سے برفن سانب ہیں فكرِ شال گر خلق را شيدا كند ان کی مکاری، اگرچہ لوگوں کو فریفتہ کرتی ہے و اندریں تیم<sup>ع</sup> ماہیان توسن اند اس سمندر میں قوی محصلیاں ہیں کر نو ماری شو قرین ماہیاں اگر تو سانپ ہے، مچھلیوں کا ساتھی بن جا ماہیانِ قعر دریائے جلال دریائے جلال کی محمرائی کی محصلیاں

ا تدرمافل۔ دیا جس جوآ ٹارقدرت ہیں وہ فانی ہیں۔ وانکہ۔ جس کارصول ذات تک ہوجائے گا دہ دائی نور جس منتخر آن رہے گا۔ نے سحائی سائی کا فتیں نور سے مانع ہوں گی نہ مظاہر قدرت کا فتا ہوتا اس کے لیے فراق کی سینہ کو بی کا سب ہے گا۔ اس چیس ایساخض دی ہوگا ہوتی ہوگا ہوتی ہوگا ہا اگر وہ ناسوتی ہے تو اس نے مجاہدوں کے ذریعہ اپنے تاسوتی ہونے کوئتم کر دیا ہے۔ زانکہ۔ خاکی اور ناسوتی ، ذات کی شعاعوں کی تاب نیس لا تا اس کو اس طرح مجھوکہ اگر سورج زمین پر ہمیشہ پڑے تو وہ پر داشت نہ کرے گی اور اس میں اگانے کی طاقت می ندر ہے گی۔ وائم۔ مجھلی چونکہ آبی چیز ہے وہ دائی طور پر یانی کو پر داشت کر سمی میں ہوئے کی جیز ہے وہ دائی طور پر یانی کو پر داشت کر سمی ہوئے کی چیز ہے وہ ہمیشہ مندو میں نہیں رہ شکا ہے ای طرح لا ہوتی اور ناسوتی کو مجھو کے گرشاں کے بھی تاسوتی لا ہوتی بنے کی کوشش کرتے ہیں گئی کی خیز ہے وہ ہمیشہ مندو میں نہیں رہ شک ہے ای طرح لا ہوتی اس تا سوتی کو مجھو کے گرشاں کے بھی تاسوتی لا ہوتی بنے کی کوشش کرتے ہیں گئی بر محمد سے ان کورسوا کر دیتا ہے۔

ے واغد میں بمے یہاںا بسے لاہوتی انسان ہیں جوناسو تیوں کولا ہوتی بنادیتے ہیں۔ گرتو۔اگرتو ناسوتی ہےتو لا ہو تیوں کی صحبت اختیار کروہ تجھے دریائے وصدت میں تیرناسکھا دیں گے۔ ماہیاں۔ بیلا ہوتی اولیا جادد کرتے ہیں جس سے ماہیت تبدیل ہوجاتی ہے لیکن ان کا جاد د طلال جاد د ہے۔

بس محال از تاب ایشاں حال شد بہت ہے مال ان کی طاقت سے داند بن گئے ہیں زہر آنجا رفت و شکر شد یقین دہر آنجا رفت و شکر شد یقین دہاں زہر گیا ہے، ادر یقینا شکر بن گیا ہے خاک زرشد سٹک گوہر پائے سر خاک موہر پائل ہے خاک موہر باؤں سر ہو گیا ہے تا قیامت کی بیان کوام آگر میں یہ بات قیامت تک بیان کوں اگر میں یہ بات قیامت تک بیان کوں اگر میں یہ بات قیامت تک بیان کون

محس آنجا رفت و نیکو فال شد مخوں دہاں پہنچا ہے اور نیک بخت بن گیا ہے سنگ آنجا رفت گوہر شد تمثین دہاں بخر گیا ہے دہاں بخر گیا ہے اور قیمتی جوہر بن گیا ہے میں نہ بیند بحن بشر چینم بشر می نہ بیند بحن بشر چینم بشر انسان کی آنکھ ان کو سوائے بشر کے بچھ نہیں مجھتی ہے صد قیامت بگذرد ویں نا تمام سے گ

نزومن عمرے مکر بردن ست

میرے نزدیک، دوبارہ زندگ عاصل کرنا ہے
خاک از تاب مکرر زر شود
مئی، کرر گری ہے، سونا بن جاتی ہے
از رسالت باز می ماند رسول
مشتمع خواہند اسرافیل خو
مشتمع خواہند اسرافیل خو
چاکری خواہند از اہل جہال
حیاکری خواہند از اہل جہال
حیاکری خواہند از اہل جہال
داروں سے خدمتگاری چاہتے ہیں
دنیا داروں سے خدمتگاری عاہتے ہیں
از رسالت شال چگونہ بر خوری
ان کے بیغام سے تو کیے فائدہ اٹھائے گا؟

بر ملولال این مکرر کردنست عمد از برق مکرر کرد است عمد از برق مکرر بر شود شم مرر بر شود شم مرر بر شود گر برارال طالب اندویک ملول اگر بزاردل طالب بول اور ایک رنجیده این رسولان شمیر و راز گو این رسولان شمیر و راز گو به دل کے بیغام رسمان اسرار بیان کرنے والے نخوتے دارند و کبرے چول شہال نخوتے دارند و کبرے چول شہال ده شامول کی می نخوت اور بردائی رکھتے ہیں ده شامول کی می نخوت اور بردائی رکھتے ہیں ده شامول کی می نخوت اور بردائی رکھتے ہیں تا ادبہا شال بجا گہ ناور کی تا داری تو ان کے آداب بجا شہال بجا می ناور کی تو ان کے آداب بجا نہ لائے

! بسی محال بهت ی نامکن باتو ل کواپنے تصرفات ہے ممکن بنادیتے ہیں۔ زہر۔ان کی محبت میں برےاخلاق اینتھے اخلاق میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ کی نہ بیند کیکن منکرین ان کوصرف بشریجھتے ہیں۔

۔ تا آیا مت۔ان امل اللہ کا محبت کی تا ثیر کا اگر بیل قیامت تک بیان کروں تو وہ فتم نہ ہوگا۔ برملولاں۔ جولوگ میری اس طرح کی ہاتوں ہے ملول ہوتے ہیں وہ یہ بچھتے ہیں کہ محرد بریکار مضمون ہے لیکن انہی مضابین کا اعادہ بیھنے نئرز نمرگی بخش ہے۔ نظمے۔روشن کی تکرار مٹم کوئئ زعر کی بخشتی ہے۔ ناک۔ سورج کی شعاعوں کے مکر دہونے ہے، زبین میں سونے کی کان پیدا ہوجاتی ہے۔

ج سر ہزارال۔ ہزرکوں کی محفل ایک مکدر سے ، مکدر ہو جاتی ہے اور مضامین عالیہ کی آمد برند ہو جاتی ہے۔ رسول۔ لینی عالی مضامین بیان کرنے والا بزرگ۔ ایں۔ لینی اولیا واللہ ولوں کو پیغام دیتے ہیں اور اسرار النی سناتے ہیں۔ اسرافیل خور حضرت اسرافیل علیہ السلام ہروقت صور پھو تکتے کے لیے اللہ تعالیٰ کے تعم کے منتظر ہیں۔ نخو تے۔ الن اولیا کا شاہائہ مزاج ہوتا ہے اور مریدوں کی اصلاح کے لیے الن سے ضدمت گزاری کے خواہاں دیجے بیں۔ تا۔ مرید کے لیے تعنی ذکر وکر کانی نہیں ہے بینے کے آواب بھی بجالانا مضروری ہے۔

تانیاتی پیش شال را کع دو تو کے کے رسانند آل امانت را بنو جب تک کہ ان کے سامنے رکوع میں وُہرا نہ ہو جائے تحجّم وه امانت كب پهنيائيس كي؟ کامدند ایثال ز ایوان بلند ہر ادب شال کے ہمی آید پند ان کو ہر ادب کب پند آئے گا كيونكه وه او كي بارگاه سے آئے ہيں نے گدایا نند کز ہر خدمتے از تو دارند اے مزور منتے وہ مختاج نہیں ہیں کہ ہر خدمت ہے اے فریجی! وہ تیرے احمان مند ہول لیک بابے رغبتہائے صمیر صدقه سلطال بيفشال والمكير کیکن دل کی بے رغبتیوں کے باوجود ٹابی خیرات تجمیر دے، بند نہ کر در ملولال متگر و اندر جهال اسیب خود رال اے رسول آسال<sup>ع</sup> اے آسانی قاصد! اپنا گھوڑا دوڑا دے بے رغبت لوگول، اور دنیا کو نہ د کمھے أسيش اندر خنرق آنش جهد فرخ آل ترکے کہ استیزہ نہد مبارک ہے وہ مہروار جواختلاف کو (بالائے طاق) رکھ دے اس کا گھوڑا، آگ کی خندق میں کود جائے گرم گرداند فرس را آنجنال دو گھوڑے کو ایبا گرم کر دے کہ کند آہنگ اوج آسال کہ وہ آسان کی بلندی کا قصد کرے چتم را<sup>ت</sup> از غیر و غیرت دوخته همچو آتش ختک و تر را سوخته بیگانے اور غیرت سے آگھ بند کر لی ہو ختک اور تر کو، آگ کی طرح جلا دیا ہو کر پشیمانی برو عیبے کند آکش اول در پشیمانی زند اگر پٹیمانی میں اس کی عیب سمیری کرے میلے پٹیمانی ہی میں آگ لگا دے خود پشیمانی نروید از عدم چوں بہ بیند گری صاحب قدم خود بشیمانی عی عدم سے وجود میں نہیں آتی ہے جو کہ وہ صاحب قدم کی گری کو دیکھتی ہے شناطنن بر حیوان بوئے عدوئے خولیش را و حذر کردن

ہر جانور کا اپنے دیمن کی خوشو کو پیچانا، اور بچاؤ کرنا، اور بربادی،

- یہ جانور کا اپنے دیمن نبعت کی امانت مرید کے پردکرنا ہے۔ ہرادب معولی ادب ہے کام نہ چلے گا تی کی شایان شان
ادب ضروری ہے۔ منت ۔ غیر مناسب ادب ہے اس میں شکر گذاری کی کیفیت نہ پیدا ہوگی۔ لیک۔ گذشتہ اشعار میں سجھایا گیا تھا کہ جب تک طلب صادق نہ ہوا سرار کی تعلیم نیمن دی جا جودان پر اسرار کی ارزی کی علیہ میں اور اس ایٹ آپ کومولا نا اس پر آ مادہ کرتے ہیں کہ بنے دالوں کی بر جنتی کے باوجودان پر اسرار کی مارش کی جا دے۔ اس ایٹ آپ کومولا نا اس پر آ مادہ کرتے ہیں کہ بنے دالوں کی بر جنتی کے باوجودان پر اسرار کی مارش کی جا دے۔

رسول آسان ۔ لین اسرار اللی بیان کرنے والا ،اس سے خود مولانا کی اپنی ذات مراد ہے۔ فرخ ۔ جوسلغ سامعین کی بے رغبتی کے ہوتے ہوئے اسپ نیان کو دوڑا دے وہ قابل مبار کباد ہے۔

چیتم آرا اغیار کے سامنے اسرار بیان کرنامشکل ہوتا ہے نیز غیرت کا تقاضا ہے کہ تک دل لوگوں کے سامنے اسرار نہ بیان کئے جا کیں لیکن ایسامیلغ قائل مباد کہاد ہے جوان موافع سے قطع نظر کرلے۔ آر پنجیانی۔ بے توجہ لوگوں کے سامنے اسرار بیان کرنے سے اگر شرمندگی طاری ہوتو اس کو پھونک ڈالے۔ خود بشیمانی۔ بعنی کا مل مرشد کوا یسے حالات میں بھی پشیمانی نہیں ہوتی ہے۔ صاحب قدم۔ مرشد کامل۔ شاختن۔ جس طرح ہر جانور اپنے دشمن کی خوشبوسونگھ کر بھاگ جاتا ہے بشیمانی مرشد کامل کی خوشبو پاکر بھاگ جاتی ہے۔

و بطالت<sup>ا</sup> و خمارت آل کے کہ عدوے کے پودکہ اور نقصان اِس شخص کا جو کسی ایسے کا وشمن ہو جس ہے ازو حذر ممکن نیست و فرار ممکن نے و مقابلہ ممکن کے بیاؤ ممکن نہیں ہے، اور فرار ممکن نہیں ہے اور مقابلہ ممکن نہیں ہے

اسب داند بانگ و بوئے شیر را گرچه حیوان ست إلا نادرا گھوڑا شیر کی آواز، اور ہو کو جانا ہے۔ اگرچہ جانور ہے، گر بہت کم خود بداند از نثان و از اثر علامت اور نثان ہے پیجان لیرا ہے شب برول آید چو د ر دان جرید<sup>یا</sup> رات کو اکیلے، چوروں کی طرح تکلتی ہے کہ عدیّہ آفایہِ فاش بود کیونکہ وہ روش سورج کی دشمن ہے نے بنفریں تاندش مقہور کرد نہ نفرت کی وجہ سے اس کو مغلوب کر علی ہے بر نه در اند ز فیرش تارو بود غصہ ہے اس کا تانا بانا نہیں بھاڑتا ہے از برائے عصہ و قبر خفاش جیگاوڑ کے غصہ اور غضب کی وجہ سے · ورنه خفاشش کیا مالع شود ورنہ جیگاوڑ کہال اس کو روک سکتی ہے؟ تا بود ممکن کہ گردانی اسیر تاکہ سے ممکن ہو کہ تو اس کو قابو میں کر لے ابله است او رکشِ خود برمی کند وہ بیوقوف ہے، اپنی ڈاڑھی توچہا ہے

بل عددِ خویش را هر جانور بلکہ ہر جانور، اینے دغمن کو روز، خفاشک نیارد بر پُرید جپگاوڑ دن میں نہیں اڑ سکتی ہے از ہمہ محروم تر خفاش بود سب سے زیادہ محروم چیگاوڑ ہے نے تواند در مصافق زخم خورد نہ اتو میدان میں اس کا مقابلہ کر عتی ہے آنگه<sup>یا</sup> آل خورشید از احسان و جود مچر بھی وہ سورج، احسان اور سخاوت کی وجہ ہے آفاہے کے بگرداند قفاش سورج اپنا رخ کب موڑتا ہے؟ غایتِ لطف و کمالِ او بود وہ، اس کا انتہائی کرم اور کمال ہے وحمن اركيري بخدِّ خوليش كير اگر تو وخمن بنائے، تو اینے رجبہ کے اعتبار سے بنا قطره با قلزم چو استیزه کند قطرو، جب سمندر سے وسمنی کرے

بلّ ۔ ہر مبالو را ہے وشمن کو پیچان مباتا ہے۔

ع جرید تنها - تفاش بیگادر سب سے زیادہ بریخت ہے کہ سورج سے اس کی دشنی ہے حالا تکداس سے اس کوکوئی مفرتیس ہے ای طرح سب سے زیادہ • بر بخت و و ہے جو حقیقی آفاب لیعن ولی ہے و مشخی پر جے ۔معمانی۔میدان جنگ متبور ۔مغلوب۔

یا آ تک بیرون کا کرم ہے کہ دوال پیگاد ڈکوخا کمترنبیں بتاتا ہے ای طرح اولیا کا کرم ہے کہ وومئرین کو تباود پر ہادنبیں کرتے ہیں۔ قفالے یعنی رخ۔ و من - اب مولانا منتماتے میں کہ اولیا کے ساتھ دشنی بری ہے، وشنی اگر کی بھی جائے تو ایسے خس ہے کی جائے جس کوانسان مغلوب کر سکے۔ قطر ہ ادلیا کے ساتھ عام انسان کی دیشنی ایس ہے جیسے کہ قلر وسمندر سے دیشنی کر ہے جو تھن اس کی تمافت ہے۔

خنجر و حلق قمر چوں بر درد جاند کا گلا، اور سینہ وہ کیسے پھاڑ سکتی ہے؟ اے عُرُةِ آفابِ آفاب اے سورج کے مورج کے وحمن! می بگرزد آفاب و اخترش مورج اور ای کے سارے لرزتے ہیں چہ عم آتش را کہ تو ہیزم شدی آگ کو کیا فکر ہے جبکہ تو ابندھن ہو گیا ہے یا ز درد و تخصه ات پُر عم شود یا تیرے درو، اور غصہ سے وہ عملین ہو کہ مزامِ<sup>ع</sup> رحم آدم عم بود انسان کی رحمت کی ملاوث عم ہوتا ہے رحمت حق ازعم و غصه است یاک الله کی رحمت، عم و غصہ سے پاک ہے نايد اندر وہم از وے جز اثر کہ سوائے نتان کے وہ سمجھ میں نہیں آتی ہے

حیلت <sup>ک</sup> او از سبالش نگذرد ال کی مذہر اس کی موٹھوں سے آگے جیس برھتی ہے باعُرُةِ آفاب أي بد خطاب یہ گفتگو تو سورج کے دشمن سے تھی اے عدرِ آفایے کز فرش اے اس سورج کے دشمن جس کی شان و شوکت ہے تو عُدُّةِ او نه حصم خودي تو اس کا دخمن خیس ہے، اپنا وحمن ہے اے عجب از سوزشت او کم شود تعجب ہے، اگر تیرے جلنے سے وہ کم ہو جائے ر منتش نے رحبتِ آدم بود اس کی زحمت، انبان کی رحمت نہیں ہے رحمت مخلوق باشد غصه ناک مخلوق کی رحمت، غصہ سے ملی ہوتی ہے رحمتِ لیمیوں سے چنیں داں اے پیر اے بیٹا! بے مثال کی رحمت کو یوں سمجھ

فرق میانِ دانستن چیز ہے بمثال و تقلید و میانِ دانستن ماہیت آس چیز ' کسی چیز کومثال اور علم تقلیدی ہے جانے میں اور اس چیز کی حقیقت کے جانے میں فرق سب

لیک کہ داند جز او ما ہمیش لیکن اس کی حقیقت سوائے اس کے اور کوئی جانتا ہے؟ کس نداند جز با ثار و مثال کوئی شخص سوائے نشانات اور مثال کے نہیں جانتا ہے ظاہرِست آٹارِ میوہ رخمتش اس کی رحمت کے بھل کے آٹار ظاہر ہیں بھیج ماہیات اوصاف کمال کمال اوصاف کی ماہیس

حیلت عوام کی وشنی اولیا کو پیچه نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔ قمر لیسنی ولی کائل باعدو۔ چیگا دڑجو آسانی سودج کی وشمن ہے اس کی بات تو ہم نے بتا دی ولی کا وشمن آفر ہے آفراب آفراب کا وشمن اللہ میں کوئی نقصان نہیں پیدا کرسکتی۔ وشمنی ہے۔ اللہ تعالی سے اور بیو وشمنی خود اس کی اللہ میں کوئی نقصان نہیں پیدا کرسکتی۔ وشمنی ۔ جس طرح اللہ کا جل کا جائے ہے۔ اللہ تعالی سے السان کی وشمنی اللہ میں کوئی نقصان نہیں پیدا کرسکتی۔ وشمنی سے اللہ کا جل اللہ ہے بایاں ہے ای کا مرح اس کی وجمت ہے۔

کے مزائے۔ انسان کارتم تم سے ملاجلا ہوتا ہے کی مجبور کود کھے کرانسان پڑتم طاری ہوتا ہے پھراس کی رحمت ابھرتی ہے۔ رحمت بھلوق۔انسانوں کی رحمت وشفقت غصہ ہے کی جل ہے اللہ تعالیٰ کی رمنت ان تمام ہاتوں ہے پاک ہے۔

رحمت بے چوں۔ جس طرح اللہ کی ذلت کی حقیقت تک رسائی ناممکن ہے ای طرح صفات بھی عقل ہے بالاتر ہیں صرف ان صفتوں کو ان کے اگر ات ہے سمجھا جاسکا ہے۔ فرق کسی چیز کومٹال اور آٹار ہے جانٹا اور بات ہے اور حقیقت و ماہیت کوجانٹا اور بات ہے۔ اوصاف کمال۔ حضرت حق تعالی کی صفات کمالیہ۔

جز کہ گوئی ہست چوں طوا ترا سوائال کے کتو کہدے کدہ تیرے کے طواجیاے جز کہ گوئی ہست آں خوش چوں شکر سوائے اس کے کیو کہدے وشکر جیساخوش (ذا نقتہ) ہے متل ماہیات طوا اے مطاع اے جناب! طوے کی ماہیوں جیسی ماتو آل عاقل کہ تو کودک وثی ال عقلند نے تیرے لیے چونکہ تو بید کی طرح ہے كرنداند ماسيت با عين حال اگر ای کی واقعی حقیقت نہیں سمجھ سکتا ہے در بگوئی کہ ندانم زُور نیست ا اورا گرنو کے کہ من ہیں جانتا ہوں تو بھی جھوٹ ہیں ہے اوال رسول حق و تور روح را اس اللہ کے رمول، اور روح کے تور کو ست از خورشید و مه مشهور تر جو سورج، اور جائد سے زیادہ مشہور ہیں وال امامال جمله در محرابها ادر تمام امام محرابوں میں 'قصہ اش گویند از ماضی قضیح ان کا گذشتہ قصہ وضاحت سے بیان کرتے ہیں گرچه ماهیت نشد از نوخ کشف اگر چہ (حضرت) نوح علیہ السلام کی حقیقت واس نہیں ہوتی ہے ر آل گزیده حق و تحض روح را اس الله کے برگزیدہ، اور خالص روح کو

طفل کی ماہیت نداند طمت را یے، جماع کی حقیقت نہیں جانا ہے طفل را نبود زوطي زن خبر یجہ کوعورت ہے جماع کرنے کی (لذت کی) خرمیں ہے کے بود ماہیت ذوق جماع جماع کی لذت کی حقیقت کب ہوتی ہے؟ لیک نبست کرد از روئے خوشی کین لذت کی حیثیت سے نبت دے دی تا بداند کودک آن را از مثال تاکہ بچہ اس کو مثال سے سمجھ لے لیل<sup>ع</sup> اگر گوئی بدانم دور نیست یں اگر تو کیے، کہ میں جان گیا تو بھی بعید تہیں ہے گر کے گوید کہ دائی نوخ را اگر کوئی کے، کہ تو نوح علیہ السلام کو جانا ہے گر بگوئی چوں ندانم کاں قر اگرتو کیے، کہ میں کیول نہیں جانتا ہوں کیونکہ وہ جاند ہیں کودکانِ خُرد در تُمَایها<sup>ع</sup> چھوٹے بچے مکتبوں میں نام او خوانند در قرآن صریح ان کا نام صاف طور پر قرآن میں پڑھتے ہیں راست کو دانیش تو از روئے وصف سے کہ تو ان کو اوصاف کے اعتبار سے جاتا ہے ور بگوئی من چه دانم نوخ را الرتوكيم من (حضرت) نوح عليه السلام كوكيا جانون؟

المنقل- ہماری عقلوں میں ان صفات کی حقیقت کو بچھنے کی صلاحت نہیں ہے جس طرح پیر جماع کی حقیقت نہیں بچھسکا ہے۔ طمف جینی، جماع ۔

جز کہ کوئی۔ بچہ کو بمناع کی حقیقت اس طرح سمجھائی جاستی ہے کہ ای سے کہا جائے کہ وہ ایسا مزیداد ہے جیسا کہ طوار کے بود لیکن ظاہر ہے کہ بمناع کی حقیقت اور پچھ ہے اور صلو ہے کی حقیقت پچھا اور اس جو کھایا جاتا ہے۔

بمناع کی حقیقت اور پچھ ہے اور صلو ہے کی حقیقت پچھا اور اس جو مکھ مثال سے بہر صال پچھا ماصل ہوا ہے اور اس جز کا علم بھی کہنا جا سکتا ہے چو مکھ مثال سے بہر صال پچھا ماصل ہوا ہے اور اس جز کا علم بھی کہنا جا سکتا ہے جو مکھ مثال سے بہر صال پچھا ماصل ہوا ہے اور کما حقہ ان کی حقیقت ممال ہوا ہے اور کما حقہ ان کی حقیقت مسکتا ہے کہ و مثال سے اور کما حقہ ان کی حقیقت معلوم نہیں ہے تو نا معلوم ہے۔ آگر کس ۔ آگر کس کو حضرت نوح علیہ السلام کو جاتا ہوں اور یہ بھی کہنا درست ہے کہ میں ان سے واقف نہیں ہوں ۔ تر ۔

معلوم نہیں ہے تو اس کا یہ کہنا بھی می ہے کہ میں دھزت نوح علیہ السلام کو جاتا ہوں اور یہ بھی کہنا درست ہے کہ میں ان سے واقف نہیں ہوں ۔ تر ۔

یعنی دھزت نوح علیہ السلام ۔

س. سناب يمنب مدرسه كشف يمشوف معلوم من يده بريمزيده .

بیچو اوئے وائد او را اے فق اے نوجوان! ان کو ان جیبا بی جان سکتا ہے یشهٔ کے داند اسرافیل را مجھر (حفرت) اسرافیل علیہ السلام کو کیا جانے؟ کہ بماہیت ندا بیش اے فلال اے فلال!ان کی حقیقت کے اعتبار سے تو ان کوئیس جانا ہے حالت عامه بود درياب تو عوام کی حالت ہوتی ہے، تو حاصل کر کے بيش حيتم كالملال باشد عيال کاملوں کی آنکھ کے سامنے کھلا ہوا ہوتا ہے دور تر از قهم و استبصار کو ً٠ قہم و بھیرت سے زیادہ دور اور کوئی چیز نہیں ہے ذات و وصفے جیست کال ماند نہال تو حس کی ذات اور صفت ہے جو پوشیدہ رہے گی؟ ب ز تاویلے محالے کم شنو مکسی ناممکن کو بغیر تاویل کے نہ س أنجه فوق حالِ تست آيم محال جو تیری حالت سے بالا ہے تھے خالی (نظر) آتا ہے نے کہ اول ہم محالت می شمود كيا اليانبين تقاكه وه بملح محال نظر آتے تھے؟ تيه را بر خود مکن حبسِ ستم ظلم کر کے قہر کو، اینے لیے قید خانہ نہ بتا

من کیا کا دانستن اُو از کیا میں کہاں، اور ان کا جاتا کہاں مورِ لنكم من چه دانم فيل را میں لنگری جیوٹی ہوں میں ہاتھی کو کیا جانوں؟ ا بن سخن ہم راست ست از روئے آل یہ بات بی سے ہے اس لیے کہ عجز از ادراک ماهیت عمو اے بچا! ماہیوں کے ادراک ہے بجز زانکه ماهیات<sup>ع</sup> و برّ برّ آن کیونک ماہیمیں اور ان کے راز کا راز در وجود از بهرِّ حقّ و ذاتِ او اللہ اور اس کی ذات کے راز سے، وجود میں چونکه آل محفی نماند از محرمال جبکہ مجرموں سے وہ یوشیدہ نہیں رہتا عقلِ بخشی<sup>س</sup> گوید این دُورست و کو جث كرنے والى عقل كہتى ہے، كم ريعبدے اور كمال ہے؟ تطب گوید مرترا اے ست حال ا قطب کچے کہتا ہے، کہ اے ست حال! واقعاتے کہ کنونت برکشور وه داتعات جو تھے پر اب کھلے ہیں چول رہائیدت زود زنداں کرم جب کھے کرم (خداد عری) نے وس قید خانوں سے آزاد کر دیا ہے

من کیا۔ لینی میں اس قابل کہاں کہ آپ کی حقیقت ہے واقف ہوسکوں۔ تجز ۔ اب مولانا تقیحت فرماتے ہیں کہ حقیقت ہے ناوا تغیت عوام کے شایانِ شان ہے انسان کو جاہیے کہ اپنے اندروہ صلاحیت پیدا کرے جس کے ذریعہ نینزوں کی حقیقت معلوم کر سکے۔ زائکہ۔ کامل لوگ بیتوں اور ان کے دانے کے دانے بھی واقف ہوتے ہیں۔

ماہیات۔ سے اعمان تابتہ مرادین اور سرتر ماہیات سے مراد اساء النبی میں اور سرتر ماہیات کے سرتہ سے مراد حقیقت الہے ہے۔ وروجود۔ اللہ کی ذات اور اس کی مفات عقل اور سمجھ سے دور ترین پھر بھی کامل اولیا اس سے واقف ہوتے ہیں۔ ذات ووضعے۔ جبکہ اولیا ذات وصفات احدیت کاعلم حاصل کر لیتے ہیں تو کا نکات کی ذات وصفات ان پر کیسے تھی روسکتی ہے۔۔

فقر را بر خود کمن رنج و عنا فقر کو آپ اوپر رنج و مشقت نه بنا ورنه شکر چو زبر قاتلت ورنه شکر بیر قاتلت ورنه شکر بیرے لیے قائل زبر بنے گ کایں شخن پایال ندارد جان من اے کا خاتمہ نیس ہے آگر بیانش می کئی بر گو درست اگر بیانش می کئی بر گو درست اگر تو بیان کرتا ہے، تو نمیکہ بیان کر اگر تو بیان کرتا ہے، تو نمیکہ بیان کر

چوں خلاصی ایقی از صد بلا جب تو سکردن مصیتوں سے نجات پا گیا ہے سہل گیرش تائگردد مشکلت اس کو آسان سمجھ، تاکہ وہ تیرے لیے مشکل نہ ہے سوئے بحث خولیش تاز اے بوالحسن اے ابو السن! اپنی بحث کی جانب آ نسبت اثبات با نفی از نخست انبات با نفی از نخست اثبات با نفی کا شروع سے اثبات، اور نفی کی نسبت کا شروع سے

جمع وتفریق میانِ نفی و اثبات یک چیز از رُوئے نسبت و اختلاف جہت ایک چیز کے بارے میں اقرارادرانکارکا جمع ہوناادر نہونا جہت ادرنسبت کے اختلاف کی دجہہے ہے

چول جہت شد مختلف نسبت دو تاست بدب جہت بدل گئ، نسبیں دور ہو گئیں نفی و اثبات ست ہر دو مثبت است بن درست ہیں نفی اور اثبات ہے، دونوں درست ہیں تو نیفکندی کہ قوت حق نموو 'تو نیفکندی کہ قوت حق نموو 'تو نیفکندی کہ قوت حق نموو 'تو نیس پھیکا'' چونکہ طاقت اللہ نے وی ہم مشت خاک اشکست لشکر کے شود ایک می کی ایک می کی کی کا کی سات نفی و اثباتش رواست زیں دو نسبت نفی و اثباتش رواست زیں دو نسبت نفی و اثباتش رواست بان دونیتوں کی وجہ ہے اس کی نفی اورا ثبات درست ہے اس کی فی اورا ثبات درست ہے مشکل ما کا یک شینیه بیا او کا کہ درا تابیس ہوتا ہے مشکل ما کا یک شینیه بیا او کا کہ درا تابیس ہوتا ہے مشکر جی طرح کران کوائی اولاد میں شبہ نبیں ہوتا ہے اس طرح جی طرح کران کوائی اولاد میں شبہ نبیں ہوتا ہے اس طرح جی طرح کران کوائی اولاد میں شبہ نبیں ہوتا ہے

نفی آل یک چیز و اثبات رواست ایک می چیز ک نفی، اور اثبات درست به ما رَمَینُ از گرمَینُ از نبیت است از نبیس به کا جبرات خرای خود به کا بینا جبرات این از نبیس به کا جبرات خود بر دست تو بود اگلدی چو بر دست تو بود اثر نی تو افلندی چو بر دست تو بود از می خود از می از می خود انبان کی طاقت کی ایک حد به انبان کی طاقت کی ایک حد به انبان کی طاقت کی ایک حد به مشت مشت شمت تست و افلندن ز ماست مشت مشت شمی به اور پیمانا مارا به منحی نو بری مشی به اور پیمانا مارا به منحی نو بری مشی به اور پیمانا مارا به منحی نو بری مشی به اور پیمانا مارا به منحی نو بری مشی به اور پیمانا مارا به منحی نو بری مشی به اور پیمانا مارا به منحی نو بری مشی به اور پیمانا مارا به منحی نو بری مشی به اور پیمانا مارا به منحی نو بری مشی به اور پیمانا مارا به منحی نو بری مشی به اور پیمانا مارا به منحی نو بری مشی به اور پیمانا مارا به منحی نو بری مشی به اور پیمانا می منافعی بیمانا می منافعی بیمانا می منافعین می منافعین می منافعین بیمانا می منافعین

ا چوں خلاص ۔ جب اللہ کے کرم نے سینکڑ وں مصبتیں ٹال دی تو افلاس اور فقر کی مصیبت کو بھی ٹال دےگا، جب دسوں حواسوں ہے آزادی لی گئاتو

کشف وشہور بھی میسر آجائے گا۔ بحث خولیق ۔ لین نئی اور اثبات کی بحث۔ ایس بخن ماہینوں کے اور اک کی بحث ۔ بوالحس ۔ اس سے کوئی خاص محض مراونہیں ہے ہر مخاطب مراو ہے۔ جع وتعزیق نئی اور اثبات ایک جگہ جمی ہوجاتے ہیں اور ان میں تعزیق کی ہے، حیثیت اور جہت بدل جانے ہے جسم بدل جاتا ہے ایک بی چیز ہے ایک میٹیت اور جہت ہے وہ معلوم ہے دوسری حیثیت اور جہت ہے وہ معلوم ہے۔

ی مارست۔ جنگ بدر بھی آنحضور کے ایک مٹی کی وشمنوں کی طرف پینے جس ہو وائد سے اور فکست یاب ہو مجے چونکہ آنخضور کے اپنے ہاتھ ہے وہ مٹی پینے گاتو چینے کی نسبت آنحضور کی ملرف کی گئی اور چونکہ اس پینے نے ووکام کیا جو آخضور کا واتی نہ تھا اس لیے پینے کی آخضور کے نئی کر دوگئی گئی کے مشکر بن ان کوالیا تی جانے ہیں اور اوکو جانے ہیں پھر دکی گئی کے مشکر بن ان کوالیا تی جانے ہیں جارو کی جانے ہیں اور کو جانے ہیں ہی خرمایا کیا کہ اور کی میں جانے ہیں ان کو میر سے سواکو کی نہیں جانا ہور نہ جانا اور نہ جانا ور میں ٹیتوں سے ہے جو اولیا کو میر سے سواکو کی نہیں جانا ہور نہ جانا اور نہ جانا ور میں ٹیتوں سے ہے جو اولیا ہی میں ہے ہوئے ہیں ان کو میر سے سواکو کی نہیں جانا ہور نہ جانا اور نہ جانا ور میں ٹیتوں سے ہے جانہ اور نہ جانا ور سے بیتوں سے ہے جانہ اور نہ جانا ور سے بیتوں سے ہے جانہ اور نہ جانا ور سے بیتوں سے ہے جانہ اور نہ جانا ور سے بیتوں سے ہے جانہ اور نہ جانا ور سے بیتوں سے بیتوں ہے ہوئے ہیں ان کو میر سے سواکو کی نہیں جانا ہور کے جانا اور نہ جانا ور سے بیتوں سے بیتوں ہے ہوئے ہیں جانا ہور سے بیتوں ہی ہی ہوئے ہیں ان کو میر سے سواکو کی نہیں جان ہے۔ چونکہ جانا اور نہ جانا ور سے بیتوں سے بیتوں ہے جانا ہور سے بیتوں ہیں ہی ہوئے ہیں ان کو میر سے سواکو کی نہیں جان ہوئے کہ بیتوں ہیں ہی بیتوں ہوئے ہیں ہی ہوئے ہیں ان کو میر سے بیتوں ہوئے ہیں ہوئے کہ بیتوں ہوئے کی میتوں ہوئے کی ہوئے کی میتوں ہوئے کی ہوئے کی میتوں ہوئے کی ہوئے کی ہوئے کی میتوں ہوئے کی ہوئے کی ہوئے کی ہوئے کی ہوئے کی ہوئے کی ہوئے ہوئے کی ہوئے کی

منگرال باصد دلیل و صد نشال منگرال باصد دلیل و صد نشال خویشتن را برندانم می زند ایخ آب کو "بم نبیل جانے" کا مصداق بناتے ہیں گفت کا یکو فیل کے فیری فیل کی میں جانے ہیں میں جانے ہیں دینو فیل کم کی فیل کی فیل کی میں کا کی میں جانے ہیں دینو کی نمیل جانا ہی دینو کی نمیل جانا ہی کو خوال شال نداند ز آزمول ان کو خدا کے سوا آزمائل سے کوئی نمیل جانا ہے کہ بدائی و ندانی نوع را کہ تو نوح علیہ السلام کو جانا بھی ہے اور نہیل جانا ہے کہ تو نوح علیہ السلام کو جانا بھی ہے اور نہیل جانا ہے کال بہ نسبت باشد اے جال معتبر کال بہ نسبت باشد اے جال معتبر کا دہ نسبت کی دجہ سے بہتر ہوتی ہے دہ نسبت کی دجہ سے بہتر ہوتی ہے دار نہیل کے دون نسبت کی دجہ سے بہتر ہوتی ہے

ان کو ابن ادلاد کی طرح پیجائے ہیں اللہ از رشک و حسد پنجال کنند لیک از رشک و حسد پنجال کنند لیکن رشک اور حسد سے چھپاتے ہیں لیکن رشک اور حسد سے چھپاتے ہیں لیس چو یکٹوف گفت چول جائے دگر ایس جبکہ ''دہ پیجانا ہے'' فرایا دوسری جگہ کیوں انگہ م تکخت قبائی کامِنُون الله م بین جب ہوئے ہیں انگہ م بہ نسبت کی ہیے چھپے ہوئے ہیں اس مفتوح را اس مفتوح اللہ اس مفتوح را اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کی بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کیں بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کیں بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کیں بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کیں بات مدیث میں بہت آئی ہے اس مفتوح کیں بات مدیث میں بیت آئی ہے اس مفتوح کیں بات مدیث میں بیت آئی ہے اس مفتوح کیں بات مدیث میں بیت آئی ہے اس مفتوح کیں بات مدیث میں بیت آئی ہے کی بات مدیث میں بیت آئی ہے کیں بات مدیث میں بیت آئی ہے کی بات مدیث میں بیت آئی ہے کیں ہے کی بات مدیث میں بیت آئی ہے کیں ہے کیں بات مدیث میں ہے کیں ہے کیں ہے کی بات مدیث میں ہے کیں ہے کیں ہے کی ہے کی ہے کی ہے کیں ہے کی ہے

مسکلہ فنا و بقائے دروکیش کامل کامل دردلیش کی فنا ادر بقا کا معاملہ

گفت قائل در جہال درولیش نیست ایک کنے دالے نے کہا، دنیا بین کوئی درویش نہیں ہے ہست از روئے بقائے ذات او اس کی اعتبار ہے دہ ہے بقائے اعتبار ہے دہ ہے بھا کے اعتبار ہے دہ ہے بھیل آفابل بھیل کر شمع کا شعلہ سوری کے بالقابل جیسا کہ شمع کا شعلہ سوری کے بالقابل ہست باشد ذات او تا تو اگر اس کی ذات موجود ہوتی ہے، حتی کہ اگر تو اس نیست باشد روشن نہیں دیتا ہے اسمدم ہوتا ہے، گھے روشن نہیں دیتا ہے معدم ہوتا ہے، گھے روشن نہیں دیتا ہے

ہم بہ نبعت - حضرت نوح علیہ السلام کو جانٹاا در نہ جانتا بھی ای اعتبار ہے تبھے لے۔ زیس نمط۔ حیثیت اور جہت بدل جانے ہے دوم تضاد تھم البہت ی چیزوں پر لگائے گئے میں۔مسکہ۔ سی کی فتاء دبقا کا مسکہ بھی ای نوعیت کا ہے کہ مختلف حیثیتوں کے اعتبار ہے اس کو فانی اور باقی کہا جاتا ہے۔

ور بود ۔ لینی اگر وہ موجود ہے توانی ذات کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ اپنی ذات کے اعتبار سے فانی ہے اوراس کو بقاباللہ عاصل ہے۔ آچوں زبانہ۔ دن میں مورج کے سامنے اگر شمع روشن کروتو اس پر متفاد تھم لگ سکتے ہیں چونکہ آفاب کی روشنی کے سامنے اس کی روشنی ماند پڑ آگئ ہے تو کہہ سکتے ہوکہ دہ روشن نیس اور اس حیثیت سے کہ اس کی لو پر روئی رکھوتو وہ جل جائے گئ تم میہ کہہ سکتے ہوکہ شمع زوشن ہے۔

چول در افکندی و درؤے گشت حل جب تو نے ڈال دیا اور وہ اس میں حل بو کیا ہست کی وقیہ فزوں چوں میکشی جب تو وزن كرے كا ايك اوقيہ يرما موا ب مستیش در بهبت او رُویوش شد اس کی ہتی اس کی ہتی میں تھیپ گئ جوشش عتق ست زرک ادب ادب کور ک کرنے کی وجہ سے میں ہے عشق کا جوش ہے خویش را در رکفته شه می نهد اینے آب کو شاہ کے پلاے میں رکھتی ہے با ادب تر نیست زو کس در نبال دریردہ ای سے زیادہ باادب کوئی تہیں ہے ایں دو ضد یا ادب یا ہے ادب باادب؛ ادر بے ادب ان دو ضدول کا که بود دعوی عشقش ہمسری کیونکہ اس کا عشق کا دعویٰ، برابری ہے او و دعویٰ پیش آل سلطال فناست وہ اور اس کا دعویٰ شاہ کے سامنے معدوم ہیں لیک فاعل نیست کو عاطل بود ليكن وه كرنے والانہيں ہے، كيونكه وه بيكار ہے در دو صد عمن شهد یک وقیه زخل دو سو من مبل میں ایک اوتیہ سرکہ نيست باشد طعم خل چوں می چشی جب تو عکھے گا سرکہ کا مزہ معدوم ہو گا بیش شرے آہوئے بیہوش شد ایک ہمان، شیر کے سامنے بے ہوش ہو گیا ایں قیاس ناقصال پر کارِ رب الله (تعالی) کے معالمہ میں ناقصوں کا بیہ قیاس ، نبض عاشق<sup>ع</sup> ہے ادب ہر می ج*ہد* عاشٰ کی نبض بلا (لحاظِ) ادب زمین ہے ے ادب تر نیست زو کس در جہاں ونیا میں اس سے زیادہ بے اوب کوئی تہیں ہے ہم بہ نسبت میں دال روفاق اے منتخب اے برگزیدہ! جمع ہونا بھی نبت کی وجہ سے سمجھ ہے ادب یاشد جو ظاہر بنگری جب تو وکھے گا، وہ بظاہر بے ادب ہو گا چول بباطن بنگری دعویٰ کیاست جب تو حقیقت کو دیکھے گا، دعویٰ کہاں ہے؟ مات زید کر فاعل بود "زيد م كيا" زيد اگرچه فاعل ہے

ا دردوصد اگر دوسوئن ٹمریش ایک سرمر کہ طا دوتو کہ سکتے ہو کہ مرکہ معددم ہے چونکہ اس کا کوئی مزہ چکھنے بیں معلوم نیس ہونا اور یہ بھی کہ سکتے ہوکہ سرکہ موجود ہاں کا کوئ مزہ چکھنے بیں معلوم نیس ہونا اور یہ بھی کہ دیتے ہیں۔ چین ۔ مرکہ موجود ہاں لیے کہ دزن کر دیگر و دوسومن ایک سیر ہوگا۔ اوقیہ ۔ چالیس درہم کا وزن، ہمزہ کوصۂ ف کر کے وقیہ بھی کہ دیتے ہیں۔ چین ۔ پیش ہمزان جب شرکے سامنے بے ہوش ہوگیا تو دو فانی بھی ہے اور ہاتی بھی ہے۔ ایس قیاس ناہ و بیتا ہی جودی گئی ہیں وہ صرب می کے شایان میں جب شرک سامنے ہوئی ہیں ہوگیا تو دو فانی بھی ہوئے ہوئی ہیں ہوا ہے ترک ادب مقدود نیس ہے۔

ی نبغ مانت عشق اللی کا دعوی ایک درجه می برابری کا دعوی ہاس لیے کہ عاشق ومعثوق میں لامحالہ کوئی نسبت ہوتی ہے اور ممکن واجب کے ساتھ کوئی مناسبت نبیس رکھتا ہے۔ کے ادب۔ عاشق عشق کی مستی میں ممتاخانہ ہاتیں بول جاتا ہے لیکن وہ ممتاخی اس دفت گستاخی ہے جب اس کی نسبت عاشق کی طرف ہولیکن چونکہ اس کوفتا کا درجہ حاصل ہے اور وہ ہاتیں اس کی ذات سے منسوب نبیس ہیں لہذا وہ ممتاخی تیں ہے۔

سے ہم برنست۔اس کا باادب ہونا اور بے ادب ہونا بھی نسبت کے اختلاف سے بچے ہے، اگر وہ با ٹیں اس کی ذات کی طرف منسوب ہوں تو ہے اوب ہے، اگر وہ با ٹیں اس کی ذات کی طرف منسوب ہوں تو ہے اوب ہے، اگر ذات باری کی طرف ہوں تو ہے اوب ہے۔ چول بباطن ۔ چونکہ اس کوفتا تی الذات کا مرتبہ حاصل ہو کیا ہے لہذا اس کا اپنانہ کوئی دیجو کی ہے نہ کوئی ذات ۔ مات زید مجوی ترکیب کے اعتبار سے مات قبل اور زید اس کا فاعل ہے بی کھن گفتاتی بات ہے ورندزید عمل موت کی حالت میں فاعلیت اور کرنے کی ملاحب کی ملاحب وورندزید عمل مفسول اور متنول ہے موت اس کی قاحل ہے۔

ورنه او مفعول و موتش قاتل ست او ز روئے لفظ نحوی فاعل ست ورنہ وہ مفعول ہے، اور موت اس کی قاتل ہے وہ نحوی اصطلاح کے اعتبار سے فاصل ہے فاعلیٰ جہلہ از وے دور شد فاعلیہا جملہ از وے دور شد دو قاعلیہا کیا وہ ایا مغلوب ہے تام فاعلی اس سے دور ہو گئی ہے قصة و کیل صدر جہاں کہ متہم شد و از بخارا گریختہ از بیم جاں باز عشقش گریباں گرفت کہ کارِ جاں ببر جاناں مہل باشد عاشقاں را

صدر جہاں کے وکیل کا قصہ جو متہم ہو گیا تھا، اور جان کے ڈر سے بخارا سے بھاگ گیا تھا، پھر عشق نے اس کا گربیان پکڑا کہ محبوب کے لیے جان کا معالمہ عاشقوں کے لیے آبیان ہوتا ہے

در بخارا بندهٔ صدرِ جہال معہم شد، گشت از صدرش ع نہال بخارا، میں صدر جہاں کا ایک غلام مجم ہو گیا، اس کے دربار سے غائب ہو گیا مدت وه سال سرگروال بکشت گه خراسال گه کهستال گاه وشت مجھی خراسان میں، بھی بہتان میں، بھی جنگل میں گشت ہے طاقت ز ایام فراق جدائی کے زمانہ ہے، بے بس ہو گیا صبر کے داند خلاعت را نشاند مبر، فرال کے ڈر کو کہاں فرد کر سکتا ہے؟ آب زرد و گندهٔ و تیره شود -پانی زرد اور گندہ اور گدلا ہو جاتا ہے آتشے خاتشرے کردد ہا آگ، راکھ فضا کے ذرے بن جاتی ہے زرد و ریزال برگ او اندر حص خرابی سے اس کے بے زرداور جھڑنے والے بن جاتے ہیں بمجو تير انداز إشكته كمال

ٹوئی ہوئی کمان والے تیر انداز کی طرح ہے

ا دى سال تك مادا مادا يمرا از کیل ده سال او از اِشتیاق دی سال کے بعیر وہ عشق کی وجہ ہے · گفت تاب فرحتم زیں کیں نماند اس نے کہااس کے بعد جدائی کی طاقت جھے میں نہیں رہی ہے از فراق<sup>ع</sup> این خاکها شوره شود فرال سے یہ زمینیں شور بن جاتی ہیں بادِ جال افزا و خم گردد وبا روح پرور ہوا، تا موافق وبا بن جاتی ہے باغ چوں جنت شود دارالرض جنت جیہا باغ، بیاری کا گھر بن جاتا ہے عقل درّاک از فراقِ دوستال دوستوں کی جدائی ہے حساس عقل

فا على فنا كے بعد فاعل بنے كى صلاحيت عى باقى نبيں ہے، ابذانعلى كى اس كى طرف نسبت نبيس كى جائنى ۔ تصدراس تصدرے يہ بتانام تصود ہے كدوه وكيل الجي جان سے قطع نظر كر كے بادشاہ كے سامنے پیش ہوا، اى طرح عاشق اپنی ذات وصفات ہے قطع نظر كرليما ہے۔ صدرش لیخی وه غلام صدر جہال کے دربارے رو پوش ہو گیا۔ کہتان ۔ ایک شہر کانام ہے۔ خلاعت ۔ مرض یا فراق سے ڈرنا۔ ازفراق دين بإنى كاجدائى سے بخرين جاتى سادر بإنى روائى كى جدائى سے كدلا اور كندوين جاتا ہے۔ باد \_ بواصفائى كى جدائى سے ناموائى اوروبابن جاتی ہے۔آ گئے۔آ گ ایدهن کی جدائی سے را کھ بن جاتی ہے۔ باتے موسم بہار کی جدائی باغ کوامراض کا کمر بناتی ہے ادرمرض کی دجہ سے اس کے بے زرد ہو کر کرنے لگتے ہیں۔ معل ووستوں کی جدائی معل کواریام بہوت کردی ہے جس طرح تیرائد از کمان ٹوٹ جانے ہے بہوت بن جاتا ہے۔

بيد از فرقت چنال لرزال شده است بيد، فراق سے اس قدر لرزنے والی بن گئی ہے تا قیامت یک بود از صد ہزار قیامت تک، لاکھ میں سے ایک ہو گا رَبّ سَلِّمُ رَبّ سَلِّمُ گُولَى و بس ين خدا بيا، خدا بيا كها ره از فراقِ او بیندیش آن زمان أى وقت، ال كى جدائى كو سوچ لے آخر از وے جستہ و ہمچوں بادشد بالآخر اس سے وہ چیز چلی گئی اور ہوا جیسی ہو گئی پیش ازال کو بجید از تو تو بچه ال سے پہلے کہ وہ تجھ سے بھاگے تو اس سے بھاگ جا نَفْسُ رَا كَاعُوْذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْك نفس سے، میں تھے سے اللہ کی پناہ جاہتا ہوں

دوزخ<sup>!</sup> از فرفت چنال سوزال شده است دوزخ، فراق ہے اس قدر جلانے والی بن گئی ہے گر بگویم از فراقِ چوں شرار اگر میں چنگاریوں جسے فراق کے متعلق کہوں یں زشرح سوزِ او تم زن نفس لبذا ای کی سوزش کی تشریح نه کر ہر جہ از وے شاد گردی در جہاں تو دنیل میں، جس چیز سے خوش ہو زانچه تحتی شاد بس تنس شاد شد جس چیز سے تو خوش ہواہے، بہت سے خوش ہو سے ہیں از تو ہم بجد تو دل پر ؤے منہ وہ تھے سے بھی نکل بھائے گی، اس سے ول نہ لگا أيجو مريم على كوئى پيش از فوت ملك مک کے فوت ہونے سے پہلے می (حنرت)مریم کی طرح کہددے

بيدا شدن روح القدى بصورت آدمى بر مريم عليها السلام بوقت حفرت جبرئيل عليه السلام كا آدى كى صورت مين عسل اور بربنكى كى حالت مين حضرت عسل و برجنگی و پناه گرفتنِ او بجق تعالی مریم علیما السلام کے سامنے رونما ہوتا اور ان کا اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنا

جانفزائے ولربائے ور ظلا خلوت میں، جو برسی روح پرور اور ولربا تھی چول مه و خورشید آل روح الامین " جريكل عليه السلام جاند اور سورج جيسے · آنیخنال کز شرق رُویدِ آفابِ جی طرح شرق سے سورج نمودار ہوتا ہے

دید مریم صورتے بس جانفزا حضرت مریم علیماالسلام نے ایک روح پر درصورت دیکھی بیش اُو بَر رُست از رُوئے زمیں ان کے مامنے زمین سے نکل آئے از زمیں ہر رُست خوبے بے نقاب ایک حسین، بے نقاب زمین سے نمودار ہوا

ا ووز نار خدا کی رست کی جدائی میں جنم پُرسوز بنی ہوئی ہے، بید کا در فت طاقت کے فراق سے ارزتا ہے۔ گر بھو بم رفراق کے اثر ات کابیان تیا مت تک ممل نیں ہوسکا۔ بی ۔ فراق کے اثر ات کی تنصیل میں پڑنے کے بجائے الامان الامان کہنا بیا ہے۔ ہر چہ۔ ونیا کی خوش کن چیزوں نے بہت سوں کوفراق میں جتلا کیا ہے۔ چین ازاں۔ اس چیز کے جدا ہونے سے پہلے بی اگر تو اپنا دل اس سے بٹالے کا تو فراق کی تکلیف نہ

ہمچومریم۔ جس طرح مریم نے خدا کی بناہ حاصل کاتھی تو بھی دنیا کی خوش کن چیز دل سے خدا کی بناہ حاصل کر لے اور ان کے فوت ہونے ہے قبل یں خدا کی *لر ف۔ رجوع کر لیے*۔

<sup>۔</sup> ۳۔ درخلا۔ حضرت مریم نے لوکول سے کوشہ تنہائی افتیار کرلیا تھا۔ روح الا مین۔ حضرت جرئیل علیہ السلام زمین سے نمودار ہوئے تھے۔ بے نقاب۔ حفرت جبرئیل مایدالسلام بے مجاب اس طرح نمود ار ہوئے جس طرح مشرق سے سورج طلوع کرتا ہے۔

کو برہنہ بود و ترسید از فساد كيونك وه تنظى تحيس اور خرابي سے دري وست از حیرت بریدے چوں زنال عورتوں کی طرح جرت سے ہاتھ کاٹ ویتے چوں خیالے کہ ہر آرد سر زول جس طرح خیال ول سے سر ابھارتا ہے گفت جمهم در پناهِ ایزدی فرمایا میں خدا کی بناہ میں آتی ہوں در ہزیمیت رّخت بُردن سوئے غیب عابزی میں، غیب کی طرف رجوع کرنے کی حازمانه ساخت زال حضرت حصار یخت کاری ہے، اس دربار کو قلعہ بتا لیا تھا کہ نیابہ حصم راہِ مقصدی تاكه شيطان ايخ مقصد كا راسته نه بإك یورنگه نزدیک آن دژ برگزید اس قلعہ کے نزدیک انہوں نے قیام گاہ نتخب کی که ازو می شد جگربا تیر دوز جن ہے جکر زخمی ہوتے تھے خسروان ہوش بیہوشش شدہ عقل کے شہنشاہ بیہوش ہو گئے تھے صد ہزاراں بدر را دادہ بدق لا کھوں چودھویں کے جاندوں کو اُس نے گھٹاؤ میں مبتلا کر دیا تھا عقلِ کلش چوں بہ بیند کم زند جب اس کو عقل کل د کھے لے، کاروبار جھوڑ دے

الرزه بر اعضائے مریم " اوفیاد (حضرت) مریم علیمها السلام کے اعضا پر کیکی طاری ہوگئ صورتے کہ یوسٹ ار دیدے عیاں وه اليي صورت (تمني) كراكر (صرت) يوسف عليه السلام ال كود كيد ليت ہمچو گل پیشش بروئیہ او ز گل وہ زمین ہے بھول کی طرح ان کے سامنے اگ آئے گشت مریم بیخود و در بیخودی (حضرت)مريم عليهاالسلام باختيار بوڭئيں اور پيخو دي ميں زانکه عادت کرده بود آل باک جیب کیونکہ ان باک دامن نے عادت ڈال رکھی تھی چوں جہاں را دید مُلکے بیقرار چونکہ انہوں نے دنیا کو بے شکار، ملک سمجھ لیا تھا تابگاہِ مرگ رصنے باشدش تاکہ موت کے وقت وہ ان کا تکعہ بنے از پاہِ حق حصارے یہ ندید انہوں نے اللہ کی بناہ سے زیادہ بہتر کوئی قلعہ بیس دیکھا چوں بدید آل غمز مائے سطحقل سوز جب انہوں نے وہ عصل سوز ادا کیں دیکھیں شاه و کشکر حلقه در گوشش شده شاہ اور لشکر اس کے طقہ بگوش بن گئے تھے صد ہزاراں شاہ مملوکش برق لا کھوں باوشاہ غلامی کی وجہ سے اس کے مملوک ہو گئے تھے زہرہ نے مر زہرہ را تا دم زند زہرہ کے پت سیس کہ دم مارے

لرزو - حضرت جرئنل عليه السلام كينمودار مونے سے حضرت مريم عليم السلام گھرا كئيں، ير جنهي سمجھيں كوئى خرائى جين نه آجائے ـ صورت ـ حضرت جرئنل عليه السلام الي حسين مودت من نمودار موئے كه اگر حضرت يوسف عليه السلام ان كود كيمية تو ال كے حسن سے مبوت موكراى طرح النام التا كائے اللہ الله كائے الله الله من كائل الله من كھراكرفر مايا تھا النام الله من كھراكرفر مايا تھا الله من مناكى بناو كرئى مول ـ "
إِنّى اُعُودُ بِالوَّحُمُ فَن " مِين خداكى بناو كرئ مول ـ "

زانگه- حضرت مریم علیماالسلام کی بیدعادت تمی که هر پریشانی میں وہ خدا کی بناہ جا ہتی تمیں۔ یوتر ارسا پائیدار۔ حاز مانہ۔ پختہ کاری۔ حصار۔ قلعہ۔ پورنگہ۔ قیام کی جگہ۔ درژ۔ فلعہ۔

یر سب سے ان جہ سرر سے سے ماز وادا۔ شاہ واشکر۔ بیاشعار صنرت جرئیل علیہ السلام کی تعریف میں ہیں۔ رق ۔ فلای۔ وق ۔ گھٹاؤ، عمر وری ۔ زہر و۔ زاء کے زہر سے پیتے، زاء کے چیش ہے ستار ہے کانام ہے۔ عمل کل معتل اول ۔ کمرور کی ۔ زہر و۔ زاء کے زہر سے پیتے، زاء کے چیش ہے ستار ہے کانام ہے۔ عمل کل معتل اول ۔

ومهم را دَمگه او سوخت است اس کے مظاہر نے میرا کا طا دیا ہے دور ازال شه بَاطِلٌ مَا عَبُّرُوا اس شاہ سے دور ہے، لوگوں نے جوتعبیر کی ہے وہ باطل ہے جز کہ نورِ آفابِ مستقیل سورج کے لیے تور کے سوا ایں بستش کہ ذلیل او بود اس كے ليے بى كافى ہے، كه وہ اس كا تالع ہے جمله ادراکات کین، او سابق ست تمام ادراكات يحيي بي، وه آگے ہے او سوارِ باد ترال چوں خدنگ وہ تیر کی طرح اڑنے والی ہوا پر سوار ہے ور گریزند او مبگیرد پیش ره اور اگر لوگ بھا گیس تو وہ (شاہ) آئے کا راستہ روگ دے وقت میدانست وقت جام نے میدان کا وقت ہے، جام کا وقت تہیں ہے وال کیے چول تیر مغفر می درد اور ایک، تیر کی طرح خود کو کھاڑتا ہے · وال دکر اندر تراجع ہر زمال اور دوسرا ہر وقت ترؤد میں ہے جمله حمله ميفزايند آل طيور وہ سب پرند حملہ کرنے ہیں

من چه گوئیم چول مرا بردوخت ست میں کیا بتاؤں جب کہ اس نے مجھے حچھلنی کر دیاہے دودِ آل نارم رکیکم من برو میں اس کیے آگ کا دھوال ہوں، میں اس کی نشانی ہوں خود نیاشد آفآیے را دلیل سورج کے لیے کوئی دلیل نہیں ہوتی سابیہ کہ بود تا دلیل اُو بود سامیہ کیا ہوتا ہے جو اس کی دلیل بے این جلالت در دلالت صادق ست یہ بڑائی (ایمی) وکالت مین کمی ہے جملہ ادراکات<sup>ع</sup> بر خربائے لنگ تمام ادراکات لنگڑے گدھوں پر سوار ہیں کر کریزد کس نیابد گردِ شہ اگر شاہ بھاگے کوئی اس کی گرد نہیں یا سکتا جملہ إدراكات را آرام نے جملہ ادراکات کو سکون نہیں ہے آل کیے وہے چو بازے میپرد ایک خیال باد کی طرح اڑا ہے وال دگرچوں کشتی با بادبال اور دوسرا بادبانی مشتی کی طرح ہے چوں شکارے می نماید شال ز دور جب ان کو کوئی شکار، دور سے نظر آتا ہے

<sup>۔</sup> سن چہ کوئے۔ یہاں سے مولانا نے حضرت جرئیل علیہ السلام کے حسن کے ذکر سے اللہ کے جمال کی طرف گریز کیا ہے۔ ومگہ۔ گا، صنعت۔ دود۔

لین میں اور تمام مخلوق اس کے آٹار ہیں اور اثر موکڑ کے وجود کی دلیل ہوتا ہے لہذا میں اس کے وجود کی دلیل ہوں اس کے علاوہ ذات باری کی جو

تجسیرات ہیں وہ محج تعبیری تبیس ہیں۔ خود سورج کا وجود کی دلیل کا تحتاج تبیس ہے ''آ فاب آ مددلیل آفاب' ساتیہ مولانا نے اپنے آپ کو
دھوال تر اردے کرخودکودلیل کہا تھا اب فرماتے ہیں کہ یدورست تبیس ہے سالیک کیا حقیقت ہے کہ وہ سورج کی دلیل بن سکے جملہ اوراکات۔ لیمن
دو تمام اور اکات سے وراء الوراء ہے۔

ے جملہ ادراکات۔ ہماری دلیل اورادراک کی وجو دِ باری ہے وی نسبت ہے جوخرانگ اور ہوا پر سوار کی نسبت نے لنگ اس کو بھی نہیں پکڑسکا ۔ گرگر یز د۔ ذات جن انسان سے قریب بھی ہے اور اس کے ادراک ہے امید بھی ہے۔ جملہ اوراکات ۔ انسان کے جس قدر اوراکات ہیں وہ کوئی بھی اس کی حقیقت تک بھنتے کرمطمئن نہیں ہے بھر جبتی جاری دی خضر وری ہے۔

<sup>۔</sup> تا آل کے۔انسانوں کے بعدادراکات مختلف بیں کی کاادراک تیز ہےادر کسی کاادراک مواقع ادر تجابات کودور کرنے اور ہٹانے والا ہے۔وال دگر۔ ایک کے دہم و خیال کی روانی کشتی کی ہے۔تر اقتی ہے تر ڈوریٹکارے۔کوئی کیل۔آل طیور لیجنی حواس۔

ہمچو چغدال سوئے ہر وریاں شوند الووك كى طرح ہر ورائے ميں بطے جاتے ہيں تاکہ پیدا گردد آل صید نیاز تاکہ وہ نیاز (مندی) کا شکار نظر آ جائے صيد بود آل خود عجب يا خود خيال تعجب ہے، وہ شکار تھا، یا خود خیال (تھا) توتے گیرند و زور از راجے آرام کے ذریعہ قوت، اور طاقت بیدا کر کیس خویشتن را سوختندے زاہتزاز بھاگ دوڑ میں اینے آپ کو جلا ڈالتے ہر کھے دادے بدن را سوختن ہر تحض جسم کو پھوتک ڈالآا تا رہند از حص خود کی ساعتے تاكہ تھوڑى در كے ليے رص سے نجات يا جائيں آن صلاح تست آنس ول مشو وہ تیری بھلائی ہے، مایوس دل نہ بن خرج را دخل<sup>ی</sup> بباید ز اعتداد خ کے لیے ذخرے میں سے آم طاہے سوزش خورشید در بستال زدے سورج کی گرمی، باغ کو پھونک دی که دگر تازه نکشتے آل کہن کہ وہ برانا مجھی (ترو) تازہ نہ بنآ صیف خندانست و اما محترق ست محری کا موسم مسکرانے والا ہے کیکن جلانے والا ہے

چونکه ناپیدا شود حیران شوند جب وہ عائب ہو جاتا ہے، سب حیران ہوتے ہیں منتظر چشے بہم یک چشم باز اس طور پر منتظر کہ ایک آئکھ تھلی ہوئی ایک آئکھ بند چوں بماند دریہ گویند از ملال جب وہ دیر تک (مخفی) رہتا ہے تھک کر کہتے ہیں مصلحت آنست تا یک ساعتے مصلحت ہے ہے، کہ تھوڑی در گر نبودے عشب ہمہ خلقال ز آز اگر رات نہ ہوتی تمام لوگ حرص کی وجہ ہے از ہوں و ز حرص سود اندو ختن ہوں اور نفع کمانے کی رص ہے شب پدید آید چو گنج رحمتے رحمت کے خزانے کی طرح رات ہو جاتی ہے چونکہ قِضے آیدت اے راہرو اے مالک! جب تھے یر قبض طاری ہو زانکه در خرجی دران بسط و کشاد یونکہ تو اس قبض و سط میں صرف کرنے میں ہے گر ہمارہ فصلِ تابستاں بدے اگر بیشہ گری کا موم ہوتا منبتش را سوختے از نیخ و بن اس کی کیاریوں کو جڑ اور بنیاد سے ایا جلا دین کر ترشرویت آن دے مشفق ست اگر وہ خزال ترشرہ ہے، تو مہریان (بھی) ہے

چندان۔ مین اس کی کے ادراک سے مروم ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ فتظر۔انسان شکار پر تیروغیرہ چلانے کے وقت ایک آئے بند کر لیتا ہے ایک آئے ہے۔
نشانہ با ندھتا ہے۔ مید لیعن کی ۔ چوں۔ مایوی ہی ہو سونے لگتا ہے کہ وہ کوئی کی ایمن غیرواقعی خیال تھا۔ مصلحت ان حالات میں سالک اور مجاہد
کے لیے مناسب ہے کہ وہ آرام کرے تا کساس میں طاقت بیدا ہوجائے۔

گرنیودے۔اللہ تعالی نے مات کوای لیے پیدا کیا ہے کہ انسان اس میں آ رام کرے ادر محکن دور کرے۔اہٹر آزے کرکٹ کرتا۔ آز ہوں۔اگر رات نہ ہوتی تو کمائی کے لا بچ میں ہروقت معروف کاررو کر بدن کوتباہ کر لیتا۔ شب۔رات کا وجود انسانوں کے لیے اللہ کی دمت ہے۔ چونکہ قبض کی صالت میل وہ تمام توائے باطنی مجتمع ہوجاتے ہیں جو بسط کی صالت میں ٹرج ہود ہے تھے۔آئس۔مایوں۔

وظل۔ آندنی۔ اعتداد بی می کرنا۔ کر جارہ دیموی تغیرات رحمت خدادندی ہیں۔ خبت کی کی دے۔ نزال کاموم اگر چہنا کوار سے لیکن اس میں می خوبی ہے۔ میف۔ موم کرما میں اگر چانسان کو نکلیف ہوتی ہے لیکن پھول بھی کھلتے ہیں۔

تازه باش و چیں منفکن بر جبیں تازه ره، پیتانی پر شکن نه وال عم جکر را باشد و شادی زشش غم جكر كے ليے ہے اور خوشی بھيھرمے سے ہے حیثم عاقل در حبابِ آخرست عقلمند کی نظر، آخرت کے صاب ہر ہے ویں ز قصاب آخرش بیند تلف اور نے قصالی سے بالآخر اپنی ہلاکت و کھی ہے بہر مح ما ترازوے نہاد اس نے ہارے گشت کے لیے ترازہ تیار کر لی ہے بے عوض دادست و از تحضِ عطا مفت عنایت کی ہے، اور خالص عطیہ ہے چُونکہ کُنْ گفتت کُلُوُا مِنُ رَزُقِهِ جبکہ اللہ نے تھے سے فرمایا، "اس کا رزق کھاؤ" كال گلوگيرت نياشد عاقبت اس کیے کہ انجام میں وہ تیرا گلا پکڑنے والا ہو گا کو خورندہ کھمہائے راز شد جو اسرار کے لقمے کھانے والا بتا در فظام اُو لیے تعمت خوری اس کا دودھ تھے شرانے میں بہت ی نعتیں کھائے گا از حکیم غزنوی بشنو تمام تکیم غزنوی ہے، ممل س لے آل ظیم غیب و فخر العارفین اس اسرار کے دانا اور عارفوں کے فخر نے

چونکہ فبض کی آمہ تو در وَے بسط بیں جب قیض طاری ہو تو اس میں بط کا مشاہرہ کر کودکال خندان و دانایان ترش ي اور عقلمند عملين بين چیتم کودک ہمچو خر در آخر*ُست* یجے کی نظر، گدھے کی طرح آخور یہ ہے او در آخرُ جرب می بیند علف وہ آخور میں، لذیذ گھاس دیکھتا ہے آل علف<sup>ع تلخ</sup> ست کیس قضاب داد جو گھاس قصالی نے دی ہے، وہ کڑوی ہے رو زِ حکمت خور علف کال را خدا جا، دانائی کی گھاس کھا، جو خدا نے فہم نال کردی نہ حکمت اے رہی اے بندے! تو روئی سمجما نہ کہ حکمت رزق حکمت<sup>ع</sup> به بود در مُرتبت رتے میں حکت کا رزق بہتر ہوتا ہے ایں دہاں سبتی دہانے بازشد تِوَ نے منہ بند کیا تو ایبا منہ کھلا گر زشیر این دیوتنِ را وابری اگر تو اس جمم کے شیطان کو دووھ سے بٹا لے گا تركب جوشے كرده ام من يتم خام میں نے ادھ کچرے کو جوش نہیں دیا ہے در الہی نامہ گوید شرح ایں اس کی طرح ''البی نامہ'' میں بیان کی ہے

ا چونکہ بنل ۔ اگر سالک پر قبض کی کیفیت طاری ہوتو اس ہے بھی ممکنین نہ ہونا جا ہے ، اس کومفید سمجے۔ کودکاں ۔ بسط کی کیفیت بھی ایک طفلانہ حرکت ہے اس کے زیادہ خواہ شمند نہ ہو ۔ چیشم کودک ۔ بچہ عارضی خوشیوں ہے خوش رہتا ہے ۔ چیشم عاقل عقلند کے بیش نظر آخرت رہتی ہے تو وہ اس کے حساب دکتاب ہے مغموم رہتا ہے ۔

ے۔ آل علف۔ ونیاوی لذنوں کو قصالی کی گھاس مجھو۔اصل خوراک وین کا تقصہ اور اہل یقین کا طریقہ ہے۔ ٹکلُوا مِنُ دِرَقِهِ۔''تم اس کارز ق کھاؤ'' ال رزق سے مراد تھمت ہے نہ کہ دنیاوی غذا کیں۔

ی رز تی حکست - بیرز ق ایسا ہے جس برگوئی اخر دی مواخذ و نہیں ہے۔ ای دہان ۔ حضرت سعدی نے فرمایا ہے۔ شعر ، اعدروں از طعام خالی دار۔ تاورد نور معرفت بنی ۔ گر۔ دنیا دی لذنیں ترک کرنے سے اسراہ خداو عدی کارزق حاصل ہونے لگے گا۔ ترک ۔ بی نے میں مضمون پورائیس سمجھایا اگر پورا سمجھنا ہوتو '' الہٰی نامہ'' پڑھلو جو تھیم سنائی غز نوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔

زانکه عاقل عم خورد کودک شکر کیونکہ عقمند عم کھاتا ہے، بیجہ شکر کھاتا ہے این فرح زخم ست و آن عم مرہم ست یہ خوشی رخم ہے، اور عم مرہم ہے ازسرِ رَبوه نظر کن در دمشق ومثق کو ٹیلے پر ہے دکھے عاشق از معدوم شئ ببید ہمی عاشق، معدوم میں موجود کو دیکھتا ہے تو مکش تامن مشتم ممکش چو شیر تو نه الله تاكه مين شيركي طرح اس كا بوجه الله لون حمل را ہر یک ز دیگر می ربود (ال کیے) بوچھ کو ایک دوسرے سے اچکا تھا ایں دہر گنجیت مزدد آل تسو<sup>ع</sup> یہ مجھے مزدوری میں خزانہ دے گا، وہ کوری یا تو باشد آل نباشد مُرده ریگ وہ تیرے باس ہو گا، وہ موروثی مال نہ ہو گا موتس گور و غریبی می شود مسافرت، اور تبر میں غم خوار ہو گا تاشوی با عشقِ سرمد خواجه تاش تا کہ تو سرمدی ششق کا ساتھی ہے رُوئے چول گلنار و زلفینِ مراد مقصود کا گلنار جیبا چېره اور دو رکفیس

عم خور<sup>ل</sup> و نانِ عم افزایال مخور عَم كُما لِي، اور عم برُهانے والوں كي روتی نه كھا قندِ شادی میوهٔ باغِ علم ست خوتی کی شکر، عم کے باغ کا میوہ ہے علم چو بننی در کنارش کش بعشق تو جب غم د کھے اس کو محبت سے بغل میں لے لے عاقل از انگور ہے بیند ہمی عقلمند انگور میں شراب دیکھتا ہے جنگ میکردند حمّالان پرر يرسول، يوجه اللهانے والے جھكر رے تھے زانکه زال رنجش همی دیدند سود کیونکہ انہوں نے اس تکلیف کو مفید سمجما تھا مُزدِحْق کو مزدِ آل بے مایہ کو کہاں اللہ (تعالیٰ) کی مزدوری کہان اس مفلس کی مزدوری سنج زرے کہ چو حسی زہر ریگ مونے کا الیا خزانہ کہ جب تو مٹی کے نیجے سوئے گا بیش پیش آل جنازت میروَد وہ تیرے جنازے کے آگے آگے کے گا بهر روزِ مرگ<sup>ع</sup> این دم مُرده باش موت کے دن کے لیے اس وقت نمروہ بن جا صبر کی بیند ز برده اجتهاد مر، مجاہرے کے بردے میں سے دیکھتاہے

ا نو ورد انسان کو آخرت کی فکر کرنی جا ہے شکر کھا تا طفلانہ حرکت ہے۔ وقد شادی آخرت کاغم خوشی کی قدعنایت کرے گادنیا کی خوشی تو زخم ہے۔

دمشق ملک شام کامشہور شہر ہے۔ رہوں ٹیلا ایک خاص ٹیلہ ہے جودشق کے قریب ہے جوخص دمشق کے صن کا قائل نہیں ہوتا تھا اس کو کہا جاتا تھا

کہ اس ٹیلے پر پڑھ کردمشق کامنظرہ کیے لیو حسن کا قائل ہوجائے گا۔ عاقل تھکند انسان ہر چیز کے آغازے انجام کو دیکے لیتا ہے تم بھی غم امرون

ہر سرت فردا کو دیکے لوے حمالا ل۔ مردور ہو تھے کی مصیبت، انجام لیعنی مردور کی کہا گئے میں پرداشت کرتا ہے۔ مردو تو ت بہ بایہ انسان ہے

مردور کی حامل کرنے کے لیے مشقت اٹھائی جاتی ہو اللہ کی جانب ہے جومزدور کی لیا گئی اس کے لیے کیوں نہ مشقت پرداشت کی جائے۔

ع تسور جارجو کے وزن کا سکہ تھا۔ سننے۔وہ ایسا فزانہ ہوگا جو تبریل کام آئے گا۔ مردہ ریک۔ دراشت کامال۔ پیش نیکیاں مردے سے پہلے ہی راحت رسانی کے لیے تبریم پہنٹے جاتی ہیں۔

ی بیردد نیم کے مؤوّنوا قبل آن قفو تو این موت ہے آل ای دنیا ادراس کی لذتوں کو خیر باد کہددو۔ ' خواجہ تاش ایک آتا کے دوغلاموں میں سے برایک دوسرے کا خواجہ تاش کہلاتا ہے ۔ گلمنا سے ادار کے درخت کی ایک تنم ہے جس پر پھل نیس آتا وہ مرف پھولوں سے لدجاتا ہے۔

کاندرال ضد می نماید رُوئے ضد كه اى ضد مى (اى كى) ضدكا چيره نظر آتا ب رُو دہر تیعنی کشاد و کروفر نظر آتا ہے لیعنی کشادگی اور شان و شوکت بعد قبض مثت بط آید یقیں مٹھی بند کرنے سے یقینا فراخی آتی ہے يا جمه بسط او بود چوں مبتلا یا ہمہ وقت تھلی رہے، وہ مصیبت میں رہے گا زین به دو وصفش کار و مکسب منتظم چول پر مرغ این دومال او را مهم اس کے ان رونوں وصفول سے کاروبار با قاعدہ ہے جس طرح پرند کے بازووں کے لیے بیدونوں باتیں ضروری ہیں

عَمْلُ جِو آمَينه ست پيش مجتمد عابدہ کرنے والے کے لیے غم آئینہ جیا ہے بعد رضد رضة ربح آل رضد وكر مقامل رنج کے بعد دوسرا مقامل این دو وصف از پنجه و دستت به بین ان دونوں باتوں کو اینے ہاتھ، اور پنجے سے سمجھ لے ینجه را کر قبق باشد دائما اگر متھی ہیشہ بند رہے

لفتن روح القدس مريم را عليها السلام كه من رسول هم آشفته و پنهال از من مشو حضرت جرئیل کا حضرت مریم سے کہنا ان دونوں پر سلام ہو، کہ میں اللہ تعالی

کا قاصد ہوں مجھ سے پریٹان نہ ہو اور نہ حجیب

کہ میں خدا کا امن ہول، مجھ سے نہ بھاگیے از چنیں خوش محرماں وم در مکش اتے بہترین راز دارول سے سراسیمہ نہ ہو از لیش می شد پیا ہے بر ساک ان کے ہونوں سے بے دریے ساک (ستارہ) پر پہنچ رہی تھی در عدم من شاہم و صاحب علم میں آخرت کا شاہ، اور علمبردار ہوں

چونکہ عمریم مضطرب شد کیک زمال سمچناں کہ ہر زمیں آل ماہیاں جب تھوڑی دیر کے لیے حضرت مریم علیہا السلام تزییں ہیے کہ خشکی پر بانگ بُر وے زد نمودارِ کرم کہ امین حضرتم از من مرم کرم (خدادندی) کے جلوے نے انہیں پکارا از سرِ افرازانِ عزت سر مکش (بارگاہ) عزت کے معززین سے سر نہ پھیریے این جمی گفت و ذباله نور یاک وہ سے کہہ رہے تھے، اور پاک تورکی شعاع از وجودم می گریزی دست عدم آپ میرے وجود سے علیحدہ کیوں بھاگتی ہیں؟

ل تحم مجاہدہ کرنے والاغم میں خوتی دیکھا ہے۔ مندر نئے۔ رنج اور خوتی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں جب ایک ضدیعنی رنج نمودار ہوتا ہے تو اس کے بعدكشادكى اورخوشى نمودار بوجاتى بان مع المعسر يُسُرًا "ب شك تلك كل كساته فراخى بد" اين دووصف يعن تكى ك بعد كشادكى آنے كو اب اتھى كى سى بجھلوماتھى كى منى بندر كھو كے تو قارغ البالى اور كشاد كى ميسر آئے كى۔ پنجرزا۔ ماتھ كى منى كاند بميشد كھلار بناا چھا بند بندر بنا۔ ے۔ ویں دودصف۔ مٹی کا نہ ہروفت بندر کھنا منامب ہےاور نہ ہروفت کھولنا جس طرح کہ پریم کی پرواز ای وفت صحیح رہتی ہے جبکہ باز و پروفت کھلیں اور

سے چونکہ۔حضرت مریم علیماالسلام حضرت جرئیل علیہالسلام کے اچا تک رونما ہوجانے ہے ایمی تو پیں جیسا کہ چھلی فشکلی پر تو پی ہے۔ امین حضرت جرئيل كوروح الامين كهاجاتا ب- صنرت - دربار خداد عرى - مرم - نه بعاگ ـ سرافراز - باعزت ـ دُباله ـ چراغ كى تل ـ ساك ـ ايك ستاره كانام ے۔ درعوم ۔ عالم آخرت ۔

خود بُنه و بنگاهِ المن در نیستی ست میرا سامان اور گھر (ملک) عدم میں ہے مریما بنگر که نقش مشکلم اے مریم! دیکھ میں ایک مشکل نقش ہوں چوں خیالے در دلت آمد نشست خیال، جب تمہارے دل میں آیا، بیٹے کمیا ج خیالے عارضی باطلے سوائے عارضی، باطل خیال کے من چو صبح صادفم از نورِ رب من الله (تعالى) كے نور سے صبح صادق كى طرح ہوں بیں تکن<sup>ع</sup> لا حول عمراں زادہ ام اے عمران کی بٹی! مجھ پر "لاحول" نہ پڑھ مر مرا اصل و غذا لا حول بود میری اصل اور غذا لاحول ہے تو مهمی گیری پناه از من مجن آبِ مجھ سے اللہ (تعالیٰ) کی بناہ جاہ رہی ہیں آل پناہم ع من کہ مخلصہات بود میں وہی بناہ ہوں جو آپ کی نجات کی جگہ ہے آفتے نبود بتر از ناشناخت نہ پیچائے سے زیادہ بری کوئی مصیبت نہیں ہے یار را اغیار بنداری همی تو معثوق کو غیر سمجھ رہا ہے

يك سواره تقشِ من پيش سى ست تھوڑی در کے لیے میری صورت جناب کے سامنے ہے ہم ہلاکم ہم خیال اندر دکم میں جاند بھی ہوں (اور) میں دل کے اندر خیال بھی ہوں ہم کیا کہ میگریزی با تو ہست جہاں بھی جاؤ، وہ تمہارے ساتھ ہے کو بود چوں صبح کاذب آفلے جو صبح کاذب کی طرح عائب ہو جانے والا ہے که تگردد کردِ روزم 👺 شب کہ میرے دن کے پاس کوئی رات نہیں آتی ہے که ز لا حول این طرف افتاده ام میں "لاحول" ہے ہی اس طرف آیا ہوں نورِ لاحولے کہ پیش از قول بود اس "لاحول" كا وہ نور جو لفظ سے يملے ہے من نگاریده پناهم در سیق میں ازل میں ای کی بناہ کی تحریر ہوں تو اعوذ آری و من خود آل اعوذ آپ اعود برحتی ہیں میں خود دی اعود ہوں تو بُرِ باری ندانی عشق باخت تو معثوق کے پاس ہے، ادر عشق بازی نہیں جانا شادی را نام بنهادی سمی تو خوشی کو عمی کا نام دیتا ہے

ک ہندوبنگاہ۔ بندہ سمامان۔ بنگاہ سمامان رکھنے کی جکہ۔ تن معززعورت۔ ہم بلالم یعنی میراشہودی وجود بھی ہے اور مثالی وجود بھی ہے، وجودِ مثالی شل خیال کے جنیال سے انسان بھاک کرنہیں فکا سکا۔ ہم خیال سے جدائی ممکن ہے۔ فیال سے جنیال سے جنی

ع ممن الحول كم من ين كما قت مرف الله كى بي جوج يزخود الله كى طاقت بينمودار بوكى بواس پرلاحول پرمنا بيكار بـ لاحق العين خداكى طاقت في خداكى طاقت قرآب يون لاحول برمنا بيكار بـ لاحق العين خداكى عناه كالتنظيم بياء كالتنظيم الله الله كالتنظيم بياء كالتنظيم كالتنظيم بياء كالتنظيم كالتنظيم بياء كالتنظيم كالتن

ے آل بناہم -جکہ میں خود تمہاری پناہ اور بچاؤ کی جگہ ہوں اور اعوذ ہے دی چیزتم ما تک رق ہوتو پھر بھے پر اعوذ پر منامناسب نہیں ہے۔ بود۔ دال مجمہ ہے سہ مانک میں جائز ہے۔ آلے یہ وانا تا معرست جرئنل علیا اسلام کونہ بچائے کا بیان کرد ہے تھے اب یہاں سے خدا کونہ پچپانے کا مضمون شروع فرما دیا ہے۔ فرما تے جین کہ نہ پچپانا سب بیزی مصیبت ہے۔ اے قاطب تیرائحوب حقیق تیرے پاس ہے اور تو اس کونیس بچپانا ہے نداس سے محبت کرتا ہے۔ فرما تھے جین کہ نہ بچپانا میں المہ فیروں کا سما معالمہ ہے۔

تو گریزانی ازو اے پیوفا اے بے وفا تو اس سے بھاگتا ہے چونکه ما دُزدیم تحکش دارِ ماست جبكه بم چور ہیں، اس كا تھجور كا درخت بمارے ليے سولى ب چونہ بے عقلیم آل زنجیر ماست جبکہ ہم بے عقلی کریں، وہ ہماری بیزیاں ہیں چونکه فرعویتم چول خول می شود جبکہ ہم فرعون ہیں، خون جیسی ہو جاتی ہے یوغم کرگ از تو ام اے پر ستیز میں یوسف ہوں اے جھڑ الو! تیری دجہ ہے بھیڑیا ہوں چونکه با او ضد شدی گردد چومار جب تو اس کی ضد بنا وہ سانب جیبا بن جاتا ہے بر قرارِ اوّلت آنسال که بد پہلے ی کی طرح ہے جیبا کہ تھا

ای چنیں کطفے کہ دارد یارِ ما اس مہربانی کے ہوتے ہوئے جو ہمارا مار رکھتا ہے اس چنیں تخلے کہ لطف یارِ ماست تحجور کا الیا درخت جو ہمارے یار کی مہربانی ہے ایں چنیں مٹکیں کہ زلف میر ماست الی خوشبو دار چزیں جو کہ ہمارے آتا کی زلفیں ہیں ايں چتيں لطفے ٺيو نيلے ميرود الی مبربانی جو نیل (دربا) کی طرح جاری ہے خول ہمی گوید من آبم ہیں مریز خون كہما ہے، كه ميں يانى مول خردار! مجھے نه بہا تو کی بینی<sup>ع</sup> کہ یارِ بردبار تو نہیں دیکھا ہے، کہ بردبار دوست کے کم او دیگر نشد اس کا گوشت، ادر چریی تبیس بدلی عزم کردنِ آل و کیل از عشق که رجوع کند به بخارا لا ابالی وار

کہ بخارا میرود آل سوختہ<sup>تا</sup> کیونکہ وہ ول جلا بخارا کو جا رہا ہے رُو سوئے صدرہ جہاں کن می گریز (کہتا تھا) صدرِ جہال کا رخ کر، بھاگ یں بخارائیست ہر کاکش بود جو اس طرح کا ہو وہ بخاری ہے تا بخواری در بخارا ننگری بخارا کو ذلت ہے ہرگز نہ دیکھنا

محبت کی وجہ سے اس وکیل کا ارادہ کر لیما، کہ لاہروا ہو کر بخارا میں واپس آ جائے گا مَمِع مريمٌ را بهل افروخته (حضرت) مریم علیها السلام کی خشمع جلتی جیموره سخت ـبے صبر و در آتشدانِ تیز سخت ہے صبری، اور جیز بھٹی میں ایں بخارا منبع دائش بود بخارا عمل کا مخزن ہوتا ہے پیش شیخ در بخارا اندری شیخ کے سامنے تو بخارا میں ہے

ا ایں چیں۔خدا کی اس قدرمہر بانیوں کے ہوتے ہوئے اس ہے گریز ہوئی ہے۔ ایں چیس لینی اللہ کی رحمت کے اسباب ہماری نافر مالی ك وجه سے زحمت كے اسباب بن محك بيں محكيس - خشيود ارچيز - بير - آتار زنجير - زلف يعن نعتيں زحمتيں بن جاتى بيں - خون - جو بانى خون بن كيا تفاده كهتاب جمع ضائع نه كرادر پاني بنا كرجه سے فائده انفاليا۔

. ٤ - تو کی بنی - دنیا کا می دستور ہے کہ اگر دوست ہے دوئی نہ برتو تو و و دشنی پر اتر آتا ہے۔ تھم لینی اس دوست کا جسم جوتہمارا دشمن بن محیا ہے ای طرح سے ہے جیما کہ پہلے تما تہاری نازیبا ترکات کی دجہ سے اس کے مزاج میں تغیر آیا ہے۔ لا ابا تی ۔ لا پروا۔

ع آل موخته معنی دکیل میخارا مید بخار سے بنا ہے جو مجمع علوم کے معنی میں ہے۔ مبتع میش علم وعمل بغار الی البذا بخار الی اور بخار کا وا محض ہوگا جس میں علم ووانش ہوگی۔ چیش شیخے۔ شیخ کادل بھی معنی کے اعتبارے بخاراہے لبندااس کی عزت کرو۔

وفترسوم راه ندمد جزر و متر مشکلش ای کی منکار ر اس کی مشکلات کا عدوجرر راسته نہیں ویتا ہے و ائے آل کس را کہ یُودِی رَفْسَهٔ ال محص پرحسرت ہے جس کی دولتیاں اس کو ہلاک کرتی ہیں ياره ياره كرده بود اركان او اس نے اس کے اعضا کو بارہ یارہ کر دیا تھا کافر ارکشتم دگر ره مگروم اگر میں کافر ہو گیا ہوں، تو درسری راہ اختیار کرتا ہوں بيتي آن صدر تكو اندليش او اس (عاشق) كى بھلائى سوچنے والے صدر كے سامنے زنده کن یا سر ببر ما را چومیش زندہ کر وے یا بھیڑ کی طرح ہمارا سر تلم کر دے بہ کہ شاہِ زندگاں جائے وکر ووسری جکہ زندول کا شاہ ہونے سے بہتر ہے بے تو شیریں می نہ بیٹم عیش خوکش میں تیرے بغیر اپن زندگی میٹھی نہیں سمجھتا ہوں أَبُرُكِي يا نَاقَتِي تَمَّ السَّرُوُر اے میری افتی بیٹھ جا، سرور عمل ہو. سمیا اِشُرَبِي يَا نَفُسُ وُدًّا قَدُ صَفَا اے نفس! وہ دوی لی لے جو صاف ہو گئی ہے نِعُمَ مَا رَوَّحَتُ يَا رِيْحَ الصَّبَا اے بادِ صبا! بہت عمدہ خوشبو ہے، جو تو نے مہکائی ہے سوئے آل صدر یکہ میرست و مطاع الل صدركي جانب جو سردار اور داجب الاطاعت ہے ہرچہ بادا باد آنجا می روم جو پکھ ہوتا ہے ہو، میں وہاں جاتا ہول

ج بخواری در بخارائے رکش اس کے ول کے بخارا میں عابری کے سوا اے خکک آل راکہ ذکٹت نَفُسُهُ خوش نصیب ہے وہ جس کا نفس فرمانبردار ہو گیا ہے فرقت صدر جہاں در جان او صدر جہاں کی جدائی جو اس کی جان میں تھی گفت بر خیزم ہمانجا واروم اس نے کہا، میں اٹھتا ہوں ای جگہ واپس ہوتا ہوں واروم آنجا لبيقتم يبيّنِ او ای جگه واپس جاتا ہول، اس کے سامنے گرتا ہوں گویم افکندم به پیشت جانِ خولیش مل کہوں گامیں نے اپی جان تیرے سامنے لا ڈالی ہے , کشت<sup>ع</sup> و مُردہ یہ پیشت اے قمر اے عاند! تیرے مامنے مقول اور مُردہ ہونا آزمودم من بزارال بار پیش میں نے لاکھوں بار پہلے آزما لیا غَنَّ لِي يَا مُنْيُتِي لَحْنَ النَّشُورِ لَ اے میری تمنا! میرے دو بارہ زندہ ہونے کا گانا گا اِبُلَعِي يَا أَرُضُ دَمْعِي قَدُ كَفِي اے زمین! میرے آنو لگل جا جو کافی ہیں عُدُتٌ يَا عِيْدِي إِلَيْنَا مَرْحَبَا اے میری عید! تو اماری طرف لوث آئی ہے، مرحبا محفت اے یاراں رواں مشتم وداع اس نے کہا اے دوستو! میں جلا الوداع ومبدم در سوز بریال می شوم عمل ومبدم موزش عيل مجمن ريا ہول

كشة معتول كالدمول عن مرجانا دومري جكه كالمبنشائ مع بهتر ب- عن وكامنيتي ميري تمنا المنفور ووباروز ندوبونا بم السرور مرور عمل ہو کیا ہے بین مزکر کے ادادہ سے مرور کم ل ہو کیا البدامیرے اونٹ تو بیٹ جاتا کہ بیل تیرے او پر بیٹ کرمعثوق کی طرف کوج کروں۔ ابلنگ ۔ لین اے زمین فراق میں جومیرے آئسو بہدہے اول ان کوکل لے۔ود۔ددی کنت۔وکیل نے کہا۔وداع رفصت رمطاع۔جس ک اطاعت كي جائے \_ آنجا لين بخارا \_

جان من عزم بخارا میکند اگر وہ (اپنا) ول سنگ خارا کی طرح بنا رہا ہے میری کیان بخارا کا تصد کر رہی ہے مسكن يارست و شهر شاهِ من يبيشِ عاشق اين بود حب الوطن عاشق کے لیے یمی وطن کی دوئ ہے

وہ میرے یار کا وطن، اور میرے شاہ کا شہر ہے پُرسبدنِ معثوقے از عاشق کہ از شہرہا کدام بہترست و انبوه تر و نیر نعمت تر و دلکشا تر و جواب دادن عاشق او را ایک معثوق کا عاشق سے دریافت کرنا کونیا شَر بہتر ہے ادر زیادہ آباد اور زیادہ تعتول سے پر اور زیادہ دلکشا اور اس کو عاشق کا جواب دیا

گفت معثوقے بعاشق کاے فتی تو بغربت دیدہ کس شہرہا تو نے مسافرت میں بہت سے شہر دیکھے ہیں گفت آل شہرے کہ در وے دلبرست اس نے کہا، وہ شہر جس میں معثوق ہے ہست صحرا گر بود سم اکنیاط وہ جنگل ہے، خواہ سوئیں کا ناکہ ہو جنت ست آل ارجه باشد قعرِ جاه وہ جنت ہے، خواہ کنویں کی مجرائی ہو با تو زندال كلشن ست اے دربا اے دریا! تیرے ساتھ تید خانہ چن ہے بے تو شد ریحان و گل نارِ بخیم تیرے بغیر ریحان، اور بھول دوزخ کی آگ بن مگیا ور بود در تعرِ کورے منزلم خواہ میری مزل قبر کے گڑھے میں ہو که ترا با من سر و سودا بود جهال تحجّے میرا خیال ہو عاشق صدرِ جہاں شد بیقرار صدر کہاں کا عاشق بے قرار ہو گیا ہے

ایک معثوق نے عاشق سے کہا اے نوجوان! يس كدامين شهر زانها خوشترست ان میں ہے کونیا شہر بہتر ہے؟ ہر کجا باشد ش<sub>ر</sub> ما دا بساط<sup>4</sup> جہال ہمارے شاہ کا ڈیرا ہو ہر کیا کہ پوشے باشد جو ماہ جہاں جاند جبیا یوسف ہو یا تو دوزخ جنت ست اے جال فزا اے روح پر در! تیرے ہوتے ہوئے دوزخ جنت ہے شد جہنم با تو<sup>ع</sup> رضوان و تعیم تیرے ساتھ جہنم رضوان، اور تعت بن محتی ہر کجا تو بامنی من خوشدکم جہاں تو میرے ساتھ ہے، میں خوش دل ہوں خوشتر از هر دو جهال آنجا بود. دونول جہال سے زیادہ اچھی وہ جگہ ہے بس درازست این سخن از انظار یہ بات بہت کمی ہے انتظار کی وجہ ہے

گرچه ول چول سنگ خارا میکند<sup>ا</sup>

ل میکند ۔ لیخی صدر جہاں نے اگر چہ اپنا ول سنگ خارا کی طرح بنالیا ہے۔ حب الوطن ۔ عاشق کے بڑو یک وطن کی محبت کے بیمعنی میں کہ جہال اس کا محبوب ہوای شہرے محبت کرے۔غربت۔مسافرت۔

ع بساط دبسر لینی محبوب کے برداؤ کی جگہ رہست صحرا لینی وہ جگہ خواد کتنی ہی تک ہولیکن وہ عاشق کے لیے وسیع صحراب سم الخیاط سو کی کاسوراخ۔ ہر کجا۔ اگر معثوق کنویں میں بھی ہوتو عاشق کے لیے دی جنت ہے۔

سے باتو مجبوب کے ساتھ تکلیف دو مقام بھی راحت کا سب ہے۔ شریعہم مجبوب کی موجودگی میں دورج بھی جنت ہے اور مجبوب کے فراق کی حالت من چمن بھی دوز خ ہے۔ کر آ العن محبوب کوعاش ہے تعلق ہو۔

منع کردنِ دوستال اُو را از مراجعت به بخارا و تهدید کردن و لا اُبالی اُو

. دوستول کا اس کو بخارا والیس ہونے ہے منع کرنا اور ڈرانا اور اس کا کہنا

کہ مجھے کوئی پروا نہیں ہے

عاقبت اندلیش اگر داری ہنر اگر تو لیافت رکھتا ہے، انجام سوچ لے همچو یروانه مسوزان خو<sup>ی</sup>ش را ایت آپ کو پردانے کی طرح نہ جلا لائقِ زبجير و زندال خانه قید کانہ اور بیڑی کے لائق ہے او جمی جوید ترا با بیست چیتم وہ کھے بیں آنکھوں سے تلاش کر رہا ہے او سگ قط ست و تو انیان آرد وہ قط زدہ کیا ہے اور تو آئے کی بوری ہے سوئے زندال میروی چونت فآد تو قید خانہ کی طرف جا رہا ہے تھے کیا پڑی ہے عقل مایسے کز ایٹاں کم زدے عقل کا تقاضا ہے، کہ تو ان سے نہ ما از چه بسته گشت بر تو پیش و پس تيرا آگا پيجيها كيوں بندھ كيا؟ آل موکل را نمی دید آل نذریر وہ ڈرانے والا اس سیای کو نہیں ویکت تھا ورنه او در بندِ سگ طبعی ز چیست ورنہ کتے ہین کا پابند کیوں ہے؟ بر عواتی و سیه رونیش بست ای کو سیاہ گری اور روسیای سے وابستہ کر دیا ہے گفت او را ناصح کاے پیخبر ال سے ایک تھیجت کڑنے والے نے کہا اے بے خرا در نگر کیل را بعقل و پیش را عقل ہے آگے بیچے دیکھ لے چول بخارا می روی د بوانهٔ بخارا کو کیوں جاتا ہے، تو دیوانہ ہے او ز تو آئن ہمی خاید ز سم ود تھے سے غصہ میں لوم ،چبا رہا ہے میکند او تیز از بهر تو کاردی وہ تیرے لیے مجمری تیز کر رہا ہے چول زمیدی و خدایت راه داد جَبُه تُو نَحُ مُمِيا، اور خدا نے کھے موقع ریا ير تو كر ده كول موكل آمدے اگر تیرے پاس اس متم کے سپای پہنچے چوں موکل نیست بر تو ہیج کس جَبِك تجھ ير كوكي شخص مقرر نہيں ہے عشق ینهال کرده بود او را اسیر مخفی عشق نے اس کو قیدی بنا لیا تھا ہر موکل<sup>ع</sup> را موکل محتفی ست بر سای بر ایک چمپا ہوا سای ہے خشم اشاهِ عشق بر جالش نشست شاو عشق کا عسر اس کی جان بر نازل موا ہے

ادرا یعنی دیل - ہنر لیانت در تھر یعنی حالات کا جائزہ لے ہے۔ چوں - ہم نے چوں کواستنہام کا قرار دے کرتر جمہ کیا ہے اگر اس کوشر طامانا جائے تو ترجمہ یہ موگا جب تو تفاد اکوجار ہا ہے تو تو دیوانہ ہے۔ بیست چیم لیعنی تیزنگاہ یا بہت ہے جاسوسوں کی آئے۔

میں میں ہوت ہے۔ انہاں۔ تھیلا۔ آرد۔ آتا۔ دوکوں۔ دی طرح۔ موکل لیجن سابی۔ کم زدے۔ عقل کا تفاضا تھا کہ توان سپاہیوں ہے کریز کرتا۔ چول موکل ایجن سپائی۔ کم زدے۔ عقل کا تفاضا تھا کہ توان سپاہیوں ہے کریز کرتا۔ چول موکل ایجن سپائی۔ موکل ایجن توبختی مولانا فرماتے تریک اور کی کوشتی نے تدکر رکھا تھا جم رکی این نے ماانہوں کو باتھا

موکل۔ بین قوبغیرسپائی کے تیدی بن گیا ہے۔ پھٹتی۔ مولانا فرماتے ہیں کہ اس دکیل کوشش نے تید کر دکھا تھا جس کوڈرانے والانیش دیکھ رہاتھا۔ سے ہرموکل۔ مولانا فرماتے ہیں جس طرح اس وکیل پر ایک فیمی موکل مسلط تھا اس طرح سے ہرسپائی پر ایک فیمی سپائی مسلط ہوتا ہے جواس کو کتے کی طرح کٹکھنا بنادیتا ہے۔ شآوشش بینی انڈرتعالی عواتی ۔ سیائی ہن۔

زال عوانان نهال افغان من ان مخفی سیاہیوں سے میری فریاد ہے کرچہ تنہا باعوانے میرود اگرچہ وہ اکیلا ہے، کسی سابی کے ساتھ جا رہا ہے پیش آل سلطان سلطانال شدے ٹاہوں کے ثاہ کے سامنے چلا جاتا تا امال دیدے ز دیو سہناک یہاں تک کہ خوفتاک شیطان سے امن یا جانا زال ندیدی آل موکل را تو کور ای لیے تھے اندھے نے وہ سابی تہیں دیکھا ہے يرّ و بالے كو كشد سوئے ومال وہ پر و بال جو (تجھے) مصیبت کی طرف تھینج رہے ہیں چوں کل آلودش گرانیہا کند جب مٹی میں س جاتے ہیں بھاری بن دکھاتے ہیں لیک گوشت کرشد و بندم کهن لیکن تیرے کان بہرے ہو مے ہیں اور میری تھیجت برانی ہوگئ ہے عاذل بیررد ہیجوں تقنیے<sup>سے</sup> تقشن میدرد ملامت و گر نے لا ابالی گفتن عاشق ناصح و عاذِل را از سَرِ عشق •

یند کم وه زانکه بس سخت ست بند نفیحت نہ کر کیونکہ قید بہت سخت ہے عشق را نشاخت دانشمند تو اے دانشمند تو عشق کو نہیں جانا ہے

می زند او را که بین او را بزن وہ اس کو مارتا ہے، کہ بال اس کو مار ہر کہ بنی در زیادنے می رود جس کو تو دیکھے کہ وہ تابی میں جا رہا ہے کر ازو واقف برے افغال زوے اگر وہ اس سے واقف ہوتا فریاد کرتا ریختے بر سر بہ پیشِ شاہ خاک شاہ کے سامنے سر یہ خاک ڈالآ میر دیدی خولیش را اے کم ز مور اے چیوٹی ہے کم! تو نے اینے آ کچو سردار سمجھا ہے غره على تشتى زيس دروغيس پرُز وبال تو مصنوعی پر و بال سے مغرور بن کمیا ہے ير سك وارد رهِ بالا كند ملکے پر رکھا ہے، اوپر جاتا ہے جهد کن بر را گل آلوده مکن کوشش کر یردل کو مٹی میں نہ سان یند داد القصہ عاشق را ہے القصہ عاشق کو بہت تھیحت کی

عاشق کا عشق کی وجہ سے لا بروائی کے ساتھ ناصح اور ملامت گر کو جواب دینا گفت اے ناضح حمش کن چند و چند اک نے کہا اے ناصح چیب ہو جا اس قدر شخت تر شد بند من از يند تو تیری نفیحت سے میری قید اور سخت ہو گئی ہے

ا نان مولانا ان بیمی سیامیوں سے پناہ جا جی میں۔ ہرکہ۔انسان اپنی تباق ای گفی سیاق کی دجہ سے کرتا ہے۔ کر۔انسان اس پر باد کرنے والے سیای ے عافل ہے در ندو واللہ نے دعا کرتا اور اپنی نجات جا ہتا ہے۔ میر۔ انسان اپنے آپ کو آزاد مجھتا ہے ای لیے اس تیبی سیای کوئیس و کھے باتا ہے۔ ت غره ۔انسان زوال پذیر دولت ادر رہے ہے دھو کے میں پڑتا ہے اور دعی دولت اور د تنبیاس کو تباہ کرتا ہے۔ پر سبک \_اگر انسان دولت اور غرور ہے نجات پاجائے تو وہ عالم بالا ک طرف پر داز کرسکتا ہے۔ کوشت۔ کوش تو۔ عاذ آل۔ ملامت گر۔

تعنس - يقعول كى تخفيف ب يومانى لفظ ب ايك يرند كانام ب اى كوفارى مين آتش ذن كيتے بين اس يرند كى چوچ ميں بہت سے سوراخ بين جب يہ بولاً الميعة برسوراخ سائيك مرود بيدا بهوتا مي حكماه نه موسيقى كافن اى يرند ساليا بهاس كامرائيك بزارسال كى بهوتى بهاوراس مين زياده بيس بهوتا ب جب به پر ندایی عمر طبعی کوئنی جا تا ہے تو لکڑیاں جمع کر کے اپنے حیاروں طرف جمالیتا ہے اور دیمیک راگ شروع کر دیتا ہے جس ہے ان لکڑیوں میں آگ لگ جاتی ہے ادر پر غرجل کروا کھ ہوجا تا ہے بچر کی موسم کی بارش سے قدرت اس وا کھ سے اعراباد تی ہے ادراس میں سے بھرید پر غربیدا ہوجا تا ہے۔

بو حنیفه و شافعی در ــــ کرد ابو حنیفہ اور شافع نے سبق تہیں پڑھایا تخنهٔ زارم بخونِ خویشنن ایے خون کا بہت پیاما ہوں مُردنِ عشاق خود یک نوع نیست عاشقوں کی موت ایک قسم کی نہیں ہے وال دو صدر را می کند هر دم فدا اور ان دو سو کو ہر وقت قربان کرتا ہے از نے ہر خوال تو عشر امثالہا "اس کے وی گنا" قرآن میں پڑھ لے یائے کوبال جال برا فشائم برو میں تاجیا ہوا اس پر جان شار کر دوں چوں رہم زیں زندگی بایندگی ست جب میں اس زندگی سے نجات یا جاؤنگا تو ہمشک ہے إِنَّ ، فِي قَتَلِي حَيَاتًا فِي حَيَات بے شک میرے مل میں زندگی ور زندگی ہے اِجْتَذِبُ رُوحِي وَجُدُ لِي بِاللِّقَآءِ میری روح کوجذب کرلے اور مجھے ملاقات بخش دے لُو يَشَآء يَمُشِيُ عَلَى عَيْنِي مَشَا اگر وہ میری آنکھوں پر چلنا جاہے، کے عشق را خود صد زبانِ دیکرست خود عشق کی دوسری سیروں زبانیں ہیں

آں طرف کہ عشق می افزود درد جس پہلو ہے عشق نے درد بردھایا ہے تو مکن تهدید از کشتن که من تو قل سے نہ ڈر، کیونکہ میں عاشقال را ہر زمانے نمر و نیست عاشقول کی ہر محمری ایک موت ہے، او<sup>5</sup> دو صد جال دارد از جان بدی وہ تور ہدایت ہے دو سو جائیں رکھتا ہے ہر کیے جان را ستاند دَہ بہا ہر ایک جان کے دی عوض لیتا ہے کر بریز د خون من آل دوست رُو وو محبوب چبرے والا اگر میرا خون بہائے آزمودم طبع مرگ من در زندگی ست میں نے آزما لیا، میری موت زندگی میں ہے اُقْتُلُونِي اَقْتُلُونِي يَا ثِقَاتِ اے معتد! مجھے قتل کر دو، مجھے قتل کر دو يَا مُنِيْرَ الْخَدِّ يا رُوْحَ الْبَقَآء اے روش رو! اے بھا کی جان! لِي حَبين حُبُّهُ يَشُوى الْحَشَا میراایک محبوب ہے جس کی محبت باطن کوجلائے ڈالتی ہے باری گو گرچه تازی خوشترست قاری میں کہ، اگرچہ عربی بہتر ہے

پوضیف ام ابوحنیف اورا ام شافعی کالی عاش تھے اور درس کے بھی ماہر تھے لین در دعشق کا انہوں نے بھی درس نہیں دیاتو معلوم ہوا یہ کیفیت گفتی نہیں ہے۔ تو کمن ۔ عاشقوں کوموت سے نہیں ڈرایا جا سکتا وہ خودا بی موت سے خواہاں ہوتے ہیں۔ عاشقاں ۔ عاشقوں کی صرف وہی موت نہیں ہے جو زندگی ختم ہونے پڑتی ہے جو کا مرف وہی مہت کا تسمیں ہیں ہرخ موت ہے جوئش کئی ہے حاصل ہوتی ہے ہزموت ہے جو پیوندگلی کوڑی ہے ماصل ہوتی ہے ایک میڈنو ایک ایک موت کی در سے سے جو کا وی کا درت ہے حاصل ہوتی ہے کہ مُؤتُوا قبل اُن مَدُونُو اِلْجِیٰ المرنے سے پہلے مرحاؤ۔ "

آو۔عاشق سیروں جا خیں رکھتا ہے اور ہروقت ایک جان قربان کرتا ہے اور اس کو ہر جان قربا لی کرنے پردس جا نیں عاصل ہوتی ایں۔ عقر ۔قر آن میں ہے من جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشُو اَمُنَالِهَا لِینْ 'جس نے ایک نیک کاس کواس جیسی دس عاصل ہوتی ہیں۔' کر پر یز د۔ اگر مجوب عاشق کولِّل کردے تو بیاس کے لیے اخبالی خوشی کا موقع ہے۔

آ زمودم ۔ عاشق کی بیزندگی درامل موت ہے اور موت ہی تفیق زندگی ہے۔ ثقات۔ ثقہ کی جمع ہے بینی معتد علیہ۔ فقد۔ رخسارہ۔ حشا۔ باطن۔ پاری۔ چونکہ اٹل وطن فاری دال ہیں اہذا فاری ہیں اظہار خیال کراگر چرفصاحت و بلاغت ہیں کر بی زبان بڑھی ہوئی ہے۔ عشق۔ داستانِ عشق کے اظہار کے لیے سیکڑوں زبانیں ہیں حین ان کو بجھنے والے کم ہیں۔

این زبانها جمله حیران می شود به سب زبانیں جیران ہو جاتی ہیں كُوْلُ شُو وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابُ کان بن جا، اور الله درست بات زیادہ جانا ہے کو چو عیارال کند بر دار درس وہ مکاروں کی طرح سولی پر (عشق کا) سبق پڑھائے گا نے بدرس و نے باتا میرود (لیکن) سبق اور استاد کے لیے نہیں جا رہا ہے دفتر و درس و سبق شال رُوئے اوست ان کی کماب اور درس اور سبق اس کا چرہ ہے ميرود تا عرش و تخت يارشال عرش اور ان کے دوست کے تخت تک جا رہی ہے نے زیادات ست و باب و سلسلہ نه که زیادات، اور یاب، اور سلله مسئله دُورست ليكن دَورِ يار دور کا مسئلہ ہے، لیکن محبوب کے دور کا رکوع منگنجد مینج حق در کیسہا کہہ دے اللہ تعالی کا خرانہ تھیلیوں میں نہیں ساتا ہے ید مبین ذکر بخارا می رود یما نہ سمجھ وہ (بھی) بخارا کی بات بیل رہی ہے

بوئے اُں دلبر چو بران می شود جب اس ولبر کی خوشبو مہکتی ہے بس . تنم وليز ور آمد ور خطاب میں ختم کرتا ہول، ولبر نے بات شروع کر دی چونکه عاشق توبه کرد اکنوں بترس چونکہ اب ڈر سے عاشق نے توبہ کر لی كرچه ايل عاشق بخارا ميرود اگرچہ سے عاشق بخارا کو جا رہا ہے عاشقال را شد مدرس حسن دوست محبوب کا حسن عاشقوں کا مدرس بن گیا ہے خامش اند و نعرهٔ تکرار<sup>ی</sup> شان وہ چیپ ہیں، اور ان کی تحرار کی آواز درس شان آشوب و چرخ و زلزله ان کا سبق شور، اور رقص اور جوش ہے سلسله ایں قوم جعد مشکبار اس قوم كاسلسله خنك برمانية المعتشرياك بال بين مسکلهٔ کیس از پرسد کس ترا اگر کوئی تھے سے تھیلی کا مسلہ پوچھے گر دَم خلع و مبارا میرود اگر خلع اور مبادات کی بات چل رہی ہے

ا ہوئے۔ معثوق کی صفات کا بیان کسی زبان ہے بھی کھل نہیں ہوسکا۔ بس کنم۔ اب بیں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں عاشق کی زبان ہے عشق کی داستان سنو۔ چونکہ۔ عاشق اگر داستان عشق بیان کرنے ہے کسی مجبوری ہے تو بہ بھی کر لے تو اس کا اعتبار نہیں وہ پھر اپنی تو بہ سر لیتا ہے ادر سولی پر داستان عشق بیان کرنی شروع کر دیتا ہے۔ تی رال۔ وحو کے باز گرچہ۔ اس عاشق کی بخارا کی طرف دوائلی۔ درس سبق ادر استاد کے لیے نہیں بیتو کی جان تربان کرنی شروع کر دیتا ہے۔ تی رال۔ وحو کے باز گرچہ۔ اس عاشق کی بخارا کی طرف دوائلی۔ درس سبق ادر استاد کے لیے نہیں بیتو کی جان تربان کرنی شروع کر دیتا ہے۔ عاشقال۔ عاشق کا استاد تو حسن دوست ہے اور اس کی کتاب معثوق کا چیرہ ہوتا ہے۔

ع سخرآر سبق کا دہرانا۔ آشوب شور دغوعا۔ جرخ ۔ رقص نیادات ۔ امام تھر کی فقد کی مشہور کتاب ہے۔ باب ۔ کتاب کا نام ہے، فقد کے ابواب سلسلہ ۔ کتاب کا نام ہے، فقد کے ابواب سلسلہ ۔ کتاب کا نام ہے، فقد کے ابواب سلسلہ ۔ کتاب کا نام ہے، لا انتہاجیز وں کا ایک دوسر سے پرموقو ف ہو کر موجو دہونا، سلسلہ صدیت ۔ جعد ۔ تعمیل یا لیال ۔ دور ۔ کسی جے کا اپنے آپ برموقو ف ہونا، ایک چیز پرموقو ف ہونا جوخو داس چیز پرموقو ف ہو۔ کسی تعمیل یعنی اگر کوئی پرمنلہ پوچھے کہ تھیلی کو امانت میں رکھنے وقت برموقو ف ہونا، ایک چیز کا ایک چیز پرموقو ف ہونا جوخو داس چیز پرموقو ف ہو۔ کسی تعمیل یعنی اگر کوئی پرمنلہ پوچھے کہ تھیلی کو امانت میں رکھنے وقت بھیلی کر ان میں کرنے دالا قامہ دار ہوگا یا نہیں؟

ے سے ایس سے دیں سائل نقد دریافت کرنے والے کو کول مول جواب دے دے کہ اللہ کے خزانے تھیلی جس نیس ساسکتے اور اس کوٹال دے خلع عورت کا اللہ کے خزانے تھیلی جس نیس ساسکتے اور اس کوٹال دے خلع عورت کا اللہ عن میں میں سائل نقد دریافت کرنے والے کو کول مول جواب دے دریادت میں بوری اور شو ہرکی یا جس نا چاقی کی وجہ سے جدائی ۔ بدمین یعنی اگر فقہ کے اللہ عن میں میں جوائی کے موائی کی کی کی کی کی کی کی کے موائی کے

زانکہ دارد ہر صفت ماہیے کیونکہ ہر صفت ایک ماہیت رکھتی ہے چوں بخواری ژونکی زو فارعی جب خواری کے ساتھ رخ کرے گاتوان کافارغ انتھ سیل ہے گا حجيتم برخورشيد بينش مي گماشت اس نے بصیرت کے سورج پر نگاہ جما لی تھی او ز دانشها نجوید دستگاه وہ علوم میں مہارت کا طلب گار نہیں ہوتا ہے باشدش ز اخبار و دالش تاسته اس کو خبروں اور علم سے نفرت ہوتی ہے زال جمی دنیا بچربد عامه را ای کیے دنیا عوام پر چھا جاتی ہے وال جہانے را ہمی وائند وین اور اس عالم كو ادهار سيحصت بي كزعم صدير جهال شد ناتوال كيونكه وه صدر جہال كے عم سے كمزور ہو كيا ہے عاشق بسوئے بخارا کی جانب رخ کرنا دل طیاں سوئے بخارا گرم و تیز طلتے ہوئے ول کے ساتھ، بخارا کی جانب تیزی سے آب جیحول پیش او چول آبکیر مجیوں کا یانی اس کے سامنے تالاب کی طرح تھا

ذکر ہر چیزے دہد خاصیتے ہر چیز کا ذکر ایک خاصیت پیدا کرتا ہے در بخارا در ہنر ہا بالعی تو بخارا من بہت ہے میمروں کو سینچنے والا ہے آل بخاری غصهٔ والش نداشت اس بخارا كو حانے والے كو علم كا أجهونه لكا تھا ہر کہ در خلوت میں بیش یافت راہ جس نے خلوت میں بھیرت کا راستہ یا لیا با جمال جال جو شد ہم کاستہ جو روح کے حس کا ہم پیالہ بن میا ديد بر دالش بود غالب فزا آئکھوں سے دکھے لیا، عقل پر غالب ہوتا ہے زانکه دُنیا را همی بیند عین كونكه ده دنيا كو اصل اور حقيقت سجحت بي باز رَو سوئے حدیث آل جوال أس نوجوان کے قصہ کی طرف واپس لوث رُوئے نہادن ، آل اس عاشق کا بخارا رُونهاد آل عاشق خوننابه ريز اس خون بہانے والے عاشق نے رخ کیا ریک بامول پیش او همچوں حربر جكل كا ربت، اس كے ليے ريشي كيڑے كى طرح تما

ذکر برج سے اوران سے عاشق اپ مقعود کی طرف بھی جاتا ہے جانچ بہت سے اولیا کے تصریبور ہیں کہ معولی الفاظ ہے جن کے بظاہر کوئی خاص محق بیان ہوتا ہے جانچ بہت سے اولیا کے تصریبور ہیں کہ معولی الفاظ ہے جن کے بظاہر کوئی خاص محق بیلی ہوتا ہے جانچ بہت سے اولیا کے تصریبی کہ معرولی الفاظ ہے جن کے بظاہر کوئی خاص محق بیلی ہوتا ہے ہوتا ہے جانچ بہت سے اولیا کے تصریبی اوران کے بھاری ہوتا ہے ۔ ور بخارا۔ محق بیلی ہوتا ہے ۔ ور بخارا۔ معنول بہت ہوتی کے اوران ہولواز محتق میں سے سے اختیار کرلو عقد ۔ محلے کا اچھو بھم ، یعنی اس و کیلی کومرف علم الیقین کی کرنے مامل کرنا جا ہتا تھا۔ اس دیکل کومرف علم الیقین کی کرنے میں الیقین حاصل کرنا جا ہتا تھا۔

مرکددرخلوت بس کومشاہدہ عاصل ہوجاتا ہو و کمن ذکراساء و مفات کامشی نہیں رہتا ہے۔ باجمال بس کومشاہدہ عاصل ہوجاتا ہے اس کے
لیے خبریں اور عقلی دلاکل بیکار ہوجاتے ہیں۔ وید خبر کی بہ نسبت مشاہدہ سے عاصل ہونے والاعلم توک ہوتا ہے ای وجہ سے عوام پر دنیا کا غلبہ ہوتا
ہے کیونکہ ان کودنیا کا مشاہدہ عاصل ہے اور آخرت کا علم محن خبروں کی بنیا دیر ہوتا ہے۔

وال جهانے لین عالم آخرت۔ دین ۔ ادهار۔ ہامول۔ محرا، جگل۔ حربر۔ ریعمیں کیڑا جیموں۔ دریا کانام ہے۔ آب کیر۔ تالاب۔

می فنآد از خندهٔ او چوں کُل ستاں وہ مسرت سے پھول چننے والے کی طرح گرنا تھا از بخارا یافت وال شد ندمیش بخارا سے حاصل کی، وہی اس کا ندہب بن میا لیک از من عقل و دیں بربودہ لیکن تو نے مجھ سے عمل اور دین چھین لیا۔ صدر می جویم درین صفیّ نعال ان جوتوں کی صف میں میں صدر کو تلاش کر رہا ہوں در سوادِ عم بیاضے شد بدید عم کی سیای میں سفیدی نمودار ہو گئی عقل او پرَید در بستانِ راز اس کی عقل اسرار کے یاغیجہ میں پرواز کر گئی از گلابِ عشق او غاقل بدند وہ لوگ عشق کے گلاب سے بے خبر تھے غارت ِ<sup>سِ ع</sup>شقش ز خود ببریده بود عشق کی عارتگری نے اس کوایے آپ سے جدا کردیا تھا یا شکر مقروں نه گرچه نئ تو شر سے وابسہ نہیں ہے اگرچہ تو کنا ہے كُرُ جُنُوُدًا لَّهُ تَوَوُهَا عَاقَلَى كيونكه توان كشكرول يرجن كوتم في تبين ديكها عافل ب تا رود سوئے بخارا آل جوال تاکه وه جوان بخارا کی جانب روانه ہو

آل بيابال پيش أو چول گلستال ا وہ جنگل، اس کے سامنے چمن کی طرح تھا در سمر قندست قند اما لبش<sup>.</sup> قند اگر چہ سمرقند میں ہے لیکن اس کے ہونوں نے اے بخارا عقل افزا بودہ اے بخارا اتو عقل برهانے والا تھا بدر می جویم ازانم چوں بلال من جوموي رات كے جائر كو تاش كرنا مول ال وجدے من بلال جيرا موكيا مول چوں سواد<sup>ی</sup> آل بخارا را بدید جب اس نے اس بخارا کے اطراف کو دیکھا ساعتے افتاد بیہوش و دراز تھوڑی در وہ لمیا اور بے ہوش بڑا رہا بر سر و روکش گلایے میزدند لوگوں نے ای کے منہ اور سر یر عرق گلاب چیڑ کا اد گلتانے نہانی دیدہ بود اس نے ایک مخفی باغ دیکھا نھا تو فرده در خورِ ایندم نه تو تشخرا ہوا اس بات کے لائق نہیں ہے رَ ختِ عقلت با توبست و عافلي عقل کا سامان تیرے ساتھ ہے، اور تو صاحب عقل ہے این محن یایان ندارد تیز ران اس بات کا فاتمہ نہیں ہے تیزی ہے چل در آمدنِ عاشق لا ابالي در بخارا وتحذير كردن دوستال او را از بيدا شدن

اک بے نیاز عاشق کا بخارا میں آنا، اور دوستوں کا اس کو نمودار ہونے ہے ڈرانا ل محل ستال \_ پھول چنے والا \_ مذہبش \_ لیخی اس کو بخارا کے قند کی عادت ہو گئی تھی۔ اے بخارا۔ ووعاشق بخارا کو خطاب کرتا ہے \_ بدر \_ چود ہویں رات کا جاند۔ ہلال ۔ پہلی رات کا جائد جو کمزوری میں ضرب المثل ہے۔ صف نعال۔ لیعنی میری جگہ تو جو تیوں کی صف ہے اور صدر جہاں کا مقام بلند

ع سواد۔ شبر کے اطراف۔ کلا نے۔ بیوٹ کو ہوٹ میں لانے کے لیے عرق کلاب چیڑ کا جا تا ہے۔ عاقل ۔ لو کوں کو بیمعلوم نہ تھا کہ بیمرض کی ہے ہوشی مبیں ہے بلکے عشق کی ہے ہوئی ہے ، یہ ہوئی تو معثوق کی خوشبو سے دفع ہوتی ہے نہ کدعر ق کا ب ہے۔

عارت کینی اس کوشش کے تملہ نے بے ہوش بنایا تھا۔ تو نسردہ مولانا مخاطب کو خطاب کرتے ہیں کہ تھے میں بے ہوشی کے رازے واقعیت کی قابلیت تہیں ہے تو بظاہرانسان ہے لیکن تھے میں انس کا مادہ نہیں ہے۔ رخت ہو اپنی عقل پر بھروسہ کرتا ہے ادراسرار غیبی ہے عافل ہے۔ قر آن پاک میں بو أَنْزُلَ جُنُودًا لَهُ مَوَوُهَا 'اوراس نے وولشكراناراجس كوتم نبيس ديكھتے تھے۔ 'بياگر چەفرشنوں كى جماعت كے بارے بس قرمايا كيا بے ليكن مولانانے اس سے لشکر عشق مرادلیا ہے۔ تحذیر۔ ڈرانا۔

شهر معثوق خود و دارالامال ا ایئے معثوق کے شہر اور دارالائن میں مه کنارش گیرد و گوید که گیر عائد اس سے بخلگیر ہو اور کے کہ تو بھی بغلگیر ہو پیش از پیدا شدن منشیں گریز ظاہر ہونے سے پہلے، مت بیٹے، بھاگ جا تا كشد از جان تو ده ساله كيس تاکہ تیری جان سے دی سالہ انقام لے تکیه کم کن بردم و افسونِ خوکش این دم کرنے اور منتر پر بجروسہ نہ کر معتمد بودی مہندس اوستاد تو معتد تقا، استاد انجبير رقعا معتم از بهر گناہے معتم ایک قصور میں تُو مُجّم ہو گیا رَسته بودي باز چوں آو ميحتي تو نج كيا تها، يم كيول آ يجنسا؟ ابلبی آوردت اینجا یا اجل تحجے یہاں بے وقونی یا موت لاکی ہے عقل و عاقل را قضا احمق کند بحقل اور عقلمند کو قضا احمق بنا دین ہے زبر کی و عقل و جالا کیت کو تیری زمانت، اور عقل، اور حالاً کی کہال محی؟ كُفت إذا جَآءَ الْقَضَآءُ ضَاقَ الْفَضَا فرمایا ہے، جب تضا آتی ہے فضا تک ہو جاتی ہے از قضا بست شودگر اژ د ماست قفا ہے بندھ جاتا ہے، خواہ اڑدہا ہوار

اندر آمد در بخارا شادمال وه خوش خوش، بخارا میں آ گیا ہیجو آل سے کہ پرُد پر اثیر اس مست کی طرح جو آسان پر برواز کرے ہر کہ دیدش در بخارا گفت خیز جس نے بھی اس کو بخارا میں دیکھا کہ اڑھ جا که ترا می جوید آل شه خشمگیل کیونکہ وہ غضبتاک بادشاہ تھے تلاش کر رہا ہے الله الله در ميادر خون خويش غدا کے لیے، ایخ خون کے دریے نہ ہو هی مدر جهال بودی و راد تو مدر جہال کا کوتوال تھا اور عقلمتد تھا هم مشیرش بودی و هم محترم تو اس کا مشیر بھی تھا اور یا عرت بھی تھا غدر کردی و ز جزا بگریخی تو نے غداری کی اور سزا سے بھاگ میا از بلا تَكْرِيخَتْ باصد حيل تو سو تدبیروں سے مصیبت سے بھاگ لکلا تھا اے کہ عقلت ہر عطارِد<sup>ی</sup> دَق کند اے وہ کہ تیری عقل عطارہ بر نکتہ چینی کرتی ہے محص خرگوشی که باشد شیر جو تو وہ منحوں خرگوش ہے جو شیر کی جبتو کرے ہست صد چندیں فبونہائے قضا تفنا کے سکٹروں حیلے ہیں صد ره ومخلص بود از جیب و راست دائيس بالميس، سيكرول فاست اور يجاؤ كى جلهيس موتى بي

ع سخید مین نه بیمی کو کو کی تعربی کے نہ میں کے نہ میں کے کہ خودا پی تدبیرے فائے سکے گا۔ شحنہ کو ال مہندی ۔ انجینئر ۔ بھر پی کی سے کا کر او بھاگ کیا۔ از بلا۔ لیجن مزاسے فائے کر بھاگ کیا تھااب تھے بیوتونی یا موت تھیٹے لائی ہے۔

ے عطارہ۔ دبیرفلک بحس۔ جوٹرکوش شیر کی جیٹو کر ہے تو وہ اپنی موت کو تلاش کرتا ہے۔ الذار بیصدیت جیس ہے کی کامقولہ ہے کہ جب نصا آئی ہے تو بھا کینے کاموتع نہیں دہتا نعنا تک ہوجاتی ہے۔ از قعنار اڑ دہے کی جب موت آئی ہے تو ایسا ہوجا تا ہے جیسے کی نے اس کو ہا تم ھودیا ہو۔

جواب گفتن عاشق عاذلال و تهدید کنندگال را عاشق کا ملامت گرول اور ڈرانے والول کو جواب دینا

ِ کرچہ میدائم کہ ہم آبم کشد اگرچہ میں جانا ہول کہ یائی عی مجھے مار ڈالے گا کر دو صد بارش کندمات و خراب اگرچہ وہ اس کو دو سو بار مضمحل اور تباہ کرے عشقِ آب از من تخوابد گشت کم یاتی کا عشق مجھ میں سے کم نہ ہو گا کا شکے بحم روال بودے درول کاش میرے اندر سمندر جاری ہوتا گر بمیرم ہست مرکم متطاب اگر میں مر گیا تو میری باکیزہ موت ہو گی رشكم آيد بودے من جائے او مجھے رشک آتا ہے، کاش میں اس کی جگہ ہوتا طبل عشق آب می کوبم چوگل میں یکھول کی طرح بانی کے عشق کا دھول بید رہا ہوں جرعه جرعه خول خورم بهجول زميل میں زمین کی طرح گھونٹ گھونٹ خون کی حاؤں تاكه عاشق گشة ام اين كاره ام جب ہے میں عاشق ہوا ہوں میرا کی کام ہے روز تا شب خول خورم مانند ریگ ون سے رات تک ریت کی طرح خون پیما ہول از مراد و خشم او بگریختم میں نے اس کے غصہ اور مقصد سے گریز کیا

گفت من مستشقیم آبم کشد اس نے کہا میں استفاء کا بیار ہوں یانی مجھے تھینچا ہے مستسقی نه تگریزد ز آب کوئی استقاء کا بھار یانی سے تبیں بھا گا ہے كر بيا ما سد مرا دست و شكم اگرچہ میرے ہاتھ اور پیٹ بھول جائیں گویم<sup>ع</sup> انگه که پرسند از بطول جب اندرون کے بارے من مجھے یوچیس گے قومن کہوں گا خیک اشکم گو، بدر از موج آب میرے بیٹ کی مشک کو کہدود کہ بانی کی موج سے بھٹ جائے من بہر جائے کہ ہیتم آب جو میں جس جگہ نہر کا بانی دیکھیا ہوں دست<sup>ع</sup> چول دف و شکم همچول و مل ہاتھ دف کی طرح اور پیٹ ڈعول کی طرح ہے کر بریزد خونم آل روح الامی<sup>ع</sup> اکر وہ روح الاطین میرا خون بہا دے چول زمین و چول جنیں خونخوارہ ام میں زمین اور پیٹ کے بیچے کی طرح خون یعنے والا ہوں شب همی جوشم در آنش جمیحو دیگ میں رات کی آگ میں دیگ کی طرح جوش مارتا ہوں من پشیمانم کہ مکر المختم میں شرمندہ ہوں کہ میں نے کر برپا کیا

عاذلاں۔عاذل کی جمع ہے، ملامت گرمستنگی۔استیقاء کامریض جس کی بھی بیاس نہیں بھتی۔ کشد۔پانی پیتااس کے لیے بخت معز ہوتا ہے۔ کند۔ لیعنی وہ یانی اس کوتباہ کرتا ہے ادرمرض میں اضافہ کر دیتا ہے اس کے ہاتھ بیاؤں یانی پینے ہے بھول جاتے ہیں۔

ا کویم اس مریض ہے اگر باطن کے احوال دریافت کروتو و و تمنا کرے گا کہ کاش پیٹ میں دریا جاری ہوتا۔ بطون۔ اعدون۔ خیک۔ مشک۔ ستطاب۔ یا کیزہ۔ دست۔ استنقاء کی بیاری میں ہاتھ اور پیٹ وغیرہ کھول جاتے ہیں۔ دیل ۔ ڈھول کی گل۔ پھول کی تروتازگی یانی ہے ہے تو کویا وویانی کا عاشق ہے۔

ع روح الاجمن ۔ اس سے مراد حضرت جرئیل علیہ السلام ہوتے ہیں لیکن یہاں محبوب صدر جہاں مراد ہے۔ چوں زیمن ۔ زیمن اور پیٹ کا پچہ خون پیٹا ہے عاشق بھی خونِ جگر پیٹا ہے۔ من پیٹمیا تم ۔ میں اپنے مجبوب صدر جہاں سے بھاگ جانے پرٹر مندہ ہوں۔

عيد قربال اوست عاشق گاؤميش وہ عید قربال ہے، اور عاشق بھینس ہے بېر عيد و ذِنځ او مي پَرورد عید اور ذرج کے لیے وہ پرورش پاتی ہے جرو جر آزاده میرا بڑو برو ہر ہر آزاد کا حرر ہے ممترین جزوش حیاتِ کشیهٔ اس کا معمولی جزو مقتول کی زندگی تھی در خطابِ اضربُوهُ بَعُضها "اس کو اس کے بعض سے مارو" کے علم کے مطابق إِنُ أَرَدُتُمُ حَشُرَ أَرُوَاحِ النَّظُرُ اگر تم نظری روحول کی زندگی جایج ہو وزنما مُردم بحيوال سرزدم اور نباتیت ہے مرا، حیوان بن گیا يں چہ ترسم كے زمرون كم شدم تو میں کیا ڈرول، میں مرنے سے کب گھٹا؟ تابر آرم از ملائک بال و پر تا که فرشتول میں ہو کر، بال و پر تکالوں كُلُّ شَيْءٍ هَالِكُ اللَّا وَجُهَةً (كيفكم) بجر اس كى ذات كے ہر چيز فنا ہونے والى ب آنچه اندر وجم ناید آل شوم وه جو عقل میں نہیں آ سکا وہ ہو جاؤں گا

کو برال بر جانِ مستم حشم خوکش کہہ دے میری مست جان پر اپنا غصہ جاری کر دے گاؤ اگر خیدو کر چیزے خورد گائے اگر سوتی ہے، اور اگر کوئی چیز کھاتی ہے گاوِ موی تا دال مرا جال دادهٔ بحص (حفرت) موی علیاله ام کا ائے بھے جس نے جان عطاکی گاهِ موی تا بود قربال کشتهٔ (حضرت) موی علیه السلام کی کائے قرمان شدہ تھی بر جہد آل کشتہ ز آسیش ز جا اس کی چوٹ سے مردہ جگہ سے اٹھ کیا يَا كِرَامِيُ إِذْبَحُوا هَذَا الْبَقَرُ اے میرے بزرگو! ای گائے کو ذیج کر دو از جمادی شرم و نامی شدم میں معادیت سے مرا اور دباتی بن کیا مُردم از حیوانی و آدم شدم میں حیوانیتِ سے مرا ادر آدمی بن میا حملهٔ ویکر بمیرم از بشر ودمری مرتبہ میں بشرعت سے فنا ہو جاؤں گا وز ملک جم م بایدم جستن زجو فرشتے ہے بھی مجھے نہر کو کودنا جاہے بارِ دیگر از ملک قربال شوم دومری مرتبہ کمکیت ہے جس قربان ہوں گا

کی بجوب کہ دوکھ مرے اور اپنا فعدا تار لے۔ گاؤی ش بھینں۔ گاؤ۔ گائے کا خواب وخور سب عید قرباں میں قربان ہونے کے لیے ہوتا ہے۔ گاؤ موئی ۔ قرآن پاک کے اس تصدی طرف اشارہ ہے کہ موئی علیہ السلام نے ایک گائے ذیح کر کے اس کا بچھ حصہ مقتول پر بارا تھا تو وہ مقتول زعرہ ہوگیا تھا تہذا میرے مرفے کو موت نہ جھو وہ تو دومروں کی زعری ہے۔ جزو۔ ای طرح میں مقتول ہو کر ہر عاشق کی حیات کا سبب بنوں گا۔ اِضْرِ اُنُو اُنِی میں ہوئی اُن اَن میں ہے فقائنا اَن مو بُو وہ موری نے معرب موئی علیہ السلام ہے کہا کہ مقتول کو اس گائے کے بعض ہو اور اس کا اور ''یا کہ اُن میں ہو جو اس کے ذریعے فیموس کی اور نے موری موری کے بہتر کے ہو بہتر کے ہو بہتر کے ایک کا کردو تو تہاری نظری دو میں جو جو اس کے ذریعے فیموس میں کی دریو نے موری کا میں کہ دوری کی کا کہ کو کو کا کہ کے کہ کی کہتر کی کے جو ای کی کا کہ دوری کی کا کہ دوری کی کا کہ دوری کی کا کہ کو کہ کہ کہ کو کو کو کو کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کو کا کہ کو کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کو کو کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کو کا کہ کے کا کہ کی کا کہ کو کا کہ کا کہ کو کو کا کہ کر کر اوری کی کا کہ کو کی کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کو کو کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کو کہ کو کا کہ کا کہ کا کہ کی کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کو کو کو کا کہ کو کا کہ کو کا کہ کا کہ کو کو کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کو کہ کو کو کو کو کو کا کہ کا کہ کو کو کا کہ کو کر کا کہ کا کہ کو کا کو کا کا کا کا کو کا کا کہ کو کو کو کا کہ کو کا کہ کو کا کہ کو کا کہ کو کا کو کو کا کو کا کہ کو کو کا کہ کو کا کہ کا کہ کو کا کہ کو کو کو کا کا کا کہ کو کا کہ کو کا کہ کو کو کا کہ کو کو کا کہ کو کا کو کا کو کا کہ کو کو کا کہ کو کا کہ کو کو کا کہ کو کا کو کو کا کہ کو کا کا کو کا

آز بحادی۔ عاشق جم کے تغیرات بتاکراس کافانی ہونا ثابت کرتا ہے اور سمجھا تا ہے کہ فانی کی فتا ہے تھرانا لغوبات ہے ،انسانی جم کے تغیرات یہ بیل کہ اخت اس کی ساخت اس طرح ہوتی ہے کہ فباتات اپنی غذا جمادات ہے حاصل کرتی ہیں تو وہ اجزاء اپنی جمادیت چھوڑ کرنیا تیت افتیار کر لیتے ہیں پھر انسان اپنی غذا اجزاء جدوانی ہے حوال اپنی غذا باتات ہے حاصل کرتا ہے تو وہ اجزاء تا تا ہے اور وہ حاصل کرتا ہے وہ اجزانی بی جوانی ہے حاصل کرتا ہے وہ اجزانی بی جو اگر جم مثالی بن جاتا ہے اور وہ انسان طائک کی مغت میں آجاتا ہے۔ انسان طائک کی مغت میں آجاتا ہے۔

أذ كل يمر بحص كليت كوي خم كرما ب كونكنده محى فانى بادرعدم اضانى اختياد كرك بروحدت بين شال موجانا ب

پس عدم گردم عدم چوں اُرغنون<sup>ک</sup> پھر عدم بن جاؤں گا، عدم ارغنون (باہے) کی طرح مرگ داں آں کاتفاق امت ست موت كوسمجھ لے، كيونكه تمام لوگوں كا اتفاق ہے ہمچو نیلوفر برو زیں طرف جو نیلوفر کی طرح اس نہر کے کنارے پر اگ جا مرگ او آبست و او جویائے آپ۔ اس کی موت یانی ہے اور وہ یانی کا جویاں ہے اے فردہ <sup>ع</sup> عاشق نمکیں نمد اے بھیکے ہوئے نمدے والے تھٹھرے ہوئے عاشق! سوئے تیج عشقش اے نک زمال اے زبانہ کے لیے باعث ذات اس کے مشق کی تکوار کی جانب جوئے میری کوزہ اندر جوئے رہز تو نے نبر دکھے لی، بیالہ نبر میں بہا دے آبِ کوزه چول در آبِ جو شود یا لے کا یانی جب نہر کے یانی میں مل جاتا ہے وصف او فانی شود ذاتش بقا اس کا وصف فانی اور اس کی ذات باقی بن جاتی ہے رسيدن آل عاشق تجمعشوق

چول دست از جال بنفست عاشق کا معثوق کے پاس پہنچنا جبکہ اس نے جان سے ہاتھ دھو لیے خولیش را ہر نخل او آونخم عذر آل را کہ ازو مگر تختم میں نے اینے آپ کواس کے مجور کے درخت پر اٹکا دیا اس معذرت میں کہ میں اس سے بھاگا تھا جانب آل صدر شد بالمجيم تر

كُويدِم كُم إِنَّاكُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُون

مجھے سے کہتا ہے کہ ہم سب اس کی طرف لوٹے والے ہیں

كآب حيوالى نهان در ظلمت ست

کہ آپ جیات، تاریکی میں پوشیدہ ہے

نهجو مستسنقی حریص و آب جُو

استهقاء کے مریض کی طرح یانی کا حریص اور تلاش کرنے والا ہو

مى خورد وَاللُّهُ اَعْلَمُ بالصَّوَاب

اس کو پیتا ہے اور اللہ زیادہ بہتر جائے والا ہے

کوز بیم جال ز جانال می دَمد

کہ وہ جان کے ڈر سے محبوب سے بھاگتا ہے

صد ہزاراں جال گر دستک زناں

لا کھوں جانوں کو تالیاں بجاتا ہوا دیکھ

آب را از جوئے کے باشد کریز

یانی نبر ہے کب گریز کرتا ہے؟

محو گردد در وے وچوں او شود

اس میں فنا ہو جاتا ہے اور اس جیسا ہو جاتا ہے

زیں سپس نے کم شود نے بد لقا

اس کے بعد نہ وہ گھٹا ہے، نہ بدصورت بنآ ہے

بیچو گوئے سجدہ کن پر روے و سر سر اور چیرے کے بل سجدے کرتا ہوا گیند کی طرح کے پُرنم ایکھوں کے ساتھاس صدر (جیال) کی طرف روانہ وگیا

ل ارغنون ایک باجه کانام ہے جس کا موجد افلاطون ہے۔ مرگ موت بمنولداس تاریکی کے ہے جس کوعبور کرکے آب حیات حاصل ہوتا ہے تيلوفر \_ كهاس دريا ك كنار ير پيدا موتى بادروه بإنى كى بهت ريس موتى ب\_مرك أو استنقاء كامريش بإنى كاحريس موتا بادروى بالك اس کی موت کا سبب بنراہے۔

ع اے نسردہ۔اے عاشق تو عشق کا دعویٰ کرتا ہے اور پھر جان کے ڈرے مجوب سے بھا گتا ہے بیس دیکھتا کہ لا کھوں عاشقوں کی جانیں خوشی شرا ایک کی تینے کے سامنے تالیاں بجاری ہیں اور مرنے کی مشاق ہیں۔

ت جوئے۔ جب دریائے احدیت نظر آجائے اپنے تظر وَ حیات کواس میں ڈال دیے تو اس کا اپناتشخص ختم ہوجائے گا اور و و باتی بقاءِ حق ہوجائے گا گا اس میں نہ کی آئے گی نہ کو کی تغیر پیدا ہوگا۔ پڑک ۔ چونکہ میں اس سے بھا گا تھااب اس کے قد پر قربان ہوجا وس گا۔ ہم چو۔ وہ میند کی طرح لا ملکا اللّٰ روتا ہواصد ہر جہاں کی جانب روانہ ہوا۔

بر رُرِخ چوں زعفرال اشک روال رعفران جرے پر آنو بہانا ہوا ہم ہم کی اندر دست او کفن ہم کی اندر دست او کفن ہم، اور کموار بھی اس کے ہاتھ بمی جملہ خلقال منتظر سر در ہوا تمام لوگ سردل کو اوپر کئے ہوئے لمنظر سر اس ایس انہی کئت را ابس نوب کے ہوئے لمنظر برا نور دید اب اس بورے انحق کے ساتھ اس نور دید اس نور خواریوں کو نور سمجا کے اس شمع نیست کی طرح نہیں ہے لیک عشق چوں اس شمع نیست کی طرح نہیں ہے لیک عشق کی طرح نہیں ہے او بعکس شمعہائے آئی ست او بعکس کے شموں کے باتکس ہے او بعکس کے شموں کے باتکس ہے وہ آگی کی شموں کے باتکس ہے وہ آگی ست

رفت آل بیدل سوئے صدر جہال وہ بیدل، صدر جہال کی جانب چلا چونکہ بود او عاشق و سر مست او کونکہ دہ اس کا عاشق اور متوالا تھا کش ببوزد یا ہر آویزد ورا کہ دہ اس کو جانے گایا اس کو چانی دے گا آل نماید کہ زمال بد بخت را آمیان دک گاجوزانہ کی بربخت کے کتاب احتقانہ در فقاد از جال برید احتمانہ در فقاد از جال برید روشن اندر روشنیت روشن اندر روشن کے روشن اندر روشنیت روشن می نماید آتش و جملہ خوشی ست روشن می نماید آتش و جملہ خوشی ست روشن ہی نماید آتش و جملہ خوشی ست روشن ہی نماید آتش و جملہ خوشی ست

صفت کردنِ آل مسجد که مهمان کش بود و آل عاشقِ مرگ جوئے لا ابائی که درال مسجد مهمان شد اس مسجد مهمان شد اس مسجد مهمان شد اس مسجد کی بات جو مهمان کو مار ڈالتی تھی ادر اس لا پردا، موت کی جبچو کرنے دالے مہمان کا بیان

مسجدے بد بر کنارِ شہر ترے ہے ایک مجد تھی رے شہر کے کنارے پر ایک مجد تھی کہ نہ فرزندش شدے آل شب یتیم اس کے بیچے بیتیم نہ ہو جائے صحدم چون اخترال درگور رفت میں جا کیا میں جا کیا

کی حکایت گول کن اے نیک پے
اے نیک خصلت! ایک قصہ س
میکیکس دروے تخفیح شب زہیم
کوکی شخص دات کو اس میں نہ سوتا، کہ ڈرکی دجہ سے
ہر کہ دروّے بیخبر چول کور رفت
جو بے خبر، اندھے کی طرح اس میں چلا میا

- ا نعفران فراق می اس سے چہرے کا دیک زردہو کیا تھا۔ ہم کفن کینی مرنے کی پوری تیاری کرلی تھی۔ سردرہوا۔ لینی سراہمارے ہوئے۔ کش۔ لینی صدر جہاں اس کو کمی حم کی سرادے گا۔ ایک زماں۔ اب اس کوالی سرا لیے گی جوزمانہ کسی بد بخت کودیتا ہے۔ پہنچو۔ تما شائی رہے ہدرہ سنے کہ رہے احق بھی پردانہ کی طرح نارکولور سمجھا۔
- لے لیک کین الن کا یہ بھنا غلط تھا وہ فی عشق کو معمولی فیم بجور ہے ہے جس کی نا راو رنظر آتی ہے۔ معمولی شیم پر قربان ہونے ہے سوزش پیدا ہوتی ہے اس مشیع پر قربال ہونا مجسم خوتی ہے۔ مسجد سے واقعہ ہے موانا ناسم تھاتے ہیں کہ وام جس چیز کو بلاکت کا سبب بجھتے ہیں وہ کا میا ہوں کا سبب ہوتی ہے۔ میں رہے۔ یہ دی شہر ہے جس کی طرف منسوب ہوکر امام فر الدین رازی کہلاتے ہیں۔ یکنی جو بھی ہوتا اس کے بیچے ہیم ہوجاتے۔ اخر ال میں۔

ر سے دیں ہر ہے۔ من مرحد سوب ہو رہا ہم اللہ ین داری ہلا سے ہیں۔ میں ہودی موجان سے بینے کیم ہوجا ہے۔ اس ال

الله خواب را کوتاہ کن میں ہو جھر کر مختر کو مختر کر اندر و مہمال کشال یا تیخ کند اس میں مہمان کو کند توار سے بار ڈالنے والی اس میں مہمان کو کند توار سے بار ڈالنے والی جو جان اور جم کے دیمن کی طرح گھات میں رہنا ہے ہو جان اور جم کے دیمن کی طرح گھات میں رہنا ہے ہیں کا سے میں جمان! یہاں نہ تھم راک کا ہے میمان! یہاں نہ تھم ورنہ مرگ اینجا کمیں بکشایدت ورنہ اس جگہ موت تھے پر گھات نگائے گ ورنہ اس جگہ موت تھے پر گھات نگائے گ ورنہ اس جگہ موت تھے پر گھات نگائے گ

خویشتن ارا نیک ازیں آگاہ کن این آگاہ کن این آباہ کر لے ایک این ہے ایجی طرح با خبر کر لے بر شخص کہتا کہ برمزان بہیاں ہیں آبا دگر گفتے کہ سحرست و طلسم کوئی کہتا کہ جادو اور طلم ہے آل دگر گفتے کہ بر نہ نقش فاش دورا کہتا کہ کھلا اعلان لگا دے دورا کہتا کہ کھلا اعلان لگا دے شب شخب اینجا اگر جال بایدت شب قفلے نہید اگر تو جان بجانی چاہتا ہے یہاں دات کو نہ سوال ایک کہتا دات کو نہ سوال ایک کہتا دات کو نہ سوال گا دولان کہتا کہتا دات کو نہ سوال گا دولان کہتا دات کو نہ سوال گا دولان کہتا دولان کہتا ہیں دات کو نہ سوال کھا دولان کہتا دولان کہتا ہیں دات کو نہ سوال کھا دولان کہتا دولان کہتا دولان کہتا ہیں دات کو نہ سوال کھا دولان کہتا دولان کہتا دولان کھا دولان کہتا دولان کھا دولان ک

آمدنِ مہمان دراں مسجد ایک مہمان کا مسجد میں آنا

کوشنیدہ بود آل صیت عجب جس نے وہ عجب شرت کی تھی زائکہ بس مردانہ و جانباز بود کیونکہ وہ بہت بہادر اور جال باز تھا رفتہ گیر از کیج جال کی حبہ نرض کر لے خزانہ سے ایک حبہ ضائع ہو گیا نقش کم ناید چو من باقیستم نقش کم ناید چو من باقیستم صورت کی کی نہ ہو گی جب میں باتی ہول نفخ حق باشم زنائے تن جدا میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ (نعالی ) کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں اللہ در نامید کی بھونکہ ہول گابدن کی بانسری سے علیمہ میں بانس کی بھونگ ہولی کی بھونکہ ہولی کی بھونک کی بھونکہ ہولی گابدن کی بھونکہ ہولی کی بھونکہ ہولی گابدن کی بھونک کی بھونکہ ہولی گابدن کی بھونکہ ہونے کی بھونک کی بھو

تا یکے مہمال در آمد وقت شب حق کہ ایک مہمال رات کو آ کیا از موں می آزموں می آزمود استان رات کو آ کیا استان کے لیے دہ آزما رہا تھا گفت کے کہا میں ہر اور معدہ کو کب بجتا ہوں صورت تن گو برو من کیستم صورت کو کہدے چلی جائے،اور میں گون ہوں؟ جول نفخت بودم از لطف خدا جب میں اللہ تعالیٰ کی مہریانی سے تخت تھا جب میں اللہ تعالیٰ کی مہریانی سے تخت تھا جب میں اللہ تعالیٰ کی مہریانی سے تخت تھا

ا خویشتن بخاطب کونسیحت ہے کہ اس کھانی سے عمرت حاصل کر لے من تزویک ہے خواب غفلت سے بیدار ہوجا۔ تنکہ لیمن برمزاج پریاں تکلیف دے کر مارڈ التی ہیں۔ سخر۔ کوئی کہتا مسجد میں کوئی جادد ہے جو مازڈ النا ہے۔ گفتے ۔ بینی مسجد کے متونی کو کہتا کہ اس مسجد پر دات کوسونے کی ممانعت کا اعلان لگادے۔

ع دال کے کسی کی میرائے ہوتی کہ سجد پر تالا ڈال دو۔ صیت بھرت ۔ ب

ع منت ال مہمان نے ول میں بیروچا کہ اگر مریحی کمیا تو صرف اتنا نقصان ہے جیسا کہ ترانہ میں سے ایک عبر ضائع ہوجائے انسان کا جم مجموعہ میں بہتر لیز ہے ہے۔ مورت ۔ اگر جم ہلاک بھی ہوجائے گا تو کیا مضافقہ ہے اصل تو روح ہے جو باتی رہے گی۔ تخت سر آن میں فرمایا کمیا ہے نفخت فیٹید میں ڈوجی لیجن 'آدم میں میں نے اپنی روح پھونک دی 'تو اگر جم فتا بھی ہوگیا تو اللہ کی پھونک باتی رہے گی۔

تا رَبِد آل گوہر از شکیں صدف حیٰ کہ وہ جوہر شک سیپ سے رہائی پائے صادقم جال را ہر افشانم ہریں صادقم جال را ہر افشانم ہریں میں سیا ہوں اس فرمان، پر جان شار کر دوں گا

تائین کی ایک مخت این طرف جب کلی کا آداد ای طرف جب کلی کہ ای (کے صور) کی آداد ای طرف ند آئے چول تَمَنُّو اللَّمَوْتَ گفت اے صادقیں جب ای نے فرمایا ہے موت کی تمنا کرو اے پیوا

ملامتِ اہلِ مسجد مہمانِ عاشق را از شب خفتن در آنجا و تہدید ہے کردن

مجد دالوں کا عاشق کو رات میں اس جگہ پر سونے میں ملامت کرنا اور ڈرانا مین شرک میں ایشا مخ

تا تکوبد جانستانت ہمچو کسپ تا كه جان تكالنے والا تجفي كلى كى طرح نه كوئے کاندریں جا ہر کہ خفت آمہ زوال کہ اس ملکہ جو سویا ہے (اس پر) زوال آیا ہے ديده ايم و جمله اصحاب تهي دیکھا ہے، اور سب عقلمتدول نے نیم شب مرگ بلابل<sup>ے</sup> آمدش اس کو آدجی رات میں قائل موت آئی ہے نے یہ تھلید از کے بشدیدہ ام نہ کہ تھلیدا ہم نے کی سے سا ہے آل تصیحت در لغت ضدّب غلول خیر خوای لغت میں خیانت کی ضد ہے در غلولی خائن و سگ یوسی خود غرضی میں خیانت اور کما بن ہے می نمانیمت مگرد از عقل و داد ہم مجھے کر دے ہیں عقل اور انصاف سے روگر دائی نہ کر

قوم گفتندش کہ ہیں اینجا مخسب لوگوں نے اس سے کہا خردار! یہاں نہ سونا که غربی و نمیدانی تو حال اس کے کہ تو مسافر ہے اور تو حالت نہیں جانا ہے اتفاقے نیست ایں ما یارہا القَاقاً فيس به بم نے بہت ی مرتبہ ہر کہ آل مجد شے مکن شدش وہ معجد جس کا ایک رات ممکن بی ہے ازیکے تا یانصد ایں را دیدہ ام ایک سے پانچیو تک ہم نے یہ دیکھا ہے النَّصِينَ النَّصِينَحَة آل رسول رسول (صلی الله علیه وسلم) نے دین خیرخوابی ہے فرملا ہے این تصیحت رائی در دوئی یہ خمر خوابی دوئ میں سیال ہے بے خیانت ایں تقیحت از ؤداد یہ تعبیحت بغیر خانت کے دوئی کی وجہ ہے

جواب گفتن عاشق ناصحال و ملامت گویال را عاشق کا تفیحت کرنے دالول اور ملامت گرول کو جواب دینا

ا تایغد این من جم سے جدا ہو کر مرف تن حق رہوں گا جب تک اس کے صور کا بخد اس عالم میں ندآئے گا جب تن صور ہوگا تب ہم وہ فتح کق میرے تائے ہے۔
میرے تاہے تن سے وابستہ ہوجائے گا۔ تارید میں تنتی حق کوتن سے اس لیے جدار کھنا چاہتا ہوں کیونکداس کو ہر تنتی حق کے لیے صدف جم تنگ ہے۔
جو اسے جو اسے قرآن باک عمل میہود کو خطاب کر کے فرمایا کمیا فضیقتُوا الْحَوْثَ إِنْ تُحَدِّنَهُ صَادِ قِیْنَ " تم موت کی تمنا کرواگر ہے ہو" میوو چونک وجو سے میں جو میں ہوں۔
وجو سے علی مجمو نے تنے اس لیے انہوں نے تمنا ندکی میں اللہ کی مجت اور والا بت علی جا ہوں البذا موت کا متنی ہوں۔

<sup>۔</sup> ا تہدید۔ دمکی دینا۔ کسب کاف کے منمہ کے ساتھ کھلی۔ کمی مہیہ کی جمع ہے ہمثل۔

ا باللم بعن من ایک بهاز ہے جس من ایک کھاس آئی ہے جو قائل ذہر ہے پھر بلا مل مطلقاً قائل زہراور قائل کے معنی میں آنے لگا ہے۔ ایس دار لین اس مجد میں و نے والے کامرنا۔ الصحید رخلوس ناول رخیانت۔ وواد۔ ووئی۔ واد۔ انساف۔

از جہانِ زندگی 'سیر آمرم زندگی کی دنیا ہے پیٹ بجر چکا ہوں عافیت کم جوئے از منبل براہ بے حس آدی سے راہ (زندگی) میں عافیت کی تمنا نہ کر منبلے ام لا ابالی مرگ جو میں وہ بے س ہول جولا پر واموت کا تلاش کرنے والا ہے عاشم بر زخمها بر سیختم میں عاشق ہوں زخموں کے چکر کاٹنا ہوں مُعلِم بُسِيح كزين بل بُكذره وہ بے حس جالاک (ہول) جو اس بل سے گذر جلے بل جهد از کون و کانے بر زند بلکہ دنیا کو کود جائے اور کان پر پھنے جائے چوں قفص<sup>ع مشت</sup>ن بریدن مرغ را جیہا کہ برند کے لیے پنجرا جھوڑنا (ادر) اڑ جانا مرغ می بیند گلتان و شجر یرندہ باغ اور ورخت دیکھ رہا ہے خوش ہمی خواند ز آزادی قصص آزادی کے قصے خوشی سے پڑھ رہے ہیں نے خورش ماندست و نے صبر و قرار شه مجعوک ربی، اور شه صبر و قرار (ر<sub>یا</sub>) تا بود کایں بند از یا برکند کہ شاید اس بیڑی کو بیاؤں سے تکال دے آل قفص را دَر کشائی جول بود اس پنجرے کا دروازہ کھلنا کیسا ہو گا؟ كرد بر ركردش بحلقه كريكال (اور) اس کے اردگرد بلیاں طقہ کے ہول

گفت او اے ناصحاں من بے ندم ا ال نے کہاا کے تصبحت کرنے والو! میں بغیر کسی تدامت کے منبلے ام زخم جو و زخم خواہ من بے حس رخم کو تلاش کرنے والا وروخ کاخواہش مند ہوں مُنیلے نے کو بود خود برگ جو (میں) وہ بے حس نہیں ہوں جو سامان تلاش کرے معلم بے زخم ناسایہ تنم میں وہ بے حس ہول کہ بغیرزخم کے میراجسم آرام ہیں یا تا ہے منبلے نے کوبکف بول آورد میں وہ بے حس نہیں ہوں جو متھی میں روپیہے جمع کرے آل نہ کو ہر ہر دکانے ہر زند نہ وہ کہ جو ہر دکان پر مارا مارا پھرے مرگ شیرین گشت و نقلم زین سرا ای سرائے سے خفل ہونگا اور موت میرے لیے شیریں ہوگئ ہے آل فقص کو جست عین یاغ در وہ پنجرا جو عین باغ میں ہے جوق مُرعَال از برول کردٍ ففص یرندوں کا جھنڈ باہر پنجرے کے جاروں طرف مرع را اندر فقص زال سبره زار پنجرے کے اندر پرندہ کے لیے سبزہ زار کی دجہ ہے سر ز هر سوراخ بیرول میکند وہ ہر موراخ ہے سر باہر نکا کے چول<sup>س</sup> دل و جانش چنیں بیروں بود جب اس کا دل اور جان اسطرح باہر (کی مشاق) ہو نے چنال مُرغِ فقص در اندہاں وہ پنجرے کے اس پرند کی طرح نہیں ہے جو عموں میں ہو

ع چول تقص کی خی جس طرح سے پر بمرہ کو پنجر ہ چھوڑ کے اڑ جانا شیریں ہوتا ہے۔ باغ در لینیٰ در باغ دفقص نے تھے کی جمع ہے۔ نے خورش پر بمرہ کو پنجر سے بھی نہ داندا چھالگنا ہے اور نداس کومبر وقر ار ہوتا ہے۔

ے۔ سے جون۔ جب پر بمرہ کا بیرصال ہوتو پنجرے کا درواز ہ توئے ہے اس کو کس قدرخوشی ہوگی نے چناں۔البتہ وہ پر بمرجو پنجرے کے جاروں طرف بلیان دیکھے تو دہ بے شک پنجرے میں بندر ہنا لیند کرے گا۔

کے بود او را دریں خوف و حزن کرزوئے از فنس بیروں شدن ای کو اس ڈر اور رنج میں کب ہو گ؟ پنجرے ہے باہر نکلنے کی آرزو او ہمی خواہد کزیں تاخوش حفص اسلام علیہ باشد بگرد ایں قفص او ہمی خواہد کزیں تاخوش حفص ا

وہ جاہے گا کہ ای ناگجار زنیل کے بجائے ای پنجرے کے جاروں طرف سو پنجرے ہوں

بيان آنكه عشق جالينوس بريس حيات ونيا بود كه فن او اس كا بيان كه جالينوس كا عشق اس دنيادى زندگى پر اس وجه \_ \_ ہم اینجا بکار می آید و ہنرے نور زیدہ است کہ در آل بازار تھا کہ اس کا فن اس جگہ کام آتا تھا اور اُس نے وہ ہنر نہ اختیار کیا تھا بكار آيد آنجا خود را بعوام يكسال مي بيند وَ الْأَمْنُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ جوال بازار میں کام آئے دہاں وہ اپنے آپ کوعوام کے برابر سجھتا تھا اور حکم اس دن خدا کے لیے ہے

آنچال که گفت جالینوس راد از ہوائے ایں جہاں و از مراد جیہا کہ عیم جالینوں نے کہا اس دنیا کی محبت اور مراد میں که ذکوکنِ استرے بیتم جہال کہ میں راضی ہول اگر آدمی جان (بھی) رہے تاکیہ نچر کی زیر سے دنیا کو دیکھوں مُرعش آنس گشته بودست از مطار اس کا پرند (روح) پرواز سے مایوس ہو گیا ہے در عدم نادیده او حشرِ نہاں اس نے عدم میں چھیا ہوا حشر تہیں دیکھا ہے می گریزد او سیس سوئے شکم وہ پیٹ کی جانب پیچھے کو بھا گا ہے او نمقر<sup>ع</sup> در پشت مادر می کند وہ مال کی کمر میں شمکانا بتاتا ہے اے عجب ویگر نہ بینم ایں مقام ائے عجب کھر سے جگہ نہ دیکھوں گا که نظاره کردیے اندر، رحم کہ میں رخم میں سے نظارہ کرتا کہ ز بیرونِ رحم دیدہ شریے کہ رحم کے باہر کی چیز دکھے کی جاتی

راضيم كزمن بماند يتم جال گربه می بیند بگردِ خود قطار تظار میں این جاروں طرف بلیاں دیکتا ہے يا عدم ديدست غير اس جهال یا اس نے اس جہان کے علاوہ کو معدوم سمجما ہے چول جنیں کش میکشد بیروں کرم جبیا کہ چیٹ کا بحد کہ اسکوکرم (خداوندی) باہر کو کھنچتا ہے لطف رُولِين سوئے مصدر میکند ممریانی اس کا رخ نکلنے کی جکد کی طرف کرتی ہے کہ اگر بیروں تم زیں شہر گام کہ میں اگر اس شہر سے قدم باہر رکھوں گا یا درے بودے دریں شہر وجم یا اس محدے شہر میں کھڑی ہوتی یا چو سیتم سوزنے راہم بدے یا مولی کے توے کی مرابر میرے لیے راستہ ہوتا

حفق - فام سکون کے ساتھ زنبیل ، مجولا ضرورت شعری کی وجہ سے فاء پر زبروے دیا گیا ہے۔ جالینوس۔ بینان کامشہور تکیم ہے چونکہ وہ محس علوم مقلیہ ہے واقف تھااور آخرت کا اس کوکوئی علم نہ تھا اہذار و دنیا میں جینے کامٹنی تھا۔

راد فی از از خوابش محبت کون استرے یعن زلیل مقام ۔ آئس۔ مایوں۔مطار۔ اڑنے کی جکہ، اڑان۔ جنس مال کے پیٹ کا بچہ۔ سپس روایس معدد منطنے کا جکہ

ي مقرقيام كاه \_ كام \_ قدم \_ قيم \_ ناموانن مقام \_ چيم موزن \_ سول كاكوا\_

ایں چنیں ہم غافل شت از عالمے وہ بھی دنیا سے اس طرح عاقل ہے او نداند کو رطویاتے کہ ہست وہ نہیں سمجھتا، کہ دو رطوبتیں جو ہیں آنچناں کہ جار عضر در جہاں جس طرح سے دنیا میں جاروں عضر آب و دانه در فقس کر یافته است اگر پنجرے میں پائی اور دانہ موجود ہے جانهائے انبیاء بیند باع انبیا کی جاتیں باغ کو دیکھتی ہیں پس ز جالینوس و عالم فارغند اس کے وہ جالینوس اور دنیا سے بے نیاز ہیں ور ز جالینوس این گفت افتریست اگر سے بات ِ جالینوں پر بہتان ہے ایں جواب آئلس آمد کایں بگفت ( پھر ) میر اس کے لیے جواب ہے جس نے بیر کہا ہے مُرغِّ جالشُّ موش شد سوراخ جو اس کی جان کا پرتد سوراخ ڈھونڈھنے والا چوہا بن گیا زال سبب جالش وطن دید و قرار ای لیے اس کی جان نے وطن اور شمکانا و یکھا ہمدریں سوراخ بٹائی گرفت ای سوراخ میں اس نے تغیر سازی کی پیشہائے کہ مر اُو را در مزید وہ یشتے جو اس کے لیے اضافے میں

همچو جالینوس او نا محر<u>ے <sup>ا</sup></u> وہ جالینوس کی طرح ناواقف ہے آل مدد از عالم بیرونی است وہ بیرونی ونیا کی مدد سے ہیں صد مدو وارد ز شهرِ لامكال لامكان كے شر سے سكروں مددين ياتے ہيں آن زیاغ و عرصهٔ در تافته است وہ باغ اور میدان سے رونما ہوا ہے زین فقص در وقت نقلان و فراغ اس چیجرے ہے، معقل اور فارغ ہونے کے وقت جميحو ماه اندر فلكها بايرع اند وہ جاند کی طرح آسانوں پر روش ہیں يس جوابم بهر جالينوس نيست تو میرا جواب جالینوس کے لیے نہیں ہے کہ نبودسش ولے با نور جفت کیونکہ اس کا دل نور کا ساتھی نہیں ہے چوں شنیہ از کربگاں او غرس جوا جب اس نے بلیوں سے ''گھیر لو'' سا اندرین سوراخ دنیا موش و ار چوہے کی طرح اس دیا کے موراخ میں ور خورِ سوراخ دانائی گرفت سوراخ کے مناسب عقل اختیار کی اندریں سوراخ کارآید گزید اس سوراخ میں کام آئیں، اس نے اختیار کے

ل تائحرم ـ ناواقف راز ـ رملوبات ـ ليني پيٺ کے بيچے کی غذاجورطوبتيں ہيں دومان کی ان غذاؤں سے حاصل ہوئی ہیں جو ہاہر سے اسے حاصل ہوتی ہیں ـ لامکال ـ عالم اسام، عالم ملکوت ـ

۔ جانبائے۔ انبیا اور اولیا دنیا ہمں رہتے ہوئے آخرت کے باعات کی سیر کر لیتے ہیں تو وہ جالینوں کی خواہش ارزعائم سے بے نیاز اور فارغ البال بیں۔افتر ے۔ لیمنی جو بات میں نے جالینوں کی تقل کی ہے اگر وہ جموٹ ہے تو میر ایسکلام جالینوں کے لیے نیس ہے بلکہ اس کے لیے جواس عقیدے کا ہےاور اس کا دل نورے منورنیس ہے۔

ے مربغ جانش۔جس کے دل میں نورٹیس ہے دہ ایسا چوہا ہے جس نے بلیوں کی آ وازین کی ہواور بھنٹ کی جبڑو کرے۔زاں۔ای لیے دہ اس دنیا کو پہند کرتا ہے جو چو ہے کے بھٹ کی طرح ہے۔ہمدریں۔وہ اس دنیا میں دنیا کے ہنر سیکھنے پراوردنیا کوسنوارنے پراکتفا کرتا ہے۔پیقبہائے۔وہ وہ کی چیٹے افتیار کرتا ہے جو اس کی دنیا بنا کیں۔

بسته شد راهِ رَبيدن از بدن (اور) بدن سے نجات کا راستہ بند ہو گنیا از لعابے خیمہ کے افراشتے لعاب ر سے خیمہ کب بلند کرتی؟ نام چنکش صَرع و سُرسام و مُغُص ال کے پنجہ کا نام مرگ، سرسام اور پیچش ہے سکته و سده و جذام و ماشرا سكت، اور سده، اور كوره، اور منه كا درم ہے میزند بر مرغ و پرّ و بال او جو وہ برند اور اس کے بال و بر بر جلائی ہے مرگ چول قاضی و رنجوری گوا موت قاضی کی طرح ہے، اور مرض گواہ ہے که جمی خواند ترا تا علم گاه<sup>سی</sup> کہ وہ کھے عدالت میں بلاتا ہے كر يذيرد شد وكرنه گفت خيز اگراُس نے مان لیا تو وہ مہلت کمی، درنہ وہ کے گا اٹھ جا کہ زنی بر مخرقہ تن یارہا تا كه تو جمم كے جيتھروں كو پوند لكا لے چند باشد مهلت آخر شرم دار آ خر مہلت کتنی ہو گی، شرم کر پیش ازانکہ آنچناں روزے رسد اس سے قبل کہ الیا دن آئے

زانکه ال بر کند از بیرون شدن كيونك ال نے باہر نكلنے ہے دل پھير ليا عنكبوت الأطبع عنقا داشية کا مزاج رکھتی کڑی، اگر عقا گربہ کردہ چنگ خود اندر قفص للی نے اپنا نجے پنجرے میں ڈال دیا حصنة و قولنج و ماليخوليا چيک اور قولتج، اور مايخوليا گربه مرگ ست و مرض چنگالِ او موت کی ہے، اور مرض اس کا پنجہ ہے كوشه كوشه مي دَوَر سوية دوا وہ دوا کی جانب ادھر ادھر دوڑتا ہے چول پياده قاضى آمد اس كواه یہ گواہ قاضی کے بیادے کی طرح آیا ہے مہلتے خوای تو از وَے در کریز تو بحاؤ کے لیے اس سے مہلت مانکا ہے جستن مهلت دوا و جارما مهلت طلب کرنا، دوا اور بدبیرین بین عاقبت آيد صاح حستم وار بالآخر وہ کی صبح کو غضبتاک ہو کر آتا ہے عذر خود از شہ بخواہ اے پُر حمد اے حامد! بادشاہ سے عذر خوابی کر لے

زائل۔ چونکہ اس کو عالم آخرت کی طرف رفیت ہیں ہے۔ محکموت۔ اس کی مثال لکڑی کی ہے جواپے لیے ایک کزور جالا تنی ہے۔ گرب موت اپنے پنچ بصورت امراض اس سے وابستہ کرتی ہے۔ مرح ۔ مرحمام۔ وومرض ہے جس میں دماغ پرورم آجا تا ہے اور مریض بہکی بہکی ہاتیں کرتا ہے۔ مفتل۔ بیش ۔ حسبہ۔ خسرہ۔ قولتے۔ آئول کا دروجومدہ بیٹے جانے ہوتا ہے۔ الخولیا۔ ویوانکی کی ایک تسم ہے۔

سکت دما قیمرض ہے جس شمامریض بالکل مُر دے کی طرح ہوجا تا ہے۔ سدہ۔ آنوں بین کی چیز کا جم جانا۔ جذام ۔کوڑھ۔ ماشرا۔ چیرے کا درم جوخون کے جوش کی دجہ سے پیدا ہوجا تا ہے۔ کر ہدموت کی ہے اور بدامراض اس کے پنچے ہیں۔ مرک موت فیصلہ کرتی ہے۔ رنجوری۔ بیاری کی توحیت پر فیصلہ ہوتا ہے۔ بیادہ نہ موت امراض کے ذریعہ الجی طرف بال تی ہے۔

علے عم قاد عدالت بحک ملح نودواکر نے کے لیے مہلت جا ہتا ہے اگر مرض نے مہلت دے دی تو دوا کے ذریعہ بچنے کی کوشش کرتا ہے اوراگر اس نے مہلت نددی تو دو فوراً موت کے میرد کردیتا ہے۔ تیز اٹھ اور موت کی جانب چل کے ذنی مرض کی وجہ سے جو تیرے بدن کو نقصان پہنچا ہے تو دوا کے ذریعہ اس کو درمت کرنا جا ہتا ہے۔ عاقبت انجام کارمرض کا بیادہ آئے گا اور پھر وہ مہلت ندوے گا۔ عذر الہذا مناسب ہے کہ اس دربار میں حاضری کے لیے بیل از وقت تیاری کرلی جائے۔

بر کند زال تورِ دل یکمارگی اس نور سے کی گخت دل کو ہٹاتا ہے کال گواہ سوئے قضا میخواندش کیونکہ وہ گواہ اس کو موت کی طرف بلاتا ہے مش کشال تا پیش قاضی شرمسار شرمندگی کی جالت میں اس کو قاضی کے سامنے تھینے لیے جا کیں گے کو بمسحد آمد آل شب میهمال جو اس رات کو میر پی مہمان بن کر آیا

وانکه در ظلمت<sup>ا.</sup> براند بارگی اور جو أندهرے میں گھوڑا دوڑاتا ہے میگریزد از گواه و مقصدش وہ گواہ اور اس کے مقصد سے بھاگتا ہے نا گهال گیرند او را خوار و زار اک کو ذلیل اور عاجز بنا کر، اجا تک پکڑیں کے زیں گذر کن جانب آں شخص راں اس کو چھوڑ اس شخص کی جانب چل ملامت کردن اہل مسجد مہمان را از شب تفعن دراں مسجد

میں میر میں ہونے پر ملامت کرنا تانگردد جامهٔ و جانت گرو تاکہ تیری جان اور کیڑے گروی نہ ہو جائیں کہ بآخر سخت باشد ربگذر که انجام کار، راسته دشوار ہو گا وقت بيجا ريج وستاويز جست دیجیدگ کے وقت سارا ڈھوغڈا در دلِ مردم خيالِ نيک و بر انسانوں کے دل میں ایھے برے کا خیال آل زمال گردد برآل کس کارزار اس وقت اس تخص پر کام وشوار ہو جاتا ہے کال اجل گرگست و جان تست میش کیونکہ موت بھیڑیا ہے اور تیری جان بھیڑ ہے ایمن آ کہ مرگ تو سر زیر شد مطمئن ہو کر آ، کیونکہ تیری موت سرنگوں ہو گئی ہے خمرش از تبدیل یزدال حل شود

مجد والول کا مہمان کو رات قوم گفتندش مکن جلدی بر و لوگوں نے اس سے کہا بہادری ند دکھا چلا جا آل ز دُور آسال نماید به نگر وہ دور سے آسان نظر آنا ہے، اچھی طرح و کھے لے بس كسال كاويخت خود را از تخست بہت سے انسان ہیں جنہوں نے شروع میں اینے آپ کوائکا دیا پیشتر از واقعه آسال بود واقعہ سے پہلے آسمان ہوتا ہے چول در آید اندرون کارزار جب میدانِ جگ میں آ جاتا ہے چوں نہ شیری عبیں منہ تو یائے پیش جبکہ تو شیر نہیں ہے خردار! آگے قدم نہ رکھ ور ز ابدالی و میشت شیر شد اگر تو ابدال میں سے ہے اور تیری بھیڑ شیر ہو گئی ہے كيست ابدال آنكه او ممبدل شود ابدال کون ہے؟ وہ جو تبدیل ہو جائے

الله (نعالی) کے تبدیل کرنے ساس کی شراب سرکہ وجائے ل تلمت ین خواہشات کا انہاک نور خداد نمری ہے جدا کر دیتا ہے۔ کو آہ لینی مرض مقصدش مرض کامقصود موت ہے۔ نا گہاں لیکن موت ہے فرارمکن نہیں ہے۔قاضی لیعن موت نہ آب دویار واس مجد کے مہمان کا قصہ شروع کرتے ہیں۔

جلدی - بہادری ۔ گرو۔ لینی موت کے ہاتمول گروی ۔ آآ ۔ لینی مجد کا سونا ۔ بس کسال ۔ ناتجر بہ کار مصیبت میں پینس کر بینے کی تہ بیر کرتا ہے جو وشوار ہوتی ہے۔ پیشتر۔مصیبت کے آئے ہے پہلے اچھا پر اس حیا جا سکتا ہے۔ چوں۔ ناتجر بہ کارمصیبت میں پینس کر پریٹان ہوتا ہے۔

ع چوں ندثیری موت بھیڑیا ہے اگر تو شیر ہے قواس کا مقابلہ کرسکتا ہے اگر تو بھیڑ ہے تو وہ بھاڑ کھائے گا۔ ورزابدال۔ادلیاءاللہ موت نے خائف نہیں ہوتے ہیں۔ابدال۔ووادلیاواللہ ہیں جن کی بری مفات اچھی مفات میں تبدیل ہوچکی ہیں۔ خرے بینی بری صفات مظل سر کہ لینی اچھی مفات۔

شیر پنداری تو خود را میں مرال ایے آپ کو شیر سجھتا ہے، خبردار! آگے نہ برھ بَأُسُهُمُ مَا بَيُنَهُمُ بَأُسٌ شَلِيُلًا ان کی بہادری آہی میں سخت بہادری ہے در غزا چول عورتانِ خانه اند جہاد میں ممر کی عورتوں کی طرح ہیں لَا شُجَاعَةً يَا فَتَىٰ قَبُلَ الْحُرُوبِ اے نوجوان! لڑائیوں سے پہلے بہادری کھے تہیں ہے ونت جوش و جنگ چوں کف می فتند جوش اور جنگ کے وقت جھاگ کی طرح کر ہڑتے ہیں وفتت کر و فرهیعش چوں پیاز كروفر كے وقت اس كى تكوار بياز كى طرح ہے لیل <sup>ع</sup> بیک سوزن تهی شد بخیکِ او پھر ایک سوئیں سے اس کی مشک خالی ہو حمیٰ كو رَمد در وقت صيقل از جفا جو میتل کے وقت تکلیف سے بھاگ جائے چول گواهت نيست شد دعوي تاه جب تیرے پاس مواہ نہیں ہے، تو وعویٰ برباد ہے بوسہ سے دہ بر مار۔ تایابی تو سمج مانب کو چوم لے، تاکہ تو خزانہ یائ بلکه با وصف بدی اندر تو در بلکہ اس بُری مغت ہے جو تیرے اندر ہے يُر خَمد آل را نزد پر گرد زد وہ تمدے پر تبیل ماری، محرد پر ماری ہے

لک مت شیر خمیری و ز گمال لکین تو نیم مست ہے، اور گمان سے كفت حق زائل نفاقٍ نا سديد الله (تعالى) نے مراه منافقوں كے بارے من فر ملا ب درمیان بمدکر مردانه اند ایک دومرے کے لیے بہادر بین گفت سيمبر سيدار غيوب غیب کے سیہ سالار پیخیر ﷺ نے فرمایا وقتِ لاف غز و مستال كف زنند جہاد کی مین محصارتے وقت مستول کی طرح سین محو کتے ہیں وقت ذکر غز و شمشیرش دراز جہاد کے ذکر کے وقت اس کی تکوار، رراز ہے وتت انديشه دل او غزوجو خیال کے وقت اس کا ول جم جمجو ہے من عجب دارم ز جویائے صفا محصے مغال کے (اس) طالب پر تعجب ہے محتق چوں دعویٰ جفا دیدن محواہ عفق وعولی ہے تکلیف ترداشت کمنا محاویے چوں گواہت خوا ہد ایں قاضی مرکج جب ہے تامنی محاہ مانکے تو رنجیدہ نہ ہو آل جفا یا تو ناشد اے پیر اے ماجزادے! وہ سخی تھے یر تہیں ہے يم تمد چوہے كہ آن دا مُرد زد اس مخص نے تعدے میں جو کلوی ماری

آل بزد بر اسپ دد بر شکشکش أس نے محورے كونبيس مارا اس كى ست رفقارى كو مارا شیرہ را زندال کی تا ہے شود تو شیرہ کو قید کرتا ہے تاکہ شراب بن جائے قند بود آل ليک جموده جو زهر وه شکر تھا کیکن زہر جبیا نظر آنا تھا آمد و نگرفت زودش ورکنار كه وه آيا اور فورا اس كو بغل ميس لے ليا چول نترسیدی ز قبر ایزدی تو خدا کے قبر سے کیوں کے ڈرا؟ من برال ویوے زدم کو اندر وست میں نے اس شیطان کو مارا ہے جو اسکے اعرز ہے مِرگِ آل خو خواہد و مرگِ فساد تو وہ عادت کی موت اور نساد کی موت جائتی ہے آب مُردی و آبِ مُردال ریختند انہوں نے انسانیت اور انسانوں کی آبروریزی کی تا چیں جیز و مخنث ماندند یہاں تک کہ وہ ایسے نامرد اور مخنث رہ گئے با چیبها در صف جیجا مُرو ایے لوگوں کے ساتھ جنگ کی صف میں نہ جا كز رفاق ست بر كردال ورق تا کہ تو ست ساتھیوں سے ورق بلیث دے غازیاں میمغز ہمچوں کہ شوند عَادَی ، شکے کی طرح بیکار ہو جاکیں کے کر بردی مر اسپ را آل کینه کش اگر پنزا دینے والے نے محوڑے کو مارا تاز مشکسنگ وارمد خوش ہے شود تاكه وهست رفآري سے نجات يا جائے خوش رفار ہو جائے آل کے میزد نتیجے را جمہر ایک تخص عصہ سے ایک پیتم کو مارتا تھا دید مَردسے آنچالش زار زار ایک محض نے اس کو ایبا زار زار (روتا) دیکھا کفت<sup>ی</sup> چندال آل یتیک رازَدِی اس نے کہا تو نے اس پیتم بیچے کو اتا مارا گفت او را کے زدم اے جان دوست اُس نے کیا اے بیارے! میں نے اس کوک مارا ہے؟ مادر ار گوید نرا مرگ تو باد اگر تجھے مال کے، خدا کرے تو مرے آل گروہے کز ادب مگر پختند وہ لوگ جو اوب (حاصل کرنے) سے بھاگے عاذِلال<sup>ع</sup> شال از وغا واراندند ملامت کرنے والول نے انہیں جنگ سے باز رکھا لاف و غره ژاژخا راکم شنو يكواس كرنے والے كى سيخى اور تھمنڈ كو نه من زِانَكُ زَادُوْكُمُ خَبَالًا گفت فَنَ كونكرالله (تعالى) ني "ووقم من زياده خرابيان والي من فرماياب که کر ایشال با شا همره شوند كيونك وه اگر تمهارے ساتھ ہوں كے

ا تحریز درست کموڑے پر ہنٹر ماراجا تا ہے تو دراصل اس کی ستی پر ماراجا تا ہے۔ سکسک۔ ست دفیاری۔ شیرہ۔ انگورے شیرہ کو منظے میں اس لیے بند کیاجا تا ہے کہ اس سے شراب ہے۔ آس کے۔استاد بچہ کو مارتا ہے قو بظاہر ظلم ہے حقیقتا اس میں اس کی اصلاح ادر قوبی ہے۔ معرف میں میں میں میں میں میں میں میں میں اس کے۔استاد بچہ کو مارتا ہے قو بظاہر ظلم ہے حقیقتا اس میں اس کی اصلاح ادر قوبی ہے۔

گفت اس فض نے استاد کوڈ انٹاتو استاد نے بھی کہا کہ مقعداس بچہ کو مار تائیس بلکداس شیطان کو مار تا ہے جواس میں گلسا بیشا ہے۔ مارد۔ ماں پچہ کو کوئی ہے ادر مرنے کی بددعاد تی ہے تو اس کا مقعداس کی بری عادت کی موت ہوتی ہے۔ آس کر دہے۔ جولوگ بجاہدات کی تخی ہے بھا گتے ہیں دہ انسانیت کوئتا و کرتے ہیں۔

ے عاذلاں۔ان منافقوں کوان کے دوستوں نے جہاد ہیں ٹریک ہونے سے روکا تو بےلوگ نامر دبن کر رو گئے، آبند و اشعار میں مولانا ان لوگوں کا معاد ہیں منافقوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کؤ خو بھوا اسلامی معاجت ادر ہمرائ سے روکتے تیں۔غرو۔ تھمنڈ۔ڈاڈو ٹھم خبالا۔ قرآن پاک میں ان منافقوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کؤ خو بھوا فین کھم خوا اللہ کے بارک میں فرمایا گیا ہے کؤ خوا بھوا کی ہے مناز اگروہ تم میں لم کرنگلتے تو زیادہ فرانیاں ڈالتے۔"رفاق رین کی ترح ہے،سفر کا ساتھی۔ آرداں ورق یعنی ان کی بات می نہ کروان سے قطع نظر کرلو۔ غازیاں۔ لیمنی ان کی بردلی مجاہدوں کو بھی ناکارہ بنادے گی۔

پس گریزند و دل صف بشکتند پھر بھالیں گے، اور صف کا دل توڑ دیں کے بہ کہ با اہلِ نفاق آید حشر بہتر ہیں بانبست اس کے کہ منافقوں کے ساتھ اجماع ہو ہے نہ بسیارے کی ہمیختہ بہت سے کڑوے کے ہودک سے بہتر ہیں رتقص ازاں افتاد کہ ہمال نے اند خرانی اس وجہ ے واقع ہوئی کہ وہ باطن میں مکسال نہیں ہیں می زید در شک ز احال آنجهال میں بی رہا ہے اس جہان کے حال کے شک میں گام ترسال کی تبد آتمیٰ ولے اندھے ول والا ڈرتے ہوئے قدم رکھتا ہے با تروُّ دما و دل پُرُ خوں رود منتکوک اور پر خون ول کے ساتھ چلا ہے او کند از بیم آنجا وقف و ایست وہ ای جگہ خوف سے توقف اور ٹکاؤ کر دیتا ہے کے زود ہر ہائے و جو در گوش او تو ہر ہائے و ہو اس کے کان میں کہاں پہنچی ہے زانکه وقت طیق و بیم اند آفلال کیونکہ وہ تنظی اور خوف کے وقت عائب مو جاتے ہیں گرچہ اندر لاف سخر بابل اند اگرچه وه میخی مارنے میں بائل کا جادو ہیں تو ز طاؤسال مجو صيد و شكار تو موروں سے صید و شکار کا طالب نہ بن

خویشتن از باشا هم صف کنند وہ اینے آپ کو تمہارے ساتھ ہم صف کریں گے یں ساہے اندکے بے ایں نفر تو تموڑے سابی اس جماعت کے بغیر ست بادام كم خوش يخته خوش (ذا نقته) تھوڑے یادام جھنے ہوئے ملخ و شیری*ن گر بصورت بیک شے* اند كروا اور مينها اگرچه بظاير ايك چيز ين مجیر ترسال ول بود کو از گمال كافر خوفزده دل والا موتا ہے، كيونكه وه كمان میرودی در ره نداند منزلے وہ راستہ چاتا ہے منزل کو نہیں جانا ہے میوں ن*داند ر*ہ مسافر نیوں روو جب فراہ نیں جاتا ہے وہ کیے راستہ طے؟ ہر کہ گوید ہائے ایں سو راہ نیست جو كوئى كمدے كه بائ اس طرف داست تبين ہے ور بداند<sup>ی</sup> ره دل یا هوش او اكر اى كا بابوش دل راسة جانا ہے يس مشور مراه اين أشتر دلال تو ان اونث کے دل والوں کا جرای نہ بن يس كريزند الله ترا تنها بلند وہ بھاگ جائیں کے اور تھے تنہا جموز دیکے تو زِ رعنایال یا مجو بیل کارزار خردارا تو نازنیوں علیہ جنگ کی توقع نہ رکھ

۔ خویشنتی ۔ منافق جب مغول سے بھاکیین کے بہادروں کے ول ٹوٹیں گے۔ بس تھوڑے بہادر، ہز دلوں کے جمع سے بہتر ہیں۔ ہست۔ اگر چھپے
کھٹے تھوڑے سے بیٹے بادام ہوں تو وہ زیادہ باداموں سے جن میں تلخ بھی ہوں بہتر ہیں۔ نفق کر دے اور شیریں بادام اگر چہمورت میں کسال
ہیں لیکن ان کے باطن میں بہت فرق ہے بہی حال مومنوں اور منافقوں کا ہے۔ کبر۔ چونکہ کافروں کو اگلی ذعرکی کے بارے میں فشکوک وشبہات ہیں
اس لیے ان کے دل ہمیشہ خوفز دور جے ہیں۔

ع مردد۔ چنکہ یہ آخرت کے بارے میں اغرصے بیں اہذا آخرت کی راہ طے کرنے میں ست بیں ، اندها ڈرتے ڈرتے قدم برحا تا ہے۔ چوں عماند۔ جو تھی راستہ سے ناوا تف ہوتا ہے وہ تیزی سے منزل مطیبین کرسکنامعمولی سے اندیشہ سے تھمرجا تا ہے۔

ع وربداند راہ ب دانش كى كے شبر ڈالنے ب ست نبيل بونا ہے۔ ہي مشور لہذا ان منافقوں كوشر بك سنر ندكرنا جاہے۔ اُشتر دلال - ادنث ڈر پوك ہونا ہے۔ آفلال ۔ آفل كى جمع ہے، غائب ہوجانے والا سحر بائل كے جادد كى تا ٹير سخت مانی جاتی ہے۔ رحمنا ۔ نازك اندام ۔

طبع طاؤسیت و مواست کند دم دم از تا مقامت بر کند تیری مور والی طبیعت تیرے اندر وسوے ڈالی ہے وہ فریب دی ہے تاکہ تھے (بلند)مقام سے بٹادے تفتن شیطان قریش را که بجنگ احمد علیه الصلوة والسلام آئید که شیطان کا قریش کو احمد علید الصلوة والسلام ہے جنگ کے لیے کہنا کہ آؤ میں مددیں کروں گا من یا ریها تمنم و قبیلهٔ خود را بیاری خوانم و گریختن او در ملا قات ِ صفین اور اسینے کتبہ کو مدد کے لیے بلا لول گا اور دونوں صفول کی ٹم بھیڑ کے دقت اس کا بھاگ جاتا

بمچو شیطال کز وساوس بر قرایش دم دمید و گفت گرد آرید جیش شیطان کی طرح جس نے قریش پر وسوسول کے فرایعہ منتر پھوٹکا، اور کہا گئر جمع کے لو تنخ و بنیاد از زمینش بر مینم زمین ہے اس کی شخ و بنیاد اکماڑ دیں خواند اقسول گائنی جَازٌ لُکُمْ اِ اس نے منز پڑھا کہ میں حمیس بناہ دینے والا ہوں كرد با ايثال شحيلت تفتكو تو ان ہے جالاکی سے گفتگو کی تاکه در بیجا بود پشت شا تاکہ جنگ میں تمہاری طاقت ہو تا ساِهِ وشمنال تال بشكنم م تاکہ تمہارے وشمنوں کے لفکر کو فکست وے دول بر دو کشکر در ملاقات آیمند (اور) دونول تفكرول من يربحير بوكي سویے .صفت مومنال اعدر دنیے مومنوں کی مغ کی جانب (آتا ہوا) راستہ میں

تأكه در احم بزيمت ألمينم تاكه المعلقة (كي مغول) من بم ظلمت زال دي چونکه شیطال در سیه شد صد کمی جب شیطان ساہیوں میں ایک سو ایک وال بن ممیا چول سید گرد آمدند از گفت او جب اس کی بات سے سیای بخع ہو مے که بیارم من قبیله خویش را کہ میں اینے خاعران کو لے آؤں گا من شا را عون على و باريها تنم عمل تمهاری مدد اور اعانتی کرو**ں گا** چول تقریش از گفت او حاضر شدند قریش جب اس کی باتوں کی دجہ سے جمع ہو مھے دید شیطال از طائک اسیے شیطان نے فرشتوں کا ایک لشکر دیکھا

ل معلم طاؤسیت انسان کی طبیعت کی رنگینی انسان میں فٹکوک وثبہات پیدائکرتی ہے اور اس کو بلند مقام سے بیچے گراوی ہے۔ مفتن ۔ جنگ بدر کے موقع پرشیطان نے سراقہ نجدی کی معورت میں ظاہر ہوکر ابوجہل دغیر ہ کو درغلایا تھا۔ جیش لیے بنگ بدر کے لیے لئکر جا کرلو۔ صدیم یہنی سوپر ایک کااضافه \_انسول \_منتر \_

جَادُ لُكُمْ حَرَآ لَ بِاكْ مِمْ سِهِوَ إِنْ الْمَيْ الشَّيْطَانُ اَعْمَالُهُمْ وَقَالَ لَاغَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّامِ وَإِنْى جَارٌ لَكُمُ فَلَمَّا تَوَّاءُ فَإِ ﴿ الَّفِينَتَانِ نَكُصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِي بَرِئُ مِنْكُمْ إِنِّي آرَى مَالًا تَوَوُنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهُ ' إدر جب شيطان نے ان کی حرکوں او ان کواچھا کر کے دکھایا اور کہا آئ لوگوں میں سے کو کی ایسانہیں جوتم پر عالب آئے اور میں تنہارا پشت پناہ ہوں پھر جب مدنوں جماعتیں آ نے سائے آئیں تووہ النے یاون چلا بنااور کہا جھے تم ہے کوئی سرو کارٹیس میں وہ چیزد مکھر ہا ہوں جوتم نیس دیکھتے ہوس اللہ ہے ڈرتا ہوں۔ " بیجا۔

عون مدرجوں قریش - جنگ بدر میں جب دونوں مغیں بالقابل ہوئی تعین قریباں بھی مسلمانوں کی مدد کے لیے ملائکہ کی جماعت مازل ہو کی تھی۔

كشت جان او زبيم آتشكده اس کی جان، خوف سے میمٹی بن گئ کہ ہمی میتم سیاہے بس شگفت که میں عجیب فوج و کیر رہا ہوں اِذُهَبُوْاً اِنِّي اَرْى مَالًا ِ تَرَوُنَ بماگ جاؤ میں وہ دیکمنا ہوں جو تم نہیں دیکھتے ہو دی چرا تو می تلفتی ایجیس كل تو نے اس طرح كيوں نہ كيا؟ كفت مي بيني بَعَاهيشِ عرب ال (حارث) نے کہا تو عرب کے غریبوں کود مکھرہاہے آن زمان لاف بود این وقت جنگ وو شخی کا وقت تھا، یہ جنگ کا وقت ہے که بودتال محتح و نصرت دمیدم که حمیں دم بدم کے اور تعرف ہو گی وی زمان نامرد و ناچیز و مهیس اب نامرد، اور ناچز، اور ذکیل ہے تو بتول رفتی و ما هیزم شدیم تو تبعثی میں حمیا، اور ہم ابندھن بن مسکے از عمّابش خشمگیں شد آل لعبیں وہ ملون اس کے خمہ سے خفیناک ہو ممیا چوں ز گفت اوش دردِ دل رسید چوتکہ اس کی محتلکو سے اس کو ول کا درد ہوا خون آل بیجارگال زیں کر ریخت اس مكارى سے ال جهاروں كا خول بها ويا يس مَلفت إنِّي بَرِئَءٌ مِّنكُمْ تو ہولا میں تم سے بیکانہ ہول

آن جَنُودًا لَمْ تَرَوها صف زده اس الشكر في "جس كوتم في نه ديكما" صف بناكي یائے خود واپس کشیدہ میگرفت ایے پاؤل، داہل کھنے کے روکنا تھا كَمُ أَخَافُ اللَّهُ مَا لِيُ مِنْهُ عَوْنَ من الله (تعالى) عددتا مول ميرى الكي جانب عد كولًا عددتهن ب گفت حارث<sup>ع</sup> اے سراقہ شکل ہیں حارث نے کہا، اے سراقہ کی محکل والے، ہائیں! کفت این وم ممن جمی مینم حرب اس شیطان نے کہا اب میں کئی دیکھ رہا ہوں می نہ بنی غیر این لیک اے تو شک ال كے علادہ تو مجمونيس وكم رما ہے، كين اے شوخ! دی ہمی تھنے کہ یابنداں شدم کل تو کہتا تھا کہ میں ذمہ دار ہوں ری زعم الیش سے بودی اے تعیں اے بلحون! کل تو لککر کا سردار تما تابخورديم آل دَم نو و آمريم یہاں تک کہ ہم تیرا جمانیا تھا مجھے اور ہم آ مجھے چونکه حارث با سراقه گفت این جب حارث نے مراقہ سے یہ بات کی دست خود محتميل زدست او كشير عمد من ایا باتھ اس کے باتھ سے چڑا لیا سینه اش را کوفت شیطان و کریخت شیطان نے اس کے سینہ پر دوہٹر مارا اور بھاگ میا چونکه وريال كرد چندين عالم او جب ال نے اُتی دیل ویان کر می

جُنُوكًا لَمْ نَرَوُهَا تَرْآنِ بِإِلَى بَلَ حِوْاَنْزَلِ جُنُوكًا لَمْ تَرَوُهًا" أورانارے اليے فكر جن وقر فائ سلسله من ب مولانات بلورا فتا كى فرد و بدرك بارے من استعال فر ایاب

گفت مارث بشیطان نے مارث بن مشام کومراقہ کی تکل میں آ کر بہایا تھا۔ حزب زاء کے فتہ سے بخی معاشیش۔ بعشوش کی بڑے ہے، گدا، نقیر بھیک شریر بشوخ ۔ بابندال شدم ۔ میں ذمدوار بول۔

سر بیست برید سرادر این در بیم است و مدور این بردش آست در شده این بردش آست در آن بین متام رمیزم را بدهن رفین رفین شیطان بزد دهیم آنیش بیشتر در مین مین مین مین مین مین بردش این بردش آست رفت از آن بین متام رمیزم را بدهن رفین رفین مینوان به در در میراند تفار شمین رفت کیس بردش بردش ان کوتباه کرچکانو بهرید کنه لگا که میرانها دا کیادا سط ب

يس كريزال شد چوبيت تاختش پھر بھاگ گیا، جبکہ اس پر ہیبت طاری ہوئی در دو صورت خولش را ینموده اند انہوں نے دو صورتوں میں اینے آپ کو دکھایا ہے بهر حکمتهاش دو صورت شدند اس الله كى حكمتول كى وجد سے دوصورت ہو گئے ہيں مالِع عقل ست و خصم جان و كيش جوعقل کے لیے مانع، اور جان اور مذہب کا وحمن ہے لیس بسورانے کریزد در فرار يم بھاگتا ہوا سوراخ میں تھس جاتا ہے شر ز بر سوراخ می آرد برول (اور) ہر موراخ سے ہر باہر تکالا ہے و اندرال سوراخ رفتن شد خنوس اور سوراخوں میں تھس جانے سے ختوس ہو میا ہے چول سر تعفد ورا آمد شدست سی کے سرکی طرح اس کی آعدددفت ہے کو سرِ آل خارپشک<sup>ی</sup> را بماند کیونکہ وہ سیمی کے سر کی ماند ہے دمبدم از بیم صیادِ درشت نورا سخت شکاری کے ڈر سے زیں چنیں کرے شود مارش زبوں ایے کر سے اس سے سانب مغلوب ہو جاتا، ہے" رہزنال را ہر تو دستے کے بدے ر ہزنوں کو تھے ہے کب تابو ہوتا؟

كوفت اندر سينه 'و انداطتش ای کی چھاتی جینی اور اس کو گرا دیا تقس<sup>ک</sup> و شیطال هر دو یک تن بوده اند تفس اور شیطان دونوں ایک تنے چوں فرشتہ و عقل کایٹاں یک بدند جیے کہ فرشتہ اور عمل کہ وہ ایک تھے وتطمنے واری چنیں در بریرِ خولیش تو ایخ اندر ایبا دیمن رکھتا ہے کیک نفس حملہ کند چوں سو سار وہ گوہ کی طرح ایک دم حملہ کرتا ہے در دلِ او سوراخها دارد کنول وہ اب اس (انسان) کے دِل میں بہت سے سوراخ بنائے ہوئے ہے نام ینهال<sup>ع</sup> کشتن دیو از نفوس شیطان کا نام انسانول سے حجیب جانے که خنوسش چول خنوس تعفذست اس کا تھس جانا سیلی کے تھنے کی طرح ہے که خدا آل دیو را خناس خواند الله (تعالیٰ) نے اس شیطان کو ختاس کہا ہے می نہاں گردد سرِ آل خاریشت ال سیک کا سر جھپ جاتا ہے تا چو فرصت یافت سر آرد برون جب اِس نے موقع پایا سر ناہر تکالا گرنہ نفس از اندروں راہت زوے اگر نفس اندر سے تیری رابزنی نہ کرتا

۔ نفش مولانا فرماتے ہیں کہ نفس اور شیطان ایک ہی طاقت کے تام ہیں تو نفس کا دھوکا ویتا شیطان ہی کا دھوکا دیتا ہے۔ چوں فرشتہ اور مختل بھی وراصل ایک چیز ہے۔ نام علیحد وعلیحد و ہیں اللہ تعالیٰ نے اپن حکمتوں کی دچہ سے ان کو دومورتوں میں نمودار فرمایا ہے۔ دھمنے ۔ جس طرح ہم نے شیطان کی دشنی کا قصہ سنایا ایسا ہی دخمن خود تیرے اندر تیرانغس موجود ہے۔ یک نفس ۔ و و دخمن میکبارگی کو و کی طرح تملہ کر کے بھٹ ہیں کھس جا تا ہے۔ در دل ۔ انسان کے دل میں اس کر ہے کے بہت سے موراخ ہیں۔

ع تام بنہاں۔ چونکہ شیطان کا کام دحوکادے کر تھم جانا ادر جیپ جانا ہے، ای لیے قرآن میں اس کوختاس کہا گیا ہے جس کے معتی بہت چیپے والا ہیں۔ تنفد سینکا جو تلی سے جیموکا کیے جنگل جانور ہے اس کے بدن پر لیے لیے خار ہوتے ہیں خطرے کے وقت وہ اپنے خار کھڑے کر لیہا ہے اور اپنا منہ اعمد کو تھسالیتا ہے۔

ی خارچنگ ای تعند کوکها جاتا ہے۔ میآد۔ شکاری۔ تاجو۔ سی موقع پاکر حملہ کرتا ہے اور ایسا کر کرتا ہے کہ مانپ بھی اس سے عاجز آجا تا ہے۔ گرتہ۔ انبانی پر کانفسانی خوامش کی وجہ سے می انسان پر پر ہے لوگ عالب آجاتے ہیں۔

زاں عوان <sup>کا</sup> مقتضی کہ شہوت ست اس تقاضا كرنے والے سابى كى وجہ سے جو كه جورت سے زال عوان سرشدی دزد و تباه اس پوشیدہ سیای کی وجہ سے تو چور اور تباہ بتا در خبر بشنو تو این پید تکو جدیث میں تو اس نیک ھیحت کو س لے حمطراق این عدو مشو گریز اس وتمن کی شان وشوکت (کی یا تنس) نه بن بھاگ جا بر تو او از بهر دنیا و نبرد تھے یہ اس نے دنیا اور دشنی کی خاطر چہ عجب عظم کر مرگ را آسال کند کیا تعجب ہے اگر وہ موت کو آسان کر دے ، سحر کاہے را بھنعت کہ کند جادو کاریگری سے شکے کو پہاڑ بنا دیتا ہے زسشتها را نغز گرداند بفن فریب سے یُرایُوں کو بعلا کر دیتا ہے آدی کے را خر نماید سامنے الک کمڑی میں آدمی کو گدھا بنا دیتا ہے كارٍ سحر لينست كو دم ميزند جاید کا سے کام ہے کہ وہ مجبوتک مارتا ہے أتحييل ساحر درون تست بسرّ الیا جادوگر تیرے اندر بوشیدہ ہے

ول اسيرٍ حص و آز و آفت ست وَلِ حص، أور لا في اور مصيبت كا قيدى ہے تا عوانال را بقبر تست راه یہاں تک کہ سیابیوں کو تیرے اوپر ظلم کا موقع ملا بَيْنَ جَنْبَيْكُمُ لَكُمُ اَعُدَا عَدُو (كر) تمباراسب سے بروادشن تمبارے دونوں بيلووس من ب کو چو ابلیس ست و کچ و ستیز کیونکہ وہ جھڑے اور لڑائی میں شیطان کی طرح ہے آل عذاب سرمدی را سبل کرد اس دائی عذاب کو آسان کر دیا ہے او، ز سحرِ خویش صد چندال کند وہ اینے جادو سے اس سے سو گنا کر دیتا ہے باز کوہے را چو کاہے می تند پھر پہاڑ کو شکا جیہا کر دیتا ہے تغزبا را زشت گرد اند بظن بدگمانی سے بھلائیوں کو ہرا بنا دیتا ہے آدمی سازد خرے را ز آیتے فن ہے، مگرھے کو آدمی بنا دیتا ہے ہر تفس قلبِ حقائق می کند ہر وقت حقیقوں کو تبدیل کر دیا ہے إِنَّ فِي الْوَسُوَاسِ سِحُرًا مُّسُتَمِرٌ بے خک وسوسول میں منتقل جادو ہے

زاں موال ۔انسان کے اغد جوسپائی ہے جس کوشہوت کہا جاتا ہے وہ انسان کو پرائیوں پر مجبود کرتا ہے وہ چوری کراتا ہے تب ہی ہیرونی سپاہیوں کو اس پڑھلم کرنے کا موقع ملکا ہے۔درخبر۔صدیث شریف میں ہے تہارا سب سے بڑا دشن تہارے دولوں پہلوؤں کے بچ میں ہے۔ طمطرات ک شیطان ایک می چیز ہیں ان کی شابان دشوکت پر توجہ نہ کر۔دولوں بڑے جھڑالو ہیں۔ برتو۔ید دنیا کے لاچ میں پھنسا کرانسان کو ایسا کر او کرتے ہیں کہ وہ آخرت کے دائی عذاب کوہل بچھے لگتا ہے۔

چہ۔ اس نس سے بیمی بعید نہیں ہے کہ و انسان کے لیے اس کی ابدی موت کوآ سان کردے وہ اپنے جادد سے اس المرح کے سیکڑوں کام کرجاتا ہے۔ بحر۔ جادد شکے کو بہاڑاور بہاڑ کو تکا بنادیتا ہے اس المرح شیطان تعوڑی عبادت کو بہت زیادہ اور بہت سے گنا ہوں کو بہت تعوڑ اکر کے دکھا دیتا ہے۔ زشتہا۔ شیطانی فریب میں انسان بھلا میوں کو برائی اور برائیوں کو بھلائی تھے لگتا ہے۔

آ دی۔ شیطان نیکول کو بداور بدول کومغالطہ میں ڈال کر نیک ظاہر کر دیتا ہے۔ کا دیجر۔ جس طرح جادو بظاہر تبدیل حقائق کرتا ہے ای طرح شیطان حقائق کونٹس الامر میں بدل ڈالنا ہے۔ ایس چنیں کنس امار ودمو ہے ڈال ڈال کرانسان میں جادوگری کرتا ہے۔

ساجرال مستند جادوئ كشا (وہال) جادو کا توڑ کرنے والے جادوگر (بھی) ہیں . نیز روئیرست تریاق اے پیر اے صاحبزادے! (وہاں) تریاق بھی اگا ہے که ز زهرم من بنو نزدیک تر کونکہ میں تجھ سے زہر سے زیادہ نزدیک ہوں گفت من سحرست و دفع سحرِ أو میری باتیں جادو ہیں، اور اس کے جادو کا توڑ ہیں سِحُرًا حَقَّ گفت آل خُول پہلواں جادو ہے، ای اجھے سردار نے سیجے فرملا ماية ترياك باشد در جهال (اور) ونیا میں تریاق کا سرمایہ ہوتا ہے كز بمه اغراض نفساني جداست جو تمام نفسانی غرضوں سے جدا ہے توش کن تریاق نمر شد چست و تیز جبتی اور تیزی سے مرشد کا تیاق لی لے سوئے کئے پیرے کامل نقب زن کال شیخ کے حوالے کی طرف ہوراخ کر لے جانب مهمان و مسجد باز رال و قصه مهمال مبلو و آل ماجرا مهمان کا قصه اور وه سرگذشت بیان کر

اندرال عالم كه جست اين سحر با جس دنیا میں سے جادو ہیں اندرال صحرا کہ رَست ایں زہر ر جس جنگل میں ہے تازہ زہر اگا کے حُویدت رمیاق از من جو سیر تریاق تجھ سے کہتا ہے مجھ سے ڈھال لے لے كفت او سحرست وبراني تو اس کی گفتگو جادو ہے، اور تیری جای ہے گفت چیمبر کہ اِنَّ فِی الْبَیَان لیک سے دفع سے ساتراں کیکن وہ جادو جو جادوگروں کے جادو کا توڑ ہے آل بيان اولياء و اصفياست وہ اولیاء اللہ اور برگزیدہ لوگوں کا بیان ہے حاصل آن کز زہر تقسِ دوں گریز ظامہ یہ ہے کہ کمید لنس کے زہر سے بھاگ إين طليم سحر ننس اندر فنكن س کے جاود کے اس طلم کو توڑ وے بس درازست این سوئے آغاز رال یہ یہت کبی بات ہے، شروع کی طرف چل مہمان، اور مسجد کی طرف پھر چل زی گذر کن باز تا مجد بیا ال کو چپوڑ، پیمر مسجد کی طرف آ

مرد کردن عاذلال بند را بران مبمان مسجد مهمال تش مہمان کو مار ڈالنے والی مسجد کے مہمان کو ملامت گروں کا پیمرد تھیجت کرتا بیں کن جلدی برو اے ہو الکرم سجد و مارا کمن یزیں سجم خردار! اے بھلے آدی! بہادری نہ دکھا ہمیں اور مجد کو متم نہ بنا

ا اعراآ انتس كاس جادوكري كابيطاح بكربز ركول مع تعلق بيداكر الدار الشاقال في جوم في بيدا فرمايا بهاس كاترياق بمي يدا . فرمادیا ہے۔ کویدت۔ووادلیا واللہ کتے اپنی طرف بلارے ہیں۔ گفت۔اور تجھے کہدرے ہیں کینس کی باتیں جادواورومرانی ہیں ماری باتیں نغس كے جادوكاتو أن اللہ منت آ تحضور ملى الله عليه وسلم في مفتلوكوجادوت تعير فرمايا بيد

ع کیے۔ بیان بھی جادد ہے لیکن اصل جادد وہ ہے جو جادد کروں کے جادد کا تو ژکر دیتا ہے اور وی وراصل تریاق ہے۔ آس بیاں۔ بیتریاق اولیا ہ بزرگالنادين كابيان بجوتمام نفساني غرضول سے ياك موتاب

السي الني فيد يعنى مرشدك بالمنى علوم في تعلق بيداكر في جلدى بهاورى .

آتشے در ما زند فردا وُنی توکد دے گا بر کین کو ہمیں (آگ ہیں) پیوکد دے گا ہر ہیانہ مسجد او بد سالمے مبحد کے بہانے ہے، وہ اچھا خاصہ تنا چونکہ مبد بنام ہے، وہ چیوٹ جائے گا کہ نہ ایم ایمن ز کمر دشمنال کیونکہ ہم دشمنوں کے کر سے مطمئن نہیں ہیں کہ نتال چیود گردول را بگر کینکہ آسان کو گز سے نہیں باپا جا سکا کینکہ آسان کو گز سے نہیں باپا جا سکا ریش خود ہر کندیک یک گخت گخت گخت گخت کو ہر کندیک یک گخت گخت گخت خوایش و مارا در میفکن در وبال شرایک نے اپنی ڈاڑمی کا ایک ایک بال نوجا ہے خوایش و مارا در میفکن در وبال

اگر بگوید وشمنے از دشمنی اگر دشتی ہے کوئی دشن کہہ دے گا کہ دئی کہ بتا سانید او را ظالمے تابیانہ قبل پر مسجد بر رکھ دے تاکہ موت کا بہانہ مبد بر رکھ دے تیمے بر ما منہ اے سخت نہ رکھ ہے اے بیانہ مبد بر تہت نہ رکھ ہے بین برو جلدی کمن سودا میر این برو جلدی کمن سودا میر بین برو جلدی کمن سودا میر بین برو بیارال بلافیدہ ز بخت بول بیارال بلافیدہ ز بخت بول تی بیت نون نے نعیبہ داری کی شخی باری ہے تی برت نون نے نعیبہ داری کی شخی باری ہے تی برو کوتاہ کن ایس قبل و قال بین بردار! چلا جا ایس بحث مباحث کو مختر کردار! چلا جا ایس بحث کردار! چلا جا ایس بحثر کردار! چلا جا کردار! چلا کردار!

جواب گفتن مہمان ایثال را و مثل آوردن بدفع حارب کشت بہانگ دف از کشت آل اشترے راکہ کوب کشت بہانگ محمودی بر پشت او زدندے مہمان کا ان کو جواب دیا اور مثال دیا کھی کے رکموالے ک

مہمان کا ان کو جواب دینا اور مثال دینا تھیتی کے رکھوالے کی ڈھول کی آواز سے اس اونٹ کو کھیتی ہے بھگانے کی جس کی پشت رپر (رکھ کر) محمودی نقارے کو بجاتے ہے

کہ ز لاحولے ضعیف آید ہیم سے
کہ ایک لاحول سے میرا قدم کرور بڑے
طیلکے در دفع مرعال می زوے
برعدں کو اڈانے کے شلے ایک ڈفل بجانا تھا
کشت از مرغان بد بیخوف گشت

گفت اے یارال ازال دیوال نیم اسے نیں ہوں اسے کہااے دوستو ایس ان ہوتوں میں ہے نیں ہوں کود کے کو حارب کشنے بدے ایک بچہ جو کمین کا رکموالا تما تا رحمیدے مرغ ازال طبک زکشت تا رحمیدے مرغ ازال طبک زکشت حتیٰ کہ بہتر اس دفل سے کمین سے اڑ جائے

ا مجرید مین قامنی کے بھال شکا ہے کردے گا۔ دئی۔ کمینہ بتا سائید تا سائید ان بھا کھوٹا۔ بیشعر اورا گلاشعر چنل خود کا مقولہ ہے۔ کہ مال جس مرح آسان کی گزوں سے بیانش کرتا بیوں فیال ہے ای المرح تیرام جدیش ہونے کا خیال بیودہ ہے۔

ع چال آو صبحت کرنے والوں نے مہمان سے کہا کہ تھو جیسے بہت مول نے اٹی خوش تعینی کی بیٹی ماری ہے اور پھر شرمندہ ہوئے ہیں۔ لی و قال۔ بحث دمیا حشہ ماری بیٹمیان مرکوولا کری محودی لیےن سلطان محود فر لوی کا فقار ہ

ي تيم ريائه ام يحت يمين طبك ميونا كمبل وظل \_

بر گذر زد آن طرف خیمه عظیم مُخرا، وہاں اس نے بردا خیمہ لگایا انبه و فیروز صفدر ملک همیر كمناادركامياب صفول كوجاك كرف والاطك كوفتح كرف والا بمحتی بد پیشر و همچول خروس آگے چلنے والا بختی (نسل کا) نھا مرغ کی طرح می زدند اندر رجوع و در طلب بجاتے تھے، روانگی اور والیبی ہر كودك آل طبكك بزد در حفظ مر گیہوں کی حفاظت کے لیے بچہ نے وہ وفلی بجائی مبحتی طبل ست و با آنست خو نقارے کا اونٹ ہے اور اس کو اس کی عادیت ہے كه كشد او طبل سلطال بيست كفل كيونكه وه بادشاه كالبيل بركنا نقاره الحاتا ہے جانِ من نوبتكبرِ طبلِ بلا میری جان یہ اسپ کے نقارہ کی نقار خانہ ہے پیش: انچه ویده است ای دیدها اس کے سامنے جو سیجھ ان آتھوں نے دیکھا ہے كز خيالات دريس ره سيسم كه خيالات كى وجه سے اس راستہ سے باز رہول بل چو اساعیل آزادم ز. سر بلكه (حضرت) اساعيل عليه السلام كي طرح سري بياز بول قُلُ تُعَالَوُا گفت جانم را بيا اس نے "قل تعالوا" میری جان کے لیے کہا ہے کہ آجا

َ چُونکہ سلطاں شاہ محمودِ کریم جنب شاه سلطان محمود كريم باسیاہے ہمچو استارہ اثیر<sup>ا</sup> ' ایسے کشکر کے ساتھ جو آسان کے ستاروں کی طوح تھا اشترے عبد کو عبرے حمال کوں - ' ایک اونث تھا جو نقارہ اٹھانے والا تھا بانگ کوں و طبل برقے روز و شب رات دن تقاره، اور ومعول اس ير اندرال مزرع در آبد آل شر وہ اونٹ اس کھیت میں آ گیا عاقبے گفتش مزن طبلک کہ او الك عقل مند نے اس سے كہا وقل نه بجا كونكه وه ` پیشِ او چه بود تبوراک تو <sup>طف</sup>ل ای کے سامنے تھے اڑکے کی وفلی کیا ہے؟ عامم من كشة أيو قربان لا مل عاشق مول اور لا كا معتول اور قربان مول خود تبوراک ست اس تهدید ما ائے حریفال من ازانہا سیستم اے دوستو! میں ان میں ہے تہیں ہول من چو اسمعیلیانم بے حذر میں اساعیلیوں کی طرح عار ہوں فارغم از طمطراق<sup>س</sup> و از ریا میں شان و شوکت، اور دکھاوے ہے خالی ہوں

بِالْعَطِيَّةِ مَنُ تَيَقَّنُ بِالْخَلَفُ دیے میں جس نے اج کا کیتین کیا زود در بازد عطارا زین غرض اس غرض سے دین کی بازی جلد کھیاتا ہے تا چو سود افآد مال خود دہند تاکہ جب تفع ہو اپنا مال دے دیں تاکه سود آید ببذل آید مصر خرج کر دیے پر مصر ہے، تاکہ نفع آئے سرد گردد عشقش از کالائے خولیش این سامان سے اس کا عشق شفدا پر جاتا ہے ' كالهائے خوایش را رنځ و مزید ایے سامان کا نفع اور بڑھاؤ چول ندید افزول ازانها در شرف جبكه ال في فضيلت من انت زياده مجه نه ديكها چوں بہ آمہ نام جاں شد چیز لیز جب وہ بہتر ہوں، جان کا نام ناچر ہو جاتا ہے تانگشت او در بزرگی طفل زا جب تک کے وہ بڑائی میں بچہ بیدا کرنے والا نہ بن جائے تا تو طفلی پس بدانت حاجت ست جب کک تو بیہ ہے اس کی تجھے ضرورت ہے فارغ از حن ست و تصویر و خیال حس اور تصویر اور خیال ہے فارغ ہو سمی

گفت تیخبر کہ جَاد فی السّلَف يغبر الله نے فرمایا ہے کہ انجما کیا قرض ہرکہ بیند مرعطا را صدعوض اجر میں سو بدلے دیکھا 'ہے جمله در بازار زال مشتند بند تمام لوگ بازار میں ای لیے تھنے ہیں زر در انیانها نشسته منتظر (ہر شخص) روپیہ تھیلیوں میں لیے منتظر بیٹھا ہے چوں ہے بیند کالہ ور رن میں جب ممی سامان کو نفع میں بردھا ہوا دیکھا ہے کرم زال ماندست یا آل کو ندید مركم اس ليے رہا ہے كہ اس نے تبيس ويكھا ہم چنیں عظم و ہنر ہائے و حرف سی حال علم، اور ہنروں اور پییٹوں کا ہے تابه از جال نيست جال ياشد عزيز جب تک جان کے زیادہ بارے نبہوں جان باری ہوتی ہے لعبت مرده بودجال طفل را مردہ کڑیا بیجے کی جان ہوتی ہے ایں تصور ویں تخیل لعبت ست یہ تصور، اور یہ تخیل گڑیا ہے چول زطفلی رست جال شد در وصال جب جان بجین سے نجات یا مخی دامل ہو گئی

اس کے پڑا تھر ہے کا ہوتا ہے ہوں اور بدارا قات اس کے دیے شراس کے پڑا نظر صرف اس فریب کی حاجت کورنے کرنا ہوتا ہے اور بداوقات

اس کے پڑا نظر ہے گی ہوتا ہے کہ خدا بھے اس کا حوض اور بدارا قرت میں مطافر مائے گا۔ ید دس کی صورت کہل صورت ہے ہم تر ہے۔ مدین شریف میں ہے جتا ء فر بالکی لغی من فیکھنے کئی ۔ قرض دیے شراس خوص نے جود دکر م کیا جس نے آ فرت کے اجرکالیتوں کر کے قرض دیا۔ "

ایک ہے جس جس خوص کو اجرافروی پر بھین ہوتا ہے وہ بہت جلد مطاع و بخشش کرتا ہے۔ جسلہ دیا وی کار دیار میں می نفع کی خاطر لوگ اپنا مال فرج کرتے ہیں۔ فرج کرنے میں اس وقت مرکز م ہے جب جد کاروبادی آ وی کو جب نفع نظر آتا ہے تو اپنا سرمایہ خرج کرنے میں اس وقت مرکز م ہے جب جک کے اس کو فو کی امریز ہیں ہے۔ خوج کرنے میں اس وقت مرکز م ہے جب جک کے اس کو فو کی امریز ہیں ہے۔ معلونا ہوگئیا۔ " میں جس علم وہ میں تھی اور ہے ہے تھی اور ایس کے اور یہ ہوتا ہے تو انسان جو اور ان کی وہ بنان ہوتا ہے۔ معلونا ہوگئیا۔ " میں جس علم وہ میں تھی دور سے بھی تھی اور یہ ہوتا ہے تو انسان جو با کہ اور کی اور اور اور کی اور یہ تھی تھی اور یہ ہوتا ہے تو انسان جو با ہو اور گیا ہے۔ معلونا کر این کو حاصل کرتا ہے۔ لین ایس وقت کی میں ہوتا ہے تا ہوت کے بیادی ہے جب جک دصال حاصل جس میں ہوسال کے بعد بدیر ہیں ہے حقیقت ہیں۔ اس کو جب جک دصال حاصل حاصل کے بعد بدیر ہیں ہے حقیقت ہیں۔

تن زدم وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْوِفَاق من خاموش بوكمااورخداموافقت كرف والول كوزياده جانتاب حق خریدارش که الله اشترای الله (تعالى) ان كاخريدار بي كيوكم الله فريدايا ب كه تونى در شك يقينے عيمتت کیونکہ تو شک میں ہے، تھے یقین نہیں ہے که کی پرُو به بستانِ یقیم جو یقین کے باغ کی طرف پرداز نہیں کرتا ہے می زند اندر نَزّاید بال و پر جو برماؤ کی طرف بال و پر پیزپیزاتا ہے مر یقیں را علم او بویا شود اس کا علم یقین کی طرف دوڑتا ہے علم نمتر از یقین و فوقِ طن علم، یقین سے مم اور علن سے اور ہے وال یقیں جویائے دیدست و عیال اور یقین وید، اور مشاہرے کا طالب ہے از كيل كُلًّا لِيل لَوُ تَعُلَمُوُن كَلَّا كَ يَجْهِي، لَوْ تَعَلَّمُونَ كَ يَجْهِي نیست کے م تا بگویم بے نفاق محرم تہیں ہے، ٹاکہ بغیر تقنع کہہ دوں مال و تن برف اند ریزان فنا مال اورجم برف جیں، جو فنا سے بیکسل رہے ہیں برفها زال از حمن اوليستت ترے کے برف، عوص سے زیادہ بہتر ہے ویں عجب نظتے ست در تو اے مہیں اے ذکیل! تھے ہیں ہے عجب کلن ہے ہر گمال تشنہ یقین ست اے پیر اے بیٹا! ہر گمان یقین کا پیاما ہے چول رسد<sup>ع</sup> در علم پس بریا شود جب ووعلم (کے درجہ) میں بینچا ہے قائم ہو جاتا ہے زانكه سبت اندر طريق مفتنن چونکہ آزمائے ہوئے طریقے میں علم جویائے یقیں باشد بدال سمجھ لے، علم یقین کا طالب ہوتا ہے اندر الهاكم الله الماكنول (مورة) الْهَاكُم بن اس كو تلاش كر لے

اس نیست۔ یہ حقائق محرم رازی کی بھی ش آسکتے ہیں جس کا فقد ان ہے۔ وفاق یہی وولوگ جومرے اس بیان کے موافق ہوں۔ مال وتن ۔ یہ کھر

اس عاشق مہمان کا مقولہ شروع ہوا ہے۔ اللہ قدر آن پاک بی ہے بان الله الله قدری مِنَ الْمُوْمِنِيْنَ آنفُسَهُمُ ''اللہ تعالی نے موشین سے ان کی جو اللہ تعالی عالی ہوں۔ ' برقبا۔ یعنی انسان کو اپنی جان اور مال اس وقت تک بیاد اسے جب بیک اس کو ان کی اس قسمت کا بھین تیس ہے جو اللہ تعالی عطا

فرماے گا۔ ویس بجب حقیق چیز کے بارے میں گمان ترقی کر کے بھین کا مرجہ حاصل کر لیتا ہے لیکن بعض انسان مرف اجرافروی کے بارے میں
گمان کے درجہ پرد ہے ہیں اور ان کو بھین کا درجہ حاصل تیس ہوتا حالانکہ دنیا وی امور میں برگمان ترقی کر کے بھین تک بھی جاتا ہے۔
گمان کے درجہ پرد ہے ہیں اور ان کو بھین کا درجہ حاصل تیس ہوتا حالانکہ دنیا وی امور میں برگمان ترقی کر کے بھین تک پیشن تک پیشن تک بھی جاتا ہے۔

ع تجول دسد مولانا کی تختیق کے مطابق ابتداء کسی چیز کاظن حاصل ہوتا ہے پھر دورتی کر کے علم بنآ ہے پھر علم ترقی کر کے بیتین کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ مفتقن ۔ آ زمودہ قلم کے کی چیز کے دقوع اور لا دتوع میں ہے کی ایک جانب کوعقلا کی ترجے حاصل ہوجائے تو ظن کہا جاتا ہے۔ علم ہے مرادوہ جانم اعتقاد ہے جود اقعہ کے مطابق ہو، یعین اس علم تابت کو کہیں ہے جس کے از الدی کوئی راہ باقی ندر ہے عیاں مشاہدے کو کہا جاتا ہے تو ابتدائی درجہ خان کا مرتبہ ہے وراس کے بعد یعین کا مرتبہ ہے اور یعین کے بعد مشاہدے کا درجہ ہے۔

ے الآر آلھا گفہ سورة تكاثر بھل فرمایا گیا گئلا منوف تغلقون فئم كلا منوف تغلقون بحلاً أَوْ تَغلَفُونَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ لِتَوَوُنَّ الْبَحِبِيَّمَ فَمُ الْمَوْلَ الْمَوْلَ الْمَعْنَ الْمَعْنَ الْيَقِيْنِ " ثَمْ خرور جان الوح آكرتم بين الوكة خرور برجان الوكة خرور دوز ث كود كلاك كارتم بين التين سے اسكود كلاو كے "اس آيت سے ثابت ہوا ہے كہ شك اور تل كے بعد علم كا درجة تا ہے اور علم كے بعد يعين كامرتبہ ہے اور علم التين كے بعد مشاہر ہے كا درجہ ہے۔ آذ ہس كلا لين كلامنوف تغلقون فئم كلامنوف تغلقون رئيس كؤ تغلقون ۔ كلاكؤ تغلقون عِلْمَ الْيَقِيْنِ.

گر یقیں بودے بدیدندے جیم اگر انبیل یقین ہوتا تو وہ دوز فی کا مشاہرہ کر کہتے آنیخال کر طن ہمی زاید خیال جس طرح تمن ہے، خیال بیدا ہوتا ہے كَهُ شُور جِلْمُ الْيَقِين عَيْنُ الْيَقِين کہ علم النفین، عین البقین ہو جاتا ہے وز ملامت پر ممیکردد سرم وز ملامت پر تمکیردد سرم علامت ہے مرا سر نہیں چکاتا ہے چیتم روش مشتم و بینائے او مل روش جيتم، اور اسكو ديكھنے والا بن محميا ہوں بیانه کرزانم نه کوراند رَوم نه ياوَل كو لرزاتا مول، شه اندها دمند چلا مول یا دل من مخفت صد چندالش کرد میرے ول سے کہا، اور اس کو سو ممنا کر دیا و انچه از وے نرکس و نسریں بخورد اور وہ جو اُس سے زمس اور نسرین نے حاصل کی وانچه خاکی که یافت زو نقش چکل اور جس سے خاکیا نے چکل کا نعش قدم عامل کرایا چرے کو سرخ اور مکتار بنایا وانکہ کال را داد زَرِّ جعفری طِ حس نے کان کو جعفری سونا حطا کیا غزبائے مہم تیر انداز شد آگھ کے یہ غزے تیر انداز بے عاشق شکرو شکر خاکیش کرد مشكر أور مشكر خوري كا عاشق كر ديا

می کشد دائش ہے۔ بیش اے علیم اے علم والے! علم مثلدے کی طرف کے جاتا ہے دید زاید از یقیس بے امتہال مثابرہ یقین سے بغیر توقف کے پیدا ہوتا ہے اندر الْهَكُمُ بيانِ الله بيل (سورة) الباكم على الل كل بيلان وكي لي از گمال و از یقین بالا ترم میں مگمان، اور یقین سے بالاتر ہوں چول دہائم خورد از طوائے او جبکہ میرا منہ اس کا طوا کما چکا ہے يا تنم گتاخ چوں خانہ روم من جب مركوجاتا مول ويديروائي عدم ركمتا مول آنچه کل را گفت حق خندانش کرد جو مجمد الله نے بھول سے کہا اور اس کو ملکفتہ کر دیا انچه زد بر نروج و قدش راست کرد وہ جو سرو اور نازل کی اور اس کا قد سیدها کر دیا أنجه نے راکرد شیریں جان و دل وہ جس نے منے کی جان ادر ول کو شیریں کر دیا انچه ابرد را چنال طرار رماخت جس بنے ایمو کو ایبا ٹوکیلا بتایا مرزبال را داد صد انسوتگری جس نے زبان کو سو جادہ شکمائے چول درِ زرّادخانه باز شر چپ سلحہ خانہ کا دروازہ کملا بردکم زد تیر و سودانیش کرد اس نے میرے ول یر تیر ماما اس کو مجنون بنا دیا

کر شود کینی آفتو و المجنوعیم فرم کنتر و نفها عین الدینی بالاترم یعنی مشام می درجه مامل بهدو المت آب کی شروشک س اس کا از الرجیل موسکے گا جیل دہائم ۔ جبکہ بچے مشاہرہ حاصل ہو کیا ہے۔ پالتم ۔ جبکہ انسان کواپنے مکان کے یاد مدین علم مشاہرہ حاصل ہوتا ہے وہ کسی فنک و شبر کی بنیاد پر اس میں وافل ہونے سے جس درک سکتا۔ آئی ۔ اللہ تعالی کی جو تجلیات ان چند در بردی ہیں وہ جھے پر پردیکی میں۔

برسرد-اب جھ مندسرد کاسید حالی اورزمن کا ساستاہدہ اورنسرین جیسی خوشبو پیدا ہوگئ ہے۔ نے میرادل سے کی طرح شیریں ہے۔ بعکل ۔ ترکستان کامشہورشہرہے جس کے ہاشتد دن کاحس اور تیرا عمازی مشہور تھی۔ طراد۔ چیز زبان مرہ کے د

ي زرِجعفري جعفرير كل كن مان كامونا غالص تفارز دادغاند اسلح فاند بردكم جبكه اس قد رقبليات جوي بيل واب بس اس كاعاش مول

عقل و جان جاندارِ بک مرجانِ اوست عقل اور جان اس کے لب نے جاندار ہے نبیت در آتش کشی ام اضطراب آگ بھانے میں کھے کوئی پریٹانی نہیں ہے چول نباشم سخت رُو پشتِ من اوست میں تکڑا کیوں نہ بنول جبکہ وہ میری پشت (پناہ) ہے سخت رُو باشد نه بیم او را نه شرم وہ ہی ہو گا، اس کو نہ ڈر ہو گا نہ شرم گشت رُولیش خصم سوز و برده در اس کا چہرہ وسی کوجلانے والا اور بروہ داری کرنے والا ہوتا ہے کی سواره کوفت بر جیش شهال اُس نے بادشاہوں کے کشکروں کو تنہا تنکست وی ہے یک تنه تنها بزد بر عالمے تنہا ایک جہان پر ٹوٹ پڑا ہے او نترسد از جہانِ پُر کلوخ وہ ڈھیلوں تھرے جہان سے تہیں ڈرتا ہے سنَّك از صنع خدائي سخت شد کپھر، خدانی کاریگری ہے سخت ہوا ہے زاہے شاں کے ہترسد آتقصاب تھائی، ان کی کثرت سے کب ڈرتا ہے؟ خلق مانند زمه او ساعی ست مخلوق ربوڑ اور وہ (ان کی بھلائی کے لیے) کوشال ہے لیک شال حافظ بود از گرم و سرد ہاں وہ اجھے کرے سے ان کا نگربان ہوتا ہے

عاشق آئم کہ ہر آن آنِ اوست میں اس کا عاشق ہوں کہ ہر ملکیت اس کی ملکیت ہے من تلاقم ور بلاقم جميحو آب میں سیخی نہیں مارتا ہوں، اور اگر مارتا ہوں تو یانی کی طرح چوں برزدم چوں حفیظ مخزن اوست میں کیسے جرا سکتا ہوں جبکہ وہ خزانہ کا محافظ ہے ہر کہ از خورشید باشد بیشت گرم جو سورج کی وجہ سے گرم کمر واللہ ہو ہمچو رُوئے آفنابِ بيحذر غرر سورج کے چیرے کی طرح ہر پیمبر<sup>ع</sup> سخت رُو مبد در جہاں انبیا میں ہر پینمبر بہادر ہوا ہے زو نگردانید از ترس و غمے اس نے کسی غم اور ڈر سے منہ نہیں موڑا ہے سنگ باشد سخت رُوو حیثم شوخ ّ بچ مخت رو، اور عدر ہوتا ہے کال کلوخ از خشت زن کیک گخت شد ڈھیلا اینٹ یاتھنے ہے جسم رہتا ہے گوسفندان<sup>سی</sup> گر برول اند از حیاب بریال، اگرچہ شار سے باہر ہول کُلُکُم دَاع نبی چوں راعی ست تم سب رہوڑ گہو، نبی گلہ بان کی طرح ہے از دَمه چوبال نترسد در نبرد مقابلے میں گذریا ربوڑ سے تہیں ڈرتا ہے

کہ ہر آن ۔ تمام ملکتیں اللہ کی ہیں اور ہر جان وعمل اس کے ہونٹ کا عطیہ ہے۔ مر جان ۔ مونگایہاں لب معنو ق مراد ہے۔ ور بلاقم۔ اگر میں شخی مجھاروں تو وہ بھی واقعی ہے۔ چوں برز دم۔ جبکہ مجھے اللہ تعالیٰ ہے قربت حاصل ہے تو اب بھے میں نہ خوف ہے نہ کی کا ڈر ہے۔

ئے ہر پیمبر۔انبیا کو چونکہ قرب الہی حاصل ہوتا ہے اس لیے وہ غرر ہوتے ہیں شاہوں کے نظر پرحملہ آ ور ہوجاتے ہیں۔سنگ۔انبیا پھر کی طرح ہیں اور مخالفین ڈھیلوں کی طرح ہیں۔کلوخ۔ڈیصلے کی تختی انسان کی کاریگری ہے اور پھر کی تختی خدا کی کاریگری ہے۔

س کی خندان دخالفین بکریاں ہیں اور انبیا بمزلہ قصاب کے۔ ٹکٹنگئے۔ نبی بمزلہ ترواے کے ہے جو بکریوں کی تھا تلت کرتا ہے سرف سرتی کے وقت دو آقوم کی ہلا کت کا سبب بنرا ہے۔ لیکی حال ہر ذمہ دار کا ہے۔ آزرمہ۔ اگر بکریاں سرکٹی کریں تو قصائی ان سے خوف نبیس کھا تا ہے۔

وال ز مهرست آنکه دارد بر همه وہ اس محبت کی وجہ ہے ہے، جو اس کی سب پر ہے گر ترا عملیل شم عملیل مشو اگر میں مجھے مملین کروں، تو مملین سانم بن تا کت از محیتم بدال بنیال کنم ا تاکہ بچے یُروں کی نگاہ سے پوشیدہ کر دوں تا مَكرود چيتم بد از رُوسے تو تاکہ نظر بدکو تیرے چرے سے واپس کر دول بندهٔ و اقلندهٔ رائے منی تو میرا بندہ اور میری رائے کا تالج نہیں ہے؟ در قراق و جستن من بیکسی تو میری جدائی اور جیخو می بیس ہے۔ مي شنودم روش آهِ سردٍ تو میں کل رات تیری شندی آه س رہا تھا ره وہم ہما بیت راہِ محکزار راستہ وے دول تھے (آنے کا) زاستہ وکھا دول ير سر رسج وصالم يانبي میرے وصل کے خزائے پر قدم رکھ وے بست بر اندازهٔ اربح استر سر کی تکلیف کے اندازے کے مطابق ہیں ورد مشکل یاب را بر جال تھی مشكل سے حاصل ہونے والی چيز كا ورد ول ير ركھتا ہے کز غربی رنج و محسنتها بری جبکه مسافرت کی تکلیف اور مشقتیں اٹھائے گا۔

گرزند<sup>ا</sup> بانگے ز قبرِ او بر زمہا اگر وہ عصر سے ربوڑ پر چیخا ہے ہر زمال گوید بگوشم بخت نو ئی خوشی ہر وقت میرے کان میں کہتی ہے من ترا عملین و گریاں زال کنم يمن تحيم كين اور رونے والا اس ليے بناتی ہوں اللخ كردانم زغمها خوئ تو عُمول کی وجہ ہے میں کھے بدمزاج بناتی ہوں نے تو صیادی نہ جویائے متی کیا تو میرا شکاری اور میرا طالب تبین ہے، حیلہ اندلتی کہ در من در رعی ِ تَوَ نَدْيِرِ مُؤْدِنًا ہے، کہ مجھ تک پنجے حارہ می جوید ہے من دردِ تو تیرا درد، میرے ومل کی تدبیر طاش کرتا ہے من تواقم عم کہ بے ایں انظار میں یہ بھی کر سکتا ہوں کہ بغیر اس انتظار کے تا ازین گرداب دوران واری تاکہ تو زمانے کے اس مجنور سے نکل جائے . ليك شير في و لذات مقرب لین مزل کی مناس اور لذتیں ہر جہ آسال یافتی آسال دہی توجو آسانی سے باتا ہے، آسانی سے دے دیتا ہے آ تکه از شهر و زخونیال بر خوری ابنول اور شمرے تو اس وقت فائدہ انمائے گا

ا کرند آگرنی آوم پرنارا فن کی ہوتا ہے آل کا سب قوم کی مجت ہوتی ہے۔ ہرز مال یہاں ہے مولانانے پر عاشق کا مقولہ شروع کیا ہے کہ بھے
اللہ بشارت دیتا ہے کہ ہم سے ملکین شہونا اس میں تیرے مفاد مشمر ہیں۔ تا کت۔ تا کہ تر اسفے تو۔ عاش کہتا ہے کہ خدا بھے نے ماتا ہے کہ جب تو
میراعاتی ہے تو بچے میری مرضی پردا منی دہنا ہے۔ حیلہ تو میرے وصال کی قدیم میں کرتا ہے اور وصال کے لیے تکلیف میں جالا ہو کر شنڈی آئیں
میراعاتی ہے تو بچے میری مرضی پردا منی دہنا ہے۔ حیلہ تو میرے وصال کی قدیم میں کرتا ہے اور وصال کے لیے تکلیف میں جالا ہو کر شنڈی آئیں
میراعاتی ہے تو بھے میری مرضی پردا میں دہنا ہے۔ حیلہ تو میرے وصال کی قدیم میں کرتا ہے اور وصال کے لیے تکلیف میں جالا ہو کر شنڈی آئیں

ع من قوائم میں یہ می کرسکا ہوں کہ تکلیف اٹھائے بغیر تھے اپناد مبال مطاکردوں۔ لیک۔ تھے جو تکالیف پہنچ رہی ہیں وہ تیرے نفع کے لیے ہیں، سنر عمل انسان زیادہ تھکا ہے تو اقامت کی لذت میں اضافہ ہوتا ہے۔

ع برجهد جو مقعد بلا محنت حاصل بوتا ب اس کی انسان قدر نیس کرتا۔ آئیدوطن اور عزیزوں کی لذیت سفر کی تکلیفوں سے برحتی ہے۔

وز بلاہا رو مرداں اے جواں بشنو ایں تمثیل و قدرِ خود بدال اے جوان! مصیبتوں سے منہ نہ موڑ ہے مثال س لے اور اپنا مرتبہ بیجان کے اور اپنا مرتبہ بیجان کے اور اپنا مرتبہ بیجان کے تمتیل گریجتن مومن و تعجیل و بے صبری او در بلا باضطراب و بیقراری نخود و دیگر حوانج در جوش دیگ و بر دیگ بر دویدن تا بیروں جید و منع کردن کد باتو او را معیبت میں مومن کے بھامتے اور اس کی عجلت اور بے میری کی مثال دیتا ہے اور دوسری چیزوں کے دیگ کے جوش میں بے قراری کے ساتھ، اور دیگ کے اور کو بھاگتے كے ساتھ تاكده و باہر كونكل بڑے اور بى بى كے اُس كورد كئے كے ساتھ

ور کو اُجھا ہے جب آگ سے عاج آ جاتا ہے یر سرِ دیگ و بر آرد صد خروش دیگ کر، اور سکروں چینی مارتا ہے چوں خریدی چوں نگونم سکنی جبكه تونے مجھے خريدا ہے كيوں مجھے ادندها كرتى سے خوش بحوش و بر مجه ز آتش کشخ خوب جوش کھا اور آگ جلانے والے سے نہ بھاگ بلکه تا کیری تو ذوق و جاشی بلكه (الله ليے) كه تخط من ذائقة اور لذت بيدا ہو جائے ببر خواری عینت این امتحال یہ آزمائش تیرے ذلیل کرنے کے لیے نہیں ہے بہر ایں آئش بدست آل آبخور وہ کیانی بینا ای آگ کے لیے تما تا ز رحمت گردد ابل امتخال تاکہ رحمت کے ذریعہ وہ آزمائش کے قابل بن جائے

وَر نَحُوه بَكُر كه اندر ديك چول مي جهد بالا چو شد ز آتش زبول یخ کو وکھے کہ وہ دیگ میں کیا ہر زمانے می برآید وقت جوش جوش کے وقت ہر وقت بامبر کو نکا ہے که چرا آئش بمن در میزنی سمر تو کیوں جھ میں آگ لگاتی ہے؟ می زند کفلیز<sup>ع</sup> کد یانو کہ نے بی بی کفگیر چلاتی ہے، کہ نہیں زاں نجوسٹ نم کہ مکروہ منی من بحجاس ليے جو شيس و دي مول كرتو محصالبند ہے تا غذا ﴿ كُردى بياميزى بجال تا كر والمنفزا سينه جان من عمل مل جائ آب<sup>عے</sup> کی خوردی یہ بستاں سبر و تر تو سر و تررو کر باغ میں یانی <sub>م</sub>یجا تھا رمتنش سابق بدست از قبر زال اس کی رحمت، قبر سے اس لیے پہلے ہے

ا وزبلابا وبداومل كم ماصل كرف من جس قدر زياده معمائب برواشت كر كان قدرومل كالذت من اضافه بوكار تمثيل -اس مثال سے يد سجماناتهود بكرمصائب اورمجابدات سے على اولى بسركدبالو كمركى مالكدنيوں يعنى آمك كاكرى سے عاجز بوكرا جملا بسمد خروش اعرى عن كعد بدك آوازي آتى بين -كرچ الكوياز بان مال سه ماكله سه كبتا ب كرة جيخ يدكراا كي تن اب قر جيد ع کفلیر کفلیر آن کن آ مجر ملانے والا زاں کین من ترے بھلے کے لیے تھے جوش دے دی ہوں۔ تاغذار کھے اس لیے جوش دے دی مول كروانسان كي فقرابن كرانسان كي جان بن جائد-

س آب یی بچے ای متعد کے لیے اگایا کمیا تھا۔ دمیش رمدیث قدی ہو شخصتی منبقت غطبی لین اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ممری دمت مرے صفیت میں ہے اور مت فقب سے ای لیے بہلے ہے کہ اس رحمت کی وجہ سے اس کی پردرش ہوکرد وامتحان کے قامل بن جائے۔

تاكه سرمايه وجود آيد بدست تأكه وجود كا سرمايي باتھ آ جائے چول نروید چه گداز و عشق دوست جب وہ نہ بیدا ہوا ہوتو دوست کاعشق کس چیز کو لائے گا؟ تاکنی ایثار آن سرمایی را تاکہ تو اس مراب کو قربال کر دے که بکردی مخسل و برجستی ز جو ك تو نے عسل كر ليا ہے اور تو نير كو كود ميا ہے رنج ، مهمان تو شد نیکوش دار ریج، تیرا مہمان بنا ہے اس کی دیکھ بھال کر بیش شه گوید ز آیارِ تو باز بادشاہ کے سامنے تیرے ایٹار کو کھل کر بیان کرے جمله تعمیها برد بر تو حید (اور) تمام نعتیں تھے یہ حد کرنے لکیں سر بَنِه إِنِّي أَرَانِي أَذُبَحُك ميكهدك ش فرواب ش ديكما بكر من تحفي ذرا كرديا يول تا ببرم حلقت استعیل وار تا که اساعیل علیه السلام کی طرح میں تیرا گلا کان دوں کز بریدہ کشتن و کشتن بریست جو کٹنے، اور مرنے سے مُری ہے اے مملمال بایدت تتکیم جست اب سلمان! مجتم سر رکھ ویتا جاہے

رحمتش بر قبر زال سابق شدست اس کی رحمت اس کے قبر سے اس کے پہلے ہے زانکہ بے لذت نروید تم و پوست كينكه كوشت ويوست بغيرلذت كے بيدائيس موتا ہے زال تقاضا گر بیاید فتمرما اگر اس (عشق کے) تقاضے ہے معینیں آئیں ماز لطف آید برائے عذرِ اُو پر اس کی عدر خوای کے لیے مہریانی آتی ہے با نخود گوید جریدی در بهار ووجے سے کہتی ہے تونے (موم) بہار می (خوب) چراہے تا ک<sup>یا</sup> مہمال باز گردد شکر ساز تاکہ مہمان شکریہ ادا کرتا ہوا لوٹے تابجائے تعمنت منعم رسد تاكه تيرك بإل نعمت كي بجائے فعمت دينے والا آجائے من خليم نو پير پيشِ بيك میں خلیل (اللہ) ہوں تو فرزند ہے، چیری کے سامنے سر بہ پیشِ قبر نہ دل برقرار الممینان قلب کے ماتھ تکلیف کے ماہنے سر دکھ دے سر بیرم کیک ایں شر آل شریست عل مر کاف ری ہوں، لین ہے سر وہ سر ہے ليك مقصودم ازال تعليم تست لین اس سے میرا مقمد تیری تعلیم ہے

تاكدوهت في كمب انسان كوجود كالمحيل موتى بدز انكدوهت كذر بعدجو كوشت و بوست بناب اكروه ند موتوعش كريخ كو كملائه كارزال اكرعش كى بنياد پرانسان پرهيبتيس آتى إي اورده ان مهائب من ثابت قدم اوراسخان من بورااتر تاب تو بحر خدا كى مهرياني اس ساعذر خوافى كرتى بادراس كوقرب ومهال كى بنارت و تى بد بانخود كركى ما كد يند بهتى به كوتو نه رحمت خداوى سافيل مامل كياب تو درخي بمى بنوشى برداشت كر

تانه بستی و ند خود ماند ترا تاکہ تھے میں اپنی ہستی اور خودی (باتی) نہ رہے تو گل بستان جان و دیدهٔ (اب) تو جان اور آتھ کے باغ کا پیول ہے لقمه مشتی و اندر احیا آمدی تو لقمہ بن کیا ہے، اور زعوں کے اعر آ کمیا ہے پرشیر بودی شیر شو در بیشها تو دوده تقا (اب) کیمارول کا شیر بن جا ور صفائش باز رّو حالاک و چست میر تیزی اور چستی سے اس کی مفات کی کطرف لوث جا پس شدی اوصاف و گردول بر شدی بمرتو اوصاف میں واخل ہو کیا اور آسان سے بالا ہو کیا ی زوی اندر صفات سنطاب (ابُنُ) تُو ياكيزه مفات مِن داخل ہو رہا ہے انفس و فعل و قول و فكرتها شدى روح اور تعل اور قول اور افكار بن ميا راست آمد أَفُتُلُونِي يَا ثِقَات ی کابت ہوا اے معتد لوگو! "مجھے قل کر دو" راست آمر إنَّ فِي قَتْلِي حَيَات ی ثابت ہوا، "بے فک میرے آل میں زعر کی ہے" تابدیں معراج شد سوئے فلک يهال تک که دو آسان کی جانب اس بلندی ير پنجا

اے تخور می جوش اندر ابتلا ائے یے! آزمائش میں چوش کھا اندرال بتال أر خنديده اگر تو ای باغ میں محرایا ہے گر جدا از باغ آب و گل شدی اگر تو یانی اور مٹی کے باغ سے جدا ہو گیا ہے شو غذا و توت اندیشها خیالات کی غذا اور روزی بن جا از صفالش رُسته والله تخست خدا کی فتم، تو پہلے ایک مفات کے ذریعہ سے اگا ہے ز ایرع و خورشید وز گردول آمدی ایر اور سورج اور آسان کے دربعہ تو آیا ہے آمدی در صورت پارال و تاب تو بارش اور دحوب کی صورت میں آیا جزو ممس و ابر و ابحم بالمحبري تو سورج، اور ایر، اور ستارول کا فیو تما مستی حیواں شد از مرگ نبات انباتات کی موت سے حیوانات وجود میں آئے چوں چین بردیست<sup>س</sup> مارا بعد مات جبہ ماری مار کے بعد اس طرح کی جیت ہے فعل و قول صدق شد قوت ملک سی قول و فعل فرشتے کی روزی بتا

ا الدرال \_ پنے کی پہلی عالت آگر چہ اس کے لیے خوش کو تھی لیکن اہتلا کے بعد کی حالت اس سے بدر جہا بہتر ہے۔ غذا بن جانے کے بعد وہ انسانی جان دول کے باغ کا گل ہوجائے گا۔ گرجدا۔ اب چناتر تی کر کے بہا تات سے جوانات میں واغل ہو کیا کیونکہ وہ برز دِحوان بن کیا ہے۔ خو۔ اب غذا ء انسانی بن کرانسانی افکار کی غذا بن جا تا ہے انسانی بن کرانسانی افکار کی غذا بن جاتا ہے انسانی بردوہ وجانے کی وجہ سے اسپنے وجود سے الی دوجہ وجود حاصل کر لیتا ہے۔ آزمناتش۔ چنا انسان کی مغات کی بیدادار تعافذ ابن جانے کے بعد وہ پھرانسانی صفات اختیار کر لیتا ہے۔

ع زار منات کی پیدادار می ال تینول چیزول کے اثرات ہیں۔ مقات متطاب مده مفات یعنی انسانی مفات بستی حوال حیوان نباتات سے خوراک مامل کر لینا ہے لفرانبا تات کی موت ان کی ترقی کا سب بنی ہے۔ افعا کو نئے۔ بینمورطان کا قول ہے انہوں نے فر ملیا تھا کہ اے بارو

بحصال كردوك مرك ليون على سرى زعرى مجلد ابت موكيا كرموت رقى كاسب بالقال كافول كابت موا

س بردر هنرنج کی دوبازی جس میں مقامل کے سب میرے بہت جا میں صرف شاہ باتی روبائے بیضف مات ہے۔ مات سیازی جس شاہ طرخ کا ال طرح کھرجانا کردوزی ہوجائے۔ یہ پوری ہارہے۔ راست آ مد جب بیٹا بت ہوگیا کہ موت کے بعداملی زعر کی ہے تو ٹابت ہوگیا کہ تل میں زعرکا مغمرے۔ حکل دقول ہے افعل دقول فرجنے کی غذاین کر بائدی حاصل کر لیٹا ہے۔

از جمادی بر شد و شد جانور جمادیت سے بلند ہو حمیا اور جاعدار بن حمیا گفته آید در مقام دیکرے دورے مقام پر کیا جائے گا تا شجارت میکند، و امی رود تاكم تحايمت كرے (اور) واليس جائے نے بھی و کراہت دُزدوار نہ کہ چوروں کی طرح کرواہٹ اور نا گواری سے تا ز تلخیها فروشویم ترا تا کہ تھے سے کرواہٹیں وجو دول سردی و افسردگی بیرون نهد ( پر) بردی اور معثمر کو باہر تکال ڈالا ہے پس ز تلخیها بمه بیرول شوی مجر سمنیوں ہے ہوری طرح جدا ہو جائے گا مقبل این در که فاخرنشد اس قابل فخر درگاه میں متجول نہ بتا آن زمان شیرین شوی جمیحون عسل اس وقت تو شہد کی طرح پیٹھا ہو گا خام و نا جوشیده جر بے ذوق نیست کیااور جوش نہ دیا ہوا سوائے بے ذا نقنہ کے پھیلیں ہے

آنجال کال مطعمه شد قوت بشر ای طرح کہ وہ لقمہ جو انسان کی غذا بنا ایں سخن را ترجمہ پہنا ورے اک بات کا مغضل بیان کاروال دائم ز گردول می رسد تافلہ ہیشہ آسان سے آتا ہے پس بُرو شیرین و خوش یا اختیار بی تو این اختیار سے عمر کی اور خوشی سے جا زال مَيْويم تُرا میں کچھے کروی بات اس کیے کہتی عول ز آب سَرد انگورِ افسردہ زہد مُحتد یانی سے معمرا ہوا انگور جوش مارنے لگتا ہے سے تو زخی چونکه دل پر خون شوی تو چونکہ کرواہت سے پر خون ول والا بنا ہے بركه او اندر بلا صابر نشد جو معیبت میں صابر نہ بتا فارغ آئی گر بنو ریزند خل اگر تھے پر سرکہ ڈالیس (اور) تو بے فکر رہے سگ شکاری نبیت او را طو**ق نبیت** جس کے ملے میں پر نہیں ہے، وہ شکاری کانہیں ہے

تمثیل صابر شدن مومن جوں او بر برز بلا واقف شود مومن کے مابر ہونے کی مثال جبد وہ معینت کے راز سے واقف ہو جائے

آل نخود گفت از چنین ست اے سی خوش بجوشم برایم وہ وہ راسی اس چے نے کہا اے بی بیا اگر ایا ہے مجھے خوب جوش دے، میری مدد کرتو بچ کہتی ہے

آ نجناں۔ ای طرح نباتات انسان کا جزو بن کر بلندی عاصل کرلی ہیں۔ ایس بخن یہ کہ نوع اوٹی فنا کے بعد اعلیٰ مقام عاصل کر لیتی ہے۔ کاروان۔ انسانی روحوں کے قافلے عالم بالا ہے دیا ہی کاروبار کے لیے آتے ہیں آڈر نفع نقصان کما کردواہی جاتے ہیں آؤ اصل مقام عالم بالا ہے۔ لیس۔ جب دنیا ہے جانای ہے تو خوشی سے مرخر د ہوکر جا۔

زال - بی بی نے ہے ہے ہی کہا کہ عمل تھے گئی تی اس لیے کہتی ہوں تا کہ تیری کی دور ہوجائے۔ زآب جب اگور کا درخت افسر دہ ہوجا تا ہے تو خشرا با اس کو دیا جاتا ہے اور اس کی انسر دگی ادر سردی ختم ہوجا آب ہے ۔ تو زخی ۔ افزا تیرے لیے تالی بی تیری تخیال دور کردیں گی ۔ افزا تیرے لیے تالی بی تیری تخیال دور کردیں گی ۔ تیری تخیال دور کردیں گی ۔

سے کہ معائب پرمبر متعدلیت کا سبب ہے۔فار قی۔انسان میں جب برداشت بیدا ہوجائے کہ آئی باتوں ہے اس میں تی پیدانہ ہوتو وہ تمد کی طرح شمریں بمن جاتا ہے۔ مگ ۔ کتا ہے کی معیبت میمل کردکاری جرآ ہے۔انسان معائب کے دریعے پہنتہ ہوکر خوش ذا گفتہ بنرآ ہے۔آ آ ٹو در جب چے کو بیا حساس ہوگیا کہ معمائب مجیل کا ذریعہ بیل تو دومعمائب پرداشت کرنے پرخندہ بیٹ انی سے دامنی ہوگیا۔

کفیلیرم زن کہ بس خوش میزنی میرے کفیر مار، کیونکہ تو اچھا مارتی ہے تانہ بینم خواب ہندوستان و باغ تاکہ میں ہندوستان ادر باغ کا خواب نہ دیکھوں تاکہ میں ہندوستان ادر باغ کا خواب نہ دیکھوں تاکہ میں اس آغوش میں داستہ پالوں تاکہ میں اس آغوش میں داستہ پالوں آغوب بیل خواب بیس باغی شود آود دغا خواب دیکھنے دالے ہاتھی کی طرح باغی بن جاتا ہے پیلیاں را نشھود آرد دغا نیلیاں را نشھود آرد دغا نیلیان کی نہیں سنتا ہے، دغا بازی کرتا ہے نیلیان کی نہیں سنتا ہے، دغا بازی کرتا ہے

تو دریں جوشش چو معمارِ منی (چونکہ) تواس جوش چو معمارِ منی (چونکہ) تواس جوش دینے ہیں میری تغیر کرنے والی ہے ہیں ہیں گئی کر خواس جو مرح من بن فرخم و داغ لگا میں ہاتھی کی طرح ہوں میرے سر پر زخم اور داغ لگا تاکہ میں اپنے جوش کھانے، میں خودی کو دے دوں تاکہ میں اپنے جوش کھانے، میں خودی کو دے دوں زانکہ انسال در غنا طاغی شود کیونکہ انسان بے فکری میں سرکش بَنَ جاتا ہے کیونکہ انسان بے فکری میں سرکش بَنَ جاتا ہے پیل چوں در خواب بیند ہند را جب بیند ہند را جب بیند ہند را جب باتھی خواب میں ہندوستان کو دیکھتا ہے جب ہاتھی خواب میں ہندوستان کو دیکھتا ہے

عذر گفتن كدبانو با نخود و حكمت در جوش داشتن كدبانو نخود را بي بي بي بي كا پنے كو جوش دينے كى حكمت بيان كنا

من چو تو بودم ز اجرائے زیل میں تیری طرح زین کے اجرا میں ہے تھی پس پذیرا گشتم و اندر فوری تب میں مقول اور لائق بی مدتے دیگر و رون ویگ تن میرایک مت کی دیک میں (جوش کملا ہے) روح گشتم پس ترا استا شدم میں روح گشتم پس ترا استا شدم میں روح بن گی ہوں، پر میں تیری استاد بی ہول تا شوی علم و صفات معتوی تا شوی علم و صفات بن جائے تا شوی علم و صفات بن جائے تا شوی علم اور صفات بن جائے جوش دیگر کن نے حیوانی گزر جا درمرا جوش کما کر حیوانیت سے گذر جا

۔ تو دریں۔ تیری تکلیف رسانی میری پخیل کا سب ہے، تیری ایز ارسانی آب میرے لیے راحت کا سب ہے۔ ہم چو۔ ہاتھی ہندوستان کا جاتوں ہے دوسرے ملک بیں گئے کر جب دوخواب میں ہندوستان کو دیکی ہے مست ہوکرسر کش ہوجا تا ہے پھر آتھ س آپوراوراست پرلا تا ہے۔ تاکہ لیمنی ان معما تب اور مجاہدوں کے ذریعہ ہے میں آغوش رحمت میں راہیاب ہوجا دُل۔

ے آل تے۔ اس لی لی نے پنے سے کہا کہ میں بھی نباتی اجزامے نی ہوں۔ چول۔ میں نے تکالیف اور مصائب پرواشت کئے تب پچھ نی ہول۔ مدتے۔ ایک عرمہ تک خارتی مصائب اٹھائے اور بدنی مجاہدے کئے ہیں۔

سے نریں۔ ان مصائب کے بعد میرے حوامِ باطنی بیدار ہوئے ہیں اور ہیں صاحب روح بن کرتیری استاد بنی ہوں۔ ورجمادی۔ یعنی جب ہیں جمادی۔ سے اور ہیں صاحب روح بن کرتیری استاد بنی ہوں۔ ورجمادی۔ یعنی جب ہیں جمادیت سے ترقی کردی تھی کہ بیزتی اس لیے ہے کہ ہیں انسان کاعلم وصفت بنوں۔ معنوی۔ یعنی انسان۔ چوں شدی۔ اب جبکہ روح بن ممنی ہوں تو روح حیوانی سے بلندمر تبرحاصل کرنا جا ہے۔

از خدا می خواہ تا زیں نکتہا خدا ہے دعا کر، تا کہ ان کلتوں سے زائکہ از قرآل لیے گرہ شدند ان کی ہوت ہیں ان کے کہ بہت ہوگ قرآن ہے گراہ ہوتے ہیں مر رس را نیست جرکے اے عنود اے سرکن! ری کا کوئی تصور نہیں ہے جانب آل عاشق بیخولیش رال جانب آل عاشق بیخولیش رال اس کے خود عاشق کی جانب جل ان کے خود عاشق کی جانب جل ان کے خود عاشق کی جانب جل میمال مسجد میمال مسجد میمال مسجد میمال مسجد میمال

در نہ لغزی و رکی در مُنہا لغزی نہ کھا جائے ادر انجام کک پنچے زال رس قوے درون چہ شدند ای دی کے درون چہ شدند ای دی کے ذریعہ ایک قوم کویں میں جل گئی ہے چول ترا سودائے سر بالا نبود جبکہ کھے تی سر ابھارنے کا خیال نہیں ہے کہ درال مسجد چہ کرد از امتحال کے درال مسجد چہ کرد از امتحال کے اس می میں آزائش میں کیا کیا!

باقی قصر مهمان آل مسجر مهمان کش و ثبات و صدق عزم او اس قصد مهمان کش و ثبات و صدق عزم او اس جان کو مارد دان کو مارد دان کا قصه اور اس کے اداده کی سیائی اور جماد (کا قصه)

گفت می هیم درین مسجد بشب کها میں رات کو ای مسجد میں مووں گا کعب حاجت روائے من شوی تو میری حاجت کو پورا کرنے دالا کعب بخ گا کار رسن کا کھیل کھیوں تاکہ منصور (طاح) کی طرح (دارو) رس کا کھیل کھیوں تاکہ منصور (طاح) کی طرح (دارو) رس کا کھیل کھیوں فوت در آتش فلیل (الله علیہ السلام) مدنبیں جاہتا ہے بہتر موں چوں عود و عبر سوختہ بہتر موں، جیبا کہ جلا ہوا عود، ادر عبر بہتر موں، جیبا کہ جلا ہوا عود، ادر عبر بہتر موں، جیبا کہ جلا ہوا عود، ادر عبر میکن بہتر موں، جیبا کہ جلا ہوا عود، ادر عبر رادر) بمائی کی طرح میری حاقت کر رہا ہے جول میں نہ آل جانم کہ گردد بیش و کم میں نہ آل جانم کہ گردد بیش و کم میں دو جان نہیں ہوں جو گھٹ بڑھ سے میں دو جان نہیں ہوں جو گھٹ بڑھ سے

از خدارتر تیوں کے اس ذکرے میشبہ ہواکسان کے ذکرے اللہ کے ساتھ اتحاد ذاتی کا عقیدہ کمراہی ہے۔ زائک۔ جس طرح قرآن ہے کھی جمہے تہم محمراہ ہوتے بیں مشوکی سے بھی ہو سکتے ہیں۔ مردین۔ اس میں قرآن کا تصور تبیں بلکہ ان کی کور باطنی کا تصور ہے۔

آل۔ دومہمان ال شمر میں مسافر تھا ادر عالم آخرت کا طالب تھا۔ کر بلا۔ حصرت امام حسین رمنی اللہ عنہ کامشہد ہے۔ حاجت روا۔ چونکہ اس کا اصل مقعمد نتافی الذات تھا۔ منعمور۔ حضرت علاج کومولی دی گئی۔

مرشد ممکن ہے ہوا ہوکہ حطرت اہراہیم علیہ السلام کو جب تمرود نے آگ میں ڈالاتو حضرت بیر نیل علیہ السلام نے آ کر مدد کرنے کی خواہش خاہر کی ہو۔ جوں جود آگر اور مخرکے جلنے پر خوشبو مہم تی ہے۔ جر نیلا۔ جر نیل ہے اس مہمان کو ہیں سے کرنے والے مراد ہیں اور ظیل ہے مراد خود وہ مہمان ہے۔ اے برادر مہمان ہیں سے کرنے والے ہے کہتا ہے کہ مرک روح جو اٹی روح نہیں ہے جس میں کھٹا و اور ہو حاوی ہوتا ہے۔

تو زقرآل اے پیر ظاہر میں اے بیٹا! تو قرآن کے (صرف) ظاہر کو نہ دیکھ ظاہر قرآل چو شخص آدمی ست قرآن کا ظاہر آدی کے وجود کی طرح ہے مرد را صد سال عم و خال او سو سال تک انسان کے پیچا اور ماموں

شیطان نے آدم علیہ السلام کوسوائے مٹی کے پچھے نہ دیکھا که نفوشش ظاہر و جاکش حقی ست کہ اس کے تعش ظاہر ہیں اور اس کی روح پوشیدہ ہے یک سرِ موئے نہ بیند حال او اس کی حالت کا بال برابر نہیں دکھے کتے ہیں

وہو آدم را نہ بیند جر کہ طیں۔

بيان الكلم رفتن انبياء واولياء عليهم السلام بكوبها و عارم جهتِ پنهال کردنِ خولیش نیست و جهتِ خوف و تشویش خلق نه بلکه جهت ارشادِ خلق ست و راه نمودن وتحریضِ انقطاع از دنیا بقدرِ ممکن اس كا بيان كه انيا اور اوليا عليم السلام كا بهارون اور عارون عن جانا اي آب کو پوشیدہ کرنے کے لیے ہے، اور نہ کلوق کے پریشان کرنے، اور ڈرکی دجہ سے بلکہ دنیا ہے بقدرامكان منقطع رہے كے بارے مل لوگوں كى بدايت، اور راہنمائى، اور يرا يخت كرنے كے ليے ہے

تاکہ لوگوں کی نظروں ہے پوشیدہ رہیں گام خود بر چرخ جفتم می نهند . اینا قدم ماتویں آسان پر رکھتے ہیں .کو ز صد دریا و که آل سو بود وہ جو سو دریاؤل اور بہاڑول سے ادھر ہو كز پيش كره فلك صد تعل ريخت جے چیے (بمائے من) آسان کے میرے نے سکووں تعل قرارے میں تعزيت جامه بيوشيد آل زمال اس وقت اس نے ماتی لباس کین لیا

آنکه گویند اولیاء در که بوند "تا زچیتم مَردُمال پنهال شوند لوگ سے کہتے ہیں کہ اولیا بہاڑوں میں ہوتے ہیں بیش خلق ایثال فرانِ صد که<sup>ی</sup> اند غوق کے سامنے (رہتے ہوئے بھی) دوسو پہاڑوں کی بلندی پر ہیں يس جرا ينهال شود كه جو بود تو كيول چھے، بہازول كو طاش كرے حاجتش نبود بسوئے کہ کریخت اس کو پہاڑوں کی جانب بھامنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے يحن كرديد و نديد او كردٍ جال آسان محوما اور اس نے روح کی گرد کو (بھی) نہ دیکھا

ا توزقرا ل قراك من الفاظ كونه مجمو بلكة راك ال منه به معانى اور الفاظ كالمجوعد بدريو يحمن ظاهر يرنظر كرنا شيطانى كام ب- ظاهر قرال-قر آن کے الفاظ اور ان میں پوشیدہ معانی کی مثال انسان کی مورت اور اس کے باطنی اور روحانی اومیاف کی سیجھو۔ مرورا۔ ایک انسان خواہ وہ کہ تا ى قرى كالزيز بوتم ال كے باطنی ادماف سے عاقل رہتے ہو۔

ع بیان مولانانے سے مجمایا کہ باوجود قرب کے انسان کے باطنی احوال عوام سے تخی رہتے ہیں آو اب اس خیال کی تعلیط کرتے ہیں کہ اولیا اپنے آپ کو چمپانے کے لیے جنگلوں اور پہاڑوں میں بلے جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ بررکوں کی خلوت نشنی اپنے آپ کو چمپانے کے لیے ہیں ہے، ان کے ادماف توبېرمال وام ير چيدے يں بلك لوكول كوركد دنيا كاتعليم دينے كے ليے بير كروه، يها ز

ع فراز مدكه لين اولياعوام من رسته موي بحى ان سے مو بهاڑوں كى بلندى ير بين ان كے اومها ف تك بوام كى بنتى كهاں ہے بيس جبكه ان بل اور عوام مل ميكرول پها ژول اور دريا وك كى دورى بينة ان كوچىپنے كى كيا ضرورت بير آن بيش ان كے بلندمقام تك تو آسان كى تك ودو بھى تبين ے۔ تعزیت شاعرانہ بخیل ہے کہ آسیان نے کالاء نیلالیاس ای قم میں بہتاہے کیدہ اولیا کے مراتب تک مذکا کی رکا۔

آدمی بنبال تر از پریال بود آدمی بریوں سے زیادہ بوشیدہ ہوتا ہے آدمی صد بار خود بنبال ترست آدمی سو گنا زیادہ بوشیدہ ہے آدمی سو گنا زیادہ بوشیدہ ہے چول بود آدم کہ در غیب او صفی ست توان آدم علیاللام کا کیامال ہوگا جو (عالم)غیب کر گزیدہ ہیں؟

گر بظاہر اُں پُری پنہاں ہود اگرچہ بظاہر، بری پوشیدہ ہوتی ہے نزد عاقل زال پُری کہ مضمرست مظند کے نزدیک ای بری ہول خفی ست ادمی نزدیک عاقل چول خفی ست جبکہ عقند کے نزدیک آدی پوشیدہ ہے جبکہ عقند کے نزدیک آدی پوشیدہ ہے

تشبیہ صورت اولیاء و صورت کلام اولیاء بصورت عصائے اولیا کی صورت اور اولیا کے کلام کی صورت کی تشبیہ معزت مول علیہ السلام مولی علیہ السلام و صورت فسون عیسی غلیہ السلام کے عصا اور معرت عیلی علیہ السلام کے دم کرنے کی صورت سے عصا اور معرت عیلی علیہ السلام کے دم کرنے کی صورت سے

آدمی جمیحو عصائے مولی "ست
آدی (حضرت) مولی علیہ السلام کے عصائی طرح ہے
ور کف حق حق بیر داد و بیر زین
عطا اور زینت کے لیے اللہ (تعالیٰ) کے ہاتھ میں
طا اور زینت کے لیے اللہ (تعالیٰ) کے ہاتھ میں
طا برش چوب و لیکن پیش او
اس کا ظاہر کئڑی ہے، لین اس کے سانے
تو مبیں ز افسون عیسی "قرف و صوت
د حرت عین طیاللہ کے م کرنے می قرد نے او آداد کو اور اور کو کہ
تو مبیں ز افسون آس لہجات بیت
ان کے دم کرنے میں تو دھیے لیج کو نہ دکھ
تو مبیں مران عصا را مہل یافت
تو مبیں مران عصا را مہل یافت

آدمی بیچوں فسونِ عیسیٰ " ست آدی (حضرت) میں فسونِ عیسیٰ " ست آدی (حضرت) میں فسون بیست بین الاصبعین الاصبعین الاصبعین الاصبعین الاصبعین کا دل، دد انگیوں کے درمیان ہے کون کی لقمہ چو بکشاید گلو جب دو منہ کھولے، عالم آیک لقمہ ہے آل بیس کر وے گریزال گشت موت یہ آل گلر کہ مُردہ پر جست و نشست و نشست و نشست و نشست و نشست و نشست یہ دکھ کہ مردہ کودا اور بیٹے گیا آل بیل کہ بر اخضر را شگافت یہ دکھ کہ اس نے بر اخضر را شگافت یہ دکھ کہ اس نے بر اخضر را شگافت یہ دکھ کہ اس نے بر اخضر را شگافت یہ دکھ کہ اس نے بر اخضر را شگافت یہ دکھ کہ اس نے بر اخضر را شگافت یہ دکھ کہ اس نے بر اخضر کو چے دیا

ا کر بظاہر۔ بری تو ظاہر بھی بھی انسانوں کی نظرے پوشیدہ ہے تواس کے اوصاف کا پوشیدہ رہنا اس قد رتبجب خزنہیں ہے جس قد رانسانوں کے اوصاف کا پوشیدہ رہنا کیونکسدہ وہا گاہوں ہے پوشیدہ بھی نیس ہیں۔ آ دمی ۔ جب عام آ دمیوں کے اوصاف تک پہنچنا دشوار ہے تو حضرت آ دم علیہ السلام کے اوصاف تک کینچنا وشوار ہے تو حضرت آ دم علیہ السلام کے اوصاف تک کیمے کا جا جا سکتا ہے۔ تشبیہ۔ اولیا اور اولیا کے کلام کو حضرت مولی علیہ السلام کا حصا اور حضرت میلی علیہ السلام کا مجدوجو بظاہر معمولی جزیر میں تھیں لیکن ان کے باطنی کمال واوصاف جرت انگیز تھے۔

ور کف کی۔ مدیث ٹریف ہے اِن فَلُوبُ کِیمی ادَمَ کُلُهَا بِینَ اِصْبَعِینَ مِنُ اَصَابِعِ الرَّحُمٰنِ کَقَلْبِ وَاحِدِ یَصَرِفَهُ کَیْفَ اِیصَاءُ مِن اَصَابِعِ الرَّحُمٰنِ کَقَلْبِ وَاحِدِ یَصَرِفَهُ کَیْفَ اِیصَاءُ مِن اَصَابِعِ الرَّحُمٰنِ کَقَلْبِ وَاجْدِ یَصَرِفَهُ کَیْفَ اِیصَاءُ مِن اَ اِسْدِی اَن کِر مِن کِدرمیان ہیں ان کوجس طرح جا ہتا ہے بلٹتا ہے لین عصاءِ مول اور م میسی میں معرف تقرب کی معرف اللہ کے خاص تقرفات ہیں ای طرح مومن کے دل پر بھی معرف تین کے خصوصی تقرفات ہیں۔ موت۔ معرف علیه الله م کے بھو تھے ہے مودہ زندہ ہوجاتا تھا۔ ہل یا فت۔ یعنی بینہ ہی کہ معمولی کنزی ہے آسانی سے حاصل ہوجائے گ۔ فلات معرب میں علیہ الله می محصا کی خرب سے شل دو کووں ہیں بٹ کیا۔

کی قدم پا پیش نہ بگر ساہ ایک قدم آگے رکھ، لشکر کو دکھے اند کے بیش آ بہیں در گرد مُرد تموزا ما آگے آ، گرد میں مُرد کو دکھے کوبہا را مردی اُو اکھاڑ دی ہے اس کی بہادری بہاڑوں کو اکھاڑ دی ہے کوہ طور از مقدمش رقاص گشت ان کی تشریف آدری ہے کوہ طور رقص کرنے لگا ان کی تشریف آدری ہے کوہ طور رقص کرنے لگا ان کی تشریف آدری ہے کوہ طور رقص کرنے لگا

ی مون عیباطلم بھی کے اگر سے براند ہوئے ان کی طریف اوری سے لوہ طور رکس تفسیر قولم تعالی یکا اجبال کے اوسی معکف و الطیر اللہ تعالیٰ کے قول، اے بہاڑہ اور پرندہ اس کے ساتھ جوابی بنو کی تغییر

کوبہا اندر کینی نالال شدہ بہاڑ ان کے اپیجے ردئے ہر دو مطرب مست در عشق شبح دونوں گانے والے، شاہ کے عشق میں مست سے ہر دو ہم آواز و ہم پردہ شدہ دونوں ہم آواز اور ہم ساز ہو گئے بہر من از ہمدمال ببریدہ میرے لیے تو ساتھیوں سے کٹا ہوا ہے آئی شوق از دلت شعلہ زدہ تیرے دل سے شوق کی آگ بجڑی ہے آرد آل قدیم تیرے دل سے شوق کی آگ بجڑی ہے تیرے دل سے شوق کی آگ بجڑی ہے تیرے دل سے شوق کی آگ بجڑی ہے تیرے دل سے شوت کی آگ بجڑی ہے تیرے سانے بہاڑوں کو لاتا ہے جملہ بیشت باد بیائی کند

تو زدوری دیده چر سیاه او نیم دیما به تو زدوری می ند بین جر که گرد تو دروری می ند بین جر که گرد تو دروری می ند بین جر نیما به تو دوری سی مان گرد کے پی نبیل دیما به دیم به ایک کرد کے پی نبیل دیما به دیم کرد آگھوں کو روش کر دی به چول بر آمد موی از اقصاعے وشت جب (حفرت) موی علداللام جنگل کے آخرے برآمد ہوئے جب (حفرت) موی علداللام جنگل کے آخرے برآمد ہوئے جب (حفرت) موی علداللام جنگل کے آخرے برآمد ہوئے

رُوئ داوگ از فراش تابال شده (مفرت) وادوگ از فراش تابال شده (مفرت) وادوطیاله امای بره ای الله کافن سده تن بود به الله کافن سده تن بهار (مفرت) داور علیه الله کافن بخ الم آمده یک بخال او بولی بود کا هم آیا گفت داوگا او بجرت دیده گفت داوگا او بجرت دیده داوگا و تو بجرت دیده الله ای فرد به مولس شده ای مفرد به مولس شده ای ای مافرا تو به یا دیا به المال فرای و قوال و ندیم مطریال خوابی و قوال و ندیم تو گوی، ادر قوال، ادر بم مجلس جابتا به تو گوی، ادر قوال، ادر بم مجلس جابتا به تاکه قوالی و سرنائی کنند و تاکه ده (تیرا یک) قوال ادر شبنائی بائی کنند تاکه ده (تیرا یک) قوال ادر شبنائی بائی کنند تاکه ده (تیرا یک) قوال ادر شبنائی بائی کنند تاکه ده (تیرا یک) قوال ادر شبنائی بائی کنند تاکه ده (تیرا یک) قوال ادر شبنائی بائی کنند تاکه ده (تیرا یک) قوال ادر شبنائی بائی کنند تا که ده (تیرا یک) قوالی ادر شبنائی بائی کنند تاکه ده (تیرا یک) قوالی ادر شبنائی بائی کنند تاکه ده (تیرا یک) قوالی ادر شبنائی بائی کنند تاکه ده (تیرا یک) قوالی ادر شبنائی بائی ک

ا توزدوری نونے دورے مرف کالا جبر دیکھا ہے، اندر تھم کردیکھ کہ کس قدر کشکر موجود ہے۔ گردیو نے دورے مرف گردو یکھی ہے قریب جا دُتو اس میں مرد کودیکھے گا بینی تیری نظر صرف ادصا ف خاہری پر ہے باطنی ادصا ف کودیکھ ۔ وید ہا۔ ان کے باطنی ادصا ف ایسے ہیں کہ ان کی گردیمی آئکموں کوروشن کردیتی ہے اور ان کی ہمت مردانہ پہاڑوں کو ہلا دیتی ہے۔ موتی ۔ صغرت موتی علیہ السلام کے قدد م میسنت لڑدم ہے کو وطور رقعی کرنے لگا۔

ع یا جبال-حضرت دا وُدعلیه السلام کے بارے میں پہاڑوں اور سمندروں کو تکم بوا تھا کہ وہ ان کے ہم نغه بنیں۔ ہر و حضرت دا وُدعلیہ السلام اور پہاڑ اللہ کے عشق میں ہم نغه بن محصے نتھے۔ پر دو۔ راگ۔

ع منت حضرت کل تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام ہے فرمایا تھا تو میرے فراق میں جلا ہے اور دوستوں ہے جدا ہے۔ مطریاں فراق کا تم فرو کرنے کے لیے محفل اور قوالی کی ضرورت ہے قبذا میں پہاڑوں میں یہ کیفیت پیدا کے دیتا ہوں۔ سریا تی سوریا کی لیعنی خوشی کی نے ، شہبالی۔ باد کائی۔ چونکہ مزامیر میں پھونک ہے آواز پیدا ہوتی ہے قبذا اس کے بجانے کو باویجائی کہا جاتا ہے۔

جواب طعنہ زنندہ ہر متنوی ازِ قصورِ فہم خود ابی سجھ کی کوتائی کی وجہ ہے متنوی پر اعتراض کرنے والوں کا جواب

طعنِ قرآل را بردل شو می کی قرآن بر طعنہ کے لیے راستہ بناتا ہے یا ز پنجبہ قبر او ایمان بری یا اس کے فضب کے پنجہ سے ایمان کو بچا کیے اس کے فضب کے پنجہ سے ایمان کو بچا کیے اس کے مروو جہل را گشتہ فدا اس کردہ! اس طعن و کافری می کاشتید طعن و کافری می کاشتید طعن و کافری می کاشتید طعن اور کفر کا چے بویا ہے طعن اور کفر کا چے بویا ہے

تابرائی نالہ چوں کہ را رواست اکہ تو بجھ لے کہ جب بہاڑ کا نالہ ہو سکا ہے ان صافی جسد اس صافی جسد اس صافی جسد ہمنشینال نشوند او بشنود ہو سنتا ہے بیگروی ور نفس خود صد گفتگو مید گفتگو مید گفتگو دو اپنے نفس میں بیڑوں گفتگوئیں دیکتا ہے مید سوال و صد جواب اندر دات شہود زال بیرے دل میں بیڑوں سوال ادر بیڑوں جواب اندر دات بیرے دل میں بیڑوں سوال ادر بیڑوں جواب اندر ورات بیشوں تو نشود زال گوشہا تو سنتا ہے، ادر ان کانوں سے نہیں سنتا تو سنتا ہے، ادر ان کانوں سے نہیں سنتا ہوں تو آل را نشوی کے خود تو آل را نشوی اس کوشہا کیرم اے کر خود تو آل را نشوی اس کوشیں سنتا ہوں تو اس کوشیاں سنتا ہوں تو اس کوشیں سنتا ہوں تو اس کوشیاں سنتا ہوں تو سنتا ہوں

ابی جھ کا لوہائی کی وجہ ہے ہم اے میکنی اے میگنی اے میگنی اے طاعن تو عو عوسی میگنی اے طاعن و بول بول کرتا ہے ایس نہ آل شیر ست کر و بے جانبری بید وہ شیر مہیں ہے، جس سے تو جان بچا کے تا قیامت میزند قرآن آواز دے رہا ہے قیامت کے لیے قرآن آواز دے رہا ہے میرمرا افسانہ می بنداشتید مرمرا افسانہ می بنداشتید

تابرانی - پہاڑوں کونا لے بی جلاکرنے بی می مکست ہے کہتم ہے جولو کہ بے اب ودغدال بھی نالہ ہونا ہے جواولیا کرتے ہیں نفر اولیا کے دل کے خالوں کوان کے کان شختے ہیں تم تبیل من سکتے لیکن ان کی اس کیفیت پر یعنین کرنا تمہاری معاورت ہے۔

نگردادلیا کدد مانی مکالمات جادی دیج بین بیشنده اسان نے بخررہ بین المات مائم فیب زال کو شہار دو مانی مکالم حی کانوں سے جیس سناجا سکار کیزی موام ہم سے بین جوان کو بین سنتے بیل حین جبکدہ مختف کرامات دیکھ بھی بیل و ان کوان کا مختفہ ہوجاتا جا ہے۔ موس کے کیجو بھنے کی آ دانہ محتوق آل سینی شوی جو کہ بربان پہلوی قرآن ہاں پراعتراض درامل قرآن پراعتراض ہے لین براوراست قرآن پراعتراض کرنے کی ہمتے جیس اس لیے بچاؤ کی مصورت انتیار کی گئی ہے کہ شوی پراعتراضات کے جائیں۔ یوں شور خلص برکری کا ہ آس کین قرآن پراعتراض کرنا آسان بات جیس ہے میں کی مفر ہے۔ تا تیاست کے بین قرآن کا اعلان ہے کہ قرآن کو افسانداور

که شا فانی و افسانه تعبید كه تم خود فنا مونے والے اور افسانہ بن كے قوت جان جان و ياقوت زكات روح کی روح کی غذا اور پاک یاقوت ہوں لیک از خورشید ناگشته جدا لکین سورج سے جدا نہیں ہوا ہے تا رَبائم عاشقال را زیں ممات تاکہ عاشقوں کو اس موت سے نجات دے دول برعه بر گورِتال حق ریختے اگر تبهاری حص الی گندگی نه انجهالتی کالله (تعالی) تبهاری قبر پر ایک هوشت بها دیتا

خود بدیدید آنکه طعنه می زدید تم جو طعنہ زنی کرتے تتے تم نے خود وکیے لیا من! كلام هم و قائم بذات میں اللہ کا کلام اور (اللہ کی) ذات سے قائم ہول نور خورشيدم فأده بر شا میں سورج کا نور ہول، جو تم پر پڑ رہا ہے ك منم يبوع آن آب حيات ب میں، اس آب حیات کا چشہ مے وال رً چنال گند، آزنال تنگخت نے بیرم گفت ویند آل علیم ول تگردا نم بیر طعنِ سقیم تہیں، میں اس وانا کا قول اور تھیجت اختیار کرتا ہوں ہر کمزور طعنے کی وجہ سے دل نہیں تھیرتا ہوں

ممل زدن در رمیدن کره اسب از خوردن آب بسبب سائیسوں کے سیٹی بجانے سے مھوڑے کے پچھرے کے یانی

متخوليدن سائيسال ے بھڑ کنے کی مثال دینا

او اندر خطاب کره<sup>ت</sup> و ما درجمی خوردند آب ج سی سی انہوں نے فرمایا پیجیرا اور مال پانی بی رہے سے بہر اُسیان کہ ملا زیں آب خور م محوزُوں کے لیے، کہ پانی کی طرف متوجہ رہو سر جمیر داشت وز خود می رمید (وو) سر الله ليمًا تما، اور خود بخود بماكمًا تما می رمی ہر ساعتے زیں استقا تو بانی ہے ہے ہر وقت بھاکا ہے؟

می محخولیدند هر دم آل نفر وہ جماعت ہر وقت سینی بچا رہی تھی آن حخولیدن بکره می رسید وہ سیٹی بجانا پچھیرے کو پہنچا تھا مادرش پرسید کاے کرتہ 12 ائ کی مال نے دریافت کیا اے پچیرے! کیوں

ل من کلام الله کا ذاتی مغت ہے جوذات باری کے ساتھ قائم ہے۔ نورِ خورشید۔ ذات خداد عربی بحزلہ مورج کے اور مقات بمزلہ نور کے بیل جو سودج کی ذات کے ساتھ قائم ہیں۔ بیری جشمہ مینی قرآن آب حیات کا ایساسر چشمہ ہے جواس سے سیراب ہوجائے گااس کوابدی زعر کی حاصل موجائے کی۔ آرچناں۔ اگرمنکرین قرآن پراعتراض نہ کرتے توان کی قبروں پر بھی رحمت کا فزول موتا۔

ع نے۔اب مولانا فرماتے ہیں کے معترضین کے اعتر اضامت ہے میں مثنوی لکھانا بندنہ کروں گا اور اعتر اضامت کی طرف توجہ ندووں گا۔ پھیرے کو اس كى مال في سجعاياتها كرمينيول سه ند بدك بإنى يين مستول و اى طرح بس اعتراضات مع تطع نظر كرك اين كام من لكار بول كا-أد-يعى عيم سائى غر نوى\_

سے کرور بجمیراجس پرسواری ند کی جاتی ہو چھولیدن سیٹی بجانا۔ بہراسیاں۔ سائیس محموزوں کویانی بلاتے وقت سیٹی بجاتے ہیں تا کدوہ یانی پینے عمل مشغول رہیں۔آ ل۔ یعن سیٹی بجائے سے پھیراچونک کریانی سے بھا کیا تھا۔استقاریرانی عامل کرنا۔

ز اتفاقِ بالك. شال دارم شكوه مجھے ان کی آواز کے اکٹھا ہونے سے ڈر لگتا ہے ز اتفاق تعره خوفم مي رسد ان کے نعروں کے ملنے سے مجھے ڈر لگتا ہے كار افزايال بدند اندر زمين فضول کام کرنے والے زمین میں ہوئے ہیں زود کایثال ریش خود بر می کنند عقریب وہ خود انی ڈاڑھی نوچس کے بیش ازال کز ہجر گروی شاخ شاخ اس سے پہلے کے قراق میں تیرا جوڑ جوڑ (جدا) ہوجائے آب کش تا بر دبد از تو نبات یانی ڈال، تاکہ تیرے بودے کھل دیں می خورم اے تھنے عاقل بیا ہم یے بیں، اے عافل بیاے! آ جا سوئے جو آور سبو در جوئے زن مملیا نہر کی جانب لا (اور) نہر میں ڈیو دے كور زا تقليد بايد كار بست اندھے کو تھلید کو کام میں لانا جاہیے تا گرال بنی تو مشک خولیش را جب تو اپنی مشک کو بعاری دیکھے رَست از تقليدِ ختك آنگاه دل اس وقت ول خکک تھلیہ سے نجات یا جائے گا لیک داند چوں سبو بیند گرال کین سمجھ لیتا ہے جب مملیا کو بھاری دیکتا ہے

گفت کره می مختولند این گروه بجيرے نے کہا، يہ لوگ سين بجاتے بي پس ولم می گرزد از جا می رود تو ميرا دل لرزا ہے، بے تابو ہو جاتا ہے کفت مادر تا جہاں بودست ایں اس نے کیا جب سے سے دنیا (کی) ہے میں تو کارِ خولیش کن اے ارجمند اے اقبال مند! خردار تو اینا کام کر وقت تنک و میرود آپ فراخ وقت تک ہے، اور پائی تیزی سے جا رہا ہے شہرہ کاریزے ست پُر آپ حیات آب حیات ہے بجری مشہور نہر ہے آپ خضرً<sup>ع</sup> از جوئے نطق اولیاء اولیا کی مخفتگو کی نہر ہے، خصر علیہ انسلام والا یانی كر نه بني السب كورانه بفن اگرتو اندھے بن سے بانی کوئیس دیکمیا، تدبیر کے ساتھ چوں شنیدی کاندریں جو آب ہست جب تو نے من لیا، کہ اس نمر میں پانی ہے جوفرو بر مشك آب انديش را یانی میں شک کرنوالی مشک کو نہر میں ڈیو دے چوں کراں دیدی شوی تو مندل جب تو بماری و کھے لے گا تو صاحب دلیل بن جائے گا گرنہ ببینر کور آپ جو عمال اگرچہ اندھا نہر کے بانی کا مشاہدہ مہیں کرتا ہے

کارافزا۔کام کو پھیلاوے شی ڈالنے والے، بیکارکام کرنے والے۔ رکش کندن۔ اپنا فقسان کرنا، شرمندہ ہونا۔ آب فراخ ۔ لین زعری کی نہر۔ اجر ۔ لین موت کی وجہ سے تیراجوڑ جوڈ جدا ہو جائے۔ کاریز۔ بوزن قالیزیانی کی نالی کو کہتے ہیں جواس طرح بنائی جاتی تھی کہ زجن میں سے پائی اس کے ذریعہ سے مطح ذھن پر بہنے لگنا تھا اور ہافوں اور کھیتوں کو بیراب کرنا تھا یہاں کاریز سے شیخ اور ہزدگ مراد ہے۔

آبِ تعرب ين آب حيات برند بن - اكر تجهاس ولى كاكونى كرامت نظر بين آتى بوب و يكهه قاتلتى پيداكر له بهر تجهاس كايزركى كا يقين آجائه كا- اكرائد مع كونهر كا بإنى نظر شآئة واس كوجائي كراس نهر بن مليا وُيوكر و يكه بإنى سرجائه كي تو بانى كرون كا يقين آ جائے كا۔

ا آز تعلید پہلے تو اس کا تعلی تعلی دیکھا دیکھی تھا اب اس کے دل کو یعنین حاصل ہوجائے گا۔ کرنہ بیند۔ اند معے کوٹھلیا بحرجائے ہے پانی کا یعنین ہو جائے گا۔

کایں سیک بود و کرال شد ز آب زفت اس کے کہ یہ بلکی تھی، بعاری یانی سے بعاری ہوگئ باد می نربایدم تقلم فزود (اب) ہوا مجھے نہیں مجسلاتی ہے میرا بوجھ بردھ کیا ہے زانکه نبودشال گرانی و قوی کیونکہ ان میں بھاری بن اور قو تیس نہیں ہوتی ہیں که زیادِ کژنیابد او حذر کہ مخالف ہوا ہے اس کا بچاؤ نہیں ہوتا ہے لنگرے دربوزہ کن از عاقلال ع عقل مندول سے لکگر مانک لے از خزینہ رُز آل دریائے جود اس سخاوت کے دریا کے موتوں کے خزانے سے بجيد از دل جيتم جم روش شود دل سے (آگے) بردھتا ہے آ تکھیں بھی روشن ہوجاتی ہیں تا چو دل شد ديده نو عاظل ست جب ول ضائع ہو کمیا، تیری آتکھ بیکار ہے زال تصيبے ہم بدو ديده دہد وہ دونوں آنکھوں کو بھی اس سے حصہ دے دیتا ہے وي دلها باشد و صدقٍ بيال دنوں کی وی اور بیان کی سچائی بنآ ہے سوئے آل وسواس طاعن منگریم اس طعنہ دینے والوں کے دموسوں کی طرف نظر مذکریں گے طعنهُ خلقال ہمہ بادی شمر لوگوں کے طعتہ کو بالکل ہوائی سمجھ

کہ ز جو اندر سبو آیے برفت ر کیونکہ نہر ہے، ٹھلیا میں پانی پہنتے کمیا زانکہ ہر بادے مرا در میر بود كيونكه بر بوا مجھے كيسلا دين تھى م سفیهال را زیاید هر جوا بوقونوں کو ہر ہوا پھلا دی ہے ستي ہے لنگر آمد مرد شر آدی، بے لکگر کی سمحتی ہے لنَكْرِ عَقْل ست عاقل را امال عَقَلَدُ كَ لِي عَقَلَ كَا لَنَكُر (باعث) امن ہے او مددبائے خرد چوں در زبود جب وہ عقل کی مدین حاصل کر لیتا ہے زیں چنیں امداد دل پُر فن شود اس طرح کی مدد سے ول صاحب تدیر ہو جاتا ہے زانکه نور از ول برین دیده تشست کیونکہ نور ول سے ان آنکھوں میں آتا ہے۔ دل چو بر انوارِ عقلی برزند جب دل عقلی نوروں پر قابو یا لیتا ہے پس بدال<sup>ع</sup> کاب میارک ز آسان پھر جان لے کہ آسان سے بایرکت پائی ما چو آل کرہ ہم آب جو خوریم ہم بھی اس پھیرے کی طرح نبر کا بانی بیس کے پیردِ سیجمبرانی رَه سیر تو پیمبروں کا بیرہ ہے، راستہ طے کر

ا زانگران کوابنا بھاری پن اور اپنی مشک کا بحرا ہوا ہوتا اس و تت معلوم ہوگا جب وہ ویکھے گا کہ نفسانی ہوا اس کونیس اڑا سکتی اور وہ بھاری بحر کم بن گیا۔ مرسفیماں ۔ جولوگ بیوتو ف بیں اور بزر کول سے نین یا بنیس ہیں ان کی تعلیا ہلکی ہوتی ہے خواہش کی ہوا ان کواڑائے پھرتی ہے۔ کشتی ۔ کشتی کے کانعلق مشتی کے کنگر کی افر رہے جو کشتی کو باومخالف کے ساتھ جانے ہے رو کما ہے۔

ت آز عاقلاں۔ چونکہ تھے میں عمل کالنگرنیوں ہے تو ہز دگوں کی عمل ہے وہ لنگر حاصل کر لے۔ آزخزیند یعنی شخ کا قلب زیس چیس بیدد پہلے دل کو حاصل ہوتی ہے ہوئی ہے کہ اس سے آنکھیں منور ہوتی ہیں۔ زائکہ لورسی اورلور باطنی کا اصلیۃ تعلق دل سے ہوتا ہے اس سے آنکھیں منور ہوتی ہیں۔ زائکہ لورسی اورلور باطنی کا اصلیۃ تعلق دل سے ہوتا ہے اس سے آنکھیں منور ہوتی ہیں ختم ہوجاتی ہے۔
لیے جب حرکت قلب بند ہوجاتی ہے تو آنکھوں کی روشنی بھی ختم ہوجاتی ہے۔

سے بیں بداں کے لمیات رب کا زول ول پر ہوتا ہے تو ہمیں اس پیمبرے کی طرح پانی پینے بیں لگار ہنا جا ہے اور معترضین کی بیٹیوں سے نہ بد کنا جا ہے۔ بیرو۔ سالک پیمبروں کا بیرو ہے تو جس طرح پیمبروں نے طعنہ زنی کی وجہ سے اپنا کام نیس جیوڑ اسالک کو پھی نہ تیموڑ نا جا ہے۔

آل خداوندال کہ رَہ طے کردہ اند گوش با بانگ سگال کے کردہ اند بن آقاؤں نے راستہ طے کیا ہے انہوں نے کوں کے بھو تکنے پر کب کان دھرا ہے؟ باز گو کال پاکباز و شیر مرد اندرال مسجد چہ بنمودش چہ کرد بحر بتا اس پاکباز اور شیر مرد کو اس مجد میں اس کو کیا نظر آیا، اس نے کیا کیا؟ بقیہ قصتہ مہمان و مسجم مہمان کش مہمان کو قصے کا بقیہ مہمان اور مہمان کو قل کرنے والی مسجم کے قصے کا بقیہ

مردِ غرقہ گشتہ چوں خسید بجو دوئ؟ دوا انان، نہر میں کیے سوۓ؟ عاشقاں را زیرِ غرقابِ غے عاشقاں را زیرِ غرقابِ غے عاشقوں کے لیے غم کے ذباؤ پانی میں کایم آیم برسرت اے مستفید کایم آیم برسرت اے مستفید کایم آیم برسرت اے مستفید کو اے فائدہ مند! میں آتا ہوں میں آتا ہوں تیرے سر پر کی رسید و دل ہمی شد گخت گخت گخت گئے۔

اک طرح کی سخت آواز پانچ مرتبہ آئی اور دل کوے کوے ہوا تفسیر آئے وَ اجْلِبُ عَلَیْهُمْ بِنَحیٰلِکَ وَ رَجْلِکَ وَ شَارِ کُھُمْ فِی الْاَمُوالِ وَ الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطَانُ إِلَّا غُرُورًا طَ الْاَمُوالِ وَ الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطَانُ إِلَّا غُرُورًا طَ اللهَ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَالَ اللهُ عَالَ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

دلی بانگت بر زند اندر نهاد جم کے اندر سے شیطان تجے آواز دیا ہے کہ اسیر رنج و درولیتی شوی کہ تو تکلیف اور افلاس کا قیدی بن جائے گا خوار گردی و پشیمانی خوری و نشیمانی خوری و نشیمانی اٹھائے گا دلیل ہو جائے گا اور پریٹانی اٹھائے گا واگریزی در ضلالت از یقیس واگریزی در ضلالت از یقیس یقین ہے مرای میں لوٹ جاتا ہے

تو چو عزم دین کی با اجتباد جو تو کوش کے دین کا تصد کرتا ہے کہ مُرو زال سو بیندلیش اے فوی کہ اے مراه! ای طرف نہ جا، سوچ لے بینوا گردی زیارال واہری تو مفلس بن جائے گا، یاروں سے چوٹ جائے گا تو نو بیم با تگ آل دیو لعیں تو ای طون شیطان کی آواز کے ڈر سے تھوان شیطان کی آواز کے ڈر سے تو ای میوان شیطان کی آواز کے ڈر سے

خفته در مسجد خود او را خواب کو

وه مجد من ليث كيا، اى كو نيند كبال

خواب مرع و ماہیاں باشد ہے

پرندول ادر مجھلیوں کی نیند ہوتی ہے

لیم شب آواز با ہولے رسید

آدهی رات کو خوفتاک آواز آئی

بنخ كرت اين چتين آوازِ سخت

بانک سکال یعنی خالفول کے اعمر اضامت دخت مینی دو عاشق مجدیل لیٹ کیا لیکن اس کونیندند آئی اس لیے کہ وعشق بی دوبا مواقعا اور دو ب موسے کونیند سے کیا واسلہ خواب ماشق کی نیندتو ای طرح کی ہے جیسے اڑتے پر عرکی یا تیرتی مجھنی کی۔

مستغید فائد الله الله الله تعلیر فیمی واز نے اس مہمان کومرف ڈرایا اور اس کا ڈرانا فیروائی تھا ای طرح شیطان سالک کو ڈراتا ہے جو مسلی اوتی ہے آجدواشعار میں اس کی تنسیل ہوگی۔

توجو۔ جب انسان دینداری اختیار کرنے کاعزم کرتا ہے تو شیطان اس لوھروفاقہ ہے ڈراتا ہے۔ بیزوا۔ دین کے کاموں بس کی کاتو کمائی ہے محروم موکر مغلس بن جائے گا،مغلس کانہ کوئی دوست رہتا ہے اور نہ کوئی عددگار، چیمان اور ڈکیل بن جاتا ہے۔ واکریزی۔ دینداری کا اراد وکرنے والا۔ محرائی کی المرف اوٹ پڑتا ہے اور دنیا بھی لگے جاتا ہے۔

راہِ دیں بویم کہ مہلت پیش ماست دین کے داستہ پر دوڑ پڑول کا کیونکہ مہلت ہمارے سامنے ہے می کشد ہمایہ را تا بانگ راست یردس کو مھنے رہی ہے حی کہ آواز بلتہ ہوئی مُرده سازی خویشتن را کیک زمان تھوڑی در کے لیے اپنے آپ کو مُردہ بتا لیتا ہے كه من از خوف نيارم يائ لم کہ میں ڈر کی وجہ سے ست رفار نہ رہوں گا که بترس و باز گرد از نتیج فقر کہ افلاس کی تلوار سے ڈر، اور باز آ جا آل سلاحِ علم و فن را بقگنی علم، اور فن کے ہتھیار پھینک ویتا ہے در چنیں ظلمت نمد افکندهٔ الی عی تاریکی میں تو منتیم ہے بند کردست و گرفته طق را باندھ دیا ہے اور گلا دیا دیا ہے که روان کافرال ز ابل قبور جس طرح که مرده کافروں کی جان ہیبت بانگ خدائی چوں بود تو خدائی آواز کی ہیت کیا ہو گی؟ مر مکس را نیست زال بهیت نصیب اس بیبت میں کھی کا حصہ تہیں ہے عنكبوتال مي مكن گيرند و بس نکڑیاں صرف تھی کیڑتی که بلا<sup>ل</sup> فردا و پس فردا مراست کہ ہاں کل، اور پرسوں میرے لیے نے مرگ را بینی که او از جیب و راست تو موت کو دیکھا ہے، کہ وہ بائیں دائیں سے باز عزم ویں کئی از بیم جال جان کے وُر سے تو پھر دین کا ارادہ کرتا ہے کیس سلاح از علم سازی و رحکم پھر تو علم اور حکتوں کے ہتھیار باندھتا ہے باز<sup>ع</sup> بانگے برزند بر تو زِ مر وہ پھر مکاری سے تھے پکارتا ہے باز بگریزی ز راهِ روشی پھر تو نور کے راستہ سے واپس بھاگ پڑتا ہے سالها او را بیانگے بندهٔ تو آواز کی وجہ سے سالول سے اس کا غلام بنا ہوا ہے ہیبت بانگ شیاطیں خلق را شیطانوں کی آواز کے ڈر نے مخلوق کو تا چنال مید شد جال شال ز نور یبال تک کرنورالی سےان کی جان اس طرح ناامید ہوگئ ہے ایں شکوہ بانگ آل ملعوں بود یہ اس ملعون کی آواز کا دیدہ ہے ہیبت بازست بر کیک نجیب باز کا خوف، شریف چکور کو ہے کیونکہ باز، تکھی کا شکاری نہیں ہوتا

ے کہ ہلا۔ اور دل میں سوپنے لگتا ہے کہ نیکی کرنے کا بہت وقت ہے آ بندہ نیکی کرلوں گا۔ مرک۔ پڑوی کی موت ہے بھے تنبیہ ہوتی ہے اور پھر دین گا طرف دوڑ تا ہے اور علم و حکمت سے کام لے کر کہتا ہے کہ اس میں تقر کے خوف سے دین سے منہ ندموڑوں گا۔

ع باز-شیطان پراس کودمو کے دیتا ہے۔ باز بحریزی ۔ انسان پراس کے دمو کے میں آ کردین سے مندموڑتا ہے۔ سالہا۔ سالہا سال انسان ای محکلتی میں اس کے دموے میں آسے مندموڑتا ہے۔ سالہا۔ سالہا سال انسان ای محکلتی میں میں گر اور بیائے دیتے ہے۔ جب دیت ۔ شیطانی آواز نددین کی راہ پر جلنے دیتی ہے۔ خات و جاتی ہے۔

سمی کر ارجا ہے در تصبیت کا ماری کی سل جسر کرتا ہے۔ کوبت ۔ شیطا کی اواز شدوین کاراہ پر چنے دیلی ہے نیکڈ اغروطان کھانے ویلی ہے۔ تاچتال۔ ان کی روحوں پر الیمی تا یوی طاری ہے جسی کہ کا فرول کی روحوں پر مرنے کے بعد طاری ہوگی۔ ایں۔ شیطانی آواز کے جب بیا از ات ویل آئی شد الکی آواز کرائر اے ایں سے مردور جو میں میروں گے جب میں کریٹر دوئا سے دوزیر دو سے بھی کے لیک تر میں سے دور سے

خدائی آ واز کے اثر ات اس سے بہت بڑھے ہوئے ہوں گے۔ جینت خدائی آ وازاگر چہشیطانی آ واز سے بڑھی ہوئی ہے کین تم پراس کے اثر ات اس لیے مرتب نہیں ہوتے کہ تم اس کے الل نہیں ہوجس طرح کہ بازی آ وازی جیت لامحالہ کڑی کی آ وازی جینت سے بڑھی ہوئی ہے لیکن اس سے معی متاثر نہیں ہے۔ ہے۔ زائل۔ آگرتم خدائی آ واز کے اہل ہوتے تو لامحالہ اس سے متاثر ہوتے جس طرح کہ کیک اس کی آ واز سے متاثر ہوتی ہے معی چوتکہ باز کا شکار نہیں ہے۔ البذاوہ متاثر نہیں ہوتی ہے۔

کرو فر دارد نہ ہر کبک و عقاب دہد ہر کبک و عقاب دہد ہر کتی ہے، نہ کہ چور اور شاہین پر بانگ سلطال پاسبان اولیاست شاہ کی آداز، اولیا کی کافظ ہے قطرہ از بجر خوش یا بجر شور شور میندر کا تظرہ کھارے سمندر کا تظرہ کھارے سمندر کا تظرہ کھارے سمندر

که نرفت از جا بدال آل نیک بخت اس سے وہ نیک بخت جگہ سے نہ ہلا تا دُہل ترسد کہ زخم او را رسید وحول ورے کونکہ چوٹ اس پر بڑی ہے فسمتال از عيد جال شد زخم چوب جان کی عید میں سے تہارا حصد لکڑی کی چوٹ ہے ما چو اہل عید خنداں ہمچو گل ہم چونکے عیدوالے ہیں، پھول کی طرح مسکرارے ہیں د يک دولت يا چکونه مي يزو دولت (کے شوریے) کی ویک سمس طرح پکتی ہے گفت چول ترسد دلم از طبل عید أس نے كہا ميرا ول عيد كے نقارے سے كيوں ۋري؟ مُرد، جانِ بددلانِ بے یقیں بے یقین، بد دلوں کی جان مری ہے ملک کیم یا پرد از بدن ملک مح کروں، یا جم کو خانی کر دوں

بتنو اکنوں قصہ آل بانگ سخت اب ای سخت آواز کا قصه س گفت چول ترسم چوہست ایں طبلِ عید<sup>ع</sup> أس نے كہا مىں كيوں ورول جبكه ساعيد كا نقاره ب اے دُہاہائے جُی بے قلوب اے خال ڈھولوء ہے ولو! شد قیامت عید و بیدینال دُبل قیامت عید ہے، اور بے دین ڈھول ہیں بشنو<sup>ع</sup> اکنوں ایں وال چوں بانگ زد اب سن! اس ڈمول نے جب آواز دی چونکه بشنود آن دُبل آن مردِ ديدِ جب اس ڈمول کو اس دیدہ ور نے سا كفت با خود بين مرزان ول كزين اس فاسيخ آب سے كہا خردار إول كوندرزا كيونكماس سے ونت آل آمد که حیدر وار من وہ وقت آ میا ہے کہ میں حیدر رمنی اللہ عنه کی طرح

عنکبوت ِ دیو بر چوں تو ِ ذباب

شیطان کی تکمی تخص جیسی تکمی پر

بانك ويوال كله بان اشقياست

شیطانوں کی آواز، بدبختوں کی گلہ بان ہے

تا نیامیزد نبم بینا و کور

حاضرم اینک اگر مردی بیا على حاضر ہون، اگر تو بہادر ہے آ جا زر جمی ریزید ہر سو قتم قتم طرِح طرح کا سونا ہر طرف میمرنے لگا تأكريد زر ز پُري راهِ در كرسونا كثرت كى وجهد درواز كاراسته بندنه كردك مرد حيرال شد ز تقدير إله الله (تعالیٰ) کی تقدیر سے مرد حیران ہو میا تا سجر که زر به بیرون می کشید (اور) صح کک سونا باہر نکا آ رہا با جوال و تو نهره بارِ وکر تھلے، اور توبرے سے ووبارہ کوری و ترسانی واپس خزال وابس بھا گنے والول کے اعرصے بن اور خوف کے لیے در دل ہر کور دون زر پرست ہر کیے، زر یرست، اندھے کے دل میں نام زر بنهند و در دامن کنند موناً کہتے ہیں، اور دامن میں کر کیتے ہیں آل کند در خاطرِ کودک گذر یجے کے خیال میں وہی آئے گا كونكردد كاسد آمه سرمدي جو کھوٹا تبیں ہوتا ہے، داکی ہے گوہر و تابندگی و آپ یافت جوہر، اور جک، اور روئق بالی ہے

يُر جهيد و ياتگ بر زد کاے کيا ا وہ کودا اور چنا، اے پہلوان! در زمال بشكست ز آواز آل طلسم وہ طلعم، آواز سے نورا ٹوٹ گیا ریخت چندال زَر که ترسید آل پیر اس قدر سونا بها، که وه لاکا دُرا یرشد آل مجد ز زر برجانگاه ہر جگہ سے وہ مجد سونے سے بھر گئ بعد ازاں برخاست آل شیر عنید<sup>ع</sup> اس کے بعد وہ بہادر شرک اٹھا وفن میکرد و جمی آمد برزر وقن كتا اور سونا تكالآ تحتجها بنهاد آل جانباز ازال اس سے اس بھادر نے فزانے بحرے ایں زرِ ظاہر بخاطر آمرست یے ظاہری سوتا ول بیس آیا ہے کودکال بشکند اسفالها را بشکند يے، تھيكروں كو . توڑتے ہيں اندرال بازی چو گوئی نام زَر أس كھيل كود ميں جب تو سونے كا نام كے گا بل زرِ مضروبِ ضربِ ایزدی بلکہ خدائی نکسال کا ڈھلا ہوا سکہ آل زرے لیں زر ازال زر تاب یافت وہ موما کہ اس سونے نے اس سے رونق حاصل کی ہے

۔ یا تھیا۔ پیلوان۔ درز مال۔ ابھی مہمان کی آ واز ہے وہ طلسم ٹوٹ کیا اورز ریا تی شروع ہوگئے۔ ریخت۔ انتاس پیابرسا کہ اس کودروازے کاراستہ بھی ہو جانے کا خیال پیدا ہو کمیا۔

عید۔ آگرتاءے ہے تو معنی حاضراور مہیا ہے اور نون سے عدید ہے تو سرکش اور بہادر کے معنی بیں ہے۔ جو آل۔ بوراجس بیل سامان بحر کر اونٹ پر لادا جاتا ہے۔ تو برہ۔ وہ تعمیلا جس بیل دانہ بحر کر کھوڑے کے منہ پر باعم حد دیا جاتا ہے۔ کورتی لین بھرکوری۔ ایں۔ اس قصد بیل جو سونا برسنے کی بات آئی ہے اس سے اہل ظاہراور دنیا دارز ر برست دنیا وی سونا سمجھے کا حالا تکہ اس سے مرادا نو ارو برکات خداو یمی ہیں۔

ے کودکال۔ جس طرح بچے تنمیکروں کومونا سجھتے ہیں ای طرح اہل دنیا اس سے کوجو ھیڈتا تنمیکرا ہے مونا بجھتے ہیں۔اندرال۔ بجول کے سامنے جب سونے کا ذکر کرو گے تو وواس سے تنمیکرا مرادلیں گے ای طرح دنیا داروں کے سامنے جب سونے کا ذکر کرو گے تو و و دنیا دی سونا سمجھیں گے۔ بل زر۔ اس سونے سے مراد تجلیات دب ہیں۔معروب شےبدلگا ہوا۔ مغرب۔ لکسال۔

غالب آید بر قمر در روشنی روشی میں، جائد پر غالب آ جائے خویشتن در یاخت آل بروانه خو وه بروانه مزاج اني جان بر تھيل گيا بس میارک آمد آن انداطنش اس کا جان ہر کھیلتا بہت مبارک ہوا كاتشے ديد او بسوئے آل ورخت کہ انہوں نے اس درخت کی جانب آگ دیکھی تار می بیداشت آل خود نور بود وہ آگ سمجھ رہے ہتھے، (حالاتکہ) وہ خود نور تھا تو گمال داری برو نارِ بشر تو اس ہر انبانی آگ کا گمان کرتا ہے نار و خار و ظن و باطل این سوست آگ، اور کانا اور گمان اور باطل ای جانب ہے نور خوال نارش مخوال بارے بیا نور کہہ اس کو ناز نہ کہہ اب آ جا سالکال رفتند آل خود نور بود سالک چل پڑے وہ نور تھا ایں نہ ہمچوں دیگر آتشہا بود یے دوسری آگوں کی طرح نہیں ہوتی ہے

آں زرے کہ ول<sup>ک</sup> ازو کردد عنی وہ سونا کہ دل اس کی دجہ سے عنی ہے خطمح بود آل مسجد و ، پروانه أو وه مجد شع تحی، اور وه پردانه تھا سوخت پُرش را و لکین ساختش اس نے اس کے پر جلائے لیکن اس کو بتا دیا جمچو مویٰ " بود آل مسعود بخت وه نیک بخت حضرت موی علیه السلام کی طرح تما چول<sup>ع</sup> عنایتها برو موفور بود چونکه ان بر (خدادندی) عنایتی تجربور تھیں مردِ حقّ را چوں یہ بنی اے پیر اے بیٹا! جب تو مرد خدا کو دیکتا ہے تو زخود می آئی و آل در تو است تو این اور جاتا ہے، اور وہ بھے میں ہے او درخت موی <sup>۳۳</sup> ست و پر ضیا وہ (حضرت)موی علیہ السلام کا درخت ہے، اور پُرنور ہے نے فطام ایں جہاں نارے نمود کیا اس دنیا کا جیموڑنا نار نظر نہیں آتا یس بدانکه ستمع ریس بر می شود بس تو جان لے کہ دین کی مقمع بلند ہوتی ہے

۔ دل۔ دل اس جاندی و نے سے اور حربیں بنتا ہے جب اس پر رب کی جگی پڑتی ہے تب اس کوغنا حاصل ہوتی ہے۔ تی ہود۔ اس مہمان کے لیے مسجد بحر کر کیٹن کے موف کے بعد اس نے جان ناری سے بحر کر کیٹن کے موف اور جاندی کے موف کے بعد کا دربیاس کا پر داند تھا۔ موفت پرٹس۔ ابتداءً اس طلعم کی آ واز سے دہشت ہو کی تھی ۔ آغدافقش کیکن جب اس نے جان ناری سے کام کیا تو اس پر تجلیات کا فزول ہوا۔ بچوموئی۔ اس مہمان کے لیے رہآ واز ایس بی فاہت ہوئی جیسی کہ حضرت مولی علیہ السلام کے لیے وہ آگ تھی جو دوخت کے باس ابیل نظر آئی تھی۔ وہ آگ دہ تھی نور تھا۔

۔ جیں۔ حضرت موئی علیا اُسلام پر اللہ تعالیٰ کی بجر پورعنا بیتی تھیں۔ ان کوآگ کی ضرورت تھی تو اللہ تعالیٰ نے نوربشکل نارنمو دار فر ہایا کہ دغبت ہے۔ ادھر متوجہ ہوں۔ مردح تنے۔ جب کوئی عام انسان کی ولی کو دیکھا ہے تو اس کو اس میں صرف بشری ادمیاف نظر آتے ہیں۔ تو زخود۔ اس ولی میں ادمیا ف بیشری کا نظر آٹاخود اس کی طبیعت کا تکس ہے چونکہ وہ خود صرف انہی ادمیا ف ہے متعمف ہے لہذا اس کو صرف وعی نظر آتے ہیں حالا تکہ وہ ولی ان سے یاک دمیاف ہوتا ہے۔

سے آوروخت موکی و نیکو معرست موکی علیہ السلام والا درخت مجھوجس پر بظاہرا کی تھی کین دہ دراصل نور تھا۔ ہارے بیا۔ اس ولی ہے اتصال پیدا کر حربت موکی علیہ السلام ہوتی ہے گئی۔ آنے قطام ۔ آیک چیز کا بظاہر ناراور حقیقاً نور ہونا اس بات ہے بھی مجھوکہ سالک کوڑک دنیا نار معلوم ہوتی ہے لیک جب دہ دراوسلوک پر چل پڑتا ہے تو اس کو معلوم ہوتا ہے کہڑک دنیا دراصل نور ہے۔ لیک بدا نکہ سٹم و بن لیمی عشق روش ہوتا ہے لیکن وہ دوسر ک جب دہ دراوسلوک پر چل پڑتا ہے تو اس کو معلوم ہوتا ہے کہڑک دنیا دراصل نور ہے۔ لیک بدا نکہ سٹم و بن لیمی عشق روش ہوتا ہے لیکن وہ دوسر ک آگوں کی افراح تبیل ہوتا ہے لیکن عاشتوں کے لیے اس کی اس بقاہر نور جیں لیکن قریب ہول تو جلا ڈالتی ہیں اور عشق کی آگد دور سے آگ ہے لیکن عاشتوں کے لیے بھول ہے۔

ای نماید نور و سوزو یار را یر دنیادی شماید نور و سوزد یار کوجادی به در نظر آتی به در یار کوجادی به این چو سازنده و سلے سوزنده یه به (بظاہر) سازگار جیسی به لیکن جلانے دالی به شکل شعله نور پاک ساز را دور به شعله کی شکل به ساز کرنے دالی پاک نور به این سخن دا نیست پایانے پدید این سخن دا نیست پایانے پدید این سخن دا نیست پایانے پدید این سخن دا نیست سایا تا به سات کا خاتمہ نظر نہیں آتا به سات کا خاتمہ نظر نہیں آتا به سید سے سات کا خاتمہ نظر نہیں آتا ب

ملاقاتِ آل عاشق بصدرِ جہال اس عاشق کا صدرِ جہاں ہے مانا

گشتہ بود از عشق آسال آل کند
دہ مشت ، عشق کی دجہ ہے آسان ہو گئی تھی
در دل صدر جہال میں عبت آگئی تھی
صدر جہال کے دل میں عبت آگئی تھی
طالِ آل آوارہ کا کیا طال ہو گا؟
اس ہارے آدارہ کا کیا طال ہو گا؟
رحمت مارا نمیدانست نیک
دہ آچی طرح، ہاری رحمت کو نہ جانا
لیک صد امید در ترکشش بود
لیک صد امید در ترکشش بود
لیک صد امید در ترکشش بود
لیک مد امید در ترکشش ور
آئکہ ترسد من چہ ترسانم ورا
آئکہ ترسد من چہ ترسانم ورا
جو خود ڈرے میں اس کو کیا ڈراؤں؟
نہ کہ اس کے لیے جس کا ابال اوبر سے نکلے
نہ کہ اس کے لیے جس کا ابال اوبر سے نکلے
نہ کہ اس کے لیے جس کا ابال اوبر سے نکلے

۔ ایس چوساز کدو۔ دنیا کی آگ بظاہر جملی ہے لیکن جلانے والی ہے دو آگ جب حاصل ہوجاتی ہے قو دل روٹن ہوجاتا ہے۔ شکل شغلہ۔ عشق کی آگ بظاہر شعلہ ہے لیکن طبیعت کے موافق پاک ٹور ہے جو قریب آتا ہے اس پر حقیقت کھلتی ہے۔ آس بخاری۔ جس طرح سے مجدے مہمان نے اپ آپ کوئٹ عشق پر قربان کرنے کی ٹھان کی تھی ای طرح معدر جہاں کے اس عاش نے بھی اپنے آپ کوئٹے عشق کا پروانہ بنا دیا تھا۔ کبد ہوئت مشقت۔ آو۔ معدر جہاں کے عشق جمل جودہ جلی ہوئی آئیں بھرتا تھادہ صدر جہاں کے دل جس مجت کا سبب بن گئیں۔

ع کنت مدر جہال نے اپنے دل میں طوا ہے کہا۔ اُوگا ہے۔ اس نے اپنی خطا کی طرف دھیان کیا ہماری محبت اور دھمت پر غور نہ کیا اور ڈور محاک میا۔ کیا۔

ع خاطر مجرم - خطادارا بے دل کے چور کی وجہ ہے ہم ہے ڈرتا ہے لیکن اس کے خوف میں بھی سیکروں امیدیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ من بتر سانم ہم غروں کو ڈرائے ہیں اور جوخو د ڈرر ہاہے اسے کیا ڈرائیں۔ وقتے۔ بہرم ۔ یادہ۔ بہرد میک سرد۔ شنڈی ہاغڑی کے بیچہ می جلائی جاتی ہے جو ہاغڑی خود جوش مار ہی ہواس کے بیچے ہے آم کے تھینے لی جاتی ہے۔

خاتقال را ترس بردارم ز ظم ڈرنے والول کا بروباری کے ذریعہ خوف دور کرتا ہول ہر کے را شربت اغدر خور دہم ہر کی کے لیے مناسب شربت دیتا ہوں زال بروید برگساش از چوب سخت اساس كية اكتين (جي طرح) مخت لكرى سے در درخت و در نفوس و در نها ورختول میں اور تفول میں اور عقلول میں أَصُلُهَا ثَابِتُ وَ فَرُعُهَا فِي السَّمَا ان کی جڑ قائم ہے، اور اس کی شاخیس آسان پر ہیں چوں نروید در دل صدرِ جہاں تو صدر جہاں کے ول میں کیوں نہ اگے گا؟ زانکه از دل تا دل آمه روزنه كيونكه ول سے ول تك موراخ ہے نے جدا و دور چوں دو تن بود نہ کہ دو جسمول کی طرح دور اور جدا ہوتے ہیں نور شال ممزوج باشد در ساغ ان کی روشی کیمیلاؤ میں کلی ہوئی ہوتی ہے کہ نہ معثوثت بود جو بائے او جب تک کہ اس کا معثوق اس کا طالب نہ ہو عشق معثوقال خوش و فربه كند معثوتوں کا عشق ان کو موٹا تازہ بناتا ہے

ایمنال را من بترسانم بخلم میں غرر لوگوں کو غصہ سے ڈراتا ہول ياره دوزم ياره در موضع تهم بيوند سيتا مول بيوند اني جگه بر نگاتا مول ہست ہیرِ مرد چول جج درخت انسان کا باطن درخت کی جڑ کی طرح ہے در خورِ آل نَحْ رُسته برگهسا ای بڑ کے مناسب ہے اُگے ہیں بر فلک برماست ز اشجارِ وفا وقا کے درخوں کے آسان پر مجل ہیں چوں مرست از عشق بر بر آساں ﴿ جَلِهِ آسَانِ بِي عَثْقَ كَا كِيْلُ اكَا ہِے موج می زد در رکش عفو گنه خطا کی معافی، اس کے دل میں موجیس مارتی تھی که زول تا دل یقیس روزن بود دل سے دل تک یقینا راہ ہوتی ہے ممصل شيود سفال دو جراغ وو چرافول کے واوے کے ہوئے نہیں ہوتے ہیں في عاشق خود نياشد وصل جو کُوکی عاشق خود بخود وصل کا طالب نہیں ہوتا ہے۔ لیک عشقِ عاشقاں تن زہ کند لکین عاشقول کا عشق جم کو لاخر بناتا ہے

ملتم - فعمد حلم - بردباری - باره دونم - جهال بعیی ضرورت ہوتی ہو بیا عمل کرتا ہوں ۔ برتر مرد انسان کا باطن درخت کی بڑکی طرح ہے جس طرح کی بڑھوتی ہے دیے ہی ہے تکلتے ہیں ۔ درختوں اور فقلوں کی بھی صورت ہے بعی بڑیں ہوں گی دیے ہی ہے تکلیں مجے ۔ نتہا نہیہ کی تح ہے بھتل - برفلک ۔ جن دلوں میں وفا کے درخت کی بڑ ہان کے پھل آسان پر ہیں اس لیے کہ وہ ان درختوں میں سے ہے جن کی بڑتو زمین پرقائم ہاور شاخیس آسان پر پینی ہوئی ہیں۔

چوں - جبکہ شق کا مجل آسان پر پیدا ہوتا ہے تو صدر جہال کے ول میں کیوں نہ پیدا ہوگا۔ زائل۔ ول سے ول تک راہ ہوتی ہے۔ نے جدا۔ ووول وو جسموں کی طرح بالکل میدائیس ہوتے بیں ان میں باہمی إتصال ہور ہائے۔

معن و المرائد و المرئد و المر

اندرال دل دوسی میدال که ست سمجھ لے کہ اس ول میں بھی محبت ہے ہست حق را ہے گماں مہرے بتو یقیناً اللہ (تعالیٰ) کو تجھ سے محبت ہے ازیکے دستِ تو بے دستِ دگر۔ تیرے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کے بغیر آب ہم نالد کہ کو آل آبخوار پائی بھی روتا ہے، کہ پنے والا کہاں ہے؟ ما از آنِ او و او بم زانِ ما ہم ال کے ہیں، اور وہ بھی ہمارا ہے كرده ما را عاشقان بمدكر اس میں ایک دوسرے کا عاشق بنا دیا ہے جفت جفت و عاشقان جفتِ خولش جوڑ جوڑ ہیں، اور ایے جوڑے کے عاشق ہیں راست جمچوں کہریا و برگ کاہ بالكل اى طرح جيے كيريا اور گھاس كا تكا با تو ام چول آبن و آبن رُبا میں تیرے کیے ایہا ہی ہوں جسے لوم اور معناظیں ہر چہ او انداخت ایں می پرورد جو وہ ڈال ہے، یہ بالتی ہے چول نماند تری و نم بدېد او جب تری اور نمی تبیس رہتی وہ عطا کرتا ہے يُرجِ آني تركيش اندر دمد آئی برج، اس ٹس تی پیدا کا ہے چوں دریں دل بُرقِ مہر دوست جست جب اس ول میں ووست کی تحبت کی بکل کوندی ور دلِ تو مهر حق چوں شد دو تو جب تیرے دل میں اُللہ (نعالیٰ) کی محبت دو گئی ہو گئی اللى كف زدن آيد بدر جُتُقْیلی بجانے کی آواز مجھی باہر آتی ہے تشنہ می نالد کہ اے آپ گوار بیاما روتا ہے، کہ ہائے خوشکوار یانی جذب ِ آب ست این عطش در جان ما ہاری جان میں یہ پیاں یائی کی مشش ہے حق بحکمت در قضا و در قدر قضاء و قدر میں اللہ (تعالیٰ) نے تھت سے جملہ اجزائے جہاں زاں عم پیش ال ازلى عم كى وجه سے دنيا كے تمام اجزا ہست ہر جزوے بعالم جفت نواہ ونیا میں ہر چیز جوڑے کی خواہشند ہے آسال علی را مرحبا آسان، زین کو کھا ہے، خوش آمدید آسال مرد و زمین زن در خرد عقلاً، آسان شوہر اور زمین بیوی ہے چول نماند ترمیش بفرستد او جب اس میں گری نہیں رہتی وہ بھیجا ہے بُربِی خاکی خاک ارضی را مدد خاکی برج، زمین کی خاک کے لیے مدد ہے

۔ وردل تو ۔ تو اب یہ بھی بھے لوکہ بندے کے دل میں عشق الی کاظہور اس مجت کا اثر ہے جو اس بندے کی خدا تعالیٰ میں ہے۔ بیچے۔ تالی ہمیشہ دولان ہاتھوں سے بجتی ہے۔ تعنید بیاسااگریانی کاطالب ہے تو یانی بھی پینے والے کاطالب ہے۔

ے جذب۔ بیاے کی بیال پانی کے دل کے جذبہ کا اڑ ہے۔ تن بحکمت۔ جس طرح خالق وظلوق میں باہمی محبت وعشق کا رشتہ ہے ای طرح کا نتات میں آئیں میں بھی جذب وعشق ہے۔ جملہ اجزاء۔ دنیا کی اشیا جوڑا جوڑا ہیں اور ہرا کیک اپنے جوڑے کا عاشق ہے۔ کہریا۔ ایک پھر ہے جو کھا س سے شکے کوائی طرف کھنچتا ہے۔

ی آسال۔ای طرح آسان اور زمین میں باہمی عشق دمجت ہے۔آئی۔متناطیں اور لو ہے میں باہمی کشش ہے۔آسال۔آسان اور زمین میں ذال و شوہر کا ساعشق وجذب ہے۔آسان بمز لہ توہر اور زمین بمنو لہ بوی کے ہے آسان جو پجھے زمین کے میر دکرتا ہے زمین اس کی جان کی طرح پرورش کرتی ہے آسان می زمین کوگرمی متری اور نمی پہنچا تا ہے۔ یہ بتی خاکی۔آسان کے مختلف جھے زمین کو مختلف قتم کے فائدے پہنچا تے ہیں آسان کا خاکی بہت زمین کوخاک عنایت کرتا ہے آبی برج پانی عطاکرتا ہے ہوائی برج ایر کو بھیجتا ہے تاری برج سورج کے ذریعے زمین کوگر ما تا ہے۔

تا بخاراتِ وَخَم را بر کشد یہاں تک کہ ناموافق بخارات کو تھینے لیتا ہے جمچو تابه سرخ زانش بیشت و رُو توے کی طرح آگ ہے (اس کی )رواور پشت سرخ ہے جمیحول مردال گردِ مکسب بهر زن شوہروں کی طرح بیوی کے لیے کمائی کے گرد بر ولادات و رضاعش می تند جنے اور اس کو دودھ بلانے میں کی ہے چونکه کارِ ہوشمندال می کنند كيونكه وه موش مندول سے كام كرتے ہيں کیں چرا چوں جفت در ہم می خزند تو جوزے کی طرح ایک دورے میں کیوں مھتے ہیں؟ پس چه زاید ز آب و تاب آسال آسان کی آب و تاب سے کیا اگا ہے؟ تا ہود شکیل کارِ ہمدگر تاکہ ایک کا کام دومرے سے عمل ہو کے تا بقا بابد جہاں زیں اتحاد تا كه اى اتحاد سے دنیا بھا حاصل كر لے ز اتحادِ ہر دو تولیدے جہد دونوں کے اکٹھا ہوئے سے تولید ہوتی ہے مختلف در صورت اما إتفاق بظاہر مخلف ہیں لیکن (باہمی) اتفاق ہے لیک ہر دو کیک حقیقت می تنتد کین دونوں ایک حقیقت پر عمل کرتے ہیں

يُرج بادي ابر سوئے أو نرد یادی برج، اس کے جانب ابر لے جاتا ہے بُرج آتش گرمی خورشید ازو آتی مُن کہ مورج کی گری اس سے ہے ہست سرگردال اللہ اندر زَمن زمانے میں آسان سرگرداں ہے ویں زمین کد بانویہا می کند اور سے زمین بیٹم بین کرتی ہے لین زمین و چرخ رادال هوشمند پل زمین، اور آسان کو ہوٹ مند سمجھ کرنه از نهم این دو دلبر می مزند اگریہ(دونوں) دلبرایک دوسرے سے مزامیں اڑارے بے زمیں کے کل بروید و اُرغوال . زمین کے بغیر کل اور ارغوان کب اگرا ہے؟ ببر آن میل ست در ماده نهِ زَر ای کے مادہ میں نرکی جانب جمکاؤ ہے همیلِ اندر مرد و زن حق نزال نهاد مرداور عورت مل الله (تعالى) في السليميلان ركها ب سیل ہر جروے جروے ہم نہد ہم بڑو میں دومرے بڑو کی طرف میانان رکھا ہے شب چنیں یا روز اندر اعتناق کے لگانے میں رات، دن کے ساتھ ای طرح ہے روز و شب ظاہر دو ضد و دشمن اند بظاہر رات اور دن دو مخالف اور وشمن ہیں

۔ ہست سرگردال۔ جس طرح شوہر بیدی کے لیے کمائی جس سرگردال دہتا ہے ای طرح آسان ذین کے لیے سرگردال ہے۔ وی زیس۔ یہ زین آسان کے لیے دی کام کرتی ہے جو بیوی شوہر کے لیے کرتی ہے بچیشتی ہے اس کودودھ پلاتی ہے۔ پس زیس زین اور آسان چونکہ ذی مس چیزوں کی طرح عمل کرتے ہیں ان کو بھی حساس مجھو گرنہ ایک دوسرے سالف اعدوز میں ہے تو آپس میں کیوں تھے دہے ہیں۔

علی سے دھی ۔ جیسا کہ بیدی کے بغیر شوہر لاولد ہوتا ہے ای طرح آگر ذھین نہ ہوتی تو آسان پیدادارے محروم ہوتا۔ بہرآس نرو مادو میں ایک دوسرے
کی طرف میلان اور جھکا دُائی لیے ہے کہ ہرایک کے کام کی بخیل دوسرے کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ انتحاد۔ بقاءِ عالم ، عورت اور مرد کے اتحادے
ہے۔ میل ہر جو ہے۔ عالم کے اجزا میں با ہمی میلان توالد کا سب ہے۔ شب روات اور دن بظاہر دو مختف چیزی نظر آتی ہیں کین ان میں با ہمی
انتحادے۔

از ہے جمیل فعل و کارِ خواش ا اپ فعل اور کام کے کمل کرنے کے لیے اب جہ اندر خرج آرد روز ہا تو دن میں کیا خرچ کریں گے؟

کونکہ رات کے بغیر طبیعت کو آمدنی نہیں ہوتی ہے تو دن میں کیا خرچ کریں جذب ہر عضرے جنس خود را کہ در تر کیب آ دمی محبس شدہ بغیر جنس ہر عضر کا اپنی اس جنس کو کھنچنا جو دوسری جنس کے ساتھ آدی کے بناؤ میں بھنسی ہوئی ہے

ترک جال کو سوئے ما آ ہیجوگرد جان کو چھوڑ وے، گرد کی طرح ہماری جانب آ جا به که زال تن وارّبی زین سو بری بہتر ہے کہ اس جم کو چھوڑ دے اس جانب اڑ آ گرچه همچول تو ز هجرال خسته ام اگرچہ تیری طرح فراق سے عمکین ہول کاے تری باز آز غربت سوئے ما کہ اے تری مافرت سے ہاری جانب لوث آ کہ زناری راہِ اصلِ خوکیش تحکیر كه تو آگ ہے ہے، اين اصل كا راستہ اختيار كر از کششہائے عناصر بے ران عضرول کی بغیر ری کی تھینے تان کی وجہ سے تا عناصر بمدكر را واملد تاکہ عضر ایک ووسرے کو چھوڑ دے مَرَكَ وَ رَنجوري و علت يا كشا موت اور بہاری اور تکلیف باؤل کھولنے والی ہے

خاک کوید<sup>ع</sup> خاکِ تن را باز کرد جسم کی مٹی کو مٹی کہتی ہے، واپس آ جا طبس مانی پیش ما اولی تری تو ہماری جن ہے، تیرا مارے سامنے رہنا بہتر ہے محويد آرے ليك من يا بسة ام وہ کہتی ہے، ہال کیکن میں پابند ہول تُرَيِّ بَن را بجويند آبها یانی جم کی تری کو تلاش کرتے ہیں کرمی تن را همی. خواند اثیر<sup>سی</sup> کرہ تاز بھی جم کی گری کو پکارتا ہے ست مفتاد و دو علت در پدن بدن میں بہتر (۷۲) وہ بیاریاں ہیں علست آید تا بدن دا بکسلد بیاری آئی ہے تاکہ جسم کو متفرق کر دے چار مرع اند این عناصر بسته یا يه عناصر چار پاؤل بندھے پرند ہیں

ہر کیے خواہاں دگر را ہیجو خولیں

ہر ایک دوسرے کو این (جان کی) طرح بیابتا ہے

زانکہ بے شب دخل نبود طبع را

ا کآرخویش دات این کاموں کی بحیل میں اورون اپنے کاموں کی بحیل میں دات کائی جہد نے ۔ زائکہ انسان دات کوسوتا ہے تواس کے قوئی مجتمع ہوتے ہیں جن کو وہ دن میں صرف کرتا ہے آگر دات کی آمد نی نہ ہوتو ان کا خرج کیے چلے۔ جذب جوانی جہم چارعضروں خاکہ، آب، باوء آتش سے مرکب مانا جاتا ہے ان عضروں میں ہے ہرایک کا کرہ ہے جوان کا مخز ن اور معدن ہے۔ انسان کے جہم کے چاروں عضر ہروقت اپنے کرہ کی ۔ طرف لوٹنا چاہتے ہیں ان عناصر کا متغرق ہو جانا موت ہے۔ زعر کی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب موت کیا ہے آئی اجزا کا پریشاں ہوتا۔ (جکیست) ۔

ع خاک کوید۔ کرو خاکی انسان کے خاکی جزو کواپٹی طرف آجانے کی دعوت دیتا ہے۔ کوید۔ انسانی بدن کا خاکی عضراس خاکی کروکوجواب دیتا ہے کہ اگر چہ جھے پرمرکز سے جدار ہناد دبھر ہور ہاہے لین میں مجبور ہوں ابھی اسی جسم کا پابند ہوں۔

ے افتےرینی کرہ نار۔ از کششہاریعنی ان جاروں عضروں کی باہمی کھکش۔ رس ۔ رس علت۔ بیاری عناصر کی جدائی کا سبب بنتی ہے جس سے موت واقع ہوجاتی ہے۔ جارمرغ۔ بیر جاروں عضر زعد کی میں پابستہ پر عموں کی طرح ہیں موت اور بیاری ان کے پاؤں کھول دیتی ہے اور بیرعناصر اپنے مراکز کی طرف پرواز کرجاتے ہیں۔

مُرغِ ہر عضر یقیں پرواز کرد ہر عفر کا پند یقینا اڑ جائے گا ہر دھے دینج نہد در جہم ما ہر وقت ہارے جم می مرض پیدا کرتی ہے مُرغ ہر جروے باصل خود پرد ہر جرع اصل کی جانب اڑ جائے ہر جرح کا پرند اصل کی جانب اڑ جائے مرت تک ان کوصحت کے ماتھ جمع رکھتی ہے ہر زدن پیش از اجل تال سودنیست موت سے پہلے تہارا پھڑپڑانا مفید نہیں ہے پول بود جانِ غریب اندر فراق چول بود جانِ غریب اندر فراق تو مسافر جان کا فراق عمد کیا حال ہو گا؟

) نیز بعالم ارواح ارداح کی جانب کھنچا غربت من تلخ تر من عرشیم

عربت مین ح تر مین عربی میں مرق ہوں میری مسافرت زیادہ کردی ہے میں عرقی ہوں زال بودکہ اصل او آمد ازال اس لیے ہے کہ اس کی اصل دہاں ہے آئی ہے زائکہ جان لا مکال اصل قے ست کوئکہ اس کی اصل لا مکانی جان ہے میں در باغ و راغ ست و کروم میل تن در باغ و راغ ست و کروم جیم کا میلان باغ چمن اور آگور کی بیلوں کی جانب ہے میل تن در کسب اسہاب علق میل تن در کسب اسہاب علق حیم کامیلان چارے کے اسہاب عامل کرنے کی طرف ہے جسم کامیلان چارے کے اسہاب عامل کرنے کی طرف ہے

پائے شال از ہمدگر چول باز کرد
جب اس نے ایک دوسرے کے پاؤں کو کھول دیا
جذبہ اس نے ایک دوسرے کے پاؤں کو کھول دیا
ان اصلوں اور فرعوں کی کشش
تاکہ ایس ترکیبہا را ہر دَرَد
تاکہ ان بندھنوں کو توڑ دے
عکمتِ حق مانع آید زیس عمل میں
اللہ تعالیٰ کی عمت اس عمل سے مانع رہتی ہے
گوید اس اجزا اجل مشہود نیست
ووید اجزا اجل مشہود نیست
(وہ عکمت) کہتی ہے، اے اجزا اجل مشہود نیست
جونکہ ہر جزو رقاقت جاہتا ہے
جونکہ ہر جزو رقاقت جاہتا ہے
جونکہ ہر جزو رقاقت جاہتا ہے

جان کا بھی عالم اور کہتے ہے۔ اجرائے پہت فرشیم دو کہتی ہے، کہ اے میرے زنگ پہت اجرائے میل بت اجرائے میل بن میلان سزے اور بہتے پائی کی جانب میل جان کا میلان رندگی، اور خی (القوم) کی جانب ہے میل جان کا میلان رندگی، اور خی ست و در علوم میل جان کا میلان محمت ست و در علوم جان کا میلان محمت اور علوم کی جانب ہے میل جان کا میلان محمت اور علوم کی جانب ہے میل جان کا میلان محمت اور علوم کی جانب ہے میل جان کا میلان، ترتی اور شرف و شرف جان کا میلان، ترتی اور شراخت کی طرف ہے جان کا میلان، ترتی اور شراخت کی طرف ہے جان کا میلان، ترتی اور شراخت کی طرف ہے

استہا۔ یعنی جاروں کرتے۔ فرعبا۔ بدن کے جاروں مغمر۔ حکست۔ان عنامر کی پرواز کے لیے حکست خداد ندی موت کے وقت تک مانع می رہتی

کوید اللہ نے آیا مت کے وقت کاعلم اپنے لیے مخصوص فرما دیا ہے۔ آرتفاق یعنی برهضراپے کرہ کی رفاقت جاہتا ہے۔ چوں ہود جبکہ عناصرا پی اسل کے لیے ہے جبکن بیل و درج جوکہ عناصرا ہی ہے اپنی اسل سے علیمہ درہے جس کی قدر بے جس اوکی کے یہ روح جسم کے اجز اعضری سے مجتل ہے کہ مسلم فرقی ہول ادرتم فرقی ہو۔ جمعا ہے مرکز سے جداد ہنا بخت نا کوار ہے۔

میل تن - چینکہ جم فرشی اجزا سے بنا ہوا ہے فہذا اس کا میلان فرشی چیزوں کی طرف ہوتا ہے۔ میل جان روی انسان کی اصل روی اعظم ہے لہذا مدح کا میلان اوی ابدی زعر کی اور جی وقیوم کی طرف ہے روح کا میلان ترتی اور شرف کی طرف ہے اور جم کا میلان صرف کھانے پینے کی طرف

زي يُحِبُّ را و يُحِبُّون را برال ال کو' وہ محبت کرتا ہے اور وہ محبت کرتے ہیں' سے مجھ لے متتنوی ہشاد من کاغذ شود مٹنوی ای (۸۰) سیر کاغذ ہو جائے گ جان مطلوبش برو راغب بود مطلوب کی جان اس کی طرف ماغب ہو گ ہر مُرادے عاشق ہر بے مراد ہر 'معثوق ہر نامراد (عاشق) کا عاشق ہے وال مرادال جذب البثال ميكنند وه محبوب ان کو تصیحے ہیں میل معثوقال خوش و بافر کند معثوقوں کا عشق ان کو حسین اور باشوکت بناتا ہے · عشق عاشق جان او را سوخته عاشق کے عشق نے اس کی جان جلا ڈالی ہے كاه مى كوشد درال راهِ دراز تنکا ای (عشق) میں دراز راستہ کے کرتا ہے تافت اندر سينه صدر جهال صدر جہال کے سے میں چک اٹھا رفته در مخدوم او مشفق شده مخدوم کو پہنچا، وہ مہربان ہو گیا شرم می آید که واجوید ازو اس کو شرم آتی تھی کہ دہ اس کی جبتو کرے

میل <sup>ا</sup> و عشق آن شرف ہم سوئے جان شرافت کا میلان اور عشق بھی جان کی جانب ہے گر بگویم شرح این بیحد شود اگر میں اس کی شرح کر دوں لامحدود ہو جائے گی حاصل آنکہ ہر کہ او طالب بود خلاصہ ہیے ہے، کہ جو طالب ہو گا آدمی حیوال نیانی و جماد آدمی، حیوان، نباتات اور جماد یے مرادال بر مرادے می تلند تامراد (عاشق) محبوب كا چكر كاشتے بين ليك يع ميل عاشقال لاغر كند لکین عاشقوں کا عشق (ان کو) لافر کرتا ہے عشق معثوقال و رُخ افروخته معثوتوں کے عشق نے دونوں رخسارے روش کر دیے ہیں کبریا عاشق بشکل بے نیاز كبريا، لا بردائي كے ساتھ عاشق ہے ایں سے رہاکن عشق آل تشنہ دہاں اس کو چھوڑ، اس بیاہے کا عشق دُودِ آل عشق و عم آتشكده اس عشق کا دھوال، اور بھٹی کا عم لیک از ناموس و بوش و آبرو الکین عزت، اور فخر، اور آیرو کی وجہ ہے

ا میل جسطر آرد حشرف کی طرف مائل ہے ای طرح شرف روح کی طرف مائل ہے۔ بُدِخَبِ قرآن پاک بی موموں کے بارے بی فرمایا کیا ہے بُوجِبُّهُمُ وَیُحِبُّونَهُ لِیمَنْ 'فعداان ہے محبت کرتا ہے اوروہ فعدا ہے مجبت کرتے ہیں۔'' لہذا معلوم ہوا کہ جس طرح روح ،روح آعظم کی طرف مائل ہے ای طرف ہوا کہ جس طرح روح آعظم می روح کی طرف مائل ہے آر بھوئی کہ سے تعنی اگر اس روح اوروج آعظم کے اتحاد کی بات کروں گاتو یہ مشتوی بہت تخیم ہوجائے گی ۔ کن ۔ میر ۔ حاصل ۔ خلا مدید ہے کہ ہر معثوق اپنے عاشق کا عاش ہوتا ہے ۔ مرآد ۔ معثوق ۔ بے مرآد ۔ عاش ۔ جیمرادال ۔ جیکہ عشق طرفین ہیں ہوتا ہے تو عاشق کا عشق معثوق کے چکر کڑوا تا ہے معثوق کا عشق عاشق کو اپنی طرف کھنچتا ہے۔ مرآد عاشق کا عشق معثوق کے چکر کڑوا تا ہے معثوق کا عشق عاشق کو اپنی طرف کھنچتا ہے۔

ع لیک۔دونوں عشقوں کا اثر جدا گانہ ہے عاشق کاعشق اس کولاغراور کمزورینا تاہے معثوق کاعشق اس میں حسن کا اضافہ کرتاہے معثوق کاعشق اس کے رخساروں کو گلنارینا تاہے عاشق کاعشق اس کوجلاتا ہے۔ کہریا۔ کہریا ہیں بھی عشق ہے لیکن بے نیازی کے ساتھ البنداوہ اپنی جگہ قائم رہتی ہے تھے ہیں بھی عشق ہے جواس کو کہریا کی طرف کھنچ کرلاتا ہے۔

ے ایں۔ لین کا کات کے باہمی عشق کے ذکر کوچیوز کر مدر جہاں کے عاشق کا ذکر کرواس کے عشق کا اثر مدر جہاں پر پڑا۔ دود۔اس عاشق کی آ ہوں کا اثر مدر جہاں پر ہواادر دواس پر مہر بان ہو کیا۔لیک۔لیکن مدر جہاں کے عشق کے لیے اس کی عزت د آ پر دمعثوق کی تلاش میں مانع تھی۔

سلطنت زين لطف مالع آمده سلطنت اس مہریانی سے مانع بی یا تخشش زال سو بدین جانب رسید یا کشش اُس جانب سے اس جانب پینی ہے لب بد بند وَاللَّهُ أَعُلَمُ بِالْخَفِي ہونٹ بند کر لے، اور اللہ راز کو زیادہ جانا ہے توبہ آرم ہر زمال صد بار من ہر وقت، سو بار توبہ کرتا ہوں وال كفنده ميكشد من چول تنم وه تحضینے والا تھنیجتا ہے، میں کیا کروں؟ آنکه می تکذاردت که دم زنی وہ وہ ہے جو تجھے تہیں چھوڑتا کہ تو وم مارے میکشاند مر تُراِ جائے دگر وہ تجھے ذومری جگہ تھینج کے جاتا ہے تا خبر یابد ز فارس اسپ خام تا کہ تجربہ کار گھوڑا، سوار کو جان جائے کو ہمی داند کہ فارس، بروے ست کیونکہ وہ جانا ہے کہ اس پر سوار (موجود) ہے بے مرادت کرد و پس دل را تنگست تخفي نامراد كيا، اور بيم دل كو توژ ويا چوں نشد ہستی بال اِٹیکن درست تو بازو توڑنے والے کی ذات کیے ٹابت نہ ہوئی؟

رخمتش! مشاق آن مسکین شده اس کی رحمت اس مسکین کی مشتاق ہو گئی عقل جیرال کایں عجب او را کشید محل حران ہے، تعجب ہے کہ بیر اس کو تھینج رہا ہے تَرک جلدی کن کزیں نا وافقی بہادری چپوڑ، کیونکہ تو اس سے نادانف ہے کب بہ بندم ہر دے زینسال تحن می اس طرح کی باتوں ہے ہرونت ہونث بند کرتا ہوں کایں سخن را بعد ازیں مدفوں تنم کہ اس بات کو میں اس کے بعد وفن کردوں گا كيست بن أل كت ميكشد ال مقتني اے ذخیرہ اندوز! وہ کون ہے جو تھے کھنچا ہے؟ صد عزیمت میلنی بهرِ سفر تو سنر کے لیے ہو پختہ ارادے کرتا ہے زال عبر سو آل لگام وہ لگام کو ہر جانب اس لیے موڑ ویا ہے اسپ زیرک مارزال نیو یے ست سمجھ دار محورا اس لیے عدہ رفار ہے او دِلت را بر دو صد سودا الله بست ال نے تیرے دل کو دو سو خیالات سے وابستہ کر دیا چوں مشکست او بال آل رائے تخست جب اس نے میکل مائے کا بازو توڑ دیا

ر معرد جہال کا دهست و اس کی معتاق تھی کین اس کی سلطات عشق کے لیے مانع بن رہی تھی۔ عقل جرال کشش دولوں جرائی کین کس کی سکشش، دوسرے کی کشش کا افریقی اس جس مقتل جران ہے۔ جلدی۔ بہادری۔ تاواتعی لین ناواتھ ہتی ہو ناواتھ ہے۔ لب بہندم حضرت میں تعالی ابنی مجد بہت کے اظہار کے لیے عاشقوں میں جذبہ عشق بہدا کرتا ہے گئی رہا گئی ہر ہے کہ وام ای سے اللہ تعالی کی احتیاج اور مفرورت کی تعالی ابنی تقریبے کہ کوام ای سے اللہ تعالی کی احتیاج اور مفرورت کی تعالی ابنازے بیس و بتا ہے کہ اس امری دضا حت کی جائے۔ کی ست جھے اس ادادہ سے دو الی دی ذات ہے جو انسانوں کے پیشوس موروک دیت ہے۔ مقدم میں بہت ارادے کرتا ہے کہ اس ادادہ سے دو کے والی دی ذات ہے۔ انسان کی والی بیت المعزی خاص ذات ہے۔ انسان کی والی کی خاص ذات ہے۔ انسان میں کہ اس کے خوالی دی خوالی دی خاص دات ہے۔ انسان کی درات میں کہ انسان کی انسان میں کہ انسان کی کورک کی خاص ذات ہے۔ انسان کی درات میں کہ انسان کی کورک کی خاص ذات ہے۔ انسان کی درات میں کہ انسان کی درات میں کہ درات کی کہ درات میں کہ درک کے درات کی کہ درات میں کہ درات میں کہ درات کی کہ درات کیا کہ درات کیا کہ درات کی کہ درات کین کر درات کی کہ د

زاں۔اللہ تعانی ان الزائم کواس کیے تلے کراتا ہے کہ لوگوں کواس کا معرفت حاصل ہوجائے۔مشہور متواہہ ہے عَوَ فُحتُ رَبِّی بِفَسَنِ الْعَزُ آئِمِ مِس نے اپنے خدا کواپنے ارادول کے تلح ہونے ہے سمجھا ہے۔ آو۔اللہ تعالی دل جس موارادے پیدا فرما تا ہے پھر آئیں تا کام بھی ہنا و بتا ہے۔ چوں مست ۔جب پہلا ارادہ تلح ہوتا ہے قوانسان محتاہے کہ کوئی ذات تلح کرنے والی ہے۔

چول قضایش حبل تدبیرت شکست چون نشد بر تو قضائے او درست جب اس کے فیلے نے تیری تدبیر کی رک توڑ دی تو اس کا فیلہ تیرے لیے کیے تابت نہوا؟ رَجِّ عزائم و تسخها جهتِ با خبركردن آدمى را ازانكه مالك و قاہر اوست و گاہ گاہ عزم او را تھنخ تاکردن و نافذ داشتن تا طبع او را برعزم کردن دارد تا باز عزمش بشکند تا تنبیه بر تنبیه بود ارادوں کا فنخ کرنا اور ان کومنسوخ کرنا انسان کو باخر کرنے کے لیے ہے کہ مالک اور قاہر موجود ہے، اور مھی مھی اس کے ارادے کو نہ توڑتا اور جاری رکھنا اس لیے ہے کہ اس کی طبیعت کوارادہ کرنے کا عادی بتائے تا کہ پھراس کے ارادے کوتو ڑے اور سعیہ پر سعبیہ ہوجائے

عزمها و قصد با در ماجرا گاه گاہے راست می آید ترا میمی مجھی تیرے لیے ٹمیک ہوتے ہیں بادِ دیگر نتیت را بشکند ددیارہ وہ تیرے ارادے کو توڑ دیتا ہے دل شدے نو مید امل کے کاشتے ول نا اميد يو جانا، اميد (كا عج) كب بونا؟ کے شدے پیدا برو مقہوریش تو اس ير اينا عاجز مونا كب ظاهر مونا؟ یا خبر تحشیند از مولائے خولیش ایے مولا سے باخر ہوئے ہیں حُفَّتِ اللَجَنَّةَ شنو اے خُوَّل سرشت اے خوش مزاج! "جنت کو گھیرا ممیا ہے" س لے پس کے باشد کہ کام أو رواست تو کوئی تو ہو گا جس کا مقصور کیرا ہوتا ہو گا لیک کو خود آل تشکست عاشقال لیکن عاشتوں کی (ی) شکشگی کہاں ہے!

معاملے میں ارادے، اور قصد تا بظمع آل دلت نیت کند تاکہ ای کے لائج میں تیرا دل ارادہ کرے ور بنکی ہے مرادت داشتے اگر ده تجهے بالکلیہ نامراد رکھتا ور نکاریدے ایل از عوریش اً اگر وہ این اندھے بن سے امید (کا عج) نہ بوتا عاقلال از بے مرادیہائے خولیش سمجھ دار لوگ اپن نامرادی کی وجہ ہے بے مرادی شد قلاؤوزِ بہشت نامرادی، بہشت کا پیش رو بی ہے چول مرادات ہمہ اِشکتہ یاست جبکہ سب انسانوں کے مقاصد شکتہ یا ہیں يس شد ند إشكت ياش اي صادقال بس بہ سے انسان اس کی وجہ سے شکتہ یا ہوئے ہیں

ا جول تصار جب انسان كي قد ابيرنا كام موتى إلى أو اس كونضاء خداد عرى اور خداك وجود كاليتين مبوجا تا ب عزائم عزيمة كي تع بينة اراده . عزمها لیخن بمی ارادے کی تحیل موجاتی ہے وہ اس لیے کہ انسان بالکل مایوس نہ ہوجائے ادر اراد ہے ادر نیت کو بالکل نہ چموڑ بیٹھے۔ور نکار پدے۔ اگر بالکل اراده کرنا چیوز دے گاتو ارادے کے تخ ہونے سے جومعر دنت خداد عدی حاصل ہوتی ہے دہ نہ ہوگی۔ عاقلال۔ اہل عمل باد جود ارادے ک

پھی کے پھر مروی سے دامت خداوعری ک معرفت ماصل کرتے ہیں۔

ع برادى مقد سے وى بہت كارابر بتى باى ليے مديث تريف بل بخفت الْجَنَّةُ بِالْمَكَارَة "جن كوتا بنديد كول سے تميرديا ملیا ہے۔ 'لیخی جنت میں جانے کے دوامباب میں جوانسان کونا گوار گذرتے میں۔ لیں۔ ابی محرومی سے انسان اس ذات کو پہچا تا ہے جس کے ارادے سےمرادلامحالہ حاصل ہوتی ہے لینی وات خداد عری۔ بس۔ اہل عمل کی نامرادی جری اور اضطراری ہے۔ عاشقان من کی کرتفسی اور نامرادی اختیاری ہے۔

عاقلان إشكته اش از اضطرار عاشقال اشكته بإ صد اختبار ائل عقل، مجبوری ہے اس کے فکست (یا) ہیں عاشق ہو اختیاروں کے باوجود شکتہ (یا) ہیں عاشقانش شکری و قندی اند عاقلا*ش بند*گانِ بندی اند عقلند اس کے قیدی غلام ہیں اس کے عاشق محکر اور قلہ کھانے والے ہیں اِيْتِيَا كُرُهًا مِهارِ عاقلال اِيْتِيَا طَوْعًا مِهارِ بيدلال "تم دونوں جرا آؤ" الل عقل کی مہار ہے۔ عاشقوں کی مہار "تم دونوں کو خوشی ہے آؤ" ہے

نظر كردن سيغمبر عليه السلام بالبيران وتنبهم كردن و تفتن ك عَجِبْتُ مِنْ قُومٍ يُجَرُّونَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ وَالْاغْلَالِ أنخفور صلى الله عليه وسلم كا قيديول كو ديكهنا، أور مسكرانا، أور فرمانا كر يجهي أس قوم بر تعجب آتا ہے جو جنت کی جانب بیڑیوں اور طوقوں کے ذریعہ تھینی جاتی ہے

دید پیمبر کے جوتی اسیر کہ ہمی بُردند و ایثال در نفیر کہ وہ ان کو لے جا رہے ہیں اور وہ رو رہے ہیں می نظر کروند ور وَے زیر زیر ت وه (قيدى) فيحى نظرول سان (الخضور اللي ) كود كمورب تق بر رسول صدق دندانیا و لب دانت اور ہونٹ سے رسول علطہ بر زانکه در زبجیر قبر ده من اند کیونکہ وہ تہر کی دس سیر (وُزنی) زنجیر میں تھے می برد از کافرستان شان جمبر ان کو کفرستان سے جرا لے جا رہا تھا نے شفاعت میرسد از سرورے نہ کمی سردار کی سفارش آتی ہے عالے را می بُرد حلق و گلو ایک جہان کا گلا اور طلق کاٹا ہے

پیٹر میلائی نے قد ہوں کی ایک تماعت ر<sup>ی</sup>عی دید شان در بند آن آگاه شیر اک بیدار شیر نے ان کو قید عمل دیکھا تا مهمی خائد هریک از غضب حیٰ کہ ہر ایک غصے سے چیا رہا تھا زہرہ نے با آل غضب کہ دُم زَندُ بادجود اس عصر کے کسی کی طاقت ندمتی کردم مارے می مشاند شاں مؤکل ع سوئے شہر سیابی ان کو شھر کی جانب لے جا رہا تھا نے فدائے میں نے زرے نہ وہ فدیے لیتا ہے نہ روپیے رحمت عالم جمی گویند و أو ای کو رحمت عالم کہتے ہیں، اور وہ

ل عاقلان الل مقل مجود ك يند عن عاشقان فدا ال محروى على ومل حل كالمتين عامل كرت بين اينيا قرآن بإك عن فم استوى إلى السُمَآءِ وَهِي دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلاَرْضِ البِيا طَوْعًا أَوْ كُوهًا لِينَ "كِرمعزت كَلْ تعالى آسان رِمستوى موااورووا يك وحوال تما يمر ال سادرز من سے کہائم دولوں فرما نبرداری کروخوش سے باجرا، یعن الل عقل کی اطاعت کر ھاک معداق ہے اور عاشتوں کی اطاعت طوعاک معدال ہے۔ نظر کردن۔ اس تصدے مینانا مقعود ہے کہ کھولوگ طاعت کرنے پر مجبور ہوجاتے میں جیسے کہ کفار جو جنگ میں قید ہوکر آئے اور پھر اسلام لاكراطا عن خداد عدى على مكر جول بهاعت فيررة ووبكائة كاوشير- آن صنور ملى الله عليه وكلم-

زیرزیر کین وہ تیدی آ مخصور سلی الله علید یکم کودز دیدہ لگا ہوں ہد مجدر ہے تھے۔ تا جی ۔ وہ لوگ آ مخصور سلی الله علید کم پر غضب ناک تھے۔ مؤكل -سانل-كافرستان - يعنى ان كاوطن - في فدا ع- آخينور ملى الله عليه وملم ان قيديون كافدية بول نه كرر ب عنه اور نه رو بيه پيه اور نه آ محصور ملی الله علید ملم کے پاس کوئی سفارش کافی کی رحمت عالم ۔ وہ تیدی دل میں بیمی کمدر ہے تھے کہ ان کولوگ رحمت عالم کہتے ہیں حالانک

بيلوكون كالكلكاث دييي

زیر کب طعنہ زنال بر کارِ شاہ شاہ کے کام پر چیکے چیکے طعنہ زنی کرتے ہوئے خود دل ایں مردکم از خارہ نیست خود ای فض کا دل، پھر ہے کم ہیں ہے با دو سہ عریال و ست و نیم جال دو تین نگوں، ست اور کزوروں کے ساتھ ہیں یا ز اختر ہاست یا خود جادوئی ست یا خود جادوئی ست یا خود جادوئی ست کوت یا جادوئی ست کوت یا جادوئی ست ہو گا اسلام کو جادوئی کے جاتھ یا جادوئی کے جاتھ کا جادوئی کی جا جادوئی کے جاتے ہا جادوئی کردیم ماہم چوں نرفت ہادوئی کردیم ماہم چوں نہ چلا؟

با ہزار انکار کے ماتھ رات طے کر رہے تھے وہ ہزار انکار کے ماتھ رات طے کر رہے تھے چارہ نیست ہم نے بہت تمیریں کیں اور یہاں کوئی تمیر (کارگر) نیس ہم نے بہت تمیریں کیں اور یہاں کوئی تمیر (کارگر) نیس ہم نے بہت تمیریں کیں اور کارِ الٰبِ ارسملال ہم ہم نے ہزاروں بہادر ثیر اللہ ایکم از کجروبیت ہم ایسے عاجز ہیں یہ (ہمارا) نیزھا بن ہے ہم ایسے عاجز ہیں یہ (ہمارا) نیزھا بن ہے کہتے او بخت او بخت او بخت او بار کے نصبے نے چاک کر دیا ہمارے نصبے کو اس کے نصبے نے چاک کر دیا کارِ او از جادوئی کر گشت زفت مگراس کا معالمہ جادوگری کی وجہ سے بھاری پڑ گیا ہے گراس کا معالمہ جادوگری کی وجہ سے بھاری پڑ گیا ہے

تفیرای آیہ اِن تستفیت و الله میکند کے اللہ کا الفیت کی الفیت کی الفیت کی الفیت کے الفیت کے الفیت کے اللہ میکند کے ازماد محقیق آئکہ برحق ست فتح و نفرش بدہ وایں بی بدال میکند کہ گال داشتند خود برحق اند و طالب حق بے غرض اکنوں محقیق منصور شد اس آیت کی تغییر اگر تم فتح طلب کرتے ہے تو بہ شک فتح ہوگا، معرضین کہتے ہے اس آیت کی تغییر اگر تم فتح میں جوحق پر ہے اس کی فتح اور عدد کر، اور دہ یہ بات اس لیے کہتے ہے کہ ان کا گان تھا کہ وہ خود حق پر ہے اس کی فتح اور عدد کر، اور دہ یہ بات اس لیے کہتے ہے کہ ان کا گان تھا کہ وہ خود حق پر ہیں اور اب حق کا بے غرض طلب گار محمقی فائے بن گیا

کہ بکن ما را اگر ناراستیم کہ اگر ہم غلط ہیں تو ہمیں (جڑ ہے) اکھاڑ دے نفرت او را بجو نفرت او را بجو اس کی مدد کر، اس کا مددگار بن بیش عزی و منات الت و بیش عزی و منات لات کے آگے، عزی اور منات کے آگے، عزی اور منات کے آگے

ا بابرارانکار۔وودل دل میں آنحضور ملی الله علیہ و ملم پر طعنہ زنی کررہ ہے۔ جارہا۔ہم نے اپنی کامیابی کی بہت تہ بیریں کیس کیلی کوئی تہ بیرکارگر نہیں ہوئی۔ خارو۔ ایک متم کا پھر ہے جو بہت بخت ہوتا ہے۔ مرد کار۔ بہادر۔ الب ارسلاس۔ الب بہادر، ارسلان در عدو شیر۔ بادور۔ لینی چھ بے مردسامان کمزورلوگوں سے فکست کھا کرقیدی ہے ہوئے جارہے ہیں۔ ایس چیس۔ اس کی وجہ ہماری قلط روی ہے یا ہم پرستاروں کی تحوست ہے یا جادوہ وا ہے۔ کا راد۔ پھر دل میں کہتے ہے کہ اگر ان کا جادہ چلا ہے تو ہم تے بھی جادو کیاوہ کوئی تہ چلا۔

عَلَى إِنْ تَسْتَفْتِهُ وَإِنْ اللَّهُ مَعَ الْعُوْمِنِيْنَ تَسْتَفْعُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ وَإِنْ تَسْتَفُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَإِنْ تَعُودُوا نَعَدُ وَلَنْ تَعُودُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَإِنْ تَعُودُوا نَعَدُ وَلَنْ تَعُنِي عَنكُمْ فِي الْعُومِنِيْنَ مُعُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتَحُ وَإِنْ تَسْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَإِنْ اللَّهُ مَعَ الْعُومِنِيْنَ " لِيحْنَ السَلَمُ الواحِمُ فَي السَّمَ اللهُ وَمِن اللهُ مَعَ الْعُومِنِيْنَ " ليحنى السَلَمُ الواحِمُ فَي السَّمَ اللهُ وَمِن اللهُ مَعَ اللهُ وَمِن اللهُ وَمُعُونِ اللهُ وَمِن اللهُ وَمُعُونُ اللهُ وَمِن اللهُ وَمِن اللهُ وَمِن اللهُ وَمِن اللهُ وَمُ اللهُ وَمُون اللهُ وَمُ وَلَيْ اللهُ وَمِن اللهُ وَمُ اللهُ وَمُ اللهُ وَمُون اللهُ وَمُ اللهُ وَمُعُونُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَمُعُونُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلْمُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا الللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَالللّهُ وَاللّهُ وَالل

النتال - كفار كمتية منتفح كم بنم في يتول اور طواس وعاكم من ما تكي تمين كريون يركوان كوفتح وكديد ويسيد الاستاور مناست اورعزي يتول كمنام بيل -

كر نباشد حق زبون ماش كن (ادر) اگر وہ حق پرنہیں ہیں ہم سےمعلوب کر وے ما ہمہ تظلمت بدیم او نور بود (اور) بم سب تاریکی تنے، وہ نور تھا گشت بنیدا که شا ناراستید واضح ہو کیا کہ تم غلا ہو کور می کردند و دفع از ذکرِ خوکیش بے فروغ بناتے تے اور این یاد سے منع کرتے تھے که صواب او شود در دل درُست تاكه ان كى حقانيت دل من بين جائے ہر کے را غالب آرد روزگار زمانہ کمی کو بھی خالب کر ویتا ہے بارہا ہر وے مظفر آمدیم کی بار اس پر نتح مند ہوئے ہیں چول کنگست ما نبود او زشت و بست وه جاری کلست کی طرح بری اور ذلیل نه تھی داو صد شادي بنبال زريه دست سو ہوشیدہِ خوشیاں قبضے جس وے دیں کہ نہ عم بودش دراں نے ج ج ج کوتکہ اس کو اس میں نہ کوئی عم ہوا نہ پریشانی ليك در إنشكست مومن خوبي ست لکین مومن کی فکست جس بعلائی ہے عالمے از سے ریحال پر کنی ایک جہان کو خشیو کی مہک سے بمر دے گا

که اگر حق ست او پیداش کن کراگر وہ برق ہے اس کو تمایاں کر دے چونکه وادیدیم او منصور بود جبکہ ہم نے کملا دیکھ لیا، کہ وہ قاتح رہا این جواب ماست کانچه خواستید یہ مارے کے جواب ہے، کہ جو تم نے طایا بإز این اندیشه را از قکر خوکش وو پھر اس خیال کو اپنے فکر ہے کای تفکر ناجم از إدبار رُست کہ جارا یہ خیال بھی بدشتی سے پیدا ہوا ہے خود جہ شد کر غالب آمہ چند بار أكر وه چند مرجبه عالب هو كليا تو كيا هوا؟ ماہم از ایام بخت آور شدیم ہم بھی زماتے کے تعیبہ ور ہوئے ہیں باز می گفتند<sup>ین</sup> اگرچه او کتکست وو پھر کہتے کہ اگر اس نے تکست (دکھائی ہے) زانکه بخت نیک او را در تشکست کونکہ ٹیک تعیبے نے اس کو ککست میں كوي باشكت نميمانست سيج وہ مجمی کلست خوردہ کی کمرح نہیں بتا چوں نشان مومناں مغلوبی ست جونکہ مومنوں کی پہچان مغلوب ہوتا ہے شمر کو مشک و عبرے را بشکنی اگر تو منک اور خبر توڑے کا

ا جونکساب جبکه سلمانوں کو فتی میں ہے تھینا ہے لوگ جن ہیں۔ اس مسلمانوں کی ٹیمندی ہاری دعاؤں کی تبولیت ہے۔ بازے محراس خیال کو اینے دل سے نکالنے کی کوشش کرتے کہ اگر غلبہ تھا نیت کی دلیل ہے تیم بھی کئی بار عالب آ بچے ہیں۔

بازی کفتند پھرا ہے اس خیال کی تروید کرتے اور سوچے کہ ہماری تکست اور سلمانوں کی تکست میں بہت فرق ہے ہم تکست ہے ہت ہوتے میں اور سلمان تکست کھا کراور امجرتے ہیں۔ زائکہ مسلمان تکست سے بہت ہمت نہیں بنتے ہیں بکسان میں آوت ایمانی اور بڑھ جاتی ہے۔

یں ور سمان سنساما مرورہ برے ہیں۔ ور سے سمان سنت سے پہت ہست ہیں بعدان ہیں وہ ایمان کی طامت ہا اور موس کے ایمان کی طامت ہے اور موس کے ایمان کی طامت ہے اور موس کی کشت اس کے ایمان کی طامت ہے اور موس کی کشت اس کے ایمان کی طامت ہے اور موس کی کشت اس کے ایمال وا ظال کی اصلاح کردیتی ہے۔ گرقو مولانا مسلمانوں کی کشت میں مضمرخوبی کو ایک مثال ہے ہماتے ہیں کہ مشک وحزر کی دُولی کو ایک مثال ہے ہماتے ہیں کہ مشک وحزر کی دُولی کو ایک مثال ہے ہماتے ہیں کہ مشک وحزر کی دُولی کو ایک مثال ہے ہماتے ہیں کہ مشک وحزر کی دُولی کو ایک مثال ہے ہماتے ہیں کہ مشک وحزر کی دُولی کو ایک مثال ہے ہماتے ہیں کہ مشک وحزر کی دُولی کو ایک مثال ہے ہماتے ہیں کہ مشک وحزر کی دُولی کو ایک مثال ہے ہماتے ہیں کہ مشک وحزر کی دولی کو ایک مثال ہے ہماتے ہیں کہ مشکل کا دولی کی دولی کو ایک کی دولی کو ایک کردی کی دولی کی کی دولی کی دولی

ور شکستی ناگہاں سرگین خرا خانہا پُر گند گردد سر بسر اگر تو اجا تک گدھے کی لید کو توڑے گا سارے مکانات بدیو سے بجر جائیں گے که کند خود مشک باسرگیس قیاس آب را بابول و اطلس با پلاس منک کو لید پر کوئی قیاس کرے گا؟ پانی کو بیتاب پر اور اطلس کو ٹاٹ پر کوئی قیاس کرے گا؟ سر آنکه بے مراد باز تشنن رسول علیه السلام از حدیبیوی تعالی

لقب آل في كروكه إنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتُحًا مُبِينًا بصورتِ عَلَق بور و بمعنی فتح چنانچه شکستن مشک بظاهر شکستن ست و بمعنی درست کردن ست مشکی او را و شکیل فوائد اوست اس كا رازك بغير مقصد يوراك موع أخضوه الله تعالى نے نتح کا لقب دیا کہ "ہم نے آپ کو کھلی نتح دی" بظاہر بندش تھی حقیقاً اس کے حقیقاً اس کے حقیقاً اس کے مظک پن کو ٹھیک کرنا ہے اور اس کے فائدوں کو ممل پرینا ہے

ے راہی پر رسول ﷺ عاری ہے ہور س اندر حقِ سمّعِ رُسِل دولت إِنّا فَتَحْنَا زو وُہُلُ توز منع ایں ظفر آب اس فتح کے رکتے کے ممکن نہ ہول نك فلال قلعه فلال بقعه تراست یے فلال قلعہ فلال علاقہ آپ کا ہے بر قریظہ، بر تضیر از وے چہ رَفت ان کی جانب سے قریظہ اور نضیر ہر کیا گزری

برگشتِ حدیبی رسول در تفکر بود بی رمولول کی شمع کے کی بیک اجاتک آمرش پیغام از دولت که رو دو کت کی جانب ہے انکو پیغام آیا کہ طلے جائے كاندرين خوارى بنقدست فتحهاست ایں زلت میں آپ کی فوری فوطات ہیں بنگری آخر چونکه وا گردید تفت د کیے، جب وہ جلدی ہے واپس آ گئے

ا بسر كين خرب كافرول كى كلست كى مثال يە بے كە كدھے كى ليدكوا كركريدويا جائے تواس كى بد بواور پييل جاتى ہے۔ كة كند مسلمانوں كى كلست اور كا فرول كى كشت كوايك سجهما ابيا ہے جيسے كەكوكى ليداور مشك كويا بإنى اور بييثاب كويا اطلس اور ناث كوايك سمجھے اننا فته حنا مسلمانوں كى كست چونکہ مزید تقویت کا باعث ہے ای لیے قرآن نے حدیب کی ناکا می کوفتح قرار دیا تھا۔ حدیبہ۔ آنحضور صلی الله علیه دسلم اور صحاب کی جماعت مدینہ۔ عروكى نيت سے كم معظم كے ليے روانہ بوكى كم كتريب صريب كم مقام يريواؤكيا كيا \_ كم كفار كم يس داخل مانع آئے تو حضور صلى الله عليه وللمسلح كركے بغير عمر و كے واپس آ محے تھے بير كى بظاہر سلمانوں كى فكست تحى ليكن حقيقاً بير فتح بيسے كم آيند و كے واقعات نے ثابت كر ديا تھا۔ نا گہال۔ صدیبیے سے ناکام والیسی کو تر آن نے فتح مین تعبیر کیا ہے۔ آمیش حضور سلی اللہ علیہ دسلم کو تھم ہوا کہ عمرہ کے بغیر واپس ہو جاؤادراس تا كاى سے دنجيد وند مور كا عمريں - بينا كاى بہتى فتو حات كاسب بنے كى \_ بقعه \_ يعنى زين كاعلاقه \_

ع بظر ـ نن قریظه ادری النفیر بهود کے دو قبیلے تنے جو مدینہ کے اطراف میں آباد تنے ان کی معاہدہ شکنی کی وجہ سے آ نخصور صلی الله صلی وسلم ان کو حدیب كواقعه سے پہلے بى جلاوطن كر يچكے تھے۔ بى الفير ٣ جرى من اور بى قريظه ٥ جرى ميں غزوة خندق كے فور ابعد جلاوطن كرديے محتے تھے۔ حديديكا واقعدا جرى كاب البتان من سے كھوك خير من جاكرة باد موسئ سے اور خير كتيري من فتح مواراب اگرمولانا كى مراد فتح خير بوقو مولانا كا فرماناسیرے کی کتب کے مطابق ورنہ کالف ہے۔

شد مسلم و ز غنائم نفیها فتح ہو گئے، اور غلیموں کے سب نفع (ہوئے) برغم و رنج اند مفتون و عشیق رج و عم کے شیرا، اور فریقت ہیں خارِ عمبا را چو اشتر میجرند عمول کے کانٹے کو اونٹ کی طرح چرتے ہیں این تماقل پیش ایشال چوں درج یہ تزل ان کے کیے مراتب کی طرح ہے که همی ترسند از تخت و کلاه كه تخت و تاج (كے حاصل ہونے) ہے ڈرتے ہیں در خزان فاقه صد همچوں بہار فاقے کی خزاں میں سیروں بہادروں کی طرح ہے فوقِ گردون ست نے زیر زمیں وہ آسان ہے ہے نہ کہ زمین کے تیجے

الخضرات صلی الله علیه وسلم کی حدیث کی تغییر که مجھے بیس بن متی پر نضیلت نه دو نیست بر معراج یوسل یوس علیہ السلام کی معراج سے پہندیدہ نہیں ہے زانکه قرب حق برونست از حبیب

كونكهالله (تعالى) كاقرب ال حماب سے بالاز ہے قرب حق از حبس ہستی رُستن ست الله کا قرب وجود کی قید سے چھوٹا ہے

قلعبا هم گردِ آل دو بقعبا ان دونوں کے علاقوں کے آس یاس کے قلعے بھی ور نیاشد اس تو بنگر کایں فریق اگر سے بھی نہ ہو تو دیکھے لے سے لوگ زهر خواری را چو شکر می خورند وہ ذلت کے زہر کو شکر کی طرح کھاتے ہیں بېر عين عم نه از بېږ فرج صرف عم کے لیے، نہ کہ خوش کے لیے آنچنال شاداند اندر قعرِ حاه دو کوی کی مجرائی میں، ایے خوش میں در فقیری جمر کیے صد شہر یار ہر ایک فقیری میں سکڑوں شاہوں کی طرح ہے ہر کجا دلبر بود خود ہم تشیں جهال منهي محبوب خود ساخی ابو ده آسان پر ہے، نه که زمین منتی تعقیر منافی الله علیہ وسلم که لا تُفَصِّلُونِی عَلی یُونَسَ بَنِ مَتّی

> پینمبر که معراج مرا پیمبر عظی نے فرمایا کہ میری معراج آنِ من بر جرخ و آنِ او نشيب (حالانکه)میرامقام آسان پراوران کامقام بستی میں ہے قرب، نے بالا نہ پہتی رفتن ست ترب نہ اور جاتا ہے نہ نیجے جاتا ہے

۔۔ ورنباشد۔اگرفتو حات اور میسی نہی ہول تو تب بھی یہ جماعت وہ ہے جس کور منا کا وہ مقام حاصل ہے کہ جس میں تم بھی ای طرح خوشکو ارہو تا ہے جن طرح خوتی - معزت رابع بعرية نے فرمايا كدمالك كور مناكامقام اس وقت حاصل وہ تا ہے جبكه تم بھی اس كے ليے ايدا بي خوشكوار موجيديا كد خوتی۔ بہرم ۔ یعن م ان کواس کیے خوشکوار نہیں ہے کہ وہ کسی خوشی کا جیش خیمہ ہے۔ تعربیاں۔ ذلت ان کواس قدر پیاری ہوتی ہے کہ اس کے زوال اور تخت شاعی مامل ہوجانے سے ڈرتے ہیں۔

-درنقیری-بیلوگ نقر عل شهنشای اورفزال عمل بهار کے لطف اٹھاتے ہیں-برتجا۔ جبکہ کنویں کی کمرائی عمل ان کومعیت حق عاصل ہے تو و و آسان ک بلندى ك بهتر ب تغير ال مديث كالغير مولانام بنانا جائج إلى كدامل معيت في باد نجالي نجال من فودكوكي فعنيلت اور برا الي نبيل

معراتی یونس- معرت یوس علیدالسلام کومچیل کے پیٹ عسمندر کی مجرائی عسمعراج ماصل ہول۔ آپ من حضور سلی الله علیدوملم کومعراج آسالوں کی بلندی پر حاصل مولی ۔ قرب حق - قرب حق حاصل موتے موے اونچائی نیجائی کوئی چیز میس - قرب الله کا قرب بلندی اور پستی ہے مامل بین بونا بکرترکی ستی ہے بونا ہے۔

نیست را نے زود و نے دورست و دریر فنائیت کے لیے نہ جلدی ہے، نہ دور اور در ہے غره استی چه دانی نیست چیست تو استی کے دعوے میں ہے تو کیا سمجھے کہ فنائیت کیا ہے؟ مى نماند جي يا الحكست ما ماری کلست سے کمی طرح مثابہ نہیں ہے همچو ما در ونت ِ اقبال و شرف جس طرح ہم اقبال مندی، اور برائی میں فقر و خواری افتخارست و علوست فقر اور ذلت، فخر اور بردائی ہے چول بخند ید او چو مارا بسته دید تو وہ کیوں ہنا جبکہ اُس نے ہمیں بندھا ہوا دیکھا؟ غیست زین زندان و زین آزادلیش اس قید اور اس آزادی ہے (متعلق) نہیں ہے چوں ازیں گتے و ظفر پُر باد شد اس فتح اور کامیابی ہے کیوں مغرور بنا ہے؟ یافت آسال نفرت و دست و ظفر آسانی ہے گئے، اور قابو، اور ظفر یا لی آجُرُ بدنیا دل خوش و دل شاد نیست ونیا کے سواسمی چیز سے خوش ول، اور مسرور نہیں ہے بر بد و نیک اند مشفق مهربال التھے اور بُرے کر مشفق اور مہربان ہیں آل اسيرال باجم اندر بحث آل وہ قیدی آپس میں اس کی بحث میں

نيست الهيه جائے بالايت و زير فَنَا عَينَ کِي لِي كِيا اونجِالَى كيا نجالَى كارگاهِ مَنْ حَقْ در تيستى ست اللہ کے خزانہ کا کارخانہ فائیت میں ہے حاصل ایں انگست ایٹاں اے کیا خلاصہ یہ ہے، اے بزرگ! ان کی کلست آنیخال شاد اند در ذکل و تلف وه ذلت، اور تابی مین ای طرح خوش میں برگ ہے برگی ہمہ اقطاع اوست یوری بے سر و سامانی کا سامان اس کی جا کیر ہے آل کے میں از چنان ست آل فرید ایک نے کہا، اگر وہ یکما ایا ہے چونکه اُو مُمبدَل شدست و شاولیش جبکہ اس میں تبدیلی ہو چکی ہے، اور اس کی خوشی يس جمير وشمنال چون شاد شد تو وہ وشمنوں کے معلوب ہونے سے کیوں خوش ہوا ہے شاد شد<sup>ع</sup> جالش کہ بر شیرانِ نر ا کی جان بخوش ہوئی کیونکہ بہادر شیروں پر یں بداستیم کو آزاد نبیت تو ہم جان گئے کہ وہ آزاد نہیں ہے ورنه چوں خندد که اہل آن جہاں ورنہ کیوں ہنتا، جبکہ اس جہان والے این جمی گفتند در زیر زبال وہ آہتہ ہے یہ کہ رہے تھے

ا نیست۔ جب مقامِ ننا عاصل ہوجائے تو زمان دمکان کی اوچ نیج ہے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ کارگاہ۔ ننائیت کے بعد اسرار خداد بمری فاہر ہوتی بیں جوشف ہتی میں پمنسا ہے و فنائیت کوئیس بجھ سکتا۔ عاصل ۔ یہاں ہے پھر ان قید یوں کا مقولہ شروع ہوتا ہے انہوں نے کہا ہاری اور مسلمانوں کی حکست میں یہت فرق ہے۔ آنچناں۔ وو حکست میں بھی اس قدرخوش ہوتے ہیں جس طرح کہ ہم لئے میں۔ برگ۔ بے سروسامانی ان کا سامان کی سے فقر اور ذکت میں فخر سجھتے ہیں۔

ی آں کے۔ آخفورسلی اللہ علیہ وسلم کی فائیت پراس مخص نے اعتراض کیا کہ اگر ان کومقام فائیت حاصل ہے اورو واللہ کے مقرب ہیں آو ہمار کی جاتا پر کیوں خوش ہور ہے ہیں۔ اگر ان میں یالکل تبدیلی آئی ہے اور ان کی خوش ہماری قید اور اپنی آزادی سے متعلق تبیں ہے تو پھر ہمیں قید میں ویکھیں کیوں بنے اور اپنی کا میانی پر کیوں مغرور ہیں۔

تا مؤکل نفود در ما جہد ایں سخن اور گوش آل سلطال نہد تاکہ سپای ندین نے، اور ہم پر کود پڑے یہ بات اس بادشاہ کے کان میں رکھ دے، آگاہ شدن پینجمبر علیہ السلام از طعن ایشال ہر شاست او خوشی پر ان کی طعنہ زنی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واتف ہو جانا ہے۔

رفت در گوشے کہ بد آل من لدن اس کان میں بیخ گئی جو کہ اللہ کجانب ہے تفا اس نے جو کہ اللہ کجانب ہے تفا اس نے جو کافظ بود لیعقوبش شنید اس نے جو کافظ تھا، اس کو یعقوب علیدالسلام نے حول کیا فشوند آل بسر لوح غیب دال غیب کے جانے والے کی لوح کے راز کونیس سنتے ہیں راز آیا (اور) اس نے ان کے گرد چکر لگائے آل نہ کو گئٹ تان او باشد دراز راز آیا (اور) اس نے ان کے گرد چکر لگائے آل نہ کو گئٹ تان او باشد دراز نہ کہ جوں کی اظلیاں کمی ہوں کہ کہ جوری چھوڑ، احمید کے راز حاصل کر جوری چھوڑ، احمید کے راز حاصل کر جوری چھوڑ، احمید کے راز حاصل کر جوری جھوڑ، احمید کی و رزق از اللہ خیر دارا مسجد ترو بجو رزق از اللہ خیروارا مسجد میں جا، اللہ سے روزی مانگ

گرچہ نشنید آل موکل ایل کن اگرچہ اس سپائی نے یہ بات نہ کن بوسٹ را ندید اس دعرت ایسف علیاللام کےلباس کی خوشہونہ موں کی آل شیاطیس پر عنانِ آسال اور شیاطین، آسان کی بلندی پر آل محمد خفتہ و تکیہ زوہ کھی خوتہ اور تکیہ لگائے ہوئے ہیں آل خورد کے حلوا کہ روزیش ست باز حلوا کہ روزیش ست باز خور کی مانا ہے، جس کی روزی کشارہ ہو فرٹ کھیان اور شیطان کو بمگاندالا بکیا فرٹ والا بتارہ تکہان اور شیطان کو بمگاندالا بکیا اے قویدہ آسو کے وکان کی جانب دوڑے ہوئے اس اے قویدہ آسو کے وکان کی جانب دوڑے ہوئے اس کے ویدہ آسو کے وکان کی جانب دوڑے ہوئے اس کے ویدہ آسو کے وکان کی جانب دوڑے ہوئے

قہم کردن رسول علیہ السلام ضمیر آل اسیرال را اختور ملی اللہ علیہ وہلم کا ان قیدیوں کے دل کی بات سجھ جانا

لیل رسول آن گفت شال را فہم کرد گفت آل خندہ نبودم از نبرد پس رسول آن کی وہ مختلو سمجھ کے فرایا وہ میرا بنیا، جنگ کے معالمہ میں نہ تھا

آئی۔ یہ یا تھی وہ قیدی آ ہت آ ہی ہی کرر بے تھتا کہ پائی نہن پائے۔ آگا و۔ آئے ضور ملی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیر خیر ہا تھی کی اس کے کہ آ ہت یات اور بلند آ واز کی بات کیساں ہے۔ ہوئے۔ جن اس کیے کہ آ ہت یات اور بلند آ واز کی بات کیساں ہے۔ ہوئے۔ جن لوگوں کو قرب الی ماصل ہوجا تا ہو و مفات کل ہے متعف ہوجاتے ہیں معرت یوسف علیہ السلام کی قیم کی خوشبواس محافظ کو نہ پھی جو تیم لیے جار ہا تھا باو جود دور ہونے کے معرت میتوب علیہ السلام کو بھی گئی۔ آسٹیا طیمن ۔ لورج محفوظ کے اسراد شیاطین آسانوں پر پہنے کو کہ می تیم کی اس کیا ہے۔ جو ہے من لیتے تھے۔

ی آن خورد لین طوادمت درازی سے جیل ملا بے مقدر سے ملا ہے ، یکی حال امراد خداد میں کا ہے۔ بھم ٹا قب بہ جب شیاطین آسانی رازمعلوم کرنے کے لیے آسان پر چڑھتے ہیں تو ستار ہے ان پر ٹوٹے ہیں اور وہ ان کو بھگا دیتے ہیں۔ زاحمہ امراد خداد میں حضور سلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرد۔

ع اسعدویده روزی دسین والا الله تعالی ب دکان بیش به فیزاس سے روزی انجو تیم کرد یعنی آنخصور سلی الله علیدو کم کوبلوروی ان کا کفتگوکا علم موکمیار نیمرد ریعن میں جنگ کے معالمہ عمل ایس مشکرار ہاتھا۔

مُرده کتنن نیست مُردی پیشِ ما مُردے کو مارنا ہمارے بزدیک بہاری نہیں ہے چونکه من یا بفشیرم اندر مصاف جب على ميدان جنك على قدم عما لول من شارا بست می دیدم چنین مين تمهين ايا بي بندها موا ديكي رما تها نزدِ عاقل اشترے بر نردیاں (یہ) عقل مند کے زدیک، سیرهی پر ادن ہے پیشِ چشم کل آتِ آت گشت برِ آنے والی بات میری آنکھ کے سامنے آگئی ہے بنگرم در نیست شے بینم عیال مل عدم من نظر كرنا بول، تو وجود د كي لينا بول آدم و حوا نرسة از جهال جبكه آدم اور حوا عليها السلام دنيا من نه بيدا بوئ تن البيره ام يا بسة و منكوس و بيت یا برنجیر، اور اوتدها، اور ذلیل دیکها ہے أنييه دانسته بدم افزول نشد جو بکھ میں جان چکا تھا اس سے نہ برحا پیش ازال کز آب و گل یالیده ام ال سے پہلے کہ میں نے آب وگل سے برورش یائی ہے ايل ممى ديدم ورال اقبال تال یہ تو میں تمہارے مقدر میں دیکھ رہا تھا

مُرده اند ایثال و بوسیده فنا وہ مردہ ہیں، اور فتا سے کے ہوئے ہیں خود کیند ایثال که مه گردد شگاف وہ کیا ہیں، بلکہ جاند بھٹ جاتا ہے أَنَّكُ كازاد بوديد و مكيس جس وفت کہ تم آزاد اور مقیم تے اے بنازیدہ ہر ملک و خانداں ا وه جو سلطنت، اور خاندان پر نازال بین تقشِّ تن را تا فآد ازبام طشت جب ہے جم کا طشت بام ہے گرا ہے بَنْكُرم در غوره سيينم عيال مِن الْكُورِ كَا كِيا خُوشْهِ دِيكِما بُول، تَوْ شراب ديكي ليها بُول بَكْرُم عَلَيْ بِرِ عالمے بينم نہاں م عالم غيب كود يكما بهول تو ايك پوشيده جهان ديكه ليرا بهول من شارا وقت ذرات أكست میں نے تمہیں، الست کی چیونٹیوں کے وقت از حدوث عمر آسمان بے عمر بے ستون کے آسان کے بیدا ہونے کے بارے میں من شا را سر گلول می دیده ام میں نے تہیں ادندھا دیکھا ہے نو ندیدم تا کم شادی بدال میں نے نی بات نبیں رکھی کہ اس پر خوشی مناؤں

ا مردہ۔ لینی یہ کفار در حقیقت مُر دہ ہیں اور مُر دے کو مار تا کون ی بہادری ہے کہ اس پر خوثی کی جائے۔ کا زاد۔ جبکہ وہ جنگی قیدی نہ تھے اور اپنے وطنوں میں مقیم تھے۔ اے۔ خاند ان اور سلطنت پر ناز کرنا ایسانی ناپائیدار ہے جس طرح کہ اونٹ کا بیڑھی پر ٹکا وُ۔ نفش تن۔ جب سے کہ میں جم کی مادیت ہے آزاد ہو گیا ہوں ہر آنے والے واقعہ کو ای طرح دیکھے لیتا ہوں جیسے کہ وہ میرے سامنے ہے۔ بنگرم ۔ انگورے بننے والی شراب کو اس کے خوش میں و کی لیتا ہوں۔ کی چیز کے معدوم ہونے کی حالت میں اس کے وجود کود کی لیتا ہوں۔

بنگرم - پہلےاشعار میں آنے والی ہاتوں میں علم کی وسعت کا بیان تھا اس شعر میں گذشتہ واقعات پر علم کی دسعت کا بیان ہے لینی از لی واقعات پر بھی میراعلم محیط ہے ۔ من شارا۔ ازل میں جبکہ حضرت آ وم علیہ السلام کی پشت سے ان می اولا وکو پیچونڈیوں کی شکل میں نکال کران سے عہد الست لیا کیا تھا میں نے ای وقت تمہیں او عرمعا د کھرلیا تھا۔

ع آز حدوث۔ کا نئات کے بارے میں جوعلم بچھے ازل سے حاصل ہوا تھا کا نئات کے دجود کے بعد اس میں کو کی اضافہ نہیں ہوا۔ من شا۔ میں نے اپنے عالم ناسوت میں آنے ہے بل عی تمہیں او ندھا دیکھا تھا۔ نو تدیم ۔ تمہاری فکست میرے لیے کو کی تک بات تہیں ہے جس پر میں ہنسوں۔

قند سیخورد مید و دَر وسے درج زہر تم شکر کھا رہے تھے اور اس میں زہر واخل تھا خوش بنوشد حیت حسد آید برو خوشی ہے کھائے تو اس بر کیا حمد ہو سکتا ہے؟ مرگ تال خفیه کرفته هر دو گوش تمہاری موت نے محقی طور پر دونوں کان بند کر دیے تھے تا ظفر يابم فروگيرم جہال کہ فتح مند ہول دنیا ہے بقنہ کرول بر چین مُردار چول باشم حریص ایے مردار پر میں کیے لائی بن سکا ہوں؟ عیسیم آیم که تازندش کنم عیسی علیہ السلام ہوں (اس لیے) آیا ہوں تا کہ اس کوزئرہ کروں تا رہائم مر شارا از ہلاک تا کہ ممہیں ہلاکت ہے رہائی ووں تا مرا باشد کر و فر و حشر كه ميرے ليے شان و شوكت اور اجماع ہو زال گلوہا عالمے یابد رہا ان گلوں سے دنیا نجات یا جائے پیش آتش می کنید این حمله کیش آگ پر ای خطے کو نہب بنا لیا ہے از در افتادن در آنش یا دووست دونوں ہاتھوں سے آگ میں گرنے سے

بسية لل فهر فقي وانگه چه قهر تخلی قبر میں کبندھے ہوئے، پھر قبر تبھی کیا! ایں چیں قذے پُر از زہر ارعدو اگر دھمن، زہر ہے بھری ہوئی الی شکر با نشاطِ آل زہر می کردید نوش تم خوجی ہے وہ زہر پی رہے تھے من کی کردم غزا از بیر آل می اس لیے جہاد نہیں کرتا ہوں کایں جہاں جیفہ است و مُردارِ رحیص یے دنیا مردار ہے، اور ستا مردار سک نیم تا پُرچم مُرده سم میں کما تہیں ہوں کہ مردار کی دم کے بال نوچوں زال جمی کردم صفوف جنگ جاک من نے جیک کی مفول کو اس لیے جاک کیا ہے زاں کی برّم گلوہائے بشر میں انسانوں کے محلے، اس کیے نہیں کاٹا ہوں زال ہمیرًم گلوئے چند تا من چند انسانوں کا گلا اس لیے کاٹا ہوں تاکہ گر شا<sup>ع ب</sup>یروانه وار از جهل خولیش اگر تم نے اپن نادانی سے پروانوں کی طرح من مهمی رائم شارا ہمچو مست می مست کی طرح حمیس بناتا ہوں

۔۔۔۔۔ میں نے ازل بی میں تمہیل قبر المجماعی اور قبر بھی ایسا جس کوئم مہر بھتے ہو۔ اس چیس۔ اگر کسی کا دشمن وہ شکر کھائے جس میں زہر ہو تو اس پر حسد کا کوئی موقع نہیں ہے۔ مرگ۔ تمہاری روحانی موت نے تمہارے کان بہرے کر دیے ہیں۔ من نمی کروم۔ میرا جہاد ملک میری کے لیے نمیس ہے۔ کا آس جہاں۔ اس دنیا کی مثال مڑے ہوئے مردار کی ہے۔

سکی بنتم کے کتام دار کھاتا ہے۔ پُر تچم۔ ہم کے بال میسٹی۔ میرا کام لوگوں کوحیات ابدی عطا کرنا ہے۔ زال میر اجنگ کرنا بھی عالم سے فساد کور فع کرنے کے لیے ہے۔ تامرا۔ میں اپنی شان وشوکت کے لیے جہاد نہیں کرتا ہوں۔ کلوئے چند۔ منسدین کوفتم کر کے عالم میں اس پیدا کرنا جا ہتا مول ہ

گر آمد مث ثریف شرایف شرای معطیلی کفتل رَجُلِ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا آهَا قَ مُاحَوُلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهلِهِ اللَّوَّآبُ اللَّيْ تَفَعُ فِي النَّالِ يَقَعُنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يُحْجُرُهُنَّ وَيَغْلَبُنَهُ فَيَنَقَعُمُنَ فِيْهَا فَانَا احُدُکُمْ بِحُجْرِکُمْ عَنِ النَّالِ وَانْتُمْ تُقَرِّحُمُونَ فِيْهَا لِينَ "ميرى مثال النَّالِ يَقَعُن فِيْهَا وَجَعَلَ يُحْجُرُهُنَ وَيَغْلَبُنُهُ فَيَنَقَعُمُنَ فِيْهَا فَانَا احُدُکُمْ بِحُجْرِکُمْ عَنِ النَّالِ وَانْتُمْ تُقَرِّعُمُونَ فِيْهَا لِينَ "ميرى مثال النَّور وَانْول وَالرَّول وَالْول وَالرَّول وَالْول وَالرَّول وَالْمُول وَيَعْلَى كَمُون وَيُهَا وَمُعْلَى اللَّهُ اللَّهُ وَلَيْ الْمُعَلِينَ فَيْ اللَّهُ وَمُ اللَّهُ وَمُ اللَّهُ وَالْمُولُ وَالْمُ وَالْمُولُ وَالْمُل وَالْمُ وَالْمُ وَاللَّمُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا الْمُؤْلُ وَالْمُولُ وَالْمُولُ وَالْمُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُولُ وَالْمُولُ وَالْمُولُ وَاللَّهُ وَالَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُولُ وَاللَّهُ وَاللَّامُ وَاللَّهُ وَالَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّا الْمُؤْلِقُ وَاللَّالِمُ اللّهُ الْمُعْلِقُولُ وَاللّهُ الْمُعَ

تخم منحوي خود مي كاشتيد تم نے اپی نوست کا جج ہویا ہے يكدكر راجد عي خوانديد سوئے اثردرہا فرس مي را نديد ا ترد بول کی جانب گھوڑا دوڑاتے تھے خود شا مقہور قبر شیر دَہر تم خود زمانے کے شیر کے غلبہ کے مظوب ہو گئے

تم ظلم كرت شخه اور عين ظلم مين بیان انکه طاغی در غین قاهری مقهورست و در غین منصوری ماسور اس کا بیان که سرکش عین قبر میں مغلوب ہے، اور عین فتح مندی میں قیدی ہے

او درال مشغول، خود دالی رسید وہ اس میں مشغول تھا کہ خود حاکم کم میا کے برو والی حشر اللختے تو حاکم، ال پر کب قیامت بریا کرتا ہے؟ ازانکه فیم او سر او را ربود اس کے کہ اُس کے غلبہ نے اس کا سر اڑایا تا رسد والی و بستاند قور حی کہ عاکم آ پنجے اور قصاص لے لے در نبرد و غالبی آغشتهٔ جنگ اور غلے میں ڈوبا ہوا ہے تا نُرا در حلقه می آرد کشال تاکہ تجھے طلع میں سمین الے در مرال تا تو تگردی منجزم نہ چلا تا کہ تو کانا نہ بن جائے حمله بيني بعد ازال اندر زحام اس کے بعد بھٹ میں (تو اینے اور) حملہ دیکھے گا

دُنه فهر خواجه کرد و زَر کشید چور نے خواجہ کو مغلوب کیا، اور سونا اکٹھا کیا كرز خواجه آل زمال مجريخنج اگر وہ اس وقت خواجہ کے باس سے بھاگ جاتا قاہری کے دُزد مقہوریش بود چور کا غلبہ اس کی مطوبیت تھی غالبی بر خواجه دام أو شود خواجہ پر خلبہ اس کا جال کن جاتا ہے اے کہ تو ہر خلق چیرہ کشتہ اے وہ کہ تو تھوق میں عالب آ کیا ہے! آل بقاصد على منبزم كردست شال اس نے تصدا ان کو پیا کیا ہے بین عنال در کش یے ایں منہزم اس ہیا کا پیچا کرنے سے باک تھام چون کشانندت بدین شیوه بدام 

آنكة خود را فتجها پنداشتيد

جسِ کو تم نے اپنی فتوحات سمجھا

تم ایک دومرے کو بڑے اصرار سے بلاتے تنے

قبر می کردید و اندر عین قبر

ا آکد جس کوتم فق سجعتے ہو بی تبراری نوست ہے تم ایک دوسرے کواڑ دہے کے مند میں جانے کی وقوت دیتے ہو۔ مہری کردید لیعن تبراراظلم خود ا ہے اور تظلم تعااور تم خود اس معلوب ہو۔ بیان۔ اس مثال سے بیسمجھایا کہ چورخواجہ کومغلوب کر رہاتھا اور اس میں خود اس کی مغلوبیت تھی۔ ماسور قدى والى يعن عامم اس مائة ميا جريخة واكره وجور خاج كوجور كربعاك جاتاتو عامم كرا يه في جاتااور مغلوب مدووا

ت قابرگ-چورکا خواجه برعالب آنای اس کی مغلوبیت کاسب بن کمیائر آو۔چورنے خواجه کوئل کیا تھا اس کے بدیے میں ما کم نے اس کوئل کرادیا۔ تود - قصاس، جان کے بدلے میں جان لیزا۔ اے کہ اللہ تعالی تصدا کفار کوغلبہ عطا فرما دیتا ہے تا کہ وہ غلبہ کے فرود میں جتلا ہو کر جال میں آ

ع تامديني تقدا-منزم - بهيا- بين - جبكه غلبه كاغرور نباى كاسب بنآ بياتو اس غرور بين مبتلا بهوكر بهيا كا بيتيانه كرنا جابيه منحوم - مرتكول، تك کٹا۔چول۔جب فلبرکادموکا دے کر بھتے میدان میں لے آئیں می تھو پر تھو پر تھو پر تھو اوگا۔

چوں دریں غالب شدن دید او فساد جكداس عالب آنے من اس نے جابی د كھ لى ہے کہ خدایش سرمہ کرد از کل خویش كيونكه خدانے اين سرے سے اس كے سرمہ لگايا ہے ابل جنت در خصومتها زبول جنتی جنگروں میں مغلوب نے زنقص و بد دلی و ضعف کیش نہ (عقلی) نقصان اور بردل اور مندیب کی کمزوری کی وجہے حَمَٰتِ لَوُلَا رَجَالٌ مُؤْمِنُون لَوْلَا رَجَالٌ مُؤْمِنُون كَل حَمَت قرض شد ببر خلاصِ مومنين مومنوں کی خلاصی کے لیے فرض ہوا كَفُّ عَيْدِيْكُمُ تمامت زال بدال "اس نے تمہارے ہاتھوں کوروکا" پورا اس سے مجھ لے ديد او مغلوب دام كبريا اس نے اللہ کے جال میں مُغلوب سمجما كم شد او وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ تو وہ فنا ہو کمیا، اور اللہ پیشکی کو زیادہ جانا ہے

عقل ازیں غالب شدن کے گشت شاد اس عالب آنے سے عمل کب خوش ہوتی ہے؟ تیز چتم آمہ خرد بیتائے پیش پیش بین عقل تیز آنکھوں والی ہے گفت پیمبر که مستند از فنول یخبرﷺ نے فرمایا حکتوں کی وجہ سے میں از كمال حزم و سوءَ الظنِّ خوليش بوری ہوشامی اور این ساتھ بدگانی کی وجہ سے ہ در فره<sup>ع</sup> دادن شنیره در کمون غلب دینے (کے بارے )یں وہوں سے ہوئے تھے دست کوتابی ز کفارِ تعین ملعون کفار، ہے ہاتھ روکنا قصهُ عہدِ حدیبیہ بخوال مدیدے کی صلح کا قصہ پڑھو نیز اندر غالبی ہم خولیش را غلبے میں بھی اپنے آپ کو مَا رُمَيْتَ رِاذْ رُمَيْتَ آم خطاب "تو نے نہیں پھیکا جبکہ تو نے پھیکا" خطاب آیا

در قرور مدیبی کے موقع پرموموں کی ظاہری مفلوبیت اور کفار کم کے غلبری حکست قرآن پاک میں بیان فرمائی گئی ہے۔ وَ لَو لَا دِ جَالٌ مُوْمِنُونَ وَ
مَنْ اَنَّهُ مُوْمِنَاتُ لَمْ فَعُلْمُوهُمْ اَنْ قَطَنُوهُمْ فَتُحِیْتُ کُمْ مِنْهُمْ مِعَرْةً بِغَیْرِ عِلْم لین لِحِلَ اللّهٔ فِی دَ حَمَیْهِ مَن یُشَآءٌ لَو تَوَیْلُوا اَندُونَ اللّهٔ بَنِی دَ حَمَیْهِ مَن یُشَآءٌ لَو تَوَیْلُوا اَندُونَ اللّهٔ بَنِی دَ حَمَیْهِ مِن یُشَآءٌ لَو تَوَیْلُوا اَندُونَ اللّهٔ بَنِی دَ حَمَیْهِ مِن یُشَآءٌ لَو تَوَیْلُوا اَندُونَ اللّهٔ بَنِی دَ حَمَیْهِ مَن یُشَآءٌ لَو تَوَیْلُوا اَندُونَ اللّهٔ بِنِی دَحْمَی اللّه مِن دَور اللّه الله مُن رَحْمَی کے مال ہے واقف میں میں الله باللّه باللّه الله میں میں میں داخل کے موالے میں میں میں داخل کے موالے میں میں میں داخل کے موالے میں میں میں داخل کے دیا میں میں میں میں داخل کر ہے اگر مکہ کے دینے والے مسلمان کہیں کوئل کے ہوئے والل مکہ وجس جس کے موجود اللّه میں میں داخل کر ہے۔ اگر مکہ کے دینے والے مسلمان کہیں کوئل کے ہوئے والل مکہ وجس جس کے موجود کا کھی کا میں میں داخل کے دیا تھی موجود کی کہ میں داخل کے داخل کے دیا ہے دائے میں میں داخل کے دیا ہے دائے میں داخل کے دیا ہے دائے میں میں داخل کے دیا ہے دائے دائے میں میں داخل کے دیا ہے دائے دائے میں میں داخل کے دائے دائے میں میں داخل کے دیا ہے دائے میں میں داخل کے دیا ہے دائے دائے کہ میں داخل کے دیا ہے دائے دائے کہ کے دیا ہے دیا ہے

کہ بگردم ناگہاں شبکیر تاں كرمى نے حميں اجانك رات من گرفار كر ليا می تشم تال سوئے سروستان و کل من تمہیں کے جا رہا ہوں، سرد ادر گل کے باغیم میں بسته می آریم تال تا سبزه زار تم كو بزه زاركى طرف باعده كر لا رما بول مى كشم تال تا يهشت و جاددال ابدی جنت کی طرف میں تمہیں تھینے رہا ہوں همچنال بسته بحضرت می کشد ای طرح باندھ کر دریار میں کھینیا ہے مي روند اين ره بغيرِ اولياء اولیا کے علاوہ اس راستہ پر کیلتے ہیں جز كسانے واقف از اسرارِ كار موائے ان کے جو کام کے بھیدوں سے واقف ہیں تا سلوک و خدمت آسال شود تاكه تيرے ليے جلنا اور حضور رى آسان ہو جائے زانکه بستند از فوائد چثم کور اک لیے کہ وہ قائدول سے اندھے ہیں جانش از رفتن شگفته می شود اس کی روح جانے سے تھلتی ہے يول نديد از مزدكار خويش جي كيونكه اس في اين كام كاكولى معاوضه تبين ويكها ب انكهے بيخواب گردد شب چو وُزد تب چور کی طرح رات کو جاگا ہے

زال کی خندم من از زنجیر تال میں تہاری زنجر سے اس لیے تہیں ہنتا ہوں زال جمی خندم که با زنجیر و عل مل اس کے بنس رہا ہوں کہ زنجیر اور طوق کیماتھ اے عجب کز آتش بے زینہارِ حمل قدر عجیب بات ہے کہ بے پناہ، آگ ہے از سوئے دوزخ برنجیر گرال بھاری زنجر کے ساتھ دوزخ ہے بر مقلد را درین ره نیک و بر ہر مقلد کو اس راستہ میں اچھائی سے یا برائی سے جمله عن در زنجیر بیم و ابتلا سب، خوف اور آزمائش کی زنجیر میں می کشند اینِ راه را پیکار وار ال راست به جنگی طریقه به تحقیج میں جهد کن تا نورِ تو رختال شور کاہدہ کر تا کہ تیری روشنی چمک اٹھے کودکال<sup>۳</sup> را می بَری مکتب بزور تو بچوں کو کمتب میں جرا لے جاتا ہے چول شود واقف بمكتب ميدَوَد جب وہ جان جاتا ہے کتب میں دوڑا جاتا ہے می رَود کودک بمکتب ﷺ ﷺ بچہ کھتب میں نے و تاب سے جاتا ہے چول کند در کیسه دانگے دست مزد جب ایک والک مزدوری تقیلی میں ڈال لیا ہے

ا نال میری بنمی اس دجہ سے نہتمی کے تم پابر ذبیر تھے۔ خندم۔ میں تو اس لیے ہنا تھا کہ میں تمہیں قید کر کے جنت کی طرف لیے جارہا تھا۔ اے بجب اس پر تبجب کررہا تھا کہ باد جود دشمنی کے تمہیں آگ سے بچا کر جنت کے بنرہ زار میں لیے جارہا ہوں۔ ہرمقلد۔ جب تو نیق شامل مال ہوتی ہے تو وہ انسان کو بخوشی یا جراراور است پر لے آتی ہے۔

جملہ عام انسان خوف اور ڈریے راہ ہدایت پر چلتے ہیں اولیاءاللہ اپنی خوتی اور بصیرت سے راہ راست پر چلتے ہیں۔ بیکار وار یعنی جراً۔ واقف۔ لیعنی جن کو بصیرت قلبی اور نورِ باطن حاصل ہو گیا ہے۔ جہد کن۔ انسان مجاہدہ کر ہے تو اس کونورِ باطنی حاصل ہوجا تا ہے جس سے راہ ہدایت اس کے لیے آسان ہوجاتی ہے۔

یں۔ کودکال۔مقلد بچوں کی طرح میں ،جن کو اپنے عمل کی مزدوری نظر نہیں آتی ہے۔ چوں شود۔ بچہ کو جب کتب جانے کی ختب جانے کی خوص میں اس کی دات کی نینداڑ جاتی ہے۔
خوشی میں اس کی دات کی نینداڑ جاتی ہے۔

بر مطیعال انگہت آیہ حسد تب مختم فرمانبردارول پر حمد ہو گا إنينياً طُوْعًا صفا بسرشته را فلوص كامرشت والول كي لي "تم دونول رضامندى سي آو" ب وال دگر را بے غرض خود خلتے اس دوسرے کی خود بے غرض دوی ہے وال دگر دل داده بهر این سَیر وہ دوسرا ای پردہ نشین کا دلدادہ ہے غیر شیر او را ازو دلخواہ نے اس کے دورھ کے علاوہ اس کو پچھ مرغوب نہیں ہے بے غرض در عشق یک رابہ بود بلا كمى غرض كے عشق على ايك رائے والا ہوتا ہے دفتر تقليد مي خواند بدرس تھلید کی کماب کو درس کے ساتھ بڑھ رہا ہے که ز اغراض و ز علیها جداست جو غرضول اور جنتول سے جدا ہے جذب حق او را سوئے حق جاذب ست الله (تعالی) کی تحش اسکو الله تجانب تھینی والی ہے كُرُ يَنَالُ دَائِمًا مِّنَ خَيْرِهِ تاکہ ہیئہ اس کی خیر حامل کرے كُلَّ سِوَاهُ خَائِفًا مِّنُ بَيْنِهِ وہ اس کے سوئی سے نہیں اس کے فراق سے ڈرتا ہے این گرفتاری ول زان دلبر ست یہ دل کی مجبوری ای دلبر کی جانب ہے ہے

جهد کن <del>تا</del> مزدل<sup>ک</sup> طاعت در رسد کوشش کر تا کہ بندگی کی مزدوری مل جائے ائِيْتِيَا كُوْهًا مُقلِّد گُشة را مقلدوں کے لیے "تم دونوں جرأ آؤ" ہے ایں محب حق ز ہر علیے یہ خدا کا دوست، کمی غرض کے ہے ای محت دایه لیک از بهر شیر سے انا کا عاش ہے، لیمن دودھ کی خاطر طفل را از حسن او آگاہ نے یے کو اسکے حس سے واقفیت تہیں ہے وال بن و کر خود عاشق داریه بود دومرا خود اما کا عاشق ہوما ہے پی محت حق بأمید و بترس لا اور ڈر ہے، اللہ کا دوست وال محیِّ حق ز بهر حق کجاست وہ اللہ کے لیے، اللہ کا دوست کہاں ہے؟ کر چنین و کر چنال چوں طالب ست خواہ ایسا ہے خواہ ویسا ہے، جبکہ وہ طلب گار ہے گر محب<sup>۳</sup> حق بود لِغَيْرِه خواہ ماسوا (اَللہ) کے لیے اللہ کا دوست ہے يا محت حقّ بود لِعَيْنِهِ یا اس کی ذات کی وجہ سے اس کا دوست ہے بر دو را ایل جنجوبا زال سرست دونول کی جبخو کی ای کی جانب ہے ہیں

تا حرد اگر عمل کا تواب آنکھوں سے نظر آ نے گئے تو مجرعبادت گذاروں کود کھے کر دشک آ نے لگنا ہے۔ اینیتیا۔ مقلدی اطاعت جری ہے اہل مفاک
اطاعت دل وجان سے ہے۔ زہبر علیے۔ مقلدی عبادت اپلی غرض پرینی ہوتی ہے۔ وال دگر۔ اہل الله کی عبادت محض حض کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ ایس
محب عام انسان کی مثال اس بنچ کی ہے جوانا ہے دو وہ کے لائج میں محبت کرتا ہے۔ وال دکر۔ بالنع مرد، عورت کے صف کی بنیاد پر کردید و ہوتا
ہے۔ بالم الله کی مثال ہے۔ بیس۔ جولوگ جنت کے لائج بیادوزخ کے ڈرے اللہ کے عاشق میں و وہتلیدی سیق پر صورہ ہیں۔

وال-ایسے عاش جو محض ذات کی وجہ سے اللہ کے عاشق ہول اور ان کے عشق میں کو کی غرض نہ ہو بہت نادر ہیں۔ گر چنیں۔ عاشق خوا و مقلد ہویا منور ول والا واللہ باللہ بی کی مشش اس کوا می طرف مھنجے رہی ہے۔

محر۔خوادوہ مختی میں مقلد ہے اور اس کی جنت کا امیدوار بن کر اس کا عاشق بنا ہے خواواس کی ذات کا عاش ہے اور وومرف اجرے ڈرنا ہے اور مرف دمیال کا طالب ہے دولوں کی طلب منجانب اللہ ہے اور دولوں کا عشق خدا کا پیدا کر دو ہے۔

جذبِ معثوق عاشق رامِنُ حَيْثُ لَا يَعُلَمُهُ الْعَاشِقُ وَلَا يَرُجُوهُ وَلَا يَخُطُرُ بِبَالِهِ وَلَا يَظُهَرُ مِنْ ذَلِكَ الْجَذُب أَثُرٌ فِي الْعَاشِق الا الْنَحُوف الْمَمُزُوج بِالْيَاسِ مَعَ دُوامِ الطَّلْبِ مُعَ مُولَامِ الطَّلْبِ مُعَوْقَ كَامِدِرَهُمَا مِ مُعَوْقَ كَاعِلْتِ مُعَوْقَ كَامِدِرَهُمَا مِ مُعَوْقَ كَاعِلْقَ لَهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مُعَالِبًا مُعَوْقَ اللَّهُ اللَّ اور نہ اس کے دل میں آتا ہے، اور اس مشش کا اثر عاشق میں کھے ظاہر نہیں ہوتا ہے سوائے خوف سے ملی ہوئی مایوی کے مع طلب کی ہینگی کے

آمدیم انتخا کہ در صدرِ جہاں کر بودے جذبِ آل عاشق نہال اگر ای عاشق کی بوشیده مشش نه ہوتی کے دوال باز آمدے سوئے واق وہ قید کی جانب کب بھاگا آتا؟ میل عاشق با دو صد طبل و نفیر عاشق کا میلان دو سو نقارول ادر نغیر بول کے ساتھ ہے لک عابر شد بخاری ز انتظار کین بخاری انتظار میں عاجز آ گیا ہے تاکہ پیش از مرگ بیند رُوئے دوست تاکہ مرنے کے پہلے محبوب کا چیرہ دیکھ لے زانکه دید دوست ست آب حیات کیونکہ دوست کا دیدار آپ حیات ہے دوست نبودکه نه میوستش نه برگ وه دوست نه بو گا کیونکه نه اسیر کیل بی نه بخ کاندرال کار ار رسد مرگت خوش ست كه اس كام من اگر تحقي موت آجائ تو يبتر بو آئکہ آید خوش ترا مرگ اندرال کہ تجے اس میں مر جانا اچھا گے

ہم یہاں آ گئے کہ صدر جہاں میں نا شکیبا کے بدے او از فراق وہ جدائی ہے بے مبر کب ہوتا؟ میل معثوقال نہانست و ستر معثوقوں کا میلان پوشیدہ، اور چھیا ہوا ہے یک حکایت <sup>ع</sup> ست اینجا ز اعتبار عبرت کے لیے یہاں ایک تصہ ہے ترک آل کردیم کو در جنتجوست ہم نے وہ چھوڑ دیا کیونکہ وہ تلاش میں ہے تا رَبد از مرگ و یابد او نجابت تا کہ وہ موت ہے جعنکارا مائے اور نحات حاصل کرلے هرکه<sup>ع</sup> دید او نیاشد دفع مرگ جس کا دیدار موت کا دفعیہ نہ ہو کار آل کارست اے مشاق مست اے مست مشاق! کام تو در اصل وہ ہے شد نشان صدق ایمان اے جوال اے جوان! ایمان کی سیائی کی علامت ہے

ا مندسب معثوق معثوق كاكشش اليي موتى بكرعاشق كوو محسوس بيس موتى باورعاشق من اس كاكونى نشان بين موتا ب-آمديم وجبكم معثوق عاشق كالمشش كرناب تواب سنواس بغارى كير ليے اكر صدر جهال معثوق كاطرف سي كشش نه بوتى تووه بغارى عاشق كيد مزا كالمرف تمخيل میل معثو قال میلان دولول طرف ہوتا ہے لیکن معثوق کا پوشید ومیلان ہوتا ہے اور عاشق کا تعلم کھلا ہوتا ہے۔

یک حکایت۔اس موقع پر میں ایک اور قصد سنانا میا بتا تھا لیکن بخاری عاشق کوکب تک منتظر رکھوں اس کی خواہش ہے کہ موت ہے پہلے معثو<sup>ق کا</sup> چرود کھے لے۔ تازید معثوق کا دیداد آب حیات ہاس کے بعد موت نہیں آسکی۔

سے ہرکہ۔ جس معثوق کا دیدار موت کا دافع نہ مود و درامل معثوق عی تبیل ہے۔ کارے شق کا کرنا مرتو بھی ہے کہ اس بیل موت آجائے۔ شکہ۔ کا الان كى علامت كى كاس يرجان قربان كرنا الإمامعلوم مو

گر نفرد ایمان تو اے جال چنیں

اے جان! اگر تیرا ایمان ایما نہیں ہے

ہر کہ اعمر کارِ تو شد مرگ دوست

جس دوست کی موت تیرے کام میں ہو

چول کراہت رفت آل خود مرگ نیست

جب تاگراری ختم ہو گئ تو وہ موت عی نہیں ہے

چول کراہت رفت مُردن نفع شد

جب تاگراری جاتی رفت مُردن نفع شد

دوست حق ست و کے کش گفت اُو

دوست حق ست و کے کش گفت اُو

دوست اللہ ہور دوجی کوای (اللہ) نے کہدیا ہے

گوش دار اکنول کہ عاشق میرسد

گوش دار اکنول کہ عاشق میرسد

رسیدنِ بختی ہے

رسیدنِ بختا کے

رسیدنِ بختا کے

ماش میرسد

چوں بدید او چہرہ صدیہ جہاں اس نے صدر جہان کا چہرہ دیکھا بہجو چوب خشک افاد آل تنش اس کا جہرہ اس کا جہرہ دیکھا اس کا جہر خشک افاد آل تنش اس کا جہم خشک کئوں کی طرح گر بڑا ہمر چہ کردند از بخور و از گلاب انہوں نے جو کچھ بھی دونی اور گلاب سے کیا کارٹاید سے کور بخارا ہم بخور کارٹاید نہ ہو گ کارٹاید سے کور کارٹاید نہ ہو گ شاہ چول دید آل مزعفر رُوئے او بادشاہ نے جب اس کا زعفرانی چہرا دیکھا بادشاہ نے جب اس کا زعفرانی چہرا دیکھا بادشاہ نے جب اس کا زعفرانی چہرا دیکھا

در بندگی صدرِ جہال جہاں کی خدمت میں پنچنا

گوہیا پڑیش از تن مُرغِ جال گوہیا پر ان کے جم ہے مرغ جال پرواز کر گیا مرد شد از فرق سر تا ناخلش سرکی مانک ہے اس کے ناخن تک شنڈے پڑ گئے نے بجنبید و نے آمد در خطاب وہ نہ کرکت میں آیا نہ بولا جز کہ بولے آل شہ بافر و نور اس پر شوکت اور منور شاہ کی خوشبو کے علادہ پس فرود آمد ز مرکب سونے او آب کی جانب سواری ہے اتر آیا تو اس کی جانب سواری ہے اتر آیا

ا گرند کرایان میں یہ کیفیت جیس ہے وہ ناتھی ایمان ہے اس کی پیمیل کرنی جائے۔ ہرکہ تم اپنا سمجے دوست ای کو مجمو کے جوتہارے لیے جان د عدے۔ چول کراہت جیکد ممال کے شوق میں ہرنا آئران ہوجائے تو پھر وہ موت موت ای نہیں ہے محن ایک نقل مکانی ہے۔ ہرون دفع شد۔ موت تو ایک ناکوار چیز ہے جب ناکواری ختم ہوگی تو موت موت نہ رہی۔ دوست سمجے معنی میں تو دوست اللہ تعالی ہے اور دنیا ہی وہ دوست، دوست سے جواللہ والا ہو۔

۔ سین مسلمہ مونع کی دی۔ چوں بر بد۔ جب اس بناری عاش نے صدر جہاں کود یکھا تو بے س دحرکت ہو کیا اور فٹک ککڑی کی طرح زشن پر گریڑا اور سرے یا وَل کک شندُ ایڑ کیا۔ ہر جہ۔ ہوش میں لانے کی سب تدبیریں بیکار ہو کیں۔

سے کارتاید عاش تو بدے معثول سے بوش میں آتا ہے۔ شاہ مدر جہاں نے جباس کی بیان ادراس کازرد چرود یکھا تو سواری سے از کراس کے پاس آگیا۔

گفت<sup>ا</sup> عاشق دوست جوید تیز و تفت جونكه معثوق آمر آل عاشق برُفت بولا، عاشق معنوق كوتيزى اوركر جوشى سے تلاش كرتا ہے جب معثوق آيا، وه عاشق جلا گيا عاشق حقی و حق آنست کو چول بیاید از تو نبود تار مو تو الله كا عاشق ہے، اور سيح يه ہے كه وه جب آئے تو تیرے بدن کا بال بھی نہ رہے صد چو تو فانی ست پیش آن نظر عاشقی بر نفی خود خواجه گر ال كى نكاه كے سامنے تھے جسے سيروں فاني ہيں اب خواجہ! شاید تو تھی اپی فنا کا عاشق ہے ساية و عاشقي بر آفاب محمل آید سایه لا گردد شتاب تو سامیہ ہے اور سورج پر عاشق ہے مورج نکا ہے، تو مایہ فورا فنا ہو جاتا ہے چونکه سر بر زد ز مشرق قرص خور نز ستاره ماند و نز شب اثر جبکہ سورج کی نکیا نے مشرق سے سر نکالا نہ کی ستارے کا نتان رہا نہ رات کا از دَرِ دل على چونكه عشق آيد درون عقل رخت خویش اندازد برول ول کے وروازے سے جب عشق اندر آ جاتا ہے عقل، اپنا بوریا بسر باہر لا ڈالتی ہے ہمچو شیرے خورد یا آہو دو جار كُشت آبو بيخبر افتاد زار جے کہ ثیر ہرن کے آنے مانے ہوا تو برن بیموش ہو کر بحالت زار ہو گیا همچو زورِ پشه پیشِ تند باد فَهِم كُن وَاللَّهُ اَعُلَمُ بِالسَّدَاد جے کہ مچھر کی طاقت تیز ہوا کے بالقائل سمجھ لے، اور اللہ ورسكى كو زيادہ جانا ہے داد خواستن پشته از دست باد بحضرت سليمان عليه السلام

مچھر کا حفرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ہوا کی فریاد کرنا وز سليمال گشت پيشه داد خواه اور مچھرنے (حضرت) سلیمان علیدالسلام سے انصاف جاہا بر شیاطیس و آدمی زاد و بری شیطانوں، اورِ انمانوں، اور پریوں کا كيست آل كم گشة تمش فصلت نجست وہ کونسا گراہ ہے، جس کوآپ کی عنایت نے تلاش نہیں کیا

یشه آمد از حدیقه<sup>ت</sup> وز گیاه باغ اور گھاں ہے مچھر آیا کاے سلیمال معدلت می سسری كر اے سليمان! آپ انساف كرتے ہيں مُرعٌ و مابی در پناهِ عدلِ تست برند اور محصلیال آپ کے انصاف کی بناہ میں ہیں

۔ لے گفت۔صدر جہال نے کہاعثق کا معاملہ بھی بجیب ہے عاشق معثو ق کوڈ حویثر تا ہے ادراس کے سامنے آنے پر نتا ہوجا تا ہے۔عاشق حتی ۔خدا کے عاش کا بھی بھی حال ہونا جا ہے کہ عاش کوفنا کا درجہ حاصل ہو۔ صد چوتو۔ اپنی اس فنا کو بھی نہ بھی دہاں ہڑاروں فانی ہیں۔ سابیہ۔وصال کے وقت نتالازی ہے۔سایہ ہوادر دوسورج پر عاشق ہوتو سورج کے نمو دار ہوتے ہی سایہ غائب ہوجائے گا۔ چونکہ یمجوب سورج ہے اور عاشق ستار و اورشب ہے، مورج کے بمودار ہونے سے شب ادر ستارے عائب ہوجاتے ہیں۔

ع از درِ دل عشق کا نقاضا ہے جنون، جنون ادر مثل میں ہیر ہے۔ چھوٹیرے۔ عشق ٹیر ہے ادر مثل ہمرن ہے۔ چھوز در عشق تیز آ عرمی ہے اور مثل مجمر ے۔داد۔ان تصدیم کھر کی ہوا کے مقابلہ میں بیای کوظاہر کرتا ہے۔

ع صدیقہ۔باغ۔سلیمان۔حضرت سلیمان علیہ السلام ی جن وانس پر حکومت تھی اور ہوا بھی ان کے تھم کی تابع تھی۔ کیست۔ تفصیل مشکل ہے مختر رہے كهمر جيزآب كي فنل كى طالب بيد

بے نصیب از باغ و گلزاریم ما ہم باغ، اور جمن ہے بے نصیب ہیں یشه باشد در صعفی خود مثل مچھر خود کمزوری میں ضربِ اکمثل ہے شهرهٔ تو در لطف و مسکیس بروری آپ کی شہرت مہربانی اور غریب بروری میں ہے منتهیٰ ما در کمی و گمرہی ہم کروری اور گرای میں انہا پر ہیں و عمر اے دست تو<sup>ع</sup> دستِ خدا اے دہ کہ آپ کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے ہماری دست کیری کیجے داد و انصاف از که میخوابی بکو منا تو حمل سے فریاد اور انصاف طابتا ہے؟ ظلم کردست و خراشیده است رُوت ظلم کیا ہے اور تیرا چیرہ زخی کیا ہے؟ کو نه اندر حبس و در زنجیر ماست جو ہماری قید اور زنجیر میں نہیں ہے؟ کیں بعہد ما کہ ظلمے پیش بُرد تو ہارے زمائے میں کون ہے جس نے ظلم کیا ہے؟ ظلم را ظلمت بود اصل و عَضُد ظلم کی اصل، اور بازو، تاریکی ہے دیکرال بسته باصفادند و بند دومرے بیڑیوں، اور قید میں بندھے ہوئے ہیں وبو در بندست استم چول تمود شیطان بند ہے، ظلم کیے ہوا؟ تا ننالد خلق سوئے آسان تاکہ محلوق آسان کی جانب فریاد نہ کرے

واد کے بس زاریم ما بهارا انصاف ميجيء كيونكه بم عاجز بي مشكلات بر ضعفے از تو حل ہر کمزور کی مشکلیں آپ سے حل ہوتی ہیں شهرهٔ ما در ضعف و اشکته بری ہماری شہرت کروری اور ٹوٹے ہوئے بروں میں ہے اے تو در اطباق قدرت متھی اے وہ کہ آپ قدرت کے مرتبوں کی انہا پر ہیں داد ره مارا ازس عم کن جدا ہادا انساف کیجے آل حمم سے جدا کر دیجے یں سلیمال گفت آے انصاف جو تو (حصرت) سليمان عليه السلام في قرمايا المانعياف كي طالب! کیست آل ظالم که از بادِ بروت وہ ظالم کون ہے کہ جس نے غرور سے اے عجب در عہد ما ظالم کیاست تعجب ہے! ہارے زمانے میں ظالم کہاں ہے چونکه ما زادیم ظلم آل روز مُرد جب ہم بیدا ہوئے، ای دن ظلم سر کیا چول<sup>ع</sup> بر آمد نورِ ظلمت نبیت شد جب نور آیا تاریجی معدوم ہوئی نک شیاطیں کسب و خدمت میکنند ب شیاطین کام اور خدمت کر رے ہیں اصلِ ظلم ظالمان از دیو بود ظالموں کے ظلم کی جزء شیطان سے تھی ملک زال داد ست مارا کُن فکان (خدا کی تدرت) کن فکان نے ہمیں ملک ای لیے دیا ہے

ا واد مجمر نے ہوا کے ظلم کی تنصیل کی کردہ جمیں باغ وگازار میں تہیں تھیر نے دی۔ اطباق طبق کی جمع ہے مرتبہ یعنی آپ کو ہر چیز پر اعلیٰ سے اعلیٰ انتذار حاصل ہے اور جماری کمزوری اور حقادت بنرب المثل ہے۔

ا \_ مستانو - ني کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے ۔ ہاديم وت في ور به کمبر \_ کونه \_حسرت سليمان نے سرکش شيطا نو ل کوقيد کر ديا تھا۔

ے جوں۔عدل نور ہے ادرظلم تاریجی ہے۔ تک۔شیاطین اور جن معزمت سلیمان علیہ السلام کی خدمتکاری کرتے تھے۔ویکر ال یوسر کش الیا، تیدی میں۔امغاد معدکی جمع ہے، بیڑی۔امسل ظلم کامر چشمہ شیاطین ہیں اور وومقید ہیں۔کن فکال یعنی امرخداوندی۔

تا تگردد مضطرب چرخ و سها تا کہ آسان اور سہا پریشان نہ ہوں تأثرود از سمم جانے سقیم تاکہ کوئی جان ظلم سے بیار نہ ہڑے تا نیاید بر فلکہا یا ربے تاكه "يا رب" كى آواز آسان ير نه جائ آسانی شاه داری در زمال کوتکہ تو دنیا میں آسانی بادشاہ رکھتا ہے کو دو دست ظلم بر ما بر کشاد جس نے ظلم کے دونوں ہاتھ ہم پر کھول دیے ہیں يا لب بسة ازو خول مي خوريم فاموثی کے ساتھ اس کی دجہ سے خون یی رہے ہیں غیست مارا جاره کردن جزیال موائے بتا دینے کے امارے پاس کوئی تدبیر تبین ہے اے کریم عادلِ اکرام خو اے شریف مزاج، کریم، منفف السلام يشر متظلم سي را

> باحضارِ معظم بدیوان علم مظلوم مجھر کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم دینا کہ مدعا علیہ کو بیجبری میں حاضر کرے

امرِ حق باید کہ از جال بشوی کے اللہ کا عم (دل و) جان ہے سنا چاہے مشعو از حصے تو بے خصمے دگر کی فریق کے بغیر بات نہ سنا حق فریق کے بغیر بات نہ سنا حق میں حاکم در ظہور حاکم در ظہور حاکم در خلہور حاکم کے لیے حق ظاہر نہیں ہوتا ہے حاکم موتا ہے

تاكه دهوي اور نه جاكيس تانه کرزد عرش از ناله میشم تاکہ یہم کی فریاد ہے، عرش نہ ارزے زال نہادیم از ممالک خربے ای کیے ہم نے ممالک میں ایک قانون بتایا ہے منگر اے مظلوم سوئے آسال اے مظلوم! تو آسان کی طرف نہ دیکھ گفت<sup>ع</sup> یشه دادِ من از دست باد مچھر نے کہا میری فریاد ہوا کے ہاتھوں سے ہے ماز ظلم او به سنگی اندریم ہم اس کے ظلم سے تھی میں ہیں علم او بر ما صریح ست و عیال اس کا ظلم ہم پر صاف اور کھلا ہوا ہے دادِ ما و انصاف ِ ما بستال ازو اک سے ہمارا عدل اور انساف کیجے امر كردن سليمان عليه

تا بيالا بر نيايد وُوديا ا

پس سلیمال گفت اے زیبا دوی پر سلیمال گفت اے زیبا دوی پر مفرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اے ایمی بجنم مفاہت والے حق بمن گفت ست مال اے داد ور اللہ نے بھے سے فرمایا ہے کہ خروار! اے مضف اللہ نے بھے سے فرمایا ہے کہ خروار! اے مضور تا نیاید ہر دو تحصم اندر حضور تا بیاید ہر دو تحصم اندر حضور جب تک دونوں فریق کیمری میں نہ آ جائیں جب تک دونوں فریق کیمری میں نہ آ جائیں

ا دود ہا۔ مینی مظلوموں کی فریادیں۔ تا تکردد۔ مظلوم کی آ ہے ملاءِ اعلیٰ مضطرب ہوجا تا ہے۔ عرش مظلوم کی آ ہ عرش کولرزادی ہے۔ نہ ہب۔ لینی قانونِ انساف۔ یار بے۔ لیعنی مظلوم کا فریاد میں یارب کہتا۔ آسانی شاہ۔ شاہ پر جمل اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے۔

ا منت بچر نے کہا ہوائے ہم پرظلم کیا ہے۔ خون ۔ لین اینا خون جگر ہتے ہیں۔ مرتے۔ اس ظلم کے ثبوت کے لیے کی شہادت کی محل مردرت نہیں

ع مظلم ظلم علی دوروان - بجری دوی بنیمنایث مقوی نین دی کایان معاملیدی موجودگی می بونا جاید تا تیآید می اور معا علیددولوں کی بات شفے سے فق واضح بونا ہے۔

بان و بان ب خصم قول او ملير خردارجردارابغیر(دوسرے)فریق کاس کی بات ندان حصم خود را رو بیاور سوئے من جا، این معی علیہ کو میرے پاس لا حصم من بادست و او در علم تست ميرا مرق عليه ہوا ہے اور وہ آپ كے حكم مل ہے یشه افغال کرد از ظلمت بیا مچمر نے تیرے علم کو شکایت کی ہے، آ جا يايخش كو و مكن دفع عدو اس کا جواب دے اور وشمن کی مدافعت کر ييثه تكرفت آل زمال راهِ كريز اس وقت مچھر نے راو فرار افتیار کی باش تا بر دو رائم من قضا عمر تاکه می دونوں کا فیصلہ کرول خود سیاه این روز من از دُودِ اوست مرا یہ دن اس کے دموتیں سے کالا ہے کو برآرد از نہادِ من دِمار کیونکہ وہ مجھے مار ڈالتی ہے چوں خدا آید شود جویندہ لا جب خدا آ جاتا ہے وہ فا کی جبتو کرتا ہے لیک ز اوّل آل بقا اندر فناست لکین شروع میں وہ بتا نا میں ہے نيست كردو چول كند نورش ظهور فا ہو جاتے ہیں جب اس کا نور ظاہر ہوتا ہے

خصم ننها گر بر آرد صد نفیر ایک فریق اگر سو کی پکار کرے من نیارم زو ز فرمال تافتن میں (اللہ کے) تھم سے منہ نہیں موڑ سکتا كفت قول تست بكرمان درست اس نے کیا آپ کا فرمانا سیجے ولیل ہے یا تک زو آل شہ کہ اے بادِ صا ان شاہ نے آواز دی اے باد مبا! بین مقابل شو بخصیمت رُوبرو خردار ایے علی کے روبرو مقابل ہو جا باد چول بشديد آمد نيز نيز ہوا نے جب سا وہ بہت تیز آئی پس سلیمال عملت اے بیشہ کیا (صرت) سليمان عليه السلام في فرمايا او مجمر كمال (جاتا ہے)؟ م گفت اے شہ مرک من از بودِ اوست اس نے کہا اے شاہ!اس کے وجود سے میری موت ہے او چو آمد من کجا یابم قرار جب دو آ حتی، میں کیاں 'مغیرول؟ پنج ہمچنیں جویائے درگاہِ خدا ای طرح اللہ کے دربار کی جنتی کرنے والا كرجي آل وصلت بقا اندر بقاست اگرچہ تیرا وہ وصال بھا، ور بھا ہے · سایہائے کہ بود جویائے نور وہ سائے جو لور کے جویاں ہوں

تعقم مدعاطیک فیرحاضری میں می کے قول پر فیما فیمیں کیا جاسکا میں نیارم ۔ چونک فریقین کی موجود کی خرودی ہے قدعاطیہ کو حاضر کر ۔ گفت۔ مجھر نے معفرت سلیمان علیمالسلام کی بات تسلیم کرتے ہوئے عرض کیا کہ دعا علیماً پ کے ذریفرمان ہے اس کو حاضر کی کاعظم وسے وہنے ۔ یا تک ذر معفرت سلیمان علیمالسلام نے ہوا کو طلب کرلیا۔ راوکر یز۔ جب ہوا تیزی سے جلی مجھر ہماگ لکاا۔

ع نی ملیال در سلیان طیرالسلام نے مجمرے کہاتو یہال تغیرتا کددونوں ک موجود کی میں فیملہ کیاجا سکے بوداد۔ اس کا وجود۔دوداو۔ لینی اس کاظلم نہاد۔ بنیاد، اصل دیار۔ ہلاکت۔ ہم چیس۔ جس طرح ہوا کا دجود مجمر کی نتا ہے، ای طرح وسل کی ، واصل کی فتاہے۔

ے سے اور کے مورک و قت مار معدوم موجاتا ہے۔

السی میں اسے میں کے اس اسے پہلے مقام فالے کرنا پڑتا ہے۔ سایہائے میکن کا وجود ظل اور سایہ ہے واست باری اور کے اور کے میروں کے دو تت سایہ معدوم موجاتا ہے۔

میرور کے مورکے وقت سایہ معدوم موجاتا ہے۔

عقل کے ماند چو باشد سردہ او عقل کہاں تھبرتی ہے جب اس کو وجود میں لانے والا موجود ہو بالك آمد بيش وجهش بهست و نيست اس كى ذات كے سامنے فانى، فانى اور باتى ہے اندرين محضر خردما شد زدست اس مقام میں عقلیں ہاتھ سے جاتی ہیں

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكُ اِلَّا وَجُهُهُ اک کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے وانی ہے بستى اندر تيستى خود طرفه إيست عرم عمل وجود، خود عجیب بات ہے چول فلم اینجا رسیده شد تنکست جب علم ال جله ببنيا نوث كيا نواختن معثوق عاشق بيهوش خود را تا بهوش باز آيد معثوق کا اینے بے ہوش عاشق کو نوازنا ناکہ وہ ہوش میں آ جائے

در نوازش عاشق خود را نہاں جو دریردہ عاشق کو نواز رہا ہے یر رُخش می کرد اشک تر خار ال کے چیرے یر آنسو نجھاور کر رہا تھا اندک اندک از کرم صدر جہال صدر جہال تھوڑا تھوڑا کرم کر کے زر خار آوردمت دامن کشا میں تیرے اوپر نچھار کرنے کو سونا لایا ہوں دائن پھیلا چونکه زنهارش رسیدم چوں رمید جب میں اس کی پناہ کے لیے آیا ہوں کیوں بھاگ گئی؟ با خود آ از بیخودی و باز کرد بے ہوٹی سے ہوٹ میں آ جا، اور لوث آ رسم مہمائش بخانہ می برد مبماًن بنانے کے لیے اینے گر نے جاتا ہے یاز گردم جانب صدر جہاں میں پھر صدرِ جہاں کی طرف پلٹتا ہوں بر گرفتش سرنهاد اندر کنار اک کا سر اٹھایا، گود میں رکھا می کشید<sup>ع</sup> از بے مشی اش در بیاں اک کو بے ہوٹی سے باتوں کی طرف لایا بانگ زد در گوش او شه کاے گدا ثاہ نے ای کے کان میں کہا، اے فقیرا جانِ تو<sup>ع</sup> كاندر فراقم مي طپيد تيرى جان جو ميرى جدائي ميں تؤپ رہى تھى اے بدیدہ در قراقم کرم و سرد اے وہ کہ جس نے میرے فراق میں گرم و سرد و کھیے مُرع خانہ اشرے را بے خرد محمريلو مرغا، بے عقلی ہے ايک اونك

- ا سرده وجود من الكنة والا كل منتيء ذات باري كے علاوہ برشے فانی ہے ۔ ہالك آمد فانی فی الله موجود بھی ہوہ الی ذات کے اعتبارے معدوم ہے اور چونکہ اس کو بقاباللہ عاصل ہے اس لیے موجود ہے اس ہالک جس ہستی اور نیستی کا امتزاج حیران کن ہے۔ا عمر میں محضر لیجیٰ وجود وعدم کا اجتماع ادر عظمت باری کا بیان۔ در تو ازش۔صدر جہاں در پردہ اس پر عنایت کر رہا تھا۔ پردش۔ اس بے ہوش کے رخیاروں پر صدر جال کے آ نوگرد <u>ہے تھے۔</u>
- ع كشيدان كوب بوشى سے بوش من الار ہاتھا تاكدوه باتش كرنے كيد بانگ ذور صدر جہال نے اس كان من كها كد من تيرامطلوب زراايا مول دامن بيميلا\_
- ت جانباتو فراق میں تیری جان بے جین تھی اب جبکہ میں مدوکوآ یا ہوں تو وہ کیوں بھاگ گئی ہے۔ مرتف مولانا اب اس تصدیر تیجے انکالتے ہیں ادراس ے پہلے مجماتے بیں کرانسان کے عشق خداد عری میں جتلا ہونے کی بیمثال ہے کدایک مرغ اونٹ کوایتا مہمان بتالایا جب اس اونٹ نے اس کے محريش قدم ركمانو كمريرباد هو كياادر بينه كيا\_ يبى حال انسان ادرعشق الى كاب كه جب وهمهمان بن كراً تاب توخانه مرغ جوعتل و بهوش بيل وهخم اور فها مع بیں۔

خانه وبرال گشت و سقف اندر فآد ڈربہ ٹوٹ حمیا اور حیبت اندر کر حمی ہو*ش، صالح!* طالبِ ناقہ خدا موش (حضرت) صالح عليه السلام بجوانلد كى اونثى كاطالب ب نے کل آنجا: ماندو نے جان و دکش نہ وہاں مٹی ربی، اور نہ اس کی جان اور ول زیں فزوں جوئی ظلوم ست و جہول ای برجی ہوئی جبتو کی وجہ سے وہ برا ظالم اور جائل ہے می کھند خرگوش شیرے در کنار خرگوش، شیر کو بغل میں دباتا ہے گر بدائستے و دیدے شیر را اكر وه شير كو جان لينا، اور دكيم لينا ظلم بیں کز عدلہا گو می بُرد ظلم کو دکیے جو انسانوں سے بازی جیت رہاہے ظلم او مَر عدلها را شد رشاد آنکے آید کہ من دم اس وقت آئے گا جب میں اے سائس بخشوں گا جان من باشد که رو آرد ممن وه میری جان ہو گی جو میری طرف متوجیہ ہو گی جاں کہ من جسم بہ بیند بخصیم جو جان میں دوں کا وہ میری بخشش رکھے گ

چوں بخانہ مرغ اشتر یا نہاد جب مرغ کے ڈربے پر اونٹ نے یاؤں رکھا خانهٔ مُرغ ست عقل و ہوشِ ما ہاری عمل اور جوش، مرغ کا ڈرہے ہے ناقه چول سر کرد در مآب و بکش جب اس کے یانی اور مٹی میں او تنی نے سر ابھارا كرد فضل عشق انسال را فضول عشق کی یوائی نے انسان کو بیہودہ بنا دیا جابل<sup>ی</sup> ست او اندرین مشکل شکار وہ اس مشکل شکار (کے معالمے) میں جاتل ہے کے کنار اندر کشیدے شیر را وو شیر کو بغل میں کب لیتا؟ ظالم ست او بر خود و برجان خود وو اینے اوپر، اور این جان پر ظلم کرنوالا ہے جبهل او مَر علمها را اوستاد اس کی نادانی، علموں کی استاد ہے دست او<sup>س م</sup>رفت کایں رفتہ دَمش اس نے اس کا ہاتھ بھڑا کہ اس کا گیا ہوا سائس چول مجمن زنده شود آل مُرده تن جب وہ مردہ جم میرے ذرایہ سے زندہ ہو گا من تنم او را ازیں جال مختشم میں اے اس جان سے معزز بناؤں گا

مؤلّ ، ما لح \_ بوش ك مثال معزت ما لح عليه السلام ك ي بس في الله سناقه طلب كاور مشق ك مثال ناقد ك بس في مكا كماس بانى سب فتم كرديا تفاركر وقراً إن باك بي بس ب إنّا عَرَضِفَ ألا مَا مَن تَعَ على السّبنوات وَالْارُضِ فَابَيْنَ أَنُ يُسْحِلُنَهَا وَاشْفَقُنَ مِنْهُ السّبنوات وَالْارُضِ فَابَيْنَ أَنُ يُسْحِلُنَهَا وَاشْفَقُنَ مِنْهُ السّبنوات وَالْارُضِ فَابَيْنَ أَنُ يُسْحِلُنَهَا وَاشْفَقُنَ مِنْهُ اللّهُ وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنْهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا بي من المائت الول اور زمينول بر بيش كى انهول في الكاركرويا اور وُرك والورور ك النهان في الله من المائت والمائت سي مشق الحي مراوليا الله المراولية المائدة والمائت سي مشق الحي مراوليا

۔۔۔ جاتی ۔ انسان کی ناوائی تو یہے کدوہ اس مشکل کام بھی بھنس کمیا اور انسان اور حشق الی بیں جناا ہونے کی مثال یہ ہے کہ کوئی خرکوش شیر کو بخل جمل است مشکل کام بھی بھنس کمیا اور انسان اور حشق الی بی برخا ہوا ہے۔
تماسنے کی کوشش کر سے مطاقم است مشتق الی کرنے بین انسان طالم ہے اور اپنے آپ کوفتا کرتا ہے لیے ن بیابیاظلم ہے جوانسانوں سے بڑھا ہوا ہے۔
ومت آدے مدرجہ ال نے اس بے ہوش کا ہاتھ بھڑ کر کہا اس کا سمالس تب اوٹے گا جب بین اس کوسائس حطا کروں گا۔ چوں۔ جب وہ میرے سمائس سے ذیرہ وہ کا تو بھڑ اس کی دوح میر کے ملاحیت ہوگی۔
سے ذیرہ وہ کا تو بھڑ اس کی دوح میر کی طرف متوجہ ہوگی۔ شین میری اعلیٰ بخششین تبول کرنے کی ملاحیت ہوگی۔

جر جال جال کاصل او از کوئے اوست سوائے اس جان کے جس کی امل اس کے کونے کی ہے تا بلد آن مغز نغزش پوست را تاکہ اس کا تغیس مغز، کھال کو چپوڑ وے وصل را ما در کشادیم آلصًلا ہم نے وصل کا دروازہ کھول دیا ہے ووت نے اے زیست ما جارہ سنتیت اے! تیری ہتی ہیشہ ماری ہتی ہے ہ رازہائے کہنہ میگویم شنو يرانے راز كبتا ہول، س بر کب جوئے نہاں ہر می وَمد وہ (بات) مخل نیر کے کنارے پر اگتی ہے بهر راز يَفُعَلُ اللَّهُ مَا يَشَا ال راز كيلي كه الله جو جابتا ب كنا ب اندک اندک مُردہ جنبیدن گرفت مُردے نے تھوڑا تھوڑا ہلنا شروع کر دیا سبره پیشد سر بر آرد از فنا سبزہ میکن کیتی ہے، عدم سے سر ابھارتی ہے يوسفال زايند رُخ چول آفاب آفاب جیسے چہرے والے پر یوسنوں کو جنا ہے در رخم طاؤس و مربع جوش کن رحم میں مور اور خوش الحان پرید محکستال شد بر خلیل خوش کلامم خوش كلام ظليل (الله عليه السلام) ير مكستان بن كي

جانِ نا محرم ننه ببیند رُونے دوست نا محرم جان، دوست كا چره تبيس دكم سكتي در دمم قصاب دار این دوست را میں قصاب کی طرح اس دوست میں پھونک بحرتا ہون گفت اے جان تمیدہ ازبلا اس نے کیا اے مصیبت سے بھا گئے والی جان اے خودِ ما بیخودی و مستیت اے! ہارا وجود تیری بے خودی اور مستی ہے یا تو بے لی ایں زمال من تو بنو میں اس وقت، تھے سے بغیر ہونؤں کے تازہ تازہ زال کی آل لیما ازیں دم می رَمه كونكه وہ ہونث، اس بات سے گريز كرتے ہيں گوٹِ بے گوشی دریں دم بر کشا بے گڑی کے کان، اس بات میں کھول چوں صلائے وصل بھیدن کرفت جب وصل کی دعوت سنی شروع کی نے کم از خاک ست کز عشوہ صیا وہ من سے گیا گذرانہیں ہے کہ باد صیا کے ناز واعراز ہے هم ز آب نطفه<sup>ین</sup> نبود کز خطاب وہ نظفہ سے کم نہیں تھا کہ وہ اللہ کے تھم سے کم زیادے نے کہ شد از امر کن وہ ہوا ہے کم نہیں ہے کہ دو کن کے عم سے بن گی کم زنارے نیست کز اَمِ سلام وہ آگ، سے کم نہیں ہے کہ سلامتی کے علم سے

ع کم از آب نظفه نظفه ن عم خداد علی سے حسین ترین بچے پیدا کر دیتا ہے۔ کم زیاد سے مشہور ہے کہ پرعول میں فرکر کی ہوا مونث کے رخم میں کم از آب نظفہ ن علم خداد علی سے حسین ترین بچے پیدا کر دیتا ہے۔ کم زیاد سے مشہور ہے کہ پرعول میں فرکر کی ہوا مونث کے رخم میں کم نیاز کے دیم میں کم زیاد ہے۔ آئم نیاز سے اور سے صفرت ابراہیم علیہ السلام پرگلزار بی

گشت اڑدرہائے منکر ز امرِ ہو
اللہ کے عم سے دہ خوفاک اڑدہا بن گئ
ناقہ کال ناقہ ناقہ زاد زاد
اس اؤٹن کو جناجس نے اؤٹن کو جنا
عالمے زاد و برناید دمیم
عالم کو نہیں جنا، اور دمیم جن ربی ہے
عالم کو نہیں جنا، اور دمیم جن ربی ہے
مکدو جرفے زد سجود اندر فناد،
اس نے ایک ددبارتص کیا (اور) ہجدے میں گر پڑا
در وصال از بند ہجر آزاد شد
ومل میں فراق کی قید سے آزاد ہو میا

کم ز چوبے نیست در دفع عدو

و اکئری کے تم نیں ہے کہ دشمن کی مدافعت کے لیے

و پہلا کے پھر سے تم نیس بے و الدت کے طریقہ پر

و پہلا کے پھر سے تم نیس بی دولادت کے طریقہ پر

زیں ہمہ بگذر نہ آل ماہیہ عدم

اس سب کو چھوڑ ہ کیا عدم کی مادہ نے

و کودا اور انجیل پڑا اور خوش خوش

و اکردا اور انجیل پڑا اور خوش خوش

و اس کا چرہ دکھے کر کھل کیا اور خوش ہو کیا

و اس کا چرہ دکھے کر کھل کیا اور خوش ہو کیا

و اس کا چرہ دکھے کر کھل کیا اور خوش ہو کیا

و اس کا چرہ دکھے کر کھل کیا اور خوش ہو کیا

و اس کا چرہ دکھے کر کھل کیا اور خوش ہو کیا

و اس کا چرہ دکھے کر کھل کیا اور خوش ہو کیا

با خوایش آمدن عاشق بیبوش و رُوئ باز آوردن به شا و شکر معثوق به شا و شکر معثوق

یے ہوش عاشق کا ہوش میں آنا اور معثوق کی تعریف اور فکر کی جانب منوجہ ہونا

شکر کہ باز آمری زال کوہِ قاف اے داپس آگیا اے تو عشق عشق والے داخواہِ عشق اے داخواہِ عشق اے داخواہِ عشق اے دہ کہ تو خواہ عشق کا عض کہ نہی کر گوٹس خواہم کہ نہی کر گوٹس خواہم کہ نہی کر گوٹس من جابتا ہوں کہ آپ میرے منہ پرکان رکھ دیں بندہ کرور گوٹس کن اقوالِ من بندہ پردرا میری باغمی (بھی) کن لیجے بندہ پردرا میری باغمی (بھی) کن لیجے نے گوٹس تو ہوٹم پرید ز آرزو کے گوٹس تو ہوٹم پرید (آپ کے) کان کی آرزہ میں میرے ہوٹل اڑے ہیں (آپ کے) کان کی آرزہ میں میرے ہوٹل اڑے ہیں

گفت اے عقائے حق جال را مطاف ہولا اے فدائی عقا، جو جان کی طواف گاہ ہے اے مشق اے مشق کا ہے مرافیل قیامت کا ہے اسرافیل! اے مشق کے میدان حشر کے اسرافیل! اولیں خلعت کے میدان حشر کے اسرافیل! اولیں خلعت کے خواتی دادنم سب ہے کہا خلعت، جو آپ جمعے دیں سب ہے کہا خلعت، جو آپ جمعے دیں آگرچر(باطن کی)مفائی کی دجہے آپ میراحال جانے ہیں اگرچ (باطن کی)مفائی کی دجہے آپ میراحال جانے ہیں صد ہزارال بار اے صدر فرید اے کیا صدر! لاکھوں بار

ہم زچو ہے۔ آبک کرشمہ سے معزمت موئی علیہ السلام کا عصاا اور بابنا۔ ہم زسک۔ کرشمہ خداد عمل سے پھر سے معفرت صالح علیہ السلام کا افتی پیدا موگل۔ زمیں ہم۔ ان ہر میات کوچھوڑ سارے عالم کود کھی ایک کرشمہ سے عدم سے وجود میں آ کیا۔ برجید ۔ فرنسیکہ صدر جہال کے کرشمہ سے وہ مدوق ہوق میں آ کیا، وقعی کرنے گا اور تجدو میں گرکیا۔

منت۔الد مول نے مول من آ کرمد رہ جال کو خطاب کیا اور کہا آپ کی ذات برے ملے عقا ہوگئ تمی خدا کا شکر ہے کہ وہ کو و قاف سے والی ا آمکی مطاف طواف کی مجلد اسے و ۔ آپ پر حشق عاش ہے اور آپ حشق سے مجدوب ایں۔

ت خلعت رشائی عطیه کالباس وانعام ردوزن کیمی منه کاسوراخ رمنوت کیمی قلب کی مغالی رزآ رزوی کی اس آرزویس بے ہوش دوا ہول کرآ پ کے کان کواپنا در دوغم مناسکول ۔

وال تبسّمهائے جال افزائے تو وه آپ کی جان برها\_نے والی مسکراہیں عشوهٔ جانِ بداندیش مَرا میری بد ایمیش جان کے کر کو (سنتا) ليل يذريني تو چول نفتر درست کھرے نفذ کی طرح آپ نے بہت قبول کے ہیں حلمها در پیش حلمت ذرّهٔ بہت ی بردباریاں آپ کی بردباری کے ماعظ ایک ذرہ ہیں اول و آخر به پیش من بحست تو آغاز و انجام میرے سامنے سے چل دیا کہ ہے جستم ترا ثانی نبود كه من نے بہت وهوندا (آب كا) كوكى ثانى نه تھا كُورِيًا ثالث ثلاثه گفته ام محیا کہ میں تین میں سے تیسرے کا قال ہو گیا ہوں مي ندائم خامسه از رابعه میں پانچویں کو چوتھ سے متاز نہیں کر سکا از حوام خسه بودم در زیال میں یا کول حوال سے نقصان میں تھا تحويًا باريد برمن عم دو تو گویا مجھ پر دہرا غم برسا خول ہمی گرید فلک از نالہ ام میرے رونے سے آسان خون (کے آنسو) روتا ہے یے بری باشد یقیں از چیتم ما كلون لكا ليج ادر وه يقيباً جاري آنكه كا هو گا ز ایر خواہد تا بیارہ بر زمیں دہ ایر سے طابتا ہے، کہ زیمن پر برے آل سميح لو و آل إصغائے تو وه آپ کا سنا اور آپ کا کان دهرنا آل نيوشيدن كم و بيشٍ مَرا وه میرے کم و بیش کو سنتا قلبہائے من کہ آل معلوم تست ُ میرے کھوٹے کے جو آپ جائنے سے بېر گتانے و شوخ غرهٔ اليك كتاخ، اور شوخ بهكي ہوئے كے ليے اولأت بشنوكه چول ماندم ز شست اولًا سنیئے، کہ جب میں کند سے لکل میا ثانياً بشنو تو اے صدرِ وَوُود دودمرے سنتے، اے محبوب صدر! ثالثاً تا از تو بیرول رفته ام تیسرے، جب سے کہ میں آپ کے پاس سے باہر لکلا ہوں رابعاً چول سوخت مارا مزرّء چوتھے، جب میرا کھیت جل گیا خامساً در ہجرت اے صدرِ جہاں یانچویں، اے صدر جہاں! تیرے فراق میں سادساً از سش جہت بے رُوئے تو چھے، تیرے چیرے کے بغیر چھ جانبوں سے سالع از ثامن ندانم ضاله<sup>ی</sup> ام مجھے ساتویں اٹھویں میں تمیز نہ رہی، میں گشدہ ہوں ہر کیا بیاتی تو خوں پر خاکہا زمینول پر جہال بھی آپ خون پاکیں گے گفت من رعدست و إين مانگ و حتين میری گفتگو، اور بی آواز اور رونا، کوک ہے

<sup>۔</sup> آسمیمی۔کان کے شوق میں مدہوثی اس لیے طاری ہوئی تھی کہ آپ کے کان کی مہر بانیاں یاد آتی تھیں۔اصفا۔کان دھرہا،توجہ کرنا۔عشوہ۔میری ناتص جان جو کمرکرتی تھی وہ میں آپ سے کہتا تھا اور آپ اس کوئن لیتے تقے۔ تنگیجائے۔مصنوعی احوال آپ کوسنا تا تھا آپ ان کوسیجے احوال کی طرح تیول کر لیتے تھے۔صلمہا۔میری بناوٹی حالت پر آپ اسے کی دباری پر تئے تھے کہ اس پر سیکڑوں پر دباریاں قربان ہیں۔

ع اولاً بخاری صدرِ جہاں ہے اپنے احوال بیان کرنا ہے۔ اول یعنی میں اپنے انجام وآغاز سے بے خبر ہو کیا۔ ودود۔ دوست بٹالٹ۔ ٹلاشہ مینی میں عیسائیوں کے شرک میں جنلا ہو کیا۔ مزرعہ۔ لینی اعمال کی کینی۔ خامساً۔ لینی اپنے حواس کمو بیٹھا۔

ع منالد بعثا موار گنت راس نے کہا کہ بری بات اور آ و و اکا بمول کڑک کے ہے جو بری آئموں سے ابر سے آنو بہانا جا ہی

يا بگريم يا بگويم چوں سمم رووُل با بات کرول، کیا کرول؟ ور مگریم چول کنم شکر و ثنا اگر روؤل شکریہ اور تعریف کیے کرول؟ بیں چہ افتادست از دیدہ مرا د کھے، آنکھوں سے مجھ پر کیا افاد بڑی ہے؟ کہ بُرو بگریست ہم دول ہم شریف کہ اس پر رذیل بھی، اور شریف بھی رونے لگا حلقه کرد اہلِ بخارا کردِ او کہ بخارا والول نے اس کے گرد طقہ کر لیا مرد و زن خرد و کلان حیران شدند مرد و عورت، چھوئے اور بڑے جیران ہو گئے مرد و زن درجم شده چول رستخیر قیامت کی طرح مرد و عورت مکشله هو گئے گر قیامت را ندیدی به بین اگر تو نے قیامت نہیں دیکھی ہے، وکھے لے که فراق<sup>ع</sup> او عجب تریا وصال كه ال مين جر زياده تعجب خيز ہے، يا وصل تا مجرة بر دريده جامه را كبكثال نے، كيڑے پھاڑ ليے ہيں اندرو ہفتاد و دو دیوائلی اس میں بہتر (۷۲) دیوانگیاں ہیں جانِ سلطانانِ جال در صریش جان کے شہنشا ہوں کی جان، اس کی حسرت میں ہے

من میان کفت و گربیر می تنم میں بولنے اور رونے کے درمیان تھکش میں ہول كر بكويم فوت مي گردد يكا اگر ہوآ ہول، رونا چھوٹا ہے ى فتد از ديده خون دل شها اے شاہ! آتھوں سے دل کا خون بہ رہا ہے این مجفت و گربیر در شد آل نحیف يہ كيا، اور وہ لاغر رونے نگا از دلش چندال بر آمه بوئے و ہو اس کے ول سے الی بائے و ہو نکلی خبره گویال خبره کریال خبره <sup>کا</sup> خند بہت یو کتے ہوئے، بہت روتے ہوئے بہت بنتے ہوئے شهر تهم همرنگ او شد اشک ریز شمر بھی آنسو بہاتے ہوئے، اس جیبا ہو ممیا آسال میکفت آل دم با زمین اس وقت آسان زین سے کہہ رہا تھا عقل حیراں کہ چہ عشقست و چہ حال عقل حیران محمی کہ عجب عشق ہے، اور عجب حال ہے يرخ برخوانده قيامت نامه را آسان نے تیامت نامہ پڑھ لیا ہے با دو عالم عشق را بیگانگی اک کو دونوں جہان سے اجنبیت ہے سخت بنبان ست و بیدا ح*یرن*ش ووالك اخت بوشيد وجز باوراس كى جراني عمل موكى ب

من میال۔ میں روتا ہول تو زبانی فکوے سے محروم ہوجاتا ہوں افکوہ کرتا ہوں تو پھررونییں سکتا۔ می فقد۔ ویکھتے اب میری آ تکموں سے خون کے آنسوگر نے شروع ہو مجھے ہیں بیجیف لافر۔ دول کیسند

خمرو اب ال کی میرحالت تھی بھی تکوے کرتا بھی روتا بھی ہنتا ،ان مجنونا نہ ترکات پرسب جیران تنے۔ شہر۔اس کی بیرحالت زارد کی کے کر پوراشہررونے لگا۔ دست خَنر - قیامت کے میدان میں مردوز ن سب باہم خلط ہوجا کمیں گے۔آساں۔آسان زمین ہے کہتا تھا کہ اگر قیامت نہ دیکمی ہوتو اس کا ممونہ ہے کہ لیے۔

کرفران یعن میری کی اس از کراس عاش کا جرزیاده دردناک بیاد مال زیاده دردناک برجرخی اسان، قیامت کابیان پرده کراس مادی پراس کوشنین کرد با تفایجره که کشال باده عالم بیمال سیمولانا نے عشق کے مفات بیان کرنے شردع کے بیں لیمی عشق دولوں جہان کے احوال سے مبدا ہیں۔ اندرد۔ دنیا کے ہر باگل میں ایک شم کی دیوا تکی ہوتی ہے عاشق میں بہتر دیوا تکیاں ہوتی ہیں۔ سخت و مشق خود ایک بوشیدہ چیز ہے کین اس کے آٹار بہت کھلے ہوئے ہوتے ہیں انہیا باوجودا ہی بلندیوں کے اس کی تمناکرتے رہے ہیں۔

تخت شامال تخته بندی پیش أو ای کے سامنے شاہوں کا تخت کاٹھ کا ہے بندگی بند و خداوندی صداع غلای، قید اور آقائی درد سر ہے در شکنته عقل را آنجا قدم وہاں عمل کے یاؤں شکتہ ہیں زیں دو بردہ عاشقی مکتوم شد ان دونول بردول من عاشق حصب من تا نه متال پردها برداشت تا کہ عاشقول کے بردے اٹھا دیتا يردهُ ديگر بُرو لبتي بدال سجھ لے، ای برایک دومرا بردہ تو نے ڈال دیا خول بخول تحسنن الحالست و محال خون کو خون سے دھویا انحال اور کال ہے روز و شب اندر فقص در می ومم دن، رات پنجرے میں پھونک بحر رہا ہوں روش ایجال بر چه پیهلو خفتهٔ اے جان! تو کل رات کس پہلو پر سوئی تھی؟ يُرجِه طلب لن محرب یبلے اٹھ، کمی محرم (داز) کو طاش کر

غير ہفتاد او دو ملت کيش اُو بہتر (۷۲) ملتوں کے علاوہ اس کا مذہب ہے مطرب عشق این زند وفت ساع وقت بے بجاتا ہے ۔ کیں جہ باشد عشق دریائے عدم تو عشق کیا ہے؟ فنا کا دریا ہے بندگی و سلطنت معلوم شد غلامی اور حکومت (اگر) محسوس بوئی كالفيكي مستى زبانے داشتے كاش عشق زبان ركمتا ہر چہ گوئی ایدم ہستی ازال اے (انبانی) وجود کی گفتگو تو جو کھے بتاتی ہے آفت على ادراك آن قال ست و حال اس عشق، کے تم کے لیے قول اور حال جای ہے من چوبا سودائيانش محرمم من چونکداس (عشق) کے سودائیوں کامحرم (راز) ہوں سخت و مست و بیخود و آمحفتهٔ تو بہت مست اور مربوش اور پریشان ہے بال و بال معدار بر نآری دے خروار، خروار! سالس نه لے

- ا غیر ہفتاد۔عشق کا مسلک اور فد ہب دنیا کے تمام مسلکوں اور فد ہیوں سے جداگانہ ہے یہ شائ تخت کو پاؤں کی بیڑی خیال کرتا ہے۔ تختہ بمدی۔ پہلے

  زمانے میں قیدی کا پاؤں کا تھر میں پھنسا دیا جاتا تھا۔مطرب عشق ۔ لین عشق کی میرمدا ہے کہ غلامی اس کے لیے قید ہے اور آگائی اس کے لیے دو دہر

  ہے۔ پس ہم نے جو حال بیان کیا یہ وعشق بجازی کی کیفیات ہیں۔ اب آگر عشق خداد عری ہوتو اس کی صفات کو اس پر قیاس کر لولیکن اس کے معالمے

  میں عشل کا منہیں کرتی ہے لہذا قیاس بھی نہ کرسکو ہے۔ بزر کی ۔ کوئی انسان بزرگی اختیا رکرتا ہے کوئی تخت سلطنت پہند کرتا ہے کین مید دانوں با آبی عشق کے لیے بردہ اور تجاب ہیں، عشق ان کے مما تھر جمع تہیں ہو سکا۔
- ے کا ملکے۔کو کی دوسراعشق کی حقیقت نہیں بیان کرسکتا۔اگرعشق کےخود زبان ہوتی تووہ اپنا اور عاشقوں کا حال بیان کرسکتا۔ ہرچہ کوئی۔انسان عشق کے جوادمیا فٹ کے دور اپنا اور عاشقوں کا حال بیان کرسکتا۔ ہرچہ کوئی۔انسان عشق کے جوادمیا فٹ کٹنا تا ہے اس سے اس کی معرفت کے بجائے اور جہالت پیدا ہوتی ہے۔
- ے آنت۔انسان کا قول وہل تو اس کی حقیقت بھے میں مانع ہے اہذا اس کے ذریعہ اس کی حقیقت کو واضح کرنا ایسا ہی ہے بیسے کہ کوئی خون کوخون کے ذریعہ دس سے دس جد مولانا فرماتے ہیں چونکہ میں عاشتوں کا محرم راز ہوں اہذا عشق کی حقیقت سمجھانے کی کوشش کرنا ہوں لیکن وہ کوشش المکا دائیگاں ہے جس طرح بنجرے میں پھو تک بحرنا دائیگاں ہوتا ہے سخت۔اب مولانا اپنے آپ کو خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ تیراعشق کی حقیقت کو میان کرنے کا دعویٰ تیرے پراگندہ خیال ہیں جوشب کی ہے جینی کے اثر ات ہوتے ہیں۔ ہاں۔ اپنے آپ کو تیم کرتے ہیں کہ عشق کی حقیقت کے میان کو تیم وہ کے بین کہ عشق کی حقیقت کے میان کو تیم وہ کہ گئی مرم حاش کر پھڑائی سے بات کرنا۔ ناری بعض شوں میں ناور دے ہے۔

الله الله اشترے به نردیال الله الله (الويا) سيرهي بر ادنث ہے يا جميل السِّتر خواند آسالُ آسان بكارتا ہے؛ اے عمدہ پردہ بیش كرتے والے! تا همی نوشیش او پیدا ترست کہ تو اس کو چھیاتا ہے وہ زیادہ ظاہر ہوتا ہے سر برآرد چول علم کاینک منم وہ (عشق) جھنڈے کی طرح سرابھاریاہے کہ میں سیہوں کاے مرمغ چوٹش می ہوش بیوش اے بد دماغ! تو اس کو کسے چھپاتا ہے، چھپا بميخو جال پيدائي و يوشيده تو جان کی طرح ظاہر ہے اور پوشیدہ ہے چوں ہے، اندر برم خلک میزنم شراب کی طرح میں مجلس میں تہتھیلیاں بجاتا ہوں تانیاید آفتو مستی برو تاکہ اس پر متی کی مصیبت نہ آ جائے يار روزم تا نمازِ شام من ون کا شام کی نماز تک (تیرا) ساتھی ہول سن واوہ کہ نامہ شام من من اللہ شام من میں اس سے کیوں گاواہی دے دے کیونکہ میری شام بین ہوئی ہے

عاشق و مستی و بکشاده زبال تو عاشق اور مست ہے اور زبان کھولے ہوئے ہے چوں ز راز و ناز او گوید زبال جب زبان،اس (عشق) كاراز اور انداز بيان كرتى ب ستر چه در پتم و پنیه آذرست یردہ بیٹی کیسی، اون اور روکی میں آگ ہے چوں بکوشم تا سرش پنہاں تنم میں جب کوشش کرتا ہوں کہ اس (عشق) کے دازوں کو چھاؤین رَغَمِ الله على حيروم ناكه وو كوش وو (عشق)میری رسوائی کے لیے میرے دونوں کان پکڑتا ہے گوئیش رَو گرچہ برجوشیدہُ میں اس سے کہا ہول جا، تو اگرچہ جوٹ میں ہے گوید او محبول حب ست این سنم وہ کہتا ہے، کہ میراجم قبر مل مقید ہے ا گُونیش<sup>سی</sup> زال پیش که گردی گرد من اس کہا ہوں اس سے پہلے کہ اوی ہو (جیب جا) كويد از جام لطيف آشام من وو کہتا ہے کہ میں تطیف آثام جام کے ذراجہ چوں بیاید شام و دُزدد جامِ من جب شام ہو جائے گی اور وہ میرا جام چرائے گی

زاتکہ سیری نیست ہے خور را مدام کیونکہ شراب نوش کو مجھی سیری نہیں ہوتی ہے او بودسافی نہاں صدیق را وہ دوست کے لیے، مخفی ساتی ہوتا ہے ماده آب جان بود ابریق تن تو شراب روح کے لیے آب (حیات) اورجم جام بنجائےگا قوت ہے بشکند ابریق را شراب کی تیزی، جام کو توڑ دیتی ہے خود بكو اَللَّهُ اَعُلَمُ بِالصَّوَاب خود كهر دے، اللہ صحح بات زيادہ جانا ہے شيره برجوشيد رقصال گشت تفت شرہ جوٹ مارنے نگا، تیز ناینے نگا کہ چنیں کے دیدہ بودی شیرہ را تو نے شیرے کو ایبا مجھی دیکھا تھا؟ آنکه با گردِنده گرداننده ست كه گھومنے والے كے ليے (كوئى) تھمانے والا ب زال عرب بہادنام ہے مدام ای کے عربوں نے شراب کا نام مدام رکھا ہے عشق جوشد بادهٔ تحقیق را عشق تحقیق کی شراب کو جوش دیتا ہے چول بجوئی تو بتوفیقِ حسن جب تو اچھی توفق کے ذریعہ علاش کر لے گا چول بيفزايد ہے توفيق را جب وہ (عشق) توفیق کی شراب کو برمعانا ہے آب برودع ساقی وجم مست آب پائی ساقی بن جاتا ہے اور پانی عی مست بن جاتا ہے یر تو ساقی ست کاندر شیره رفت الی کا عل ہے، جو شیرے میں پہنیا اندری معنی برس آل خیره را اک بیہودہ سے ہے بات دریافت کر ب تظری پیش بر داننده ست بغیر سویے، ہر جانئے والے کے پیش نظر ہے

حكايتِ آل عاشق درازِ ہجر بسيار المتحال ليے ہجر والے، بہت، المحان ميں جلا عاشق كا تصه

یک جوانے بر زنے مجنول برست روز و شب بیخواب و بیخور آمرست ایک جوان، ایک عورت بر عاشق ہوا تھا شب و روز، بغیر نیند اور بغیر کھائے رہتا تھا بیدل و شور بیرہ ہم مجنون و مست می نداوش روزگار وصل وست بیدل و شور بیرہ ہم مجنون و مست وصل کا زمانہ اس کے ہاتھ نہ آتا تھا بے دل، اور بریشان تیز دیوانہ اور مست وصل کا زمانہ اس کے ہاتھ نہ آتا تھا

۔ زاں کرب شراب کو کی زبان میں مدام کہا جاتا ہے اس کی دجہ ہے کہ شرائی اس سے پر نہیں ہوتا ہے اور اس کی بینگی کا خواہش مند دہتا ہے تو جب شرائی اس سے پر نہیں ہوتا ہے اور اس کی بینگی کا خواہش مند دہتا ہے تو جب شراب ظاہر کی کی بیم مولات ہے تو شراب عشق سے کیے بیری ہوسکتی ہے۔ مدام۔ ہیشہ عشق جوشد اب مولانا نے پھر عشق کے اور مان بیان کر نے شروع کر دیے ہیں فرماتے ہیں عشق میں حقیقت تک پہنچا تا ہے اور وہ عشق عاش کے لیے ساتی بنا ہے۔ چوآ بجوئی۔ اگر تو اللہ کی تو نیق سے عشق کی جبتو کر سے گا تو وہ تیری دوئی کے لیے آب جیا ت کا کام کر سے گا اور چرا بدن اس کے لیے جام بن جاسے گا۔ چول بیغو اید۔ جب عشق تو فیق کی شراب کو جوش دست دیتا ہے تو پہرائد گئی ہو جاتا ہے اور وہ علمائن جسمانی سے آزاد ہوجا تا ہے۔

ع آبگردد۔اب بیکینیت ہوگی کیمشن اورعاش معثوق میں اتحاد ہوجائے گاپانی اور ساتی اور ست ایک ہوجا ئیں کے خود بگو۔اگر تیری تجھیں بیا تحاد نہ آئے تو تر دید نہ کراور معاملہ اللہ کے سپر دکر دی۔ برتو۔انگور کے شیرے کے تمام خواص ماتی کا برتو ہیں۔اندریں۔اگرکوئی انکار کر بے تواس سے دریا دنے کر کے انگور کے شیرے میں بے خواص کھال ہے آئے ہیں۔

ا بے نظر۔ ہرانسان کھلےطور پرجانبا ہے کہ کوئی کام کام کرنے والے کے بغیر وجود میں تبین آتاتو لا محالہ ایک ذات ہے جوان تمام چیز وں میں تقرف ہے اورود

حق تعالیٰ کی ذات ہے۔ حکایت۔ اس تقسہ سے بھی بینتانا ہے کہ اسباب میں سمیت اللہ تعالیٰ کے تقرف سے ہورنہ اسباب خود کوئی چیز تبین ہیں۔ یک جوانے۔ ایک خص ایک مورت پر عاشق ہوگیا لیکن اس کو کی طرح وصل میسرندا تا تھا۔

خود جرا دارد ز اول عشق عميس (ندمعلوم) عشق ابتدائی سے کیوں رحمنی رکھا ہے؟ تا گریزد آنکه بیردنی بود تاکه وه بھاگ جائے بو اجبی ہو آل رسول از رشک مست رابزن وہ قاصد، رشک سے رقیب بن جاتا نامه را تھیف خواندے نائبش اس عورت کا نائب خط کو غلط پڑھ کر ساتا از غبارے تیرہ کشتے آل صا وہ سب، غیار سے کالی پڑ جاتی يُرّ مرغ از تفتّ رُقعہ سوختے خط کی گری ہے ہند کے پر جل جاتے لتنكر انديشه را رايت شكست سوچ کے لشکر کا جھنڈا توڑ دیا آخرش بشكست كه بم انظار آخر میں وہ درہم برہم ہو گیا، کون؟ انظار بھی گاہ گفتے نے حیات جان ماست مجمی کہتا نہیں، ہاری جان کی زندگی ہے گاہ او از تنیستی خوردے برے بهی وه نیستی کا کھاتا م کہ خیالِ دلبرش ہمرم بدے ممجى معثوق كا خيال، اس كا سأتنى موتا جوش کردے کرم چشمہ اتحاد أتخاد كا محرم چشم جوش مارتا

بس شکنی<sup>ا</sup> کرد عشقش بر زمین اس کو عشق نے زمن پر مشکنے میں کس دیا تھا عشق از اول چرا خوتی بود عشق شروع سے خونی کیوں ہوتا ہے؟ چوں فرستادے رسولے پیش زن جب وہ عورت کے باس کوئی قاصد بھیجا ور بسوے زن عبشت کاتبش اگر اس کا منشی عورت کو لکھتا ور صبا<sup>ع</sup> را پیک کردے در وفا اگر وفا کے بارے میں وہ مبا کو قاصد بتاتا رُقعہ گریر پرُ مُرغے دوختے اگر وہ خط پند کے پروں پر سیتا رابہائے جارہ را غیرت بہ بست تمبیر کے داستے، غیرت نے بند کر دیے بود اوّل موسّ عم، انظار بها معلم انظار عما معلمار عما معلمار عما معلمار عما گاہ تفت<sup>ع</sup> کایں بلائے بے دواست مجھی وہ کہتا، کہ بیہ لا علاج مرض ہے گاہ ہتی زو پر آوردے سرے بھی ہتی اس میں سر اہمارتی کاہ فریادش مکردوں برشدے مجھی اس کی فریادہ آسان پر پہنچی چونکہ بروے سرد کھتے ایں نہاد جب یہ مزان، اس پر شندًا پڑ جانا

من فکنجه مختی نے اس کولمرح طرح کی مزائمی دیں۔خود جرار مشتی عاشق کواس کیے متانا ہے تاکہ ہر یوالہوں حسن پری کوشعار نہ بنا لے ادر ناائل اس میدان کوچھوڈ کر بھاگ ہائے۔چول فرستادے۔وہ عاشق کی کوقاصد بنا تا تو وہ قاصداس کارقیب بن جاتا۔ور۔اگر وہ پیام بحبت تخریر کرا کر بھیجتا تو اس معثوقہ کالمشی اس کوظلہ پڑھ کرسنا تا۔

درمبا۔ اگردہ مباکے ذریعے پیغام بھیجاتو وہ مباگردا لود ہوجاتی اور سی پیغائی۔ رتعہ۔ اگر کیوز کے پروں سے باعد ہے کرخوا کر بھیجاتو سوزش سے کیوز کے پرجل جاتے۔ داہمائے۔ غرضیکہ کہ مب اور تدبیر کام ندو تی تھی اور پیغام رسانی کے جس تذراسباب تنے وہ سب ناکارہ ہو گئے تھے۔ بود۔ پہلے اس کے لیے معشوق کا انتظارتم کامونس بنا ہواتھا آخریش دہ انتظار بھی ختم ہو کیا اور اس پر بالکل مایوی طاری ہوگی۔

برگ بے برگی بسوئے او بتاخت بے سروسائی کا سامان، اس کی طرف بوحا شبروال را رہنما چوں ماہ شد وہ رات کے مسافروں کا جاند کی طرح راہما ہو میا اے بیا شیریں روان رُو تُرش بین بہت ہے خوش ول، ممکن بین آل خموشانِ سخن گو را ببیس ان بولنے والے، خاموشوں کو دیکھے نيست كيال حالت جالاك شال ان کی جالاکیر حالت کیاں نہیں ہے آل کے عملیں وگر شاداں بود لیکن، ایک عمکین، دوسرا خوش موتا ہے ذا تکه بنہان ست ہر تو حال شاں کونکہ تھے پر ان کی حالت مخفی ہے کے یہ بنی حالت صد توے را تو سیکڑوں تہوں کی حالت کو کب د کھیے سکتا ہے؟ خاک ہم یکسال، روال شال مختلف مٹی بھی بیسال ہے، ان کی روسیں مخلف ہیں آن کے پُر درد و آن پُر نازیا ایک درد سے بحری ہے اور ایک نازوں سے بحری ہے یا نگب نمرغال بشنوی اندر مطاف چکر کافنے میں، تو برعدوں کی آواز ستا ہے

چؤنکہ یا ہے برکی غربت بساخت جبكه مسافرت كى بي سرومامانى سن أس في سازكيا خوشہائے فکرتش بکاہ شد اس کی فکر کے خوشے بغیر شکے کے ہو گئے اے بہا طوطی گویائے حمش بہت سے طوطی کی طرح سیکھنے والے خاموش ہیں رَوع بَكُورستال ونے خامش تشیں تموزی ور کے لیے قبرستان میں جا خاموثی سے بیٹے لیک اگر بکرنگ بنی خاک شال کیکن اگر تو ان کی قبر کو بکسال دیکھا ہے · محم و محم زندگان یکسان بود زندوں کا گوشت اور چربی کیاں ہوتی ہے تو جه داني تا ننوشي قال شال تو کیا سمجے جب تک ان کی بات نہ س لے بشنوی از قال بائے و ہوئے را بیکھ زبان سے ہائے و ہو کو س لیتا ہے نَقَشِ ما يكسال بعندما متصف باری صورتی کیال بن، متفادمفات سے متصف بن بمچنیں کیسال بود آوازہا ای طرئ آوازی بھی کیساں ہوتی ہیں بانگ آسیال بشوی اندر مصاف میدان جنگ میں تو مھوڑوں کی آواز سنتا ہے

- ا چونگر اب بے سروسامانی اس کے لیے موجب راحت بن گئ تھی۔ توشہائے۔ جبکہ اس کاعشق خواہشات کے خس و خاشاک سے پاک ہوگیا تو وہ عاشقوں کا راہنما بن کیا۔ اے بسا۔ مولانا اٹل اللہ اور مدعیا نبود لایت کا فرق سمجھاتے ہیں، بہت سے لوگ بظاہر طوطی کی طرح جوش بیان ہیں لیکن ان کا ہاطن بالکل خاموش ہے بچھ وہ لوگ ہیں جن کی دوح خوش اور تر وتازہ ہے، بظاہر ترشرو ہیں۔
- ع روحیقی ولی اور بناوٹی کا ظاہراییای کیسال ہے جس طرح کے قبرستان کی قبرین کیسال میں اور حقیقان میں ایسای فرق ہے جیسا کے مُر دول میں ہے۔ ہرقبر والے کی حالت جداگانہ ہے۔ گئے۔ مردول میں کیا زعدول میں بھی بظاہر کیسانیت ہے لیکن اعردونی حالات مختلف ہیں۔ تو چہدانی۔ انسان اورانسان میں فرق جب ظاہر ہوتا ہے جب وہ پول ہے۔
- یں بیٹو کی۔ بولیے سے بھی پوری حقیقت واشح نہیں ہوتی ہے اصل حالت کا پالگانا مشکل ہے۔ ٹیش ۔انسانوں کی صور تیں بکسال ہیں کیکن اوصاف میں بہت فرق ہے جسم بکسال ہیں دواور تازی وجہ سے بھی بہت فرق ہے جسم بکسال ہیں دواور تازی وجہ سے بھی بہت فرق ہے۔ باتک معلوم ہوں گی کیکن ان آ وازوں بھی مخلی ورواور تازی وجہ سے فرق ہے۔ باتک محور وں اور پر عدوں کی آ وازوں بھی بھی بکسا نہت ہوتی ہے کین ان آ وازوں کی بالمنی کیفیات بھی فرق ہے۔

آل کے از حقد و دیگر نے ارتباط ایک و متنی ہے ہے، اور دومری تعلق کی دجہ سے بركه أ دُور از حالتِ اليثال بود جو ان کے احوال کے دور ہو آل درختے جبد از زخم تبر ایک درخت کلیاڑے کی چوٹ سے آبا ہے بس غلط مشتم زدیک مُرده ریک من بہت ی مرجبہ باد دیگ سے قلطی میں بر میا جوش و نوش هر مشت گوید بیا مجھے سے ہر مخص کا جوش، اور ذائقہ کہتا ہے آ جا کرنداری دیدہائے روشناس اگر تو پیجائے والی آتھیں نہیں رکھتا ہے آں دمانے کہ براں گلٹن تند وہ وہاغ جو اس جمن سے تعلق رکھے بیں بکو احوال ت<sub>ا</sub>ں خستہ جگر خردار! اس ختہ جگر کے احوال بتا يافتن عاشق معثوق را

آل کے از ربح و دیگر از نشاط ایک ریج سے ہوتی ہے، دوسری خوشی سے پیشش آل آواز<sub>ا</sub> بیشش آ اس کے لیے وہ آواز میں کیاں ہوتی ہیں وال ورخت ويكر از باد سحر دوسراً درخت، صبح کی ہوا ہے زانکه سر پوشیده میجوشید دیگ کیونکہ دیک منہ ڈھکے ہوئے جوش مار رہی تھی جوش صدق و جوش تزور و ریا سِیال کا جوش اور ملح سازی، اور ریا کا جوش رَو دماغے دست آور بوشناس جا کوکی خوشبو پہجانے والا دماغ حاصل کر حجبتم ليعقوبال همو روتن كند يحقوبوں کی آگھ کو بھی روش کرے کز بخاری دور ماندیم اے پسر كيونكه اے لاك! بم بخارى سے دور جا يڑے

یافتن عاتق معثوق را و بیانِ آنکه جوینده یابنده بود که مَنُ طَلَبَ شَیْقًا وَجَدَّ وَجَدَ، صَدُقَ رسول الله صلی الله علیه وسلم وَمَنُ یَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًا یَرَهُ الله صلی الله علیه وسلم وَمَنُ یَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًا یَرَهُ خَیْرًا یَرَهُ وَمَنُ یَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًا یَرَهُ عاشَ کا معثوق کو پا لینا، ادر اس کا بیان که جیم کرنے والا پانے والا ہوتا ہے، جس نے کی چیز کو طلب کیا اور کوشش کی اس نے اس کو پالیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی فرمایا ہے، جو شخص ایک ذرہ کے وزن پالیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی فرمایا ہے، جو شخص ایک ذرہ کے وزن کی گی کتا ہے، وہ اس کو دیکھے گا اور جو ایک ذرہ برابر شرکرے گا وہ اس کو دیکھے گا

ا ہرکہ۔ جو تھی اصل حالت سے واقف نہ ہوگا وہ آواز وں کو یکسال سجے گا۔ آن درخت۔ درخق کا بلنا بھی یکسال ہے کین ایک کے بلنے کا سب کہاڑے کی جو ٹن ہاد نے سے دھوکا ہوتا ہے۔
کلہاڑے کی جوٹ ہادودومرے کے بلنے کا سب باد مباہے۔ بس ظلار سر پوٹل سے ڈھکی ہو کی دیگ کے جوٹل مار نے سے دھوکا ہوتا ہے۔

جوٹل۔ ہرانسان کا جوٹل وخروش کجنے دھوت دیتا ہے۔ گریماری۔ اگر انسان میں خود اقتیاز کرنے کی طاقت نہیں ہے تو کسی مساحب بعیرت سے
مشورہ کر لے۔ آل وہائے۔ بہچائے کے لیے اس آدئی کا مہارا لے لیے جو اس گھٹن کا دہا فی رکھتا ہوا دروہ عاشقوں کا لور دیڈہ ہو۔ بیتھو ہاں۔
ماشقال۔ اس تعسی دیدے ہم بھاری کے تعمہ سے دور جاہڑے اب اس کا ذکر کرتا جاہے۔

ع یافتن اس تصرکا خلامہ ہے کہ حضرت حل تعالی اسپائے کا ہری کے بغیر مجی مقصد پورا فرمادیتا ہے اور عالم اسپاب میں ویب پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ عی ہے لیکن انسان کی کوشش شرط ہے اور انسان کی کوشش را بیکال میں جاتی ہے۔

از خيال وصل گشة چوں خيال ا وصل کے خیال سے خیال کی طرح ہو گیا عاقبت جوينده بإبنده بود انجام كار تلاش كرنے والا، بانے والا ہوتا ہے عاقبت زال در برول آید سرے انجام کار ال دروازے سے سر باہر نکلے گا عاقبت بنی تو ہم رُوئے کے انجام کار کسی کا چیرہ وکیے لے گا عاقبت اندر ری در آبِ یاک انجام کار پاک پانی میں کھی جائے گا ہر جہ می کاریش روزے بد روی جو تو یوے گا، ایک دن کانے گا این بیاشد ور نه باشد نادرست یہ ہو گا، اگر نہ ہو تو نادر ہے نَنگرد عقلش گر در نادرات اکی عقل ناور کے سوا تہیں دیکھتی ہے وال صدف بُرد و صدف گویر نداشت وہ سیب لے محیا، اور سیب میں موتی نہ تھا سود نامه شال عبادتها و دین ان کو عبادتیں، اور دین مغید نہ پڑا ناید اندر خاطر آل بدگمال اس برگمان کے دل میں نہ آئے ور وکش اوبار جز ایس کے نہد برتھیبی اس کے دل میں اس کے علاوہ کیا رکھے؟

کال جوال در جنتجو بد ہفت سال وه جوان سات سال تلاش پس رما سایئے حق برسر بندہ بود بندے پر اللہ کا سابے ہوتا ہے گفت چیمبر کہ چول کونی درے لَيْمْبِرِعَلِيْكُ بِنِهِ فَرَمَامِا جب تو دروازه كَفْتُكُعْتَاكَ كَا چوں سینی ہر سر کویے کیے اگر تو کمی کے کوچے کے سرے پر بیٹے گا چول ز چاہے سینی ہر روز خاک جب تو كنوي سے روز منى نكالے كا جمل<sup>ع</sup> دانند ایس اگر نو گروی سب جانے ہیں خواہ تو نہ مانے سنگ بر آبن زوی آتش بگست تو نے لوہے پر پیھر مارا آگ تکلی آنکه روزی عینتش بخت و نجات جس کا مقدر نصیب اور نجات نہیں ہے كال على كست كردو ير نداشت کہ اس فلال نے کھیتی کی، اور کھل نہ پایا بستم باعور و ابلیس لعین بلعم باعور، اور ملعون شیطان صد بزارال انبیاء و ربروال لا کھوں نی، اور راہبر ایں دو را گیرد کہ تاریکی دہد ان دو کو اس نے پکڑا جو تاریکی بیدا کرتے ہیں

ا چوں خیال۔ یعنی اس کا دجود ایک خیالی چیز بن کمیا تھا۔ عاقبت۔ انسان کی کوشش رایگال نہیں جاتی ہے۔ چوں بحبوب کی جیتو میں جبتم اس کے کو ہے پردھرنادے دو گے تو ضرور اس کا دیدار کرلو گے۔ جا ہے۔ ٹی کھودتے رہو گے تو کنویں سے ضرور پانی نکل آئے گا۔

ع جمله تمام دنیا کاعقیدہ ہے خواہ تو افکار کرے کہ بھی کا مجل ضرور ملتا ہے اور جو پوتا ہے وہ کا ثنا ہے۔ سنگ لوے پر پھر مازد گے تو سنت اللہ ہے کہ اس سے آگ پیدا ہوجائے گی عموماً ایسانتی ہوتا ہے اس کے ظلاف بہت کم ہوتا ہے۔ آئکہ۔جو بد بخت ہوتے ہیں و وسنت الجی کو پی نظر نہیں رکھتے تا در الوقوع باتوں کی طرف دھیان کرتے ہیں۔

ی کال۔نادربانوں کی بیمٹالیں ان کے پیٹی نظر ہوتی ہیں کہ فلا اس خص نے بھیتی کی وہ جل گئی اس کو پچھنہ ملا اس نے دریا بیس نو طرانگایا سیب نکالا اس میں موتی شدنکالا بہلعم اور شیطان نے عباد تیس کی فائدہ نہ ہوا۔ صدیج ارال۔وہ بد بخت لا کھوں انبیا اور اولیا کوئیس و یکما کہ عبادات ہے ان کو کہتے بڑے سرتے ملے۔اس دور بلعم اور شیطان کو پکڑے ہوئے ہے بیاس کی بربختی کی علامت ہے۔

مرگ او گردد بگیرد در گلو وہ ان کی موت بنتی ہے اور ان کا گلا پکرتی ہے تا خيفتي همچو او در شور و شر تاکه ای کی طرح شور و شر میں جالا نہ ہو زور می بابند و چال می برورند طافت حاصل کرتے ہیں اور جان کی پرورش کرتے ہیں کر نه محرومی و ابله زادهٔ اگر تو محروم، اور بے وقوف کا بچے تہیں ہے تو بهشته سرفرد بُرده بیجاه تو سر کو لٹکائے ہوئے کؤیں میں گھسا ہے سر زچہ بردار و بنگر اے دنی اے کینے! کویں سے سر اٹھا، اور دیکھ تا تو در جابی تخواهد بر تو تافت جب تک تو کویں میں ہے وہ تھے پر نہ چکے گا كُمُ سَيْرُ اينِا بدال كَاللَّجُ شُوم یمال سی بحثی نه کرسمجھ لے بیٹالو بن بدختی ہے در فلال سال و ملخ رستنش بخورد فلاں سال میں اور ٹھڑی اس کی تھیتی کھا گئی پس چرا افشائم ایس گندم زوست میں ہاتھ سے اس میہوں کو کیوں بھیروں؟ با توكل كشت كن بشنو سخن توکل کے ماتھ کھیتی کر، بات س لے آنیخال کو برتخیرد تا ابد اس طرح کہ قیامت تک نہیں اٹھ سکا پُرکند کورُتي نو انبار را وہ تیرے اندھے بن پر انبار بحر لے گا

بس کسال که نال خورد دل شاد اُو بہت سے وہ میں جو خوش ولی سے روئی کھاتے ہیں کیل تو اے إدبار رُو ہم بنان مخور تو اے منحوں صورت! تو بھی روٹی نہ کھا صد ہزاراں خلق نانہا می خورند لاکھوں انسان رونی کھاتے ہیں تو بدال نادر كي افآده تو اس نادر عمل کیوں محمس کیا؟ این جہال کم آفای و تور ماہ یہ دنیا دموپ اور جاند کی روشن سے بھری ہو کی ہے کہ اگر حق ست کیں کو روشنی کہ اگر سیح ہے تو روشی کیاں ہے؟ جمله عالم شرق و غرب آن نوریافت مشرق ادر مغرب میں تمام جہان نے نور محسوں کیا چَهُ ربا کن رو پایوان و کروم تحویل کو چپوڑ، محلات اور باغات میں جا ہیں مگو کا یک فلانے کشت کرد خبردار! یہ نہ کہ کہ فلاں نے کیتی کی پس چرا کارم کہ انیجا خوف ہست تو میں کیتی کیل کروں کہ یہاں خوف ہے مین استیزه رو رو کارکن خبردار! جمكرًا نه كر جا، جا كام كر ہر کہ استیزہ کند پر سر فند جو کے بخی کتا ہے، سر کے بل گرتا ہے وانکه او مکذاشت کشت و کار را ادر جس نے کیسی، ادر کام کو نہ چیوڑا

بس کسا۔ نادراورا تفاقات کی ٹالیس لا کرعبادتوں ہے کریز کرتا ہے، اگر نادر ہی دلیل ہے واتفاقا یہ بھی ہوا کہ روٹی کھانے ہے انسان مراہوروٹی کھانا کیوں جیس چیوڑ دیتا ہے بدال۔ نادرالوقو کا جادتوں کو پٹی نظرر کھٹا ہوی بدختی ہے۔

آیں جہاں۔ تادر چیزوں سے استدلال کرنے والے ک مثال یہ ہے کہ عالم میں دموپ ادر جا بدنی پیمیلی ہوئی ہوادر ایک مختل کویں میں منہ جھکائے ان کا انکار کرنا دہے۔ جملہ عالم راس کے لیے بھی جواب ہے کہ عالم تو نو رہے بھراہ تو خوداس سے مردم ہے۔ اللیج شوم سے بحثی ادر جھڑ الوین بریختی کی دلیل ہے۔

بیں۔انسان کوئے بحق مچوز کرمل میں لگ جانا جا ہے اور اللہ کے بحردے پرممل کرنا جا ہے یقینا وہ اس کے نوائد ہے متنفید ہوگا۔ ہرکہ کے بحق کرنے والااس المرح سے اوئد مصر مرتا ہے کہ قیامت تک جبیں سنجلا ہے۔

جانب احوال آل عاشق جوان اس جوان عاشق کے احوال کی جانب عاقبت دریافت ِ روزے خلوتے انجام کار اُس نے ایک روز محبوب کی ظوت ماسل کر لی يارِ خود را يافت بالمحمّع و جراغ اس نے این یار کوئع، اور چراغ کے ساتھ یا لیا اے خدا تو رہے کن بر عسس اے خدا! کووال پر رحت نازل، فرہا از در دوزخ میشتم برده تو دوزخ کے دروازے سے مجھے بہشت میں لے کیا تاندارم خوارِ من يك خار را تاكه بين ايك كانت كو بمى ذليل ندسمجمون بم ز قعر جاه بکشاید درے کویں کے اعر بھی وہ وروازہ کھول ویا ہے چوں حقیقت بنگری رحمت بود جب تو حقیقیت کو دیکما ہے وہ رضت ہوتی ہے تو مرا بیں کہ منم مفیاح راہ تو مجھے دکھی، میں رائے کی کنجی ہول اے افی در دفتر جازم بجو اے ہمیا! چوتنے دفتر میں طاش کر لے

زیں بیاں کینر زمانے باز ران تھوڑی ور کے لیے اس بیان سے گذر جا، پھر چل چوں درے میکوفت او از سکوتے جب وه لايروالي سنه، دروازه كم تكمنانا بها جست از بیم عسس او شب بباغ وہ رات کو کوتوال کے ڈر سے باغ میں کمس میا گفت سازنده سبب را آل نفس اس وقت اس نے مسبب اللسیاب سے کہا ناشناس تو سيها كرده نا معلوم کو تؤ نے سبب بنا دیا بہر آل کردی سبب ایں کار را تو نے اس کیے (اس کو) اس کام کا سبب سالا ور تشکست یائے بخفد حق پرے الله تعالى ماول أوف كردياب ہرچہ آل پر تو کراہیت بود وہ چیز جو تھے ناگوار ہوتی ہے تو مبیں کہ پر درخی یا بحاہ یے نہ دکھے کہ تو درخت پر یا کنویں میں ہے کر نو خوای باقی این گفتگو اگر ای گفتگو کا بقیہ طابتا

ا زیر بیاں مین انسان کواس کے مل کا پھل خرور مل ہے۔ سلوتے ۔ بی ، بی کھری طوت مین کی جوب کے ماتھ تھائی مسس کو ال لینی دو

عاش کو ال کے ڈر سے ہائے بیں چینے کے لیے کمس کیا وہاں اس کی مجوبری کی گفت ۔ چی کہ کو ال وصال کا سب بتا اس لیے اس

نے کو ال کو وعا کی ویں۔ سازی وسب سب بنانے والا لین اللہ تعالی اللہ تاسا۔ فیر معروف، نا معلوم ۔ دوز تے لینی فراق ۔ بہشت ۔ لینی

وصال ۔ بہر آں کو ال کو بب وصال بنا کر قرنے یہ جہ کہ کی جز کو انسان ذکیل نہ بھے کی شکی وقت وہ ندی ہوئی ہے۔

وسال ۔ بہر آں کو ال کو بب وصال بنا کر قرنے یہ جہ کہ کی جز کو انسان ذکیل نہ بھے کی شکی وقت وہ مند ہوئی ہے۔

ور منکست ۔ جب اللہ کا کرم ہونا ہے تو یا وس کا ٹونا، پر حاصل ہوجائے کا سب بن جاتا ہے لینی اللہ تعالی آئی ضد کو دومری ضدے حصول کا سب بنا

ور مناسے کو یک کی کر اُن نبات کا سب بن جاتی ہے۔ ہر چہ قرآن یا کہ بس ہے عشی اُن تنگر کھو اُ ہوئیا و گھو تھو ہو گئے گئے تو 'ور ہو گا ہے۔ اللہ تعالی کے خور کو کا در ایو اور سب اللہ تعالی کے خور کو کا در ایو اور سب اللہ تعالی کا قول ہے۔ آن ہو کہ اور ایو اور سب اللہ تعالی کے خور کو کا در اور اور سب اللہ تعالی کا قول ہے۔ آن ہو خوادی راب اس حاش کا لاچہ قسہ دفتر جارم میں نہ کورور گا۔

تعالی ہے ۔ رقو خوادی راب اس حاش کی ایتے قسہ دفتر جارم میں نہ کورور گا۔

تعالی ہے ۔ رقو خوادی راب اس حاش کی ایتے قسہ دفتر جارم میں نہ کورور گا۔



هست فرآل درزبان ببهوی



مُصنّفُ مُولانا حلال الترين رُوميّ منزم منزم فاضى سخادسين

الفيل الموان من الموان من الموان من الموان المنابعة الموان الماء الموان المنابعة الموان المنابعة الموان المنابعة الموان المنابعة المنابعة

### فهنرسيب

64	قصه آغاز خلافت عثان الشاعثان المساء	7	فدمه
67	دربیان آ نکه حکما ی طبیعی کویند	17	عازمثنوي
69	تغييراي حديث كه مَثَلُ أُمَّتِي	20 3	ا می حکایت آن عاشق کداز عسس مجریخنه
71	قصه ً مدر فرستادن بلقيس	24	كايت آل واعظ
75	كرامات ونورشخ عبدالله	27	وال كرون فمخض ازعيستي
76	بإزكر دانيدن سليمان رسولان بلقيس را	28	مدخيانت كرون عاشق
78	قصهٔ عطارے کہ سکے ترازوئے اُو	31	ے۔ ضہصوفیے کہ بخاندا مد
80	دلداري كردن ونواختن سليمائ مرآ ل رسولان را	32	نكايت برسبل مثيل أ
83	دیدن درویشی جماعت مشائخ را	34	ىعشوق رازىر چ <b>ا</b> درنهال كردن
84	نیت کردن او کهای زر بدین همیزم	35	م گفتن زن کهاو در بند جهاز نیست
86	تحريض كردن سليمان رسولال را	37	بيان آئكه غرض ازبصيروسميع عليم تغتن
87	سبب بجرت سلطان ابراجيمٌ	39	مثل آ نکه د نیامخن وتغوی حمام
89	حكايت آل مردتشنه	41	قصدآل دباغ كددربازارعطاران
92	وربيان نائے كداز مقعدش	44	معالج كردن برادر دباغ ، دباغ را
92	وربیان ملردن از ہر بے اولی	46	عذرخواستن عاشق كمناه خودرا
93	تهديد فرستادن سليمان پيش بلقيس	48	ر د کر دن معثوق عذر عاشق را
96	پيدا كردن سليمان بلتيس را	51	منفتن جهو د ہامیرالموسین علیٰ را
98	بقيد قصه سلطان ابراجيم	इब	قصه سجداتصلی وخروب رُستن
(2)	بقية قصه الل سباولفيحت وارشاد سليمان مرآل	56	ترُح إِنهَا الْمُؤْمِنُونَ إِخُوَةً
99	بلقيس را	62	بقيد قصه بنائ مسجداقصى

ت دفتر چہارم	קייה

168	بنشتن آل غلام قصه شكايت	101	أ زادشدن بلقيس از ملك ومست شدن
169	حکایت آل فقیه با دستار بزرگ	105	عاره كرون سليمان دراحضار تخت
171	نصيحت دنيامرابل دنيآرا	106	ضه ماری خواستن حلیمه از بتال
175	بیان آ نکه عارف راغزائیست	108	نكايت آ ل بي <i>رعر</i> ب كه دلالت كرد
176	خطاب بامغروران دنیاوگرفتاران نفس	اِن	بريافتن جد مصطفط عبدالمطلب ازهم كره
178	تَفْيراً يِنْ فَأَوْجَسَ فَيُ نَفْسِهِ	1.12	ليمه مصطفح را
181	زجر کردن مدعی رااز دعویٰ وامر کردن	116	ئان خواستن عبدالمطلب
183	بقيه قصدآ ل نوشتن غلام رقعه را	117	نيەقصەدغوت سلىمان بىلقىس رابا يمان د
185	حكايت آل مداح كهاز جهت ناموس	118	نک قانع شدن آ دمی بدنیا
190	در یافتن طبیبان الہی امراض دل	123	يبدد عوست سليمان بلقيس را
191	مژ ده دادن بایز بدقدس سرهٔ	125	به قصه عمارت كرون سليمان مسجداقصي را
194	جواب سلطان بايزيد قدس سرهٔ	129	مه مثاعر وصله دا دن
195	زاون شيخ ابوالحن خرقانى قدس سرؤ	130	زآ مدن شاعر بعد چندسال
196	رجوع بحكايت كمي اجرائية ل غلام	137	متن بدرائی ای <u>ں</u> وزیردون
199	آفنفن آل غلام از نارسیدن جواب نامه	139	نستن د بو برمقام سلیمان 
200	كژوزيدن باد برتخت سليمان	141	آ مدن <i>جرروز</i> سلیمان درمسجداقصیٰ منتسب
202	شنيدن شيخ ابوالحن خرقاني خبردادن بايزٌ يدرا	143	موختن ببيثه كوركني قابيل از زاغ
204	رقعه ذیگرنوشتن آل غلام	148	سهٔ صوفی که درمیان گلستان سر برزانونهاده م
205	ستودن پیغمبرعاقل را	149	مهٔ رستن خروب در گوشهٔ مهجداقصی و به سرید ما
207	قصه مشخصیکه با شخصے مشورت می کرد س	155	ن آئکه حصول علم و مال و جاه تذبیعه
209	امیرگردانیدن رسول جوان مذیلی را • س	157	ن منیر آینة شریفه ماریس بر ا
213	اعتراض کردن معر <u>ضے بر</u> رسول ا معنی بینے میں	160	بیانِ آئکه ترک الجواب جواب فیرین میرم
218	جواب گفتن پیغمبر آن اعتراض کننده را منابع میران میران کننده را	161	غیبرایں حدیث نبوی شعقل یانفس شعقل یانفس
; 220	قصهُ سُبُحَاني ما اعْظَمَ شَاني كُفْتَن	165	ט יי ט
-			

		•	
فصاحت دبسيارگفتن 25	225	غره شدن آ دمی به ذ کاوت وتصورات طبع خولیش	264
كردن رسول سبب تفصيل واختيار كردن	225	تمامی شرح کردن موسیٰ بافرعون فضیلت	I
ت عاقل تمام و نيم عاقل 28	228	چہارگانہ	265
ا مبیروصیادان و آن سه ما بی	230	بيان اين خرك كَلْمُ وُالنَّاسَ عَلَىٰ تَدُدِ	
يث حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْايْمَانُ 31	231	غُقُولِهِم	266
ىشدن آل ما بى عاقل وسفر پېش گرفتن	232	معىٰ صديت مَنْ بَشَرَى بِخُرُوجِ الصَّفَرِ	267
ں مرغ گرفتہ کہ دصیت کرو	234	مشورت كردن فرعون باآسيه خاتون	268
اند شیدن آل ما بی	236	قصه ٔ باز پادشاه دیم بیرزن	272
أ نكه عبد كرون احمق	238	قصهُ آل زن كه طفل او برنا و دان غويده بود	274
ن آئکه دہم قلب عقل ست 39	239	وربيان حديث رسول مجسؤيسا مُسوَّمِنُ فَاِنَ	
ت ِموسیٰ کہ صاحب عقل بود 40	240	نُورَكَ اِطْفَاءُ نَارِي	278
أ نكه عمارت ورورياني است	243	مشورت كردن فرعون باوزيش	280
رادن موسیٰ فرعون را دادن موسیٰ فرعون را	244	تزيميف سخن مإمان بإفرعون	281
فرعون موسیٰ را	245	نوميد شدن موسى ازايمان آوردن فرعون	284
دن موتل جادد کی وسحرراازخود 45	245	منازعت كردن اميران عرب	285
أ تكه برحسن مدرك رااز آدى م	247	سيل آمدن وقضيب انداختن امراغالب شدن	
	252	مصطفے پرامرابن	286
	255	درتمامي حديث موسل وتقريع وتوبيخ فرعون	287
	256	در بیان آ ککه شناسائے قدرت حق تعالے نہ	
	258	پرسر	288
	259	بحث کردن می فلسفی و جواب د ہری	290
~ •	261	تغيرآية كريمه مكا خَلَقُنَا السَّماواتِ	295
ر كُنُتُ كُنُواْ مَخْفِيًّا فَاحْبَبُتُ أَنَّ		وحى كردن حق نعالى بمويني	299
<i>گ</i>	262	خشم كردن بإدشاه برنديم خود	300

ودتغيرهديث إنى كآستغفوالله

بيان آئكه عقل جزوى تا بكور پيش نه بيند

340	بيان آية كريمه يَا يُهَا الَّذِينَ لَا تُقَدِّ مُوا
344	قصه شکایت استر باشتر
346	تفندين كردن استرجوا بهائ اشتررا
349	لا به کردن قبطی مرسطی را
354	ورخواستن قبطي دعائ خمرومدايت ارسيطي
35 <del>9</del>	حكايت آ ب زن پليد كار
362	باقى قصهُ موىٰ عليه الصلوٰة والسلام
363	سخت شدن کار برقبطیاں
366	دعا كردن موى عليه السلام وسبرشدن
368	بيان اطوار ومنازل خلقت آدى
371	بيان آئكه علق دوزخ كرستكان اند
375	رفتن ذوالقرنين بكووقاف
376	بیان آ نکه مورکے برکاغذمیرفت
377	بإزالتماس كردن ذوالقرنين ازكوه قاف
379	نمودن جرئئل خودرا بمصطغط
387	در بیان اعتقاد بهرو ونصاری

فهرست دفتر چهارم

### Marfat.com Marfat.com

336

## مفرمه

وونيه كاسفر

میں نے ریبھی طے کیا کہ میرا ریسفر صرف قونیہ تک کا نہ ہو بلکہ اس سفر میں دیگر مقدی مقامات کی زیارت بھی کروں اور اس کے مصارف میں خود برداشت کروں چنانچہ دیلی ، جمبئی، تہران ، استغول ، قونیہ ، معود ریم بیہ اور عراق کا ہوائی جہاز کا ٹکٹ بن کرمیرے پاس آگیا۔

علی ۱۰ گی می کو دیلی سے جمین کے لیے روانہ ہوا اور ۱۰ کا پورادن جمین علی گرار کر اسبح شبران ہوائی اڈے تہران کے لیے روانہ ہوا۔ یہ جہاز کرا تی ہوائی اڈے پر تھر برتا ہواتقر با ۱۲ بج شب تہران ہوائی اڈے پر تھر برتا ہواتقر با ۱۲ بج شب تہران ہوائی اڈے پر جہار اسارا دن تہران اور اس کے اطراف شوس، رہے، شاہ عبدانتظیم اور مشہور مقامات کے دیکھنے علی گذرا۔ شب ایک انٹرکوئی نینٹل ہوٹی عیں گذار کراا کی مین کو ۱۲ بیج کے جہاز سے استبول کے مقدس مقامات کی زیارت کی۔ حضرت ابوابوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار پر عاضر ہوا اور دیگر جامعات اور آ ٹار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ۱۳ کی مین کو بعض مقامات کی خیار استبول سے تو نیے کے لیے روانہ ہوگیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ پرواز کے بعد جہاز تو نیے کہوائی اڈے دیکھے اور بعد ظہر استبول سے تو نیے کے لیے روانہ ہوگیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ پرواز کے بعد جہاز تو نیے کہوائی اڈے پر جااترا۔ تو نیے بی تی کر میں سیمینار کے دفتر استبال میں بی تی میا۔ میز یا نوں نے میرا قیام درگاہ ہوئی میں کرا دیا۔ یہوئی بہت بی آ رام دہ تھا۔ اس کے سامنے وسیع سر کیں اور چین زار سے اور ان کے دوسری جانب حضرت اسلے مولی برت بی تہا یہ تھا دران کے دوسری جانب حضرت اللہ علیہ میں تھا اور مرا اواقدس کے تریب بی نہا یت شاندار شاہ سلیم کی مبور تھی۔

میں ۱۳ و قونیہ بھنچ کیا جبہ سیمینارہ اکی سے شروع ہور ہاتھا۔ میں نے ۱۴ کو آرام کیا اور ۱۵ سے سیمینار میں ہے۔ شروع ہور ہاتھا۔ میں نے ۱۴ کو آرام کیا اور ۱۵ سے سیمینار میں شرکت شروع کر دی۔ یہ سیمینار تین روز مسلسل چلا۔ اس میں زیادہ تر مستشرقین شریک تھے اور اس کی تمام کا رروائی ترکی زبان میں ہور ہی تھی، مقالات زیادہ ترکی اور انگریزی میں تھے۔

میں نے ۱۲ کو اپنامتالہ پڑھا۔ بیاناری میں تھا اور اس کا موضوع روح اور بقائے عالم تھا اور اس کے آخر میں میں نے علامہ اقبال کے وہ اشعار ذکر کئے تھے جن میں علامہ نے مولانا روم اور ان کے بعض خیالات کا

ذکر کیا ہے۔ قونیہ کے قیام میں سیمینار کی شرکت کے علاوہ میرامعمول مولانا روم کے مزار پر حاضری اور قونیہ کے مشہور مقامات کی سیر رہی۔مولانا صدر الدین قونوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بھی حاضری دی۔ مجس تبریزی رحمة الله علیه کے مزار پر بھی حاضر ہوا۔ مشہور مفسر علامہ بغوی رحمة الله علیه کے مزار پر بھی فاتحہ پڑھی اور شب کے اوقات میں مثنوی کے ترجمہ اور تحشیہ میں مصروف رہتا تھا۔خدا کاشکر ہے کہ دفتر پنجم کا بیشتر حصہ میں ے ای ہوئل میں مکمل کرلیا۔ حضرت مولا تا کے مزار پر حاضری کے دفت میں نے ان تمام اشخاص کی قبروں پر بھی فاتحہ پڑھی جن کا ذکر مولا ٹا اپنی مثنوی میں کرتے ہیں۔ سلطان ولد ،مولانا حسام الدین چکی ، زرکوب ر مہم اللہ ان سب بزرگوں کی قبریں مولانا کے مزار مبارک کے قریب ہی ایک گنبد کے بیجے ہیں۔ میں نے مولا تا کے میوزیم میں مثنوی کا ایک قدیم نسخہ بھی دیکھا جو سلطان ولد کی طرف منسوب ہے۔ مثنوی کے مشہور تسخوں اور اس نسخہ میں اختلاف ہے۔ مثنوی کا پہلاشعرعام تسخوں میں اس طرح ہے۔ بشنو از نے چول حکایت میکند وزجدائیہا شکایت میکند ال نسخه میں میشعرال طرح ہے۔ بتنو ایں نے چوں شکایت می کند از جدامیها حکایت میکند اس طرح مثنوی کے مروح تسخوں اور اس نسخہ میں ابتدائی ۱ اشعروں میں جواختلا فات ہیں میں نے ان کو نوث كيا-ال موضوع برانثاءالله عنقريب رساله "جامعه" مين ايك مفصل مضمون شالع بوجائے گا۔ یہ موقع نہیں ہے کہ میں قبائلیہ کے دورانِ قیام کے واقعات تفصیل سے لکھوں خصوصاً مولوبیہ فرقہ کے رقع كى روداد تقصيل طلب ہے۔ قونيہ كے آٹھ روزہ قيام كے بعد ميں استنبول كے ليے روانہ ہو گيا اور وہاں سے ٢٣ دىمبركوسە يېركے دفت ميں مصر پېنچ گيا۔

میں قیام کرنے کے بعد میں نے کم فروری ۱۹۷۷ء کو کہ پیڈ طیبہ کے لیے روا گل شروع کردی۔ ظہر کے بعد روانہ ہوا۔ عمر اور مغرب کی نمازیں راستہ میں اداکیں اور عشاکی نماز کے وقت میں مقام بدر میں بیٹنی گیا۔ مجد عریش میں عشاکی نماز باجماعت اداکی اور شہداءِ بدر پر فاتحہ پڑھنے کے بعد مدینہ طیبہ کے لیے روانہ ہو گیا۔ تھوڑے وقفہ کے بعد مدینہ طیبہ کا گنبد خطراء جو آقائے نامدار تاجدارِ مدینہ سلی اللہ علیہ وہلم کی آخری آرام گاہ ہے، نظر آنے لگا۔ مدینہ طیبہ بینی کرمحب کرم مولانا انعام کریم صاحب مہاجر مدنی کی قیام گاہ پر پہنچا۔ موصوف میری آمد کے منظر تھے۔ کانی رات گذر بھی تھی ۔ تھوڑی دیر کے لیے آرام کیا اور شب کے آخری حصہ میں روضہ آمد کے منظر تھے۔ کانی رات گذر بھی تھی ۔ تھوڑی دیر کے لیے آرام کیا اور شب کے آخری حصہ میں روضہ آفدی پر حاضری دی۔ فیجر کی نماز سے فارغ ہوکر قیام گاہ پر آگیا۔

مدینہ طیبہ کے دل روزہ قیام میں اکثر وقت مسجد اور روضۂ اطہر پر گذارتا۔ احباب اور بزرگوں سے بھی ملاقا تیں کرتارہا۔ عصر کے بُعد مخدومی حضرت مولا نازگریا صاحب قبلہ کی مجلس میں حاضر ہوجا تا تھا۔ بالآخر زندگی کے بیدن روزانمی سعادتوں میں گذار کر جدہ کے لیے روانہ ہو گیا۔ میں نے طے کیا تھا کہ میں جدہ میں قیام نہ کروں گا بلکہ سیدھا مکہ معظمہ بہنچوں گا۔

۱۰ جنوری ۷۷ء کی شام کو مدینہ ایر پورٹ سے روانہ ہوکر جدہ پہنچا اور جدہ سیدھا مکہ معظمہ کے لیے روانہ ہوگر جدہ ہوئی اور چرشب کا اکثر حصہ طواف اور لیے روانہ ہوگیا۔ بیت اللہ شریف میں حاضری دی۔ عمرہ سے قراغت ہوئی اور پھرشب کا اکثر حصہ طواف اور نوانل میں گذار کراا کی شام کو جدہ والیس آھیا۔ الی شام کو جدہ والیس آھیا۔ ا

عراق کے ہوائی اڈے پر جناب شفاعت احمد صاحب سینڈ سیرٹری اعثرین ایمیسی اور ایمیسی کے ایک دوسرے کارکن ہوائی اڈے پر پہنچ گئے تھے۔انہوں نے میراقیام بغداد میں کسی ہوٹل کے بجائے فیفن حینی میں کرانا مناسب سمجھا۔ میں نے بھی اس کو پیند کرلیا۔ دجلہ کے کنارے اچھی جگہ تھی۔اب میں بغداد شریف کے مشہور متعامات کی زیارتوں میں معروف ہو گیا۔حضرت سلمان فاری رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کی۔حضرت شکم عبدالقادر جیلائی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر حاضر ہوا۔

امام اعظم الوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام الویوسف کے مزارات پر حاضر ہوا۔ شخ جنید بغدادی ، شخ معروف کرخی ، شخ سبروردی ، امام غزالی رحمہم اللہ کے مزاروں کی زیارت سے مشرف ہوا۔ پھر کوفہہ کی کے کرمجد کوفہ میں نماز پڑھی۔ حضرت عقیل ابن ابی طالب کے مزار پر حاضری دی۔ مخارت علی کی قبر بھی دیکھی اور حضرت علی کرم اللہ وجہد کا مقام شہادت بھی دیکھا۔

وہاں سے رخصت ہو کر مدائن کسریٰ پہنچا اور کسریٰ کے قلعہ کی اس محراب کوبھی دیکھا جس میں استحصات ہو کہ مدائن کسریٰ کہنچا اور کسریٰ کے قلعہ کی اس محراب کوبھی دیکھا جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولا دت کے وفت شکاف پڑھمیا تھا۔

مدائن کسریٰ ہے میں نجف اشرف پہنچا۔ مصرت علی کرم اللہ وجہہ کے مزارِاقد س پر حاضری دی۔ چند گفتے وہاں گزار کر بلاءِ معلٰ پہنچائے

حفزت امام حسین شہید کر بلا کے مزار پر حاضر ہوا۔ حضرت عبان علمدار ، حفزت علی اصغر ، حفرت علی اصغر ، حفرت علی الم علی اکبر اور حفزت قاسم رضی الله عنهم اور کر بلا کے دوسرے ۲۷ شہداء پر فاتحہ کی سعادت حاصل کی۔

۱۸ کی شام کو بغداد ہے روانہ ہوکر کراچی پہنچا اور ۵ روزعزیز مکرم جناب تھیم محمد سعید صاحب کے یاس گزار کر دیلی واپس آگیا۔

اس سفر کے تفصیلی واقعات انشاء الله سفر نامه کی صورت میں پیش کروں گا۔

دفتر سوم کے بارے میں

خدا کے فضل وکرم ہے دفتر سوم میرے سفر سے پہلے ہی اس مرحلہ پر آچکا تھا کہ اگر سفر نہ ہوتا تو شی اس کا دیمبر ہی میں اجرا کرادیتا لیکن بی طے کیا کہ سفر سے واپسی پر ۲۸ مارچ کو ہی حسب سابق یوم روئی کے موقع پر اس کا اجرا کرایا جائے۔ میر نے سفر کے دوران ہی ہندوستان میں پارلیمنٹ کے انتخابات کا اعلان ہوگیا۔ واپسی پر انتخابات کی ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی اور ان انتخابات کے بتیجہ میں ہندوستان میں ایک عظیم انقلاب رونما ہوگیا۔ کا گرلیں جس کی کوشٹوں سے ہندوستان آزاد ہوا تھا اور وہی تمیں سال سے ہندوستان پر حکومت کر دی تھی اس کی ناعا قبت اندیشیوں کی وجہ سے اس کو کھمل کئست ہوگئی اور نظام حکومت کیسر بدل گیا۔ ایسے حالات میں میمکن نہ ہوسکا کہ ۱۲ مارچ کے کو یوم روئی منایا جا سکے اور دفتر سوم کا اجرا تھل میں آ سکے۔ مجورا اس کی فروختگی شروع کر دی گئی۔

اب جیکہ میں دفتر چہارم کے مقدمہ کی بیر چند سطور لکھ رہا ہوں دفتر چہارم کتابت کے مرحلہ سے گذر کر طباعت کے مرائل طے کر رہا ہے خدا سے تو تع ہے کہ چند ماہ بعد اجراعمل میں آجائے گا۔

میں بفضلہ تعالیٰ دفتر پنجم کا اکثر حصہ لکھ چکا ہوں اور اب اس کی کتابت شروع کرار ہا ہوں۔

وفتر چہارم سے متعلق

طی الارض: زمین کالید جانا، اولیاء اللہ کے لیے بسااوقات زمین لیبیٹ دی جاتی ہے اور وہ جہینوں کا سفر سیکنڈ وں میں طے کر لیتے ہیں، ان کاجسم ان کے دل کی خاصیت قبول کر لیتا ہے جس طرح دل ایک سیکنڈ میں لاکھوں میل بھنج جاتا ہے، ایک مومن کا دل لاکھوں میل دور ہوتے ہوئے ایک سیکنڈ میں کعبۃ اللہ پہنچ جاتا ہے۔ ای طرح اولیا کاجسم بسا اوقات بطور کرامت بڑی سے بڑی مسافت کو ایک لیحہ میں طے کر لیتا ہے۔

آنخفور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفار کی بیدھالت ہوتی تنمی گویا آپ کے لیے زمین لیٹتی چلی جارہی ہے۔ مولانا نے ایک شعر میں فرمایا ہے۔ ول بکعبہ می رود در ہر زماں جسم طبع دل بگیرد ز امتمال دل ہر نہ کو ہو جاتا ہے۔ اللہ کے کرم ہے جم دل کی خاصیت حاصل کر لیتا ہے۔ دل ہر نہیں کھیے جاتا ہے۔ اللہ کے کرم ہے جم دل کی خاصیت حاصل کر لیتا ہے۔

لطا نف عشره

دی لطیفی، صوفیا کے نزدیک انسان کی ترکیب دی جزول سے ہے جن کووہ لطا نفعشرہ کہتے ہیں۔ ان حرالطیفوں میں سے پانچ کا تعلق عالم ملکوت سے ہاوروہ بیا۔ قلب، روح، سر، خفی، اخفی اور پانچ کا تعلق عالم ملکوت سے ہاوروہ بیاتی مٹی، موا ممل مومن وہ ہے جس کے بیدسوں اجزاذکرالی میں منہک رہیں۔

تحدُّ دِامثال

جرچز کا اُسی جیسا ہرآن نیا ہوجانا، حکماء صوفیہ ہر چیز کا منبع وخرن اور مرجع ذات واحد کو مانے ہیں اور

کا نکات کی ہر چیز ہرآن ای ذات واحد ہے کسب فیفل کر رہی ہے، ہر چیز کے تمام تو کی اور وجود کا منبع ذات

واحد ہے چونکہ کا نکات کی ہر چیز فانی ہے اس کے قو کی اور وجود ہرآن فنا ہور ہا ہے اور جدید توت اور وجود اس

ذات واحد ہے حاصل کر رہی ہے تو گویا کا نکات کی ہر چیز، ہرآن اپنے موجودہ وجود اور قوت کو فنا کر دیت ہے

اور اسی جیسا ایک جدید وجود اور توت حاصل کر لیتی ہے محسوسات میں اس کی مثال اس طور بھے لی جانک کہ بکل

کو ایک منبع ہے وابستہ تمام قبقے ہرآن ایک نیا کرنٹ منبع ہے حاصل کرتے ہیں اور ان میں ہرآن پہلا کرنٹ مرکز ہے بہتی جاتا ہے اور آیت اِنّا لِلْدِ وَ إِنّا اَلْیَهِ وَاجِعُونَ ''ہم سب خدا ہی کے ہیں اور اس کی جانب لوٹے والے ہیں'' ہے اس کی طرف اشارہ ہے۔

کی جانب لوٹے والے ہیں'' ہے اس کی طرف اشارہ ہے۔

کشتگانِ مخبرِ کتلیم را بر زمان از غیب جانے و گرست

مولاتائے روم نے فرمایا۔

حاصل اندر کیک زمال از آسال می رود می آید ایدر کاروال

مستليناع

یعنی مزامیر اور آلات کے ساتھ گانا سننا۔ بیمسئلہ بزرگوں میں ہیشہ سے زیر بحث رہا ہے۔مولانا

بحرالعلوم لكصنوى رحمة الله عليه في ارشادفر مايا ب:

''نغمات کا ساع دل میں رفت اور زی پیدا کرتا ہے اور اس جذبہ کو ابھارتا ہے جو دل میں پیوست ہوتا ہے۔ اگر کمی کو تعلق مع اللہ ہے اور اس کے دل میں عشق خداو ندی جا گریں ہے تو ساع ہے اس کا بیج فدبہ مزید قوت حاصل کر لیتا ہے اور آ تش عشق تیز ہوجاتی ہے لین اگر دل میں شہوانی جذبات ہیں تو ساع فت و فجو رکی دوست دیتا ہے۔ ای لیے چشیہ سلسلہ کے بزرگ اہل کے لیے ساع کوجائز اور نااہل کے لیے حزام قرار دیتے ہیں۔ شخ آ اکبر قدر سرہ نے فقو حات میں میں ذکر فرمایا ہے کہ کمی شخص نے ساع کے بارے میں شخ ایوستور رحمت اللہ علیہ ہے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا۔ مبتدی سالک کے لیے حزام ہے اور مشتبی کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس شخص نے بھر دریافت کیا کہ بھر کس کے لیے ساع جائز ہے تو فرمایا متوسط صاحب دل کے لیے ساع جائز ہے تو فرمایا متوسط صاحب دل کے لیے ساع جائز ہے تو فرمایا متوسط صاحب دل کے لیے ساع جائز ہے۔ شخ آ کبر نے ایک دوسرے مقام پر ذکر فرمایا ہے کہ ساع اگر چہ جائز ہے لیکن بزرگوں کے زد دیک جائز ہے۔ شخ آ کبر نے اور حضرت بایزید بسطای رحمۃ اللہ علیہ ساع کے قائل نہ تھے اور اس کو کوروہ قرار دیتے سے میجار ہنا بہتر ہے اور حضرت بایزید بسطای رحمۃ اللہ علیہ ساع کے قائل نہ تھے اور اس کو کورہ قرار دیتے سے میجار ہنا بہتر ہے اور حضرت بایزید بسطای رحمۃ اللہ علیہ ساع کے قائل نہ تھے اور اس کو کورہ قرار دیتے ہیں عراص کے مواقع پر عوام کے جمع میں مزام رکے ساتھ قوالی سننا کی اعتبار ہنا ہیں ہو۔

مسجداقصلي

یہ مجد بیت المقدی میں واقع ہے۔ آنخصور صلی اللہ علیہ وہلم کی معراج یہاں ہے ہی شروع ہو کی تھی۔ بجرت کے بعد مدینہ طیبہ بیج کر آنخصور صلی اللہ علیہ وہلم نے ۱۱، ۱۱ مہینے ای کی طرف رخ کر کے نمازیں بجرت کے بعد مدینہ طیبہ بی قبلہ رہا۔ حضرت کے بعد مدینہ طیبہ بہی قبلہ رہا۔ حضرت پر مصلیانوں کا قبلہ اولی بھی کہا جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کا ہمیشہ یہی قبلہ رہا۔ حضرت واؤد علیہ السلام نے ای جگہ بیکل کی تغیر کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بیت المقدی کی علاقہ اسلامی قلم و میں شامل ہوا۔

متجدحرام

مکہ معظمہ میں بیت اللہ کے جاروں طرف کا ایک خاص علاقہ مبحد حرام کہلاتا ہے۔ آ شخضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس کی کوئی خاص چہار دیواری نہ تھی۔ حفزت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں اس کے اندر کی آبادی کو خفل کر کے اس کی چہار دیواری بنوائی۔ پھر مختلف دوروں میں اس مبحد کی توسیع ہوتی رہی ہے۔
ہوتی رہی

#### عليمه معدبيرضي الثدعنيا

یہ بنوسعد قبیلہ کی خاتون ہیں۔ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بجین میں انہوں نے آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے۔ لہذا یہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضائی مال ہیں۔ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ یہ تشریف لائیں تو آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چا در ان کے لیے بطور فرش کے بچھا دی۔

#### بايزيد بسطاى رحمة اللدعليه

بڑے اولیاء اللہ میں سے ہیں ان کا اصل نام طیفور تھا۔ ای لیے ان کا تصوف کا سلسلہ طیفوریہ کہلاتا ہے۔ طریقت اور دیگر سلسلے بھی ان تک پہنچتے ہیں۔ ریاضتوں اور مجاہدوں اور کرامات میں یکتا اور فرد تھے۔ حضرت جنید بغدادی فرماتے تھے کہ اولیاء اللہ میں آپ کا وہی مقام ہے جوفرشتوں میں حضرت جرئیل علیہ السلام کا۔ شہر بسطام میں سماشعبان ۲۳۲ ہجری کووفات پائی۔

أبوالحن خرقاني رحمة اللدعليه

ان کی اگرچہ بایزید بسطائی ہے ملاقات نہیں ہوئی ان کے بہت بعد پیدا ہوئے ہیں کین بطور ادیسیت ان کوفیض انہیں سے حاصل ہے۔ مشہور ہے کہ آپ نے چالیس سال تک عشا کی نماز کے وضو ہے میں کی نماز پڑھی ہے۔ آپ کا زمانہ سلطان محمود غزنوی کا زمانہ ہے۔ سلطان آپ کا بہت معتقد تھا۔ ان کی وفات ۱۰ محرم الحرام ۲۲۲ جمری کو خرقان میں ہوئی۔

شق صدر

یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ کو چاک کیا جانا۔ بیروا قعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں گئی ا پارٹیش آیا ہے۔ مولانا نے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے جو حضرت علیمہ کے ہاں پیش آیا تھا۔ حضرت علیمہ دودھ حجیر انے کے بعد بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کی وجہ ہے آنپ کو اپنے پاس رکھنا چا جی تھیں۔ ای زمانہ بیل ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت جرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کو خین پرلٹا کر آپ کا سینہ مبارک چاک کیا، قلب کو نکالا اور اس کو چیر کر اس میں سے مجمد خون کا ایک کھڑا نکالا اور پھر قلب مبارک کو ایک سینہ مبارک جا دور کر دھویا اور اس کو سینہ مبارک کو ایک سینہ کوی دیا۔ ساتھ کھیلنے والے بچوں نے جب میں مراد قصہ دیکھا تو وہ دوڑ کر حضرت حلیمہ کے پاس آئے اور سارا قصہ دیکھا تو وہ دوڑ کر حضرت حلیمہ کے پاس آئے اور سارا قصہ سایا۔

حضرت حلیمہ دوڑتی ہوئی آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں اور آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کود میں اٹھالیا۔ پھر حضرت حلیمہ آپ کی بہت زیادہ حفاظت کرنے لگیں اور جاہا کہ بہت جلد آپ کو لے جاکر آپ کے دادا عبدالمطلب کے سپر دکر دیں۔اس واقعہ کے وقت آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جارسال کی تھی۔

دوسری بارش صدر کا داقعه جب بیش آیا تو آنخضور صلی الله علیه وسلم کی عمر مبارک دس سال کی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنداس کے راوی ہیں اور محدثین نے اس روایت کی تھیج کی ہے۔

تیسری باریہ واقعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت پیش آیا جبکہ آپ کی عمر جالیس سال کی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی راویہ ہیں۔

چوتھی باریہ واقعہ معراج کے وقت بیش آیا جبکہ آپ کی بعثت ہو چکی تھی۔اس واقعہ کے سلسلہ میں احادیث کی کتابوں میں مشہوراورمتواتر روایات موجود ہیں۔

حطيم

آ نحضور صلی الله علیہ وسلم کے بچپن میں ایک بار کم معظمہ میں بہت زیادہ بارش ہوئی۔ چاروں طرف کے پہاڑوں کے پانی کے بہاؤ نے بیت اللہ کی تغییر کو برباد کر دیا۔ تب قریش میں مشورہ ہوا کہ بیت اللہ کا انسرنونتمیر کی جائے گیا اس بنا پر چھو انسرنونتمیر کی جائے گیا اس بنا پر چھو ناکانی ہوا تو سے ہوا کہ بیت اللہ کی اصل ابرا ہمی بنیا دوں کوچھوڑ کرتغیر کوچھوٹا کرلیا جائے۔ چنانچہ بیت اللہ کی متنوں دیوار میں تو اصل بنیادوں پر اٹھائی گئیں اور ایک دیوار اصل بنیاد سے ہٹا کر اندر کی جائب تغیر کی گی۔ بناءِ ابرا میں کا یہ حصہ جو تغیر سے باتی رہ گیا اس کو تعلیم کہاجا تا ہے۔ آ مخصور صلی الله علیہ وسلم کی تمنائقی کہ بنیا دوں پر تغیر کرا میں کین دین صلحتوں کی بنا پر اللہ عنی دین اللہ علیہ وسلم کی جمائقی کہ اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی بیت اللہ کی بنیا دوں پر تغیر کرا میں کین دین مصلحتوں کی بنا پر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیت اللہ کی بنیا دور عبر کردہ عبر کردہ عبد ہو عبد اللہ کی میت اللہ کی بنیا دور شام کی تعیر کردہ عبارت کی دور و عبد اللہ کی بنیا دور شام کی تغیر کردہ عبارت کو کردادیا کی میت اللہ کو ای حالت میں کردیا جس جالت میں آ مخصور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیاد میں قاری جنانچ آن کی تعیر کردہ عبارت کی میت اللہ کی حصہ بیت اللہ کی حصہ بیت اللہ کیا دیا جس حالت میں آ مخصور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیاد میں قاری جنانچ آن کی حصہ بیت اللہ کی میت اللہ کی حصہ بیت اللہ کی عبارت کی علی حصل کی میت اللہ کی حصہ بیت اللہ کی عبار ہیں جس حصل کی میت اللہ کی حصہ بیت اللہ کی عمل دیا ہر ہے۔

بإنيل وقاميل

بددونور مفرت آدم علیدالسلام کے لڑ کے بیں۔ قابل کے ساتھ جوجر وال لڑ کی پیدا ہوئی اس کا نام

اقلیما تھا۔ ہائیل کے ساتھ جو بڑواں لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام لیودا تھا۔ اس زمانہ کی شریعت کے اعتبار سے قائیل کی شادی لیودا کے ساتھ ہوئی چا ہے تھی جو اتفاقا برصورت تھی اور ہائیل کی شادی اقلیما سے ہوئی چاہیے تھی جو سین تھی۔ اس رشک وجلن میں قائیل نے ہائیل کوقل کر ڈالا تا کہ اس کی منسوبہ سے اس کی شادی ہوجائے۔ قرآن پاک نے اس واقعہ کو مجملاً ذکر کیا ہے۔ قائیل نے جب ہائیل کوقل کرنے کا ارادہ کیا تو ہائیل نے کہا میں تیرے قل کے ارادہ سے ہاتھ بھی نہ اٹھاؤں گا چنا نچہ قائیل نے ہائیل کوقل کر ڈالا۔ مدیث شریف میں ہے کہ اب دنیا میں جو بھی ناجائز قل ہوتا ہے اس کا گناہ قائل کے علاوہ قائیل کوجی ہوتا ہے جو ذکہ قل کی برسم اس دنیا میں جو بھی ناجائز قل ہوتا ہے اس کا گناہ قائل کے علاوہ قائیل کوجی ہوتا ہے جو ذکہ قل کی بیرسم اس دنیا میں جو بھی ناجائز قل ہوتا ہے اس کا گناہ قائل کے علاوہ قائیل کوجی ہوتا ہے جو ذکہ قبل کی بیرسم اس دنیا میں سب سے پہلے اس نے جاری کی ہے۔

سجاد حسین ۱۰جمادی الاول ۱۳۹۷ه-م ۱۳۹۰ پریل ۱۹۷۷ء

\* \* \*

### بِسُمِ اللهِ الرَّحَمٰنِ الرَّحِيْمِ

که گذشت از مه بنورت متنوی کہ تیرے نور سے، مثنوی جاند سے بردھ منی ہے ميكشد اي را خدا داند كيا خدا جائے اس کو کہاں لے جائے گی؟ می کشی آل سوکہ تو دانستہ م (اس کو) اس جانب مھنج رہا ہے جس کوتو جانا ہے نا پدید از جالجے کش نیست دید پوشیدہ، اس ناوانف کے لیے ہے جس کی نظر نہیں ہے كر فزول كردد تو اش افزوده اگر وہ بڑھتی ہے تو تو نے اس کو بڑھایا ہے می دہد کئ آرزوئے منتیں الله (تعالی) برمیز گارول کی تمنا بوری کرتا ہے تا كه كَانَ اللَّهُ لَهُ آمِد جُزا یهاں کک کر ''گانَ اللهٔ لَه'' بدلہ آیا در دعا و شکر کفها پر فراشت بعا اور شکریے میں ہاتھ اٹھاتی تھی فضل کرد و لطف فرمود و مزید اس نے نعل فرمایا مہربانی کی اور اضافہ کر دیا آنچناں کہ قرب مزدِ سجدہات جیما کہ تجدول کی اجرت (اللہ سے) نزد کی ہے

اے ضاء الحق حمام الدیں توتی اے ضاء الحق حمام الدین ا تو عی ہے ہمت عالی تو اے مرتجی اے امیدگاو! تیری بلند ہمت گردن این مثنوی را بست<sup>ه</sup> تو نے اس مشوی کی گردن باعدہ رکھی ہے متنوی یویاں کشندہ تایدید معنوی دوڑ رہی ہے، شخینے والا پوشیدہ ہے متنوی را چول تو مبدا<sup>ی</sup> بودهٔ جکہ متنوی کی ابتدا تو ہے چوں چیں خواہی خدا خواہد چیں تُو جیما جابتا ہے خدا دیما جابتا ہے گانَ لِلَّهِ بودهُ در ما مضلی يَهُ ' ' كَانَ لِلّٰهِ ' بَتَا منتنوی<sup>سی آ</sup> از تو ہزاراں شکر داشت منتوی، تیرے ہزاروں شکریے اوا کرتی تھی وَر لِب و نَفْشَ خدا شَكْرِ تو ديدِ خدا نے اسکے ہاتھ اور منھ میں تیرا شکریے دیکھا زانکه شاکر را زیارت وعدماست كينك شكر كرنے والے كے ليے زيادتى كے وعدے يى

ا بے۔ منیا وائن صام الدین جلی مولانا کے دی خلیفہ ہیں جوشوی گرتر کا سب سے ہیں۔ کہ گذشت۔ جا عرکا لوراجهام پر پڑتا ہے۔ مشوی کا لور ارواح پر پڑر ہا ہے۔ ہمت مرید کی آو بیٹن کے معارف کی کشش کا باعث ہوتی ہے۔ مرجی ۔ وہش جس سے امید وابستہ ہو۔ گرون مشوی کے معارف کی کشش کا سب ہیں لیمن یقینا اس کی کشش منجانب اللہ معارف کا رخ تو جد حرجا ہتا ہے اوجر کوموڑ ویتا ہے۔ مثنوی ۔ بھا ہر مولانا حسام الدین مثنوی کی کشش کا سب ہیں لیمن یقینا اس کی کشش منجانب اللہ ہے۔ کشتہ و لیمن منجانب اللہ ہیں۔ مثنوی کے کشتہ و لیمن مناب اللہ ہیں۔

مبدا فاہری سب چونک مولانا صام الدین بیں اہدامتوی کی طوالت انہی کی جانب ہے بھی جائے گی۔ چوں چیس جیکہ نا کے بعد بقا باللہ کامر تب عاصل موجا تا ہے بندہ کی مرضیات بعید ہاللہ کی مرضیات بن جاتی ہیں۔ تکان الله کہ بقاباللہ کے بعد انسانی فعل ضافی ط

محتوی محتوی چونکہ حسام الدین سے فیض مامل کردہی ہے تو کویاس کے اوراق اس کے ہاتھ میں ہیں۔ حرید فیکر پر حرید اصان کا وعدہ ہے ۔ حتوی محتوی چونکہ حسام الدین سے فیض مامل کردہی ہے تو کویاس کے اوراق اس کے ہاتھ میں ہیں۔ حرید فیکر پر حرید احسان کا وعدہ ہے ۔ چنانچ فرمایا کیاوَ کین فیکر فیم کلازیک فیکم "اورا کرتم شکر کرو مے تو ہم زیادہ ویں گے۔

فرب جال شد تجدهٔ ابدانِ ما مارے جسمول کا تجدہ روح کے قرب کا (سبب) بنا نز برائے بوش و ہای و ہو بور نه که ثان و شوکت کی اور واد واد کی وجم ہے تحكم دادى بين بلش ما ميكشيم تو نے عم دیا کہ ہاں مھیج ہم کھیجے ہیں اے امیر صبر و مقتل الفرج اے مبر کے امیر اور کشادگی کی تنجی! نَجُ رَبُّ البيت مردانه بود بیت (الله) کے مالک کا ج مردول کا ہوتا ہے که تو خورشیدی و این دو وصفها کہ تو سورج ہے اور بیہ دونوں (اس کی) منتیں ہیں تَنْغُ خورشيد از ضاء باشد يقيس سورج کی مکوار یقینا روشن کی ہوتی ہے آن خورشید این فروخوان از نیا سورج کی ملکیت ہے اس کو قرآن میں پڑھ لے وال قمر را نور خواند این را نگر اور ال جائد كو نور فرمايا ہے، اس ير غور كر لیس ضیا از نور افزول دال بجاه ہل مرتبہ میں میا کو نور سے برما ہوا سجھ چوں پر آمہ آفاب آل شد پدید جب سورج نکل آنا ہے وہ (راستہ) نظر آ جاتا ہے كَفْت وَاسُجُدُ ۖ وَاقْبَرِبُ يِرْدَانِ مَا ہمارے خدانے فرملیا ہے، "ادر تجدہ کر ادر قریب ہو جا" کر زیادت می شود زین مو بود مر (منتوی میں) اضافہ ہو رہا ہے تو اس دجہ ہے ہے با تو مايول رز بتابستال خوسيم بم تقصة الألرح خوش بي جيها كانكور كابل وم كرمايين خوش بلش این کاروان را تا ج اس قافلہ کو ج تک عمرگی ہے لے جا مج زیارت کردنِ خانہ بور ع خانہ (کعیر) کی زیارت ہوتی ہے زال ضياء<sup>ع كف</sup>تم حمام الدين ترا اے دین کی مکوار میں نے مجھے روشی اس لیے کہا ہے کایں حمام و ایں ضیا یک ست ہیں کیونکہ یہ مکوار اور یہ روعن یقیبتا ایک ہے نور از آنِ ماه باشد ویں ضیا نور جاند کی ملکیت ہے اور بیہ ضیا حمن<sup>ے</sup> را قرآل ضیا خواند اے پدر اب یابا! سورج کو قرآن نے ضیا فرمایا ہے کس چوں عالی تر آمہ خود زماہ چونکہ سورج خود جاند سے اونجا ہے بس کس اندر نور مه سنج ندید بہت سے لوگ بیل جو جاتھ کے نور میں راستہ نیس دیکھ باتے ہیں

ا ''واسجد واقتوب''ادر بجد و کراور قربت حاصل کرلین بجد و قرب خداوی کاسب ہے۔ قرب جاں۔ جسمانی بجد وروحانی تقرب کاسب ہے۔

گرزیادت۔ متنوی کی طوالت کا سب مولانا صام الدین کا جذب ہے نہ کہ وام میں اس کی پندیدگی۔ بوش۔ با کے زیر کے ساتھ شان و شوکت۔

باتو۔ تابت ال بین موسم بہار میں انگور کی بیلیں خوب بھیلتی ہیں اس طرح مثنوی کے نشو و نما کا سب مولانا صام الدین ہیں۔ تنوش بکش۔ جس طرح کا دوال جے جاتا ہے اور اس کے لیے ایک امیر النج ہوتا ہے جواس کی رہنمائی کرتا ہے اس طرح ان معارف کا کاروال رب کو جی زیادت کے لیے دوال ہے اور مولانا صام الدین اس کے سالار ہیں۔ تج ۔ جو قافلہ تج کو جاتا ہے اس کا مقعد خانہ کعب کی زیادت ہوتی ہے گئی اس قافلہ کا مقعد خانہ کعب کی زیادت ہوتی ہے گئی اس قافلہ کا مقعد دیا تہ کو بیار کو بیار کی دیارت ہوتی ہے گئی اس قافلہ کا مقعد دیا تہ کو بیار کو بیار کو بیار کی دیارت ہے۔

ع مستمس جس طرح سورج افا ضرمیں بڑھا ہوا ہے تو تم چونکہ ضیا ہوا ہذاتم بھی فاصنہ میں بڑھے ہوئے ہو۔ بس کس بیاعہ کی روشنی میں بہت ہے لوگوں کوراستہ نظر نہیں آتا سورج کی روشنی میں نظر آجاتا ہے۔ بڑے۔ راستہ۔ آفاب۔ سورج ہر مال کے کھوٹے اور کھرے بن کوواضح کر دیتا ہے ای لیے بازارون میں لگتے ہیں۔

ِ لا جم بإزاريا در روز بود لا محاله، بإزار، ون ميس للت بي تا بود از عین و از حیله بعید تاکہ ٹوٹے ادر کر سے بچائے ہو تاجرال را رحمة للعاميل تاجروں کے لیے رحمة العالمین بن کر زانکه زو شد کاسد او را نفذ و رخت كيونكهاس كى وجد عداس كا نقد اور سامان كمونا بنا ب کتے کے سوا درویش کی جان کا وحمن کون ہوتا ہے؟ پس ملاتک رَبّ مسَلِّمُ می زنند تو فرضت خدا سلامت رکم کا نعره لگاتے ہیں از لیف و دَمهائے دُزدال دور دار چوروں کی مچونک اور سائس ہے دور رکھ زیں دو اے قریاد رس قریاد رس اے فریاد کو چنچے والے! ان دونوں سے فریاد کو چھی كافتاب از جرخ حارم كرد خيز کونکہ سورج چوتھے آسان سے طلوع کر رہا ہے דו אוג א עונ פ א כות تاکه وه ملکول اور شهرول پر چک اشجے وانكه ديدش نقتر خود مردانه است اور جس نے اس کو اپنی دولت سمجما وہ مرد ہے قوم موی را نه خول بود آب بود (حعرَّت) موی طبیدالسلام کی قوم کے لیے پانی تعاند کہ خوان

آفآب أعراض را كامل نمود سورج، سامان کو شمل دکھاتا ہے تاكهٔ قلب و نقتر نيك آيد پديد تا کہ کمونا اور کمرا خوب ظاہر ہو جائے تا که نورش کامل آید در زمیس یہاں تک کہ اس کی ممل روشی زمین پر آتی ہے ليك بر قلآب مبغوض ست سخت لکین وہ دھوکے باز کو بخت ناببتد ہے كي عدةِ جانِ صراف ست قلب تو کھوٹا، صراف کی جان کا دخمن ہوتا ہے انبیا با وشمنال بر می تعد انبیا وشمنوں کے ساتھ بجڑتے ہیں کایں چرانے را کہ ہست او نور دار کہ اس تجاغ کو جو روش ہے دُزد و قلاب ست تعمم نورو بس چور اور ملمع ساز روشیٰ کا دشمن ہے روشیٰ بر وفتر حیارم بریز چتے وفتر پُر روشیٰ ڈال بیں ز جارم عِ توروہ خورشید وار ہاں چوہتے (دفتر) سے سورج کی طرح روشی عطا فرما ہر رئش افسانہ بخواند افسانہ است جس نے اس کو قصہ سمجا یو (خود) قصہ ہے آب نیل ست و بقبطی خول نمود (دریائے) نیل بانی ہے اور قبلی کو خون نظر آیا

تا کہ۔ سودی کی دوشی میں کھونا کمر انظر آ جاتا ہے اور خرید ارد ہو کے سے فکا جاتا ہے۔ رحمۃ۔ تاجروں کے لیے سودی کی دوشی رحمت کالی ہے ای طرح مولانا صام الدین چونکہ ضیاء ہیں اہنداوہ بھی سالکوں کے لیے رحمت ہیں۔ لیک۔ جس طرح دھوکے باز سودی کی روشی سے نفرت کرتے ہیں ای الحرج ہنا وٹی شیوخ مولانا صام الدین سے ففرت کرتے ہیں۔ ہی کے وقامال پر کھے والے کی جان کا دشمن ہوتا ہے۔

و من - ای طرح جود نیا کے کتے ہیں وہ بررکوں کے دخمن ہوتے ہیں۔ انہیا کا مقابلہ دنیا واروں سے ہوتا ہے جوان کے دخمن ہوتے ہیں۔ فرشتے ان انہیا کی سلائی کے لیے دعا کرتے رہے ہیں۔ کا ہیں۔ لینی فرشتے دعا کرتے ہیں کہ جوچ ارخ ہدایت انبیا لے کرآ ئے ہیں اس کو دشمن نہ جما مکیس - روشن مولانا دعا فرماتے ہیں کہ اب جبکہ جوٹی میان کا آفاب جرخ چہادم سے طلوع کر دہا ہے تو اے خدا اس چہارم دفتر پر الو ارمعرفت کی روشنی ڈال دے۔

ز جارم لینی دفتر چارم سورج کوئی جوشے سان پر مانا جاتا ہے۔ ہرکش۔ جواس مٹنوی کوانسانہ سیجےدہ وخودا فسانہ اورممل ہے۔ آب شکل۔ ایک جیز دوخصول کے اعتبار ہے دوجدا گانہ محمر کھتی ہے۔ دریائے شل معرت موئی علیہ السلام کے لیے پائی تھاا درقبطیوں کے لیے خون تھا ای طرح بیٹنوی بعض لوگوں کے لیے تنجید معرفت ہے۔

شد ممثل سرگوں اعدر سَمَّو دورزخ میں سرگوں بنا ہوا ہے دورزخ میں سرگوں بنا ہوا ہو تقال اللہ (تعالی) نے جہیں اس کے کائی اموں کا جواب دکھایا ہے کم مبادا زیں جہاں ایں دید و داد خدا کرے یہ مثاہدہ اور عطا اس دنیا سے ناپید نہ ہو گر تمامش می گئی اینجا رواست اگر تمامش می گئی اینجا رواست اگر تمامش می گئی اینجا رواست وقصہ را پایاں بر و مخلص رسال قصہ کو پرا کر دو اور انجام کو پہنچا دو جیارش جارش در نظام جیارش جارست آرش در نظام جیارش میں پرو دو

تمامی خطایت آل عاش کہ از عسس گریخت در باغے مجبول ومعثوق را در آل باغ یافت وعسس را از شادی دعائے فیر میکرد و می گفت کہ عَسَی آن تکر هُوُا شَینًا وَهُوَ خَیْرُ لُکُمُ اس عاش کی حایت کا باتی تصہ جو انجی ن باغ میں کوآوال سے بھاگا اور اس عاش کی حایت کا باتی تصہ جو انجی ن باغ میں کوآوال سے بھاگا اور اس عاش کی حایت کا باتی تصہ جو انجی ن باغ میں کوآوال سے بھاگا اور اس غیم بالیا اور خوش کی وجہ سے کوآوال کے لیے دعائے فیر کرنا تھا اور کہتا تھا کہ "ہما اوقات تم ایک چیز کو ناپند کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہے"

رابر اندر باغ از خوف و فرس ڈر کے مارے گھوڑا باغ میں گھا دیا کر غمض ایں ور عنابر ہشت سال جس کے غم میں یہ آٹھ سال سے مصیبت میں تھا ہمچو عنقا وصف او را می شنید عنقا کی طرح اس کی خوبیاں سنتا تھا

اندری بودیم کال شخص از عسس ہم یہ کہ رہے ہے کہ اس شخص نے کوال کی دجہ سے بود ہم اس شخص نے کووال کی دجہ سے بود اندر باغ آل صاحب جمال دو حید باغ میں متی میں متی سایہ او را تبود امکان دید اس کے سایہ کو بھی دیکھنے کا امکان نہ تھا

ا این شرف یعنی مثنوی ستر جہتم اے منیاء این مولانا حیام الدین کا کشف تھا کہ مثنوی کے منکر ایمان سے محروم ہیں۔ پانٹے ۔ جواب دید کا سیر منتوی ستر جہتم اللہ بن کے کشف کی طرف اشارہ ہے۔ ایں یعنی مثنوی پر دید کا مصام اللہ بن کے کشف کی طرف اشارہ ہے۔ ایں یعنی مثنوی پر اعتراض کرنے والے ۔ جار میں جلد لیعنی مثنوی کا جو تھا دفتر ۔ اعتراض کرنے والے ۔ جار میں جلد لیعنی مثنوی کا جو تھا دفتر ۔

ع تمای سیماش رات کومنوقه کے فراق میں گھوم رہاتھا، راستہ میں اس نے کووال کودیکھاتو اسے ڈرکر دوایک باغ میں گھیں گیا دہاں دیکھا کہاس کی معثوقہ موجود ہے تو دواس کوتوال کودعا کمیں دینے لگا۔

سے عسی انسان کی چیز کواپنے لیے ناپند کرتا ہے اور ای میں اس کی بہتری ہوتی ہے۔ عنا۔ مشقت ماید مجوبہ کا وجود تو در کناریداس کا سابیہ مجمع ندد کھ سکتا تھا۔ عنقام لوگوں نے عنقا کی مرف خوبیاں تی بیس کی نے اس کودیکھا نہیں ہے۔

بروے افتاد و شد او را دلرما اس سے ہو گئی تھی اور وہ اس کی داریا ہو گئی تھی خود مجالش می نداد آل تند خو اس کو اس بدمزاج نے موقع نہ دیا سیر چیتم و بے طمع بود آں نہال وہ بوٹا، سیر جبٹم اور بے طبع تھا حق بیالود اوّل کارش کیے ابتداء كارمس الله (تعالى) ال كمونث آلوده كروية بن بیش باشال می نهد هر روز بند ان کے یاؤں میں ہر روز بیڑی ڈال دیتے ہیں بعد ازان در بست و کابین<sup>ع</sup> جست او اس کے بعد در بند کر دیتا ہے اور میر کا مطالبہ کرتا ہے بعد ازال در بست که کابیں بیار اس کے بعد دروازہ بند کر دیا کہ مہر لا ہر دے راجی و آئس می شوند ہر سائس میں امیدوار اور نا امید ہوتے ہیں کہ کشادندش درال روزے درے حى كال معالم من الكيدوزال كي ليعدواز عدكول دية إل بر جال امید آتش یا شدست ای امید ہر بے سچین ہوتا ہے خود فروشد یا بیخش ناگهال اطاعک اس کا پاؤل نزانے میں جنس سیا تازییم او دود در باغ شب تاكہ اس كے ڈر سے رات كو باغ ميں دوڑ جائے طالبِ انگشتری در جوی باغ باغ کی نہر میں انگوشی تلاش کر رہی ہے

جرکے لُقیہ کہ اول از قضا موائے ایک ملاقات کے جو شروع میں مقدر سے بعد ازال چندانکه می کوشید او اس کے بعد اس نے جتنی بھی کوشش کی نے بہ لابہ جارہ بودش نے بمال نہ خوشامہ سے اس کی کوئی تدبیر تھی، نہ مال سے عاشِق ہر پیشہ و ہر مطلّبے ہر مُقَصد اور ہر پیٹہ کے عاشق کے چول بدال آسیب در جست آلمذ جب ال معالمه على وه يوضع كلت بين چوں در افتادند اندر جستحو وو جب جبتح میں لگ جاتے ہیں چوں در افکندش بجست جوئے کار جب اس کو معالمہ کی جبتی میں جٹلا کر دیا بم برال بو می تنند و می روند وہ ای خوشبو کے دریے ہوتے ہیں اور چلتے ہیں ہر کے دا ہست اُمیدے برے ہر مخص کے لیے امید کا پیل ہوتا ہ باز در بستندش و آل در پرست مجر اس کا دروازه بند کر دیتے ہیں دو در کا بجاری چول در آمد خوش در آل باغ آبخوال جب وو نوجوان خوشی سے اس باغ میں آیا مر غسس را ساخته بزدال سبب اللہ (تعالی) نے کوتوال کو سبب بنا دیا يبيند آل معثوقه را أو يا جراغ وہ اس معثوقہ کو ویکمنا ہے کہ وہ چاخ لیے

کتید با قات بعد ازال میلی ملاقات کے بعد آنھ سال تک ملاقات کا کوئی موقع ندملات توخو مینی محدوب لاب خوشاند نہال سینی معشوقه و عاشق یشتن کا میں معالمہ ہوتا ہے وہ ابتد میکنسا تا ہے بھر ترایا تا ہے۔ دریست کینی وصال کا درواز وبند ہوجا تا ہے۔

عائں۔ ساہی معاملہ ہوتا ہے دہ ابتد میں ہے جراز ہات ہے۔ در بست۔ سان ہداد دارہ بد ہوجاتا ہے۔ کا بیں۔ مہر لین جش کے مصائب جمیلنا۔ ہم براں۔ ابتداء ہونٹوں کو جو چہکا لگاہے اس کی دجہ سے امید دہم بھی جٹلار ہے ایں۔ راتی ۔ امید دار۔ آکس۔ مایوں۔ ہر کتے۔ برخص متعود مامل کرنے کی فکر جس آتش زیر یا رہتا ہے۔

ا کی۔ مایوک۔ ہرسے۔ ہرسی معمود ماس کرنے فاظریس آس زیر بارہتا ہے۔ چوں۔ جب وہ عاشق مرکوال کے ڈرے ہماک کرباغ میں تھسا تو اس کو تو ہدار ہو کیا۔ فروشد۔ لین تحبوبہ کا دیدار حاصل ہو کیا۔ بیند۔وہ اپی معشوقہ کود کھتا ہے کہ وہ چراغ لیے ہوئے نہر میں اپنی انگوشی تلاش کررہی ہے۔

با . ثنائے حق وعائے آن عسس الله (نعالی) کی تعریف کے ساتھ کوتوال کے لیے دعا کو بیست چندال سیم و زر بروے بریز میں گنا سونا اور جاعری اس پر بہا دے آنیخال که شادم او را شاد کن جیا میں خوش ہوں اس کو خوش کر دے از عواتی و سکی اش وارهسان سیائی پن اور کتے بن سے اس کو نجاب وے دے که بماره خلق را خوابد بلا کہ ہمیشہ مخلوق کی مصیبت کی تمنا کرتا ہے بر مسلمانال شود او زفت و شاد مسلمانوں ہے وہ پھولا اور خوش ہوتا ہے از ملمانان قَلند او را نجود مسلمانوں میں سے کی ہر پخشش عطا کی تحميرون قولتج زي عم در زمال فوراً ال عم سے اس کے (درد) قولنے ہو جاتا ہے زیں بلا قریاد رس اے مستعال اے عدگار! اس مصیبت سے فریاد ری کر کز عوال او را چنال راحت رسید کیونکہ کوتوال سے اس کو ایسی راخت می سمی آل عوال پیوند آل مشآق بود ده کووال ای عاشق کا دوست تھا بد به تبنت باشد این را بم بدال برا، نبعت سے ہوتا ہے اس کو بھی شمھے لے ، پس قرس میکرد از ذوق آن نفس اس وقت وہ زوق (و شوق) سے جاتا تھا گر زیال کردم عشس را از گریز اگر میں نے بھاگ کر کووال کا نقصان کیا ہے از عواتی مر ورا آزاد کن اس کو سیای پین سے آزاد کر دے سعد دارش این جهان و آن جهان اس جہان اور اس جہان میں اس کو نیک بخت بنا دے گرچہ خوی آل عوال ہست اے خدا اے خدا! اگرچہ اس کوتوال کی عادت ہے گر خبر آید<sup>ع</sup> که شه جرے نہاد اگر خبر آئے کہ بادشاہ نے جم قائم کیا ور خبر آید که شه رحمت نمود اور اگر خر آئے کہ بادشاہ نے رم کیا ما کی در جان او افلا ازال اس سے اس کی جان عم میں جالا ہو جاتی ہے صد چین ادبار ہا<sup>ع</sup> دارد عوال سپای اس طرح کی سیروں خرابیاں رکھتا ہے او عوال را در دعا در می کشید وہ کوتوال کو دعا میں شامل کر رہا تھا بر جمه زهر و بر او تریاق بود (وہ کوتوال) سب پر زہر اس کے لیے تریاق تھا پس بد مطلق نباشد در جهال پن ونیا میں بالکلیہ کوئی برا نہیں ہے

ا تریں۔ ساتھی۔ باتنا۔ بینی اللہ کی تعریف کے ساتھ کوتو ال کووہ دعا کیں دینے لگا۔ گر۔ کوتوال اگر اس کوگر فار کر لیٹا تو رشوت میں بچھے حاصل کرتا۔ از تو انی۔ پولیس کے آ دمیوں میں ظلم وستم کا مادہ ہوتا ہے۔ تکی۔ سپاہیوں میں کوں کی در تدگی ہوتی ہے۔ کہ ہمارہ۔ پولیس کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ جرائم میں جلا ہوں تا کہ ان سے منافع حاصل کر سکے۔

ع محرَّخِراً ید اگر پولیس کومعلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ نے کی قوم کو بحرم قر اردیا ہے تو اس کوخوشی ہوتی ہے ادر ہادشاہ کے معاف کرنے ہے پولیس دنجلاہ ہوتی ہے۔ تکند کینی دہ جرم معاف کردیا ہے۔

ے ادبار۔ بھلائی سے دوگردانی۔ اُدھوال۔ چونکہ کوتوال کی وجہ سے اس کومجو بہ کا دیدار میسر آیا تھا اس لیے اس کو دعا کیں دے رہا تھا۔ برہم۔ کوقائل دوسروں کے لیے باعث معیبت تھالیکن اس کے لیے باعث داحت بتا۔ پیوٹھ۔ عزیز ، قریب، دوست ۔ بس۔ مولا تا فرماتے ہیں کہ دتیا ک کوئی برگا ہے۔ کی جو میں کہ دتیا ک کوئی برگا ہے۔ پیرے دوست ۔ بس۔ مولا تا فرماتے ہیں کہ دتیا ک کوئی برگا ہے۔ پیرے دوسری نیس ہے کی خاص نسبت سے اس میں برائی ہوتی ہے۔

کہ کیے را یا دگر را بند نیست كراكك كے ياؤل اور دومرے كے ليے قيد نہيں ہے مرکے را زہر۔و دیگر را چو فتد ایک کے لیے زہر ہے اور دومرے کے لیے عکر ہے سبتش با آدی باشد ممات اس کی آدمی کے ساتھ نبیت موت ہے خلق خاکی را بود آل مرگ و داغ منتکی کی مخلوق کے لیے وہ موت اور واغ ہے تبیت ایل را زیک تا صد بزار اس کی نبت ایک سے لاکھ کک ور حق شخص وگر سلطاں بود دررے کے حق میں میں شاہ ہے وین بگوید زید شمبر و ششتی ست اور سے کہتا ہے، کہ زید کافر اور گردن زونی ہے أو برس ديگر بمه رج و زيال (اور) دومرے کے لیے مجسم ریج اور بربادی ہے بیں ورا از جیٹم عُقَافش تگر تو اس کو اس کے عاشقوں کی نظر سے دیکھ بین بچشم طالبان مطلوب را معثوق کور عاشقوں کی آنکھ سے دکھے عاريت كن حيثم از عُفَاقِ أو اس کے عاشقوں سے آنکھ مانک لے پس ز چیتم اُو بروئے او محکر مجر اس کی آگھ ہے اس کے چرے کو دیکھ

در زمانه سی زهر و قتراً نیست زمانے میں کوئی زیر اور فیکر نہیں ہے مرکیے را یا وگر را یائے بند ایک کے لیے یاؤں ہے دومرے کے لیے یاؤں کی بیڑی زہر مار آل مار را باشد حیات مانی کا زہر، سانی کی زعرگ ہے خلق آبی را بود دریا جو باغ دِریائی کلون کے لیے، دریا باغ جیا ہ چیں ہر می شمر اے مردکار اے کام کے آدی! ای طرح شار کر لے زید اندر حق آل شیطال بود زید ای کے حق عمل شیطان ہے آن بگوید زید صدیق و سی ست وہ کہتا ہے زید بہت سیا اور بھلا ہے زیدیک ذاتست کر آل کی جنال زید ایک ذات ہے جو ایک ہر بہشت ہے گر تو خوای کو ترا یاشد شکر آگر تو جاہتا ہے کہ وہ تیرے لیے شکر ہو منظر<sup>س</sup> از حیتم خودت آل خوب را اس محبوب کو اپی آگھ سے نہ دکھے چیتم خود پر بند زال خوش حیتم تو اس الحجی آنکہ والے سے اپنی آنکہ بند کر لے بلکه زو کن عاریت خیتم و نظر بک آگھ اور نگاہ اس سے ماتک لے

ا نہرو تندید دونوں چڑی کمی مغیداور معرفاص حاص نبدت ہیں۔ زہر آر۔ مانپ کا زہر ، مانپ کے لیے باعث زعر کی ہے، انسان کی موت کا سبب ہے۔ خاتی ۔ بانی کی مغیداور معز ہوتا ہی تیں۔ کی چڑکا نبدت کے اعتبارے مرف مغیداور معز ہوتا ہی تیں۔ کی چڑکا نبدت کے اعتبارے مرف مغیداور معز ہوئے کے بڑاروں مدارج ہیں۔ زید۔ زید کی کے اعتبارے شیطان ہے اور کی کے اعتبارے سلطان ہے۔ سلطان ہے۔ سلطان ہے۔ سلطان ہے۔ سلطان ہے۔

آب- جس کے لیے زید سلطان ہووزید کی تعریفیں کرے گا جس کے لیے وہ شیطان ہو وہ اس کو کا فرادر کردن زونی کے گا۔ کر۔ اگر تو زید کو اپنے
کے شکر بنانا میا بتا ہے تو اس کے عاشتوں کی نظر سے اس کود کھر بھے اس سے کوئی فٹکوہ ند ہے گا۔

ی متر کیل را چیم مجنول باید دید چیم خود محبوب کوانی نگاه سے شدد مکھاس کے عاشقوں کی نگاہ سے د مکھ بلک محبوب کوعاشقوں کی نگاہ سے محلیل ملکہ خوداس کی نگاہ سے دکھنا میا ہے۔

گفت كَانَ اللَّهُ لَهُ زِينٍ ذُوالُجَلال ال وجد سے اللہ تعالی نے فرمایا "اللہ اس کا ہو گیا" تا رہد از مدریہا مقبلش تاكداس كى خوش تعيبى، بدنعيبول سے نجات يا جائے هرچه مروه است چول اوشد دلیل سوی محبوبت حبیب ست و حلیل

تا شوی ایمن ز سیری و مَلال تا کہ تو نفرت اور انتباض سے محفوظ ہو جائے حجيم او من باشم و دست و ركش مل اس کی آئے اور ہاتھ اور اسکا دل ہو جاتا ہوں یے تاپندیدہ ہے، جب وہ راہنما ہوتا ہے تیرے مجوب کی جانب (وہ) محبوب اور دوست ہے

حکایت آل واعظ که در آغاز ہر وعظے و تذکیرے وعائے خمر بر ظالمان وسخت دلال وخبیال و مفیدان و بے اعتقاداں کردے اک واعظ کی شکایت جو ہر وعظ اور تھیجت کے شروع میں ظالموں اور سخت دلول اور خبیثول اور مفدول اور بد اعتقادول کے لیے دعائے خر کرتا تھا

آل کے واعظ چو ہر تخت آمدے قاطعانِ راہ را واعی شدے

ڈاکوؤں کا دعا گو ہوتا بر بدان و مفدان و طاغیال يرول اور مغسدول اور سركشول ير بر ہمہ کافر دلان و اہل وَہرِ سب كافر ول اور بت خانه والول ير می تکردے ج محیثاں را دعا خبیثوں کے علاوہ کی کے لیے وعا نہ کرتا دعوت الل ضلالت جود نيست ممراہوں کو دعا دینا، سخادت نہیں ہے من دعا شال زیں سبب بکویده ام اس کیے میں نے ان کو دعا دیتا اختیار کیا ہے

ایک واعظ جب تخت بر آتا وَسُت بر مي واشت يا رب رخم رال باتھ اٹھاتا تھا، اے خدا! رحم فرما برهمه<sup>س نسخ</sup>ر کنان و اہل ضیر سب خداق اڑانے والول اور نقصال پہنچانے والول پر می تکردے او دعا بر اُصفیا وہ برگزیدہ لوگوں کے لیے دعا نہ کرتا مر ؤرا گفتند کایں معبود نبیت لوگوں نے اس سے کہا یہ معمول نہیں ہے گفت نیکوئی ازینها دیده ام اس نے کہا میں نے ان سے بھلائی ویکھی ہے

ل تأشوى - جب انسان محبوب كومجوب كى نكاه سے و يكھے كا اور و مختلق با خلاق الله موجائے كا اور اپنے احساس كوفتا كروے كا تو اس كو تكان الله كه كا مقام حاصل بوجائ كا ادراس من بقابالله ك كيفيت بيدا بوجائ كى چيم أو - حديث قدى ب فاذا آخبيتة كُنت مسمعة اللّذي مسمع به وَ بَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ لِينَ "جب من اين بندے سے محبت كرتا بول و من اس كاكان بن جاتا بول ، جس سے ووستنا ہے اور اس كى بينا كى بن جاتا ہوں جس ہے وہ دیکم کا ہے۔"

ع برچه-نالیندیده چیز جب کمی مرغوب چیز کا در بعیرین جاتی ہے تو وہ بھی مرغوب ہوجاتی ہے کوتوال معتوقہ کے د**میال** کا در بعد تعالبنداوہ محبوب ہو گیا۔ واعظ منقول ہے کہ میدواعظ ایک تاجر تھا ڈاکوؤں نے اس کامال لوٹا تو اس نے خدا سے دعا کیں اور گریدوز اری شروع کر دی اس پر اس کو ہا تف بھی نے کہا۔ مال کے لٹ جانے پرتواس قدرگر میدوزاری کرتا ہے اور عمر کے ہرباد ہونے کا کوئی خیال نیس۔اس تنبیدے بیتا جراللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہو م کیا تھا۔ قاطعانِ راہ۔ڈاکو۔دست۔ چونکہ بیڈ اکوانڈ تک بینجے کا سب سے تو وہ اس کوئیوب ہومکے تنے اوردہ ان کا دعا کوہو کیا تھا۔

ے بہمر یعنی دنیا کے برے انسانوں کے لیے دعاءِ خرکرتا تھا اور نیکول کے لیے دعانہ کرتا تھا۔ مرور الوکول نے اعتراض کیا کہ برے لوگ دعا کے مستحق تبیں ہیں تم ان کے لیے دعا کیوں کرتے ہو۔ گفت۔ اس نے جواب دیا کہان لوگوں کا جھے پر بہت احمان ہے میں ان کے مظالم ہے پر بیٹان موكرراه ياب موامول اوران كرمظالم نے جمعے نكى من لكاديا بـــ

که مرا از شر بخیر انداختند کہ مجھے ہوائی سے بھلائی میں لا ڈالا ِ من ز ایثال زخم و ضربت خورد ہے میں ان سے تکلیف اٹھاتا اور مار کھاتا باز آوردندے کرگال براہ بحيري بجھے راہ ير لگا ديت یس دعا شال بر من ست اے ہوشمند تو اے ہوشمند! ان کو دعا دینا میرا فرض ہے صد شكايت ميكند از درد خوليش انی تکلیف کی سو شکایتیں کرتا ہے م ترا لابه کنال و راست کرد تحجے خوشامہ کرنے والا اور سیدھا کر دیا ہے از دیر ما دور و مطرودت کند مجے عارے دروازے سے دور، اور مردود کرے تيميائے نافع و دلجوي تست تیرے لیے مغید کیمیا اور پندیدہ ہیں استعانت جوئي از لطف خدا الله (تعالیٰ) کی مہریائی ہے وہ چاہتا ہے که ز حضرت دور و مشغولت کنند كيونكه كخيمے (خداكے) دربارے دورادر بے نياز كرتے ہيں کو برخم چوب زفت و کمتُرست جو لکڑی کی مار ہے موٹا اور قوی ہوتا ہے او ز زخم چوب فربه می شود .. وہ لکڑی کی، چوٹ عیرے موٹا ہو گا کو برخم و رنج زَفت ست و خمیس جو چوٹ اور رئے سے توی اور موٹا ہوتا ہے

خيث وظلم و جور چندال ساختند انہوں نے ایبا ظلم اور خباشت کی ہر کے کہ رُو بدنیا کردمے جب مجھی میں دنیا کا رخ کرتا كردے از زخم آل جانب پناه تکلیف ہے میں اس جانب پاہ پکڑتا چوں سبب سازِ صلاح من شدند جب وہ میری نکی کا سبب بتأنے والے ہوئے بنده می نالد<sup>ع</sup> نجق از درد و نیش بندہ خدا کے سامنے ورد اور زخم سے آہ و زاری کتا ہے حق ہمی گوید کہ آخر آریج و درد الله (تعالی) فرماتا ہے کہ آخر تکلیف اور درد نے این گله زال سمت کن کت زند یے شکوہ اس نعمت کا کہ جو تھے راہ سے بھٹکائے در حقیقت ہر عدو داروی تست حقیقاً ہر دشمن تیری دوا ہے که ازو اندر گریزی در خلا كوتكه تو اس كى وجه سے تنائى كى طرف بھاكما ہے در حقیقت<sup>ع</sup> دوستانت وشمنند حقیقا، تیرے دوست، وتمن ہیں ہست حیوانے کہ نامش اُسغر ست ایک جانور ہے جس، کا نام اُسخر ہے تا کہ چوبش میزنی یہ می شود تو اس کے کئوی مارتا رہے گا وہ بہتر ہو گا تقسِ مومن اُسغرے آمد یقین مومن کا لنس یقیناً استر ہے

مرکہ۔جب میں اس کے ساتھ دنیا میں لکتا تھا تو یہ اس قدرظلم کرتے تھے کہ میں غدا کی طرف دجوع کرتا تھا۔ باز ۔ تو ان کاظلم بجھے دنیا ہے بہٹا کراللہ ک راہ کی طرف لگا دیتا تھا۔

در هیقت۔ چونکدوشمن واللہ کی طرف دجوع کا سب بنا ہے تو وہ وراصل تیرے لیے نائع اور کیمیا ہے۔ دوستانت انسان کے دوست اس کے حقیق وشمن بیں کیونکدہ وفداے عافل بناتے ہیں۔ اُسٹر باضم وفین جمہ منموم وفار پشت ۔ ای کواردد میں کی کہا جاتا ہے اس پراگر الاخمی ارب والی ہے تو وہ بدن کوزیادہ منبوط اور مونا کر لیتا ہے۔ کھڑتے کی نیمس مومن مومن کی روح مصائب جمیل کرزیا وہ تو کی ہوتی ہے۔ میس مونا۔

از ہمہ خلق جہاں افزوں ترست دنیا کی تمام تحلوق سے زیادہ ہوتی ہے کہ ندیدند آل بلا قوے دگر کیونکہ وہ مصیبت کی دوسری قوم نے نہیں دیکھی ہے چول اديم طاهي خوش مي شود طائف کی تری کی طرح عدہ ہو جاتا ہے گنده کشتے ناخوش أو نایاک بو گند و ادر بربودار بو جاتا از رطوبتاشده زشت و کرال جو رطوبتول سے بھدا اور بھاری ہو رہا ہے تا شود یاک و لطیف و بامره تاكه بياك اور ياكيزه اور شاندار بن جائ کہ خدا رنجت دہر بے اختیار کہ خدا تھے مجوراً تکلیف میں جلا کردے علم او بالائے تدبیر شاست اس کا علم تہاری تدبیر سے بردھا ہوا ہے خوش شور دار و چو صحت بین شود جب صحبت کو ویکمتا ہے تو دوا اوچی لگتی ہے الله المُويد الْقُتُلُونِي يَا ثِقَات تو كما ہے اے مجروسہ والوا مجھے قل كر دو لیک اندر حق خود مردُود شد لکین اینے حق عمل مردود ہو کمیا

زین سبب بر انبیا ریخ و تکست ای وجہ سے انبیا ہر رئے اور تکلیف تا نِهِ جَانِهَا جَانِ شَال شد زَفت تر حی کہ ان کی روح تمام روحوں سے زیادہ قوی ہو گئیں . يوست از دارُو بلائش مي شود چڑا دوا سے مصیبت جھیلنے والا بن جاتا ہے وَرنهُ سُخُ و تيز ماليدي درُو اگر تو کا اور تیز (سالے) اس پر ند ما آدمی را پوست نام بوغ دال آدی کو بغیر دباغت کی کھال سمجھ تلخ و تيز و مالشِ بسيار ده اس کو سیخ اور تیز (دوا) دے اور بہت مل ور نمياتي رضا وه اے عيار اے کھرے! اگر تو نہیں کر سکتا ہے تو رامنی ہو جا كه بلائے وست تطهير شاست " کیونکہ دوست کی مصیبت تہاری کیا کیزگ ہے چول صفأ ببیند بلا شیری شود جب صفائی و کیما ہے مصیبت شیریں ہو جاتی ہے بُرد ببینر خولیش را در عین مات وہ بعینہ ہار میں اپی جیت سمجھتا ہے ایں عوال در حق غیرے سود شد یہ سپائی دوہرے کے لیے مغید بتا

ا زیسب-چونکدانمیا کی دوح کوزیادہ مضبوط بنانا ہوتا ہے لہنزاان کوزیادہ مصائب میں جٹلا کیاجا تا ہے۔ پوست۔ کے چڑے پر دوا کیں لگا کر جب اس کو مالیدہ کیاجا تا ہے تو دونزی بن کر بہت مضبوط ہوجا تا ہے۔ادیم طافعی۔طانف کی بنی ہو کی نری مشہورتھی۔ورنہ۔اگر کے چڑے پر بے پر تیز دوا کمیں سنگی جا کیں آقو د مرز جائے۔

آ دی۔انسان کوبھی کے چڑے کی طرح مجھوجوفا سد دطویتوں کی دجہ سے بدمورت اور پو جمل ہے۔ تلخ وتیز۔انسانی بدن کی اصلاح کے لیے بھی تلخو تیز مجاہدے اور عبادت کی مالش کی ضرورت ہے تب وہ پاک اور صاف سنے گا۔ورتی تانی۔اگر انسان اپنے افقیاد سے مجاہدے نہیں کرسکتا ہے والے آسانی مصائب پرمبر کرنا جا ہے وہ مصائب اس کے لیے مجاہدوں کے قائم مقام بن جا کیں گے۔

ے کہ بلائے۔انسان کو بجھ لیمنا جا ہے کہ خدا کی طرف ہے اس کا اہتلا اس کی تعلیم کی تدبیر ہے۔ چوں مغا۔ جب آسانی مصائب ہے انسان اپنی باطنی مغائب ہے انسان اپنی باطنی مغائب ہے انسان اپنی باطنی مغائب کے بیار میں ہے گئی ہے ہی کڑوں دوا کا حال ہے۔ یر دبیند پھر اپنی تخریب میں اپنی تغییر مجھتا ہے اور دوقا ہے کہ مقالموں کو ان کے طلم کی پاواش میں مستحق عذاب بتادی ہے اور ان کے مطالموں کو ان کے طلم کی پاواش میں مستحق عذاب بتادی ہے اور ان کے مطالموں کو ان کے طلم کی پاواش میں مستحق عذاب بتادی ہے اور ان کے مطالم کو نیک بندوں کے لیے درجانے کی ترق کا سبب بتادی ہے۔

رحم ایمانی ازو ببریده شد کین شیطانی برو پیجیده شد ایمانی رم ایمانی رم این ازو ببریده شد ایمانی رم این بر پیش ایمانی رم این بر پیش ایمانی رم این بر پیش کارگاه خشم گشت و کیس وری کینه دال اصل صلال و کافری ده خسه در کینه دری کا کارفانه بن گیا کینه کو شمرای در کافری کی جز سجم سوال کردن شخصے از عیسی علیه السلام که با رُوح الله دَر د جود از جمه صعبها

سوال کردن شخصے ازعیسی علیہ السلام کہ یا رُوح اللہ دَر دجود از ہمہ صَعبہا صعب تر جیست و جواب مُحقین عیسی علیہ السلام السلام السلام ایک شخص کا معرت عیلی علیہ السلام ایک شخص کا معرت عیلی علیہ السلام سے دیادہ سخت کیا جی ہے دیا ہوں میں اور حضرت عیلی علیہ السلام کا جواب دینا

چیست در جستی ز جمله صعب تر وجود میں سب سے زیادہ سخت کیا چیز ہے؟ کہ ازاں دوزخ ہمی کرزد چو ما کہ اس سے دوزیخ مجمی ماری طرح لرزتی ہے گفت ترک حثم خویش اندر زمال فرملا ونیا میں ایخ عسہ کو ترک کر دینا مختم حق یاد آدر و درکش عنال الله (تعالى) كا غصه ياد كرك ادر باك سيني ك خشم رشتش از سبع هم درگذشت اس کا بُرا عصہ ورندے سے بھی برم میا ہے ' باز گردد زال صفت آل ہے ہنر کہ وہ ہے ہمر، اس عادت سے باز آ جائے این سخن اندر ضلال افکند تنیسست یہ بات محوامی میں جلا کرتا ہے ليك نبود آل چميں ماءِ معيں کیکن وہ پیٹاب، جاری پانی خبیں ہوتا ہے

گفت علیلی " را کے ہٹیار سر إيك بيدارمغزن (حضرت)عيني عليدالبلام سے كها لفتش اے جال صعب ترحم خدا أبول نے ال سے فرمایا، اے جان ا خدا کا غمرسب سے تخت ہے گفت زیں حتم خدا چہ بود امال ال نے کہا خدا کے خصہ سے بجاؤ کی کیا صورت ہے؟ تقلم غيظ ست اے پسر خطِ امال اے بیٹا! طعہ کا لی جانا اس کا فرمان ہے یں عوال کہ معدن ایں ختم عشت تو سابی جو اس خصہ کی کان بن کمیا ہے جه أميرتش برحمت برخم مكر اس کو رخم کی کیا امید ہے؟ موائے اس کے كرچه عالم را ازيتال حياره نيست اگرچہ دنیا کو ان سے بے نیازی جمیں ہے چاره نبود جم جهال را از چمیل ونیا کو پیٹاب سے بھی بے نیازی مہیں ہے

رحم الحان كا تفاضا خلق خدا پر دم ہے جوسای میں نہیں رہتا ہے اور اس میں خلق اللہ سے كينہ بيدا ہوجا تا ہے جوكفر اور كمراى كى بڑ ہے۔ ہميارسر۔ حملند يستى۔ وجود معب تر۔ زيادہ بخت کے از ال خضب خداو عرى سے دوزخ مجمى كانتي ہے۔

منت مندا کے فضب سے نیچنے کی صورت ہے کہ انسان اٹئ توٹ خصبید پر قابو پائے۔ کظم فیظ فیظ مسرکو پی جانا۔ خط امال۔ اس کا حکمنا مد در کش قرآن پاک میں مومنوں کی صفت کے بیان میں فرمایا کمیا ہے وَ النگاظِیمِینَ الْفَیْظُ وَ الْفَالِیْنَ عَنِ النّامِی ' اور جو فصر کو پی جاتے ہیں اور اوکوں کو معاف کرتے ہیں۔ ''ستع دو عدہ۔

چامید مدیث تریف بن ہے من لا یُؤ خنم لا یُؤ خنم "جوشی دومروں پردم نہیں کرتا اس پردم نہیں کیا جاتا۔ "کرچہ انظام قائم کرنے کے لیے سپاہوں کا دجود ضروری اور بی بات ان کے لیے اور کمرائی کا سب ہے کہ اپنے وجود کو ضروری تجد کرظلم کی جرائت کرتے ہیں لیکن اس کی یہ ضرورت ان کے لیے تعریف کا سبب نہیں بن مکتی ہے ، بہت می کندی چیزوں کی بھی دنیا کو ضرورت ہے لین اس ضرورت کی وجہ سے ان کو پاک قرار منہیں دیا جا سبب بھی سبب بھی ہے ، بہت می کندی چیزوں کی بھی دنیا کو ضرورت ہے لین اس ضرورت کی وجہ سے ان کو پاک قرار میں دیا جا سبب بھی ہے ۔ بہت می کندی چیزوں کی بھی دنیا کو میں دیا جا سبب بھی اس بھی اس بھی ان میں ان کو پاک قرار میں دیا جا دی بھی دنیا جو میں دیا ہو میں اس بھی ان میں دیا ہو کہ بھی دنیا کو بات کی دنیا کی دنیا کو بات کی دنیا کر دنیا کی دنیا کو بات کی دنیا کر دنیا کر دنیا کی دنیا کر دنیا کی دنیا کی دنیا کو بات کی دنیا کر دنیا کر دنیا کی دنیا کی دنیا کر دنیا کی دنیا کی دنیا کی دنیا کر دنیا کر دنیا کر دنیا کر دنیا کر دنیا کر دار کر دنیا کر دنیا

باز گو احوالِ آل خسته جگر درمیانِ باغ با رَشک ِ قر اس ختہ جگر کے احال پھر بیان کر باغ میں رٹک قر (محوبہ) کے ماتھ قصد خیانت کردن عاشق و بانگ زدن معثوق عاشق کا خیانت کرنے کا ارادہ کنا اور معثوق کا جی پڑنا

چونکه تنهایش بدید آل ساده مرد و زود اُو قصد کنار و بوسه کرد جلداں سے بغلگیر ہونے اور اس کا بوسہ لینے کا ارادہ کیا ۔ یا نگ بروے زو بہیت آل نگار کہ مُرو گتاخ اُدب را ہوش وار سنتافی ہے (آگے) نہ بڑھ، ادب کا خیال کر آب حاضر تشنه جمچوں منے یانی موجود ہے، بیاما جھ جیہا ہے کیست حاضر چیست مالع زیں گھادیج کون موجود ہے؟ اس بے تکلفی سے کون مانع ہے؟ البهی وز عاقلال نشودهٔ تواحق ہے اورتونے عقل مندوں ہے ( پکھ) نہیں ساہ باد جنبانيت ايخا بادرال يهال كوكى مواكو جِلانے والا، مواكو حركت دينے والا ب زد برین یاد و جمی جنیاندش اس ہوا پر لگا ہے اور اس کو حرکت دیتا ہے باد بیزن تا نجبیانی نجست جب تک تو پنگھا نہ ہلائے، وہ حرکت نہیں کرتی ہے بے تو و بے باد بیزن سر تکرد تیرے بغیر اور ﷺ کے بغیر نہ ہولی تابع تقریف جان و قالب است (وو) روح اور جم کے تقرف کے تالع ہے

چونکہ ای سادہ لوح انسان نے اس کو اکیلا ویکھا وہ معتوقہ کڑک کر اس پر چیخی گفت آخر خلوت ست و خلق نے اس نے کہا آخر تنہائی ہے اور کوئی تہیں ہے کس کی جُدید در پنجا بر که یاد یہاں ہوا کے سوا کوئی تہیں چاتا ہے گفت اے شیدا کہ اَبلہ بودہ اس نے کہا اے دیوانے! تو بیوقوف ہوا ہے باد را دیدی که می جدد بدال تونے ہوا کو دیکھا ہے کہ وہ حرکت کرتی ہے، سمجھ لے مروحه چ<sup>ی</sup> تفریف صنع ایزدش الله (تعالیٰ) کی کاریگری کے تصرف کا پچھا جزو بادے کہ مجلم مادرست تھوڑی سی ہوا جو ہمارے ماتحت ہے جنبش ایں جزی باد اے سادہ مرد اے سادہ (مزاج) انسان! ہوا کے اس جزو کی حرکت جبتش بادِ نفس كاندر لب است سائس کی ہوا کی ترکت جو ہونٹ میں ہے

ا تصرخیانت کین اس عاشق کااس مجوبہ سے بوس و کنار کاارادہ کرنا۔ سادہ مرد کینی مجولاعاش بانگ یعن محبوبہ نے عاشق کواس بے باک ير دُائا۔ گفت - عاشق نے كما تنها أى ہادر من وصل كابيا ساموں مركى طاقت كمال بــ

ع مناد في علماني ال شيدا معنة قد في كها بادراديدي جب تو بواكوچلاد كهدم به توسيحه ليك د بواكوچلان والاموجود ب بادرال-يعنى الله تعالى قرآن باك من فرماتا بو هُوَ الَّذِي يُوْمِيلُ الرِّيَاحَ بُشُولًا بَيْنَ يَدَى وَحَمَتِه لِعِي وَي قادرِ مطلق بجوبارانِ رست سے پہلے ہواؤں کو بھیجا ہے کہ لوگوں کو بارش کی آمد کی خوشخری دے دیں۔"

ے مردحہ۔ پٹکھا۔ جزّ د۔انسانوں کے پاس جو جزوی ہوا ہے وہ بغیر چلانے اور پٹھے کے حرکت نبیں کرتی ہے تو ای طرح کل ہوا کو مجھو وہ قدرت كے تھے كے بغير كب حركت كرے كى - بايش - بياس بات كى دوسرى مثال ہے كہ بوا بغير چلاتے والے كيس چلتى ہے۔ سائس كى بواكو مجى روح اورجىم حركت بلس لاية بين\_

گاه دّم را ججو و دُشنامے کند ممجھی سانس کو ججو اور گالی بنا دیتا ہے کہ زبروے کل ہمی بیند نہا کیونکہ عقلیں جزو ہے کل سجھ لیتی ہیں در دَیش زین لطف عاری می کند ما کھ کے مہینہ میں اس کو اس لطف سے خال کر دیتا ہے باز بر ہودش معطر می کند میر ہوڈ کے لیے اس کو خوشبودار بنا دیتا ہے مَر صبا را می کند خرم قدوم بروا کو بابرکت آمد بنا دیتا ہے تا کی ہر یاد را ہر وے قیاس تاکہ تو ہر ہوا کو اس پر قیاس کر کے ير گروہے شهد و ہر قوے ست زہر وہ ایک قوم پر شہد اور ایک قوم پر زہر ہے وز برائے قبر بر پشنہ و مکس مچمر اور تممی پر قبر کے لیے (با ہے) یُر نباشد ز امتحان و ز ابتلا امتخان اور آزمانش سے یک نہ ہو گا؟ نيست إلّا مفده يا مُصلحه تہیں ہے، حمر خراب کرنے والی یا ٹھیک کرنے والی کے بود از لطف و از انعام دُور مہریانی اور انعام سے دور کب ہو گی؟ فهم كن كال جمله باشد تحييل سجھ لے کہ سب ایسے ہی ہوں گے کہ جہد ہے مرقحہ آل باد رال ال موا جلانے والے کے سکھے کے بغیر کب جلتی ہے؟

گاه و بیغام کند ممجمی وہ (روح وجمم) سائس کو مدح اور پیقام بناتا ہے يس بدال احوال ديگر بادما تو دوسری ہواؤں کے احوال سمجھ لے باد را حق که بهاری می کند الله (تعالی) مجمی ہوا کو بہاری بتا دیتا ہے ير كروهِ عاد - صَرصَر مي كند قوم عاد پر آعری بنا دیتا ہے می کندیک باد را زهر و سموم<sup>ع</sup> ایک ہوا کو وہ زہر اورلو بنا دیتا ہے بادِ دَم را ير تو بنهاد أو اساس مائس کی جوا کو اُس نے تیری بنیاد بنا دیا وَم مَی کردد تحن بے لطف و قبر سائس مہریانی اور قہر کے بغیر کام نہیں بنآ ہے مروّحہ جنبال ہے انعام کس بچکھا اس کی نعمت رسائی کے لیے کہا ہے مِروَحه تَقْرِيرِ رَبِالَي جِهِ خداً کی تقریر کا پیکما کیوں چونکه جزوِ بادِ دم یا مروحه<sup>ی</sup> چونکه سانس یا عجمے کی جروی ہوا این شال و این صا و این دبور سے شالی ہوا اور سے بروا اور سے چھوا کی کف مخدم ز انبارے بیں ومیر میں ہے ایک معی حمیوں وکم لے كلِّ باد از بُرج بادٍ آسال آسان کے ہواکی برج سے، کل ہوا

گاه- مجن دو آاورجم سانس کی ہوائی اور برائی کالفرف کرتے ہیں مجی اس کوگائی بنادیے ہیں بھی تعریف کے الفاظ بنادیے ہیں۔ نہا عقلیں۔ باد عالم کی ہوائیں مجی اللہ کے تفرقات ہیں مجی اس کو با دیماری بنادیتا ہے بھی بادیموم۔ عاری دنگاء خالی عادیت کے دوآ عری بی اور اس نے ان کو ہلاک کیا۔ حضرت ہود علیالملام کے لیے دو خوشکو ارجی ۔

سوم ہو ترم مبارک باورم مالس کی ہوائے ہو رہ ہی ۔ سموم ہو ترم مبارک باورم مالس کی ہوائے ہور کی ہوا گیا تھی بچھاور دم انسان کے سانس کی ہوائیں بھی وہ مؤثر ہے کہ کی کے لیے اس کوتہر ہتا مدینا میں اس کی میں کردن کے ماری میں میں کس کے این در دروز سکھر کی ایس کی تب میں اس کا جب کے اس کو تہد ہتا

د عا ہے اور کی کے لیے ذہر وائی طرح عام ہوا کو بھے لوک ہاں کوکس کے لیے انعام بنادیتا ہے گئی کے لیے اس کو قبر بنادیتا ہے۔ کہ مروحہ قدرت کا چکھا جواس ہوا کو ترکت دیتا ہے اس بھی مجمی قوموں کا انتقا اور احتان ہے۔ چونکہ جبکہ سمانس اور بچھے کی ہوا میں راحت رسمانی میا ایڈ ا رسمانی ہے قداد کالدکل ہوا میں بھی میتا تیم ہوگی اور اس کی بیتا تیم میں اللہ کے بچھے کی پیدا کردہ ایں۔

نے کہ فلاحال زحق جویند یاد كيا كاشتكار خدا سے ہوا نہيں مانگتے ہيں؟ تا بانبارے رود یا جاہما تاكه (كيبول) وهر من جائے يا كميتوں من جملہ را بنی کِق لابہ کنال تو سب کو خوشار کرتے ہوئے دیکیا ہے گر نیاید بانگ درد آید که داد اگر نہ آئے، ورد کی آواز آئے کہ فریاد ہے باد را کیل کردن زاری چه خوست تو ہوا کے سامنے عاجری کا کیا مطلب! جمله خوامالش ازال دَبُ العياد اُس رب العیاد ہے اس کے خواہاں ہیں دفع میخوای بسوز و اعتقاد موز اور اعتقاد کے ساتھ تو مدافعت جاہتا ہے کہ بدہ بادِ ظفر اے کامرال کہ اے کارماز، کامیالی کی ہوا چلا دے در تحکنجه طلق زن از هر عزیز عورت کے درد زو کی تکلیف کے دفت ہرعزیز سے کہ فرستد یاد رَبِّ العامیں کہ دونول جہان کا رب ہوا کو بھیجا ہے اینکه با بخبنده جنباننده ست کہ جلنے والی ہوا کا کوئی جلانے والا ہے قَهِم كن آل · را باظهارِ الر ار کے ظاہر کرنے سے تو اس کو سجھ لے بر سَرِ خرمن بوقت انقادا گہانے کے وقت کھلیان پر تا جدا گردد ز گندم کابها تاکہ گیہوں سے بھوہمہ جدا ہو جائے چول بماند در آل بادِ وزال جب طنے والی ہوا میں در ہوتی ہے بچیس در طلق آل بادِ ولاد ای طرح درد زه می ده پیدائش کی بوا گر نمی دانند<sup>یا ک</sup>ش راننده اوست اگر لوگ تبین جانے (کہ کوئی اس کا) چلانے والا ہے اہلِ کشتی ہمچناں جویائے باد ایک طرح تحقی والے ہوا کے طالب میں بچتیل بر دردِ دندانها زباد ای طرح دانوں کی چیس میں دم کے ذریعہ از خدا لابه کنال آل جُندیال غدا سے لئکری خوشامہ کرتے ہیں رقعهُ تعويذ مي خواهند نيز نيز تعويد كا كاغد ما تكت بي لیں ہمہ دانستہ اند ایں را یقیں تو اس کو یقین کے ساتھ سب جانتے ہیں کیں یفیں تا در عقل ہر دانندہ ہست ہی ہر جانکار کی عمل کو یعین ہے بكر تو او را مي نه بيني در نظر اگر تو اس کو نظر سے نہیں دیکتا ہے

انقاد کینی دانوں کوبھوے سے جدا کرنا۔ قلاحال۔ کاشتکارال۔ کاہما۔ بھوسہ جاہما۔ بینی غلہ کی کھیتیاں۔ طلق۔ دروزہ ولادت کے دنت اللہ تعالیٰ رخم کو ہوا سے بھلادیتا ہے تب باس انی دلادت ہوتی ہے۔

ع مسترنی دانند جبکہ یہ تصور ہوتا ہے کہ اس ہوا کا چلانے والا خدا ہے تو اس کے سامنے گرید دزاری کی جاتی ہے در شمن ہوا کے سامنے کون گرید د زاری کرے۔افل مشتی کشتی والے بھی بادِموافق کے لیے خدا سے دعا مائٹتے ہیں۔ در دد ندانس میں در دیے وقت لوگ بزرگوں ہے دم کراتے ہیں۔ جھریاں نوج کامیا بی کی ہوا کی دعا برتی ہے۔

ے کہی ہم۔ ان تمام دافعات سے معلوم ہوا کہ سب لوگ ہوا کا چلانے والا خدا کو مانتے ہیں۔ پس یفیس۔سب تکوندوں کا یفین ہے کہ حرکت کرنے دالے کے لیے کوئی ذات حرکت میں لانے والی ہے۔ گرتو حرکت دینے والے کوئیس دیکھ سکتا ہے تو اس کے حرکت دینے ہے اس کے موجود ہونے کو بچھ لے۔

وی مولاناروم<sup>م</sup>

قصہ صوفی کے بخانہ آمہ و زن را با برگانہ دید اس مونی کا تصہ جو کمر پر آیا اور اس نے بیوی کو ایک اجبی کے ساتھ دیکھا

ليک از بخبيدن تن جال بدال

لکین جم کے لمنے سے روح کو سمجھ لے

زبركم اندر وفا و در طلب

تو جبتو اور وفاداری می عقل مند ہول

آل دگر را خود ہمیدائی تو لد

دومرے کو تو جھٹڑالو خود جانا ہے

زیں بتر باشد کہ دیدیمش یفیں

اس برتر موں کی کوتکہ ہم نے یقین کے ساتھ ان کود مجملیا ب

يك نمط خوابد بدن جمله چيس

سب ای طرح کا ہو گا

صوفے آمد بسوئے خانہ روز دن میں ایک مونی گر میں آیا جفت گشتہ با حریف خوایش زن بیری ایک ماتھ ہمبتر تمی بیری ایخ یار کے ماتھ ہمبتر تمی چول برد صوفی بجد در چاشتگاہ بیکہ چاشت کے دقت مونی نے تی سے دروازہ پیا بیجہ معبودش نہ بد کو آن زمال ایک یہ بمی معمول نہ تما کہ دہ اس دقت قاصداً آل روز بیوقت آل مردع اس دقت اس روز اس خونزدہ نے تعدا ہے دقت اس مودی بار اعتماد زن برال کو بیجی بار اعتماد زن برال کو بیجی بار ایک کو اس پر بمروسہ تما کہ دہ بمی بھی بیری کو اس پر بمروسہ تما کہ دہ بمی بھی بھی بیری کو اس پر بمروسہ تما کہ دہ بمی بھی بھی بھی بھی

معبود کین مونی کا اس وقت کھرواہس آنے کا دستورند تھا۔ قامدار مونی جان ہو جدکر بے وفت کھریر آیا۔ مروح ۔ خونزدہ و ہینی اس کو ہوی ک برچکنی کا اعربیٹر تھا۔احکاد۔ ہوی کوالم میزان تھا کہ مونی وکان سے شام کوالی اونیا ہے۔

گرچہ استارست ہم بدہد سُرا اللہ الرچہ دو (خدا) پردہ پوٹی ہے گرسزا بھی دے دیا ہے زائکہ تخم ست و برویا ند خداش کیونکہ دو جے ہے اور خدا اس کو اگا دیا ہے آید آخر زال پشیمانی حیا بالاخر اس شرمندگ ہے جا بیدا ہو جانے سبیل شمثیل حیا دیا ہو جانے دیا ہو جا

داد دُزدے را بحلال و عوال ایک چور کو جلاد ادر سایتی کے سپرد بکیا اوّ ليس بارست جرمم زينهار میری خطا کیلی بار ہے، معاف کیجئے اوّل قبر رائد در جرا بہل مرتبہ بدلے میں قبر قرمائے باز گیرد از ہے اظہارِ عدل بھر عدل ظاہر کرنے کے لیے گرفت کرتا ہے س مبشر گردد این منذر شود وہ خوتخری دینے والی اور یہ ڈرانے والی بن جائے سهل مگذشت آن و سهکش می نمود جو آسانی سے گذر گئ اور اس کو آسان نظر آئی كه سيو وائم زبح نايد ورست كه مُعليا، نهر سے بيشہ سالم نہيں لوئى ہے که منافق را کند مرگ فیا جی طرح اجا تک موت منافق کو کرتی ہے

آل قیاسش راست نامد از قضا فقدیر سے اس کا دہ قیاس درست نہ ہوا چونکہ بد کردی بترس ایمن مباش جبکہ تو نے بدی کی تو ڈر، مطمئن نہ ہو چند گاہے او بپوشاند کہ تا بہت ی مرتبہ دہ پردہ بچش کتا ہے تا کہ حکایت بر

训

چوں عمرؓ آں شاہ و میرِ مومناں جبکہ مومنوں کے شاہ اور امیر عمر رضی اللہ عنہ نے بانگ زو آل وُزو کاے میر ویار وہ چور چنجا، اے ملک کے حاکم! گفت امیرش حاش للد که خدا اس سے امیر نے فرمایا، خدا بچائے کہ خدا باربا پوشد یے اظہارِ فضل وہ نفل کے اظہار کے لیے بارہا بردہ بوشی کرتا ہے تاکه این هر دو صفت ظاهر شود تا کہ یہ دونوں صفتیں ظاہر ہو جائیں باربا زن نیز آل بد کرده بود مونی کی یوی نے ہمی بارہ وہ بدی کی تھی ا من عمل النت عمل مائے ست وه مكرور عمل والى بيه نه جانى محمى آنيخالش عك آورد آل قفا ای کو تعا نے ایا تک کیا

ا کرچہ۔ صرت تی انسان کی پردہ نوٹی کرتا ہے گین می سزا کے طور پر رسوا بھی کر دیتا ہے۔ چندا کی ستاری اس لیے ہوتی ہے کہ شاید بندہ شر ما کرخود پرائی کوچیوڑ و سے سکایت اس کا قلامہ یہ ہے کہ اللہ تعالی عمو ما کہلی مرتبہ نظامِ پروہ پوٹی کرتا ہے اور گناہ کے بار بار کرنے پر گرفت کرتا

ے۔ ع جلاد۔وہ فض ع بجرموں کوئز ادیتا ہے۔ دیآر لین ملک۔ اولین۔ بیش نے مہلی یارچوری کی ہے معاف کردیجے۔ بارہا۔اللہ تعاکل اپنی صفت فنل کے اظہار کے لیے پردہ یکونی کمتا ہے اور پھرا تلہ ارمدل کے لیے گرفت کمتا ہے۔

وَست كرده أن فرشته سوي جال. فرشتہ نے جان کی طرف ہاتھ ہوھا دیا ختک شد او و حریفش ز ابتلا دہ ادر اس کا م<u>ارم</u>صیبت میں جتلا ہونے ہے ختک ہو گئے إز شا كينه تشم ليكن بصبر مل تم سے بدلہ لول کا لیکن مبر کے ساتھ تأنگرود مطلع زیں حال کس تاكه ال حالت سے كوئي واقف نہ ہو اندک اندک جمچو بیاری دِق آہتہ آہتہ جیا کہ دق کی باری لیک بندارد بهر دم بهترم لیکن ہر وقت سجمتا ہے کہ میں اچھا ہول غرهٔ آل گفت کایں گفتار کو وہ ال بات سے دھوکے میں ہے کہ بچو کہاں ہے؟ گشته او مغرور تر زین گفتگو وہ اس منتجو سے (اور) زیادہ دھوکے میں بر میا او خوش و آسوده کز من غافل اند وہ خوش اور مطمئن ہے کہ مجھ سے عاقل ہیں و دہلیز و رہے بالا نبود عد خانه اور وایوزهی اور اوی کا راسته نه تنا نے جوالے کہ محالی آں شور شہ کوئی ہورا کہ اس کا پردہ بن جائے نے کو و نے پٹنۃ نے جائے کریز نه گڑھا اور نہ دیوار نہ بھاگئے کی جگہ

نے طریق و نے رفیق و نے امال نہ راستہ اور نہ ساتھی اور نہ امان آنیخال که زن درال حجره خفا جیا کہ عورت اس خلوت کے جرے میں گفت صوفی بادل خود کائے دو سنظیم صوفی نے اینے ول میں کہا کہ اے وو کافرو! لیک نادانسته آرم این نفس لكين أس دفت ناواتف بن جاؤل و كا از شا کینه کشد بنہاں رخق وکل دار تم سے خفیہ بدلہ لے کا مردِ دِق باشد چون مج لخطه لم مرقق، برف کی طرح ہر لحلہ مختا ہے المیجو کفتارے کہ می کیرندش أو بیخ کی طرح جس کو گرفتار کرتے ہیں، وہ آنیست در سوراخ<sup>، ک</sup>فتار اے عمو اے پیا! بھٹ میں بجو نہیں ہے این همی گویند و بندش می نهند الصليط ينهال خانه آل زن را نيود اُں عورت کے چینے کی کوئی جگہ نہ تھی انے تنورے کہ درو بنیال شود ائد کوکی تنور کہ اس میں جیپ جائے المجحوعه بين روز رسخير آجٹر کے دن میدان کی طرح سیات

نے طریق۔ موت کے منافن کولا جارکرنے کامیان ہے۔ تجرہ تنا۔ وق تجرہ جس میں وہ تھے ہوئے تنے۔ کیئے تئم ۔ یعنی تم دونوں سے بداروں کا لیکن مبر کے ساتھ لوں گا۔ نادانستہ یعنی تمہارے اس قتل کوان دیکھا بناؤں گا تا کہ شور وشر نہ ہواور کلے والوں کو اس کا پتانہ جلے۔ از شا۔ وق کی بناری مریض کو کھلادی ہے اور مریض کو اس کا احساس میں ہوتا ہے۔

۔ ان کے برف آہتر آہتر میں کو ختم ہوجاتی ہے۔ کفتار ہے۔ بجو کے شکاری بجو کے بعث کے پاس آپس میں زور زورے کہنے تیں کہ بجو بعث اس جیں ہے، بجوان کی باتوں ہے مطمئن ہوکر بیٹر جاتا ہے اور کر فار ہوجاتا ہے۔

فی اس کریں ہوں کے چینے کے لیے کوئی مکر نظمی سی کے بہاڑی کووں شاہدرہ بالار زیند جوال بورا کو کر حا۔ پیشتہ یعنی دیوار کریز۔ قرآن باک بیل ہے وَیَسْنَلُونَک عَنِ الْبِجَالِ فَقُلْ یَنْسِفُها رَبِّی نَسْفًا فَیُلُونَا فَاعًا صَفْصَفًا لا تُری فِیُهَا عِوْجًا وَلَا اَمُنَا اورا ۔ کا اور زمین کوہ وارمیدان کروے کا کہ جس میں تو شرق مورد کے گااور نداد کی بیجے۔

دفتر جارم

گفت بزدال وصف آل جائے حرج بہر محشر کا تَویٰی فِیْهَا عِوَجَ اس على كى جكه كے ليے خدا نے فرمایا محتر كے ليے ہو اس ميں كى نہ دكھے گا معثوق را زیرِ جادر پنهال کردن جهتِ تلبیس و بهانه تلیس اور بہانہ اور کر کے لیے معثوق کو جادر کے و مَركه إنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيْمٌ نیجے چھیانا ''کیونکہ تمہارا کر برا ہے''

جادر خود را برو افکند زود مرد را زن کرد و در را بر کشود بورا ظاہر، جبیا کہ سٹرھی ہر اونٹ ہر گز ایں را من ندیدم کیست ایں میں نے اس کو کیھی تہیں دیکھا یہ کون ہے؟ مر موُرا از مال و اقبال ست بهر جس کا مال اور خوش تصیبی میں حصہ ہے۔ ور نیاید زود نا داش، نادانتگی میں جلدی سے اندر نہ آ جائے تا بر آرم بے سیاس و ملتے تا کہ میں بغیر شکر گذاری اور احیان کے کروں نیک خاتونے ست حق واند کہ کیت بھلی پی بی ہے، خدا جانے کون ہے؟ خوب و زیرک جا یک و مکسب کنیت ' خوبصورت اور عقمند اور جست ادر کماؤ ہے اتفاقأ دختر اندر مكتب ست انفاقاً لڑکی کمنٹ ہیں ہے۔

اس نے جلدی سے اس پر جیاور ڈال دی مرد کو عورت بتایا اور دروازہ کھول دیا زیر جادر<sup>ی</sup> مرد رُسوا و عیاں سخت پیدا چوں شر بر نَردیاں جادر میں مرد رسوا اور کھلا ہوا از تعجب گفت صوفی جیست این صوفی نے تعجب سے کہا یہ کیا ہے؟ گفت خاتونیست از أعیان شهر اس نے کہا شہر کے بڑے لوگوں میں سے ایک لی بی ہے در بہ ہتم تا کے بگانہ میں نے دروازہ بند کر دیا تھا تاکہ کوئی غیر گفت عن حیستش بین خدمتے صوئی نے کہا ہاں اس کا کام کیا ہے؟ گفت میکش خویش و پیونتگی ست اس نے کہا اس کی خواہش اپنائیت اور رشتہ ہے کے پیر دارد کہ اندر شہر نیست اس کے ایک لاکا ہے، جو شہر میں نہیں ہے خواست دختر را به ببید زیر دست اس نے نیام کہ لڑی کو جیسے کر دیکھ لے

ا حرج - تنگی مناه عوج - نیز ه - جادر - لیخی بیوی نے اس مو پی کو جادراً ژهادی تا کهصوفی اس کومر دیے بجائے مورت سمجھے اور درواز و کھول کراں کو

ت زیر جادر میل دومردنه نهب سکاادراس طرح اس کامرد ہونا ظاہر تھا جیسا کہ سیرهی پرادنت پوشیدہ نبیس بلکہ طاہر ہوتا ہے۔از تجب- پونکہ موال نے طے کرلیا تھا کہ اس واقعہ کوان دیکھا بنادے گا تو تعجب سے بیوی سے دریا فت کرنے لگا کہ بیکون مورت تھی۔اعیان شیر۔شیر کے بڑے لوگ مرورا۔ لین بہت مالداراور باعزت مورت ہے۔ ور میں نے درواز ہبند کر دیا تھا تا کہ اچا تک کوئی گھر میں نہ آ جائے اوراس کی بے پردگی اور کی

ع المنت مونی نے کہاا کی معزز مورت ہے تو وہ کس کام کوآئی تھے بتا تا کہ جلداس کا کام کردوں میلش بیوی نے کہادورشتہ لے کرآگی ج 

می کنم او را بجان و دل عروس بالوں گ میں اس کو جان و دل ہے وہیں بالوں گ قوم مالدار و مختشم بی بی کی قوم مالدار اور با عرت ہے کی ور از چوب و در دیرا پ ہاتھی دانت کا ورنہ نئک آید نماند ارتیاح ورنہ شک آید نماند ارتیاح ورنہ شرم آی گی، آمودگ نہ ہو گ چوں شود ہمجنس یا قوت و رُفام یاقوت اور سنگ مر مر ہم جس کہاں ہیں؟ چوان والوں کے نزدیک عیب ہوتا ہے بیجان والوں کے نزدیک عیب ہوتا ہے بیجان والوں کے نزدیک عیب ہوتا ہے شود ہمراز عنقا با مگس کیا ہمراز عنقا با مگس عنقا، کھی کا ہمراز عنقا با مگس

باز گفت او آرد باشد یا سیول پر اس نے کہا، وہ آتا ہے یا بھوی مونی نے کہا ہم فقیر و زاد کم ہے مونی نے کہا ہم فقیر ہیں، ادر مال کم ہے کے بود ایس کفو ایشال در نوائی نے کہا ہم نور کہاں ہے؟ کفو باید ہر دو جفت اندر نکال کفو باید ہر دو جفت اندر نکال کئال میں دونوں کا جوز ہوتا جانے نکال میں دونوں کا جوز ہوتا جانے دولت مندی اور فقر ہمرنگ کب ہوتے ہیں؟ دولت مندی اور فقر ہمرنگ کب ہوتے ہیں؟ جامہ نیم اطلس و نیمے پلال آدھا کیڑا اطلس اور آدھا ٹائ آدھا کیڑا اطلس اور آدھا ٹائ آدھا کیڑا اطلس اور آدھا ٹائ باز، کیور باز کے شد ہم نفس بوا ہے؟ باز، کیور کا ماتھی کب ہوا ہے؟ باز، کیور کا ماتھی کب ہوا ہے؟

کفتن زن کے او دَر بندِ جہاز نبیت مُرادِ اُو سَرَ و صلاح ست بوی کا کہنا کہ وہ جہز کے فکر مِن نہیں ہے اس کامنعسر پردہ پوشی اور نیکی ہے وہ جواب محفقن صوفی آل سِرِّ پوشیدہ را و جواب دینا اور صوفی کا اس پوشیدہ راز کا جواب دینا اور صوفی کا اس پوشیدہ راز کا جواب دینا م

گفت نے من نیستم اسباب جو کہا، نہیں، میں سامان کی جبتو میں نہیں ہوں فارغیم و تخمہ از مال عظیم مار مال عظیم م بین اور زیادہ دولت سے پیٹ بھرے ہیں ما بھرص و جمع نے چوں عامہ ایم م عوام کی طرح لالج اور جوڑنے میں نہیں ہیں م

اور حوں و او گفت گفت گفت گفت من چنیں عذرے و او اس ایوی) نے کہا میں نے اس طرح کاعذر کیااوراں نے ما ملولیم از قماش و زَر و سیم بم تو کپڑے اور سونے اور جاندی ہے اکتا گئے ہیں ما ز مال و زَر ملول و تخمہ ایم بم مال اور سونے ہوئے اور چیٹ جرے ہیں

ا بازگفت۔ چونکہ لڑکی مدرسر گئی آورو والڑک کونے و کھیے گئی تواہ بڑکی کی صورت کیسی علی ہو میں تو اس کواپٹی دلہن بناؤل کی۔ گفت صوئی۔ مسو نے بیدی ہے کہالڑکی بہت نویب کمرانے کی اورلڑ کارئیس کھرانے کا ، یہ بے جوڑ بات ہے بیتو ایساعی ہے کہ درواز سے کا ایک کواڑ ککڑی کا اور آب کواڑیا تھی روانت کا ہو۔

ور میں ہور کے بیال نہ ہوں تو اختاف رہتا ہے۔ ارتیاح۔ راحت پانا۔ کے بود۔ یہ جوڑتو ایبانی ہے جیسا کہ فقر اور دولت مندی کا ج

یا تو ساائر میاں بیوی کی کیسال نہ ہوں تو اختاف رہتا ہے۔ ارتیاح۔ راحت پانا۔ کے بود۔ یہ جوڑتو ایبانی ہے جیسا کہ فقر اور دولت ہے۔

یا تو سااور سنگ مرمر کا جوڑ۔ جامہ اطلس میں ٹاٹ کا بیوند فقلندوں کے نزدیک براہے۔ باکوبڑ کیوبڑ اور باز کا ،عنقا اور کھی کا کوئی جوڑئیں ہے۔

میس کورت کے کہا کہ وہوگ جہنر کے طالب نہیں ہیں وہ تو پر دو تو تی اور نیک کے طابگار ہیں اور صوفی نے اس کو طنز اُجواب دیا۔ مالو کیم ۔ ناز مال ۔ بیوی نے کہا وہ کور مناز کیا وہور سے کہا وہ وہ در سے جوئی ہماری پڑ رہی ہے۔ ماز مال ۔ بیوی نے کہا وہ کور مناز کی کہدری تھی کہدری تھی کہدری تھی کہدری تھی کہدری تھی کہ کہ موام کی طرح مال کے الم کی اور تر یعی نہیں ہیں۔

. ور دو عالم خود بدال باشد فلاح دونوں جہان میں ای سے نجات ہے و آل کرد کرد تا نه بود نهفت اور اک کو وہرایا، تا کہ چھیا نہ رہے۔ ہے جہازی را مقرر کردہ ام ب سر و سامانی کو واضح کر چکی ہوں که ز صد فقرش کی آید شکوه ا افلال سے کھی اس کو ڈر نہیں ہے ازشا مقصود صدق و جمت است ، تم سے (میرا) مقصود سیالی اور باطنی توجہ ہے ديد و مي بيند ہويدا بے خفا دیکھ لیا ہے اور صاف بغیر کی پوٹیدگی کے دیمتی ہے که ورُو پنہال نماند سوزنے کہ جس میں ایک سوئی بھی نہ چھپ سکے او ز ما بر داند اندر إنشاح تقیحت پکڑنے میں وہ ہم سے بہتر جانی ہے وز کیل و پیش و سر و دنبال ستر اور برده پوشی کا آگا چیجها اور سر اور پیر و ز صلاح و سِتر او واقعنِ تُرست فیکی اور پروہ پوشی سے وہ زیادہ وانف ہے وز صلاح و سِتر او خود عالم ست ادر اس کی سکی ادر پردہ پوشی کو وہ (بی بی) خود جانتی ہے

قصبه ملك سترست و يا كي و صلاح ہمارا مقصد پردہ پوشی ادر پاکی اور نیکی ہے باز صوفی عذرِ درویتی بگفت صوفی نے پھر افلاس کا عذر کیا گفت زن من ہم کرر کردہ ام بیوی نے کہا میں بھی دہرا چکی ہوں اعتمادِ اوست راسخ تر ز کوه اک کا ارادہ بہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط ہے أو مهمى گويد مرادم عفت است وہ کی کہتی ہے کہ میرا مقصد پاک دامنی ہے گفت صوفی خود جهاز و مالِ ما صوفی نے کیا اس نے ہمارا سامان اور مال خانہ تنگے مقام یک تنے عک گمر، ایک مفض ک عگہ باز سرو یاکی و زُہد و صلاح يح يرده يوشى اور ياكى اور زېد اور نيكى يه زما مي داند أو احوال سِتر بردہ پوشی کے احوال وہ ہم سے بہتر جانی ہے بے جہازی خود عیاں ہیجوں خورست ہے سر و سامانی سورج کی طرح خود ظاہر ہے ظاہراً او بے جہاز و خادم ست ظاہر ہے کہ وہ لڑکی، بغیر جہیز اور خادم کے ہے

تصدیا۔ ہم آو ایک اڑی چاہتے ہیں جو پردہ نشین اور نیک ہودولوں جالوں شما انی بیزوں سے بھلائی حاصل ہوتی ہے۔ باز صوفی موتی نے پھراپی تنگدی کا ظہار کیا تا کہ بات چی شرب گفت زن۔ یوی نے صوفی سے کہا بھی اپنی غریت خوب بیان کر پیکی ہوں لیکن دہ اپنی بات پر جی ہوئی سے ہوا میں اپنی غریت خوب بیان کر پیکی ہوں لیکن دہ اپنی بات پر جی ہوئی سے ہوا در ادار ہاری غربت خوب بیان کر پیکی ہوں لیکن اور سے اور امادی غربت کے برت خوب بیان کر پیکی ہوں لیکن آم ہوئی اور دعاؤں کی دوب میں گھر اتی ہے۔ اور امادی غربت کی اور سے ایک ترباری ہوئی اور دعاؤں کی دوب سے کر دے ہیں۔ گفت موتی نے اب تک تو ایسا طریز کلام اختیار کر دکھا تھا جس سے یوی بید سیجھے کہ وہ اس کی خباطت سے باخر ہوگیا ہے۔ باخر ہوگیا ہوگیا ہے۔ باخر ہوگیا ہی ہوگیا ہے۔ باخر ہوگیا ہی ہوگیا ہے۔ باخر ہوگیا ہوگیا ہے۔ باخر ہوگیا ہ

می دائد۔اس کو ہمارے پردے کا حال تو بہت اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے۔ بے جہازی۔ ہماری بےسروسامانی اور نیکی اور پردے سے اچھی طرح واقف ہو پیکی ہے۔ ملا ہمرا لوکی کا بے جہنر اور یغیر خاومہ کے ہوٹا تو ظاہر تھائی اب وہ شکی اور پردہ پوٹی سے بھی واقف ہوگئ ہے۔

چول بر او پيدا چو روز روهنست چوتکہ اس (بی بی) ہر روز روش کی طرح واضح ہے لاف کم بافی چو رسوا شد خطا جب غلط کاری رسوا ہو گئی ہو، تو میخی نہ بگھارے این مجست اجتهاد و اعتقاد یک اجتماد اور اعتقاد تیرے باس ہے دام مكر اندر دغا بكشودة تو نے دغا بازی میں کر کا جال کھیلایا ہے شرم داری و ز خدایِ خویش بی تو شرم كرتا ہے، اور اين خدا سے نيس كرتا ہے

بیان به تنکه غرض از بصیر و سمیع و علیم کفتن حق را چیست اس كا بيان كر الله تعالى كو يعير اور سمع اور عليم كينے كا معمد كيا ہے

که بود دید وَیت ہر دم نذرِ تاکہ اس کا تجمے دیکھنا ہر وقت نذر رہے تا به بندی لب ز گفتارِ شنیع تاکہ تو نمی گفتگو سے ہونٹ بند کر لے تا نیندلتی فسادے تو ز بیم تاکہ ڈر کر تو کوئی بری بات نہ سویے 

شری<sup>ح</sup> مستوری <sup>ا</sup> ز بابا شرط نیست (ال الركاك ك) بدو يوى كاشرت باب كى جانب ميصرورى بيس ب ایں حکایت را بدال تفتم کر تا یہ قصہ میں نے اس لیے کہہ ویا ہے، تاکہ مر ترا ہم اے بدعویٰ مستشراد اے بلند باتک وعوے والے! تیرا بھی چول زن صوفی تو خائن بودهٔ صونی کی بیوی کی طرح تو بھی خائن ہے که زهر ناشته روئی گی زنی کہ ہر برائی کے بارے میں تو کیس مارتا ہے

از ہے آل گفت حق خود را بھیر الله (تعالى) نے اين آپ كوبسير اى ليے فرمايا ہے از ہے آل گفت حق خود را سمیع<sup>س</sup> الله (تعالَىٰ) نے اسے آپ کو سفنے والا اس لیے فرملا ہے از ہے آل گفت حق خود را علیم الله (تعالی )نے اپ آپ کوجائے والا ای لیے فرملا ہے

شرب مستوری لڑی کی پردہ پوٹی کو باپ کیا بیان کرے اس سے وہ خودوا تف ہو چک ہے اور یہ بات روزِ روٹن کی طرح اس پر کھل گئے ہے۔ ایس حکایت باغ وال معثوقہ نے میرقصہ سنا کرکہا کہ میرقصہ میں نے بچنے اس لیے سنایا ہے کہ جب تیزی ہے ادبی کھل گئی ہے تو وفاواری وغیرہ کے دعوے ندکر۔ مرز ا۔ اسمعثوقہ نے اس عاشق سے کہا کہ تیری حالت ای صونی کی بیوی کی سے اور صوفی کی بیوی کی طرح تو بھی خائن موتے ہوئے مراور دفا کا جال بچار ہا ہے اور ہر حیب سے اپنے آب کو یمی ظاہر کرر ہا ہے تو لوگوں سے شرما تا ہے اور خدا سے بیل اثر ما تا ہے۔ میان - چونکه عاش نے معثوفہ کو نہا تر اردیا اور اس کو میرس نہ ہوا کہ اللہ تعالی ہر جکہ موجود ہے اور وہ علیم ہے اس کے احاظ ہیلی ہے کوئی واقعہ بابر بين روسكا، ووبعير بهاس كالعمارت سه كوكى چيز بين حيب عتى بهاتو اب الله تعالى كه مناتى اماكى بحث شروع كرك بيريتانا جا بيح الى كراما ومغاتى جن سے مغات بے اين وه مغت جعرت حق تعالى ميں بدرج اتم موجود ہے۔

سے مستخدالشکانام می ہووسب کومنتا ہے وائ انفاضا ہے کہ انسان اپنی زبان سے کوئی بری بات ندتکا لے اور بیسیمے کہ جو مجمود و کہتا ہے اللہ تغانی اس کوئنزا ہے۔ اسم علم۔ وہ نام مونا ہے جوئن مس کی شناخت کے لیےد کودیا جاتا ہے قطع نظراس ہے کہ اس می بی وہ مغت موجود ہے يالمبلى جس سناده الم بنام سيد جش كريخوا الحكانام كافورد كادياجا تام مالانكداس مبثى من ندكافورك ي سفيدي مهند خوشبو

نے مثالِ علت اُولیٰ سقیم (الله تعالىٰ) علت اولىٰ كى طرح تاتص تهيس ب کر را سامع ضریرال را ضیا ببرے کو سننے والا اور اندھوں کو روشنی (والا کہنا) یا سیاه و زشت را نام صبیح یا کالے اور بد صورت کا نام حسین (ہو) یا لقب غازی نمی بہر نسب یا غازی لقب نسب کی وجہ ہے تورکھ دے (مناسب ہے) چوں ندارد آل صفت نبود سیح جبکہ اس میں وہ خوبی تبیں ہے تو درست تبیں ہے ياك حَلَّ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُون الله (تعالى) اس سے پاک ہے جو ظالم کہتے ہیں که تکو روئی و لیکن بد خصال کہ تو اچھی صورت والا ہے کیکن بد عادت ہے كز ستيزه را سخى اندر شقا کہ تو جھڑا لو ہونے کی وجہ سے بدختی میں بختہ ہے وانمش زال در دگر کم سیمش میں اس کواس دروے جان جاتی ہوں اگر چہاس کوئیس دیکھتی ہوں تو مگال بُردی ندارم یاسیال تو نے خیال کیا کہ میرا کوئی جمہبان نہیں ہے کہ نظر بنا جالگہ مالیدہ اند کہ بے موقع نظر بازی کرتے ہیں

إسم مستق ست ز أوصاف قديم یہ تام قدیم صفات سے بنے ہیں ورنه کنځر باشد و طنز و دِما ورنه نداق اور طنز اور مکر ہو یگا يا علم باشد حيى نام ويسح یا کسی بے شرم کا نام، حیادار ہو طِفلک ِ نو زادہ را حاجی لقب نے پیدا ہوئے ننھے نیجے کا حاجی لقب گر بگویند این گفیها در مدی (لیکن) اگر تعریف کے موقع پر یہ القاب بیان کریں سنح و طنز ہے بود آل یا جنول غداق اور طنز ما یاگل بین ہو گا من همی وانستمت پیش از وصال میں کھنے ہے پہلے ہی کھیے سمجھ گئی تھی من جمی طبع وانستمضت بنیش از لقا میں تیرے یارے میں ملاقات سے پہلے جان گئی تھی چونکه مستمم سرخ باشد در سمش جب آنکھیں و کھنے میں میری آنکھیں سرخ ہوں تو مرا چوں بُرہ دیدی بے شال تو مجھے بلا گڈریے والی کری کا بچہ سمجھا عاشقال از درد زال نالیده اند عاشق درد میں ای دجر سے روتے ہیں

سلفلک ۔ باپ کے حاتی یا غازی ہونے کی وجہ ہے کئی بچہ کا نام حاتی یا غازی تھن کیجیان کے لیے رکھ دینے میں کو کی حرج نہیں ہے۔ گر بگویند۔ اگر میں الغاظ اس بچہ کی تعریف میں ہولے جا کیں جس میں وہ مغت نہیں ہے تو یہ تھن ایک غدات ہوگا۔

سین استان کے اس عاشق ہے کہا میں ملا قات ہے پہلے بچھ گئ تھی کہ تو پکا شقی ہے۔ چونکد۔ کی چیز کا مشاہدہ فی علم کے لیے ضروری نہیں ہے،
من ہی۔ معتوقہ نے اس عاشق ہے کہا میں ملا قات ہے پہلے بچھ گئ تھی کہ تو پکا شقی ہے۔ چونکد۔ کی چیز کا مشاہدہ فی علم کے لیے ضروری نہیں ہے،
اس چیز کے آتا رہے بھی علم عاصل ہوجا تا ہے۔ آئکھیں و کھنے میں جب سرخ ہوجاتی ہیں اگر چدسر فی کو انسان میں دیکھیا ہے کہا کہ تو نے جھے بدر کھوالا بکری کا بچہ مجھا اور بچھے بغیر نگہبان کے جانا۔ کہ نظر۔
ہے کہ آئکھیں سرخ ہیں۔ تو مرا معتوقہ نے اس عاشق سے کہا کہ تو نے جھے بے رکھوالا بکری کا بچہ مجھا اور بچھے بغیر نگہبان کے جانا۔ کہ نظر باز دن کا رونا دھونا ان کے گناہ کی سزا ہے۔

رائگال دانسته اند آل کی را انہوں نے اس قیدی کو مفت جانا کہ منم حاری گزافہ کم گر كه مين تكهبان مون، بيهوده نكاه نه ذال كه نباشد حاديل از دُنباله ام کہ میرے بیجھے نگہبان نہ ہو گا واند آل باوے کہ برمن می وزو وہ اس ہوا کو (بھی) جانتا ہے جو جھے پر چلتی ہے نیست غافل نیست غائب اے سقیم اے بیار! وہ نہ عاقل ہے، نہ عائب ہے من بدل كوريت ميديدم عيال میں دل کے ذریعہ تیرے اندھے بین کامشاہدہ کررہی تھی من بدل کوریت می دیدم ز دور میں نے دل کے ذرابعہ دورے تیرے اندھے بن کود مکھ لیا تھا كه پُرت ديدم زجهل و ﴿ يَكُ اللَّهُ كيونك من في تحقيم ناداني اور انتج في سے يُر و كيم ليا تھا كو تو چولى چول بود او سرتكول کہ تو کیہا ہے! جبکہ وہ اوندھا ہے

انہوں نے اس ہرنی کو بے محافظ سمجما اتا ز غیرت تیر آمد بَر جَکر ا یہاں تک کہ (غیرت خدادندی) سے جگر پر تیر لگا ا کے کم از کڑہ کم از بُوغالہ ام میں بری اور بھیڑ کے بچے سے کم کب ہوں؟ حاریت دارم کہ ملکش می سرو میں وہ تکہبان رکھتی ہوں جس کو حکومت سزاوار ہے سرد بود آل باد یا گرم آل علیم وہ جانا ہے، کہ وہ ہوا شخندی تھی یا گرم نفس شہواتی بندارد نورِ جال ﴿ شہوتُ والا نَفْس روح كا نور نہيں ركھتا ہے لفس شهوانی زخق کرست و کور شہوت والا نفس الله (تعالی) سے بہرا اور اندھا ہے بشت سالت زال نیرسپیدم سی ای وجہ سے آٹھ سال سے میں نے بھے نہیں یو چھا خود چه پُرسم زانکه او باشد بتول جو بھٹی میں ہو اس کے مارے میں کیا لوچھوں

مثل آنکہ تلخن و تقویٰ جمام و توانگرال سرکیس کشانند اس کی مثال کہ وہا بھٹی اور تقویٰ حمام اور بالدار اُلجے ڈالنے والے ہیں شہوت ونیا مثالِ گلخن ست کہ اُڑو جمامِ تقویٰ روش ست دنیا کی شہوت بھٹی جیسی ہے جس سے پہیز گاری کا حمام روش ہے لیک قسم متقی زیں تو صفاست زانکہ در گرمابہ است و در تقاست

لکین اس بھٹی ہے مقل کا حصہ مغائی ہے کیونکہ وہ حمام میں ہے اور پرہیز گاری میں ہے اور پرہیز گاری میں ہے مقل ہے مقل کے مقل ہے مقل کے مقل سے مقل کے مقبل کی میں مقبل کے مقبل کا میں مقبل کے مقبل کی مقبل کے مقبل کا میں مقبل کا مقبل کی مقبل کا مقبل کے مقبل کا مقبل کا مقبل کے مقبل کا مقبل کا مقبل کا مقبل کا مقبل کا مقبل کے مقبل کا مقبل کے مقبل کا مقبل کا مقبل کا مقبل کا مقبل کا مقبل کے مقبل کے مقبل کا مقبل کے مقبل کا م

میرامحافظ وہ فدا ہے جو کلیم وخبیر ہے دہ اس ہوا کو بھی جان لیتا ہے جو میرے اوپر سے کز رنی ہے۔ لئس شہواتی ۔ تیراننس شہوت پرست ہے جس میں روح کا کوئی لورنہیں ہوتا ہے اور وہ اللہ کے معالمہ میں اندھا بہرا ہوتا ہے۔ ہشت ۔ تو آٹھ سال سے میرے فراق میں ہے چونکہ میں جھی تھی کہ تو جہل اور تا دانی ہے کہ ہے لہذا میں نے تیری کوئی پروانہیں کی ۔ قود۔ جو فض خود تباق کی بھٹی میں گرا

ہوائی کے احوال معلوم کرتا بے وقوئی ہے۔ تو آن یمٹن کا دھند لکا مشل یعنام میں پانی کرم کرنے کے لیے بھٹی بنائی جاتی ہے جس میں کو یراور کوڑا کر کرٹ جلایا جاتا ہے۔ حمام کے خدمتگار اس بھٹی میں کو یروغیرولا کرڈالے بیں اور گندے رہے بیں حمام میں نہائے والے اپنے بدن کامیل کچیل صاف کرکے تکلتے بیں تو دنیا کا مال بھٹی کے ایند میں کی طرح ہے اور دنیا دار بھٹی روشن کرنے والوں کی طرح بیں اور متقی حمام میں نہائے والوں کی طرح بیں۔ نیک متقی اس دنیا کے حمام سے

باك وصاف بن كراكات بير كراب جمام -

بهرِ آتش كردنِ گرمابه دال هام کو گرمانے کے لیے سمجھ۔ تا بود گرمابه گرم و بانوا تاکه حام گرم اور پر رونق ہو ترک توں را عین آل کرمایہ دال بھٹی کو چھوڑنا، بعینہ حمام سمجھ مُر وُدا كه صائرست و حازم ست اس مخض کے لیے جو صابر اور مختلا ہے ہست پیدا ہر رخِ زیائے او اک کے حسین چرے پر ظاہر ہے از کیاس و از دُخان و از غیار . كيرول اور وهوئيل اور غبار ہے ہو عصا آلہ برائے ہر خریر بوء ہر اعرہے کی لائمی ہے از جديثِ تو بدال رازِ كهن نی بات ہے، برانا راز سجھ لے بست سُلّہ چرک بردم تا بعب میں دات تک کور کے بیں توکرے (کھر) لے گیا ہوں یاز کرده بر زیانه صد قبال ہر شعلہ نے ہو منہ پھیلا رکھے ہیں كرچه چول رسركيس فروغ آتش ست اگرچہ وہ گور کی طرح آگ کی چک والا ہے اغنیاء مانندهٔ سِرکیس کشال مالداروں کو، أیلے لائے والوں کی طرح اندر ایثال مرص بنهاده خدا الله (تعالی) نے ان میں حص رکھ دی ہے ترکب این تون کیر و در گرمایه ران ائن بھٹی کو چھوڑ اور حمام میں جا هر که در تون ست او چوں خادم ست جو بھٹی میں ہے وہ خادم جیہا ہے ہر کہ در حمّام شد سیمائے او جو تحض حمام میں چلا گیا، اس کی علامت تونن<u>ب ال<sup>ی</sup></u> را نیز سیما آشکار بھٹی والول کی علامت بھی ظاہر ہے ورنه بنی رُوش بولیش را بگیر اگر تو اس كا چره نبيس ديكما ہے اس كى يو لے لے گرنداری بو در آرش در سی اگر کچھے سوتھنا نہیں آنا، اس سے بات کر . پي بگويد<sup>ع</sup> نوني صاحب ذهب سونے کا مالک، بھٹی والا کہتا ہے حمص تو چول آلش ست اندر جہاں ونیا میں تیری رص آگ کی طرح ہے پیشِ عقل این زر چو سر کیس ناخوش ست عمل کے نزدیک بیا سونا گویر کی طرح مُدا ہے

ا اعرابیناں۔ دنیاداروں میں دولت کاحرم نہ ہوتی تو یہ بھی گرم نہ ہوتی۔ ترک۔ ایک مسلمان کا کام یہ ہے کہ وہ بھی کارخ نہ کرے تمام میں واخل مو۔ ہرکہ۔ دنیا داروں نے اٹل تفق کی کو دنیا کے کامول سے فارغ کر دیا ہے درندان کوخود معروف ہونا پڑتا ہتو کویا دنیا دار متعقوں کے خدمت گذاراور خادم ہیں۔ درحمام شد۔ تقوے کے آٹار چرے پر نمایاں ہوتے ہیں۔

یں تونیاں۔ دنیاداروں کے احوال ان کی علامتوں سے پہچان لیے جاتے ہیں۔ ورند۔ اگرتم میں بیاستعداد نہیں ہے کہ دنیا داروں کے چہرے سے ان کے احوال پڑھاو۔ بوئی ۔ بینی ان کی عادتوں سے ان کے احوال مجھاں۔ بو۔اعرہا چونکہ نیس دیکھ سکتا ہے وہ خوشبو سے چیز کی حقیقت ہجھ لیتا ہے۔ تحریم ادری بو۔اگرتم ان کی عادتوں سے ان کے احوال مجھنے کی استعداد نہیں رکھتے ہوتو ان کی گفتگو سے ان کے احوال سجھاں۔

سے بین بگوید۔ مالدار، و نیادار کے گاکہ آج میں نے بیں اوکرے کور کمایا۔ حرص تھے بیدا ہوتے ہیں جیسا کہ کورے اُپلول سے۔ پیش منتل منظور کور اور سونے کور ایر بھتا ہے کہ تکہ وہ مجی آئش حرص کوائی المرح فروغ دیتا ہے۔ جس المرح کور آگ آئش حرص کوفر و نے دینا دنیا والوں کی کشش کا سب ہے۔

ح كر را لائق آتش كند تر کور کو آگ کے قابل بناتا ہے تا بتون حرص افتد صد شرر تاکہ لائے کی مجھی میں سو چنگاریاں پیدا ہوں حیست تعنی جرک چندیں بُروہ ام کیا ہے؟ لیخی اتا گویر حاصل کیا ہے درمیان تونیال زیں مخرباست بھٹی والوں میں اس پر بڑا فخر کیا جاتا ہے من کشیم بست سلہ بے گرب میں نے آمانی سے میں ٹوکرے کمائے بوئے مشک آرد بُرو رکجے پدید منک کی خوشبو اس میں مرض پیدا کر دے گی زیں زیاں ہر گز نہ بنی سود تو اس نقصان کے بجائے تو مجمعی نفع نہ حاصل کرے گا

آفایا که دم از آتش زَند سورج جو آگ کا دم مجرتا ہے آفآب آل سنگ را ہم کرو ذَر مورج نے پیمر کو بھی مونا بنایا ہے آنکه گوید مال گرد آورده ام جو یہ کہتا ہے کہ میں نے مال جمع کیا ہے ایں سخن گرچہ کہ رسوائی فزاست یہ بات اگرچہ رمواکی میں اضافہ کرنے والی ہے که تو خش سله کشیری تا بشب كه تو نے رات تك چھ نوكرے عامل كے آنکهٔ در تول زاد و باکی را ندید جو بھٹی میں پیدا ہوا اور اس نے یا کی تبین ریکمی کر بتول انیاز خوابی بود تو اگر تو بھٹی کا شریک ہے گا

قضهٔ آل دباغ که در بازارِ عطارال از بوئے عطر بیہوش شد اس کمال ریکنے والے کا تصہ جوعطر فروشوں کے بازار میں عطر کی خوشبو سے بیہوش ہو کیا

کے دباغ در بازار شد تا خرد انچہ ؤرا درکار بد تاكه جو اسے دركار تھا وہ خريدے چونکه در بازارِ عطارال رسید جیے تی وہ عطر فروشوں کے بازار میں پہنچا تا مکردیدش سر و بر جا فآد یہاں تک کہ اس کا سر چکرایا اور وہیں کر جمیا ليم روز اعر ميان را مكذر دو پہر میں سوک کے ورمیان

ا بي جزا رسكنے والا بازار كيا نا گهال افآد بیبوش و خمید اجا تک بے ہوش ہو کر کر کمیا اور جمک کمیا بوئے عطرش زد ز عطاران راد مجی مطاروں کی طرف ہے اس کو عطر کی خوشبو لکی چچو مُردار اُوفآد و <u>ب</u>ے خبر مُردے کی طرح کر کمیا اور بے ہوش

ا آ قاب سورج كاكرى ق تركوركو خلك كركة أك سے جلنے والا بعالى ب، سورج فى پقركوكر ماكراس كى دكول عن سونا بيداكرتا به تاكدوم مونا حرص كى بعثى عمل فخفى كروس كى چنكار يول كوفرو فروسهدا تكسدجود نياداريكرد باب كداس نے مال جن كيا بيتواس نے درامل آكش حرص ك کے کوئر تل کیا ہے۔ ایک تن ۔ کوئر تل کرمنا اگر چدکوئی فخر کی بات نہیں ہے گین منی والوں میں بیٹر ہے، ووفخر بدایک ومرے کے مقابلہ میں کہتے ين كرون وادول كا مالت بري كيا بياد على في المرين وكرين كا ين ميكاد نيادارول كا مالت بر

ك آكيد جس من كانشود تها بمنى كے ماحول ميں مواہاس كے ليے كوركى بديد قوش كن موكى، اكرتم اس كومتك موتكماؤ مي تواس سے اسے تكليف المن المراق الرقم بعى ال كال بعثى ككاروبار على شريك موجاد في التنان كريك والكرة مامل مرسكوك، ونيادارول ك

معبت شراتهارى بعى وى مالت موجائے كى جوان ديا دارول كى بيد

ع. تعسدان تصديب بينانا تعمود بي معبت موتى بالعطرة كى عادتين برماتى بين دياع كياچرار تكندوال مطار مطار وش راد. عيم بخي المقل مندينم روزردو پهر

جملگال لاحول خوال درمال کنال سب لاحول يرصت ہوئے، علاج كرتے ہوئے وز گلاب آل دیگرے بروے فتاند ودسرا ال ي كلاب جيزكما تفا از گلاب آمه ورا آل واقعه یہ حادثہ اس کو گلاب سے پیش آیا تھا وال ور كه على اورد تر دوسرا مٹی تر کر کے لاتا تھا وال وگر از بوششش می کرد کم دومرا ای کے کیڑے کم کرتا تھا وال دگر بو از دمالش می شمد دوسرا ال کے منہ کی خوشبو سونگھا تھا منتظر تا نبضِ او چوں می جہد منتظر تھا کہ ای کی نبض کیسی چل ربی ہے خلق درماندند اندر سيهشيش لوگ اس کی بیوثی (کے سبب) میں عاجز آگئے که فلال اُفاده است آنجا خراب کہ فلانہ اس جگہ بے ہوش پڑا ہے یا چه شد کورا فآد از بام طشت یا کیا ہوا ہے، کہ اس کا راز فاش ہو گیا ہے گر یز و دانا بیامد زود تفت طالاک اور سمجھدار، وہ جلد سرگری سے آیا خلق را بشگافت و آمد با حتیں لوگوں کو چیرا، ردتا ہوا آیا چوں سبب دانی دوا کردن طی ست جب تو سبب جان لے دوا کرنا آسان ہے

جمع آمد خلق بروَے آل زمال ای وقت لوگ ای کے پای جمع ہو گئے آں کیے کف بر دل اُو می براند ایک اس کے ول پر ہاتھ پھیرتا تھا او کی دانست کاندر مَر تعَه وہ سے نہ جانا تھا کہ چراگاہ میں آن کے رستش ہمی مالید و سَر ایک ای کا ہاتھ اور سر ما تھا آن بخور و عود و شکر زد بهم ایک دعونی اور اگر اور شکر لاتا تھا وال شده خم تا نفس چوں می کشد دوسرا جھکا ہوا تھا کہ وہ سائس کیے لے رہا ہے وال وگری نبشش گرفته از خرد دوسرا عقل سندی ہے اس کی نبض پکڑے ہوئے تاکہ نے خوردست یا بنگ و حشیش تاكمعلوم كرے، اس فے شراب لى ہے بھلك يا حشيش لیں خبر بُردند خوبیثاں را شتاب تو انھوں نے فورا رشتہ داروں کو خبر دی مس تمی داند کہ چوں مصرو<sup>ع کے</sup> گشت کوئی نہیں سمجھ رہا ہے، کہ کیوں بیہوش ہوا ہے کیک برادر داشت آن دیاغ زفت اس چڑا رنگنے والے کا ایک مبوٹا بھائی تھا اندکے رسے کین مگ ڈر آسیں تھوڑا سا کتے کا پافانہ آستین میں گفت من رجی جمیدانم ز جیست بولاء میں اس کا مرض جانا ہوں کس وجہ سے ہے؟

ا در مال علائ - مُر تف ہے اگاہ بہال عطاروں کا بازارمراد ہے۔ واقعہ لینی ہے ہوئی ۔ کہنگل ۔ کاہ اور کل ہے مرکب ہے وہ کئی جس بھوسہ یا کوئی گھاس ملاکراس سے دیواروں کو لیپا جاتا ہے۔ تربر مٹی ہو گھانے ہے بے ہوئی کوافاقہ ہوجاتا ہے۔ بخور دھونی ۔ پوشش ۔ کپڑے کم کردیئے ہے خوصت کے سبب بے ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ۔ سائر حت کے سبب بھر ہوئی کی نشر آور چیز کی اوجہ ہے تو نہیں ہے۔

عورت کے سبب بے ہوئی ہوئی ہوئی ہو سکتا ہے۔ دہائی ۔ تا کہ مذکو ہوگا کہ جھے کہ بے ہوئی کی نشر آور چیز کی اوجہ ہوئی کے دشتہ دار۔

عورت کی کی اور کر موفی کے سبب کا علم ہوسکتا ہے۔ بنگ ۔ جھنگ ۔ حشیش ۔ گھاس ، بھنگ ۔ خویشاں ۔ لیعنی دباغ کے دشتہ دار۔

معروت عمری کا بے ہوئی ، بے ہوئی ۔ ہر گین سگ ۔ کے کا پاضا نہ جینی ۔ رونے کی آواز ۔ جل ۔ واضح ، لیجنی مرض کا سبب معلوم ہوجانے پر دوا آسل ہوجاتی ہو اتر جی ہوگا ہوتا ہے۔

آسان ہوجاتی ہے اوراگرم خل کی شخیص نہ ہوتو علاج بہت مشکل ہوتا ہے۔

داروي رج و درد صد محمل ست مرض کی دوا اور اس میں سو احمال ہیں والشِّ اسباب وفع جهل شد اسباب كا جانا، ناداتفيت كا رفعيه مو كيا توئے بر تو ہوی آل سر کین سگ کتے کے پافانے کی ہو تہ آبہ تہ غرقِ دباعی ست او روزی طلب چڑے ریکتے میں ڈوبا ہوا ہے، روزی کمانے والا بوئے عطرش لا جرم سازد تباہ اس کو عطر کی خوشبو لا محالہ تباہ کر دے گ أنجه عادت داشت بيار آلش دِه جس چیز کی بھار کو عادت تھی وہ دے یس دوائے رتجش از معتاد جو تو اس کے مرض کی دوا اس کی عادی چروں سے کر از گلاب آید جعل را بیهشی تو مجرونڈے کو گلاب سے بے ہوشی ہو گ که بدال او را جمی معتاد و خوست کہ ای کی اس کو عادت ادر خو ہے رُد و پشتِ این محن را بازدال اس بات کے ظاہر اور باطن کو خوب سمجھ لے می دواسازند بهر سنج باب علاج كرتے ہيں (ہدايت كے) درواز كى كشادكى كے ليے

إيول سبب معلوم نبود مشكل ست جب سبب معلوم نه ہو، مشکل ہے ا پوں بداستی سبب را سہل شد ﴾ جب تو نے سبب جان لیا، آسان ہو گیا گفت<sup>ا</sup> با خود <sup>مستش</sup> اندر مغز و رگ أس نے ول میں کہا اس کے دماغ اور رگ میں ہے تاميال اندر حدث أو تا بُشب یہاں تک کہ وہ بربو میں رات تک با حدث کردست عادت سال و ماه اس نے سالوں اور مہینوں بدیو کی عادت ڈالی ہے يس چنيں گفت ست جالينوں مہ ا تو ای لیے جالینوس اعظم نے کہا ہے َ كُرِ<sup>ع</sup>َ خلافِ عادتست آل ربح أو کینکہ اس کا مرض عادت کے خلاف ہونے سے ہوا ہے و چوں جعل گشت است از سِرکیس کشی وہ گور جمع کرنے سے کبروٹڑے کی طرح ہو گیا ہے هم ازال سِركِينِ سك داروِي اوست ا کتے کے بافانے کے اس کی دوا ہے ٱلْخَبِيْثَاثُ عَلَى الْخَبِيْثِينَ را بَخُوال الخبيثات (اور) الخبيثين كو المح تاصحال أو را بعنبر يا گلاب تھیجت کرنے والے عزر یا مگلاب سے اس کا

مخت۔اس دباغ کے بھائی نے سوچا کہ درامل اس کا دیاغ بر ہوکا عادی ہے چونکہ بیرات دن سڑے ہوئے چڑے رنگا ہے۔ با حدث۔ جبکہ اس کو مد بر ہوکی عادت ہے تو خوشیو اس کولامحالہ تباہ کر دے گی۔ جالینوس۔ بونان کامشہور طبیب ہے۔اس نے کہا ہے کہ مریض کے مزاج کے موافق دواتجویز مرو۔

دفتر جهارم درخور و لائق نباشد اے نقات المعتمدو! (بيباتي ان ك) مناسب اور لائن بين بوتى بي بد فغال شال که تَطَیّرُنَا بِکُمُ ان کا نعرہ تھا "ہم تم سے بدقالی پرتے ہیں" نيست نيكو وعظ تال مارا بفال تہارا وعظ مارے لیے ایکی فال نہیں ہے ما کنیم آل دَم شا را سنگیار تب ہم تمہیں سکنار کر دیں کے در نصیحت خویش را نرشته ایم ہم نے اینے آپ کو تقیحت سے وابسۃ نہیں کیا ہے شورش معده ست مارا زین بلاغ ہمیں اس تبلیخ سے ملی ہوتی ہے عقل را دارو بافیوں می کنند عقل کا علاج افیون سے کرتے ہیں . بیل که دَباغ او فاده بیخودست خبردار! وو چڑا رنگنے دالا بے ہوش ہے

معالجہ کردن برادر دباغ، دباغ را بخفیہ بوئے برگیں کے کے باغ کاعلاج کرا خلق رائے می راند از دیے آنجوال نا علاجش را نہ ببیند آل کسال

مُر خی<u>ن</u>ال دا نبازد طیبات بھلی باغمی خبیوں کے موافق نہیں پرتی ہیں چول ز عطر وی کژ مشتند و هم وہ جب وی کے عطر سے ٹیڑھے اور مبہوت ہو مجے ربح و بماریست مارا این مقال ہارے کیے یہ گفتگو، مرض اور بیاری ہے کر بیا غازید نصح آشکار اگر تم نے علی الاعلان تھیجت شروع کی ما به لهو و لعب فربه گشته ایم ہم کمیل کود سے موٹے ہوئے ہیں مست قوت ما دروغ و لاف و لاغ ہماری غذا جموث اور شخی اور خداق ہے ریجی را صد تو و افزوں می کنند مرض مو کنا اور زیاده کرتے ہیں گند کفر و شرک ایثان بیحدست ان کے شرک اور کفر کی مخدگ بیجد ہے

خلق رائع از وے آنجوال ان وی آنجوال ان نوجوان نے لوگوں کو اس سے ہما دیا مر بگوشش کرد ہمجول راز گو اس کے انجوال اس بگوشش کرد ہمجول راز گو اس کے کان کر بہر کیا اس نے دانہ کی مرسیسرگین سک سائدہ بود اس نے مقبل پر کتے کا یافانہ طا تنا اس لیے کہ اس نے ہمبل پر کتے کا یافانہ طا تنا

ا مرزیراں عمر فصحتیں خبیش کے مراج کے مطابق نیں ہوں۔ جبکہ دی کا عطران کے دماغ کے موافق نیل ہو وہ اس سے مگراتے ہیں اور ان کود دوعظ دھیجت گراں گذرتی ہے۔ کر ہماینازید۔ انبیا کود حمکیاں دی نثر وع کردیتے ہیں۔ مارکفارتے انبیاسے کہا کہ ہماری پرورش کھیل کودیس ہوئی ہے ہمار امراج تھیجت سے مل نیس کھا تا ہے۔ لائے ۔ ان نے اس میشورش ۔ یعنی اس تھیجت سے ہمار ای مثلا تا ہے۔

ع رنج ان کفار پر انسوں ہے اور ساسے مرض میں اضافے کرتے ہیں مقل کا علاج انجون سے کرتے ہیں جوخود مقل کوخراب کرتی ہے۔ ہیں۔ مولانا فرماتے ہیں ان کفار کی صالت کوچھوڑو، دباغ بے ہوش پڑا ہے اس کے قصہ کی محیل کرد۔

خلق را۔ دباغ کے بھائی نے نوگوں کو وہاں ہے ہٹا دیا تا کہ کوئی اس کے معالجہ سے واقف نہ ہو سکے۔ سر بکوشش۔ اس نے ابنا سر کان کی طرف کیا تا کہ لوگ جمیس کہ کان میں کوئی دعارہ حد ہاہے اور چیکے سے اس کی ناک پر کتے کا پاضانہ ٹل دیا۔

مغز نِشتش بوی ناخش را سزید اس کا مختداً دماغ بدیو کے لائق تھا خلق گفتند این فسونے بد شگفت لوگوں نے کہا یہ منتر بھی عجیب تھا مُرده بود افسول بفريادش رسيد وہ مردہ تھا، منتر اس کی مدد کو آ میا که زنا و غمزه و آیرو پور جهان زنا اور ناز و ادا اور ایرو (کا اثاره) ہو لا جرم با بوي بد خو کرد نيست لا محالّہ بدیو کی عادت ہے كاندرون پُشك زادند از سبق کیونکہ وہ ازل سے مینگنیوں میں پیدا ہوئے ہیں می تکرداند بعنبر خوی خود ایمی عادت عبر کی نہیں ڈال سکا او ہمنہ جسم ست نے دل چوں قشور وہ چیککوں کی طرح مجسم جسم ہے نہ کہ ول ہمچو رسم مص<sup>ع</sup> سِرگیں مرغ زاد توممريوں كرواج كے مطابق كور نے مرغ بيداكيا بلکه مرغ داکش و فرزانگی بکسہ عثل اور دائش کا مرغ زانکه بنی بر پلیدی می نمی کیونکہ تو نجاست ہر ناک رکھتا ہے

يونكه بوي. آل حدث را ً وَا كَثَيْدِ اب اس کے اس نایا کی یو سوعمی ساعط شد مُرده جنبیدن گرفت تموزی دیر گذری که مُر دے نے حرکت کرتی شروع کردی كايل بخواند افسول بگوش او دَميد كه أس في منتر يرها اور اس كه كان من مجونكا جبیش ایل فساد آن سو بود مفدول کی حرکت اس جانب کو ہوتی ہے بر کرا<sup>۲</sup> مثک تھیجت سود نیست جل کو تعیمت کے مشک سے فائدہ نہیں ہے مُعْرِكال را زال نجس خواندسيت حق الله (تعالی) نے مشرکوں کو ای لیے بیس کہا ہے شکرم کو زادست از برکیس اید وہ کیڑا جو گور سے پیدا ہوا ہے، بھی المحال نزو مر وَا خَارِ رَقِي نور کیونکہ اس پر تور کے چرکاؤ کا چینا نہیں لگا ہے ور زِرَشِ نورِ حن مسميش داد ا الله (تعالى) نے اس كونور كے جيزكاؤ من حصيرويا الک نے مرغ خسیس خاتلی أكين ممريلو، كمين مرغ نهيس اِنَّوَ بدال مانی کزال نورِ کہی اِ الوجمى اس دباغ) كى طرح بكراس نور سے خالى ب

۔ بنامعے۔ جب ال دیاغ نے بریوسو تکمی تو اس کو موٹ آناشر دع ہو کیالوگ جران ہو گئے کہ بجب منتر تھا کہ کان میں پھو تکتے ہی اس کو ہوٹ آنے لگا۔ جنتی - بلکاروں کو ہزر کول کے قصصنا و تو ان کومر البیں آتا ہے ہاں زیاادر عشق دمجت کی داستان سے خوش ہوتے ہیں۔

مركزار بهل با عمل جس كے موافق ند بول تو يقينا اس نے برى باتوں كى عادت ڈال دكى ہے۔ شركال قرآن باك على ہے إنّه ما الْهُ شُو كُونَ نَحَسٌ "شرك بني بيل" چوتك ان لوكوں كى نشو ونما كندے ماحول على بوئى ہے اى ليے قرآن نے ان كونجس كها ہے۔ كرم ہوكيڑا كوير عمل بيدا بوا ہے ميز سوكھاتے ہے اس كا مواج ند بد لے گا۔ چول مدے شريف ہوئ اللّه خَلَقَ الْمُحَلَقَ فِي ظُلْمَةِ فُمْ وَهُنْ عَلَيْهِمُ مِنْ الْكُرْجِ فَفَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ النّورَ فَقَلِما هُمَانِي وَ مَنْ آخَطَا فَقَلْ غَوى "ب خل الله تعالى فظوق كوا يم جرے على بيد افر مايا ہے كاران الله الله تعالى فظوق كوا تا ميں دولوزيا اس نے بدايت يائى اور جس يرندين او مكر او ہوكيا۔"

۔ مرمور معری اور انٹرے کو کور میں دہا کراس سے بچانکال لیتے تھے یان کا ایک تجب انگیز طریقہ تھا تو گندے ماحول میں کسی بھلے کا پیدا ہونا بھی ایک تجب انگیز طریقہ تھا تو گندے ماحول میں بھلے کا پیدا ہونا ہیں انسان بڑارائ اعمل ہوتا ہے۔ تو بدال مستوقہ نے عاش سے کہا تو بھی اس دہائ کی طرح ہے ای لیے گندے اخلاق کا عادی ہے۔

کی طرح ہے ای لیے گندے اخلاق کا عادی ہے۔

بَرگِ زردی میوهٔ نا پخته تو تو پيلا پت ہے، تو کيا مجل ہے كوشت المسختي حينين ماندست خام گوشت سخی کی وجہ سے ای طرح کیا ہے کم نشدیک زرّه خامیت از نفاق نفاق کی وجہ سے تیری خای ایک ذرہ کم نہ ہوئی کر ہزاراں بار جوتی اے عق اے سرکش! خواہ ہزاروں بار جوش کھائے ! غورما اكنول مويزند و تو خام

از فرافت ٔ زَرد شد رُخبار و رُو فراق میں تیرا رخمار اور چیرہ زرد ہو گیا ہے دیگ ز آتش شد سیاه و دُودفام دیک آگ ہے کالی اور دھویں کی طرح ہو گئی بهشت سالت جوش دادم در فراق میں نے آٹھ سال فراق میں تجھے جوش ویا خای و هر گز نخوای پخت تو تو کیا ہے اور ہرگز نہ کے گا غورهٔ نو سنگ بسته از سقام تیرا انگوردن کا مچھا پھرا گیا ہے۔ خوشے منتی بن گئے اور تو کیا ہے عذر خواستن عاشق گناہِ خود را بتلبیس و روپوش و فہم یماری ہے تیرا انگوروں کا سکھا پھرا گیا ہے مکاری اور تلبیس سے عاشق کا خطا کی عذر خوابی کرنا اور معثوقہ کا

کردنِ معثوق آل را نیز اس کو بھی سمجھ جاتا

لکین خبر، مشاہرہ کی طرح کب ہوتی ہے؟ چه زیانست ار نجروم ابتلان كيا نقصان ہوا اگر ميں نے اس كو آزما ليا می کنم هر روز در سود و زیال تعع اور تقصان میں روز کرتا ہوایا تا شده ظاہر از ایثال مجزات حتی کہ ان ہے مجزے ظاہر ہونے

. گفت عاشق امتخان کردم مگیر تا به بینم تو حریفی یا ستیر عاشق نے کہا معاف کر، میں آزما رہا تھا تاکہ سمجھ لوں کہ تو یارِ مجلس ہے یا پردہ نشین من ہمی داستمت بے امتحال لیک باشد کے خبر ہمجو عبال میں کھے بغیر امتحال کے بھی جانا تھا آفاني نام تو مشهور و فاش تو سورج ہے، تیرا نام مشہور اور ظاہر ہے تو منی من خویشتن را امتحال تو میں ہوں، میں اپنا امتحال انبیاء را امتخال کرده عدات وشمنوں نے انبیا کا امتحان لیا ہے

ہشت۔ میں نے بچھے آٹھ سال تک آتش فراق ہے جوش دیا لیکن تیری خام میں کوئی پختگی نہ پیدا ہوئی۔ فامی۔ اگر ہرار مرجبہ می بھی سی جائے گا پھر بھی تیری خامی دور نہ ہوگی نورہ۔انگور کا جوخوشہ پختر اجائے پھر گری ہے بھی نہیں بکا ہے۔ مویز۔انگور پختہ ہوجانے کے بعد مختل فل ع عذر اب عاش نے مکاری سے عذر خوای کی اور اپ فعل کی غلط تو جیہ شروع کر دی۔ گفت۔ عاشق نے کہا میں نے بوسہ لینے کا ارادہ اس كه تجفيراً زماؤل كرتو براكي برراضي موتى بياياك وامن ب-حريف بارستر مستور، پرده نتين من -اگرچه من تجفي نيك علي مزیدا طمینان کے لیے ایدا کرد ہاتھا۔ آفا آبی۔ بہتیری نیکی روز روٹن کی طرزح ظاہر ہے، آزمانے ہے اس میں کوئی فرق نیس پوسکا۔ انجافیا نے انبیا کوآ زمایا ادران ہے مجز ے طلب کئے تو ان کی نبوت ادر پختہ ہوگئی۔ تو منی۔ تیجھ میں ادر بھے میں اتحاد ہے، تیراامتحان دراصل میرا اس میں تیرے کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔

ا یکه خیتم بد ز چشمانِ تو دور اے وہ (محبوبہ) کہ تیری آنکھول سے چیٹم بد دور ہے گر تفخص کردم از گنجت مرج اگر میں نے تیرے خزانہ کی تلاش کر لی تو رنجیدہ نہ ہو تا زنم با دشمنال ہر بار لاف تاکہ دشمنوں کے مقابلہ میں بڑھ کر بات کہ سکول حیثم ازیں دیدہ گواہی ہا دہد آنکھ، اِس چٹم دید کی گواہیاں دے آمدم اے مہ بشمشیر و کفن اے جاند! میں تکوار اور کفن لے کر آ گیا ہوں بیش ازیں از دوری اے ماہم مکش اے میرے جاند! اس سے زیادہ فراق سے مجھے نہ مار که ازیں وستم نه از دستِ وگر كيونكه مين اس ماتھ كا ہول نه كه دوسرے كے باتھ كا ہر چہ خواہی کن و کیکن ایں مکن تو (اور) جو جاہے کر ہے نہ کر کفت امکال نیست چول برگاه شد (لیکن)بات کاموقع نہیں ہے چونکہ بے وقت ہو گیا ہے کر بمانیم ایں بماند مختیں اگر ہم اس طرح رہے وہ بھی اس طرح رہ جائے گا حیثتم می داریم در عفو اے وَ دُوُو اے محبوب! ہم معافی کی توقع رکھتے ہیں چوں ز فعلِ خولیش سمتیم شرمسار جَبكه مين ايخ فعل پر شرمنده بون

امتخان <sup>ا جی</sup>ثم خود کردم به نور میں نے روشی کے ذریعہ این آئکھ کا امتحان کیا این جہال ہمچو خرابہ است و تو کئج یے دنیا کھنڈر کی طرح ہے اور تو خزانہ ہے زاں چناں بے خردگی کردم گزاف میں نے اس لیے الی لغویے عقلی کی تا زبائم چول ترا ناے نہد تاکہ میری زبان جب تیرا تام کے كر شدم ور راهِ حرمت رابزن اگر بین تیری حرمت کا ڈاکو بنا ہول ج بشمشیر خود اے شاہم مکش اے میرے شاہ! مجھے اپنی مکوار کے علاوہ کسی چیز سے قل نہ کر جز بدستِ خود مُبرّم یا و سر میرے یاؤں اور سرایے ہاتھ بی ہے کاٹنا از جدانی باز می رانی سخن تو مجم فراق کی بات کر رہی ہے در محن<sup>ت</sup> آبادم ابندم راه شد بات کرنے کا اب رائہ نکل آیا پوشها تقتیم و مغز آمد دفین ہم نے تھلکے بیان کر دیے اور مغز چھپا رہ سمیا كر خطائے آمد از ما دَر وجود آگر ہم ہے کوئی علظی وجود جس آئی ہے امتخال کردم مرا معذور دار مل نے امتحان لیا، جھے معذور سمجھ

۔ امتحان۔ میں نے دراصل پی آ کھ کو آ زمایا اس میں تیری ناراض بے موقع ہے۔ اس جہاں۔ اس عالم خواب میں تو نزانہ ہے اگر فزانہ کی جیتو کی جائے ہیں جہاں۔ اس عالم خواب میں تو نزانہ ہے اگر فزانہ کی جیتو کی جائے ہیں۔ جائے تو اس میں کو کی عیب نہیں ہے۔ زاآں۔ یہ میری بیودگی اس لیے تھی کہ امتحان کے بعد دشمنوں کے سامنے تیری نیکی کا اظہار کرسکوں۔ تا زباتم۔ میں زبان سے تیری تعریف کروں تو آ کھے چٹم و بیر کوائی دے۔

ے گرشوم۔اگر میں نے آپ کی آ بروریزی کی ہے تو تکوار حاضر ہے اور کفن پہنے ہوئے ہوں جھے آل کر دیجئے۔ بزیہ کوارے آل کر دیجئے جدائی کے ذریعے آل ہے کہ اور کی ہے تھے آل کر دیجئے جدائی کے ذریعے آل ہے کہ اور اینے ہاتھ سے آل کرنا دوسرے سے آل نہ کرانا کیونکہ میں تبہارے ہاتھ کامملوک ہوں، دوسروں کے ہاتھ کانہیں ہوں۔از جدائی۔خداکے لیے جدائی کی بات نہ کراور جو جا ہے کر۔

ے درخن سین میں اپنے اور عذر بھی بیان کرسکتا ہوں لیکن وقت تک ہے۔ پوستہا۔ عاش کہتا ہے کہ معذرت میں پرتہ ظاہری یا تمیں میں نے کہد دی زیں لیکن ابھی حقیقت کا پورااظہار نہیں کر سکا ہوں۔ کر شطائے۔ اگر یہ میری غلطی بھی ہے تو اب اس کو معاف کر دے۔ چوں۔ اب میں اپنے تعل پر ندامت کا اظہار کرتا ہوں جھے معاف کردے۔

رَدِ کردنِ معثوق عذرِ عاشق را و تلبیس او را معثوق کا عاشق کے عذر ادر کر کو رد کر دیتا

که سوئے مارکوز و سوئے تست شب کہ ہماری جانب دن اور تیری جانب رات ہے پیش بینایال چرا می آوری عقل مندوں کے سامنے تو کیوں پیش کرتا ہے؟ پیش ما رسوا و پیدا جمچو روز ہارے سامنے دن کی طرح کملے اور ظاہر ہیں تو چرا ہے رُوئی از حد می بری تو کیوں صدے زیادہ بے کاظی کر رہا ہے؟ خُولٌ فرود آمد بسوئے مانگاہ خوشی سے جوتوں کی جگہ از آئے بر دو يا إستاد استغفار را تو معافی کے لیے دونوں یاؤں پر کھڑے ہو گئے وز بہانہ <sup>ع</sup> شاخ تا شانے نجست اور بہانہ کے لیے ایک شاخ ہے دوسری شاخ پر چملانگ ندلگائی چونکه جاندارال بدید از پیش و پس جَبَه فرشتول كو آگے چھے ويكھا دُور باشِ ہر کیے تا آساں بر ایک کا دوشاند نیزه آسان تک تما تانه بشگافد ترا این دورباش تاكه تِحْجَ بير دوشاخه نيزو نه پهاڑ وے ع لالا مرد را چول سيتم نيست انسان کا کوئی خادم آنکھ جیسا نہیں ہے

در جوابش بر کشاد آل ماه لب اس کے جواب میں اس جائد نے لب کشائی کی حیلہ ہائے تیرہ اندر داوری غلط خیلے انصاف کے موقع پر ہر چہ در دل داری از مکر و رّموز تو جو کھے کر اور اثارے ول میں رکھتا ہے کر به پوشیمش ز بنده بروری اگر ہم اس کو بندہ پروری کی وجہ سے چھیا رہے ہیں از پیرا<sup>ع</sup> آموز کآدم ور گناه باب سے سکے لے کونکہ (عفرت) آدم علیالسلام گناہ کے بارے چول بديد آل عالم الامرار را جب انہوں نے اس رازوں کے جانے والے کو ویکھا بر ئىر خابمشر اندُه نشست وہ غم کی راکھ پر بیٹھ گئے رَبَّنَآ إِنَّا ظَلَمُنَا گَفْت و بس بس انہوں نے "اے خدا ہم نے ظلم کیا" کہا ديده جانداران ينهال جميحو جال انہوں نے روح کی طرح پوشیدہ فرشتوں کو دیکھا كه بلا تبيشِ سليمانُ مور باش كه خبردار! سليمان عليه السلام كے سامنے چيونى بن جا ج مقام رائ يكدم مايست سچائی کے مقام کے علاوہ یالکل نہ تھہر

کہ سوئے۔ لین سچائی میرے ساتھ ہے اور تو جمونا ہے۔ حیلہ عظمندوں کے سامنے عقلی دلائل پیش کرنا بیوتونی ہے۔ ہر چہ۔ تیرے ہر کو ہے ہم واقف ہیں۔ کر۔ اگر ہم بندولو ازی کی دجہ ہے چیٹم ہوٹی کرد ہے ہیں تو تھے بے حیائی سے کام نہ لیما جا ہیے۔

ہر دے او باز آلودہ شود وه پیم بر وقت گنده ہو جائے گا لَيِكِ إِذَا جَآءَ الْقَضَا عَمَّى الْبَصَرُ کین جب قفا آتی ہے نظر اندھی ہو جاتی ہے تاكه بيتا از قضا افتد بيجاه کہ آنکھوں والا قضا سے کنویں میں گرے که مر اُو را اوفتادن طبع و خوست کیونکہ گرنا اس کا مزاج اور عادت ہے از من ست این بوی یا ز آلود گیست یہ بدیو مجھ میں سے ہے یا گندگی کی وجہ سے ہے یم ز خود داند نه از احسان یاد وہ اپنی جانب ہے سمجھے گانہ کہ دوست کے احسان ہے بهتر از صد ما در ست و صد پیدر سیروں ماؤں اور سیروں بابوں سے بہتر ہیں وين دو حيتم حس خوشه جين أوست اور جس کی میر دونوں آئکھیں اس کی خوشہ جین ہیں صد گرہ زہرِ زبانم بستہ اند جنہوں نے میری زبان کے نیچ سکروں کر ہیں لگا دی ہیں بس گرال بندیست این معذور دار معذور رکھ! ہے بہت بھاری بیڑی ہے کایں سخن وُرّست د غیرت آسیا كينكه بيات موتى ہے اور (الله كي) غيرت جكى ہے

کور<sup>ا</sup> اگر از بیند بالوده شود اندها، اگر تھیجت سے باک و صاف بن جائے آدما تو تیستی کور از نظر اے آدم! تم نظر کے اندھے نہیں ہو عمر با باید بنادر گاه گاه عرب جامیں بہت کم ہوتا ہے (اور) بھی مجھی كور را خود اين قضا همراهِ اوست اندھے کی یہ قفا خود اس کے ساتھ ہے در حدث عن افتر نداند بوی جیست وہ نایا کی میں گرتا ہے، ہیں سمجھتا کہ بدیوس چیز کی ہے ور کے ہر وے کند مشکے نثار اگر کوئی اس پر منک جھڑکے لیں دو جیتم روش اے صاحب نظر اے صاحب نظر! دو روش آنکھیں خاصه علیم دل که آل هفتاد بوست خصوصاً ول کی آنکھ جس کی ستر تہیں ہیں اے دریغا رہزتال بنشستہ اند ائے افسوں! ڈاکو بیٹے ہوئے ہیں يايي بسته چون رود خوش را موار عدو محورًا باول بندها موا كيے اجھا چل سكتا ہے اين محن إشكته مي آيد ولا اے دل! ہے بات ٹوئی بچوئی ہو رہی ہے

ا کورلین جے پٹم بسیرت عاصل نمیں ہے اگر وہ تو ہمی کرتا ہے تو اس پر قائم نمیں رہتا ہے۔ آ دیا۔ حضرت آ دم علیہ السلام کوچٹم بسیرت عاصل تھی کین تضاء خداد ندی کے سامنے مجبور ہو تکے اور گناہ کر میٹھے۔ عمر ہا۔ چٹم بسیرت والا گناہ میں بہت کم جلا ہوتا ہے۔ کور۔ اگر چٹم بسیرت نہیں ہے تو پھر اس کا اندھا پن ہروقت اس کو معصیت میں جلا کرتا رہتا ہے۔

۔ دوصد ہے۔ پھراس کی صالت رہاوتی ہے ہے تہیں بھتا کہ اس معسیت کا سب اندرونی ہے یا بیرونی۔ درکے۔ اندھے پرمنک نچھاور کروتو بھی بھی ۔ سیجھے گا کہ دومیرے بدن کی فوشبو ہے کسی کا کوئی احسان نہیں ہے۔ پس۔ خدا کسی عطافر مادے تو وہ اس کی تربیت کرنے میں سیکڑوں مال باپ ہے بہتر ہیں ہرمعتراور پرائی ہے اس کو بچا سکتی ہیں۔

ے خامدول کی آئیسیں جسمانی آئیموں سے بدر جہاافعل ہیں۔اے دریغا۔ یہاں گئج کرمولانا پرایک کیفیت طاری ہوگئی ہے اوریاو جوداسرار کے

ہیان کے اس کونا کائی بچھتے ہیں فرماتے ہیں کہ انسوس اسرار کے بیان کے لیے بہت سے موافع ہیں آگئے ہیں۔ پائے بستہ تیز رو محوثر سے اگر

پاؤل با خدھ دیے جا کمی تو اس کی خوش دفتاری فتم ہوجاتی ہے۔ایس بخن ۔اسرار وتھم بھنولہ موتی کے ہیں اوراللہ کی فیرت ان کے لیے بھنولہ چکی کے

ہے بھرت خداوندی ان کوچیں ڈائتی ہے۔

توتياكِ ديدهُ خسته شود ر آنکھ کا توتیا ہوتا ہے اک کے کہ تو ٹوٹے سے روشیٰ بے گا حق کند آخر دُرستش کو عنی ست بالآخر الله (تعالیٰ) اس کو درست کردے گا وہ بے نیاز ہے بُردُ كال آمد كه نك نان درُست دکان پر آیا کہا ہے اب نم رونی ہے آب و روغن ترک کن إشکنته باش چکنی چیزی (بات) چھوڑ، شکتہ بن تَخْكُهُ إِنَّا ظَلَمُنَا مِي ومتد وہ "بے شک ہم نے ظلم کیا" کا دم بحرتے ہیں جميحو البيس<sup>ع</sup> لعين سخت رو وُصيت، ملعون، شيطان کی طرح در ستیز و سخت رونی تو بکوش تو جھڑے اور ڈھٹائی میں کوشش کر خواست ہمچوں کینہ ور تُرک غُزے کینہ در، ترک غز کی طرح مانگا معجزات از مصطفیٰ شاہِ مہیں مجزے شاہِ اعظم مصطفیٰ علی ایک ہے دید و نفزودش ازال اِلَّا به شک اس نے دیکھاادراُس نے اس بجزشک کے پکھاضافہ نہ کیا

دُر<sup>ا</sup> اگرچه خرد و اشکته شود موتی، خواه ریزه ریزه اور نوتا هوا هو اے دُرِ از اِنگست خود بَر سَر مَزن اے موق! ایخ ٹوئے پر سریہ ہین ہمچنیں اشکتہ بستہ مگفتنی ست ای طرح نوٹا ہوا، جوڑ کر کہنا ہے گندم از بشکست و زنهم در شکست گیبول اگر نوتا اور ریزه ریزه بو گیا تو ہم اے عاشق چو جرمت گشت فاش اے عاشق! تو بھی جبکہ تیری خطا واضح ہو گئی آئكه فرزندانِ خاصِ آدمند جو (حضرت) آدم عليه السلام کی مخصوص اولاد ہیں حاجتِ خود عُرضَہ کن جحت مجو ایی ضرورت پیش کر، دلیل نه تلاش کر سخت رونی کر ؤرا شد عیب پوش اگر ڈھٹائی اس کی میب بیش بنی ہے آں ابو جہل از پیمبر معجزے اس ابوجهل نے پینمبریا ہے معجزہ از ستیزه خواست بو جهل لعیس ملعون ابوجهل نے جھڑے سے جاہے معجزه جست از نی بو جهل سگ ابوجہل کتے نے نی سی کی سے معجزہ طاب کیا

ا ۔ آر موتی آرٹو نبھی بائے اور پس بیائے تو بھی اس کا سرمہ آئکھوں کوروش کر دیتا ہے، ای طرح اسرار وعکم اگر پورے طور پر بیان نہ ہوسکیں تو بھی فاکدہ سے نمائی نبیں بیں۔اے ڈر سموتیوں کا ٹوٹ بیانا زیادہ قابل افسوس نبیس ہے کیونکہ بہر سال دہ مغید رہتے ہیں۔ ہم اسراد دنتکم کو :و ڈر کر کبنای ہے خداان کوسٹیج سالت میں کر دےگا۔

گذم ۔ کیبوں پس بانے کے بعد بھی قیمی ہے آٹا بن کرروٹی پکانے کے کام میں آجاتا ہے۔ تو ہم ۔ عاشق کا فرض ہے کہ وہ اپی خطابر عمامت کا اظہار کرے اور پکنی چپڑی بیٹر میں نہ بتائے۔ آگہ۔ سیجے اوالا دکا فرض ہے کہ وہ باپ کی بہترین سیرت انعتیاد کرے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی خطابر انا خلاف اکہ ناشروع کردیا تھا، بھی بنی آدم کے لیے مناسب ہے۔

یک المیس شیطان نے اپنی خلطی پراصرار شروع کرویا تھا۔ پخت روئی۔ لینی شیطان کار کہنا خلفہ نین نّادِ وَ خلفته مِنْ طَیْنِ ''تو نے بجھے آگ ۔ پیدا کیا ہے اوراس کوشی ہے۔' اگر تیرے نزویک اس شیطان کا عیب بھیانے والا بنا ہے تو بھی ایسا کر بھرد کی لیمنا تیراا نجام بھی وہی ہوگا جواس کا ہوا ہے۔ آپ بوجہل۔ ابوجہل نے آ شخصور صلی اللہ علیہ وسلم ہے مجز وطلب کیا تھا اس پر آ شخصور صلی اللہ علیہ دسلم ہے شق القمر کا مجز ورونما ہوا تھا۔ غز۔ ترکوں کی ایک خوزیز قوم ہے۔ دید۔ ابوجہل کو مجز ودیکھنا بھی مفید نہ ہوا۔

اليك! أن صديق خود معجز نخواست

لکین صدیق رسنی اللہ عنہ نے کوئی معجزہ نہ مانگا

گفت این رُو خود نه گوید جز که راست اس نے کہا، یہ چمرہ بجر کے کے بھے نہیں کہتا ہے کے رسد ہمچوں تونی را کزمنی امتخاں ہمچو من یارے کئی کہ مجھ جیسے دوست کا امتحان کرے

تھے جیے کو کب حق پنچا ہے؟ کہ بھے جو دست کا امتحا گفتنِ جہو دے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ را کہ اگر اعتماد ہر حفظ اللہ داری از سَرِ اس کوشک خود را ببینداز و جوابِ آل حضرت علی رضی الله عنه أورا ایک بہودی کا حضرت امیر المومنین علی رضی الله عند ہے کہنا کد اگر آپ کو الله کی حفاظت پر بھروسہ ہے تو اس اونے قلعہ پر ہے اپنے آپ کوگرا دیجئے ادر اس کوحضرت علی رضی اللہ عنہ کا جواب دینا

مرتضیٰ را گفت روزے یک عنود بی کو ز تعظیم خدا آگہ نبود ا کے سرکش نے ایک دن مرتفظی رضی اللہ عنہ سے کہا جو خدا کی تعظیم سے واقف نہ تھا حفظ حق را وافقی اے ہوشمند اے ہوش مند! آپ اللہ کی جمہبانی سے واقف میں نهستی مارا ز طفلی و منی بجین اور نطفہ (کی حالت) سے ہمارے وجود کا اعتادے کن بحفظِ حق تمام الله (تعالی) کی جمہانی پر تعمل بحروسہ سیجئے و إعتقادِ خوب با بُربانِ تو اور دلیل کے ساتھ آپ کے ایکھ اعتقاد کا تانگردد جانت زیں جراُت گرو تاکہ تیری جان اس جرأت سے کھنس نہ جائے آزمائش پیش آرد ز ابتلا استخان کے ذریعہ آزمائشِ کرے؟ امتحان حق کند اے کیج گول اے امتی بے وقوف! اللہ کا امتمان کرے

بر سرِ باے و قصرے بس بلند بالا نمانه اور بهت بلند قلعه پر گفت آرے او حفیظ ست و عنی فرایا، بال وہ جمہان ہے اور بے نیاز ہے گفت خود رابیل در اقلن تو زبام اس نے کہا، بال اینے آپ کو بالا خانہ سے گرا دیجئے تا یقیں گردد مرا ایقان تو تاکہ بھے آپ کے یقین کا یقین ہو جائے ہیں <sup>ہا</sup> امیرش گفت خامش کن برو تو امیر رسنی الله عند نے آئ سے کہا خاموش ہو جا، جلا جا کے تسد تر بندہ را کو یا خدا بندے کو کیا حق ہے کہ وہ اللہ (تعالی) کی بندہ را کے زہرہ باشد کر فضول نندہ کی کب مجال ہے کہ وہ بیردوگی ہے

اً ایک دهرت ابو بکرمید بی رمنی الله عند نے بمبعی جمز وطاب نه کیا اور کہا کہ میہ شد مجمعی جموث نہیں بولیا ہے اور تقید بین کروی۔ تے رسد نور نسیک امتخال لیما عاشقوں کا کا منبیں ہے بیتو خالفت کی دلیل ہے۔ منتقن۔ اس بہودی کی بات کا خشامجی میں تھا کہ حضرت ملی رمنی الله عندالله نقالی کو آ زیا کیں تو المهول في يجي جواب ديا كرجمس الفدكوة زماف كاكولي حن جبيس ب-

منود \_مركش \_ بربير بات\_ يعنى منرت بلى رشى الله عند يكها كه اكرهم بين بينين بكه الله تمهارى مناعت كرتاب توكسى بلند قلعه يامكان سهاية آ پ کوکراکرد کیمو یمنت حضرت بلی رضی الله عند نے فرمایا ہال مجھے لیتین ہے کہ و میرامحافظ ہے۔ متی یعنی نطفہ خودرا۔ یہودی نے کہا کہا ہے آ . يكوبلند بله يتراؤناكه بيهيمي اس كايفين آجائ كيهين الإفقاد برجروسه -

بَن \_ بسرت ملى رسى الله عند نے فرما يا كه الله تعالى كو آزمانا الله تعالى كى جناب من سمتانى ب بوتبائ كاسب بن جاتى ب- ابتلاء آزمانا \_ تجع-کوڑھ منز کول۔ انتق ۔

پیش آرد ہر دے بابندگال ہر وقت بندوں کو که چه داریم از عقیده در برار كب تم تحفى كيا عقيده ركھتے ہيں امتخال کردم درین جرم و خطا اس علظی اور خطا میں میں نے امتحان لیا ہے وه کرا باشد مجالِ این کرا ہاں، یہ مجال کس کو ہے؟ ست عذرت از گناهِ تو بتر تیرا عذر گناہ ہے (بھی) بدر ہے تو چه دانی کردن أو را امتحال تو اسكا امتحان ليما كيا جانے؟ امتحال خود را کن آنگه غیر ا (پیلے) اپنا امتحان کر پھر دوسرے کا (کمنا) فارغ آئی ز امتخان دیگرال تو دوسروں کے امتحان سے بے نیاز ہو جائے گا كيس بدائي كابلِ شكر خانهُ تو تو جان کے گا کہ تو شکر خانہ (جنت) کا اہل ہے شکرے نفرستدت ناجا نگاہ ب موقع تیرے لیے لَکٹر نہیں بھیج گا چول سُری نفرستدت دریانگاه سردار ہے، تجھے جوتیوں کی جگہ نہ بھیجے گا ورميانِ مستراحِ پُر چيسِ نجاست سے بھرے ہوئے بیت الخلاء میں آل خدارا می رسد کو امتحال یہ خدا کو حق ہے کہ وہ آزمائے تا بما مارا نماید آشکار تاکہ ہمیں اینے آپ کو نمایاں کر کے وکھا دے ﴿ أَدَمُ كُفت حَقّ را كه تُرا (حضرت) آدم عليه السلام نے بھی اللہ (تعالیٰ) ہے كہا كہ تيرا تابه بينم غايت جلمت شها اے شاہ! تاکہ میں تیری یر دہاری کی انتہا دیکھ لوں عقلِ تو از بس کہ آمد خیرہ <sup>ع</sup> سَر چونکہ تیری عقل گتاخ ہے آنكه او افراشت سقف آسال وہ ذات جس نے آسان کی حصت بلند کی ہے اے ندانستہ تو شرّو خیر را اے وہ کہ تو شر اور خیر کو نہیں جانا ہے امتحان خود چو کردی اے فلال اے فلال! جب تو نے اپنا امتحان کر لیا چوں بدائستی طبے کہ مشکر دان<sub>ہ</sub> جب تو جان لے گا کہ تو شکر کا دانہ ہے یں بداں بے امتحانے کہ اِللہ یس جان لے کہ امتحان لیے بغیر خدا ایں بدال بے امتحال از علم شاہ یہ جان لے کہ بغیر امتخان کے، جبکہ تو اللہ کے علم میں ي عاقل الله ورِّ تمين کیا کوئی محقل مند قیمتی موتی کیمیکاتا ہے

ا آل خدارا۔ آزمانے کائل خداکو ہے تا کہ وہ بندوں کو یہ دکھاد نے کہ تمہاراعقید و اوراصل کیا ہے حضرت آ دم علیہ السلام نے جب غلطی کی تو پہنیا آ نرمایا کہ میں نے تو اے خدا تیرے طم کو آزمانے کے لیے غلط سے تابیع نم حضرت آدم علیہ السلام نے غلطی کرکئے رئیس کہا کہ میں نے تو غلطی اس لیے کی ہے کہ تیری پر دباری کو آزماؤں۔

ع خیره سر۔ بے ہوده۔ آئکہ۔ ایک عاجز بنده الله کا کیاام تروں لے سکتا ہے۔ اے تدانستہ۔ انسان کوخودا پیغیارے میں بچرمعلوم نہیں پہلے خوداس کواپا ا امتحان لیمنا جا ہے۔ امتحانِ خود۔ جب انسان خود سنمان لے گاتو اس کود دسروں کے امتحان لینے کی فرصت نہ ملے گی۔

ے چوں برانستی ۔ جب تو جان لے گا کہ تو جنت کر قابل ہے۔ مجھ جائے گا کہ تو جنتی ہے۔ پس براں۔ اللہ تعالیٰ امتحان کے بعد انعام کامستحق قرار دیتا ہے۔ ایس بدال۔ اللہ تعالیٰ بغیر امتحان کے کسی باعظم کرنا ہے۔ بیچ عاقل میمی موتی کوکو کی منتل مند بھی پا خانہ میں تہیں پھینکا ہے، تو اللہ تعالیٰ نیکوں کودوز ن میں کیسے بھیجے و سے گا۔ تر آتے۔ بیر ان اما۔

نفرستد یانیارِ کیے مجھی کھوسے کے انبار میں نہیں ڈالا ہے كر مريدے المتحال كرد أوخرست اگر مرید اس کو آزمائے تو وہ (مرید) گدھا ہے ہم تو گردی متحن اے بے یقیں اے شکی! تو خود امتحان میں ہے جائے گا او برہنہ کے شود زیں افتتاش وہ اس تغیش ہے نگا کب ہو گا؟ بر ورو زال که ترازوش اے متی اے توجوان! اس بہاڑے اس کی ترازو ٹوٹ جائے گی مردِ حقّ را در ترازو می کند الله (تعالیٰ) کے ولی کو ترازو میں رکھتا ہے لیس ترازوئے بخرد را بر درد تو عظل کی ترازو کو توڑ ڈالتا ہے رَو نَصرف برچناں شاہے مجو جا، ایے ٹاہ پر تقرف نہ کر ير چنال نقاش بهر ایے نقائل پر آزمانے کے لیے نے کہ ہم نقاش آں ہر وے کشید كيا نقاش عى نے ان كو اس بر نقش ميس كيا ہے پیش صورتها که در علم ویت ان صورتوں کے بالقائل جو اس کے علم میں ہیں بخت بد دال کامه و گردن زدت توسمجھ کہ بدلھیمی آنی ادر اس نے تیری گردن مار دی ہے

أ زانكه كنم را طيح آكي کونکه کوئی باخبر دانا گیهول کو نیخ را که پینیوا و رهبرست وہ شخ جو پیٹیوا ادر رہبر ہے امتخالش کر کنی در راهِ دین اگر تو دین کے راستہ میں اس کا امتحان کرے گا جراکت و جَهلت شود عربیان و فاش تیری بیا کی اور جہالت نظّی اور ظاہر ہو جائے گ کر بیاید ذرّہ سنجد کوہ را اگر ورّه، بہاڑ کو تولے کز قیاہے علی خود ترازو می تند ا کوئکہ وہ این اندازے سے زازہ بناتا ہے يوں نگنجد او بميزانِ خرد جبکہ وہ عقل کی ترازد میں نہیں ساتا ہے المتحال بمجول تصرف دال ورو امتحان لیما، اس میں تفرف کرنے کی طرح سمجھ چہ تصرف کرد خواہد نقشہا المتحانے كر بدانست و بديد اگر (ان نقوش) نے امتحان لیما، جانا ادر سمجما ہے 🛚 چہ قدر باشد خود این صورت کہ بہت یہ صورت جو اس نے قائم کی ہے خود کیسی ہو گی وسوسة اين المتحال يون آمرت ُ جبکہ اس امتحان کا سخچے وسوسہ آیا

زانک۔ کیہوں کوکوئی تھندمجوے میں نمیں ڈالٹا ہے۔ سی جیکہ بروں کا استحان لیما ہری بات ہے تو مرید کا شیخ کا استحان لیما کر ہما ہیں ہے۔ استحانش۔ شیخ کا استحان لے گاتو مرید فود ذکیل ہوجائے گا۔افتتا تی ۔ تفتیش کرنا۔ کر بہایہ۔ مرید ، شیخ کے سامنے ایک ذرہ ہے۔ کر قیائے۔ مرید اپنے اندازے سے تراز و بنا تا ہے شیخ ائر متر از دعمل کیے۔اسکا ہے لامحالہ وہ تر از دلوٹ جائے گی۔

۔ معان سے ختاج کا امتحال لیما کویا شخر بندر اس کرنا ہے، شخر نے می اس کو کشف ونصر ف سکھایا ہے ادراس میں توت تصرف ادر کشف شخر کے نفوش ہیں، نفوش ، فتاش کا کیاامتحال لے سکتے ہیں۔

استخانے۔آگر کشف کے ذریعیاس کے مقام کوآ زما تا ہے تو پر کشف بھی شیخ تل کا عطا کروہ ہے۔ چد آدر یہ کشف شیخ کے کشف کے بالقائل بیج ہے۔ وسوسیہ شیخ کوآ زمانے کاوسوسہ بھی دل میں آنامرید کی تبائل کا سب ہے۔

چول چنین<sup>ا،</sup> وسواس دیدی زود زود با خدا گردد در آ اندر سجود جب تو ایسے وسوسے محسوس کرے بہت جلد خدا سے رجوع کر اور تحدے میں گر تجده گه را ترکن از اشک روال که خسدایا وارماتم زین مگان البده کی جگه کو اینے آنسوؤں سے تر کر دے کہ اے خدا مجھے اس گان سے نجات دے دے آل زمال كت امتحال مطلوب شد مسجد دین تو پُر خردب شد جس وقت المتحان كرنا تيرا مقصود بنا تیرے دین کی محبد خروب (گھاس) ہے بجر گئی بیں جو وسواس آمدت در امتحال باز گرد و رُو بچن آر آل زمال خردار! جب آزمانے کے سلسلہ میں تھے وسوے آئیں یلیٹ جا، اور فورا اللہ (تعالیٰ) کی طرف رخ کر لے تأثُّكه دارد تُرا آل متحن از گمان و امتحان انس و جن تأكه وه امتنان لينے والا تحجے محفوظ ركھے انس و جن کے گمان اور امتحان ہے اے ضیاء الحق<sup>ع</sup> حمام الدیں بیا قصه داور بر گو و بنا اے ضیاء الحق حسام الدین آ جا (حضرت) داؤد علیہ السلام اور تعمیر کا قصہ سنا

قصهٔ مسجد اقضیٰ و خروب رستن و عزم کردنِ داوُد علیه السلام متبد انفتی اور خروب اگنے کا بیان اور حضرت داؤد علیه السلام کا حضرت سلیمان بیش از سلیمان بر بنائے اس مسجد و موقوف شدن آن ے پہلے اس مجد کو تعمیر کرنے کا قصد اور اس کا رک جانا

که زوستت بر نیاید این مکان کیونکہ تیرے ہاتھ ہے یہ مکان تعمیر نہ ہو گا مسجد الصلی بر آری اے گزیں مبد انسیٰ کو اے ختنب! بلند کرے کہ مرا گوئی کہ مبجد را مساز كہ آپ بھے سے فرماتے ہیں كہ مجد نہ بنا

وحی مج کردش حق که ترک این بخوان الله نے ان کو وئی سیجی کہ ہے کیموڑ نیست در تقدیر ما آنکه تو این الماری تقدیر می بی نہیں ہے کہ تو اس گفت جرمم جیست اے دانائے راز انہوں نے کہااے رازوں کے مباتے دالے! میری کیا خطاہے

ا تجوں چنیں۔ جب مرید کے ول میں اس تتم کے دسادس پیدا ہوں تو مرید کوفوراً توبہ کرنی میاہے اور اللہ تعالیٰ ہے اپنی اس گتاخی کی معانی ماتی ما ہے۔ آ آن زمال۔ جب مرید میں ایسے و ساوی آ کیں تو وہ مجھے لے کہ اس کے وین پر تباق کے آٹارنمود ار ہو مجھے ہیں۔خروب۔ ایک کھای ہے جس كامكال براحنامكان كى بربادى كى علامت ب\_

 استفیا والی - چونکه پہلے اشعار میں مولا تا نے فرمایا تھا کہ تیرے دین کی مجد میں فروب کھاس اگ آئی ہے تو اب مولا تا کا ذہن مسجد انسیٰ کی طرف منتقل ہو کیا جس میں خروب کھاس اگ آئی تھی۔ بنا۔ لینی حضرت واؤ دعلیہ السلام کامسجد اتصیٰ تعمیر کرنے کا قصہ۔ چوں۔حضرت سلیمان علیہ السلام ے پہلے حضرت داؤ دعلیہ السلام نے مسید اتصلی کی تمیر کا ارادہ کیا۔

س. وی الله تعالی نے حضرت داؤوعلیہ السلام کومبیداتھی کی تغییر ہے دوک دیا اور قربایا کہ ہماری تقدیر میں تم اس کوتغیر نہ کرسکو گے۔ گفت ۔ حضرت واؤو عليه السلام نے الله تعالى سے وض كياميرى كيا وطائب كه جمعے محد كي تعير سے روكا بيار ہائے۔

خونِ مظلومال تکردن بردهٔ مظلوموں کے خون گردن پر کیے ہیں جال بدادند و شدند آنرا شکار جان وے دی اور وہ اس کے شکار بن گئے بر صدائے خوب جال پردازِ تو تیری حسین جان کو مشغول کرنے والی آواز کی وجہ سے وست من بر بسته بود از وست تو میرا ہاتھ تیرے ہاتھ سے بندھا ہوا تھا نے کہ اَلْمَغُلُوبُ کَالُمَعُدُوم ہود كيا ايمانبين ہے كەمغلوب معددم كى طرح ہوتا ہے؟ جز به نسبت نيست معدوم إنصِتُوا معدوم ہوتا محض تعبتی ہوتا ہے، سنو بهترین هستها أفآد و زفت وہ تو قربہ اور بہترین موجودات میں سے ہے در حقیقت در فنا او را بقاست حقیقاً فنا میں اس کی بقا ہے جمله اشباح تهم در تیر أوست تمام اجهام بھی اس کی قدرت کمیں ہیں بنيست مضطر بلكه مختار ولاست وہ مجبور نہیں ہے بلکہ دوئ کی وجہ سے بااختیار ہے كأختيارش كردد اينجا مفتقد کہ اس کا اختیار اس جگہ مم ہو جائے کے بکشتے آخر اُو محو از منی تو وہ خودی ہے کو کیوں ہوتا؟

گفت ہے جرمے کو خونہا کردہ فرمایا تو نے بغیر کسی جرم کے بہت خون کئے ہیں کہ ز آوازِ ۔ تو خلقے بے شار کونکہ بے شار لوگوں نے تیری آواز سے خوں کیے رفت ست ہر آوازِ تو تیری آواز پر بہت خون ہوئے ہیں گفت مغلوبِ تو بودم مستِ تو انہوں نے عرض کیا میں تجھ سے مغلوب اور تیرا مست تھا نے کہ ہر مغلوب شہ مرحوم ہود كيا اليانبين ہے كه شأه كا معلوب قابل رتم موتا ہے؟ گفت<sup>ی</sup> اے مغلوب معدومیت کو (الله في) فرمايا المعلوب تيرامعدوم موما كمال ٢٠٠٠ آچنیں معدوم کو از خولیش رفت الیا معددم جو اینے آپ سے جدا ہو گیا ہو او به نسبت با صفات حق فناست اس کو خدا کی صفات کی نسبت سے فنا حاصل ہے جمله بارداح در تدبیر اوست تمام روهیں اس کے انظام میں ہیں آنكه او مغلوب اندر لطف ماست جو اعاری مہربانی میں مغلوب ہے منتهای اختیار آنست خود خود اختیار کا اخیر ہے ہے اختیارش کر نبودے جاشنی اگر اس کا اختیار لذیذ ند اونا

۔ بے جرے۔ معزت داؤد علیہ السلام جب خوش الحانی ہے زبور پڑھتے نتے تو بہت سے سننے دالے جال بحق ہو جاتے نتے۔ گفت مفلوب۔ مفرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ بیس زبور پڑھتے وقت بوش اور عشق خداد ندی ہے مفلوب ہوتا ہوں اور دست قدرت سے میرے ہاتھ بند ھے ہوئے موتے ہیں۔ نے۔ بوشاوکا مجنون ہوتا ہے وہ قابل رتم اور فانی ہوتا ہے اس پرکوئی مواخذ ونہیں ہوتا ہے۔

گفت الله تعالی نے فرمایا ہے مغلوب تو بالکلیہ معدوم نہیں ہے سرف اپنے اوساف کواللہ کے اوساف میں کم کردینے کے انتہارے معدوم ہے۔ آنصتو اسین لے اس چنیں۔ جواس طرح کا معدوم ہو ووتو اشرف المو جودات ہے۔ آوراس نے اپنے آپ کواللہ کی صفات میں نتا کردیا ہے تو اس کی فتا تو دراصل مقامت

ج بنگراب اس فانی فی الله اور باتی بالله کوه و متنام ماصل بر که تمام روسی اسکن زیرتصرف بین اورتمام اجسام اسک زیرتگیس بین - اشباح - لیمنی ایسکن زیرتصرف بین اورتمام اجسام اسک زیرتگیس بین - اشباح - لیمنی ایسام - آنگد - بردیم میں نما بوکیا و و منطرنیس به بلکه و محبوب بونے کی وجہ سے باانتیار ہے - والا - دوئی منتجائے - بند و کااعلی ورجہ کا انتیار تو بھی سے کہ و و اندازی مرضیات میں کم بوجائے ۔ انتیارش - اس کواکر اس انتیار سے لطف شرآ تا توایخ آپ کو کیوں فنا کرتا میں ۔ خودی -

ست لذت او فرع محو لذت است اس کی لذت محو کی لذت کی شاخ ہے لذت میں لذت کو کی لذت کی شاخ ہے دور او و لذت گیرشد ور بھی ایک لذت تھی جم لذت کو اس خواصل کرایا شت در بحارِ رحمتش معدوم گشت در بحارِ رحمتش معدوم گشت کے سندروں میں معدوم ہو گیا دو این کی رحمت کے سندروں میں معدوم ہو گیا جود بھی بر وے چبد اندر گاہ جود کے دفت اس پر عالب آ کے را بیر گمان و بے نقاق و بے ریا ہیر گمان اور بغیر نقاق و بے ریا ہیر گمان اور بغیر نقاق و بے دیا ہے بغیر گمان اور بغیر نقاق و بے چنال کے بغیر زمان و بے چنین و بے چنال کے بغیر زمان و بے چنین و بے چنال کے بغیر زمان و بے چنال کے دم نمان و آلله آغلم بالطبواب کے دم نمان اور نفیر ایے اور ویے کے دم نمان و الله آغلم بالطبواب کے دم نمان اور نفیا زیادہ بہتر جانا ہے دم نمان اور نفیا زیادہ بہتر جانا ہے دم نہ مار، اور نفیا زیادہ بہتر جانا ہے

ور جہال آگر لقمہ وگر شربت است
دنیا میں خواہ کوئی لقمہ یا کوئی گھون ہے
گرچہ از لقرات بے بیکار ہو گیا ہے
بر کہ او مغلوب شد مرحوم گشت
بر کہ او مغلوب شد مرحوم گشت
جو مغلوب ہوا وہ مرحوم ہو گیا
ایسا معدوم نہیں کہ موجود میں ہے
بلکہ والی گشت موجودات را
بلکہ والی گشت موجودات کا والی بن گیا ہے
بیکہ دہ موجودات کا والی بن گیا ہے
بیکہ دہ موجودات کا والی بن گیا ہے
بیکہ دائی کے اور بے مکان اور بے نشان کے
بید مثال کے اور بے مکان اور بے نشان کے
بید مثال اور بغیر موال اور بغیر جواب
بغیر اشکال اور بغیر موال اور بغیر جواب

نے چنال معدوم لیکن و وابیا معدوم نہیں ہے کہ کوئی بھی موجود اس پر عالب آئے۔ بلکہ۔اییا فانی فی اللہ موجودات پر حکمران بن جاتا ہے۔ بے مثال ۔ اب نداس کی کوئی مثال ہے نہ اس کا مکان ہے اور نہ شان و ولا زیانی ہے اور کم و کیف ہے بھی جدا ہے۔ اس معاملہ میں نہ کوئی اشکال اور نہ سوال و جواب کا موقع ہے بس خاموثی افتیار کرلے۔

ا۔ اِنْفَا تِرْ آن باک مِن ہے اِنْفَا الْفُوْمِنُونَ اِنْحَوَ اللّٰئِينَ 'مونین آپی مِن بَمائی بِمائی بِن' ادرمشہورمقولہ اَلْفُلْمَاءُ کَنَفُسِ وَّاجِلَةَ لِینَ مَامِلاً ایک جان بیں بیاخوۃ اوراتحاوایمان کی وحدت کی بنیاو پر ہے، قر آن باک مِن فرمایا کیا ہے لانفُرِق بَیْنَ اَحَدِ مِنْ دُسُلِهِ" ہم اس کے رسولوں میں سے کی میں تفریق نیس کرتے ہیں۔'ای بناپریہ تھم ہے کہ ایک نی کا تفرتمام انبیا کا تفریح۔

ا درجهاں۔ دنیا کی تمام ترکذ تمی خواہ کھانے کی ہوں یا پینے کی وہ اس پر بی بنی بیں کہ اس چیز کی لذت کومٹادیا جائے۔ گرچہ۔ فانی فی اللہ اگرچہ دنیا کی لذتوں کومٹادیا جائے گئے ہوں یا پینے کی وہ اس پر بی بنی بیں کہ اس چیز کی لذات اس کے لیادت بن جاتی ہے۔ ہر کہ اُد۔ جومفات باری سے مغلوب ہو کمیا وہ اللہ کی رحمتوں کے سمندر میں غرق ہو کردھتوں کا مستحق ہو گیا ہے۔

مِنَ رُسُلِم وَالْعَاقِلُ تَكُفِيهِ الْإِشَارَةُ واين خود از اشارت گذشت تفریق نبیں کرتے ہی عقد کے لیے اشارہ کافی ہے ادر بیرتو اشارہ سے بڑھ گیا ہے

کا ہے گزیں پیغمبر نیکو لقا کہ اے نتخب پیغمبر نیک صورت! رَه مدهِ در خود ملال و عم مخور رجج کو اینے اندر راستہ نہ دے اور عم نہ کر لیک مسجد را بر آرد بورِ تو لیکن تیرا لڑکا اس کو بتائے گا ليک يورِ تو کند آل را تمام لیکن تیرا لڑکا اس کو تھمل کرے گا مومناں را اتصالے داں قدیم مومنوں کا ماہمی قدیم اتحاد سمجھ جسم شاں معدود کٹین جاں کیے ان کے جم چند ہیں لیکن جان ایک ہے آدمی را عقل و جانِ دیگرست انسان کی عقل اور جان دوسری ہے هست جانے در ولی و در نبی ولی اور تبی خمس اور جان ہے تو مجو ایل اتحاد از روح باد تو یہ اتحاد ہوائی روح میں نہ تلاش کر ور کشد بار این تگردد آن گرال اگر ہے بوجھ اٹھائے تو دہ بوجھل نہیں ہوتی از حمد میرد چو بیند برگ او اگر اس کا ساز و سامان دیمستی ہے تو حسد سے مرتی ہے متحد جانہائے شیرانِ خداست خدا کے شیروں کی جان متحد ہے

يس خطاب آمد بداؤر از خدا تو غدا کی جانب سے (حضرت) داؤڈ کو خطاب ہوا ول مدار اندر تفكر زين خرا اس بات ہے دل کو قکر میں مبتلا نہ کر كرچه بر نايد بجيد و زوړ تو اگر (وہ مسجد) تیری کوشش اور طاقت سے نہ بنے گی كرچه برنايد بجيدت اي مقام اگرچہ تیری کوشش سے یہ جگہ نہ بے گ كردة او كردة تست اے عليم اے دانا! اس کا کیا ہوا تیرا کیا ہوا ہے مومناں معدود لیک ایماں کے موسین متعدد ہیں لیکن ایمان ایک ہے غیر فہم ع و جال کہ درگاؤ و خرست عقلُ اور جان جو بمل اور گرھے میں ہے اس کے علاوہ باز مغیرِ عقل و جان آدی بھر انسان کی عقل ادر جان کے علاوہ جان حیوانی <sup>سی</sup> ندارد اشحاد حیوانی جان، اتحاد نہیں رکھتی ہے کر خورد ایں نال تگردد سیر آل اگر سے روٹی کھائے اس ووسری کا پیٹ نہیں بھرتا بلکه این شادی کند از مرگ او بلکہ یہ اس کے مرنے سے خوشی مناتی ہے جان گرگان و سگال هریک جداست بھیڑیوں اور کوں کی جان ہر ایک جداگانہ ہے

ا زیر خبر یعن اس خبر ہے کہ تم میر آصلی کی تعمیر نہ کرسکو مے۔ پور حصرت سلیمان علیدالسلام مومنان ۔ یعن مومنین اگر چہنتی میں متعدد بیل لیکن ان میں وصدت ایمانی ہے۔ جال کیے۔ روی انسانی جواکیہ اطیفہ ربانی ہے اور دور ویر حیوانی کے علادہ ہے۔

ع تیرنہم۔ دیوانات میں مرف رو تر دیوائی ہے جواطبا کے زور مک ایک جسم اطیف بخاری ہے جوننداؤں سے پیدا ہوتی ہے چونکہ یہ بخار ہے ای لیے مولانا نے اس کور درمی بادکہا ہے۔ درنمی ۔ انبیاا دراولیا کی رومی انسانی ایک تو کی تر لطیفہ ربانی ہے۔

سولانا ہے اس ورد کیا وجہا ہے۔ در ہی۔ اجیا اوراولیا می روب السام ایک و کر تھید رہاں ہے۔ علی جانب حیوانی۔ رو رح حیوانی ہر حیوان میں میدا گانہ ہے ہی وجہ ہے کہ ایک رو بر حیوانی اگر غذا حاصل کرتی ہے تو دوسری روح کووہ غذا انہیں بھی ہے۔ اس میں سے اگر ایک کراں ہار ہوتی ہے تو دوسری کواس سے گرانی تیس ہوتی ہے۔ بلکہ۔ ایک رو برح حیوانی کی خوشی دوسری کے دی کا سب ہے۔ شیرالن خدا۔ لیجنی ادلیا اور انہیا۔

كال كي جال صد بود نبت بجسم كيونكه جمم كى نسبت سے وہ ايك سو بن جاتى ہے صد بود نبت بسحن خانها محمرول کے صحن کے اعتبار سے سو بن جاتا ہے چونکه بر گیری تو دیوار از میاں جبکہ تو درمیان سے دیوار اٹھا دے مومنال ياشند تفس واحده مومن ایک جان بن کَ جاکیں گے زانکه نبود مثل باشد این مثال کیونکہ یہ مثل نہیں ہے مثال ہے تا ہم شخص آدمی زادِ ولیر بہادر آدمی کے وجود کے اعتبار ہے اتحاد از رُوي چانیازی کگر بہادری کے اعتبار نے اتحاد سمجھ نمیست مثل شیر در جملہ حدود تمام باتوں میں شیر کی مثل نہیں ہے تأكّه مثّل وانمائم مر رّا تأكه تِحْجِي مثل وكها دول تا ز جرانی خرد را واخرم تا کہ عقل کو بریٹانی ہے نجات دوں تا بنور آل ز ظلمت می رہند تاكماس كى روشى كى وجهساندهير المنجات ماصل كريس نيست مختاج فيخل و اين و آن جو بی اور اس اور اس کا محاج نہیں ہے جمع گفتم! جانها شاں من باسم میں نے ان کی جانوں کے لیے اسم جمع ( کا لفظ) بولا ہمچو آل یک نورِ خورشیدِ سا جیہا کہ آسان کے سورج کا ایک نور لیک بیک باشد ہمہ انوارِ شال کیکن ان سب کا نور ایک بن جاتا ہے يول تماند جانها را قاعده جبکہ جانوں کی بنیاد نہ رہے گی فرق و اشكالات آيد زين مقال اس گفتگو سے اختلاف اور اشكال پيدا ہوتے ہیں فرقها<sup>ع</sup> بیحد بود از شخص شیر شیر کے وجود میں بہت فرق ہیں لیک در وقت مثال اے خوش نظر کیکن اے خوش نظر! مثال کے وقت كال دلير آخر مثالِ شير بود کہ وہ بہادر شیر کی مثال ہے متحد ت<u>قت</u>ے ندارد ایں سرا یہ دنیا، کوئی چیز (روح کے ساتھ) متحد نہیں رکھتی ہے ہم مثالِ ناقصے دست آورم نيز ايك تاقص مثال پيش كرتا بون شب بہر خانہ چراغے می نہند دات کو ہر گھر میں جراغ رکھتے ہیں آل جراع این تن بود نورش چو جال وہ چراغ میرجم ہے، اس کی روشی جان کی طرح ہے

۔ بہو۔ انبیا اور اولیا کی روح کے لیے جمع کا صیغہ بولا ہے عالانکہ وہ ایک ہے اس کا تعدد دھن جسموں کے تعدد کی نبعت ہے۔ بہو۔ سورن کی دھرب جبکہ مختلف صحنوں اور مکانوں پر پڑتی ہے تو اس میں تعدو ہے ور نہ وہ ایک چیز ہے۔ قاعدہ۔ بنیاد لینی جسم۔ ذیبی مقال لینی روب سورن کی دھرب جبکہ مختلف صحنوں اور مکانوں پر پڑتی ہے تو اس میں تعدو اور مثال میں بیفرق ہے کہ مثل شے وہ کہلاتی ہے بواس انسان کوسورن کے نور سے کہ مثل شے وہ کہلاتی ہے بواس شے سے بربات میں متحد ہوا در مثال کا ہر مغت میں کیساں ہونا ضروری نہیں ہے اگر ایک وصف میں بھی اتحاد ہے تو اس کو اس شے کی مثال کہ سکتے

ی نرقبا۔ بہادر شخص کی شیر مثال ہے سالا نکہ دونوں میں بہت ی باتوں میں فرق ہے صرف بہادری میں مکسانیت ہے۔ نیست مثل۔ بہادر شیر کی شل نہیں ہے مثال ہے۔ متحد۔ اس دنیا میں کو کی ایسی چیز نہیں ہے جوروح کی شل ہوتا کہ اس کے ذریعے دوح کو سمجھایا جاسکے۔

ے ہم مثال۔اگر چہ کوئی چیز روح کے مثل نہیں ہے جس کے ذریعہ اس کو سمجھایا جائے لیکن ایک ناتھی مثال پیٹی کی جاتی ہے۔ آس چراغ جسم کو بمزلہ چراغ کے اور روح کواس کی روشنی جیسا مجمور روشنی جب ہو سکے کی جبکہ چراغ میں بتی ہور تیل ہور ای طرح جسم نذاوغیر و کائزاج ہے۔

جملگی بر خواب و خور دارد اساس ان سب کی کھانے اور سونے پر بنیاد ہے با خور و یا خواب نزید نیز ہم کھانے اور سونے کے ساتھ بھی نہیں جیتا ہے با فتیل و روعن أو ہم بیوفا بتی اور تیل کے ہوتے ہوئے بھی بے وفا ہے چوں زید کہ روزِ روش مرگ اوست کیے جے کیونکہ روشن ون اس کی موت ہے زائكه پيشِ نور روزِ حشر لاست كيونكه حشر كے دان كے نور كے سامنے معدوم ہيں نيست کلي فاتي و لا<sup>ع</sup> چو*ل گي*ا گھاس کی طرح بالکلیہ فانی اور معدوم نہیں ہے جمله محو اند از شعاع آفاب سورج کی شعاع ہے سب محو ہیں محو كردد چول در آيد مار إليك کو ہو جاتا ہے جب سانپ تیری جانب آ جائے تا در آب از زخم زنبورال برست تا کہ بانی مں تہد کی تھےوں کے کاٹے سے نجات بائے چوں ہر آرد سر ندارندش معاف وہ جب سر ابھرتا ہے اس کو معاف نہیں کرتی ہیں مست یاد این فلان و آل فلال ای فلال اور اُس فلال کی یاد ہے

وال فنتيلهٔ بنج دارد از حوال وہ عتی یانج حواس رکھتی ہے یے خور و بے خواب نزید تیم دم بغیر کھائے اور سوئے آدھا مل بھی نہیں بی سکتا یے فلیل و روعنش نبود بقا اس کی بغیر بتی اور تیل کے بقا نہیں ہے زانکه نورِ علتی اش مرگ جوست کوتکہ اس کی بیار روشی موت کی مقتضی ہے جملہ حہائے بشر ہم بے بقاست انسان کے تمام حواس فائی ہیں نورِ حس و جانِ نايايانِ ما ہمارے قائی حس اور جان کا نور لک مانند ستارهٔ و ماهتاب ليكن ستارول اور جاند كى طرح آنجنانکه سوزو دردِ زخم کی جیما کہ بیو کے زخم کی سش اور درو آنجانکه عور ندر آب جست جبیا کہ نگا یالی میں حس جاے میکند<sup>ع</sup> زنبور بر بالا طواف شهد کی کھیال اوپر چکر کائی ہیں آب ذکر حق و زنبور این زمال الله کی یاد پانی ہے اور شہد کی مکسی اس وقت

ی فتیلز۔ چاخ کی بی حواس کینی حواس فی حراس مرتے ہیں جکہ حوائی ضروری پورے ہوتے رہیں۔ بےخور حواس کا بقا موائی ضروری کے

پورے ہونے پہمی موقو ف ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ حوائی بھی پورے ہوتے رہیں تب بھی وہ فنا ہوجاتے ہیں۔ زائکہ۔ جس طرح جائی

باوجود جی اور ووثی کے سورج فیکٹے پراپے و جود کو کو یا معدوم کر دیتا ہے ای طرح جب موت کا وقت آتا ہے تو ید و برح جوانی اور حواس معدوم ہوجاتے

بیں۔ ان کے لیے موت کا وقت ایسا تی ہے جسیا کہ چائے کے لیے دن کا لکھتا۔ جملے مسملے کے جس طرح دو رج حوالی کا بقائمیں ہے ای طرح دو ربی انسانی کا بھی بقائمیں ہے حشر میں جی دربی مراسے اس کا بھی بقائد و ہے گا۔

انسانی کا بھی بقائمیں ہے حشر میں جی دربی ماسے اس کا بھی بقائد و ہے گا۔

٣۔ آلا لينن ١٠٠٠م - جوں گيا۔ اس دورِج انسانی کی نُنا گھاس پيونس کی ننا کی طرح کی نيس ہے۔ ليک۔ رورِج انسانی کی ننا ايس ہے بيسی که متاره کی ننا مورج کرن وجودگی میں ہوتی ہے۔ آنچنا نگ۔ رو ہر انسانی کی ننا کی دوسری مثال ہے کہ بسو سے کا نے کا در دسانپ کے مملہ کے وقت تحوج وجاتا ہے۔ الیک ۔ تیری جانب یجو یہ تیسری مثال ہے ہے کہ رو ہر انسانی کی تویت ایس ہے جیسا کہ نزگا خمد کی تحصیوں کے ڈرے پانی میں تحوج وجاتا ہے۔

ج میآند بنهد سے مال کی ہوئی کمیاں اس قدر تعاقب کرتی ہیں کہ پانی میں اگر خوطہ لکا یا جائے تو وہ انتظار کرتی ہیں کہ باہر نکلے تو پھر کا ٹیس۔ آب۔ اب مولا ۱ارشادی بات کی طرف خفل ہو کرفر ماتے ہیں کہ وساوس کا صال شہد کی تھیوں کا سا ہادر ان سے بچاؤز کر اللہ کے بانی کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔

تا ربی از فکرو وسواس کهن، تاكه تو فكر اور إرانے خِيالات سے جات يا لے خود تگیری جملگی سر تا بیا. سرے باؤل تک تو خود اختیار کر لے گا میگریزد از توجم گیرد حذر بھاگتی ہے تھے ہے کھی ڈرے گ کہ بسر ہم طبع آبی خواجہ تاش كونكه باطن كاعتبار يوياني كاطبيعت كأخواجه تاش موكياب لا نیند و در صفات آغشته اند معدوم نہیں ہیں اور وہ (اللہ کی) صفات میں غرق ہیں ہمچو اختر پیشِ آل خوربے نثال الی بی بے نشان ہیں جیسا کہ ستارے ، سورج کے سامنے خُوال جَمِيعُ هُمُ لَدَيْنَا مُحُضَرُون يڑھ كے دہ سب ہمارے ياس حاضر كے ہوئے ہيں تا بقائے روجها دالی یقیس تا کہ تو روحوں کے باتی رہنے کو یقینی طور پر جان لے رورِح واصل در بقا پاک از تجاب جوردح بقا (باللہ) میں واصل (جن )ہے وہ پردے سے یاک ہے كفتمت بإل تانجونى إتحاد من نے کھے بتا دیا خردار اتحاد کا طالب نہ بنا زود با ارواحِ قدسِ سالكان بہت جلد سالکوں کی پاک روحوں کے ساتھ دم بخور در آپ ذکر و صبر کن ذكر (حق) كے يانی میں سائس گھونٹ لے اور مبركر بعد ازال الوطبع آل آب صفا اک کے بعد اس صاف یانی کی طبیعت آنچنال کز آب آن زنبورِ شر جس طرح وہ شریہ شہد کی تکھی یانی ہے بعد ازال خوابی تو دور از آب باش اس کے بعد اگر تو جاہے بانی سے جدا ہو جا بس کسانے کز جہاں بگذشتہ اند بہت سے وہ لوگ جو دنیا ہے بطے گئے ہیں در صفات حق صفات جمله شال ان سب کی صفات اللہ (تعالیٰ) کی صفات میں كر ز قرآل لفل خواى اے حرول اے سرکش! اگر تو قرآن سے ثبوت عابتا ہے مُحُضَرُون معدوم نبود نیک بیں الچھی طرح سمجھ لے عاصر کئے ہوئے معدوم ہیں ہوتے روح مجوب از بقالش در عذاب اک کی بقا ہے رکی ہوئی روح عذاب میں ہے زيں جراغ حس حیواں المراد خلاصہ یہ ہے کہ اس حیوانی حس کے جراغ سے رویِ خود را محمتصل کن اے فلال اے فلان! این روح کو وابسة کر وے

ا بعداز آل۔ جب انسان ترتی کرتا ہے تو خوداس کی طبیعت ذکراللہ کی صفائی حاصل کر لیتی ہے اور طبیعت و ساوس کو دور کرنے گئی ہے اوراس کوجس دم اور ذکر خفی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ کہ بسر۔اب خود سالک کی طبیعت میں وہ خواص پیدا ہوجاتے ہیں جواذ کار میں ہتھے۔ بس کسانے۔ جس طرح روبت انسانی بالکل فانی نہیں ہے اس طرح رہبت ہے بزرگ وہ ہیں جن کی موت فتا ع محص نہیں ہے بلکہ ان کے لیے موت کے معنی یہ ہیں کہ وہ مفات باری میں مستفرق ہیں۔

ع ورمفات الله كی مفات عمل و وای طرح معدوم ایل جس طرح ستار و سورج کے سامنے معدوم ہوتا ہے۔ گرزقر آل قرآن پاک عمل ہے إن کاننٹ اِلّا صَنِحَةُ وَّ احِدَةُ فَاِذَاهُمْ جَعِبُعُ لَّلْئِنَا مُخْصَرُونَ ''بس ایک زور کی آواز ہوگی تو ایک دم سے سب لوگ ہمارے صنور عمل لا حاضر کئے جا کیل گے۔''محضرون ۔ حاضر کئے جا کیل گے کالفظ اس بات کو بتاتا ہے کہ روعیں موجود تھیں، معدوم نہتیں۔

سے روتِ مجوب۔روپر حیوانی کو بقاباللہ عاصل نہیں ہے ہنداد وعذاب میں ہوگی جوروپر انسانی بقاباللہ عاصل کرلے گی اس کورویتِ باری عاصل ہوگ۔ زیس جے اغ حس۔روپر حیوانی ہے اتصال اوراتحاد،عذاب کا سبب ہے۔روپر خود۔ابنی روس کوسالکوں کی روس ہے وابستہ کرلوتو ویدارِرب حاصل ہوگا۔

صد جراغت<sup>ل</sup> اد مُرند اد بیستند تیرے سو جراغ خواہ وہ مریں یا قائم رہیں زاں ہمہ جنگند ایں اصحاب ما ای لیے ہارے یہ سب ساتھی اڑتے ہیں زانكه نور اعبأ خورشيد بود كيونكه انبيا عليم السلام كا نور سورج (ـــ) تھا یک بمیرد یک بماند تا بروز الک بھ جاتا ہے ایک دن تک رہنا ہے جان حیوانی بود حی از غذے حیوالی روح غذا سے زندہ رہتی ہے کر بمیرد کای جراع و طے شور اگر بیہ جراغ بچھ جائے اور لیٹ جائے ﴿ نُورِ آل خانه چونے المجمم بیاست جب اس گھر کی روشی اس کے بغیر بھی قائم ہے ایں مثال جانِ حیوانی بور یے رورِ کے عوانی کی مثال ہے باز<sup>ی</sup> از هندوی شب چول ماه زاد بھر دات کی تاریجی ہے جب جاند نکا نورِ آل صد خانہ را تو یک همر ان سو محمروں کی روشی کو تو ایک سمجھ تا بود خورشیر تابال بَر اُفق جلب تک سورج افق پر روش ہے بأز چوں خورشيد جال آفل شود یجر جب روح کا محدن غروب کر جاتا ہے

بس جدایند و یگانه نیستند (آپس میس) بہت جدا ہیں اور ایک تبیس ہیں جنگ کس نشدید اندر انبیاً مسى في البياعليم السلام من الزائي (كي بات) نبيس عي ب تورِحس ما جراغ و حمّع و دود ہارے حواس کا نور چراغ اور شمع اور دھوال ہے کیک بود پژمُرده دیگر بافروز ایک عممماتا ہے، دوسرا روش ہے ہم بمیرد او بہر نیک و بدے وہ اچھائی اور برائی کے ساتھ مر بھی جاتی ہے خانۂ ہمسامیہ مظلم کے شود پڑوی کا گھر تاریک کب ہو گا؟ یں چائے حسّ ہر خانہ جداست تو حس کا چراغ ہر گھر کا جدا ہے نے مثال جانِ ربالی بود نہ کہ ربائی روح کی مثال در سرِ ہر روزنے نورے فاد ہر سوراخ پر روشی پڑی کے نماند نورِ ایں بے آل دگر كيونكه اس كا نور اس دوسرے كے بغير نہيں رہتا ہے ہست در ہر خانہ نورِ او ص ہر ممر میں اس کا نور مہمان ہے نورِ جمله جانها زابلِ شود تمام جانوں کا نور زایل ہو جاتا ہے

ا مدج افت ادواح حوالی سے قطع نظر کرد ،ان وجوں میں کو کی ایکا تھے۔ نہیں ہوتی ہے۔ زال۔ چونکہ موام دو بر انسانی سے محروم ہیں ان میں موف دو بر حوالی ہے جس میں وحدت ہے۔
حوالی ہے جس میں لگا تھے۔ نہیں ہے ای لیے باہمی مختلف اور جنگ وجدل میں رہتے ہیں۔ انہیا کی روح ، رو بر انسانی ہے جس میں وحدت ہے۔
زائک۔ انہیا کی روسی خورشید وحدت کا لور ہیں جو باہمی مختلہ ہیں۔ تو رحس ارو برحوالی دی جراغ والی روشی جراغ والی میں اتحادثیں
ہے مربی کی انسان دو تر سے انسان کے احوال سے متاثر نہیں ہوتا ہے۔ جاتب حوالی دو برحوالی غذاؤں سے زیرہ ہے اور مجراس کے لیے فتا ہے۔
ہے مربی و دروج حوالی کی مثال جراغ کی دوشی کی کی ہے گرائی جراغ بھرجائے و درم سے کھر کا چراغ جلار ہتا ہے۔ نورا کی مثال چراغ کی دوشی کی کی ہے گرائی جراغ بھرجائے تو درم سے کھر کا چراغ جلار ہتا ہے۔ نورا کی مثال چراغ کی دوشی کی کئی ہے اگرائی چراغ بھرجائے تو درم سے کھر کا چراغ جلار ہتا ہے۔ نورا کی مثال چراغ کی دوشی کی دوشی ہے اس کے دونے بھرجائے تو درم سے کھر کا چراغ جلار ہتا ہے۔ نورا کی مثال چراغ کی دوشی کی دونے کے داغ بھرجائے تو درم سے کھر کا چراغ جلار ہتا ہے۔ نورا کی مثال چراغ کی دوشی کی کی دونے کھرجائے تو درم سے کھر کا چراغ جلار ہتا ہے۔ نورا کی مثال چراغ کی دوشی کی دونے کے داغ بھرجائے تو درم سے کھر کا چراغ جلار ہتا ہے۔ نورا کی مثال جی داغ کی دونے کے درغ بھرجائے تو درم سے کھر کا چراغ جلار ہتا ہے۔ نورا کی دونے کی دونے کے درغ بھر کے درغ بھر کی دونے کے درغ بھر کو درم سے کھر کی دونے کی درغ بھر کی درخ میں کی درغ کی د

مجينے اللہ اللہ اللہ عمر البيس مواسية معلوم مواكد دون مداكاند بيں۔ ايس ليعن چراغ كامثال.

۔ باز۔روح انسانی کی مثل جاندگاروشن کی ہے جب جاند طلوع کرتا ہے سب کھروں میں اور پھیلا ہے وان سب کھروں کے نور میں وحدت ہے۔تابود۔روح انسانی میں جونک وحدت ہے اس لیے شنخ کا ل اپنی زندگی میں جاند کی طرح ہرمرید کوروشن مطاکرتار ہتا ہے۔ باز۔ جب وہ شنخ اپنی توجہ ہٹالیتا ہے تو مریدوں میں استفاضہ کی وہ مملی کی نیسے جبیں وہتی ہے۔

م ترا ہادی عدو را رہزنے تیرے کے مادی ہے، وحمن کے لیے رہزن ہے يرد بائد ال بر بافد أو گندے پردے بنا ہے ديدهٔ إدراكِ خود را كور كرد اینے احمال کی آنکھ کو اندھا بنا لیا وَر بكيرد باش بستاند لكد اور اگر اس کے باؤل بکڑے گا لائیں کھائے گا عقل و ذین را پیینوا کن والسلام عقل اور دین کو بیشرو بنا لے والسلام کاندریں رہ صبر شق اُنفس ست كونكه اس راسته مي صبر كرما جانون كے ليے شاق ہے با سليمان ني نيک خو نیک خصلت سلیمان علیہ السلام نبی کے ساتھ (جو ہوا) بقیہ قصهٔ بنائے مسجد اقصیٰ ازدست سلیمان علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ ہے مسبد اقصیٰ کی تقیر کے قصہ کا بقیہ

چوں سلیمال کرد آغازِ بنا یاک چوں کعبہ ہمایوں چوں منی جو کعبہ کی طرح باک اور منی کی طرح بابرکت ب نے فردہ چوں بنایائے دگر دوسری عمارتون کی طرح تشخری ہوئی نہ تھی فاش سِیُرُو ابی ہمی گفت از نخست وہ پہلے تی ہے ''جُھے لے جلو'' علی الاعلان کہنا تھا

ایں مثال<sup>یا</sup> نور آمد مثل نے یہ نور کی مثال ہے مثل نہیں ہے بر مثال عنكبوت آل زشت خو دہ بد خو، کمڑی کی طرح از لعابِ خولیش یرده نور کرد ایے لعاب سے اس نے نور پر بردہ ڈال دیا کردن اسب<sup>۲</sup> ار بگیرد بر خورد اگر کھوڑے کی گردن پکڑ لے گا فائدہ اٹھائے گا کم تشیں ہر اسپ توس بے لگام سرکش گھوڑے پر کے لگام نہ کڑھ اندرین آبنگ منگر ست و بست ال راسته كو ست اور بست نه سمجه باز کرد و قصهٔ مسجد بکو والیس بیل اور معید کا قصه کهه

جب (حضرت) سليمان عليه السلام في تعمير كي ابتداكي در بناکش<sup>ع</sup> دیده می شد کرّو فر اس کی تعمیر میں ثان و شوکت نظر آتی تھی در بنا ہر سنگ کز کہ می شکست تعمیر میں جو پھر بہاڑ ہے ٹوٹا تھا

ایں مثال۔ میں نے ذات مقدس ادرماس کے نور کی مثال سورج اور اس کی روشن ہے دی ہے۔ بیمثال ہے جو تمام حیثیتوں ہے مثل لدی طرح نہیں ہوتی ہے تیرے لیے بیمٹال ہدایت کا کام کرے گی اور وشمن لیعن قلسفی کے لیے جو اسرار معرفت میں قیاس کو دفیل بناتا ہے ربزن بنے گی اور اس کو مزید تمراه کردے گی۔ عکبوت ۔ فلسف کی مثال مزی کی ی ہے جوخود اپنے اوپر اپنے لعاب سے نور کو تفی کر لیتی ہے۔ از لعاب مرک کی اپنے لعاب ے اپ اوپ مبالاتن کر اپنے آپ کوروشن ہے مروم کرتی ہے۔ای طرح منکر اور معترض اپنے اعتر اضات کے ذریعہ اپنے اور اک کونور سے مروم کر

ع سے گردن اسپ محمور برتا عدو ہے سوار ہوگا تو فا مروا شمالے گا ادر إگر ائن کے بادن مير نے کی کوشش کرے گا تو اوت کھائے گا بي مثال کلام حق ادراسرارمعرفت کی ب کداس پریج طریقے ہے تورکرو کے تو فائلا واٹھالو گے ادرمعتر ضانہ نگاہ ڈالو گے تو تبای ہوگی۔اسپ تو س سرکش گھوڑالینی تغس-آ ہنگ۔راوح ،راوسلوک کوآ سان اور حقیرنہ بچھاس راستہ میں بہت صبر واستقلال کی ضرورت ہے جونفس پر بہت شاق وگراں ہے۔

٣. بنا يعين مجداتصيٰ كاتمير منتي وه مقام بإك به جهال ما يى رمي مزار كرت بين د مبيرو ابني ير بجھے لي چلوليعني وه بيها ز كا پھرخور بول پڑتا تھا كه منهج لے جا کرنتمیر میں لگاؤ۔

نور زال کہ بارہا تابان شدہ بہاڑ کے ان ککڑوں سے نور چمکتا تھا وال در و ديواربا زنده شده وه در اور ديوارين زنده مو محكين نیست چول د بوار با بیجان و زشت (اور) وبوارول کی طرح بے جان اور بھدی نہیں ہیں زنده باشد خانه چوں شاہشی ست چونکہ وہ شاہشای گھر ہے، زندہ رہے گا بالمجهمتی در حدیث و در مقال جبتی کے ساتھ بات چیت اور گفتگو میں ہوں گے بلكه اذ اعمال دينت بسة اند بلکہ تیرے دین کے اعمال سے بنایا ہے آل بنا از طاعت زنده شدست وہ عمارت زندہ عبادت سے بنی ہے و آل باصلِ خود که علم ست و عمل وہ این اصل کے ساتھ (مشابہ ہے) جوعلم اور عمل ہے با جبهتتی در سوال و در جواب جہتی کے ساتھ سوال و جواب میں ہوں کے خانہ ہے کتاس روبیدہ شدہ محمر بغیر جھاڑو دینے والے کے تھڑا ہوا ہو گا حلقه و در مطرب و قوال شد طقه ادر در، مطرب ادر قوال ہو حمیا

بیجوا از آب و گل آدم کده آدم علیہ السلام کے مجسمہ کے پائی اور مٹی کی طرح سنگ بے حمال آبیدہ شدہ يَقر، المحانے والوں كے بغير آنے لگے حق ہمی گوید کہ دیوارِ بہشت الله (تعالی) فرماتا ہے کہ بہشت کی دیواریں چول در و د لوارِ تن یا آگهی ست جسے کہ جم کے در و دیوار حماس ہیں ہم درخت و میوہ ہم آپ زُلال درخت مجمی اور کھل مجمی، صاف بانی مجمی زانکه جنت را نه زآلت<sup>ت</sup> بسته اند کیونکہ جنت کو اوزارول سے تعمیر نہیں کیا ہے این بنا ز آب و گل نمرده بدست یہ عمارت، مردہ یائی اور مٹی سے بی ہے ایں باصل ﴿ خوایش ماند پر خلل یہ ابی اسل کی طرح پر ظلل ہے هم سرری<sup>ج</sup> و قصر و هم تاج و ثیاب کنت اور تامہ مجھی اور تاج اور کیڑے بھی فرش بے فراش پیچیدہ شدہ فرش بغیر فراش کے لیٹا ہوا ہو گا تخت او سیار بے حمال شد اس کا تخت بغیر کسی اٹھانے والے کے طلنے والا ہو کمیا

آپھو۔جس طرح آ دم علیہ السلام کے جسمہ کی شماور پانی پُرٹور تھا ای طرح اس مجد اتصلی کے پھر، پانی اور مٹی پُرٹور ہتے۔ سنگ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بھر نے دورہ بخو دہم و دورہ بوار بھی بھی السلام کے بھر نے دورہ بخو دہم و دورہ بوار بھی بھی السلام کے بھر نے دورہ بخو دہم و دورہ بوار بھی بھی زندگی ہوگی ہوگی الماخوۃ کھی المنحنو ان '' بے شک آخرت کا کھر زندہ ہے۔ ''چول۔ انسان کا جسم پانی مٹی ہے بنا ہے ادراس میں زندگی ہوگی اور وہ جنتوں نے گفتگو اوراس میں زندگی ہوگی اور وہ جنتوں نے گفتگو اوراس میں زندگی ہوگی اور وہ جنتوں نے گفتگو کی کے در دو بوار میں زندگی کول نہ ہوگی۔ ہم درخت۔ جنت کی ہر چیز میں حیات اور زندگی ہوگی اور وہ جنتوں نے گفتگو کی ۔

ج جہر کے جنت کے تخت و تلفہ اور اس اور تاج سب ذیرہ وہوں مے۔ فرش۔ چونکہ وہاں کے فرش میں بھی زیر کی ہوگی البذاوہ خود بھیے گا اور لیٹ جائے۔
' گا۔ خاند۔ چونکہ کمر میں بھی زندگی ہوگی البذاوہ خود اپنے آپ کو صاف کر لے گا۔ تخت ۔ جنے کا تخت خود بخود بلی کے صافتہ یہ جنتی کی خواہش کے ابق درواز ہے کی ذبتی میں اور دروازہ خود مطرب اور تو ال کا کام کرنے کلیس میں۔

ب کتاب از توبہ روبیدہ شد بغیر جمازہ کے توبہ سے صاف ہو جاتا ہے در زبانم چول نمی آید چہ سود جبکہ میری زبان سے ادا نہیں ہوکتی تو کیا فائدہ؟ در اجتمامات سلیمائ والسلام دخترت) سلیمائت ادر سلام ہو در دخترت) سلیمائت کے اندر بندوں کی ہدایت کے لیے مجد کے اندر بندوں کی ہدایت کے لیے مجد کے اندر بندوں کی ہدایت کے لیے کہ رسد در جان ہر با گوش و کر کیوئے در بید کیم در جان ور جان ہر با گوش و کر کیوئے دہ ہرکان والے ادر بہرے کے دل میں پیخی ہے در در حضم تاثیر آں محکم بود کیم تاثیر آس کیم ت

خانہ ول البیل زغم الولیدہ شد دل کھر کود کھے جو (گناہوں کے)غم سے الجھاہوا ہے ہست در دل زندگی دار الخلود دل بین بنت کی زندگی ہے ہوئی تمام دل بین بنت کی زندگی ہوگئی ہو گئی جونکہ گشت آل معجد اقصی تمام بیب بیند داور علی البیان علیہ البیام ہر صبح کو آتے بید داور بیا کہ بیفت و کمی و ساز مین مین البیان علیہ البیام ہر صبح کو آتے بیند داور بیا کہ بیفت و کمی و ساز مین فعلی خلق را جید اور بیاؤ سے تھیجت کرے بیند فعلی خلق را جید اور بیاؤ سے تھیجت کرے بیند فعلی خلق را جید اور بیاؤ سے تھیجت کرے بیند فعلی خلق را جید اور بیاؤ سے تھیجت کرے بیند فعلی خلق را جید اور بیاؤ سے تھیجت کرے داندرال وہم امیری کم بود داندرال میں حکومت کا دہم نہیں ہوتا ہے دادر اس میں حکومت کا دہم نہیں ہوتا ہے دادر اس میں حکومت کا دہم نہیں ہوتا ہے

قصہ کا غاز خلافت عثمان رضی اللہ عنہ و خطبہ وے در بیان آئکہ ناصح کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ابتدا کا تصداور ان کا خطبہ اس بیان میں کہ عال اپنے فعال بند کا ابتدا کا تصداور ان کا خطبہ اس بیان میں کہ عال اپنے فعال بند از ناصح قوال بقول معلی میں کہ درید تھیجت کرنے والے بہتر ہے ممل سے تھیجت کرنے والے بہتر ہے

چول خلافت یافت بشتابید تفت بسب خلافت پائ تیزی ہے عمل کیا رفت بوبکر و دوم پاییہ نشست ابوبکر رضی اللہ عنہ کچے اور دومرے درجہ پر بیٹے گئے از برائے حرمت اسلام و کیش البام ادر ذہب کی حرمت کے لیے بیٹے ایا

۔ خاند آل۔ بھاڑود ہے والے کے بغیر منتی کھر کے صاف ہوجانے پر تبجب نہ کروخود اپنے ول کود کیھو گنا ہوں سے آلودہ ہوتا ہے اور تو یہ سے خود بخو وصاف ہو جاتا ہے۔ در ذبا آنم ۔ دل کی زندگی کی پوری کیفیت سمجھانے سے ذبان قاصر ہے۔ چوں سلیمان ۔ متبداتھٹی کے کمل ہوجائے کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام روز اندمیج کومبح میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کورا ہوتی کی ہوائے کرتے۔

ع پنددادے۔حضرت سلیمان علیہ السلام لوگوں کو بھی زبان ہے تقیعت فرماتے اور بھی عملی طور پر عبادت کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت کرتے۔ بنتر فعلی عملی تقیعت زیادہ کارگر ہوتی ہے۔ داندراآں۔عملی نفیعت میں لہجہ کا تکم بھی نہیں ہوتا ہے لہذاوہ ماتحوں پر زیادہ اڑکرتی ہے۔

سے نامی نعال۔وہ ناسے جس کائمل دوسروں کی نفیحت کا سب بے ۔ تو ال ۔ جو نفس زبانی نفیحت کرے۔ مہتر۔ آئفورصلی اللہ علیہ وسلم مے منبر کے تمن در بے متحد۔ کرے۔ مہتر۔ آئفورصلی اللہ علیہ وسلم مے منبر کے تمن در بے بہ بیٹھتے تھے، حضر ت ابو بکررضی اللہ علیہ وسلم سب سے اوپر کے در ہے پر بیٹھتے تھے، حضر ت ابو بکررضی اللہ علیہ دور ہیں اس منبر کے تیسر ہے آخری درجہ پر بیٹھنا شروع کر دیا تھا۔ شروع کر دیا تھا۔

برشد و بنشست آل محمود بخت جِ ع ادر وه خوش نصيب بينه ك کاں دو نہ تششند ہر جای رسول كه وه دونول رسول على كى جكه ير نه بينے چوں برُتبت تو ازیشاں کمتری جبکہ آپ رہے میں ان سے کم ہیں وہم آید کہ مثالِ عمرم شبہ ہو گا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ جیبا ہوں عُرِيم مثلِ ابوبكر ست او عُريم مثلِ ابوبكر ست او لوگ مجھے کہیں گے کہ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسا ہے وہم متلی نبیت با آل شه مرا میرے متعلق ان شاہ جیہا ہونے کا وہم نہیں ہو سکتا تا بقرب عصر لب خاموش بود عمر کے قریب تک خاموش تھے يا برول آيد ز مسجد آل زمال یا اس وقت مجد سے باہر نکل آیے پُر شد از نورِ خدا آل سخن و بام الله (تعالى) كے نور ہے صحن اور بالا خانہ ير تھا کورزاں خورشید ہم گرم آمے اندما بھی اس نور ہے گرم ہو رہا تھا کہ ہر آمہ آفاہے بے فور کہ تمن سورج لکل آیا ہے تابه ببید عین بر بشنیده را تاکہ آگھ، ہر سی ہوئی بات کو وکھے لے

وورِ عَمَالٌ آمد و بالائے تخت (مفرت) عنان رضی الله عنه کا زمانه آیا وه تخت کے اویر يس سوالش كرد شخصے بو الفضول ان ہے ایک سادہ اوح تحص نے دریافت کیا پس تو چوں جستی ازیشاں برتری تو آپ نے ان سے برتی کیوں جامی؟ گفت اگر بایه سوم را بسیرم انہوں نے فرمایا اگر میں تیسرے درجہ پر تھہروں ور دوم باید شوم من جائے جو اور اگر میں دومرے درجہ پر جگہ تلاش کرول ہست ایں بالا مقامِ مصطفیٰ <sup>م</sup> یہ اونچا درجہ مصلیٰ ﷺ کی جگہ ہے بعد ازال بر جائے خطبہ آن وَدُود اس کے بعد وہ مہریان خطبہ (پڑھنے) کی جگہ زہرہ نے کس را کہ گوید ہیں بخوال کی کی ہت نہ تھی کہ کیے پڑھے بهییج<sup>ع</sup> بنشسته <sup>قم</sup>بر بر خاص و عام هر خاص و عام بر هبیت هیشی هوکی تحتی ہر کہ بینا ناظر نورش بدے جو جینا تھا وہ اس کے نور کو دیکھتے والا تھا یں ز گرمی قہم کردے چیتم کور گری کی وجہ ہے اندھا بھی سمجھ رہا تھا لیک ایں گرمی کشاید دیدہ را لیکن یہ گرمی آگھ کو کھول دیتی ہے

ع ہست۔ اب میں نے آنحضور ملک کے جیستا شروع کر دیا کہ بچھان جیسا کوئی بجھ تا نہیں سکتا ہے۔ وددو۔ لیخی حضرت عثان رضی الله عنہ ۔ خاموش حضرت عثان رضی اللہ عنہ منبر پر خاموش جیٹھے رہے اور پھر یہ کہ کرنچا تر آئے کہ تہما راامیر فعال ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہوال ہو۔

ے احول سرے مان من اللہ عنہ مر رہا موں بیٹے تے اور کی کی بیال نہی کہ ان سے خطبہ دینے کو کیے یا اٹھ کر چلا جائے اور اس وقت وہ عظہ لوہ یہ خطبہ دینے کو کیے یا اٹھ کر چلا جائے اور اس وقت وہ عظہ لوہ یہ خداد ندی ہے ہوئے تھے۔ ہرکہ بینا۔ وہ لوگ جن میں اس لور کے مشاہدہ کی مطاحب کر دہے تھے بقیہ لوگ بھی اس کے اثر ات محسوں کر رہے تھے۔ ہیں۔ اند حا بسورج کی گری ہے سورج کے طلوع کو مجھتا ہے۔ لیک۔ کین اس اور کی گری انسان کو بینا بناوی ہے۔ آرمیش۔ اس کو درک گری انسان کو بینا بناوی ہے۔ آرمیش۔ اس نورک گری انسان کو بینا بناوی ہے۔ آرمیش۔ اس نورک گری ہے۔ گریش اس

زال تیش دل را کشادے محتے اس گرمی سے ول میں ایک کشادگی اور وسعت ہے از فرح گوید که من بینا شدم وہ خوتی سے کہتا ہے کہ میں بینا ہو گیا ہوں يارهٔ راه است تا بينا شدن بیتا ہونے تک تھوڑا ما راستہ ہے صد چين وَاللَّهُ اَعُلَمْ بِالصَّوَاب اس سے سو گنا اور خدا زیادہ بہتر جانا ہے شرح او کے کارِ بوبینا ہور اکی تفری کرنا (شخ) یوعلی سینا کا کام کہاں ہے؟ کہ بجبیاند بکف پردہ عیاں کہ ہاتھ ہے مشاہرے کے پردے کو ہٹا وے شيخ اللبي كند وستش جدا خدا کی تکوار اس کے ہاتھ کو جدا کر دے گ آل سر کز جہل شرہا می کند اک سر کو جو جہالت سے شرارتیں کرتا ہے ورنه خود وستش کجا و آل کجا ورنه ای کا ماتھ کہاں اور وہ (پردہ) کہاں این بتقد رست تعنی گر بدے یہ فرضی بات ہے، تیخی اگر ہوتا صد ہزارال سال گویم اندک ست اگر میں لاکھول سال (کی مسابزت) کہوں تو سم ہے

گرمیش را ضجرتے و حالتے اس کی گری میں ایک تنگدلی اور ایک طارب ہے کور<sup>ا</sup> چول شد گرم از نورِ رقد کم جب قدیم نور سے اندھا گرم ہو جاتا ہے سخت خوش متی ولے اے بو انحن تو بہت اچھا ست ہے لیکن اے بھلے مانس! ای نصیب کور باشد ز آفآب سورج سے تابیع کا سے حصہ ہے وانکهٔ او آل نور را بینا بود وہ شخص جو اس نور کو دیکھنے والا ہے گر شود صد تو که باشد این زبان اگر زبان سو گنا ہو جائے تو میہ کون ہوتی ہے؟ وائے بر وے گر بیابیر بردہ را اس پر افسوس ہے اگر وہ پردے کو ہٹائے دست چه بود خود سرش را بر کند ہاتھ کیا ہوتا ہے، خود اس کے سرکو کاٹ دے گی ایں تقدیر سخن کفتم ترا یہ میں نے جھے سے فرضی بات کہ دی خالہ را خابیہ بدے خالو بدے خالہ کے اگر خصیہ ہوتا، وہ خالو ہوتی از زبال تا چیتم کو باک از شک ست زبان (كزكر) ية كه (كمثلده) تك كدوه شك ي ياك ب

۔ اِ کُور جس میں مشاہدہ کی صلاحیت نہیں ہوتی وہ بھی جس وفت اس نورے متاثر ہوتا ہے تواپنے آپ کو بینا بچھنے لگتا ہے۔ آب ہو مشاہدہ حاصل نہیں ہو تواپ کا بیارے مشاہدہ حاصل ہوگیا اس کو خطاب ہے کہ تھوڑی کا ادر محت کر لے تب اس مقام پر پہنچے گا۔ ایس نفیب ۔ پرتواس شخص کی حالت تھی جس کو مشاہدہ حاصل نہیں ، جس کو حاصل ہوتا ہے اس کی حالت اس سے سوئی ہوگی۔

ے وانکہ۔اس نور کے مشاہرے سے جو کیفیت حاصل ہوئی اس کی تشریح شیخ پوعلی سینا اپنی عشل اور قا نے کے زور سے نہیں کرسکا۔ گرشود۔ مقام مشاہدہ، تجاہدہ سے حاصل ہوگا مشاہدہ کا پر دہ دلائل سے نہ ہےگا۔وائے۔ جو تخص نبوت کے واسطے کے بغیر ن عقلی دلائل سے دمول الی اللہ کی کوشش کرے گا اس کے لیے ہلاکت ہے۔

۔ ایں۔ یہ بات کہ اگر کو کی محض مقتل کے ہاتھ سے پر د ہے کو ہٹانے کی کوشش کر ہے گا تو خدائی تکواراس کا ہاتھ کا ک د سے بات میں نے بطور فرض کے کہدد کے ہوں نے بیات میں نے بطور فرض کے کہدد ک ہے ور نہ میں ہے اور کی مشتر میں تابیں ہے۔ خالمہ یہ اگر خالہ کے خصیہ ہوتا تو وہ خالی ۔ از زبان ۔ زبانی دلائل ہے مشاہرہ تک ویشی میں اگر میں لاکھوں سال کا فاصلہ بتاؤں تو وہ نہی کم ہے۔

بین اس اومید نور از آسال خردار! مایوس نه ہو آسان سے نور صد اثر در کانیا از اخترال ستاروں کے سینکڑوں اٹرات، کانوں میں اخرِ گردوں علم را ناسخ ست آسان کا ستارہ تاریکیوں کو دور کر ردیتا ہے حِے یانصد سالہ راہ اے مستعیں اے مدد کے طالب! آسان بانچے سوسال کی مسافت پر سه هزارال مال و یانصد تا زخل ری (متارے) تک ماڑھے تین برار مال (کا داستہ) درمیش آرد چو سایی درایاب آنے میں اس کو سامیہ کی طرح درہم (یہم) کر دے و ز تفوسِ پاک اختروش مدد یاک نفوس کی جانب سے مدور ستاروں کی طرح ظاہراً أن اخترال قوام ما بظاہر وہ ستارے ہارے وجود کا باعث ہیں در بیان آنکه حکمائے طبیعی گویند آدمی عالم صغیرست و

حق چو خواہد می رسد در یک زمال جب خدا طِبتا ہے فوراً بیکی جاتا ہے می رساند قدرکش در هر زمال اس کی قدرت ہر وقت پہنچاتی ہے اخرِ حق در صفائش رائح ست الله (تعالی) كا ستاره این صفات من مضبوط ب ور اثر نزدیک آمد با زمین اڑ کرنے میں، زمین کے نزویک ہے دمیرم خاصیتش آرد عمل اس کی خاصیت ہر وقت عمل کر رہی ہے طول سابيه حيست پيش آفاب مورج کے سامنے سامیے کی ورازی کیا چز ہے؟ سوئے اخترہائے کردوں می رسد آسان کے ستاروں کی جانب سیجیجی ہے ياطن ما گشته قوام سا ہمارا کیا طن آسان کی ماہیت بنانے والا ہے

تحکمائے البی عالم کبیرست زیراکہ علم آن حکماء بر صورت آدمی مقصور بود و علم اینها بر باطن آدمی موصول اس بیان میں کہ حکمائے فلفہ کہتے ہیں کہ آدمی عالم صغیر کے اور خدائی حکما کہتے ہیں کہ آدمی عالم کبیر کے کیونکہ ان حکما کا علم آدمی کی صورت ر متحصر تھا اور ان کا علم آدمی کے باطن سے وابست ہے

ہیں۔اب مولانا فرماتے ہیں کہ مشاہدہ کی دوری ہے تھبرا کراس کی کوشش نہ چیوڑ بیٹھنا جب اللہ تعالی اس فاصلہ کو کم کرنا جا ہیں گے تو وہ فورا کم ہو جائے گا۔ جا ندستاوں کا زمین سے فاصلہ کروڑوں سال کی مسافت کا ہے لیکن قدرت ان کی روشنی فوراز مین تک پہنچاد تی ہے۔ صدار ۔ سورج ادر م الدكی شعاقيس كالول من بيرے، جوابريناتی بين اوروه الرات ان سے كالول تك فوراً بينى جاتے بين \_اختر مردول \_ جب جا يرسورج وغيره الى روتن سے زمین کی تاریکیوں کومناتے بیل او اللہ تعالی اپنی مفات میں ان سے بہت زیادہ مضبوط ہے۔ جرخ ۔ آسان کا زمین سے پانچ سوسال کی مسافت کا فاصلہ ہے جین ذھن پراٹر انداز ہونے میں وہ فاصلہ بھر بھی نہیں ہے۔

سر بزارال ـ زحل متاره جو كدمانوي آسان پر باس من اورزين بي ميم من ميم ارسال كى مسافت كافاصله بيكن برونت زين براثر انداز ب-ورجمش الشدك يقددت بكراس وحل كراثر التكوجبك وفرعن كالحرف اوث ربه مون درجم كروسدة فآبيح كرما سفان اثرات كى جوسابه کی طرح بین کیا حقیقت ہے۔وزنغوں۔ پہلے بیکہا تھا کہ آسان کے ستارے ہم پراٹر ڈال دے بین اب فرماتے بین کہ جس طرح ستارے الرائدازين اى طرح انجادوادليا كاوجود متارون يراثر انداز ب

قوام \_و وچیز جوکسی چیز کی ما هیت بنائے \_ور بیان \_حکماءِ فلاسفهانسان کومپیونا جهان اورد نیا کو برد اجهان ما ننتے میں اورمسوفیا انسان کو برد اعالم اور د نیا کومپیونا عالم مانے بیں اس کی وجہ رہے کے قلاسفہ کی نظر انسان کے ظاہر ہر ہے۔

يس جمعني عالم كبرى توكي باطن کے اعتبار سے تو برو جہان ہے بالطنأ ببر تمر شد شاخ بست هیتا شنی کیل کے لیے وجود میں آئی ہے کے نشاندے باغباں رہے تیجر تِوِ باغبان درخت کي جڙ کب بوتا كر بصورت از تجر بودش ولاد اگرچہ بظاہر درخت سے اکی پیدائش ہے خلفِ من باشند در زیر لوِا میرے بیچے جھنڈے کے نیچے ہوں کے رمِرُ نَحُنُ الْأَخِرُونَ السَابِقُون "ہم آخر میں میں اور پہلے میں" کا اشارہ من جمعنی عَدِ جد افتاده ام مين حقيقاً پردادا واقع بوا بول و زیے من رفت بر ہفتم فلک اور ميرے ليے عى وہ ساتويں آسان ير كے یں ز میوہ زاد در معنی تنجر اور اصلاً درخت کیل ہے پیدا ہوا. خاصہ فکرے کو بود وصفِ ازل خصوصاً وه اراده جو ازل کی صفت ہو ميروَد مي آيد ايدر کاروال تافلہ آتا جاتا ہے

يس بصورت الم عالم صغرى توتى صورت کے اعتبار سے تو چھوٹا جہان ہے ظاہراً آل شاخ اصلِ میوہ است بظاہر شہنی کھل کی بڑے ہے بظاہر شہنی کھیل کی بڑے گر نبودے میل و امید تمر اگر کیل کی خواہش اور امید نہ ہوتی لیں جمعنی آل تجر از میوہ زاد لی درخت حقیقاً کھل ہے، پیدا ہوا ہے مصطفیٰ تریں گفت کادم و انبیاء مصطفیٰ ملی نے ای لے فرمایا ہے کہ (حضرت) آدم علیہ السلام اور اتبیاء بهر این فرموده است آن دو فنون ای لیے ان جامع کمالات نے فرمایا ہے گر یصورت من ز آدم زاده ام اگرچہ بظاہر میں آدم علیہ السلام سے بیدا ہوا ہول كزي برائے من برش تحدہ ملك كيونك فرشتول كا ان كو تجده ميرے ليے على تھا پس ز من زائیه در معنی پدر الله حققتًا باب مجھ سے بیدا ہوا اوّلِ فكر أخر آمد در عمل ابتدائی فکر و عمل، وجود میں آخر میں آتا ہے حاصل، اندریک زمال از آسال ظامہ یہ ہے کہ آسان سے تھوڑے وقعہ میں

۔ بہی بسورت ین انسان تمام کا نئات عالم کے نمونوں کا ایک جموع سام کری ۔ چونکہ هیقت اساء البیدادر حقائی کونیہ کا جائے ہے۔ شات ۔ بین عالم ۔ تر لین انسان ۔ گرنبود ے۔ اگر انسان کی تحقیق، تقد رہ تی تو عالم کو نہ پردا کیا جاتا ۔ آل جمر رقو کو یا عالم انسان سے بردا ہوا ہے۔ مصلی صفی صفی صدیث شریف و آنا حامل لو آئا المحمد یوم المقینیة تعضی آدم و مِن مُؤنّه و کلا فَحَو لین "میں قیامت کردوز لوائے تھ المان و دالا ہول مصلی المان کے علاوہ تمام انبیا ہوں مے اور اس پرکوئی تونیس ہے۔ "برای لیے فرمایا ہے کہ آوم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیا ہوں می اور اس پرکوئی تونیس ہے۔ "برای لیے فرمایا ہے کہ آوم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیا ہوں می اور اس پرکوئی تونیس ہے۔ "برای لیے فرمایا ہے کہ آوم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیا ہوں میں اور اس کے اور اس کے تابی میں سے تابی کہ آوم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام اور اس کے اور اس کے اور اس کے تونیس ہے۔ "برای لیے فرمایا ہے کہ آوم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام اور اس کے اور اس کے اور اس کے تابیب کہ آوم علیہ السلام اور اس کے اور اس کے اور اس کی خوات میں اس کا دور اس کی اور اس کے اور اس کی کا تو اس کے تابیب کہ آور اس کی اس کو اس کا دور اس کی کا تو اس کے تابیب کہ آور کی کون اس کی کی دور اس کی کی کا تو اس کی دور اس کی کا تو اس کی دور اس کی دور اس کی کی کون کی کا کہ کا کہ کا کہ کا دور اس کی کا کی کا کہ کا کر اس کی دور اس کون کا کون کی کونوں کونوں کی کونوں کونوں کونوں کونوں کونوں کونوں کی کی کونوں کی کونوں کی کونوں کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کونوں کی کونوں کونوں کی کونوں کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کونوں کی کونوں کونوں کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کی

بہرایں۔ چونکہ متعود آنخصوصلی اللہ علیہ ملم کی تخلیق تھی ای لیے آنخصور صلی اللہ علیہ کم نے فرمایا کہ میں اگر چہ آخر میں بھیجا گیا ہوں لین چونکہ متعود اصلی میں ہوں لہٰذا میں پہلے ہوں ،کسی چیز کی علیت عاتی وجود حارثی میں اگر چہ مؤخر ہوتی ہے لیکن وجود ڈی میں وہ اس چیز سے پہلے موجود ہوتی ہے۔ جدجہ۔ چونکہ حقیقت آدم کاظہور حقیقت محمد رہے ہوا ہے۔

ع کزیرائے۔ دعرت آدم علیدالسلام مجود طائکہ ای لیے ہے کہ ان کی پشت میں نور تھری تھا۔ رونت ان کومعراج ای لئے کرائی گئی تاکہ وہ نور تھری سے نیش حاصل کر سکیں۔ پیدر۔ حضرت آدم علیدالسلام۔ اول فکر۔ ہونے والی ہر چرکا فکر اور تصوراس کے وجودِ خارتی سے پہلے ہوتا ہے گھر دہتے کے لیے اور در خت مجلل کے لیے وجود میں آتا ہے تو ان کے تصورات ان کے وجودِ خارتی سے پہلے ہوتے ہیں۔ حاصل۔ یہاں سے موانا نے پھر اصل معنمون کی طرف بھل کے لیے وجود میں آتا ہے تو ان کے تصورات ان کے وجودِ خارتی سے پہلے ہوتے ہیں۔ حاصل۔ یہاں سے موانا نے پھر اصل معنمون کی طرف رجوع کیا ہے کہ ذکر اور مشاہرہ کے فاصلے سے ان کے گھرانانہ جا ہے، قدرت ان فاصلوں کو کم کردیتی ہے۔ ایدر۔ اب۔

کے مفازہ ا فت آیہ یا مفاز كامياني كے بوتے بوئے جنگل كب بھارى يوتا ب جسم، طبع دل تبيرد ز امتنال جسم، احسان (خدادندی) ہے دل کی طبیعت اختیار کر لیہا ہے چه دراز و کونه آنجا که خداست جہاں خدا ہے وہاں دراز و کوناہ کیا ہوتا ہے؟ رمنش بے فرخ و بے میل کرد اس کا چلنا ہے فرنخ اور بے میل کر ویا عاشقانہ اے فَتٰی خَلِ الْکَکلام عاشقوں کی طرح، اے نوجوان! باتمی بنانا مجھوڑ دے در سفینه خفتهٔ ره میکنی. تو تحتی میں سوتا ہوا سفر کر رہا ہے

غیست بر این کاروال این ره دراز اس تافلہ ہر سے راستہ دراز تہیں ، ہے ول بکعبه میرود در بر زمال ہر وقعہ میں، ول کعبہ کو جاتا ہے این دراز و کوشی مرجهم راست یے درازی اور کوتائی جم کے لیے ہے چوں خدا مُرجم را تبدیل کرد جب خدا نے جم کو بدل دیا صد امیدست ایل زمال بردار گام اب سو اميدين بين، قدم برها گرچ<sup>ا</sup> پیلہ چیتم برہم می زنی اگرچہ تو بیکیس جمپکا رہا ہے

لفيرِ اين مديث كه مَثْلُ أُمَّتِي كَمَثْلِ سَفِيْنَةُ نُوحٍ مَّنُ تَمَسَّكَ بِهَا نَجَا وَمَنُ تَخَلُّفَ عَنُهَا غَرُّقَ اس مدیث کی تغییر کہ میری امت کی مثال، حضرت نوح علیہ السلام کی تعیی کی سی ہے جو اس سے وابستہ ہوا وہ بچا اور جو اس سے بچھڑا وہ ڈویا

ایں فرمود پیمبر کہ من ہمچو کشتی ام بطوفانِ زمن ای کیے بینبر اللی نے فرایا ہے کہ میں زمانہ کے طوفان میں کھٹی کی کرح ہوں ما و اصحابیم چوں کشتی نوع ہو کہ دست اندر زند یابد فتوح جو سہارا کیڑ لے گا، نجات یا جائے گا روز و شب سیاری و در تشخی تو ون رات جل رہا ہے، اور تو تحقی میں ہے تشتی اندر خفتهٔ ره میروی تو تحشی میں سویا ہوا ہے، راستہ طے کر رہا ہے

بم اور ہارے ساتنی (حضرت) نوح علیالسلام کی مشتی کی المرح میں چونکه با شیخی تو دور از زشتی جبکہ تو شخ کے ماتھ ہے، برائی سے دور ہے در پناہِ خانِ جال بخشے توکی ا تو جان بخشے والے کی جان کی بناہ میں ہے

کے مغازہ۔اگر کامیابی ہوتی ہے توراہ کا فاصلہ اور دشواری معددم ہوجاتی ہے۔ول۔انسان کاول بزارول کیل کا فاصلہ طے کر کے کعبہ میں پکنے جاتا ہے۔ جسم الله كاكرم بوتوجهم يعى ولى كى وفنار انقيار كرليما باور بزركول سے طى الارض كىكرامت ظاہر موجاتى ب-اي وراز رواستىك ورازى اور كتاى جم كے ليے ب، روح كے ليے بيں ہے۔ جول خدا معراج ميں انبيا كے ليے كي مورت بيش آتى ہے۔ فرتے - تمن كل كا فاصل مدامیدست بابده کرنے والے کو قبل و تال کورک کر کے مل شن لک جانا جا ہے، خداے امید ہے کہ دومشاہد و کی مزل تک پہنچادے گا۔ مرچه سالک بھی آتھیں بندکر کے مل کرے تومنزل تک پہنچ جاتا ہے۔ پیلہ چٹم پلیس سفینہ۔ شتی ،انسان مشتی میں بیٹیا ہو ہوتو اگر ووسو بھی عائے تب مجمی منزل مقعود تک مجھے جائے گا۔

سے بہرایں۔ آنحفور سلی اللہ علیہ وسلم اور محابہ کرام رضی اللہ عنبم کی سیرت پڑھل کر کے ایک انسان نجات عامل کزسکا ہے۔ نتو تی ۔ کامیا بی ۔ چونگہ۔ سالک کے لیے شخ کی محبت معفرت او م کی مشتی کاو و کام کرتی ہے۔ سیار۔ پہنے والا۔ جان بخشے ۔ یعنی شخے بیجبر ۔ یعنی اس زمانہ کا شخے۔

تکییه تم کن بر فن و برگام خولیش ایی تدبیر ادر این قدم یه مجروساً نه کر بمیحو روبه در ضلالی و زلیل لومڑی کی طرح گرائی میں ہے اور زلیل ہے تا ہہ بینی عونِ لشکرہائے شخ تاکہ تو شخ کے لئکروں کی مرد رکھے آتن فہر دے جالِ تست سن وقت، اس کے قہر کی آگ تیری باربردار ہے اتحاد بر دو بین اندر از اثر میں دونوں کی بکیانیت وکمھے یک زمال پُر باد و گبرّت می کند ایک وقت میں پر شوکت اور عالی قدر بنا دیتا ہے تا برو روید گل و نسرین شاد تاکہ اس پر مجلول اور عمدہ کل سیوتی اگے ح بمغز یاک ندېد خلد بو بہشت، یاک مغز (دالے) کے علادہ کمی کوخوشبوبیں دی ہے تأكه ريحال ياني از گلزارِ يار يول<sup>ع</sup> محم بوي رحمال از يمن جیما که آنخضور پیانی نے ، یمن ہے خدا کی خوشبو (عامل کی) چول بُرافت یر کشاید تیستی نا تیرے لیے براق کی طرح پر پھیلا دے گی بلکہ چوں معراج کلکے تا شکر بلکہ نے کے شکر بنے تک کی معراج کی طرح

مُكْسِل از پیغیبر ایامِ خویش ایٹ زمانے کے پینمبر سے جدا نہ ہو گرچہ<sup>ا</sup> شیری چوں روی رہ بے دلیل اگرچہ تو شیر ہے، جب تو بغیر رہنما کے داستہ طے کرے گا یں میر الا کہ یا برہائے سے خردار! سی کے بروں کے بغیر برواز نہ کر ، یک زمانے موج لطفش بال تست ایک وقت اس کی مہربانی کی موج، تیرا بازو ہے قبر او را ضدِّ لطفش کم شمر اس کے قبر کو، اس کی مبر کی ضد نہ سجھ یک زمال چول خاک<sup>ع</sup> سبزت می کند ایک وقت میں وہ تجھے مٹی کی طرح سربز کر دیتا ہے جميم عارف را دېد وصف جماد سالک کے جم کو مٹی کی خاصیت عطا کرویتا ہے ليک او بيند نه بيند غير او لیکن وہی اس کو دیکھا ہے اس کا غیر نہیں دیکھا ہے مغز را خالی کن از انکارِ بار دوست کے انکار سے دماغ کو خالی کر لے تابياني بوي خلد از يارِ من تا كەتۇمىر بەدىست كے ذرايعه بېشت كى خۇشبوھامل كرے در صف معراجیاں کر بیستی اگر تو معراج والول کی صف میں کھڑا ہو گا نے چو معرابے زمینے تا قر گرد کی قمر تک کی معراج کی طرح نہیں

ا گرچہ۔ سالک خواہ کیمای ہوسلوک بغیر شخ کے مشکل ہے۔ پر ہائے شخہ یعنی شخ کی توجہ۔ یون۔ شخ کی توجہات سے مزل طے ہوگ۔ یک زیانے۔ شخ بھی ابنی صفت برنال کے ساتھ تربیت کرتا ہے بھی صفت جلال کے ساتھ توشنخ کی زی اور تنی دونوں مدارج کی ترقی کا سب ہوتی ہے۔ تہراً و۔ شخ کی محبت اور غصہ دونوں کے اثر است مرید کے لیے مغیلا ہیں لہندا اثر کے اعتبارے ایک دوسری کی خدنہیں ہے۔

ع چوں فاک لیجن شخ اپنے تہرےم یدکومتواضع بناتا ہے اور اس میں اخلاق حسنہ کا سبر وا گاتا ہے۔ یُر باور لیجن شان وشوکت والا رکبو مونا، فربہ۔ وصف جماد لیجن فاکساری۔ لیک مریدی اس رو کھانی شاد ابی کوشنے دیکھتا ہے۔ مغز سننے کے ساتھ بے اعتقادی فیض سے مانع ہے۔

سے چوں۔ پہ حضرت اولین قرنی کے قصہ کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت اولین میں دہتے تھے اور بڑے عاشق رمول تھے لیکن بعض مجبوریوں کی اوجہ ہے آئے خضور صلی اللہ علیہ دملم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے تھے۔ آئے خضور صلی اللہ علیہ دملم نے ارشاد فر مایا تھااتی کا بجد دیئے الو مخصون میں بیتی المبند نوشیو کے بارے میں تھا۔ نیستی لین اللہ علیہ دملم کا فرمان حضرت اولین کی خوشیو کے بارے میں تھا۔ نیستی لین مقام فنا۔ نے چومعرائ ۔ بزرگوں کی محبت میں جومعرائ ہوگی وہ الی معرائ نہ ہوگی جسی کہ دھویں یا غباد کی معرائ آسان تک ہے بلکہ اسی بامتی معرائ ہوگی جسی کہ دھویں یا غباد کی معرائ آسان تک ہے بلکہ اسی بامتی معرائ ہوگی جسی کہ دھویں یا غباد کی معرائ ماسی ہوکراس میں شکر پیدا ہوجاتی ہے۔

نے چو معراج بخارے تا سا دھویں کی آسان تک کی معراج کی طرح نہیں خوش كُراتِے كُشت خَنَّكِ لَيْسَى فَا كَا كُمُورُا، ربهت الجِها بُراق بنا کوه و دریام سمش مس می کند اس کے سم بہاڑ اور دریاؤں کو چیوتے ہیں یا بیش در تشتی و می رو روال يستى مين قدم ركه، ادر جلا يكل وست ع نے و یائے نے رو تا رقد م بغیر ہاتھ اور بغیر یاؤں کے قدیم کی طرف چل ير وربيرے در سحن برده قياس (یہ تقریر) بات میں قیاس کا بردہ جاک کر دین اے فلک<sup>ع</sup> بر گفتِ او گوہر بیار اے آسان! اس کی عقد یر موتی برسا گر بیاری گوہرت حشش تا شود اگر تو موتی برسائے وہ چیے گنا ہو جائیں کے کیں خارے کردہ باتی بہر خود تو تیرا نجھاور خود تیرے لیے ہو گا ہمچو آل ہرہے کہ بلقیس از سیا اس بدیہ کی طرح جو بھیس نے سا سے

بل چو معراج جنینے تانہا بلکہ پید کے بید کی عقل تک، معراج کی طرح سوئے ہستی آردت کر سیستی اگر تو فانی ہے، تجھے بھا کی جانب لے آتا ہے تا جہان حس را پس می کند یہاں تک کہ وہ محسوس دنیا کو چھیے حجمور دیتا ہے چوں سوئے معثوق، جال جانِ روال جیما کہ جان معثوق کی طرف جاتی ہے جوروح کی روح ہے آنجنال که تاخت جانها از عدم جی طرح کہ روحیں عدم سے دوڑ آئیں كر نبودے سمع سامع را نعاس اگر سننے والے کی ساعت ہر اونگھ نہ طاری ہوتی از جہانِ او جہانا شرم دار اے دنیا! تو اس کے جہان سے شرم کر جامدت گؤنیده و بینا شود تيرا بے جان، بو لئے والا اور و كھنے والا ہو جائے گا چونکه هر سرماية تو صد شود جبکہ تیرا ہر ہرمایہ سو گنا ہو جائے گا بر سلیمان می فرستاد (حفزت) سلیمان علیہ السلام کے پاس بھیجا اے عقلمند!

قصہ ہمریہ فرستادن بھیس از شہر سبا بسوئے سلیمان علی نبینا و علیہ السلام بینا و علیہ السلام بنین کا قصہ بنیس کا شہر سبا ہے سلیمان علیہ السلام کو ہدیہ بیجیج کا قصہ ان پر ادر ہمارے نی پر سلام ہو

خوش۔ لین فن کا براق ایسا ہے کہ اگرتم ننا کا مقام حاصل کر چکو گئو تھہ ہیں بقا کی طرف لے آئے گا لینی سرعرو تی کے بعد سر زولی ہو گیا اور تم پھرا پی ہستی شمن آ جاؤ کے ۔ کوون کا کا مقام حاصل ہو جانے پر سالک و نیا ہے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ پابکش ۔ شخ کی محبت میں جوسر ہو ل ہے وہ الی ہی ہوتی ہے جس طرح جان معشوق کی طرف تھنچی ہے۔

دست نے۔اس سیر علی ہاتھ پاؤل کام بین آتے ہیں اور بیسرالی ہے جیسے دوح کی سیرعدم ہے وجود کی طرف ہوتی ہے۔ بردریدے۔مولانا فرماتے ہیں کہ بیمرون ونزول اور فناوجنا کی تقریراس درجہ کی ہے کہ اس کے بعد کسی مقلی دلیل کی ضرورت نہ ہوگی اگر سننے والا ہوش وحواس ہے اس کوئن لے۔ نعاتی ۔او کھے۔

ا نظلت بال قدرني فقائل تقريب كراس برآسان كوه تى يرمان جائيس اورعالم ظاهركواس عالم عنى مشرم آنى جائيس كر ببارى كوبرنارى شن خود آسان كافائده مهاس كے موتی چه كمنا بوجائيس كے اوراس كى بے جان كلوق كويا اور بينا بن جائے كى بہل مريد جس قدر بھى احتقاد كے موتی برسائے گاس شى خوداس كافائدہ بهاب اى مناسبت سے مولانا بلقيس كا قصد نقل كرتے ہيں بلقيس بير بين شرمباكى ملكة تعمي دعزت سليمان عليه السلام كوانهوں نے بدير بھيجا تھا۔

بادِ آنها جمله خشتِ زر بدست ان کا ہوجھ سب سونے کی اینٹیں تھا فرش آل را جملهٔ زر پخته ديد اس کا تمام فرش خالص سونے کا دیکھا تاکہ زر را در نظر آبے نماند یہاں تک کہ (اس کی) نظر میں سونے کی وقعت نہ رہی سوى مخزن، ما چه بيكار اندريم خزائے میں، ہم کس بیکار کام میں لگے ہیں؟ زر بهدیه بردن آنجا ایلی ست وہاں تخنہ میں سونا لے جانا ہے وقوفی ہے عقل تأنجا كمترست از خاك راه وہاں عقل راستہ کی مٹی ہے (بھی) کم ہے شرمساری شال همی واپس کشید شرمندگی نے ان کو داپس لوٹایا چیست برما بنده فرمانیم ما ہمیں کیا ہم تو حکم کے غلام ہیں أمرِ فرمانده بجا آورد نيست ماکم کا تھم بجا لانا ہے ہم بفرمال تخفہ را بازآورید تھم بی ہے تحد واپس لے آؤ تا بدانجا بدیه را باید کشید وہاں تک ہدیہ کو لے جانا جاہے تا يخت آل سليمال جهال اس شاہ جہاں کے تخت کی جانب کز شامن کے طلب کردم مزید میں نے تم سے مزید (ایمان کے علاوہ) کب طلب کیا تھا؟

ہدیہ بلقیس چل اشتر میست بلقيش كا بديه جاليس ادنث تنص چوں بھحرای سلیمانی رسید جبوه (قافله حضرت) سليمان عليه السلام كيملاقه مين بهنجيا بر سرِ زر تا چہل منزل براند جالیس مزل تک سونے پر چا رہا باربا گفتند زر را وابریم انہوں نے بارہا کہا سونے کو واپس لے جائیں عرصة تش خاك زَرِ وه دبي ست وہ علاقہ جس کی زمین خالص سونا ہے اے بردہ عقل ہذیہ تا إله اے عقل کا ہدیہ اللہ کی جانب لیجانے والے چوں کسادِ ہدیہ آنجا شد یدید جب تحف کا مکٹیا پن وہاں کھل گیا باز گفتند<sup>ع</sup> از کساد و از روا پھر انہوں نے کہا گھٹیا بن اور بردھیا بن سے گر زر و گر خاک مارا برُونی ست خواہ سوتا ہے خواہ مٹی ہمیں کے جاتا ہے گر بفرمایند<sup>یا ک</sup>یس واپس برید اگر وہ تھم دیں کہ اس کو واپس لے جاؤ امر و فرمال را همی بایدشنید هم اور فرمان کو سننا طاہیے خوش روال تحشیند با مدید روال ہدیے کے ساتھ تیزی سے روانہ ہو گئے خنده اش آمد چوں سلیمال آں بدید جب (حضرت) سلیمان علیه السلام نے دود کھاان کوہنی آئی

۔ چُل۔ چالیں۔ خشت زرسونے کی اینٹیں۔ زرپختہ خالص سونا۔ ہر سرزر۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے مجورے سے الیا ہوا تھا۔ آب رونق کفتھ۔ لیحنی ہم سیلانے والوں نے کہا۔ مخز ن ۔ لیعن حضرت بلقیس کا خزانہ۔ زروہ وہی۔ خالص سونا۔ اہلی۔ بیوتو ٹی عشل ہدیہ۔ لیعنی اللہ کے معاملہ میں عقلی ہاتیں الی علی بیکار ہیں جسیا کہ حضرت بلقیس کاہدیہ۔ واپس کشیہ۔ لیعن ہم بیلانے والے شرمتدہ ہوئے اور انہوں نے ہدیدواپس لے جانا چاہا۔

ع باز گفتند لینی پھرانہوں نے آپس میں کہا کہ میں ہدیہ کے اجھے اور برے ہونے ہے کوئی بحث نیس ہونی چاہے ہم تو تکم کے تائع ہیں۔ فرما تدہ۔ حاکم۔ علی سے کر بغرمایند لیعنی اگر معفرت سلیمان علیہ السلام تبول نہ کریں گے۔ رواں۔ دوسر الفظ پہلے لفظ کی تاکید ہے۔ سلیمانِ جہاں۔ یعنی ٹنا بجہاں۔ خترہ۔ معزت سلیمان علیہ السام اس ال کودکھے کہ ایسے اور فرمایا میں نے مرف ایمان طلب کیا ہے ال طلب نہیں کیا ہے۔ مزید لیعنی مال۔

بلکہ گفتم لائقِ ہدیہ ِ شوید بلکہ میں نے کہا کہ ہدیے کے لائق بو که بشر آل را نیارد نیز خواست کہ انسان ان کی تمنا بھی نہیں کر سکتا رو یاو آرید کو اختر کند تم اس کی طرف رخ کرو جو ستارہ بناتا ہے خوار کرده جانِ عالی نرخ را تم نے گراں قدر جان کو ذلیل کر ویا ابلبی باشد که گویم او خداست میں اس کو خدا کہوں تو حمانت ہو گ آل سیای زو تو چول بیرول کنی تو اس کالک کو اس سے کیے ہٹائے گا؟ این سیای را ببر وا دِه شعاع (كه) اى كالك كو دوركر دے، شعاع دالى كر دے تا بنالی یا امان خواہی ازو تاکہ تو اس سے فریاد کرے یا امان طاہ وال زمال معبود تو غائب بود اس وقت تیرا خدا غائب ہوتا ہے واربی از اخترال محرم شوی تو ستاروں سے نجات یا جائے، محرم راز بن جائے تاہہ بنی آفاہے میم شب تاكه تو آدهى رات من سورج و كيم لے

من تمی گویم مرا بدیه وهید میں نے نہیں کہا کہ مجھے ہریہ دو کہ مرا از غیب نادِر ہدیہاست كونك ميرے ليے غيب سے انو كھے ہديے ہيں میرستید اخترے کو زَر کند تم ستارے کو بوجے ہو کیونکہ وہ سوما بنانا ہے ميرستيد آفآبِ چِرخ را تم آسان کے سورج کو پوجے ہو آفآب از بهرِ حق طبارِ<sup>ع</sup> ماست مورج خدا کے بھم سے ہمارا باور جی ہے آفآبت گربگیرد چوں کنی تیرا سورج کہن میں آ میا تو تو کیا کرے گا؟ نے پدرگاہ خدا آری صداع كيا غدا كے دربار من (اس) دردسركو پيش نہكرے كا گر گھندت<sup>ج</sup> نیم شب خورشید کو اگر کھیے آدمی رات میں قتل کریں، سورج کہاں ہے؟ حادثات اغلب بشب وافع شود حادثے عموماً رات عمل ہوتے ہیں سوی حق گر راستانه خم شوی تو اگر سچائی ہے اللہ (تعالیٰ) کی جانب بھکے چوں شوی محرم کشایم با تو لب جب تو محرم بن جائے میں تیرے ماہنے لب کشائی کروں گا

لے منٹی کویم۔ مصرت سلیمان نے فرمایاآتونٹی مُسِلِعِین "میرے پاس سلمان ہوکر آجاؤ۔" لائق ہدید۔ لینی مسلمان ہوجاؤے تو ہدید سے کے قابل بن جاؤے کے۔ میں دنیا کی دولت کے ہدیوں ہے بے نیاز ہوں۔ خدانے بچھے ایسی دولتیں عنایت کر دی ہیں کہ کوئی انسان حاصل کرنا تو در کناران کی آرز دیمی نیس کرسکا تی پرستید۔ چونکہ سورج کی شعاعوں ہے کانوں پس مونا بنتا ہے اس لیے تم سورج کی پستش کرتے ہو جہیں آواس خداکو ہو جنا جا ہے جس نے سورج کو بتایا ہے۔ خوار کردہ۔ تمام کا نتات اللہ تعالی نے انسان کے لیے بتائی ہے تو وہ انسان کی خادم ہے نہ کہ معبودالی جزوں کو بو جنا انسان کا ایٹ آ ب کوذلیل کرتا ہے۔

ملائے۔ پکانے والا۔ سورج کی شعاعوں سے کمیٹیاں اور تمام کھل کھتے ہیں۔ کر بگیرہ۔ سورج کر بمن جس آتا ہے تو ایسی ناتش اور بجبور چیز کو پوجنا کیا تعلیمندی ہے۔ نے بدرگاہ کر بمن کے دورکرنے کے لیے تو خدا ہے دعا کرتا ہے تو اسی بے بس کلون کو بوجنے سے کیافا کدہ۔

ع کرکٹندت رات کوروز عائب ہوتا ہے ورات اگر مصیبت آئی تو کس کو پکارے کا ۔ دات ای شی عمو ماحوادث بیش آئے ییں۔ سوی تن یکو آل کو گوار کو گئادے کا ۔ دات ای شی عمو اُحوادث بیش آئے ییں۔ سوی تن یکو آل کو میروز کر اگر تو خالق کے سامنے تجدور میز ہوگا تو مصائب ہے تجات یا لے گا اور کا نتات کا تحرم داز بن جائے گا۔ چوں شوی۔ جب تو تحرم داز بن جائے گاتو میں تجھے امراد بناؤں گا تھر تجھے اس مورج کا مشاہرہ ہوگا جو آدمی دات میں بھی موجود ہے۔

در طلوعش روز و شب را فرق نے اس کے طلوع کے لیے دن، رات کا فرق نہیں ہے شب نماند شب چو او بارق شود جب وہ چمکتا ہے رات، رات نہیں رہتی ہے خور چنال باشد درال انوارِ یاک ان یاک تجلیول میں مورج، ایبا عی ہوتا ہے دیده پیشش کند و جیران می شود آئکھیں اس کے سامنے خمرہ اور حمران ہو جاتی ہیں پیش نور بیحد مونوز عرش عرش کے بے حد اور گھنے نور کے مقابلہ میں دیده را قوت شده از کردگار أَ تَكُهُ كُو اللهُ (تَعَالَىٰ) كى جانب سے قوت حاصل ہو گئ ہے بر دُخال افآد و گشت آل اخرے رهوکیں پر پڑی اور وہ ستارہ بن گیا ۔ بر ظلامے زد بکردش آفاب تاریکی پر پڑی اس کو سورج بنا دیا بست چندین خاصیت را بر زحل رطلُ (ستارک) میں اس قدر خاصیتیں بیدا کر دیں ہم بریں مقیاس اے طالب بدال اے طالب! ای پیانے سے سمجھ لے ديدهٔ رياني جوي و بياب. خدائی آنکھ تلاش کر اور حاصل کر لے جر<sup>یا</sup> روانِ باک او را شرق نے پاک روح کے سوا اس کا مشرق نہیں ہے روز آل باشد که او شارِق شود دن وہ ہوتا ہے جب وہ طلوع کر آئے چوں نماید ذرّہ پیشِ آفاب جس طرح، ذرہ مواج کے سامنے نظر آتا ہے آفآیے اور کہ رختاں می شور وہ سورج کہ جب وہ چمکتا ہے بمچو ذره بینیش در نورِ عرش تو عرش کے نور میں اس کو ذرہ دیکھے گا خوارو مسکیل بنی او را بے قرار تو اس کو ڈلیل اور مسکین اوا نہ تھبرنے والا دیکھے گا کیمائے کہ الاویک ماڑے وہ کیمیا جس کا ایک اڑیہ ہے کہ نادر علی نادر کے کہ از وے نیم تاب وہ عجیب اکسیر کہ اس کی آدھی چیک بوالعجب میناگرے کزیک ممل وہ کیمیا گر عجیب ہے کہ ایک عمل ہے بافی اخر ہائے و کوہر ہائے جال بقیہ ستارول اور جان کے جواہر کو ديدهٔ حسى زبونِ آفآب حی آنکھ سورج ہے مغلوب ہے

۔ تز۔اس کا مظہر صرف پاک دوح ہے ادرووہرونت موجود ہے۔ روز۔ دنیاوی دن کوئی چیز نہیں ، دن تووہ ہے جب دو آ فآب حقیقت طلوع کرے اگر۔ دورات میں بھی جملی ڈال دے تو رات ، رات نہیں رہتی۔ چول۔ جس طرح دنیاوی سورج کے مقابلہ میں ذرّہ بے حقیقت ہے ای طرح آ فآب حقیقت کے مقابلہ میں میروج بے حقیقت ہے۔

ع آ آ آ ب۔ یہ دنیا وی مورج جونگا ہوں کو خیر و کرتا ہے نو ہوئل کے مقابلہ میں ذرو اور خوار و سکین اور ناپائیدار ہے۔ دیدہ۔ اس قدر شرید نور کودیکھنے کی خداطا نت عطافر مادیتا ہے اور انبیان اس کا مشاہد و کر لیتا ہے۔ وہ آ فاب حقیقت الی کیمیا ہے کہ اس کے اگر ہے دھواں مورج بن گیا۔ قر آن پاک میں خدکور ہے کہ ایک میں مثابر میں تھا جس ہے آسان بنایا گیا ہے تو طاہر ہے ای ہے آسانی کا نکات بھی بنی ہے۔

ت نادر ۔ پیر خدا کی کیمیاگری ہے کہ اس نے دمویں ہے مورج بنادیا۔ جناگر۔ کانج بنانے والا چونک آسان کانچ کی طرح صاف وشغاف ہے اس لیے یہاں لفظ میناگر ہے استعادہ کیا ہے۔ زخل ۔ پستارہ سب ستارہ اس بلند ماتویں آسان پر ہے۔ باتی ۔ جس طرح آسان اور مورج الله تعالی کی کاریگری ہے بنے بیناگر ہے استعادہ کیا ہے۔ زخل ۔ پستارہ سب ستارہ الله تاکہ کی کو اس مورج کو بیس دیکھ پاتی ہے مشاہدہ کی کے دبانی آتھ کی کہ فرورت ہے۔ بین ای طرح روح کے موتوں کو بھی بچھلا۔ وید وحد ۔ جسمانی آتھ تھواس مورج کو بیس دیکھ پاتی ہے مشاہدہ کی کے دبانی آتھ کی کہ فرورت ہے۔

شعشعات آفاب با شرر چنگاریوں بھرے سورج کی شعامیں آئار بیش نور بس تاری بود آگ، نور کے سامنے بہت تاریک ہو جاتی ہے

عبدالله مغربی قدس سِرَّهٔ سره کا نور اور کرامات

شصت سال از شب ندیدم من شی ساٹھ سال سے میں نے رات کی تاریکی نہیں دیکھی نے بروز و نے یہ شب از اعتدال اعتدال کی بدولت نه دن میں نه رات میں شب همی رقعیم در دنبالِ او ہم رات کو ان کے پیچے طے او چو ماهِ بدر مارا پیش رو وہ چورھویں کے جاندی طرح ہم سے آگے تھے ہیں گو آمد میل کن در سوی حیب خردار! گُرُها آسميا بائين جانب مر جا میل کن زیراکہ خارے پیشِ یاست مڑ جا، کیونکہ باؤں کے نیجے کاٹنا ہے زانکه بودش یاک از گل هر دو یا کیونکہ ان کے دونوں پاؤل مٹی سے صاف تھے الشَّشة يا لم يش جويا بإك عروس ان کے باؤل دہن کے باؤل کی طرح تھے نز خراشِ خار و آسیبِ حجر نه کانٹے کی خراش کا (نشان تھا) اور نہ پھر کی چوٹ کا تا زبول کی کردو بہ پیش آل نظر اکر مائے مغلوب ہو جائیں کاکہ اس نظر کے سامنے مغلوب ہو جائیں کال نظر نوری و ایس ناری ہوتی ہے کیونکہ وہ نظر نوری اور یہ ناری ہوتی ہے کیونکہ وہ نظر نوری اور یہ ناری ہوتی ہے کرامات و نورِ شنخ کی کرامات و نورِ شنخ

شيخ عبدالله مغربي قدس گفت عبدالله شیخ مغربی میں نے ماٹھ سال میں کوئی تاریکی تبیس دیکھی صوفیان<sup>ع گ</sup>فتند صدقِ قالِ او صوفیوں نے کہا ہے کہ ان کی بات کی تقدیق کے لیے در بیایانهائے پُہ از خار و گو گڑھوں اور کانوں سے بھریے جنگلوں میں روی پس ناکرده میکفتے بشب رات على، منه موڑے بغير كتے تھے باز گفتے بعد یک دم سوی راست پھر تھوڑی در کے بعد کہتے دامیں جانب روز گشت<sup>ت</sup> بای بوسش گشته ما ون نظے ہم ان کے باؤل چوشے والے ہو مھے؟ روز گشته یاش را با یائے بوس ون نظے ان کے باؤں چونے کی وجہ سے نے زخاک و نے زکل ہر ونے اثر ان بر نہ خاک کا نشان تھا نہ مٹی کا نشان

ا تآزیوں۔ جسمانی آنکم مورج سے مغلوب ہے ربانی آنکمہ سے سورج مغلوب ہوجاتا ہے نٹیعٹنعات۔ شعاعیں۔ کال نظر۔ ربانی آنکمہ نورانی ہے اور جسمانی آنکمہ ناری ہے، تار الورکے بالتقائل تاریک ہوجاتی ہے۔ کرامات۔ شیخ عبداللہ مغربی کی اس کرامت سے زبانی آنکہ کے صالات بیان کے تیں۔ بھی لیسی دات بٹااوراند میرا۔ اعتدال لیسی دوحانی اعتدال۔

ع سونیاں۔موفعوں نے بیان کیا ہے کہ ان کوآ زمانے کے لیے ہم آ دھی دات میں ان کے پیچے جل پڑے۔ دنبال۔ پیچے۔ کو گڑھا۔ بدر۔ چودھویں کا جاند۔روکی۔ مینی وہ تاریک دات میں آ گے آ مے جل دے تھے اور بغیر مندموڑے بیچے چلنے دالوں کوکڑ سے اور کانے سے نیخے کی ہدایت کر دے تھے، مینی ان کو نیچے کی چڑیں کھی اندھرے میں اظرآ رہی تھیں۔

۔ روز گشتہ۔ مینی دن نظنے پر ہم نے ان کی مزید کرامت بید سیمسی کہ ان کے پاؤں پر ٹی بھی نہ گئی تی ہم نے ازراوعقیدت ان کے پاؤں چوہے۔ نے زخاک۔ ان کے پاؤں پر کا نے اور پھر کا کوئی نشان نہ تھا حالانکہ و و کانٹوں اور پھروں پر چلے تھے۔

مغربی از مشرقی کرده خدای اللہ (تعالیٰ) نے مغربی کو مشرقی بنا دیا تھا نوزِ این سمس شموس فارس ست ستاروں کے اس سورج کا نور تیز رو ہے چوں نیاشد حارس آں نور مجید وه نور اعظم کول جمهان نه مو گا؟ تو بنور او جمی رو در امال تو اظمینان ہے اس کے نور کیماتھ چلا جا بیش پیشت می رود آل نور یاک وہ پاک نور تیرے آگے آگے طے گا كيؤمُ لَا يُخُزى النبي را راست دال يوم لا يخزى النبى كو چ تج گرچه<sup>ین</sup> گردد در قیامت آن فزون وه نور اگرچہ تیامت میں بڑھ جائے گا كو به بخشد تم بمنغ و بم بماغ کیونکہ وہ ایر کو بھی اور کہر کو بھی بخشا ہے

کرده مغرب را چو مشرق نور زا ی مغرب كومشرق كي طرح نور يبدا كرنيوالا بنا ديا تها روزِ خاص و عام را او حارس ست عوام و خواص کے دن کا وہ نگہبان ہے کہ ہزارال آفاب آرد پدید جو بزاردل سورج بیدا کر دے درمیانِ اژدما و کژدمال ا ژوهول اور بچهووک میل می کند ہر رہزنے را جاک جاک وہ ہر رہزن کے عوے عوے کر دیتا ہے نَوْرِ يَشْغَى بَيْنُ أَيْدِيْهِمْ بَخُوال نور یسعی بین ایدیهم کڑھ لے از خدا اینجا بخواهید آزمول آزمانے کیلیے یہاں بھی خدا سے مانک لو نُورِ جال وَاللَّهُ اعْلَمْ بِالْبَلَاغَ جان کا نور، اور خدا پہچانے کو زیادہ جانا ہے

باز کردانیدن سلیمان علیه السلام رسولان بلقیس را با آل حضرت سلیمان علیه السلام کا بلقیس کے قاصدوں کو منع ان ہدیوں کے جو وہ مدیمان علیه السلام کا بلقیس و وعوت سلیمان بلقیس مدیما که آوردہ بورخ بلقیس و وعوت سلیمان بلقیس کا این النے سے واپس کر دینا بلقیس کی جانب، اور حضرت سلیمان کا بلقیس کو ایمان لانے را بایمان و ترک آفناب برستی

اور سورج بری کے چھوڑنے کی وعوت دیتا

باز کردید اے رسولان جُلُل زر شا را، ول بما آرید ول اے اور سا را، ول بما آرید ول اے اور سا تہادا ہے، ہمارے لیے ول لاؤ ول

مغرآ کے بعدائد میرا ہو جال ہوں کی روشی میملی ہوئی ہے۔ مغرب غروب آفاب کے بعدائد میرا ہوجاتا ہے۔ مثر آن طلوع آفاب کے بعد روشی میمل جاتی ہے۔ شموس لیعنی ستارے۔ فارس تیزرو۔ حارس بھہان رنور مجید۔ ذات بی بنورآو لیعنی نورش پیش مندائی نور سالک کے آگے آگے جاتا ہے۔ ادراس کومہا کات سے بچاتا ہے۔

یوم قرآن پاک میں ہے یوم کلاین خوا کا لئیس والگین امنوا معد نور کھم یسعی بین ایکیدہم و بایکمانیم یفولون رَبْنا آئیم لنا نورن "بدوون ہوگا جبراللہ یفر کے اور ان کے ماتھ ایمان لائے ہیں رسوانہ کرے ان کے ایمان کی روشی ان کے آئے آئیم ان کے در اس کے در کی جانب چل رہی ہوگی، دعا کی کر سے جاتے ہوں گے گاور ان کے در کی جانب چل رہی ہوگی، دعا کی کرتے جاتے ہوں گے کہا ہے تارے یہ وردگار مہاری اس روشی کو ہمارے لیے آخر دم تک قائم رکھے۔"

۔ سمر چہ۔ اگر چہاں توریس قیامت میں اضافہ ہوگالیکن یہاں بھی اس کے اضافہ کی دعا کر کے دیکھو۔ کو تکہ جب وہ غیر جائرار چیزوں کو تو وعتایت کر دیتا ہے تو اشرف انخلو تات کو کیوں عطافہ کرے گا۔ شرمندہ ، ہم بیالانے والے تعترت سلیمان علیہ السلام کے یہاں سونے کی ارزائی کو دیکھ کرسونے کا ہم بیرویے پرشرمندہ ہور ہے تھے۔ دلّ ۔ انشدتعالی کے دربار میں سونے اور جائدی سے کام نہ چلے کا ول کی سلامتی کام آئے گی۔

کوري تن فرج اُستر را دهيد جم کے اندھے بن کو نچری کی شرم گاہ کے حوالے کر دو زرِّ عاشق روي زرد و اصفرست عاشق کا سونا، زرد اور پیلا چیرہ ہے کہ نظر اندازِ خورشید ست کال کان، سورج کی نظر گاہ ہے كو نظرگاهِ خداوندِ لباب کیا عقلوں کے آتا کی نظر گاہ؟ كرچه اكنول تم گرفتار مكيد اگرچہ اب بھی تم میری گرفت میں ہو یَر کشاده بسته دام ست او ر کھولے ہوئے، وہ جال میں پینسا ہوا ہے نا گرفته مر ورا بگرفته دال بغیر گرفتاری اس کو گرفتار سمجھ آل گره دال کو بیا بر میزند اس کو وہ گرہ سمجھ جو وہ باؤل پر لگاتا ہے من جمی وُزدم ز تو صبر و مقر میں تھے سے مبر و قرار جا رہا ہول یس مدان از خویشتن غافل مرا تو مجھے ایے ہے عافل نہ سمجھ یں بدائی کز تو من غافل نیم تو یہ سمجھ لے کہ میں تھھ سے غافل نہیں ہوں

ایں زر من<sup>ک</sup> بر سرِ آل زر نہید میرے اس سونے کو اس سونے پر رکھ دو فرج أستر لائق طقة زرست نجِری کی شرم گاہ سونے کے کڑے کے لائق ہے كه نظر كاهِ خداوندست آل کیونکہ وہ خدا کی نظر گاہ ہے كو نظرگاهِ شعاعِ آفاب کیا سورج کی شعاع کی نظر گاہ؟ از گرفت من ز جال اسپر کنید میری گرفت ہے جان کی ڈھال بنا لو مرغ فتنه دانه جبر بام ست او دانہ کا عاشق برند، بالا خانہ بر ہے چول بدانه داد او دل را بجال جونکہ اس نے ول کو، جان سے دانہ کو دے دیا ہے آں تظر کہ سوئے دانہ می کند وہ نگاہ جو وہ دائہ پر ڈال ہے دانه<sup>س</sup> گوید گر تو می دُزدی نظر دانہ کہتا ہے اگرچہ تو نظریں جاتا ہے چوں کشانیہ آل نظر ایں سو ترا جب تحجے ای نظر نے اس جانب ممینی لیا چوں کشیدت آل نظر اندر پیم جب تجے وہ نظر میرے بیچے لگا رہی ہے

۔ ای زبری ۔ بینی یہاں ہے اور سونا لیے جاؤتا کہ تمہاری حرص کوتسکین ہو۔ کوری تن ۔ جم کی بے بعیر تی کو اینے آپ ہے دور کر کے کسی گندی جگہ مجینک دو فر آج استر ۔ نچری اگر حالمہ ہوجائے تو بچر کی پیدائش میں عمو مامر جاتی ہے لہٰذااس کی شرم گاہ پرسونے کا حلقہ ڈال دیا جاتا تھا تا کہ وہ حالمہ نہ ہو تکے۔ عاشق ۔ عاشق کی کمزوری اور چہرے کی زردی خدا کی نظر گاہ ہے اور سونے کی کان سورج کی نظر گاہ ہے جس کی وجہ سے کان میں سونا تیار ہوتا ہے لہٰذاعاشق کے چہرے کی زردی بدر جہا افتال ہے۔ آر فت من ایمان کی پابندی، جہاد کا تملہ ان دولوں معنی کے اعتبار سے شعر کا ترجمہ کیا جاسکا

ت فتندداندداندکاد بولند، مینی وه پر تد جوداند کے لائے میں ہاکر چدوہ بالا غانہ پر پر کھلا جیٹا ہے کین انجام کے اعتبار ہے وہ جال میں پھنسا ہوا ہے۔ شعر پہلے شعر کے دمرے معرع کی تشریح ہے۔ آل نظر۔اس کی للجائی ہوئی نظر دراصل اس کے باؤں کی گرہ ہے۔

ے داند۔ دودانہ کودز دید انظروں سے و کھے رہا ہے اور وودانہ اس کے مبروقر ارکوج ارہا ہے۔ چوں۔ جب لا کی نظر پر ندکودانہ کی جانب مھنے لائی ہے تو پر تم کو تھنا جا ہے کہ شکاری اس سے عافل نہیں ہے وہ اس کو بھانس لے گا۔

قصہ طفارے کہ سنگ ترازوئے او از گل سُر شوی بود و دُر دید اِن مشتری رگل خوار ازال گل ہنگام سنجیدنِ شکر و دُر دید اِن مشتری رگل خوار ازال گل ہنگام سنجیدنِ شکر و دید کن دید کارون

اس عطار کا قصہ کہ جس کی ترازہ کا بات ملتانی مٹی کا تھا اور شکر تولئے کے وقت مٹی کھانے والے خریدار کا اس مٹی میں سے چوری کرنا

پراور عطار کا اس کو دیکھنا اور ان دیکھا کر دیتا

تا خرد أبلوج و قنرِ خاص و زفت تاکہ سفید، خاص قند، عمدہ خریدے موضّعِ سنگ ِ ترازو بود گل باث کے بجائے مٹی تھی ہست نیکو بے تکلف بے سخن بلا مبالغہ لا کلام عمرہ ہے گر مرا میل شکر بخریدن ست اگر ٹرا میل شکر بخریدن ست اگر تجھے شکر خریدنے کی خواہش ہے اگر کیون سنگ میزال ہر چہ خواہی باش گو ترازو کے باٹ جو بھی ہوں سنگ جہ بود گل نے شکر بہترست یقر کیا ہوتا ہے؟ مٹی شکر ہے (بھی) بہتر ہے نو عروسے یاضم بس خوب فر من نے ایک نی رہن بہت شاندار ڈھونڈ لی ہے كال ستره دخرِ طواكرست کہ وہ بردہ تشین، طوائی کی بٹی ہے دخر او جرب و شیرین تر بود اس کی لڑکی خوب چکنی اور میشی ہو گی

مپیشِ عطارے کیے <del>عل</del>خوار رفت ایک عطار کے پاس ایک مٹی خور آ گیا لین بر عطار طرآر دو دل اس منافق حالاک عطار کے یاس گفت عطار اے جوال ابلوج من عطار نے کہا اے جوان! میری شکر لیک گل سنگ ترازوئے منست لیکن میری ترازو کے باث مٹی کے ہیں گفت جستم در مجتے قذجو أس نے كہا ميں ايك ضرورت ميں شكر كى جبتى ميں ہوں گفت با خود پیش آنکه گل خورست ( بھر ) اس نے این دل میں کہا مٹی کھانے والے کے آگے ہمچو<sup>ع</sup> آل دلالہ کو گفت اے پیر اس واله کی طرح جس نے کہا اے بیٹا! سخت زیا لیک ہم یک چیز ہست بہت خوبسورت ہے لیکن ایک بات، بھی ہے گفت بہتر آچئیں خود کر بود اس نے کہا، اگر آیا ہے تو بہت بہتر ہے

۔ قصہ۔ پرندجی طرح یہ بختا ہے کہ وہ شکاری کی ففلت ہے فائد واٹھا کر دانہ کھا جائے گا اور خود پیش جاتا ہے ای طرح اس قصہ بیس خرید ارپہ بچھ رہا ہے کہ وہ دکا نداد کی ففلت سے فائد واٹھا رہا ہے حالا نکہ وہ خودانیا فقصان کر رہا ہے۔ گل ہم شوی۔ وہ مٹی جے ل کرسر دھویا جاتا ہے جیسا کہ ہندوستان جمل ملتانی مٹی ہے۔ گل خوارہ۔ مٹی کھانے والا۔ ابلوج یہ سفید شکر۔ طرار۔ زبان دراز ، جیب تر اش ، ٹھگ۔ دودل۔ منافق چونکہ وہ مٹی کے باٹول کے ذریعہ کم تو لاتا تھا۔

ع. گفت-عطارنے کہاڑازو کے بٹے پھر کے بجائے مٹی کے ہیں۔دریمے۔خریدارنے کہا بھے فکد کی مفرودت ہے بچھے بٹوں سے کیا بحث ہے، جیسے بھی ہوں۔ گل۔ مٹی کھانے والوں کے لیے ومٹی شکر سے میں ریاد ہومزیدار ہوتی ہے۔

ے ہیجو۔عطار کا بانوں کی خرابی کو ظاہر کرنا ایسائی تھا جیسا کہ ولا لہنے لڑکی میں خرابی ظاہر کی جواس نوجوان کے لیے اور زیادہ دیجی کا باعث بی ساوا گر۔ حلوائی۔ جرب۔ چونکہ حلوائی کے ہاں شکر اور تھی کی کثرت ہوتی ہے۔

ایں بہ و بہ گل مرا میوہ اول ست یہ بہتر اور خوب ہے مٹی میرے ول کا میوہ ہے او بجائے سنگ آل کل را نہاد أس نے بھر کے بجائے وہ مٹی رکھ دی بم بفتر آل شكر رامي شكست اس مٹی کی بقدر شکر توڑنے لگا مشتری را بنتظر آنجا نشاند اس نے خریدار کو اس جگہ انتظار میں بھا دیا گِل ازو پوشیده دزدیدن گرفت اس سے چھیا کر مٹی جرانی شروع کر دی حیثم او بر من فتد از امتحال اور اس کی نظر بطور آزمائش مجھ پر بڑ جائے کہ فزوں تر زُزو ہیں اے روی زرد كه اے زرد رو! اور زيادہ 12 كے رَوكه جم از پېلوي خود مي خوري جا کہ تو اپنا ہی نقصان کر رہا ہے من ہمی ترسم کہ تو ممتر خوری میں ڈر رہا ہوں کہ تو بہت کم کھا رہا ہے که شکر افزول کشی تو از پیم کہ تو بھے ہے بڑھتی شکر لے جائے پس بدائی اخمق و غافل که بود تو سمجھ لے گا احمق اور غافل کون تھا؟ دانه هم از دور رابش می زند دانہ بھی دور سے اس پر ڈاکا ڈال رہا ہے

گرنداری سنگ و سنگت از کل ست اگر تیرے باس پھرنہیں ہے اور تیرا باث مٹی کا ہے اندرال رکفهٔ ترازد ز اعتداد ترازو کے پاڑے میں اعماد کے ساتھ لیں بُرائے کقۂ ویگر بدست پھر دومرے بلڑے کے لیے ہاتھ سے چول نبودش تیشهٔ او دریه ماند جوتکہ اس کے پاس کمریا نہ تھا وہ دیر تک تفہرا رہا رُولِشُ آن سو بود رَكُل خور ناشگفت اس کا رخ اُس طرف تھا، بے مبرمٹی خور نے ترس ترسال کہ نیایہ ناگہال ڈرتے ڈرتے، کہ وہ اطاعک نہ آ جائے دید<sup>ع</sup> عطار آن و خود مشغول کرد عطار نے اس کو دیکھا اور اینے آپ کومشغول کر دیا گریدزدی از گل من می بری اگر تو چا کر میری مٹی میں سے لے جا رہا ہے تو ہمی تری زمن لیک از خری تو مجھ سے ڈر رہا ہے لیکن گدھے بن سے كرج مشغولم جنال احمق نيم اگرچه می مصروف ہول، ایا بیوقوف نہیں ہول چول به بنی مرشکر را ز آزمود جب تو آزما کر شکر کو دیکھے گا مرع ازال دانه نظر خوش می کند پند ای دانہ سے نظر کو خوش کر رہا ہے

میوه - منی کھانے والے کے لیے می دل پہند چیز ہے ۔ کقہ ر از وکا پلزا۔ اعتداد۔ تیاری کرنا۔ بقدرا آں یعنی می کے وزن کی ۔ تیشہ شکر جم گئی ہوگی جس کے تو ڈتے کے لیے تیشہ کی شرورت ہوئی ۔ ا تجا۔ یعنی دکان کے اسکلے حصہ میں ۔ رویش یعنی دکاندار کارخ ۔ ترس ترساں۔ مینی منی خورد کاندادے ڈرتا ہوائی چرار ہاتھا۔

نے کباب از پہلوی خود میخوری کیا ایت پہلو کے کباب تہیں کھا رہا ہے؟ عشقت افزول مي شود صبر تو مم تیرا عمی برها ہے، مبر کم کہوتا ہے ملك عقبى دام مرغان شريف آخرت کی سلطنت شریف پرندوں کا جال ہے در شکار آیند مرغانِ شکرف عجیب پرند شکار میں آتے ہیں بلكه من بُرِبانم از بر مبلك تال بلکہ میں حمہیں ہر ہلاکت سے چیزاتا ہوں ما لك الملك آنكه او بجيد ز بلك ملک کا مالک وہ ہے جو تابی سے نجات یا جائے نام خود کردی امیر ایس جهال تو نے اپنا نام ثاو جہاں رکھ لیا ہے چند گونی خولیش را خواجه جهال تو اینے آپ کو جہان کا آنا کب تک کے گا؟

گر زنای چیتم حظے می بری اگرچہ تو آنکھ کے گلے سے مزا اٹھا رہا ہے این نظر از دور چون تیرست و سم یے نظر بازی دور سے عی تیر اور زہر ہے مالِ دنیا دام مرغانِ ضعیفِ ونیا کا مال، کمزور پرندوں کا جال ہے تا بدیں مُلکے کہ او دامے ست ژرف یہاں تک کہ اس سلطنت میں جو کہ ایک مجرا جال ہے من سلیمال علی نخواہم ملک تال مين سليمان عليه السلام تمهارا ملك نبين جابتا مول کایں زمال ہستید خود مملوک ملک کیونکہ تم اس وقت خود ملک کے غلام ہو بازگونہ اے اسیر ایں جہال اے اس ونیا کے قیدی! الٹا اے تو بندہ ایں جہاں محبوس جال اے تو اس جہان کا غلام، جان کا قیدی ہے

دلداری کردن و نواختن سلیمال مر آل رسولال را و وقع وحشت و . حضرت سلیمان علیه السلام کاان قاصدول کی دلداری کرنااور نواز نااوران کے دل ہے تکلیف ادر دحشت آزار از دلِ ابيتال و عذرِ قبول نا كردنِ مديد و شرح كردن بايتال کو دور کرنا ہدیے قبول نہ کرنے کا عذر اور اس کی ان سے تشریح کمنا

سونے کے جنگل کی بات کھو

اے رسولاں می فرستم تاں رسول علی تردِ من بہتر شارا از قبول اے قاصدو! میں تمہیں قاصد بنا کر بھیجا ہوں میرا رد کرنا تمہارے لیے قبول کرنے ہے اچھا ہے پیش <sup>بلقی</sup>س اُنچه دیدید از عجب باز گوئیر از بیابانِ ذہب بلقیس کے سامنے جو تم نے عجیب بات دیکھی

لے نائی۔گلا، چونکہ دوسرےمصرع میں کہاب کا ذکر ہے اس لیے اس مصرع میں آتھ کے لیے گلے کا استعمال کیا ہے لیعنی ایک فخص کمی حسین کے ساتھ تظربازی کرتا ہے تو بظاہروہ لطف اعدوز ہے لیکن ہمیشہ کے لیے اپنے لیے پر بیٹانی مول لے لیتا ہے۔ ای نظر بازی کا تیرخود تظرباز کے لیے تيرستم إدروه بهى زهر يلاء صديث من ب النظر منهم مُسموع من منهام بالني نظريان شيطان كترول من سدز مريلاتيرب-"ال ونیا۔ونیا کی زیب وزینت ضعیف الایمان لوکول کا جال ہے،موشین آخرت کے دلداد و ہوتے ہیں۔مرعان شکرف یعنی انبیا اور ادلیا۔

ت من سلیمال - بیدهنرت سلیمان علیه السلام کا قاصدول کوخطاب ب - از ہر بلک بچونکه ستار و پری میں بلاکت ہے۔ کا میں زمال و تیادارائی دولت كاغلام بهوتا ب، شاوتووه بجوال كى بلاكت بن فك فطر بياز كوند ونيادارايينة آب كوحاكم ادر شاه كبتاب بياب جيها كه "برعكس بهندنام زنجي كافور-" تال رسول يعنى ابتم ميرى جانب سے قاصد بن كرجاؤ \_رؤمن \_ بعنى مير الديكود البس كرما تمبارے ليے مفيد ہے تم ايمان لے آؤگے۔ پیش بلقیس تم اپنے واقعات جا کربلقیس کوسناؤ اور بتاؤ کہ جیالیس منزل تک تم سونے کی زمین پر چل کرمیرے یاس پہنچے تھے۔

وز چنیں مربیہ جل چوں می شکید اور ایے ہدیہ ے، تم کس طرح شرمندہ ہوئے ما زر از زر آفریل آورده ایم ام مونا پیدا کرنے والے سے مونا لے آئے ای سر بسر زر گردد و وُرِّ سمیں بوری سونا اور قیمتی موتی بن جائے روزِ محشر این زمین را نقره کیس اس زمین کو محشر کے دن جاندی جلیمی خاکیاں را سر بسر ذَرّی تعیم ہم مٹی والوں کو مجسم سونے کا بنا دیتے ہیں ما شا را كيمياً گر مي لليم ہم تہیں کیمیا گر بناتے ہیں کہ برون آب وگل بس مُلکہاست کیونکہ دنیا ہے باہر بہت سے ملک ہیں صدر پنداری و بر در ماندهٔ تو نے صدر (مقام) سمجھا ہے اور تو دروازہ پر پڑا ہے یادشای چول کنی بر نیک و بد براجھےادر برے برتو بادشانی (کادعویٰ) کیول کرتاہے؟ شرم دار از رکش خود اے کش امید اے میڑھی تمنا والے! این ڈاڑھی سے شرما بے جہانِ خاک صد ملکش دہد خاکی دنیا کےعلاوہ وہ اس کوسکٹروں ملطنتیں عطا کر دیتا ہے خوشتر آید از دو صد دولت ترا تحجے دو موسلطنوں ہے بھلا معلوم ہو گا

کہ چہل منزل بروی زر تخبدید كه جالين مزل تك تم سونے إ شے تا بداند که بزر طامع نه ایم تا کہ وہ سمجھ جائے کہ ہم سونے کے لالی تہیں ہیں آنکه گر خواہد ہمہ خاک زمیں وہ کہ اگر وہ جاہے زمین کی تمام مٹی حق برائے آل کند اے زر گزس اے مونے کو پیند کرنے والے اللہ (تعالیٰ) ای لیے کردے گا فارهم از زر که مابس پر فلیم ہم سونے سے بے نیاز ہیں، کیونکہ ہم ماہر فن ہیں از شا کے گدیے زر می لئیم ہم تم ہے سونے کی بھیک کب مانگتے ہیں؟ ترک آں گیرید گر ملک سباست اس کو مجبوز دو خواه سیا کا ملک ہو تخته بندست آنكه كتش خوانده جس کو تو نے تخت کہا ہے وہ کاٹھ ہے یاد سن بی نیستت بر رکش خود تیری ای ڈاڑھی ہر ابھی، حکومت نہیں ہے بے مرادِ تو شود ریشت سفید تیری مرضی کے خلاف تیری ڈاڑھی سفید ہو جاتی ہے مالک الملک ست ہرکش سر نہد جواس (خدا) کے سامنے سررکھ دے وہ بادشاہ ہے ليک ذوق سجدهٔ پيشِ خدا لیکن خدا کے سامنے ایک سجدہ کا ذوق

ے وزچیں۔اور بیکی کہوکہ ہمیں مونے کا بدیہ بیٹی کرنے میں شرمندگی ہوئی تی۔ تا بدا ند۔ تا کہ بلقیس یہ بھے جائے کہ ہم اس کی دولت کے طالب نہیں جی جو جو کے کہ ہم اس کی دولت کے طالب نہیں جیں جو جو نے میں کہوکہ ہمیں ہونے جو اندی کی کوئی جیں جو بیٹی کے دون زمین جائدی جیسی کر دی جائے گی اور بیاس وجہ ہے ہوگا کہ انفد تعالیٰ ظاہر فرما دیں سے کہ ان کے یہاں سونے جائدی کی کوئی قدر دقیمت نہیں ہے۔

ع نارتھم۔ہم سونے ہے بیاز ہیں ہم تو انسانوں کو ایمان عطا کر کے ذریں بنادیتے ہیں۔ کیمیا گر۔موکن تلص بن جاؤ کے تو کیمیا گر بن جاؤ گے۔ شعر ، کیمیاوسیمیاور بیمیا۔ کس ندا ند جزیذ اے اولیا و برک۔ آخرت کے ملکوں کی خاطر دنیا کی سلطنت کو خمر باد کہدو ہ جس میں یاؤں پھنسا کر قید کردیتے تھے۔مدر ۔جس مقام کو تو صدر مقام مجما ہے و و دربان کی جگہ ہے۔

سی رئیں۔ تیرائکم تو خود تیری ڈاڑمی رئیس چلا ہورندوہ تیری نشا کے ظلاف سفید ندہوئی۔ مالک الملک۔ اصل بادشاہت اس کی ہے جواللہ کے دربار میں سرنیاز جو کادے وہ اس کوونیا کی حکومت کے علاوہ اور حکوشی عطافر مادیتا ہے۔ لیک لیک جب مجدہ کا ذوتی پیدا ہوجائے گا تو سلطتوں سے جیزار ہوجائے گا اور خداے دعا کرے گا کہ بس میں دولت کا فی ہے۔

ملک آل سجده مسلم کن مرا ال تجده كى سلطنت ميرے ليے مقرر قرما وے بو نبردند از شرابِ بندگی بندگی کی شراب کی خوشبو نہیں سوتھی ملک را برہم زوندے ہے درنگ فوراً سلطنت کو چپوڑ ریتے مُبرشال بنهاد بر چیثم و دمال ان کی آگھ اور منہ پر مہر نگا دی ہے كه ستانيم از جهال دارال خراج کہ ہم دنیاداروں سے خراج کے رہے ہیں آخر آل از تو بماند مُرده ریگ بالآخر وہ تھے سے وراغت میں رہ جائے گا زر بیرہ ستال بیرِ نظر اونا وے دے، نگاہ کے لیے سرمہ کے لے يوسفانه آل ران آري بينگ لیسف دار وہ ری ہاتھ میں پکڑ لے جان، کہ یا بُشُرای لِی هٰذَا غُلام روح، میرے کیے بٹارت ہے، یہ اڑکا ہے تحمترین آنکه نماید سنگ زر سب سے کم سے کہ پھر سونا نظر آنا ہے می نماید آل خزفها زر و مال وه مصيكريال سونا اور مال تظراً تى بين تاکہ شد کانہا بر ایثال نثرند حی کہ ان کے لیے کائیں خفیہ ہو کئیں لیں بنالی کہ شخواہم مُلکہا پیر تو ردئے گا کہ میں سلطنتیں نہیں جانتا ہوں بادشاہان جہاں از بررگی ونیا کے بادشاہوں نے برطینتی کی وجہ ہے ورنه ادہمؓ وار سرگردان و دنگ ورنه (حضرت) اوہمؓ کی طرح جیران اور پریشان ہو کر لیک حق بہرِ ثبات ایں جہاں لیکن اللہ (تعالی) نے اس جہان کے بقا کے لیے تا شود شیریس بر ایشال تخت و تاج تاکہ ان کے لیے تخت و تاج شیریں بن جائے از خراج ارجع آری زَر چو ریگ اگر تو خراج سے ریت کی طرح سونا جمع کر لے گا همره جانت تگردد ملک و زَر سلطنت اور سونا تیری روح کا ساتھی نہ ہے گا تابہ بنی کایں جہان طابست تک تاكه تو دمكيم لے كه بير دنيا تك كوال ہے تا بكويد چول ز جاه آئي بام تاکہ جب تو کویں سے بالاخانہ پر آئے کے ہست درچ<sup>ع</sup> انعکاساتِ نظر کنویں میں نظر کے عکن ہیں وقت بازی کودکال را ز اختلال ظل وماغی) سے کھیل کود کے وقت بچوں کو عارفاتش کیمیا گر گشته أند اس (خدا) کو بیجان جانے والے کیمیا گر بن میکے ہیں

ا بادشاہاں۔ دنیاو کا بادشاہ چونکہ بندگی کی مستی سے ناواقف ہیں اس لیے وہ سلطنت کے شوق میں جنلا ہیں اگر وہ واقف ہوجا کیں تو حضرت ادھم کی طرح سلطنت پر لات مارویں۔ لیک تن چونکہ اللہ نتائی کو دنیا کا نظام چلانا ہے اس لیے ان کواس لذت سے محروم کر دیا ہے ادروہ مگن ہیں کہ ہم دنیا سے خراج ومول کرتے ہیں۔

ع خراج بیکس۔مرده ریک ۔وه ال جوور شیل ملے۔ ہمره دنیا کی دولت دنیا یس ره جاتی ہے دو کر جاتی ہے۔ سرمہ ۔وه سرمہ حاصل کرلے جس سے یہ چیزی بے حقیۃ قربی کو بی عبادات کے ذریعہ دنیا جس سے یہ چیزی بے جھے آتھ کی ۔ یوسفاند۔ حضرت یوسف علیہ السلام ری کے ذریعہ کویں ہے باہرا ہے تھے آتے ہوئی عبادات کے ذریعہ دنیا کے اس کنویں سے باہر نکل آتے تا جو یہ ۔ جس وقت صرت یوسف علیہ السلام کنویں سے برآ کہ ہوئے تھے و ڈول نکالنے والا جی اٹھا تھا کہ تو تجری ہے ۔ یہ تو اوکا سے اس کا مرح تیری دوح تیرے کویں سے نکل آتے برخو تجری دے گی۔

سے درچہ ونیا میں نظر کا فریب ہے کہ دنیا کی بے حقیقت دولت کوئیتی دکھا دین ہے۔ وقت بازی بیج کھیل کود میں نٹیکریوں کوروپیے پیبہ تضور کر لیتے ہیں۔ عار فائش ۔ جوعار ف باللہ ہیں دہ خود کیمیا کر ہیں ان کی نگاہ میں سونے کی کوئی وقعت نہیں ہے، آٹا نکہ فاک دابنظر کیمیا کنند ۔ آبابود کہ کوشرہ جیٹے بماکنند۔

دیدن <sup>با</sup> درویشے جماعتِ مثانع را در خواب و درخواست کردارند ایک ورویش کا بزرگوں کے گروہ کو خواب میں دیکھنا اور ان سے بغیر کمائی کی مشغولیت روزی حلال از ایثال بے مشغول شدن مکسب کہ از عبادت کے طال روزی کی درخواست کرنا کہ میں عیادت کرنے سے رہ جاتا ہول اور ان کی می مانم و ارشاد کردنِ ایشال او را بمیو است من و ترش کوبی اس کو کڑوے اور کھٹے پہاڑی کھلوں کی جانب رہنمائی کرنا اور ان بزرگول و بروے شیریں شدن آل میوما بدلالت آل مشارکے کی رہنمائی ہے اس کے لیے ان سچلوں کا شیریں بن جانا

آل کے درولیش گفت اندر سمر خضریال را من بدیدم خواب در ا کے دروایش نے قصہ میں بتایا کہ میں نے خواب میں خضریوں کو ویکھا عقم ایثال را که روزی طال از کیا نوشم که نبود آل وبال جو وبال نہ بے جس کہاں ہے کھاؤل؟ ميوما زال بيشه مي افشاندند اس جنگل ہے انہوں نے کھل جھاڑے وردمان تو جمعهائے ما تیرے منہ میں ماری توجہات سے بے صداع و نقل بالا و نشیب بغیر دردِ سر کے اور اور اور نیے معل ہونے کے ذوقِ عُلفتِ من خردما مي ربود کہ میری محتفظو کا ذوق عقلوں کو جیران کر دیتا تھا بخششے دِہ از ہمہ خلقال نہال وہ انعام عطا فرہا جو سب سے پوشیدہ ہو چوں آنار از زوق می بعثگاهم ذوق لطف سے میں آثار کی طرح کھا تھا غیر این شادی که دارم در سرشت اس مسرت کے علاوہ جو طبیعت میں آ محق ہے

میں نے ان سے کہا کہ طال روزی مرمرا سوئے گہتال راندند وہ بچھے پہاڑ کی جانب لے گئے که خدا شیری بکرد آل میوه را کہ خدا نے وہ کیل عظمے کر دیے ہیں بین بخور ماک و حلال و بے حبیب بان، باک اور طال اور بے حماب کھا پس مرازال رزق تطقے رونمود مراس رزق سے مجھ میں ایس قوت کویائی رونما ہوئی عظم کی این فتنہ است اے ربّ جہال مل نے کہا اے دنیا کے پالن بارا یہ فتنہ ہے شد محن از من، دل خوش یافتم مر مرک توت محویا کی جاتی رہی میں نے مطمئن ول یا لیا المستم ارچیزے نباشد در بہشت ا میں نے کہا اگر جنت میں اور کوئی چیز نہ ہوگی

دیدان-اس تصدے بینانا متعود ہے کہ الل اللہ کی نظر میں دنیا کا مال ہے ہادران کی جت کیمیا کا کام کرتی ہے۔ ہمر قصد خطریاں ۔ وہ ابدال جوحظرت خطر طبیالسلام کی افرح نگا ہوں ہے پوٹیدہ ہیں۔ مقتم میں نے ان ابدال ہے کہا کہ کمانا کھانا تو وہال ہے ایک تدہیر بتادیجے کہ بچے بلا کمائے طال روزی

مرمرا۔ وولوک جمے جھل میں لے مجھ بورانہوں نے جنگلی مجل جماڑے بوراللہ تعالی سے دعا کی کرمے سے اور کڑوے کسیلے بھل بیٹھے ہوجا کس معداع۔

در دمر - نیک - ان پیلوں کے کمانے سے برے کلام میں دہ شیر تی پیدا ہوگی کہ لوگ اس پر فریفتہ ہونے گئے۔ مستم - لولیا واللہ کواچی شمرت اور موام میں مقبولیت تا کوار ہوتی ہے۔ شدیخن ۔ لینی دہ لطف کلام کی کیفیت ذائل ہوگئ جوموام کی کرویدگی کا سبب تنی اور دل میں الك مبنب مسرت بدا اوكميا . ويمشت . وقلى كيفيت الرية رئي مسرت في كماكر جنت شر صرف والى حاصل اليو اوركس جيز كي تمنا كاخرورت بيس ب-

یج نعمت آرزو ناید دگر زیں منہسرد ازم بجوز و عشکر بچھے کسی دوسری نعمت کی تمنا نہ ہو گی اس کوچھوڑ کر میں افروٹ ادر گئے کی طرف توجہ نہ کروں گ

مانده بود از کسب یک دوحته ام دوخته در آستین! جهه ام کمائی میں سے میری ایک دو رتی چ گئی تھی جس کو میں نے جبہ کی استین میں سی لیا تھ

نیت کرونِ او که این زر بدین هیزم کش وجم چون من

اس کا سوچنا کہ یہ سوتا میں اس لکڑہارے کو دے دوں جبکہ میں نے بزرگوں کی روزي طلال يافتم بكرامات مشارج و رنجيدن آن ولي کرامات سے حال روزی یا لی ہے اور اس لکڑ مارے ولی کا اس

بيزم تش از حتمير و نيتِ او کے ول کی بات اور نیت سے رنجیدہ ہونا

اس کے بعد مجھے روزی کی فکر نہیں ہے

رزقِ خاصہ جم را آمد بدست خاص رزق جم کو حاصل ہو گیا ہے

حبة چندست اين بدهم بدو

چند رتیال ہیں یہ میں اس کو دے دول تا دو سه روزک<sup>ت</sup> شود از قوت خوش

تاكددوتين دن (ك\_لي )وه خوراك مطمئن موجائ زانکه سمعش داشت نور از شمع ہو

كوتكه اس كى سمع ميس الله (تعالى) كى سمع كا نور تها چول چرانے در درونِ شیشهُ

آئینہ کے اندر کے جراغ کی طرح تھا

بود بر مضمونِ دلها او خبير وہ دلول کے مضمون سے واتق تھا

آل کیے درولیش ہیزم می کشید خشہ و ماندہ زیبیشہ در رسید ایک رویش لکڑیاں لا رہا تھا تھکا ہارا جنگل ہے آیا یں بلقتم من ز روزی فار<sup>عم بی</sup> زیں سپس از بیر رزقم نیست عم میں نے سوچا کہ میں روزی سے بے نیاز ہوں میوهٔ مکروه بر من خوش شدست نا گوار کھل میرے لیے عمدہ ہو گئے ہیں چونکه من فارغ شدستم از گلو چونکہ میں طلق (کے معالمہ) سے قارغ ہو گیا ہوں بدہم ایں زر را بدیں تکلیف کش اس مصیبت بجرنے والے کو بیہ سوما وبیدوں خود ضمیرم را جمی دانست او اس نے خود میرے ول کی بات جان لی بود پیشش برِ ہر اندیشہُ اس کے لیے ہر خیال کا راز

ا درآ سیس جیب آسین میں بنائی جاتی تھی۔ ہیر م رسوختہ ، جلانے کی لکڑیاں۔ بیشہ دیکل ا

سے نہاں می نشد از وے صمیر

ول کی کوئی بات اس ہے نہ چھپتی تھی

ت فارَقم من تو جنگلی پیلوں پر گزارا کر لیما ہوں لہذا بھے اب کھانے پینے کی کوئی فکرنہیں ہے۔ رز قی خاصہ مثابی دسترخوان کی خوراک پر چونکہ۔ آپ مجھے اپنے طلق اور کھانے کی فکرنبیں ہے۔ حبہ۔ ایک رتی کاوزن۔ تکلیف کش۔ یعن لکڑ اہارا۔

ع تادوسدروزک وه دوقیمن دن میرے اس عطیہ سے اپنا کام چلا لے گا۔ خمیر۔ دل کی پوشید و بات رزائکہ اس کے قلب کو الله تعالیٰ کے نور کی روشی ماسل کی۔ اور ۔ وہ لکڑ ہاراروش ضمیر تھادل کی بات اس پراس طرح ظاہر ہوجاتی تھی جس طرح چراغ شیشہ کے بیب میں سے نظر آ جا تا ہے۔

در جوابِ فكرتم آل بوالعجب وہ عجیب احوال والا میرے خیال کے جواب میں كَيُفَ تَلْقَى الرِّزُقَ أَنُ لَّمُ يَرُزَقُوكَ اگر وہ کھے رزق نہ دیں تھے رزق کیے ملے؟ بر ولم ميزد عمابش نيک نيک (لیکن) اس کے غصہ کا اثر میرے دل پر بہت زیادہ پڑا تنک بیزم را نهاد از پشت زیر ایدهن کا تحفرط کر ہے نیجے رکھ دیا لرزهٔ بر ہفت عضوِ من فناد میرے ساتوں اعضا پر لرزہ طاری ہو گیا کہ میارک دعوت و فریٹن ہے اند جو بایرکت وعا والے اور مبارک قدم ایل ایں زمال ایں تنک ہیزم زر شود ای وقت یہ ایندهن کا تمفر موتا بن جائے ہمچو آتش ہر زمیں می تافت خوش عملی ہے زمین پر آگ کی طرح چک رہا تھا چونکه با خولیش آمهم من ازوله جب میں حرانی کے بعد ہوٹ میں آیا بس غیورند و گریزال ز اشتهار بہت غیرت مند اور تمرت سے بھا گئے والے ہیں بے توقف ہم براں حالے کہ بود بلا تاخیر ای حالت پر جبیا که تھا مست شد درکارِ او عقل و نظر اس کے معاملہ میں عقل و نظر مست ، ہو گئی

لیں ہمی منکید<sup>ا</sup> یا خود زیر لب و خود بخود آسته بربرایا اکه چنیں اندیتی از بہر ملوک و شاہوں کے بارے میں الیا سوچتا ہے من نمی کردم سخن را قبم لیک ا بن بات الحجي طرح نه سمجما اسوئے من آمد بہ ہیبت ہمچو شیر وہ شیر کی طرح ہیت ہے میری جانب آیا ارتو حالے کہ او ہمیزم نہاد اس حالت کے اثر سے کہ اُس نے اید هن کا تمفر رکھا ،گفت یا رپ کر ترا خاصال می اند أس نے كہا اے خدا! اگر تير مخصوص بندے زندہ بيل الطف تو خواہم کہ میناگر شود بتری وه مهربانی جاہتا ہوں جو کیمیا گر بن جائے ور زمان بیرمش که زرشد بیزمش میں نے ای وقت دیکھا کہ ایندھن، سوما ہو مکیا من درال بیخود شدم تا در که من اس انا عمل ور تک بیوش رم بعد ازال گفت اے خدا کر آل کیار اس کے بعد أس نے كہا أے خدا! اگر وہ بڑے لوگ باز این را بند هیزم ساز زود اس کو پھر جلد ایندھن کا سمٹھر بنا دے ردر زمال هيزم شد آل اغصالي زر ای وقت وہ سونے کی شاخیس ایندهن کا محمر من محکیں

منکید ۔ وہ بربرایا۔ بوالنجب بینکہ اس سے کرامات ظاہر ، ور ہی تھیں ۔ طوک ۔ لینی اولیاء اللہ ۔ کیف ۔ رزتوں کا انتظام ابدال کے ہر د ہوتا ہے۔ من ۔ میں ان کی بات تو نہ مجھالیکن ان کے غدیکا اثر میر ہے قلب پر ظاہر ، وا۔ سوئی من ۔ وہ لکڑ ہارابز مرک لکڑیوں کا گفترز مین پر ڈال کرشیر کی طرح میری طرف آیا تو میں اس کی دبیت سے کا بیٹے لگا۔

سیرں سرت ہے وہیں، من بہت میں ہے ہے۔ ہنت عضوی غیت اندام ، دونوں ہاتھ ، دونوں ہاؤں ، سینہ، پشت ،سر گفت۔اس ککڑ ہارے نے کہااے غدااگر تیرے مقربان بارگاہ زندہ ہیں جمن کی دعا مقبول ہوتی ہے تو میں تیری دہ ہمربانی جا ہتا ہوں جس سے سیسب لکڑیاں ہونے کی بن جا کمیں۔

جوں ہوں ہے ویل جروں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہے ہے ہوں رہے اللہ ہوں کا سونا بن جانے کے بعدان نے وعاشر دع کر دی کہ تیرے درزیاں۔ اس کی دعاہے وہ لکڑیاں ہونے کی ہوگئیں۔ ولہ بھرانی بعدازاں۔ لکڑیوں کا سونا بن جانے کے بعدان نے وعاشر دع کر دک کہ تیرے متبول بندے چونکہ شہرت ہوں کو اصل حالت پر کر دے تا کہ میری شہرت متبول بندے چونکہ شہرت کے بیان پراصل حالت پر کر دے تاکہ میری شہرت شدہ و چتا نچہ و مکڑیاں پھراصل حالت پر ہوگئیں۔ درزیاں۔ اس کی دعاہے وہ کٹڑیاں پھراصل حالت پر آسکیں۔ انصان فیصن کی جمع مہنی مثاخ۔

سوي شهر از پيشِ من او تيز و تفت شہر کی جانب میرے : اے سے تیز اور گرم پُرسم از وے مشکلات و بشوم. اس سے مشکل باتبی پوچیوں اور سنوں بیش خاصال ره نیاشد عامه را عوام کے کیے خواص کے سامنے کوئی راستہ نہیں رہتا ہے کال بود از رحمت و از جذب شال کیونکہ وہ ان کی رحمت اور تحشش سے ہوتا ہے چوں بیانی صحبتِ صدیق<sup>ع</sup> را جب تو کمی صدیق کی صحبت حاصل کر لے 🦿 همهل و آسال در فند آن دم ز را ه ای وقت آئمنگی اور آسمانی سے راہ سے بھٹک جائے لیں بگوید ران گاؤست ایں مگر تو وہ کہنے لگے کہ ثاید گائے کی ران ہے . ران گاوت می نماید از خری مجھے گدھے ین سے گائے کی ران دکھائی دے رہی ہے بخشش محض ست این از رقمت

لعد ازال برداشت هیزم را ورفت اک کے بعد اُس نے اید صن کا تھر اٹھایا اور جل ویا خواستم تا در یئے آل شه رَوَم میں نے عام کہ اس شاہ کے پیچے جاؤں بسته کرد آل هیبتو او مُرمُرا اس کی اس ہیبت نے مجھے باغدھ ویا ور کے را رہ شود کو سر فشال اور اگزیمی کے لیے راستہ ہو کہہ دو وہ سر قربان کرے بس غنیمت دار آل توقیق را اک توفیق کو بہت غنیمت سمجھ نے چو آل ابلہ کہ یابد قربِ شاہ نه كه اس بيوقوف كي طرح جس كوشاه كا قرب حاصل مو چول ز قربانی دہندش بیشتر جب وہ اس کو قربانی کا زیادہ حصہ عطا کریں نیست<sup>ط</sup> این از ران گاؤ اے مفتری اے جھوٹے! یہ گائے کی ران نہیں ہے بذل شاہان ست ایں بے رشوتے یہ بغیر رشوت کے شاہوں کا تھنہ ہے

بھرت بلقیس بہر ایماں ہجرت میں جلدی کرنے کی ترغیب دینا

بھیجال کہ شہ سلیمال ڈر نبرد جذبِ خیل و لشکر بلقیس کرد جیہا کہ شاہ سلیمان علیہ السلام نے جنگ میں بلقیس کی جماعت اور کشکر کو سمینج لیا

ے بغدازاں۔ جب کٹڑیاں اصل حالت پر ہو گئیں تو دوان کو لے کر پال دیا۔ مشکلات بے پین سلوک کے مشکل مسائل۔ بستہ میں اس قدر مرعوب اوا کہ میرے یا دَن ندائے، جواللہ تعالیٰ کے مخصوص بندے ہوتے ہیں عوام کی دہاں تک رسمائی نہیں ہوتی ہے اگر ہوتی بھی ہے توبیان ہزر کوں کی شش ہوتی ہے لہذااس پر قربان ہوجانا جاہیے۔

ے۔ صدیق ۔ دہض جودلایت کے آخری مراتب پر ہو۔ نے۔ بینہ ہونا جاہے کہ قرب حاصل ہوتے ہی گراہی اختیار کریے ۔ پس بگوید مشہورے کے کسی بادشاہ نے اعلیٰ درجہ کے دنبول کی قربانی کی ادر فقرامیں تنتیم کی ایک فقیر کوران ملی اس نے دنبہ کی ران اس قدر فربہ بھی نہ دیکھی تھی تو بولا یہ گائے گا ران ہے لینی اس نے انعام کونہ پھے بااور قدر نہ کی۔

سے نیست۔وہ نقیر جمونا تھادہ ران اعلی قسم کے دنبہ کی تعنی اس محبت کی قدرہ قیت کو پیجانتا چاہیے ادراس کی ناقدری نہ کرنی چاہیے۔خری۔ گدھائی سے تحریف کے بیان کے ب

کہ بیائیہ اے عزیزال زود زود كه اے عزيزو! جلد جلد آ جاؤ سوی ساحل می فشان*د بے خطر* بغیر کسی خطرے کے ساحل کی جانب مجینک رہا ہے الصَّلا تقتيم اے اہلِ رشاد اے ہوایت یانے والو! ہم نے وقوت دے دی لیں سلیمال گفت اے پرکال روید يحر سليمان عليه السلام نے كہا اے تاصدو! جاد يس بكوئيش بيا اينجا تمام پھر اس سے کہو، عمل طور پر یہاں آ جائے ہیں بیا اے طالب دولت شتاب ہاں اے دولت کے طالب! جلد آ جا اے کہ تو طالب نہ تو ہم بیا اے وہ کہ جو طالب نہیں ہے! تو بھی آ جا ملک بُرہم زن تو ادہمؓ وار<sup>ع</sup> زُود تو ادھم کی طرح جلد ملک کو خیر باد کہہ دے

کہ برآم<sup>ا</sup> موجہا از بح جود كيونكه سخاوت كے سمندر ميں موجيس المضے كلى بي جوشِ موجش ہر زمانے صد گہر ہر وقت اس کی موج کا جوش سکٹروں موتی کایں زماں رضواں دَرِ جنت کشاد كيونكهاس وقت رضوان نے جنت كا دروازه كھول ديا ہے سوی بلقیس و بدین دین تکروید<sup>ع</sup> بلقیس کی جانب اور اس دین کے گرویدہ ہو جاؤ زور كَانَ اللَّهُ يَدُعُوا بِالسَّلام جلد، كيونكه الله (تعالى) سلامتي كي طرف بلاتا ب که فتوحست این زمان و رفتح باب کیونکہ اس وقت انعامات اور صوازے کی کشادگی ہے تا طلب ياني ازال يارٍ وفا تاكہ تو اس باوفا دوست سے طلب خاصل كر لے تا بیانی جمچو او ملک خلود تا کہ تو اس کی طرح ہیں کی سلطنت صاصل کر لے

> سبب بجرت سلطان ابراجیم ادبهم و ترک کردن ملک خراسان حضرت ابراجیم ادبهم کی بجرت کا سبب ادر خراسان کی سلطنت کو مچوژ دیتا

حارسال بربام اندر دارو کیر کافظ بالا خانہ پر محمرانی میں ہے کہ کند زال دفع دُزدال و رُنود کہ ان کے درایہ رندوں اور چوروں کو دفع کریں فارغ ست از واقعہ ایمن دل ست حادثہ ہے ہے مطلق دل ست حادثہ ہے ہے مناز ہے، مطلق دل ہے

خفتہ بود آل شہ شانہ ہر سریہ وہ شاہ، رات کو تخت پر سوئے ہوئے تنے قصیر شہ از حارسال آنہم نبود شاہ کا مقد، محافظوں سے یہ بھی نہ تھا او جمی دانست کال کو عادلست وہ جانا تھا کہ دو منصف ہے

ا که به آمدان و تشد تر خداد ندی کاسمندر جوش میں ہے جلد آ کرفیض یاب ہوجاؤ۔ سوکی ساحل۔ وہ مندر جوش میں ہے اور کنارے پر سیکڑوں موتی مجینک دیاہے جلد آ کران کو حاصل کرلو۔ الصلاء حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اس وقت جنت کے دروازے کمل محتے میں اور دعوت عام ہے۔ رضوان۔ دارونہ ترجنت۔

دی مجروبید لینی میرایش کرده دین افغیار کرلوا در ستاره بری جیوز دو بی حضرت سلیمان علیدالسلام نے قاصد دل سے کہا کہ تم بلقیس سے جاکر کبوکس بیمال آجا کیں اور سلامتی افغیار کرلیں ۔ دولت لیعن آخرت فق تح نیمی انعامات کے تاب لیعن رضت کے درواز سے کی کشاد کی۔ اے کہ جواب طالب بیس ہے دہ بھی آجائے یہاں آکر طلب صادق بیدا ہوجائے گی۔

ت ادہم دار۔ معرت ابراہیم ادہم نے خراسان کی سلطنت میںوڑ کرنقیری افقیاد کر کی تھی۔ سریر۔ تخت۔ حادساں۔ حادس کی بھے ہے، تکہبان۔ دارد کیر۔ مینی فرائنس۔ رتود۔ رند کی جھے ہے، مغسد، بدمعاش۔ عادل بادشاہ کو پہر دواروں کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

نے بشب چوبک زناں ہر یامہا نه كه رات كو بالا خان ير وْتَكَا يَشِيْ والـ بيجو مشاقال خيال آن خطاب جو ای خطاب کے خیال کے مشاقوں کا ہوتا ہے چیز کے ماند بدال ناقورِ کل اس بڑے صور سے کچھ مشابہت رکھتی ہے از دوارِ چرخ تَگرفیتم ما ہم نے آبان کی گروش سے لیے ہیں ی سرایندش بطنور و شکلق طنبورے اور کلے سے گاتے ہیں نُغز گردانید ہر آوازِ زشت ہر بھدی آواز کو حسین بتا دیا ہے در بهشت آل کهها بشنوده ایم ہم نے وہ راگ بہشت میں سے ہیں یادِمال آید از آنها اندکے ان سے ہمیں ان کی کھے یاد آ جاتی ہے کے دہد ایں زیرہ ایں بم آنطرب تو سے نیچے اوقے سر وہ مزا کمال ویتے ہیں؟ گشت ز امیزش مزاجش سنخ و تیز ملادث ہے اس کا مزاج کی و تیز ہو گیا عدل باشد پاسبانِ كامها مقاصد کا محافظ انصاف ہوتا ہے لیک مبر مقصودش از بانگ رباب کیکن ریاب کی آواز ہے ان کا مقصد اور تھا ناله سَرنا و تهديد وبل نفیری کی فریاد اور ڈھول کی دھک يس حكيمال گفته اند اين لحبها حکما نے کہا ہے کہ یے راگ بالكب يم كرد شهائ يرخ ست اينكه خلق یہ آسان کی گردشوں کی آواز ہے جس کو لوگ مومنال گویند کا ثار بہشت مومن کہتے ہیں کہ بہشت کے آثار نے ا بمه ابرائے آدم بودہ ایم ہم سب (حضرت) آدم علیہ السلام کے اجزا تھے گرچہ بریا ریخت آپ و گل شکے اگرچہ بانی اور مٹی نے ہمیں شک میں ڈال دیا ہے ليك<sup>ع</sup> چول آميخت با خاك كرپ کیکن چونکہ وہ (نغیہ) مصیبتوں کی مٹی میں کلیتے ہیں آب چول آميخت يا بول و لميز جب یانی بیتاب اور گندگی ہے مل کمیا

بول ازال رو آ<u>تشے</u> را میکشد بیبتاب ای وجہ ہے آگ کو بجھا دیتا ہے كاتش عم را بطبع خود نشاند کہ وہ عم کی آگ کو اینے مزاج سے بھا دیتا ہے کہ درو یاشد خیال اجتماع کیونکہ اس میں وصل کا خیال ہوتا ہے بلکه صورت گرود از بانگ و صفیر ا بلکہ آواز اور نغمہ سے مجسم بن جاتے ہیں آنجنا نکه آنش آن جوز ریز جس طرح ہے اس اخروث گرانے والے کی آگ

چز کے از آب سنتش در جمد اس کے وجود میں کچھ پائی ہے کر بحس شد آب این طبعش بماند ینی اگرچہ نایاک ہو گیا اس کا مزاج باتی رہ گیا . پس غذائے عاشقال آمد ساع ساع، عاشقول کی غذا بن گئی قوتے گیرد خیالات ضمیر ول کے خیالات قوت حاصل کرتے ہیں آتش عشق از نواما گشت تیز عشق کی آگ نغموں سے تیز ہو جاتی ہے

حکایتِ آل مردِ تشنه که از سُرِ جوز بن جوز در آب می ریخت که اس پاے کی حکایت جو اخروث کے درخت سے اخروث پانی میں گراتا تھا جو پانی در کو بود و در آب نمی رسید تا بافنادنِ جو ز بانگ آب بشنود و كره من تها اور وه ياني تك نه بيني مكما تها تاكه اخروث كرف سه بإني كي آواز من ك او را چول ساع با نگ آب در طرب می آورد اور اس کو یانی کی آواز کا سننا ششتی میں لاتا تھا

آخروٹ کے درخت ہر، اخروٹ گراتا تھا بانگ می آمد ہمی دید او حیاب آداز آتی حتمی، ده بلبله دیکها تها جوزما خود تشکی آرد ترا خود افروٹ تجھے ہیاما کر دیں کے آب در پستی ست از تو دور تر یانی سمبرائی میں تھے دور ہے

در نغولے کے بود آب تشنہ راند در درخت جوز جوزے می فشاند یائی مجرے گڑھے میں تھا، وہ تشنہ چڑھ محمیا می فآد از جوز بن جوز اندر آب اخروٹ کیے درخت ہے، اخروٹ یانی میں گرانا تھا عاقلے تفتش کہ مگذار اے فا ایک عقمتد نے کہا اے نوجوان! رہنے دے بیشتر در آب می افتد شمر اکثر کھل یانی میں گرتے ہیں

چیز کے۔ چیٹنب بیں ملے ہوئے پانی بیں بھی پانی کے خواص کچھ نہ کھے باتی روجاتے ہیں اس کوآ مگ پر ڈالا جائے تو وہ آم گ کو بجھادے گا ای طرح ان کوں میں کچھ نہ کچھ اثر ات باقی ہیں اور کین آتش عم کو بچھا دیتے ہیں۔ بس۔ ان تفول کا ساع چونکہ وصل محبوب کا تصور پیدا کرتا ہے اس کیے سے عاشقون كى غذاب \_ توت \_ أكرمام من على جذبات موت إلى أو ان عن ابحار بيدا موتا ب اور خيال علم انقيار كرليما ب-

آتش عشق عشق کآ ک ان فغوں سے تیزی پکر لیتی ہے جس طرح اس بیاسے تفص کی بیاس ان افرونوں کے کرنے سے تیز ہوری تھی جو پانی مس مركرة وازبيداكرد بي تقيرة بيدو دكايت عن مولاناس كي تفسيل كرتي بين - دكايت - يينس بياسا تعاياني مجري كرهي تعابيه باني تكسيك شرك تواتواس نے اخروث كے درخت برج هكر اخروث و ثركم بإنى من بينظ شروع كرد بيداخروث كے بانى من كرنے سے جوآ واز بيدا مورى مكى سياس سے لطف اندوز مور ہاتھا۔

س منول کر مارجوز افروث حباب بلید جوز بارعاقل اس بیاے کا منشانہ سمجمااوراس نے دیکھا کدافروث بانی مس مناکع مور ہے ایل تو کہنے لكا كداخروالون كاشائع مونا تيرى خواعش كوادر برحاد عكارتمر يعن اخروث

ی برد<sup>ا</sup> آبش را چه سود زین ان كو يانى لے جاتا ہے، كھے اس سے كيا فائدہ؟ آپ جوزت بردہ باشد اے دلیر اے بہادر! یاتی تیرے اخروث عائب کر چکا ہو گا تیز تر بنگر بریں ظاہر مایت غور ہے دیکھ، اس ظاہر ہے نہ تھہر ہم بہ بینم بر سَرِ آب ایں حباب میں سے بللے بھی یانی پر دیکھوں كردِ يائے حوض تشنن جاودال ہیشہ حوض کے جاروں طرف چکر کاٹا تبجو حاجي طائف كعبه صواب اس حاجی کی طرح جو سیح کعبہ کا طواف کرنے والا ہے اے ضیاء الحق حمام الدیں توتی اے ضیاء الحق حیام الدین تو بی ہے جمله ببر تست و بر تست انتها سب تیرے کیے ہے اور تھے پر ای (ال کو) انتا ہے تکیه بر اشفاق و بر اسعادِ تو تیری مہربانیوں اور مدد پر بھروسہ ہے میکند زیر لوای تو رجوع تیرے جنڈے کی طرف رجوع کرتی ہے جمله آن تست و کردستی قبول یوری تیری ملکیت میں ہے اور تو نے قبول کر لیا ہے زانکه شاه جان و سلطان دلی کیونکہ تو جان کا حاکم اور دل کا شاہ ہے

ببتنز در آب می افتد ببین و کھے! اکثر پانی میں گرتے ہیں تا تو از بالا فرود. آئی بزیر جب تک تو اور ہے نیجے اڑے گا گفت قصدم زیں فشاندن جوز نیست اُس نے کہا، اِس جھاڑنے ہے میرامقصود اخروٹ نہیں ہے قصر من آنست كايد يانك آب میرا مقصد یہ ہے کہ پانی کی آواز آئے تشنط را خود شغل چه بود در جهال ونیا میں پیاے کا خود کیا کام ہوتا ہے؟ کرد جوی و گرد آب و بانگ آب نہر کے گرد اور یانی کے گرد اور یانی کی آواز (کے گرد) جمينال مقصور من زيل متنوى ای طرح اس مثنوی سے میرا مقصود مثنوی اندر اصول و ابتدا متنوی بنیاودل میں اور ابتدا میں التجابَر<sup>ع</sup> تست و بر امدادِ تو بچھ سے اور تیری الداد مے درخواست ہے متنوی اندر اصول و در قروع منتنوی اصول اور فروع میں متنوی در استواؤ در اُقول منتنوی عروج اور غروب میں در قبول تست عزّ و مقبلی تیرے قبول کر کینے میں عزمت اور نصیبہ وری ہے

ا کی برد ۔ پائی ان اخروٹوں کو اپنے اندر لے لیتا ہے۔ آب۔ تیرے اخروٹ پائی کے اندرڈوب کرعائب ہوجا کیں گے۔ گفت۔ اخروٹ پیننگنے والے پیاسے نے اس کی برد ۔ پائی ان اخروٹ پیننگنے والے پیاسے نے اس کھند سے کہا میر امقصد اخروٹ تو ڈیانہیں ہے بخور کر مقصد دوسر انتی ہے۔ قصر من ۔ اخروٹ تو ڈیراس لیے بھینک رہا ہوں کہ اس کے گرنے ہے بانی کی آداز من سکوں اور پانی کے بلبلوں کو دیکھ سکوں۔ حیاب رپانی کا بلبلہ۔

یہ تشند بیاسے کا بی شغل ہوتا ہے کہ وہ حوض کے چکر کائے پانی اور نہر کے چکر لگائے اور پانی کی آ واز سے اور بیاس کا تھومنا ایسانی ہے جیسا کہ حاتی کعبہ کا یا مرید شخطی ہوتا ہے۔ کعبہ کا یا مرید شخط کا طواف کرتار ہتا ہے۔ ہم چتال۔ جس طرح بیا ہے کا مقصود پانی کے طواف اور حاتی کا مقصود کعبہ کا طواف ہے ای طرح متنوی ہے۔ میر المقصود اے صام اللہ بن تم ہو۔ متنوی ۔ میری اس متنوی کی ابتداء اور انتہا اور سب کے تیم ارت کے ہے۔

ت التجارات می تمباری مدوشال حال ہے اور جھےاس کی تکیل میں تمباری مہر بانند ن اور امداد پر بھر دسہ ہے۔ اصول ۔ اصل کی جمع ہے، جڑے فروع ۔ فررع کی جن ہے، شاری ہے۔ استوام ۔ لیجی سورج کی باندی ۔ افول غروب ۔ آن ۔ ملکیت ۔ در قبول ۔ اگر تم نے میں مثنوی پیند کرلی تو میری نصیبہ ورکی اور عزرت افزائی ہوگی کیونکہ تم میرے دل وجان کے سلطان اور شاہ ہو۔

چوں قبول آرند نبود ﷺ رد جب قبول کر لیتے ہیں پھر بھی رو نہیں ہوتا چوں کشاوش دادهٔ بکشا کره جب تو نے کشادگی دی ہے، گرہ کھول دے قصدم از انثاش آوازِ تو است میرا مقصد ای کے لکھانے سے تیری آواز ہے عاشق از معثوق حاشا کے جداست توبہ توبہ عاشق معثوق سے کب جدا ہے؟ ہست ربُ الناس را با جانِ ناس لوگوں کے رب کا، لوگوں کی جان نے ناس غيرِ جانِ جاں اِشناس نے انسان، جان کی جان کو بہجانے والے کے علاوہ ہیں ہے تو ببرِ مردم ندیدی دے تو نے تھوڑی در کے لیے بھی انسان کا راز نہیں دیکھا ہے لیک جسمی<sup>ع</sup> در تحری ماندهٔ کیکن تو ایک مجسمہ ہے، الکل میں پھنسا رہ گیا ہے ترک کن بہر سلیمائِ نبی سلیمان علیہ السلام نبی کے لیے جھوڑ دے بلكه از وسواس آل انديشه كيش بلکہ شبہ کرنے والے کے وہور پ در دل از وسواس و انکارات و طن دل میں ، وسوسوں اور انکاروں اور بدگمانی کے

در قبول آرند شابال نیک و بد بادخاه انتھے اور مُے کو قبول کر کیتے ہیں چوں نہالے کاشتی آبش بدہ جب تو نے پودا لگایا ہے اس کو پائی دے قصدم از الفاظِ او راذٍ تو است میرا معقد اس کے الفاظ کے تیرا راز ہے پیشِ من آوازت آوازِ خداست میرے نزدیک تیری آواز، خدا کی آواز ہے اتصالے کے تکیّف نے قیاس عا قامل بيان، عقل من نه آنے والا اتصال ہے لیک تقتم ناس من نستاس نے کین میں نے انسان کہا ہے، بن مانس نہیں (کہا) ناس مردم باشد و کو مردے انسان، انسان ہوتا ہے، لیکن انسان کہاں ہے؟ مَا رَمَيْتَ إِذُ رَمَيْتَ خُوانْدُهُ "تو نے نہیں پھیکا جبکہ پھیکا" تو نے پڑھا ہے ملک جسمت را چو بلقیس اے غی اے ہوتوف! اپنے جم کے ملک کو بلقیس کی طرح سیتم لاحول نے از گفت خولیش میں لا حول پڑھتا ہوں (کیکن) اپنی محفظو پر نہیں كو خياك مي كند در گفتِ من کیونکہ وہ میری محفقگو ہر خیالات لا رہا ہے

ا در تبول - با الوك برا تجي برى جيز تبول كر ليت بين اور پر بهى اس كورونبيس كرت بين - چول الدين جب تم في مشوى كا بودالكايا بين الب السب كا آبادى كرت و الدين الدين المراك الفاظ من تهاد براز اوراحوال بيان كرد با بول اوراس كربول في ميرى آواز نبيس بلك تبهادى آواز كام كردى بيت مين من - بيرة واز اكر چرتمهاد بي حلقوم بي كل ربى بيكن بيدد اصل خدا كي آواز بيم عاشق خدا بولهذا خدا به ميرا بود مي ميري آواز اكر چرتمهاد بي ميكن بيدد اصل خدا كي آواز بيم عاشق خدا بولهذا خدا بيد كي بيد بيد المين بيدد المين بيدو المولد المولد المين بيد بيد المولد المين بيد بيدا بود

ع کیک جسمی کی کی کوئی و مرف جسم بلاد دی ہے اور مرتبہ یفین کوئیں کوئیں گئی سکا ہے۔ ملک رتوا ہے جسم کی سلطنت کوائی طرح خیر ہا دکہ دیے جس طرح بلقیس نے جعفرت سلیمان علیمالسلام کی فاطر سلطنت کو خیر باد کہ دیا تھا۔ تی کم ریمال آ کرمولانا کو مثنوی کے معترضین کا خیال آ کمیا فرماتے ہیں جس الی مختلک کو لاحول جس بر معتاموں بلکہ ان اوکوں پر پڑھتا ہوں جن کے دلوں میں مثنوی کا الکاراوراس کے متعلق برگمانیاں ہیں۔

چوں ترا در دل بصندم گفتنی ست جبکہ تیرے دل میں میرے ظاف باتیں ہیں میں جیب ہو گیا تو اس کو خود کہہ

مى تمنم لا حول ليعنى جاره نيست میں لا حول پڑھتا ہوں یعنی کوئی علاج نہیں ہے چونکه گفتِ من گرفتت در گلو من حمین کردم نو آل را خود بگو چونکہ میری گفتگو تیرے گلے میں کھنس گئی ہے

در بیانِ نائی کہ از مقعدش بادے بجست، نے را پر زمیں نہاد اس نے نواز کے بیان میں جس کی مقعد سے گوذ نکلا اس نے بانری زمین که اگر تو از من بہتر می زنی تگیر

یر رکھ دی کہ اگر تو مجھ ہے بہتر بجانا جانتی ہے تو لے

آل کے نائی کہ خوش نے میزوست ناگہاں از مقعدش باوے بجست ایک بانسری بجانے والا جو اچھی بانسری بجاتا تھا۔ اجانک اس کی مقعد سے گوز خارج ہو گیا نائے را ہر کول میناد او کہ زمن کر تو بہتر میزنی بستاں برن اگر تو بہتر بجاتی ہے لے لے (اور) بجا

اس نے بانری مقعیر پر رکھ دی کہ جھ سے

در بیانِ مل کردن از ہر یے ادبے وطریقِ رفق و مدارات سپردن ہر بے اوب کی برداشت اور نری اور خاطر تواضع کی راہ اختیار کرنے کا بیان

نیست الاحمل از ہر ہے ادب تہیں ہے، ہر بے ادب کو برداشت کرنے کے علاوہ کال فلال نکش راست طبع و خوی بد کہ فلال تخص کی طبیعت اور عادت بری ہے که مر آل بد خوی را او بد گویست کیونکہ وہ اس بدخو کی بدگوئی کرتا ہے یاشد از بد خوی و بد طبعال حمول بدعادت اور بدطبیعت والول کو برداشت کرنے والا ہو نے ہے ختم و ممارات و مواست ند کہ غصہ اور لڑائی اور خواہشِ نفسانی کی وجہ سے

اے مسلماں خود ادب اندر طلب اے مسلمان! راہ طلب میں خود اوب ہر کرا<sup>ع</sup> بنی شکایت می کند تو جے رکھے کہ وہ شکایت کرتا ہے ایں شکایت گوید آل کہ بد خویست یہ شکایت وہ کرتا ہے جو خود بد عادت ہے زانکه خوشخو آن بود کو در خمول کیونکہ انھی عادت والا وہ ہے جو گوشتہ تنہائی میں لیک در شخ آل گله ز امرِ خداست لکن شخ کا یہ شکوہ خدا کے تھم ہے ہے

ا جارہ نیست۔ جبکہ خالفت کی شان کی ہے تو بجز لاحول کے اور کوئی تدبیر نہیں ہے۔ چونکہ۔ اچھا اگر میری گفتگوتم لوکوں کے گلے ہے نہیں اترتی ہے تو پھرتم ال جيئ مثنوى كهددواس برايك قصدسناتے بين كدايك نے نواز كانے بجاتے ہوئے كوز خارج ہو كيا تواس نے بانسرى اپنى مقعد كے حوالے كر و کا اور کہا کہ اگر تو ایکھا بجانا جانتی ہے تو تو عی بجالے۔ تاتی۔ یا نسری بجائے والا۔ بآو لیعن کوز۔

كون - مرز كل - برداشت - مدارات - خاطرتو اضع - ا مسلمال - چونكم متنوى كے معترضين نے راو ب اختيار كى اس بر برداشت كامضمون شروع کیا ہے۔طلب۔ بین ایک طالب ادر سالک کامیطریقہ ہے کہ وہ ہرنا کواری کو ہر داشت کرے۔

ہر کرا۔ جس کوتو دیکھے کہ دہ دوسرے کی پرانی اور شکایت کررہا ہے توسیجھ لے کہ دہ خود بدعادت ہے کیونکہ بدگوئی میں مبتلا ہو کیا ہے۔خوش خو۔ اچھی عادت تواس تخص کی ہے جوہروں کو ہر داشت کر لے جمول۔ ممنا می مول رہر داشت کرنے والا۔ لیک۔ شخ بھی مرید کاشکوہ کرتاہے لیکن اس کاشکوہ لوالى ديك ادرتقس كے تقاضى بنياد برنبيں بوتا ب بلك خداد عرفتكم سريدى اصلاح كے ليے بوتا ہے اور ي كا تكو وابيا بى بےجيا كرا نبيانے توموں کا شکوہ کیا ہے۔

چول شکایت کردنِ پینمبرال میما که دون کنایت کردن کا دیم کردن ورند حمال ست بد را حلم شال درندان کی بردباری بُرے کو برداشت کرنے دالی ہے ناحمولی گر بود ہست ایزدی اگر عرم برداشت ہے، تو خدائی ہے حلم حق شو با ہمہ مرغال بساز اللہ (تعالی) کاعلم بن جا، تمام پندول ہے نیما باز را و کبک را برهسم مزن کا گور کو نہ گئے گھون کو کہ گیا گھون کے کور کو نہ گئے گھون کے کیک کرا برهسم مزن کو کہ گیا گھون کے کیک کرا برهسم مزن کا کھون کے کور کو نہ گئے گھون کے کیک کرا برهسم کران کیک کرا بریک کرائے کے کور کو نہ کیک کرائے کی کرائے کے کور کو کہ کرائے کے کور کو نہ کیک کرائے کی کرائے کی کرائے کی کرائے کی کرائے کی کرائے کرا

آل شکایت نیست، ہست اصلاح جال

یہ شکوہ نہیں ہے، روح کی اصلاح ہے
ناحمولی انبیا از امر دال
نبیوں کی عدم برداشت تھم سے سجھ
طبع را گشتند در حمل بدی
انہوں نے برائی کے برداشت کرنے می طبعت کو ارڈالاہ
انہوں نے برائی کے برداشت کرنے می طبعت کو ارڈالاہ
ا سلیمال درمیانِ زاغ و باز
ا سلیمال درمیانِ زاغ و باز
بلیل بسیار گو را پر مکن
بہت بولنے والے بلیل کے بر نہ نوج
ار و صد بلقیس کے محلمت را زبول
ار دو صد بلقیس کے محلمت را زبول
ار دو کہ درمو بلقیس کے محلمت را زبول

تہدید فرستادن سلیمان علیہ السلام پیشِ بلقیس کہ اصرار میندلیش برشرک و حضرت سلیمان علیہ السلام کا بلقیس کی جانب وحملی بھیجنا کہ شرک پر اصرار نہ کر اور ایمان تا خیر مکن ور ججرت بہر ایمان لانے کے لیے وظن چھوڑنے میں تاخیرنہ کر لانے کے لیے وظن چھوڑنے میں تاخیرنہ کر

ورنہ بد شود کشکرت کے خصمت شود مُریّد شود درنہ برا ہو گا تیرا کشکر تیرا دشن ہو جائے گا، باغی ہو جائے گا درنہ برا ہر کند جائِ تو با تو بجال خصمی کند ازہ اکھاڑ دے گا تیری جان، جان (و دل) سے تھھ سے دشمنی کرے گا استحال و آسال کشکر حق اند گاہ امتحال کے سارے ذرے گا تاریش کے وقت اللہ گاہ استحال کے سارے ذرے گا تاریش کے وقت اللہ (تعالی) کے لشکر بیں

بیں بیا بلقیس ورنہ بد شود خبردار! بلقیس آ جا، درنہ برا ہو گا پردہ دار تو وَرَت را بَر کند تیرا پرے دار تیرا دردازہ اکھاڑ دے گا جملہ ذرّات ربین و آسال خبن اور آسان کے سارے ذرے درے

- ا تا تمولی۔ انبیا کا خصراورشکوہ خداد ندی تھم ہے ہوتا ہے۔ طبیق را۔ وہ تولئس امارہ کو ماریکے ہیں لہٰذاان کا غصرنس کی وجہ ہے ہیں ہے تھم این دی ہے ہوتا ہے۔ طبیق را۔ وہ تولئس امارہ کو ماریکے ہیں لہٰذاان کا غصر نس کی وجہ ہے تھم این دی ہے ہوتا ہے۔ سلیمان علیہ السلام جونکہ پر ندول کی پولیاں ہجھتے تھے اس لیے اس مناسبت سے اجھے اور برے انسانوں کو پر ندے کے مامول ہے ذکر کیا گیا ہے۔ زاغ و باز لیعنی اجھے اور برے انسان ربل آل کر کوانسان کو جمی معاف کر۔
- ع ا مدومد بلقیس مینی و مریدین جوابھی را وسلوک پرنیس کے ہیں۔ اِلْهَدِ جس وقت جنگ احد میں آئے خضور صلی الله علیه وسلم کوشر کیین نے زخی کر دیاتو آپ نے بدوعا کی اُللّٰهُم اِللهِ قَوْمِی فَائْلُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ" اے الله میری توم کو ہدایت وے و میرے مرتبہ کونیس جانتے ہیں۔ "تہدید۔ معزمت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو پینام بھیجا کہ جلد آ کرمسلمان ہوجاور نہ فرالی پیدا ہوجائے گی۔
- ی انشکرت یعنی تیرانشکرخود تیرادشمن بوجائے گا۔ مرتمہ لیعنی اطاعت ہے بھرجائے گا۔ بردہ دار پردکیدارخود درداز وتو ز ڈائے گا۔ جانباتو۔ نیر کی جان خود تیری دشمن بوجائے گی۔ جملہ۔اللہ تعالیٰ جب سی کوتباہ کرتا جا ہتا ہے تو کا ئنات کا ذرہ در واس کا دشمن بوجا تا ہے۔

ہاد کا دیدی کہ با عاد آل جہ کرو تونے ہوا کو دیکھا، اس نے (قوم) عاد کیماتھ کیا کیا؟ آنچه بر فرعون زد آن بحر کیس أس غضب کے دریا نے فرعون پر جو حملہ کیا وانچہ آل بالیل با آل پیل کرد اور وہ جو ابائیل نے اس ہاتھی کے ساتھ کیا وانکہ سنگ انداخت داؤدے بدست اوروہ کہ (حضرت) داؤ دعلیہ السلام نے ہاتھ ہے پھر پھینکا سنگ عن بارید بر اعدائے لوظ (حضرت) لوط عليه السلام كے وشمنول ير پھر يريخ تھے ما بگویم از جمادات جمال (اگر) میں دنیا کی بے جان چیزوں کے بارے میں بتاؤں متنوی چندال شودکه چل شتر متنوی اس قدر ہو جائے گی کہ جالیس اونث دست<sup>ع</sup> بر کافر گواہی می دبد یاتھ، کافر کے خلاف گواہی دے دیتا ہے اے شمودہ ضدِ حق در فعل و درس اے تول و تعل میں اللہ کی مخالفت کرنے والے جزوِ جزوت تشكرِ حق در وِفاق تیرا جوڑ جوڑ بالاتفاق اللہ کا کشکر ہے گر بگوید حیتم را کورا فشار اگر وہ آنکھ کو کہہ دے کہ اس کو تک کر آنکھ کا درد تیری سو ہلاکتیں بیدا کر دے گا

آب را دیدی که در طوفال چه کرد تونے یائی کودیکھا اُس نے طوفانِ نوح میں کیا کیا؟ وانجه با قارول نمودست این زمین اور وہ جو اس زمین نے قارون کو دکھایا وانچه پیشه کلهٔ نمرود خورد اور وہ جو مجھر نے نمرود کی کھویڑی کھائی كشت سه صد باره و تشكر تشكست تین سو کھڑے ہو حمیا اور لشکر کو تنکست دے دی تاكه در آب سياه خوردند غوط حتیٰ کہ انہوں نے کالے یانی میں غوطہ کھلا عاقلانه يارى يعميرال سمجھداری کے ساتھ کیفیروں کی ہود گر کشد عاجز شود از بار پُر اگر اٹھائیں بورے بوجہ سے عاجز آ جائیں گے کشکرِ حق می شود سر می نبد اللہ کا لشکر بن جاتا ہے، اطاعت کرتا ہے ورميانِ لشكرِ أونَى بترس تو اس کے لٹکر کے درمیان ہے خوف کھا مرترا اكنول مطيع اند از نفاق اب نفاق سے تیرے فرمانیردار ہیں دردِ چیم از تو بر آرد صد ومار

ل باور قرآن ش ب- أمَّا عَادْ فَأَهُلِكُوا بِرِيْحِ صَرْصَرِ "قومِ عاداً عرضى عاداً عرضى الكردى كُنْ " آب قرآن بإك ش بو أغَرَفَنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْلِيَّا" بنولوكول في المارى آيول كى تكذيب كان كوبم في بانى من وبوديار "فركون قر آن من يه فعيشهم مِنَ الْبُعّ مَا غَشِيهُمُ بس ال كوسمندر في دُحانب ليا- قارون قرآن من ب فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَادِهِ الْآرُضُ "م في ال كوادراس كمركوز من من دهنساويا-" بائتل - قرآن پاک میں ہے فَجَعَلَهُمْ تَعَصْفِ مَّا كُولٍ - واوَد يصرت واؤوعليه السلام نے تین پھر دشمنوں كی طرف پينيكے تو ان كے صد ہا عكر ، بوكروشمنول كے لكے ادر وہ بلاك بو محے \_

ي سنگ قوم اوط سنگساد كاكئ قرآن بإك من ب اِنوسل عَليْهِم حِجَادَة مِنْ طِيْنِ " تاكم من ان برمى ك يقريرما كين " ا مجويم - اكر تشريح كى جائے کہ بمادات نے انبیاء کی کیا کیا مدوی ہے و مشوی کی شخامت جالیس اونوں کے بوجھ کی ہوجائے گی۔

ل وست - قرآن ش ب وَتُكَلِّمُنَا اَيُلِينِهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ 'اوران كي باته بم سے كلام كريں كے اوران كے باؤل کوائی دیں کے ان کاموں کی جوانہوں نے کئے۔"ائے تمودہ اللہ تعالی کے تالف کوڈرنا جا بیےوہ اس کی کا نتات کے نشکروں میں ممر ابواہے۔ رس کے بین قول برزو۔انسان کا ہرجز واللہ کالشکر ہے نی الحال نفاق سے مشکروں کا ساتھ و یے رہا ہے۔و مآر۔ ہلا کت۔

پس به بینی تو ز دندان گوشال تو تو دانوں سے سرا پائے گا تا به بنی کشکرِ تن را عمل تاكہ تو جم كے لئكر كا عمل ديكھ لے وسمنی با جان جاں آساں کے ست جان کی جان کے ساتھ وشمنی کب آسان ہے؟ و کز میان جال کنندم صفدری كيونكه جان كاندے وہ ميري جانب سے صف محكى كردے ميں چوں مرا یانی ہمہ ملک آن تست جب توجھے حاصل کر لے گی سب ملک تیری ملکیت ہیں کہ تو ہے من تقشِ گرمابہ بدی کہ تو میرے بغیر حمام کی تصور تھی صورتست از جانِ خود بے جاتنی ست تھور ہے، این جان سے بے لذت ہے باز کرده بیهٔده چیتم و دمان خواہ مخواہ اس نے آنکھ اور منہ کھول رکھا ہے دیگرال را تو نه خود تشاخته تونے دومرول کوایے آپ سے (جدا کرکے) نہیں بیجانا ہے كه منم اين والله آن تو تيستي کہ میں سے ہول، خدا کی قسم تو وہ نہیں ہے در عم و اندیشه مانی تا بحلق غم اور فكر مين كلے تك رہ جائے

. ور بدندال گوید او بنما ویال اگر وہ دانوں کو کہہ دے کہ تکلیف پنجاؤ باز کن طب را بخوال باب العلل طب کو کھول بیاریوں کا باب پڑھ لے چونکہ جانِ جان ہر چیزے ویت چونکہ ہر چیز کی جان کی جان وہی ہے خود رما کن کشکرِ دیو و بری دیو اور بری کے نظیر کو جانے وے ملک را<sup>۲</sup> بگذار بلقیس از تخست اے مکتفیں! پہلے سلطنت کو چھوڑ دے خود بدانی چول بر من آمری جب تو میرے باس آ جائے گی خود جان لے گی نَقَشُ اگر خود نَقشِ سلطال یا عنی ست تصویر خواہ بادشاہ کی ہے یا الدار کی زیمنتِ او از برائے ویگرال اس کی رونق دومروں کے لیے ہے اے تو<sup>ی</sup> در پیکار خود را باختہ خبردارا تونے اپ آپ کو جنگ دجدل میں معروف کرر کھاہے تو بہر صورت کہ آئی ہیستی تو جس صورت عمل ہوتا ہے، جم جاتا ہے کیک زمال تنها بمائی تو ز خلق (اگر) تو محلوق سے تموزی در کے لیے اکیلا رہ جائے

۔ وندال۔ وانوں کا دروانسان کومصیبت میں جلا کر دیتا ہے۔ ہا۔ العلل۔ طب کی کتابوں کا وہ باب جس میں بیار بوں کا ذکر ہے اس سے معلوم ہو جائے گا کہ انسان کے بدن میں کس قدرامراض جیمے ہوئے ہیں۔ ونٹننی۔ جان کی جان سے دشمنی آسان نیس ہے۔ خود۔اللہ کے بیرونی کشکروں کے وکر کو چھوڈ دخودانسان کے اعدا سے امراض ہیں جو کا لفوں کے مف شمکن ہیں۔

ملک دار بلتیس کو خطاب ہے کہ ظاہری سلطنت کو جیوڑ کر آجاجب تو ایمان لے آئے گی تمام کا نئات تیری تکوم ہوگی ۔ نفش کر ماب مناموں میں تصویم میں بنانے کارواج تھا جو بے جان ہوتی ہیں۔ نفش ۔ تصویر خواہ شاہ کی ہویا مالدار کی ، بہر حال بے جان چیز ہے۔

ا ۔ تو۔ انسان اپنے بارے میں بہت کی غلط نہیوں میں جٹلار ہتا ہے اور دوسروں ہے اپنے آپ کو متاز بجھنے لگتا ہے صالا نکہ اس کے وہ تصورات بالکل خلاف واقعہ ہوتے تیں۔ میک زمال ۔ انسان اپنے آپ کو مقرب بارگاہ اور کلوق سے دور مجمعتا ہے لیکن ڈراتھوڑی دیر کے لیے کلوق سے علیحہ وہوکر و کیمے مجراس کو معلوم ہوجائے گاکہ کلوق سے اس کوکیراالس ہے۔

که خوش و زیبا و سر مست خودی جو اچھا اور حسین اور اینے آبکا عاشق ہے صدرِ خولتی فرش خولتی مام خولش تو اپنا صدر ہے، تو اپنا فرش ہے، تو اپنا بالا خانہ ہے وال عرض باشد که فرع او شدست جو اس کی فرع ہے، وہ عرض ہوتا ہے جمله زرّات را در خود ببیل تمام ذروں کو اینے اندر دکھے چیست اندر خانه کاندر شهر نیست گمر میں کیا ہے جو شہر میں نہیں ہے؟ اینجهال حجره است و دل شهر عجاب

ایں تو کی یاشی کہ تو آل اوحدی تو پیہ کب ہے؟ کیونکہ تو وہ (مظہر) وحدت ہے مَرغِ خولينَ صيد خولينَ دام خولينَ تو اپنا پرند ہے، تو اپنا شکار ہے، تو اپنا جال ہے جوہر آن باشد کہ قائم با خودست جوہر تو دہی ہے جو خود قائم ہو کر تو آدم زادهٔ چول او تشین اگر تو آدم نلیه السلام کی اولاد ہے، اس کی طرح بیشہ جست کے اندرخم کہ اندر نہر نیست منکے میں کیا ہے جو نہر میں نہیں ہے؟ اینجیال خم ست و دل چول جوی آب یہ دنیا مٹکا ہے اور ول پانی کی نہر کی طرّح ہے یہ دنیا جمرہ ہے اور ول عجائب کا تشمر ہے

پيدا كردنِ سليمان عليه السلام بلقيس را كه خالصاً لامر الله ست جهد در (حضرت) سلیمان علیه السلام کا بلقیس برداضی کرنا که تیرے ایمان کے بارے میں کوشش خاصة اللہ کے ایمان تو یکذره غرضے نیست مرانه در تقشِ تو و نه در حسنِ تو و نه در تھم ہے ہے میری ایک ذرہ غرض ہیں ہے نہ تیزے تقش ونگار میں نہ تیرے حسن میں اور نہ تیری ملک تو خود بنی چوں چیتم جانت باز شود بنور اللہ تعالیٰ کے بےغرضی ست سلطنت میں جب تیری روح کی آنگھ اللہ کے نورے کھلے گی تو خود جان لے گی کہ سب بے برضی ہے ہے

چوں اجل شہوت کشم نے شہولی موت كيطرح من شهوت كومار والآامول، شهوت والأنبيس مول نے اسیر شہوت و زویِ بھم نہ کہ شہوت اور بت کے جبرے کا قیدی

ہیں بیا کہ من رّسولم دعولی <sup>ع</sup> خبردار! آ جا کیونکه میں وعوت دینے والا رسول ہوں ور بود شهوت اميرِ شهوتم ادر اگر شہوت ہو تو میں شہوت ہر حکراں ہول

ل ایں تو یعن تو نے یہ سمجھا ہے کہ تو عابداور وہ معبود ہے اور دونوں جدا گانہ چیزیں ہیں یہ غلاخیال ہے۔ اوحدی تو ذات باری کامظہر ہے اور حق تعالی ا پی و صدت کے ساتھ تھے میں ظاہر ہے اور ان مظاہر اور تعینات کی کثرت اس کی وصدت کے منافی نہیں ہے۔ مریغ خو کئی۔

غود کوزهٔ و غود کوزه گر د خود گر کوزه خریدار برآمد جو ہر۔ حضرت حق تعالی قائم عفسہ ہے وی عین موجود ہے باقی موجودات اس کی شون ہیں جواس کے ساتھ قائم ہیں۔ آ دم۔ حضرت آ دم علیدالسلام تمام ذرات عالم كوابي ذات من مثابره كرتے ہے كيونكه إن كى حقيقت تمام حقائق البية اوركونيكي جامع تھي ان كى اولا وكوبھي ايساني ہونا جا ہے-ع صیت -اس شعر من عالم كوخم اور خانه سے تعبیر كيا ہے اور قلب انسانی كونهر اور شهر سے تعبير كيا ہے لين جو برحمه عالم من ہے وہ قلب انسانی من اس كيا وسعت کی وجہ سے بدرجہ اولی ہے انسان عالم کبیر ہے اور وتیا عالم صغیر ہے۔ بیدا کرون۔حضرت سلیمان نے بلقیس پر واضح کیا کہ اس کوطلب کرنے میں ان کی کوئی و اتی غرض جیس ہے تھی اوجہ اللہ اس کوظلب کر د ہے ہیں۔

ے دعوتی۔ لین میں ایسار سول ہوں جولو کوں کو اپنے دین کی دعوت دے۔ اجل موت قاطع شہوت ہے۔ نے شہوتی۔ میں ثہوت کی بنیاد پر بھیم آنے کا د توت تبین دے رہا ہوں۔ در بود۔ رسول میں اگر چیورتو ل کی شہوت ہوتی ہے لین دہ شہوت ہے مغلوب تبین ہوتا ہے بلکہ شہوت پر عالب رہتا ہے۔ روي تم ليعي من كسي حسين كي محبت كاقيدي تبيس مول \_

چول خليل حق و جمله انبيا مثلًا خلیل الله اور تمام بی بت سجود آرد بمن در معبده عبادت خانه میں بت مجھے تجدہ کریں زیں شدن تا آل شدن فرقیست زفت اِس جانے میں اور اُس جانے میں بھاری فرق ہے آل در آید سرنهد چول امتال وہ آتا ہے تو احتول کی طرح سر رکھ دیتا ہے انبیا و کافرال را لانه ایست نبیوں اور کافروں کا گھونسلا ہے زر نسوزد زانکه نفترِ کال بود سوما تہیں جلنا، کیونکہ وہ کان کا حالص ہوتا ہے اندرین بونه درند این دو نفر دونوں تحض اس بھٹی میں ہیں زَر در آمد شد زَري او عيال سونا داخل ہوا اس کا سونا بن واضح ہو گیا در رُخِ آتش ہمی خندد چو خور وہ سورج کی طرح آگ کے سامنے ہنتا ہے ما چو دریا زیر ایس که در نهال ہم اس گھاس کے نیجے دریا کی طرح پوشیدہ ہیں كين نظر كرده است ابليس لعين کیونکہ سے نظر ملعون شیطان نے کی ہے با کفے گل تو بگو آخر مرا ایک مٹی مٹی ہے، آخر تو مجھے بتا

أبت شكن لودست اصل اصل ما اماری اصل کی اصل بت شمکن متحی اً كر در آيم از رب در بتكده اً اگر میں کی راستہ ہے بت خانہ میں جاؤل أاحمر و نبو جهل در بتخانه رفت المحمد الرجهل بت خانه من كئ این در آمه سر نهند او را بتال ایہ اندر آئے، بول نے ان کے سامنے سر رکھ دیا ایں جہانِ شہونی بتخانہ ایست آبہ شہوت کی دنیا ایک بت خانہ ہے اليك<sup>ع</sup> شهوت بندهٔ <u>ما</u>كال بود الکین شہوت یاک لوگوں کی غلام ہوتی ہے أكافران قلب اند و ياكان جميحو زر کافر کھونے ہیں. اور پاک لوگ سونے کی طرح ہیں آقلب چول آمر سيه شد در زمال كلفظ جب داخل موا تورأ كالا مو عميا دست و یا انداخت آندر بویت<sup>ی</sup> زر ا مونے نے ہاتھ یاؤں کو کشالی میں ڈالے الجيم ما روبوش باشد در جهال دنیا میں عارا جمم پردہ ہے أثاهِ دي را معكر اے نادال بطيس اے بیوقوف! دین کے شاہ کو مٹی کا نہ سمجھ ا اندود این خورشید را 

ہمت میں۔ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام اور دوسر سے نہیوں کا کام بت فیمی تھا۔ گر درآ ہم۔ رسول اگر بت بکدہ میں جاتا ہے تو بت سرم کھوں ہو جاتے ہیں۔ احمد ۔ آنحصور سلی اللہ علیہ مسلم خانہ کعبہ میں مسحیقو بت سرم کھوں ہو مسحے ۔ ابوجہل جاتا تھا تو خود ان کے سامنے سرم کھوں ہوتا تھا۔ اس جہاں ۔ ونیا شہوے کا محمر ہے اور نبی اور کا فردولوں اس میں مقیم ہیں ۔

لیک۔ شہوت، پاک لوگوں کی غلام ہوتی ہے ان کی مثال سونے کی ہے ہوتا ہمٹی میں جا کرادر کھر ابن جاتا ہے۔ کا قراں کا فروں کی مثال مع شدہ اللہ عندی ہیں جا کہ کو گئی ہے۔ اس کی مثال سوجاتا ہے۔ اس کی مثال ہوجاتا ہے۔ اس کی مثال ہوجاتا ہے۔ اس کی کا کا ہوجاتا ہے۔ اس کی کا کا ہوجاتا ہے۔ اس کی کھال نور سوائی طاقت کو دیکھنا ہے اس کی کھال نور سور کی اور ان طاقت کو دیکھنا ہے مشیطان نے حضرت آ دم علیدالسلام سے مثن کے جم کو دیکھا تو ان کا مشکر بن کیا۔ تی تواں۔ انبیا کی دوحانی طاقت اور اوصاف خاکی جم میں نہیں سیکتے ہیں۔ ساجھ بی سیکتے ہیں۔ اس کے مثن کے جم کو دیکھا تو ان کا مشکر بن کیا۔ تی تواں۔ انبیا کی دوحانی طاقت اور اوصاف خاکی جم میں نہیں سیکتے ہیں۔

گر بریزی خاک و صد خاکسترش اگر تو ای پر منی ادر سو راکھیں ڈالے کہ کہ باشد کو بپوشد روی آب تکا کیا ہوتا ہے کہ پانی کا چرہ چھپائے؟ خیز بلقیسا چو ادبہم شاہ وار ایم کا طرح اٹھ کھڑی ہو الے بلقیس! شاہ ادبہم کی طرح اٹھ کھڑی ہو باز گو احوالِ ابراہیم زود ابراہیم کے احوال بھر جلد کہہ ابراہیم کے احوال بھر بیراہیم کے احوال بھر بھر بیراہیم کے احوال بیراہیم کے ادبراہیم کے احوال بیراہیم کے احوال بیراہیم کے احوال بیراہیم کے احو

یر سر نور، او بر آید سرش اس کور آید سرش اس کور بر، دہ نور اس فاک کے اوپر آجائے گا طین کہ باشد کو بپوشد آفآب می کیا ہوتی ہے کہ سورج کو چھپائے؟ دو ازیں ملک دو سہ روزہ بر آر اس دو تین روز کی عومت میں سے دووال اٹھا دے ترک ملکش را بگو موجب چہ بود ترک سلطنت چوڑنے کا کیا سبب تھا؟

بقیہ قصہ سلطان ابراہیم اذہم رَوَّحَ اللَّهُ رُوْحُهُ عَرَبِ مِن اللَّهُ رُوْحُهُ عَرَبِ اللَّهِ مُوْحُهُ عَرَب

ر سرع شختے شنید آل نیک نام کامہای تند بر سے سا گامہای تند بر بام سرا کل کی حجت پر بھاری قدم باگل کی حجت پر بھاری قدم او کہ کیست انہوں نے کل کی گھڑی پر پکارا کون ہے؟ سر فروی کر دند قوے بو العجب سر فروی کردند قوے بو العجب برگیں کیا طاق کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا اوٹ ہا بیل بگفتندش کہ تو ہر تخت و جاہ بیل بگفتندش کہ تو ہر تخت و جاہ بیل بگفتندش کہ تو ہر تخت و جاہ بیل بگفتندش کہ تو ہر تخت اور رہ بیل بیر انہوں نے کہا آپ تخت اور رہ بیل خود ہمال بد دیگر او را کس ندید خود ہمال بد دیگر او را کس ندید نے دافتہ ہوا، پھر آپ کو کئی نے نہ دیکھا

۔ ۔ گریریزی۔ سورج پر ناک ڈالنے ہے وہ نہیں جیب سکتا ہے۔ خیز بلقیسا۔ مولانا کا بلقیس کو خطاب ہے کہ ایرائیم اوہم کی طرح تو بھی ملک اور سلطنت کو خیر باد کہددے۔ دود۔ بینی اس دنیاوی سلطنت کو پھونک ڈال۔

ع کیر - حفرت ابراہیم ادہم دات کے دقت اپنے تخت ثابی پرسور ہے تھے کہ جیت پر سے چلنے پھرنے کی آوازیں آئیں۔ طقطق کے ہے۔ کیٹ نہام سرا۔ قلعہ کا بالا خانہ۔ زہرہ۔ بہتہ ہمت۔ روز اِن قفر۔ کھڑ کی۔ مانا پریت۔ انسان کی توبیجال نہیں کہ ثمامی بالا خانہ پر دات میں چڑھ آئے یقیدنا کوئی مجموت پریت ہے۔

سے سرفر و۔اوپر سے ان لوگوں نے بھا تک کرکہا کہ ہم تلاش میں بھرر ہے ہیں۔ بیں۔حضرت ایرا بیم نے کہا کیاڈ حویثر نے ہوانہوں نے کہا اونٹ ڈھویٹر رہے ہیں۔ حضرت ایرا بیم نے کہا کیاڈ حویثر نے ہوانہوں نے کہا اونٹ حبیت کی سے ہیں۔ کہ جست سے بھا کہ اگر اونٹ حبیت کی تعلق کرتا تھا ہے۔ بیس ان لوگوں نے حضرت ابرا بیم سے کہا کہ اگر اونٹ حبیت کی تلاش کرتا تھا ہوں وہ لوگوں کی درست بات ہے۔ خود ہمال یہی اس واقعہ کے بعد ان کے حالات بدل سے اور وہ لوگوں کی نظروں سے عائب ہو گئے۔

خلق کے بیند غیر رکیش و وَلق لوگ ڈاڑھی اور گرڑی کے کوا کب دیکھتے ہیں؟ بمچو عنقا در جہال مشہور شد عنقا کی طرح دنیا میں مشہور ہو گئے جمله عالم ازو لافند لاف تمام لوگ (اناپ شناپ) اس کی باتیں کرتے ہیں غَلَغِلِے افتاد در بلقیس و خلق لوگوں اور بلقیس میں شور کچ کیا مُردگال از گورِ تن سر بر زدند نردوں نے جم کی قبر سے سر ابھارا ک ندائے می سد از آسال سے آواز آسان سے آ ربی ہے شاخ و برگ دل همی گردند سبر ول کی شاخ اور ہے سبر ہو جاتے ہیں مردگال را واربانید از قبور مرووں کو قیروں سے رہائی دے دی اي گذشت وَاللَّهُ أَعُلَمُ بِالْيَقِيْسِ

المعنیش! بنیال و او در پیشِ خلق ان کا باطن پوشیدہ تھا اور وہ لوگوں کے سامنے تھا چوں زجیتم خولیش و خلقال دور شد جب وہ اپنی اور لوگول کی تگاہ سے دور ہو گئے جانِ سیمرنے کہ آمہ سوی قاف سيمرغ كى جان جو (كوو) قاف كى طرف چلى آكى چوں رسید اندر سا ایں نورِ شرق یے شرق کی روشیٰ جب سا میں کینچی روجهائے نمروہ جملہ پُر زوند سب نردہ روحیں اڑنے لگیں يكدكر را مرده مي دادند بال ا کے دوسرے کو خوشخری ویتا تھا کہ ہال زاں ندا دینہا ہمی گردند گبز اس آواز ہے سب پر دین قوی ہوتے ہیں از سلیمال آن تفس<sup>ع</sup> چوں رسخ صور ` («عرت) سليمان طريالسالم كال مانس في مود يعو تكني كمالمرة مر ترا بادا سعادت بعد ازیں اس کے بعد تیرے لیے نک بختی ہو یہ گذر کمیا، یقینا اللہ زیادہ جانبا ہے بقيه قصه اللي سبا و تقيحت و ارشادِ سليمان عليه السلام مر مبا دالوں کے تصد کا بقیداور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تصیحت اور را ہنمائی بلقیس کی رعایا کو س بلقیس را هر کیے اندر خورِ خود و مشکلاتِ دین و دلِ او ہر ایک کو اُس کے اور اُس کے دل اور دین کی مشکلات کے مناسب اور ہر تخص کے

معنیش دهنرت ایرائیم کالوگوں کی نظروں سے عائب ہونا ہے کہ ان کے ادصاف باطنی اور مدارج کولوگ نہ بھھ سکے اگر چددہ ان کے سامنے تھے اس لیے کہ ظاہر بینوں کی نگاوتو محض ظاہر پر ہوتی ہے۔ چول زچتم۔ اپنی آسموں سے استغراق کی وجہدے دور ہو میے اور دوسرے لوکوں کی نگاہوں ے بھی دور ہو مین تو عنقا کی طرح ان کی شہرت ہوئی۔ سیر تع ۔ بیر جالور بھی لوکول کی نگا ہوں سے دور ہے انبذا اس کا بھی بہت جر جا ہے۔ تو رشر ق ۔ ليني معزرت مليمان عليه السلام كي وتوت في التيني بلقيس كي رعايا-

ردجائے۔ مردوروعی زندہ موسکی جم میں دنی مولی روح نے سرابھارا۔ یک دکر۔ وولوک آئیں میں ایک دوسرے کومبار کیادو یے تھے اور کہتے تھے كرة الى دوت برزال الدون كاتو خامد يكى بركراس بدلوكول كرايمان برحة اور روتازه وواية إلى

نع منس لین دهرت ملیمان علیدالسلام کی دعوت مردگال مین مرد ودل تبور یعنی دنیاوی ندی راین گذشت مدهنرت سلیمان علیدالسلام کاواقعیه جوہم نے میان کیا ہے اس کی بیٹن با تمل خداکومعلوم میں جو پھیمشہور تھادہ کہدیا تھیا ہے بہرحال اس قصد کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بقید \_حضرت سلیمان علیدالسلام نے بلتیس کواس کے مناسب اور اس کے ملک والوں کو ہرا کیک کا ستخداد کے مطابق رہنمائی کی۔

وصيد كردن للمرجنن مرغ ضميرے بصفيران آں جنن مرغ وطعمہ او ول کے پرند کی جنس کو اس کی جنس کے پرندوں کی آواز اور خوراک سے شکار کرنا

قصه گویم از سیا مشتاق وار چوں صبا آمد بسوئے لآلہ زار جب لالہ زار کی جانب (بادِ) صبا پیچی عَادَتِ الْآوُلَادِ صَوْبَ اصلِهَا اولاد این اصل کی جانب لوٹ گئی مِثْلَ جُودٍ حَوْلَهُ يَوْمُ السَّقَمُ ال سخاوت كى طرح جس كے جاروں طرف يمارى كا ون ب عِزَّةُ الْاَشْبَاحِ مِنُ اَرُوَاحِهَا جسمول کی عرت اُن کی روحوں ہے ہے أَنْتُمُ الْبَاقُونَ وَ الْبُقْيَا لَكُمُ تم باتی رہے والے ہو اور بقا تہمارے لیے ہے ذَاكَ رِيْحُ يُوسُفَ فَاسْتَنْشِقُوا يه (حضرت) يوسف عليه السلام كي خوشبو ب سونگه لو بانگ ہر مرنے کی می آید سرا جو مرغ آئے اس کی یولی یول کن ہر مرنعے بدادستت سبق تھے ہر پند کے لیج کا سبق پڑھا دیا ہے مرغِ مَدُ إشكت دا از صبر كو ي توقي ہوئے پرند كو مبر كى تعليم دے مُرعٌ عنقا را بخوال اوصافِ قاف عنقا یرند کو تاف کے اوصاف پڑھا

مِن مشاقانه، سبا كا قصه ساتا بهول لَاقَتِ الْاَشْبَاحُ يَوْمَ وَصُلِهَا جم این وصل کے دن سے وابستہ ہو گئے أُمَّةً الْعِشْقِ خُفِيٌّ فِي الْأُمَمُ. عشق کی امت امتوں میں پوشیدہ ہے ذِلَّهُ الْارُوَاحِ مِنْ اَشُبَاحِهَا روحوں کی ذاستد اُن کے جسموں ہے ہے أَيُّهَا الْعُشَّاقِ لِللَّهِ السُّقْيَا لَكُمُ اے عاشقو! سرابی تہمارے لیے ہے أَيُّهَا السَّالُونَ قُوْمُواً وَ اعْشِقُوا اے بے فکرہ! کھڑے ہو جاؤ اور عشق کرو مَنْطِقُ الطَّيْرِ سليماني بيا اے سلیمانی منطَق الطیر! آ جا چول بمرغانت فرستادست <sup>حق</sup> جبکہ تھے اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی جانب بھیجا ہے مرعِ جری<sup>ت</sup> را زیانِ جر گو جری پرند کو جر (کا نقصان) سمجما مربع صابر را تو خوش دار و معاف صابر پرند کو تو اچھا رکھ اور معاف کر

ا صید کردن - شکاری جس تم کے پرندوں کا شکار کرتا ہے ای تم کی سیٹی بجا کر ان کوجع کرتا ہے اور ان کے منامب دانہ ڈ الآ ہے۔ مبا لیعنی وہوت سلیمانی ۔ لا لہزار۔ ملک سبار لاقت کی جواجہام روحوں سے مروم تنے وہ ان سے ل محے ۔ عادت یعنی اجہام روحانیت کے غلبہ سے ارواح بن ے۔ امذ عاشق عوام میں جھیے ہوئے ہوئے ہیں۔ جود اوک تی کوفسنول خرچ کہتے ہیں اور اس کی سخاوت ہے اس کوطر ح طرح ہے ڈراتے ہیں ال طرح ان كانظروں سے اس كى مخاوت پوشيده ہوجاتى ہے۔السقىم ـ لين مخاوت پر ملامت اورافلاس وغيره كاخوف دلانا ـ ذلغه جب تك روح جمم میں دنی ہوئی ہودوز کیل ہے جب روح کاغلبہ ہوجاتا ہے جم میں بھی شرافت پیدا ہوجاتی ہے۔

ع العنساق - ہرگزنمیرد آنکه دلش زنده شد بعث \_ السالون \_ جوعش سے خالی ہیں ۔ ذاک \_ یہ پیغام سلیمانی پینطقِ الطیر \_حضرت سلیمان علیہ السلام تمام برعموں کی زبان جائے تھے۔ ہا تگ ۔ لینی ہرا یک کواس کی صلاحیت اور استعداد کے مطابق تعلیم دے۔

ع مرغ جری ۔ جولوگ جرے قائل بیں وہ ترکیمل کر بیٹھے ہیں ان کواس عقیدہ کا نقصان سمجھادے۔ پر اِشکتہ۔ وہ لوگ جونا قص اختیار کے قائل ہیں ۔ ان کومبر کن المعاصی کی تعلیم دے۔ مریغ صابر۔ جولوگ معصیت ہے دیے ہوئے ہیں۔ مریغ عقاء۔ جولوگ ان کو عالم غیب ہے تعلق رکھتے ہیں ان کو عالم فيب كى باتيس بتار

باز را از طم گوی و احراز م کیوت<sup>ا</sup> را حدّر فرما. ز باز باز کو یرویاری اور پربیزگاری سکھا کوڑ کو باز ہے بیخے کا تھم دے می کنش با نور جفت و آشنا وال خفاشے را کہ ماند او بینوا اس کو تور کا ساتھی اور آشنا بنا اس جيگادڙ کو جو بے ساز و سامان ہے کبک جنگی را بیاموزان تو صلح مر خروسال را نما اشراطِ صبح کِراکا چکور کو تو صلح سکھا مرغوں کو صبح کی علامات بتا مچنیں تا عقاب میرو ن<sub>ی</sub> ہدہد تا عقاب ره نما وَاللَّهُ أَعُلَمُ بِالصَّوَابِ راہتمائی کر اور اللہ صواب کو زیادہ جانا ہے ای طرح چلا چل ہمیر سے عقاب تک

101

آزاد شدن بلقیس از ملک و مست شدنِ او از شوقِ ایمان و التفات بمتِ او أز بمه ملك منقطع شدن بوقتِ بجرت إلا از تخت ا بلقیس کا ملک سے آزاد ہو جانا اور ایمان کے شوق سے اس کا مست ہو جانا اور اجرت کے وقت تمام ملک سے بجز تخت کے اس کی باطنی توجہ کا منقطع ہو جانا

کیک صفیرے کرد و بست آل جملہ را ایک سیثی بجائی اور سب کو بانده لیا یا چو ماہی گنگ بود از اصل و کر یا جو تجھلی کی طرح بیدائش گونگا اور بہرا تھا پیش وی کبریا سمعش دِبد خداکی وجی کے سامنے وہ اس کو سننے کی طاقت وے وے بر زمانِ رفت ہم انسوں خورد م کذشته دنوں پر بھی اس نے انسوس کیا كه بترك نام و نك آل عاشقال جو عاشقوں کے نام و نک کو چھوڑنے کی طرح تھا پیشِ چسمش ہمچو بوسیدہ پیاز اس کی آنکھوں کے سامنے سڑی ہوئی بیاز کی طرح سنے

چوں سلیمال سوی مرغان سبا جب سلیمان علیہ السلام نے سبا کے برندوں کے لیے برج مگر مرغے کہ قبر بے جان و پر اوائے اس پیند کے جو بے جان اور بے بر تھا نے غلط تفتم کہ کر گر تر نہد نبیں میں نے غلط کہہ دیا، اگر بہرا سر رکھ دے چونکه بلقیس از دل و جان عزم کرد چونکہ بلقیس نے دل و جان سے پختہ ارادہ کیا ترک مال و ملک کرد او آنچناں اس نے مال اور ملک کو اس طرح جیموڑ دیا آل غلامان و کنیران بناز وه ناز پرورده غلام اور باندیال

کیتر ۔ بیخی مظلوم ۔ باز ۔ بیخی ظالم ۔ وال خفاشے ۔ جولوگ نور ہے بجوب بیں ان کونور عطا کر۔ کبا۔ لڑنے والوں کوسلح برآ ماد وکر فر وساں ۔ بینی المرح اكر غلط بحول من بين ال كوراوح كاعلامات دكماد \_\_\_

ہم چیں۔ غرمنکہ ہرآ دمی کی اس کے مناسب حال اصلاح کردے۔ آلا از تخت ۔ لینی وعوت سلیمان علیہ السلام پر بلقیس ایمان کے شوق ہے مست ہو من اورائ ملک دسلطنت کی ہر چیز کی محبت دل سے نکال دی البتہ اس کوائے تخت شاعی سے جو بہت تیمی تعالق خاطر رہا۔ مقیر لیعن پیغام تق۔ ت جناب المحاسب الوك معزت سليمان عليه السلام برايمان لائه البنة وولوك جن فين استعداد اور قابليت في نتمي ومحروم رب يا علله ليعني مير ي کلام سے بیشبرند؛ وکدوی شل میصلاحیت بی نہیں ہے کہ وہ بدنظرت کومتاثر کر سکے بلکہ وہ بھی اگر توجہ کرے اور طلب پیدا کر لے تو خدااس کی مدو کر ويتاب ادراس من ملاحيت پيدافر ماديتا ب- برز مان رفته - جود تت ستار ويرى من كزر افغا ـ ترك بلقس مال و دولت عدايي بناز مولى جس طرح عاشق نام ونک ہے بے نیاز ہوتا ہے۔ آ ل فلامال۔ جن فلاموں اور کنیزوں کونازے پالا تھاد واس کے لیے بیزی ہو کی پیاز بن مے۔

پیشِ چیثم از عثق کلخن مینمود عشق کی دجہ ہے نگاہوں کو بھٹی نظر آتے تھے زشت گرداند لطیفال را بچشم م عمرہ چیزوں کو آنکھ کے سامنے برا بنا دیتا ہے · غيرت عشق إي بود معنى لا عشق کی غیرت، یمی لا کے معنی ہیں کہ نماید مہ ترا دیگ سیاہ کہ تجھے جاند کالی ویگ نظر آئے می دریغش نامه إلا جز که تخت بج تخت کے اس کو انسوس نہ ہوا كز دل او تا دل أو راه بد کیونکہ ان کے دل سے اس کے دل تک راستہ تھا ہم ز دُورال برِرِ دُورال بشنود دور سے دور رہے والول کا راز س کے ہم بدائد رازِ ایں طاقِ کہن ایک پرانی محراب کا راز بھی جان لے للخشُ آمد فرقتِ آن تختِ خولیش اے تخت کی جدائی گرال ہوئی ہے که جرا بودش بخت آن عشق و ساز کہ اس کو تخت ہے عشق اور محبت کیول تھی؟ نیست جنسِ کاتب او را مونسے است وہ کاتب کا (ہم) جنس نہیں ہے، اس کے لیے موس ہے

باغها و قصر با و آب رُود باغات اور قلع اور نبر كا ياني عشق در بنگام استیلا و خشم عشق اور غصہ غلبہ کے وقت مَر زَمُرّ د را نماید گندنا زمرد کو گندنا دکھا دیتی ہے لَا إِلٰهُ إِلَّا هُوْ لِينست الے يناه اے پناہ (کے طالب) نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ الله و الله مخزن الله رخت تحمی مال ادر حمی خزانه اور حمی سامان بر یس سلیمان از دکش آگاه شد سلیمان علیہ السلام اس کے دل (کے خیال) سے واقف ہو گئے آں کیے کو بانگ موراں بشنود جو شخص چیونی کی، آواز س لے آنكه كويد رزر قَالَتُ عَا نَمُلَةً جو "چیوئی نے کہا" کہ راز جا دے دید از دُورش که آل تشکیم کیش أس نے دور ہے د مکھ لیا کہ اس تسلیم (و رضاً) والی کو گر بگویم آن سبب گردو دراز اگر میں أس كا سبب بناؤں لمبا ہو جائے گا گرچہ ایں کلک وقلم خود بے جسے است اگرچہ سے پودا اور قلم خود بے حس ہے

ا بالمہا لین تفری کے اسباب اس کے لیے باعث تکلیف بن مجے عشق عشق اور غصہ کی خاصیت بھی ہے کہ جو چیزیں مجوب ہوتی ہیں اس حالت کیا وہ مردود بن جاتی ہیں۔معنی لا لیمن جب انسان لا إله کا قائل ہوجاتا ہے تو اس کے لیے غیراللہ بھی ہوجاتا ہے۔ لا الد کلہ طیبہ کا حقیقی اثر کہی ہے گا ماسوی اللہ نظروں میں بےوقعت ہوجاتا ہے۔

ے بیتے۔ بلقیس کوسلطنت کی کسی چیز کے جیموڑنے کا انسوس نہ تھا البتہ تخت کے جیموڑنے کا انسوس تھا۔ بیس۔ حضرت سلیمان علیہ السلام بلقیس کی اس قبلی کیفیٹ سے باخبر ہو گئے چونکہ ول سے ول تک راہ پیدا ہو چکی تھی اور باجس تعلق استوار ہو چکا تھا۔ آس کے۔حضرت سلیمان علیہ السلام چیوٹی کی بات میں تھے اور دور کے انسانوں کے دلی راز بجھ لیتے تھے۔

س قالت قرآن پاک میں ہے کہ جب سلیمان علیہ السلام چیونٹیوں کے ایک جنگل میں پہنچاتو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو، اپنے بلوں میں ممسل اللہ میں پہنچاتو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو، اپنے بلوں میں محمل اللہ میں سلیمان علیہ السلام اور اس کالشکر پامال نہ کر دیوقو حصرت سلیمان علیہ السلام اس کی بات من کربٹس پڑے۔ طاق ہمن آ سان سلیم کی بات میں کربٹس پڑے۔ طاق ہمن آ سان سلیم کی بات کی میں اس کی تفصیل کروں کہ بلقیس کو تحت ہے کیوں عبت تھی تو گفتگو دراز ہوجائے گا اللہ اور و واس کے لیے باعث محت ہوتا ہے۔
پھر بھی جملاً بیان کرتا ہوں۔ کر چہ۔ قلم کا تب کا آلہ اور و واس کے لیے باعث محت ہوتا ہے۔

ہم چنیں ہر آلتِ پیشہ ورے ای طرح ہر بیشہ ور کا ہر اوزار آلت ہر پیشہ کارے ہمچنال ای طرح سے ہر پیشہ ور کا اوزار ایں سبب را من معین لقتے اس سبب کو میں معین کر کے بنا دینا از بزرگی تخت کز حد می فزود تخت کی برائی کی وجہ سے جو عد سے زیادہ تھی خرده کاری بی بود تفریقش خطر باریک کام تھا، اس کے عوے کرنا خطرناک تھا يس سليمان گفت كرچه فيي الأخِيْر (حضرت) عليمان عليه السلام في فرمايا اكرچه اخير مي چوں ز وحدت جال برول آرو سرے جب وصدت سے جان برآمہ ہو گی چوں جر آید گوہر از قعرِ بحار جب مولی، سمندرول کی مجرائی سے باہر آئے گا سر پر آرد آفابِ آیا شرر جب شعلہ بار سورج لکا ہے کیک خود با آیں ہمہ در نقد حال لکین با ایں ہمہ اس وقت تأثرود خسه بنگام لقا تاکہ ملاقات کے وقت ختہ (ول) نہ ہو

ہست بیجال مولس ہر جانورے بے جان ہے (اور) جاندار کے لیے موس ہے ہست بیجاں لیک مولس شد بجال بے جان نے، لیکن جاندار کے لیے موس ہے حرً نبودے حیثم قہمت را نے اگر تیری سمجلے کی آنکھ میں نمی نہ ہوتی تعل کردن جے نوع امکال نبود (اس کا) معقل کرنا کسی طرح ممکن نه تھا تمیحو اوصالِ بدن با مدکر جیا کہ آپی میں بدن کے جوڑ سرد خوابد شد برو تاج و سربر أس كے ليے تاج و تخت بے وقعت ہو جائے گا حبهم را با فرس او نبود فرے اس کی شان کے مقابلہ میں جسم کی شان نہ رہے گی ننگری اندر حس و خاشاک و خار تو کوڑے کرکٹ اور کانٹے کی طرف نظر نہ کرے گا رُمِ عقرب را که سازد ستعقر دمِ عقرب (ستارے) کو کون ٹھکانا بناتا ہے ور جُست باید تخت او را انقال اس کے تخت کو ختل کرانا جاہے کودکانه حاجتش گردو روا اس کی بچگانہ خواہش ہوری ہو جائے

ا تهم چنیں۔ فرنسیکہ ہرکار کیرکا آلداس کے لیے مونس ہوتا ہے۔ مونس محبت پیدا کرنے والا۔ تے ۔ لینی آٹکسیں و کھنے کی کی۔ آز ہز رگی۔ محبت کا نقاضا تو تھا کہ بھیس تخت کو ماتھ ہے آتی لیکن چونکہ اس کی لمبالی چوڑ آئی بہت تھی اس کو نتقل کرناممکن نہ تھا۔

ع خردہ کاری۔اس کوۃ ڈکراس وجہ سے نہ لاسکتی تھی کہ اس پر بہت نا ڈک اور باریک کام تھادہ خراب وجاتا۔ اوصال۔وصل کی جمع ، جوڑ ۔ پس سلیمال۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام پر پلقیس کے قلب کی حالت واشح ہوگئ تو انہوں نے سو بپا کہ دوحانی عروی کے بعد اگر چرتی فیرہ کی مجبت مٹ جائے گی حین ٹی الحال چرنکہ اس کوتخت کے دوجانے کارنج ہے لہٰڈااس کومنگوانا میا ہے۔ چون زوحدت۔فنا کے بعد جب بقا ماصل ہو بانی ہے تو تمام مادیات بے دفعت ، وجاتی ہیں۔

۔ جول۔ جب مندر ہے موتی حاصل و جاتا ہے تو مجر انسان اس کے خس و خاشاک کی طرف نظر نہیں کرتا ہے۔ سریر آرو۔ جب سورج طلوع کر آ ہے تو و و متارے جوشع عقرب میں وم عقرب کی طرز کو تنع ہو ہائے ایں ان کی طرف کو کی نگاہ نیس کرتا ہے۔ متعقر ۔ ٹھکانا۔ انتقال ۔ یعنی اپنے یہا ا اس کو نتھل کر الینا بیا ہے۔ کو دکانہ بلتیس کی تخت رہ مجبت بچکانہ فعل تھا۔

تا بود بر خوانِ حوراں ديو نيز تاکہ پریوں کے وسر خوان پر دیو بھی ہو أيجو دلق و جارق پيشِ اياز جیا کہ ایاز کے لیے، جگدڑی اور چپل از کیابا در رسید او تا کیا وہ کہاں ہے کہاں بیج گئی ہے پیشِ چیتم ما جمی دارد خدا ٔ خدا ہماری تظروں کے سامنے رکھتا ہے کہ ازال آیڈ ہمی خضریقیت کہ ای ہے جھے شرم آتی ہے منكر اي فضل بودي آن زمان اس وقت اس نضلت کا محر تھا که میان خاک می کردی تخست جو تو نے خاک ہوتے ہوئے پہلے کیا تھا از دوا بدر شد این بیار تو تیزا ہے پیار دوا ہے گڑ گیا نطفه را خصمی و انکار از کجا نطّفه مل جھكر الو ين اور انكار كہال؟ فکرت و انکار را منکر بدی تو کر اور انکار کا سکر تھا ہست بر ما مہل او را بس عزیز ہمارے کیے آسمان اور ایس کو بہت بیارا ہے عبرتِ جالش شود آل تخت باز لیمر وہ تخت اس کی جان کے لیے باعث عبرت ہے تا بداند در چه بود آل مبتلا تاکہ اسے پتا چل جائے وہ کس چیز میں پھنسی ہے خاک را<sup>۲</sup> و نطفه را و ،مُضغه را خاک اور نطفہ کو اور مُضغہ کو از کیا آوردمت اے بدنیت اے بدنیت! میں کھے کہاں سے لایا ہوں؟ تو بدال عاشق مبدی در دور آن تو اس کے زمانہ میں اس کا عاشق تھا این کرم چوں دفع آل انکارِ تست یے کم گویا ای انکار کا رہ ہے جحتِ انكار شد إنشارِ تو تیری پیدائش تیرے انکار کے خلاف دلیل ہو گئی خاک را تصویر این کار از کیا مٹی ہے اس کام کا تصور کباں؟ چوں درال دم بیدل و بے سر مبدی چونکہ تو اس وقت بغیر ول اور سر کے تھا

۔ سبل جنوں کے ذریعہ اس کو بائسانی منتقل کیا جا سکتا ہے یا وہ ہمارے مزویک بے وقعت ہے۔ تابود۔ اخر دی تعتوں کے ساتھ بیرونیاوی نعت مجا موجودر ہے۔ عبرت مشہور ہے کہ ایا ذینے اپنی اصلی کا دری اور جنگلی چپل خز انہ میں محقوظ کرر کھے تتے ادران کو جا کر دیکے کے اس کی اسلی حالت یاد کرتا تقااک طرح تخت بلتیس کے لیے باعث عبرت ہوگا کہ اس کی پہلی حالت میں قد رخراب تھی کہ وہ تخت جیسی چیز دں ہے بجت کرتی تھی۔ از تجابے بہلے دنیا کی خرافات میں پچنسی ہوئی تھی اب روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔

عنک آرا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی خلقت کے مراتب بیان فر ماکر بی ظاہر فر مایا کہ انسان کو اللہ نے اپنے فضل ہے کہاں ہے کہاں کی بڑھ اللہ جات کے بڑوں سے ہے بن کے ذکر سے بھی اس کو شرع آئی ہے قرآن ش ہے کہ ہم نے انسان کو ٹی سے بتایا پھراس کو تلفہ کیا پھر ہم نے تعلقہ پھر ہم نے تعلقہ پھر ہم نے تعلقہ پھر ہم نے اس کو ایک نئی صورت عطاکر دی۔ صفحہ کوشت کا لوقع اوق بداں۔ انسان زبانِ حال سے اپنی ابتدائی حالت سے قرق کر نے کا منظر تھا۔ ایس کرم انسان کو اس فدر نصفیات و بیتا اس انکار کا وقعیہ ہے جو اس کی فطر سے کردی تھی۔ جمت انکار کے ظاف و کہل کرنے کا منظر تھا۔ ان کار کرنے تھی۔ انسان کو ایس کو تو اپنے موافق سے انسان کو اس کو تو اپنے موافق سے انسان کو تو اپنی جس چیز کو تو اپنے موافق سے انسان کو تھی۔ بیانسان نطقہ تھا آج وہ اس حالت شکل میں میں میں جمل ہے دو آل کے دو اس حالت شکل کے دشر ونشر کا انکار کردیتا ہے بیانسان کو تھی۔ بیانسان کو تھی۔ بیانسان کو تھی۔ بیانسان کو تھی میں اس انکار کی صلاحیت دیمی۔ دو وہ ارواس کا حشر ونشر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کیے خارج ہو سکل ہے۔ دو آل

از جمادی کی چونکه انکارت برُست مٹی ہونے کی حالت میں جبکہ تو نے انکار کیا 'پس مثال تو چو آل حلقہ زنے ست یس تیری مثال اس زنجیر پیٹنے والے کی س ہے حلقه زن زیں نیبت دریابد که ہست زنجير پننے والا اس انکار ہے سمجھ لے گا کہ وہ ہے یس ہم انکارت<sup>ع</sup> مبیّن می کند تو تیرا انکار عی داضح کرتا ہے چنر صنعت رفت اے انکار تا چند کاریگریاں ہو چیس اے! کب تک انکار؟ آب و گل می گفت خود انکار نبیت یانی اور مٹی کہتے ہیں کہ انکار نہیں ہے من بکویم عشرح این از صد طریق میں اس کی سو طرح سے تشریح کر ویتا شررِح آل را لب بہ ستم اے کیا اے بزرگ!میں نے اس کی تشریح سے خاموثی اختیار کرلی

ہم ازیں انکار حشرت شد درُست تیرے ای انکار سے تیرا حشر ظابت ہو گیا كز دروكش خواجه كويد خواجه نيست كەأس كے اندر سے مالك كيے گا، كه مالك تبيس ب کیل ز طقه بر ندارد جیج دست تو طقہ ہے کبھی دست بردار نہ ہو گا كز جمادٍ او حشر صد فن مي كند کہ وہ مٹی سے سو طرح حشر کر وے گا آب و کل انکار زاد از هَلُ اَتَیٰ مٹی اور یانی ہے، "مل اتی" کا انکار سرزو ہوا بانگ می زد بے خبر کاخبار نیست بے خبر پکارتا ہے کہ خبر دینا نہیں ہے ليك خاطر لغزد از گفتِ دفيق کین باریک بات ہے طبیعت لغزش کھا جاتی ہے بهر تقل تخت بلقيس از سا ساے بلقیں کے تحت کے متقل ہونے کے (تصہ) کے لیے

جارہ کرونِ سلیمان علیہ السلام درا حضارِ تخت بلقیس از سبا پیش از قدوم بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام کا تمریر کرنا بلقیس کے تخت کو حاصل کرنے کے لیے بلقیس کے آنے ہے پہلے

تخت او را حاضر آرید این زمان اس کے تخت کو نورا عاضر کرو حاضر آرم تا تو زین مجلس شدن ماسر آرم تا تو زین مجلس شدن آپ کے اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے عاضر کرووں گا

یس سلیمال گفت با کشکر عیال بیم (حفرت) سلیمال گفت به ماف طور پر کشکر سے کہا گفت عفر سے کہا گفت عفر سے کہا کہ اس کے تخت کو ہنر ہے ایک جن نے کہا کہ اس کے تخت کو ہنر ہے

۔ آزجمادی۔جبکہ بیٹا بت ہوگیا کہ تو جمادیت ہے اس مرتبہ پر پہنچاہے کہ تھھ شک انکاد کی صلاحیت پیدا ہوگئ ہے تو تیری یے انکار کی صلاحیت اس بات ک دلیل ہوگئ کہ تیراد دیارہ حشر ہوسکتا ہے۔ حلقہ زن۔ تیرا ہے انکارخود حشر کا اقرارا کی طور پر ہے کہ جیسا کوئی زید کو بلانے اس کے کھر پر جائے اورخو دزید اندرے کیے کہذیدیمان نہیں ہے تو اس کا بیائے ہونے کا انکارخود ہونے کا اقرار ہے۔

لی انکار۔ ہمادیت سے ترقی کر کے اس مرتمب ہر تک پنجنا کہ حشر کا انکار کرتا ہے خود حشر کوسودلائل سے ٹابت کر رہا ہے۔ چند۔ انسان بنے تک مختلف مراتب میں اللہ کی کس قدر کار مجریاں ہیں ان کے ہوتے ہوئے حشر کا انکار کب تک ہو سکے گا، مٹی ادر پانی میں بیاستعداد آسمئی کہ اس نے سور ہ مل اتی کے مضمون کا جو کہ حشر ونشر ہے متعلق ہے انکار کیا تو آب دگل کا مرتبہ انکار تک ترقی کرنا خود حشر کے انکار کی نبی کرتا ہے۔ کمر کے اندر سے خود اپنے نہ ہونے کی خبر دینانہیں مجمود ہاہے۔

یں۔ من جوئے۔ میں اس مغمون کو کہ انکارخود اقرار ہوجاتا ہے مختلف طریقوں سے سمجھا سکتا ہوں لیکن د قائن کا سمجھانا بعض کم فہموں کے لیے لغزش کا سبب بن جاتا ہے لہذا میں خاموثی افقیار کر لیتا ہوں اور بلقیس کے تخت کے نتقل ہونے کی بات شردع کرتا ہوں۔ عفر تیجے۔ جنوں میں ہے ایک بہت سرکش جن نے کہا کہ جمل ختم ہونے سے بہلے حاضر کروں گا۔

حاضر آرم پیشِ تو در یک وَمش اس کو آپ کے سامنے ایک دم حاضر کردوں گا . لیک آل از کشخ آصف رونمود لیک وہ آصف کے کہ م کرنے ہے آیا لیک آصف نز فنِ عفریتیاں لیکن آصف کی دجہ سے نہ کہ جنوں کے ہنر سے كه بديكتم ز رَبُ العالمين جو میں نے رب العالمین کی جانب سے ویکھی ہیں گفت آرے گول گیری اے ورخت فرمایا اے ورخت! تو احمق کو بھنانے والا ہے اے بیا گولاں کہ سرط می نہند بہت ہے احمق ہیں جو تبدے کرتے ہیں دیده از جال جنبشے و اندک اثر اس نے جان کی تھوڑی سی حرکت اور تھوڑا سا ابر ویکھا ہے که محن گفت و اشارت کردسنگ کہ پھر آنے بات کی اور اثارہ کیا شیر سنگی را شقی شیرے شاخت پھر کے شیر کو بدبخت، شیر سمجھا استخوانے سوی سگ انداخت زود قورا کے کے سامنے بڑی ڈال دی ليك مارا استخوال نطفے ست عام لکین ہمارا بڈی ڈالنا عام مہریاتی ہے

كفت آصف للمن باسم اعظمش آصف نے کہا میں اُس کو اسم اعظم کے ذرایعہ كرجه عفريت اوستاد سحر بود اگرچہ جن جادو کا استاد تھا مرتضاس آمه تخت بلقیس آن زمان بلقیس کا تخت فورا آ گیا گفت به حمد الله برین و صد چتیں ( ‹منرت سلیمان نے ) فریایا اس پراس ہیسی سیجزوں نعمتوں پر اللہ کی تعریف ہے يس نظر كرد آل سليمال سوي تخت بحر (حضرت) سليمان عليه السلام نے تخت كي جانب ويكھا بيشِ چوب و پيش سنگ تقش كند لکڑی اور ترافتے ہوئے پھر کے سامنے ساجد و مبحود از جال بے خبر تجدہ کرنے والا اور مجود جان سے بے خبر ہیں دیده در وقتیکه شد حیران و دنگ جس وقت وہ حیران اور دنگ ہوا تو اس نے ویکھا نُرُدِ خدمت چول بنا موضع بياخت چونکہ اُس نے خدمت کی نرد بے موقع تھیلی از کرم شیرِ حقیقی کرد جود حقیقی شیر نے کرم سے سخاوت کر دی گفت گرچه نیست آل سگ بر قوام كما اگرچه وه كما راه راست يرنبيس ب

قصہ یاری خواستن حلیمہ رضی اللہ عنہا از بتال چول عقیب فطام حلیمہ رضی اللہ عنہا کا بنوں سے مدد جاہے کا قصہ جبکہ دودھ چیزانے کے بعد

ع کنت منز سلیمان علیہ السلام نے اس نعمت اور دوسری نعمتوں کے حصول پر اللہ تعالی کی تعریف کی۔ اے درخت بچونکہ تخت کلڑی کا بنا ہوا تھا اس کو درخت میں علیہ السلام نے اس نعمت اور دوسری نعمتوں کو اپنی محبت میں بعنسا تا ہے۔ پیش چوب۔ احمق لوگ تر اشید ولکڑی اور پھر کے بتوں کو تجدے کرتے اس میں سے سے مسلم کے بجاری اور بت دونوں روح سے بیٹر ہیں ان بتوں میں روح کا تھوڑا سالڑ آ جا تا ہے جس کی دیدہ ہمی ان سے حرکت یا بات کا صدور ہوجا تا ہے۔ مس کی دیدہ ہمی ان سے حرکت یا بات کا صدور ہوجا تا ہے۔

سے زدخدمت بیلوگ مرادت کی بازی بے موقع کھیلتے ہیں پھر کے بت کوئیتی ٹیر بھے بیٹھتے ہیں۔ از کرم۔ ٹیر تھیتی لینی اللہ تعالی ان کے استدراج کے لیے بول ا سے اس طرح کی کرامات ظاہر کرادیتا ہے یعنی کتے کو ہڈی ڈال دیتا ہے۔ گفت۔ اللہ تعالی رب العالمین ہے لہندا کتے جیسے بدنظر کو بھی غذا مہیا فرمادیتا ہے۔ قصب چونکساس قصہ میں بھوں کی تفکیلوکا ذکر ہے اس قیسہ کوؤکر کیا ہے۔ فطام۔ دودہ چھڑ انار علیمہ معدید جو آئے مضود میں کی گفتگوکا ذکر ہے اس قیسہ کوؤکر کیا ہے۔ فطام۔ دودہ چھڑ انار علیمہ معدید جو آئے مضود میں کھی رضا کی مال ہیں۔

مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم را هم کرده بود و لرزیدن و سجدهٔ بتال

آخضور صلی الله علیه وسلم کو مم کر دیا تھا اور لرزنا اور بنول کا تجدہ کرنا

و گواہی دادن ایشاں بر عظمتِ کارِ محمد مجتنی صلی اللہ علیہ وسلم اور آمخصور صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کی بردائی پر گواہی دینا تاکہ اس کی داستان تیرے غم کو دور کر دے بر گفش برداشت چول ریحان و ورد ان کو ریحان اور گلاب کی طرح ہم تھیلی ہے رکھا تا سیارد آل شهنشه را بجد تاکہ ان شہنشاہ کو دادا کے سپرد کر دے شد بکعبه و آمد او اندر خطیم كعبه مين آ كينجي اور وه خطيم عين آئي تافت بر تو آفایے بس عظیم تھے پر بہت بڑا سورج چکا ہے صد بزارال نور از خورشید جود لا کھوں نور سخاوت کے سورج سے تحتشم شاہے کہ پیک اوست بخت وہ باحشت شاہ نصیبہ جس کا قاصد ہے منزلِ جانہائے بالا می شوی تو بالائی روحوں کی منزل اپنے گا ٔ آیدت از ہر نواحی مستِ شوق شوق ہے مست ہو کر ہر جانب سے تیرے اندر آئیں گی نے کے در پیش نے سوی قفا نہ کوئی سامنے تھا نہ گدی کی جانب شد پیایے آل ندا را جال فدا یے در ہے آئی، اس آواز پر جان قربان ہے

قصة رازٍ ل عليمة كوئمت تا زدايد داستانِ او غمت میں تھے ہے طیمہ کے راز کا قصر کہتا ہوں مصطفی ا چوں زشیر او باز کرد (حفرت) مصطفی اللی کا جب انہوں نے دودھ چھڑایا می گریزانیش از هر نیک و بد وہ ان کو ہر اجھے کرے سے بحاتی تھی چوں ہمی آورد امانت را زہیم جب وہ خوف کی وجہ سے امانت کو لاأل از ہوا بشدید بانگے کاے خطیم ہوا کی جانب سے آواز سی کے اے حطیم! اے خطیم امروز آید پر تو زود اے علیم آج تھ پر بہت جلد آئیں گے اے عظیم إمروز آرد در تو رخت اے خطیم! آج تھے میں سامان لا رہا ہے اے خطیم امروز بیٹک از نوی اے خطیم! بے شکی آج از سر نو جانِ یا کان مطلب <sup>سام</sup>طلب و مجوق مجوق یاک لوگوں کی رومین جماعت جماعت گروہ گروہ کشته حیرال آل علیمه زال صدا طیمہ اس آواز ہے جیران ہو مگی حش جهت خالی ز صورت ویس ندا میکیوں جانب انسان سے خالی اور یہ آواز

ل راز یسی بنوں کی زبانی آنحضور سلی الله علیه وسلم کے نضائل سننا۔ بر منش بچونک اس سے پہلے شقی صدر کا واقعہ ہو چکاتھا اس سے خا کف تھیں اور آ محضور ملی الله علید المم کی بهت زیاده محمرانی کرتی تغییں۔ تی کریز انبیش۔ آنحضور صلی الله علیه وسلم کی بهت هاظت کرتی تغییں تا که آنخضور سلی الله عليد ملم وجع حالت بران كوادا كرم بروكر مكيل حددادالعن خواج عبدالمطلب حظيم - بيت الله كي زين كاده حصه جوتمير ب بابر --از ہوا۔ حصرت طیمہ رضی اللہ عنہا نے غیب سے بیآ واز سی لور لیعن آسانی برکتیں۔ رخت سمامان مختشم ۔ ذک شان ۔ ازلوی فتر ت کے زمانہ م حضرت جرئيل عليه السلام وغيره يحزول كاجوسلسلختم موكميا اب ازمر نوشروع موكا -

س طلب تلب ، بناعت - جول كروه فراتى - اطراف - صدا - يعن فيهي آواز -

تاكند آل بانك خوش را جبتو تأكه دو اس الچيمي آواز كي جبتي كري که کا است آل شهر امرار گو کہ وہ رازوں کو بتانے والا شاہ کہاں ہے؟ می رسد یا رب رساننده کیاست آ رسی ہے اے خدا! پیخانے والا کہاں ہے؟ جسم لرزال بمجو شاخ بيد شد بدن بيد كى شاخ كى طرح لرزنے والا ہو كيا مصطفیٰ الدر مکانِ خود نه دید مصطفیٰ علی کو این جگہ نہ دیکھا گشت بس تاریک از عم مزلش عُم سے اس کی جگہ بہت تاریک ہو گئی که که بر دُردانه ام غارت گماشت كه ميرے موتى كى كى نے لوث ميائى ہے؟ ما نداستیم کانجا کودیے ست معیں سے (بھی) معلوم نہ تھا کہ وہاں کوئی بچہ ہے که ازو گریال شدند آن دیگران کہ ای ہے دورے رونے لگے کاخرآل کریال شدند از کریہ اش کہ ای کے رونے سے دوسرے رونے کے مصطفیٰ می او بر زمیس بنهاد او أس نے (مفرت) مصطفے علیہ کو زمین پر بھا دیا چیتم می انداخت آل دم سو بسو وه اس ونت بر جانب نظر دال ربی تھی کا چتیں بانگ بلند از جیب و راست کہ الی بلند آواز وائیں اور یائیں ہے چول ندید او خره و نومید شد جب انہوں نے نہ دیکھا جران اور نا امید ہو تکئیں باز آمد سوئے آل طفلِ رشید وہ اس بھلے نیچے کی طرف لوک آئیں حیرت اندر حیرت آمد بر دلش اس کے دل ہے جرانی در جرانی آ گئ سوي منزلها دَويد و يانگ داشت مکانات کی جانب دوڑی اور چیخی مكيال گفتندي مارا علم نيست کمہ والول نے کہا ہمیں معلوم نہیں ہے ریخت چندال اشک و کرد او بس فغال اس نے اس قدر آنو بہائے اور فریاد کی سینه کوبال آنجنال بکریست خوش عِمالًى ينية موسة اتا زياده رولى

حكايت آل بيرِعرب كه دلالت كردحليمه رضى الله عنها را باستعانت ازبتال ای بوڑھے عرب کی حکایت جس نے علیم کی بنوں سے مدد مائلنے کیطرف راہنمائی کی

کاے حلیمہ جہ فآد آخر ترا كه اے عليم! آخ تھے كيا ہوا ہے؟ کہ تو نے ول سے الی آگ بھڑ کائی ہے۔ اور ماتم سے جگروں کو جلا دیا ہے

پیر مردے پیشش آمہ یا عصا ایک بوڑھا شخص لاکھی تھامے سامنے آیا که چنین آتش زول افروختی وین جگرها را ز ماتم سوحتی

ا مصطفیٰ۔ آواز کی جنتو میں حضرت علمہ رضی اللہ عنہانے آنحضور مللی اللہ علیہ دسلم کو کود ہے اتار کر زمین پر بٹھا دیا۔ آل شہہ جس کی آواز آری ہے جم آنحضور سلی الله علیه وسلم کی بعثت کے اسرار کھل رہے ہیں۔ رسانندہ۔ بعن آواز دینے والا۔ خیرہ۔ جیران۔ شاخ بید۔ بید کے درخت کی تاخ کیک میں مشہور ہے۔ طفل رشید ۔ یعن آنحضور سلی اللہ علیہ وسلم ۔ ازغم ۔ یعن آنحضور سلی اللہ علیہ وسلم کے کم کرنے ہے۔ منزلہا۔ یعن مکہ کے مکانا ہے، ۔

منتند ہمیں تو اس بچہ کے ہونے کا بھی علم بیں چہ جائیکہ بیر معلوم ہو کہ اس کو کون لے کیا۔ ریخت۔ حضرت حلید رضی الله عنہا اس ریخ میں اس پھوٹ پھوٹ کررو کیں کہ سب کور لا دیا۔

ت استعانت مدور باعصا۔ بوڑ ھالائمی کے سمارے چل رہاتھا۔ کہ چنس۔ تیربے اس تم سے دوسروں کے جگر کماب ہورہے ہیں۔ ماتم سوگ۔

یں بسببا**د**ردم کہ بیارم بجد میں ان کو لائی تھی کہ دادا کے سپرو کر دوں می رسید و می شنیم از بوا آ کیں اور میں نے ہوا میں سے سیس طفل را بنهادم آنجا زال صدا اس آواز کی وجہ سے میں نے بچہ کو (زمین بر) بھا دیا " که ندایم بس لطیف و بس شهی ست کیونکہ بڑی لطیف اور بہت پبندیدہ آواز ہے نه ندای منقطع شدیک زمال نہ ایک لمحہ کے لیے آواز بند ہوئی طفل را آنجا نديدم وائے ول میں نے بچہ کو وہاں نہ دیکھا، ہائے دل که نمایم مریزا یک شهریار ممل تحجّم ایک شاه کا پتا بتاتا ہوں او بداند منزل و تر حال طفل کیونکه وه بچه کی منزل اور سنر کو جانا ہے م ترا اے تھے خوتبہ خوش ندا تھے پروراے بہتر اور اچھی آواز والے بزرگ منتمش بود از حالِ طفل من خبر جس کو میرے بچہ کے حال کی خر ہو بست در اخبارِ تیبی مغتنم نیبی خبریں دینے میں ننیمت ہے چول بخدمت سوي او بشتالليم جب ہم عقیدت سے اس کی طرف دوڑے ہیں اے خداوندِ عرب وَے بحِر جُود اے عرب کے خدا، اے مخاوت کے دریا!

گفت احدً را رَضيم! معتمد ال نے کہا میں احمد عظی کی معتد دایہ ہوں يول رسيدم در خطيم آوازما جب من خطیم میں کینچی بہت سی آوازیں من چو آل إلحال شنيدم از ہوا جب میں نے ہوا میں سے وہ آوازیں سیل تابه ليتم َ اين ندا آوازِ كيست تاکہ میں دیکھول کہ ہے کس کی آواز ہے؟ نز کے دیرم مگردِ خود نشاں تنه من نے اپنے جاروں طرف سمی کا نشان مایا چونکه وانشتم ز حربهائے دل و ایس مل دلی خرانوں کے ساتھ واپس لوثی تفتش<sup>ع</sup> اے فرزند تو اُندُہ مدار ان نے اس سے کہا اے بیٹا! عم نہ کر کہ بگوید کر بخواہد حالِ طفل اگر وہ جاہے گا تو بچہ کا حال بتا دے گا۔ لیں طیمہؓ گفت اے جانم فدا تو علیمہ رضی عنہا نے کہا، میری جان قربان ہو ين مرا بنماي آن شاهِ نظر ہاں اس شاہِ نظر کو مجھے دکھا دے بُرد او را پیشِ عزیٰ کایں صم وہ اس کو عریٰ کے سامنے لے ممیا کہ یہ بت ما بزارال کم شده زو یاهیم مم نے ہزاروں مشدہ اس کی وجہ سے یا لیے ہیں پیر کرد او را سجود و گفت زود پڑھے نے اس کو حدہ کیا اور فورا کہا

۔ مرتب کی مرضد، دودھ پلانے والی ، انا معتقد افسوس ہے کہ آج اس اعتماد کو تھیں لگ رہی ہے۔ الحان نفر طفل یعنی آئخضور صل اللہ صلیبر ملم ۔ آنجا یعنی تعلیم ۔ کہ ندا۔ کیونکہ وہ پُر لطف اور دکش آواز تھی ۔ از کیے ۔ چونکہ وہ غیبی دار کئی لہٰذا پکارنے والانظروں سے انتخاب تھا۔

منظش -اس بوز مع نے حضرت علیم رمنی الله عنها ہے کہا۔ شہر مار ۔ شاہ ۔ تر عال ۔ سز۔

عرتی ۔ کمکامشہور بت تھا۔ اخبار نیمی ۔ نیمی باتمی ۔ ماہراراں۔ ہم نے اس کے بتانے ہے بہت کا کشدہ چیزیں پالی ہیں۔ اے ۔ یعنی عزی

كردة تا رسته ايم ازدامها کئے ہیں، حتیٰ کہ ہم نے جالوں سے رہائی بائی ہے فرض گشته تا عرب شد رام تو جو فرض بن گیا ہے حتی کہ عرب تیرا فرمانبردار ہو گیا ہے آمد اندر طل شاخ بيدِ تو تیرے بید کی شاخ کے مایہ میں آئی ہے نام آل كودك محكم آمده ست فوراً اوندھے منہ اور تجدہ کرنے والے ہو گئے آن محمرً را که عزل ما از وست اس شمیلی کی کہ اس کی وجہ سے ہماری معزولی ہے ما کساد و بے عیارائیم ازو ہم اس کی وجہ سے کھونے اور بے روئق ہیں وقت فترت گاه گاه اہل ہوا اہل ہوا نے فرست کے زمانہ میں بھی مجھی آب آمد، نمر میم را درید یانی آ گیا، اس نے تیم کو توڑ دیا ہے ہیں زرشک احمدی مارا مسوز خبردار! احمری رشک سے ہمیں نہ جلا تانسوزی ز آتشِ تقدیرِ تو تا کہ تو نقدر کی آگ کے نہ عل جائے اللے جہ خبر آوردن است تو جانا ہے کہ کین خبر لانا ہے؟ گفت اے عزی تو بس اکرامہا اس نے کہا اے عزیٰ! تو نے بہت سے کرم بر عرب حق ست از إكرام تو تیری میربانی کا عرب ہے حق ہے ای طیمه سعدی از اُمّیرِ تو یہ طیمہ سعدیہ تیری امید کے که ازو فرزند طفلے مم شدہ ست کہ اس کا ایک بھوٹا بچہ گم ہو گیا ہے چوں محمر گفت آل جملہ بتال جب ال نے "محقیقی" کہا وہ سب بت کر بری<sup>ع</sup> اے پیر ایں چہ جنتجو ست كه اے بوڑھے! جا يہ كيا تلاش ہے؟ ماتکون و سنگسارانیم ازو ہم اس کی دجہ سے اُوندھے اور سنگار ہیں آل خیالاتے کہ دیدندے زما وہ خیالی باتیں کہ جو ہم ہے ریکھی ہیں الم شود چول بارگاهِ او رسيد کم ہو جائیں گی کیونکہ ان کا دربار (کا وقت) آ گیا ہے دور شو<sup>ع</sup> اے پیر، فتنہ کم فروز او بوڑھے! دور ہو جا فتنہ نہ بھڑکا دور شو بہر خدا اے پیر تو اد بوڑھے! خدا کے لیے تو دفع ہو اینچه وُلمِ ارْدبا افشردن است سے کیا اثرہے کی وم وبانا ہے؟

۔ ''"۔ دورشو۔اس عزی بت نے بوڑھے ہے کہا۔ رشک۔ آنخضور سلی اللہ علیہ دسلم کی بعثت ہے ان کی شان وشوکت ختم ہوگئ تھی۔ تانسوزی۔ ہم تو جل سکتے ایں ہتو بھی نہ بل مبائے۔ ؤم اڑد ہا۔ کوئی انسان اڑ د ہے کی دم کو مسلے تو یہ انتہا کی خطر بناک کام ہے۔

یں۔ کہ برو۔ان بنوں نے کہا کہ اس بچہ کی تلاش کیوں کرتا ہے جس کی بعثت ہماری معزولی کا سبب ہے۔ مانگوں۔اس کے ظہور کے بعد ہماری کوئی عزت اور وقعت ندر ہے گی۔ آس خیالاتے۔ بت برستوں نے جو بچھ ہمارے جرت انگیز واقعات و کیھے ہیں وہ سب ختم ہوجا کیں گے۔فتر ت۔وہ زمانہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسان پر اٹھانے کے بعد ہے آئے ضور صلی اللہ علیہ دسلم کی بعثت تک کا ہے۔ آب۔ آب آ مہ تیم برخاست۔

زیں خبر لرزال شود ہفت آسال اس خبر سے ساتوں آسان لرز جائیں گے يس عصا انداخت آل پير کهن اس برانے ہوڑھے نے لاکھی کھینک دی پیر دندانها بم بر می زدے بوڑھے کے دانت بجنے لگے او جمی کرزید و می گفت اے شور وه كانب ربا قِمَا اور كبتا تَمَا باحَ بالأكت! زاں عجب کم کرد زن تدبیر را اس عجب (بات) سے عورت نے بدبیر کو کم کر دیا حرت اندر حرت اندر حرتم (لیکن) حیرت در حیرت در حیرت ہول ساعتے سنکم ادبی می کند سمسى وقت بخير مجھے ادب سکھاتے ہيں سنگ و کوچم قبم آشیا می دہد في بقر ادر بهاز چزي سمحات بي غيبيانِ سبر يوشِ آسال آ ان کے سبز پوٹل غیبی من شدم سودانی اکنول صد دله میں اب دیوانی اور پریشان ِ ہو گئی ہو*ل* ایں قدر گویم کہ طفلم تم شدست (میں) اتنا کہتی ہوں کہ میرا بچہ مم ہو کیا ہے خکق بندندم بزبجیرِ جنوں لوگ بجمے باکل بن کی زنیر میں بأندھ دیں کے سجدهٔ شکر آرو زو را کم خراش شکر کا سجدہ کر اور چیرے کو نہ نوج

زیں خبر خوں شد دن دریا و کال کے اس خرے دریا اور کان کا ول خون ہو گیا ہے چو شنید از سنگها پیر ای سخن جب بوڑھے نے پھروں سے یہ باتمی سیس يس زلرز و خوف و جيم آل ندے اس آواز کے لرزے اور خوف اور ڈر سے آنیخال کاندر ز متال مردِ عور جس طرح کہ جاڑوں میں نکا انسان چوں در آل حالت بدید آل پیر را جب اس طیر رضی الله عنها) نے بوڑ ھے کواس حالت میں دیکھا گفت بیرا گرچه من در سنتم بولی اے بوڑھ! اگرچہ میں مصیبت میں ہوں ساعتے بادم عظیمی می کند کسی وقت ہوا جھے ہے باتیں کرتی ہے یاد یا حقم شخبها می دمد ہوا، حروف کے ذرایعہ جھے سے باتیس کرتی ہے گاه طِفَلم را ربوده غيبَال بھی میرے بے کو نیبی لے جاتے ہیں از کہ نالم با کہ گویم ایں گلہ سن سے فریاد کروں، شمس سے مخکوہ کروں؟ غیر*ش عیم لب به بست* ال کی فیرت نے فیب کی اثرت کرنے ہے میرے دون بند کرد ہے این گر بگویم چیز دیگر من کنوں اب الر عمل كوكل دوسرى بات كبول کفت پیرش اے طیمہ شاد باش بور مے نے أن سے كما اے عليم! خوش مو ما

دریادکال۔ چونکداب آخصور سلی الله علید مسلم کی آب و تاب کے سامنے ان کی آب و تاب ماند پڑھائے گی ہفت۔ چونکر مبر و ماہ ماند پڑھا کی سے۔
جون شنید۔ بوڑھے نے بت کی پریا تیں من کر گھبرا کر اپنی لائمی بھینک وی۔ ندے۔ آواز۔ وند انہا۔ خوف میں وانت بجنے لگتے ہیں۔ عور۔ نگا۔ زال عجب۔ یعنی مزئی کی باتیں۔ معزرت علیمہ رضی اللہ عنہا نے نر مایا اے بوڑھے آکر چر آنحضور سلی اللہ علیہ کے معالمہ میں میں پریٹان ہوں سے جب سے نظہور سے جبرت میں اول۔

ے بہت برست برست برست اللہ عنہانے ہوا ہے باتیں کی تعین میں تق صدر کے واقعہ میں آنحضور سلی اللہ علید وسلم کوفر شنے اٹھا کر لے محے۔ معدول مردان اللہ عنہانے ہوا ہے باتیں کی تعین میں تقام کے بین میں تق صدر کے واقعہ میں آنحضور سلی اللہ علیدوسلم کوفر شنے اٹھا کر لے محے۔ معدول مردان اللہ

سلاد کیر بہتان۔ علاقہ نیر تھی۔ لین غیمی حالات اوراشارات کو میں راز میں رکھنا جا ہتی ہوں۔ آگر کو وغیمی یا تیمی لوکوں ہے کہوں کی تو و وجھے دیوانہ مجمعیں سے۔ رو۔ حورتیں ہاتم میں چیرے کو پیٹتی ہیں۔

بلكه عاكم ياوة گردد اندرو بك عالم ال مين كم - بو جائه كا صد بزارل پاسبانت و حن لا كھول نگہبان اور محافظ ہیں چوں شدند از نام طفلت سر تگوں تیرے نے کے نام سے کس طرح سرگوں ہو گئے پیر تشتم من نه دیدم جنس این میں بوڑھا ہو گیا میں نے ایبا نہ دیکھا تھا تاجه خوامد بر گنهگارال گماشت گنهگارول پر کیا چیز مسلط کرے گی؟ تو نه مضطر کے بندہ بودلیش ۔ تو مجور نہیں ہے کہ اس کا بندہ ہے تاكه ير مجرم جيها خوابند بست تو مجرم بر سم قدر بنشيس موں گى؟ تو مخور<sup>ا</sup> عم که تگردد یاوه او تو فكر نه كر، كيونكه وه كم نه بهو گا هر زمال اَز رشک و غیرت پیش و پس ہر وقت رشک اور غیرت کی وجہ ہے اس کے آگے اور بیچھے آل نديدي كال بتانِ ذُو فنوں تو نے سے نہیں دیکھا وہ ہمر مند بت ایں عجب قرنے ست ہر روئے زمیں سے روئے زمین پر عجب رامانہ ہے زيل رسالت سنگها چول ناله واشت اک رمالت سے جبکہ پھر فریاد کرنے لگے سنگ ہے جم ست در معبودیش ایے معبود ہونے میں پھر بے قصور ہیں آنکه مضطر آنچنین ترسان شدست جو مجبور ہے دہ ایبا خوفزدہ ہے

خبر يافتن جدِ مصطفیٰ علی الله عليه وسلم عبدالمطلب از هم كردنِ حليمه رضى الله عنهامصطفي صلى الله عليه وسلم را و طالب شدنِ او كردِ شهر و نالیدن او بر در کعبه و از حق درخواست کردن و آواز از درونِ كعبه شنودن و يافتنِ او محمد صلى الله عليه وسلم را آخصور علی کے دادا عبدالمطلب کو صلیمہ سعد کیہ رضی اللہ عنہا کے آخصور علی کو کم کر دینے کی خبر ملنا اور ان کا شہر کے جاروں طرف ڈھونڈنا اور کعبہ کے دروازہ پر رونا اور اللہ تعالیٰ ہے درخواست کرنا اور کعبہ کے اندر

ے آواز کا سننا اور ان کا آنخصور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا لیما چول خبر یابید جدر مصطفیٰ از حلیمہ و ز فغانسس برملا

جب مصطفیٰ اللی کے دادا کے جر یائی علیمہ رسنی اللہ عنہا اور ان کے برملا رونے کی و ز چنال بانگ بلند و نعربا که به کملے می رسید از وے صدا اور ایسے زور کی آواز اور نعروں سے کہ جن کی آواز ایک میل تک پہنے رہی تھی

ا توتخور آنحضور سلی الله علیه و سلم کی طرف ہے فکرنہ کروگم نہ ہوں گے بلکہ عالم ان کی عظمت میں تم ہوجائے گا۔ صد ہزاراں فرشتے آنحضور سلی اللہ عليه وسلم كى حفاظت كرتے تھے۔ آلى تديدى يورى بت سر تكوں ہو كميا تھا۔ زين رسالت درسالت كوتشليم نه كرنے والول كا انجام برا ہوگا۔

٢ سنگ - بت غيرا نقتياري طور پرمعبود ہے ہيں جب ان كابيرحال ہے تو ان كے پجاري جو باا نقتيار ہيں اور پو جنے ہيں مضطرنہيں ان كا انجام تو بهت بی برا ہوگا \_مفتطر \_ لیعنی بت \_

ع تقريم مستقل بين المطلب وزجنال حضرت طبير من الله عنها كرون كي واز أيك ميل تك جار اي تقي \_

وست بر سینه همی زد می گریست سینہ کوئی کرتے ہتے ادر روتے ہتے کاے خبیر از بیرِ شب و ز رازِ روز كر اے رات كے راز اور دان كے بجيد كے جانكار تا بود ہمرازِ تو ہمچوں سے کہ (جس میں) مجھ جیبا تیرا ہمراز بے تا شوم مقبولِ این مسعود در کہ اس مبارک کے دروازہ پر میں مقبول ہوں يا باشلم دولتے خندال شود یا میرے آنسوؤں سے قسمت جاگ اٹھے ویدہ ام آثارِ لطفت اے کریم اے کریم! میں نے تیری مہربانی کے بڑے آثار و کیھے ہیں ما بهمه بمسيم و احماً كيمياست بم سب تانب بين ادر المريك كيميا بين من ندیدم بر ولی و بر عدو میں نے کسی دوست اور وشمیٰ میں نہیں دیکھے ہیں س نثال ندید بسد ساله جهاد كى نے سوسال كے مجاہدے كے بعد بھى اس كى شان چيش نہيں كى یر وے او رُزِیت از دریائے تو اس بہ تو وہ تیرے دریا کا ایک موتی ہے ، حالِ او اے حال دان یا ما مجگو اے حال کے جانے والے، اس کا حال ہمیں بتا وے کہ ہم اکنول رخ بنو خواہد نمود کہ وہ ابھی اپنا چہرہ تھے دکھا دے گا با دو صد مطلب كرملك محفوظ ماست دوسوفرشتوں کی جماعت کے ذراجہ وہ ہمارے باس محفوظ ہے۔

زودك عيدالمطلب وانست حييت فورا عبدالمطلب سمجھ گئے کیا ہوا ہے آيد از عم بر وديد اکعند بسوز رع ے کعبے کے دروازہ یر سوزش کے ساتھ آئے خویشتن را من کی بینم فنے میں اینے لیے کوئی ایبا ہنر نہیں ویکھیا ہوں خویشتن را من کمی مینم ہنر مِي اپنے آپ مِي کوئي ہنر نہيں دکھيا ہوں یا سر و سجدہ مرا قدرے بود یا میرے سر اور تجدے کی کوئی قدر ہو لیک در سیمائے آل دُرِّ سیم کین اس زرِ کیآ کی پیٹانی می که نمیماند بما گرچه زماست كہ جو ہم جيانيں ہے، اگرچہ ہم من سے ہے آں عجائیما کہ من دیدم درو وہ عجائب جو میں نے اس میں دیکھے ہیں انچ<sup>ی</sup> فضل تو درین طفلیش داد تیری مہربانی نے جو اس کو بھین میں عطا کیا ہے چوں گفیں دیرم عنایتہائے تو جب میں نے مینی طور پر تیری عنایتیں و کھید کی ہیں من ہمو را می شقیع آرم بتو میں ای کو تیرے پاس سفارٹی لایا ہول از درونِ كعبه آمد بانگ زود نوراً کعبے کے اندر سے آواز آئی با دو صد اقبال و او محظوظ ماست وہ دوسوا قبامند ہوں کیساتھ ہماری جانب سے نصیبہ در ہے

جیں ہے؛ سی اجدے سراہ برار ہوں۔ سودور۔ سی در سب۔ ع کیک۔ میں نے آنحضور ملی اللہ علیہ وسلم کے چہرے ہر تیری مہر بانی کے آٹار دیکھے ہیں۔ کہتی ماتھ۔ اگر چدوہ ہم تیل سناہ بیل کیا تا اہم میں سیمس کی در نہیں ہوں

۔ انجے۔الا کے بھین میں جونسلیت تو نے ان کوعطا کردی ہے سوسال کے بھائدہ سے بھی کی کوجاصل نہیں ہے۔ بی میں بمورا۔ میں ان کوسفارشی بنا تاہوں اس کے بھائدہ سے بھی کی کوجاصل نہیں ہے۔ ان کے فیل ان کا صال ہمیں بناوے وہ کہاں ہیں۔از ورون کہ برخواجہ عبدالمطلب کو کھ کے اغراب بیائم عنقریب ان کا چیرود کیراد کے۔ منفوظ نے نصیبہ در طلب بہنا عت۔

باطنش را از بمه تیبهان کنیم اس کے باطن کو سب سے یوشیدہ رکھیں گے گه تهش خلخال و گه خاتم بریم ہم مجھی اس کو مازیب اور مجھی انگوشی تراشیتے ہیں گاه بندِ گردنِ شیرش کنیم مجھی اس کو شیر کی گردن کا بٹا بتاتے ہیں گاہ تاج فرقہائے ملک جو بھی کشور کشا سروں کے تاج زانکه افآدست در قعده رضا کیونکہ وہ (تتلیم و) رضا کی نشست پر واقع ہوئی ہے ا گه هم او را پیشِ شه شیدا تنیم میھی ہم اس کو شاہ کے سامنے عاشق بنا دیتے ہیں در فغان و در نفير و جستجوّ ناله و فرياد ادر جبتحو مي بي کو بکارِ ما ندارد میل جال جو ہمارے کام کے ساتھ جان کا میلان تہیں رکھتا ہے زانکہ نعمت پیشِ بے برگان سمیم کیونکہ ہم بےسر وسامان لوگوں کے سامنے نعمت پیش کرتے ہیں وز دّرول دارد صفات أنوري اور باطن میں نورانی صفات رکھتی ہے باطنش چوں گوہر و ظاہر جو سنگ اس كا باطن موتى كى طرح ب اور ظاہر يقركى طرح ب باطنش گوید نکو بین پیش و پس اس کا باطن کہتا ہے آگے اور پیچھے آپھی طرح و کھے

ظاہرش اللہ مار شہرہ گیہاں سیم ہم اس کے ظاہر کو عالم میں مشہور کر دیں گے زَرِ کال بود آب و کل ما زر گریم بانی اور مٹی سونے کی کان تھی ہم زرگر ہیں گہ حمالکہائے شمشیرش للیم بھی ہم اس کو تکواروں کے پرتلے بناتے ہیں گه تُرج تخت بر سازیم ازو ہم بھی اس سے تخت کے پھول بناتے ہیں عشقها داریم با این خاک ما ہم ال مٹی سے بہت مجت کرتے ہیں گہ چنی<sup>ل ب</sup>شاہے ازو پیدا کٹیم مجھی ہم اس سے ایا شاہ پیدا کر دیتے ہیں صد ہزاراں عاشق و معثوق ازو اس سے لاکھوں عاشق اور معثوق کارِ ما لینست بر کوری آل ہمارا یہ کام ہے اس تخص کے اندھے پن اکے خلاف اس فضیلت شخاک را زان رُود ہیم یہ بزرگ ہم مٹی کو اس لیے دیتے ہیں زانکه دارد خاک شکلِ اَغبری کیونکہ مٹی غبار آلود شکل کھتی ہے ظاہرش یا باطنش گشتہ بجنگ اس کا فاہراس کے باطن کے ساتھ جنگ میں معروف ہے ظاہرش گوید کہ ما اینیم و بس اس کا ظاہر کہتا ہے کہ ہم صرف ہی ہیں

ا بناہ رش - صنور سلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری احوال عالم پر کھلے باطنی احوال کہ اللہ سے ان کوکون ساقرب عاصل ہے اس تک رسائی نہیں ہوتی۔ کیمان ۔ جہاں۔ زر۔ بانی اور مٹی سے اللہ نے جوکلوق بنائی ہے اس کے مختلف مراتب ہیں۔ خلقال ۔ بازیب رتر تجے۔ لیموں مصر میں کیڑوں کی گریت ۔ چیس شانی اور کڑھائی میں لیموں کی شائی جاتی تھی ۔ در قعدہ۔ بجدہ کے ابعد بیشنے کی دیئت۔ چیس شاہے۔ یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

ع سن ترہم کی جن بھی اس جیے شاہ کوخدا کا عاشق بنادیے ہیں۔ صد ہزارال۔ ای طاک ہے لاکھوں عاشق دمعثوق پیدا ہوتے ہیں جوعشق کی وجہ ہے تالہ اوفریاد میں مصروف ہیں۔ کارِ ما۔ ہمارے بیکارنا ہے مشکروں کے انکار کے یاد جود جاری ہیں۔

یں ایس نسلیت میں کوفروتی کی دجہ سے یہ نسلیت حاصل ہوئی ہے کہ اس سے اس طرح کے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ زائکہ۔ زہمن کا ظاہر غبار آلود ہے لیکن اس کا باطن پُر انوار ہے جس سے لالہ وگل رونما ہوتے ہیں۔ باطنش۔ زہمن کا باطن موتی اور ظاہر پھر ہے۔ ظاہرش۔ اس کی ظاہری مسودت کمالات باطنی کو پھیائے ہوئے اور مشکر ہے، باطن پُر کمالات ہے۔

باطنش گوید که بنمایم بایات اس کا یاطن کہتا ہے کہ میں دکھاتا ہوں، اعظمر لا جرم زیں صبر نصرت می کنند لا محالہ اس صبر ہے وہ کتے یا خندهٔ ینبالش را پیدا سیم ہم اس کی چیپی مسکرایٹ ظاہر کر دیتے ہیں ور درولش صد بزارال خندباست اس کے اندر لاکھوں مسکراہٹیں ہیں کایں نہانہا را پر آریم از کمیں ۔۔ کہ ان رازوں کو پوشیدگی ہے باہر لے آئیں شحنه آل از عفر بیدا می کند كوتوال دبا كر، ظاہر كر ديتا ہے ما مقر آریم شال از اِبتلا ہم آز اکش کے ذریعہ ان کو اقرار کرنے والا کر ویتے ہیں لک احمر بر ہمہ افزودہ است لکن العباق سب ہے برھے ہوائے ہیں کا چنیں شاہے زما دو جفت زاد کہ ایبا شاہ عارے جوڑے سے بیدا ہوا خاک چوں سوس شدہ ز آزادکیش ان کی پیدائش سے مٹی مون کی طرح ہو سکی چونکه در جنگ ست و اندر تشکش چونکہ جنگ ادر کھکش میں ہے تا شود معنیش خصم بو و رنگ حتیٰ کہ اس کا باطن ہو اور رنگ کا مخالف ہے

ظاہرش کم مکر کہ باطن کیج نبست ای کا ظاہر منکر ہے، کہ باطن کی کھے تہیں ہے ظاہرش یا باطنش در جاکش اُند اس كا ظاہراس كے باطن كے ساتھ جنگ مس معروف ب زیں تُرشرو خاک ِ صورتها للیم ای تر شر و خاک ہے ہم صورتیں بتاتے ہیں زانکه ظاہر خاک اندوہ و یکاست کیونکہ مٹی کا ظاہر عم اور رونا ہے كاشف السِرَيم و كارٍ ما جميل ہم رازوں کو کھولنے والے ہیں ہمارا میں کام ہے گرچه وزو از منکری تن میزند جور اگر چہ انکاری ہونے کی وجہ سے خاموش ہے فَصلبا وُزويده اند اين خاكبا ان مٹیوں نے بہت ی فضیلتیں جرا رکھی ہیں بس عجب فرزند کو را بوده است اس کے بہت سے عجیب فردند ہوئے ہیں شد زمین و آسال خندان و شاد زمین اور آسمان شادال و فرحال ہوئے شد زمیں چوں آساں از شاولیش ان کی خوش سے زمین آسان کی ظرح ہو گئی ظاہرت یا باطنت اے خاک خوش اے بہترین مٹی تیرا ظاہر، باطن کے ساتھ ہر کہ با خود بہر حق باشد بجنگ جوایے ساتھ اللہ کے لیے آوائی میں (مصروف) ہے

ا کا برش۔ ظاہرادر باطن کی یہ جنگ جاری ہے۔ بھی ظاہر کا غلبہ ہوتا ہے بھی باطن کو نتے حاصل ہو جاتی ہے۔ زیں ترشرو۔ بدمسورت مٹی جسیل وجیل علوق کا پیدا کرنا اس کے باطنی حسن کا اظہار ہے۔ زائکہ۔ زیمن بظاہرروتی صورت ہے لیکن اس کے باطن عمل سرتیں موجز ن تیں۔

ع کاشف السرتیم ۔ اللہ تعالی چیپے راز دس کو ظاہر کر دیتا ہے اور زمین کی پہلی ہو کی خوبیاں ظاہر کر دیتا ہے۔ گرچہ۔ چورج اکرج انے کامنکر ہوجاتا ہے اور خاموثی انتیار کرتا ہے۔ کو اللہ کو دیا کر اقرار کرالیتا ہے، اللہ تعالی بھی آ زمائش میں ڈال کر انسانوں کی باطمنی خوبیاں واشح کر دیتا ہے۔ بس مجیب نہیں نے بہت ہے با کمال فرز ند جنے لیکن سید الانبیا جیسا کوئی نہ جنا۔ شد ۔ زمین اور آسان کے لما پ سے جب سید الکونیمن کا ظہور ہواتو دولوں نے سرت کا ظہار کیا۔

سے شدز مین۔ آنحضور ملی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہے زمین کوعروج حاصل ہوا۔ فاک۔ زمین نے آنحضور ملی اللہ علیہ وسلم کو جناتو سوئن کی طرح سو زبان بن کراظہار مسرت کیا۔ آزادیش کیے آنحضور مسلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش۔ ظاہرت۔ جس کا ظاہرا در باطمن خدا کے لیے باجمی جنگ جس ہو اس کی روح نیر نور ہوتی ہے اوراس کا لورنا قابل زوال ہوتا ہے۔

آفنابِ جالش را نبود زوال اس کے جان کے سورج کے لیے زوال نہیں ہے يشت زير ياش آرد آسال آسان كمر اس كے ياؤں كے فيے لے آتا ہے باطن تو گلتال در گلتال تیرا باطن باغ باغ ہے تا نیامیزنند باہر نورئش تا کہ وہ کمی نور بھانے والے سے میل جول کریں عیش بنهال کرده در خارِ درُشت سخت خارول میں عیش کو چھیائے ہوئے ہیں كائے عربة وُزو ازيں در دُور باش کہ اے چور دیمن! ای دروازہ ہے دور رہو سر چو صوفی در گریبال بردهٔ صوفی کی طرح سر کو گریان میں ڈال لیا ہے کم شود زیں نگرخانِ خار خو واغل شہوان محول سے چیرے والوں، کانے کی طبیعت والوں میں ہے هر دو عالم خود طفیل او بُدست دد جہان اک کے طفیل کیدا ہوئے ہیں ماجہانے را بدو زندہ کئیم چرخ را در خدمتش بندہ کئیم ہم دنیا کو اس کی خدمت میں غلام بنا دیں گے ہم دنیا کو اس کی خدمت میں غلام بنا دیں گے

ظلمتش با نورِ او شد در قالِ اس کی تاریکی اس کے نور کے ساتھ جنگ میں لکی ہر کہ کوشد بہر مادر امتحال جو تخص المارے کیے امتحان دینے میں کوشش کرے ظاہرت از تیرگی افغال کنال تیرا ظاہر تاریکی کی وجہ سے فریادی ہے قاصداً چول صوفيانِ رُو ترش وہ صوفیوں کی طرح بالارادہ تُرشرو ہے عارفان رُو تُرش چوں خار پشت تُرشرو عارف سمی کی طرح ہیں باغ مینهال کرد وَرد آل خار فاش باغ نے پھول کو چھیا لیا ہے، کانٹا کھلا ہوا ہے غار کیتا خار حاری کردهٔ اے سمی ا تو نے کانوں کو بھہان بتایا ہے تا کے در جار دانگ عیشِ تو تاکہ کوئی تیرے وسیع اعیش میں طفلِ تو <sup>۲</sup> گرچہ کہ کودک خو تگرست تیرا بچہ اگرچہ بچپن کی عادت والا ہے

نشان خواستن عبدالمطلب از موضع محمد مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم كه كجايش يابم و جواب آمدن از درون كعبي و نثان يافتن خواجہ عبدالمطلب كا أتخضور صلى الله عليه وسلم كى جگه كے بارے ميں يا معلوم كريا کہ ان کو میں کہال یاوں گا، اور کعبے کے اندر سے جواب آنا اور پا، معلوم ہونا

گفت عبدالمطلب كايندم كجاست اے عليم الرسر نشال وہ راہ راست (خواجه) عبدالمطلب نے کہا اس وقت کہاں ہے؟ اےراز کو جاننے والے! سید ھےراہتے کا پتابتا دے

<sup>۔</sup> ہرکہ۔ جو تخص بارگاہ خداد ندی میں امتحان دینے کے معالم میں کوشاں ہے اس کا مرتبہ آسان سے بلند ہے۔ طاہرت ۔ بظاہر پر اگند گی ہے لیکن باطن باغ باغ ہے۔ قاصدا۔ میض اپنے ظاہر کواس لیے پر اگندہ رکھتا ہے کہ دنیا دار اس ہے کیل جول پیدانہ کریں۔ عارفاں۔ بزر کوں کی ترشرونی اس کے ہوتی ہے کہ موام سے اپنی روحانی لذے کو بچائے رکھیں۔

۲. باغ ان کامنال اس باغ کی ہے جس نے پھولوں کو پنسپالیا ہواور کا تنو ل کوظا ہر کر دکھا ہوتا کہ پھول وشمن کی دست برد ہے محقوظ رہیں۔ مکرخال ہ

۳. مفل تو- آئنسورسلی الله علیه و کم وجر تخلیل عالم بین- زنده کنیم بینی هم روحانی زندگی عطا کریں گے۔ کجاست بیعن آئنسورسلی الله علیه وسلم اس وفت کہاں میں ان کاسیدھار استریتاوے۔

گفت اے جویندہ طفل رشید اس نے کہا، اے راہ یاب بے کے الل کرنے والے با تو زال شاه جہال بدہم نشال میں کھیے اس شاہجہاں کا بتا بتاتا ہوں یس روال شد زود بیر <sup>نیلبخ</sup>ت تو وہ نیک نصیب بڑے میاں فورا روانہ ہو گئے زانکه که جدش بود ز اعیانِ قریش کیونکہ ان کے دادا قریش کے سرداروں میں ہے تھے مهتران رزم و بُوم و ملحمه رزم و برم اور میدان جنگ کے سردار ہوئے ہیں كز شهنشابان مد يالوده است کیونکہ (وہ) عظیم باوشاہوں سے بھی برگزیدہ ہیں نبیت جنسش از سمک کس تا ساک سمک ہے ساک تک کوئی ان جیبا نہیں ہے خلعتِ حق را چه حاجت تار و بود الله كي خلعت كو تانے بانے كى كيا ضرورت ہے؟ بر فزاید بر طرانِ آفاب وہ سورج کے نقش و نگار سے بڑھ جاتی ہے

از درونِ کعبہ آوازش <sup>ا</sup> رسید کعبے کے اندر سے ان کو آواز آئی باَتَفِش گفتا مخور عم کایں زمال نیجی آواز نے ان ہے کہا عم نہ کر ابھی در فلال وادیست ز*ری* آل درخت فلاں میدان میں، ورخت کے نیجے ہے در رکابِ او امیرانِ قریش قریش کے سردار ان کی حمرای عمل تھے تا بہ پشتِ آدمٌ اسلانی ہمہ ان كے تمام بزرگ (معزت) آدم عليه السلام كى بشت تك این نسب<sup>۲</sup> خود نوست او را بوده است یے نب بھی ان کے لیے چھلکا ہے مغیر او خود از نسب دُورست و باک ان کا جوہر خود نسب سے دور اور پاک ہے نورِ حق را کس نجوید زاد و بود الله كے نور كے ليے كوئى بيدائش اور وجود كونبيس وحوثر تا ہے تمترین مطعنت که بد مد در تواب وہ جو اوٹی دہد کی خلعت ثواب میں ویتاہے

بقیہ قصہ وعوت سلیمان علیہ السلام بلقیس را بایمان حضہ دعوت سلیمان علیہ السلام کا بلقیس کو ایمان کی دعوت دینے کے قصہ کا بقیہ

خیز بلقیما بیا و ملک بین بر کب دریای بردال دُر بجین اے بلقیما بیا و ملک بین بر کب دریای بردال دُر بجین اے بلقیما انھ، آ جا سلطنت کو دکیے اللہ کے دریا کے کنارے سے موتی چن لے خواہرانت ساکن چرخ سنی تو بمردارے چہ سلطانی کئی ہے؟ حیری بہیں، بلند آسان پر مقیم ہیں تو نمردار پر کیا سلطنت کر بی ہے؟

آ ۔ آوازش لین عبدالمطلب کوآ واز آئی۔ ہیر نیک بخت۔ خواجہ عبدالمطلب۔ در رکاب۔ لیمن عبدالمطلب کے ساتھ قریش کے دوسرے سردار بھی آ نحضور مسلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے جلے۔ اعمان میں کی تجع ہسردار۔ رزم۔ میدان جنگ۔ بزم محفل نشاط ملحمہ۔ میدان قبال۔ آج ایس نسب۔ آنحضور مسلی اللہ علیہ دسلم کے ذاتی فضائل کے مقابلہ میں نسبی فضیلت بیج ہے۔ مغز۔ آنحضور مسلی اللہ علیہ دسلم کا امسلی جو ہرنسب سے بے

ہیں سب یا مسور می الد مدید مے حوالی تھا ہی ہے۔ جملی ایعنی تحت افری عوام کا خیال ہے کہ زمین تجملی کی پہت پر قائم ہے۔ ساک۔ لیعنی آسان نیاز ہے، خوشور سلی اللہ علیہ ملم خیر الخلائق ہیں ہے کہ جملی لیعنی تحت افری عوام کا خیال ہے کہ زمین تجملی کی پہت پر قائم ہے۔ ساک۔ لیعنی آسان کی اختیا کی بلندی، ساک اعز ل اور ساک رام و وستارے ہیں جو اختیا کی بلندی پر ہیں۔ زاو۔ لیعنی نسب فلعت رلیاس کا شاقی جوڑا جو کسی کو انعام میں دیا جائے۔ تارو ہو دیانا، بانا۔

سلامی بانب بے جو مولی جوڑا تو اب میں ملا ہے وہ تا تاریخی سورج ہے بھی برا ما ہوا ہوتا ہے۔ طرآز فیش و نگار ہیں سورج ہے بھی برا ما ہوا ہوتا ہے۔ طرآز فیش و نگار ہیں سلامی ساتھ کے میں میں ہے۔ طرآز فیش و نگار ہیں ہیں جسے معرست آسیا فرعون کی بیوی وغیرہ ۔ تن بلند مروار ۔ مدیث میں ہے۔ الله نیا جنفة " دنیا مردار ہے۔"

جاودال از دولتِ ما يَر بخور ہمیشہ ہماری دولت کے کھل کھا جے میدانی کہ آل سلطال چہ داد تو میکھ جانی ہے کہ اس شاہ نے (ان کو) کیا دیا ہے؟ ہر دے بروار بے سرمایہ سود ہر وقت بغیر سرمایہ کے تفع کما برتو چول خوش گشت این ریج و تعب یہ رنج اور مشقت تیرے لیے کیے بھلی بن گئی وز ہمہ ملک سیا بیزار شو اور سا کی بوری سلطنت سے بیزار ہو جا تو خوشی میں اس فقیر کی طرح ہے جو نقارہ بیٹ رہا ہے کہ میں بھٹی کا بڑاہ اور رکیس ہوں

خيز بلقيسا بيا دولت تكر اے یکھیں! اٹھ، آ جا اس بادثانی کو دیکھ خوابرانت را ز بخششهای راد تیری بہنوں کو سخاوت کی بخششوں میں ہے خيز بلقيسا بيا در بح جود اے بلقیس! اٹھ سخاوت کے سمندر میں آ جا خوابرانت جمله در عیش و طرب تیری بینیں سب عیش اور مستی میں ہیں خيز بلقيها سعادت يار شو اے یلقیس! اٹھ ٹیک بختی کی یار بن جا تو زشادی چول گدائے طبل زن که منم شاه و رئیس گخن

مثل قالع شدن آدمی بدنیا و حرش او در طلب و نیا و انبان کے دنیا میں قائع ہونے اور دنیا کی طلب میں اس کی حص اور روحانیوں غفلت او از دولتِ روحانیال که ابنائے جس وے اند کی دولت ہے اس کی غفلت کی مثال جو روحانی ای جے ہیں اور و تَعْرِه زَنَالَ كَه يَا لَيُتَ قَوُمِي ۖ يَعُلِمُونَ

نعرہ لگا، رہے ہیں کہ کاش میری قوم جان کیتی کو گدائے کور " دید حملہ می آورد و دَکفش کی دَرید

اس پر حملہ کر دیا اور اس کی گدڑی بھاڑ دی شد مکرد بہر تاکیدِ خبر بات کی تاکید کے کے حرر ہوا ہے بُر که اند ایندم شکار و صیر جو اس ونت صید و شکار کی جبتی میں بہاڑ یر ہیں درمیان کوی می گیری تو کور تو کویے میں اندھے کو پکڑتا ہے آل سکے در کو گدائے کور وید ایک کتے نے گئی میں ایک اندھے فقیر کو ویکھا گفته ایم ایس را وَلے بار وگر ہم سے (قصہ) کہہ کچے ہیں لیکن دوبارہ کور گفتش آخر آل یارانِ تو اندھے نے اس سے کہا آخر تیرے دوست قوم تو درکوه می گیرند گور تیری قوم پہاڑ میں گورخر پکڑ رای ہے

ال يرا يي شاى كا علمان كرتى ہے۔

يالينت فؤمن البنتي فوش موكر كيم كاكن ميرى قوم جان لين كه جھ يركياكرم مور ماہے۔ "آل سطے وتيادار كى مثال كل كاس كت كى ك ب جواج محے شکاروں کو تھوڑ کر گدااور فقیر پر لیکتا ہے۔

گفتدا يم - اند معادركوچه كے كا تصريم بهلے بھى بيان كر بيكے بيل، كين بات كومضبوط كرنے كے ليكرركهد بين - كور - اند معے نے كتے سے کہادومرے کے تو پہاڑ پر کورخ کا شکار کرد ہے ہیں تو اند اُھے کو چنٹ رہا ہے۔

آب شوری جمع کرده چند کور تو کھاری یانی ہے، تو نے چند اندھے جمع کر لیے ہیں می خورند از من ہمی گردند کور وہ جھ میں سے پیتے ہیں اور اتد سے ہوئے ہوتے ہیں آب بد را دام این کورال مکن برے یانی کو ان اندھوں کے لیے جال نہ بنا تو چو سگ چونی بزرقی کور کیر توكتے كى طرح مكارى ساند ھے كو بكڑنے والا كيول ہے؟ جمله شیر و شیر گیر و مست نور مجسم شیر ہیں اور شیر بکڑنے والے ہیں اور نورے مست ہیں کرده ترک صید و مرده در وَله شکار کرنا چھوڑ دیا ہے اور عشق میں فتا ہیں تا کند او جنسِ ایشال را شکار تاكه وه (دوست) ان كے ہم جنسوں كو شكار كر لے خوائده الْقَلْبُ بَيْنَ الْآصَبَعِين تو نے بڑھا ہے کہ ول وو اٹھلیوں کے درمیان میں ہے چوں ہہ بیند شد شکارِ شہریار جب وہ غور کرے گا تو شاہ کا شکار ہوا ہے وست آل صیاد را برگز نیافت اس نے شکاری کے ہاتھ کو بھی نہ پایا عشق شه بین در تکهداری من میری حفاظت کے بارے میں اللہ کے عشق کو و کھے

ترک این تزور کن شخ نفور (ائے) تنفر شخ اس کر کو جھوڑ دے کایں مریدانِ من و من آب شور کہ یہ میرے سرید بین اور میں کھاری یانی ہول آبِ خود شیرین /کن از بحرِ لَدُن لٹر کے دریا ہے اینے کیانی کو شیریں بنا لے خيز، شيرانِ خدا أبيل گور گير اٹھ، خدا کے شیروں کو، گورخر بکڑنے والا ویکھ گور چه از صيدِ غير دوست دور گورخر کیا ہوتا ہے اور وہ دوست کے علاوہ کے شکارے دور ہیں در نظاره <sup>ت</sup> صير و صيادي شه شکار اور شاہ کو شکار کرنے کے نظارے عمل بمچو مُرِغِ مُرده شال تَكْرفت يار ان کو دوست نے مردہ برند کی طرح بکر رکھا ہے مرغ مُرده ی مضطر اندر وصل و بین مردہ برند وصل اور جدائی میں مجبور ہے مرغ مُردہ اش را ہر آل کو شد شکار اس کے مردہ برند کو جو شکار ہوا ہر کہ او زیں مرغ مُردہ بِیر بتافت جس نے اس مردہ پرتد سے روگردانی کی گوید او منگر بمرداری من وہ کہتا ہے میری نرداری پر نظر نہ کر

ے ترک کے کے تصدے مولانا نے بناوٹی مریدوں کوغیرت دلائی ہے۔ آب شور کی تو کھاری پانی ہے تو نے اپنے اند ھے مریدوں کو اپنے جاروں طرف جن کرلیا ہے۔ آپ خود باطنی کمال عاصل کراورای کے ذریعہ مریدوں کوفیض پہنچا۔ بخرلدن لینی خدائی فیض۔ فیز۔ مردال حق نظیمی فیوص سے بہرہ مند ہیں تو صرف مریدوں کولو شئے پر لگا ہے۔ کور چہ مردال حق کوکور کیر کہا تھا اب کہتے ہیں کہ حقیق مشارکے تو صرف طالب خدا ہیں وہ جسم شیر ہیں اور صرف شیر کا شکار کرتے ہیں۔

۔ درنظارہ۔ وہ اللہ تعالیٰ کے مثابہ وہی متغرق رہے ہیں اور ان کوشق میں فنا کا درجہ حاصل ہے۔ بچومرغ۔ شکاری جس طرح کا شکار کھیلتے ہیں اس سے کے مردہ جانور کوئیمس وفیرہ بحرکرا پے ساتھ دکھتے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ اس کے ہم جنسوں کا شکار کریں، ای طرح یہ بزرگ کویا کہ مردہ جانور ہیں اور اللہ تعالی ان کے ذریعے ان کے ہم جنسوں کا شکار کرتا ہے۔

سے مرتق مردہ۔ ظاہر ہے کہ و مردہ جانور بالکل شکاری کے انتیار میں ہوتا ہے شکاری ہے دصل اور جدائی میں مجبور بھن ہوتا ہے ، یہی حال ان ہزر کول کا ہوتا ہے ہیں معنی اس صدیت کے ہیں جس میں فرمایا گیا کہ ول اللہ کی دوالکیوں کے درمیان ہے اللہ جس طرح جا ہتا ہے اس کو بلٹ دیتا ہے۔ مربط مردہ۔ اس مردہ جالور کے ذریعے جو شکار ہواوہ وراصل شکاری کا شکار بنا ہے۔ ہرکہ اُو۔ جو جالور اس مردہ جالور سے کنارہ کشی کرےگا وہ صیاد کے ہاتھ سے دورر ہےگا۔ کو یداُو۔ فانی فی اللہ کہتا ہے بظاہر میر سے مردار ہوئے کونہ دیکھے خس ہونے ہے بچائے ہوئے ہوئے ہے۔

صورتِ من شبهِ مُرده گشته است میری صورت مردے کے مشابہ ہو گئی ہے جمبعثم اکنول زدستِ داد کر اب میری حرکت مصف کے ہاتھ ہے ہے جبنش باقيست اكنول چول ازوست اب باقی رہنے والی حرکت ہے کیونکہ وہ اس کی جانب ہے ہے كرچه ليمرغ است زارش مي نشم خواہ وہ سیمرغ ہو، میں اس کو بُری طرح مارتا ہوں در کفب شاہم نگر گر بندهٔ اگر تو بنده (خدا) ہے تو مجھے شاہ کے ہاتھ میں سمجھ من بكفِّ خالق عيسيٌّ وَرم (حضرت) عينى عليه السلام كے خالق كے ہاتھ ميں ہوں بر کف عیسیٰ مدار این ہم روا (حضرت) علی کے ہاتھ پر بھی میہ روا نہ رکھ از دَم من او بماند جاودال میرے دم سے وہ ہمیشہ زندہ رہے گا شاه آنکو جال بدیں علینی<sup>ت</sup> سپرد وہ قابل مبار كباد ہے جس نے اس عينى عليه السلام كوجان سير وكروى موسیم بنهال و من حبیدا به پیش میرا موی پوشیدہ ہے اور بیس سائے ہوں باز بر قرعون اژورہا شوم پھر فرعون ہر اڑدہا بن جاتا ہوں

ممن نه مُردارم مرا شه کشته است میں مردار نہیں ہون، بیچھے شاہ نے مارا ہے بحبيتم زين پيش بود از بال و پر اس سے پہلے میری حرکت بال اور پر کے ذریعہ کھی جببت فانیم بیروں شد ز پوست میری فنا ہونیوالی حرکت کھال سے باہر ہو گئی ہے ہر کہ ج جنبد یہ پیشِ جبتم جو کوئی میری فرکت سے سامنے میڑھی فرکت کرتا ہے بین مرا مُرده مبین گرزندهٔ خردار! اگر تو زندہ ہے تو جھے مُردہ نہ سجھ مُرده زنده کرد عیسی از کرم (حضرت) عليه السلام نے كرم سے مرده كوزنده كرويا کے بمائم جمردہ در قضة خدا میں خدا کے قضہ میں رہ کر مردہ کب رہ سکتا ہوں تعیسیم کیکن ہر آنکو بیافت جال میں عینی ہوں کیکن جس نے جان حاصل کر کی شد ز عیسی زنده کیکن باز مرد (حضرت) عیشی علیہ البلام ہے زندہ ہوالیکن پھر مر گیا من عصائیم در کف موسی خویش میں اینے مویٰ کے ہاتھ میں لاتھی ہوں بُر مسلماناں بلِ دریا شوم میں مسلمانوں کے لیے دریا کا بل ہو جاتا ہوں

لے کے بمائم۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات بخش کا انکار بھی جا تر نہیں ہے چہ جا ٹیکہ ضدا کی حیات بخش عیسیم میں خود بی زیر نہیں ہوں بلکہ دوسر دی کوبھی آبدی زیر گی عطا کرتا ہوں میشد نعیسی ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جس مجز ہے کا ذکر ہے اس سے عارضی زیر گی حاصل ہوتی تھی۔

یں۔ بدیں میستی۔ اگر اس سے مراد اللہ تعالی ہے تو کوئی اشکال نہیں اگر خود فانی فی اللہ مراد ہے تو مراد ہے کہ ان کے مجز کے اتعاق دنیاوی زیرگی ہے تھا اگر چہدہ بھی روسانی ابدی زندگی عطاکر لئے تھے اس کا ذکر نہیں ہے۔ من عصائی لیعنی اب میں اپنے تمام افعال میں اللہ تعالی کی قدرت کا مظہر موں۔ در آیا۔ بعنی معرکا دریائے نیل۔ موں۔ برمسلماناں۔ بعنی میں اہلی حق کے باعث نجات اور کھار کے لیے باعث عنداب ہوں۔ در آیا۔ بعنی معرکا دریائے نیل۔

کہ عصا بے کفتِ حق نبود چیس کیونکہ بغیر خدا کے ہاتھ کے لاتھی الی نہیں ہوتی ہے طنطنه جادو پرستال را بخورد جادو پرستوں کے ذبہ کو نگل کیا کہ پر آورد از بقیۃ عاد دود جس نے عاد کے بقیہ (لوگوں) کے دھویں اڑا دیے کو بر آورد لا سرِ نمرود کرد جس نے تمرود کے سر سے دھول اڑا دی زُرقِ این فرعونیاں را بر ورم ان فرعونیوں کی مکاری (کا پردہ) جاک کر دول ترک کن تا چند روزے می جند ریے دے، تاکہ چند روز نج لیس از کیا یابد جہنم پرورے (تو) جہنم کہاں ہے پرورش یائے؟ زانکہ یے بر گند ور دوزخ کلاب کیونکہ دوزخ میں کتے بے سر و سامان ہیں یں بمردے ختم اندر مردمال تو انسانوں میں غصہ مُردہ ہو جاتا کے ڈید، میرد ز نورِ مومنال كب زنده رہے، مومنوں كے نور سے بچھ بائے تا زید ورنه رحیمی بکشدش تاکہ زندہ رہے، ورنہ رحیمی اس کو بچھا دے یس کمال بادشاہی کے شدے تو بادثای کا کمال کب موتا؟

اس عصا را اے پیر تنہا سبیں اے بیٹا! اس لاتھی کو اکیلا نہ سمجھ موج طوفال ہم عصا بد کو ز درد طوفان کی موج بھی لائھی تھی جس نے درد کے ساتھ ہم عصا بدیاد ہر اعدائے ہوڈ (حضرت) ہود علیہ السلام کے دشمنوں پر ہوا بھی التھی تھی هم عصاي بود پیشه در نبرد مچمر بھی مقالجے میں لائفی تھا كر عصا بائے خدا را بشمرم اگر میں خدا کی لاٹھیوں کا شار کرول لیک زیں خیریں گیاہے زہر مند کین اس زہر کی شیریں گھای کو كر خياشد<sup>ع</sup> جاهِ فرعون و سرك اگر فرعون کا رتبہ اور سرداری نہ ہو فریہش کن آنگہش کش اے قصاب اے تھاہا! ای کو موال کر پھر زع کر کر بخودے خصم و وشمن در جہال الله بنیا میں مخالف اور وحمٰن نہ ہوتے دوزخ عجاب جشم ست بے خصم اے فلال اے فلال! دوزخ وہ غصہ ہے بغیر مخالف کے دوزخ آل خشم است و تصمے بایش دوزخ وہ غسہ ہے اور اسکو مخالف طاہیے کر بماندے لطف بے قبر و بدے آگر میربانی بخیر قہر اور بدی کے رہ جاتی

ا موج محرت نوح طیرالسلام کی برد عاہے ان کی توم پانی کے طوفان ہے ہلاک ہوئی۔ جادد پرستاں۔ لینی فرعون کی توم ۔ عاد - حضرت ہود علیہ السلام کی توم تھی ۔ عصابا لینی میں اگر خدائی عذاب کی تفصیل ہیان کرد ں تو فرعون طبع انسانوں کے مکر کا پردہ جاکہ دوں۔ لیک ۔ ان فرعو نیوں کو دنیادی لذتوں میں جو کہ حقیقاز ہر ہیں، جٹلار ہے دو۔

"كرنباشد ـ دظام قدرت كابقاك ليے تنهاروں كى بحى ضرورت بـ از كجا ـ يؤك جنهم كى خوراك بين جس باس كى برورش بوتى بـ فريسش -قرآن باك بن ب ذر هُ فرين أخلوا وَيْنَدَهُ عُوا وَيْلَهِمُ الْاَهُلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ الب في ان كوچور در كووه كات اور نفع انحات و بين اور ان كوتمنا خفات من دالے ركھ بجرعنظريب وه جان ليس مح ـ "كلاب ـ دوز خ كے كتان كے كوشت كے نتظر إيں كر نبود ب عدم كى بقاء كے ليے خالفت اور دشتى كا و جود ضرور كى بدون فعد برجائے -

ے دوز نے۔دوز نے اللہ تعالی کے عسر کا مظہر ہے اس کے لیے النا دشمنوں کی ضرورت ہے۔ رحیمی۔ اگر مفت غضب ندر ہے تو دوز نے شمنڈی ہو بائے۔ محر بماندے۔ اگر سرف مفت رحمت ہواور مفت غضب نہ ہوتو بادشاتی کا کمال نہیں ہے لہٰذاالو ہیت کے لیے دونوں مفتی ضروری ہیں۔

ریشخند ہے کردہ اند آل منکرال بر مُثَلَبها و بيانِ ذاكران ان منکرول نے ناق اڑائی ہے الل ذكر كى مثالوں اور بيان كى تو اگر خواہی بلن ہم کریشخند چند خوابی زیست اے مُردار چند اگر جاہے تو بھی نداق اڑا اے مردار! تو کب تک زندہ رہے گا؟ شاد یاشید اے محال ڈر نیاز بر ہمیں دَر کہ شود امروز باز اے دوستو! نیاز مندی میں خوش رہو اس دروزے پر جو آج کھلا ہوا ہے ہر حویجی ماشدش کردے وں کر درمیانِ باغ از سیر و گیر ہر ضرورت کی ایک دوسری کیاری ہوتی ہے باغ میں کہین اور کبر ہر کیے <sup>ہا</sup> یا جنس خود در کردِ خود از برائے پختلی نم می خورد ہر ایک چیز ہم جس کے ساتھی این کیاری میں پھنگی کے لیے سرابی مامل کرتی ہے تو که کرد زعفرالی زعفرال باش و آمیزش مکن بادیگران تو جو کہ زعفران کی کیاری ہے زعفران رہ، اور دوسرول کے ساتھ نہ مل آب می خور زعفرانا تاری زعفرانی اندرین طوا ری اے زعفران! سیرانی حاصل کر تا کہ تو بیک جائے تو زعفران ہے اس طوے میں لمے گا تو مكن در كرد شلغم يوز خويش که تگردد با تو او جم طبع و کیش شلیم کی کیاری میں اپنا منھ نہ ڈال تاكه وه تيرا بم مزاج اور بم غيب نه بو جائے تو بکردے او بکردے مودّعہ زانكه أرض الله آمد واسعه تو ایک کیاری میں اور وہ دوسری کیاری میں رکھا ہوا ہے کیونکہ ایلہ کی سرزمین وسیج ہے خاصهٔ آل ارضے کہ از پہناوری در سفر کم می شود دِیو و بری خصوصاً وہ زمین (جس مین) وسعت کی وجہ ہے وید اور بری سنر میں کم ہو جاتے ہیں اندرال بحر و بیابان و جبال منقطع می گردد اوبام و خیال ان سمندردل اور جنگلول اور بهازول میں اومام اور خيالات خم مو جاتے ہيں ایں بیاباں در بیابانہائے او بمچو اندر بر و برکیک تار<sub>ِ</sub> مو یے جنگل ای کے جنگلوں میں اس طرح بین، جیسے سمندر اور خطی میں ایک بال

ا رینخدے۔ منکر،انل ذکرکا ندان اڑاتے ہیں تو بھی اگر جا ہے ندان اڑا لے بھر دیکھ انجام کیا ہوتا ہے۔ شاد۔ جولوگ آیات الہیہ کے ذکر ہے مجت رکھتے ہیں اوراس درکی نیاز مندی انعتیار کئے ہوئے ہیں وہ قائل مبار کباد ہیں۔ حوتئے۔ مولانا نے اس لفظ کوخر و ریات زندگی کے معنی میں بولا ہے۔ کرد۔ کاف کے ضمہ ہے، کیاری۔ سر کہسن ۔ تمر ۔ ایک بھل کا نام ہے جو خراسان میں پیدا ہوتا ہے اس کا اچار ڈالا جاتا ہے، مولانا تنامس اور منافق کے مسلک کوجدا گانہ کر کے مجھارہے ہیں۔

ی ہر کیے۔ ہرتر کاری اپنی کیاری میں پرورش پاتی ہے ادر سرائی حاصل کر کے پختہ ہوتی ہے۔ تو کہ یخلص کو منافق کے ساتھ کیل جول نہ چاہے۔ آب می خور۔ اپنے مسلک پرقائم رہ کر پینٹنگی ہیدا کرتا کہ اعلیٰ مقام حاصل ہوجائے۔ تو کمن۔ زعفران کوا پی کیاری میں رہنا جاہے، شلغم کی کیاری کارخ کرے گاتو اس میں اس کی خاصیت آجائے گی۔ میں اس کی خاصیت آجائے گی۔

سے کو بھردے۔اللہ نے مومن کا ایک مقام اور منافق کا دومرامقام بنایا ہے خدا کی ذہین وسیجے ہے خلط و ملط کی خرورت نہیں ہے۔خاصہ عالم غیب کی مرز ہین آو اس قدر درسیجے ہے کہ اس میں دیواور پری بھی راستہ گم کر بیٹھتے ہیں۔اعمرال عالم غیب کے سمندروں اور جنگلوں اور پہاڑوں کی وسعت تک وہم اور خیال بھی منبیل پہنچ سکتا۔ ایس بیابال۔ دنیاوی ذہین کی اکتات اس غیب کی زہین کے اعتبارے ایس ہے جیسا کہ بڑو پر کے مقابلہ میں ایک بال۔

تازہ تر، خوشتر ز جو کا سے روال جاری نہروں ہے، تازہ تر اور اچھا ہے سیر بنہاں دارد و بائے روال پوشدہ سیر اور روال باؤں رکھتا ہے پوشیدہ سیر اور روال باؤں رکھتا ہے ایس نقش را کم زن بر آب اے مقرر! ای نقش کو بانی پر نہ سیجے ایس نقش کو بانی پر نہ سیجے

ننے والا سو گیا ہے تقریر مخفر کر اے مفرد! اس سف کو پالی پر بقیہ دعوت سلیمان علیہ السلام و بلقیس را کہ فرصت غنیمت است حفرت سلیمان علیہ السلام کی بلقیس کو دعوت کا بقیہ کہ فرصت غنیمت ہے

زیں تحسیسانِ کساد افکن گریز ان ٹونے میں جالا کرنے والے کمینوں سے بھاگ بیش ازال که مرگ آرد گیر و دار اس ہے قبل کہ موت پکڑ وھکڑ شروع کرے در نگر شاہی و ملک بے وَعَل بادشای، اور بغیر فساد کی سلطنت دکھے لے اندرین درگه نیاز آورنه ناز اس بارگاہ میں نیاز پیش کر نہ کہ ناز ورنه مرگ آید کشد گوش ترا ورنہ موت آئے گی تیرے کان کھنچے گیا کہ جو وُزو آئی بھینہ جان کنال كرتو چور كى طرح كوتوال كے ياس جائلى كى حالت ميس آئے كى گر جمی وُزدی بیا و تعل وُزد اگر چوری عی ترنی ہے ؟ آ اور لعل چا تو حرفته مُلكت كور و كبود تو یے تور اور تاریک سلطنت کو پکڑے ہوئے ہے کہ اجل ایں ملک را ویرال گرست کیونکہ موت اس سلطنت کو ویران کر دینے والی ہے

خیز بلقیما کہ بازاریست تیز اے بلقیس! اٹھ کیونکہ بازار تیزی ہے خير بلقيها كنول با اختيار<sup>ع</sup> اے بھیں! اب اٹھ (جکد) یا اختیار ہے خير بلقيما بيا پيش از أجل اے بھیں! اٹھ موت سے پہلے آ جا خيز بلقيها بجاو خود مناز اے بلقیں! اٹھ، اپنے مرتبہ پر ناز نہ کر خيز بلقيها و مُسته ما قضا اے بلقیس! اٹھ اور قضا (خداوندی) سے نہ جمر بعد ازان<sup>۳</sup> گوشت گشد مرگ آنجان اس کے بعد موت تیرے ایے کان کھنچ گ زیں خراں تا چند باشی تعل کرزد تو ان گرموں کے نقل کی تک جرائے گا؟ خواہرانت بإفت ملك ظود تیری بہوں نے ہیشکی کی سلطنت حاصل کر لی اے خنک آنجال کزیں مُلکت بجست وہ جان قابل مبار کماد ہے جس نے اس سلطنت کو چیوڑ دیا

آب إستادة كم سيرستنش نهال

یانی تھہرا ہوا ہے کیونکہ اس کی رفتار پوشیدہ ہے

كو درون خويش چول جان و روال

كوتكه وه ايخ اندر جان اور روح كى طرح

مستمع خفته است كونته كن خطاب

ا آباستادہ۔ سالک کے باطن کارکا ہوا بانی جس کا بہاؤ پوشیدہ ہے جاری بانی ہے بدر جہا بہتر ہے۔ کو۔ سالک کی سیر جان اور روح کی سیر کی طرر کا مختل اور ہوتی ہے۔ کو۔ سالک کی سیر جان اور روح کی سیر کی طرر کا مختل اور ہوتی ہے۔ مستمعے جونکہ سامعین کی توجہ میں ہے لہٰ ذافتا کے مقام کی با تعمی بدکر دوور نہ نقش برآب ہوں گی۔ فیز ۔ جستر سلیمان علبہ السلام نے بلتیس کومل کی دعوت دی اور فرما یا بدکر دار دس کی محبت سے فیا۔

ع باانتهار ۔ انسان جب تک زندہ ہے باانتہار ہے۔ درتھر یعنی عالم آخرت کی شائل جولاز وال ہے۔ در کر ۔ یعنی درگا و غداوندی میں صرف نیاز کام آتا ہے۔ مستہ ۔ مستیر کامخلف ہے، جھڑانہ کر۔

مُلكتِ شابان و سلطانانِ دين دین کے امرا اور شاہوں کی سلطنت<sup>.</sup> ظاہراً خارے میانِ دوستاں بظاہر دوستول کے درمیان ایک کائا ہے ليك آل از خلق ينهال مي شود لیکن وہ (باغ) محلوق سے پیشیدہ ہوتا ہے آب حیوال آمده کزمن بخور آب حیات آیا ہوا ہے کہ مجھے پی همچو خورشید و چو بدر و چوں ہلال سورج اور چودھویں اور پہلی کے جاند کی طرح می خوری صد لوت و لقمه خائے نه تو سو غذا کیل کھائے گی اور لقمہ چبانے والی نہیں ہے نے یدید آید ز مُردن زشتیت نہ مرنے کی وجہ سے تیرے اوپر بدنمائی آئے گی ہم تو نیکو بخت باشی ہم تو بخت تو عی کیک بخیت ہو گی تو عی نصیبہ ہو گ بخت غیر تست روزے بخت کرفت نصیبہ تیرا غیر ہے، ایک دن نصیبہ روانہ ہو جائے گا دولتِ خود ہم تو باش اے مجتبیٰ اے كركزيده! خود تو دولت يان جا یں تو کہ بختی ز خود کے کم شوی تو پھر جبكہ تو خودنصيبہ ب،اين آب سے كب كم ہوگى؟ چونکه عین تو ترا شد ملک و مال جَبكه تيرا وجُود خود تيرا ملك و مال ان گيا خیز بلقیسا بیا بارے بیس ا مليقيس! الله، آجا اب ومكيه شِشت در باطن میان گلتال وہ حقیقتاً باغ میں بیٹھا ہوا ہے بوستال با او روال ہر جا رود جہاں وہ جاتا ہے باغ اس کے ساتھ جاتا ہے ميوما لابه كنال كز من بير پھل خوشامہ کرتے ہیں کہ ہمیں کھا طوف می کن بر فلک بے پر و بال بغیر بال و یہ کے آسان کا طواف کر چول روال باشی روان و یائے نہ تو روح کی طرف طے گی اور پاؤں نہیں ہے نے نہنگ عم زند بر کشتیت نہ تیری کشی کہ غم کا گرچے حملہ کرے گا مم تو شاه و مم تو لشكر مم تو تخت تو تی شاہ ہو گی تو ہی لشکر ہو گی تو می تخت ہو گی گر توج نیکو بختی و سُلِطانِ زفت اگر تو نیک بخت ہے اور سُلطانِ اعظم تو بماندی چوں گدایاں بے نوا 🗎 تو نقیروں کی طرح بے سر و سامان رہ جائے گی چول تو ہاشی بخت خود اے معنوی اے معنوی! جب تو خود اپنا نصیب ہو گی تو زخود کے گم شوی اے خوش خصال اے خوش خصال! تو اینے آپ سے کب کم ہو گی؟

ا شتہ۔نشتہ کا نفف ہے، لیخی جس نے اخروی سلطنت ماصل کر لی وہ باطنی کمالات کے باغ میں بیٹھا ہوا ہے لیکن بظاہر وہ اپنے ملنے والوں کوایک کا نٹانظر آرہا ہے۔ بوستاں۔ اس کے کمالات کا باغ اس کے ساتھ رہتا ہے لیکن موام کی نظر سے نفلے ہے۔ میوہ۔ وہ اس باغ سے پیلوں سے نفع اعدوز ہے اور اس باغ کی نہروں سے آب حیات بی رہا ہے۔

۲. طوف عالم ملکوت کا میرکر۔ چول۔ بیمیر دو مانی ہو گی جس جمل پاؤل اور بال دیر کی خر درت نہیں ہے۔ می خوری۔ معارف خداد ندی ہے لذخی عاصل ہوں گی ، اُس خوراک کے لیے لقمے چبانے کی خرودت نہیں ہے۔ نے نہنگ۔ تیری اس کشی کوئم کا گر چھ نقصال نہیں پہنچا سکتا۔ ہم تو شاہ۔عالم ملکوت میں تو خود ملکہ ہوگی خود کشکر اور تخت شائی ہوگی تو خودنصیبہ ہوگی اور خود بی نیک بخت ہوگی۔

ے گرتو۔اس عالم میں اگرتو نصیبہ در بھی ہے تو بخت اور چیز ہے اورتو اور چیز مغائرت کی وجہ ہے کی وفت تھے سے تیرا بخت جدا ہوجائے گا اورتو فقیر بن جائے گا۔ چوں تو باٹی۔ جب تھے میں اور نصیبہ میں اتحاد ہوجائے گا تو پھر بخت کوتو گم نہ کرے گی کیونکہ کوئی اپنے آپ کو گم نیس کرتا ہے۔

بقیہ قصہ عمارت کردنِ سلیمان علیہ السلام مسجدِ اقصیٰ را بہ تعلیم و وحی خدا جہتِ حکمتہا و معاونتِ ملائکہ و دیو و بری دخرے سلیمان کا مسجد اتصیٰ کو حکمتوں کی دجہ سے خدا کی تعلیم ادر وحی کے ذریعہ تعمیر کرنے کا بقیہ قصہ اور فرشتوں اور جنوں اور بریوں کی مدد

بر سليماڻ آل نبي نيک بخت ان نیک بخت (نبی) سلیمان عکیہ السلام کے باس لشکر بلقیس آمد در نماز بلقیس کا لشکر نماز کا عادی ہو گیا ہے جن و الس آمد بدن درکار داد جن و انس آ گئے (اور) کام میں لگ گئے ہمچناں کہ در رہِ طاعت عباد جس طرح کہ لوگ راہِ عبادت میں می کشد شال سوی دکان و غله وہ ان کو دکان اور آمدنی کی طرف تصینی ہے تو مبیں ایں خلق را بے سلسلہ<sup>س</sup>ے تو ان لوگول کو بلا زنجیر نہ سمجھ نیستند اس خلق ہے بند نہاں یے لوگ پوشیدہ بند کے بغیر نہیں ہیں می کشاند شال سوئے کان و بحار وہ ان کو کانوں اور سمندروں کی جانب تھینچتا ہے كُفت حَنْ فِي جِيدِهَا حَبْلُ الْمَسَدُ اللہ نے فرمایا ہے اس کے مطلے میں، موج کی ری ہے

بعد ازال آمد ندا از پیش تخت اس کے بعد تخت کے سامنے سے آواز آئی اے سلیماں مسجد اقصی بساز اے سلیمان علیہ السلام! مسجد اتھیٰ بتا چونکه او<sup>ع</sup> بنیاد آل مسجد نهاد جب انہوں نے اس مجد کی نو رکھی یک کروہ از عشق و قومے بے مُراد ا کے گروہ عشق کے ساتھ اور کھے لوگ بادل ناخواستہ خلق ديواند و شهوت سلسله لوگ دیو ہیں ادر خواہش نفسانی زنجیر ہے هست اس زنجیر از خوف و وله یے زنجیر ڈر اور عشق کی ہے هست این بند و کمند آل خوف شال ہے پھندہ اور کمند ان کا وہ خوف ہے می کشاند شان سوئے کسب و شکار وہ ان کو کمائی اور شکار کی جانب تھنیجتا ہے می کشاند شاں بسوئے نیک و بد وہ ان کو نیک و بد کی طرف کھینچا ہے

ی بقیہ قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر چل رہا تھا درمیان میں بلتیس کا قصہ آھیا تھا، بہر حال وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آگران پر
ایمان لے آئی تھی اب حضرت کہلیمان علیہ السلام کے قصہ کو پورا کرتے ہیں اور مسجد اتصلی کی تعمیر اور سلیمان علیہ السلام کا ذکر شروع بکرتے ہیں۔

بعد از اں یعنی جب بلتیس کی دعولت کی بحیل ہوگئی تخت سلیمان کے سامنے سے ہا نف نعیمی کی آواز آئی لینکر بلتیس سے بعنی بلتیس کا لئنگر

عبادت کرنے لگا ہاب ایک وسیخ مجرد کی خرودت ہے۔ چونکہ اور یعنی معزے سلیمان طبیہ السلام آ س حتجہ لیفنی مسجد آتھی۔ جن وانس معزے سلیمان علیہ السلام کی حکومت ہرجن اور انس برخی ۔ یک کروہ ۔ پیراوک دل وجان سے کام کرر کے بتھے بچر بدد کی ہے جیسا کہ عبادات میں انسانوں کا حال ہے۔ خلق ۔ جس طرح مسجد کے کام میں جن کھے ہوئے بتھائی طرح ہرانسان کو دیو مجھواور ان کا تلبی ربخان ان کے لیے بحنو لے ذبحر کے ہووائی ذبحیر کے ذریعہ اپنے کام میں لگا ہوا ہے۔ نلسہ آ مدنی، بیدادار۔ خوف دولہ زنجیریں دوشم کی ہیں ایک ڈرکی ایک عشق اور محبت کے۔

ج سلطر قرآن باک میں ہمامن دائید ولئی الاز ض إلا منو الجلبنا جنبنها الهی کوئی زمین بر جلنوالا کر الله تعالی اس کی پینانی کے بال کی ہے۔ اس کے بارے میں ایولہب کی ہوئی دیجراس کو الله مول کی طرف کینی ہے۔ بنی جنبہ تعارتر آن میں ایولہب کی ہوئی کے بارے میں فرمایا کی ہے۔ اس کے میں موزج کی ری ہے مولانا نے یہاں دی ہے وہی خواہش نفسانی جس کوزنجیر سے تبییر کرد ہے ہیں امراد کی ہے۔

وَاتَّخَذُنَا الْحَبُلَ مِنُ أَخَلاقِهم اور ہم نے ری ان کے اظلاق سے بنائی ہے قَطُّ إِلَّا طَآئِرَهُ فِي عُنْقِهِ ہرگز، گر اس کا اعمال نامہ اس کی گردن میں ہے افكراز رنگ خوش آتش خوش ست انگارا آگ کے خوشما رنگ کی وجہ سے حسین ہے چونکه آتش شد سیای شد عیال جب آگ ختم ہوئی کالک بکل گئ حرص چوں شد ماند آں تم تباہ حرص جب ختم بهونی وه تباه کوئله ره گیا آل زحس کارِ نارِ حص بود وہ حص کی آگ کے کارنامہ حسن کی وجہ ہے تھا حص رفت و ماند کارِ تو کبود رص ختم ہو گئی اور تیرا کام بدنما ہو گیا پختہ بندارد کے کو ہست گول وہِ تَحْصُ ال كؤ پختہ سمجھے گا جو احمق ہے کُند گردد ز آزمول دندانِ او آزمائش سے اس کے دانت کھے ہو جاتے ہیں علمِ غولِ حرص و آن خود دام بود حرص کے بھوت کے عکس نے اور وہ خود جال تھا چوں نماند حرص ماند نغز او جب حرص نہیں رہتی، وہ خوبصورت رہتا ہے تاب حض اد دفت ماند تاب خير جرص کی جک اگر چلی جائے نیکی کی چک رہتی ہے محم باشد مانده از افكر به تفت

قَدُ جَعَلْنَا الْحَبُلَ فِي اَعُنَاقِهِمُ یے شک ہم نے ان کی گردنوں میں ری ڈال دی ہے لَيُسَ مِنُ مُسْتَقُذِرا مُسْتَنْقِهِ نہیں ہے کوئی بھی گنہگار (یا) پاک حصِ تو درکارِ بد چوں آتش ست رے کام میں تیری رص آگ جیسی ہے آل سیابی تم در آتش نہاں کو کلے کی کالک آگ میں ہوتیدہ ہے اخكر از حرص تو شد محم سياه کاا کوئلہ تیری حص کی وجہ سے آنگارا تھا آل زمال آل تحم<sup>ع</sup> انظر می نمود اس وقت وه كوئله انكارا نظر آيا حرص کارت را بیاراینده بود لی نے تیرے کام کو آرامتہ کیا تھا عورهٔ را که بیا رابیند غول جس کیے خوشے کو بھوت نے آراستہ کیا ہے آزمالیش چول نماید جانِ او جب اکی جان آزمائش کرتی ہے از ہوں آل دام دانہ می نمود ہوس کی وجہ ہے اس جال کو وانہ دکھا ویا حص اندر کارِ دین و خبر جوُ خر اور دین کے کام میں رص کو دیکھ خير ہا نغزند نہ از علم غير نیک کام (خود) خوبصورت ہیں نہ کہ غیر کے عکس ہے تاب حص از کار دنیا چوں برفت ونیا کے کام سے جب رص کی چک چلی جائے ۔ ہر حدارت انگارے کے بجائے کوئلہ رہ جاتی ہے

ا مستقدّر بلید، گنهگار مستنتخد اصل می مستقی تما، یاک وصاف طائز ریز و لین اعمالنامه حرص انسان کی حرص ایس سے برے مل کوخوشما کر كے بیش كردى ہے جس طرح آگ كالے كو كلے كوسين انگارابنادى ہے۔ آل سيانى \_كوئله كالا ہوتا ہے آگ اس كومرخ بنادى ہے جب آگ بجما باتى بوكدكا كالاين نمودار بوجاتا بـافكر براعمل وحد حسين بناب جبوس جاتى ربتى باسعمل كايرا كانظرة فالتى بـ ٣. تحتم - كوئلسة موره. كما خوشة - نول - جهلاوا، بموت - كول - بيوتون - آزمائش - جب كيجل كوكمقا و كينو پا چلے گااوروانت كھے بموجا كيل كيداز مول ۔ انسان کی برس جال کودانہ دیکھاوی ہے۔

حرص - كار خير من اگر حرص بوادروه حرص جاتى د بيت بھى و ممل بهتر د كھائى د ے گا۔ تاب حس ـ دنيا كے كاموں من لا م كى چىك ہن جانے کے بعد ان کامول کی بدنمائی واسم ہوجاتی ہے۔

127

تا شوند از ذوق دل دامن سوار يهال تك كدوه ول كے ذوق سے دائن كے سوار بنتے ہيں بر دِگر اطفال خندہ آیدش دوسرے بچوں ہے اس کو ہنی آتی ہے خل ز علس حرص بنمود اللبيل رص کے برتو ہے، سرکہ شہد نظر آیا تھا زانخال پیوسته رونقها فزود ای وجہ ہے ہمیشہ الی رونقیں برھیس لیک نبود مسجد اقصاش نام ليكن ان كا مجد أقصىٰ نام نه موا آن ز إخلاصاتِ ابراجيمٌ بود ي (حضرت )ايراميم عليه السلام كے خلوص كى وجه ے ب لیک در بناش حرص و جنگ نیست کین اس کے بتانے والے میں ترص اور مقابلہ نہیں ہے نے مساجد شال نہ کسب و خانمال نه ان کی مجدین، نه کاروبار اور تمر صد بزارال حشمت و جم مرمت لا كھول شوكتيں اور عزتين نے نُعاس ونے قیاس ونے مُقال نه اوتکه اور نه قیاس اور نه مقال مرغ جال شال طائر از يُرِ وكر ان کی جان کا پرند دوسرے فتم کے پرے پرواز کتا ہے قبلهٔ افعالِ ما افعالِ شال ان کے افعال مارے افعال کا قبلہ ہیں يم شب جانِ شال سحر که بين شدست ان کی جان آدھی رات میں صبح کو دیمیتی سے

کودکال ارا حص می آرد غرار بچوں کو ترص وحوکا دی ہے چوں ز کودک رفت آل حرص برش جب بچہ میں سے اس کی وہ کری حص جاتی رہی کہ چہ می کردم چہ می دیم دریں كر ميں نے كيا كيا تھا أنميس كيا شمجما تھا؟ آل بنائے انبیا بے حص بود انبیا کی تعمیر بخیر لاج کے تھی اے بیا<sup>ع</sup> مجد ہر آوردہ کرام شرفا نے بہت ی متحدیں بتائیں کعبہ را کش ہر دے عزے فزود کعبہ جس کی عزت ہر وقت برحتی ہے قصلِ آن منجد ز خاک و سنگ نیست اس معرکی فضیلت مٹی اور پھر کی وجہ سے نہیں ہے نے کتب شال چوں کتاب ویکرال نه ان کی کتابیں، دوسروں کی کتاب کی طرح ہیں ہرکیے را<sup>ع</sup> دادہ حقّ در مُرتبت (ان من ے) ہرا کے کواللہ تعالی نے عطافر ماکی ہیں رتبہ میں نے آڈب مٹال نے غضب شال نے نکال نہ ان کا ادب نہ ان کا عصہ نہ عذاب ہر کیے شاں را کیے فرِّ وگر ان میں سے ہر ایک کیلیے ایک دومری ثان ہے ول من من کرزو ز ذکرِ حال شال ان کے اطال کے ذکر سے ول ارزا ہے مُرغِ شَال را بيضها زرِّين بُدست ان کے مرغ کے سونے کے اغرے ہوتے ہیں

کودکال۔ بچگوڑے کی ترمی بیں اپنے واسمن کو گھوڑا بنا کر سوار ہوتے ہیں۔ جوں۔ جب بڑا ہو جانے پر وہ ترص فتم ہو جاتی ہے تو پھر وہی بچہ ووسرے بچوں کی اس ترکت پر بنتا ہے۔ قل غرضکہ انسان کی ترمی اور لا کے برے کو بھلا دکھاتی ہے سرکہ شہدنظر آتا ہے۔ آس بنائے۔ جو تغییر انبیا کرتے ہیں اس میں چونکہ کو کی لا کیج اور قبع شامل نہیں ہوتی ہے لہذا ان کی تغییر وں کی رونتی میں اضافہ ہوتار ہتا ہے۔

اے بہا۔ دومرے بھلے لوگوں نے بھی مہریں بنائم نیکن ان کو و مرتبہ حاصل نہ ہوا جومبد اٹھٹی کا ہے۔ کعبہ کی روز افزول عزت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اخلاص کی دجہ سے بیے نفشل آل مہر یعنی مبرح رام حرس و جنگ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اخلاس سے مبرحرام کی تعمیر کی تھی کرمی اور متعا کہ میں مقرر در کا تھی ہوتی ہے۔ تعمیر کی تھی مرص اور متعا کہ میں تھیں در کی تھی ۔ نے کتب رانجیا کی ہر چیز الوکھی ہوتی ہے۔

یں۔ بیر کے دا۔ ہرنی کو اللہ تعالی نے وہ مرتبہ عطافر مایا ہے جس میں لا کھول تشمسیں اور عزیمی بنہاں ہیں۔ فردگر۔ ہرنی کسی خاص صفت کا مظہر ہوتا ہے۔ ول۔ ان کے فضائل بیان کرنے ہے بھی ول اس خوف ہے کرزتا ہے کہ اس میں کوتائل نہ ہوجائے۔ بیضہا۔ یعنی ایکھے نتیجے نیم شب لیعنی چشم باطن سے اندمیری دات میں کود کا مشاہر وکرتے ہیں۔

نقص كفتم گشته ناقص گوي قوم ( گویا اس) قوم کا تاقص گوین کر ان کی برائی بیان کرتا ہوں كه سليمال ياز آمه والسلام كيونكم سليمان عليه السلام آسيا ہے والسلام جمله را الملاک در چنبر گشند فرشتے سب کو شکتے میں کس دیں گے تازیانہ آیڈش ہر سر چو بُرق اس کے سر پر بیلی کی طرح کوڑا پڑتا ہے سنگ بُرّند از ہے ایوانِ تو تیرے کل کے پھر (ڈھو کر) لائیں تا ترا فرمال برد جنی و دِلِهِ تاکه جن اور دایو تیری فرمانبرداری کریس تانگردد دیو را خاتم شکار تا کہ انگوشی دیو کا شکار نہ ہے ديو يا خاتم حذر كن وَالسلام دیو، انگوشی کے ذریعہ، نے، والسلام در سُر و بِرَّت سليماني سَمَيْ ست تیرے باطن اور سر میں سلیمانی کرنے والا ہے لیک ہر جولاہہ اطلس/ کے تند لیکن ہر جولاہہ اظلمَ کب بن سکا ہے؟ در میانِ ہر دو شال فرنے ست نیک ان دونوں میں بہت فرق ہے

ہر چہ کویم ہمن بجال نیکوئے قوم من ( دل د ) جان ہے(اس) قوم کی جو کھے بھلائی بیان کرتا ہوں محبرِ الصیٰ بسازید اے کرام اے شریفو! مسجد اقصلٰ بناؤ وَر ازیں دیوان و پریاں سر گشند اگر ای ہے دیو اور بری سرکشی کریں گے د یو یک دم کر رود از مکر و زُرق اگر مکاری اور فریب ہے دیو پھے کھے رفتاری اختیار کرتا ہے چوں سلیمان<sup>ع</sup> شو کہ تا دیوان تو تو سلیمان علیہ السلام بن جا تاکہ تیرے ویو چوں سلیمال ہاش بے وسواس و رہو تو بے شک و شبہ سلیمان علیہ السلام کی طرح بن جا خاتم تو این دِلست و ہوش دار تیری انگوشی ہے دل ہے اور ہوش رکھ یں سلیمانی کند بر تو مدام پھر جھے پر ہمیشہ حکومت کرے آل سليماني ولا منسوخ نيست اے دل! وہ سلیمانی ختم نہیں ہوئی ہے د يو تم وقع سليماني كند ریو بھی اکیک وقت سلیمانی کرتا ہے دست جنباند چو دست او وليک وہ اس کی طرح ہاتھ چلاتا ہے لیکن

ا ہم چہ کو یم ۔ چونکہ میں کما حقہ تعریف نہیں کرسکتا ہوں لہذا میر اتعریف کرناناتھ ہے۔ متجہ اتصلٰ یعنی درمیان میں اور باتیں شروع ہو گئی تعیں اب پھر متجد اتصلٰ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کاذکر شروع کرو۔ور۔متجد اتصلٰ کی تقییر میں دیواور پری معروف کار بیں اگر وہرکٹی کرتے بیں تو فرشتے ان کومزاد ہے ہیں۔ دیو۔ جودیو مجروی اختیار کرتا ہے اس پر برق کا تازیانہ آگا ہے۔

جو آسلیمان ۔ بیار شادی مضمون ہے کہ خاطب تو بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح بن جائے تو جن اور پریاں تیر ہے بھی خد متگار بن جا کیل گے۔ خاتم تو - حضرت سلیمان علیہ السلام جنوں پر ایک انگوشی کی تاثیر ہے حکومت کرتے ہے۔ صحر تامی ایک جن نے وہ انگوشی چرائی تھی اور اس کے

ذریعہ حکومت کرنے لگاتھا۔ مولا نافر بائے تیں تیری انگوشی تیراول ہے تو اس کی تھا تلت کرشیطان اس کونہ چرائے اور وہ تیجہ پر حکومت نہ کرنے لگے۔

سلیمانی کی ۔ لیسی تیری دورج تیرے اعد ہے اگر تو اس کی اصلاح کر لے وہ سلیمانی کرے گی۔ دیوے مزورش کی مثال اس دیو کی ہے جس نے

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوشی جو اگر اس کے ذریعہ حکومت شروع کر دی تھی۔ دست جنباعہ معمولی جولا ہے الطلس بنے والے کی طرح ہاتھ چلاتا

ہے لیکن دونوں کے کام میں بہت فرق ہے بہی مال می شنے اور مزورش کا ہے۔

در بیانِ ایں حدیثِ معنوی یک حکایت ایں بشنو اندر مثنوی اس بامعنی بات کے بیان میں مثنوی میں ایک حکایت س کے قصر شاعر و صلہ دادنِ شاہ و مضاعف کردنِ آل صلہ را وزیر حسن نام شاعر کا قصہ ادر شاہ کا اس کو عطیہ دینا ادر وزیر، حسن نامی کا اس کو دوگنا کر دینا

بر اُميرِ خلعَت و إكرام و جاه خلعت اور اعزاز اور مرتبہ کی امید پر از زَرِ سُرخ و کرامات و نثار اشرفیوں اور عطیات اور انعام کا وه بزارش مدید ده تا وا رود دی ہزار کا ہدیہ دیجئے تاکہ واہی ہو دہ ہزارے کہ مجھتم اندک ست میں نے جو دی ہزار کے تھوڑے ہیں تا برآمرِ عشرِ خرمن از کفه يهال تك كريج لهج مال من عضر من كادموال حصر تكال ديا خانهٔ شکر و ثنا گشت آل سَرش اس کا دماغ مشر و ثناء کا محمر بن سميا شاہ را اہلیتِ من کہ نمود بادشاہ کو میری قابلیت مس نے دکھائی آن حسن نام و حسن خلق و ضمير جس كا نام حسن ب اورجس كا اخلاق اور ول اجيما ب بر نوشت و سوئے خانہ رفت باز لکما اور ممر کو واپس ہو ممیا مدرِح شه می کرد و خلعتهائے شاہ باداثاه ادر اس کی طُلعتوں کی تعریف کر رہی تھیں

شاعرے آورد شعرے پیش شاہ ایک ٹائر نے ٹاہ کے سامنے اشعار پیش کے شاه تمریم بود فرمودش ہزار ثاہ صاحب كرم تھا اس كے ليے تھم ديا ايك ہزار یں وزیرش گفت کایں اندک بود وزیر نے اس سے کہا کہ یہ تموڑا ہے از چو او شاعر و از تو بحر دست اِں جے ٹامر کے لیے آپ جسے کی سے قصه گفت آل شاه را و فلفه اس نے بادشاہ کو تصہ اور فلفہ سایا ده بزارش داد و خُلعت در خورش اس کو دی بزار اور اس کے مناسب خلعت دی یں تفخص کرد کایں سعی کہ بود یں اس نے جتبو کی کہ ہے کس کی کوشش مھی يس مجفتندش على الديس وزير لوگوں نے اس سے کہا فلان الدیں وزیر نے در ثنائے او کیے شعرِ دراز اس نے اس کی تعریف میں ایک کہا تعیدہ یے زبان و لب جال نعمائے شاہ بادشاء کی وی تعتیں بغیر زبان اور ہونے کے

یک حکایت۔ اس حکایت میں دووزیروں کا ذکر ہے جن دونوں کا نام من جہت فرق تھا۔ شاکر۔ نے جب تصیدہ سایا تو بادشاہ نے

ایک بزاراشر فیاں دینے کا بھم دیا۔ اس کے من نامی دویر نے سفارش کر کے دس بزاراشر فیاں دلوا کیں۔ کرم ۔ بخشش کرنے والا۔

از چا دیا ہے مدہ شاعرا ور تھے بیے افعام دینے والے کی نسبت دی بزار بھی کم بیں۔ تصد یعنی شاعر کی خرورت کا تصد یا دوسرے سخنوروں کا تصد

قلفہ یعنی بخشش و مطاکا قلف بتا ہم آ مدی بی بادشاہ کے فزانے اس قدر تنے کہ بدی بزاراس کے بچے کھی مال کا دمواں حصر تھا۔ فائد لیعنی شاعر کا

سریا دشاہ کے شکر و شاہے بھر کمیا تیخص جبتو یعنی شاعر نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ بادشاہ کو اس بزے علیہ برکس نے آ مادہ کیا ہے۔

سریا دشاہ کے شکر و شاہے بھر کمیا تیخص جبتو یعنی شاعر نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ بادشاہ کو اس بزے مطید دلولیا ہے۔ شعر دوراز ۔ لینی بڑا

سریا دشاہ کے توکوں نے اس شاعر کو بتایا کہ قال دور چس کا نام بھی حس ہاور وہ دل کا حسن ہے اس نے یہ مطید دلولیا ہے۔ شعر دوراز ۔ لینی بڑا

میدہ۔ بذبان ۔ شاہ کی مطایا زباین مالی ہے شاہ کی ترمینی کردی تھیں۔

تمیدہ۔ بذبان ۔ شاہ کی مطایا زباین مالی ہے شاہ کی ترمین کردی تھیں۔

باز آمدنِ شاعر بعد چند سالِ باميدِ بهانِ صله و بزار وينار فرمودنِ شَاه بر قاعدهٔ خولیش! و نفتنِ وزیرِ دیگر که بعد از وفات وزیرے نصب کردہ بودند ہم حس نام شاہ را کہ ایں قدر صلہ بخت بنیارست و مارا خرجهاست و خزینه خالیست و من او را بده یک این راضی تنم

چند سال کے بعد شاعر کا واپس آنا ای عطیہ کی امید پر اور بادشاہ کا ائی عادت کے مطابق ایک ہزار اشرفیوں کا تھم دینا اور دوسرے وزیر کا باداثاہ سے کہنا جو پہلے وزیر کے مرنے کے بعد مقرر کیا گیا تھا اور اس کا نام بھی صن تھا کہ میدعطیہ بہت زیادہ ہے اور اس میں بہت سے خرج دربیش ہیں اور خزانہ خالی ہے اور

میں اس کو دمویں حصہ یر راضی کر لوں گا

شاعر فقر اور تنگدی کی دجہ سے محاج ہو گیا جبتوئے آزمودہ بہترست آذمائے ہوئے کی تلاش مناسب ہے حاجت نو را بهال جانب برم نی ضرورت کو ویں لے جاؤں يُوَلِهُونَ فِي الْحَوآئِجُ هُمُ لَدَيْه وہ ضرورتوں میں اس کی طرف رجوع کرتے ہیں وَالْتُمَسُنَاهَا وَجَدُنَاهَا لَدَيْكَ ان کو ہم نے علاق کیا ان کو تیرے پاس پایا جمله نالال پیش آن دیان فرد سب ال يكا عاكم كے مائے دوتے ہيں بر بخلے عاجزے گدیہ تند کہ عاجز، بخیل سے بھیک مانگے

بعد سالے چند بہر رزق و گشت شاعر از فقر و رعوز عماج گشت چند سال کے بعد رزق اور سنر کے لیے گفت وقت فقر و تنگی دو وست اس نے سوچا دونوں ہاتھ کی تنگی اور فقر کے وقت در کے را کازمودم از کرم جس وربار کو کرم میں میں آڑھا چکا ہوں معنی الله گفت آل سیبویی لیبورے نے اللہ کے معنی بتائے ہیں گفت<sup>ع</sup> اَلَهُنَا فِي حَوَآئِجنَآ اِلَيُکَ ال نے کہا ہم ضروریات میں تیری طرف رجوع ہوئے صد ہزارال عاقل اندر وقت درو لا کھوں عقلمند درد کے وقت م کی دیوانہ فلیوے ایں کند کُولَی احمق، دیوانہ سے کرتا ہے

ا كرقاعدة خويش -اى مرتبه بمى شاه نے أيك ہزارا شرفيال دينے كائكم ديا تھا۔ بدو يك يعنى دموال حصد بعد سالے -اس شعر كے مصرع اول ميں محشت بمعنى تشتن اوردوسر مصرع كاخرين كشت بمعنى شد سجه كربم نے ترجمه كيا ہے۔

ع موز ۔ناداری۔ گنت۔اس شاعر نے سوچا کہ جس دربارے پہلے عطا حاصل ہوئی ہے دہاں بی چلنا جا ہے۔ معنی اللہ ۔ یہاں سے مولانا نے ایک ارشادی مضمون شروع کردیا ہے،سیبویہ نے لفظ اللہ کی جو تحقیق کی ہے اس میں کہا ہے کہ بیاسم شنق ہے اور اکہ ہے بتاہے جودراصل وَلہ تھا جس کے معنى سركشة بونا ادر كهرابث ظاهركرنا بيل توالتدسيبوي كزويك اكداليه نقائبهل باادردوسرى بهزه كوحذ ف كرك لام كولام من عم كرويا بادرياءكو الغب ، بدل دیا ہے تو اللہ کو اللہ کہنے کی وجہ رہے کہ تلوق اپنی ضروریات میں اس کے سامنے تصرع وزاری کرتی ہے اور دوسر امسرع سیبور کا مقولہ الله كالله كالله كالمجدد منامرك بـ

ع منت کین سیبویے نے کہا ہے کہ ہم نے ضرور بات میں اللہ سے تعزع وزاری کی اور ہماری منرور تیں پوری ہوئی ہیں۔مد ہزاراں۔لا کھوں تلوق مصيبت شل ال الله كي طرف رجوع كرتى بهدويان - بدله دين والا فليو التق محريد بعيك .

عاقلاں جاں کے کشیدندیش پیش عقلتد كب اس كے سامنے جان كو پیش كرتے؟ جملهٔ پُرُندگال بر اوجها بلدیوں ہے تمام پرعمے ذوق و شوش را عیال اندر عیال اس کے ذوق اور شوق کو بوری طرح ظاہر کر رہی ہیں ا ژدبائے زفت مور و مارنیز مونا اژدم چيونی اور سانپ جمي ماہیے زو بابند ہم دے ہم بہار ای سے سرمایہ عاصل کرتے ہیں خزال بھی بہار بھی کہ فرد مگذارم اے حق کی زمال كه اے خدا! مجھے ايك لمحہ كے ليے بھی نہ چھوڑ جمله مطوي تيمين آل دو دست سب چیزیں ان دونوں دائمیں ہاتھوں میں لیٹی ہوئی ہیں اے کہ ہر آبم تو کردئ سوار اے وہ ذات! كر تو نے مجھے يانى بر سوار كيا ہے دادن حاجت ازو آموختند ضرورت ہوری کرنا اس سے سیکھا ہے اِسْتَعِيْنَوُا مِنَهُ صَبْرًا وَالصَّلات كه اس سے مبر اور نماز كے ذريعہ مدد عامو آب در یم جو مجو در ختک جو یانی سمندر میں تلاش کر خلک نبر میں تلاش نہ کر

کر ندیدندے بزاراں بار پیش برارول بار پہلے نہ ویکھتے جمله ماهیال در موجها موجوں میں عام محبیلیال بلکہ جملہ موجہا بازی کنال بلكه كميلتي موكل تمام موجيس بیل و گرگ و حیدر و اِشکار نیز باتھی اور بھیڑیا اور شیر اور شکار بھی بلکه خاک و باد و آب و ہم شرار بلكه منى اور بوا اور يانى اور چنگاريال بيمى ہر وَمَن لایہ کند ایں آٹمال ع یہ آسان ہر دفت اکل خوشامہ کرنا ہے أستن من عصمت و حفظ تواست میرا ستون، تیرا بجاؤ اور حفاظت ہے ویں زمیں گوید کہ دارم برقرار یہ زین کبتی ہے کہ مجھے پرقرار رکھ هملگال كيسه ازو بردوختند سب نے مملی ای سے ی ہے ہر نی از وے پر آوردہ برات ہر نی نے ای سے عم نامہ مامل کیا ہے یں ازو خواہیر نے از غیر او خردار! ای سے جاہو نہ کہ ای کے غیر کے

گرندیدند۔ اگر محلندوں کی منروریات وہاں ہے پوری نہ ہوئی ہوتی ہوتی تو کیوں اس کی طرف رجوع کرتے۔ بلکہ مرف تحقلندانسان ہی نہیں بلکہ تمام کا نتات الجی منروریات اس اللہ ہے پوری کرتی ہے۔ جملہ موجہا۔ حکمندانسانوں کے علاوہ مرف جاندادی نہیں بلکہ بے جان کا نتات بھی ای اللہ ہے مرمایہ حامل کرتی ہے۔ حدیدر شیر۔ مآییذ ویابند غرض یکہ جملہ کا نتات اس سے بہر واندوز ہے۔

ل آسال۔آسان اپ و چود شرای سے متنفید ہے۔ مطوی قرآن پاک بی ہے و السفوات منطویات بینوینداورآسان لیٹے ہوئے بیل اس اللہ کردا ہے ہاتھ میں۔ دودس۔ یعنی اللہ تعالی کے اساع جلالیہ اور جمالیہ جوکران آسانوں کی ترتیب کرتے ہیں۔ بیمین۔ صدیب میں آیا ہے بحکتا یکٹی رَبِّی نِیفِینُ ''میرے دب کے دولوں ہاتھ داکیں ہیں' انسان کا پایاں ہاتھ کر ور ہوتا ہے۔ وین زمین اللہ تعالی نے زمین کو پانی پر قائم کیا ہے۔

عملی دوسرے چو بخش کرتے ہیں و پھی خوا کے مطاکر و مال میں سے بخشے ہیں آوان کا و بنا بھی در اصل اللہ کا و بنا ہے۔ واون سیمنت بندوں کی خداکی صفت کا مظہرے۔ یمات میں اس می محمد اس میں میں این آوان کا و بنا بھی در اصل کر دلینی مبر کے ساتھ تمازوں میں اس سے دعا کر و در عابورا ہوجائے گا۔ آب۔ اللہ تعالی صطاکا سندرے دوسرے فکلے نہم ہیں۔

بر كف مميلش سخابم او نهد اس کے میلان کی جھیلی پر سخاوت وہی رکھے گا رُوبدو آری بطاعت چوں کند ای کی طرف رخ کروہ فرمانبرداری کے ساتھ کیا کردے گا؟ رُو بسوئے آل شہ محن نہاد اس محن بادشاه کی جانب رخ کیا مپیش محن آرد و بنهد کرو محن کو پیش کرتا ہے اور گردی رکھ دیتا ہے زر نهاده شاعران را منتظر سونا رکھے ہوئے شاعروں کے منتظر رہتے ہیں خاصهٔ شاعر کو گیر آرد ز قعر خصوصا وہ شاعر جو مجرائی ہے موتی نکال کر لاتا ہے زانكه قوستِ نال ستونِ جال بود کیونکہ روئی کی روزی جان کا ستون ہے جال نهاده بر کف از حص و امل لای اور امید سے ہملی پر جان رکھے ہوئے ہے عاتق نام ست و مدرِح شاعرال , تو نام (آوری) اور شاعروں کی تعریف کا عاشق ہے در بیانِ فضلِ او منبر نہند اس کی نصیلتوں کے بیان میں منبر رمیس بمچو عبر بو دمد در گفتگو بات جیت میں عبر کی طرح خوشبو مہکائے وصف ما از وصف او گیرد سبق ہارے ادصاف اس کے اوصاف سے سبق لیتے ہیں

در بخوابی از دگر بم او دند · اگر تو دوسرے ہے جاہے گا وی دے گا آنکه معرض را ز زر قارول کند جواعراض كرنے والے كوسونے سے قارون بناديتا ہے بارِ دیگر شاعر از سودای داد شاعر نے دوبارہ عطیہ کے خیال سے ہدیہ شاعر جہ باشد شعر نو شاعر کا ہدیہ کیا ہوتا ہے؟ نیا شعر محسنال باصد عطا و جودو بر سمحسن سیکڑول عطاؤل اور سخادت اور احسان ہے پیشِ شال عشعرے یہ از صد تک شعر ان کے زد یک ایک شعراون کے سوکٹروں سے بہتر ہوتا ہے آدمی اوّل حریص تاں بود انسان پہلے روٹی کا تریس ہوتا ہے سوئے کسب و سوئے غصب و صد حیل كمانى كى جانب، حصين اورسكرول تدبيرول كى جانب چول بنادر گشت مستعنی زنال جب انفاقا رونی ہے بے نیاز ہو گیا تاک<sup>ع</sup> اصل و تسل او را بر دہند تا کہ اس کی اصل و تسل کو وہ پھلدار کریں تاکه کر و فر و زر بختی او تا که ای کی شان و شوکت اور سخاوت خلق ما بر صورت خود کرد حق الله تعالی نے ہماری جخلیق این صورت پر کی ہے

۔ وربخوائی۔دوسروں کی عطابھی دراصل اللہ کی عطابے اس لیے کہ ان بین تناوت کا مادہ ای نے رکھا ہے۔معرض۔ جب وہ منکروں کو بھی نواز تا ہے تو عمادت گذاروں کو کیوں نے لوازے گا۔سودا۔خیال۔ عبد دگر۔ شاعرشعرویش کر کے انعام جا بتا ہے۔محسناں۔ تنی دادود ہمش کے لیے رو پید لیے ہوئے شاعروں کے ختظرر ہے ہیں کہ وہ آئیں تو ان کوانعام دیں۔

یجے بیش شال۔جولوگ شامروں کے قدردان ہیں ان کے مزدیک ایک شعرر مشمین کیڑے کے سیکڑوں گفروں سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ فامہ خصوضا اس شاعر کے اشعار جو نئے محدہ مضامین میں شعر کہے۔ آ دمی۔انسانی فطرت ہے کہ وہ روٹی کی فکر کرتا ہے جب اس سے مستعنی ہوتا ہے تو مدح و شاکا طالب بنرآ ہے۔ سوک ۔ پیٹ کے لیے جائز و تا جائز سود صندے کرتا ہے۔

سے تاکہ۔اباس کی خواہش ہے کہ شعرااس کے حسب دنسب کی ہرج دنٹا کریں اور منبروں پر بیٹھ کرید حیداشعار پڑھیں۔ بہتوع بر ستا کہ اس کی شان و شوکت کی خوشبو کیں بھیل جا کیں۔خلق ۔اللہ نے انسان کواپٹی صورت اور صفات پر بیدا فر مایا ہے اللہ تعالیٰ شکر وحمد کا طالب ہے البنداان میں بھی یہ صفت ہے۔

آدمی را مدح جوئی نیز خوست تعریف کی حلاش انسان کی بھی عادت ہے پُر شود زال باد چول خیک درست سیح مظیرہ کی طرح اس ہوا ہے پر ہو جاتا ہے خیک بدریدست کے گیرد فروغ بھٹا ہوامٹکیزہ ہے (وہ) کب ابھار حاصل کرے گا؟ سرسری مشدو چو اہلی و مفیق اگر تو ہوش مند اور الل ہے (اس کو) سرسری نہ س كه، يرا فربه شود احمر بمدح كر المنظالة تعريف سے مولے كيوں ہوئے ہيں؟ شعر اندر شکر احبال کال نمرُ د احسان کے شکریہ میں شعر کیونکہ وہ (احسان) نہ مراتھا اے خنک آزا کہ ایں مرکب براند قابل مبار کباو ہے وہ جس نے سے سواری جلائی وائے جانے کو کند مکر و وَغا اس جان پر افسوس ہے جو مکر اور وغا کرے شد ز دنیا ماند ازو فعلِ تکو جو دنیا ہے میا (اور) اس کا نیک کام باتی رہا . نزدِ بردال دین و احسال نیست خرد اللہ کے نزدیک وین اور احسان معمولی چیز نہیں ہے پس نمرُ دست او یقیں بنگر میاں وہ یہنا تہیں مرا ہے، اچھی طرح غور کر لے

چونکه آن خلاق شکر و حمد جوست چوتکہ وہ پیدا کرنے والا شکر اور حمد کا طالب ہے غاصه المروحق كه در فضل ست چست خسوما مردِ حق جو بزرگ میں چست ہے ور ناشد اہل زال یادِ دروغ اور اگر الل نہ ہو، سائل جھوٹی ہوا ہے ایں مثل از خود ملفتم اے رفیق اے دوست! بیمٹال میں نے اپی طرف سے جیس کھی ہے ایں بیمبر گفت<sup>س</sup> چوں بشنیہ قدح یہ بات پینمبر اللے نے فرمائی جبکہ انہوں نے اعتراض سنا رفت شاعر سونے آن شاہ و ببرد شاعر اس بادشاہ کی جانب چلا اور لے ممیا محسنان مُردند و احسانها بماند احسان كرف والمعرجات بن اوراحسان زعورت بي ظالماں مُردند و ماند آل ظلمہا ظالم مر کے اور وہ ظلم باتی رہ کے گفت<sup>س</sup> پیمبر خنک آن را که او پینمبرتالی نے فرمایا کہ وہ مخص قابل مبار کہاد ہے مُرد محبن ليک اصالش نمرُ د احمان کرنے والا مراء لیکن اس کا احمال نہ مرا نام نیک او زفعل نیک دال اس ک نیک نای، نیک کام ہے سمجھ

خام۔ لین الل اللہ جب الی تعریف سنتے ہیں اور بیجتے ہیں کہ لوگ ان کے مداح بن کرسید مصراستہ پر لگ دے ہیں آؤ ان کو بہت خوتی ہوتی ہے۔

خیک درست۔ اگر درست منک میں پھو تک بھروتو و و پھول جائے گی۔ بارود و شخے۔ اگر غیر واقعی تعریف ہوتو اس کی مثال میہ ہے کہ پھٹی ہوئی مشک میں

پھو تک بھری جائے۔ مفتق ۔ ہوڑ مند۔

این تغیر گفت اس منهوم کاکوئی مدیث کمایوں میں دمتیاب نہیں ہو تکی نمر کو۔احسان ادر کمل خیر مُر دونہیں ہوتا ہے۔ بحسنال محسن مُر جاتا ہے لیکن اس کا احسان زندور ہتا ہے۔فلالمال۔ای طرح ظلم زندور ہتا ہے اور ظالم مرجاتا ہے۔

تانه بیداری بمرگ او چال برو تو ہر گزیہ خیال نہ کر کہ مر کر وہ جان بچا لے گیا وام دارست و قوی مختاج زَر مقروض ہے اور سونے کا بہت محاج ہے بر اميد بخش و احبان يار م کنشته سال کی بخشش اور احسان کی امید پر بر اميد و بوئے اكرام تخست يهلے جے اكرام كى اميد اور كرزو ب چوں چین مبد عادت آل ش<sub>بریار</sub> كيونك ال بادثاه كى كيى عادت تھى بر بُراق عز ز دنیا رفته بود عرت کے کراق پر دنیا سے روانہ ہو چکا تھا گشته، لیکن سخت بے رحم و خسیس بن کیا تھا، لیکن بہت بے رحم اور کمینہ تھا شاعرے را نبوذ ایں مجھش سزا ایک شاع کے لیے یہ بخشق مناسب نہیں ہے مردِ شاعر را خوش و راضی تنم ٹاعر کو خوش اور راضی کر لول کا دہ ہزارے زیں دلاور یردہ است اس دلاور (بادشاء) سے دس بزار لے کیا ہے بعد سلطانی گدانی چوں کند اعی کے بعد فقیری کیے کرے گا؟ تا شود زار و نزار از انظار تاكه وہ انظار نے رونے لكے اور لافر ہو جائے

والمصل المنكو مُرد و عصيالش نمرُ د اس پر انسوس ہے جو مر کیا اور اس کا گناہ نہ مرا ایں رہا کن زائکہ شاعر پر گذر اک کو جھوڑ کیونکہ شاعر راستہ ہر یُرد شاعر شعر سوئے شہریار شاعر، شعر بادشاہ کے باس لے عمیا نازئیں شعرے پر از ورِّ ورُست نازک اشعارہ عمدہ موتوں ہے پُر شاہ ہم بر خوی خود گفتش ہزار<sup>ع</sup> باداثاه نے بھی اپنی عادت کے مطابق اس کے لیے ایک ہزار کا تھم دیا لیک ایں بار آن وزیرِ پُر ز جود لکین اس بار وہ سخاوت کے پر وزیر بر مقام او وزیر نو رئیس اس کی عگه پر نیا وزیر حامم گفت اے شہ خرجہا داریم ما كهااك بادشاه! جميس بهت سے اخراجات در پيش بيں من پرکع عشر ای اے معتنم اے معتم اس کے جالیویں (صد) ر خلق گفتندش که او از پیش وست لوگوں نے اس سے کیا کہ وہ پہلے بعد شکر کلک خانی چوں کند شکر کے بعد زکل چبانا کیے (گوارا) کرے گا گفت بفشارم أو را اندر فشار اس نے کہا جس اس کو تھی جس وباؤں گا

ا دائے۔ وہ انسان بد بخت ہے جومر کیا اور اپنے بیٹھے ایسے بدعمل جموز کیا جوندمرنے والے بیں اس فض کے مرنے ہے اس کی جان نہ جموٹے کی بلکہ اس بدعمل کی وجہ ہے اس کے گنا ہوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ ایس رہا کن۔ اب اس ذکر کوختم کر کے شاعر کی بات کی تکمیل کرو۔ پار گذشتہ مطاکیں لینی جوقعیدہ شاعرنے چیش کیاوہ بہت بھرہ تھا اس کے موتی جسے الفاظ تھے۔

۔ ہزار۔ شاہ کی عادت تم کی کہ وہ عموماً شاعر دں کو ایک ہزار اشر فیال انعام میں دیتا تھا۔ ایں بار بار جب شاعر آیا تو پرانا وزیر دنیا ہے باعزت رخصت ہو چکا تھا۔ برمقام اُو۔ اس کے قائم مقام جو نیا وزیر بنا تھاوہ بے رحم اور کمینہ تھا۔ گفت۔ اس دومرے وزیر نے بادشاہ سے کہا ہمیں خود افزاجات در چش بیں ایک شاعرکواس قدر زیادہ و بنا مناسب تہیں ہے۔

ے من برائ عشر۔ان دزیرنے کہا کہ بس ایک ہزار کے چالیہ ہیں صہ پر شاعر کوراضی کراوں گا۔طلق ۔لوکوں نے اس دزیر ہے کہا۔ بعد شکر ۔ یعنی شکر کھانے کے بعد زکل کو کیے چیائے گا۔ گفت۔وزیر نے لوگوں ہے کہا بس اس کوانتا انتظار کراؤں گا کہ وہ عاجز اور پریشان ہوجائے گا۔آ تکہ۔جب وہ انتظار میں بریشان ہوگا تو معمولی انعام کو بھی تغیمت سمجھ گا۔

در رباید بیجو گلبرگ از چن جن ہے پیول کی پتیوں کی طرح کے جائے گا گر تقاضا گر بود ہم آتشیں خواہ تقاضا کرنے والا گرم مزاج مجی ہو نرم کردو چوں یہ بیند او سرا جب بھے دکھے لے گا زم پڑ جائے گا لیک شادش کن کہ نیکو گوی ماست لیکن اس کوخوش کردینا کیونک ده جماری بھلائی بیان کرنے والا ہے تو بمن بگذار و فارغ شوشها تو اے شاہ! میرے اور جھوڑ دے اور مطمئن ہو جا شد زمتان و دَے و آمه بہار جاڑا اور موسم خزال ختم ہوا اور موسم بہار آ میا صاحبش در وعده حیله می فزود وزیر اینے وعدہ میں حلوں کا اضافہ کر ویتا بس زبون این عم و تدبیر شد اس عم اور تدبیر سے بہت عاجر آ میا تا ربد جائم، نزا باشم ربی تا کہ میری جان چھوٹے، میں تیرا غلام بن جاؤں گا تا رہد ایں جانِ مسکیں از گرو تا کہ یہ مکین جان قید سے نجات یا لے ماند شاعر اندر اندیشه کرال شاعر بھاری فکر میں پڑ جمیا ایں کہ دَیرِ اشگفت دستہ خار بود یے جو دیر میں کھلا کانوں کا تمثما تھا

آنكه ارخاكش ديهم ازراهِ من تب واگر میں اس کو راستہ کی خاک بھی دول گا ایں بمن <sup>ک</sup> بگذار کاستادم دریں یہ مجھ پر چھوڑ وے کہ میں اس معاملہ میں استاد ہول از ژبا گر بیرد تا ژنی اگر وہ ٹریا ہے ٹریٰ کک پرواز کرے گفت سلطالش برو فرمال تراست یادثاہ نے اس سے کہا جا تھے افتیار ہے گفت او را و دو صد چول او گدا اُس نے کہا اس کو اور اس جیسے دو سو فقیروں کو یس فَلَندش ماحب اندر انظار بھر اس کو وزر نے انتظار میں جلا کر دیا شاعرش چندانکه حاجت می نمود ٹاعر، جھنی بھی اس کے سامنے ضرورت پیش کرتا شاعر اندر انتظارش پیرشد اس کے انظار میں شاعر بوڑھا ہو کیا گفت<sup>ط</sup> اگر زر نه که دشنام وبی أس نے كيا اگر مونا نہيں، تو مجھے كالى بى دے دے انتظارم کشت بارے گو بُرو مجھے انظار نے مار ڈالا اب کمہ دے کہ چلا جا بعد ازائش داد رُلِع عشر آل اس کے بعد اس نے اس کا طالیسوال حصہ دیا کانیخال نقتر و چنال بسیار بود كه وه اليا نقل اور اتنا زياده تما

ا آی کن ۔ دزیر نے بادشاہ سے کہار معاملہ بھر ساد پر چھوڑ و یکئے ہیں ایسے کا موں میں استاد ہوں ۔ نقاضا کرنے والا خواہ کرم مزاج ہو ہیں ای کو شندا کر دیتا ہوں۔ از قریا ۔ خواہ اس کی دوڑ و حوب ہجھ ہی ہو بجھے و کھے کرزم پڑ جائے گا ادر داختی ہوجائے گا۔ گفت سلطانش ۔ بادشاہ نے وزیر سے کہا تھے افتیار ہے جو جا ہے گئا اس کو خوش کر دینا۔ گفت اُدرا۔ وزیر نے بادشاہ سے کہا میں اس جیسے لاکھوں سے نمٹ اول گا یہ معاملہ بھر ساد پر چھوڑ و یکئے۔

ع بھی گلترش ۔ وزیر نے افوا موسے میں ٹال مول شروع کر دی اور موسم پر موسم گزر نے گئے ، شاعر جس قدر کھی اپنی ضرور یا سے ملا ہر کرتا وزیر حیا ۔ بازی میں اضافہ کردیا۔ شاعر و عدہ کے انتظار میں پوڑھا ہو کیا اور وزیر کی مکاری سے عاجز آگیا۔

سے منت شاعر نے وزیرے کہا کہ اگر تو انعام بین و یتا ہے جھے گائی تل وے دے تاکہ یا نظار ختم ہوتو میں تیراشکر گذار ہوں گا۔انظار مے شاعر نے ﴿ وزیرے کہا۔ رہے عشر۔ میالیسواں لیمی پہیں اشرفیاں۔ کانچیاں۔ لیمی پہلے فورا اور بہت ملا۔ دستہ خار۔ کانٹوں کا مشا۔

رفت از دنیا خدا مُزدش دباد ونیا سے چلا کیا خدا اس کو اجر وے لم همی افتاد در شبخشش خطا عطا کے معاملہ میں اس سے علطی نہ ہوتی تھی او بمرُد اکت و لے احمال نمرُد وه يقيمًا مر كيا ليكن احمان تهين مرا صاحب سلّاخِ درویشاں رسید فقيرول كى كمال كينيخ والا وزير آ كيا تانگیرد با تو این صاحب ستیز تاکہ یہ جھڑالو، تھے گرفت میں نہ لے لے بستديم اے بے خر از جدہا حاصل کی ہے، اے کوششوں سے بے خرا از کیا آمد بگوئید این عوال بتاؤ، یہ سیائی کہاں سے آیا ہے؟ قوم گفتندش کہ نامش ہم حسن اوگوں نے کیا اس کا نام بھی حس ہے چوں کیے آمد در لیخ اے رت ویں ایک کیے ہوا؟ اے دین کے رب! افوی ہے صد وزیر و صاحب آمر جود جو مو وزیر اور صاحب، طالبِ بخفیش سے می توال بافید اے جال صد رس اے جان اِ سو رسیاں علی جائیں شاه و مُلکش را ابد رُسوا کند وہ ہمیشہ شاہ اور اس کی سلطنت کو رسوا کرنا ہے یں بگفتندش کہ آل دستور<sup>ا</sup> راد لوگول نے اس سے کیا وہ عقلمتد وزیر که مضاعف زو جمی شد آل عطا کہ اس کی وجہ سے عطا دوگنی ہو جاتی تھی این زمال او رفت و احبال را ببرو اب وہ چلا گیا اور احمان کو (بھی) لے ممیا رفت از ما صاحبِ داد و مرشید ہم سے واتا اور کو کار وزیر رخصت ہو گیا رو بکیر این را و زینجا شب کریز جا سے لے اور یہاں سے رات میں نکل جا ما بعد حیلت ازو این بدیه را مم نے سیروں سے یہ بخش رو بدیثال کرد و گفت اے مشفقال اس نے ان کی طرف رخ کیا اور کہا اے مشفقو! جيست نام اين وزير جامه كن ال كيرك اتارت والے وزير كا نام كيا ہے؟ گفت یا رب نام آن و نام این أس نے كہا اے خدا! أس كا نام اور إس كا نام آل حسن<sup>ع</sup> نامی کہ از یک کلک او وه حسن نام والا كراس كے أيك قلم (كى جنبش) كے ایں حسن کز ریش نیشت ایں حسن یہ حسن کہ اس حسن کی بدنما ڈاڑمی ہے ہر پییں صاحب چو شہ اصفا کند ایسے وزیر (کی بات) پر جب بادشاہ کان دھرتا ہے

ا آن دستور - پہلامن نامی وزیر \_مضاعف \_ دو گنا۔ این زمان \_ لیخی پہلا وزیر حن اگر چہر گیا لیکن اس کے احسانات زعرہ ہیں ۔ سلا تخر کھال کھنچنے والا ۔ تاکیرد \_ لینی بیعطا لے کرچلاجا، ورنہ کوئی الزام رکھ کر رہجی چمین لےگا۔ \_\_\_\_\_ کھال کھنچنے والا ۔ تاکیرد \_ لینی بیعطا لے کرچلاجا، ورنہ کوئی الزام رکھ کر رہجی چمین لےگا۔

ع سا۔وزیرے متعلق لوگوں نے بینجی کہا کہ تختے تو بینجر نہیں ہم نے انتا بھی تختے بہت کوشٹوں سے دلوایا ہے۔رو لینی شاعر نے ان لوگوں سے کہا کہ بیدوزیزئیں بلکے علم بیٹے سپانی ہے بیکہاں سے آیا ہے۔جامہ کن ۔کیڑے اٹار لینے والا ۔گفت۔شاعر نے جب بیسنا کہاس دزیر کا نام بھی حسن ہے واس نے افسوس کا اظہار کیا کہا ہے بھلے اورا یسے برے وزیر کا نام یکساں حسن ہو۔

ع آل حسن - پہلاوز رجس کانام حسن تھا،اس کے قلم سے توسخاوت ہوتی تھی اور بیٹسن اس قابل ہے کہاس کی ڈاڑھی ہے رسیاں بنائی جا ئیں۔ برچنیں ۔ابیا بدفطرت وزیرشاہ اورسلطنت کے لیے رسوائی کاباعث ہے۔

مانستن لیم رای این وزیر دون در إفسادِ مروتِ شاہ بوزیر فرعون لیعنی اس کمینہ دزیر کی شاہ کی انسانیت کو برباد کرنے میں فرعون کے دزیر لیعنی بامان در إفسادِ قابلیت فرعون بندِ موی را علیہ السلام بامان کے ماتھ حضرت موی علیہ السلام کی تھیجت کو قبول کرنے کے إنساد میں مشابہت بامان کے ماتھ حضرت موی علیہ السلام کی تھیجت کو قبول کرنے کے إنساد میں مشابہت

چو شنیدے او ز مویٰ می کلام جب وہ موی علیہ السلام سے وہ کلام سنتا تھا از خوشی آل کلام بے تظیر اس بے نظیر کلام کی خوبی سے مشورت کردے کہ کیش بود خو وہ مشورہ کرتا جس کی خصلت کمینہ پن تھی مالعش مخشت مدام آل سخت جال وہ سخت جان ہمیشہ اس کے لیے مانع بنا بنده گردی ژنده بوشے را بریو كر ہے ايك محدوى بوش كے غلام بن كے ا سی سی بر شیشه خانه او زَدے نے بات، اور اس کے شیش محل پر اللّٰتی ساختے در یک وم او کردے خراب بتاتے، وہ ایک وم میں اس کو برباد کر دیتا در وجودت ربزن راهِ خلااست تیرے وجود میں راو فدا کا ڈاکو ہے آں تحن را او بقن طرمے نہد وہ اس بات کو حالاکی سے ال دیتی ہے نيست چندال با خود آشيداً مشو یہ بات الی نہیں ہے ہوش میں آ، دیوانہ نہ بن

چند آن فرعون می شد زم و رام بهت ی مرتب فرعون، نرم ادر مطیح بنا آں کلامے کہ بدادے سنگ شیر وہ کام کہ پھر دودھ دے دیتا چوں بہاماں کہ وزیرش بود او جب ہان ہے جو کہ اس کا وزیر تھا چول مشورت کروے دران جب وہ اس میں ہان سے مشورہ کرتا یں بکفتے تا کنوں بودی خدیو وو کہتا کہ آپ اب کک ٹاو ممر تھے ہمچو سنگ منجیقے آمے مرکی کے کی کھر کی طرح آئی ہر چہ صد روز آل کلیم خوش خطاب وو خوش كلام كليم (الله) جو سو ون عمل . عقلِ تو مغلوبِ دستورِ ہواست تیری عقل خواہش نفسانی کے وزیر سے مغلوب ہے ناصح رّباني يندت وہد كوئى الله والا تعبيحت كرنے والا تجم تفيحت كرتا ہے کایں نہ ہر جابست ہیں از جا مشو كه يه بات با موتع نهيل بخردار! عكد سے ندال

ا آستن ۔ شاہ کا یہ دسراوز برابیای تھا جیسا کہ فرحون کا وزیر ہامان۔ چند فرحون کی بار حضرت موٹی علیہ السلام کی تفکنو سے زم ہو کیا تھا لیکن اس کا وزیر ایستان کے متابی تھا جیسا کہ فرحون کا وزیر ہامان کی حدمقا بل کر دیتا تھا۔ سنگ قبر ۔ بعنی حضرت موٹی علیہ السلام کا کلام ایسائی تا قبرتھا کہ اس کوئن کر پھر سے بھی دودھ فیک جا تا کینش ۔ ہامان کی طبیعت بہت کینہ جوتمی۔

ہے جوں۔ فرحون جب ہان سے مشورہ کرتاتو وہ فرحون کو حضرت موکی علیدالسلام کی ہیروی ہے روک دیتا۔ لیس مکفتے۔ ہامان فرعون کو بحر کانے کے لیے
ع جوں۔ فرحون جب ہان سے مشورہ کرتاتو وہ فرحون کو حضرت موکی علیدالسلام کی بیروی ہے بعد آپ تعلام بن جا کیں گے۔ خدیو۔ مصر کے یادشاہوں کا لقب ہے۔ وہ تم ہ کہتا کہ اب تک آپ شاؤم مر بیں معزمت موکی علیدالسلام کی بیروی کے بعد آپ تعلام بن جا کیں گے۔ خدیو۔ مصر کے یادشاہوں کا لقب ہے۔ وہ تم ہوئے۔
یوجی معرمت موکی علیدالسلام کیلیم۔ معرمت موکی علیدالسلام۔

جست من سرت من سرت المان سے معلوب تعرف اللہ اللہ معلوب ہے۔ اس معلوب ہے جس طرح فرعون ہان سے معلوب تعا۔ سے معلق آنو۔ اب مولانا نے تعبیحت شروع کی ہے کہ اے مخاطب تیری معلل تیری خواہش سے مغلوب ہے جس طرح فرعون ہان سے مغلوب تعال آویفن نے واہش نفسانی مکاری سے اس تعبید کوٹال وہی ہے۔ کا تیں۔ ہوائے نفسانی معلل سے کہتی ہے کہ بید بات ہاکل کیس ہے اس پرفریف تن مو

جائے 'ہر دو دوزخ پُر کیس بود دونوں کا مقام غفیناک دوزخ ہے ياشد اندر كار چول آصف وزير ہو معالمہ میں آصف جیبا وزیر نام او نورٌ علیٰ نور ایں بود تو اس کا نام نور علیٰ نور ہو نور پر نورست عبر پر بیر نور بالائے نور، بیمر پر عزر ہے ہر دو را نہ بود ز بدیختی گزیرِ (تو) دونوں کے لیے بدیخی کے سوا جارہ نہیں ہے نے خرد بار و نہ دولت روزِ عرض قیامت کے روز نہ عقل بار ہو گی نہ دولت کر تو دیدی رسال از من سلام اگر تو نے دیکھا ہے تو ان کو میرا سلام پہنیا دے عقل فاسد روح را آرد به نقل خراب محقل، روح کو نکال دین ہے سحر شمونه دو صد طاغوت شد دو سو شیطانول کو جادو سکھانے والا ہو جاتا ہے عقل کل را ساز اے سلطاں وزیر اے شاہ! عقل کل کو اپتا وزیر بنا کہ ہر آیدجانِ باکت از نماز كيفكه تيرى باك جان عبادت سے خارج مو جائے كى عقل را انديشهٔ يومُ الدين بود عقل کو تیامت کی نگر ہوتی ہے والے آل شہ کہ وزیرش ایں بود اک بادشاہ یر انسوں ہے جس کا ایسا وزیر ہو شاد آل شاہے کہ او را و عمیر وہ بادشاہ قابل مبار کباد ہے کہ اس کا مددگار شاهِ عادل چوں قرین او شور منصف بادشاه جب اس کا کا ساتھی ہو چول سلیمال شاه و چول آصف وزیر سليمان عليه السلام جبيها بادشاه اور آصف جبيها وزبر شاه فرعون و چو بامالش وزبر شاه فرعون ہو اور ہامان جیبا اس کا وزیر لين<sup>ع</sup> بود ظلمات بعضے فوق بعض تاريكيان ہوں گ نه به ده من ندیدم جز شقاوت در لئام میں نے کمینول میں سوائے بربخی کے بچھ نہ دیکھا همچو جال باشد شه و صاحب چوعقل شاہ بمنزلہ جان کے اور وزیر عقل جیہا ہوتا ہے آل فرشته عقل چول ماروت شد عقل کا فرشتہ جب ہاروت بن جاتا ہے عقلِ جزوی را وزبرِ خود مگیر تاتص عقل کو اینا وزیر نه بتا مَرُ ہوا را تو وزیرِ خود ساز تو ہوا (و ہوس) کو اپنا وزیر نہ بنا کایں ہوا پر حص و حالی ہیں بود كيونك سيخوابش حرص بمرى اور موجودكود يكصنه والى بهوتى ب

ا وائے۔اس شاہ پرافسوں ہے کہ جس کا دزیر ہلمان جیسا ہوان دونوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ شاد۔ دہ شاہ قابل مبار کباد ہے جس کا آسف جیسا ہوزیر مشیر کار ہو۔ شاہ عادل۔ جب بادشاہ بھی منصف ہواور دزیر بھی بھلا ہوتو لور بالائے نور ہے۔چوں سلیماں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام لور بالائے نور کا مصداق تھے۔ شاہ فرعون۔ شاہ فرعون ہوا در دزیر ہا ان تو بریختی کے سوا پھی ہیں ہے۔

ع بیں۔ایے شاہ کے لیے قیامت میں تاریخی بالائے تاریخی ہوگی ندہ ہاں عش کام آئے گی نددولت۔گرتو۔اگر کمینوں میں بختے کوئی سعادت نظر آئے تو اس سے میراسلام کہدوے۔ بچوجال۔شاہ بمنزلہ جان ادروز پر بمنزلہ عشل کے ہے اگر عشل خراب ہوجائے تو روح باتی نہیں رہتی ہے۔ عشل عش جو بمنزلہ فرشتہ ہے اگر دہ ہاروتی فطرت اختیار کر لے تو اس کے کارنا۔ ہے خراب ہوتے ہیں۔

ے طاغوت۔ ہروہ طافت جواللہ ہے سرکٹی کرے۔ عمل جزوی۔ عام انسانی عمل سے مسل کل ۔ وعمل جو ہواو ہوں ہے آزاد ہو۔ ہوا۔خواہش تقسانی کو دزیر نہ بنا۔ کہ برآید۔ ورنہ تیری روع عبادت مجموز دے گا۔ کا ہیں ہوا۔ انسان کی خواہش تفسانی حریص ہوتی ہے اور صالی مینی دنیاوی معاملات کی تکر کرتی ہے، عمل آخرت کے معاملہ کوموجتی ہے۔

بہر آل گل می کشد او رنج خار
دہ اس پھول کے لیے کانے کی تکلیف برداشت کرتی ہے
باد ہر خرطوم اختم دُور ازال
خدا کرے نہ مؤگھ سکنے والے کی ناک اس سے دور رہے
بار باش و مشورت کن اے پیر
دوست بن جا، اے بادا! مشورہ کر لے
بیائے خود پر اورج گردونہا نمی
بیائے خود پر اورج گردونہا نمی

عقل را الله و دیده در پایانِ کار محق الله عقل کی دونوں آتھیں انجام کار پر ہوتی ہیں کہ نہ فرساید نہ ریزد در خزال کیونکہ وہ خزال میں نہ شکتہ ہوتا ہے نہ جھڑتا ہے ور چہ عقلت ہست یا عقل دگر اگرچہ تیری (بھی) عقل ہے (لیکن) دوری عقل کا باد و عقل از بس بلاہا واربی باد و وعقل از بس بلاہا واربی تو دوعقلوں کے ذریعہ بہت ی بلاؤں سے نجات یا لے گا

تشستن ديوبرمقام سليمان عليه السلام وشبه كردن اوبكار بأكري سليمان عليه السلام وفرق طابر حضرت سليمان عليه السلام ك بحكه برديوكا بيضنا اوراس كاحفرت سليمان عليه السلام ك بحكم مول ك نقل اتارنا مشدن ميان ديووسليمان عليه السلام وديوخود راسليمان بن داو دعليه السلام نام كردن اورديوا ورحفرت سليمان عليه السلام عن فرق ظابر موجانا اورديوكا بنانام سليمان بن داوُ دعليه السلام عرفر ركرنا

ملک برد و مملکت را رام کرد

ملک لے اڑا اور سلطنت کو مخر کر لیا
صورت اندر برتر دیوی می نمود
شیطانی باطن میں صورت رونما بھی
از سلیمال تا سلیمال فرقہاست
سلیمان ہے سلیمان علیہ السلام تک بہت فرق بی
جیمیاں کہ آل حسن تا ایل حسن
جیمیاں کہ آل حسن اور ای حسن میں
صورتے، کردست خوش بر اہرمن
شیطان کی خوبصورت صورت بنا دی ہے

دیو نے اپنا نام سلیمان علیہ السلام رکھ لیا
دیو نے اپنا نام سلیمان علیہ السلام رکھ لیا
صورت کار سلیمان دیدہ بود
اس نے (حضرت) سلیمان کے کام کا ظاہر دیکھاتھا
خلق کے گفتند ایس سلیمان بے صفاست
لوگوں نے کہا یہ سلیمان بے نور ہے
او چو بیداریست ایس ہمچو وس وہ بیداری کی طرح بے
دیو میگفتے کہ حق پر شکل من
دیو میگفتے کہ حق پر شکل من
دیو کہتا تھا کہ اللہ (تعالی) نے میری صورت پر

ا معل دا معلی دوآ محمیس انجام پرنظر رکھتی ہیں۔ گل۔ بینی آخرت۔ فار کینی دنیاوی مصائب۔ کہ۔ وہ پھول نہ بھرتا ہے نہ جھڑتا ہے۔ اختم ۔ وہ انسان جس جس سو تھینے کی قوت نہ ہو۔ در چہ۔ خواہ انسان جس خود بھی معلی ہولین معلی کا مل کو ضرور شریک مشورہ کرے۔ بادو معل خودانسان کی معلل انسان جس جس کی کوفر وزشر یک مشورہ کرے۔ بادو معلی خودانسان کی معلل اور خود اور معلی کی اندو خود انسان کی اور خود مسلمان علیہ السلام کی انگشتری چرائی تھی اور خود مسلمان علیہ السلام کی انگشتری چرائی تھی اور خود مسلمان علیہ السلام کی جگہ چیند کیا تھا محتقین کے فزد کیکے میں افسانہ ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں مولا تا نے محتم تمثیلاً اس کو بیان فرما دیا ہے بہر صال مولا تا بے میں کو انسان علیہ السلام کی انگرش کے ہے شیطان سے اس کی حقاظت ضروری ہے۔ مولا نامیہ تانا جا جے جی کہ انسان کا دل بمنولہ سلیمان علیہ السلام کی انگرش کے ہے شیطان سے اس کی حقاظت ضروری ہے۔

ع وبیر محررام فرمانبردار مورت وه د بوحضرت ملیمان علیه السلام کے ظاہر کارے واقف تفاحقیقت ہے واقف نہ تفاتو اس نے ظاہر کار کی نقل اتار نی شروع کردی لیکن ان کاموں کا باطمن شیطانی تھا۔

ت خلق۔ جب محر نے سلیمان ہونے کا دعوئی کیا اور اپنانام بھی سلیمان فلا ہر کیا تو لوگوں نے کہا کہ پہسلیمان تو بے لور ہے اور اس سلیمان اور ان سلیمان علیہ اللہ علیہ اللہ میں بہت فرق ہے اور اس میں ایمان ور تو ہو ہیں ہے اور ان دولوں میں ایمان کی تبایا جیسا کہ پہلے وزیر حسن اور دوسرے وزیر حسن میں فرق تھا۔ ویوسیکھنے مسترکو جب شبہ مواکد کو جب شبہ مواکد کو جب شبہ مواکد ہو گئے ہے ہو گئے گئے لگا کہ اللہ نے ایک شیطان بھی میری مورت یہ بھور میں گئے گئے گئے گئے لگا کہ اللہ نے ایک شیطان بھی میری مورت یہ بھور کو بھائی نہ کرنا۔ بیدا کیا ہے بھی اور اس کی وجہ سے جھور برگانی نہ کرنا۔

تا بیندازد شارا او بنگست تاکہ وہ تمہیں کمند میں پیفسا لے صودست او دا مدارید اعتبار اس کی صورت کا اعتبار نہ کرنا می نمود آل علس بر د لبائے نیک ال کا نیک دلول بر عکس ظاہر ہوتا تھا کہ بود تمییر و عقلش غیب گو کہ جس کی تمیز اور عقل غیب کو یتا دے می نه بندد بیرده بر انل دول يرده تبين ڈال سكما دولت والوں ير یا ژگونہ می روی اے کج خطاب اے ٹیڑھی بات کرنے والے! تو الی جال جل رہا ہے سوى دوزخ اسفل اندر ساقلين دوزخ کی جانب نیے طبقوں میں سے نیلے میں هست در پیثانیش. بدر منیر ان کی بیشانی میں چودھویں کا جائد ہے دوزخی چول زمبریر افردهٔ تو دوزخ ہے، زمیریے کی طرح تعمرا ہوا ہے سر کجا کہ خود ہمی نہ ہمیم سُدب سر کجا ہم پاؤں بھی نہ رکھیں کے پنجهٔ مالع بر آید از زمین رو کئے والا پنجہ زمین سے پر آمہ ہو گا بیں ملن سجدہ مر ایں اُدہر را خردار! ای بدبخت کے لیے بجدہ نہ کر

ولوك راحق صورت من داده است الله (تعالی) نے دیو کو میری صورت وے دی ہے کر بدید آید بدعویٰ زینهار اگر وہ دیجوے کے ساتھ نمودار ہو، ہرگز ولي شال از مكر مي گفت وليك دیو مکاری ہے ان سے کہتا تھا، لیکن نیست بازی با ممیز خاصه او والوكالميزكر لين والمسلم سياته (ممكن) نبيس بي خصوصاوه ي سحر و چي تلبيس و و خل کوئی جادو اور کوئی مکاری اور کوئی فریب پر<sup>ع</sup> جمی گفتند با خود در جواب پير وه جواب مين ايخ دل مين کتے باژگونه رفت خوایی مجنیل تو ای طرح الٹا جائے گا او اگر معزول گشته است و فقیر وه (سلیمان علیه السلام) اگرچه معزول اور نقیر ہو گئے ہیں تو اگ<sup>ری</sup> انگشتری را بردهٔ تو نے اگر انگوشی اڑا کی ہے ما ببوش و عارض و طاق و طرب ہم کروفر اور کشکر اور شان و شوکت کی وجہ ہے وَر يَغْفَلْت ما تهيم أو را جبين اگر ہم غفلت سے اس کے سامنے پیٹانی رکھ دیں که منه آن سر مر این سر زیر را کہ ای اوندھے کے لیے سر نہ جھکا

۔ دیو۔ ووسخر ان سے بیا تیم کرتا تھالیکن نیک لوگوں پراس کی اصلیت کاعکس پڑر ہاتھا۔ نیست۔ نیک لوگوں کے ہاتھ کرکرتا آ سان نیس ہے۔ بیجے۔ جولوگ آخرت کی دولت کے مالک بیں ان کی مقلوں پرکوئی جادو، مکاری ادر فریب پر دونبیں ڈال سکا۔

ع بی -اس حرکی تقریر برو د توجیس کرتے اور کہتے کہ تیری سب با تیس غلط ہیں اور تیری چال النی ہے۔ با ژکونہ یو دوزح کے سب سے مجلہ طبقے ہیں الٹا کرے گا۔اُو۔ حصرت سلیمان علیہ السلام اگر چہاس وفت سلطنت سے معزول ہیں اور گدا ہیں کیان کی پیٹانی میں لورِنبوت ہے۔

سے تو اگر۔ان لوگوں نے دل علی بھی کہا کہ اگر چرتو نے انگوشی چرا کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تحت پر بتعنہ کرلیا ہے لیکن تو دوزخ کا زمبر بری صبہ ہے۔ بوش کروفر۔عادض لیکٹر، رخسار۔طاق وطرب طاق وطرم تل کی بدلی ہوئی صورت ہے،شان وشوکت۔سنب سم، پاؤل۔ور بغفلت۔ اگر بھولے سے تعظیم بھی کریں تو غیبی بتجہ امارے لیے مانع آتا ہے۔ سرزیر۔اوعرها۔اوبیر۔اوبار کا امالہ ہے۔

کر نبودے غیرت و رشک خدا

اگر، خدا کی غیرت اور رشک (مانع) نه ہوتی

تا بکویم شرح این وفت وکر

جب تک کہ میں اس کی دوسرے وقت شرح کرول

رُوي يوشي مي كند بر ہر صبي

ہر بیے کے لیے (این) روبوشی کر لیم ہے

از لقب و ز نام در معنی کریز

لقب اور نام کے بجائے باطن کی طرف جا

درمیان خلق و فعلِ او را بجو

اخلاق اور افعال کے درمیان اس کو طاش کر

مسجد اقضیٰ بساز و کن تمام

مبحد اتضیٰ تغییر کر اور ممل کر

<sup>ه</sup>ید سلیمال ٔ زائر و مسجد مزور

کردے من شرح ایں ابی جانفزا میں اس کی پر لفف تخری کا ہم قاعت کن تو بہذیر ایں قدر اس مقدر کو قبول کر لے نام خود کردہ سلیمانے نی رکھ کر ابنا نام سلیمانے نی رکھ کر ابنا نام سلیمان نی رکھ کر ابنا نام خیز از صورت و از نام خیز مورت ے آگے بڑھ ادر محن نام سے دشروار ہو جا اس کے اخلاق اور افعال وریافت کر ان کی میں از خلق وز افعال اور افعال دریافت کر کار ہر کس نیست کے بیں در کش زمام خردار! (یہ) ہر محن کا کام نہیں جو لگام کھنے کے خور میں موری کا کام نہیں جو لگام کھنے کے فتور خمر کے عیب مجد کمل ہو گی تھے۔

ر مخقر بے عیب مجد مکمل ہو گئی (حضرت) سلیمان علیاله الم ایارت کرنے والے و مجدنیارت کا آئی در آبدن ہر روز سلیمان علیہ السلام در مسجد اقصلی بعد از تمام شدن بجہت عبادت و ممل ہوجانے کے بعد ہرروز حضرت سلیمان علیہ السلام کا مجدش آنا عبادت کے لیے ورعبادت گذاروں اوراعتکاف کرنے والوں ارشادِ عابدان و معتملفان و رستن عقاقیر در مسجد و بانخضرت علیہ السلام بسخن در آمدن کی رہنمائی کے لیے اور بوٹیوں کا مجد میں اُگنا اور آنخفرت علیہ السلام کے ساتھ باتیں کنا

ساخت مسجد را و فارغ شد تمام مسجد بنائ اور بالكل فارغ ہو گئے كا مدے ور مسجد افضى شدے كا مدے ور مسجد افضى ميں جاتے بيس ميلفت نام و نفع خود مجو تو نائدہ با تو فراتے اپنا نام اور فائدہ با تو فراتے کے معزاور می کے لیے نفع رمال ہے؟

چوں سلیمائی نبی شاہِ انام سی جب شاہ عالم سلیمان علیہ السلام نبی نے جب شاہ عالم سلیمان علیہ السلام نبی نے جر صباح او را دظیفہ این عبول تما نو گیاہے رُستہ دیدے اعدرو اس عیل نا بوتا اگا ہوا دیکھتے تو کر داروی چہ نامت چہ است تو کس (مرض) کی کیا دوا ہے تیرا کیا نام ہے؟

ا شرآی یعنی اس کی شرخ کر الله تعالی شیاطین کو کیون مواقع عزایت کرتا ہادران کوڈھٹل دیے بھی کیا اسرارین، فیرت خداد عری اس آشر کا کھیلیے

مافع ہے۔ تام خود شیطان اپنا اچھانام رکھ کر لوگوں کو مو کے دیتا ہے میں ۔ لین تاتج ہرکارند دو گذر ۔ انسان کو چاہیے کہ مقطع صورت اور بڑے القاب

عدمو کا نہ کھائے بلکہ باطنی اوصا ف کو دیکھے۔ لیس ۔ انسان کو اس کے اطال آور اس کے کا رناموں سے پہیجان بھٹی صورت اور تام سے دمو کا نہ کھا۔

علی کا دہر کمی نیست ۔ اس طرح مردم شنای ہرآ دی کا کام نیس ہے۔ قدمش زیام ۔ لینی اب یہ بات ختم کر اور مجد اتصلی کی تقیمر کی بات کر فتور ۔ خرا با ۔

عرور ۔ جس کی زیارت کی جائے ۔ مقاقی مقاد کی تح ہے ، دواؤں کی جڑی ہوئی اگی ہوئی دیکھتے تو اس سے اس کا نام اور فنع و نقصان دریا فت

انام چلوق ۔ وغیف معول ۔ وکی اے لینی دھرت سلیمان علم السلام کوئی نئی ہوئی دیکھتے تو اس سے اس کا نام اور فنع و نقصان دریا فت

ع المام خلول وظیفه معمول و کمیا ہے۔ بعنی معرت سلیمان علیہ السلام کوئی نئی بوٹی اگی ہوئی دیکھتے تو اس سے اس کا نام اور نفع و نعصال دریافت کرتے۔

كه من آنرا جائم و ايس را حمام كه ميں اس كے ليے جان اور اس كے ليے موت ہوں نام من ليست بر لوخ قدر لوبِ تحقوظ میں میرا سے نام ہے شرح کردے تقع و ضرش اے کیا نفع اور نقصال کی شرح کرتے، اے برے! عالم و دانا شدند و مقترا عالم اور دانا اور مقترا یے جسم را از رایج می پرداختند بدن کو مرض سے نجات ولائی عقل وحس را سوی بے سورہ کجاست عمل وص کے لیے لا مکان کی جانب راستہ کہاں ہے؟ جز پذیرائے من و سختاج نیست ضرورت منداورن كوتبول كرينے والى كے علاوہ يجو ہيں ہے ليك صاحب وحي تعليمش وم ليكن اس كو صاحب وفي تعليم ويتا ہے اولِ او، لیک عقل آل را فزود ان کی ابتدا، لیکن عمل کے ان کو برمعایا ہے تاند او آموظتن بے أوستا كيا وہ بغير استاد كے كيھ على ہے؟ ﷺ بیشہ رام بے اُستا نشد کوئی پیشہ استاد کے بغیر قابو میں نہ آیا يس بكفي المركياب فعل و نام تو ہر بوئی کام اور نام بتاتی من مر این را زهرم و آن را شکر میں اس کے لیے زہر اور اس کے لیے شکر ہوں يس سليمان يا حكيمال زال گيا پھر (حفرت) سلیمائ طبیبوں سے اس یوٹی کے یں طبیاں از سلیمان زاں گیا توطبیب (حصرت) سلیمان علیالسلام کی دجہ سے اس یوٹی کے بارے میں تا کتبہائے طبیبی ساختند یہاں تک کہ انہوں نے طب کی کماییں تصنیف کیں ايل نجوم ع و طب وي انبياست یے نجوم اور طب نبیول کی وی ہے عقلِ جزوی عقلِ استخراج نیست تاقص عقل ایجاد کرنے والی عقل نہیں ہے قابلِ تعليم و فهم ست اين خرد یہ عُص تعلیم اور سمجھ کے قابل ہے جمله حرفتها يقيس از وحي بود یقینا تمام یشے وی کے ذرایعہ ہوتے ہیں ي حفت را بيس كاي عقلٍ ما و کیرہ! ہماری سے عقل کوئی میشہ گرچہ اندر کمر موي إشگاف مبد اگرچہ (وہ عمل) تربیر میں بال کو چیرنے والی تھی

ک بھی گئے۔ وہ بڑی ہوئی اپنانام اور اپنے افعال وخواص صفرت سلیمان علیہ السلام کو بتادی ہوئی۔ فقدر۔ قضا وقدر۔ تمیا۔ بوئی۔ بس۔ طبیب مفرت سلیمان علیہ السلام سے اس بوئی کے افعال وخواص سیکھ لیتے تھے۔ تاکتیمائے۔ اس کے بعد طبی کنابیں تھنیف ہو کیں۔ جسم دا۔ جسمانی بناریوں کے علاج کرنے گئے۔

۔ اس نجوم غرضکہ سب علوم کی ابتدا وی کے ذریعہ ہوئی ہے حدیث تریف ہے اِنْ نَبِیّا مِنَ الْاَنْبِیْآءِ کَانَ یَنْخُطُ خَطَّا فَمَنَ وَافَقَ خَطُّهُ خَطْهُ خَطْهُ صلفَ وَمَنْ لَهُمْ یُوَافِقُ کَذَبَ یعِیٰ 'ایک بی کئیر کھینچہ تھے (جس ہے آبٹر ہو کے واقعات معلوم ہوجاتے تھے) بس جس (رمال اور جھاراور مجم) کی بلیران کی کئیر کے مطابق ہوتی ہے وہ درست ہادر جس کی کالف ہوتی ہے، غلاہے۔''

ی آردی۔عام انسانی عمل استخراج مینی علم کا ایجاد کرنا۔ قابل تعلیم مینی عام عمل انسانی میں سیکھنے کی صلاحیت ہے ادر مساحب دی اس کوسکھا متا ہے۔لیک عمل کے مکما ادر فلاسفہ نے ان علوم پر امنیا نے کئے ہیں۔ بیچ حرفت کوئی دستکاری بغیر استاد کے نہیں سیکمی جاسکتی ہے کہ جس آگر چہ موشکا فیاں کرتی ہے لیکن بغیر استاد کے کوئی پیشنہیں سیکہ سکتی۔

رانش پیشہ ازیں عقل آر بدے پیشہ بنے اُوستا حاصل شدے پیشہ کا علم اگر عقل ہے ہوتا (آو) بیشہ بنیر اساد کے حاصل ہو جاتا آمونتن پیشہ گورکنی قابیل از زاغ پیش ازائکہ در عالم قابیل کا قبر کھودنے کا پیشہ کوے سے بہنا، اس سے پہلے کہ دنیا میں علم گورکنی ہود علم ہوا قبر کھودنے کا علم ہوا

کے ز قکر و حیلہ و اندیشہ بود کب غور اور تدبیر اور خیال ہے ہوا؟ کے نہادے ہر سر او ہابیل را (تو) وه مائیل (کی نعش کو) سر پر کب رکھتا؟ این بخون و خاک در آفشته را اس خون ادر مٹی میں کتھڑے ہوئے کو بر گرفتہ تیز می آمہ برال لے تیزی ہے اڑا آ رہا ہے در یئے تعلیم او را گورکن قبر کھوونے والا اس کو سکھانے کے لیے زود زاغ مُرده را درگور کرد جلدی سے مرے ہوئے کوے کو قبر میں رکھ دیا زاغ از الهام حق ممد علمناک<sup>سی</sup> كوا الله (تعالى) كے الهام ہے عالم تھا کہ بود زاغے زمن افزوں بھن کہ کوا ہنر میں مجھ سے بڑھا ہوا ہو عقلِ جزوی می کند ہر سو نظر جزوی عقل ہر جانب نظر دوڑاتی ہے

کندن گورے کہ کمتر بیشہ بود تبر کھودنا، جو معمولی بیشے ہے گر میرے ایں فہم مر قابیل را اگر سے سمجھ قائل میں ہوتی که کیا غائب شم این کشته را کہ میں اس معتول کو کہاں چمیاؤں؟ ويدع زاغ مُرده در دمال اس نے دیکھا کہ ایک کوا مردہ کوے کو منہ میں از موا زیر آمد و شد او یقن وہ ہوا سے نیچے اترا اور ہنرمندی سے بنا پس بچنگال از زمیں انگیخت گرو پھر اس نے زین سے پنجہ کے ذریعہ مٹی کھودی ونن کروش کیں بیوشیدش بخاک اس کو وٹن کر دیا پھر اس کو مٹی سے چھیا دیا كفت قابيل آه شه برعقل من تائیل نے کہا آہ، میری عقل پر افسوس ہے عقل كل را كفت ما زاغ البصر عَمْلُ كُلُ كَ لِي (الله تعالى في) فرمايا " نكاه بمكلى نبين"

ا۔ وائش بیشہ کی بیشہ کا جاننا اگر تھن علی وجہ ہے ہوا کرتا تو وہ بغیر استاد کے حاصل ہو جایا کرتا۔ آسوِختن۔ تا بنل نے قبر کھود نے کا پیشہ کوے ہے۔ سیکھا۔ کورکن تبر کھودنا۔ کے ذکر خود قائیل بےخور وکئرے اس کو حاصل نہ ہوسکا۔ قائیل حضرت آ دم علیہ السلام کالڑکا جس نے اپنے بھائی ہائیل کوئل کردیا تھا۔ تے نہادے قبل کے بعد اس کی خش سر پر لیے بھر دہا تھا۔ اس کشتہ۔ لینی ہائیل۔

ویداس قائل نے دیکھا کہ ایک کواایک مردہ کو سے کولایا اور اس نے زیمن کھودکر اس کو ڈن کیا تو اس کو سے سے قائل کو تبر کھود نے کا ہنر آیا۔ کورکن۔ تیر کھود نے والا۔ چنگال۔ نیجہ۔

سے علمناک علم والا، عالم شد تف علی آل آ محضور ملی الله علیه دملم کا عمل کا لی تحی قرآن میں آپ کے بارے میں فرمایا کمیا ہے تا ڈاغ البَصَرُ وَمَا طَغَی لِینَ 'آ محضور ملی الله علیه دملم کی نظر کے نہ ہوئی نداس نے سرکٹی ک۔''مثلِ جزوی۔عام انسانی مثل۔

عقل ما زاغ<sup>ا</sup> ست نورِ خاصگال "ما زاغ" والى عقل خاصان (خدا) كا نور ب جال که او دُنیالهٔ زاغال پُرد وہ جان جو کوؤں کے پیچے اڑے بیں مُرو اندر بیئے نفس چو زاغ خردار! کوے جیے لنس کے پیچے نہ لگ کر روی رو دریے عقابی ول اگر لگنا ہے تو دل کے عقا کے پیچے لگ نو گياه بر دم از سوداي تو تیرے خیال کی نئ گھای ہر وقت تو سليمال وار دادٍ او بده تو (حضرت) سلیمان علیه السلام کی طرح اس کی قدر کر زانکه عال این زمین یا ثبات كيونكه اس يائدار زين كي منى كا حال در زمیں گرنے شکر در خورد نیست زمین میں خواہ ممنا ہو خواہ نرکل کیں زمین دل کہ تبعش فکر ہود تو دل کی زمین جس کا بوٹا خیال تھا گر سخن کش<u>ت</u> بینم اندر ایجمن اگر جيس مجلس جي لخن فنم ويکھوں ور سخن کش یا بم آن دم زن بمزد اگر میں اس وقت مجروے کو بات نہ سمجھنے والا باؤں مستمع چول نيست خاموشي به است جب سنتے والا نہیں ہے، چپ رہنا بہتر ہے

عقل زاغ استادِ گورِ مردگال کوے کی عقل مروول کی قبر کی استاد ہے زاغ او را سوی گورستال برد کوا اس کو قبرستان کی جانب لے جائے گا کو بگورستاں برد نے سوی باغ جوقبرستان کی طرف نے جاتا ہے نہ کہ باغ کی جانب سوي قاف و مسجد اقصاي دل ول کی مسجد اقتصلی اور (کوو) قاف کی جانب (جا) می دمد در میجد اقصای تو تیری مجد اتصلٰی میں اگی ہے ہے ہر از وے پای رد بروے منہ اس سے با لگا اٹکار کا پاؤل اس پر نہ رکھ باز گوید با تو انواعِ نبات بوٹیوں کی فتمیں تھے سے پھر کہہ دیں گ ترجمانِ ہر زمیں نبت ویست ہر زمین کی بیدادار اس کی ترجمان ہے فكرم اسرار دليا · را نمود خیالات نے ول کے راز ظاہر کر دیے صد بزارال کل برویم در چمن چن میں لاکھول پیول اگا دول میگریزد عکتها از دل چو وُزد (تو) چور کی طرح کتے ول ہے بھاکتے ہیں تکته از ناابل گر یوشی به است اگر نکتہ کو تو ناائل سے چمیائے تو بہتر ہے

ا معمل مازاغ۔ بوطل سے کام کرتی ہوہ خاصان خداکا تورہ جوان کوعطا کردیا گیا ہے۔ معمل زاغ ہوئے کوئے کام کرتی ہے کہ وہ قائل کو گور کی سے کہ اور قائل کو گور کی سے کہ اور قائل کو گور کی سے کہ اور قائل کی میں کوا ہے اس کے پیچے نہ لگ ورنہ تھے گورستان میں پہنچادے گا۔ عقائی ول ۔ دل جو نکہ اسراد کام کرنے ہے جاس کے پیچے جل ۔ قاف۔ پہاڑ کا نام ہے جو عقا کا مقام بانا گیا ہے۔ تیراول مجہ اتھی ہے اس کے خیالات وہ یوٹیاں ہیں جو مجد اتھی میں آئی میں ۔ تو سلیمال وار۔ جس طرح صغرت سلیمان علیہ السلام ان یوٹیوں سے علم حاصل کرتے ہے تو بھی اسے خیالات سے دل کاعلم حاصل کرتا ہو۔

ے زائک۔جس طرح کے خیالات پیدا ہوں گے اس سے قلب کی حالت کا انداز ولگا لے۔ درز میں۔ زمین کی اچھائی اور پرائی کا معیار اس کی پیدادار ہے جوز مین گنا اگائے وہ بہتر ہے اور جوز مین زکل اگائے وہ خراب ہے۔ زمین ول۔خیالات دل کی زمین کی پیداوار ہیں ان سے دل کی اچھائی پرائی معلوم ہوجائے گی۔

ے سے سیخن کئی ۔ اگر مجلس میں تخن فہم ہوتے ہیں تو کہنے والے کا دل کھلا ہے۔ در تخن کئی۔ اگر سامعین نافیم ہوں تو سکتے فراد افعیار کر لیتے ہیں۔ ستمعے۔ جب سننے والوں میں اہلیت نہ ہوتو خاموتی بہتر ہے اسرار د تھم ٹااہلوں کونہ سنانے جا ہیں۔

جذب صادق نے چوجذب کاذب ست کی کشش جموئی کشش کی طرح نہیں ہے رشتہ پیدا نے و آل کت می کشد نہ ڈور ظاہر ہے اور نہ دہ جو کھیے کھینچا ہے تو کشش می بین مہارت را مبین تو تخشش کو دیکھ، اپی مہار کو نہ دیکھ یں نماندے ایں جہاں دارالغرار تو ہے دنیا دھوکے کا گھر نہ رہتی سخرهٔ دیوِ سیه رُو می شود سیاه رو شیطان کا فرمانبردار بن رہا ہے یائے خود را واکشیدے طفل پیر ہے بوڑھا لڑکا اپنا پاؤل مھنجے کیا مائے خود را واکشیدے محبر<sup>ع</sup> نیز كافر تجمى ابنا بإدَال تصيخ ليها کے یے ایثال بدال دکال شدے (تو) کب ان کے چھے اس دکان کک جاتی یا بدادے شیر شال از جابکوس یا بیار ہے، کب ان کو دووھ دی ؟ . كرز مقصودے علف واقف بدے اگر جارے کے متعمد سے وہ وانف ہوتی؟ جيست دولت كاين دوادو بالت است دولت کیا ہے؟ یہ بھاگ دوڑ ہے مار پیٹ کے ساتھ جر دَرين وريانه نبود مرگ خر اس ورانہ میں محد سے کی موت کے موانیس ہے

جنبش! ہر تمس بیوی جاذب ست ہر مخض کی حرکت سمینی والے کی طرف ہے می روی که عمره و که در رشد تو مجمی مراہ ہو کر چلا ہے اور بھی راہ راست پر اُشترے کوری مہارِ تو رہیں تو اندھا اونٹ ہے، تیری مہار گردی ہے کر شدے محسوں جذاب مہار اگر مهار تصیخے والا ظاہر ہو جاتا سمبر دیدے کو ہے سک می رود كافر دكم ليما كه ووكتے كے چھے جا رہا ہے ور یے او کے شدے ہمچوں اسیر تیری کی طرح اس کے پیچے کب جاتا؟ در بے او کے شدے ماننہ جیز بیجے کی طرح اس کے پیچے کب جانا؟ گاؤ اگر واقف ز قصایال مبدے اگر گائے تھائیوں سے واتف ہوتی یا بخوردے از کف ایٹال سبوس یا کب ان کے ہاتھ ہے مجوی کھائی؟ ؤر بخوردے سے علف مصمش شدے اور اگر کھاتی تو جارہ اس کو کب ہشم ہوتا؟ لیں ستون اینجہاں خود غفلت ست تو اس دنیا کا ستون خود غفلت ہے اوّلش دَو دَو مَاخر لت بخور اس کی ابتدا بھاگ دوڑ آخر مار کھا ہے

جبتی سنے والے کا بغیر مفاین کی کشش کا سب ہے، اور جذبہ می صادق ہونا ضروری ہے۔ تی روی۔ جس طرح ظاہری کشش ہے اور خ ایک پوشیدہ کشش ہے جو بھی سیدھا جائی ہے بھی نیز ھا اور انسان بندھا ہوا ہے لیکن ند بندش نظر آئی ہے اور نہ کینچنے والا۔ اشتر ۔ انسان کی مثال اند معاونت کی ہے جس کی مہار دوسرے کے تبغیر ہیں ہوتی ہے۔ انسان کو کینچنے والے کی طرف و میان وینا جا ہے۔ آرشدے۔ اگر انسان کا فیر محسوس مہار کینچنے والا ظاہر ہوجائے تو وینا دس کے کا محر شد ہے۔ جذاب۔ کینچنے والا۔ دارالغر ادر وارالغر و دوسو کے کا محر۔ کرے کا فرکو کمر اس کی طرف کینچنے والا روسیاہ کہا شیطان ہے۔ در ہے۔ بھروہ کا فربھی اس کا اتباری ندکرتا۔ جنز سنام و ۔ کرے بینی کافر ۔ گا دَ ۔ گا اس کی اس کے چیجے اس کی دکان تک ندجائے نداس کے ہاتھ سے چارہ کھا ہے۔ قصائی کی حقیقت سے واقف ہوجائے تو بھی بھی اس کے چیچے اس کی دکان تک ندجائے نداس کے ہاتھ سے چارہ کھا ہے نداس کو دوسے پارہ کھا ہے اس کھائی تو بھی ہمنے مذہوتی ۔ طاف ۔ وزیاد کاروبادائی ففامت سے چال دہا۔ ورشدونیا کی دولت کا خلاصہ بھاگی دوڑ اور ہا دیدے کے موالے کو کیش ہے۔ دوادو۔ بھاگی دوڑ ۔ اس ۔ ونیا کا بتا اور کاروبادائی ففامت سے چال دہا۔ ورشدونیا کی دوڑ ۔ اس مارت خراجے بینی دنیا دار۔

علیش این دم بر تو پوشیده شدست ال وقت تھے بر اس کا عیب پوشیدہ ہے که بیوشید از تو عیبش کردگار كونكه الله (تعالى) ني تخصصال كاعيب يوشيده ركهاب عیب آل فکرت شدست از نو نهال تیرے اس فکر کا عیب تھے سے پوشیدہ ہے زُو رَميدے جانت بعکد انمشر قين تیری جان اس سے مشرق و مغرب کی دوری پر بھا گی کر شود این حالت اوّل کے دَوی اگر تیری بیه حالت شروع مین ہو جاتی تو کب دوڑتا؟ تا لليم آل كار بر وفق قضا تاكه مم قفا كے مطابق وہ كام كريں چیتم واگشت و پشیمانی رسید آنکه مملی اور شرمندگی بوکی ال پشیمانی تا بیل حق را پرست اک شرمندگی کو رہنے دے اللہ کی عیادت کر زیں پشیمانی پشیماں تر شوی اس شرمندگی ہے (اور) زیادہ شرمندہ ہو گا ینم دیگر در پشیمانی رود باتی آدهی شرمندگی میں چلی جائے گ حال و يار و کارِ نيکوتر بجو الچما حال اور یار اور کام تلاش کر تو بجد<sup>ا</sup> کارے کہ بگرفتی بدست تونے جس کام کو کوشش سے ہاتھ میں پکوا ہے زال جمی تانی بدادن ش بکار ای وجہ سے تو اس میں معروف ہو سکا ہے مچنیں ہر فکر کہ گرمی دراں ای طرح ہر وہ خیال جس میں تو سرگرم ہے برتو گرییدا شدے زاں عیب وسین اگر ای کا عیب اور نقصان تھے پر عمیاں ہو جاتا حال<sup>ع</sup> کاخر زو پشیمان می شوی وہ حال جن سے تو آخر میں شرمندہ ہوتا ہے لیس بیوشید اول آل بر جانِ ما (الله نے) شروع میں اس کو ہم پر پوشیدہ کر دیا ہے چوں قضا آورد علم خود پدید جب تفنا نے اپنا تھم ظاہر کر ویا ای پشیانی تضای دیگرست یہ شرمندگی ایک دوسری تفا ہے ور کنی عادت پشیمال خود شوی اگر تو عادت ڈال لے کا شرمندگی خود بن جانگا میم عمرت در پریشانی شود تیری آدمی عمر پریشانی میں (صرف) ہو جائے گ ترکب این فکر و پشیمانی بگو اس قر اور شرمندگی کو جپوڑ

ا توبجد آوی جس کام میں محنت اور کوشش ہے لگتا ہے خدااس کام کے عیب اس سے گئی رکھتا ہے تب بی وہ لگار ہتا ہے بہم چنیں۔ یہ بات مرف کام میں بی نہیں ہے فکروخیال میں بھی ہے۔ برتو۔اگر اس خیال کاعیب ظاہر ہوجائے تو آوی اس سے کوسوں بھامے۔ بعد المشر قین۔وہ فاصلہ جوشرق اور مغرب میں ہے۔

ی حال جس حالت اور کیفیت سے انسان آخر میں شرمندہ ہوگا اگر ابتداء اس کی کیفیت معلوم ہوجائے تو اس میں مجمی نہ گئے۔ نقاضا بجی ہے کہ کام اور خیال کی پرائی انسان پر ظاہر نہ ہوور نہ قفنا کے مطابق کام نہ کر سکے گا۔ ایس پشیمانی۔ ایک تو وہ کام مقدر میں تھا پھریہ پر پیٹانی ایک دوسری قفناء خداد بمی ہے۔

سے این پشیمانی۔ گناہ پرشرمندہ ہونا زیادہ مغیر نہیں ہے بلکہ اعمال معالمہ میں گلتا زیادہ مغیر ہے۔۔ ورکی۔ اگر انسان گناہوں پرشرمندگی ہیں پیش کررہ کیا تو انجام کاراس شرمندگی سے اس کوادر شرمندگی ہوگ۔ نیم عرت۔ اگر انسان گناہوں پرشرمندگی بی اپناشیوہ بنائے گاتو نتیجہ یہ ہوگا کہ آرجی عمر تو کاموں کی پریشانی ہیں گذری اور آرجی شرمندگی ہیں گذری ، کوئی نیک عمل اس کے ہاتھ ند آیا۔ ترک۔ پشیمانی کی عادت پھوڑ کر انسان کواجھے عمل ، انہی محبت اختیار کرنی جاہے۔

پس پشمانیت بر فوت چه است تو تیری شرمندگی کس چیز کے کھو جانے ہے ہے؟ ور عدائی چوں بدائی کایں برست اور اگرنیس جان ہے تو کیے جانے گا کہ یہ مُا ہے؟ ضد را از ضد توال دید اے فتی اے نوجوان! ضد کو ضد سے پیچانا جا سک ہے از گنه آنگاه تم عاجز خبری اس وقت ممناه (جيوزنے) سے عاج تما عاجری را باز جو کز جذب کیست عابری کی جبخو کر کہ وہ کس کی کشش ہے ہے س ندیدست و نباشد این بدال یہ سمجھ لے کسی نے نہیں دیکھی اور نہ ہو گ تو ز عيبِ آل حجابے اندری تو اس کے عیب سے بردہ میں ہے خود رمیدے جانِ تو از جنتجو تو تیری جان جبخو سے خود ہماگتی س نبردے کش کشال آنبو ترا كوكى ممينج تان ہے تھے ادھر نہ لے جا سك زاں بودکہ عبیش آمہ در ظہور اس وجہ سے ہے کہ اس کا عیب ظاہر ہو حمیا ہے عیب کارِ بد زما پنہاں مکن أرے کام کا عیب ہم سے پیشدہ نہ رکھ

ور نه داری کارِ نیکو تر بدست اگر تیرے پاس کوئی اچھا کام نہیں ہے گر ہمی دانی رہِ نیکو برست اگر تو اچھا رامتہ جانا ہے عمادت کر برندانی چوں ندافی نیک را جب تک تو نیکی کوئیں سمجے گا، بدی کو شہمے گا چوں ز ترک فکر ایں عاجز شدی جبکہ تو اس فکر کے جبوڑنے سے عاجر ہو ممیا ہے چوں مبری عاجر پشمانی ز جیست جب تو عایز تھا تو شرمندگ کاہے کی ہے؟ عابری ہے قادری اعد جہال عابری بغیر قدرت کے دنیا میں بچنیں ہر آرزوکہ می کری ای طرح جو آرزو تو کتا ہے ور نمودے علت آل آرزو اگر اللہ (تعالی) اس آرزو کا حیب عمودار کر دیتا گر نمودے عیبہ آل کار او ترا اگر اس کام کا عیب وہ (خدا) بظاہر کر دیتا واں دگر<sup>یے</sup> کارے کزاں ہستی نفور وو دورا کام جس ہے تو تخفر ہے اے خدائے رازدانِ خُولُ کی اے رازوال، شیریں کلام خدا!

ا ورندواری اگریے کہ تیرے پاس کوئی نیک کام موجود ہی تیں ہاں لیے تو یہ کام کی شرمندگی میں وقت گزار دہا ہے تو گاریہ بنا کہ تو شرمندہ کسی کام کے جوشے پر بود ہا ہے گری دائی۔ اگر تھے نیک داستہ معلوم ہی تیں ہے تو تو نے یہ کیے سم کام کے جوشے پر بود ہا ہے گری دائی۔ اگر تھے نیک داستہ معلوم ہی تیں ہے تو تو نے یہ کیے سمجھا کہ تو خلادات پر تھا۔ بدتدائی۔ جو تھی بدی کوئیں مجتا ہے وہ نگی کوئیں مجھ سکے گاس لیے کہ ایک چیز کواس کی ضد سے جانا جا سکتا ہے۔ چول زرک یہ بنا دی اس کی ضد سے جانا جا سکتا ہے۔ چول زرک یہ بنا دی خدم سے گرمندگی تو گئی ہوڑ دے پر بھی خراری اور انسا بھر تو گئاہ چھوڑ نے پر بھی تاری کھی میں ماج ہوں تو ایسا بھر تو گئاہ چھوڑ نے پر بھی تھا ہذا تی آگاہ انسام اری جوا اور انسام اری حل پرشرمندگی گئو ہا ہے۔

نیردے۔اگراس آرزوکا حمیب واستے ہوجائے تو پھرانسان کھینچنے ہے بھی ادھرنہ جائے۔ سے وال دگر جس کام سے انسان کوفرت ہوتی ہے اس کی دجہ بھی ہے کہ اس کا حمیب انسان پر ظاہر ہوجا تا ہے۔ اے خدا۔مولانانے یہاں سے مناجات شروع کردی ہے کہ اے اللہ برے کاموں کے حمیب کوہم سے تخلی ندر کھاور تیک کام میں کوئی حمیب رونمانہ کر۔

تأثرويم از روش سرد و بها تاكه بم رفار مين خندے اور ناچر نه بين رفت در منجد میانِ روتتی (صلح کی) روشی میں مجد میں گئے کہ یہ بیند مید اندر نو گیا تاكه مجد مي (كوئي) نئ بوڻي ريكيس آل حثایش که شد از عامه حقی ان بوٹیول کا جو عوام سے پوٹیدہ ہیں

عیب کارِ نیک را منما بما ہمیں ایکھے کام میں عیب نہ دکھا مم بر آل عادت سليمان سي بزرگ سلیمان علیہ السلام ای عادت کے مطابق قاعده بر روز را می بخست شاه روزانہ کا تاعرہ تھا کہ شاہ طاش کرتے ول به بیند برِ بدال چیتم صفی مصفی آئکھ سے ول دکھے لیا ہے راز

قصه صوفی که درمیان گلتان سر بزانو نهاده مراقب بود باراتش گفتند سر بر آر و تفرش حی کن گلتان و ریاضین و مرغان را که فَانْظُرُوْآ اِلِّي اثَارِ رَحْمَةِ اللَّهِ وجواب كَفْتُنِ صوفى بإرال را اس صوفی کا قصہ جو باغ میں زانو پر سر رکھے ہوئے مراقبہ میں تھا، اس کے دوستوں نے کیا کہ سر اٹھا باغ اور پھولوں اور پرعدوں کی سیر کر کیونکہ (علم ہے) اللہ کی رحمت کی نشانیوں پر نظر کرد ادر صوفی کا دوستوں کو جواب دیتا

کہ چہ تھی آخر اندر رز گر کہ کیوں موتا ہے؟ انگوروں کو دیکھے المرحق على بشنو كه گفت ست انْظُرُ او الله (تعالى) كالحكم من أس نے فرمایا ہے اس كو ديكھ گفت آثارش دلست اے بو الہوں اس نے کیا اے یو الہوں اس کے آثار ول ہے

صوفیئے در باغ از بہر کشاد صوفیانہ رُدی پر زانو نہاد ایک صوفی نے باغ میں مشاہرہ کے لیے صوفیوں کے طریقہ پر منہ زانو پر رکھ دیا لیس فرورفت او بخود اندر نُغول شد ملول از صورت خوابش فضول ایک لغوانسان اس کی نیندکی (سی)صورت سے پریشان ہو کمیا این درختال بین و آثارِ خضر ان ورختول اور سزے کے آثار کو دیکھ سوي <u>اين</u> آثارِ رحمت آر رُو رحمت کے ان آثار کی جانب رخ کر آل برول آثارِ آثارست و بس وہ باہر فقط آثار کے آثار ہیں

۔ ہبا۔ ذرو، لیعنی ناچز۔ ہم برآ ل۔ حضریت سلیمان علیہ السلام بی عادت کے مطابق میں اوق کے بعد مجدانسی جاتے تھے اور تی بوئی حلاش کرتے شخة تاكه اس سے اس كے فوائداد ومعزات معلوم كرليں۔ ول بديند۔ جس طرح حضرت سليمان عليه السلام يو ثيوں سے ان كے حالات معلوم كر ليتے عصای طرح مونی این ول کی مصفا آ محمول سے معارف کاراز دیکر ایتا ہے۔ حثالث دیکیش کی جمع ہے، کھاس۔

تفریج۔تفریک۔ریاصین۔ریمان کی جمع ہے،ہرخوشبودار پودا۔کشادہ کی،تفری طبع۔نفول۔ممرائی۔چہسی۔اس محض نے مراقبہ کوسونے سے تعبير كيا-رز \_انگور\_خعز \_ سبر**و**\_

ع الرحقُ قَرْآن باك مِن سِهِ فَانْظُوُوْ آ اِلْنَى آثَادِ وَحُمَةِ اللَّهِ كَيْفَ يُعْيَى الْآرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا "بِى ثَمْ دَيْجُواللَّه كَارِمْت (بارش) كَـا َ ثار (نباتات) کووہ کس طرح زمین کوزئرہ کر دیتا ہے اس کے مردہ ہوجائے کے بعد۔'' گفت۔ان مونی نے کہا کہ درامل رحمت کے آتار، ول کے آثار بیل جن کامراقبه میں مشاہرہ ہونا ہے اور میدونیا کے باغ و بہارول کی نشانیوں کے نشانات ہیں اور جس طرح اس باغ و بہار کاعلس اس نہر میں نظر آتا ہے جوباغ میں روال ہائ طرح برباغ وبہارول کے آٹار کاعلی ہیں۔

بر برول عکسش چو در آب روال باہر اس کا عل ہے جیا کہ روال بانی میں که کند از لطف آب آل اضطراب جو یانی کی لطافت کی دجہ ہے ہا رہتا ہے علس لطف او برین آب و گل ست اس کی لطافت کا تکس اس بانی اور مٹی بر ہے یں تخواندے ایزوش دارُالغرور تو اس کو اللہ (تعالی) وحوکے کا محمر نہ فرمانا ست از عکس دل و جانِ رجال انمانوں کے ول اور جال کا عمل ہے بر گمانے کایں بود جنت کدہ اس گمان ہے کہ بیہ جنت کدہ ہو گا بر خیالے می کنند ایں لاغہا یہ یکواس عکس پر کر رہے ہیں راست بیند و چه سودست آل نظر معمک رکھے لیں کے (لیکن) وہ ریکھنا کیا مغیر ہے تا قيامت زي غلط واحسرتاه قیامت تک اس فلطی ہے، افسوس لعنی او از اصلِ این رز بوئے بُرد لینی اس کو این انگورستان کی اصل کا پا جل ممیا

باغها و سنرما در عين جال باغات اور سبزے جان عمل ہیں أن خيال باغ باشد اندر آب پانی میں باغ کا تھی ہوتا ہے باغها و ميوما اندر دل ست باغات اور کھلِ دل کے اندر ہیں گر نبودے علی آل سرو سرور اگر (یہ) ای سرور کے ہوو کا علی نہ ہوتا اس غرور أنسط لعني أن خيال ر دحوکا دہی ہے لیعنیِ وہ عکس جملہ مغروراں بریں عس آمدہ سب وحوکے میں بڑے ہوئے اس عمل پر جمع میں می گریزند از اصول باغها وہ باغوں کی اصلوں سے بھامتے ہیں چونکه سط خواب غفلت آید شال بسر جب ان کی غفلت کی نیند ختم ہو گی پس بگورستان غربو افتاد و آه تبرستان میں بہت شور اور آہ ہے اے خلک آئلس کہ پیش مُرگ مُرد وہ مخص قابل مبار كباد ہے، جو مرنے ہے بہلے مر مميا قصه رُستن خرّوب در حوشهُ مسجد اقضى وسملين شدنِ سليمان سجدِ الفلى كے كنارے ير خروب المينے كا قصہ اور اس سے حضرت سليمان عليہ السلام

ا آن خال -جوبانی من ظرة تا بود اسل بين مونا بكد مرف على موناب باخما كائنات من بريخ كم مفت خداو عرى كامظر باورقلب انساني تنام مفات كامظر بالبناامل ووا فارين جودل فن فمايان موت بن اوريكا كات ال عددجدوم ك جز بالبنال كاعم بعياكان كاعم بإنى من برتا بدواز الغرور ووك كا كمراس فرور ال دنيا كودوكا كالمراى بنياد برفر مايا كياب كديدكا منات ول كي الاركاعم

مغروران ۔جولوگ دمو کے میں پڑے ہوئے ہیں ای کا مُنات کواصل اور جنت کدہ سمجے ہوئے ہیں۔ می کریز عربے جوان باغوں کی اصل ہے لیتن ول کیا ع دہماداس سے ہما محتے ہیں اور اس تکس کے حسول پر پیخی محمارتے ہیں۔

سے چونکہ جب اس خواب فظامت سے بیدار ہوں مے اصل حقیقت نظر آئے کی میکن اس وقت کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ بگورستان ۔ اس وقت سے لوگ قبرستان میں ہوں مے اور دار الممل سے جا بیلے ہوں مے توسوائے آئیں بھرنے اور واحسرتا کہنے کے چھو حامل نہ ہوگا۔ اے خلک۔ جس مخض نے موت سے ببلي فناحاصل كرنى اوراصل باغون كاراز بإلياد وقائل مباركباد ب\_قسد يهال عيه مرحطرت سليمان عليه السلام كايوثول عيه بمكلام بونابيان كيا ہے۔ خروب۔ برباد کرنے والا ، ایک کھاس کانام ہے جس کا استامکان کی برباوی کی نشانی ہے۔

علیہ السلام ازال چول بہتن در آمد و نام و خاصیت خود گفت کا رنجدہ ہونا جبکہ اس نے بات کی اور اینا نام اور وصیت بنائی

شد بعادت مجد<sup>ا</sup> اندر اے فتی اے توجوان! عادت کے مطابق مجد کے اعد کے رُستہ بُروَے دانہ بیجوں خوشر خوشہ کی طرح اس ہر دانے اگے ہوئے تھے می ربود آل سبزیش نور از بھر اس کی سبزی آگھ کی روشیٰ کو ایک ربی تھی او جوابش گفت و بشکفت از خوسیش انہوں نے جواب دیا اور اس کی خوشمائی ہے کھل مگئے گفت خروب ست اے شاہِ جہاں ال نے کہا اے ثاہ جہاں! (میرا نام) خروب ہے گفت من رُستم مكال وريال شود اک نے کیا میں اگول تو مکان ویران ہو جائے بادِم بنیادِ این آب<sup>ع</sup> و کلم میں اس یانی اور مٹی کو ڈھانے والی ہوں کہ اجل آمد سفر خواہد نمود کہ موت (قریب) آگئ، وہ سنر آخرت کریں گے در خلل تايد ز آفات زيس زمین کی آفتوں سے خلل میں نہ آئے گی مسجدِ انصیٰ مخلل کے شود متجد اتصلٰی کب جاہ ہو سکتی ہے؟ نبود إلا بعدِ مركبِ ما بدال ہادے مرنے کے بعد عی ہوگی، سجھ لے یارِ بد، خروب ہر جا مسجد ست جس جگہ مجد ہے، کدا دوست خروب ہے

ہم چیس روزے سلیمال از قضا تقترير سے ايك روز (حضرت) سليمان عليه السلام نو گیا ہے دید اندر گوشتر ایک گوشہ میں ایک نی یوٹی ریمی وید بس نادر گیاہے سبز و تر انہوں نے ایک بہت کمیاب سبز اور تر ہوٹی ریکھی لیں سلامش کرد در جال آں حقیش اس یونی نے فورا ان کو ملام کیا گفت نامت چیست بر گوئیر ہاں انہوں نے فرمایا ہاں بتا تیرا کیا نام ہے؟ گفت اندر تو چہ خاصیت بود فرملیا تیرے اندر کیا خاصیت ہے من که خروبم خرابِ مزلم میں چونکہ خروب ہول مکان کی خرابی ہوں لین سلیمال آن زمان دانست زُود تو سلیمان علیہ السلام اس وقت جلد سمجھ کھتے گفت تا من مستم این مبجد یقین انہوں نے (دل میں) کہاجب تک میں (زعمہ) ہوں مے بعثینا تأكه من باشم وجودٍ من بود جب تک عمل ہول (اور) میرا وجود ہے پس خرابی مسجدِ ما بے گمال تو یقیناً ہماری مسجد کی جابی متجدست آن دل که جسمش ساجدست وہ دل مجہ ہے، جس کا جم نمازی ہے

سے مخلل خلل اِفتالِی وقت کی در اور اور اور میرے کے بعد ہوسکے گی۔ مجدست۔ یہاں سے مولانانے ایک ارشادی معمول شروع فرمایا ہے کرچس دل کاجسم نمازی ہووہ دل مجد ہےاور بری محبت اس کے لیے خروب ہوئی ہے۔

ہیں ازو تگریزو کم کن گفتگو یار برا چول رُست در تو مہر او تیرے اندر جب بُرے دوست کی محبت اُگ خردار! اس سے بھاگ، بات نہ کر مَر نُرًا و مسجدت دا بَر کند یجے اور تیری مجد کو اکھاڑ وے گی بمجو طفلال سوي کژ چول می غوی تو بھی کی طرف مھنوں کے بل بچوں کی طرح کیوں جارہا ہے؟ تانه وُزود از تو آل استاد ورس تاكہ درى كا استاد تھے سے (آتكھ) نہ إدائے آچتیں انصاف از ناموں ہے ایا انساف، براکی سے بہتر ہے رَبُّنَا گفت و ظَلَمْنَا بَيْشِ ازين اس نے اس سے پہلے ربنا اور ظلمنا کہا ہے نے لواءِ مکر و حیلت پر فراخت نہ کر اور حیلہ کا جمنڈا بلند کیا کہ عمدم من شرخرو کردیم زرد کہ میں سرخرہ تھا تو نے بچھے شرمندہ کیا اصل جرم و آفت و داعم توکی میرے جرم اور آفت اور داغ کی جڑتو ہے تاگردی جبری و کڑکم تنی تاکہ تو جری نہ بے ادر ٹیڑھا نہ پلخ اختیارِ خویش را یک سو تمی ایے اختیار کو ایک طرف رکھے گا با خدا در جنگ و اندر گفتگو اللہ (تعالی) کے ساتھ لڑائی اور منتگو میں ہے

رُ کن از سیمش که گر سر بر زَند اس کو جڑے اکماڑ وے اس لیے کہ اگر ابجرے گی عاشقا خروب تو آمد کژی اے عاشق! مجی تیری خروب ہے خولیش را نادان و مجرم گو بترک ایت آپ کو ناوان اور مجری که، ور چوں بگوئی عابلم تعلیم دِه جب تو کیے گا میں جائل ہوں، سکھا دے از بدر آموز اے روش جبیں اے روش جبین! باپ سے سکھ لے نے بہانہ کرد و نے تزویر ساخت نہ بہانہ کیا، نہ کر کیا یاز آن ابلیس بحث آغاز کرد مجر اس شیطان نے بحث شروع کر دی رنگ برنگ تست صیاعم توکی رنگ تیرا بی رنگ ہے، تو بی مجھے ریکنے والا ہے إلى بخوال رَبِّ بِمَآ أَغُويُتَنِي خردار! "زَبِّ بِمَا أَغُولُتُنِيُّ" كُو بِرُه لِمُ یم درختِ جبر تا کے یہ جبی جر کے درخت پر کب تک کودنا پھرے گا؟ همچو آل البيس و ذُرّيات او شیطان ادر اس کی اولاد کی طرح

باربد جب برے دوست کی محبت دل میں اسے گی قو مسجدول بر باد موجائے گی اور تو تا و موجائے گا۔ عاشقا۔ سالک کے دل کی خروب اس کے دل کی جی ہے جواس کومرشد سے دور کردی ہے۔ خوتی فر یدن مکٹنوں کے بل چانا۔ خوبش را۔ شخ کے سامنے اپنے آپ کونا دان اور بحرم بجھتا کدوہ تعلیم ویے یں در کنے نہ کرے۔

چوں مجوئی۔جب توایخ جمل اور خطا کا اقرار کرے گاتو می تھے تعلیم دے گا۔انساف۔یہ جہالت کے اقرار کی ذلت جو واقعی ہے جہالت کے فخر ب بهت بهتر بهدار بدر حعرت آدم عليه السلام في وأاعتر اف كرليا تعاه شيطان كالمرح عذداور بهائ نه بنائ شف لوآه عبن أ- باز - شيطان · في الى خطا كے سلسله على خدا سے بحث شروع كردى اور طرح طرح كے عذر تراشے -كرديم -كردى ام-

رتك بيدينى كارتك تيرالي مايامواب رتب بِما أغوينين "اعدالون كرود يجيم كراوكيار" بيشيطان في كها تعار جرى يعن شیطان نے این آ پ وجور من بنا کرفیل کیا تھا۔ بردرخت مناه برائے جرکو بھانہ بنا تا ہے اورائی انتیارے قطع نظر کر لیتا ہے۔ جی مسیطان 🚽 نے بجائے عذر کے اللہ تعالی ہے بحث ومباحث شروع کر دیا۔

كه. تو در عصيال جمي دامن نشي کہ تو گناہوں میں دامن مھیٹا ہے تحمل چنال رقصال رود در گربی كون ہے جو اس طرح كواى من ناچا ہوا جائے؟ کت می دادند بند آل دیگرال وہ دوس کے جبکہ کچھے تھیجت کرتے تھے که زند طعنه مرا جز 👺 کس مجھے تالائق کے سوا کون طعنہ دے سکا ہے؟ چول چین بگلد کے کو بے زہ ست الى الاائى كب الرسكا ب وه جوكه (جرا) ب داه ب ہر چہ عقلت خواست آری اضطرار جو تیری عقل جائتی ہے اس پر مجبور کو پیش کرتا ہے زیر کی ز ابلیس و عشق از آدمٌ ست جالا کی شیطان کا اور عشق (حضرت) آدم علیدالسلام کا کام ہے تم رَبِد غرق ست او بایانِ کار وہ نجات تہیں یانا آخرکار ڈویتا ہے نيست جيحول نيست جو درياست اي جیحول تبیل ہے، نہر نہیں ہے، یہ سمندر ہے ورَ رُبایدِ ہفت وزیا را چو کاہ جو ساتوں سمندروں کو شکھے کی طرح بہالے جائے کم بود آفت بود اغلب خلاص (جس مل) آفت كم بوتى بعموماً نجات بوتى ب زیر کی نظن ست و جیرانی نظر جالاک، گان ہے اور جرانی مثابدہ ہے

حيول بود<sup>ي</sup> اكراه يا چندين خوتی اتی خوشی کے ساتھ جر کیسے ہو مکتا ہے؟ آنیخال خوش تش دور مربی جبر کی حالت میں اس طرح خوشی ہے کون دوڑتا ہے بیست مرده جنگ می کردی دران تونے اس معاملہ نیس ہیں انسانوں کی طرح جنگ کی که صواب لینست و راه لینست و بس کہ سی کی ہے اور بس راستہ میں ہے کے چنیں گوید کیے کو مکرہ ست جو مجور ہے وہ کب اس طرح کہتا ہے؟ ہر چہ نفست<sup>ع</sup> خواست داری اختیار جس چیز کو تیرا جی جاہے تو اس میں اختیار رکھتا ہے داند آل کو نیک بخت و محرم ست جو نیک بخت اور وانائے راز ہے وہ مانتا ہے زیر کی آمد سیاحت در بحار عالاک، سمندروں میں تیرتا ہے بل سیاحت<sup>س</sup> را رہا کن کبر و کیس تیرنا چھوڑ، تکبر اور کینہ ترک کر وے وانگہاں دریائے ژرف بے پناہ ادر پھر مجرا اور بے پناہ سمندر میڈ عشق چوں تحتی بود بہر خواص خاصانِ (خدا) کے لیے عشق بمزلہ تعتی کے ہے زیر کی بفروش و حیرانی بخ جالا کی فروخت کر دے اور جیرانی خرید لے

۔ چوں بود۔انسان گناہ خوثی خوثی کرتا ہے تو اس خوثی کے ہوتے ہوئے جرکا عذر غلطہ ہے۔ آنچناں۔ گنا ہوں کی طرف رتص کرتے ہوئے جانے کے ساتھ جرادرا کراہ کہاں جع ہوسکا ہے۔ بیست مردہ۔ تھیجت کرنے والوں کے ساتھ تو جس انسانوں کی کاڑائی لڑتا ہے تو گنا ہوں میں تو مجود کیے ہے؟ کہ صواب تو تھیجت کرنے والوں سے کہتا ہے کہ جود استری نے انتقیاد کیا ہے ہی گئی ہے کہ کورالی کا میں انسانوں کی کوئی حقیری طعنہ دے سکتا ہے تو مجود الیک باتیں کے ساتھ کے کہ کورالیک کرتا ہے اور بھے کوئی حقیری طعنہ دے سکتا ہے تو مجود الیک باتیں کے انسانوں کی کرتا ہے اور ایک لڑتا ہے۔

ع ہر چہ نفست۔ غرضکہ نغمانی خواہموں کو پورا کرنے میں تو ہاا نقیار بنما ہے ہال تفاصا ہے مشکل نیک کام کرنے میں اق ہوری فلاہر کرتا ہے۔ واتھ ۔ نیک بخت خوب جھتا ہے کہ گناہ کر کے چالا کی سے اس کے عذر پیش کرتا شیطانی کام ہے اور عشق ونحبت جس کا نقاضا اطاعت ہے بیر عفرت آ دم علیہ السلام کا کام ہے۔ زیر کی۔ اس طرح کی چالا کی سمندر کو تیر کریا رکرتا ہے جس کا انجام ہلاکت ہے۔

علی مقل مناحت الله کے معاملہ میں جالا کی سے کامیانی تامکن ہے۔ تجرد کیں۔اس معاملہ میں شیطان نے کبرد کینہ افتیار کیا جیجوں سے کے قریب ایک دریا کا تام ہے۔ محتق اس ناپیدا کناروریا کوعود کرنے کے لیے عشق بمعر لیمتی ہے۔ زیر کی۔انسان کوچالا کی چھوڈ کرعشق کی جرانی افتیار کرنی جا ہے۔
تب مشاہدہ حاصل ہوگا۔

حبی الله گو که الله ام تفی حبی اللہ کہہ دے کہ اللہ مجھے کافی ہے کہ غرورش داد نفسِ زیریش كيونك عالاك ننس نے اس كو وعوكا ويا منتِ نوحم چرا باید کشید مِين (حضرت) توح عليه السلام كا احسان كيون المُعاوَل؟ که خدا ہم منتِ او می کشد جبکہ خدا بھی اس کی ناز برداری کرتا ہے چونکه شکر و منتش گوید خدا جبکہ اللہ (تعالیٰ) ان کا شکریہ اور احسان مانیا ہے منتِ او را خدا ہم می کشد اس کا احسان خدا بھی مانتا ہے تا طمع در نوخ و تشتی دوختے تاکہ نوح علیہ السلام اور مشتی ہے تمنا وابستہ کرتا تا چو طفلال چنگ در مادر زدے تاکہ بچوں کی طرح ماں کا سمارا پیڑتا علم وی دل ربودے از ولی سی ولی ہے ول کی وق کا علم حاصل کرتا جانِ وحی آسای تو آرد عماب تیری وی ہے مانوس جان تاراض ہو گ علم تعلى بادم قطب زمال قطب زماں کے قول کے سامنے رسی علم کو

عقل قربال کن اب پیشِ مصطفیٰ ا عمل کو (حفرت) مصطفیٰ اللہ کے بر قربان کر دے ہیجو کنعاں سرِ ز کشتی وامکش کتان کی طرح سختی ہے سرتالی نہ کر کہ ہر آیم ہر سُرِ کوہِ مُعید کہ میں مضوط بیاڑ پر پڑھ جاؤں گا چوں رہی از منتش اے بے رشد اے مراہ! تو اس کے احدان سے کیے نے سکتا ہے؟ چو<sup>7</sup> نیاشد منتش بر جانِ ما ان کا اجمان ہماری جان پر کیوں شہ ہو؟ تو چہ والی اے غرارہ پر حمد اے حامد مغرور! تو کیا جانا ہے؟ كافتكے او آشنا ناموختے کاش که دو تیرنا نه سیکمتا کاش چوں طفل از خیل جابل بدے کاش وہ بجوں کی طرح حیاوں سے جامل ہوتا یا بطلم می تقل کم بودے ملی یا وہ رسمی علم سے پکر نہ ہوتا یا چنیں نورے چو چیش آری کتاب اليي نوركي ويت موع جب وكتاب مامن لاع كا چوں سیم باوجود آب دال بانی ہوتے ہوئے سیم کی طرح سمجھ

ا معتل قربان کن آ مخصور ملی الله علیہ کی تعلیمات پر عمل کو قربان کردے اور ان کے بتائے ہوئے واستہ پر خدا کے بھروسہ پر جمل پڑ ۔ آپھو۔ حضرت نوح علیہ السلام کے ماتھ کشی پر سوار ہونے ہے الکار کردیا تو عشق کی گئی ہے۔ الکار کتھانی نے طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام کے ماتھ کشی پر سوار ہونے نے الکار کردیا تو عشق کی گئی ہے۔ الکار کتھانی کام ہے۔ آپر ہم کا تا بتا لوں گا جو الکار کتھانی کام ہم کا تا بتا لوں گا جو بھے بیاد ہے گئی ہم کا کہ میں حضرت نوح علیہ السلام کا احسان نہ لوں گا۔ چوں رہی ۔ کتھان کو خطاب ہے کہ خدا جس ذات کی مدح و شاہد کرتا ہے تو اس کا احسان کے تو اس کا حسان کی مدح و شاہد کی کرتا ہے تو اس کا احسان کے تو اس کا احسان کی مدح و شاہد کی کرتا ہے تو اس کا احسان کی مدح و شاہد کی کرتا ہے تو کہ کی کرتا ہے تو کرتا ہے تو کرتا ہے تو کہ کرتا ہے تو کہ کرتا ہے تو کہ کرتا ہے تو کرتا ہے

ع جوں۔ جبرہ وخدا کے محبوب بیں تو احسان میاری جانوں کو ہرواشت کرنا جائے۔ عفرارہ۔ دھو کے میں جٹلا۔ کا فکے۔ کاش اس بر بخت کنعان کو ٹیرنا نہ آتا تو وہ معرست نوح علیہ السلام کے ذریعہ نجاست کا طالب بن جاتا۔ کاش۔ بنچ کوچونکہ خیلے ادبہ قدیم میں بیس آتیں اور ہرمعیبت کے وقت مال ک

پ میں۔ وہ کتعان ری علوم سے محروم ہونا تو عقلیٰ تدبیریں جیبوڑ کر کسی با خدا ہے الہامی علوم سیکھ لیتا۔ ہا چنیں۔ وہی علوم کے مقابلہ میں رک علوم آج میں۔ چول تیم ۔ وہی علوم اور رسی علوم میں وہی تسبت ہے جو تیم اور وضو میں، وضو پر اگر قدرت ہے تو تیم بیکار ہے۔

رَسَّكَی زیں اَبلی یابی و بس اک حماقت سے بن نجات یا لے گا بهر ایں گفت ست سلطانِ بشر رور عالم علے نے ای لیے فرمایا ہے البلبے شو تا بماند دیں درست نادان بن، تاکہ ایمان ملامت رہے اللبے نے کز شقاوت مال جوست الیا نادان نہیں جو بدیخی سے مال کی جہتو میں ہے باشد اندر گردن او طوق دوست اک کی گردن میں دوست کا طوق ہے از کف ابلہ و ز رُخِ یوسٹ منذر جوباته ـــــبنغراو (حزت) يسف عليالمالم كندخ ك فجردين والأتيم عقلها بارے ازال سویست کوست ببرطال عقلیں بھی ای جانب کی ہیں جہاں کا وہ ہے مانده این سو آنکه گولست و فضول اس جانب اس نے باتی رکیس جو ائت اور بیہودہ ہیں ہر سرِ مویت سُر و عقلے شود تیرا ہر بال سر اور عقل بن جائے کز دماغ و عقل رُوید دشت و باغ كيونكه دماغ اور عقل سے جنگل اور باغ استے ہيں سوی باغ آئی شود نخلت روی باغ کی جانب آئے تو تیرا کئل سیراب ہو جائے

خویش ابله کن تبع میسسرو سپش اپنے آپ کو نادان بنا لے، نالح بن کر اس کے پیچیے جل اکثر اہل الجنة ألبلہ اے پدر اک یادا! جنتی اکثر بھولے ہوں کے زیر کی چول کبر باد انگیز تست حِالاک، تکبر کی طرح تھے میں ہوا مجرنے والی ہے ابلے نے کو بمسحرگی دو توست الیا نادان نہیں جو متخرہ پن سے وابست ہے ابلېے کو<sup>ی</sup> واله و حیرانِ بوست الیا ناوان جو اس کا عاشق اور جران ہے ابلمانند آل زنانِ دست بُر ماتھ کاٹ <u>نینے</u> والی وہ عورتیں نادان ہیں عقل را قربال کن اندر عشق دوست دوست کے عفق میں عقل کو قربان کر دے عقلها آنسو فرستاده عقول برے عقل مند نے عقلیں اس جانب روانہ کر ویں زیں سر<sup>ع</sup> از جیرت گر ایں عقلت رود اگرتیری عقل اس جانب سے جرست کی دجہ سے جاتی رہے نیست آل سو رنج فکرے پر دماغ اس جانب دماغ پر فکر کی تکلیف نہیں ہے سوي دشت از دشت نکته بشنوی تو جنگل کی جانب (آنے) کو جنگل ہے نکتہ ہے

ا خویق شیخ اوردل کے سامنے اپنے آپ کوناوان بنا لے تب رکی علوم کی حماقت سے نجات ملے گی۔ گفت۔ حدیث شریف میں ہے اَفعلُ الْجَدَّةِ بِلَّهُ ''جنتی بجو لے بھالے ہیں۔' ابلہے شو۔ المدسے مرادوہ خض ہے جو عشق خداد ندی میں عافل اور دنیا سے برفتر ہو۔ ابلہے۔ ناوان سے وہ ناوان مراد نہیں ہے جس میں مخرہ پن ہوندوہ مراد ہے جوابی ناوانی سے دنیا کی دولت بڑتے کرنے کا شوقین ہو۔

لبلے کو۔ وہ نادان مراد ہے جو صفی خداد تدی میں مقام جمرت میں ہواد رخد اے عفی کا اس کے گلے میں طوق ہو۔ ابلہا نکر۔ ابلہ ہے مرادوہ ہے جو عشق خداد تدی میں اس طرح مد ہوئی ہو جس طرح کہ معری عور تیں صفرت یوسف علیہ السلام کے عشق میں کو ہوگئی تمیں اور انہوں نے اس محویت میں اپنے کا اس کے اس کو بیت میں اپنے کا اس کے عشق میں کو ہوگئی تمیں اور انہوں نے اس محویت میں اپنے کا موال کے اس کی مرف ہوئی جا جس میں میں مرف ہوئی جا جس میں میں مرف ہوئی جا جس میں میں مرف کرتے ہیں وہ وہ نیا کے کا مول میں میں میں مرف کرتے ہیں وہ وہ نیا کے کا مول میں میں میں کا استعمال کرتے ہیں۔

ع تری سرداگر کویت کی بناپر متل ندر ب تو بھر انسان کا ہر ہر دونکا عمل اور سربن جا تا ہے۔ نیست۔ دنیاوی امور می عمل موزی ہے آخرت کے معاملہ میں تورکر نے سے متل باغ و بہار بنی ہے۔ سوئے دشت۔ جب عمل کی پیداوار کے باغ وجنگل کی طرف دے کرو گے تو اس جنگل سے دین کے تلتے سنو کے اور تبہاری متل تر وتاز و ہوگی۔

اندریں اوہ ترک کن طاق و طرب
اس راست میں شان و شوکت کو چھوڑ دے
ہر کہ او بے سر بخبید وُم بود
ہو بے سر کجنید و در ہے
ہو اللہ اور اندھا اور ہما اور نہریا ہے
سر بکوب آنرا کہ سرش این بود
بر بکوب آنرا کہ سرش این بود
جس کی یہ طبیعت ہو اس کا سر کجل دے
خود صلاح اوست این سر کوفتن
بی سر کچلن اس کی بھلائی ہے
واستان از دست دیوانہ سلاح
واستان از دست دیوانہ سلاح
واستان از دست وعقلش نے بہ بند
جبراس کے ہاں تھارے ادر عقلش نے بہ بند

بیان بی آن که حصول علم و مال و جاه مربد گهر را فضیحت اوست و بیان که علم اور مال اور مرتبه کا بد اممل کو حامل مو جانا اس کی رسوائی ہے اس کا بیان کہ علم اور مال اور مرتبه کا بد اممل کو حامل مو جانا اس کی رسوائی ہے حدل مشمشہ سری فرادہ مدست راہز نال

چوں شمشیرست فنادہ بدستِ راہزنال اور اس تلوار کی طرح ہے جو ڈاکوؤں کے ہاتھ میں آئی ہو

دادنِ شیخے بدستِ راہزن اللہ اللہ کے ہاتھ میں تکوار دینا ہے بہ کہ آبیہ علم نا کس را بدست اس ہے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ آ جائے فتنہ آبہ در کف بد گوہرال بد اصلوں کے ہاتھ میں فتنہ ثابت ہوئی ہے تا ستانند از کف مجنول سنال ناکہ دو پاگل کے ہاتھ سے بھالا چین لیس ناکہ دو پاگل کے ہاتھ سے بھالا چین لیس

بد گر را علم و فن آمونتن برامل کو علم و فن آمونتن سکمانا برامل کو علم و فن سکمانا شخ دادن در کف زنگی مست مست حبثی کے اتھ میں تلوار دے دینا علم و مال و منصب و جاہ و قرال علم ادر مال ادر عبده ادر رتبه ادر (ان سے) وابنتی بیس غزا زیں فرض شد بر مومنال مومنوں پر جاد ای لیے فرض موا ہوا ہے

بسیروسیس این من من میں ہوئے۔ علم و بال بدامل انسان برجیز کا علد استعال کرے کا۔ قرآن قرآن اسعد مین، خوش میں بس جہاد کی شروعیت ای لیے ہوئی ہے کہ ال دنیا کے دیوالوں کی طاقت ختم کردی جائے تا کہ بیلوکول کو تباہ مکراونہ کر کیس ۔ سنان ہے۔ ہمالا۔

وَاستال شمشير را زين زشت خو اک بد عادت سے تکوار چھین لے از فضیحت کے کند صد ارسلال رسوائی میں سو شیر تہیں کرتے ہیں مازش از سوراخ بر صحرا شتافت اس کا سانب سوراخ سے جنگل میں دوڑ بڑا چونکه جابل شاهِ تکم مر شود جب جائل، کروے تھم کا شاہ بن جاتا ہے طالبِ رسوائی خویش او شدست وہ اپنی رسوائی کا طالب بنآ ہے یا سخا آرد بنا موضع نہد یا سخاوت کرے کا تو بے موقع کرے کا أيحييل باشد عطا كاحمق ومد احمق جو عطا دیتا ہے وہ الی ہوتی ہے جاه<sup>ع</sup> می پنداشت در جایے فآد اک نے اس کو رتبہ سمجھا اور وہ کوئیں میں گرا جانِ زشتِ او جہاں سوزی کند اک کی بُری جان دنیا کو پھونکتی ہے پیروال را غولِ اُدبیری گرفت پیردکاروں کو نخوست کے بھوت نے پکڑ لیا ماہ را ہرگز عدید آل بے ضیا (خود) اس بے نور نے جائد کو بھی نہیں دیکھا ہے علم مه در آب ہم انے خام غمر . اے کے نادان! یانی میں بھی جاند کا عس

جان<sup>ا</sup> او مجنول تنش شمشير او اس کی جان پاکل ہے اس کا جسم اس کی تلوار ہے آنچہ منصب می کند با جاہلاں جاہلوں کے ساتھ عہدہ جو کھ کرتا ہے عيب او تحفى ست چول آلت بيافت ال كاعيب پيشيده ہے جب أس نے ذريعه عاصل كرايا جمله صحرا مار و کژؤم پُر شود تمام جنگل سانب اور پچو سے بھر جاتا ہے مال و منصب<sup>ع</sup> ناکے کارد بدست t الل جو مال اور جهده حاصل كرتا ہے يا كند بكل و عطابا كم دېد یا وہ بخل کرے گا اور عطیات نہ دے گا شاه را در خانه بیدق نهد اللہ کو بیدل کے خانہ میں رکھ دے گا علم چول در دست گراہے فاد جب حکومت کی عمراہ کے ہاتھ میں آ گئ ره نمیداند قلادوزی کند راستہ نہیں جانا، رہنمائی کرتا ہے طفل راہِ فقر چوں پیری کرفت راہِ نَقْرَ کے بچہ نے جب پیری اختیار کر لی كه بيا تا ماه بنمايم ترا كر آ تاك تجّم جاع وكمايي چوں نمائی چوں ندیدستی میمر تو کیے دکھائے کا جبکہ تو نے تمام عمرتبیں دیکھا ہے

ے جان۔ جان اور تن کوجد اکرنا کو یا ان کے ہاتھ سے کوار چین لیما ہے۔ منعب۔عہدہ۔ ارسلال۔ شیر۔ حیب اُو۔ بنب تک اس کے پاس ڈر انع نہ تھا اس کے عیوب چیچے ہوئے تھے وسائل ہاتھ آ جانا کو یا سمانپ کا سوراخ سے نکل پڑنا ہے۔ جملہ صحرا۔ جب جائل اور نا دان شاہ بن جائے تو اس کے کاری بے سائب اور پیمو کی طرح لوگوں کو کا شے ہیں۔

لے مال دمنعب۔خودیہ بھی تباہ ہوتا ہے اور دومروں کو بھی نباہ ورموا کرتا ہے۔ یا کئد۔ جامل بادشاہ یا بنل کرے گا اور کی کو پھینہ دے گا آگر دے گا تو ناایلوں اور غیر متحقوں کودے گا۔شاہ را۔ ذلیلوں کو بامزت بنائے گا ادرعزت والوں کو ذکیل کرے گا۔

احمقال اسرور شدستند و زہیم عاقلال سرم ہا کشیدہ در گلیم بیوتوف سردار ہوتے ہیں اور خوف سے عشل مندول نے گلاری میں منہ چمپا لیا ہے بیات تفسیر آیۂ شریفہ یآئیکا الْمُزِّمِلُ بیان الرال آیت شریف کی تغیر کا بیان بیا الرال آیت شریف کی تغیر کا بیان

كه برول آ از گليم اے يو البرب ك اے صاحب فرار! كملى ہے كال کہ جہاں جسمے ست سرگرداں تو ہوش کونکہ دنیا ایک پریٹان جسم ہے (اور) تو ہوٹ ہے که تو داری شمِع وی معشعی کیونکہ تیرے پاس منور وق کی عقع ہے ستمع دائم شب بود اندر قیام سمجے رات عمل ہیشہ کھڑی رہتی ہے بے پناہت شیر اسیرِ ادنب ست تیری بناہ کے بغیر شیر خرکوش کا قیدی ہے کہ تو نوح ٹابی اے مصطفیٰ اے مصطفیٰ! کیونکہ تو دوسرا نوح ہے ہر دہے دا خاصہ اندر داہِ آپ ہر راستہ کے کیے خصوصاً بائی کے راستہ کے کیے ہر طرف غول ست تعتیباں شدہ ہر طرف شیطان ملاح بنا ہوا ہے ہمچو رُوحُ اللہ مکن تنہا روی (حعرت)عیسیٰ علیهالسلام کی طرح تنهاروی (اختیار) نه کر

خواند "مزل" نبي را اين سبب اس سبب سے نی کو "مکلی اوڑھنے والا" کہہ کر ایکارا سر مکن اندر گلیم و رُو مپوش مکلی کے اعدر سر نہ کر اور منہ نہ چھپا بیں مشو ینہاں زنک مرعی مرقی کی عار ہے نہ حجیب یں فم اللیل کہ سمعی اے ہام اے سردار! تو رات کو کھڑا رہ کیونکہ تو سمع ہے بے فروغت روزِ روش ہم شب ست تیری روشی کے بغیر روش دن مجمی رات ہے باش<sup>ع</sup> کشتیاں دریں بر صفا اس بحر مقا میں ملاح بن ره شناسے می نباید با لباب عظمتد، راه شاس درکار ہے خيز و يمكر كاروان زه زده اٹھ! ادر لئے ہوئے تافلہ کو دیکھے وفتی غوث ہر سمشتی توکی تو خطر زمانہ ہے، ہر تحقیٰ کی تو مدد ہے

۔ ہے۔ ہرج مارس سے در اور ہے ہوئے ہیں جاتا ہے ہے۔ آم اللیل اس آیت میں سے مجم بھی آیا ہے کہ دات کونماز میں تیام کیا کرو، بے خطاب رو پوٹی۔ اگرتم رو پوٹی اختیار کرو میکنو دنیا دیوانگی میں جراد ہے ہے ۔ تم اللیل اس آیت میں سے مجم بھی آیا ہے کہ داشتہ کو کوئر اور ہنا ہے۔ بے فروغت۔ آپ ال کے بواکد آپٹی میں اور شن موکاور ندروس جو شیر ہے وائنس

ے جو کے خرکوش مفاوب رہے گی۔

باقی۔ آپ امت کے لیے بحولہ منتی بان کے ہیں۔ روشناہ۔ راہنمائی وہ کرسکتا ہے جومیا حب منتل ہوخصومیاور یائی راستہ کی۔ تیز۔ آپ اٹھے ہر طرف شیطانی دوردور و ہے۔ تعیر وقت کیے اس وقت علوم لدنیکا فیضان پہنچانے والے مرف آپ ہیں۔ روح اللہ دھٹرت میسی علیہ السلام توم سے رد پوٹی ہوکر آسالوں پر پہنچ محے۔

انقطاع و خلوت آری را بمال انقطاع اور خلوت تشینی کو ترک کر اے ہریٰ چوں کوہِ قاف و توہمای اے دہ ذات! کہ ہدایت کوہ قاف ہے اور تو اما ہے سیر را نکذارد از بانگ سگال کوں کے بھونکنے سے چلنا نہیں چپوڑتا ہے بانگ می دارند سوی صدرِ نو جو تیرے رتبہ یہ بھو کلتے ہیں از سفہ وَعُوع کناں پر بدرِ تو ترے بدر پر بیوقونی سے بھول بھول کرتے ہیں تو زحتم کر عصایی کور را ببرے یر عصہ سے اندھے کی انگی (نہ چیوڑ) صد تواب و اجر بابد از إله الله کی جانب سے سو تواب اور اجر یاتا ہے ٔ گشت آمرنده و یابد رَشد<sup>ٔ</sup> وہ بخشا جاتا ہے اور ہدایت باتا ہے جوتی کوران را قطار اندر قطار اہرموں کے مجمع کو قطار در قطار ماتم آخر زمال را شادی تو آخری زمانے کے سوک کے لیے خوش ہے اس خیال اندیشگال را تا یقیس ان خک کرنے والوں کو "لیتین" تک پیشِ ایں جمعے چو شمع آساں ال مجمع کے آگے تو آسانی سمع کی طرح ہے وقت خلوت نيست اندر جمع آئي خلوت کا وقت نہیں ہے، مجمع میں آ يدر بر صدر فلك شد شب روال چودھویں کا جاند آسان کے سینہ یر رات کو چاتا ہے طاعنال جميحول سكال بربدر تو تیرے بدر برطعنہ زنی کرنے والے کون کی طرح ہیں این سگال کرند ز آمُو آنُصِتُو 4 یہ کتے "فاموش رہو" کے علم سے بہرے ہیں بیں بمگذار اے شفا رنجور را خبردار، اے شفا! بیار کو نہ جیموڑ نے تو گفتی قائدِ اعمٰی براہ كيا تونے خودہيں كہاہے اندھے كورات برلے جانے والا؟ ہر کہ او چل گام کورے را کشد جو انمرهے کو جالیں قدم لے جائے پس<sup>سے</sup> بلش تو زیں جہانِ بے قرار ک تو اس زوال پذیر دنیا ہے لے جا کار ہادی ایس بود تو ہادتی مرايت وين والملي كالمبي كام بي ومرايت وين والاب بیں روال کن اے امام المتقیل بال اے متقیوں کے امام! پہنچا دے

ا تیش این بھے۔ مخلوقی خدا کے لیے آپ آفاب ہدایت ہیں آپ کے لیے خلوت ادراد کوں ہے جدائی متاسب نیس ہے۔ آپ ہدایت کے کوا قاف کے عنقا ہیں۔ بدر۔ جائم آسان پرائی سیر جاری رکھتا ہے اور کتوں کے بھو نکتے سے اپنی دفار نیس چھوڑتا ہے۔ طاعتاں۔ آپ کے مخالف کتے ہیں ان کے بھو نکنے سے آپ اینا طرزِ عمل نہ بدلیں۔

سے بہتا۔ آب اس اعرم محلوق کی قیادت سیجے ان کوقطار در قطار کھین کر لے جائے۔ ماتم۔ آب نی آخرائر ماں ہیں ان کے سوگ کوفوش میں تبدیل کرگو سیجئے۔ ایس خیال مینی جولوگ شکوک وشبہات میں جٹلا ہیں ان کواس سے نکال کریقین کومزل میں پہنچاد ہیجئے۔

گردنش را من زنم تو شاد رو میں اس کی گردن مار دول گا، تو خوشی ہے جل او شکر پندارد و زهرش دهم وہ شکر سمجے گا، میں اس کو زہر دول گا مكربا از مكر من آموختند انہوں نے کر، میرے کر سے سیکھے ہیں بیش یائے نرہ پیلانِ جہال دنیا کے ز ہاتھیوں کے پاؤں کے آگے خود چہ باشد اے مہیں پیمبرم اے میرے بزرگ پنجبرا خود کیا ہے؟ رتا بزارال مُرده بر رُويد ز خاک تا کہ بڑاروں مردے مٹی سے تکل بڑی رسخیری ساز پیش از رسخیر قیامت ہے پہلے، قیامت برپا کر دے خویش بنما که قیامت تک منم اینے آپ کو دکھا دے، کہ یہ قیامت میں ہوں زیں قیامت عصد جہاں قایم شدہ اس قیامت سے سیروں جہان بریا ہو گئے لیں جواب الاحمق اے سلطاں سکوت تو اے سلطان! احمق کا جواب خاموثی ہے چوں بود جاناں دعا نا مستجاب اے جان! جب دعا نا منظور ہوتی ہے

ہر کہ<sup>ا</sup> در مکر تو دارد دل کرو جو تیرے کر میں دل لگائے ہوئے ہے بر سر كوريش كوريهاتهم میں اس کے اندھے مین پر بہت سا اندھا بین رکھ دول گا عقلبا از نورِ من افروختند (انہوں نے) عقلیں میرے نور سے روش کی ہیں جيست خود اُلاچن آل تركمال اس صحرا تشین کی حجونپڑی خود کیا ہے؟ أن جِماع او به پیش صرصرم ع میری آندمی کے سامنے اس کا جراغ خيز دَر دم نو بصورٍ سهناک اٹھ! خوناک صور عمل پھوتک مار دے چوں تو اسرافیل وقتی راست خیز چونکہ تو دنت کا امرائیل ہے، اٹھ کھڑا ہو ہر کہ گوید کو قیامت اے صنم جو یہ کے کہ قیامت کہاں ہے، اے محبوب! در گر اے سائل محنت ذَدہ اے معیبت اٹھانے والے ماکل! وکھے لے ور نباشد ابل این ذکر و قنوت اور اگر وہ ای ذکر اور قولیت کا الل نہ ہو ز آسان حق سکوت آمد جواب اللہ کے آسان سے خاموثی جواب ہوتی ہے

ا جركب جونوگ تبهاد ب خلاف مراور تدبير كرد بي إن ان كوي باك كردون كاركوليش بوانده مي إن ان كواورا عدها بنادول كا ادرا كى تدبير كرول كاكدوه زبر كوشكر بحد كركها جائيس مقلبا ران خالفول كامقليل اور قدبيري ميرى مثل اور قدبير بي بوهي موتى نبيل بيل - ألا چق - كميل كا خيمه -تركمان محرائي دبرن قوم تني بيش ريسي ان كاوجود مير ب مقابله مي ايسان ب جيساز ماتعول كه مقابله مي كميل كاجو بيرا ا

ع مرمر۔ آغری مہنن ریزرگ مور۔ قیامت میں جب امر انمل صور پھو تھیں مے مردے اٹھ کھڑے ہوں مے تم یہاں اپنا صور پھو کواور اعلانِ نبوت کرومردوول حیات ابدی عاصل کرلیں مے۔ رُست جَیز۔ قیامت میٹم۔ آنخضور کے فرمایا کہ میں اور قیامت لیے جلے بیسے میے ہیں لیسی جس طرح

قیامت جن وباطل کی تغریق کرتا ہے میں محی جن وباطل کی تغریق کرتی ہوں۔ علی نہیں قیامت بس طرح قیامت میں مردے زعرہ ہوں محے اس طرح آئے خضور مسلی اللہ علیہ دسلم کی بعثت سے مردہ داوں کو زعر کی حاصل ہوئی۔ وردباشد۔ اگر ان معارف کے سفنے کی الجیت جیس ہے تھران کے بیان ہے فاموٹی بہتر ہے۔ جواب الاحق جواب جابلاں ہاشدخوٹی۔ آساں۔ اگر کوئی ناوانی سے دعا کرتا ہے اوراس کی دعانا قائل تحول ہوتی ہے تھسکوت افتیاد کرلیا جاتا ہے۔

لیک روز از بخت ما بیگاه شد لیکن ہاری قسمت سے دن بے وقت ہو گیا تنک می آید برو عمرِ دوام ابدی زعرگ کم ہے نیزه بازال را جمی آرد به نک نیزہ بازوں کو شرمندہ کرتی ہے تنک تر صد رہ ز وقت ست اے غلام اے لڑک! وقت سے ہو گا تک ہے ای درازی در سخن چول میلشی بات میں تو سے طول کیوں دے رہا ہے؟ از کمال رحمت و موج کرم میدید بر شوره را باران و تم ہر شور زیمن کو بارش اور کی پہنیاتا ہے

اے دریغ<sup>ال</sup> وفتتِ خرمن گاہ شر ہائے افسوں! کھلیان کا وقت آ گیا وقت تنک ست و فضای این کلام وقت تک ہے اور اس بات کی ادائیگی کے لیے فیزه بازی اندرین گومای تک ان تنک گرمول میں نیزہ بازی وقت تنگ و خاطر و قیم عوام وتت تک ہے اور عوام کا مزاج اور سمجھ چول جواب<sup>ع</sup> احمق آمد خامشی جبکہ احمق کا جواب خاموثی ہے رحمت کے کمال اور کرم کی موج ہے

ور بیانِ آنکه ترک الجوابِ جواب مقرر این سخن که جواب الاحمق سکوت و شریح این هر دو سخن درین قصه است که گفته می آید اک کا بیان کہ جواب نہ دینا جواب ہے، اس بات کی تائید کرنا ہے کہ احمق کا جواب خاموثی ہے اور ان دونوں قولوں کی شرح اس قصہ میں ہے جو بیان کیا جا رہا ہے

جس کی عص مرده اور شہوت زندہ تھی بدسگالیدے تکو پنداشتے بد خوای کتا (اس کو) ایجا سمحتا ور بحکد نامش از خط بر زنید اگر لڑے تو اس کا نام فہرست سے کاٹ دو چول جزاکم دید شد تند و حرول جب شخواه مم ديلهي بد مزاج ادر سركش بن عميا

بادشاہے تا بود او را بندهٔ مُرده عقلے بود و شہوت زندهٔ ایک بادشاه کا ایک غلام تھا خرد ہائے خدمتش مکذاشتے اس کی جیمونی خدمت (بھی) نہ کرتا گفت شاہنشہ جزاومنش کم کعید بادشاہ نے کہا اس کی سخواہ کم کر وو عقلِ او کم بود حرص او فزوں اس كى عقل كم اور لائ يرها ہوا تھا

ے آ پیلی کے ان کارناموں کی تفصیل کرنے کے لیے تو عمر جاووال بھی ناکانی ہے۔ نیز و بازی۔ بہترین نیز و بازے بھی اگر کہا جائے کدو و المراح من ممس كرنيز وبازى كريدتوه ويمى وليل موجائ كااور يح بازى ندكر منك كاكيونكه الساكام كيدي ميدان دركار بو معارف كابيان تك وقت من اورو وبعى عوام كرمائي الله كيمي بيم مورت بـ

ع بول جواب بهلے کہا تھا کہ احمقوں کا جواب خاموثی ہے تو اعتر اس ہوا کہ پھر ان معارف کے بیان میں اس قدرطویل تقریریں کیوں ہوری ہیں تو ال كاجواب يه ب كهش الله كى دهمت س مجود بول كونكه اس كى دهمت عالم اس كى موت كرم اليمى زين ادر شورز من سب كو اليني ب- بآدشاب-بادشاه كايه غلام بيوتوف اور جموت برست تعارخ و بائه \_ آقا كامعمولى خدمت بحى انجام ندديتا تعاادرا قاكابدخواه تعاادراي كواجها مجمتا تعارجزك 

تا بدیدے جرم خود گشت معاف تاکہ ابنا تعود دکھ لیتا (ادر) وہ معاف ہو جاتا ہر دو پالیش بستہ گردد پر سری تو پھراس کے دونوں پاؤں مزید باعدہ دیے جاتے ہیں مخود بدال کال دو زفعل آل خس ست تو بجھ لے کہ دہ دو (بند) ای کمینے کام کی دجہ ہیں بند پر وستش نہ بستند سے بزور تو جرا اس کے ہاتھ نہ باعدہ خود ز بند دست و پا ایمن شدے تو ہاتھ ادر پاؤں کے بند سے محفوظ ہو جاتا او نہ خر بودے شدے شیر فحول او نہ خر بودے شدے شیر فحول او نہ خر بودے شدے شیر فحول (تو) دو گرما نہ ہوتا، نر شیر ہوتا

عمل بورے گرد خود کردے طواف اگر عمل ہوتی اپنے گرد چکر کانا چوں خرے پا بستہ تندد از خری ایک یاؤں بندھا ہوا گدھا جب شرارت کا ہے پس بگوید خرکہ یک بندی کانی ست پر گدھا کہتا ہے کہ میرے ایک ایک بندی کانی ہے گر گدھا کہتا ہے کہ میرے ایک ایک بندی کانی ہے گر بدیدے ہر سر بند کا حراز دو کیے لیا آگہ بدے اگر دو باؤں کے بند کے جرم سے آگاہ ہوتا ورز تندیدے ز بند آل ہو الفضول اگر دو بیودوں بند کی دجہ سے شرارت نہ دکھاتا اگر دو بیودوں بند کی دجہ سے شرارت نہ دکھاتا ورز میکانی میں ایک میک ایک میکانی ایک میکانی میں اور میکانی میں دو میں

ورتفیر این حدیث بنوی علیه که اِن اللّه تَعَالَی خَلَقَ الْمَلَائِكَة وَرَكُبُ فِیهُا الشَّهُوةَ وَخَلُقَ وَرَكُبُ فِیهُا الشَّهُوةَ وَخَلُقَ اور این مِی خَصَ الْعَقُلُ وَ خَلَق الْبَهَائِمَ وَرَكُبَ فِیهُا الشَّهُوةَ وَخَلُق اور این مِی خُوت رکی اور اور این مِی خُوت رکی اور بینی ادَمَ وَرَكُبُ فِیهُا الشَّهُوةَ فَمَن عَلَبُ عَقُلَهُ بَینی ادَمَ و بیدا فرایا اور این مِی خُوت رکی اور بینی ادَمَ و رکبُ فِیهِمُ الْعَقُلُ وَ الشَّهُوةَ فَمَن عَلَبُ عَقُلَهُ مَی آدَمَ و بیدا فرایا اور این مِی حَل اور شہوت (دونوں) رکی تو جس کی حَل علی مَن الْمَلَائِكَةِ وَ مَنْ عَلَبُ شَهُوتَهُ عَلَی مَن الْمَلَائِكَةِ وَ مَنْ عَلَبُ شَهُوتَهُ عَلَی مِی اللّه عَلَی مَن الْمَلَائِکَةِ وَ مَنْ عَلَبُ مَن مَهُوتَهُ عَلَی مُن اللّهُ عَلَی مِن الْبَهَائِمِ طَ صَدَق النّبِی صَلّی اللّهُ عَلَیهِ وَسَلّم عَلی الله عَلَیهِ وَسَلّم عَلیه وَسَلّم عَلی الله عَلیهِ وَسَلّم عَلیه وَسَلّم الله عَلیهِ وَسَلّم عَالِ آسِی وه جِهِایوں کے کمر ہے۔ نی صلی الله علیہ ولم نے کی فرمایا ہے۔ عالم الله عَلیهِ وَسَلّم عَلی الله عَلیهِ وَسَلّم عَلی الله عَلیهِ وَسَلّم عَالْ آسِی وه جَهِایوں کے کمر ہے۔ نی صلی الله علیہ ولم من فرمایا ہے۔ عَلَی الله عَلیهِ وَسَلّم فَی فرمایا ہے۔ مَن مَلْ الله عَلیهِ وَسَلّم عَلَی وَسَلّم الله عَلیهِ وَسَلّم عَلَی الله عَلیه وَسَلّم عَلیه وَسَلّم عَلیه وَسَلّم عَلیه وَسَلّم عَلیه وَسَلّم عَلیه وَسَلّم عَلَیه وَسَلّم عَلیه وَسَلّم عَلیه وَسَلّم عَلیه وَسَلّم عَلیه وَسَلّم عَلیه وَسَلّم عَلَیه وَسَلّم عَلَیه وَسَلّم عَلَیه وَسَلّم عَلَیْه وَسَلّم عَلَیه وَسَلّم عَلَیه وَسَلّم عَلَیه وَسَلّم عَلَیه وَسَلّم عَلَیه وَسَلّم عَلَیْه وَسَلّم مَن اللّه عَلَیْه وَسَلّم عَلْه وَسَلّم عَلَیْه وَسَلّم عَلَی وَسَلّم عَلَی وَسُلْم عَلیه وَسَلّم عَلیه وَسِلْم عَلیه وَسَلّم عَلَیْه وَسَلّم عَلْم عَلَیْه وَسُلْم عَلَیْه وَسَلّم عَلَیْه وَسَلّم عَلَیْه وَسَلّم عَلَی وَسُ

ور حدیث آمد که بردان مجید حدیث بین آمد که الله برنگ نے مدیث بین آیا ہے که الله برنگ نے کہ الله برنگ نے کہ کی کرو اور محل مام موحق اور محال میں اور محاوت ممل ہے ایک مرود میں علم اور محل اور محاوت ممل ہے

مقل یعن اگر حکمند موناتو اینا جائز ولینا اور خطا کی معانی جابتاتو خطا معاف ہوجاتی ۔ چول اس نظام کی مثال اس کدھے کی ک ہے جوایک باؤل بند منے پرشرارت کر ریتو دوسرا باؤں محلی با ندھ دیا جاتا ہے۔ برسری ۔ حزید برآل ۔ کیس ۔ دونوں باؤں بند منے پر کہتا ہے کہ برے لیے ایک بند کانی تعارفیس مجتنا کردونوں باؤں بندھنا خوداس کے کمینہ کان کا دجہ سے ہوا ہے۔

سر بند لین اگروہ محتا کیا کی باؤں میری شرادت کا وجہ ہے بندھا ہے اورشرادت کوڑک کردیتا تو وہ باؤں بھی کھل جاتا۔ مدیث اللہ نے فرشتوں میں مرف متل رکمی جس کا منتقعا طاحت اور بندگی ہے الذا فرشتوں ہے گناہ کا صدورتیس ہوتا ہے جوانات عمر امرف شہوت رکمی ہے جنسی ہویا کھانے پینے کی ،انسان میں متل اور شہوت دولوں رکمی ایل۔

نورِ مطلق زنده از عشق خدا وہ نورِ مطلق ہے، خدا کے عشق سے زندہ ہے جمچو حیوال از علف در قربهی محل حیوان، جارے سے موتایے میں ہے از شقاوت عاقل ست و از شرُف وہ بدیخی اور شرافت سے عاقل ہے از فرشته نیمے و میمش زِ خر ال كا آدما فرشته سے اور آدما محدمے سے ب ینم دیگر مائل علوی بود دوبرا آدھا (عالم) علوی کی طرف ماکل ہوتا ہے زیں دوگانہ تاکدامیں کرد زو ان دونوں میں سے کون سا بازی جیتا ہے؟ از ملائک این بشر در آزمول امتخان میں بی انبان فرشتوں ہے از بہائیم ایں بشر زال کابترست یہ انسان چویایوں سے، کوئکہ مُکی حالت میں ہے ویں بشر یاد و مخالف در عذاب اور یہ انسان دو مخالفوں کی دجہ سے عذاب میں ہے آدمی شکل اندو سه امت شدند آدمی کی صورت میں ہیں اور تین گروہ ہو گئے ہمچو عیسی " با ملک مکت شدہ (حضرت)عیبی علیدالسلام کی طرح فرشتوں سے جاملا رُسته از حثم و ہوا و قال و لیل وہ عصہ اور خواہش اور قال و قبل سے نجات یا عمیا نیست اندر تخضرش حرص و ہوا ال کی ماہیت میں ترص و ہوا نہیں ہے یک گروہے دیگر از دائش تہی ایک دوسرا گروہ جو عقل سے خالی ہے او نه بیند جز که أصطبل و علف وہ سوائے طویلہ اور مکماس کے سیجے تہیں دیکتا ہے آل سوم سست آدمی زاده و بشر تنيرا آدم عليه السلام كي اولاد اور انسان ہے نیم خر خود مائل سفلی بود محمد من والل أدها (عالم) سفلي كي طرف مأل موتا ب تا كدامي<sup>ن</sup> غالب آيد در نبرد د کیے معرکہ میں کونیا عالب ہوتا ہے؟ عقل کر غالب شود پس شد فزوں اگر عقل غالب ہو جائے تو زیادہ برمھ کیا شهوت ار غالب شود پس تمترست اگر شہوت عالب ہو گئی، تو کم ز ہے آل دو قوم آسوده از جنگ و حراب وہ دونوں قومیں جنگ اور لڑائی سے راحت میں ہیں ویں بش<sup>ع ہم</sup> ز امتجال قسمت شدند اور یہ انسان مجھی آزمانے سے تعتیم ہو مجھے ك كرده متغرق · مطلق شده ایک گروه، پورا ڈوب چکا تَقَشِ آدمً ليك معنى جرئيل صورت انسان کی ہے، لیکن باطن چرکیل علیدالسلام کا ہے

۔ نگرہ۔ ملائکہ کی غذاصرف عشق خداد تدی ہے۔ علق۔ جارہ۔ آو۔ حیوانات کومرف خواب دخور کی فکر ہے وہ شقادت اور معادت سے عافل ہیں۔ تیجے بیمش ۔ انسان رو پر انسانی اور جم سے مرکب ہے روح میں ملکیت ہے اور جم میں حیوانیت ہے۔ سقل جم کا تعلق عالم مغلی ناسوت ہے۔ علوی۔ روح کی پرواز عالم بالا کی طرف ہے۔

ع تا کداهیں۔انسان کی ان دولوں قو تول میں تصادم رہتا ہے۔فزوں۔انسان روح کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے قو فرشتوں ہے بڑھ جاتا ہے چونکہ اس نے جسمانی خواہش کومغلوب کیا ہے۔شہوت۔اگر انسان شہوت ہے مغلوب ہوتا ہے تو حیوانات سے بدتر ہوتا ہے کیونکہ جیوانات میں تو عمل نہمی۔ دوقوم نے فرشتوں اور حیوانات میں ان متضاد طاقتوں کی محکم نہیں ہےانسان ان کی محکم سے عذاب میں ہے۔

ع وی بشر۔اب انسانوں میں بھی تین انسیس ہیں ایک قتم تو وہ جسنے خالص ملکیت اختیار کرلی جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں کہ فرشتوں عی میں جاشانل ہوئے۔ بختم وہوا۔ بیسب چڑیں تنقا منائے جسم ہوتی ہیں۔

گوئیا از آدی او خود نزاد گویا کہ وہ آدی سے پیدا نہیں ہوا . حتم محض و شهوت مطلق شدند خالص غصه اور مجسم شهوت بن مصحيح تک بود آنخانه و آل وصف زفت وه محمر تحک تما اور وه صفت موثی محمی خر شود چوں جانِ او بے آل شود جباس كى جان اس جركم معنت ك بغير موجاتى كدها موجاتات جمم گردد ع جال جول او بے جال شود جان جم بن جاتی ہے جبکہ وہ بے جان ہو جاتی ہے این سخن حق ست و صوفی گفته است ر بات کی ہے اور صوفی نے کی ہے در جہاں باریک کاریہا کند ونیا میں بہت سے نازک کام کتا ہے آل زحیوانے دِگر ناید پدید وہ دوسرے حیوان سے رونما نہیں ہوتے ہیں وُرّبًا از تعرِ درِیا یافتن موتیوں کو دریا کی سمبرائی سے یانا يا نجوم و علم طب و فلتفه یا نجوم ادر علم طب ادر فلنه رُو میمفتم آسال بر نیستش ان کا رخ ساتویں آسان کی طرف تہیں ہے

از ریاضت<sup>ا</sup> رّسته وز زُبد و جهاد وہ ریاضت اور زہد اور جہاد سے چھوٹ کیا فتم ديكر باخرال ملحق شدند دوسری حتم محدموں سے جا کی وصف جریکی در ایشال بود رفت جريك عليه السلام والى مغت ان من محى، حلى محى مُرده گردد محص کو پیجال شود جو فخص بے جان ہو جاتا ہے مردہ ہو جاتا ہے زاغ گردد چوں ہے زاغال رود (انان) کا بن جاتا ہے جب کووں کا اجاع کتا ہے زانکہ جانے کال ندارد ہست بست چونکہ وہ جان جو وہ (مغت) نہیں رکھتی، بہت ہے او زحیوانها فزول تر جال کند وہ حیوانات سے زیادہ معیبت میں جلا ہے مرع و تلبیے کہ او تاند تنید جو کر اور فریب وہ کر سکتا ہے جامهائے زر کشی را بافتن خرده کاریہائے علم ہندسہ باریک منعتیں

آذریاضت بجلبدوں کاریاضت اخلاق ذمیر کوختم کرنے کے لیے ہے جب وہ ندر ہے تو مجابدوں کا ضرورت بیس رہی مسم دیکر۔انسانوں کا ایک شم وہ ہے جو بالکل جو بانات اور کدھوں کی طرح بیں ان میں ملکیت بیس ہدہ کم ظرف تضان میں سے ملکیت بالک فتم ہوگئ ہے۔ مردہ کردد۔ جس طرح دور کا کل جانے ہے جم مردہ ہوجا تا ہے ای طرح جان کی جان کل جانے ہے جان مردہ ہوجا تی ہے جم مردہ ہوجا تا ہے ای طرح جان کی جان کل جانے ہے جان مردہ ہوجا تی ہے۔ ناخ کردو۔ مردی کا ساتھ ہیں نے زاخ صفت انسانوں کی ہیرو کی شروع کردی تو رہ کی طرح مردح می مردار خود کا کے عادی ہوگئے۔

جم کردد۔ جب روح اپنے خواس کمو بیٹے تو وہ جم ہے۔ زائل۔ جس روح بی روح کے خواص ندر ہیں وہ بہت پست ادر ذکیل ہے، موفیاء بھی ای کے قائل ہیں۔ آوز حوانہا۔ عالم ناسوت میں اس کی مشخولیت حیوالوں ہے بھی ہڑھ جاتی ہے اور بیعالِم ناسوت کے مشاغل میں حیوالوں سے زیادہ مشقت اٹھا تا ہے۔

ے تھے۔ اب میدوہ مکاریاں کرتا ہے جو حوانات سے متعود تیں۔ جام ہائے۔ عالم ناموت کے مشاغل کی حوانات تکلیف تبیں اٹھاتے ہیں۔ کہ تعلق ان تعلق مال کی حوانات تکلیف تبیں اٹھاتے ہیں۔ کہ تعلق ان تمام دستکاریوں کا تعلق عالم ناموت سے جادر میرف دنیاداری ہائی کارخ ملا واملی کی افرف بالکل ٹبیں ہوتا ہے۔

كه عماد بود گاؤ و اشترست جو گائے اور اونٹ کی رہائش کا ستون ہے نام آل كردند ايل تيجال رموز ال المقول نے ال کا نام رموز رکھ لیا صاحب دل داند آنرا ما دلش اس کو صاحب ول یا اس کا دل جانا ہے آفريد و كرد بادالش اليف پیدا کیا اور اس کو عمل سے مانوس کیا زانکه نسبت کو بیقظ<sup>ع</sup> نوم را کیونکہ بیداری کو نیند سے کیا نبت ہے؟ جتہائے منعکس دارند قوم (یه) لوگ النے حواس رکھتے ہیں انعکاس حسّ خود از لوح خواند تو اس نے محتی سے اسے حس کا اللا ہونا پڑھ لیا چول شد او بیدار علسش رو نمود جب وه بيدار موا اس كو اس كا الناين واضح موكميا تركب اوط كن لاً أحب الآفلين ال كويمور، "من غروب مونے والول كويسند تيس كرتا مول" بودش از پستی و آنرا فوت کرد پتی سے اس کو تھی اور اس نے اس کو ختم کر دیا ایں ہمہ کام نبای آخرست یہ سب اصطبل کی تغیر کا علم ہے بهر استبقاي حيوال چند روز چم ون حیوان کو زعد رکھے کی وجہ سے علم راهِ حق و علم منرلش رافِ حق کا علم اور اس کی متازل کا علم يس دري تركيب حيوان لطيف پس اس (معمی اور جیمی) ترکیب سے پاکیزہ حیوان نام كالانعام كرد آل قوم را ال (روح ہے محروم) قوم كانام" جانوروں جيسے" كرديا رورِح حيواني غدارد غيرِ نوم حیوانی روح سونے کے علاوہ کی نہیں رکھتی ہے يقظه آمد نوم حيواني نماند بیداری آئی، تو حیوانی نیند نه ربی بمچو حس آنکه خواب آل را ربود اس کی حس کی طرح جس کو نیند نے مغلوب کر ویا لا جرم اسقل بود از ساقلین لا محاله وه تجلول من تجلا هو گا زانکه استعدادِ تبدیل و نبرد كيونكه بدلنے اور مقابله كي طاقت

ا آب ہم۔ یہ جم قدرعلوم بیں صرف عالم ناسوت کی تھیراور ترقی کے لیے بیں جوجوانات کی آخری منزل ہے۔ بہر۔ یہ علوم چھردوزوزور کی کے لیے
میں ان کو سیاحتی فلاسفد موز سے تعبیر کرتے ہیں۔ حجال۔ انتی لوگ علم داوجی طریقت اوراس کے منازل ول اور صاحب ول جانا ہے دراصل
وہ دموز کہلانے کے سنتی بیں۔ ترکیب میں میں میں وجموت کا اجتاع ۔ جیوانِ لطیف میں انسان میں۔ جب انسان دورِح حیوانی کمو پیٹھے تو وہ حیوان ہے ہے۔ ای لیے قرآن پاک میں ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کیا اُو آئیک کا لائعام ''وہ چو یاؤس کی طرح ہیں۔''

ع بینظ دو بِ انسانی بیدار ہے اور ان کی روح سوئی ہوئی ہے۔ روج حیوانی بیدروح عمل اور مقتقیات ہے ای طرح عافل ہے بیسے کوئی سویا ہوا ہوا اور اسٹے حواس کو مقتقیات کے برتکس کام عمل لائے۔ پینظ جب ان عمل بیداری آئے گی تو ان کوحواس کے الٹا ہوجائے کا احساس ہوگا۔ پہلی مسلم نے حواس کے مقتقیات کے برتکس کام عمل کام نہیں کررہے تھے۔ اسٹل قرآن پاک میں ہے لَقَلْ خُلَقُنَا حساس نے حواس کے کام نہیں کررہے تھے۔ اسٹل قرآن پاک میں ہے لَقَلْ خُلَقُنَا اللّٰ ہوگا ہے۔ کہ ترکلوں میں لوٹا اللّٰ الل

سے ترکباُد۔ایسےادکوں کی محبت سے پچنا جا ہے جیسا کہ حضرت اہراہیم علیہ السلام نے جا یمسودج کی الوہیت سے جدا کی اختیار کر لی تھی کہ بیس خروب ہوجانے والوں کو پسندنہیں کرتا ہوں۔زانگہ۔ایساانسان بدترین کلوق ہے اس لیے کہ اس میں بھلائی کی استعداد تھی ، اس نے اس کوجاہ کیا دیگر سے وانات میں استعدادی نہیں ہے ہذاوہ بیمیت میں معذور ہیں۔

عذر او اندر جبیمی روشنیت حیوانیت میں (رہنے کا) اس کا عذر واضح ہے ہر غذائے کو خورد مغزِ خرست جو غذا وہ کمائے کا محد ہے کا مغز ہے سکته و بے عقلیش افزوں شود اس کی بے ہوشی اور بے عقلی بڑھ جائے گ ينم حيوال يتم حيّ با رشاد جو آدهی حیوان، آدهی با بدایت زنده ب روز و شب در جنگ و اندر تشکش کرده حالش اوّلش با آخرش اس کا ایک اس کے دومرے سے مقابلہ میں ہے

باز حیوان را چو استعداد نیست پھر حیوان میں چونکہ طاقت عی نہیں ہے زداج جو استعداد شدكال ربيرست جبکه اس کی وه استعداد ختم ہو گئی جو راہنما ہے كر بلادّر خورد او افيول شود اگر بملاوال كمائة كا وه افعون بنجائة كا ماندیک قسم دگر اندر جهاد ایک دوسری فتم رہ می کوشش کرنے میں وو دان، رات جلك اور كلككش على ہے

حالش عقل با نفس جمجوں تنازع مجنوں با ناقہ و میل مجنوں سوي مُرَّه و ميلِ ناقه سوي عُرَّه چنانچه مجنول گفته هَوای نَاقَتِي خَلْفِي وَ قُدَّامِي الْهَواى وَ إِنِّي وَ إِيَّاهَا لَمُحْتَلِفَان عمل كالنس سے مقابلہ ايها بى ہے جيها كه مجنول كا ادفى كے ساتھ جمكرا اور مجنول كا میلان شریف زادی کی طرف اور اونتی کا میلان بچه کی جانب چنانچه مجنول نے کہا میری اوشنی کا میلان میرے پیچے اور میرا میلان آگے، میں اور وہ دونول مخلف ہیں

مجنوں در تنازع ماشتر کے ستر جربید وکیہ مجنونِ حَ جیا کہ مجنوں اونٹی کے ساتھ مقابلہ میں تھا سمجی اونٹی عالب آگی اور مجمی آزاد مجنول بهجو مجنول اند و چول ناقد اش يقيل وہ لوگ یقینا مجنوں اور اس کی اوٹنی کی طرح میں میل<sup>سی</sup> مجنوں پیش آل کیکی روال مجنوں کی خواہش کیلی کی جانب روانہ ہے کیک دم ار مجنول زخود غافل بدے اگر مجنوں تموزی در کے لیے اینے سے عافل ہو جاتا

می کشد آل پیش ویں واپس بگیں وو آگے کو تھنچتا ہے اور سے مند سے پیچے کو میل ناقہ کیں ہے کرہ اِش دواں اونٹنی کی خواہش چھے کو نید کے لیے دوڑاتی ہے ناقہ گردیدے و واپس آمے اؤتمی لوث جاتی اور واپس آ جاتی

ا بے تورجب انسان نے استعداد کوختم کومیاتو جوغذ ااستعال کرے گامرید حمالت کا سبب ہے گی۔ کر بلادر بیملانوال سکتہاور بیہوشی کے از الہ میں مغید ہے جین وہ الثا افر کرے گا۔ ماند یک منسم ربیعام مونین کی تنم ہے جن کالنس تنس لوامہ ہان انسانوں کی مقتل وتنس مروح وتن کی مقتل میں رہتی ہے پہلاگروہ جس کابیان بیکرو ومنتخرق مطلق شدو میں تعاان کاننس نفسِ مطمعتہ ہےدوسراگروہ جس کابیان تسم دیکر باخراں بھی شدیم میں تعااس کا لنس بنس اماره باس تيسر مروه ك كفكش كومجنون اوراس كى اذخى كي تصديد والمنح كيا بيستر ورشر يف مورت يعن كيل -

ع کرو کموڑے کا بچرموانا نے بہال اونٹ کا بچرم اولیا ہے۔ بچومجوب مشہور ہے کہ مجنون کومعلوم ہوا کہ لیک آری ہے تو وواس کے استقبال کے ملے چا جس اونی پرسوار ہوااس کے بچہ کو کھر پر چیوڑ کیاراستہ اس فی اور اونی کی مشکش شروع ہوئی حر۔ آ زاو۔

س مل بنوں ما بنا تھا کر اونی آ مے بوجے تا کہ لیل کا دميال ماصل موسيل باقد اونی کمر کی طرف اونیا ما اس کا کہ بیکے کے باس بہنچے - میک آپ مجنول كى ذراى فظلت موتى توده اونى يكييكو بليث جاتى \_

عشق و سودا چونکه پر بودش بدن می نبودش جاره از بیخود شدن چونکہ اس کا بذن عشق اور دیواعی سے پر تھا اس كے ليے بوش موجلنے كے علاوہ كوئى جارہ نہ تھا آنکه او باشد مراقب عقل بود عقل را سودائے کیل در ربود جو محرال ہوتی وہ عمل سمی عقل کو لیل کا عفق لے اڑا تھا لیک ناقه بس مراقب بود و چست چول بدیدے او مہارِ خویش ست ليكن اونتى بهت مجرال اور چست محى جب وہ این مہار کو وصلا دیکمتی عهم کردے زو کہ غافل گشت و رنگ رُو سیش کردے برہ نے درنگ وہ اس سے مجھ جاتی کہ وہ عافل اور جمران ہو گیا ہے بغیر تافیر کے بیہ کی طرف رخ کر دی چوں بخو<sup>5</sup> باز آمے دیدے ز جا كوسيش رفته است بس فرسنگها جب وہ ہوئل میں آتا تو دیکما کہ جگہ سے وہ میلول بیجھے لوٹ حمی ہے درسه روزه ره بدیل احوالیا ماند تجنول در تروُّد سالها تمن روز کے راستہ پر ان احوال میں مجنوں سالوں آنے جانے میں لکار رہا گفت اے ناقہ چوہر دو عامقیم ما دو ضد بس همره مالاهيم بولا اے اونمنی! جبکہ ہم دونوں عاشق ہیں بم دو مخالف بهت نامناسب سائمی بین نیستت بر رُفق من مبر و مهار كرد بايد از تو دُوري اختيار تیری محبت اور مہار میرے موافق تہیں ہے تھے سے دوری اختیار کرنی طایے ای دو همره علی کیدگر را رابزن ممرهِ آل جال کو فروناید زتن یے دو راستہ کے ساتھی ایک دوسرے کے رہزن میں وہ جان مراہ ہے جو جم سے باہر نہ آئے جال ز ججر عرش اندر فاقهُ تن زعتقِ خار بنُ چوں ناقهُ جان، عرش کی جدائی میں فاقد میں ہے جم جماز کے عشق میں اوٹنی کی طرح ہے جال كشايد سوي بالا بالها در زده ش در زيس چالها جان، اور کی جانب بازو کمولتی ہے۔ جم نے زیل میں نیج گاڑھ دیے ہیں تا تو باشی بامن اے مُردہ وطن. يس زيل وور ماند جان من اے وطن کی عاشق! جب تک تو میرے ساتھ رہے گی تو میری جان کیل سے دور رہے کی

ا مختن چونکہ مجنوں کا جم صفق سے پُر تھا اس لیے وہ اونٹن کی اس حرکت ہے ہوش جاتا تھا۔ مراقب انسان کی مثل اس کے کام کی تکہانی کرتی ہے۔ جوش جاتا تھا۔ مراقب انسان کی مثل اس کے کام کی تکہانی کرتی ہے۔ کہ ہے جون عشق میں بے مثل ہوچکا تھا۔ لیک۔ ناقہ کو ہوش تھا وہ جب دیکھتی کہ اس کی مہار ڈھیلی ہے فورا سمجھ جاتی کہ مجنوں عافل ہے اور پیھے کی طرفہ جاروں ہی

ع چوں بخود۔ جب مجنوں کو ہوش آتا وہ ویکھا کہ اونٹی میلوں پیچھے واپس ہوگئی ہے۔ سالہا۔ مجنوں اس تعن روز و مسافت میں ای معالت میں گئی سال رہا۔ گفت کھراس نے سوجا کہ دومتفنا دسمتوں کے عاشقوں کا یا ہمی سفر طے نہ ہو سکے گا۔

ے ایں دوہمراہ۔اونٹی مجنوں کا راستہ کھوٹا کر رہی ہے اور مجنوں اونٹی کا راستہ خراب کر رہا ہے بالآخر مجنوں نے اونٹی کو چیوڑ اور علل پڑا۔ گراہ۔مولانا فرماتے ہیں جو تحص جسم کا ساتھ تہ چیوڑے وہ بھی گمراہ ہوتا ہے۔ جاں۔ جان اور جسم کی بھی خواہشات جدا گائہ ہیں ان دونوں کا ساتھ نہیں نبوسکا۔ فار بن ۔ کا نوں کا جھاڑ۔ جان۔ جان کی پرواز عالم بالا کی جانب ہے جسم کی خواہش زمین پررہنے کی ہے۔ تاتو۔ جب تک انسان کی روح جسم کے ساتھ رہے کی مقصد حاصل نہ ہوگا۔ مردہ وطن۔ عاشق وطن۔

پیچو تبه و قوم مونی سالها جيها كدرسول تكستياور (حفرت) موى عليه السلام كي قوم كا (معالم) مانده ام در ره زخستت شست سال میں سامجھ سال تک تیرے مرکی وجہ سے راستہ بی میں رہا سیر مشتم زیں سواری سیر سیر اس سواری ہے میں بھر پایا ہم پایا گفت سوزیدم زعم تا چند چند كيا ميں اس عم ہے كتا كتا جل رہا ہول خويشتن الكند اندر سنكلاخ اس نے اینے آپ کو پھریلی زمین میں گرا دیا از قضا أن كخطه بإيش تهم تحكست تقدیر ہے اس وقت اس کا یاؤں بھی ٹوٹ میا در خم چوگانش غلطال ميروم اس کے بلے کے موڑ میں لڑھکا ہوا جاؤں گا یر سوارے کو فروناید زتن اس سوار پر جو جم سے نیجے نہ اڑے گوی تشنن بهر او اولی بود اس کے لیے مید بن جانا زیادہ بہتر ہے غلط غلطال ورخم چوگانِ عشق لڑھکٹا کڑھکٹا عشق کے کیا کے موڑ میں وال سغر بر ناقه باشد سیر ما اور اونمی پر سنر ہماری رفخار ہو گی كال فزود از اجتماد جن و الس کونکہ وہ جن و انس کی کوشش سے بردھا ہوا ہے كه نهادش فضل احمه والسلام . جس کو احمال کے نظل کے تائم کیا ہے والسلام

روزگارم رفت زین کون حالها اس متم کے احوال میں میری عمر مگذر گئی خطویتنے بود ایں رہ تا وصال وصال کک یہ راستہ دو قدم کا تھا راه نزدیک و بماندم سخت دبر راسته نزویک تما ادر سیحیے بہت در ہو گئ سرتگول مخود را ز اُشتر در فکند اس نے اینے آپ کو اوتدجا اوٹنی سے گرا دیا تنک شد کر وَے بیابانِ فراخ ای بر وسیع جگل تک ہو کمیا آنچال افکند خود را سوی بیت نیچے کی جانب اس نے اپنے آپ کو ایبا گرایا یایی را بربست و گفتا گو شوم اس نے باؤں کو باعرها اور بولا محیند بن جاؤں گا زیں کند نفریں تھیم خوش دہن خوش کلام کیم ای لیے نفرت بھیجا ہے عشقِ مولیٰ کے کم از کیلیٰ بود الله كاعشق ليل كي عشق سے كب كم موتا ہے؟ حوي شوع مي طرد بر پيلوي صدق کیند بن جا، سپائی کے پہلو پر اڑھک کایں سنر زیں کی بود جذب خدا کیونکہ نیہ سنر بعد میں خدا کی تحصی ہے ہوگا آچنیں سیریت مستنی ز جنس ای طرح کا ستر اپی جنس سے جداگانہ ہے آچنیں جذبے ست نے پر جذب عام عام محش اس طرح کی محش میں ہے

معن کارم نجنوں نے کہاں کھکٹن عمل میراونت مناکع ہوا۔ تید دومریان جس عمل جاگئی کا ارائک جا کا بھے کا درائم کوای جکہ پر ہوتے تعے جہاں سے کے حیلے تھے خلوتمن موقدم شت کرومیلہ

ے بہاں سے جوالے نے ہولیے آپ کوفونی پرے مزک کردیا۔ منگلائے پھٹر لی زعن کو گیند تھیم سنال رقمۃ الله علیہ عشق اولی الله کا مشق کیلی کے عشق مرکوں مجنول نے ہجرائے کے ان کوفونی پرے مزک کردیا۔ منگلائے پھٹر لی زعن کو گیند تھیم سنال رقمۃ الله علیہ عشق اولی ہے کہنیں ہے جب مجنول کی کے عشق میں فوشی کوفیر باد کہ ہمکا ہے قائد اے عشق عمل مولم کی کوئینیا فیر باد کہ دینا جا ہے۔

ے مہیں ہے جب بجنوں میں کے حتی میں اور کا جہ میں ہے خدا کے حتی میں ہم کی دور کا کو این کا کہ دیا جا ہے۔

مور آتو ۔ اللہ کے رائے میں گیند بن حااور لا حکما ہوا اس کے دربارتک بھی جا۔ کا ہی سفر میں ابتدا آتو کوشش کرے کا پھر اللہ کی جانب سے معنی شروع ہوجائے ہے دہ جن کو اللہ کی ساتھ میں حاصل ہوجائے ہے دہ جذب ہے جس کو آئے مضور سلی اللہ علیہ کی میریانی نے قائم کیا ہے اور ان کے جانشینوں لوحاسل ہے ۔ جو ہر داستہ میں حاصل ہوجائے ہے دہ جن کو آئے مضور سلی اللہ علیہ کی میریانی نے قائم کیا ہے اور ان کے جانشینوں لوحاسل ہے ۔

قِصّہ کونہ کن برائے آل غلام کہ سوی شہ بربنشہ است او پیام اس غلام کی دجہ سے تغنہ مختر کر دے جس نے بادثاہ کو پیغام کلما عبشتن آل غلام قصّہ شکایت نقصانِ اجرے سوی بادشاہ شخواہ کھنے پر بادثاہ کو اس غلام کی شکایت لکھنے کا تعبہ

مى فرستد ييشِ شاءِ نازنين نازک مزاج شاہ کی بیشی میں روانہ کرتا ہے هست لایق شاه را آنگه ببر کہ بادثاہ کے متاسب ہے پیر لے جا بیں کہ حرش ہست در خوردِ شہال و کھے لے کہ اس کی عبارت شاہوں کے متاسب ہے نامهٔ دیگر نولیس و چاره کن دومرا خط لکھے اور تدبیر کر ورنہ ہر مس برز دل دیدے عیاں ورنہ ہر آدی کے دل کا راز تھلم کملا وکی لیا کارِ مردان ست نے طفلان لعب ۔ یمادر مردوں کا کام ہے، نہ کہ کملنڈرے بجول کا زانگه در حص و موا آفشته ایم کیونکہ حرص و خواہش سے آلودہ ہیں تا چنال دانند متن نامه را حی کہ خط کے مضمون کو ایسا بی سیجھے ہیں زي كن وَاللَّهُ اعْلَمُ بالصَّواب اس بات سے اور خدا صواب کو زیادہ جانا ہے متن نامد سینه را کن امتحال سینہ کے خط کے مغمون کو آزما لے رُقعهُ پُر جنگ و پُر جستی و کیں ایک رقعہ جنگ اور خود بنی اور کینہ نے مجرا ہوا كاليد نامه است اندر وے كر جم رقعہ ہے اس کو ویکھ لے حجوشئه رّو نامه را بکشا، بخوال گوشه میں جا خط کو کھول، پڑھ . کر نباشد در خور آل را باره کن اگر مناسب نہ ہو اس کو مجاڑ دے لیک مخ نامہ تن ع زب مال کیکن جم کے خط کو کھولنا آسان نہ سجھ نامه بکشادن چه وشوارست و صهب خط کو کھولنا بہت دشوار ادر سخت ہے جمله جملہ کی گشتہ ایم ام سب فہرست پر قائع ہو گئے ہیں باشد آل فهرست داسے عامہ را وہ فہرست عوام کے لیے جال ہے باز کن سر نامه را گردن متاب خط کے عنوان کو کھول، منہ کو نہ موڑ مست آل عنوال چو اقرارِ زبال وہ عنوان مثلًا زبانی اقرار ہے

۔ کے جنٹن - غلام کی انتہا کی حمافت تھی کہ اس نے غصر ہے بھر ابوا خط لکھا اور وہ نازک حراج بادشا و کوریئر ہستی ۔جس میں اپنی بیزائی جسکا ئی۔ کا لبد مولانا نے یہاں سے ارشادی مغمون شروع کردیا کہ تیراجم بھڑ لہ اس غلام کے خط کے ہے اس میں دیکھ ہے کہ شاہ کے لاکق او صاف ہیں یا نہیں۔

ع تامین جم کے اس خطوکھولنا اور پڑھنا آسان تیں ہے۔ نیب۔ آسان۔ کارمردال۔ اپنے جم کے خطوکٹھوص لوگ بی پڑھ سکتے ہیں توام کواپنے دلول کے رازوں کا احساس نبیس ہوتا ہے۔

ع من جملہ یعنی ہم نیک کاموں کی فہرست پر اکتفا کر بیٹے ہیں جس میں مرف عوانات ہوتے ہیں بینی مرف ظاہر کا اعتباد کر لیلتے ہیں۔ باشد۔ یہ عنوان عوان عوان عوان عوان عوان عیاس کے بیٹھتے ہیں بعنی باطن کو ظاہر جیسا جان لیلتے ہیں۔ باز کن۔ خطرے منمون کو بھٹے ہیں لینی باطن کو ظاہر جیسا جان لیلتے ہیں۔ باز کن۔ خطرے منمون کو بھٹے ہیں کے معتمون کو بھٹے ہیں۔ برصنا چاہے۔ ہست۔ ایمان کا زبانی افراد عوان ہے ام ل ایمان دل میں ہے۔

تا منافق وار نبود کارِ تو اکر تر الله تیرا کام منافقانه نه ادر و یکی که در و یکی کم از کم یه ادر کشیدن را بکش کر جمی ارزد کشیدن را بکش اگر یم ارزد کشیدن را بکش اگر خود را ازی پیکار و نگ باز خر خود را ازی پیکار و نگ سوی سلطانان و شابانِ رشید بیط ملوک ادر شابون کی جاب می کشی و باشد آن جم مُرده ریگ تو یا جائے اور ده بجی حقیر و ناچز ہو تم مُرده ریگ تو یا جائے اور ده بجی حقیر و ناچز ہو جم تبی بہتر کہ جم جنس تی فال ہونا بہتر کہ جم جنس تی فال ہونا بہتر کہ جم جنس تی فال ہونا بہتر کہ جم جنس تی

حکایت آل فقیہ باوستار بزرگ و آنکہ دستارش کر بود و بانگ و نعرہ فقیہ کہ بازش کن سے و بیش کہ چہ می بری آنگاہ ببر فقیہ کہ بازش کن سے و بیش کہ چہ می بری آنگاہ ببر اس فقیہ کی حکایت جو بدی میری والا تھا اور اس کی جو پیری اچک لے کیا اور فقیہ کا بیارہ اور لکارہ کہ اس کو کھول اور دیکھ کہ کیا لے جا رہا ہے، تب لے جا جا جا جا دہا ہے، تب لے جا

ور عمامه خوایش در پیچیده بود (اور) اپی میری می لبید کیے شے چول در آید سوی محفل در حطیم بب میں مبل میں آئے بب دو حلیم میں مبل میں آئے ظاہر وستار ازاں آراستہ ان سے بظاہر میری کو جایا تا جوں منافق اندروں رسوا و زشت باطن منافق کی طرح رسوا اور بھوا

کی فقیم ژندہ برجہبدہ ہود
ایک فقیم ژندہ بہترے پے شے
ایک فقیم زفت و نماید آل عظیم
اکہ دو مونی ہو جائے ادر بیری نظر آئے
ثرندہ از جامہا پیراستہ
عقف کپڑوں کے جیترے جوڑے شے
ظاہر دستار چوں مطلبہ بہشت

ا کیموافی اگرمرف ذبانی اقرار سیادر قبی تقد این نیم سیقی نفاق ہے۔ چیں۔ جب قوادشاہ کے سائے تحقیقی کوئی ہوا ہوا لے جارہا ہو۔

کم از کم ید کھ کے کہاں میں کیا چیز ہے۔ ورف اگر بادشاہ کے مناسب ہیں ہے ہورا فالی کر لے اوراس میں وہ بر لے جو بادشاہ کے مناسب ہو۔

ع زشت نے بری بات ہوگی کی معمول رہے کا ہورا بحرکر لے جائے ۔ چوں ٹی تانی ۔ اگرانسان اپنے جم کوافلاتی حندے ہیں بحرسکاتو کم از کم انتا ہو

کرافلاتی مرفیل سے دوفال ہو۔ حکامت ۔ اس حکامت کا فلا صدیب کہائی فیسکا دستار کوفلاجی ول سے بحرفاکی قدر برا تھا۔

ع بارش کن یعنی اس بجڑی کو کھول کرد کھاس میں کیا ہے۔ ٹری بار نے چیتر سے حقیم ۔ فائد کعبرکا وہ حصد جس پر محارت ہیں ہے۔ صلہ کیڑوں ک

ور درون آل عمامہ میر وقیس اک چکڑی کے اعدر وقن خے تابدين ناموس يابد او قوح تا كمال شان وشوكت كيويه المنذران عاصل كر منتظر إستاده عبر از بهر فن فن دکھانے کے لیے ختر کھڑا تھا پس دوال شد تا بسازد کار را يم بماگا، تاكه اينا كام بنا لے باز کن دستار را آنگه ببر میکری کو کھول، پیر لے جا باز کن آل ہدیہ را کہ می بری اس تخنہ کو کمول جو تو لے جا رہا ہے آ تکہاں خوابی ببر کردم طال يم جاب لے جانا، میں نے معاف کر دیا صد بزارال ژنده اندر ره بریخت لا کھوں جیتھڑے رامتہ میں بھر کے ماندیک گز کهنه در دستِ او' ایک گزیرانا (کیڑا) اس کے ہاتھ میں آگیا زی و قل مارا بر آوردی زکار اس فریب سے تو نے ہمیں کام سے روک دیا که قکندی مر مرا در قیدِ صید کہ تو نے مجھے شکار کے پھندے میں پھنما دیا از وَعَل بِفَكْتِد يُم ال يُر وَعَا فریب سے تو نے مجھے پھناردیا اے دعا باز! از تقیحت باز تفتم ماجرا خلوص سے میں نے قصہ بتا دیا ا والله مروى وفين مروى مع فق من من النه جام كن كرب جين والا بهرن يعي ابنا بنرو كمان كي ليد كارد العني ابي

ياره ياره دلق و پدېر و نيستين تھڑے تھڑے گدڑی اور روئی اور پیشین روي سوي مدرسه كرده صبوح اس نے میے میے مدر کا رخ کیا در رہ تاریک مردے جامہ کن اندهرے راستہ میں ایک کیڑے اتارنے والا محض در ربود او از سرش وستار را وہ ایں کے سر سے پکڑی لے اڑا یں فقیہش بانگ بر زد کانے پر فقیہ نے اس کو آواز دی اے بیٹا! آنچنیں کہ جار پر<sub>ہ ع</sub> می پری تو جو اس طرح جار برول سے اڑ رہا ہے باز کن آل را بدستِ خود بمال اس کو کھول اینے ہاتھ سے ٹول چونکہ بازش کرد آن کو می گریخت جو بھاگ رہا تھا جب اس نے اس کو کھولا زال عمامه زفتِ نا بایستِ<sup>۳</sup> او اس کی اس موٹی نابکار میوی ہے بر زمین زد خرقہ را کاے بے عیار چیترے کو زمن پے چا کہ اے نالائن! این چه مکرست و چه تزویرست و شید یہ کیا کم ہے اور کیا فریب ہے اور دعا ہے؟ شرم ناید مر زا زیں ژندہا ان وچیتمروں سے کھے شرم نہ آئی گفت بنمودم وَغل لیکن ترا اس نے کہا میں نے فریب کیا لیکن کھے

منرورت یوری کرے۔ یے چار پرو۔ چار پروں سے اڑنا لیخی بہت تیز بھا گنا۔ آل ہدیہ لیخی دستار۔ کردم طلال لیخی میں نے بچنے و و دستار بخش دی۔

تابایست ۔ لینی بیکار۔ ماعمہ یعنی اعرر کے چیتر سے بھر میے اور ایک گزیرانا کیڑا ہاتھ میں رہ کیا۔ برز میں۔ اس چور نے اس کیڑے کوز مین پر پھینک دیااورفقیه پرناراض بوارز کاریعی اگر می اس پکری کافر می نه پراتا تو اور کولی مفید چوری کرلیتا۔ قیدصید دیکار کا پعندار نفکتد یم الگندی مراراز تعبعت لينى تجميح ابتداء كموكا لكاليكن آخر من تؤمين ني مخصي سبجها ديار

تصیحت این مر اہل دنیا را بزبانِ حال و بیوفائیِ خود را و اینوفائیِ خود را و اینوفائیِ خود را و اینوفائی خود را دران کو دنیا کی تصیحت ادر دفا کی جبخو کرنے دانوں کو دنیا کی تصیحت ادر دفا کی جبخو کرنے دانوں کو این بے دفائی دکھانا

عیب خود را بانگ زد با جمله گفت بلند آواز سے اس نے سب کو اپنا عیب بتا دیا آل دعل کون و تقییحت دال فساد بناؤ فریب ہے اور بگاڑ تھیحت سمجھ وال فسادش كفت رّو من المحييم اور بگاڑ نے اس سے کہا جلا جا میں کھے نہیں ہوں بنگر آن سردی و زردی خزان خزاں کی سردی اور زردی کو دیکھ لے مرگ او را یاد کن وفت غروب غروب کے وقت اس کی موت کو یاد کر لے حرکش را ہم بیل اغد محاق ممٹاؤ میں اس کی حرت کو بھی دیکھ لے بعد پیری شد خرف رسوائے خلق بر حابے کے بعد بڑھا، بے عقل کو کوں میں ذکیل ہو گیا بعد پیری بیں/ سے چوں پنبہ زار برملیے کے بعدجم کو دیکھ لے جو روئی کا کھیت ہے فضّلهٔ آل را تبیل در آبریز یا خانہ میں ان کا فضلہ دیکھ لے س فریب و حسن و مرغوبیت کو وه تیرا فریب اور حن اور پندیدگی کمال ہے؟

بحجنين ونيا أكرجه خوش شكفت ای طرح اگرچہ دنیا بہترین محکفت ہے اندریں کون و فساد اے اوستاد اے استادا اس بناؤ اور بگاڑ میں کون می گوید بیامن خوش پیم ایناؤ کہتا ہے آ جا میں مبارک قدم ہول اے ز خوبی بہاراں کب گزال اے بہاروں کی رونق سے ہونٹ کاٹے والے! روز ديدي طلعت خورشيد خوب تو نے دن میں سورج کا حسین چرو دکھ لیا بدر را دیدی بریں خوش حار طاق تو نے حسین خیمہ پر چودویں کے جاند کو دیکہ لیا کود کے حصل شد مولائے خلق ایک لڑکا حسن کی وجہ سے لوگوں کا آتا بنا گر تن تصمین بتا*ل کردھ* شکار اگر جاعی فیت اول کے جم نے تیرا شکار کرلیا ہے اے بدیدہ لوتھائے چب خر اے رفنی غذاؤں کے دیکھنے والے، اٹھ مُر خبث را حمو کہ آل خوبیت کو نجاست سے دریافت کر کہ دو تیری خوبی کہاں ہے؟

ا المستحت ونیا بھی ابتداؤ کرکرتی ہے، حکن آخر میں اپنے عیوب طاہر کردتی ہے۔ اعمریں۔ دنیا عالم کون وفساد ہے لین اس کے کاموں میں بناؤ بھی ہے اور بگاڑ کی بناؤ کمی بناؤ کی است کمی بناؤں کا بناؤ کی طرف کمین بناؤں کا بناؤں کا برکرتا ہے۔ اور بگاڑ دنیا کی بے تباتی کا برکرتا ہے۔ اور بگاڑ دنیا کی بے تباتی کا برکرتا ہے۔ اور بگاڑ دنیا کی بے تباتی کا برکرتا ہے۔ اور بگاڑ دنیا کی بے تباتی کا برکرتا ہے۔ اور بگاڑ دنیا کی بے تباتی کا برکرتا ہے۔ اور بگاڑ دنیا کی بے تباتی کا برکرتا ہے۔ اور بگاڑ دنیا کی برکرتا ہے۔ اور بگاڑ دنیا کا برکرتا ہے۔ اور بگاڑ دنیا کی برکرتا ہے۔ اور بڑ دنیا کی برکرتا ہے۔ اور برکرتا ہے۔ اور

لب كرال انسان وم بهارى وتكينون رتب كرناب،اسى خزال كومى لموظار كمنا جائيد روزدن على ورج كاچروسين موناب بغروب سي وقت اس كے چرے رمردنى مجاجاتى ہے۔ جارطات و كوشر فيمد براوئى يهال آسان مراد ہے۔ كاتى و جائم كا كھناؤ۔

ے کودکے۔وق الز کا جوابے حسن کی وجہ کو کول کا آقا جماعہ بڑھا ہے میں بڑھا بے مقل ہو کردسوا ہوتا ہے بینبرزار۔روئی کا کھیت بینی بڑھا ہے۔ میں تمام بدن پرسفید بال آجائے ہیں۔اے بریدہ۔وی رونی نفذا کیں جواننہائی مرغوب ہوتی ہیں جب نضلہ بن کربیت الحلام پینی ہیں تو نا قائل دید ہوتی ہیں۔ جبٹ یعنی نضلہ۔

بُرسید <sup>یا</sup> کو جلوه و لغزی و لوت چکیری پر تیرا جلوه اور انوکما بن اور نوشبو کہاں ہے؟ چول شدی تو صید شد دانه نهال . جب تو شكار بن حميا، دانه حبيب حميا در صناعت عاقبت کرزال شده وستکاری میں (لیکن) انجام کار وہ کا پیتی ہیں آخر آخمش بین و آب از وے چکال بالآخر چند کی و کھے لے اور ان میں سے باتی بہتا ہوا آخر او مغلوبِ موشے می شود آخر میں وہ چوہے سے عاج ہو جاتا ہے چوں خر پیرش بہیں آخر خرف<sup>ع</sup> بوڑھے گدھے کی طرح، بے عمل ویکھ لے آخِر او رُمِّ زشت پیر خر انجام مین بوزھے کدھے کی بھدی دم ہیں و آخر آل رُسوائيش بين و فساو اور اس کے آخر میں اس کی رسوائی اور نساد کو د مکھے لے پیش تو بر کند سبلت خام را تیرے سامنے کیوں کی مونچھ نوج دی ورنه عقلِ من ز دامش می هکیفت ورنہ میری تحقل اس کے جال سے آرام یاتی عل و زنجیرے شدست و سلسله طوق اور زنجر اور بیزی بن کیا اول و آخر در آرش وَر نظر اس کے اول اور آخر کو نظر میں لے آ

بر طبق کو عشوه و نرمی و خوت طشت یر تیرا ناز و انداز اور نری اور عادت کهال ہے؟ گوید اُو آل دانه مبر من دام آل وہ کہتی ہے وہ دانہ تھا میں اس کا جال ہوں بس انامل رشک استادان شده بہت ی انگلیاں استادوں کے لیے یاعث رشک ہوئی ہیں نرحس جيتم خماري بمجو جاں جان کم جیسی ست آنکہ کی ترص حیدرے کاندر صفِ شیرال رود وہ بہادر جو شیروں کی مغوں میں جاتا ہے طبع تیز دوربین محترف بیشه در ک دربین تیز طبیعت کو زلف و جعدِ مشكيارِ عقلَ بر مشكبار زلف اور بوش ربا محوكريالے يال خوش ببیں کوکش ز اول یا کشاد اس کے بناؤ کو شروع میں پر لطف حسین دیکھ لے زانکه او بنمود بیدا دام را كيونكه جس نے جال كو ظاہر كر كے وكما ويا لیں مگو<sup>ع</sup> دنیا بتزوریم فریفت ہی تو نہ کہہ کہ دنیا نے کر سے مجھے بھایا طوقِ زرّین و حمائل بین بله خبردار! سونے کی گردن بند اور پر مکوں کو دیکھ مچتیں ہر جزوِ عالم می همر ای طرح دنیا کے ہر جزو کو حمٰن لے

۔ سبد۔ٹوکری۔نغز۔نادر۔کوید۔ووفسلدزبانِ حال ہے کہتا ہے وہ میری پہلی حالت جال کادانہ تمی جب تو پھنس گیا تو اب دانہ عائب ہو کیا ہے۔ بس انامل۔دستکار کی وعل اٹھیاں جو بھی نن کے استادوں کے لیے باعث رشک تعیس برد حابے میں کا بھتے گئی ہیں۔نزمس۔جوانی کی مست زمکسی آنجمیس برد حابے میں چنومی ہوجاتی ہیں جن سے ہروقت پانی بہتا ہے۔حیدر۔ برے سے بردا بہادر برد حابے میں بالکل ناکارہ ہوجاتا ہے۔ محتر نے۔ بیشہ در۔

ع خرف برُسابِ على بعد عمو محروالے بال خوش غرضکہ دنیا کے بناؤ کے بعد یگاڑے انسان کواے ڈیٹ نظر رکھنا جاہے۔ دام دنیا کا بگاڑ ظاہر کر دیتا ہے کہ اس کا بناؤانسان کے لیے جال ہے۔ خاتم لیعنی ناتجر ہیکار۔

ے۔ بیں کو۔انسان کابینڈر بریکار ہے کہ دنیانے فریب دیا۔ طوق۔ دئی چڑیں جور دنق کا باعث بیں ان کا انجام تبائل ہے۔ ہم چنیں۔ تمام اجزاءِ عالم کا یک حال ہےان کی ابتدابناؤ ہےادرانجام یکا ڑہے۔

ہرکہ آخر بیں تر اُو مطرُود تر جو ج کو زیادہ دیکھنے والا ہے، زیادہ مردود ہے چونکه اول دیده شد آخر سبیل جبکہ آغاز دکھے لیا ہے، انجام (بھی) دکھے لے یم بینر یم نے چوں ابترے وو آدھا دیکیا ہے آدھا نہیں، ناتس کی طرح الينجال ديد آنجهال بيتش نديد اس جہان کو دیکھا ان کواس جہان کا دیکھتے والا شہمجما نیست بهر قوت و کسب و ضیاع طاقت اور کمائی اور جائداد کی وجہ سے نہیں ہے تصل بودے بہر قوت اے تمی فضلت ہوتی اے میرئے کچا! طاقت کی وجہ سے زال بود که مرد بایال بین تر است اس لیے ہے کہ مرد انجام میں زیادہ ہے او ز ابل عاقبت چول زن کم ست وہ انجام پر نظر رکھے والول سے عورت کی طرح مم ہے تاكدامين را تو باشي مستعد دیکھنا ہے کہ تو کوئی کے لیے مستعد ہوتا ہے وال وكر بانكش فريب اشقيا اس کی دوسری آواز بد بخوں کے لیے فریب ہے بعد ازال شو بانگ خارش را گرو اس کے بعد اس کے کانے کی آواز کا گرویدہ ہو جا كل بريزد من بمائم شاخِ خار پیول جمز جاتا ہے، میں کانٹوں کی شاخ رہ جاتی ہوں

ہرکہ ہیں تر اُو مسعود تر جوانجام کوزیادہ دیکھنے والا ہے، وہ زیادہ نیک بخت ہے رُوی ہریک چوں مہ فاخر ہیں فخر بمرے جاند کی طرح ہر ایک کا چیرہ دیکھ لے تانیاتی ہمچو البیسِ أعورَے تاکہ تو شیطان کی طرح کانا نہ بے دید طین آدم و دینسش ندید اس نے آ دم علیدالسلام کی مٹی کود یکھاان کے دین کوندد یکھا فقل مُردال پر زناں اے بو شجاع اے یوے بہادر! مروول کی عورتوں پر فضلت ورنه شیر و بیل را بر آدمی وِزنہ شیر اور ہاتھی کو آدمی پر فضلِ مُردال پر زنال حالی پرست<sup>ع</sup> اے موقع پرست! مردول کی عورتوں پر فسیلت مرد كاندر عاقبت بني خم ست جو مرد انجام پر نظر رکھتے میں نیڑھا ہے از جہال دو بانگ می آید بعند ونیا ہے دو مختلف آوازیں آئی ہیں. أن كي ينكش نشور اتقيا اس کی ایک آواز متفتوں کو جگانے والی ہے بانگ خار و بانگ اهگوفه شنو كاش كي آواز اور غني كي آواز س من فحکوفہ خارم اے فخر کبار اے ہوں کے فخرا میں غنیہ کا کائنا ہوں

ا ہرکہ دنیا کی چیز دل کے انجام پر جونظر دکھے گاوہ نیک بخت ہے۔ آخر پر جس میں جانورکو گھائ دانہ کھلایا جاتا ہے۔مطرود مردود۔روی۔ابتدا پُردندُتی ہوتی ہے۔ تا نباتی لیعنی ہر چیز کے آ خاز دانجام کود کھے لے شیطان کی اطرح بیزنہ کرکہ بچھد کیے بچھندو کیے کا ایک ہرود کھا اور دومرے ہیزو پرنظر نہ کی جسم کود بکھا، روح کو نہ دیکھا۔ فعنل مردال۔مردول کو مورتوں پرفعنیات مردول کی عاقبت بنی کی وجہ سے ہے۔ورند طاقت کی بنیاد مرافعنیات ہوتو پھرانسان سے شیراور ہاتھی کو افعنل ہونا جا ہے۔ تی ۔میرے پیا۔

حالی پرست یعنی موجوده حال کود کیمنے والا مال پرنظر نہ کرنے والا یقم نیز حد آز جہاں۔ دنیا کے عروج اور زوال سے عبرت مامل کرنے کی تصحت شروع کی ہے۔ بعتر یعنی دونوں متناوا وازیں ہیں۔

ے آل کے دنیا کی تابائیداری کی آوازے متی خواب فظلت بیدار ہوتے ہیں۔وال دکر۔دنیا کے جاہ وا آبال کی آواز پر بر بخت فریغت ہوتے ہیں۔ با تک خار۔ دنیا کے ذوال اور مروبع کی آواز من اور پھرزوال کی آواز پھل کر مین شکوف۔زوال کی آواز کہتی ہے کہ دنیا کی روفق ختم ہونے والی ہے۔

بانگ خار او که سوي ما کوش ال ككلف كاورب كدام كاجاب (آف) كوش در کہ تحتِ از ضدِ محبوب ست کر كونك عاش، معثول كے كالف سے بہرہ ب يانگ ديگر اندر آخرم دوسری آواز ہے، میرے انجام کو دیکھ نَقَشُ آخر ز آئینهٔ اوّل به بین آغاز کے آئینہ میں انجام کا نعش رکھے لے آل دگردا ضدو نا درخور شدی دوسری کا مخالف راور نا قابل بن ممیا منتمش عقول ومستمع نمردال شنيد جس کو مردوں کی عقلیں اور کان س کے ہیں غير آتش كڙ نمايد يا ڪُلفت اس کے علاوہ اس کو ٹیڑھی نظر آئے گی یا عجیب آل خبث را آب نتواند بريد اس نجاست کو یانی ختم نہیں کر سکا کفر کافر را و مرشد را رشد کغر کافر کن ہدایت ہدایت یافت کو تا كو أبن يا كيّ آئي بعست تاكه تو لوم بو يا محماس، جال مين آ جائے ور کمی میر با بر می تنی اگر تو مکماس ہے تو کہا پر چکر کاٹا ہے لا جرم شد پہلوی فجار جار لا محالہ بدکاروں کے پہلو کا پڑوی بتا با نگ<sup>ا</sup> اشگونش که اینک کلفروش ال کے غنیہ کی آواز ہے، کہ یہ کل فروش ہے ایں پذریتی بماندی زاں دِکر تو نے اس کو تول کر لیا، دوسری سے رہ کیا آل کے بانگ اینکہ اینک عاضرم ایک آواز یہ ہے کہ یہ میرا فی الحال ہے حاضری اُم ہست ہمچوں کر و کیں میری موجودہ حالت کر اور کینہ جیسی ہے چوں کے زیں دو جوال اندر شدی جب تو نے ان دونوں میں سے ایک کو بہند کر لیا ُ اے خنک ع آل کوز اوّل آل شنید مبارک ہے وہ کہ جس نے پہلے وہ س لی خانه خالی یافت جارا او گرفت اس نے خالی ممریایا جگہ پر بھنہ کر لیا کوزهٔ نو کو به خود بولے کشیر وہ کورا عالہ جس نے پیٹاب جذب کر لیا در جہاں عمر چیز چیزے می کشد ونیا میں ہر چیز ایک چیز کو مینچی ہے · کرما هم هست و مقناطیس هست کھریا ہمی ہے اور مقاطیں بھی یُرد مقناطیس ار تو آہنی اگر تو لوہا ہے تو متناظیں لے کیا آل کے چوں نیست با اخیار یار جو فخض نیکول کا دوست نہیں ہے

ا بانگراشگوند دنیا کی رونق انی طرف بلاتی ہے، دنیا کا زوال کہتا ہے کہ میرے قریب ندآ ۔ ایں۔ اگر انسان دنیا کی ایک آواز قبول کر لیتا ہے تو پھر دوسری آواز سے دوسری آواز آبی ہے کہ دنیا کے انہا کے دوسری آواز کہتی ہے کہ دنیا کے انجام کود کھے لیے۔ حاضری ۔ موجودہ صورت کراور فریب ہے۔ آغاز کے آئینہ میں انجام دیکھ لیے۔ جوال اعدر شدی کی کام کو افتیار کر لینا۔ ناور خور۔ نالائق منا قابل۔

اے خنک۔وہ بخص قابلِ مباد کباد ہے جوآ عاز میں انجام کود کھے لے۔ خانہ خالی۔اگرانسان نے صرف آ عاز کی پکاری تو وہ اس کے دل میں گھر کرلے گی پھروہ انجام کی آ واز سنتا پسند نہ کرے گا۔کوز ہ کو۔انسان جب آ عاز پر فریفتۂ ہوجا تا ہے تو انجام ہے آ تکھیں بند کر لیتا ہے۔اس کی مثال یہ ہے کہ کورا برتن اگر پیٹاب کوجذب کر لے تو پھر یانی اس کو یا کئیں کرسکا۔

سن ترجال انظام عالم جذب اورانجذ اب پرق تم ہے ہر چز کی دوسری چیز کوا پی طرف کھنچی ہے۔ کفر کفر کافر کوا پی طرف کھنچیا ہے بنگی تیکوں کوا پی طرف کھنچی ہے تو یہ سعوی کشش ہے۔ کہریا۔ ظاہری کشش بھی دیکھ لے کہریا تنظے کو پیٹی ہے ادر متناطیس او ہے کو کھنچیا ہے۔ یہ جس جسی مساحیت ہوگی اس طرف تہماری کشش ہوگی۔ آس یکے۔ اگر تیکوں کی طرف کشش نہیں ہے تو یہ وں کی طرف کشش ہوگی۔

أن کے را صحبتِ خارا اختیار ایک کو کانے کی صحبت پند ہے ست موئی پیشِ قبطی بس زمیم (حضرت) موسی علیه انسلام قبطی کے نزدیک مُرے تھے جانِ ہاماں جاذبِ قبطی شدہ بان کی جان قبطی کو کھینچنے والی پی معدهٔ خر که کشد در اِختذاب مرنے کا معدو بہنم کرنے میں گھاس کو تھینچا ہے گر تو بختای کے را از ظلام اگر اندهرے کی وجہ سے تو کمی کو نہ پیجانے زال کے ہر کڑہ ہے ماؤر رؤد کیونکہ جانور کا ہر بچہ مال کے بیچے چاتا ہے آدمی را شیر از سینه رسد آدی کو سینہ سے دودھ لما ہے بیان آنکه عارف<sup>ط</sup> را غذائیست

مراتع كا دوره نيلي آوه حسه سے پنتيا ہے از نورِ حَقْ کہ اَبینتُ عِنٰدَ رَبّی يُطْعِمُنِيُ وَ يَسْقِينِيُ وَ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعُ طَعَامُ اللَّهِ يُحْيِي بِه ٱبْدَانَ الصِّدِّيقِيْنَ أَى فِي الْجُوعِ يَصِلُ طَعَامُ اللَّهِ تَعَالَى عَزُّوَجَلَّ اس كا بيان كه خدا كو بيجائے والے كى غذا الله كا نور ہے كيونكه (حديث ہے) ميل اين خدا کے پاس رات گذارتا ہول وہ مجھے کملاتا ہے اور بلاتا ہے اور آخضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے مجوک خدائی غذا ہے اس سے زندگی باتے ہیں صدیقین کے بدن لین اللہ کا کھانا مجوک میں پہنچا ہے عدلِ قسام ست و قسمت کرد نیست

ایں عجب کہ جرنے و علم نیست مسیم کرنے دالے کا انعماف ہے اور اس کی تعلیم ہے ۔ یہ عجیب بات ہے کہ نہ کوئی جبر ہے نہ کوئی علم ہے

لا جرم شد پہلوی ہر خانہ خوار

وہ لا محالہ ہر کانے کے سلیلے میں ذکیل ہوا

ہست مامال پیش سبطی بس رجیم

ہاان سیطی کے نزدیک سخت ملحون ہے

جان موسی جاذب سبطی شده

(حصرت) موسى عليه السلام كى جان سبطى كو كصيح والى ين

معدهٔ آدم جذوبِ گندم آب

آدم کا معدہ گیہوں یانی کو تھینچنے والا ہے

بنگر او را کوش سازیدست امام

اس کو د کھے لے جس کو اس نے پیٹوا بتایا ہے

تا بدال جنسيش پيدا شود

حتیٰ کہ اس سے اس کی جنسیت ظاہر ہو جاتی ہے

شير خرازنيم زيرينه رسد

خار سین برائی۔ بست موک تبلی لین فرمون کی قوم کے تفس کو معرت موی علیه السلام کی طرف مشش نبیس ہے اور و واس کو کرے معلوم ہوتے ہیں سہلی مین (اسرائیل) معزت مینوب علیدالسلام کانسل کی مشش ہلان مین فرمون کے وزیر کی طرف تبیں ہے وواس کو برامعلوم ہوتا ہے۔ معدوفر۔ محدے معدہ بٹن کھاس کی کشش ہے۔ گرتو۔ امچیوں کی معبت انتیاد کرنے کے لیے ان کی کشش کود کھے لوکہ کس طرف ہے اگر ان کی کشش کا حمهين باند بطيروان ك في كالشش كود كيدرا جمالى براكى كاليملد كراو

زال-كديم مبن بابم مبن برواز \_كيرتر باكيرتر بازباباز\_آوى \_انسان چونكداشرف الخلوقات باس كى غذابدن كاشرف مصرب مامل موتى ے، كوم كوائل حمد عفرالحق ب

ے عارف۔ چونکہ عارف باننداشرف المخلوقات میں فرواعلیٰ ہے اس کوغذا اللہ کی جانب ہے لئی ہے صنورملی اللہ علیہ وسلم اورمدیقین کو اللہ سے غذا مامل ہوتی ہے۔عدل شعر قسمت کیا ہر چیز کوشام ازل نے۔جوش کہ جس چیز کے قائل نظر آیا۔ای عجب اس تقیم میں کسی پر جر بھی نہ ہوااور نه کی پر خلم ہوا۔

جبر بودے کے پشیمانی مبدے ظلم بودے کے نگہبانی مبدے جبر ہوتا تو حاطت کہاں ہوتی؟ جبر ہوتا تو حاطت کہاں ہوتی؟ روزِ آخر شد سبق فردا بود رازِ ما را روز کے گنجا بود ثام ہو گئ، سبق کل ہو گا ہارے راز کی دن میں مخبائش کہاں ہے؟ حاصل آنکہ در دخول و درایاب در گر واللّه اَعْلَمْ بِالصّواب ظلمہ یہ کہ جانے اور آنے میں غور کر لے اور الله زیادہ بہتر جاتا ہے خلاصہ یہ ہو کہ جانے اور آنے میں غور کر لے اور الله زیادہ بہتر جاتا ہے خطاب با مغرورانِ دنیا و گرفآرانِ نفس دیا ہے خطاب با مغرورانِ دنیا و گرفآرانِ نفس

بردَم و بر جايلوس فاستے ایک فائل کے فریب اور طایلوی پر آخر آل خیمہ است بس واہی طناب یقیتا وہ خیمہ کزور رسیوں والا ہے راه نتوانند دیدن ربروال راسته یطنے والے راستہ نہیں و کمکھ سکتے ہیں ا ہر دو اندر بے وفائی کیک دل اعر بے وقائی میں ووتوں ہم رائے ہیں کرچه رُد آرد بنو آل رُو قفاست اگرچہ وہ تیری طرف رخ کرے وہ چمرہ کدی ہے تا ابد در عبد و بیال مستمرّ بميشہ کے ليے عبد اور بيان پر قائم بي معجزات از ہرکر کے پستدند آئیں میں ایک دوسرے کے مجزے کب جمینے ہیں؟ شادي عقبى مردد اندمال آخرت کی خوشی غم نہیں بنی ہے اے بردہ اعمادِ واشق<sup>ع</sup> اے مغبوط بحرور کے ہوئے قبہ بر ساطستی از حیاب تو نے بللے کا قبہ بتایا ہے زَرق چول برق ست اندر نور آل حرم برق کی طرح ہے اس کی روشی میں ایں جہان و اہلِ او بیحاصل اعر یہ دنیا اور دنیا دار بے جمیجہ ہیں زادهٔ دنیا<sup>ع</sup> چو دنیا بے وفاست دنیا کی پیداوار دنیا کی طرح بے وقا ہے اہل آل عالم چو آل عالم زیر اس جہان والے، اس جہان کی طرح نیکی کی وجہ سے خود دو پیمبر بہم کے ضد شدند دو چینبر آپس میں کب مخالف ہوتے ہیں؟ کے شود پر مردہ میوہ آنجہاں أس عالم كا كميل كب نزاب ہوتا ہے؟

ا پشیآنی۔ آئی ملاحیت کے اعتبارے جب انسان پراکام کرتا ہے آو اس کوشر مندگی ہوتی ہے، آگر جر ہوتو پھر کام پرشر میرگی نہ ہوتی جا ہے۔ تکہ آئی۔ خالم بمظلوم کا تکہ بال نہیں ہوتا ہے اللہ تعالی ہر بندے کا تکہ بان ہدز ق دیتا ہے صحت دیتا ہے۔ روز۔ اب اس مضمون کوشتم کر دیتا جا ہے بہت وقت گذر کیا اور مضمون ناتمام دہا۔ حاصل خلاصہ یہ ہے کہ جب در بار خداو بھی تمیں آنا جانا ہوتو آئی حالت کو بدنظر رکھو۔ خطاب۔ جن لوگوں کومن جانب اللہ غذا حاصل ہوتی ہے ان کے بالقائل کردو کا تذکر وہشروع کیا ہے۔

ع اعتادِ والتع منبوط بحروسا۔فاستے۔ یعنی مناوٹی شخ حباب۔ یانی کا بلبلہ۔طناب۔ خیمہ کا رسہ۔ زرق۔مکاری، لینی مکارش کی مکاری بکلی کی کوئد ہے جس کے ذریعے راستہ طے تیس کیا جاسکا۔ بے حاصل۔ بے تیجہ، بیکار۔

یں زاد وَ دنیا لینی دنیادار۔ رُو۔ اس کارخ بھی کوھی کی طرح ہے۔ نیک متر دائم۔ دو پیغیر۔ الل اللہ میں بھی اسی مخالفت نیس ہوتی ہے وہ ایک دوسر سے کا مال لینی مجر نے بیں چھینتے ہیں۔ تے شود۔ عالم آخرت کی نہتیں نا قابل زوال ہیں اور اس کی خوشی بھی تم ہے تبدیل نہیں ہوتی ہے۔

او دَنی و قبله گاه او دَنی ست وہ کمینہ ہے اور اس کا قبلہ گاہ (بھی) کمینہ ہے مُروه را در خور بود گور و گفن گور و کفن مردے کے لیے مناسب ہوتا ہے قبله اش ونیاست او را مُروه وال اس کا قبلہ دنیا ہے اس کو مُردد سمجھ شد ز خاک مردهٔ زنده پدید مُردہ خاک ہے زندہ بیدا ہو کیا تو بدال گلگونہ طال بقاش "اس کی عمر دراز ہو" کے غازے سے ِ تابِ خورشیدے کہ آل آفل نشد اس سورتج کی چک (جاہ) جو مجھی غروب نہیں ہوتا ہے قوم فرعون اند اجل چوں آب نیل فرعون کی قوم ہیں، موت دریائے نیل کی طرح ہے گرچه خلقال را کشد گردن کشال اگرچہ لوگوں کو زیردی تھینجے ہیں مرگ چوہے وال کہ آل شد اووما موت کو وہ عصا سمجھ جو اثردہا بنا یک جہاں پُر شب بدآل را منج خورد ایک دنیا رات سے بمری تھی جس کو منع نے نکل لیا بل ہاں سان ست کو بودہ است پیش بكه اى طرح سے ہے جيبا كہ پہلے تما

نفس کے عہدست زال رُو تشتنی ست انس بے وفا ہے، اس کیے گرون زنی ہے تفها را لائق ست ایں انجمن نغوں کے لیے یہ انجمن مناسب ہے نفس اگرچه زیرک ست و خرده دال نفس اگرچہ زمین اور تکتہ دال ہے آب وی حق بدیں مُردہ رسید اللہ کے البام کا پانی اس مردے کو پہنیا تا ناید<sup>ی</sup> وی زو غره میاش جب تك الله (تعالى) كاالهام نه آئ السي دعوكات كها بانگ و صیح جو که آن خامل نشد وه آداز اور شهره جاه جو مجمی ممنام ندیم آن ہنرہائے جی ویش و قال و میل نازک ہنر اور قبل و قال رونق و طاق و طرنب و سحرِ شال ان. کی رونق اور شان و شوکت اور جادو سحربائے ساحرال دال جملہ را سب کو جادوگروں کے لیے جادو سمجھ جادویها را بمه کیک لقمه کرد (اس نے ان) سب جادؤوں کو ایک لقمہ بنا لیا نور ازال خوردن نشد افزون و بیش اس کھانے سے نور افزول اور زیادہ نہ ہوا

ا نس دنیادارنس کتالی بین اورده بوقا به فنداد نیاداریمی بوقا بین قبله گاه ننس کا قبله گاه نسق دفور بردنی کمیند کوروکفن و دنیا کاوه ملتر جس بین دکروفکرند بوقبر بر نشس و نیادارخواه کتنای و بین بوجب وه آخرت سے عاقل برده برا بردی و دنیادادکوجب بمی بدایت میسرآتی به ته به محوکه مرده زنده بوکیا-

- را سبحریہ ولد رور مرادیں۔ تانیا پر کنس انسان کود موکا میں جلاکرتا ہے اور لیتین دلاتا رہتا ہے کہ مردراز ہے آئندہ نیکی کرنے کاموقع ہے فی الحال ونیا کے مزے اڑالو کیکلونہ۔ غازہ ۔ باتک ۔ وہ آ واز تلاش کر جو بھی کمتام نہ ہواوروہ نور حاصل کرجس کے لیے غروب ہوجانا نہیں ہےاوروہ الحل سے پاس ہے۔

عازہ با عکدوہ اواز عال رجودی منام نہ ہواوروہ ورحا س رو س سے روب اوجوہ میں ہے۔ درہ بات ہے۔ اس منا کے ہے۔ دوآل۔ اس ونیا کا آل ہنر ہائے۔ دنیا کے تام ہنراور بحث ومباحث بمنول فرحونی توم کے ہیں اور ان کے لیے موت بمنولدوریائے نیل کے ہے۔ روآل۔ اس ونیا کا روآل اور شان و شوکت اگر چہ انسان کو اپنی طرف مینی ہے ہیں موت ان کے لیے معنزت موئی علیہ السلام کی انتمی مجموجس نے جادو کروں کی جادد کری کونگل لیا تھا۔ جادو کی اور موت ان تمام ہنر مند یوں کونگل جائے گی۔ یک جہاں۔ معزت موئی علیہ السلام کے اس مجتز سے دنیا جادو کی اضاف نہ ہواوہ پہلے کی تاریخ جی اور وہو رفد او ندی اس تاریخ کی کونگل میا نے سے کوئی اضاف نہ ہواوہ پہلے کی تاریخ کی جہاں ہے کوئی اضافی نہ ہواوہ پہلے کی تاریخ کی کونگل جائے ہے کوئی اضافی نہ ہواوہ پہلے کی تاریخ کی کونگل جائے ہے کوئی اضافی نہ ہواوہ پہلے کی تاریخ کی کونگل جائے ہے کوئی اضافی نہ ہوا کہ میں اضافہ نہیں کر مکنا۔

در اثر افزول شدہ در ذات نے ذات را افزوتی و آفات نے اثر میں اضافہ ہوا، ذات میں تہیں ذات کے لیے بڑھاؤ اور گھٹاؤ تہیں ہے حق ز ایجادِ جہاں افزوں نشد انچه اوّل آل نبود اكنول نشد دنیا کے پیدا کرنے سے اللہ (تعالی) میں اضافہیں ہوا جو کچھ پہلے تھا اب (بھی) نہ ہوا ليك افزول شد اثر ز ايجاد خلق درمیانِ این دو افزونیست فرق ونیا کو بیدا کرنے سے نٹال میں اضافہ ہوا ان دونول اضانوں میں فرق ہے شد فزونی اثر إظهارِ او تا يديد آيد صفات و کارِ او نشان کی زیادتی اس (ذات) کا اظهار ہوئی تاكه ال كي صفت اور صنعت كا ظهور ہو مست ع افزونی ہر ذاتے دلیل كو بود حادث بعِلتها عليل ہر ذات میں زیادتی دلیل ہے کہوہ حادث ہے (اور) علتوں کی وجہ سے ماقص ہے نکتہ شد باریک اینجا اے رقیق لیک بشنو تو مقالات دقیق اے دوست! اس مقام پر تکتہ باریک ہو گیا لیکن تو باریک باتمی منتا رو تَفْيِر آيَهُ فَأُوْجَسَ فِي نَفُسِهِ خِيْفَةً مُّوْسَى قُلْنَا لَا تَخَفُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى

يى موى عليه السلام اين ول على ذرك، تم نے كها تو نہ ذر یقینا تو اعلیٰ ہے'' آیتِ کی تغیر

بے تمییز تمیز عمل کو بصارت دے دوں یے سیر س ر بریریش فاخر کنم عقل را در دیدیش فاخر کنم عقل کو ان کے ویکھنے میں قابل فخر بنا دوں گا كور سازم جابل ناچيز تاجيز، جامل كو اندها بنا دول

گفت موسی سحر ہم جرال کنے ست پہر کم کایں خلق را تمیز نیست (حضرت) موتی علیه السلام نے کہا جادو بھی حیران کن ہے میں کیا کروں ان میں تمیز نہیں گفت حق<sup>ع</sup> تمييز را الله (نعالی) نے فرمایا میں تمیز بیدا کر دوں گا چونکه معجزبات را ظاہر تنم جب تمہارے معجزوں کو ظاہر کروں گا

ا لیک کا نئات کواللہ تعالی نے اس لیے پیدا فرمایا ہے تا کہ اس کے پیچائے کی نشانیوں میں اضافہ ہوجائے۔ کُنُثُ کُنُوا مَنْحُفِیا فَاجْبَتُ اَنَّ أَعْرَ فَ فَخَلَقَتُ الْخَلَقَ "عَلَ أَيك جِمْ إِنْ النهام الله على الله على يُجَانا جاؤل تبين فَعَوْق بيدا كي "اي دو- ذات اورنشانول ك

سنتار والتديجين كي توفيق و مدور ما يتنير ال سير يم عمايا ب كم معارف اور حقائل كي تقطة الله كي توفيق من يجدي أت ين ركفت موئ ـ حفرت موی علیرالسلام کے ڈرنے کی دجہ جادوگروں یا سانیوں کا خوف متر تھا بلکہ بیتھا کہ لوگ مجزے اور جادو میں فرق نہ کرسکیس گے۔ ع منت حق الله تعالى نے بیمشکل حل فرمادی ای الله تعالی معارف بچھنے کی مشکلات کوحل فرمادیتا ہے۔ مجز ہات رعصا اور ید بیضا کے مجز سے اور جادو می فرق تمجمادوں گا۔ دیدہ مختم موتنین کے ایمان میں اضافہ کردوں گااشقیا ایمان سے محروم رہیں گے۔

موسيا تو غالب آئی لاً شخف اے ویٰ! تم عالب آؤ کے خوف نہ کرد چوں عصا شد مار آنہا گشت عار جب لأشمى مانب نى ده زلت بن مميا سنگ مرگ آمد شمکها را محک موت کا پتجر ملاحتوں کی تحسوفی ہے بر دو را ازبام بود افآد طشت<sup>ع</sup> دونوں وجود میں مشہور ہو کھتے بانگ طشت دیں بجز رَفعت نماند وین کے طشت کی آواز بلندی کے سوا شہ ربی در صف آ اے قلب اکنوں لاف زن اے کھوئے! میدان میں آ جا، اب سیخی مجھار می برندت از عزیزی وست وست تحقیے لوگ عزت سے ہاتھوں ہاتھ لے جاتے ہیں چوں محک آمہ چرا سنتی کبود جب سوفی آ عنی تو کالا کیوں ہو میا؟ اے زرِ خالص من از تو کے کمم اے خالص سونے! میں تھے سے مھٹیا کب ہول؟ ليك مي آيد محك آماده باش کین نمونی آ رہی ہے تیار ہو جا زَرِ خالص را چه نقصان ست گاز خالص سونے کو گائی سے کیا نقصان؟ أن سيه كآخر شد او اوّل شدے جو سیاه (روئی) آخر میں ہوئی شروع میں ہو جاتی

َ رَبِي اللهِ اگرچہ وو دریا کی طرح جماک نکال رہے میں بود اندر عہدِ خود سحِرِ افتخار جادو ایخ زمانہ میں باعث گخر تھا ہر کے را دعوی حسن و نمک ہر تخض کو حس اور ملاحت کا دعویٰ ہے سحر رفت و معجز موی " گذشت جاده جلا مياادر (حضرت) موي عليه السلام كالمعجزه بهي كذر ميا بانگ طشت سحر جز لعنت نماند جادد کے طشت کی آواز لعنت کے سوا نہ رہی چوں محک ینہاں شداست از مرد و زن جب مرد و زن سے کموٹی حجیب حمی ہے وقت لافستت محك جول غائب است تیرے لیے بیخی مجھارنے کا وقت ہے جبکہ کسوئی عائب ہے ہر دَمت عزّے و نازے در فزود بر دقت تیری غزت اور ناز عمل اضافه موا ، قَلَبْ عَی گوید ز. نخوت هر دمم کھونا، تکبر سے ہر وقت مجھ سے کہتا ہے زَر ہمی گوید کے اے خواجہ تاش سونا کہنا ہے ہال، اے دوست! مرکبِ تن ہربہ است پر اصحابِ راز جم کی موت راز والوں کا تختہ ہے قلب اگر در خویش آخر بیں بدے كمونا، أكر اينا انجام بين يونا

. هم چهدان ساترول کا جوش وخروش سب کانور موجائے گا اور غلبتمهارا موگا۔ بود\_موانا نافر ماتے بین اس دور پس جادوگری بهت زیادہ یا عث بخر کی کیان عماے بچرے کے بعد و تقیرادر ذیل ہوگا۔ ہر کے۔ ہرزمانہ ش ایک ہنر باعث فزر ہا ہے کین بچڑے کے ماشندہ مائد پڑ کیا ہے صرت کے دور می طب جوان کے دم کرنے کے بچرے سے اندروی جنور ملی الله علید ملم کے دور ش انصاحت و بااخت جوقر آن سے ماند پڑ گئی۔ بور وجود۔ طشت فشت از بام افادن مشہور موجانا۔ باتک۔ جادد کری کی شہرت بعورت لعنت اور مجزے کی شہرت بعورت رفعت و بلندی بالی ہے۔ تک۔ سرونی قلب کھوا ہمرومت کھوٹے کی رونق ای وقت تک رہتی ہے جب تک سمونی نہ ہو، سمونی کے بعدوہ برونق ہوجا تا ہے بھی حال مجزوں کے مقابلہ عن ان جنر مندول کا عوار

ع. قلب جب موٹی ندہوتو کھوٹا کھرے کی ہرا ہری کا دھوٹی کرتا ہے۔ خواجہ تاش ایک آ قاکے دوغلام یا ہمی خواجہ تاش کہلاتے ہیں۔ مرکبہ تن ۔ انہیا اور اولیا کی موت ان کے لیے اللہ کے قرب کا سب ہے۔ گاڑے گائی سنار کی موٹا کترنے کی پنجی ۔ قلب ۔ بدکار جو آخرت میں عرامت اٹھائے گا آگروہ

عاقبت بين موناتوز تدكى بين كنامون برعمامت كالمهاركرديا-

دور بودے از نفاق و از شقا نفاق اور بربختی ہے دور ہو جاتا عقل او ہر زُرق او غالب بدے اس کی عقل اس کے کر پر عالب ہوئی جا بر اِشکستگال دیدے بہ پیش (دل) تُوكَ بودُل كو جوزن والاسامن وكم ليها از شکسته بند در دم بسته شد ٹونے کو جوڑنے والے کی طرف فورا جڑ گیا آل زر اندود از کرم محروم ماند وہ ملمع شدہ، کرم سے تحروم ہو گیا کہ نماند مشتریت اتمیٰ چیس كه تيرا خريداد بميشه ايا اندها نه رب كا چیتم بندتی<sup>ع</sup> ترا رُسوا کند تیری نظر بندی کو رسوا کر دے گا حرت جانها و رَثک دیده اند وه جانول کے لیے (باعث) حرت اورا تکموں کے لیے (باعث) رکک ہیں يرِ فاسد ز اصل برز ببريده اند فاسد راز، اصل راز ے کتر لیا ہے صبح صادق سبح كاذب ہر دويك صبح صاوق اور صح كاذب دوتول ايك بين داد بریادِ ہلاکت اے جوال اے جوان! ہلاکت سے برباد کیا ہے تا ز صدق او شوی صاحب نمیز تاکہ تو اس کی سیائی کے ذریعہ تمیزدار بن جائے

چوں شدے اوّل سیہ اندر لقا اگر شروع میں سیاہ رو ہو جاتا، ملاقات کے وقت کیمیائے نظل را طالب بدے بزرگی کی کیمیا کا طالب ہوتا چوں شکتہ دل شدے از حال خویش جب اپنی حالت پر رنجیده ہوتا عاقبت را دید اُو اِشکته شد اس کے انجام کو دیکھا اور شکتہ (دل) ہوا فضل مِسها را سوي انسير راند (الله كے) تفل نے نانے كو كيميا كى جانب روانه كر ويا اے زَر اندودہ مکن دعویٰ ببیں اے ملمح شدہ! دعویٰ نہ کر، ریکھ نورِ محشر چیتم شاں بیتا کند قیامت کا نور ان کی آتھوں کو بینا کر دے گا بَنَر آنها را که آخر دیده اند ان كو ديكي لے جنہوں نے آخرت كو مدنظر ركھا نے منگر آنہا را کہ حالی دیدہ اند ان کو نہ دیکھ کہ جنہوں نے موجود کو دیکھا ہے پیش <sup>سی</sup> حالی بین که در جهل ست و شک موجود کو د یکھنے والے کے لیے جو ناوانی اور شک میں ہے سنح كاذب صد بزارال كاروال صبح کاذب نے لاکھوں تافلوں کو صبح صادق را طلب کن اے عزیز اے پیارے! صح صادق کو طلب کر

۔ چوں شدے۔ اگر گنا ہگارا پنے گنا ہوں پرزیم کی میں نادم ہوجا تاتو آخرت میں نفاق اور بدیختی سے نجات پاجا تا فضل لینی توبر کر کے اللہ کی دہمت کا امید داوین جاتا۔ چوں شکتہ۔ جب انسان اپنے گنا ہوں پر نادم ہوتا ہے تو رہمت خداویمی اس کی دل شکستگی کور فع کر دیتی ہے۔ عاقبت۔ جس نے آخرت کو چین نظر کرلیا رحمت خداویمی اس کی دیکھیری کرتی ہے۔ مسہا۔ وہ لوگ جو گنہگار ہیں۔ اکسیر مینی مغفرت۔ زرا کہ دو۔ منافق ، بناد فی شخے۔ اسے زرا کہ دو۔ منافق ، بناد فی شخے۔ اسے زرا کہ دو۔ بناد فی شخے۔ اسے زرا کہ دو۔ منافق ، بناد فی شخے۔ اسے زرا کہ دو۔ بناد فی شخے۔ اسے کہ تیم سے مرید ہمیشہا ہے تی اند سے ندر ہیں گے کہ تیم کا حقیقت کو نہرے کیا۔

یں مجتم بندی۔نظر بندی۔بنگر۔نو ان لوکوں کے دہے جنہوں نے آخرت کا دھیان رکھا توام کی جان اور آ تکھ کے لیے باعث رشک ہیں۔منگر۔ان بناد فی بیروں کی طرف شدد کمچھانہوں نے اصلی معارف میں سے بچھ چیزیں کتر لی بیل جن سے لوکوں کوفریب دیتے ہیں۔

ے پیش حالی میں۔ دنیادار کوجھوٹے نیٹے اور ہے گئے میں فرق نظر نہیں آتا ہے۔ بھی کا ذب مالی کا ذب کومی صادق بچھ کر چل پڑتا ہے تو لٹ جاتا ہے اس حالی کا دب میں مادی ہے۔ کی جاتا ہے اس کی میں وی سے انسان بڑا وہوتا ہے۔ کی معادق۔ ہے گئے کے اتباع سے میجے نظر حاصل ہوتی ہے۔

وائے آل جال کش محک و گازنیست اس جان پرمصیبت ہے جس کے پاس کسوٹی اور گانی نہیں ہے کو سوی شد می نویسد نامہ خوش کہ وہ عجب رقعہ شاہ کو لکھتا ہے

نیست افقرے کش غلط انداز نیست کوئی کر اسکزیں ہے جس کے لیے علمی میں جائز کر اسکزیں ہے جس کے لیے علمی میں جائز کرنواا (سکہ) ندہو یاز رو سوی غلام و کتبش علام اور اس کے (رقعہ) لکھنے کی طرف واپس چل علام اور اس کے (رقعہ) لکھنے کی طرف واپس چل

زجر کردن مرحی را از دعوی و امر کردن او را بمتابعت انبیاء و اولیاء جوئے مرکن دیا اور انبیا اور اولیا کی بیروی کا تھم دیتا جھوٹے مرکن کو دعوے سے باز رکھنا اور انبیا اور اولیا کی بیروی کا تھم دیتا

وين احمرُ را يقن برجم زوم میں نے ایم اللہ کے دین کو مذہبر کے ذرایعہ تباہ کر دیا غرهٔ اوّل مشو آخر عَكر ابتدا ہے دھوکا نہ کھا انجام کو دیکھے پس زوی کن تاروی در پیش شمع اجاع کر تا کہ تو شمع کے آگے کے کایں طرف دانہ است یا خود دامگاہ کہ ای جانب دانہ ہے یا جال کی جگہ ديده گردد تقش باز و تقش زاغ یاز کی صورت اور کوے کی صورت نظر آ جاتی ہے بإنك بإزان سفيد آموختند سفید بازوں کی بولی سیکھ کی ہے رازِ بدہد کو و پیغامِ سا ہدید کا راز اور سا کا پیغام کیال ہے؟ تاج شابال رازِ تاج بدبدال ثابوں کے تاج کو ہدہد کے تاج سے (متاز کر لے)

بو مسیلم گفت من خود احمرم مسيمله (كذاب) بولا مين خود پيخمبر ہول بو مسلم را بگو تم کن بطر ميلم (كذاب) ہے كه وے كه اكثر تمين! ایں قلاووزی مکن از حرص جمع<sup>ع</sup> (دولت) جمع کرنے کے لائج ہے رہنمائی اُنقیار نہ کر ستمع مقصد را نماید جمیحو ماه سٹع مقصد کو جاند کی طرح روش کر دیتی ہے كر بخوابي يا تخوابي يا چراغ خواہ تو جاہے یا نہ جائے کراغ کے ہوتے ہوئے گرچه<sup>ی</sup> این زاغان دَغل افروختند اگرچہ ان کووں نے کر (کا چاغ) روش کیا ہے بانگ بدہد کر بیاموزد قطا کونج آگر ہدہد کی بولی سکھ لے بانگ پر زسته زیر بسته بدال مسلے ہوئے برول کی آواز کو بندھے ہوئے برول کی آوازے بیجان لے

ا نیست دنیای بر کمری چیزی صورت میں ایک کھوٹی چیز ہوتی ہے جس میں اقبیاز کی صلاحیت نہ ہواس کی نباق ہے۔ زیر کرون جھوٹے شیوخ

کے لیے تنبید کہ وہ انبیا اور اولیا کی ہیروی کریں ہو میلم بینی مسیلہ کذاب جس نے بمامہ میں نبوت کا جھوٹا وجوئی کیا اور کچھلوگ اس کے ہیرو بن کے جود حضرت ابو بکروشی اللہ عنہ کی فلافت میں محضرت وحشی ومنی اللہ عنہ کے جود حضرت ابو بکروشی اللہ عنہ کی فلافت میں محضرت وحشی ومنی اللہ عنہ کے جود حضرت ابو بکروشی اللہ عنہ کی فلافت میں محضرت وحشی ومنی اللہ عنہ کی تجود کی کی ابتدائی زمانہ میں چند آ ومیوں کا کرویدہ ہو جاتا ہے۔

جانا ۔ آخر ۔ ذات کے ساتھ مارا کمیا ۔ آیس قلاووزی ۔ نبوت اور دہنمائی کا دعویٰ جھوڈ کرکسی بھلے کی ہیروی کراور اس شم کو پیشرو بنا لے۔

آر بخوات بعلوں کی مجت لا محالہ مغید ہے اور بھلے ہے میں اقبیاز پیدا کردی ہے۔

علی معلوں کی مجت لا محالہ مغید ہے اور بھلے ہے میں اقبیاز پیدا کردی ہیں۔

علی میں اگر کوئے بدہد کی ہوئی ہے ہیں ہے ہیں ہے۔

علی ملی ان کہاں ہے اور دوی پیغام کہاں ہے جو بدہد نے بلقیس کو سہائی جاکر دیا تھا۔ قطا۔ ایک خوش آ داز پر عدہ جوقطا قطابولا کرتا ہے اور آ واز بران نہیں۔

یہ جانور ککر کھاتا ہے اس لیے اس کوسک خوارہ کہتے ہیں۔ باعگ حقیق پردل سے اڑنے والے اور فرض پرلگانے والے میں اقبیاز کرتا جا ہے۔ شاق تاج اور مجرب کتاج میں فرق شروری ہے۔

تاج اور جدہد کتاج میں فرق شروری ہے۔

بست اند ایں بے حیایاں پر زبال ان بے حیاؤں نے زبان پر باعد لیے ہیں زانکه جندل را گمال بروند عود اس کیے ہوئی کہ جندل (پھر) کوانہوں نے ''اگر''سمجما لیک حص و آز کور و کر کند ليكن حص اور لا في اندها اور ببرا بنا وينا ب کوری حرص ست کال معذور نیست لا کے کا اندھا ین ہے جو باعثِ عدر نہیں ہے جار سیخ حاسدی مغفور نے حد کی سرا معافی کے قابل نہیں ہے بد گلوئی چیتم آخر بینت بست طلق کی مُرانی نے تیری انجام کود یکھنے والی آئکھ بند کر دی ہے بیں مباش اعور چو اہلیس لعیں خردار! ملعون شیطان کی طرح کانا نه بن چوں بہائم بیخبر از پیش و پس جانوروں کی طرح آگے ادر پیچے سے بے خبر ہو ہمیں میں میں میں میں میں میں میں میں ہود شرف ہوتی ہوتی میں میں میں میں (انسان کی) ایک آگھ کی طرح ہیں کی بکدان میں شرافت نہیں ہے که دو چشمش راست مند نیتم تو کیونکہ اس کی دونوں آتھوں کا سہارا تیری آتکھ ہے حرف دُرويينال و نكته عارفال فقیروں کے لفظ اور عارفوں کے نکتے ہر ہلاک اُمت پیتیں کہ بود کیکی امتوں کی جو تباہی ہوئی بودشال تمييز كال مظهر كند ان میں (توت) تمیز تھی جو ظاہر کر دیتی ہے کوری کورال ز رحمت دور نیست اندھوں کا اندھاین رہمت (خدادندی) ہے دورہیں ہے حار میخ<sup>ع</sup> شه ز رحمت دور نے بادشاہ کی سزا شفقت سے دور نہیں ہے ماہیا آخر نکو بنگر بہ شت اے مچھلی! کانٹے کو اچھی طرح دکھے لے يا دو ديده اوّل و آخر يبيل دونول آتھول سے اول اور آخر کو و کھے لے اعور آل باشد که حالی دید و بس کانا وہ ہے جو صرف موجود کو ریکھے چول دو خيتم على گاو در جرم تلف کل کی دونوں آئکھیں پھوڑ دینے کی سرا میں نصف قیمت ارزد آل دو سیتم او اس کی وہ دونوں آئکھیں آدھی قیمت کے لائق ہیں

ا بحرایاں۔ان جموئے شیوخ نے بزرگوں کی پھے یا تنم سیکھ لی بین جن کے ذریعہ توام کو پھنساتے ہیں۔ ہر ہلاک۔ پہلی امتوں پر ہلا کت ای دجہ سے آئی کہ انہوں نے شیوخ رہنما در ملا رہنما جمل اخرار اللہ نے ان کوا تد ما اور سے آئی کہ انہوں نے سی کے رہنما در ملا میں اخرار میں اور ملی سیکھ کے ان کوا تد ہا اور ان کی توت در کی تھی کے ان کوا تد ہا اور اندی معدود کی تا تا تا معانی ہے۔ بہرابتادیا تھا۔کورکی۔اگر حقیق اعمام وتو اللہ کی دحمت اس کی دفتیری کرتی ہے اور اگر لائے کا اعمام وتو اس کی معذود کی تا تا تل معانی ہے۔

ی جارئے۔ جس کومزادی جاتی تھی اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کیوں سے جکڑ دیے جاتے تھے۔ حاسدی۔ انسان خودا پے حسد کی وجہ سے مزااور تکلیف میں جتلا ہوتو اس کومعانی تبیں ہوتی ہے۔ برکلوئی۔ بین علق کی بری عاد تیں۔ بادود یہ و۔ اللہ نے دوآ تکھیں اس لیے دی ہیں کہ انسان آ عاز اورانجام

دونوں کودیکھے جومرف دنیا پرنظرر کھے وہ کویا ایک آئے دوالا ہے۔ چول بہائم۔ جانورا پنے انجام سے بینجر ہے تو کویاوہ ایک آئے دوالا ہے۔ حینہ سے

سے چوں دوجیٹم۔ان اشعار میں بہتانا مقعود ہے کہ انسان کی آ کھ کوجیوانات کی آ کھی پر نفیلت ہے اور اس کی وجدانسان کی انجام بینی ہے۔آ تھوں کو بلاک کرنے کی صورت میں جوان کی دونوں آ تھوں کا تاوان وہ ہے جوانسان کی ایک آ کھ کا تاوان ہے۔ نسف تیت۔اگر جانور کی دونوں آ تھوں کا تاوان ویتا ہوگا کی تکہ جوان کی دوآ تھوں اپنا کام کرنے میں انسان کی آ کھ کی تاج ہیں ہوڑا آ کھ کا پورا نفعت نفع اس کو جار آ تھوں ہوڑنے ہے گویا آ تھوں کی دوآ تھوں سے تواس کی دوآ تھوں ہوڑنے ہے گویا آ تھوں کی منعت کو جار آ تھوں کی منعت کو جار آ تھوں کی دوآ تھوں کی دو تھوں کی دو

نصف قیمت لازم ست از جادهٔ خیب کی رو سے آدھی قیت لازم ہے بے دو جیتم یار کارے می کند یار کی دو آتھوں کے بغیر کام کرتی ہے گر دو چشمش ہست حکمش اُعورست اگرچاس کی دونوں آئکھیں ہیں (لیکن) کانے کے علم میں ہے می نویسد رقعہ در طمع رَغِین رونی کے لائج میں رقعہ لکھ رہا ہے بقیہ قصہ آل نوشتن غلام رقعہ را بطلب اَجرے

ے رتعہ لکھنے کے قصہ کا بقیہ · کابے بخیل از مطبخ بشاہِ سخی كه اے تى بادشاہ كے مطبخ سے بكل كرنے والے! از جری اُم آیدش اندر نظر میری روزی پر اس کو روهیان ہو نے برائے بخل و نے شکی دست نہ کہ بخل اور شکدتی کی وجہ ہے پیشِ شہ خاک ست ہم زَرِ کہن بادشاہ کے سامنے تو برانا سونا بھی مٹی ہے او ہمہ رد کرد از حرصے کہ داشت أس في اس يرس كى وجد المحوال من تقى سب كوردكرويا زد بے نشنیع و او سودے نداشت اس نے بہت لعن طعن کی، کوئی فائدہ نہ ہوا گفت نے کہ بندہ فرمائیم ما اس نے کہا تہیں ہم تھم کے غلام ہیں برکمال کم زن که از بازد ست تیر کمان پر طعنہ زنی نہ کر، تیر بازو سے چلا ہے

وَر کی کی جیتم آوم زادہ اگر تو انبان کی ایک آٹھ نکال دے زانکه چیتم آدمی تنهاِ بخود کیونکہ انسان کی آنکھ اکیلی خود چیم خر چوں اولش بے آخرست مرهے کی آ تھے کا آغاز چونکہ بغیرانجام (کے دیکھنے کے ہے) ایں سخن بایاں ندارد آل خفیف اس بات کا خاتمہ نہیں ہے، وہ بے عقل

روزی کی طلب میں غلام رفت پیش از نامہ پیشِ مطلحی <sup>با</sup> وہ رقعہ لکھنے سے پہلے واروغد مطبخ کے باس ممیا دُور ازو وَز جمّتِ أو كايل قدر اس کی اور اس کی شان ہے دور ہے کہ اس قدر كفت ببر مصلحت فرموده است اس نے کہا مسلحت کی بنا پر تھم فرمایا ہے كفت وبليريست و الله اي سحن اس نے کہا خدا کی شم یہ بات باہری ہے مبتحی دَه گونه<sup>ین</sup> جحت بر فراشت مطبخ کے داروغہ نے وس دلیلیں اٹھاکیں چول جری کم آمرش در وفتتِ جاشت ناشتہ کے وقت جب اس کو مم خوراک ملی كفت قاصد مي كديد المينها شا ال نے کیا ہے سب کھے تم تصدا کرتے ہو این مگیر از فرع این از اصل حمیر یہ شاخ کی جانب سے نہ مجھ جڑ کی جانب سے سمجھ

يا دركا -انسان دوا محمول سے بورانع حاصل كرتا ہادراس كى ايك أكمه مجوزن كويا آكمه كالصف نفع ضائع كرتا ہے انداس كونسف ديت دين موكى -جاده-لین را در میت چیم خرد کدما چونکدانجام بن لاس بازاس کی دونون آ تھیں بمزلدایک آ کھے بی اورو و کویا کانا ہے۔ خفیف لین خفیف انتقل۔

میلی رارون مطن کی این تدرسید کرم مولی روزی کی طرف اس کودهمیان اواوروه اس کے بارے میں کی کرنے کا تھم وے رائیزی سیان با باہر كالوكول كاجانب عب رزركبن رياناسونا بهت فالص موجاتاب

السلام وكوندين داروغ مطبخ في برجد مجمايا كه تيرى دوزى شاى علم ست كم كاكل بيكن اس في ايك ديل ندماني تفتيع راحنت المامت و تامدريين ميا نے اپنا ارادہ سے کیا ہے۔ فرع کینی باد شاہ کا مملد امل یعنی بادشاہ۔ برکمان۔ تیرادر کمان خود کام بین کرتے ہیں چلانے والے کاباز دکام کرتا ہے۔

بر نبی کم نه گنه کال از خداست نی پر الزام نہ دھر وہ خدا کی جانب ہے ہے پیشتر بنگر کیے بیشتر کیٹائی جیٹم آگے کو دیکھ زرا آگھ کھول آگے کو دیکھ نزرا آگھ کھول سوی شہر بنوشت مسین رقعہ غصہ سے بھرا خط بادشاہ کو لکھا گوہر جود و سخائے شاہ سفت بادشاہ کی بخشش اور سخاوت کے موتی بروئے ور قضائے حاجت حاجات جو ضرورت بورا کرنے میں ضرورتوں کی جنتو کرنے والا ہے کفٹِ تو خندال پیایے خوال نہد تیری ہمتیلی مسکراتی ہوئی پے در پے خوان دی ہے بوي محتم از مدح اثربا مي تمود عصہ کی بوتعریف (میں) سے آثار ظاہر کر رہی تھی که تو دوری دور از نور سرشت کیونکہ تو فطری نور سے بہت دور ہے جمچو میوه تازه زُو فاسد شود<sup>.</sup> جس طرح تازہ کھل جلد بگڑ جاتا ہے زانکه بست از عالم کون و فساد کیونکہ وہ بننے اور گبڑنے والے جہان کی ہے چونکه در مداح باشد کینها جبكه تعريف كرنے والے من كينے ہول وانگہاں انحمد خواں حیالاک شو پیم تعریف کر اور تیز ہو

مَا رَمَيُتَ لِذَ رَمَيْتَ ابْتُلاست "جَبَدُتُو نے بھینا تو نے نہیں پھینا" آزمائِش ہے آب از سَر تیرہ است اے خیرہ جیتم اے اندھے! پائی اصل سے گدلا ہے شد زحتم وعم درونِ بقعهُ غم و غصر سے وہ گھر میں گیا . اندرال رقعه شاي شاه گفت اس نے اس رقعہ میں بادشاہ کی تعریف کی کاے زیج و اہر افزوں کفتِ تو اے وہ کہ تیری مسلی سمندر اور اور سے بردی ہوئی ہے زانک آبر انجه دمد کریال دمد ال کے کہ ایر جو پچھ دیتا ہے روتے ہوئے دیتا ہے ظاہرِ رُقعہ اکرچہ مدح پود اگرچه رقعه بظاہر تعریف تھا زال ہمہ کارِ تو بے نورست و زشت اس کے تیرے کام بے روئق اور بھدے ہیں روبقِ کارِخسال کاسد شود کمینول کے کام کی رونق کھوئی ہوتی ہے رویق دنیا بر آرد زُو کساد ونیا کی رونق جلد کھوٹ ظاہر کر دیتی ہے خوش ع تکرود از مدینی سینها سے تعریف سے خوش نہیں ہوتے ہیں اے دل از کین و کراہت یاک شو اے دل! کینہ اور نفرت سے یاک ہو جا

ا مَاذَ مَنْتُ بِحَكَ بِرِيْنِ أَنْ تَصُورِ عَلَى اللهُ عليه و اللهِ مَعْيَ مَنْ بِيكِيَّ حَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عليه و اللهِ مِلَى اللهُ عليه و اللهُ عَلَى اللهُ عليه و اللهُ عَلَى اللهُ عليه و اللهُ على اللهُ على اللهُ على اللهُ على اللهُ اللهُ على اللهُ على اللهُ اللهُ على اللهُ الله

ع زانکہ۔ابربادل ناخواستہ دونا ہوا فیض پہنچا تا ہے۔ بوک تھے لیمن اس کا میں الفاظ تو تعریف کے تھے لیکن ان میں سے غصر کی یو آتی تھی۔ زال ا انسان کے اعمال اگر حسن نیت سے خالی ہوں تو بے رونق ہیں جیسے کہ اس غلام کی تعریف تھی۔ سرشت۔ خلقت، طینت۔ میو و تازہ۔ تاذہ پھل کو رطوبتیں جلد خراب کردتی ہیں۔ زور زود کا مخفف ہے۔

ع خوش - اگردل می عدادت بواور زبان پرتغریف بوتو ایک تغریف ہے مدوح خوش نیس بوتا ہے۔ اے ول انسان ول کی مقال کے ساتھ الحمد برخصادر تغریف کر سے عالی مراتب عاصل کرسکتا ہے۔ پڑھے اور تغریف کر سے عالی مراتب عاصل کرسکتا ہے۔

از زباں تلبیس ایشد یا فسوں ير زيال الحمد و اكراه درول زبان کا فریب ہو گا، یا کمر زبان پر تعریف اور اندر نفرت وانكبال گفته خدا كه ننگرم من بظاهر، من بباطن ناظرم تب بی خدا نے فر ایا ہے کہ میں نہیں دیکھا ہوں کا ہر کو، میں باطن کو دیکھنے والا ہول

حکایتِ آن مدّامِ که از جہتِ نامون شکر معدوح می کرد و بوئے اندوہ و عم اندرونِ او از خلافت دلقِ او ظاہر می نمود که آن شکرها جمه لافست و دروغ

اس تعریف کرنے والے کی حکایت جو آبرو کی خاطر ممدوح کا شکریہ ادا کرتا تھا اور اس کے باطنی رنج وغم کی یو اس کی گرڑی کے برانے ہونے کی وجہ سے ظاہر ہو رہی تھی

کہ وہ تمام شکریے کیخی اور جھوٹ ہیں روستوں نے جدائی (کے دور) کا حال دریافت کیا بود بر من بس مبارک مرده وَر میرے لیے بہت مبارک اور خوشخبری وینے والا تھا که قربیش باد صد مدح و ثنا خدا کرے سکڑوں مرح و نا اس کی ساتھی بنیں تا که شکر از حد و اندازه ببرد حیٰ کہ خکر مد اور اندازے ہے بڑھا دیا بر دروغ تو گواهی می دمند تيرے جھوٹ پر سموائ دے دے ہيں شكر را وزديده يا آموخته تو نے شکر کو چرایا ہے، یا سکھا ہے ہر سر و بربای بے توقیر تو تیرے بے توقیر سر اور پاؤل کے

آن کے یا دَلق آمد از عراق <sup>ع</sup> باز پرسیدند یارال از فراق ایک مخص عراق سے محدری پہنے ہوئے آیا گفت آرے مید فراق اِلا سفر اس نے کہا ہاں جدائی تو تھی، لیکن سنر كه خليفه داده ده خلعت مرا كوتك ظيفه نے دس ثابى جوڑے مجھے عطا كئے بحكرما وحما برمي تشمرد شکریے اور تعریفیں شار کرتا تھا یں مجنفندش<sup>ع</sup> کہ . احوالِ نژند تو لوگوں نے اس سے کہا کہ تیرے خراب احوال تن برمنه سر برمنه سوخته بدن نگا، اس نگا، اجلا بمنا کو نشانِ شکر و حمهِ میرِ تو تیرے امیر کے شکر اور تعریف کا نشان کہال ہے؟

ا تلیس جہل،فریب،دوکا دینا۔ برزبال بنج دردل کاؤخر۔ این چیس بنج کے دارد اگر۔ گفتہ فقدا۔ حدیث شریف ہے إنَّ اللَّهَ كا يَسْفِلُو إلى " نَصُوَدِ كُمْ وَامْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يُنْظِرُ إِلَى قُلُوبَكُمْ وَ أَعْمَالِكُمْ "الله تعالى تهارى مورتون ادر مالون كوتين ويكما بتهار بدراول ادر عملون كو و کھتا ہے۔ تکایت۔اس حکایت کا خلامہ بھی بھی ہے کہ اس تعریف کرنے والے کی زبان پر تعریفی کلمات بتھے، ول شکر گذاری سے خالی تھا۔

ع عراق اس زماند من دارالحلاف تمار فراق مين وطن مودائي مردوور خوش كن كرفريش طيف كه ليدوعا ب شكر باراس في ظيفه كاب مد شكريه اورتعريف كي-

س مفتندش او کول نے اس سے کہا تیری خراب حالت اس بات کی کواہ ہے کہ تو جموث بول رہا ہے۔ تن ہر ہند۔ تیرانگا بدن کوائل وے رہا ہے کہ بادشاء نے مجے کوئی ظعت جیس دی ہے۔ موختہ یعنی وحوب سے دیر یعن ظلفہ باتو تیر - باترت-

ہفت اندامت شکایت میکند تیرے ساتوں اعضا شکایت کر رہے ہیں مر ترا کفتے و شلوارے نبود تيرك بولي جوتا اور شلوار نه تهي میر تقفیرے نکرد از إفتقاد بادشاہ نے دلجوئی میں کوئی کی نہیں کی بخش کردم بریتیم و بر فقیر میں نے یتیم اور فقیر کو بخش ریے در برا زيرا که بودم ياكباز بدلے میں، کوئکہ میں پاکباز ہوں چیست اندر باطنت این دود و تقت یہ دھوال اور شورش تیرے اندر کیسی ہے؟ کے بود اندُہ نشانِ ابتشار عم، بثارت عامل کرنے کی نثانی کب ہوتا ہے؟ كر درست است آنجه كفتي ما مضلي اگر وہ قصہ سجا ہے جو تو نے سایا ہے سیل اگر بگذشت جای سیل کو سلاب اگر گذر گیا ہے، سلاب کی جگہ کہاں ہے؟ كر نماند او جانفزا أرزق چرا اگر وہ جانفرہ نہیں رہی تو نیلی کیوں ہے؟ ہوی لاف کڑ ہمی آید مش بیرده شخی کی بو آ ربی ہے، چپ رہ صد علامت بست نیکوکار را نیکوکار کی سیکڑوں علامتیں ہیں گر زبانت کی مرح آن شه می تند اگر تیری زبان اس باوشاہ کی تعریف کرتی ہے در سخاي آل شه و سلطان جود اک سخاوت کے بادشاہ اور سلطان کی سخشش میں گفت من اینار کردم انچه داد اس نے کہا جو پھھ اس نے دیا میں نے خیرات کر دیا بُسيرم جملہ عطابا از امير میں نے بادشاہ سے سب عطیات لے لیے مال دادم بُنتدم عمرِ دراز میں نے مال دے کر دراز عمر خرید لی لی<sup>ری ب</sup>گفتندش میارک مال رفت تو انہوں نے کہا مبارک ہو مال چلا گیا صد کراہت دَر درونِ تو چوخار تیرے اندر سیروں ناگواریاں کانے کی طرح ہیں كو نشانِ عتق و ايثار و رضا عظم اور ایار اور رضا کا نشان کہاں ہے؟ خود گرفتم مال تم شد میل کو میں نے مانا مال چلا گیا (خیرات کرنیکا) میلان کہاں ہے؟ چیتم<sup>سی</sup> تو گر بد سیاه و جال فزا اگر تیری آنکه کالی ادر جانفزا تھی کو نشانِ با کبازی اے ترش اے ترش رو! یا کیازی کا نشان کہاں ہے؟ صد نشال باشد درول ایثار را باطن میں ایٹار کے سیڑوں نٹان ہوتے ہیں

ے کرزبانت یعن اگر چه تیری زبان غلیفه کی تعریف کردی ہے لیکن تیرے ساتوں اعضا اس خلیفہ کی شکایت کردہے ہیں۔ مرتر لہ تو نظے پاؤی اور نظے بدن ہے اس عطامیں جوتا اور شلوار نہ تی ۔ انجار۔ اپنی منرورت پردوسرے کی ضرورت کوتر تیج ویتا۔ انتقاد۔ ولجو کی عمردراز۔ فتراعمر کی درازی کی وعا دیتے ہیں۔

یک کی ۔ لوگول نے اس سے کہا کہ مبارک ہو کہ دنیا کا فانی مال دے کرعمر دراز حاصل کرلی لیکن تیرے دل جی دھواں کیوں اٹھ رہاہے ادر شورش کیوں ہے۔ مسترکراہت۔ جبکہ دل جی ناگواریوں کی خلش ہوا درغم تو کسی خوشی کی نشانی کہاں ہوتی ہے۔ کونشانِ عشق۔ اگر تو نے اللہ کی رضامندی اورعشق جس میں تمام مال خیرات کیا ہے تو اس کی کوئی علامت تھے جس او پر ظاہر ہونی جا ہے۔ میل لیعن نیکی اور خیرات کرنے کار بخان اور خواہش سے آل بانی بہرکرنگا ہے تو بھوڑ جاتا ہے۔

ے چیٹم۔اگر کوئی کے کہ میری آئے مرکمیں اور بہت حسین تھی تو اس کی آئھوں میں نیلا ہے تو نہ ہونی جاہے۔ کونٹاں۔ چیرے کی ترشی بتاری ہے کہ پاک بازی کا دعویٰ کپ ہے۔ میدنٹاں۔اگر طبیعت میں ایمار کا مادہ ہوتا ہے اور انسان کا کردار سے ہوتا ہے تو اس کے سکڑوں آٹار ظاہر ہوتے ہیں۔

در درول صد زندگی آید خلف<sup>ا</sup> (بدله میں) باطن میں سکاروں زند کیال آ جاتی ہیں تخمہائے باک وانگہ دخل تی ع پاک، أور پيم بيداوار نه موا سنحن ارض الله واسع کے بود (تو) الله (تعالى) كى زيمن كى فضا وسيع كب مو؟ لا مكان ست و ندارد فوق و يست جو لامکان ہے اور بلندی و پستی نہیں رکھتا ہے پس چہ وَاسع باشد اَرض الله بَكُو تو بنا الله (تعالى) كى زمين كيا وسيح بهوك؟ چوں بود ارض اللہ آل مستوسع ست تواللہ (تعالیٰ) کی زمین کا کیا حال ہوگا،وہ بہت وسیج ہے تمترین دانه دمد مفصد بود معمولی دانہ ڈالے تو سات سو ہو جائیں نے برونت ہست اثرنے اندرول نہ تیرے اندر اڑ ہے نہ باہر كه كواه حمد او شد يا ودست كوتكه ہاتھ باؤل اس كى تعريف كے كواء بن محت بيں وز تنگ زندانِ دنیا اش خرید اور دنیا کے قید خانہ کی ممرائی سے اس کو نجات وے دی آیت حماست او را بر کف اس کے کندھے پر تعریف کرنے کی نٹانی ہے ساکن گلزار و عین جاربیه وہ باتھیے ادر جاری چشمہ کا ساکن ہے

مال در ایثار اگر گردد تلف ایار کرنے میں اگر مال ختم ہو جائے در زمین حق زراعت کردتی الله (تعالی) کی زمین میں کھیتی کہنا كر تكرود زَرج جان كي دانه صد اگر جان کی تھیتی ہیں ایک وانہ سو نہ بنیں اصل ارض الله قلب عارفست الله (تعالى) كى زمن كى اصل عارف كا ول ي گرنه روید خوشه از روضات هو<sup>ع</sup> اگر اللہ (تعالی) کے باغوں سے کوئی خوشہ نہ پیدا ہو چونکہ ایں ارضِ فنا بے رکیج نیست جبکہ سے قانی زمین بغیر پیداوار کے تہیں ہے رائع ی آل رائے حدونے عد پود اس کی بیدادار کی حد و شار نہیں ہے حمد تفتی کو نشان حامدون تو\_في تحريف كى تحريف كرف والول كى علامت كمال ي حمرِ عادِف<sup>ع</sup> مر خدا دا داست است عارف کی حمد، اللہ (تعالی) کے لیے درست ہے از چہ تاریک جسمش پر کشیہ اندجرے کویں ہے اس کے جم کو نکال لیا اطلس تقویٰ و نورِ موتلف تقویے کا اطلی اور مانوس نور وارميده از جهانِ عارية چنر روزہ ونیا ہے وہ نجات یا کیا

خلف انجارا کر ہوتا ہے ول میں زعر کی پیدا ہوتی ہے۔ درز مین اللہ کے داستہ میں انسان انجار کرے ادر ٹیک نیت ہوتو نتائج اور آٹار بیتینا نمایاں ہول کے ۔ دخل آندنی، پیداوار ۔ کر تحرود ۔ اگر اللہ کی زمین میں ایک دانہ کے سوندا کیس تو پھر اللہ کی زمین کو دسیع کس اعتبار ہے کہا جا سکتا ہے۔ میں میں اسٹ کے ۔ دہ

قلب موس کاول الله کی مرزین ہے۔

حو الله تعالی جو کی دین کی نافی زیمن جب پیداوارو ہی ہے والله کی زیمن کیے پیداوار ندوے کی اورول میں نیکی کا جی ہونے ہے اس کے ترات

کیے طاہر نہ ہوں گے۔ رہی ہی داوار ، قرآن یا ک میں ہے مفل اللیفن یُنفِقُونَ آمُوالَهُمْ فِی صَبِیْلِ اللهِ تَحَمَّلِ حَبَّهِ آنَبَتَتُ مَنعَ مَنا بِلَ

فی تُحلِّ مُنبُلَةٍ مَا لَكُوْرَ بُهِ الله مِن الله مال وہی این مال فرج کرتے ہیں ان کی خرات کی مثال اس واند کی ہے جس سے سات بالیس پیدا

عول ادر مرال می مودا رفر ا

سی سربر بین میں روسے۔ کا حمیر عارف عارف باللہ جب اللہ کی تعریف کرتا ہے تو اس کے اعتمالاس کی کوائل دیتے ہیں۔ازچہ اس عارف کواللہ کی تعریف اعلیٰ مدارج پر پہنچا دی ہے۔ امکس اس کے اعتمار الوارو برکات رونما ہوجائے ہیں۔وآر ہیرہ۔ بیٹھراس عارف کودنیا ہے نجات دے کرجنتی بتا دیت جاریہ بہت میں جاری چہتے ہیں۔

مجلس و جاه و مقام و رسجتش وہ اس کی مجلس اور درجہ اور مقام اور مرتبہ ہے جمله سر سبزند و شاد و تازه رُو سب خوشحال اور خوش اور تازه رو بین صد نشانے دارد و صد گیر و دار سیکروں نثال اور سیکروں شان و شوکت رکھتی ہے وال گلتان و نگارستان گواه ادر وہ باغ اور نگارِ خانہ گواہ ہے در گوای جمچو گوہر در صدف گوای میں ایے ہیں جیے کہ صدف میں موتی وز سر و رو تابد اے لاقی عمت اے سی خورے! سراور چرے سے تیراغم چک رہاہے تو بجلدی مائے و ہوکم کن گزاف تو بہادری کے نعروں سے بیخی نہ مار از دَم نو می گند مکثوف راز تیرے سائس سے راز ظاہر کر رہی ہے می نند از سیر که یاؤه مگوی کہن کی ت<u>جملی</u> ہے، بکواس نہ کر خانهٔ ول را نهال بمسایگال ول رکے کھر کے چھے ہوئے پڑوی ہیں تمطلع گردند بر امرار با رازول سے واقف ہو جاتے ، ہیں صاحب خانه ندارد سيج سهم (جس کے) گھر والے کو کوئی خطرہ نہیں ہے بر سریا سر عالی منتش اس کی ہمت بلند راز کے تخت پر ہے مقعد صدقیکه صدیقال درو وہ سچال کی الی تفسیقاہ ہے کہ صدیق اس میں حمدِ شال چول حمدِ گلشن از بهار رونق کی وجہ ہے ان کی حمد کلٹن کی حمد جیسی ہے بر بہارش چشمہ و کل و گیاہ اس کی رونق بر چشمہ اور تھجور اور گھاس شاہر شاہد ہزاراں ہر طرف بر جانب بزارول گواه موجود بین بوي سير بد بيايد از دَمت تیرے سائس میں سے لہن کی بدبو آتی ہے بو شناسا شن ر مصاف ميدان جنگ ميں ماہر، يو سوتھنے والے ہيں تو ملاف از مشک کان بوی پیاز رتو منظک کی گی نه مار کیونکه پیاز کی بدبو کلشکر<sup>س</sup> خوردم ہمی گوئی و بوی تو کہتا ہے میں نے گلقند کھایا ہے اور بو مست ول مانندهٔ خانه کلال ول، برے گر کے مثابہ ہے از شگاف روزن و دیوارما روش وان اور وہواروں کے شکاف ہے از شگانے کہ نداند ﷺ وَہم اس شکاف ہے جس کو کوئی وہم (بھی) نہیں جانا ہے

ا بربریر قرآن پاک میں ہے اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِی جَنْتِ وَّ نَهِرِ فِی مَقَعَدِ صِدْقِ عِنْدَ مَلِیْکِ مُقَتَلِدٍ 'جُولوگ پر ہیز گار ہیں و وجنت کے پاخول اور نبر دل میں کئی (عزت کی) جگہ بادشاہ قادر کے مقرب ہوں گے۔''حمد کلٹن ۔ ہاغ کی حمداس کی بہار ہے اوراس بہار کے گواہ اس کی پیداد اداور جشمے وغیر ہیں ۔

ع شاہد۔ پہلا شاہد بمعنی کواہ اور دوسرا شاہد بمعنی حاضر ہے۔ بوی سیر۔ ان لوکوں نے عراق سے داہیں آنے دالے سے کہا۔ حاذق۔ ماہر۔معاف۔ میدانِ جنگ۔ جلدتی۔ بہادری۔ ہائے وہو۔ شوروغل تو ملاف۔ جب منہ سے پیاز کی بوآ رہی ہوتو مٹک کھانے کی بیٹی نہ بکھارتی جا ہے۔ کمٹوف۔ کھلا ہوا۔

ع المنظر كلقد - يربهن - از شكاف ول كا كمرك ك شكاف عدد و ول كرواز و كله ليتي إلى \_

از نے کی بر خوال کہ دیو و قوم او قرآن میں پڑھ لے کہ شیطان اور اس کی ذُرَّ یت از رہے کہ اِس ازال آگاہ نیست اس راستہ ہے جس سے انسان واقف تہیں ہے ورمیانِ ناقدال زَرقے متن یر کھتے والوں عمل مکاری ش<sub>و</sub> کر مر محک<sup>ع</sup> را ره بود در نفتر و قلُب كونى كے ليے كمرے اور كھونے ميں راہ ہوتى ہے چوں شاطیں با علیظیہای خولیش جبکہ شیاطین ای محدکوں کے بادجود مسلكے وارند وُزويدہ وَرول وه باطن عمل پوشیده راسته رکھتے ہیں دمیدم خبط و زیال شال میرسد ہر کمڑی خط اور نقصان بینچا ہے و زیال شال میرسد ا برکمری خط اور نقصان پینچا ہے دمبرم خبط و زیانے می کنند ہر کمڑی خط ادر نقصان کرتے ہیں لیں چرا<sup>ط</sup> جانہائے روشن در جہاں تو پيم روش جانيل دنيا مي كيول دّر سُرایت کم تر از دیوال شدند کیا سرایت کرنے میں شیطانوں سے کم ہو گئیں دِیو وُزدانه سوی محردوں رود شیطان چوردل کی طرح آسان کی جانب آتا ہے

می برند از حال اِنے خفیہ بو انبان کی حالت کو پوشیدہ طور پر سونگھ کتی ہے زائکه زین محسوس و زین اَشاه نیست کیونکہ ان محسوسات اور ان صورتوں میں سے تبیں ہے بالمحك الے قلب دُول لانے مَرَن اے کمینے کھوٹے! کموئی سے گپ نہ مار که خدایش کرد امیرِ جسم و قلب کونکہ خدا نے اس کوجسم اور ول کا حامم بنایا ہے واقف اند از برِرِ ما و فكر و كيش مارے راز اور فکر اور غمب سے واقف میں ماز دُزديهاي ايثال سرتكول ہم ان کی چوریوں کی وجہ سے اوندھے ہیں ریج می بیند ازال جان و جسد اس سے روح اور جمم تکلیف باتا ہے ریج می بیند ازال جان و جسد اس سے روح اور جم تکلیف یانا ہے صاحب نقب و شگاف روزنند وہ کھڑکی کے سوراخ اور شکاف کے مالک ہیں ہے خبر باشند از حالِ نہاں پوشیدہ حال ہے بے خبر ہوں گی؟ رُوجها كه خيمه بر گردول زدند وہ روسی جنہوں نے آسان پر خیمہ لگایا ہے؟ از شهاب محرق او مطعول شود جلانے والے شہاب سے اس یر نیزہ لگتا ہے

۔ آنے۔ قرآن پاک میں ہے إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَ فَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا نُوَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِيْنَ أَوْلِيَّاءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُوْمِنُونَ ' ہے فک دو شيطان اور اس کی ذريات تم کود يکھتے رہتے ہيں جد مرے تم ان کوئيں ديکھتے۔ ہم نے شيطانوں کوان کا يار بنايا ہے جوايان نہيں لاتے ہيں۔'' رہے۔ ووراست انسان کوغير محسوس ہے۔ اشباً و۔ امثال ۔ دول ۔ کمین۔

مرتک یین اولیا والله الله الله کے درابعدول کے احوال معلوم کر لیتے ہیں۔ چول شیاطین۔ اولیا کے کشف کی دلیل ہے، بیشعرشرط ہے پانچویں شعر میں ہیں چرااس کی جزا ہے۔ کیش۔ ند مب۔ مسلک۔ راستہ۔

بى جرار جب شياطين دل كى بات جان ليت بين تو ادليا كول نه جان لين محرر وجها \_ ليني ادليا كى روص \_ شهاب \_ تو في والاستاره \_ محرق \_ جلا بنه والا مطعون \_ نيز وزده \_

که تنقی در جنگ از زخم سال جس طرح بدبخت جنگ میں نیزے کے زخم سے از فلک شال سر تکول می افکتد ان کو آسان سے اوندھا کھینک دیتے ہیں ایں گمال ہر روجای مہ مبر تو بزرگ روحوں ہر ایبا گمان نہ کر کہ لیے جاسوس ہست آل سوی تن کونکہ جم کے ادھر بہت سے جاموں ہیں

سَرِنگول از چرخ زیر اُفتد چنال آسان سے ایسا اوندھا ہو کر نیجے گرتا ہے آل نه رشک روجهای دل پیند محبوب روحول کے ریجیک کی وجہ سے تو اگر<sup>ا</sup> شلی و کنگی کور و گر<sup>ا</sup> اگر تو تیجا اور کنگرا اور اندها اور بہرا ہے شرم دار و لاف تم زن چال مکن شرم کر اور شیخی نه مار، بلاک نه ہو

دريافتن طبيبانِ اللي امراضِ ول و دين را در سيمائے مريد و بيگانيه از كن گفتار او و رنگ چيتم او و بے اينهمه نيز ازراو ول كه إنهم جَوَاسِيُسُ الْقُلُوبِ فَجَالِسُوهُم بِالصِّدُقِ خدائی طبیبوں کا معلوم کر لینا ول اور دین کی بھاریوں کو مربد اور اجنی کے چرے سے اس کی بات کے لیجے اور آئکھوں کی رنگت سے اور اس کے بغیر بھی ول کے راستہ سے کیونکہ وہ ول کے جاسوس ہیں ان کی ہم تشینی سیائی ہے کرو

این طبیبانِ بدن دانشوراند بر سقام بخ تو ز تو واقف تراند یہ بدن کے طبیب دائش مند ہیں تیری بیاری پر تھے سے زیادہ واقف ہیں تاز مشی روره جمی بیند حال که ندانی تو ازان رو اعتلال کہ تو اس طریقہ ہے بھاری کو تبین سمجھ بلکا بو بُرند از تو ببر گونه سقم تیری ہر متم کی بیاری کا پنا لگا کیتے ہیں چوں ندائنہ از تو ہے گفت دہاں مندى كفتكو كي بغيرتيرى بيارى كوكسي نه جان جاكيس كي؟ صد سقم بیند در تو بیدرنگ بلا توقف سيكرول بياريال وكمي ليت بي کہ بدیں آیاتِ شال حاجت بود کیونکہ ان کو ان علامتوں کی ضرورت ہوتی ہے

حیٰ کہ وہ قار و رہ ہے حال معلوم کر کیتے ہیں ہم زنبض و ہم زِرَنگ و ہم زِرہ نبض سے بھی اور رنگت ہے بھی اور سائس سے بھی لیس طبیبانِ البی در جہان تو دنیا عمل خداکی طبیب ہم زِ مَفَت ہم زِ حشمت ہم زِرنگ (وه) تیری نبض سے بھی، تیری استھوں سے بھی، رتک سے بھی اي طبيان نوآموزند خود ي طبيب خود نو آموز بي

ل تواگر اگر انسان خودان کمالات ہے محروم ہے تو اولیا کو محروم نہ سمجھے۔ دریافتن ۔ جبکہ بدنی اطباعلامتوں کے ذریعہ امراض کو پہچان جاتے ہیں تو روحانی اطباعلامات کے ذریعے روحانی امراض کو کیوں شیان سکیں سے بلکہ ان کونو ظاہری علامات کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

ت سقام - باری - قاردر و اطباء پیتاب کود کھ کرامراض کو پہلان لیتے ہیں ۔ اعتلال بیار ہوجانا۔ ہم زنبن ۔ اطبابنض، رنگت اور سانس کے ذریعہ مرض كالتخص كريسة بين برس طبيال - لبذاروجاني طبيب بهي بغير بنائ امراض كوبيجان جات بين-

ع بهم زيضت ميد بني اخوانو آموزين ال ليوان علامات كامرورت يش آتى بروحاني اطبادور ين نام من كرتمام اعرو في حالات معلوم

کاملان از دور نامت بشنوند تا يقعرِ تار و ييودت در رَوند کائل لوگ دور ہے تیرا نام سنتے ہیں تیرے تانے، بانے کی گہرائی میں از جاتے ہیں بلكه بيش از زادن تو سالها ديده ياشندت تُرا يا حالها بلکہ تیری بیدائش ہے مالوں پہلے کھے حالات میں دیکھتے رہے ہیں حال تو دانندیک یک مو بمو زانکه پُر بودند از اَسرارِ ہو وه تيرا حال ايك ايك بال بال جائے بي کیونکہ ذات حق کے رازوں سے پر ہیں

مروه دادنِ بايزيد قدس بره از زادنِ ابو الحن خرقاتي بیش از سالها و نشان دادن صورت و سیرت او یک بیک و نوشتن تاریخ نوبیال آل را جهت صدقِ او (حضرت)بایزیدفقد سره کا (حضرت)ابوالحن خرقانی رحمة الله علیه کی پیدائش کے بارے میں میں سالوں قبل خوتخری دے دینا اور ان کی صورت اور سیرت کا بوری طرح نثان دے دینا

اور ان کی تقدیق کے لیے تاریخ نویسوں کا اس کو لکھ لیما

كهانهول في (حضرت) ابواكمن كا حال يملي بي كياد كيدليا تها؟ با مُريدال جانب صحرا و وشت جنگل اور بیابان کی طرف مریدوں کے ساتھ در سوادی<sup>ت</sup> زے ز سوی خارقال رے کے اطراف میں خارقان کی جانب ہے بوي را از بادِ استشاق كرد ہوا ہے خوشبو کو سونگھا جانِ او از باد باده می چشید ان کی جان ہوا میں سے شراب پی رہی تھی چوں عرق بر ظاہرش پیدا شود جب یوندیں اس کے باہر نظر آتی ہیں

آل شنیدی داستانِ بایزید کو ز حالِ بواسن پیتیں چہ دید تو نے (حضرت) بایزید کا وہ قصہ سنا ہے روزے آل سلطانِ تقویٰ می گذشت الك دن وو شاو تقوى جا رب تح بوئے خوش آمد مر او را ناگہال اجاِ کک اِن کو ایک خوشبو آئی ہم بدائجس نالہ مشاق کرد ای جگہ انہوں نے مشاقانہ نالہ کیا بوی خوش را عاشقانه می کشید خوشبو کو عاشقوں کی طرح سوجمعتے ہتے کوزهٔ کو از سی آبہ پُر بود وہ بیالہ جو برف کے بانی ہے بجرا ہو

بكسديده حاني هبيب وانسان كي بدائش ينل ال ال كا الدروني كيفيت معلوم كريلتة بين - بورة ات حق مرود - اس قصدت بير مجمايا بك معرست بایزید نے معرست ابواکس خرقانی کی بیدائش سے تل ای ان کے احوال معلوم کر لیے تقے اور لوکوں کو متامہ بے تقے۔ بایزید - نام المیدور ہے ای لے ان کے سلسلہ کے لوگ طیغوری کہلاتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا کہ بایزید کوہم میں وہی نبست ہے جو معزت جرئیل علیه السلام کو فرطنول على - بهترمال كامر على بسطام عن ٢١٠٠ه عن دفات بإلى \_

الواكن خرقاتي ملطان محود غرانوي كے دور كے بزرگ بيں روحانيت اوراديسيت كے طور پران كوبايزيد ہے نبت ہے۔ آپ نے جاليس سال تك عشا كوضو يم كالماز روم بي ٢٢٠٠ حش خرقان على وفات بإلى

مواد المران شهر درے ایک طاقہ کا نام ہے علامہ دازی ای رے کی طرف منسوب ہیں۔ خاقیاتی خرقان، دے کے ملاقہ میں ایک گاؤں ے۔استعقاق سو کمنا کوز و میلے شعر مل کہا تھا کہ ہوا سے شراب لیا۔اب مولانا سمجماتے ہیں کہ ہوا سے پانی بن جاتا ہے لہذا ان کا ہوا سے شراب چاددست ہے۔

از درون کوزه نم بیرول نجست بیالہ کے اندر سے ٹی کی باہر نہیں آئی ہے آب ہم او را شرابِ ناب گشت بانی ان کے لیے خالص شراب بن کمیا کک مُرید او را ازال وَم یُر رسید ان كا ايك مريد اى وقت پېنچا که برونست از حباب بنج و محش جو یا ی (حواس) اور چھ (جہات) کے صاب ہے باہر ہیں می شود، رُویت چه حالست و نوید آب کا چرو ہو رہا ہے کیا حال اور کیا خوشخری ہے؟ بیتک از غیب ست و از گلزارِ کل بے شک وہ غیب ہے اور (ذات ) کل کے گلزار ہے ہے هر دم از غیبت پیام و نامهٔ آپ کے لیے ہر وقت غیب سے نامہ اور بیام ہے می رسد اندر مشام توضفے آپ کے دماغ میں راحت کیپنجی ہے شمہ زاں گلستاں با ما بگو اس مكتان كالتمور اساطال ہم سے كيد ويجك که لب ما ختک و تو تنها خوری کہ حارے لب خلک ہوں اور آپ تنہا بیک زال چه خوردی جرعهٔ یکر ما بریز جوآب نے بیا ہے (اس کا) ایک محوث ہمیں دے دیجے ج تو اے شہ در حریفاں در عمر اے شاہ! آپ کے سوا، دوستوں میں نظر فرمایے

آل نردی باد آبے گشتہ است تو ہوا مُصندُک ہے پانی بن محتی ہے بادِ بو آور مَر اُو را آپ گشت خوشبو لانے والی ہوا ان کے لیے پانی بن طمی چوں دَرو آثارِ مستی شد پدید جب ان میں متی کے آثار ظاہر ہوئے کیں برسیش کہ ایں احوالِ خوش تو اس نے دریافت کیا کہ یہ بہترین احوال گاه سُرخ و گاه زَرد و گه سیید تجهى سرخ ادر تجمى زرد اور تجمى سفيد می کشی بوی و بظاہر نیست گل آپ خوشبو سونگھ رہے ہیں اور بظاہر پھول نہیں ہے اے تو کام جانِ ہر خود کامہ اے وہ کہ آپ ہر ماجت مند کی جان کا مقصود ہیں ہر دے لیعقوب وار از یوسفے (حضرت) بعقوب علي السلام كي طرح بروقت ايك يوسف ب قطرهٔ <sup>ح</sup> بر ریز بر ما زال سبو اس مملیا ہے ایک قطرہ ہم پر گرہ دیجئے خو نداریم اے جمال مہتری اے بزرگی کے حن! ہماری عادت نہیں ہے اے فلک پیای جست جست خبر اے آسان کو تاہے والے جالاک، اور سبک برواز! میرِ مجلس نیست دَر دورال دِگر زمانہ میں کوئی ودہرا صدر محفل نہیں ہے

ع سنتی - چیجہتیں ۔ لوید - خوتخری کل - ذات حق کام \_ مقعود - خود کامه منرورت مند - ہردے ۔ حعزت بعقوب علیہ السلام حضرت بوسف عکیہ السلام کی تحیشہ وسوتھ کی تھی۔

ے۔ تظرور جواحوال آب پر طاری بیں ان کے بارے بی ہمیں کھے بتادیجئے۔ تنور آپ نے ہمیں اس کا عادی نیمیں بنایا ہے کہ آپ تنہا مستغید ہوں اور ہم محردم ریں۔میر جلس۔صدر بجلس می دومروں کوشراب بلاتا ہے۔ تریفان۔ لین مجلس کے شریک۔

ہے یقیں مر مر درا رُسواگرست شراب یقینا انسان کو رموا کرنے والی ہے حيتم مست خويشتن را چول كند انی ست آنکھ کا کیا کرے؟ صد بزارال برده اش دارد نهال الکول پردے اس کو چھیا عیس وشت چه کز نه فلک نم در گذشت جنگل کیا، وہ تو نو آسانوں سے گذر گئی ہے كايل برهنه نيست خود يوشش يذبر یے نگا، ڈھکے جانے کے قابل تہیں ہے آنچہ بازت صیر کردش باز گو جو آپ کے باز نے شکار کیا ہے بتا دیجئے ہمچناں کہ مر نبیٰ را از کین جیے کہ نی اللے کو یمن سے (محسوس ہوئی تھی) از يمن مي آيدم بوي خدا مجھے یمن سے خدا کی خوشیو آ رہی ہے بویئے رحمل می رسد ہم از اولیل اولیں میں سے بھی خدا کی خوشبو آ رعی ہے آل نبی را مست کرد و پُر طرب نی ملک کو ست اور سرور، کر دیا آں زمینے آسانے گشتہ بود وه زمن تله آسان بن، سنّ بحقی خنیش نبود اس میں پھر کلی کا مزا نہیں ہوتا ہے

کے توال کوشید ایں ہے زیر وست یے شراب جھیا کر کب پی جا عتی ہے؟ بوي را پوشيدهٔ و مکنول کند ا بی بو کو پیشیدہ اور مخفی کر لیتا ہے خود نه آل بويست اين كاندر جهال یہ وہ خوشبو بھی نہیں ہے کہ دنیا میں پُرشد از تیزی او صحراء و دشت اس کی جیزی ہے صحرا اور جنگل بجر گئے ہیں این سرخم ا به تهمگل در مگیر ای منظ کے سر کو کمگل سے بند نہ سیجے لطف کن اے رازدارِ راز کو اے راز کو جانے والے راز کو بتانیوالے، مہریانی سیجئے گفت بوي بوالعجب آمد تمن (انہوں نے) فرمایا مجھے ایک عجیب خوشبومحسوں ہوئی ہے کہ محکم گفت ہر دستِ صیا کہ محمظ نے فرمایا صبا کے ذریعہ بوی رَامِس<sup>ع</sup> می رسد از جان وَلِس ولیں کی جان سے رامین کی خوشبو آ رہی ہے از اولین و از قرن بوی عجب اولین اور قرن کی عجیب خوشبو نے چوں اولیں از خولیش فائی گشتہ بود جِوَلَدُ اولِينَ ايخِ آبِ سے قائی " مو کئے تھے آن بلیل پرؤریده در شکر بر هر الم من مربي بنال بول

ے توال دعزت بایزیدے ان کے مرید نے کہا شراب پسپا کرنہیں کی جاسکتی اس کا یقینا اظہار ہوجا تا ہے انسان اگر منہ کی ہوجی پسپا لے تو آ تھمول. کی ستی کسے پسپائے گانے ویشراب معزف کی خوشبوتو لا کھوں پر دہاں میں بھی نہیں جھپ سکتی۔ ٹیشد۔ اس شراب کی خوشبوے جنگل اور صحرا تو بھرا ہوا ہے تی ،اس کی خوشبوتو آسانوں ہے می گذر گئی ہے۔

کے سائس کویمن کی جانب سے محسول کرد ہاہوں۔ ع رائی ۔داجین شہور عاشق اورو بساس کی معشوقہ تھی اس کے بعد و بسر بخش کا غلب اس قدر ہوا کہ دورائین کی عاشق بن کئی تھی ہے۔ اپ آ پ کوفنا کر لیتا ہے تو اس جس سے معشوق کی خوشبو آئے تھی ہے۔ ای المرح معزے اولیمن تحرفی ٹیس سے اللہ کی خوشبو آئی تھی۔ قرآن ۔ معزے اولیمن کا وطن ہے۔ فاتی گشتہ بود۔ فنا کے بعد انسان اللہ کے اظاف والا ہوجاتا ہے اور زمین سے آسان بن جاتا ہے۔ ہلکہ جسم بربین جاتا ہے وہ اپلی خوشبو اور ذا انقدے ملیحدہ ہوجاتی ہے۔

نقش دارد از ہلیلہ طعم نے صورت بڑ کی، مزد (بڑ کا) نہیں ہے این منی و مائی خود در نوشت اس نے خودی اور اناکیت کو لپید دیا ہے (بتا) اس شرمرد نے غیری وی کے بارے میں کیا کہا؟

آن ہلیلہ رّستہ از ما و ہنے ا کیونکہ وہ ہڑ خودی اور انائیت سے نجات یا گئی ہے آل کے کز خود بلکی در گذشت وہ تخص جو خودی ہے پوری طرح گذر گیا ایں تحن پایاں ندارد باز گرد تاجہ گفت از وجی غیب آں شیر مرد اک بات کا خاتمہ نہیں ہے، واپس لوٹ

جواب سلطان بایزید قدس سره در معنی قول رسول الله صلی الله عليه وَلَمْ كُمْ إِنِّي لَاجِدُ نَفَسَ الرَّحُمْنِ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ اثاہ باید قدی سرہ کا جواب آخضوہ اللے کے قول سے ہم معنی کہ میں سین کی جانب سے خدائی سانس محسوس کر رہا ہوں

گفت زیں سو بوی یارے می رسد

بعد چندی<sup>ن کا</sup> سال می زاید شے می زند بر آبانہا خر کے جو آسانول پر خیمہ زن ہو گا از من او اندر مقام افزول بود وہ مرتبہ میں جھے سے برھا ہوا ہو گا حلیه اش واگفت ز آبرو تا ذفن ان کا طلیہ ابرو سے تھوڑی تک صاف بتا دیا کیک بیک وا گفت از گیسو و رُو ایک ایک کر کے گیسو اور چرے کے بارے می باایا از صفات و از طریق و جا و بود م صفتوں اور راستہ اور جگہ اور رہائش کے اعتبار سے دل برال کم نه که آل یک ساعت است اس سے ول نہ لگا کیونکہ وہ تھوڑی ویر کا ہے

طبیر آل جال طلب کال بر ساست

کاندریں دوہ شہریارے می رسد

فرملا اس طرف سے ایک دوست کی خوشبو آ رہی ہے کیونکہ اس گاؤں میں ایک شاہ آئے گا کچھ سال کے بعد ایک شاہ پیدا ہو گا رُولِين از گلزارِ حق گلگوں بود اس كا چېره الله كے چن كے يحول كى طرح ہو گا چیست نامش گفت نامش بو انحن اس کا نام کیا ہے؟ فرمایا اس کا نام ہو الحن ہے خترِ<sup>ع</sup> اُو و رنگ ِ او و شکلِ او ان کا رخمار اور رنگ اور شکل جلیهائے رُوح او را ہم نمود انہوں نے روح کے حالات بھی بتا ویے حليهُ تن جمجو تن عاريت است جمم کا حلیہ جم کی طرح عارضی ہے طليهُ رورِ طبيعي جم فناست طبیعی روح کا حلیہ بھی فانی ہے

اس جان کا حلیہ طلب کر جو آسان ہے ہے ے مادین۔ خودی ادرانا نیت۔ آل کے۔ جو تفس نتا کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اس کی خودی اور انا نیت ختم ہوجاتی ہے۔ وتی غیب یعنی بایز پر کو جو تیبی الہام مواتما۔ دو۔ لین خرتان کا وُل۔

بعد چندیں۔ لینی اتنے سال کے بعدیہاں ایک بزرگ پیدا ہوگا جس کا مرتبہ بہت بلند ہوگا۔ از من۔ حضرت بایزید نے بطور اعساری کے فرمایا کہ ال كارتبه بها من ابوا موكار كنت - بايزيد نے پيدا مونے دالے بزرگ كانام ادر پورا حليه بناديا \_

ع خد- دخیار بعض شخول میں لفظ قد ہے۔ طبیمائے۔ لیجیٰ روح کی مقات اور اس کا مسلک سب بتادیا۔ طبیر تن مولانا فرماتے ہیں کہ انسان تین چيزوں سے مركب ہے۔ جم، روح حيواني، روح انساني يہلي دونوں چيزيں فاني بيں اور ان كا حليه بھي فاني ہے البنداان سے ول نداكا تا جاہدے۔ روحِ انسانی جس کا تعلق ملاء اعلیٰ سے ہاس سے وابستی ہونی جا ہے۔

نور او بالائے سقف ہفتمیں اس کی روشی ساقیں جھت کے ادب ہے قرص او اندر جہان چار طاق اس کی علیہ آسان کے جہان میں ہے بھول کی عقب و ایوان دماغ بھول کی خوشہو دماغ کے کل اور جھت بر ہے علی آل بر جمم افقادہ عرق علی اس (خوف) کے برق ہے جم کو پینہ آتا ہے بر شدہ کنعال زبوی آل تمیص اس تیم کو بینہ آتا ہے بر شدہ کنعال زبوی آل تمیص اس تیم کو بینہ آتا ہے بر شدہ کنعال زبوی آل تمیص اس تیم کو بینہ آتا ہے بار ستد کر اور کیا ہے اراستد آل سیم کر اور کیا ہے اراستد آل سیم کر اور کیا ہے اراستد کر لیا اس تیم کو بیدا ہو گے اور الحے زال زمیں آل شاہ بیدا گشت و خاست اس خواست اس خواست کو اور الحے اس خواس کی اس خواست کر اور الحے اور الحے اور الحے

جہم او بہجوں چراغے ہر زمین ہے ہوں کا دجود جراغ کی طرح زمین ہے ہوں شعاع آفاب اندر وثاق سورج کی شعاع گھر میں ہے نقش گل در زیر بینی بہر لاغ بجول کا جم تفریح کے لیے ناک کے بیچے ہے مرد خفتہ در عدن میں خوف دیکھا ہے مرد خفتہ در عدن میں خوف دیکھا ہے بیر بہن کا در مصر رہمن کی تفظیم ہے بیر بہن کے ایک کے تفظیم ہے بیر بہن کا در مصر رہمن کی تفظیم ہے بیر بہت در مصر رہمن کی تفظیم ہے بیر بیشتند آل زمان تاریخ دا ہوں اس وقت انہوں نے تاریخ کی اس جول رسید آل وقت و آل تاریخ داست جول رسید آل وقت و آل تاریخ داست جب نعیک دو وقت اور تاریخ داست خوب رسید آل وقت و آل تاریخ داریخ آل

زادنِ شیخ ابو اکسن قدس سِرُ ا خرقانی بعد از وفاتِ سیَکُ بایزید رَوِّرَ الله رُوحه بهمال تاریخ حضرت ابو الحن خرقائی قدس سره کا شیخ بایزید کی دفات کے بعد ای تاریخ کو بیدا ہونا اللہ تعالی ان کی روح کو راحت پہنیائے

از عدم بیدا شد و مرکب بتاخت
عرم ہے بیدا ہوئے ادر سواری دوڑا دی
بوائحس بعد از وفات بایزید
ابوائحس بیدی ک وفات کے بعد
ابوائحس آمد کہ آل شہ گفتہ بود
ای طرح نابت ہوئیں جیبا کہ اُن شاہ نے فرملا تھا

زاده شد آل شاه و ترو ملک اخت
ده شاه پیدا بو محے ادر سلطنت کی بازی کھیلی
از پیس آل سالہا آمد پیدید
اس کے سالوں بعد پیدا ہوئے
جملہ خوہای او ز اِمساک و جود
ان کی تمام عادتیں نہ دینے ادر دینے میں

ا جہم آو۔بایزید نے فرمایا اس بزرگ کاجہم جراغ کی طرح زمین پر ہوگا لین اس کا لور آسانوں تک ہوگا۔ آس شعاع۔ اس بات کو کہ اس شاہ کا جم زمین پر ہوگا لین اس کا لور آسانوں تک ہوگا۔ آس شعاع۔ اس بات کو کہ اس شاہ کا جم زمین پر ہوگا اور لور آسان تک ہوگا ہوتا ہے اور اس کا نور ہر کھر میں ہے۔ نفش گل۔ پھول ناک کے نیچے ہوتا ہے اور اس کی خوشبود ماغ کے اندر ہوتی ہے۔ ہم و فقت۔ ایک شخص اپنے کھر میں سویا ہوا ہوتا ہے اور اس کی دو م عدن میں کی خوفنا ک نہر کودیکھتی ہے اس سے جم پر بسین آ جاتا ہے۔

ہوں۔ سے زومک۔ بین شائ شروع کر دی۔ مرکب سواری۔ ازبس ۔ معنرت بایزید کی دفات کے تقریباً دوسوسال بعد معنرت ابوالسن پیدا ہوئے تھے۔ جملہ خولائے ۔ معنرت ابوالمسن میں دومفات دادماف تھے جومعنرت بایزید نے بتائے تھے۔

از چه محفوظ ست محفوظ از خطا کس چیز سے محفوظ ہے؟ علطی سے محفوظ ہے وى ق وَاللَّهُ أَعُلُمُ بِالصَّوَابِ الله كا الهام ب اور فدا زياده ببتر جانا ب وحی دل گویند آن را صوفیان اس کو صوفی دل کی وی کہ دیتے ہیں چوں خطا باشد کہ دل آگاہ اوست غلطی کیے ہو گی کیونکہ دل اس سے باخبر ہے از خطا و سیو ایمن آمدی تو غلطی اور بھول سے محفوظ ہو گیا ہے لوح محفوظ ست او را پیشوا لورِ محفوظ ان کی پیٹوا ہے نے نجوم ست و رمل ست و نہ خواب نہ نجوم ہے، نہ رال ہے اور نہ خواب ہے از یئے رُویوش عامہ در بیاں عوام ہے روپوشی کے لیے بیان میں وحی ولکیرش که منظر گاہِ اوست اس کودل کی وی تشکیم کرلے کیونکہ وہ اس (خدا) کی نظر گاہ ہے مومنا يَنُظُرُ بِنُورِ اللَّه شرى اے موکن! تو وہ ویکھتا ہے اللہ کے نور سے بن گیا ہے

ر رجوع بحكايت كى اجرائے آل غلام و در بيان اجرائے دل و جانِ صوفی از طعام الله تعالی اس غلام کی روزی کی کی حکایت کی طرف رجوع اور اس کا بیان که صوفی کے دل و جان کی روزی خدائی کھانے ہے ہوتی ہے

کوئی صوفی جب فقر سے رنجیدہ ہوتا ہے اس کے لیے خود فقر دایہ اور کھانا کھلانے والا بن جاتا ہے زانکه جنت از مکارَه رُسته است رخم قسم عاجز و اشکسته است رحم عاجز اور شکته (دل) کا حصه ہے رحم حق و خلق ناید سوی او الله اور محلوق كا رحم اس كى جانب تهيس آتا ہے از کم اجرای نال شد ناتوال ردزی کے کم ہو جانے سے کزور ہو گیا ہے آل شبه دُر گردد و اویم شود وه پوتھ موتی بن جائے اور وہ وریا ہو جائے

صوفیے! از فقر چول در غم شود عین فقرش دایۂ و مطعم بود کیونکہ بہشت تکالیف ہے بی ہے آ نک<sup>ے س</sup> سُر ہا بشکند او از علو وہ تخص جو تکبر ہے سروں کو کپاتا ہے این محن یایال ندارد و آل جوال اس بات کا خاتمہ تہیں ہے اور وہ جوان شاد ہیں صوفی کہ رزنش کم شور وہ صوفی خوش نصیب ہے جس کا رزق کم ہو جائے

۔ ایس کوچ محفوظ۔حضرت بایزید کے بتائے ہوئے اوصاف سیح کیوں نہ ہوتے انہوں نے لوچ محفوظ سے پڑھ کرستائے بتھے اور اس لوح کولوچ محفوظ ای کے کہاجاتا ہے کہ اس میں لکھا ہوا غلطی ہے محفوظ ہے۔ نے نجوم ۔ نجوم اور رال دغیرہ کی باتیں غلط ہوجاتی ہیں۔ دحی ق حضرت بایز پدکوان احوال کی خبر دی النی کے ذریعہ ہوئی تھی صوفیا اس کو دی دل کہتے ہیں۔ دی دلکیر۔ ہم اس کو دی دل بی تقلیم کرتے ہیں لیکن و وول جوخدا کا منظور نظر ہو۔ مومنا۔ مومن کو جب دہ مرتبہ حاصل ہوجائے کہ دہ اللہ کے نور کے ذریعہ د می<u>صنے لگے نو</u>اس کی صوابدید علطی ہے محقوظ ہوتی ہے۔

ع موتی - جب صوفی نقر کے تم میں مبتلا ہوتا ہے تو خودرز آن اس کو حاصل ہونے لگتا ہے۔ زانگہ۔ جنت انبی چیزوں سے حاصل ہوتی ہے جونغس کونا کوار گزرتی ہیں خدا کی رخمت عاجز اور شکت دل پر نازل ہوتی ہے۔ مکارہ ۔ کر دہات لیخی ننس کی نا کوار چیزیں۔

ت آنگه متکبرادر مغرور پرخداادر خلق خدار م نبین کرتی ہے۔ شاد۔ جس مونی پر رزق کا تنگی ہووہ قابل مبار کباد ہے۔ آں شبہ۔ وہ مونی اگر پوتھ تھا تو اب دوموتی اور سمندرین جائے گا جس میں ہے موتی تکلیں گے۔

زاں جرای خاص ہر کہ آگاہ شد جو تخص اس عاص روزی سے واقف ہو گیا زاں جرای رُوح چوں نقصال شود جب روح کی روزی میں کی آئے ہی بداند کہ خطائے رفتہ است وہ جانا ہے کہ کوئی گناہ ہوا ہے جمچناں کاں شخص از نقصانِ کشت جیے کہ ای شخص نے کیجی کی کی کی وجہ ہے رُقعہ اللہ کیمیں میر راد وال حاکم کے پاک رفعہ لے گئے گفت او را نيست إلا دردٍ قوت کہا اس کو محض روزی کا رنج ہے عيشتش دردٍ فراق و وصل سي اس کو فراق اور وصل کا درد بالکل نہیں ہے احمق ست و نمردهٔ ما و منے بیوتوف ہے اور خودی اور انانیت کا مردہ ہے آسانها و زمین کیک سیب دان آسانوں اور زمین کو ایک سیب سمجھ تو چو کرے درمیان سیب در تو کیڑے کی طرح سیب کے اندر ہے آل کیے کرمے وگر در سیب ہم دمرا کیڑا بھی سیب س میں ہے

او سزای قرب و أجرے گاہ شد وو قرب کا مستحق اور روزی کا مقام بن گیا حالش أز نقصانِ او لرزال شود اس کی کی ہے اس کی جان لرزنے گے كه سمن زار رضا نشكفته است جس کی وجہ ہے رضا کا باغیجہ نہیں کھلا ہے رقعه سوي صاحب خرمن نوشت کھلیان کے مالک کو رقعہ لکھا خواند او رقعہ جوالے وا نداد اس نے رقعہ پڑھا کوئی جواب نہ دیا لیں جواب احمق اولیٰ تر سکوت تو خاموتی بیوتوف کے جواب میں زیادہ انچی ہے بندِ فرع<sup>ت</sup> ست او نجویدِ اصل جیج وہ شاخ کا پابند ہے، جڑ کی علاق بالکل نہیں کرتا ہے کز عم فرعش فراغ اصل نے كداس كوشاخ كي عم كى ديد سے جركى فرصت تبين ب كز درختِ قدرتِ حق شد عيال جواللہ (تعالی) کی قدرت کے درخت سے پیدا ہوا ہے وز درخت و باغبانے بے خبر ورخت اور باغبان ہے العلم ہے لیک جالش از بروں صاحب علم کیکن اس کی جان باہر کی علم بردار ہے

ا نرآن جرای فقر کے بعد جوخدائی رزق حاصل ہوتا ہے جب موٹی اس کی حقیقت بھے جاتا ہے تو اس کو قرب خداد ندی حاصل ہوجاتا ہے۔ نقسال شود۔ اب جسمانی رزق کی فراخی ہے وہ خدائی رزق کمٹنا ہے تو وہ خوفز دہ ہوکرلرز نے لگتا ہے۔ بس بدا ند۔ وہ بھنتا ہے کہ اس رزق خداد ندی کی کسی خطاادر قصور کی بنام ہوئی ہے۔ یمن زار گستان جمجتان۔ وہ اس غلام کی المرح پر بیثان ہوتا ہے جس نے جسمانی روزی کھٹے پر رقد لکھا۔

ع رقعه اش اس خلام نے شاہ کور قعد کلما شاہ نے اس کا کوئی جواب ند و یا اور کہا کہ اس بیوتو نے کو صرف روزی کھٹنے کا در د ہے اور جس بنیا و پر روزی کھٹنی اس کا کوئی خیال نہیں ہے اس کومیر سے وصل اور فراق کا کوئی در دنییں ہے لہذا ایسے انتق کا جواب خاموثی ہے۔

ی بند فرع ۔ اپنی روزی کے بارے میں لکھااورروزی دینے والے ہے کوئی علاقہ نیس ہے۔ آدئی ۔ لینی بیخودی اور انا نیت میں جالا ہے روزی کی نگر میں لگا ہے روزی وینے والے سے عافل ہے۔ آسا نہا۔ پہلے شعر کا مضمون تھا کہ اس غلام کوفرع کی نگر تھی اصل سے عافل تھا اس مناسبت سے اب فرماتے ہیں کہ عالم کوا کی سیب مجمود ورانسان کواس کے اعدر کا کیڑااور کیڑوں کی دونسیس ہیں ایک کیڑاتو وہ ہے جوفرع اور سیب میں مشغول ہے اور اصل در خت اور با غمان سے عافل ہے و مراوہ ہے جواگر چرسیب کے اعدر ہے لیکن وہ در خت اور با غمان سے انہی طرح واقف ہے۔ "

بر نتابد سیب آن آسیب را سیب ای صدمہ کو برداشت نہیں کر سکا صورتش کرم ست و معنی اژدما اس کی صورت کیڑے کی ہے اور باطن اڑوہا ہے او قدم بس ست بیروں می نهد وہ باہر کو بہت ست قدم رکھتی ہے می رساند شعلها را تا آثیر وہ اینے شعلے آسان تک پہنچا دی ہے آخر الامر از ملائک بُرترست آخر بیل وہ ملائکہ سے پرتر ہے شعله و نورش برآید تا سها اس کا شعلہ اور نور سہا تک پہنچا ہے كُنْدُهُ آبن بسوزن مي كند لوہے کے گاڈر کو سوئی سے اکھاڑ ویتا ہے نے زروح ست و نہ از روحانی ست وہ نہ روح ہے اور نہ روحاتی ہے جسم پیشِ بح جال چول قطرهٔ مجم روح کے سمندر کے آگے قطرہ جیا ہے چول رود جال جسم بیں چوں می شود جب جان نکل جاتی ہے، دیکھ جسم کیسا ہو جاتا ہے؟ جانِ تو تا آسال جولال كنيست تیری جان ایک آسان تک چکر لگاتی ہے جبنشِ اد<sup>ا</sup> واشگافند سیب را اس کی حرکت سیب کو بھاڑ دیتی ہے ير دَريده جنشِ او پردما اس کی حرکت نے بردوں کو بھاڑ دیا آتشے کاوّل نه آئن می جہد وہ چنگاری جو شروع میں لوہے سے تکلتی ہے داہیہ اُش بینبہ است اوّل لیک اخیر اس کی داریہ شروع میں روئی ہے کیکن آخر میں مَر د اوّل بسته مخواب و خورست انسان شروع میں سونے اور کھانے کا یابند ہے در پناهِ پدیهٔ و کبر بهها رولی اور گندهک کی پناه میں عالم تاريك روش مي كند تاریک جہان کو روٹن کر دیتا ہے گرچہ آتش نیز ہم جسمایی ست اگرچہ آگ بھی جسمانی ہے جسم الم المراد ازال رعب بهرهٔ المراد جم کے لیے اس عزت میں کوئی حصہ تہیں ہے جسم از جال روز افزول می شود جمم، جان سے روزانہ برحوری پاتا ہے حَدِّ جسمت کی دو کز خود بیش نیست تیرے جم کی حد ایک دو گز سے زیادہ نہیں ہے

۔ جبش آد۔اس کیڑے میں اس قدرطاقت ہوتی ہے کہ وہ سیب کو بھاڈ کر باہر نکل جاتا ہے اور تجابات اس کی نظر میں نیج ہوتے بیل یہ بظاہر کیڑا ہے لیکن حقیقاً اُڑ دیا ہے دوسر کی تئم باخدالوگوں کی ہے جو دنیا ہے گذر کر آخرت تک دینچتے ہیں۔ آتئے۔ مولانا سمجھاتے ہیں کہ اس انسان میں ابتداء کئی طاقت منسیں ہوتی بلکہ مشائح کی مدداور مجبت سے میطافت پیدا ہوتی ہے جیسے کہ وہ چنگاری جولو ہے ہے تکلی ہے ابتداء کمزور ہوتی ہے لیکن جب روکی اور گذرہ کی کہ داس کو حاصل ہو جاتی ہے آت اس کے شعلے آسان تک بھی جاتے ہیں۔ مرد ۔ انسان بھی ابتداء دنیاوی مشاغل میں لگتا ہے لیکن اولیا کی مدد سے ملائکہ سے برتر ہوجا تا ہے۔

ع عالم -اباس انسان میں انٹانور ادر طاقت پیدا ہوجاتی ہے کہ دنیا کوروٹن کر دیتا ہے ادرلو ہے ہے شہتر کوموئی ہے اکھاڑ دیتا ہے۔ گر چہہ یہ آگ جس کے شعلے آسان تک پینچے ندروح ہے ندروحانی پھر بھی اس کی پہنچے آسان تک ہوگئ تو پھرروح ادرروحانی کی طاقت کا اعراز ولگالو۔

ع جم بردوح کی شرافت کواس سے بچھلوکہ جم کی پرورش دوح کرتی ہے بغیرروح کے جم کی قدر ذکیل نے ہے کہ اس کومٹی میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ حد جسمت ہے کی وسعت دوگز سے زیادہ نہیں ہے لیکن دوح کی بڑتے آسانوں تک نے تم اپٹی جگہ پر ہوروح کے لیے بغدادادر سمرفند تک بڑتے جانے کے لیے نصف قدم کی ضرورت ہے۔

روح را اندر تصور شيم گام نابه بغداد و سمرقند اے بھام روح کے لیے تصور میں آدھا قدم ہے اے بررگ! بغداد ادر سموقد تک دو درم سنگ ست پیه جیتم تال نورِ رُوش تا عنانِ آسال اس کی روح کا نور آسان کی فضا تک ہے تہاری آتھے کی جربی سات ماشے وزن کی ہے مچتم ہے ایں نور چہ بود جر خراب ، نور بے ایں جہتم می بیند بخواب آئے، اس نور کے بغیر سوائے خراب کے کھے تہیں ہے نور، اس آکھ کے بغیر خواب دیکھا ہے لیک تن بے جاں بود مُردار و بیت جال زِرِیش و سبلتِ تن فارغست لیکن جمم، جان کے بغیر مردار اور ذکیل ہو جاتا ہے جان، جم کی ڈاڑھی اور موتچھ سے بے نیاز ہے باز نامه رُوحِ حيواني ست اين پیشتر روح انسانی تبیل آگے بڑھ، رورِ انسانی کو وکھھ به روح حیوانی کی شان و شوکت ہے بگذر<sup>ی</sup> از انسال و هم از قال و قبل تا لب دریائے جان جبر کیل جرئل علیہ السلام کی جان کے دریا کے کنارے تک انبان سے اور قال و قبل سے بھی آگے بوھ جرئيل از بيم تو واپس خزر بعد ازانت جانِ احمرُ لب كزو جرئل علیہ السلام تیری ہیت سے پیچے ہیں گے گوید ار آیم بقدرِ یک کمال من بسوي تو بسوزم در زمال (جرئیل علیہ السلام) کہیں گے اگر میں ایک کمان کی بقدر آؤں تیری جانب، تو نورا جل جاؤل بے جوابِ نامہ خستہ است آل پسر این بیابان تخود ندارد نیا و سر وہ لڑکا بغیر جواب کے رنجیدہ ہے اس جنگل کا سر اور پاؤں تہیں ہے

آشفین آل غلام از نارسیدنِ جوابِ نامہ از قبلِ شاہ بادشاہ کی جانب ہے رقد کا جواب نہ آنے ہے اس غلام کا پریٹان ہونا چول جوابِ نامہ نامہ نامہ خیرہ گشت وز غم او آبِ صافی تیرا چوکہ رقد کا جواب نہ آیا وہ جران ہو کمیا غم ہے اس کا صاف پانی کھوا

وز عم او آبِ صافی تیرہ گشت غم ہے اس کا صاف پانی مجدلا ہو گیا روز و شب مبد در تفکر سرنگول دن، رات فکر میں اوندھا تھا

ودورم۔ آگھ کی ج بی کودیکھ کو کرخووتو وہ سات ہاشہ سے زیادہ جیس لیکن اس کا نور آسان تک جاتا ہے۔ توریبائی جٹم نور، چٹم کامختائ جیس ہے آگھ لور کی مختاج ہے۔ جال روح کوجسمانی خواص کی ضرورت جیس جسم روح کامختاج ہے۔ بازنامہ۔ بیشان وشوکت تو ہم نے روح حیوالی کی وکھائی مروح انسانی جواس سے زیادہ تو ی ہے اس کواس پر قیاس کرلو۔

مجندراس دوح میوانی اور بحث ومباحثہ سے گزر کردوح کے طالب بنوادراس دوح تک پہنچو جو جرئیل علیہ السلام کی جان ہے جب بیمرتبہ مامسل ہو جائے گاتو آنحضور ملی اللہ علیہ و کم اس کے اور جرئیل علیہ السلام تمہارے مقام سے فروتر ہوں مامسل ہو جائے گاتو آنخصور ملی اللہ علیہ و کم ایک کی ترتی ہوئی ہے تجب کریں مے اور جرئیل علیہ السلام ہے مقام سے فروتر ہوں مے میں مے اگر بیک مرموئے ہرتر ہم ۔فروغ جی ہوؤد ہم۔

ع این میابان معرفت ادر اسراد معرفت کا میان غیر محدود ہے۔ قبل - جانب فیره - حمرال - تیره - سیاه ، مکدر -

نے قرارش ماند و نے خواب از جنول

یاکل بن سے نہ اس کے لیے سکون رہا اور نہ نیند

کاے عجب چوٹم نداد آل شہ جواب کوں نہیں دیا کہ تعجب ہے، شاہ نے جھے جواب کیوں نہیں دیا رفعہ پہال کرد و شمود او بشاہ اس نے رقعہ جھیا لیا ادر شاہ کو نہ دکھایا رقعہ دیگر نویسم ز آزموں آزمائش کے لیے دوسرا رقعہ لکھتا ہوں بر امیر و مطبحی و نامہ بر بر امیر و مطبحی و نامہ بر بادر داردغہ مطبخ پر ادر رقعہ لے جانے دالے پر بادر داردغہ مطبخ پر ادر رقعہ لے جانے دالے پر بین گرد کہ من بین کے خر نہیں لیتا کہ میں نے اپنی کھے خبر نہیں لیتا کہ میں نے اپنی کھے خبر نہیں لیتا کہ میں نے

کُو و زیدنِ باد بر تخت سلیمان علیه السلام بسبب زلت او دخیرت سلیمان علیه السلام بسبب زلت او دخیرت سلیمان علیه السلام کے تخت پر ان کی لغزش کی وجہ سے ہوا کا نیڑھا چلنا

 ا رتعہ بر۔ نامہ بر۔ تاب۔ فصہ درتعہ یعنی اس نامہ برنے وہ رقعہ باد شاہ کوئیس دیاوہ منافق تھا۔ آب زیر کاہ۔ جس پانی پر کھاس ہواس ہے دھوکالگنا ہے۔ فروننون۔ ماہر۔ تیج گر دخود لیعن اپنی خبر نہیں لیتا ہے دوسروں پر الزام دھر رہا ہے۔ ٹمن۔ بت کا پچاری وین تھیں کج رو ہے۔ کڑوزیون۔ مصرت سلیمان علیہ السلام کے اس قصہ سے رہم مجھانا مقصود ہے کہ اگروہ غلام اپنی غلطی محسوس کر کے اس کی تلاقی کر لیتا تو سب پچھ تھیک ہوجیا تا جیسا کے دھنرت سلیمان علیہ السلام نے کیا۔

لے زلت۔ان کے دل ﷺ کو کی نامنامب خیال آیا تھا۔ تخت۔ وی تخت جس کو ہوا ووش پر لیے پھرتی تھی۔ مغو ے غویدن ،سرین کے بل جلنا۔ ای تر از و۔مولا نافر ما ﷺ کے اللہ تعالی نے تر از و ہراہری کے لیے پیدافر مائی ہے۔

ے۔ از رَازو۔ قرآن پاک میں ہے۔ جزآءُ مُنہِنَا ہِ مُنلُقا 'برائی کا بدلہ اس جیسی برائی ہے۔ 'ٹرازو پیدا فرما کراللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ہم چیں۔ جس طرح ہوائے بجروی اختیار کی تھی تیڑھا ہو گیا جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام دنجیدہ ہوئے۔ فرق سرکی مانگ۔ آفآبا۔ لیمنی اے تاج توسیائی کا آفآب ہے۔

باز کے می شد برو تاج اے فتی اے نوجوان! تاج ان پر پھر نیڑھا ہو جاتا تھا گفت تاجا جیست آخر کژ مُغوث انہوں نے کہا اے تاج! آخر کیا ہوا ہے، تجروی نہ کر کڑ شوم چوں کڑ روی اے مؤتمن میں نیز ھاہوجاؤں گااے مانت دار!جب آپ مجردی کریں گے ول براں شہوت کہ بودش کشت سرد ول میں جو خواہش تھی دل اس سے ست پڑ گیا آنیاں کہ تاج را می خواست شد وه بش طرح ناج طابتے تھے وہیا ہو گیا تاج او می گشت تارک جو بقصد ان کا تاج تصدأ سر کو تلاش کرنے والا بن گیا راست می شد تاج بر فرق سرش ان کے سرکی مانگ بر تاج سیدھا ہو جاتا تھا کژ تهم تو راست گردی ز امتحال میں آز مائش کے لیے تھے ٹیڑھا کرتا ہوں آؤسیدھا ہوجاتا ہے چوں فشاندی پُر 'ز کُل پُرواز کن جبد آلب نے بروں کومٹی سے صاف کر لیا ہے، برواز سیجے يردالمائ غيب اين برجم درم اس کے غیب کے پردوں کو جاک کر دول نمر دَماِتم دا ز گفتِ نا پبند میرے منہ کو تاپندیدہ بات سے بر کے تہمت منہ بر خویش کرد کسی پر تہت نہ رکھ، اپی پڑتال کر

راست می کرد او بدست آل تاج را وہ ہاتھ سے اس ناج کو سیدھا کرتے تھے هشت بارش راست کرد و گشت کژ انہوں نے آٹھ مرتبہ سیدھا کیا وہ ٹیڑھا ہو گیا گفت<sup>ا</sup> اگر صد ره نمنی تو راست من اس نے کہا کہ آپ مجھے سو بار سیدھا کریں گے یس سلیمان اندرونهٔ راست کرد تو (معزت) سليمان عليه السلام نے باطن كونھيك كرليا بعد ازال تاجش بمال دم راست شد اس کے بعد ان کا تاج فوراً سیدها ہو گیا بعد ازالش<sup>ع</sup> ک<sup>و</sup> ہمی کرد او بقصد اس کے بعد انہوں نے اس کو تصدأ ٹیڑھا کیا ہشت کڑت کر نہاد آں مہترش ان مردار نے اس کو آٹھ مرتبہ ٹیڑھا کیا شاہ گفت اے تاج چونست ایں زمال ثاه نے فرمایا اے تاج! اس وقت کیا بات ہے؟ تاج ناطق گشت اے شہ ناز کن تاج نے کہا اے ٹاہ! ناز نہ سیجئے نیست<sup>۳</sup> 'دستوری کزیں من مگذرم اجازت نہیں ہے میں اس ہے۔ آگے ہوھوں بَرِدہائم نہ تو دستِ خود بہ بند میرے منہ پر اینا ہاتھ رکھ دیجے، بند کر دیجے یں ترا ہر عم کہ پیش آید نے درد البذا کھے تکلیف ہے جو بھی غم پیش آئے

ع بعداز الن يعن النول كي املاح كرنے كے بعد تاج كوقصدا فير هار كھنے تقود وفود بخود سيدها موجا تا تھا۔ زامتحال يعن ميں آزمائش كے ليے بحق تصدا فير هار كھتا تھا۔ جو آنشا عرب لين جب آپ نے اپنول اس اس السان كرليا ہے۔

بے سید، پر مارس کے بین کمیمل اور جزا کے راز کوزیاد وواضح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ برد ہانم موانا نادعا کرتے بین کدا بے خداا کر میرے منہ سے سید موانا نادعا کرتے بین کدا بے خداا کر میر سے منہ سے تیری مرشی کے خان نے بین کلیں اور غیب کے راز ظاہر کرنے لکوں تو میر امنہ بند کرد ہے۔ بہی ترا۔ انسان کو جو تکلیف پہنچتی ہے دراصل وہ اس کے تیری مرشی کے خان نے بین ترا بروی تھوروار بجمنا جا ہے۔ کے میم مل کی مزا ہوتی تصوروار بجمنا جا ہے۔

آل مکن کہ می سگالید آل غلام وہ بدگانی نہ کر جو اس غلام نے کی گاه شمش با شهنشاهِ سخی مجمحی تخی بادشاه پر اس کا غصه (بونا) طفلگان خلق را سر می ربود (اور) لوگول کے بچول کے سر کافِیا تھا او شده اطفال را گردن تسل وہ بیجول کی گردن کاٹنے والا بتا و اندرول خوش گشته با نفس گرال<sup>ع</sup> اور اغد مروہ نفس سے خوش ہے وز برول تہمت بہر کس می نہی ادر باہر ہر شخص پر تہمت رکھتا ہے يا عدو خوش بيكنامان راغدل وسمن سے خوش، بےقصوروں کو ذلیل کرنے والا ہے می نوازی مرتن یر غرم<sup>ی</sup> را تادانوں بھرے جم کو توازتا رہے گا تکم حق بے عقل و کورش کردہ بود خدا نے تھم نے اس کو بے عقل اور اندھا کر دیا تھا گر فلاطون، ست حیوانش کند خواہ افلاطون ہو اس کو جانور بنا دیتی ہے آنچنال که علم غیب از بایزیدّ جس طرح کہ غیب کا تھم یایزید پر (ظاہر ہوا)

ظن مبر بر دیگرے اے دوست کام اے دوستوں کے ہمنوا! دوسرے پر بدگمانی نے کر گاه جنکش ای با رسول و مسیحی بھی اس کی قاصد اور داروغهُ مطبخ ے لڑائی (ہوتی) ہیجو فرعونے کہ موسی " ہشتہ بود فرعون کی طرح کہ (حضرت) موسی علیہ السلام کوچھوڑ رکھا تھا آل عدو در خانهٔ آل کور دل وحمن، ای ول کے اندھے کے گھر میں ہے تو ہم از بیرول کدی یا دیکرال تو بھی باہر سے دوسرول کے ساتھ بد بنا ہوا ہے خود عدوَّت اوست قندش می دبی تیرا رحمن وی ہے، تو اس کو شکر کھلا رہا ہے پیچو فرعونے تو کور و کور دل تو فرعون کی طرح اندھا اور اندھے دل والا ہے چند فرعونا تشی بے جرم را اے فرعون! بے قصوروں کو کب تک قتل کرے گا؟ عقلِ او برعقلِ شاہاں می فزود اس کی عقل بادشاہوں کی عقل سے بردھی ہوئی تھی مُبرِ حَقَ بر چَتم و بر گوش و خرد الله (تعالی) کی قهر آتکھ پر اور کان پر اور عقل پر ظم حق بر لوح می آید پدید الله (تعالی) کا علم لوب پر ظاہر ہو جاتا ہے شنيدنِ شِيْخُ ابو الحنَّ خرقاني خبر دادنِ بايزيدٌ را از حضرت سی ای الحسن خرقائی کا حضرت بایزید کو ان کے پیدا ہونے کی اور احوال

ا کا جنکش ۔ اس غلام کی بیوتونی تھی خوداس کی خطاپر روزی کم ہوئی اور دوو مرول سے اڑا۔ ہم چوفرعونے نے فرعون نے بھی میمی غلطی کی اس کی سلطنت کی بربادی کا اصل سبب حضرت موی علیه السلام سے جواس کے تھر میں پرورش پار ہے تھے ادرو و دوسرے بچوں کو آل کرار ہاتھا۔

نغس کراں۔ خطاتیر کے نعس کی ہوتی ہے تو اس سے خوش رہتا ہے دوسر د ل پر ناخوش کا اظہار کرتا ہے تو بھی فرعون کی طرح ہے جو دشمن سے خوش تعاادر دوسرول کوذکیل و خوار کرر ہاتھا۔ چنوفرعونا۔انسان کی بیفرعونیت ہے کہ اصل دشمن لین اپنے آپ کو بے قصور مجھتا ہےاور دوسروں ہے دشمنی کرتا ہے۔ ع عَرَم - قرآن باك ش ب مآ أصَابُكُم مِن مُصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ ايَدِيْكُمْ لِعِنْ ومصيبت تبين بَيْتِي بهوة تباري باتعول كا كما كى ب عقل أو مولا نافر ماتے بیل فرعون مقل میل دوسر مے شہنشا ہول سے بڑھا ہوا تھا لیکن قضاءِ خداو یمی نے اس کو بے عقل اور اعرها بنادیا تھا اللہ کی مہر بڑے

ے بڑے تھند کو بے مقل جانور بنادی ہے۔ تھم تق ۔ اللہ کا فیصلہ لا محالہ ظاہر ہو کر دہتا ہے جیسا کہ بایزید کا غیبی تھم طاہر ہو کر دہا۔ شنید لن ۔ حضرت ابوالحن خرقانی نے پیدائش کے بعد حصرت بایر یدی چین کوئی سی۔

بودنِ او و احوالِ او پیش از زادنِ او کی کی یدا ہونے سے قبل خبر دیے کو سنا

بو انحنّ از مَردمال آل را شنود ابواکس نے لوگول سے سے سا ورس گیرد ہر صاح از ترجم ہر صبح کو میری قبر سے تعلیم حاصل کرے گا برُ سِرِ خالم شود پیرے مجت میری قبر پر، یاخدا شخ بن جائے گا ز روان شیخ این بشدیده ام اور شخ کی روح ہے یہ نا ہے بر سر گورش نشست با حضور ول جمعی کے ساتھ ان کی قبر کے سرہانے بیٹھتے ايستادسيه تا صحي اندر حضور ماضری میں میاشت تک کھڑے رہتے یا کہ بے گفتے شکالش حل شدے يا بغير بات كے ان كا اشكال عل ہو جاتا گور با را برف نو بوشیده بود قبروں کو نئے برف نے چھیا رکھا <sup>بھا</sup> قبه قبه دید و شد جالش به عم تودے دیکھے اور غم سے ان کی جان عملین ہو گئ هَا أَنَا أَدُعُوكَ كُي تَسْعِلَى إِلَىّ ہاں میں تھے پکار رہا ہوں تا کہ دوڑ کرمیرے یاس آئے عالم أر برفست رُو از من متاب ونیا اگرچہ برف ہے، جھے سے منہ نہ موڑ

ہمجیّاں آمہ کہ او فرمودہ بود ایہا می ہوا جیہا کہ انہوں نے فرمایا تھا که حن باشد مرید و امتم که ابو الحنّ میرا مرید و میرا اثنی ہو گا بر صاح آید و خواند سبق وہ ہر منح کو آئے گا اور سبق حاصل کرے گا گفت من ہم نیز خوابے دیدہ ام انہوں نے فرملا میں نے بھی ایک خواب دیکھا ہے ہر صباح تیز رفتے بے فتور با ناغہ ہر مبح کو تیزی ہے جاتے ہر صاحے رُونہادے سوی گور ہر صح قبر کی جانب ردانہ ہوتے تا مثال شخ پیشش آمدے حی کہ شخ کی مثالی (صورت) ان کے سامنے آ جاتی تا کے روزے <sup>کی</sup> بیامہ یا سعود يهال تك كه ايك روز وه سعادت مندى سے آئے توئے ہر تو بُرفہا ہمچوں علم شے بہ تہ پہاڑ جیے برب کے بانكش آمه از خطيره لينتخ حيّ ان کو زندہ شخ کے خطیرے سے آواز آئی ہیں بیا ایں سو ہر آوازم شتاب بال، ميري آداز ير جلد ادهر آ جا

ا کے دس دسترے ابوائس فرقائی نے ریجی ساکہ بایزیڈ فرمایا کہ ابوائس میری قبرے فیض حاصل کرے گا اور میر امرید ہوگا میرے حلقہ میں واخل ہوگا۔ ہرصباہے۔ انہوں نے ریجی ساکہ وہرم ہم گوآ کرمیر کی قبرے فیض حاصل کرے گا اور باخدا شخ ہے گا۔ گفت۔ جب یہ باتیم دھنرے ابوائس خرقانی نے سنیں آؤفر مایا کہ شخ بایزیڈی دوح نے بھے ہے تھاب میں یہ باتیم فرمائی ایں۔

روں سے میں ہو تربایا کہ من ہوتا ہی ہوئے کو دھرت بایزید کی قبر پر جائے تھے۔ حضور کینی حضور قلب، درباد۔ تا مثال مجمی حضرت بایزید کمورت براید یک حضورت بایزید کمورت مثال میں سائے تا کہ ان کے افکالات حل کراتے اور بھی مورت مثال کے واسطہ کے بغیر نین حاصل موجا تا۔

سے ایکے روزے۔ ایک ون معرت ابوائس فرقائی قبر پر پہنچاہ قبرنظر ند آئی اس برتہ بہتد برف کے فیلے تع شدہ نظر آئے تو بہت رنجیدہ ہوئے۔ باکش فی بایزید جوروعانی حیات سے زندہ نے ،ان کی آواز آئی کہ برف سے ند تھجرامیر کی طرف آجاد نیا تو ساری ہی برف کی طرح تا پائیدار ہے۔

حال او زال روز شد خوب و بدید سیس کائب را که اوّل می شنید ال روز ہے ان کی حالت خوب ہوگئی اور انہوں نے دیکھیے وہ عجائب، جو پہلے بنے تھے باز باید گشت سوی آل غلام کرد باید آل حکایت را تمام اس غلام کی طرف کوٹا عاہیے ال حكايت كو يورا كرنا جايي رقعهُ ديگر نوشتن آن غلام پیشِ شاہ چوں جواب رقعهٔ اول نیامه

جبکہ پہلے رقعہ کا جواب نہ آیا اس غلام کا بادثاہ کو پیش کرنے کے لیے دوسرا رقعہ لکھتا ۔

نامهُ دیگر نوشت آل بر گال کر زشنیج و نفیر و پُر فغال اک بدگمان نے دوسرا رقعہ لکھا ملامت اور فریاد اور شور ہے بجرا ہوا اے عجب آنجا رسید و یافت راہ کہ میں نے بادثاہ کے حضور میں ایک رقعہ لکھا تعجب ہے، وہ وہاں بہنیا اور باریاب ہوا هم نداد أو را جواب و تن برد اس کا بھی جواب نہ دیا اور جیب رہا أو مكرر كرد رُفعه ﷺ يار اس نے پانچ مرتبہ رقع کرد کے گر جوابش بر نویسی ہم رواست اگر اس کو جواب لکھ دیں تو بھی مناسب ہے یر غلام و بنده اندازی نظر غلام اور بنده پر آپ نظر (کرم) کریں مُر دِ احْمَق زشت مردودِ حق ست احمق انسان کرا اور خدا کا مردود ہے ہم کند در من سرایت علتش مِحَهُ مِیں بھی اس کی بیاری سرایت کر جائے گی خاصہ ایں گر خبیثِ عقل بند خصوصاً بے عقل خبیث کی خارش

كه كيے رُقعہ نوشتم پيشِ شاہ آل دگر را خواند ہم آل خوب خد<sup>ع</sup> أس حسين چيرے والے نے دوسرا بھی يرما خشک می آورد أو را شهریار اس کے ساتھ شاہ نے خطی برتی گفت حاجب آخر او بنده شاست طاجب نے کہا آخر وہ آپ کا غلام ہے از شہی تو جہ کم گردد اگر آب کی بادشاہی میں کیا کی آ جائے گی اگر گفت این خبه مهل ست اما احمق ست اس نے کہا یہ آسان ہے، لیکن وہ احق ہے كرچه آمرزم گناه و زلتش اگر میں اس کی خطا اور لغزش معاف کروں گا صد کس از گرگیس ہمہ گرگیس شوند خارثی ہے سو شخص سب خارثی ہو جاتے ہیں

ا حال - اب مفترت ابوالسن خرقاتی کی تکیل ہو چکی تھی اور ان پر مشاہدہ کی کیفیت طاری ہوگئ تھی۔ باز باید - اب مولانا بھر غلام کا قصه شروع کرتے

میں - بدگمال - یعنی دفی غلام - تشتیخ - برابھلا کہنا۔ اے بجب مین اس پر تعجب ہے کہ دور قعہ بادشاہ تک بینج میاادر پر بھی جھے جواب نہ ملا۔ ع خوب خد حسین رخ مینی شاه \_ تن بر د \_ خاموش ر ها ـ خنگ \_ مینی شاه نے اس سے ختکی برتی \_ گفت حاجب \_ پیش کار نے کہا کہ د وغلام بہر حال آپ

كا الماكران كوجواب لكه دين ومناسب بوگار حاجب دريان ، پيش كار اندازي نظر يعي نظر كرم كر كے جواب لكه اديں ـ ع ایں۔جواب ککھانا۔ احق ۔ بیوتو ف انسان مردود بارگاہِ خداد ندی ہے۔ آمرزم ۔ یعنی معاف کر کے پھر قریب کردں گا۔ علتی ۔ لیعنی اس کی حماقت کی باری کر کس میں فاعل کی علامت ہے۔ گر گاف فاری کے فتح کے ساتھ مارش کی بماری۔

شومیش بے آب دارد ابر را اس کی نوست ابر کو بے پانی کا بنا دیتی ہے شہر شد ویرانہ از بومی او اس کے الو پن سے شہر دیرانہ ہو جاتا ہے کرد ویرال عالمے را در فضوح رسوائی میں ایک جہان کو دیران کر دیا

ا فارش کیجہے (حضرت) نوح طیاللام کے طوفان نے رسوائی ہمیں ایک جہان کو دیران ستو دن سیخمبر علیہ السلام عاقل را و تکوہمیدن احمق را بیغیر علیہ السلام کا عقل مند کی تعریف کرنا اور احمق کی ندمت کرنا سیخ میں جب میں سیکسی سیکسی شدہ کی سیکسی شدہ کرنا ہوں احمق کی ندمت کرنا

أو عدةٍ ما و غولِ رہزن ست وہ ہمارا دہمن اور بھٹکانے والا چھلاوا ہے رُوحِ اُو و رِبِحُ او ریحانِ ماست اس کی روح اور اس کی ہوا ہماری خوشیو ہے زانکه فیضے دارد از فیاضیم کیونکہ میری فیاضی ہے فیض یا چکی ہے نبود آل مہمائیش بے مائدہ اس کی وہ مہمانی بغیر دستر خوان کے نہ ہو گی من ازال حلوای او اندر تجیم میں ان کے طوے سے بخار میں ہوں نيست بوس كون خر را طاشي محمد هے کی مقعد کو پوسہ دینے تیس کوئی لطف نہیں ہے جامہ از دیکش سیہ بے مائدہ بغیردسترخوان کے اس کی دیک ہے تیرے کیڑے سیاہ موجا کی گے نورِ عقلُ سُت اے پیر جال را شراب اے بیٹا! جُانِ ⁄رکی شراب عقل کا نور ہے

را کم عقلی مبادا گر را کم عقلی مبادا گر را کم عقلی ک خارش خدا کرے کافر کو (بھی) نہ ہو نم مبارد ابر از شومی او کم کم مبارد ابر از شومی او کام کی مبارد ابر ان شومی اس کی برختی ہے ابر بارش نہیں برساتا ہے از گر آل احتقال طوفانِ نوح ان کام کام نان کیجہے (صرب) نوح طیاللام کے طوفان نے ان احتقال کام کام نان کیجہے (صربہ) نوح طیاللام کے طوفان نے

بيغير عليه السلام كالمحقل مندكى گفت پیمبر که احمق به هر که هست بِغِبرِ ﷺ نے فرمایا احمق جو بھی ہے ہر کہ او عاقل بود او جانِ ماست جو میمی عقلند ہے وہ ہماری حال ہے عقل دُشنام وہد من را سیم عقل مجھے گالی دے، میں خوش ہوں نبود آل دشنام او بے فائدہ اس کی وہ گالی کے فائدہ نہ ہو گی احمق أر حلوا نهد اندر بم احمق اگر میرے ہونؤں پر طوہ رکھے این گفین دان گر تطیف و روشی اگر تو یا کیزہ اور روش ہے تو یقین کر سبلتت<sup>ع</sup> گندہ کند ہے فائدہ بے فاکدہ تیری مونچھوں کو مخدہ کروے گا مائدہ عقلست نے نان و کباب دستر خوان محقل ہے نہ رونی اور کہاب

ا حرب بعلی کی خارش خداکر سے کافرکو بھی نہ گئے۔ تومیش برستل کی برستی سے ابر بھی ہے باراں ہو جا تا ہے۔ بوتی اُو مشہور ہے کہ جہاں الو بیضے کے وہ متنام دیران ہوجاتا ہے۔ از آکر قوم نوح کی حافت سے طوفان آیا اور دنیا پر باد ہوگئتی کہتے ہی برم کی اللہ علیہ دہم احادیث کا منہوم سے کہ حضور ملی اللہ علیہ دہم کے بیمولا تا کا مقولہ ہواور مولا تا کہ مقولہ ہواور مولا تا کا مولا کا ہواؤں کے مولا کا ہواؤں کے مطابقہ کا ہواؤں کا مقولہ ہواؤں کے مولا کا مقولہ ہواؤں کا ہواؤں کا ہواؤں کا ہواؤں کو مولا کا مولا کا مولا کو مولا کا کا مولا کا مولا کا مولا کا مولا کا مولا کا ہوگئی کا ہوئی کا ہوئی کا ہوئی کا ہوئی کا مولا کا کا ہوئی کا ہوئی

المتن - بوقوف كى بعلاكى بين محى برالى ب نيست ـ بوقوف ب مبت كرنا ايمانى ب جيسے كدكولى كد هے كى مقعد كو بوسرو \_ ـ

ے سبلت۔اس بوسے حبین نقصان بینے گااور بیکار کپڑے کا لیے ہوں مے۔ ماکمہ و مقلت۔امل دسترخوان مقل ہے جس سے انسان غذا حاصل کرتا ہے تان دکیاب آگر احق بھی چین کر ہے و دسترخوان نہیں ہے بلامعترت درمان ہے اس کانان دنمک بے مقل بناد ہے گا۔

از جز آل جال نیابد پرورش اس کے سوا سے جان پرورش تہیں یاتی ہے کایں غذای خر بود نے آن حر کیونکہ یہ گدھے کی خوراک ہیں نہ کہ شریف کی ملکیت لقمهای نور را آکل شوی نور کے لقمے کھانے والا بن جائے رِ فَيْضِ آل جِانست كاين جان جال شده است اس جان کا فیض ہے کہ سے جان، جان بی ہے خاک ریزی بر سرِ نانِ تنور تنور کی رونی ہر خاک ڈال دے گا راہ پیدا شد چہ بائے بے ثبات راستہ بیدا ہو گیا تو کمزور پاؤل کیا ہے؟ که در آموزی چو در کمتب صبی جو کہ کتب میں بچوں کی طرح تو سکھتا ہے از معانی و ز علوم خوب و بکر معافی ہے اور عمرہ اور تازہ علوم ہے ليك تو باشى ز حفظ آل كرال کین تو ان کو یاد کرنے سے بوجمل ہو جاتا ہے لوح محفوظ اوست کو زیں در گذشت لوحِ محفوظ وہ ہے جو اس سے گذر گیا چشمهٔ آل ورمیانِ جال بود اس کا سرچشہ جان کے اندر ہوتا ہے

نیست میر نور، آدم را خورش انسان کی خوراک نور کے سوا تہیں ہے زیں خورشہا آندک آندک یاز بر ان کھانوں ہے آہتہ آہتہ جدا ہو جا تا غذای اصل را قابل شوی تا کہ تو اصلی غذا کے قابل ہو جائے عكس ببرآن نورست كايس نال نال شده است ای نور کا برتو ہے، کہ یہ رول رول بی ہے چوں خوری کیار از ماکول نور اگر تو ایک بار نور کی غذا کھا کے گا عقل شيدا شد چه خوانی تربات (نو کے گا) عقل عاشق ہو گئی ہے، تو کیا بکواس کرتا ہے؟ عقل<sup>ع</sup> دو عقل است اول منسبی عقل کی دو قشیں ہیں ایک سبی از کتاب و اوستا و فکر و ذکر كتاب اور استاد اور غور اور باد سے عقرِل تو افزول شود بر دیگرال تیری عقل دوسروں ہے بڑھ جاتی ہے لوحِ حافظ باتنی اندر دَور و گشت دور اور گشت میں تو حفاظت کرنے والی تختی ہو گا عقلِ دیگر سبخشش یزداں بود دوسری عقل اللہ (نعالیٰ) کی سبخشش ہوتی ہے

ے نیست۔اگر انتق کے دسترخوان پر ہنے کی چیزیں ملیں تو وہ انسان کی شراب نہیں ہے شراب تو نور مقل ہے دور کی پرورش ای ہے ہوتی ہے۔ خورشہا۔ سی غذا کیں ۔ تر \_ بیخی شریف انسان ۔ تاغذای اصل شغر ،اندروں از طعام خالی دار۔ تادراں ٹورِمعرفت بنی ۔

ع سنگس جسمانی غذاؤں میں ای نورانی غذا کا پرتو ہے جوان میں لذت آئی ہے جوانی جان ای نورانی جان سے جان بنی ہے۔ چوک خوری ۔ نور کی روحانی غذا کا ایک لقر کھالو گے تو یے غذائے جسمانی ہی ہوجائے گی۔ عش شیدا شد۔ جب تم وہ غذا کھالو گے تو جسمانی غذا کو کہو گے کہ جھے پر عاشق ہوگئ ہے اب تو جگنی چیڑی ہاتیں کیوں کرتی ہے جھے راستہ ل کمیا ہے جھے تھے جسے کمزور پاؤں کی ضرورت نہیں ہے۔

سے مختل مسل کی دونسیں ہیں ایک کسی عقل ہے جو در سکا ہوں سے حاصل ہوتی ہے، یہ عقل اگر حاصل ہوجائے تو دوسروں کی عقل سے ہزھ جاتی ہے

یہ کتاب اور استاد اور علوم سے حاصل ہوتی ہے اس عقل کے حاصل ہونے پر انسان حفاظت کرنے والی تختی بن جاتا ہے لیکن لوب محفوظ جس کی کق تعالی برسم کی غلطی سے حفاظت کرتا ہے وہ اس کے علاوہ چیز ہے۔ معتقل دیگر معتل کی دوسری قسم وہ ہے جوخدا کی عطاہے اور اس کا سرچشہ درسگاہ اور استاد نہیں ہے بلکہ خودروح کے اغر راس کا چشمہ ہے اس چشمہ سے جو پانی آتا ہے وہ نہ گندہ ہوتا ہے نداس کا رنگ بداتا ہے۔

نے شود گندہ نہ دیرینہ نہ زرد نہ گندہ ہوتا ہے، نہ پراتا نہ زرد کو ہمی جوشد ز خانہ ومبدم كيونكه وه كمر (ول) ميں سے ہر وقت جوش مار رہا ہے کال رود در خانهٔ از گویها جو گھر (دل) میں تالابوں میں سے پینچی ہے از درونِ چشمہ کے بندو ؤرا چشمہ کے اندر سے اس کو کون بند کر سکا ہے؟ تا رَبی ازمنتِ ہر ناسزا تاكہ تو ہر الائل كے احمان سے نجات يا لے چوں ز سینہ آبِ دائش جوش کرد جب سینہ سے عقل کا پانی جوش مارتا ہے وَر<sup>ا</sup> رهِ نبعش بود بسته چه عم اگر اس کے ایلنے کا راستہ بند ہو جائے تو کیا فکر ہے؟ عقل تحصیلی مثالِ جویہا تحصیلی عقل نہروں کی طرح ہے راهِ آبش بسة شد شد بينوا اگراس کے یانی کاراستہ بند ہوجائے تو دومفلس بن جاتا ہے از درون خویشتن جُو چشمه را ایے اندر چشہ کی علاق کر

قصه کی شخصیکه یا شخصے مشورت می کرد او گفت مشورت ال مینی کا تصد جو ایک مخص سے مشورہ کرتا تھا اس نے کہا کہ کی دوسرے سے با دیگرے کن کہ من عددِ تو ام

مشورہ کر کیونکہ میں تیرا دشمن ہول

ایک شخص ایک شخص سے مشورہ کرنا تھا تاکہ ترڈد ادر بندش سے چھوٹ جائے کفت اے خوش نام غیر من بجو ماجرائے مشورت یا او بگو مشورے کا معاملہ اس سے کہہ نبوک از راي کنرو پيروز جي وشمن کی رائے سے کوئی کامیاب نہیں ہوا ہے دوست بهر دوست لاشك خمرجوست بے شبہ دوست، دوست کا خیر خواہ ہے 

مشورت می کرد شخصے باکے کز تروُّد وارَبد وَ ز تحسیے اس نے کہا اے نیک نام میرے غیر کو تلاش کر مل تیرا دشمن ہوں جھے سے نہ الجھ رَو کے جوکہ را اُو ہست دوست جا کمی ایسے کو تلاش کر جو تیرا دوست ہو من عددةم حاره نبود كز مني على وخمن ہوں لا محالہ على خودى كى دجہ ہے

ا در اگر کمبی عقل کی را ہیں بند ہوجا کمیں آو اس عقل والے کوکوئی غم نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو خانہ دل ہے موجزن ہوتی ہے۔ عقل تحصیلی یعنی کسبی عقل جود دسروں ہے حاصل کی جاتی ہے۔ کو پہا۔ کڑھے۔ راوۃ بش۔ اگر کسی عقل کے حصول کے ذریعہ مفقو د ہوجاتے ہیں تو انسان بے سرو سامان روجا تا ہے لیکن اندرونی چشمہ اس آفت ہے محفوظ ہے۔ از دروں مقل کے روحانی چشمہ کی جبتو کرنی جا ہے تا کہ دوسروں کا احسان نہ

۔ بے تصداس تصدیح عمل کی نعنیات بیان کرنامتعود ہے۔ گزیرہ درانسان ترو میں کسی طرف پیش قدمی نبیس کرتا ہے۔ گفت راس محنس نے کہا سمی اور سدنت برکہ او

ما ہے، دوست دوست کا خرخوا وہو تا ہے۔ منی خوری۔

بُستن از غير محل نا بُستنى ست بے موقع علاق کرنا، علاق نہ کرنا ہے من تُرا کے رَہ نمایم ریزتم میں کب تیری راہنمائی کروں گا میں رہزن ہوں؟ هست در گلخن میانِ بوستان بھی میں (بھی) باغ میں ہے هست. او در بوستال در گو گخن وہ باغ میں (بھی) بھٹی میں ہے تانگردد دوست حصم و دشمنت تا کہ دوست تیرا مخالف اور دھمن نہ بے يا بُرائے راحت جانِ خودت یا خود این جان کے آرام کے لیے در دلت ناید ز کیس نا خوش صور تأكه تيرے ول مي كينہ سے بُرے خيالات نه آئيل مشورت با. يارٍ مهر انگيز کن مشورہ، محبت بجرے کودست سے کر كه توكي وبرية وتمن والإس کہ تو میرا پرانا دنگن ہے پرور عقلِ تو نگذاردَت که تجروی تیری عقل تجھے اجازت نہ دے گی کہ تو میڑھا کیے عقل بر نفس ست بند آئيس (لیکن) عقل نفس پر لوہے کی زبیر ہے عقل چول شحنه است در نیک و بدش عقل اس کے لیے اجھے اور کرے میں کووال کی طرح ہے

حاری از گرگ جستن شرط نیست بھیڑے سے رکھوالی جاہنا مناسب نہیں ہے من تُرابِ الله علمهم میں بلا شبہ تیرا دشمن ہول ہر کہ باشد ہمنشینِ دوستاں جو دوستول کا ہم نشین ہو ہر کہ با دہمن نشیند در زمن جو زمانہ میں وتمن کا ہم نشین ہو دوست را ما زار از ما و منت دوست کو تو تو میں میں ہے نہ ستا خیر کن با خلق از بهر ایزدت ایت خدا کے لیے لوگوں سے کھلائی کر تاهمه را دوست بنی در نظر تاکہ تو نگاہ سے سب کو دوست ویکھے چونکه کردی وشمنی پرہیز کن جب تو نے دشمنی کی تو احتیاط برت گفت<sup>ع</sup> من دانم ترا اے بواحس اس نے کہا اے ابو اٹس میں تجھے جانا ہوں لیک مردِ عاقلی و معنوی لیکن تو عقلند آدی ہے ادر یا معیٰ ہے طبع خوام تا گشد از خصم کیس طبیعت کا نقاضا ہے کہ وحمن سے بدلہ لے آید و منعش کند واداردش وہ عقل آتی ہے ادر اس کوئع کرتی ہے، اس کو روکتی ہے

۔ ساری ۔ بھیڑ یا، بھیڑ دں کارکھوالانہیں بن سکتا۔ جستن ۔ بے کل تلاش اور جستو ہے کیور حاصل نہیں ہوتا۔ ہر کہ ۔ دوستوں کی محبت بیں بھٹی بھی باغ بن مباتی ہے اور دشمنوں کی محبت باغ کوبھی بھٹی بناویت ہے۔ دو کست ۔ خود فرضی کر کے دوستوں کودشمن نہ بنانا جا ہے۔

ع خیر کن ۔ لوگوں کے ساتھ اللہ کی رضا کی خاطر بھلائی کروڑ تاہم۔ جب لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو گئو وہ تمہارے دوست بن جا کیں گے اور تبہارے دل میں آکلیف دہ خیالات نہ آ سکیں گے۔ چونکہ۔اگرتو سب کودوست نہیں بناسکتا ہے تو پھرمشورہ کمی خاص دوست ہے کر۔

ج کنت ۔ مشورہ لینے والے نے کہا میں جانیا ہوں تو میزادین ہے لیکن تو انسان ہے اور عمل نہیں ہے جھے یقین ہے کہ تیری عمل کچھے میرے ماتھ کے جردی نہ کرنے و سے کی علی خوالد عظمند کا طبع تعاشا اگر چہ دستم سے بدلہ لینے کا ہوتا ہے لیکن اس کی عمل اس کی طبیعت اور نفس پر عالم سے اور نفس پر عالم اس کی عمل اس کی طبیعت اور نفس پر عالم اس کی عمل انتخاد کی ہرا چھے بڑے موقع پر حفاظت کرتی منبط

ماسبان و حاکم شهر دل ست دُل کے شہر کی کافظ اور حاکم ہے وزد در سوراخ ماند جمیحو موش چور، سوراخ میں چوہے کی طرح گھسا رہتا ہے غیست گربه ور بود او مُرده است (وہاں) کی نہیں ہے، اگر ہو تو وہ مُردہ ہے عقل ایمانی که اندر تن بود وہ ایمانی عقل جو جسم میں ہوتی ہے نعرهٔ او مالِع جریمگال اس کا نعرہ چندوں کے لیے مائع ہے خواه شحنه باش گو و خواه نے کهه دو خواه کوتوال بهو یا نه بهو که زیمش نقس در زندال بود جس کے ڈر سے تفس تید خانہ میں ہوتا ہے عقل و جانِ خلق را سلطالِ تولَى تو بی محلوق کی عقل اور جان کا بادشاہ ہے کل موجودات در فرمانِ تست عمل کل تیرے بارے میں جران اور بریشان ہے منام موجودات تیرے تھم میں ہیں

عقل ایمانی چو شحنه عادل ست ایمانی کی طرح ہے همچو گربه باشد اُو بیدار هوش وہ کمی کی طرح ہوشیار رہتی ہے در ہر آنجا کہ ہر آرد موش وست جس جگہ چوہا پنجبہ نکالے گربهٔ چه شیر و شیر آگکن بود ملی کیسی، شر اور شیر کو بچھاڑنے والی ہوتی ہے غرهٔ او حاکم دَرّندگال ع اس کی غرایث درندوں کی حاکم ہے شم پُر دُزد است و پُر جامہ کئے شر چوروں اور کیڑے اتارنے والوں سے مجرا ہے عقل در تن حاکم ایمال بود عقل بدن میں ایمان کا تھم دینے والی ہے عقلِ عقل على و جان جال اسے جال تو كى اے جان! عقل کی عقل اور جان کی جان تو ہے عقل کل سر گشته و حیران تست

إمير كردانيدن رسول عليه السلام جوانِ بنريلي را بر سَرِسّي که درال پیرال و جنگ آموزدگان بودند

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نی بنریل کے ایک نوجوان کو اس کشکر کا سردار بنانا جس میں بوڑھے ادر جلک آزمودہ سے

یک سَرِسی می فرستادے رسول بہر جنگ کافرو دفع فضول

المنحفور الله الله الشكر بميج رب شے كافر (لوكوں) ، جك اور نسول (لوكوں) كود فع كرتے كے ليے

مثل متل منعف كؤوال باورول كے خيالات برماكم بر انجوكرب مثل كامثال كما كاك باورنفس ايك جو باب در برآ نجا- اكرنفس كا غلبه ہے استحور و مال مقل نہیں ہے اور اکر ہے قومرد اے کر بدہم نے مقل کو کی قرار دیا یفلی تھی مقل او شیراور شیر آنگن ہے۔

ع ورندگان مین انسان کی توت خصیر برجی مکان مینی انسان کی توت شہر پر درز داست رانسان میں لامحالہ نفسانی تو تیس ہوتی ہیں عمل کے مجروسه بران ہے خوابت نہ برتی ماہے بس اس قدر ہے کہ اگر عقل ہوتی ہے تو وہ تو تنس مسل ہوجاتی ہیں لیکن بالکل نتائبیں ہوتی ہیں۔

س معلى متل كال اندان كو خطاب بي كرو ال معلى كامتل اورجان كى جان ب اورتمام كائتات برتيرى سلانت ب معلى كل بجرئك عليه السلام معراج من المحضور ملى الله عليد ملم يحروج برجران تقد امير كروانيدن -ال تعد كوفتل كرف سه ينقعود بهك "بزركى بدعظمت ندبسال-" سربيد جهادكاو وفتكرجس مين آنحصنور ملى الله عليد وسلم خود شريك ندوول.

لشكر كروش و سالار خيل ای کو نشکر کا امیر اور نشکر کا سید سالار بنا دیا قوم بے سُرور تن بے سُر بود بغیر سردار کی قوم بے سر کا جم ہوتی ہے زاں بودکہ ترک سرور کردہ اس کے ہے کہ تو نے سردار کو چھوڑ دیا ہے می کشی سرِ خویش را سر میکنی تو سرکشی کرتا ہے اینے آپ کو سردار بتانا ہے او سرِ خود گیرد اندر کوسار اور پہاڑ کا رائے لے لے ہر طرف گرگے ست اندر قصد خ ہر طرف گدھے کی تلاش میں بھیڑیے ہیں پیشت آید ہر طرف گرگ قوی ہر جانب توی بھیڑیا تیرے سامنے آئے گا که نه بینی زندگانی را دگر حی که تو دوباره زندگی نه دیکھے گا آتش از ہے ہیزمی گردد تلف بغیر ایندهن کے آگ تباہ ہو جاتی ہے وز کرال باری کہ جانِ تو متم اور بوجھ لاونے سے، کیونکہ میں تیری جان ہوں علم غالب را بود اے خود برست اے ننس پرست! تھم غالب پر لگا ہے

يك جواني را كزيد أو از بنيل آب نے (نی) ہزیل کے ایک جوان کو متخب فرمایا اصلِ کشکر بے گمال سرور بود یقینا، سردار تشکر کی بنیاد ہوتا ہے ای جمه که مُرده و پژمُردهٔ یہ جو تو بالکل مردہ اور پڑمردہ ہے از کسل و زیخل و زیا و منی مستی اور بخل اور خودی و انانیت کی وجہ ہے ہمچو استورے کہ بگریزد زیار اس گدھے کی طرح جو بوجھ سے بھاگے صاحبی در یے دواں کانے خمرہ سر ال كا مالك يحي دوڑے كه اے سركن! گر زنچشم این زمان غائب شوی اگر تو اس وقت میری نظر سے غائب ہو گا استخوانت را بخايد چوں شكر شکر کی طرح تیری بٹیاں چبا لے گا آل مکن یا تر بمانی از علف وہ نہ کر بالآخر تو گھال سے (محروم) رہ جائے گا میں بمگریز از تقرف کردنم خردار! میرے کام میں لگانے ہے نہ بھاگ تو ستوری ہم کہ نفست غالب ست تو بھی گھھا ہے کیونکہ تیرا نفس غالب ہے

ا یک جواتے۔ آنحضور سلی الشعلیہ دسلم نے اس کشکر کا ایک ہذیبی نوج ان مراز بنا دیا۔ ہذیبی۔ عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔ جیل گرو۔ اصل فوج کا سردار بمنز لدسر کے ہے بغیر سردار کی فوج بغیر سرکا دھڑ ہے۔ ایس ہم۔ مولانا نے کشکر کے سردار ہے گریز فریا کرشنے کی ضرورت کا مضمون شروس فریا دیا ہے بعنی انسان کی اعمال خیر میں پڑسردگی اس کے ہوتی ہے کہ اس نے کسی شنخ کو اپناسر دار نہیں بنایا۔ از کسل کسی کوشنے اور پیر بنانے بنی انسان کی عمل سے ستی اور خدمت میں بنل اور خودی مانع بنتی ہے۔ تیجو شنخ ہے گریز کرنے دالے کی مثال اس کدھے کی ہے جو بیجو سے مجبرا کر بہاڑ کی طرف بھا گریڑے۔

ع صاحبت ال كد هے كامالك كه دہائے كه بہاڑي سيكروں بحيثر يئے ہيں جو تجھے ہلاك كرديں گاور تيرى بڈيان شكر كی طرح چباڑاليں گے۔ ع آل كمن - شخ بحى بھا كنے والوں كو مجھا تا ہے كہ بھا گئے ہيں ہلاكت ہے اوراكر ہلاكت بحى نہ ہوتو كم اذكم نعمتوں ہے حروى ہے ۔ نقرف كرونم ۔ شخ كى تعليمات سے نہ تھرانا چاہے بلكہ كا لْمَنْتَ فِي يَدِ الْغُسُّالُ ' نہلانے والے كہاتھ ميں مرده' بن جاتا ہے ۔ تو ستورى ۔ انسان كا نغمى كدھا ہے جب وہ انسان پرغالب ہوتو چونكہ تكم غالب پرلگتا ہے للمذان ان كو كدھا كہا جائے گا۔

اسپ تازی را عرب گوید تعال عربی مھوڑے کو عرب "نعال" کہتے ہیں بہر استورانِ نفسِ پُر جفا ظَالْمُ نَفْسِ كَے مُحورُوں كے ليے تا رياضت تال دہم من راضم تاكمين تم يون المت كراول من رياضت كراف والا مول زیں ستوراں بس لکدہا خوردہ ام ان محور ول كى بهت سى دولتيال كهاكى بي از لكدم كيش نباشد حاره اس کے لیے دولتیوں سے مفر نہیں ہے كه رياضت دادن خامال بلاست کونکہ اناڑیوں کو ریاضت کرانا ہی مصیبت ہے تا نُواشِ مركبِ سلطان شويدِ تاکه نرم رفتار، اور شاه کی سواری بن جاؤ اے ستورانِ ملول اندر سبق اے کمر دوڑ میں عاجز گھوڑو! اے ستوران رمیدہ از ادب اے ادب سے بھاگے ہوئے گھوڑو! اے ستورانِ فسردہ رگ و بے اے ست رگ اور پھوں والے گھوڑو! زال دوبے ممکیل تو پر از کیل مشو ان دو (حار) بے وقعت کی وجہ سے غصہ میں نہ مجر ہر ستورے را صَطیّلے دیگرست ہر محوڑے کا دوسرا اصطبل ہے

خرتخواندت سي خواندت ذوالجلال الله تعالى نے تھے محورا كہا ہے، كدها نہيں كہا میر آخر بود حق را مصطفحاً آنحضُوما الله (تعالی) کے میر اصطبل میں قُلُ تَعَالَوُا گَفت از جذبِ كرم كرم كے جذب اللہ تعالی نے فرمایا" كہددے كرآؤ" نفسها را تا مُرَوَّض کرده ام میں نے جب سے نغوں کو مرتاض بنایا ہے ہر کیا باشد ریاضت بارہ<sup>ع</sup> جہاں کہیں ریاضت کرانے والا ہوا ہے لا جرم اغلب بلا بر اعبياست لا محالہ کڑی آزمائش نبیوں کی ہے سَكَّسَكَانيد از دمم يَرغا رَويد تم ست رفنار محوڑے ہو میری تعلیم سے تیز چلو قَلَ تَعَالُوا قُلُ تَعَالُوا كُفت حَنّ الله (تعالى) نے فرملا "كه دے آ جاؤ، كه دے آ جاؤ" قَلَ تَعَالُوا قُلُ تَعَالُوا كُفت ربّ الله (تعالى) نے فر لما "كمه دے آجاؤ، كمه دے آجاؤ" قُلُ تَعَالُوا قُلُ تَعَالُوا كُفت ح الله (تعالى) نے فرمایا "كهدے آجاؤ كهدوے آجاؤ" كر نيايند اے ني عمكيں مشو اے تی (ﷺ!) اگر دو ند آئیں تو غم زوو ند ہو كُوشِ بِعضے زين تُعَالُواما كرست بعض لوگ ان آ جاؤ (کی آوازوں) سے بہرے ہیں

خَرْخُواندت بِن لوگوں پرنس کا غلبہ ہاں کوانڈ تعالی نے ازراہ کرم کدھانہیں کہا ہے بلکہ کھوڑا قرار دیا ہے۔ عرب جب عربی لیاس کے کھوڑے کو پکارتے جیں اولفظ "تعال" آجا، ہولتے جیں ای طرح قرآن نے آنحصور ملی اللہ علیہ وملم کو کہا ہے کہ ان لوگوں کو "تعالوا" کہو۔ میر آخر۔ واردغهٔ اصطبل۔ پُر جَنا۔ خالم۔ رائنس محوڑے کو مدھانے والا۔ مروض سدھا ہوا کھوڑا۔ لکد ہا۔ وولتیاں۔

ریاضت بارہ۔ریاضت کرانے والا۔لاجم۔ نبی چونکہ توم کی تربیت کرتا ہے ابذا اس کوزیادہ مصائب برداشت کرنے پڑتے ہیں۔سکسکا نید۔ سکسک ہست دفتار گھوڑا۔ دم کام ریر فاتے تیزرد کھوڑا۔ یواش ترکی کالفظ ہے،نرم دفتار گھوڑا۔ سیق کھڑدوڑ۔قل تعالوا۔ لین 'اے نبی لوکول ہے کسدے کہ آجاؤ۔''

تی اللہ تعالی کرنیا بعد قرآن باک میں ہے وَ مَنْ تَحَفَّرَ فَلا يَعُونُ نَکُ تُحَفُّرُهُ "اور جوفض كفركر ہے واس كا كفركرنا بجيم محملين شرك ہے۔" سمون برمموز البين اسلبل كالمرف جاتا ہے وجوالم شقاوت إلى ان كا اسلبل و دبيس ہے جس كی لمرف بی دورت ديتا ہے۔

ست بر أب طویله او جدا ہر گھوڑے کا اصطبل جدا ہے زانکہ ہر مُرغے جدا دارد قفص کیونکہ ہر پند کا پنجرہ علیمہ ہ زیں سبب بر آسال صف صف شدند ای وجہ سے آسان پر صف صف ہو گئے در سبق هريک زيک بالاتراند مقابلہ میں ایک دوسرے سے برھے ہوئے ہیں منصب ديدار حق حيثم راست دیکھنے کی حس کا مقام آنکھ کا ہے جمله مختاجانِ چیثم روثن اند سب روش آنکھ کے متاح ہیں در ساع جال و اخبارِ نے قرآن کی روح اور قصول کے سننے کے لیے کوئی آئکھ، سننے سے واقف نہیں ہے ہریکے معزول ازاں کارِ دگر ہر ایک دورے کے کام سے جدا ہے در صف أند أندر مقام اَلصَّافون صف باندھے دانوں (فرشنوں) کے قیام میں صف بستہ ہیں میرود سوی صفے کال ناخوش ست وہ بری صف کی جانب چلا جاتا ہے كيميا بن شكرف ست اين سخن یے کلمہ بہت عجیب کیمیا ہے

منبزم کردند بعضے زیں ندا بعض لوگ ای آواز ہے سیجھے ہٹ گئے منقبض گردند بعضے زیں قصص بعض لوگ ان قصوں سے تک دل ہوئے خود ملائک نیز نا ہمتا بدند ملائک بھی (رتبہ میں) کیسال نہیں سے کودکال گرچه بیک مکتب دراند یے اگرچہ ایک بی کمتب میں ہیں مشرقی و مغربی را ههاست مشرق اور مغرب والول كي (مختلف) حسيس بين صد ہزارال عمر گوشہا کر صف زند اگر لاکھوں کان صف یاندھیں یاز صفت گوشها را منصبے پھر کانول کی صف کا ایک مقام ہے صد بزارال چیتم را آل راه نیست لِلْ کھول آئکمول کو وہ راستہ (حاصل) نہیں ہے چنیں ہر ص کیک کی شمر ای طرح ایک ایک ص کو گن لے نَجُ حَل<sup>ع</sup> ظاہر و نَجُ اندرون يانج ظاهرى حواس اور يا ي باطني ہر کھے کو از صف دیں سرس ست جو شخص دین کی صف سے سرکشی کرتا ہے تو ز گفتارِ تعَالُوا كم مكن آپ "آ جاد" کہے میں کی نہ کریں

۔ منہزم۔ بسپا۔ طویلّہ۔ اصطبل۔ تفق ۔ تفس۔ خود ملائک۔ جس طرح انسانوں میں استعداد کا اختلاف ہے ای طرح ملائکہ میں ہمی ہے ای لیے ان کو منظف مفوف میں دکھا گیا۔ کو دکال۔ ملائکہ اور انسانوں کی صلاحیت کے اختلاف کو اس مثال ہے مجمو کہ سب بیچے ایک بی کمنب میں پڑھتے ہیں لیکن صلاحیت اور استعداد کے اعتبار ہے بعض کو بعض پر فوقیت ہوتی ہے۔ مشرقی ومغربی۔ یہ صلاحیت کا اختلاف حواس میں بھی ہے، کان میں سننے کا صلاحیت ہے جوکان میں نہیں ہے۔

ع صد ہزاراں۔اگر لاکھوں آئکھیں بھی ل جا کیں تو ایک کان کی پراپر نیس سکتیں۔ہم چیں۔تمام حواس کا بھی حال ہے جوجس چیز کی صلاحیت رکھتا ہے وہ دوسرے میں نہیں ہے۔

ع تیخ حس حوائی ظاہری ادرحوائی باطنی سب اپنی اپنی صلاحیت کے اعتبار سے اپنے کام میں لگے ہیں جیسا کہ طائکہ کی مختلف مغیں اپنے کام میں گئی ہیں۔الصانون ۔ بعنی صف بہ صف طائکہ۔ ہر کے۔اگر کسی میں دین کے تبول کرنے کی صلاحیت نہیں ہے تو وہ بدوینوں کی صف میں شامل ہوگا۔ تو زمختار۔ نبی کا کام دعوت دیتا ہے وہ محرین سے تک دل ہوکر دعوت کوئیس چھوڑ تا ہے۔

کیمیا را بیج از وے وامگیر

کیمیا کو اس ہے نہ ہٹائے
گفت تو سووش کند در آخرش
اس کے آخر میں آپ کی گفتگو اس کو فائدہ دے گ

بین کہ إنَّ اللَّهُ يَدُعُو ا بِالسَّكُلام
آگا، کہ بِ شک الله (تعالی) ملائی کی طرف بلاتا ہے
مرورے جُو کم طلب کن سروری
کوئی مردار تلاش کر لے، مرداری کا طالب نہ بن

اعتراض کردن معترضے بر رسول صلی اللہ علیہ وسلم بر امیر فراض کردانیدن آل مذیلی را بر سربیہ ایک کردانیدن آل مذیلی را بر سربیہ ایک معترض کا انتخاص صلی اللہ علیہ وسلم بر ان بذیلی کو تفکر کا سردار

افراض کنا از برائے کشکر منصور خیل افراض کے کشر کے لیے افراض و کلا نسکیم بر فراشت اعراض اور "ہم نہیں مانے" کا اعلان کیا اعراض اور "ہم نہیں مانے" کا اعلان کیا در متاع نائیے چول فائی اند افران اسبب پر کس قدر مر شنے والے ہیں مردہ از جال زندہ اندر محرقہ کم دہ از جال زندہ اندر محرقہ وانگہے مقاح زندائش برست وانگہے مقاح زندائش برست جبکہ قید خانہ کی گئی اس کے ہاتھ میں ہے جبکہ قید خانہ کی گئی اس کے ہاتھ میں ہے می زند پر وائنش جوی روال می رادی ہے کھراری ہے اس کے دائن سے کھراری ہے دائی کے دائن سے کھراری ہے دائی کے دائی سے کھراری ہے کھراری ہے دائی کے دائین سے کھراری ہے کھراری ہے دائی کے دائین سے کھراری ہے کھراری ہے دائیں سے کھراری ہے کھراری

کر سے۔ اگرکوئی مکر ایک وقت میں انکار کر ہے تو ہوسکا ہے کہ وہ اپنی صلاحیت کے اعتبارے آخر میں دھوت کوقیول کر لے۔ ان اللہ قرآن باک میں ہے وَ اللّٰهُ يَلْمُعُوّا إلى دَارِ السّلام وَيَهَدِئ مَنْ يُشَاءُ إلى حِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٌ اللّٰهُ مَالُوک کے گھر کی دھوت و بتا ہے اور جس کو جا ہتا ہے سید معے داستہ کی رہنمائی کر و بتا ہے۔ 'خواجہ مولانا پھر تھیمت کرتے ہیں کہ کی بی کے کہ دائن سے وابستہ ہو جانا جا ہے۔ سرور ۔ سروار ۔ خیل ۔

لانُمسَلِم مِحرَض اعرَاض مِن بِها كرنا ہے كـ " بجھے آپ كادوكاتليم بيل ہے۔" ظلما أن - تاريك باطن، چونكدونيا دارى كاغلبر تعااس ليے اعرَاض كياو بت آكی ۔ از تحبر ۔ باجمی اختلاف كاسب تكبراد وغرور ہوتا ہے۔

ں وہت ہیں۔ اور جرے ہاں مساوت عب جرودر رور ہوں ہے۔ محرقہ بال نے والی لیجن ونیا طلبی۔ ایس مجب ونیا ہے نجات کی کنجی خوداس کے ہاتھ میں ہے، مجاہدہ کرکے لکل سکتا ہے کی تعجب ہے کہ اس کوقید خانہ میں پڑوار ہنا منظور ہے۔ باتی تامر۔ انسان مصیبتوں میں آلودہ ہے حالا نکہ روحانیت کی نہراس کے دامن سے نکرار بی ہے اس سے آلودگی کودور کرسکتا

بیهکوی آرامگاه و پشت وار (طلائکہ) آرام کی جگہ اور سمارے کے پہلو میں ہے کز گزافه دل کی جوید پناه کیونکہ دل خواہ مخواہ بناہ کا جویاں نہیں ہے نے بدے وحشت نہ ول بھسے ظلاص نه (دنیا ہے) وحشت ہوتی نه ول نجات جاہما کہ بجو اے ضال منہاج رَشد کہ اے گراہ! ہدایت کا رائتہ تلاش کر لے یافتش رہن گزافہ جستن ست اس کا حصول انگل کچو تلاش پر موقوف ہے تو دریں طالب رُخِ مطلوب بیں تو اس طالب میں مطلوب کا چیرہ دیکھ لے کال وہندہ زندگی را قیم کن کہ اس زندگی بخشنے والے کو سمجھ لے ` کے قبدے کر نیستے کس مروہ ور كيول موتى، اگر كوئى خوشخرى دينے والا نه موتا؟ کے بدندے کر نبودے آپ جو كب ہوتے، اگر نبر كا يائى نہ ہوتا زانکه در خانه لحاف و بسریست کیونکہ مھر میں لحاف اور بسر ہے بے خمار اِتھکن نباشد ایں خمار ریہ خمارہ بغیر خمار اتارنے والی چیزوں کے نہیں ہوتا ہے

دائمہ بہلو ہہ پہلو ہے قرار ہمیشہ ہر کردٹ پر میقرار ہے نور پنیان ست و جست و جو گواه نور پوشیدہ ہے اور جبتی گواہ ہے کر نبودے خبس دنیا را مناص ، اگر دنیا کی قید ہے بیاؤ کا راستہ نہ ہوتا وحشعت على موكل مي كشكه وحشت تجھے سابی کی طرح مینیجی ہے هست منهاج و نهال در ممن ست راستہ موجود ہے اور جھنے کی جگہ میں پوشیدہ ہے تفرقه جوياي جمع اندر كميس بھوٹ مخفی طور کر اتحاد کی جویاں ہے مُردگانِ باغ بر جسه ز بنُ باغ کے مردہ (ع) جڑ سے اگ پڑتے ہیں حیتم ای<sup>ت</sup> زندانیان هر دم بدر ان تیدیوں کی نگاہ ہر وقت دروازے پر صد ہزار آلودگانِ آب جو لا کھول آلودہ، یانی تلاش کرنے والے بر زمیں پہلوت را آرام نیست زیمن پر تیرے پہلو کو آرام نہیں ہے بیمُقر گاہے نباشد بے قرار سکون کی جگہ کے بغیر کوئی بے قرار نہیں ہوتا ہے

۔ وائماً۔روحانیت کی آ رام گاہ اس کے پہلو میں ہے اس کے ہوئے بیوئے بیٹراری سے پہلو بدل رہاہے لیکن اس آ رام گاہ میں واظل نہیں ہوتا ہے۔ تور۔خدا کا نور نخل ہے اور عابدول کی جبتو اس کے وجود کی گواہ ہے۔شعر، دل گواہ است کہ در پردہ دل آ رائے ہست۔ ہتی قطرہ دلیل است کہ دریائے ہست۔مناص۔ بیجاد کی جگہ۔ نے بدے۔ دنیا ہے دل کی وحشت اور عالم آخرت کی جبتو راہ نجات کا بیادی تی ہے۔

ع وحثت ونیائے وحشت انسان کوراو بدایت کی جبتو کے لیے مجبور کرتی ہے۔ مؤکل سپائی۔ منہائے۔ شعر، گرچر دند نیست عالم راپدید۔ خیر ویسف داری باید دوید۔ تفرقہ ایسان کے در دند نیست عالم راپدید۔ خیر ویسف داری باید دوید۔ تفرقہ لیے کا مشاہدہ کرو۔ وَ هُوَ مَعَكُمُ أَيْنَمَا كُنتُمُ 'ووالله تنبارے ساتھ ہے تم جہاں بھی ہو۔'' مردگان۔ فائظرُوْ آ اِلَی آنَادِ دَحْمَةِ اللَّهِ کَیُفَ یُحٰی اُلاَرُ صَ بَعُدَ مَوْتِهَا۔ 'ترجن کی مردنی کے بعد اس کی تردنازی وجود باری کی دلیل ہے۔''

علی جو مران کی اوقع رہائی کے وجود پر دلالت کرتی ہے کونکہ اگر دہائی کا دجود عن نہ ہرتا اور دہائی کی قو تخری دینے والے کی آند کی امید نہ ہوتی تو دہائی کے اسے درواز و پر لگاہ کیوں گلی ارتی تو ہدایت کی تو تع اس کے وجود کی دلیل ہے۔ معد ہزار۔ لا کھوں گئیگار آب دھمت کی جتو بیس ہیں جو آب رحمت کے وجود کی دیا ہے۔ معد ہزار۔ لا کھوں گئیگار آب دھمت کی جتو بیس ہیں جو آب رحمت کے وجود کی دجہ سے دلیل ہے۔ میز میں ۔ دلیل ہے۔ میز میں ۔ دلیل ہے۔ میز اس کی وقع میں ہوتی ہے اگر تو تع نہ ہوتو قر اور آ جائے ، دوح کی بیسی آخرت کے آرام کی وقع کی وجہ سے دیسی میں ہوتی ہے۔ بیشر گا ہو میں ہوتا ہے۔ جب خوار کی بیشر گا ہے۔ بیشر گا ہو کو کہ کو گا ہو گا ہو گا ہو گی ہو گیا ہو گی

سرورِ لشکر مگر شیخ کہن لشکر کا سردار سوائے پرانے کبوڑھے کے غير مرد پيرِ سرِ لشكر مباد بوڑھے شخص کے سوا لٹکر کا سردار نہ ہونا جاہے بايد پير بايد پيشوا (كه) پينيوا، بوڙها ڇاهي، بوڙها ہست چندیں پیرد از وے پیتتر بہت سے بوڑھے بیں اور اس سے بڑھ کر (ہیں) سیبهائے پختہ او را جیس ال کے پنتیر سیب چن کیج این نشانِ نیختگی و کاملی ست یہ پچنگی اور کمال کی علامت ہیں ببر عقل پخته می آرد نوید عقل کے پختہ ہونے کی بٹارت دیتے ہیں شد نثان آنکه میوه است خام اس کی نشانی ہیں کہ پھل کیا ہے زردی زَر سُرخروئی صیر فی ست سونے کی زردی صراف کی سرخروکی ہے اد بمكتب گاه مخبر نوخط ست وہ درسگاہ میں نو آموز ہونے کی خبر دینے والا ہے سرمن عقل ست اگرش می دّود عقل کا ایاج ہے، اگرچہ جم دوڑ رہا ہے یافت عقل او دو پُر براوج راند اس کوعقل کے دو پر حاصل ہو سے ہیں، بلندی پراڑتا ہے

گفت نے نے یا رسول اللہ مکن اُس نے کہا نہیں، نہیں اے اللہ کے رسول نہ بناہے يا رسول الله جوال أر شير زاد اے رسول اللہ، جوان خواہ شیر کا بچہ ہو بهم نو گفتِ نو گوا آپیک بی نے یہ کہا ہے اور آسیک کا فرمانا گواہ ہے يا رسول الله دريس لشكر ممكر اے رمول اللہ! اس لشکر کو دیکھنے زیں درخت ع<sup>ع</sup> آل برگ زردش را مبیں اس ورخت کو اس کے زرو بیوں سے نہ ویکھتے ہر گہای زرد او خود کے تبی ست اس کے زرد ہے بھی کب بیار ہیں؟ برگ زردِ رکش و آن موی سپید ڈاڑھی کے پیلے ہے ادر وہ سفید بال بَرگهائے نورسیدہ سنر فام نے اگے ہوئے ہر ہے برگ ہے برگی نثانِ عارفی ست بے سر و سامانی کا سامان، شناسائی کی نشانی ہے آ نکه طبع او محل عارض ست و نو خط ست وو مخض جو پیول کے رضار والا اور سبرہ آغاز ہے حرفهای خطِّ او کژ مژ بود اس کی تحریر کے حروف میر سے میزھے ہوں مے پاِي پير از سرعت ارچه باز ماند بوڑھے کے پاؤل اگرچہ تیز روی سے عاج ایل

ا گفت-اس ارشادی مغمون کے بعد مجراس منز ض کا قصہ شروع کیا ہے۔ ہم تو گفتستی منز من نے کہا آپ نے بھی تو بھی فرمایا ہے کہ پیشوابوڑھا ہونا جا ہے۔ آلشینے فی آخلہ تحالیہ فی آمنیہ 'بوڑھا اپنے الل شی ایسا ہے جیسا کہ نی اپنی است میں۔' آنخصور سلی الله علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ یارسول اللہ۔ اس اعتراض کرنے والے نے آنخصور سلی الله علیہ اسلم سے کہا دیکھے لشکر میں بہت سے بوڑھے میں جواس نو جوان سے بڑھے ' ہوئے میں۔

ے زیں درخت۔ان بوڑھوں کے بوھاپے کو نہ دیکھئے ان کا علی کی پھٹے۔ کرکھای۔ بوھاپے کے آٹار علی کی پھٹی کی دلیل ہیں۔ برکھا۔ جوائی کے آٹار علی کی ذلیل ہیں۔ برگ لوجوانی کے سازوسامان سے بے سامانی ان کی جا تکاری کی دلیل ہے۔ زردتی سونے کی زردی صراف کی سرخرد کی کا سبب بنتی ہے۔

ے آ تک۔ جونو جوان ہاس کے رضار گاب کی طرح بیں اور مبز و خطانورستہ ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خطاطی بیل نوآ موذ ہے اور اس کے حروف و خطاطی بیل نوآ موذ ہے اور اس کے حروف قاعد و کے مطابق نہ ہوں گے۔ ایسانو جوان بران کا اگر چہ چست ہوتا ہے لیکن مقل کا ایا بی بیر۔ بوڑھے کے ہاتھ پاؤل اگر چہ مست پڑجاتے بیں کی مقل کو بر برواز حاصل ہوجاتے ہیں۔

داد حق بر جاي دست و پاش پر الله (تعالى) في ال كوباته ياول كربجائ يروسدين من سخن گویم چو زرِ جعفری (تق) میں جعفری سونے کی سی بات کروں ہمچو سیماب ایں دکم شد مضطرب میرا یہ دل یارے کی طرح بے قرار ہو گیا دست ہر لب می زند تیخی کہ بس ہونٹ پر ہاتھ رکھتی ہیں، لیعنی کہ بس بح می جوید ترا جو را مجو مجھے سمندر تلاش کر رہا ہے، تو نیر کی تلاش نہ کر حَمَّ كُن وَاللَّهُ أَعُلَمُ بِالصَّوَاب تحمّ کر دے اور خدا بہتر جانا ہے بيش يغير سخن زال سردلب یات پنمبرعظی کے سامنے شندے ہونوں کی کہ خبر ہرزَہ بود پیش نظر کہ مثاہرہ کے سامنے خبر بیار ہوگی ہے بهر حاضر نبیت بهر غائب ست یہ مشاہ کے لیے تہیں ہیں، غائب کے لیے ہیں این خبرها پیش او معزول شد . خریں اس کے لیے بکار ہو سکیں وقع کن ولالگان را بعد ازین اس کے بعد ولالہ (عورتوں) کو وقع کر

گر مثل خوابی بجعفر در نگر اگر تو مثال حابتا ہے، جعفر رضی اللہ عنہ کو د مکھے لے گرز اسرارِ سخن بوئے بری اگر تو کلام ہے رور بر بگذر از زر کاس سخن شرمحجب بگذر از زر کاس سخن شرمحجب سرائے سونے کی بات چھوڑ کیونکہ یہ بات حصیب زاندرونم صد خموشی خوش نفس میرے اندر سے سو خاموشیاں، خوشبو وار خامشی با بحرست و گفتن همچو جو خاموشی سمندر ہے اور گفتگو لیر کی طرح ہے از اشارتهای دریا سر متاب دِریا کے اشارول سے منہ نہ موڑ بچنیں پیوستہ کرد آل ہے ادب ای طرح مسلسل وہ بے ادب کرتا رہا وست می دادش سخن او بے خبر باتیں اس کے ہاتھ میں آتی رہیں وہ بے خرتھا ایں خبرہآ<sup>ع</sup> از نظرہا نائب ست یہ خبریں، مثاہدوں کے بعد ہیں ہر کہ او اندر نظر موصول شد جو مضاہرہ میں پیج کی چونکه با معثوق ششق هم نشین جب تو معثوق کا ہم نشین بن کیا

ا کرشل۔اگر ہاتھ پاؤں بیکار ہوجانے پر جاصل ہوجانے کی کوئی مثال چاہیے تو وہ حضرت جعفر طیار دخی اللہ عنہ بیں غزوہ مونہ بیل جب ان کے ہاتھ کئے سے تو اللہ نے ان کو جنت میں پر عنایت فرمادیے ہیں۔ ذرّجعفری جعفر پر کی کے دور کا سونا خالص ہونے ہیں مشہور ہے۔ ذرّ۔ دنیاوی سونے کی بات سے اسرار پوشیدہ ہونے گئے جس کی دجہ سے میراول پارے کی طرح بے قرار ہوگیا۔ دست۔ ہونؤں پر ہاتھ رکھنا خاموش رہنے کا اشارہ ہوتا ہے۔

ع خامتی ۔انسان خاموثی میں خیالات کوج کرتا ہے جب گفتگوٹر و تا کرتا ہے قو خاموثی سمندر ہے جس سے گفتگو کی نہر جاری ہوتی ہے جب سمندر خود انسان کا طالب ہوتو اس کونہر کی تلاش نہ کرنی چاہیے۔از انٹار تہا۔خاموثی انٹارے کر دنی ہے کہ اب ان امرار کی گفتگوختم کروے ہم چیس ۔ پھر مولانا نے معترض کا ذکر شروع کیا ہے۔ دست ۔ جب کی چیز کا مشاہدہ حاصل ہوتو مشاہدہ کرنے والوں کواس چیز کی فہریں دینا بریکا دبات ہے۔

سے ایں جرہا۔ کی چیز کے بارے میں جمریں دیکھنے کے قائم مقام بیں اور جروں کا تعلق اس فیض ہے ہے جواس چیز نے قائب ہو۔ ہرکہ۔ جو تنص مشاہدہ محررہ ہاہواں کو جریں سنانا لغوکام ہے۔ چونکہ۔ مقعود حاصل ہوجانے کے بعد وسائل اور ذرائع برکار ہوجائے بیں۔ دلالگاں۔ وہورین جوعاشق ومعنوق میں نامہ و بیام کا ذریعہ بی بیں۔

نامه و دلاله بر وے سُرد شد خط اور دلالہ ای کے لیے بے ضرورت بن گئے حرف كويد از يئے تقهيم را بات کرتا ہے، سمجھانے کے لیے كال دليلِ غفلت و نقصانِ ماست کیونکہ وہ جاری جہالت اور کمی کی دلیل ہے بهر ایں آر خطابِ اَنْصِتُوْا ای کیے تھم ہوا ہے، خاموش رہو لیک اندک کو دراز اندر مکش لیمن بات کو طول نہ دے ہمچناں شیر میں بگو با امر ساز ای طرح عمدہ بات کر، تھم جان با ضياء الحق حمام الدين كنول آب ضیاء الحق حسام الدین کے ساتھ ہوں او بھد نوعم میکھٹن می کشد وہ سکڑوں طرح سے بولنے پر مجور کرتے ہیں چونکه می بنی چه می جوئی مقال جبكه آب مشامر وكرت بي بات كى جبتو كيول كرت بين؟ اَسُقِنِيُ خَمْرًا أَوْ قُلُ لِّي إِنَّهَا مجھے شراب بلا اور مجھ سے کمہ کہ یہ ہے کوش می گوید که قسم گوش کو کان کہتا ہے کہ کان کا حصہ کہاں ہے؟

برکه<sup>ا</sup> از طقلی گذشت و مَرد شد جو شخص بجینے ہے لکل کیا ادر جوان ہو کیا نامہ خواند از ہے تعلیم را خط پڑھتا ہے، سھانے کے لیے بیش بینایاں خبر گفتن خطاست ر کیمنے والوں کو خبر سانا علطی ہے بیش بینا شد خموشی نفع تو صاحب بصيرت كے مامنے حيب ديا تيرے كے مفيد ب َ كُرُ بِفِرِمايدِ عَبِي بَلُو بِرِ كُونَى خُوش اگر وہ تھم دے کہ بول (تو) اچھی بات کر ور بفرماید که اندر کش دراز اگر وہ تھم دے کہ تنصیل کر ہمچناں کہ من دریں زیبا فسول جیا کہ میں اس حین کلام کے معالمہ میں چونکه کونه می منم من از رَشد جب میں بھلائی کے ساتھ مختر کتا ہوں اے حسام الدیں ضیاءِ ڈوالجلال اے حمام الدین آپ اللہ (تعالی) کا نور ہیں این مگرظ باشد ز حب منتقبی ر شاید محبوب کی محبت کی وجہ سے ہے بردنهانِ تست این دم جام او اس وقت آپ کے منہ سے اس کا جام لگا ہے

جرک عاش کی جوانی خودسٹو قدکودوں دیتی ہے جرنام و بیام کی حاجت نہیں داتی ہے بین جب تک کرما لک کا بھین ہاں کو ذرائع کی ضرورت ہے جب وہ بلوغ پر بھی کر مشاہرہ کو لیتا ہے قو دمائل ہے بے نیاز ہوجاتا ہے۔ نام خواہم کا لمین جوابندائی ذرائع اختیار کرتے ہیں وہ دو مروں کی تعلیم اور تغییم کے لیے ہوتے ہیں۔ پیش بیٹایاں۔ جن کو مشاہرہ حاصل ہاں کو خبر میں و بنا ان کے مقام ہے اپنی جہالت کا جوت و بنا ہے۔ آنسے تو الحرق ان باک میں ہوا گاؤ الله و آنسے تو الله و آنسے تو الله و آنسے تو الله و آنسے تو الله و آن باک میں ہوائی دور ان کا در خاص کی مطالبہ کر می و بنا ان کے مقام ہے اس کی طرف کا ان لگاؤ ، خاص کی دور ان کے مقام کے اور میں دو یا فت کر می تو اجھے ہیرا یہ میں مختم بات کہدوں ہاں اگر وہ تفصیل کا مطالبہ کر سے عمد مطریقہ پر تفصیل کردو ۔ آم چنال میں الدو فیا مائی کا محل میں معاملہ ہے۔ جس اس صاحب مشاہدہ کے کو خسر مشاہدہ حام الدین کا شوقی سات کی معاملہ ہے۔ جس اس صاحب مشاہدہ کے در مائی کو جب مشاہدہ حام الدین کا شوقی سات کے در میں کھیں تھوں کئے پر مجبود کرد بتا ہے۔ اسے حسام الدین ۔ آپ کو جب مشاہدہ حام الدین کا شوقی سات کو جب مشاہدہ حام الدین کا شوقی سے تفسیل کا مطالبہ دیں ۔ آپ کو جب مشاہدہ حام الدین گو میں ہے۔ تو میں ہو کو جب مشاہدہ حام الدین کا شوقی ہو کہ در کی باتھیں ہو کہ جب کا اس قدر شوق کیوں ہے۔ کو جب مشاہدہ حام الدین کا شوقی ہو کہ در کی باتھی سنتے کا اس قدر دوق کیوں ہے۔

ای کردید جواب بے مشق کا تقاضا ہے کہ عاش کے تمام دوال معثول سے بہر ووری از کھ اگر دیکھتی ہواؤ کان با تمل سننے کا مشاق ہوتا ہے۔ اَسَقِینی۔ مست جا ہتا ہے کہ ماتی کی ٹراب سے مرف دائن کی لذت حاصل نہ کرے بلک کان می اس کانام نیل۔ برد ہان۔ منہے اگر جام لگاہے و کان اپنا دعمہ انگلاہے۔

قتم تو<sup>ا</sup> گرمی ست نک گرمیت ہست گفت حرص من ازین افزون ترست تیرا حصہ گری ہے ہیے جھے میں گری ہے اُس نے کیا میری رس اس سے برحی ہوئی ہے جواب کفتنِ سیجمبر صلی الله علیه وسلم آن اعتراض کننده را اس اعتراض كرنے والے كو آنخضور صلى الله عليه وسلم كا جواب وينا

چوں نے حد بُرد آل عرب آل گفتگو جب ال عرب نے وہ گفتگو حد سے بردھا وی لب گزید آل سرو وم را گفت بس ہونٹ دبایا، اس سرد لب سے کہا کہ بس چند گونی پیشِ دانای نہال واتف امرار کے سامنے کتنا بولے گا؟ کہ بخ ایں را بجای ناف مشک کہ اس کو مٹک کے نافہ کی جگہ خرید لے زریه بنمی و گوئی که اُخ ناک کے نیچے رکھتا ہے اور کہتا ہے آخا خا تا کہ کالایِ بدت یابد رواج تاكه تيرا خراب مال جالو ہو جائے تانمانی پَشک دول را مشک نغز تاکہ تو نمتر میگئی کو عمدہ ملک ظاہر کرے آل ہو کا میں اللہ کا میں اللہ کا میں اللہ می آسانوں کے مکشن کے جےنے والے کو خویشتن را اندکے باید شاخت (ِكُر) تحورًا ايخ آب كو پيچانا جابي گربه را بم شرم باید داشتن یلی کو بھی شرم کرنی جاہے

در حضورِ مصطفاي قذخو ثیریں مزاح، مسطیٰ اللہ کے دربار میں آل شه و النجم و سلطان عبس والنجم کے شاہ اور عبس کے سلطان نے وست می زد بهر منعش بردهال اس کو روکنے کے لیے منہ پر ہاتھ رکھا يبين بينائ بُردهُ سرگينِ ختك تو خنک گوہر صاحب بھیرت کے سامنے لے جاتا ہے بعر را اے گندہ مغز گندہ کخ اے بددماغ گندہ مغز، میگئی کو أخ الن برداشتي الے سي و كاج اے امل بھیگے! تو آخا خا کرتا ہے أخ افے بردائتی اے ختک مغز اے خنگ دماغ تو آخاخا کرتا ہے تا فریبی آل مشام بیاک را تو یاک دماغ کو کب تک دھوکا دے گا؟ حلم او خود را اگرچه گول ساخت أس كى يردبارى نے اگرچدائے آپ كو بھولا بتاليا ہے ویک را گر باز ماند إمشب و بهن اگر آج کی رات دیگ کا منے کھلا رہ گیا ہے

ل منم تو کان کوجواب ملاہے کہ تیرا حصد وحرارت عشق ہے جو تھے میں دیکھنے سے سرایت کر رہی ہے وہ کہتا ہے نییں میں اس سے زیادہ لذہ واہتا ہوں اور وہ محبوب كا كلام سفنے سے حاصل ہوكى۔ در صفور۔اس مخرض نے بنديلي نوجوان كے سردار بنائے جانے پر جب بہت زياد واعتراض كياتو آ تحضور صلى الله عليدو ملم نے اس كو ظاموش رہے كا اشار وكيا۔ والجم \_اس مورة ميں آب كے برح موسنے كا ذكر بے سورة عيس ميں آپ كى نا كوارى كاذكر بـــيدونون باتين مورت وال كمناسب تين اس ليوان كاذكركيا كياب واناى ينهال آ مخضور عليك كي وات كراي -ع بیش مینا مقرض نے بات اجھا عراز ہے کئی تھی لیکن اس کا خشا صداور برباطنی تھی اس لیے مولانا نے اس کی پیشیبات ذکر کی ہیں۔ بعردا۔ میتنی کو

سوتكه كرآ باباكرتاب تاكدومر فضبودار مظك بجهليل ميج احق كان بيناكالاسان

سے پشک مینگنی۔ تافریک نو خوشبودک کے ماہر کو دھوکا دینا جا ہتا ہے۔ طلم ربووں کی بردباری ان کوسادہ بنائے رکھتی ہے لیکن دھوکا دینا جا است طلم ربووں کی بردباری ان کوسادہ بنائے رکھتی ہے لیکن دھوکا دینا جا است طرف ديكمنا چاہے كدو كى كود موكادے رہا ہے۔ ديك\_ اگر بنڈيا كھلى روجائے تو بلى كوتو بجونرم كرنى چاہے اوراس ميں مندة الناجاہے۔

سخت بيدارست وستارش مبر وہ خوب بیدار ہے اس کی چیڑی نہ آتار اين فسونِ ديوِ پيشِ مصطفیٰ ہے شیطانی منتر مصطفیٰ ﷺ کے روبرو ہریکے حلمے ازانہا صد چوکوہ ان میں سے ہر بردباری سو پہاڑوں جیسی ہے زیرک صد چیتم را اعممه کند سو آتھوں والے ہوشیار کو اندھا کر دی ہے نغز نغزک بر رود بالاي مغز جو عمرگی عمرگی میں دماغ پر پڑھ جاتی ہے همچو فرزین مست و کژ رفتن گرفت فرزین کی طرح مست اور میرها جلنا شروع کر دیا درمیانِ راه می افتد جو پیر بوڑھے کی طرح راستہ میں گر پڑتا ہے نے مئی کہ مستی او کیک تشی ست نہ کہ وہ شراب جس کا نشر ایک رات کا ہے سه صد و نه سال هم کردند عقل تمن سو نو سال تک ابنی عقل کھو بیٹھے دستها را شرحه شرحه کرده اند انہوں نے ہاتھوں کو تکڑے تکڑے کر دیا ہے دار را دلدار می پنداشتند انہوں نے سولی کو پیارا سمجما

خویشتن! گر خفته کرد آن خوب فر اگر اس عالیشان نے اینے آپ کوسویا ہوا بتا لیا ہے چند گوئی اے لجوج بے صفا اے بد باطن جھڑا لو! تو کب تک پڑھے گا؟ صد ہزاراں علم دارند ایں کروہ بے لوگ لاکھوں کردباریاں رکھتے ہیں حلم شال بیدار را اَبله کند ان کی بردباری بیدار (مغز) کو بیوقوف بنا دیتی ہے حكم شال يم جمچو شرابِ خوب و تغز ان کی بردیاری عده اور بہتر شراب کی طرح ہے مست را بین زال شرابِ پُر شگفت اں عجیب شراب سے مست کو دکھے مردِ برنا' زال شرابِ زود کیر اس زود اثر شراب سے جوانِ انسان خاصہ ایں بادہ کہ از خم نبی ست خصوماً یہ شراب جو کہ نی ﷺ کے منکے کیہ ہے آنکه اصحاب<sup>ین</sup> کہف از تقل و تقل وہ (شراب) کہ اصحاف کہف تعل اور سنر ہے زال زنانِ ممر جاے خوردہ اند ای (شراب) ہے مصری عورتوں نے ایک جام ہا ہے ساحرال ہم سکرِ موسی " داشتند جادو کر مملی (حضرت) موسی علیدالسلام کا نشدر کھتے ہیں

ا خویشن - بزے لوگ بحرم سے ایٹ آپ کو عافل بنا لیتے ہیں حین و وسب بھی بچھتے ہیں۔ لبوت بھٹر الو۔ بے منفا۔ برباطن فسون و یو مشہور ہے کہ منتر پڑھ کر جن کو بوتل میں بند کرلیا جاتا ہے۔ معد بڑاراں۔ انبیا کی بردباری کامعمولی حصہ مو پہاڑوں سے زیاد و متمل ہوتا ہے۔ حکم شاں۔ ان میں اس قدر برد باری ہوتی ہے کہ بڑے ہے بڑا ہوشیاراور بینا دموکا کھا جاتا ہے۔

ع حلم شال-ان کی بردباری میں شراب کی تا نیمر ہے جوانسان کو مد ہوش کردی ہے۔ ست۔ شرابی مستانہ کے دفار ہوجا تا ہے۔ فرزین ۔ بیشطر نے
کا مہرو ہے جم کی جال نیز هی ہوتی ہے۔ مرد برنا۔ جوان آدی شراب کے نشہ سے بوڑھوں کی طرح راستہ میں کر پڑتا ہے۔ فاصہ۔ جب اس
معمولی شراب کے بیاثر ات بیل توعشق الیمی کی شراب کے کیا چھا اثر است ند ہوں گے۔

سے امحاب۔امحاب کہف عشق النمی کی شراب ہے ایسے مست ہوئے کہ ندان کو چبینا یا در ہاند سنر کرنا اور ایک غار میں تین سونوالسال تک سوتے کہ مدان کو چبینا یا در ہاند سنر کرنا اور ایک غار میں تین سونوالسال تک سوتے کہ ندان کو چبینا یا در ہے۔ زال۔معترت یوسف علیہ السلام کود کم کے کرمعر کی حور تیں عشراب سے ایسی مست ہو مجنی کہ دول پر چڑ حینا ان کو پیار الگا۔ جن جادو کروں کوفرموں معترت موکی علیہ السلام سے مقابلہ پر لا یا تھا وہ اس شراب ہے ایسے مست ہو مجنی کہ یولی پر چڑ حینا ان کو پیار الگا۔

جعفر الطيار الله على بود مت زان كرو مي كرد بيخود ما و وَست (حفرت) جعفر طیار منی الله عنه ای شراب سے مست تھے۔ ای لیے بیخودی سے ہاتھ پاؤں قربان کرتے تھے۔ قصہ سبحانی ما اعظم شانی گفتن بایزید قدس سِرُّ ہُ و اعتراضِ مريدان و جواب او مرايثال را نه بطريق گفت زبال بلكه از راه عمال حضرت بایزید قدس سرہ کے سحانی ما اعظم شانی کہنے کا قصہ اور مربدوں کا اعتراض اور ان کو ان کا جواب زبانی گفتگو سے نہیں بلکہ مثابرہ کے راستہ سے

با مریدان آن فقیرِ مختشم بایزیدٌ آمد که مک یزدان منم وہ معزز درولیش مریدول کے سامنے بایزید آئے کہ بیہ میں خدا ہوں لَا اِللَّهُ اِلَّا اَنَّاهَا فَاعُبُدُون کوئی معبود نہیں نگر میں خبردار! پس میری عبادت کرو تو چنین تفتی و این نبود صلاح آپ نے ایا کہا ہے اور یہ ٹھیک نہیں ہے كاروما ورمن زَند آل وم بله خردار! نورأ ميرے حجريال گھوني ويتا چوں چنیں کویم بباید کشتنم جب میں ایبا کہوں مجھے قتل کر دیتا جاہے ہر مریدے کاردے آمادہ کرد ہر مرید نے ایک جھری تیار کر کی آن وصبیحهاش از خاطر برفت وہ وصیتیں دل سے نکل سکی صبح آمد سمِّع او بیجاره شد صبح ہو گئ تو ان کی سمع بے کار ہو گئی شحنہ بے جارہ در کنج خزید بے جارہ کوتوال کونے میں جا گھسا

گفت متانه عیاں آں ذو فنون اس صاحب كمالات نے مستى كى حالت ميں تھكم كھلا كہا چوں گذشت آنحال گفتندش صاح جب وہ حالت گذر گئی، صبح کو انہوں نے ان سے کہا گفت<sup>ع</sup> این بار ارتنم این مشغله فرمایا اب کی بار اگر میں سے کام کروں حق منزّه از تن و من یا سم الله تعالی جم سے پاک ہے اور میں مجسم ہوں چوں وصیت کرد آل آزاد مرد جب اک آزاد مرد نے (یہ) وصیت کی مست گشت<sup>۳</sup> او باز ز اِستغراق زفت وہ پھر بھاری استغراق سے مست ہو گئے عشق آمد عقلِ او آواره شد عشق آیا تو ان کی عقل بھاگ گئی عقل چوں شحنہ است چوں سلطاں رسید عص کوتوال ہے، جب شاہ آیا

ا جعفر حضرت جعفر فرود مورد من اى شراب سايس مست تقے كه ماتھوں كے كننے كى ان كوكو كى پرداند ہوكى \_ قصه عضرت بايزيد كے اس قصه ے بھی شراب معرفت کے تشادر سکر کی تیفٹ ظاہر کرنا ہے۔ سجاتی۔ اعظم شانی۔ میں ذات پاک ہوں میری شان کس قدر ہوی ہے۔ بامریدال-استغراق وصدت ادر كمال مستى ميل بايزيد نے اپنے آپ كوغدا كهدويا۔ ذوننون - بايزيد - گفتندش - جب سكرختم موااور ان كى صحو كى حالت موكى قو مريدول فے ال سے كہا آب كے وہ كلمات بہت غير مناسب تھے۔

ع منت بایزید نے مریدوں سے کہا کہ اگر اس طرح کے کلمات میری زبان سے چرتکلیں تو بھے آل کردیتا۔ می مقدا کیتے ہوسکا ہوں می مجسم ہول اور خداجم سے پاک ہے۔ چوں مریدوں نے اکلی ومیت پرچھریاں تیاد کرلیں۔

سے مست گشت کی اران پرسکری کیفیت طاری ہوگئاؤوووائی کیلی ساری گفتگو بھول گئے۔ عشق بایزید کے کلمات عشق کی مستی کی و حبر معنے مولاناعشق كى تا تيربيان كرتے بي عمل بمنول من كے باور عشق مورج بي سورج فكنے پر منع بيكار بوجاتى بياك مرح عمل عشق كرما من لا جارہ بالمان-عشق با دشاہ ہے اور عمل کوتو ال \_

سابيه را بأفنابِ اوجِه تاب ہانے کی اس کے سورج کے سامنے کیا مجال ہے هم شود از مرد وصف مردی آدی ہے آدمیت کی صفت کم ہو جاتی ہے زیں سری ور زاں سُری گفتہ بود اس جانب کی، اگرچہ اس جانب سے کہا گیا ہو کردگارِ آل بری خود چول بود (تو) اس جن کا خدا خود کیما ہو گا؟ تُرکب<sup>ع</sup> ہے الہام تازی گو شدہ ترک بغیر الہام کے عربی بولنے والا بن گیا چوں پُری را ہست ایں ذات و صفت جبکہ بیے ذات اور صفت جن کی تھی از پری کے باشدش آخر کی آخر وہ جن ہے کب کم ہو گا؟ شرح راہ از کور کے پُرسد بگو بنا، راستہ کی تفصیل اندھے سے کون یوچھتا ہے؟ تو بگوئی او نکرد آل باده کرد تو کیے گا (بہ کام) اس نے مہیں کیا، شراب نے کیا ہے تو بكوكي باده گفته است ايل سخن تو کے گا ہے بات ٹراب نے کی ہے

عقل سائيا حق بود حق آنآب عقل الله (تعالی) کا سامیہ ہے الله سورج ہے چوں پُری غالب شود بر آدمی جب جن کسی آدمی ہر چڑھ جاتا ہے۔ ہر چہ گوید آل بری گفتہ بود وہ جو کچھ کہتا ہے، جن کی گفتگو ہوتی ہے چول پُری را این دم و قانول بود جب بری کو بے طاقت اور فائدہ حاصل ہے اُوی اُو رفته پَری خود اُو شده اس کی ماہیت چلی گئی وہ خود جن بن گیا چوں بخود آید نداندیک لغت جب وہ ہوش میں آتا ہے ایک لغت تہیں جانا يس خداوندِ پَرِيّ و آدمي تو جن و انس کا خدا شیر کیر از شیر کے ترسد بگو منا، نیم مست شیر سے کب ڈرنا ہے؟ شیر سمیر از خونِ تُرِ شیر خورد شم ست اگر نر شیر کا خون کی جائے ور محن پردازد از راز کهن اگر وہ پرانے راز کی بات کے

محسل سآبید عمل کا بقا اللہ کے تجابی نور کی وجہ ہے اگر وہ نور کا پر دہ ہے جائے تو تحلق اور محسل کا بندلائے اور فتا ہو جائے ای طرح سابی کا وجود سور ج کے پر دہ بیٹی ہونے کی وجہ ہے ہے گر پر دہ ہے جائے تو سابیہ باتی ند ہے۔ جو آب پری ۔ پہلے تو مولانا نے بایزید کے اس کلام پر عذر پیٹر کے اب کہتے ہیں کہ دہ کہنا دراصل ان کا کہنا تی نہ تھا بلکہ وہ خود ذات بھی کا کہنا تھا جو اپنی جگہ بالکل سمجے تھا انسان پراگر جن جڑھ جاتا ہے تو اس میں سے انسانسیت کے اوصاف ختم ہوجائے ہیں اور وہ جو بچھ بول ہو وہ بیں بول بلکہ جن بول ہے۔ جوآب جب جن کے بیاثر ات ہوتے ہیں تو اللہ تعالی کی تجلیات کے وقت ایک انسان اپنی صالت پر کب دوسکتا ہے تو لائلے گفتہ او گفتہ اللہ بود کر چے از صافتہ میداللہ بود۔ اور آؤاد ۔ لیمن اس کی ہستی۔

نورِ حق را نیست آن فرهنگ و زور تو كياالله (تعالى) كنور من برليافت اورطافت نهوكى؟ تو شوی بیت او سخن عالی کند تو مغلوب ہو جائے (اور) وہ بلند بات کر لے ہر کہ گوید حق تگفت او کافرست (کیکن) جو بیہ کہے کہ اللہ (تعالیٰ) نے نہیں فر ملیا وہ کا فر ہے آل سحن را بایزید آغاز کرد وہ بات بایزیر نے شروع کر دی زاں قوی تر گفت کاوّل گفتہ بود اس سے زیادہ سخت بات کی جو پہلے کی تھی چند جوئی بر زمین و بر سا تو آسان اور زمین میں کب تک حلاش کرے گا؟ كاردما برجيم بإكش مي زدند ان کے پاک جم میں چھریاں گھونے رہے ہتے کارد می زد پیر خود را بے ستوہ این پیر کے بے رحراک چھری گھونیا تھا بازگونه از تن خود می دَرید وه النا این جمم کو پھاڑتا تھا وال مريدال خنته و غرقابِ خول اور وه مرید زخی اور خون میں غرق سے حلقِ خود ببریده دیده و زار مُرد أس نے اپنا گلا کٹا ہوا پایا اور بری طرح مر عمیا سینه اش بشگافت و شد مُرده ابد اس کا سید چرا اور بیشہ کے لیے مردہ ہو کیا باده را می بود کر آین شر۳ و شور أكر شراب مي سي شور و شر ہوتا ہے کہ تُرا از تو بکل خالی کند کہ وہ تجھے، تھے ہالکل خال کر وے گرچ<sup>ا</sup> قرآل از لب پیمبر است قرآن اگرچہ پینمبر کے لبوں ہے ہے چوں ہای بے خودی برواز کرد جب بیخودی کے ہا نے پرواز کی عقل را سیل تخیر در ربود عقل کو تخیر کا کسلاب بہا لے گیا نيست اندر جب ام إلا خدا (کہا) میرے جبہ میں غدا کے سوا (کوئی) نہیں ہے آل مریدال عمله دیوانه شدند وہ سب مرید پاکل بن گئے ہر کیے یوں محدان گرد کوہ گرد کوہ کے بے دینوں کی طرح ہر ایک ہر کہ اندر شیخ تینے می خلید جو شخص ﷺ کے اندر تکوار محمانا تھا یک اثر نے <sup>ت</sup>ے برتن آل ذو فنول اک ہنرمند کے جم بر ایک نٹان نہ تھا ہر کہ او سوی گلولیش زخم بُرد جس نے ان کے کیلے پر زخم نگایا وَانکه أو را زخم اندر سینه زد اور جس نے اُن کے سید پر زخم لگایا

۔ گرچہ قرآن کے الفاظ اگرچہ آنخضور صلی اللہ علیہ و کم کے دہن مبارک ہے ادا ہوتے تھے لیکن اس کو آنخضور صلی اللہ علیہ و کم کا کلام کہنے والا کا فرہ اور اس کو خدا کا کلام قرار دیا جاتا ہے ای طرح و والفاظ اگر چہ بایزید کے منہ ہے ادا ہوئے لیکن و وخدا کا کلام تھا۔ چوں ہما کی۔ معفرت بایزید کر جب تحلیل سے تعلق کے ایک میں مندا کے سواکو کی نہیں ہے اس کو تحلیل سے بھی زیادہ تحت جملہ کہا اور کہنے گئے کہ برے جہیں خدا کے سواکو کی نہیں ہے اس کو میرے جہیں تا اس کو کو آن اس اور زمین پر کیوں تلاش کرتے ہو۔

۔ آل مریدال۔ان جملہ پرتمام مرید د بوانہ واران پر تھریاں لے کرٹوٹ پڑے اوران کے پاک جسم پر تھریاں چلا دیں۔ ہریکے۔گر دکوہ،رے کے علاقہ کامشہور پہاڑ ہے۔امام رازی کے زمانہ میں دہان کا فروں کی ایک جماعت تھی جومسلمانوں کو بے در اپنے قل کرتی تھی۔ستوہ ۔ بیشمٹین ،تنگادل ہونا۔ ہرکہ۔ جومرید شنٹے کے تھری مارتا تھا اس کا زخم خوداس کے لگٹا تھا۔

ے کیک اثر نے۔بایزید کے بدن پرکی کی چمری کا زخم نہ لگا اور مرید خون بی نہا محت۔ ہرکہ۔جس مرید نے ان کا گا کا شنے کے لیے تعلمہ کیا اس کا خودگا کٹ کیا اور مرکیا۔وائکہ۔جس تخص نے بایزید کے سینہ کو چاک کرنا چاہا اس کا خودسینہ چاک ہو کیا اور ایدی نیندسو کیا۔

ول نداوش که زند زخم کرال اس کے دل نے اس کو اجازت نہ دی کہ کاری زخم لگائے جال ببرد إلا كه خود را خسته كرد اس نے جان بیا لی مگر اینے آپ کو زخی کر لیا نوجها از جانِ شال برخاسته ان کی جان سے نوے بلند ہوئے کاے دو عالم درج دریک پیر من كه اے (وہ شخ ) كه دونول جہان ايك لباس ميں بيں چوں تن مردم ز تخفر کم شدے انمانوں کے جم کی طرح تخفر سے فنا ہو جاتا بإخود اندر ديده خود خار زو تو اس نے خود اپن آکھ میں کانا چھویا برتن خود می زنی آل هوشدار سمجھ لے تو ایخ جم پر مار رہا ہے تا ابد در ایمنی او ساکن ست وہ ہمیشہ کے لیے اس میں مقیم ہے غير لقش رُوي غير آنجايِ نه سوائے غیر کی صورت کے اس میں سیکھ نہیں ہے ور زلی بر آئینہ بر خود زئی اگر آئینہ پر حملہ کرے گا اپنے اوپر کرے گا وربه بني عيسي مريم توكي اگر تو عینی ابن مریم علیہ السلام کو دیکھے گا، تو تی ہے

وانكه أحمر بود زال صاحبرال ادر جو مخض اس اقبال مند سے واقف تھا ینم دالش دستِ او را بسته کرد تھوڑی سی عقل نے اس کے ہاتھ باندھ دیے روز گشت و آل مُریدال کاسته دن نکل آیا اور ده شم مرده مرید چیش او آمه بزارال مُرد و زن ہزاروں مرد و زن ان ( ع کے پاس آئے ایں تن تو کرتن مردم فسرے اگر یہ آپ کا جم انسان کا جم ہوتا باخودے <sup>ع</sup> با بے خودے دو جار زد خودی والے نے جب قائی کا مقابلہ کیا اے زدہ بر بے خوداں تو ذوالفقار اے وہ کہ تو نے قانوں پر مکوار طِلاَل زانکه بے خود فانی ست و ایمن ست کونکہ بے خود قائی ہے ادر محفوظ ہے تفشِّ او<sup>ع</sup> فانی و او شد آئینه اس کی صورت فنا ہو گئی ہے اور وہ آئینہ بن ممیا ہے کر سمنی تف سوی رُوی خود کنی اگر تو تھوکے کا تو اپنے منہ پر تھوکے گا ور به بنی رُوی زشت آنهم توکی اگر تو بھدا چہرہ دیکھنے گا دہ بھی تو بی ہے

وانک۔جس فض نے معزت بایزید کی فخصیت کو سمجھا اوراس نے تھوڑی کا متل ہے کام لیا تو معمولی زخم لگایا پھر بھی وہ زخم خوداس کے لگا۔ روز گشت۔ رات میں بیسب بچھ ہوامنے کو جب نیم مردوم بیدوں پر حقیقت کمل کئ تو وہ اور سیکڑوں لوگ شنخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ کے لباس میں کمی ایک فخص کا جسم نہیں ہے دولوں جہان ہیں اگر اس لباس میں انسانی جسم ہوتا تو وہ فیخروں سے ذخی ہوجا تا۔

بآخودے۔ جب کوئی دنیا دار کسی بزرگ ہے بھڑتا ہے تو وہ خود اپنا نقصان کرتا ہے۔ وَ وَالْفَقَارِ۔ آئِخْفُور سلی الله علیه وسلم کی تکوار کا نام ہے جو آئخضور سلی الله علیہ وسلم کی تکوار کا نام ہے جو آئخضور سلی الله علیہ وسلم کے بعد حصر سلی الله علیہ وسلم کے بعد حصر اللہ کی تعدیم اللہ کوئی امکان نہیں ہے۔

فتش آد فانی کی خودا بی صورت فا موجاتی بادروه دومرول کی صورتول کا آئید بن جاتا باس میں خوداس کی اپی صورت نظر نیس آئی جوغیر بالقابل موتا باس کی صورت نظر آتی ہے۔ کرتی ۔ آئید پرتھو کنا اپنے مند پرتھو کنا ہے۔ دربہ بی ۔ اس میں جو پھوا چھائی یا برائی تخفے نظر آری ہے دہ خود تیری اچھائی برائی ہے۔

نقش تو در پیش تو بنهاده است ال نے تیری صورت تیرے سامنے کر دی ہے چول رسيد اينجا قلم درجم شكست جب قلم يهال پينجا، توث كيا وم مرن وَاللَّهُ أَعُلَمُ بِالرَّشَاد وم نہ مار اور اللہ بھلائی کو زیادہ جانا ہے يست بنشيل يا فرود آ والسلام ينج بو كر بينه يا ينج از آ والسلام آل دم خوش را كنار بام دال ال البيض ونت كو بالا خانه كا كناره سمجه ہمچو بخش خفیہ کن نے فاش تو اس کو خزانہ کی طرح چھیا، ظاہر نہ کر ترس ترسال رو درال ملمن ملا خبردار! اس مخفی مقام پر ڈرتا ڈرتا چل زال كنار بام غيب ست ارتحال اس غیب کے بالا خانہ کے کنارے سے ہٹ جاتا ہے روح می بلید که مستش ابتزاز روح دیکھتی ہے، کیونکہ ای کو۔ خوشی ہے بر کنارِ کنگرہ شادی بدست وہ خوشی کے تنکرے کے کنارے سے آیا ہے اعتبار از قوم نوح و قوم لوط قوم نوح اور قوم لوط سے عبرت طامل کر لے از درونِ انبياِ و اوليا انبیا اور اولیا کے باطن ہے

او نه لينست و نه آل أو ساده است وہ نہ ہے ہے نہ وہ ہے وہ صاف ہے چول رسيد<sup>ا</sup> اينجاسخن لب در به بست جب بات یہال کینی ہونوں نے دروازہ بند کر دیا کب به بند از چه فصاحت وست داد ہونٹ بند کر لے، اگرچہ فصاحت حاصل ہو بر کتار بامی اے مست مدام اے شراب ہے مست! تو بالا خانہ کے کنارے پر ہے ہر زمانیکہ شدی تو کامرال جس وقت تو کامیاب ہو بُر زمانِ خوش ِ ہراساں باش تو تو التھے وقت ہے خوفزوہ رہ نیاید بُر وِلا ناگه بلا تا کہ دوئی ہر اجا تک کوئی بلا نازل نہ ہو جائے ترس جال در وقت شادی از زوال خوشی کے وقت زوال کی وجہ سے جان کا خوف گر کی بینی<sup>سی</sup> کنارِ بام راز اگر تو اسرار کے بالا خانہ کا کنارہ نہیں و کھے رہا ہے ہر نکالے ناگہاں کاں آمدہ ست جو عذاب اجائک آیا ہے جز كنارٍ بام خود نبود سقوط گرنا، بالا خانہ کے کنارے سے ہی ہوتا ہے اعتبارے کیر تلا یابی صفا تا كه يَجْمِهِ (باطن) كى صفائى حاصل ہوعبرت حاصل كرلے

۔ پول رسید۔مولانا فرماتے ہیں جب برائیاں اس مقام تک پینجیں تو ہونٹوں نے بولنے کا راستہ بند کر دیا اور لکھنے ہے قلم عابز آ گیا۔ لب بہ بند۔
مولانا لائیے آپ کو خطاب کرتے ہیں کہ خواہ گئی ہی فصاحت حاصل ہوان رازوں کومر بستہ رکھنا جاہیے۔ یہ کنار۔ بس اس قد راور بنائے دیتا ہوں کہ
عشق اللّٰی کا مست بالا خانہ کی منڈ بر پر بیٹھا ہوا ہے جہاں ہے ہروقت گرنے کا خطرہ ہے یا تو وہ منڈ برے پنچے اتر کر بیٹھے یا بالا خانہ ہے ہی اتر آئے
ورنہ ہروقت خطرے ہیں ہے۔

کے برزمانِ خوش۔ قرب الی سے جوخوش وقتی حاصل ہواس کے بارے میں ہروفت خوفز دور بہنا جائے کے کہیں وہ ہاتھ سے نہ جاتی رہے اور اس تزایہ غیب کے راز کولو کوں سے نئی رکھنا صروری ہے۔ ولا ایعنی خداکی دوتی۔ کمن پیٹیدہ مقام سرتس۔ مقام قرب حاصل ہونے پر جوخوش ہے اس کے بارے میں خوف یہ ہے کہ یہ مقام زائل نہ وجائے۔

علی سی کرنی بنی۔ بسااہ قات سالک کواس مقام کا احساس بیں ہوتا لیکن اس کی روح اس کومسوس کرتی ہے۔ برنکا کے ۔ اقوام سابقہ قوم نوح اورقوم لوط پرجوعذاب آیادہ ان کے نقطۂ کروج پر فینچنے کے بعد آیا۔ سقوط ۔ نزول دستوطائر دیج کے بعد ہی متصور ہوتا ہے۔ اعتبار سے انبیا کے نتش قدم پر چلو مے قوان کی طرح آئینہ بن جاؤگے۔

سبب فصاحت و بسيار گفتن آن فضول نزدِ رسول الله صلى الله عليه وسلم آ تحضور صلی الله علیہ وسلم کے پاس اس بیبودہ کے بہت بولنے اور زبان درازی کا سبب

چون برد ہم مئت و خوش گشت آل عمی. جب بردا، وه على بهي مست اور خوش ( گفتار) بن مميا مست ادب بگذاشت و آمد در خباط مست نے اوب ( کادائن) جھوڑا، دیوائلی میں جلا ہو گیا بے ادن را نے ادب تر می کند بے ادب کو زیادہ بے ادب بتا دی ہے ور بود بد خوی بدتر می شود اگر وہ بد عادت ہوتا ہے تو اور زیادہ مُرا بن جاتا ہے و رعبی کم گردد بستیناس او اگر غِی ہے تو اس کی محبت کم ہو جاتی ہے یا خود از ہے بے ادب گردد مدام خودی والا شراب سے ہمیشہ بے ادب بنآ ہے یر ہمہ ہے را محرم کردہ اند (اس کیے) سب ہری شراب کو حرام کر دیا ہے شیخ<sup>تا</sup> را از دست ربزن بستدند عم اکثریت پر لگا ہے چکہ اکثر بد بین انہوں نے موار، ڈاکو کے باتھ سے لے لی ہے .

برتوا مستى بيحتر بي ثي كى لا محدود متى كا عكس لا جرم بسيار گو شد از نشاط لا محالہ وہ مرور کی وجہ سے بہت بولنے والا بن ممیا نے ہمہ جایے خودی شر می گند متی ہر مجبہ شر (پیدا) نہیں کرتی ہے كر بود عاقل كو فر مي شود اگر وہ سمجھ دار ہوتو اچھی شان وشوکت والا بن جاتا ہے بر لبيب<sup>ع</sup> آيد لياب كاس او اس كا جام سجد دار كے ليے مغز ہے بے خود از ہے یا ادب گردد تمام قانی، شراب سے ممل با ادب من جاتا ہے ليك اغلب چول بدند و نايبند لین اکثر لوگ ہے اور ناپند ہیں حكم غالب راست چول اغلب كدند

بيان كردن رسول عليه السلام سبب تفضيل و اختيار كردن او آل انحضورملی الله علیه وسلم کا اس بدیلی کو امیری اور سرداری کے لیے ماہر اور تجرب کار بوزموں بنه کمی را بامیری و سرکشکری برپیرانِ کاردیده و کارآزموده پر قشیلت دینے اور پین الینے کے سبب کا بیان کتا گفت پیمبر که اے ظاہر حکر تو مبیل او را جوان و بے ہنر

يتيريك نے فرمايا اے ظاہر بيں! تو اس كو جوان اور بے ہتر نہ سمجھ

برقو\_آ محضور ملی الله علید ملم کوجوقرب الی کانشاء اور مستی ماصل تعی اس معترض براس کا برتو برد کیا جس کی وجد ، ووقتی عمل با محل موکیا اور علا احتراضات شروع كرديد تريمه والمحض من من في جويرا الركيابية بحمنا جابيك كمستى برجك براار وكماتى ب- فريور جراطرت ك جذبات انسان كول عن موت ين من ان كوا بعارد في ب-

مرلبیب شراب کے اثر سے ذین کی زمانت بور جاتی ہے اور بے متل مرید بے متلی کرنے لگا ہے۔ اِحیّا سی مالوس مونا۔ بے خود - اگر انسان خود فرخ بين بهادراس من عالى جذبات إلى وه جذبات ادرا بحرجات إن مدام - بيشد ليك - جونكهم اكثريت برلكا بهادرا كثراك المقط مذبات كمال يس موت الذاشراب سى كے ليے حرام كردى كئے۔

ع تنظيموام كي ليي البازت اليي مولى جيدا كيدُ اكول كي باتعد شريكوارو مدينا كنت يغير كي في كردار بناف يرجواعتر الن تفاس كاجماب ديا\_

وے بہاریش سفید و دل چو قیر يهت سے سفيد ڈاڑھى والے بين اور سياہ ول بين کرد پیری آل جوال در کارما کاموں میں اس جوان نے پوڑھا ین دکھایا ہے نے سفیدی موی اندر ریش و سر نہ کہ سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں سفیری چونکه عقلش نیست او لاشی بود چونکہ اس میں عقل نہیں ہے وہ لائے ہے پیر باشد در بهنر آل خوش خصال وہ خوش خصلت ہتر میں پوڑھا ہو گا یاک باشد از غرور و از ہوں تو وہ غرور اور ہوس سے یاک ہو گا پیشِ چیتم بستہ کش کونہ کی ست بند آنکھ کے لیے جو کوناہ رفآر ہے در علامت جوید او دائم سبیل تو وہ ہمیشہ علامتوں عی میں راستہ جلاش کرنا ہے چونکه خوابی کرد بگریں پیر را جب تو اختیار کرے، بوڑھے کو منخب کر می نداند سمتخن از سمتخن جوامتحان دين والارامتحان لين والع من الميازن كرسك او بنورِ حق یہ بیند ہر جہ ہست وہ ہر موجود کو اللہ کے نور سے دیکھا ہے پوست بشگافد در آید درمیال کھال پھاڑتا ہے اندر کھس جاتا ہے او چه داند چیست اندر قوصره وہ کیا جانے ٹوکری میں کیا ہے؟ انے بہا رکش ساہ و مُرد پیر بہت سے کالی ڈاڑھی والے ہیں اور بوڑھے ہیں عقل او را آموزدم باربا میں نے بارہا اس کی عمل آزمائی ہے پیر پیر مفکل باشد اے پیر اے بیٹا! کوڑھا عقل کا بوڑھا ہوتا ہے از بلیس او پیر تر خود کے بود وه (نوجوان) شيطان ميه زياده بوڙها کب موسکتا تها؟ طفل گیرش نیوں بود صاحب کمال ابل كو بيه مجهم جب وه صاحب كمال مو طفل کیرش چوں بود عیسی نفس ال كوبجة يمجه جب ده (حضرت) عيسى عليه السلام والى باتول والا مو آل سفيدي مو دليل پختلي ست بالول کی سفیدی پختگی کی دلیل ہے آل مقلد چول نداند جز دليل وہ مقلد چونکر ولیل کے علاوہ کیجھ نہیں جانیا بهر او تقتیم کایں تدبیر را ال کے لیے ہم نے کہا ہے کہ اس تدبیر کو لیک تیر مشن نے پیر مشن کیکن عقل کا بوڑھا، نہ کہ عمر کا بوڑھا آنکه او از بردهٔ تقلید جست وہ تخص جو تقلید کے بردے سے نکل گیا نورِ یا کش بے دلیل و بے بیاں اس کا یاک نور بغیر دلیل اور بغیر بیان کے پیشِ ظاہر ہیں چہ قلّب و چہ سُرہ ظاہر میں کے سامنے کیا کھوٹا اور کیا کھرا

۔ اے بسا۔ بیخی بزرگی به مقلست نه بسال - قیر - ایک کالا مادو ہے ۔ از بلیس بھن بمر کے اعتبار ہے اگر مثل مندی کا تکم لگیا تو شیطان ہے زیادہ عمر والا کون ہوگا ، و معتل مند کہلا تا ۔ طفل ۔ بچہا کرصاحب کمال ہے تو و معتل مند ہے۔

ے آل سفیدی۔ بالوں کی سفیدی بھی عثل کی پختگی کی دلیل ہے لیکن میظا ہر بیل لوگوں کے لیے ہے۔ آل مقلد۔ جس کونو ربصیرت حاصل نہیں ہے وہ ہیشہ دلیل کا طالب ہوتا ہے اور علامتوں کاراستہ تلاش کرتا ہے۔ بہر آو۔ مقلد کے لیے رہے کم ہے کہ وہ کسی بوڑھے ہے مشور ہ کرے۔

على كيك كين اس بوزھ ہے عمر كابوزهامرادنيوں ہے بلكہ صاحب بھيرت مراد ہے۔ آئک۔ وہ فض مراد ہے جو قتليد ہے نجات پاگيا ہواللہ كؤرے چيز د ل كوديكمتا ہو، اس كى نگاہ كھال ہے گزر كر باطن كود كھے ليتی ہے۔ قتل ہے بیں، كھوٹے كھرے میں امتیاز نبیں كرسكیا۔ قو ضرہ فركرى۔

تا رہد از دست ہر دزدِ حسود تاکہ ہر حاسد چور کے ہاتھ سے محفوظ رہے۔ تا فروشد آل بعقلِ مختضر. تاکہ ان کو کوتاہ عقل کے ہاتھ فروخت کر وے ول به بیتیم و بظاہر ننگریم ہم ول کو و کھتے ہیں ظاہر کو نہیں و کھتے ہیں طم بر اشکال ظاہر می کتد وہ ظاہری شکلوں کر تھم لگاتے ہیں حكم او موكن كنند ايل قوم زُود بالوك بهت جلداس برمون (مونے كا) علم لكادية بي خون صد مومن به ینهالی بریخت در بردہ انہوں نے سکڑوں مسلمانوں کی خوزیزی کی تا چو عقبل كل تو باطن بين شوى تا کہ تو عش کل کی طرح باطن بین بن جائے طلعتش داد و بزارال نام داد (قدرت نے) اس کو خلعت بخش اور ہزارول نام دیے اینکه نبود سیج او مختاج کس ہے ہے کہ وہ کی کی مختاج شہ ہو کی تيره ياشد روز پيشِ نورِ او دن اس کے سامنے کالا پڑ جائے ظلمتِ شب پیشِ او روش بود رات کی تاریکی اس کے مقابلہ میں روش ہو گی ليك خفاشٍ شقى ظلمت خورست کیکن ایمبد بخت کے حکاوڑ تاریکی خور ہے

اے بہا زَرِّ سیہ کردہ بدود بعض اوقات سونا وحویں سے سیاہ کیا ہوا ہونا ہے اے بیا مسہائے اندودہ بزر 'بہت سے سونے کا ملح کئے ہوئے تانے میں ما كه باطن بين جمله تحشوريم ہم جو کہ تمام عالم کے باطن کے دیکھنے والے ہیں قاضانے کہ بظاہر می تلتد وہ قاضی جو ظاہر پر نظر رکھتے ہیں چوں شہادت گفت و ایمالش نبود جب ( کلمه) شهادت مرده لیا ادر اس می ایمان نه تقا بس منافق ع کاندرین طاہر کر یخت بہت ہے منافق ہیں جنہوں نے اس ظاہر میں بناہ بکڑلی جهد کن تا پیر عقل و دیں شوی كوشش كر تاكه عقل أور دين كا بوزها بن از عدم جول عقل زبیا رُو کشاد جب حسین عمل، عدم سے رونما ہوگی تمتریں زاں نامہائے خوش نفس ان بہترین ناموں میں ہے تمترین نام گر بصورت<sup>س</sup> وانماید عقل رُو اگر عقل مجسم ہو کر رونما ہو جائے در مثالِ انمقی پیدا شوو اگر حماقت کی تصویر بیدا ہو جائے کو زشب شمظکم تر و تارمی ترست کوتکہ وہ رات سے زیادہ تاریک اور کالی ہے

اے بہا۔ بہت ہے تھے کالے کردیے جاتے ہیں تاکہ چور دست دوازی نہ کرے۔ مسبائے اغرودہ۔ بہت سے سکے تانبے کے ہوتے ہیں جن پر ' سونے کی فیج کاری ہوتی ہے۔ ماکے حضور ملی اللہ علیہ وسلم نے فر مایا ہم دل کود کیمنے ہیں خلامر پرنظر نہیں رکھتے ہیں۔ قامنیا نے۔ قامنی ظاہر پر تھم لگا تا ہے جب کوئی شخص اس کے مائے کلمہ شہادت پڑھے خواواس کے دل ہیں تعدد این ہویانہ ہوتو وہ اس کوموس تر اردے گا۔

تیں منافق۔ بہت ہے متافقوں نے ای طرح اپنا ایمان ظاہر کر کے سازشیں کی ہیں اور مسلمالوں کی خوزیز کی کی ہے۔ مثل کل عقل کامل ،جرئمل علیہ السلام۔ آزعدم۔ جب عقل پیدا ہو کی تو اللہ تعالی نے اس کی بہت عزت افز الی فرمائی۔ کمترین۔ اس کو ایک بیخو بی عنایت کی کہ وہ کسی کی کائنا ج منبس بیر

ورنہ تو نور سے محروم چگاوڑ بنا رہے گا ورنہ تو نور سے محروم چگاوڑ بنا رہے گا و مثمن ہر جا چراغ مقبلے ست اس جگہ کی وشن ہے جہان کمی بخاور کا چراغ ہے تاکہ افزول تر نماید حاصلش تاکہ اس کی آمدنی زیادہ رونما ہو وز نہاد زشت خود غافل کند اور اپنی بری فطرت سے غافل کر دے

اندک اندک خوی کن بانور روز
دن کے نور کی آہتہ آہتہ عادت ڈال عاشق اللہ ہر جا شکال و مشکلے ست دہ ہر لئی جگال الشکال اور مشکل ہے فلامت اشکال اور مشکل ہے فلامت اشکال ازاں جوید دلش اس کا دل اندھرے کے اشکال کی جبتی میں اس لیے ہے تا خرا مشغول آل مشخول آل مشخول کر دے تاکہ نجھے اس مشکل میں مشغول کر دے دائل میں مشغول کر دے دائل کا میں مشغول کر دے دائل کر دے دائل کر دائل کر دے دائل کر دیا کر دائل کر دائل کر دیا کر دائل کر دائ

علامتِ عاقل تمام و نیم عاقل و مردِ تمام و نیم مرد و علامتِ علامتِ عاقل تمام و نیم مرد و علامتِ مغرور لا شیمِ مرد و علامتِ معرور لا شیمِ مندن کما ما تا معرور الا می معرور ما تا معرور الا می معرور ما تا معرور الا می معرور الا می معرور ما تا معرور الا می معرور الا معرور الا معرور معرو

عمل عاقل اور آدھے عمل مند اور عمل انسان اور آدھے انسان کی علامت

اور بے وجود مغرور بدبخت کی علامت

او دلیل و پیشوای قافله است و تافله کا راهنما ادر پیشوا ب تالع خویش ست آل بیخویش رو ده به اختیار چلنے دالا اپنے نور کا تابع ب نقر کا تابع به نمال نورے که جائش زال چرید اس نور پرجس ساس کی روح نے غذا مامل کی ب عاقل را دید که و اپنی آگه سجمتا ب قابد و بینا شد و چست و جلیل ادر) کی عشل مند کو اپنی آگه سجمتا ب تابد و بینا شد و چست و جلیل حق کرده ای کورنید بینادر چست در برداین کیا ب خود نبودش عشل و عاقل را گذاشت خود نبودش عشل و عاقل را گذاشت و بینا شد و بینا در برداین کیا ب

عاقل آل باشد کہ با اُو مشعلہ است میں مد وہ ہے جس کے پاس مشعل ہے پیرو نورست آل پنیش رو بیروں ہونیاں آلیاں آورید مومن خواش ست و ایمان آورید وہ ایکان رکھا ہے اور ایمان لایا ہے دورا ایمان لایا ہے دورا ایمان لایا ہے دورا دو جو آدھا بھی مند ہے درمرا دہ جو آدھا بھی مند ہے درمان در وے ذر چو کور اندر دلیل دست در وے ذر چو کور اندر دلیل دست در وے کر عقل جو سنگے نداشت وال خرے کر عقل جو سنگے نداشت وال خرے کر عقل جو سنگے نداشت دو کدھا جو ایک جو برابر عش نہیں رکھا

ا عاشق کور باطن تاریکی کوپند کرتا ہے اور ہدایت ہے ہما گتا ہے، چیکاد ژمغت انسان دنیاوی ظلمت کا طالب ہے اور چرائی ہدایت ہے کریزان ہے اور دنیاوی ظلمت کا طالب اس لیے ہے کہ دنیا کی دولتیں کمائے۔ تاتر الدایسے دولتندانسان کود کی کمردوسرے بھی ممراہ ہوتے ہیں۔

علامت-اس بیان سے مولانا کا بیمتعدے کہ کامل عمل مندوہ ہے جونورِ باطن حاصل کر لے۔ لائشی حقیر محض مشعلہ یعنی نوری مشعل ۔ آو۔ دہ دومروں کا بھی راہنما ہے۔ پیرو۔ دوخودا سے نور کا تائع اور پیرو ہوتا ہے۔

ے موکن خویش - بیر تبدانبیا کا ہے انبیا کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے اوپر ایمان لا کیں اور اپنی نبوت کی تقعد بن کریں۔ دیگر تے۔ ہم عمل وہ ہے جو کی مساحب نورکو اپنی آئے بنا لے اور ہر چیز کو اس کی آئے ہے۔ دست۔ ہر معالمہ میں اس پر ایسااعما وکرے جس طرح اعرصالب وہنما پر کرتا ہے۔ وال خرے۔ تیسرا جوز اگلاما ہے وہ ہے جس کونہ خود لور حاصل ہونہ کی کورہنما بنائے۔

می نجوید ہم نذر و ہم بشیر<sup>ل</sup> یزیر اور بثیر کو بھی نہیں طاش کرتا ہے تنكش آيد آمدن خلف دليل اس کو راہنما کے پیچے چلنے میں شرم آتی ہے گاه لنگال آنس و گاہے بتاز مجمعي مايوس لتكرُّانا موا اور مجمعي وورُّنا موا نیم جمعے نے کہ نورے گد کند آدمی سمع (بھی) تہیں ہے کہ نور ماتک لے نیم عقلے نے کہ خود مُردہ کند آدمی عقل (بھی) نہیں ہے کہ اسپے آپ کو مردہ بتا لے تا بَر آید از نشیب خود بام تاکہ این کہتی ہے بالا خانہ پر پہنتی جائے در پناهِ عاقلِ زنده محن زندو دم عجل مند کی پناه میں مُردہ نے تا دمگیہ عیسی شود مرده (بھی) نہیں ہے کہ (حضرت) عینی کی چھونک کا اہل ہو غورہ ک<sup>ی</sup> باشد نے عنب نے ہے بود کیا اٹلور ہے، نہ اٹلور ہے نہ شراب سنگ بست و خام و ترش و رّد بود وہ چھرا میا ہے اور کیا اور کمٹا اور مزدود ہوتا ہے عاقبت تجهد ولے بَر می جهد عاقبت کی کوشش نہیں کرتی ہے لیکن تزیق رہتی ہے زائکہ نازل شد بلا از آسال کیونکہ آسان سے بلا اثر چکل ہے

ره نداند نے قلیل و نے کثیر وہ راستہ نہیں جانا ہے نہ تموڑا نہ بہت غرقه اندر غفلت و در قال و خل غفلت ادر بحث و مباحث میں غرق ہے می رود اندر بیابان دراز وہ لیے جگل عمل چلا جا رہا ہے ستمع نے تا پیشوای خود کند اس کو اینا پیٹوا بنا لے نيست عقلش<sup>ع</sup> تادم زنده زند اس میں عمل تبیں ہے کہ زندہ ہونے کا دم مجرے مُروهُ أن عاقل آيد او تمام وه بالكليه اس عمل مند كا مرده بن جلت عقلِ كامل نيست خود را مُرده كن بوری عمل نہیں ہے (تو) اینے آپ کو مردہ بنا لے زندہ نے تا ہمیم عیسی بود نہ وہ زندہ ہے کہ (معرت) عینی کا ہم مشرب ہو . زنده نے و مُردہ نے لا ھي بود نہ زندہ ہے نہ مردوں وہ چھ کیل ہے غورهٔ کز غورگی در تکذرّد کیا انگور جو کچے بن سے آگے نہ برمے جان کورش گام ہر سو می نہد اس کی اندمی روح ہر جانب قدم پرحاتی ہے سود خدمد ہر جہدن آل زمال اس وقت الجملنا كورنا فائده فين ويتا ہے

ی بڑر ویشر مینی رہنما غرقہ تو دفظت بی غرق ہاور دوہر ہے کورہنما ہتائے بی ذلت بھول کرتا ہے۔ کی دور یہ تیسرائنس اول اور خیالات کی داد ہوں بی ہر گرداں رہتا ہے۔ تق اس کو تو دہ کو رہا طمن ماصل ٹیس ہا دراتی سے گئیں ہے کہ کی دومر ہے ہو دھا مسل کر سانہ بیسے متعلی اس کو تو دہ ور ماصل ٹیس ہے اور اتی بھی سی سی اور اتی بھی سی سی الکہ بیسے متعلی اس کو تو دہ ور ماصل ٹیس ہے اور اتی بھی سی سی سی سی اللہ میں بیسے متعلی میں ہے دور کردہ گروہ میں ہے دور تی ہو تھی جو ایک متحل کا ل اگر ایٹے اندر کا ل متحل ٹیس ہے تو اپ آپ کو کی متحل مند کے ہرد کر دور کے دہرت میں علیا اسلام کی المرح اس کردم بیس اثر ہوا در ندمر دہ ہے کہ کی میں گئی مند کے ہرد کردہ ہوجائے۔

میں میں انسان در کہ میں ہو ساز ہتا ہے ، حافیت کی تو دیور گر ہے جو اگر دیک نہ پائے مشمر کر کھٹا دہ جا تا ہے اور نا قابل تجول ہوتا ہے داشت ہواں۔ اس اجتی انسان ادہام میں پھٹا رہتا ہے ، حافیت کی تو دیوں کے انہام کو مجمانا متعمود ہے۔

ندامت مند تہیں ہے۔ آئیس جسل قسد اس قصد سائی تین تمن تم کے آدمیوں کے انہام کو مجمانا متعمود ہے۔

ندامت مند تہیں ہے۔ آئیس بیسل قسد اس قصد سائی تین تمن تم کے آدمیوں کے انہام کو مجمانا متعمود ہے۔

قصه الم ملير و ضيا دال و آل سه ماني كي عاقل و كي نيم عاقل و تالاب ادر شكاريول ادر تين مجهليول كا قصه جو ايك عقل مند ادر ايك ناقص العقل ادر ايك آل دیگر مغرور، أبله مغفل، لاشی و عاقبت ایثان دوسرى مغرور، هج وتوف عافل لائتے تھی اور ان كا انجام

قصہ کا آگیرست اُے عنود کہ درو سہ ماہی اِشکرف بود اے سرکش! ای تالاب کا قصہ ہے جس میں تین بردی محیلیاں تھیں در کلیله خوانده باشی لیک آل رقشر افسانه بود وی مغز جال تو نے کلیلہ میں پڑھا ہو گا لیکن وہ رقطتہ کا چھلکا تھا اور یہ روح کا مغربے چند صیادے سوی آل آبگیر بر گذشتند و بدیدند آل ضمیر گذرے اور اس راز کو سمجھ گئے ماهیال واقف شدند و هوشمند محصلیاں باخبر اور آگاہ ہو سکنی عزم راهِ مشكلِ ناخواه كرد تاپند مشکل راسته کا اراده کر لیا که یقین حستم کنند از مقدرت کیونکہ وہ یقیبنا طاقت میں مجھے ست کر دیں گی کابلی و جہلِ شاں بر من زند ان کی ستی اور ناداتی مجھ یر اثر کرے کی کہ تُرا زندہ کند آل زندہ کو کہ تھے زندہ کر وے، وہ زندہ کیال ہے؟ زانکه بایت انگ دارد رائے زن عورت کی رائے تیرا پاؤل لنگرا کر دے گ که وطن آنسوست جال این سوی نیست اے جان! وطن ادھر ہے، ادھر نہیں ہے این حدیث راست را کم خوال غلط اس سی صدیت کو غلط نہ پڑھ

اس تالاب کی جانب چنر شکاری کیل شتابیدند تا دام آورند وہ دوڑے تاکہ کیال لائیں آنکه عاقل بود عزم راه کرد جُو سمجھ وار تھی اس نے ستر کی تھاتی گفت با اینها ندارم مشورت کہنے کی میں ان سے متورہ نہ کروں گ مهر زاد و بودِ شال بر چال زند بيدائش اور قيام كى محبت ان كى جان بر الركرے كى مشورت یا زندهٔ باید تکو متورے کے لیے نیک اور زندہ ول جاہے اے مسافر<sup>ے</sup> یا مسافر دائے زن اے سافر! سافر سے مثورہ کر از دم حُرَثُ الوطن بگذر مايست وطن کی محبت کے دھوکے سے نکل جا، نہ تھہر کر وطن خواہی گذر آں سوی شط اگر تو وطن جاہتا ہے (نہر کے) اس کنارے پر چلا جا

ل تصهدا بكه جميل من تين نادرادرموني محيليان رئي تمين كليله ادردمنه مشهور كماب ب حمير بيشيده چيزيعن تجيليون كاس بالاب من سكونت .

آ نکسان تینوں مچھلیوں میں سے جو عمل مندمی اس نے شکاریوں کے ارادے کو بھانپ کرسٹر کرجانے کا ارادہ کرلیا اور وہاں سے چل دی۔ مہر۔ان دونوں مچیلیوں پروطن کی محبت عالب آجائے گی اوروہ میرے ارادے میں مجھے ست کردیں گی۔

اے مسافر۔ مسافر کومسافر سے مشورہ کرنا جا ہے خاند نیس کورت سفر سے روک دے گی۔ از دم۔ اس حدیث میں وطن ہے آخرت مراد ہے دنیا کاوطن مراد نہیں ہے اس صدیث کا غلط مطلب بچھ کر دھو کا نہ کھانا \_ سرّ \_ مولانا کا مطلب یہ ہے کہ ہر دعا کا ایک کل ہے اس کوغلط مقام پر استعال نہ کرنا چاہیے ای طرح حب الوطن کوغلط مقام پر استعال کرناغلطی ہے۔

سِرِ عدیت حُبُ الْوَطُنِ مِنَ الْإِیْمَانِ و کَرُ خُواندن شخصے وعایی اِستشاق را کہ اَللَّهُمَّ اَدِحُنِی رَائِحَةَ الْجَنَّةِ بَجَائے وردِ استنجا کہ اَللَّهُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَابِیْنَ وَ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَابِیْنَ وَ اجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَهِوِیُنَ و شنیدنِ عزیزے و طاقت نیا وردن و باز نمودن میں اللہ مُتَعَلِی مِن الْمُتَطَهِوِیُنَ و شنیدنِ عزیزے و طاقت نیا وردن و باز نمودن اس عدیث کا راز کہ وطن کی مجت ایمان سے ہے اور ایک محض کا ناک میں اِن ویٹ کی وقت کی وعا کو بے موقع پڑھنا جو کہ اے اللہ مجھے جنت کی خوشہو سونگھا دے استنج کی دعا کی جگ جوکہ اُ اللہ مجھے جنت کی خوشہو سونگھا دے استنج کی دعا کی جگ جوکہ اُ اللہ مجھے والوں میں سے کر دے اور ایک والوں میں سے کر دے " ہے۔ اور ایک دوست کا سننا اور میر نہ کر سکنا اور بتانا والوں میں سے کر دے " ہے۔ اور ایک دوست کا سننا اور میر نہ کر سکنا اور بتانا

آمده است اندر خبر بهر دعا صدیت میں دعا کے لیے آیا ہے بوي جنت خواه از رت عنی بے نیاز رب ہے، جنت کی خوشبو میاہ بوي کل باشد دلیلِ گلستال بھول کی خوشبو، جمن کی رہنما ہوتی ہے ایں بود یا رب تو زینم یاک کن یہ ہو گا کہ اے فدا تو مجھے اس سے پاک کر وستم اندر تحسنن جانست ست روح کے دعونے میں میرا ہاتھ کوتاہ ہے وستِ فضلِ تست در جانها رسال تیرے کرم کا ہاتھ روحوں تک چیجے والا ہے زال سوی حد را نقی کن اے کریم حد کی اس جانب کو اے کریم تو پاک کر دے از حوادث تو بشو این دوست را تو اس دوست کو حوادث (زمانه) سے دھو دے

ور وضوا ہر عضو را وردے جدا وضو کرنے میں ہر عضو کا جدا وظیفہ چونکه اِستنشاق بنی می کنی جب تو تاک جس بانی وے تا تُرا آل بو کشد سوی جنال تاكه وه خوشبو تخمي جنتول كي طرف كينج چونکه استنجاع کنی ورد و سخن جب تو التنجا كرے، وظيفہ اور كلام وست من اینجا رسید این را بنست میرا ہاتھ یہاں پہنچا، اس کو دحو دیا اے ز تو کس گشتہ جان ناکساں اے (خدا) تھے سے بالانفوں کی جان لائق بن گئی ہے حدِّ من علی بود کردم من کتیم مجھ کینے کی یکی حد تھی جو کر لی از حدث محستم خدایا پوست را اے خدا! میں نے تایا کی سے کھال کو دھو کیا

ع چونگرانتجا۔ بید مااشنج کے بعد پا خاند ہے کل کر پر منی جاہیے۔ وست کن۔ اس دعاکا مطلب ہے کہ دعا کرنے والا کہتا ہے کہ نجاست ظاہر ک کا ازال تو جھے میکن تعاوہ میں نے کرایا باطنی نجاست ہے خدائی پاک کرسکتا ہے۔ اے ذتو۔ بیضا کی قدرت می کرسکتا ہے کہ وہ وہ کو پاک کروے۔

عدمی انسان کا مقدور میں ہے کہ وہ نجاست ظاہری ہے پاکی حاصل کر لے ، نجاست ظاہری کی صدے آگے کی پاکی خدا کے ہاتھ میں ہے۔
حدث وہ چیزیں جن سے وضویا مسل ٹوٹ جاتا ہے۔ حوادث لیجن دنیوی معاملات۔ آل کیے۔ ایک آ دی نے استیج کے وقت وہ دعا پر می جو نک میں پانی دینے کے وقت وہ دعا پر می جو نک میں پانی دینے کے وقت وہ دعا پر می ہو

که مُرا یا بوی جنت دار جفت مجھے جنت کی خوشبو کا جوڑی دار بنا وے ليك سوران ألى دُعا مم كردهُ لیکن تو نے دعا کے سوراخ کو حم کر دیا ہے ورد بنی را تو آوردی بکون تو ناک کے وظیفہ کو مقد میں لے آیا؟ رائحہ جنت کے آید از ڈیر مقعد سے جنت کی خوشبو کب آتی ہے؟ وَے تکبر کردہ تو پیش شہاں. اے شاہوں کے سامنے مکبر کرنے والے! بین مُرو معکوس علسش بند تست خردار! النائد چل، اس كا النا تيري بيزي ہے بو وظیفہ بنی آمہ اے عَمَّل اے بدخوا سوتھنا ناک کا کام ہے جای آل بو نیست این سوراخ زی<sup>ط</sup> یہ نجلا سوراخ اس خوشبو کی جگہ نہیں ہے بو ز موضع جُو اگر باید ترا اگر کھے (خوشبو) جاہے تو اس کو جگہ سے طاش کر

آل کے در وقت استنجا بگفت
ایک شخص نے استنج کے دقت کہا
گفت شخصے خوب ورد آوردہ ایک تخص نے کہا تو نے بہت انچھا دکھیفہ پڑھا اي دعا چول ورد بني بود چول ب دعا جبك ناك كا وظيفه تعا، كيول رائحهٔ جنت ز بنی یافت حر آزاد آدمی جنت کی خوشبوء ناک کے ذریعہ باتا ہے اے تواضع بردہ پیش ابلہال ا اے بے وقونوں کے سامنے تواضع کرنے والے! آل تکبر بر خمال خوب ست و چست تحبر کمینوں کے ساتھ اچھا اور بھلا ہے از ہے سوراخ بنی رُست کل پھول، ناک کے موراخ کے لیے اگا ہے یوی کل بہر مشام ست اے دلیر اے دلیر! پیول کی خشبو دماغ کے لیے ہے کے ازیخا ہوی خلد آید تُرا یتھے جنت کی خوشبو اس جگہ ہے کب آئے گی؟ بمچنیں جب الوطن باشد درُست تو وطن بشناس اے خواجہ تخست اک طرح سے وطن کی محبت درست ہے ۔ اے خواجہ! تو پہلے وطن کو پہیان واقف شدنِ آل مائی عاقل و سفر پیش گرفتن بے

عقل مند مجیل کا واقف ہو جانا اور دانائی سے دومروں کے معورے مشورت با دیگرال از حکمت

گفت آل مای زیرک ره شم دل زرای و مشورت شال بر شم اس عقل مند مچھلی نے کہا میں سنر کر جاؤل ان کے مشورے اور رائے پر دل نہ جاؤل

ل سودان کی ناک کاسوداخ ادر پاخانہ کے مقام کاسوداخ۔ دیر۔ پاخانہ کاسوداخ۔ اے تو اضع۔ ای طرح یہ بھی ہے کل بات ہے کہ انسان احقول كنامنة المع يرت ادر شامول الاكرا

ع البهال-ونیادار-شهال-یعنی بزرگان دین-بند-انسان کی الی جالین اس کی رفعت اور بلندی کے لیے مانع بین-رُست کل- پیول سو تھنے کے ليے بادرسوكمناناك كاكام ب- عل بدمزاج مشام داغ ـ

ع سورارخ زیر یا فاندکاسوراخ دے از تغالبین با فاند کے سوراخ سے جنت کی فوشبومحسوں نیس ہو یکی ہے۔ درست مینی وطن کی محبت کا جزوا کیان ہوتا تودوست سے لیکن اس کو بچھ لے کہ و اکون سماد طن ہے، طاہر ہے مومن کا اصلی دطن علی ہے۔ دل یعنی میں دور بی مجھیلیوں سے مشور و نہ کروں گی۔

چوں علی تو آہ اندر جاہ کن (حضرت) علیٰ کی طرح تو کنویں میں آہ کر شب روی بنهال روی کن چول عسس رات کو چلنا اور پیشیده چلنا کووال کی طرح (اختیار) کر بح جو و ترک این کرداب گیر سمندر کی خلاش کر اور اس بھنور کو چھوڑ دے از مقام با خطر تا بحر نور پُر خطر مقام ہے، نور کے سمندر کی جانب می دود تا در تنش کی رگ بود وہ دوڑتا ہے جب تک اس کے بدن میں ایک رگ ہو خواب خود در حیتم ترسیده کجاست ڈر نیوالے کی آتھ میں نیند کہاں ہوتی ہے؟ راهِ دور و پهندُ پيهنا گرفت وراز اور چوڑے ہے چوڑا راستہ اختیار کیا رفت آخر سوي امن و عافيت امن اور عافیت کی جانب چلی گئی کہ نیابہ میں آل را جے طرف جس کے کنارے کو کوئی آئکھ نہیں یاتی ہے يم عافل را ازال شد سنخ كام اس ہے نیم عاقل کو تاگواری ہوگی چوں نکشتم ہمرو آل رہنما میں اس رہنما کی ساتھی کیوں نہ بی؟ می سبایستم شدن در یے بہ تفت بجھے (بھی) جلد اس کے پیچھے جانا جاہے تھا

نيست وقت مشورت بين راه كن خردار! مثورے کا وقت نہیں ہے سنر کر جا محرم آن راه کمیاب ست و بس اس کراستہ کا محرم بالکل تایاب ہے سوي دريا عزم کن زيں آگير اس تالاب سے دریا کی جانب ارادہ کر سینه را یا ساخت و می زفت آل حدور وه مخاط سینه کو پاؤل بنا کر جا ربی تھی ہمچو<sup>ہا</sup> آہو کز بے او سگ بود اس برن کی طرح کا جس کے دریے ہو خوابِ خرکوش و سک اندر یے خطاست خرگوش کی نیند اور کتا دریے، غلط ہے رفت آل مای رہ دریا کرفت وه مجھلی چلی سمی، دریا کی راه لی رنجها بسيار ويد و عاقبت وہ بہت سی تکلیفوں سے دو جار ہوکی انجام کار خویشن کی افکند در دریای ژرَف اس نے ایے آب کو مجرے دریا میں ڈال دیا پس جو صیادال بیاوردند دام میر جب فکاری جال لے آئے گفت آه من فوت کردم وقت را بول، بائے میں نے وقت محمود ویا تأکیال رفت او و سین چول برفت وہ اچانک چل منی، کین چونکہ وہ چلی منی ہے

۔ جوں کی ۔ ایک خلادہ ایت مشہور ہے کہ حضرت کی وشی اللہ عند نے جذبات سے مجود ہو کر آ وکرنا جائ آوکوئی اس آ وکا محرم نہ پایا اور کنویں شل مند انکا کر آ وکی تھی ہے جو کہ گئی ہے تھی ہے گئی ہے تھی ہے گئی ہے تھی ہے گئی ہے تھی ہے اس کے جوم نایاب ہیں البندا حاموثی سے دات کونکل جانا نیا ہے ۔ سمالک کو بھی بھی ہو چنا پڑتا ہے اور سلوک کی مشکلات کوخود تلی مرداشت کرنا پڑتا ہے۔ سوتی ور یا ۔ تالاب کو بھوڈ کر دریا کا رخ کرنا جا ہے یعنی محدود دنیا کو بھوڈ کر لامحدود مجتنی اختیار کرنی جا ہے۔ سینے سیدے بل وومحنوظ مقام پر پانچ گئی۔

ی بهم چدان الرح دو در کریر خطرمقام سے ہما کی جمل حروہ برن ہما کتا ہے جمل کا پیچھا شکاری کتا کرد ہاہو۔خواب۔کتادر پے ہوادر پیمر خفلت کی نیندسونا بین کا دانی ہے۔ رفت ۔ وہ ملند مجھلی رواندہ وکلی اوراس نے اپناچوڑ اراستہ اختیاد کرلیا۔ رنجہا۔ راستہ کی تکا لیف برواشت کیس اور اس کی جگہ بھٹی گئی۔

ایں زمال سودے ندارد حرتم چول تنم چول فوت شد آل فرصتم اب میری حرت مفید تہیں ہے کیا کروں، جب کہ وہ موقع جاتا رہا؟ ير گذشته حسرت آوردن خطاست باز نايد رفته باد آل بهاست گذشتہ پر حرت کرنا غلطی ہے گیا (وقت) نہیں لوٹنا ہے، اس کی یاد بیار ہے قضه الله مرغ گرفته که وصنت کرد که بر گذشته پشیمانی مخور و تخن محال باور مکن و در تدارک وفت، اندیش و روزگار مبر در پشیمانی

> اس کینے ہوئے پرند کا قصہ جس نے وصیت کی کہ گذشتہ پر پٹیمان نہ ہو اور تا ممكن بات كا يقين نه كر اور موجود وقت كى اصلاح كر اور يشياني مين

> > وقت ضالَع نه کر

آل کیے مرغے گرفت از مکر و دام مرغ او را گفت کاے خواجہ عام ایک تخص نے ایک برند کر اور حال سے پکڑ لیا اس سے برند نے کہا کہ اے خواجہ بزرگ! تو کیے مُرغے ضعفے ہیجو من صید کردہ خوردہ گیر اے تیک طن شکار کر لیا، فرض کر کھا لیا، اے نیک گمان! تو ہے اُشر بقریاں کردہ تو نے بہت سے اونٹ قربان کے ہیں مم تگردی سیر از اجزای من میرے اجزا ہے بھی تیرا بیٹ نہ بھرے گا اے جوال مردِ کریم مختشم اے شریف! معزز جوان شخض! تا بدائی زبر کم یا ایلهم حى كر تحقيم معلوم بوجائ كريس عقل مند بول يا بوقوف بول بدہمت اے جان و دل سَر مست تو محصے كر دول گا، اے وہ كہ دل و جان تيرے شيدائى بيں تا شوی زال پند شاد و خوب و نکش تا کہ تو اس تقییحت ہے خوش اور بھلا اور نازال ہو

تو نے مجھ جیے ایک کزور بری کو تو بسے گاوال و میثال خورده تو نم بہت ی گائیں اور بھیڑیں کھائی ہیں تو نکشتی سیر زانها در زمن تو زمانہ ہیں ان سے پیٹ بھرا نہ بتا مَر مَرا آزاد گردال از گرم کم کر کے مجھے آزاد کر وے ہل مَرا تاکہ سہ پندت پر دہم مجھے چھوڑ دے تا کہ تھے تمن تھیجیں کر دوں اوّل ع آن بیدے وہم بر دست تو ان من كى چېلى نفيحت من تيرے ہاتھ ير (بيھے ہوئے) بر سرِ دیوار بدہم ثانیش ان میں سے دوسری دیوار پر (بیٹے کر) کروں گا

لے این زمان کرفشتہ بات پرانسوں کرنے ہے کوئی فائدہ نہیں ،گز راوفت ووبارہ واپس نہیں آسکا اس پرافسوں کرنے کیے بیجائے فورا کام شروع کردیتا عابے تاکہ پہل غلطی کی تلائی ہوسکے۔ تصہ۔ اس تصہ سے بیر بتانا مقصود ہے کہ گذشتہ بات پر افسوس میں وقت ضائع کر بالغو بات ہے۔ آس کے۔ ایک شکاری نے ایک پر تر بھانس لیا تو اس پر تدنے کہا کہ اگر تو جھے ذیج کر کے کھا بھی لے گاتو کیا قائدہ ہوگا۔

ي توب برعد في شكارى سے كها توبهت سے بزے بزے جانور كھا چكا ہے اور ان سے تيرا پييٹ ندمجر اتو يجھے كھا كرتيرا كيا بھلا ہوگا۔ مرمرا۔ جھے مبرياني كركة زادكرد بي تخمي تخميج تبن تصحتين كرون \_

۔ اول۔ میں بہلی تھیجت اس وقت کروں گا جب تو جھے ہاتھ میں بجڑے ہوئے ہوگا، دوسری جب کروں گا کہ تو بچھے چھوڑ دے گا اور میں دیوار پر جا میٹھوں گا اور تیسری جب کرو**ں گا کہ میں درخت پر جا بیٹھوں گا۔** 

کہ ازیں سہ بند گردی تیک مبخت تا کہ تو ان میوں تقیحتوں سے نیک بخت بن جائے كه محالے را زكس باور مكن کہ نامکن (بات) پر کمی کا یقین نہ کر گشت آزاد و بر آن دیوار رفت آزاد ہو کیا اور دیوار پر جا بیٹھا چوں ز تو گذشت زاں جرت مبر جب تھے ہے گذر گئ، اس پر حرت نہ کر ده درم سنگ ست یک دُرِّ سیم وس درہم کے وزن کا ایک ناور موتی ہے بود آل گوہر جن جن جانِ تو تھا وہ موتی تیری جان کی مشما که نیاشد مثل آل دُر دَر وجود کہ جس موتی کی مثال وجود میں نہ ہو گرا ناله دارد خواجه شد در غلغله فریاد کرتی ہے، وہ شکاری، خواجہ بٹور کرنے لگا ایں جرا کردم کہ شد کارم تاہ یہ میں نے کیوں کیا؟ کہ میرا کام برباو ہو میا زیں خیل از راہ بردی مَرمَرا تو نے ان حلول نے مجھے ممراہ کر دیا که مادا بر گذشته دی غمت کہ کل کی مگذشتہ (بات) پر تو عملین نہ ہو

وال سوم پندت وہم من پر درخت میں تیسری تقییحت تجھے درخت پر پہونچ کر کروں گا انچه بر وست کست ایست آل محن جو باتھ ہر (بیٹھے ہوئے کرنی ہے) وہ یہ بات ہے بر تفش چوں گفت اول بید رفت ال کے ہاتھ ہر (بیٹے ہوئے)جب بہلی (تھیجت) کہ دی اڑکیا گفت<sup>ع</sup> دیگر بر گذشته عم مخور ودسری تقیحت کی که گذری ہوئی (یات) پر عم نه کر بعد ازال تقتش که در سمم تتیم اس کے بعد اس نے اس سے کہا میرے جم میں چھیا ہوا دولتِ تو بخت فرزندانِ تو تیری دولت تیری اولاد کا نصیبه فوت کردی وُرٌ که روزیت نبود تو نے وہ موتی کھو دیا چونکہ تیرے مقدر میں نہ تھا آنیخال<sup>ع</sup> که وقتِ زادن حامله جس طرح حاملہ (عورت) جننے کے وقت گشت غمناک و جمیگفت آه آه ممكين ہو كميا اور كہتا تھا، ہائے ہائے من چرا آزاد کردم مر ترا میں نے تھے آزاد کیوں کیا؟ مُرغ کفتش نے تھیجت کرد مست بندنے اس ہے کہا کہ میں نے تھے تھیجت نہیں کردی؟

۔ یا انچے بردست۔ تیرے ہاتھ میں رہجے ہوئے جوتھیے کرنی ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی تھے ہے نامکن اور محال بات کیے اس پریفین نہ کرنا۔ سیمنٹش۔جب پرندنے میں چست کردی تو شکاری نے اس کو تجوڑ ویا اور پر تدویوار پر جا بیٹھا۔

ع کفت و بوار پر بینه کر پرند نے دومری تھیجت ہے کہ گذشتہ واقعہ پر بھی صرت اورانسوں نہ کرنا اوراس کے بعد پر ند نے کہا کہ میرے بو نے میں ایک نادرموتی ہے جس کا وزن دس درہم بھر یعنی تین تولے ہے۔ کئیم بیچھیا ہوا۔ دُرِیٹیم ۔ دُرِیکن سے اگر تو بھے ذرج کرتا تو وہ موتی تیم کا دولت ۔ اگر تو بھے ذرج کرتا تو وہ موتی تیم کا دولت ۔ اگر تو بھے ذرج کرتا تو وہ موتی تیم کے دوموتی تیم ہے ہاتھ نہ آیا۔ تیم کا دولت ہوتا ہے۔

ی آنجنان - پرندی اس بات کوئ کروه شکاری اس طرح ناله وفریاد کرنے لگا جس طرح حالمه عورت کچیجنے وقت کرتی ہے۔ گشت ووشکاری پرندگان کفتگو پر ممکنین ہوکر آ و آ و کرنے لگا اوراس ہے بولا کہ تو نے حیلہ بازی کرے جھے جاہ و پر باد کر دیا ورند پیل موتی کے وربید بہت دولت مند بن جاتا ہم تقی برند نے کہا کہ پیل نے تھے تھے حت کی تھی کہ گذری ہوئی بات پر انسوس نہ کرنا۔ اب تو اس گذری ہوئی بات پر کیوں انسوس کرد ہا ہے یا تو تو میری تھیجت نہ مجما تھا یا بہرا ہے۔

يا تكردى فهم يخدم يا كري یا تو میری تعیمت نہیں سمجا ہے، یا تو بیرا ہے الله تو باور من قول مال تو تمی نامکن (بات) کا یقین نه کنا ٔ دو درم سنگ اغرونم چول بود وس ورہم کا وزن میرے اعد کیے ہو گا؟ یاز کو پتد سوم اے نازیمی اے تازین! تیری تعیمت کر تا يكويم يتنو فالت راكال تا که میں فضول تیسری تھیجت کروں سوی صحرا سر خوش و آزاد رَفت مست اور آزاد جنگل کی جانب بلا کمیا تخم افکندن بود در شوره خاک شور کمی زیمن عمل 🐉 یونا جونا ہے محمّ ممت عم وہوں اے بند کو اے تھیجت کرنے والے! اس میں طاقی کا ج ند ہو چونکه تو پندش دی او نعودی

بنب تو لے تھیمت کرے گا وہ بنہ سے گا چاره اندیشیدن آل مابی سینم عاقل و خود را مُروه کرون اس تاتص عقل والي مجھل كا تدبير سوچا لدر خود كو مرده با ليما یم عافل گفت در وقتِ بلا چونکه ماند از سای<sub>د</sub>ً ع**اقل جدا** 

چونکہ وہ عمل مند کے سابہ سے جدا ہو گئی تھی

چول گذشت و رفت عم چول میخوری جبکه رفت و گذشت ہو گئی تو کیوں عم کرتا ہے؟ وال دُوَم لِي يندت بلقتم كر طلال میں نے دوسری تقیحت تھے کی کہ ممرای سے من تیم خود سہ درم سنگ اے اسد میں خود تین درہم بھر نہیں ہوں، اے شیر! خواجہ یاز آمہ بخود گفتا کہ ہیں خواجہ ہوش میں آیا، بولا کہ ہاں گفت آرے خوش عمل کردی بدال اس نے کہا ہاں تو نے ان (دو) پر اچھا عمل کیا اس بگفت ع و بر پرید و شاد رفت اس نے یہ کیا اور اڑ گیا اور خوش (ہو کر) جل دیا يند گفتن با جبولِ خوابناك نادان، جابل کو تعییحت کرنا حاک حمق و جهل نه پذیرد رقو حمانت اور نادانی کا جاک رفو کے قابل نہیں ہے زانکه جابل جہل را بنده بود كيونكه جابل جبل كا غلام موتا ہے

مصیبت کے وقت نیم عاقل نے کہا كو سوي دريا شد و از عم عتيق فوت شد از من جنال نيكو رفيق کہ وہ دریا کی جانب چلی گئی اور غم ہے آزاد ہو گئی مجھ سے ایبا اچھا ساتھی مجھوٹ سمیا

ل وال وُوتم من في تقيم ومرى لفيحت بدى تقى كدكسى كى نامكن بات بريعتين تذكرنا اورتوف فيرى نامكن بات بريعتين كرليا اوربيدند موجا كدوه برعم جس كاكل وزن ساز مع دس مائے بھى نہ ہواس كے يوئے من تين تو لے كاموتى كيے بوسكا بدخواجد جب شكارى كود راسكون مواتواس نے كما تیسری هیجت بھی سنادے۔ گفت۔ پر تدے نے طنز اکہا تونے دونصبحتوں پرخوب عمل کیا ہے جو تھے تیسری تعیمت سنا کر مشاکع کروں۔ اس الخز عمل تيسرى هيهت بحى مغمر ب كهجوهيعت قبول ندكر ساس كوهيهت ندكري

ع این بکفت اس برندے نے طنزادہ جملہ کہ دیا جس میں تیسری تھیجت بھی توراژ کرجنگل کی طرف چلا کیا۔ پید منتن بے مولانا فرماتے ہیں کہ جالم کو قبیحت كرناابياب جيے شورز من من حي تحم ريزي كرنا۔ جاك۔ حافت اور جبل نا قابل اصلاح ہے۔

ے وقت عی نجات کی سیح تدبیر کرے۔ سایہ عاقل مینی وہ مجھلی جو جل گئتھی میں ۔ آزاد لیک اب گذشتہ پر انسوں کرنے میں وقت منائع کرنا مناسب میں ہے مل پر تر بر کرتی ہوں کہ اسینے آپ کومردہ بنالوں گی۔

خویشتن را ایل زمال مُرده تنم اس وقت اینے آپ کو مردہ بناتی ہوں پشت زریو میرُوم بَر آب بر پشت ینچے کو اور پانی کے اوپر آ جاتی ہوں نے بُسیّاحی چنانکہ کس رَود نہ کہ تیراکی ہے، جیے کہ انسان چاتا ہے مرگ پیش از مرگ امن ست از عذاب مرنے سے پہلے مر جاتا، عذاب سے اکن ہے أيجيس فرموده مارا مصطفيً مصطفیٰ ﷺ نے ہم سے ایبا ہی فرمایا ہے يَّأْتِي الْمَوْثُ تَمُوْتُوا بِالْغِتَنُ موت آئے (اور) فتوں سے مرو آب که بُردش نشیب و که بلند یانی مجمعی اس کو نیجے لے جاتا، بھی اور که دریغا مابی مهتر بمرُ د کہ افسوس بڑی کمچھلی مر گئی پیش رفت این بازیم رُستم زشخ میری نیه حال چل طنی، میں تکوار سے بچ طنی پس برور تف کرد و بر خانش فکند پھر اس بر تھوکا اور زمین بر پھینک دیا ماند آل احمق جمی کرد اضطراب وه احتی ره طنی جو تزین تھی اس سات تاكه بحيد خويش برماند كليم تاکہ (دریا میں) کود بڑے اپن گدری چیڑا لے المقى او را درال آنش نشاند بیوقوئی نے اس کو اس آگ میں بھا دیا

لیک زال تندیتم و بر خود زَنم ليكن يش ال موج يش فيم يدني مول اورخود تكليف برداشت كرني مول لیں کر آرم اِشکم خود کر ذکر يس عن ايما بيد اور كو كرتى بول می روم یم و کے چنا تکہ حس رود اس پر اس طرح جلوں جسے کہ شکا چا ہے مُرده كردم خوليش بسيارم بأب من است آس کومرده منافی جول اور یانی کے میردکرتی ہول مركب بين از مرك امن ست اے تى اے توجوان! مرنے سے پہلے مر جانا اس بے كُفِي خُوْمُوا مُعَلَّمُ مِنْ قَبُل أَنْ فرالما تم سب مر با اس سے پہلے کہ بمجال مرد و عم بالا تكند ای طرح مردہ ہو تھی اور پیٹ اوپر کر لیا برسیکے زال کامعیاں بش غصہ خورد ان المالة كرنية والول عمل سعد برايك بمهت راج كمنا تما شاد می شد اُو ازال گفتِ در کیغ اس الموں کی مسجو ہے وہ خوش ہوتی محی ہی گرمیش کی صیادِ اُرجمند م اس کو ایک تطے شکاری نے پکڑ لیا غلا غلال<sup>ی</sup> رفت بنیال اندر آب وہ لوتی پڑی چکے سے بانی میں جلی می از چیپ و از راست می جست آل سلیم وہ بیوتوف واکی اور باکیں سے کودتی محمی دام انگندند و اندر دام ماند انہوں نے جال پیکا اور وہ جال میں رہ حمی

ا کمآرم مجلی مرکزائی ہوکر ملح آب برآ جاتی ہے۔ تی روم۔ پانی کے ساتھ اس طرح چلوں کہ جس طرح تنا خود بخود بہہ کر چلا جاتا ہے۔ سہاتی۔ تیرا کیا۔ مرک ۔ صدیت شریف میں ہے مُؤٹُوا فَبُلَ أَنْ مَمُؤثُو العِن نجات اس میں ہے کہ مرنے ہے قبل ای فنا کا درجہ اختیار کرلو۔ تموذ بالفتن۔ مقام نامنا اختیار کرد گے و فتوں میں جلا ہوکر مرد گے۔

ي تهم چنال بيداس مجلى في موما تعاديداي كيارة المدال يعن مجلى كدكاري تنظر يعن بلاكت.

غلاغللال۔ مین جب شکاری نے اس کوز بین پر پھینک دیا تو وہ کس طرح لوئن پوئی دریا جس مکس گئے۔ مائد۔ تنسری بے مقل مجمل اعجل کودکرتی رہی تا کہ اپنی بے وقت کوشش کے ذریعے نجات حاصل کر لے۔ سلیم۔ سادہ مزاج ، بیوتو ف۔ واقع انگلندیم۔ شکاری نے اس کو جال ہے پکڑلیا۔ راس کے کہاب بتا کرتوے پرسیکئے۔

حمافت گشت او جمخوابه وہ حماقت سے ہمخواب ہو گئی عقال می گفتش اکم یاتیک نذیر عظلاس كمتي تقى كياتيرك يأس كوئى دران والاآيا تعا بيحو جان كافرال قَالُوا بَلَى کافروں کی روح کی طرح "کیوں تہیں" وارجم از محنتِ گردن شكن گردن توڑ مصیبت سے چھوٹ جاؤل آ بکیرے را نسازم من سلن میں کی تالاب کو آرام گاہ نہ بتاؤل کی تا ابد در اُمن و در صحت رَوم بمیشہ کے لیے امن اور صحت میں چلی جاؤں گی کز چنیں ورطہ اگر گردم رہا کہ اگر ای ہلاکت ہے میں رہا ہو جاؤں تا سيمتم در چيس رنځ و تعب تاکہ الی تکلیف اور مصیبت میں نہ کھنسوں

بُرُ سِرِ آتُ لُلُ بِهِ ` بِشْتِ تابهُ آگ پن توے کی پنت پر او ہمی جوشید از تفرِّ سعیر وہ آگ کی گری ہے اہل کری تھی او جمی گفت از شکنجه وز بلا وہ مخکنجہ اور بلا میں سے سمبتی تھی باز می گفت او که گر این بارمن پھر وہ کہتی تھی کہ اگر اب کی بار میں من نسازم جز بدریانی وطن میں دریا کے سوا وطن ننہ بناؤں کی آب بیحد جویم و آیمن شوم لِا محدود بانی تلاش کروں گی، امن سے ہو جاؤں گی منچنیں عظم می کرد با خود عہدہا دہ این آپ ہے ایے عبد کرتی تھی دامن عاقل مجيرم روز و شب ون رات عقل مند کا دامن پکڑے رہوں گ

بیان آنکه عہد کردنِ احمق وقت ِ گرفتار وَ عدم جیج سود عُرَارِدَ كَمْ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَانُهُوا عَنُهُ وَ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ.

ر کی کاذب وفا ندارد

اس کا بیان کہ احمق کا گرفتاری کے وقت عہد کرنا اور ناوم ہونا کچھ مفید تنہیں ہوتا کیونکہ وہ اگر واپس بھیج دیے جا کیں آو وہ ممنوعات کو دد بارہ کمل میں لا کیں گے ادروہ بے شک جھوٹے ہیں'' کوئی حصوٹا وفا نہیں کرتا ہے

عقل می گفتش بی حماقت با تواست با حماقت عهد را آید نظست

عقل اک سے کہتی تھی حماقت تیرے ساتھ ہے ماقت کے ہوتے ہوئے عہد ٹوٹ جاتا ہے عقل را باشد وفاي عهدما تو نداري عقل رو اے خربہا عہدوں کی وفاعش کے لیے ہے۔ تچھ میں عشل نہیں ہے اے گدھے کی قبت بحرا تو جا

ا منتل منتل اس پرطنز کردی تھی کہ کیا تیرے ہاس تھے عذاب ہے ڈرانے والے شائے تھے اُوہتی ۔ وو پھیلی کہ رہی تھی کہ بے شک ڈرانے والے تو آئے منے کین میں نے ان کا کہنا نہ مانا تھا۔ بازی گفت۔ پھر میر بھی کہتی تھی کہ اگر اس باری جاؤں تو پھر میں تالاب سے محبت نہ کروں کی اور دریا کارخ کردل کی بھی حال ان لوکوں کا ہوگا جود نیا میں بے عقلی کریں گے ادر تھیجت کرنے والوں کی تھیجت میں گے۔

ع مهم چنیں۔ اب دودل میں ال طرح عبد كردى تقى كداب اگرزى كى صاصل بوجائے میں كئى عمل مند كادامن پكر لوں كى بيان ۔ اب مولانا بتاتے ہیں كدا ہے المقول کے ان مهدول اوردووں کا بھی اعتبار بیں ہے آن باک نے انسی کے بارے می فرمایا ہے کہ اگر ان کودد بارد مرکی دے بھی دی جائے توبیہ برعبدی کریں مے بیھوٹے ہیں۔

ت معلّ محافظش مدوبار مزعر كى كم تمناكر في والمسلم عمل كبتى ب حربها وكد مع كا قيت والارتسيان و يعنى عبد كم بار م مع مجول و

وتحمن و باطل کن تدبیر تست - چونکه عقلت نیست نسیال<sup>!</sup> میر تست وہ تیری تدبیر کو باطل کرفیوالی اور دھمن ہے چونکہ تھے عقل نہیں ہے بھول تیرے اور حکرال ہے یاد نارد ز آنش و سوز و حسیس از سمی عقل پروانه حسیس آگ اور سوزش اور آگ، بھڑ کنے کی آواز کو یا جہیں کرتا ہے کینہ بروانہ عقل کی کی کی وجہ سے آزو نسیالش بر آنش می زند چونکه پُرش سوخت توبه می کند حرص اور اس کی بھول آگ میں جھونک ویتی ہے جب اس کے پر بطے توبہ کرتا ہے عقل را باشد که عقل آزا فراشت ضبط و دَرک و حافظی و باددابشت عقل میں ہوتی ہے، کیونکہ عقل نے ان کو بلند کیا ہے ضبط اور سمجھ لور تکمداشت اور یادداشت چوں مذکرہ نے ایابش چوں بود چونکه گوہر<sup>ع</sup> نیست تابش چوں بود جبکہ یاد دلانے والانہیں ہے اس کی واپسی کیسے ہو؟ جب جوہر نہیں ہے تو چک کیے ہو؟ ایں تمناہم زیے عقلی اوست که نه بیند کال حمافت را چه خوست یہ تمنا بھی اس کی بے عقلی ہے ہے کونکہ وہ نہیں دیکھا کہ حمافت کی خصلت کیا ہے؟ آل ندامت از نتیجهٔ رنج بود نے زعقل روش چوں کتے بود وو ندامت تکلیف کا بتیجه تھی نہ کہ روش عقل کی وجہ سے جو خزانہ ہوتی ہے چونکه طبح شد رنج آل ندامت شد عدم می نیر زد خاک آن توبه و ندم وہ توبہ اور غدامت خاک کے برابر بھی تہیں ہے جب تکلیف ختم مولی، وه ندامت ختم مو مخلی آل ندم از ظلمتِ عم بست بار لِي كَلامُ اللَّيُلِ يَمُحُونُهُ النَّهَار تو رات کی بات کو دن مٹا دیتا ہے اس تعامت نے عم کی تاریکی کی وجہ سے پوچھ اٹھلا ہے چوں برفت آل ظلمت وعم گشت خوش جم زود از دل نتیجه و زاده اش ول سے اس کا جمیجہ اور بیدادار بھی چلی جاتی ہے جب وه تاریکی ختم ہوگی اور عم خوشی بن میا بِا نَكُ لُو رُدُّوُا لَعَادُوُا كُ زَنْد می کند او توبه و پیر خرد وہ توبہ کتا ہے اور بوڑھی کھی بکارتی ہے"اگر وہ لوٹائے گئے تو پھر وہی در بیانِ آنکہ وہم قلب عقل ست و ستیز کا اوست اس کا بیان کہ وہم عقل کا کھوٹا سکہ اور اس کا مخالف ہے ا لکارتی ہے''اگر وہ لوٹائے مھے تو پھر وہی کریں گے''

ا تسیال - بعن مهد کے بارے میں بحول از تی بردانہ میں عمل کی ہے جس کی دجہ ہے شع کی آگ کی بروزش اس کو یا دُنیس آئی ۔ فسیس - بلکی آواز ۔ آز بردانہ کی ترص اور بحول اس کوجلا دین ہے۔ منبط یعنی عہد کی حفاظت اور اس کو جھٹا اور یا در کھٹا یہ عمل کے کام بیں عمل ہی نے یہ منبقی بردا کی جس

کو ہر ۔ تینی عقل ۔ تا بق نے بین عقل کے آٹار۔ ند کر۔ انسان کی عقل اس کواس کا عہد گیاد دلاتی ہے۔ ایاب۔ رجوع لیسی عہد کی طرف رجوع۔ اس تمنا ۔ لیسی دوبار وزند و ہوکر نیکی کرنے کی تمنا ۔ کہ نہ بینر۔ اس کی بے عقلی ہے ہے کہ ووا بی حمالت کے آٹارکوئیس بجھ رہا ہے۔ آس ندامت۔ عذاب کے وفت عمامت عذاب کا نتیجہ ہے۔

ے چونک۔ جبکدہ ندامت عذاب کا نتیجہ ہے تو جب عذاب ختم ہوجائے گا عدامت بھی ختم ہوجائے گیا کی لیے ال تو ہداور ندامت کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ آپ ندم۔ وہ عدامت نم کی تاریخی جب اور تی جب ایک ندر ہے گی۔ ہے۔ آپ ندم۔ وہ عدامت نم کی تاریخی ہیں پیدا ہوتی ہے دات کی بات کودن بھلاد بتا ہے تو جب تاریکی ختم ہوجائے کی ندامت بھی باتی ندر ہے گی۔ یَفْ مُحُوّٰ اُلّٰ لِیکن ندامت۔ پیرخرد۔ تجر بیکار عمل ۔ در بیان۔ وہم اور عمل میں بہت فرق ہے۔

و با أو ماندو او نيست اور اس کے مشابہ ہے اور وہ تبیں ہے

آنكه شهوت مي تند عقلش مخوال جو شہوت کا چکر کائے، اس کو عمل نہ کہہ وہم قلَب و تقدِ ذَر عُقلبِاست وہم کھوٹا ہے اور عقلیں خالص سوتا ہیں ہر دو را سوي محک کن زود نقل دونون کو بہت جلد کموٹی کی طرف مخقل کر چوں محک مُر قلب را گوید بیا کیونکہ کموٹے کو کہتی ہے، آ جا كه نه ابلِ فراز و شيب من کہ تو میرے نشیب و فراز کا الل نہیں ہے همچو زر باشد در آتش او بسیم وہ سونے کی طرح آگ میں مسکرانے والی ہو گی

عقل صدّ شہوت ست اے پہلوال اے بہادر! عقل، شہوت کی ضد ہے وہم خوالنگ آئکہ شہوت را گداست اس کو وہم کہہ جو شہوت کا بھکاری ہے بیدا تگردد وہم و عقل وہم اور عقل میں بغیر کسوئی کے امیاز نہیں ہوتا ہے این محک قرآن و حال انبیا یہ کمونی قرآن اور انبیا کی سیرت ہے تا به بيني خويش را ز آسيب من تاکہ میری ضرب سے تو اینے آپ کو دکھے لے عقل را گرارهٔ سازد دونیم اگر آرہ عش کے دو عمرے کر دے

مجاوِبات موی علیه السلام که صاحب عقل بود با فرعون که صاحب وہم بود (حفرت) موی علیہ السلام کہ جو عقل مند ہے، فرعون کے ساتھ سوال و جواب جو وہمی تھا

وہم مر فرعونِ عالم سوز را عقل مرموی علیہ السلام جال افروز را فرعون نے ان سے کہا، بتا تو کون ہے؟ ججة الله ام امانم از طلال میں اللہ کی محبت ہوں، گرائی ہے اس (دلانے دالا ہول) تببت و نام قدیمت را مجوی ابنا پہلا نام اور تسب بتا

(حفرت) موسى عليه السلام فنا (كمقام) كطريقه يردونه موسة گفت من عقلم رسول ذو الجلال انہوں نے کہا میں عقل ہوں، ذوالجلال کا رسول ہوں گفت نے خامش رہا کن ہائے و ہوی اس نے کہا چپ، ہائے و ہو کو ختم کر

ل معمل شهوت نفساني عمل كاخد ب عمل اس كاطرف الكنيس موسكى وجم بونفساني خوابش كاطرف الك مودود بم بهام بحى سكه بالكن كمونا ادر مقل بحی سکه بے کین کمراہے۔ بے تک مقل اور وہم کے مقتصیات کوقر آن اور سیرت کی سوئی پر پر کھنے سے دونوں میں اقبیاز ہوجائے گا۔

ع تاب بین قرآن اور سرت واشح کردیت بین کدو ہم کے مقتصیات ان کے مطابق نہیں بین مقل عقل کا جس قدر بھی تجربہ کیا جا سے گااس کا خالص ہونا واضح ہوگا۔ بستم مسكرانے والا۔ فرعون ۔ فرعون وہمی تقااور معزمت موی علیہ السلام مساحب عثل متھے۔

ے رفت حضرت موی علیدالسلام فرعون کے پاس پنچاوراس وقت وہ مقام فنا میں سے منت حضرت موی علیدالسلام نے فرمایا میں مقل مجسم ہوں، خدارسول اورالله کی دلیل الوکول کو کرائل سے بچانے والا ہوں۔ گفت نے فرعون نے کہانے باتیں میں سنتانیس جاہتاتو اپناقد می نام اورنسپ بنا۔

وفترجيارم نامِ اصلم ممترينِ بندگالش میرا اصلی نام "اس کا کمترین بنده" ہے زاده از پشت جواری و عبید لویڈ بول اور غلامول کی بہت سے بیدا ہوا ہول آب و کل را داد بردان جان و دل یانی اور مٹی کو خدا نے جان و دل عطا فرما دیا ہے مرجع تو ہم بخاک اے سہناک اے کالم! تیرا مرجع بھی خاک ہے ست از خاکے و آزا صد نشال خاک ہے ہے اور اس کی سو نشانیاں میں از غذای خاک فربه گردنت خاکی غذا ہے تیری گردن موئی ہے اندرال گورِ مخوّف سهمناک خوفتاک، ڈراؤنی قبر میں خاک گردند و نماند جاهِ تو خاک ہو جائیں کے اور تیرا رتبہ نہ رہے گا مَر تُرا آل نام خود اولی ترست وو نام تیرے لیے زیادہ بہتر ہے که ازو برورد اوّل جسم و جالش جس سے شروع میں اس کے جسم و جان نے برورش بالی زين وظن تبكر يخته از لعلِ شوم مُے کام کی وجہ سے تو اس وطن سے بماگا ہے ہمبریں اوصاف خود می کن قیاس ای ہر اینے اوصاف کو قیاس کر لے

گفت که نبت مرا از خاکدالش فرلما میری نبت اس کے خاکدان سے ہے بنده زاده آل خداوند وحيد اس خدائے واحد کا غلام زادہ ہول نبت اصلم ز خاک و آب ً و گل میری اصل کی نبعت خاک اور بانی اور مٹی سے ہے مرجع این جسم خاکم ہم بخاک میرے اس خاکی جم کا مرجع خاک ہے اصل الم و اصل جمله سرکشال ہماری اصل اور سب محکیروں کی اصل نے مدد از خاک می کیرد تنت کیا تیراجم فاک سے مدد حاصل تہیں کرتا ہے؟ چوں رود جال می شود او باز خاک جب روح نکل جائے کی وہ پھر خاک ہو جائے گا ہم تو وہم ما وہم اشاہِ تو تو بھی اور ہم بھی اور تھے جسے بھی گفت<sup>ع</sup> غیر این نب نامیت ست أس نے كہا اس نب كے علاوہ تيرا ايك اور نام ہے بندهٔ قرعون و بندهٔ بندگالش فرعون کا غلام اور اس کے غلاموں کا غلام بندهٔ باعی و طاعی و ظلوم تو ظالم اور سرکش، باغی غلام ہے خولی و غداری و حق ناشناس لو خونی ہے اور غدار ہے اور حل کو نہ پہیائے والا ہے

ال مستحنت حضرت موئ عليه انسلام في كها بمر انسب توييب كدهن خاكز ادو بول ادر بمرانام الله كاكمترين غلام ب ادر بس الله ك غلامون اور لوغريون ک پشت وہ سے بیدا ہوا ہول نسبت میں آ دم کی اولاد ہول۔ آ دم کوخدانے آب وکل سے بیدا فرمایا پھر اس کوجان دول عطافر مادیا۔ مرجع۔ ميرافا كيسم بمرفاك بن جائے كا اور تحد ظالم كي سم كوسى خاك من مانا وكا۔

ع اصل ما تمام انسانوں کی اصل آب وکل ہے اور اس کی موعل میں ۔ نے مدد بہلی نشانی یہ ہے کہ انسان زمین کی برید اوار سےخور اک حاصل کرتا ے درای سے پرورش باتا ہے۔ چوں۔ دومری نشانی ہے . نہ سب کومر کر فاک میں ل جانا ہے ادر تھے بھی فاک میں ل جانا ہے اور سے تیراا قبال

ي منت فرحون في عسر الكاورنام مادرووزياد ومناسب مادرووي من من من المروون كاغلام "" فرحون كاغلام " كم ازو۔ لین اس غلام کی جان اورجسم کوفر مون نے ہی پرورش کیا ہے۔ بند ورتو غلام ہے لین باغی اورمرکش فلام ہے اورتو وہی ہے جوایک جرم کر کے معر ے ہما گا تھا۔ فل شوم لین ایک تبطی کا قبل ہم ہریں۔ لین ای طرح کے اپنے اوراوماف مجھ لے۔

که نداستی سیاس ما و حق کیونکہ تو حق اور ہماری شکر گذاری کو نہ سمجما در خداوندی کس دیگر شریک كوكًى دوسرا شريك خداكً مين بندگالش را ج أو سالار نے ایں کے بندول کا اس کے علاوہ کوئی سردار نہیں ہے شر لتش دعویٰ کند جز ما کیے ال كى تركت كا (كون) كوكى كريموائ يربان وفي واليك غير اگر دعويٰ كند او ظلم جوست غیر اگر دعویٰ کرے تو وہ ظالم ہے چول توانی جان من بشاختن تو میری جان کو کیے پیچان سکتا ہے؟ که کنی یاحق تو دعویٰ دوئی جو خدا کے ساتھ دوئی کا دعویٰ کرتا ہے نے برای تفس سمتم نے بلہو تو لنس کے لیے نہیں مارا نہ کھیل سے آنکہ جائش خود نہ بد چانے بداد جس میں خود جان شمتی اس نے جان دے دی صد ہزارال طفل ہے جرم و زیال لاکھوں، بے خطا اور بے قصور بے تاجہ آید ہر تو زیں خوں خوردنت و کھے تیری خون آیای کا کیا وبال بھے پر آئے گا؟ بر أميدِ قُل من مطلوب را میرے قل کی امید ہر جو (تیرا) مقصود تھا در غریم خوار و دَرولیش و خلق تو بردلین میں ذلیل اور مختاج اور شکته حال رہا گفت حاثا کہ بود یا آں ملیک انہوں نے فرملا خدا بیائے کہ اس مالک کے ساتھ ہو واصد اندر ملک و او را بار نے وہ سلطنت میں اکیلا ہے اور اس کا کوئی مددگار نہیں ہے نیست خلقش را دگر تس مالکے اس کی محلوق کا کوئی دوسرا مخص مالک نہیں ہے نقش او کرده است و نقاشِ من اُوست اس نے صورت بتائی ہے اور میرا صورت گر وی ہے تو نتانی ابردیئے من ساختن تو میری ارد (مجمی) نبیس بنا کما بلکه آن غدار و آن طاعی تونی بلکہ تو دہ غدار ادر سرکش ہے گر بکشتم من عوانے را بسہو اگر میں نے ایک ظالم کو بھولے سے مار ڈالا من زدم مشتے و ناگه اوفآد میں نے ایک مکا مارا ایانک گر پڑا من سکے مشتم تو مُرسل سے زادگاں میں نے ایک کتے کو مارا، تو نے رسول کی اولاد کے کشتهٔ و خونِ شال در گردنت محل کے ہیں اور ان کا خون تیری گردن پر ہے كشتهُ ذُرِّيتِ لِعِقُوبٌ را تو نے (حضرت) یعقوب کی اولاد کو قل کیا ہے

۔ درغریجا۔فرعون نے مفرت موی علیہ السلام ہے کہاچونکہ تو نے میرے حقق ادانہ کئے اس لیے پردیس میں مارا مارا کیرلہ گفت۔مفرت موی علیہ السلام نے فرمایا خدا کا کوئی شریکے نہیں ہے۔واحد۔وہ خدائے واحد جس کوئی مددگار کی مجم ضرورت نہیں ہے وہ اپنے بندول کا تنہا خداہے۔

ے شرکتش۔ جواس کی شرکت کا دکوئی کرے گا وہ تباہ ہوگا۔ نقش حضرت موئی علیہ السلام نے فرمایا وی میر اصورت کر ہے اگر کوئی ووسراد کوئی کرے تو وہ نظالم ہے۔ تو نتانی نو میراخدا کیے ہوسکتا ہے تو میری ایک اہر و بھی نہیں بتا سکتا ہے چہ جائیکہ پورا وجود۔ بلکہ حضرت موئی علیہ السلام نے فرمایا غدار شمل نہیں ہوں تو خدا کا غدار ہے۔ کر بکشتم ۔ جھے تبطی کا قل بلاار ادو ہوا تھا۔ خودنہ بد۔ وہ کا فرتھا اس کی جان جان بی نہتی۔

ے مرحل ۔ بینی حضرت بینومبلیم السلام۔ کشتہ ۔ بینی تو نے ہزار دل بے تصور اولا دِ بینقوب کوتل کیا اس کی سز ایش تو طرح طرح کے عذاب ہمگنے گا۔ کشتہ۔فرعون نی اسرائٹل کے بچول کوتل کر رہا تھا اور اس کا مقصد حضرت موی علیہ السلام کوتل کرنا تھا۔

سر نگول شد اُنچه نفست می پزید تیرانش جو (خیال) کیا رہا تھا دہ اوندھا ہو گیا ایس بود حق من و نان و نمک بیرا اور نان و نمک کا یہی حق تھا روزِ روش بر دلم تاری کئی اور روش دن کو بیرے دل پر تاریک کر دے گر نداری پاک من در خیر و شر اگر تو اچھائی اور برائی میں بیرا لخاظ نہ کرے گا زہر مارے را تو چول خواہی چشید را تو چول خواہی چشید مانپ کے زہر کو کیے بچھے گا؟ لیک خارے را گلتال می کنم لیک خارے را ہوں

کوری تولی حق مرا خود برگزید تیرے اعد جے بن کے لیے خدا نے بچھ جن لیا گفت استمها را بہل بے لیج شک اس (فرون) نے کہا ان (باتوں) کو جبورہ بلاشک کہ مرا پیش حشر خواری کئی کہ تو بجع کے مانے میری توہین کرے گفت کے مانے میری توہین کرے گفت کے خواری قیامت صعب تر (موئل نے) فرمایا کہ قیامت صعب تر (موئل نے) فرمایا کہ قیامت صعب تر زخم کیا کہ قیامت صعب تر را نمی تانی کشید را نمی تانی کشید را نمی تانی کشید را نمی تانی کشید طاہراً کار تو ویرال می کنم طاہراً کار تو ویرال می کنم میں بھابر تیرا کام جاد کر رہا ہوں

بیان آنکه عمارت در دریانی است و جمعیت در بربینانی و دری در شکستگی و مراد در بے مرادی و وجود دَر عدم و علی لهذا بقیة الاضداد و الازداج

اس کا بیان کہ تغیر تخریب میں اور دل جمی پریٹانی میں اور دری شکتگی میں اور مرادی شکتگی میں اور مرادی میں اور مرادی میں اور وجود عدم میں ہے اس پر بقیہ ضدوں اور جوڑوں کو قیاس کر

اُبلیے فریاد کرد و ہر نتافت
ایک احمق نے شور کیا ادر ہداشت نہ کر سکا
می شکافی و پریشاں می کئی
کمود رہا ہے ادر بھیر رہا ہے
تو عمارت از خرابی باز دال
(پہلے) تغیر ادر تخریب کے فرق کو سمجھ لے
(پہلے) تغیر ادر تخریب کے فرق کو سمجھ لے

آل کے شمار نہیں را می شکافت
ایک شخص آیا، زمین کمودنے لگا
کایں زمیں را از چہ ویرال می کئی
کہ تو ای زمین کو کیوں ویران کرتا ہے؟
صفت اے الجہ برو برمن مرال
اس نے کہا، اے احمق! جا مجھ پر (عکم) نہ چلا

ال کورکی آو۔ خدانے تیری مرض کے برخلاف بھے اپی دسالت کے لیے ختب کرلیا۔ سرگوں۔ یعنی تو بیرے آئی پر تادر نہ ہوا۔ گفت۔ فرعون کہنے لگا کہ ان باتوں کو مجوز ، کیا بیرے حتوق کا بھی نشا ضاہے کہ تو بھے برمر مجمع ذکیل کرتا ہے۔

ع منت معرت مولیٰ علیالسلام نے فرمایا اگرتو خیروشر میں میراا تباع نہ کرے گاتو قیامت میں ذکیل ہوگا اور و و ذلت اس دنیا کی ذلت ہے بہت بخت ہے۔ منت منت منت منت میں علیالسلام نے فرمایا اگرتو خیروشر میں کرسکتا تو قیامت میں سانیوں کا ذہر کیے ہے گا۔ فلاہرا جس کوتو برباوی محستا ہے اس میں علی میرک آبادانی ہے۔ میان راہ مولانا چندالی مثالیں دیے ہیں جن میں بظاہر دیرانی ہے کین درام مل وی تغیر ہے۔

یں آل کے۔ایک فیمل نے زمین کو کھودنا شروع کیا۔ کا ہیں۔اس بیوتوف نے زمین میں بل جلانے والے سے کہا تو زمین کو کیوں ویران کررہا ہے اور اس کی مٹی کومتغرق کررہا ہے۔ تو عمارت رتو تغییراور تخریب میں فرق بیس کرسکتا ہے۔ کے شود پھی اور کھیت جب بی تیار ہوتا ہے جب پہلے ذمین کو ویران کردیا جائے۔

تانگردد زشت و وریال ایل زمین جب تک بے زمن بد نما ادر ویران نہ ہو تأثردد نظم او زیر و زیر جب تک ال کی ترتیب زیر و زیر نه ہو کے شود نیکو و کے گردیہ نغز وہ اچھا اور شغایاب کب ہو سکتا ہے؟ کے رود سودش کیا یابد شفا اس کوفائدہ کب ہوسکا ہے اور شفایاب کب ہوسکا ہے كس زُند آل درزي علامه را اک ماہر درزی کو کون مارتا ہے؟ ير دريدي چه سمم بدريده را تو نے چاڑا، میں کھٹے ہوئے کا کیا کرول؟ نے کہ اول کہنہ را ویراں کنند کیا پہلے برانے کو وران تہیں کرتے ہیں؟ ست شال پیش از عمارتها خراب لقیرات سے پہلے ان کی تخریب ہے زال تلف على كردند معموري تن اس برباوی ہے (لوگوں نے) جسم کی تغیر کی ہے: کے شود آراستہ زال خوانِ ما اس سے ہمارا وسر خوان کب آرستہ ہو گا

کے شود کازار و گندم زار ایل یہ جین اور گیہوں کا کھیت کب بن سکتی ہے؟ کے شود بستان و کشت و بُرگ و بُر باغ اور کھیتی اور ہے اور کھل کیونکر ہوں تانہ بھگائی ہے نشر رئیش چخ جب تک تو نشر سے بند زخم کو نہ چرے تا نسوزد خلطهایت از دوا جب تک دوا ہے تیری رطوبتیں نہ جلیں یاره یاره کرده درزی جامه را ورزی نے کیڑے کو بھڑے مکڑے کر ویا کہ جدا ایں اطلسِ برگزیدہ را کہ اس خخب اطلم کو کیوں ہر بنائے کہنہ کایا داں کنند جس پرانی بنیاد کو آباد کرتے ہیں بمچنیل نجار و حدّاد و قصاب ای طرح برهی اور لویار اور قعمالی آل، ہلیلہ وال بلیلہ کوفتن عکوبی گندم اندر آسیا جب تک تو گیہوں کو چکی میں نہ پیے گا

جواب دادن موی علیہ السلام فرعون را در تہدید او معرت موی علیہ السلام کا فرعون کو جواب دینا اس کی وحمی کے بارے کس

کہ ز مضمنت وارہائم اے سمک کہ اے سمک کہ اے جمل! تجے میں کانٹے ہے بچا دوں از چینیں شت کہر نامنٹی ان کیائے کے المنٹنی ان کیائے ہے المنٹنی ایک کانے ہے کہ ایک کانے ہے کہ ایک کانے ہے کہ ایک کانے ہے کہ ایک کانے ہے ا

ایں نقاضا کرد آل نان و نمک اس نان و نمک اس نان و نمک بے بیا جاہا گرد مرسی نے بیا جاہا گرد مرسی وار ہی اگرتو موٹی علیہ السلام کی تھیں تھیں کو تبول کرے گاتو نجات پاجا ہے گا

کے شود۔ زیمن کو جب تک الٹا پلٹانہ جائے نہ اس بی کھیتی پیدا ہوتی ہے نہ اس میں کھیل پیول پیدا ہوتے ہیں۔ چنو۔ وہ پیوڑا جس کا منہ نہ بنا ہو۔ بارہ۔ درزی فیمتی کپڑے کوڑاش کرکلڑے کڑے کرتا ہے تو کوئی درزی کو پرائیس کہتا ہے۔

ے ہر بتائے۔ جب پرانی بنیادوں پرنی تغییر کی جاتی ہے تو ان بنیادوں کوا کما ژویا جاتا ہے۔ ہم چیں۔ جننے کاریگر ہیں ان کا بھی کمل ہے کہ تغییر سے قبل وہ تخریب کرتے ہیں۔ ہلیکہ۔ ہڑ ۔ بلیکہ۔ ہیموہ۔

ے۔ سان کوکوٹ کردوابناتے ہیں جس ہے جم کی تغیر ہوتی ہے۔ تا تھو بی۔ کیبوں کو بھی میں ٹیس کرلذیذ غذا کیس بنائی جاتی ہیں۔ ایس نقاضا۔ حضرت موک علیہ السلام نے فرمایا تیرے حقوق کا بھی نقاضا ہے کہ میں تجھے ہلاکت سے نجات دلادوں۔ آگر پذیری۔ اگر تو میری تھیجت تیول کر لے تو ابدی ہلاکت سے نجات یا جائے گا۔

كريك را كردة باتو الزدبا (كم) تو نے كيڑے كو اردوا بنا ليا ہے تا باصسلاح آورم من دميم تاكه من اصلاح كے ليے ہر وقت كام من لاؤل مارِ من آل ادُدما را بر كند میرا ماتپ ای اژدے کو بمیاد کر دے ورنه از جانت بر آرد آل دَمار ورنہ وہ تیری جان کو ہلاک کر دے گا

بسکه خود را کردهٔ بندهٔ ہوا تو نے اینے آپ کو خواہش کا ایما غلام بنا لیا ہے ارُومًا را ارُومًا، آوروه ام میں اورے کے لیے اوربا لایا ہول تادم آل از دم ایل بشکند تاکہ اُس کی بھٹکار کو اس کی بھٹکار وبا وے کر رضا دادی رَبیدی از دو مار اگر تو راضی ہو ممیا، تو دونوں سانیوں ہے ج کیا

جواب فرعون موی علیه السلام راوَ تهدیدِ او فرعون کا حضرت موسی علیہ السلام کو جواب دیتا اور اس کی جمکی

که در افکندی بمکر اینجا دوئی کہ تو نے کر سے یہاں اختلاف پیدا کر دیا خلق یک دل را تو کردی دو گروه بادونی رخنه کند در سنگ و کوه

كفت الحق سخت أستا جادوني اس نے کہا یقینا تو جادو کا بردا احداد ہے تو نے ایک دل، محلوق کو دو گردہ کر دیا ہیری جاددگری پھر اور پہاڑ میں شکاف ڈالتی ہے

> تفی کرون موی علیه السلام جادونی و سحر را از خود حعرت موی علیہ السلام کا اینے بارے میں سحرِ اور جادوگری سے انکار کنا

جادونی که دید بانامِ خدا خدا کے نام کے ساتھ جادوگری س نے دیکھی ہے؟ مشعله وينست جان موسوى مولی علیہ السلام کی جان دین کی مشعل ہے كزدم پر رشك مي بردد سي كہ ميرے م ے كے يُر رفك بنتے بي که ز جانم نور می کیرد کتب میری جان ہے کتابیں نور حاصل کرتی ہیں كز خدا نازل شود بر من حديث کیونکہ خدا کی جانب ہے مجھ پر کلام نازل ہوتا ہے

كفت جستم غرقِ بيغامِ خدا انہوں نے فرملا میں خدا کے پیغام میں مشغرق ہوں غفلت و كفرست مايرً جادوني جادوگری کا مدار (اللہ سے) غفلت اور کفر پر ہے من بجادومیاں چہ مائم اے تکبیج اے بے شرم! میں جادوروں سے کیے مثابہ ہوں؟ من بجادوماں چہ مائم اے جب اے تایاک! محص جادو کروں سے کیا مشاہرت ہے؟ من بجادومال چہ ماتم اے خبیث اے خبید! مجھے جادو کروں سے کیا مشابہت ہے؟

ل کر کے۔ لیکن تیرانس جوایک معمولی کیڑا تھا تونے اس کوا ور ماینا کرائے او پر مسلط کرلیا ہے۔ اور مائے انسی اور ا عصا کا ازد مالایا ہوں۔ تادم۔ اس کی پینکاروں کومیرے ازد ہاک پینکاریں دبادیں گی۔ دو مآر۔ لینی نفس کا سائب اورعصا کا سانب۔ ومآر۔ ہلاکت کنت فرعون نے معرت موکی علیه السلام ہے کہا تو تکمل جادوگر ہے تو نے اپنے مکراور جادو ہے میری تو میں اختلاف پیدا کر دیا جادو کا اثر بہا ڑاور پھر کے بھی کلڑے کرو بتا ہے۔

بہ و مرد ہوں ملیدالسلام نے جادو کرنہ ہونے کے دلائل بیان فرمائے۔ گفت۔ جادو کراپے عمل میں خدا کے نام کاسمارانہیں لینا ہے وہ جادو میں

شیطان کانام استعال کرتا ہے۔ سیفان مان سان مره ہے۔ حتے۔ اس سے راد معرب عیلی علیدالسلام بیں بلک ہے نن کا کا ال فنص مراد ہے۔ کتب کین آسانی کمایوں میں بیراذ کر ہے۔ کز خدا۔ بیرے اوردی تازل عولی ہے جاد در کرکووی سے کیاواسطب

لا جرم بر من گال آل میری لا محالہ مجھے پر بھی وہی گمان کرتا ہے بُر کریمالش گمان بد بود اس کا بھلوں کے بارے میں بُرا گمان ہوتا ہے کل را بر وصف خود بینی غوی تو مجموعہ کو این صفت کے مطابق گراہ سمجھتا ہے خانه را گردنده بیند منظرت تیری آنکو، گر کو گومنے والا دیکھے گ ساحل يم را جمي بيني دوال دریا کے کنارے کو دوڑتا ہوا دیکھے گا تنک بینی جمله دنیا را ہمه تو پوری دنیا کی فضا کو نگ سمجھے گا التنجال بنمايدت چوں گلتال یہ ونیا کچھے چمن جیسی نظر آئے گ او نديده چي ج کفر و نفاق انہوں نے کفر اور نفاق کے سوا کیجھ نہ دیکھا او ندیده ج کر سے و شرے انہوں نے سوائے خرید و فردخت کے کچھ نہ دیکھا او ندیده چی جز کر و کمیس انبول نے مر ادر گھات کی جگہ کے علاوہ میجھ نہ دیکھا ج ماں چزے کہ میجوید ندید ای چیز کو دیکھا جس کو وہ تلاش کرتا ہے جمله اقلیمهٔا را گو بجو کہہ دے کہ سارے ممالک ڈھوٹڑ لے بگذره او زیس سرال تا آل سرال ای جانب سے ای جانب گذر عمیا

چوں تو با پر ہوا کر میری تو چونکہ ہوں کے برول سے اڑتا ہے بر کرا افعالِ دام و دد بود جس کے چندول اور درندول کے کام ہوں چوں تو جزو عالمی ہیں اے مہیں چونکہ تو دنیا کا جزو ہے، اس لیے اے زلیل! گر تو بر گردی و بر گردد سرت اگر تو چکر کالئے اور تیرا سر چکرائے ور تو در تحتی روی بریم روال اگر بطنے دریا پر تو کھتی میں بطیا گر تو باشی تنگدل از ملحمہ اگر تو جنگ ہے تنگدل ہے ور تو خوش<sup>ع</sup> باشی بکام دوستال اگر تو دوستوں کے مقصد کے مطابَق خوش ہے اے بہاکس رفتہ تا شام و عربق بہت ہے انسان شام اور عُمِاق گے وے بہا کس رفتہ تاہند و ہرے بہت سے لوگ ہندوستان اور برات تک کے وَے بیا تش رفتہ ترکتان و چیں بہت ہے لوگ جین اور ترکتان گئے طالب<sup>ے</sup> ہر چیز اے یارِ رشید اے بھلے دوست ہر چیز کے طلبگار نے چول ندارد مدرکے جز رنگ و بو جبکہ اسکا محسوس سوائے رنگ و بو کے سیجھ نہیں ہے گاو در بغداد آمه ناگهان الل احاك بغداد من آ كيا

ا چوں تو۔ تو خود جیسا ہے دیسائی جھے بچھ دہاہے۔ ہر کرا۔ انسان جیسا خود ہوتا ہے دیسائی دوسر دل کو بچھتا ہے۔ چوں تو۔ تو دنیا دار ہے اس لیے دوسر ول کو بچک ایسا بچھتا ہے۔ گرتو۔ مولا تا چوسٹالوں ہے بچھاتے ہیں کہ انسان اپنی حالت پر دوسر دل کو قیاس کرتا ہے جس کاسر چکر کر ہا ہود وہ ہر گھر کو گھومتا ہوا بھتا ہے۔ گرتو۔ اگر انسان تنگدل ہوتا ہے تو دنیا کو تک بھتا ہے۔ ملکمہ۔ جنگ۔ بھتا ہے۔ درتو خوش ۔ شام دیل کر انسان تنگدل ہوتا ہے تو دنیا کو تک بھتا ہے۔ ملکمہ۔ جنگ۔ ورقو خوش۔ اگر انسان خوش ہوگی مولان ہوگا۔ شام دیل دیسام دیل کر سرے معلوم ہوگی۔ شام دیم انس جو اسلام کے مرکز ہیں منافق کو دہاں بھی کفر دنھات ہی نظر آئے گا۔ ہرے۔ ملک ہرات۔

ے طالب۔انسان جس چیز کی جنجو کرتا ہے وی اس کونظر آئی ہے۔ مدرک معلوم، جوچیز محسوس ہو۔ بچو یعنی جوشن باطنی بصیرت سے فالی اور ظاہر بین ہے اس کوتمام عالم بیس صرف ظاہر نظر آئے گا۔ کا اگر بنداد میں پنچیتو اس کوٹر پوزے کے میلکوں کے علاوہ پر کونظر شائے گا۔

او نہ بیند جز کہ قشر خر پُرہ وہ موائے خربوزے کے حطکے کے نہیں ویکھا ہے لائق سیران گاوی یا خریش جو گاکے کی رفار اور اس کی حافت کے لائق ہے بستهُ اسبابِ وجالشُ لاَ يُريدِ وه اسباب سے وابستہ ہاس کی جان میں اضافہ بیں ہوا ہے ہست ارض اللہ اے صدرِ اجل اے صدر اعظم اللہ کی زیمن ہے نو بنو بیند جہانے در عیال تو وہ مشاہرہ میں ایک تازہ بتازہ جہان و کھتا ہے چوں فسردہ یک صفت شد گشت زشت جب تعمر کر ایک صفت بن جائیں تو بری ہیں بندهٔ اسباب مشتی جمچو خر تو محدهے کی طرح اسباب کا بندہ بن میا ہے مضطرب احوال و مضطر شخشةً يريشان حال اور مجبور ہو سميا ہے تا شوی فارغ ز اسپاپِ ضَرَر آتکھ کھول اور سبب پیدا کرنے والے کو دکھیے تاکہ تو نقصان کے اسباب سے نجات یا جائے

از بمه عیش و خوشیها و مزه تمام عیش اور خوشیول اور سزے میں که بود افاده در راه یا حقیش جو راستہ میں ہڑا ہو یا گھاک ختک برشخ طبیعت یوں قدید وہ طبیعت کی منے پر کوشت کے تکڑے کی طرح ختک ہے وال فضاي خرق اسياب و علل اسباب اور علنول اور کی تکست کی نضا ہر زمال ممبدل شود چوں تقش جال جبکہ روح کا نقش ہر وقت تبدیل ہوتا رہتا ہے گر بود فردوس و انهارِ بهشت خواه فردوس اور جنت کی نهرین مول اے زغفلت<sup>ع</sup> از منبیب بے خبر اے دوکہ خفلت کی دجہ ہے سب پیدا کرنے والے سے بے خبر ہے لا جرم الملیٰ دل و سر کشتهٔ لا محالہ تو دل کا اندھا اور دیوانہ ہو حمیا ہے حیتم نکشا و مسبب را نگر

بیان آنکه ہر حس مدرک را از آدمی نیز مدرکاتے دیگرست اس كا بيان كه انسان كى ہر اوراك كرنے والى حس كے معلومات ووسر سے ميں جن كه از مدركات آل حس ديكر بيخبرست چنانكه هر پيشه ور استادِ كي دوسرى حس كو خرنہيں ہے جيها كہ ہر عجى بيشہ ور استاد دوسرے استاد كے كام الجمی از کارِ اوستادِ دیگرے بے خبرست و بے خبری او ازانکہ ے بے خرے اور اس کی بے خری اس لیے ہے کہ یہ اس کا کام نہیں ہے

کہ بودے تل کود و چھلکایا کھاس نظرا ہے کی جوراستہ میں بڑی ہوگی۔ لائق۔ ظاہر بیں انسان کی سیر مجمی ای گائے کی میر ہے جوسرف ظاہر کود کھتا ب- خلک اسباب ظاہری کا بابندانسان مرف اپن لمبیعت پراحماد کرتا ہادراس کے مزان کی مثال اس کوشت کے بارچہ کی ک ہوئی پر الكادياءوجس مس اباضافه مكن جيس بيكدود مروكمت وبايد

وال فعناى اسباب وعلى مع كذركر جب انسان اس مقام تك مئنجا ب جهال مسبب الاسباب كى قدرت كاعمل جارى بي والك وسيع ميدان ملا برزان اس مقام پر بینی کرتیر دامثال کے طریقہ پراس کو نے عالم نظر آئے ہیں۔ گریود مشہور ہے" انسرده دل ، انسروه کندا کھے را"۔ ات ز قفلت انسان کی فغلت ہے کہ وواسباب کی طرف نظر رکھتا ہے مسبب الاسباب سے عافل ہے۔ بیان انسان کے ہرس کے مدر کات مدا كاندي ايك ص دور عص كدر كات سے بي فر ب-

وظیفہ او نیست، دلیل نبود کہ آل مدرکات نیست اس مدرکات نیست اس اس مدرکات نیس

يردهُ ياكال حس ناياك تست تیری تاپاک ص، پاک لوگوں کا پردہ ہے المجنيل وال جامه شوى صوفيال صوفیوں کی جامہ شوی ای طرح کی سمجھ جانِ یاکال خولیش را بر تو زَند پاک لوگول کی جان اینے آپ کو تھھ برنمایاں کر دے گی حیثم را باشد , ازاں خوبی خبر آنکھ کو اس خوبی کی خبر ہو جآئے گی تا نمانی زلف و رخیاره بتیش تا کہ تو اس کو سمی بت کی زلف اور رخمارہ دکھائے صورت أر بالتَكُي زند من بشوم صورت اگر ایکارے میں سنوں گا حشِ چیتم ست آل ز دیدن قاصرم وہ آنکھ کی حس ہے، میں دیکھنے سے قاصر ہول فن من جز حرف و صوتے غیست بیش میرا فن، حرف اور آواز سے زیادہ نہیں ہے نیست بینی درخور این مطلوب را تاک (بھی) اس مقصد کے لائق نہیں ہے فن من لينست و علم و مخرم میراً نن اور علم اور تجربہ یہ ہے ۔ بیں مکن تکلیف ما کیس یطاق خردار! جس چیز کی طاقت نه ہواس کی تکلیف نه دے خواه کژ غو پیش او یا راست غو خواہ تو اس کے سامنے ٹیڑھا ہے یا سیدما ہے ناظر شرک است نه توحیر بین وہ شرک کو دیکھنے والی ہے، نہ کہ توحید کو

چنبره ويد جهال ادراك تست وُنیا کو دیکھنے کا دائرہ تیرا ادراک ہے مدتے حس را بشوز آبِ عیال مثاہرہ کے بانی سے حس کو ایک مدت تک وحوا رہ چول شدی تو پاک پرده بر کند جب تو پاک ہو جائے گا پردہ اٹھ جائے گا جمله عالم گر بود نور و صور تمام عالم اگر نور اور صورتیں ہو گا چیتم نستی گوش می آری به پیش (اگر) تو آنکھ بند کر لے، کان کو سامنے لائے كُوش كويد من بصورت تكروم کان کے گا میں صورت پر ماکل تہیں ہوتا ہوں كُوش كويد من بصورت ننكرم کان کے گا میں صورت کو نہیں دیکھا ہوں عامم من ليك اندر فن خويش میں عالم ہول، لیکن اینے فن میں میں بیا ہی جبیں این خوا<sub>ب را</sub> خردار! تاک تو آ اس حسین کو دیکھ گر بود مثک و گلایے بو برم اگر مشک اور گلاب ہو میں سونگھ لول گ کے بہ بینم عمن رُخِ آں سیم ساق مس اس جائدی کی سیندلی دالے کا چروکب د کھیسکتی ہوں؟ باز حَنِّ كَرْنه بيند غيرِ كَرْ ور شرحی حس سوائے شرعے کے نہ دیکھے گ چیتم أحول از کے دیدن یقیں بھیکے کی آنکہ ایک دیکھنے سے یقیناً (قاصر ہے)

ا چنرہ -انسان اپنی عنگ ہے بردگوں کو دیکھ ہا ہاں کی عنگ پردہ اور تجاب ہے۔ تے۔ صوفیا کی طرح حواس کو مشاہرہ کے دریوہ پاک دصاف کرنا چاہیے ۔ پڑک شدک ۔ جب تیرے حواس پاک ہوجا کیں گے بردگوں کی حقیقت کو بچھ لے گا۔ چیٹم بستی ۔ دیکھ ناآ کھ کا کام ہے کان کا کام نیس ہے۔

\*\* یا تھے ۔ سنا کان کا کام ہے۔ عالم ۔ کان شنے کا ماہر ہے۔ بیتی ۔ ناک کا کام دیکھنا نہیں ہے ہوگھتا ہے۔

\*\* کے بیٹی میں کا کے جوب کا مذہبیں دیکھ کئی ہے۔ باز حس ۔ اگر حس ثیر ہم ، ہے تی وہ تی کام بیس کرے کی چیٹم احول ۔ بیسینے کی آئو ایک چیز کو دو کر کے دکھاتی ہے۔ ۔

مَرمَرا از خود نميداني تو فرق تو مجھ میں اور اینے آپ میں فرق نہیں سمجھتا ہے تا کے تو را نہ بینی تو دو تو تاکہ تو ایک کو دد نہ دیکھے تاورائے کون بنی ساھتے تاکہ تو دنیا ہے آگے ایک میدان دیکھے عتق اندر عشق بني وَالسلامَ عشق مين عشق ديكھے گا والسلام گوش و بنی چیثم می تاند شدن کہ کان اور ٹاک، آٹکھ بن کتے ہیں حیثم گردد مو بمویِ عارفال عارنوں کا بال بال، آئکھ بن جاتا ہے در رحم بود أو جنين كوشيل وہ رحم (مادر) عمل گوشت کا لوتھڑا تھا ورنہ خواب اندر ندیدے کس صور ورنہ خواب میں کوئی مخص صورتیں نہ دیکھا نیست اندر دیدگان هر دو پیه دونوں کی آنکھوں میں چربی نہیں ہے سبتش بخشيد خلِاقِ وَوُور ظلتِ ودود نے اس کو نبت عطا کی ہے جنی است از نار بے 👺 اشتراک بغیر مناسبت کے جن آگ سے (پیدا ہوئے) ہیں گرچه اصلش اوست چول می بنگری الرچہ اس کی اصل وہ ہے جب تو غور کرے گا

تو که فرعونی همه تکری و زَرق تو جو فرعون ہے، مجسم کر اور فریب ہے منگر از خود در من اے کڑباز تو اے میر سے کام والے! مجھے این وات سے نہ دمکھ بَكُر اندر من زمن كي باعظ تعوزی در کے لیے مجھے میری ذات سے دکھے واربی از شکی و از نک و نام تو تنظی اور نک و نام سے نجات یا جائے گا يس بداني چونکه رستی از بدن جب توجم سے نجات یا جائے گا تو جان لے گا راست تخفست آل شبه شیرین زبال اس شریں زبان شاہ نے کی فرمایا ہے جسم را چشے نبود اوّل یقیں يقينًا شروع عن جم عن آكه نه تحى علت ویدن حال پیے اے پیر اے بیا! آکھ کی چربی کو دیکھنے کا سبب نہ سمجھ آل بری و دیو می بیند شبیه بری اور دایو صورت و نکھتے ہیں نور<sup>ع</sup> را بایبه خود نسبت نبود روشیٰ کو چربی ہے کوکی نبست نہ تھی آدم ست از خاک کے ماند بخاک آدم فاک ے (یے) ہیں، فاک ے مثابہ کہاں ہیں؟ نیست خود مانند آتش آل بری یری آگ کے مثابہ نہیں ہے

ے کورے کھی روشی اور چربی میں کوئی مناسب جنیں ہے فدانے اس میں پیطا فت رکھی ہے اس کی قدرت میں رہمی ہے کہ وہ کی اور چیز میں ویکسے کی طاقت رکھ ہے اس کی قدرت میں رہمی ہے کہ وہ کی اور چیز میں ویکن میں اور ان کی امسل میں کوئی نسبت نہیں ہے۔ طاقت رکھ دے۔ آ دم۔انسان فاکی اور جن تاری ہے کین اب ان میں اور ان کی امسل میں کوئی نسبت نہیں ہے۔

نامناسب را خدا نبست بداد و غیر متاسب کو خدا نے نبت عطا کر دی ہے مست سيجول أرحيه دادش وصلها 🖚 کر ہے، اگرچہ (خدا نے) جوڑ ملا ویے ہیں این پر را با پدر نبت کاست اک بیٹے کو باپ سے کہاں مناسبت ہے؟ ہست سیجون و خرد کے یے برد وہ بے کیفیت ہے اور عمل اس کو کب یا بھتی ہے؟ فرق چوں میکرد اندر قوم عاد تو اس نے قوم عاد میں فرق کیے کیا؟ چوں ہمی دانست ہے را از کدو اس بنے شراب اور کدو میں فرق کینے کر لیا؟ با خلیلش چول مجتم کردنی ست اس کے ظیل کے ساتھ اس کو کیوں تکلف ہوا؟ از · چه قبطی را ز سبطی میگزید تو قبلی کو سبلی ہے کیے ختب کرتی؟ یس چرا داؤگر را او بار شد تو وہ (حضرت) واؤد علیہ السلام کے دوست کیوں ہے؟ از چه قارول را فروخورد آنچال تو قارون کو اس طرح کس وجہ سے نکل گئ؟ چوں بدیدے ہجر آں فرزانہ را تو ان عمل مند کے بیمر کو کیے دیکھ لیتی؟ چول گواہی دادے اندر مشت دَر تو مٹی میں گوائ کیے دیتے؟ مُر<sup>عًا</sup> اُز یادست کے ماند بیاد برند، ہوا سے (بیدا ہوا) ہے وہ کب ہوا سے مثابہ ہے نسبت اس فرعها یا اصانها ان فروع کی اصول سے نبت آدمی چول زادهٔ خاک و بهاست آدی فاک اور ڈرون سے پیدا ہوا ہے تسبح کر ہست تحفی از خرد اگر کوئی مناسبت ہے تو عکس سے مخفی ہے باد را بے چیٹم اگر بینش نداد اگر اُس نے ہوا کو بغیر آتکھ کے بینائی عطامیں کی ہے چول همی دانست مومن از عدو اس نے مومن کو دشمن سے کیے متاز کر لیا؟ التَشِيعُ نمرود را گر چیتم نیست نمردو کی آگ میں اگر آگھ نہیں ہے کر نبودے نیل را آل نورِ دید أكر دريائ نيل من ديكھنے كى روشى نه ہوتى گر نه کوه و سنگ با دیدار شد اگر پہاڑ اور پھر ریکھنے والے نہ تھے ایں زمیں اس کر نبودے جیتم جال اگر اس زمن کے جان کی آئکہ نہ ہوتی کر نبودے حیثم دل حنانہ را اگر (اسطوانه) حنانہ کے دل کی آگھ نہ ہوتی سکریزہ کر نبودے دیدہ ور اگر پھر کے کلاے بینا نہ ہوتے

ے مرتئے۔ پہلے مولانا نے فرمایا تھا کہ پر نمروں کی پیدائش نے کر کی ہوا ہے ہوتی ہے۔ ہست۔ ان اصول اور فروع میں وہ نبست ہے جس کی کیفیت نا قابل بیان ہے۔ بآو۔ جس طرح اللہ کی قدرت نے آئے کہ کی چر بی میں دیکھنے کی قوت عمتایت فرمانی دوسری چیزوں کو بھی یہ قوت عمتایت کر دیتا ہے۔ قوم عاد پر جو ہوامسلط ہوئی تھی وہ دیکھ دیکھ کردشمنوں کو ہلاک کردی تھی۔

یک آتش نمرود کی آگ کوبصادت حاصل تھی ای لیے وہ حضرت ایراہیم علیہ السلام کونیس جلادی تھی۔ بختم ۔ تکلیف اٹھانا لیعن حضرت ایراہیم علیہ السلام کو تعلیہ السلام کی تعلیہ السلام کو تعلیہ السلام کو تعلیہ السلام کو تعلیہ السلام کو بھاڑ ہیں ہے۔ اس تقبیل کو تعلیہ السلام کو بھیان کے تصادران سے خواہش کی تھی کہ طالوت کوہلاک کرنے کے لیے ہمیں ساتھ لے چلو۔ اسلام کو بھیان کے تصادران سے خواہش کی تھی کہ طالوت کوہلاک کرنے کے لیے ہمیں ساتھ لے چلو۔ اسلام کو بھیان کے تصادران سے خواہش کی تھی کہ طالوت کوہلاک کرنے کے لیے ہمیں ساتھ لے چلو۔ اسلام کو بھیان کے تصادران سے خواہش کی تھی کہ طالوت کوہلاک کرنے کے لیے ہمیں ساتھ لے چلو۔ ا

على المعنى المعنى المعنى المحاس في المعنى ا

سوره بر خوال زُلُولَتُ زِلُوَالُهَا سورهٔ زلزلت زلزالها پڑھ کے ز نادیدہ گواہیہا دہد بغیر دیکھے گوائ کب دے گی؟ تُظُهِرُ ٱلْآرُضُ لَنَا ٱسُرَارَهَا زین مارے لیے اینے راز ظاہر کرے گی ہست برہانے کہ بدمُرسل تحبیر اس کی دلیل ہے کہ سیجنے والا با خبر ہے ہست درخور از بے تیسور را سہولت کے لیے مناسب ہے که خدا خواہد مرا کردن گزیں کہ خدا مجھے برگزیدہ بنائے گا شاخِ گتاخِ را خواہم شکست تیرے گتاخ سینگ کو توڑ ڈالوں گا گونه گونه می نمودت رَبّ وس وین کے رب نے طرح طرح کے مجھے دکھائے تا بدانی کوست در خوردانِ تو تاکہ تو سمجھ جائے کہ وہ تیرے مناسب ہیں مصلح امراضِ دَرمال تا پذیر نا قابل علاج مرضول کا مسلح ہے کور و کر کایں ہست از خوابِ گرال اندھا اور بہرا، کہ یہ مجری نیند کی وجہ ہے ہیں دید تعبیرش بپوشید از طمع اس کی تعبیر د کھے لی (اور) لائج کی وجہ سے چمیال که در آید غضه در آگابیت کہ کوئی نامحواری تیرے علم میں آئے

اے خرد پر کش تو پُرٌ و بالہا اے عقل تو آبال و یر کھول لے در قیامت این زمین بُر نیک و بد نیک اور بد پر سے زمین تیامت میں كه تُحَدِّثُ حَالَهَا وَ أَخَبَارَهَا كوتكر وو اين حالت اور خرين بتائك كى ایں فرستادن مَرا پیشِ تو میر تھ حاکم کے سانے مجھے بھیجنا کہ چنیں دارُو چناں ناسور را كيوك ايے رخم كے ليے الى عى دوا واقعاتے کے دیرہ بودی پیش ازیں تو نے اس سے پہلے واقعات دیکھ لیے ہیں من عصا و نور مگرفته بدست میں لأتھی اور نور کو ہاتھ میں لے کر واقعاتے سہملیں از بہر ایل ای کیے خوفلاک کو اتعات درخور برز بد و طغیان تو تیرے نرے عقیدے اور سرکٹی کے مناسب تا بدانی کو تکیم ست و خبیر تاکہ تو سمجھ لے کہ وہ دایل اور باخر ہے تو يتاويلات<sup>ع</sup> مي تشتي أزال تو تاویلوں کے ذریعہ ان سے بتا تھا وال طبیب و آل منجم در کمع ادر اس طنیب اور نجوی نے روشی میں گفت دور از دولت و از شاهیت اس نے کہا کہ تیری حکومت اور شای سے دور

۔ زلرات سور وزلزال میں اس کابیان ہے کہ قیامت میں زمین سب راز ظاہر کردے گی۔ ایس فرستادن۔ تھے جیسے ظالم حاکم کے مقابلہ کے لیے خداکا جھے بھیجاس بات کی دلیل ہے کہ خدا کے علم میں بیات ہے کہ تیرے مرض کا علاج میں جی ہوں۔

عظیم الباد الباد

سینانے کے لیے بھے کیا اللہ تعالیٰ تا کائل علاج مرض کا بھی علائ فرما دیتا ہے۔ سی تو بتا و بلات کین آو ان خوابوں کی تلا تا دیلیں کر کے اند حا اور بہر ابنا اور کہنے لگا کہ فظت کی نیند پس الیے خواب آیا کرتے ہیں۔ وال طبیب۔ المبا اور نجو کی ان خوابوں کا مجمع مطلب بچور ہے تھے کین وہ جانتے تھے کیوان کی بات نہ مانے گا اور ان پر عماب نازل کرے گائی لیے وہ یہ کہ دیتے تھے کے مختلف غذا کمیں اور ہمنم کی خرائی ان خوابوں کا سب ہیں۔

طبع شوریده همی ببید بریشان طبعت خواب دیمی ہے تند و خونخواری و مسکیس خورنه تو بد مزاح اور خونخوار ہے، مسکین طبیعت تہیں ہے ليك رحمت شال فزونست از عَنَت کیکن ان کی محبت، غصہ سے برحی ہوئی ہوتی ہے رحمتِ او سبق حميرد بر غضب اک کی رحمت عمہ پر سبقت کرے بے ضرورت خول کند از بہر رہو (اور) كر كے ليے بے ضرورت خون بہائے که شود زن رُوپی زان و کنیر کہ اس سے بیوی اور باعری بدکار ہو جاتی ہے قبلهٔ سازیده بودی کینه را تو نے کینہ کو قبلہ بتا لیا تھا نک عصایم شاخ شوخت را شکست اب میری لائمی نے تیرے شوخ سینک کو توڑا ہے

از غذای مختلف یا از طعام مختلف غذا یا کھانے کی وجہ ہے زانکه دید او که تقیحت جو نهٔ كونكراس نے ديكھا كرتو تفيحت كا جويال نہيں ہے یا دشامال خول کنند از مصلحت بادشاہ کی مصلحت سے خون کر دیتے ہیں شاہ را بایر کہ باشد خوی رب باداثاه کو جاہیے کہ خدائی مزاج کا ہو نے غضب غالب بوڈ مائند دیو نہ دیو کی طرح اس پر غصہ غالب ہو نے خلیمیٰ مخنث وار نیز بیوے کی کی بردباری بھی نہ ہو د بو خانه کرده بودی سینه را تو نے سینہ کو شیطان کا گھر بنا لیا تھا شاخِ تیزت بس جگرما را که خست تیرے تیز سینگ نے بہت سے جگروں کو خشہ کیا ہے

حمله آوردنِ این جهانیان تاخت بردن برال جهانیال تا سنوردژ میک سرحد غیب ست و غفلتِ ایثال از تمین که چول غازی بَغَرًا نَروَد كافر تاخت آرد

اس دنیا والول کا حملہ کرنا اور غارت گری کرنا اُس جہان والوں پر قلعہ کی سرحد تک جو کہ غیب کی سرحد ہے اور اُن کا کمین گاہ سے غافل ہوتا کیونکہ غازی جب جہادئیں کرتا ہے، کافر حملہ کر دیتا ہے

حمله بُردند أسير جسمانيال جانب قلعه و دِرْ رُوحانيال

جمم والوں کی فوج نے حملہ کیا روحانیوں کے قلعہ کی جانب تا فروگیرند در بندانِ غیب تا سے ناید ازان سو پاک جیب تاکہ غیب کے دروازوں پر قبضہ کر لیں تا کہ کوئی پاک دل ای جانب سے نہ آئے

ل پادشالال-بادشاه كى مصلحت كى بنياد يريمى قل كراتے بين كيكن رعايا يران كى شفقت ان كے غصر پرعالب رہتى ہے۔ شاہد بادشاہ كواخلاق الى اختیار کرنے چاہیں۔ رحمت دخدا کاخلق بیہ کہ اس کی رحمت اس کے خضب پر عالب ہے۔ و بیے۔ شیطان کا عمد اس کی شفعت پر عالب پر ہے۔ نے طلی ۔ بادشاہ میں بے موقع طم بھی نہ ہوتا جا ہے جس کی وجہ سے بیوی اور متعلقین مجڑ جا کیں۔ رُوسی۔ ریڈی، زائید۔ شاخ ۔ لیکن تو ایسا ظالم بادشاہ ہے کہ بے تصور لوگوں کا خون کرتا ہے۔ اب اللہ تعالی نے میری لائمی کے ذریعہ تیرے سینک کوتو ڑا ہے۔ حملہ آوردن ۔ قدرِ خداوعری کے خلاف فرعون كي تدابير الل دنيا كاعالم غيب يرحمل كرنا ي

ت سنورداز بضم اول و ٹانی ترکی روی لغت ہے ووسرحد جو دوسلطنوں اور دوباوشاہوں کے درمیان قاصل ہو۔ اجہد سیاہدوڑ۔ قلعہددربندال۔ دردازے۔ یاک جیب یاک ول۔

كافرال برعس حمله آورند تو كافر بليك . كر حمله كرتے بي حمله ناوردند بر تو زشت میش تجھ بد نہیں کیا تانیایند این طرف مُردانِ غیب تاکہ غیب کے جوال مرد ادھر نہ آئیں تاکه شارع را بگیری از بدی تاکہ شرارت سے راستہ روک وے بر کشادست از برای انتسال تل برحانے کے لیے کھولا ہے؟ کوری تو کرد سُر منگے عظم خروج تیرے اندھے بن میں سے ایک سابی نکل آیا نک بنامش نام و نتکت بھلنم اب اس کے نام پر تیرے نام و نک کو تکست وول گا چند گاہے بر سال خود بخند تعوری ور اپنی مونچھوں پر ہنس لے تَا بِرَائِي كَالُقَدَرُ يُعْمَى الْبَصَرِ تاكه تو جان لے كه تقدير أتكھول كو اندها كر ديتى ہے که جمی کرزید از دم شال بلاد جن کے دم ہے شہر لرزاں تھے که نیامه مثل ایثال دَر وجود که ان جیا پیدا نه موا بتنوی و ناشنوده آوری تو سی ہولی (بات) کو ان سی کر دیے گا بے سی من دارویت آجم بغیر کیے میں تیری دوا محولاً ہوں

عازيال حمله غزا چول كم يُرعد عازی جب جهاد کا حملہ نہیں کرتے ہیں عازيانِ غيب چول از حلم خوليش غیب کے غازیوں نے جب اپی مُردباری کی وجہ سے حمله نروی سوی در بندان غیب تو نے غیب کے دردازوں پر حملہ کیا چنگ در صلب و رحمها در زدی تو نے پیٹوں اور رحول پر دست درازی کی چوں تبیری شہرہے کہ ذُوالجلال تو اس شاہراہ کو کیے بند کر سکا ہے جس کو غدانے سد شدی در بندبا را اے کجوج اے جھڑا لو ! تو دردازے کی بندش بنا نک منم سر بنگ و بنگت بنشکنم جب میں سیائی ہول اور تیرے ارادہ کو کلست دول گا تو بلا دَر بندبا را سخت بند خبردار! تو دروازول کو سخت بند کر دے سُنِکتت را بر کند یک یک قدر تقدیر، تیری مونچھ کو ایک ایک کر کے اکھاڑ دے گی سَبَكَتِ تو تيزتر يا آن عاد<sup>ع</sup> تیری مونچھ زیادہ نوکلی ہے یا (توم) عاد کی تو ستیزه رُو تری یا آن جمود تو زیادہ لڑاکو ہے یا شمود صد ازینها گر بگویم نو گری اگر اس ملم کی سیروں باتیں کہوں گا تو سرو ہے توبه كروم از سخن كاليم جو باتمل میں نے اضامیں ان سے توبہ کرتا ہول

ا عازیان دقدرت کی طرف نے دعمل ہوتی ہے تو کا فروں کو جراکت ہوجاتی ہے۔ کیش نہ ہب۔ چنک۔ فرعون نے نسل کھی شروع کی تاکہ موٹی علیدالسلام کاظہور نہ ہوسکے۔ شارع ۔ راستہ۔ شہرہ۔ شاہراہ۔ اشتال نسل پوسمانا ۔ سعد۔ بند۔ کون ۔ جنگڑ الو۔

ع سربتك يعنى معرسة موى عليه السلام منكت قصدتو سبال سبلت كا تن به مو تجهد

س سأورقوم عادى طاقت سے سبقو من درتی تعین رحمود - بہت طاقتورتوم تمی ۔ توبداب من هیرعت كوشم كرتا مول وه تيرے ليے مغيد نيس

-4

تا بسوزد رکش و ریشت تا ابد تاكه بميشه كے ليے رخم اور تيرى ڈاڑھى جل جائے مي دېد بر چيز را درخورد او ہر چیز کو اس کے مناسب حال عطا کرتا ہے کہ غدیدی لانقش در ہے اثر کہ اس کے مناسب اس کے بعد تو نے اثر نہ دیکھا ہو نیکیے کز بے نیام مثل آل نکی، کہ اس کے بعد اس جیسی نہ آئی ہو ہر دَے بنی جزای کارِ تو ہر وقت اینے کام کا بدلہ وکھے حاجت نايد قيامت آمدن مجھے قیامت کے آنے کی ضرورت نہ رہے گی حاجتش ناید که گویندش صرت اس سے صاف کہنے کی ضرورت تہیں ہے که نکردی قبم نکته و رَمز را کیونکہ نو اشارے اور تکتہ کو نہ سمجھا فهم كن إينيا نشايد خيره شد سمجھ لے، اس جگہ ہے باک مناسب تہیں ہے در رَسد در تو جزاي خيرکي تھے بے باک ک سزا لمے گ نے نے ناویدنِ آلایش ست نہ کہ گناہ کو نہ دیکھنے کی وجہ ہے ہے کز یے ہر فعل چیزے زایدت ال لیے کہ ہرکام کے بعد تھ میں کھے بیدا ہوتا ہے از مراقب کار بالاتر رود محرانی كرنے والے سے كام بالاتر ہو جائے گا

کہ تہم پر رکیش خامت تا پؤو تیرے زخم پر رکھوں کا کہ وہ یک جائے تا بدائی کو خبیرست اے عدو اے دہمن! تاکہ تو جان لے کہ وہ جاتکار ہے کے کڑی کردی و کے کردی تو شر تو نے کب بھی برتی ہے اور تو نے کب شریمیلایا ہے؟ کے فرستادی دے بر آسال تھوڑی در کے لیے تو نے آسان بر کب بھیجی ہے؟ گر ممراقب باشی و بیدار تو اگر تو گران اور بیدار ہو جائے چول مراقب باشی و گیری رس جب تو محران ہو گا اور ری کو پکڑ لے گا آتکہ رمزے را بداند او مجھے جو اشارے کو صحح سمجھ لے اس بلا از كودَني آيد ترا یہ مصیبت بیوتونی ہے تھے پر آئی ہے از بدی چول دل سیاه و تیره شد جب عناہ کی وجہ ہے ول ساہ اور کالا ہو عمیا ورنہ خود تیرے شود آں تیرگی ورته ده سیای خود تیر بن جائے گی ور<sup>ع</sup> نیاید تیرت از بخشایش ست اگر تجھے تیر نہ لگے، تو یہ بخش ہے پس مراقب باش گر دل بایدت اگر تھے ول (کی سلامتی) جاہے تو محرال بن وَر ازیں افزوں تُرا ہمت بود اگر تھے میں اس ہے زیادہ ہمت ہو

ا رئیں۔ زخم، ڈاڑھی۔ تابدانی۔ حضرت موئی علیہ البلام نے فرعون سے کہا کہ اب میں تیراعلاج شروع کرتا ہوں تا کہ نتھے معلوم ہوجائے کہ قدرت ہر فرعون کے لیےموئ کو پیدا کردی ہے۔ کے گڑی۔ انسان کو نیکی اور بدی کا بدلہ ضرور ملاسہ۔ متراقب۔ اگر انسان اپنا محامبہ کرتا دہے تو پھرمحاسبہ کے دن مینی تیا مت کی اس کے لیے ضرورت نہیں ہے۔

ع آ تک۔ جو تخص دنیا میں اشارات خداد ندی کو بچھ لے گااس کے لیے قیامت کے صریح اقوال کی ضرورت ندر ہے گی۔ ایں بلا۔ چونکہ انسان اشارات کو نہیں بچھتالہٰ قدامصائب میں جٹلا ہوتا ہے۔ از بدی۔ بدی پرسرتھی ہلا کے کا سبب ہے۔

ے۔ در۔اگرانسان کی پرائی پراس کی گرفت نہیں ہوئی ہے تو یہ اللہ کا کرم ہے یہ نیس ہے کہ خداکواس کی پرائی کاعلم نیس ہے۔ کڑیے۔انسان کے ہرفعل کا اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ ہمت۔اگرانسان اس مرتبہ ہے ہوئے کی کوشش کرے تو مراقب کے مرتبہ سے ہوٹھ سکتا ہے۔

بیان از آنکہ تن خاکی آدمی زاد ہمچو آئن نیکو جوہر قابل آئینہ شدن ست تا در دنیا بہشت و دوزخ و قیامت و غیر با معائنہ بنماید نہ بطریق خیال بل بغیاں اس کا بیان کہ آدی کا خاکی جم اس لوہے کی طرح کے جوعمہ جوہر دالا آئینہ بننے کے قابل ہے تا کہ دنیا میں بہشت اور دوزخ اور قیامت دغیرہ کا معائد کر لے

نحض خیالی طریقہ پر نہیں، بلکہ مثاہدہ کے طریقہ پر

صیقلی کن صیقلی کن میش کر، میش کر، میش اندرو ہر سو مکیح سیم پر جس میں ہر جانب چائدی کے جسم کا حسین ہو صیقلی آل تیرگی از وّے نهِ دور مینٹل کرنے نے اس کی کالک صاف کر دی تا که صورتها توال دید اندرو یہاں تک کہ اس میں صورتیں دیکھی جا سکتی ہیں . صیقلش کن زانکه صیقل حکیره است اس كوصيقل كر وه ميقل كو قبول كرنے والا ہے عکس حورے و ملک در وے جہد حور اور فریجیتے کا تکس اس بیس جھلکے که بدو روشن شود دل را ورق تاكہ اس كے ذرايعہ ول كا ورق روش ہو وال ہوا<sup>ع</sup> را کردہ دو دَست باز اور خواہش کے دونوں ہاتھ کھول دیے ہیں صیقلے را دست بکشادہ شود مین کے ہاتھ کمل جائیں کے جمله صورتها درو مُرسل شدے تمام مورتیس اس می بھیج دی جاتی ہیں

یں چو آہن کرچہ تیرہ ہیکلی<sup>ع</sup> ہی اگرچہ تو لوہے کی طرح کالی شکل والا ہے تا دلت آئینہ گردد پُر صور تا کہ تیرا دل صورتوں بھرا آئینہ بن جائے آبن ارچه تیره و بے نور بود لوہا آگرچہ کالا اور نے تور تھا صیقلی دید آبن و خوش کرد رُو اوے نے میش عامل کی اور چرو حسین کر لیا گرین خاکی غلیظ و تیره است آگر خاکی جسم غلظ اور کالا ہے تا دَرو اشکال غیبی رُو دہد تاکہ اس بین نیبی صورتیں نظر آئیں فيقل عقلت بدال دادست حق تحجے اللہ (تعالی) نے عمل کامیمل ای لیے دیا ہے صیقلی را بینهٔ اے بے نیاز اے لا بروا! تو نے میثل کو بند کر دیا ہے کر ہوا را بند بنہادہ شود آگر خواہش پر بند باندھ دیا جائے آبے کائینہ سپی بدے • جو لولم غيب كا آكينہ بن جائے

لے میآن سیاہ نچام رتبہ عامل کرنے کی ترکیب بیان کی ہے۔ تا در۔ انسان دل کومصفا کریے تو اس پر آخرت منکشف ہوجاتی ہے۔ بس جس طرح کالالو ہامیقل کے ذریعہ مورتوں کو تیول کرنے کے قائل ہوجاتا ہے انسان کا دل مجاہدات کے ذریعے نبی صورتوں کو تیول کرنے لگتا ہے۔ کے میکل جسم سیم آرسیمیں بدن میقتی ہوہے نے میقل سے حسن انقیار کرلیا۔ عکس مینی عالم غیب کی مورتیں۔

ے ہوا۔ انسان بجائے مجاہدوں کے خواہشات تفسانی کے دریے ہے۔ کر ہوا۔ اگر انسان خواہشات کو ترک کر دیتو اس کے دل کی میشل ہو ا

تیره کردی از نگ دادی ور نهاد تو نے کالا کر لیا طبیعت پر زنگ چڑھا دیا تا كنول كردى چنين أنول مكن تو نے اب تک ایا کیا، اب نہ کر بر مشو رال تا شود این آب صاف اس کو نہ ہلا تا کہ پانی صاف ہو جائے زانکه مَردم سبت جمیحول آبجو کیونکہ انسان جوہڑ کے پانی کی طرح ہے قعر جو پُر گوہرست و پُر زدُر نہر کی تہہ موتوں اور گوہر بھری ہے جانِ مَردم ست مانندِ ہوا انسانوں کی جان ہوا کی طرح ہے مانع آيد أو زِديرِ آفاب وہ سورج کو دیکھنے ہے مانع ہوتی ہے حاصل آنکہ تم مکن اے بے سرور اے ناخوش! مظاصہ سے ہے کہ کم نہ کر

الل بود يَسْعَوُنَ فِي الْآرُضِ الْفَسَاد ''وہ زمین میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں'' کے بہی معنی ہیں تیره کردی آب را افزول مکن تو نے باتی کو گلالا کر دیا، زیادہ نہ کر و اندرُو بیل ماه و اختر در طواف اور اس میں تو جائد اور ستارے گھومے دیکھے چول شود تیره نه بینی قعر او جب وہ گدلا ہو جاتا ہے تو نہ نہیں دیکھتا ہے ہیں ملن تیرہ کہ ہست آں صاف وحر خردار ای کو گدلا نه کر وه صاف اور باک ہے چول مگرد آسمیخت شد برده سا جب وو گرد آلود ہو گئ، آسان کا پردو بن گئی چونکه گردش رفت شد صافی و ناپ جب اس کی گرد جاتی رہی وہ صاف اورخالص بن گئ صيقلى وَاللَّهُ أَعُلَمُ بِالصُّدُور میتل کو اور خدا سینوں کو زیادہ جانا ہے

> باز تفتن<sup>ع</sup> موسی علیه السلام اسرارِ فرعون را واقعاتِ اُو بظهر الغیب تا حضرت موی علیہ السلام کا فرعون کے راز اور واقعات کو عائبانہ بتا دینا تا کہ اللہ کے باخبر بخبیری حق ایمال آورد و قصه آل زنگی که بر آئینه رید ہونے پر ایمان لے آئے اور اس طبٹی کا قصہ جس نے آئینہ پر یافانہ پھر ویا

تیرے لیے رونما کرتا ہے تا کہ تو نجات کا رامتہ ہیلے

با كمال تيركى حق واقعات مى نمودت تا رَوى راهِ نجات باوجود عمل كالے بن كے اللہ (تعالی) واقعات ز آبن تیره بقدرت می نمود واقعاتے که در آخر خواست بود تدرت کے ذریعہ کالے لوب سے رونما کے وہ واتعات جو آخیر میں ہونے والے تھے

ل تیره کردی قرآن باک می ب بسفون فی الارس الفساد و الله لا يُجبُّ المُفَسِدِينَ وولوَّ زين بن قراد پيلاے جرتے إلى اور خدافساد پھیلانے والوں کو بہندئیں کرتا۔ "مولانانے اس آیت میں فساد کے معنی قلب کی تیر کی کے بیں۔ تا کتوں۔ حضرت مولی علیہ السلام کا فرعون کو خطاب ہے کہ اب تک تو نے نساد پھیلایا اب ایسانہ کر۔ پرمشوراں۔ مزاج میں جو گندگی پیدا ہوگئی ہے اس کوزائل کر اور اس میں آخرت کا مثاہرہ کر۔ چول شود۔ جب یانی کدلا ہوجا تا ہے تو یانی کی نظر نہیں آتی ہے۔

لے تعربو-انسان کی طبیعت میں جوجوا ہر چھیے ہوئے ہیں انسان طبیعت کومصفا کر لے تو وہ نظر آئیں گے۔ مانڈ ہوا۔ ہوا میں جب روشائل ہوجاتی ہے توده مورج کے لیے پرده بن جاتی ہے۔

ع الركفتن وحفرت موى عليه السلام نے فرعون كے ڈھكے جيسے واقعات بيان فرمائے تاكدوہ اللہ تعالى كے عليم وخبير ہونے پرايمان لے آئے۔ باكمال۔ فرمایا کداگر چہ تیرادل تاریک ہے لیکن خدانے عبرت کے لیے بہت سے دافقات تھے پر رونما کئے جوظہور پذیر ہونے والے تھے۔

آل همی دیدی و بدتر می شدی تو نے وہ دیکھے اور بدتر ہو گیا می رَمیدی زال و آل نقش تو بود تو ان نے نفرت کرتا تھا اور وہ تیری حالت سے رُوي خود را زِشت و بَر آنمَنِه رِيدِ اينا بدنما چيره اور آئينه پر پافانه پيمر ديا نِستيم آنِ تو است اے کور خس اے اندھے کینے! میری بدنمائی تیری ملک ہے نيست بر من زانکه مستم روشي مجھ پر نہیں ہے، کیونکہ میں تو روش ہول گه دبان و چیتم نو بردوخته مجهی اینا منه اور آنگھیں سلی ہوئی که سر خود را بدندانِ دَدَه بھی اینے سر کو درندہ کے دانوں میں (دیکھا) محمہ غریق سیل خوں آمیز تیز بھی خون کے کہوئے تیز بہاؤ میں گاه در اِشکنجه و بسته دو دست مجھی شکنح میں دونوں ہاتھ بندھے ہوئے گاہ مغزت را زَوَندے چوں وہل منهمی تیرے سر کو ڈھول کی طرح پیٹے تھے کہ شقی و کہ شقی و کہ شقی کہ تو بربخت ہے، تو بر بخت ہے، تو بربخت ہے

تا کنی کم تر تو آل ظلم و بدی تا کہ تو ظلم اور ہمائی نہ کرے نقشِهائے زِشت خوابت می نمود ِ خواب تخجے بری صورتیں دکھاتے تھے ہیجو آل زنگی کہ در آئینہ دید اس حبثی کی طرح جس نے آئینہ میں دیکھا كه چه زشتي لائق ايي و بس کہ تو کیا بنما ہے؟ تو بس ای کے لائق ہے ایں جفا بر روی نیشتت می گنی یہ ظلم تو اینے بدنما چہرے پر کر رہا ہے گاه<sup>ع</sup> می دیدی لباست سوخته بھی تو نے اپنا لہاس جلا ہوا دیکھا گاه حیوال قاصدِ خونت شده بھی جانور تیرے خون کے دریے ہوا که تگول اندر میانِ آب ریز بحى بيت الخلاء من اوندحا کمه زباے<sup>یں</sup> اُوفنتا دہ گشتہ بیت جى بالا خانہ ہے کرا ہوا دیا ہوا گاه ديده خوکش در زنجير و غل بھی اینے آپ کو زنجیر اور طوق میں ویکھا که ندات آمه ازیں چرخ تھی میمی اس صاف آسان ہے آواز آئی

تا تی ۔ حضرت موئی علیہ السلام نے فرحون ہے کہا کہ بید اقعات تھے اس لیے دکھائے جارے سے کہ وظلم وسم کرنا چوز در کیلی ہو نے بجائے تو بدو
استغفاد کے حزید ظلم کرنے شروع کر دیے۔ خشہا کی۔ بیری صور تیس خود تیری تھیں لیکن تو ان کو اپنی نہ بجھتا تھا۔ بہتو ۔ تیری مثال اس حبثی کی ی ہے
جس نے آئینہ شمی اپنی صورت دیکھی لیکن بجائے اس کے کہ اس کو اپنی صورت بجھتا وہ آئینہ کی خرائی سجھا اور اس پر پا خانہ پھیر دیا۔ کو چہ۔ اور آئینہ کو گئے اس فر بدصورت دیکھی کے اس کے کہ اس کو اپنی صورت بھتا ہو ہے۔ اس جا گئے اس فد و بدصورت ہو گئے اس کے کہ کہنے لگا کہ تو اس خدر بدصورت ہے کہ اس کو کہ کہ تھا ۔ اس جو شر نے تیرے ساتھ کی ہے۔ اس جائی کا ریالم خود اپنی صورت بر تھا۔ آئینہ
توروثن ہے اس پریظم نہ تھا۔

میں۔ بھی میں خواب میں اپنالہاس جلا ہوانظر آتا تھا بھی توبید کیٹا تھا کہ کوئی در ندہ تیرے خون کے در ہے ہے۔ کرگوں۔ بھی توبید کیٹا تھا کہ پا خانہ میں اوندھا کراہے بھی بید کیٹا تھا کہ خون ملے ہوئے بانی میں تو غرق ہے۔

ے کرنا ہے۔ بھی تو خواب میں دیکھتا تھا کہ بالا خانہ ہے کراہے بھی رید کھتا تھا کہ شکنجہ میں کسا ہوا ہے اور تیرے دولوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں بھی دیکھتا تھا کہ قبلہ کے بیار کھی کہ تیرے مرکوڈ مول کی طرح پیٹ رہے ہیں۔ کہ میں بندها ہوا ہے بھی تو دیکھتا تھا کہ تیرے مرکوڈ مول کی طرح پیٹ رہے ہیں۔ کہ بمی غیب ہے آواز آتی تھی کہ تو بہند ہے۔ بیار کرتے ہیں۔ کہ بیٹ ہے۔ اواز آتی تھی کہ تو بہند ہے۔ بیار کے ایک بند ہے۔ اواز آتی تھی کہ تو بہند ہے۔ بیار بخت ہے۔

کہ برو ہستی ز اصحابِ شال
کہ جا، تو بائیں جانب والوں میں ہے ہے
تا ابد فرعون در دوزخ فاد
کہ فرعون ہیشہ کے لیے دوزخ میں گرگیا،
گشت مطرودِ ابد فرعون و مات
کہ فرعون ہیشہ کے لیے مرذود ہوگیا اور مرگیا
تانگردد طبع معکوسِ تو گرم
تانگردد طبع معکوسِ تو گرم
تاکہ تیری اوندھی طبیعت غضب ناک نہ ہو
ز اندکے دائی کہ ہستم من خبیر
تر نزوں ہے تو جان لے کہ میں باخبر ہوں
تا نیندیتی ز خواب و واقعات
تا نیندیتی ز خواب و واقعات
تا کہ خواب اور واقعات کو نہ سوچ
تیرے کر کے منصوبے باندھنے والے ذہن کی ہے ہیں
تیرے کر کے منصوبے باندھنے والے ذہن کی ہے ہیں
تیرے کر کے منصوبے باندھنے والے ذہن کی ہے ہیں تیر

کہ ندات آمد صریحاً از جبال کہ ندا می آمدت از ہر جماد کہ ندا می آمدت از ہر جماد کہ ندا می آمدت از ہر جماد کہ فضل ہے جان کی جانب ہے آواز آئی تھی کہ خطاب آمد ترا از ہر نبات کہ خطاب آمد ترا از ہر نبات کہ نمیگویم ز بر می اس بر بر بودے ہے آواز آئی تھی اس ہر ہو کہ میں شرم ہے نہیں کہتا ہوں اند کے آگا کہ نمیگویم بر اند کو اند آئی بر اند کو اند اللہ بر نہوں کی بی اند کے آپ کو اندھا اور کردی و مات خویشن را کور کردی و مات کو اندھا اور کردی و مات کو کنا گریز کرے گا اب تیرے آگے آگئ

در بیانِ آنکہ درِ توبہ و استغفار بازست از کرمِ حق اس کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے توبہ اور معافی کا دردازہ کملا ہوا ہے

کہ زبختالیش در توبہ است باز

کونکہ بخش ہے توبہ کا دردازہ کھلا ہوا ہے

باز باشد تا قیامت بر ورے

کھلا ہوا ہے، مخلوق پر قیامت تک

باز باشد آل در از وے رُو متاب

دہ دردازہ کھلا ہوا ہے اس ہے ردگردانی نہ کر

یک در توبہ است زال ہشت اے پہر

ان آٹھ میں ہے اے بیٹا! ایک توبہ کا دردازہ ہے

بیں کمن زیں پی فرا گیر احراز کر خردارا! اس کے بعد نہ کر، بچاؤ افقیار کر تو ہے۔
تو ہے را از جانب مغرب ور رے مغرب کی جانب سے توبہ کا دردازہ تا نے مغرب ہرز ند سر آفاب جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع کرے ہیں ہست جنت رانے رحمت ہشت در فعدا کی) رحمت سے جنت کے آٹھ دردازے ہیں فعدا کی) رحمت سے جنت کے آٹھ دردازے ہیں

ع المركے۔ يدهل نے تموڑے سے تيرے واقعات تختے بتائے ہيں تا كہ تختے معلوم ہوجائے كہ جھے سارى با تين معلوم ہيں۔ چند بگريزى - ان واقعات ہے تو كہاں تك آئىميىں بندكرے گا۔ دربيان \_ ابھی تو بدكا در واز وكھلا ہوا ہے واقعات ہے تو بدكرسكا ہے \_

ے تو ہہ۔ جب تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ کرے گا تو بہ کا درواز و کھلار ہے گا۔ درے بیلوق۔ ہشت۔ جنت کے آٹھ دروازے بیل جن ممل ہے ایک تو بہ کا دروازہ ہے۔ اس دروازہ کے علاوہ دوسرے دروازے کسی وقت کھلے رہتے ہیں، بھی بند ہوتے ہیں لیکن تو بہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔

وال در توبہ نباشد جز کہ باز اور توبہ کا دردازہ ہیشہ کھلا رہتا ہے آخیا کش بکوری حسود مامان دہاں نے میں دھول جمونک کر مامان دہاں لے جا، حاسد کی آنکہ میں دھول جمونک کر بعد ازال زاری تو کس نشود اس کے بعد تیری (آہ د) زاری کوئی نہ نے گا تا نگردی از شقاوت رزی باب تاکہ تو بختی ہے، مردود یارگاہ نہ بے تاکہ تو بختی ہے، مردود یارگاہ نہ بے

آل ہمہ گہ باز باشد گہ فراز وہ سب مجھ کھلتے ہیں، مجھ بند ہوتے ہیں ہیں انست دُوو ہیں انست میں ملت دار در بازست دُوو خبردار! نتیمت مجھ دردازہ کھلا ہوا ہے، جلد بیش ازال کز قہر در بستہ شود اس سے پہلے کہ قہر کی دجہ سے دردازہ بند ہو جائے باز گرد از کفر و ایس در بازیاب کفر سے بلیتے جا اور اس دردازہ کو حاصل کر لے کفر سے بلیتے جا اور اس دردازہ کو حاصل کر لے

بی با روی علیہ السلام مر فرعون را کہ از من یک بند قبول کن و معرت موی علیہ السلام مر فرعون را کہ از من یک بند قبول کن و معرت موی علیہ السلام کا فرعون سے کہنا کہ میری ایک تھیمت مان لے اور جہار فضیلت عوضِ بستان و پر سیدنِ فرعون کہ آل جہار کمدام است برلے میں جار نسیلیں عامل کر لے اور فرعون کا دریافت کرنا کہ وہ جار کیا ہیں؟

پس زمن بستان عوش آل را چہار اللہ بھر جھ ہے اس کے بدلے بیں چار لے لے شرح کن بامن ازال کیک اندکے اس ایک کی میرے لیے تموزی می تشری کر دے کہ فدای نمیست جز از کروگار کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی فدا نہیں ہے مردم و دیو و پری و مُرغ را (اور) انانوں اور دیو اور پری اور پرندوں کو مکلت او ہے صد و او ہے شبیہ اس کی سلطنت لا محدود ہے، اور وہ ہے مثال ہے رازق میر جہال ان کی سلطنت لا محدود ہے، اور وہ ہے مثال ہے رازق میر جہال ان کی سیدید آرندہ کو رزق دیے والا ہے میں ہر جاندار کو رزق دیے والا ہے میں ہر جاندار کو رزق دیے والا ہے میں ہر جاندار کو رزق دیے والا ہم کماں سے پھول بیدا کرنے دالا بھی ہے ممان سے پھول بیدا کرنے دالا بھی ہے میل از گیا

ین زمن بپذیریک چیز و بیار آگاه! میری ایک بات مان کے اور بجا لا گفت اے موتی کدام ست آل کے اس اس نے کہا اے موتی! دو ایک کیا ہے؟ گفت آل کیک کہ بگوئی آشکار فرمایا وہ ایک بیا ہے، کہ تو علی الاعلان کہہ دے فالقی افلاک و انجم پر محلا جو آسانوں کو اور بلندی پر سلموں کو پیدا کرنے والا ہے فالقی جر پیز و ہر کس ہر مکال درمیان کا پیدا کرنے والا ہے حافظ ہر چیز و ہر کس ہر مکال وہ ہر جیز اور ہر محمل اور ہر مجد کا تہمان ہے وہ ہر کس ہر مکال وہ ہر جیز اور ہر محمل اور ہر مجد کا تہمان ہے وہ ہر کس ہر مکال وہ ہر خص اور ہر مجد کا تہمان ہے وہ ہم کم اور ہر مجد کا تہمان ہے وہ ہر کم ارض و سا دو ہر کم کا تکہمان ہے وہ ہر کم کا تکہمان ہے اور ہر اسان کا خافظ مجمی ہم مکلہدار تر اسان کا خافظ مجمی ہے وہ ہر کم کا تکہمان کے ایک کا تکہمان کے ایک کا تو میں اور ہر مجد کا تکہمان کے دو میں اور آسان کا تحافظ مجن کے دو میں کا دو میں کا دو میں کا دو میں کی دو میں کی دو میں کی دو میں کا دو میں کی دو میں کی

لے ہیں۔ابھی توبیکا دروازہ کھلا ہوا ہے، بہت جلداس کی طرف رجوع کرلیما جاہیے اس کے بند ہوجانے کے بعد آ ہوزاری کام نہ آئے گی۔ بازگر د۔ معترت موکی علیہ السلام نے فرمایا اے فرعون اس دروازے کی طرف جلد رجوع کر لے۔

محتش دحفرت موی علیه السلام نے فرمایا کہ ایک بات مان کے اور اس کے دوش میں جار نصیاتیں حاصل کر لے ۔ کفت فردون نے کہاا ہے موی اس ایک بات کی آشریج کرو بیجے کے کم کی رمعفرت موی علیم السلام نے فرمایا و والیک بات یہ ہے کہ تو تو حید کا قائل ہوجا۔

س خالق \_ ای کوآسانوں استاروں اور تمام کا کنات کا خالق مان لے - تید میدان ، جنگل ملکت میکست بیشبید بیمثال بیمیا کماس -

حاکم و جبار بر گردن کشان وہ متکبروں پر حاکم اور زیروست ہے حَمَّم او را يَفُعَلُ اللَّهُ مَا يَشَآءُ ال كا ظم ب الله جو جابتا ب كرتا ب که عوض بدبی مرا بر گو بیار كه تو بدلے ميں دے كا مجھے بتا، لا ست گردد جار میخ کفر من میرے کفر کی نزا سُت پڑ جائے بر کشاید کفلِ کفرِ صِد منم ع میرے کفر کا سکڑوں من کا تقل کھل جائے شهد گرود در شم این زهر کیس یہ کینہ کا زہر میرے جم میں شہد بن جائے يرورش يابر دے عقلِ اسير تھوڑی در کے کیے قیدی عقل برورش یا لے مست گردم بو یُرم از ذوقِ اُمر میں مست ہو جاؤں، حکم خدادندی کا ذوق حاصل کر لوں تاز کی یابد بن شوره خراب یرباد، بنجر جم نازگی حاصل کر لے غار زارم جَنَّهُ الْمَأُولِي شود ميرا كانول كا كهيت جنت المادي مو جائے جال شود از ياري حق يارجو جان، الله كي عدد كي خوامتكار بن جائے آتش و در قبر حق آمشته ام آگ، اور الله (تعالیٰ) کے قبر میں ڈوبا ہوا ہوں گشت ام بر اہل جنت زہر بار جنتیول پر زہر برسانے والا بن کیا ہول مَطَلِع او بر ضمیر بندگال وہ بندوں کے ول کی بات سے با خرر ہے اوست بر بادشاہے بادشاہ وی بر باوشاہ کا بادشاہ ہے گفت اے موتی کدام ست آنجہار اس نے کہا اور موتی! وہ جار کیا ہیں؟ تا بود كر لطف آل وَعده حس ہو سکتا ہے کہ اس انتھے وعدے کی خوبی ہے بو کہ زال خوش وعد ہائے معتنم ہو سکتا ہے کہ اچھے مختنتم وعدوں کی وجیم سے بو کہ از تاثیر جوی البیل ہو سکتا ہے کہ شہد کی نہر کی تاثیر ہے يا زعكس جوي آن ياكيزه شير یا اس باکیڑہ دکودہ کی نبر نے عس سے یا بود کز علس آل جو ہائے خمر یا شاید شراب کی ان نہروں کے پرتو سے یا بود کز لطف آل جوہائے آب یا شاید ان پانی کی نہروں کی لطافت ہے شوره<sup>ت</sup> ام را سبرهٔ پیدا شود میری شور زمین میں سبزہ بیدا ہو جائے بو که از علمِ بهشت و جار جو ہوسکتا ہے کہ بہشت اور جاروں نہروں کے برتو سے آنچنال کز علمِ دوزخ گشته ام جیا کہ میں دوزخ کے عکس سے بن میا ہوں که زعلی نارِ دوزخ جمچو مار کہ دوزخ کی آگ کے علی سے سانپ کی طرح

ا مطلع - الله تعالیٰ ہرانسان کے دل کے راز جانتا ہے۔ گردن کشادن ۔ متکبرلوگ۔ گفت۔ فرعون نے کہا۔ بر کو۔ بتا۔ بیار ۔ لا۔ چارش کے رہزا کا ایک طریقہ تھا جس میں بحرم کے چاروں ہاتھ یا دُن کیلوں ہے با تدھ دیے جاتے تھے۔

یا تخرمدین به بعاری کفر به جوکیا تلیس به جنت کی تهدی نهر به نیست کی دوده کی نهر بیابود به جنت کی تیسری نهر جوشراب کی ہے۔امر یعنی اس خداوندی به آب به جنت کی چوتمی نهر جو پانی کی ہے۔

اب ظلم کرد خلقال را رمیم میرے ظلم کے پانی نے تلوق کو بوسیدہ بنا دیا ہے یا نے تلوق کو بوسیدہ بنا دیا ہوں یا دوزخ جیبا ہوں یا کہ انکہ یا ہمش ناگہ زبول اس باکہ میں ہا گہ زبول اس باکہ میں کردم با خبر ہو جاؤں وز فضیلتہات گردم با خبر ہو جاؤں وارہم از کثرت سے جھوٹ جاؤں میں کبر اور خودی کی کثرت سے جھوٹ جاؤں کہ عوض خواہیم دادن بر شار کر شار کر گا، شار کر گلاب کے کو کر کر گلاب کے کر کر گلاب کر کر گلاب کر گلاب کے کر کر گلاب کر گلا

کہ ز عکس جوشش آپ حمیم ا کہ گرم پانی کے جوش کے عکس سے مربر موں میں زمبر کے عکس سے زمبر ہوں مول مور مول مورخ کوں دورخ ہوں مطلوم کنوں میں اب مظلوم نقیر کی دورزخ ہوں موسیا باشد کہ بکشائیم در اب موسیا باشد کہ بکشائیم در موسیا باشد کہ بی اس کی جگہ پالوں موسیا باشد کہ بی اس کی جگہ پالوں اے موری! ہو سکتا ہے کہ جس اس کی جگہ پالوں اے موری! ہو سکتا ہے کہ جس اس کی جگہ پالوں بیس بی جگہ پالوں جہار اس جہار اس جہار کیا ہیں؟

شرح کردن موسی علیہ السلام آس جارفضیلت راجہتِ بامردی ایمانِ فرعون حضرت موسی علیہ السلام کا ان جارفضیلتوں کی تشریح کرنا جو فرعون کے ایمان کا بدلہ ہوں گ

صححے باشد تنت را پائدار صحح ماسل ہوگ کہ تیرے جم کو پائدار صحت ماسل ہوگ دور باشداز تنت اے در ہوں گ اے با اتبال! تیرے جم ہے دور ہوں گ کہ اجل دارد زعرت احراز کرے گ کوئکہ موت تیری عمر ہے احراز کرے گ کہ بناکام از جہال بیروں روی کہ نو دنیا ہے ناکام جائے ندک ہی در خواب دارد اسیر ندک کی باری کی دجہے جس نے تھے تیدی بنالیا ہو بلکہ بنی در خواب فانہ سنج بلکہ تو گھر کی دیرانی میں خوانہ دیکھے گا بلکہ تو گھر کی دیرانی میں خوانہ دیکھے گا بلکہ تو گھر کی دیرانی میں خوانہ دیکھے گا

گفت موش کاولین آل چهار (حفرت) موسی علیاله فریاله نزیالان چادل می این چهار این علکهائے که در طب گفته اند دو علی عاریان جو طب میں ندکور بین ثانیا بی باشد ترا عمر دراز دورے تائی دراز دورے تیری عمر دراز ہو گ دور مستوی دورے تیری عمر مستوی دور مستوی ایک بهوار عمر کے بعد یہ نہ ہو گا بلکہ خوامان اجل چول طفل شیر بلکہ خوامان اجل چول طفل شیر بلکہ موت کا خوامان ہو کر جس طرح دودھ بیتا بھے مرگ جو باشی و لیے نز عجز و رنج مرگ دورہ بیتا بھے مرگ جو باشی و لیے نز عجز و رنج مرگ دورہ بیتا بھے مرگ جو باشی و لیے نز عجز و رنج مرگ دورہ بیتا بھے مرگ جو باشی و لیے نز عجز و رنج مرگ دورہ بیتا بھے مرگ جو باشی و لیے نز عجز و رنج مرگ دورہ بیتا بھے مرگ جو باشی و لیے نز عجز و رنج مرگ دورہ بیتا ہے۔

می زنی بر خانہ بے اندیشہ الح علم بیال کھر پر مارے گا مائع صد خرمن ایس یک دانہ را اس ایک دانہ را ایس ایک دانہ را ایس ایک دانہ را ایس ایک دانہ را ایس ایک دانہ کو سو کھلیاؤں کا مائع (سیمجے گا) مردانہ کدال کو سامنے رکھے گا تابروں آید مہت از زیر میخ تابروں آید مہت از زیر میخ تابروں آید مہت از رز راندہ تابر کے بیچے سے نکل آئے تیرا چاند ابر کے بیچے سے نکل آئے تیرا چاند ابر کے بیچے کے نکل آئے ایک خرد اس کیڑے کی طرح جمل کوالیہ چنے ناگورے ہٹادیا ہے اثر دہای جہل را ایس کرم خورد اس کیڑے نے جہل کے اثرہ ہے کو نگل ایا اس کیڑے نے جہل کے اثرہ ہے کو نگل ایا اس کیڑے نے جہل کے اثرہ ہے کو نگل ایا اس کیڑے نے جہل کے اثرہ ہے کو نگل ایا اس کیڑے نے جہل کے اثرہ ہے کو نگل ایا اس کیڑے نے جہل کے اثرہ ہے کو نگل ایا اس کیڑے نے جہل کے اثرہ ہے کو نگل ایا اس کیڑے نے جہل کے اثرہ ہے کو نگل ایا اس کیڑے نے اس طرح تبدیل کر د

پس برستِ خوایش گیری تیشہ تو این باتھ میں ال لے گا کہ جیاب اللہ گئی بینی خانہ را کیونکہ تو گئی بینی خانہ را کیونکہ تو گھر کو فرانہ کا پردہ سمجھ گا ہیں دانہ را تو اس دانہ کو آگ میں کیونک دے گا برکی ایس خانہ تن بے درایغ برکی ایس خانہ تن بے درایغ اس جم کے گھر کی اکھاڑ دے گا اب جم کے گھر کی اکھاڑ دے گا اب جم کے گھر کی اکھاڑ دے گا اب دوا جوایک ہے کی دجہ سے باغ سے محرم رہ گیا کہ اس کرم را بیدار کرد جب اللہ کے کرم نے اس کرم را بیدار کرد جب اللہ کے کرم نے اس کرم را بیدار کرد جب اللہ کے کرم نے اس کیڑے کو بیدار کر دیا کرم کرے شد پر از میوہ درخت بی گیرا انگور کی تیل، میوہ نجرا درخت بن گیا

تَفْسِير كُنُتُ كُنُوا مَنُحْفِيا فَأَحْبَبُتُ أَن الْحُوفُ فَخَالَقُتُ الْنَحَلُقِ لَاعُوفُ "عِن جِمبِابُواخِرَان قِيَاتُومِن نِهِ إِلَا كَمِن بِهِإِما جاوَل وَمِن نِظُوق بِيدا كَامَا كَرَمِن بِهِإِمَا جاوَل كَانِير

صد ہزارال خانہ شاید ساختن الکوں گر بنائے جا کتے ہیں از خرابی ہیں میندیش و مایست ویرانی کی فکر نہ کر اور نہ کھبر می توال کردن عمارت ہے زرنج تکیف کے بغیر تغیر کے جا کتے ہیں گئی از زیرش یفیس عریال شود خرانہ یقین عریال شود خرانہ یقینا اس کے نئے سے طاہر ہوگا

خانہ کر کن کر عقیق ایں کین کے اس عیق ہے گھر کھود ڈال کین کے اس عیق ہے گئی ذریر خانہ است و جارہ نیست خزانہ گھر کے بیچے ہے ادر کوئی تدبیر نہیں ہے کہ ہزارال خانہ از یک نقد گئی مائیک نقد گئی مائی خود ویرال شود عاقبت ایں خانہ خود دیران ہو گا

ا کہ تجاب۔ جسمانی زیم گی کوفز استہ معرفت کے لیے تو پر دہ سمجھے گا۔ تا یہ وں۔ تو سمجھے گا کہ معرفت کا جا بھان جسم کے ابر جس پوشیدہ ہے۔ اے بیک۔ جولوگ جسم پر دری میں گئے ہیں ان کی مثال اس کیڑے کی ہے جو ایک ہے کو چمٹا ہوا ہےادر اس کی وجہ ہے دہ وانگور کی لذتوں ہے مروم ہے۔

ے چوں کرم۔ جب خدا کے کرم سے بیکٹر اپریدا ہوجائے گانو جہل اور ناوانی کے اژ دے کونگل جائے گا۔ تغییر یکلوق سے خدا کی معرفت کا مطلب یہ ہے کہانسان خدائی مغات حاصل کر لیتا ہے تو اس کے ذریعہ خدا کی مغات کی معرفت ہوتی ہے۔

سے معتق ایں یمن۔ یمن سے مراد قلب ادر روح ہے ادر تعتق سے مراد حکمت ہے۔ مایست۔ لیمی مجاہدات کے ذریعہ جم کوفا کرنے ہے نہ رک۔ کہ بزاراں۔ خزانہ ہاتھ آ جائے تو اس ویران شدہ کھر جسے سیکڑوں اس کے ذریعہ تعیر کر لیے جا کیں گے۔ عاقبت۔ بالاً خرجم کوفا ہونا ہے لیکن مزدوری محنت سے لئی ہے اگر اس کے فنا کرنے میں تیری محنت شامل نہیں ہے فغیری خزانے تیری مزدوری میں تجھے نہیں گے۔

مُزدِ وريال كروستش آل فتوح وہ نذرانہ اس (جمم) کو وریان کرنے کی مزدوری ہے لَيُسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سعى انسان کے لیے وہی ہے جو اس نے کوشش کی ایں چیس ماہے مید اندر زیر میغ ایر کے نیجے اینا عمدہ جاند کھا سنج رفت و خانه و دستم مهی خزانہ گیا اور گھر بھی، اور میرا ہاتھ خال ہے حائل عنج و حجاب این خانه بود خزانه میں حاکل اور بردہ سے محمر تھا نیست ملک تو بہ بیعے یا شِرے حرید و فروخت کے ذرایعہ تیری ملکیت نہیں ہے تا دریں مدت کی در وَے عمل تاکہ تو اس مدت میں اس میں کام کرے زير اين دُكانِ تو مدفول دوكال اس کردکان کے کنچے دوکانیں مدنون ہیں متنان و تکش را می تراش میتان و تکش را می تراش كدال لے اور اس كى ته كو كھود از دکان و پاره دوزی واربی دکان اور چیتمرے سینے سے نجات یا جائے ميزني اين ياره بر ولقِ كرال<sup>ع</sup> بھاری مگدڑی پر تو سے پیوند لگا رہا ہے یارہ بروے می زلی زیں خوردنت تو اس خوراک سے اس پر پیوند لگاتا ہے با خود آ زیں بارہ دوزی ننگ دار ہوش میں آ! ای چیتورے سے سے شرم کر

ليك آن تو نباشد زانكه روح لکن دہ تیری ملکیت نہ ہو گا کیونکہ روح (کے لیے) چوں تکرد کا آنکار مُزدش ہست لا جب وہ کام نہ کیا، اس کی مزدوری معدوم ہے وست خاتی بعد ازاں تو کاے درکنے اس کے بعد تو ہاتھ کائے گا کہ بائے افسوس من نکردم آنچه گفتند از بهی جو بعلائی کی بات انہوں نے کمی میں نے نہ کی مالع صد خمن ایس یک دانه بود سيروں كليانوں كے ليے إيك دانہ مالع تفا خانه را اجرت گرفتی و رکرے تو نے گر اجرت اور کرایہ یہ لیا ہے اس کریے را مدتے او تا اجل اس کراہے کی عربت موت تک ہے ماره دوزی میکنی اندر دکال تو دکان میں جیتھڑے ک رہا ہے ہست ایں دُکال کرائی زود باش یہ دکان کرایہ کی ہے جلدی کر تاکہ تیشہ تاگہاں بر کال کی اکہ تو کدال اجا تک کان پر رکھ دے باره دوزی جیست خوردِ آب و نال چیترے سینا کیا ہے؟ روتی بانی کی خوراک ہر زمال می وَرّد ایں ولقِ شنت یہ تیرے جہنم کی محدزی ہر وقت کھنتی رہتی ہے اے ز کسل بادشاہے۔ کام بار اے با مقصد بادشاہ کی نسل سے

ا چوں کرد۔ جب محت ندگی تو مردوری معدوم ہے اس لیے کہ انسان کواس کی محت اور سمی کائی ٹمرہ ملا ہے۔ دست فائی۔ جب ٹز اندنمو دارہوگا اور وہ میں کردے جب محت ندگی تو مردوری معدوم ہے اس لیے کہ انسان کواس کی محت اور سمے گا کہ جسم کا ایک دانداس کھلیان کے حاصل سر اندین میں کہ ہے گا کہ جسم کا ایک دانداس کھلیان کے حاصل کرنے ہے ان منا۔ خاند رہ جسم کا گھر تیری ملکیت نہیں ہے دیا یک کرایے کا اور عارضی کھر ہے۔

کرے ہے ای بنا۔ فاند بید م کا نفر میں ملیت یں ہے بیابیت کرائی اور فائر سے ۔ مع ایس کری بیرکرایدواری ہوت کے وقت تک کی ہے اور ای لیے ہے کہ اس عمل کرلے۔ بارہ دوزی۔ کھانے پینے کے ذریعے تو جم کودرست کرتا ہے ادر جیس محتا کہ اس عمل دوکا نیس مدون میں ۔ تکش مین اس کی مجرائی۔

ہےادر میتل جمتا کیاں تل دوکا بی مدیون ہیں۔ س۔ من مان مران۔ سے دلی کراں یعنی جم انسانی بیرز ماں۔انسان کی بیوک بیاس جم کی فکست در بخت ہےادر کھانا چیااس کی رنو کری ہے۔بادشاہ علیہالسلام جو پہلے ضلیعۃ اللہ ہیں۔

تا ہر آرد سر یہ پیشِ تو دوکال ٠ تاكه تيرك سامنے دوكانيں روتما ہوں آخر آید تو تخوردہ زُو بُرے ختم ہو، (اور) تو نے اس سے کوئی کھل نہ کھایا ہو ایں دکال را بر کند از زوی کال اک دوکان کو، کان کے منہ سے اکھاڑ وے گاه رکش خام خود برمی کنی بھی اپنی یوقونی کی ڈاڑھی نویے گا کور بودم بر تخوردم زیں مکال میں اندھا تھا میں نے اس جگہ سے نفع حاصل نہ کیا آب حیوال را بخاک انیاستم آب حیات کو مٹی سے ڈھک دیا تا أبدع يا حرثا سنت لِلَعباد قیامت تک "بندول کے لیے صرت ہے" رہ گیا بإره بركن ازيس قعرِ دوكال اک دکان کی تہ ہے کرا ہا پیش ازال کایں مہلتِ خانہ کرے اس سے قبل کہ گھر کی کرایے داری کا وقت ين تُرا بيرول كند صاحب وكال پس تجھے دکان کا مالک نکال رے تو ز حرت گاه بر سر می زبی تو بھی حرت ہے کا کاے دریغا آنِ من بود ایں دکال كم بائ انسورا يه وكان ميرے بھن مى اے دریغا کنج را بگذاشتم ائے انسوں! میں نے نزانہ ضائع کر ویا اے دریخا بودِ ما را بروہاد الے افسول! ہمارا وجود برباد ہو گیا

غره شدنِ آدمی به ذکاوت و تصوراتِ طبع خولیش و طلب نا كردن علم غيب كه علم انبياست عليم السلام انسان کا اپنی ذہانت اور اینے طبعی تصورات سے دھوکے میں پڑتا اور

انبيا عليهم السلام كاعلم علم غيب طلب نه كرنا

بودم اندر عشقِ خانہ بے قرار میں گھر کے عشق میں بے قرار تھا لابد از معنی شدم من عور و زار لا محالہ میں حقیقت ہے خالی اور بدحال رو گیا لا جرم از سج ماندم دور و فرد میں لا محالہ خزانہ ہے دور اور تنہا رہ گیا ديدم من نقش و نگار میں نے کھر میں تعش و نگار دیکھیے مانده ام در خانه حیران و نزار میں گھر (کے معاملہ) میں جیران اور کمزور بن گیا عشقِ خانه در دلِ من کار کرد گھر کی محبت میرے دل میں کام کر گئی

ل باروكن-اس عارض وكان يعن جم كوتو زوال اس من سے زروجواہر كى دوكاتيں برآ مد مون كى بيش از ال بي عارضي جم ہال سے قائدوا ما لے اور اس کی صورت یک ہے کہ مجاہرات کے ذریعداس کوفتا کردے۔ بس ۔ ایک وقت آجائے گا کہ بیدعارضی جم تھے سے لیا جائے گا اور تو اس کان سے محروم ہوجائے گا جواس میں مدنون ہے اور تو انسوس کرے گا اور کے گا کہ میں خزانہ سے محروم ہو کیا اور میں نے آ ب حیات کوئی ہے چیپا

ع تاابد پیرتواس آیت کامصداق بن جائے گائے وشدن انسان اپنی ذبانت اور عمل مندی کے بحروسہ پرعلم نبوت سے محروم دوجا تا ہے۔

ے دیدم ۔ بالآخراس کوافسوں کرنا پڑتا ہے کہ مکان کے تنش و نگار میں مصروف ہوکراس کے نزانہ سے محروم ہو کیا۔ عشق پیرافسوں کے ساتھ اس کو کہنا ي كالشل كمرك تنش و نكار بين كموكما اورخز اندي محروم موكما\_

ورنہ وستنوی اسمن بودے تیم ورنہ تیم میرے ہتھ کا گلاستہ ہوتا ایس زمال غم را تیر ا دادے اس وقت میں غم پر تیما پڑھ دیتا ہوتا میں ہیچو طفلال عشقہا می باختم کی خانہ پُر نقش و نگار ہے ہمرا ہوا ہے کہ تو طفلی خانہ پُر نقش و نگار ہے ہمرا ہوا ہے کہ تر آر اُز دُود مانِ خویش گرو کہ بر آر اُز دُود مانِ خویش گرو کہ این خاندان کو براد کر کہ این خاندان کو براد کر

بودم از رکنج نہائی ہے خبر تھا میں پرشیدہ فزانے ہے ہے خبر آہ دادے اگر داد شیر را دادے انسوں! اگر میں تبر کی قدر کر لینا چیم را بر نقش می انداختم میں نے نقش (و نگار) پر آگھ جما دی اس کو گفت آل حکیم کامیار اس کمو گفت آل حکیم کامیار اس ابر اور دانا نے بہت اچھا کہا ہے در الہی تامہ بس اندر ز کرد اللی تامہ میں اس نے تھیجت کی ہے اللی تامہ میں اس نے تھید کی ہے اللی تامہ میں اس نے تھید کی تامہ میں اس نے تامہ میں نے تامہ میں

تمامی شرح کردن موی علیہ السلام با فرعون فضیلت چہار گانہ حضرت موی علیہ السلام کا فرعون ہے جاروں فضیلتوں کی تشریح کو تممل کرتا

کہ دلِ من ز اضطرابش گشت گم ہو گیا ہے دو جہانے خالص از خصم و عدو دوجہان کی، جو دشن ادر خالف سے خال ہے کال بد اندر جنگ و ایس در آشی کال بد اندر جنگ و ایس در آشی کیونکہ دہ جنگ میں ہے ادر یہ صلح میں ہے دور یہ صلح میں ہے دور یہ صلح میں ہے دور کے مائے کیا دسر خوان بچائے گا؟ در وفا داری میں اس کی دلجوئی کیے ہو گی؟ دور کر دفاداری میں اس کی دلجوئی کیے ہو گی؟ باز گو صبرم شد و حرصم فزود باز گو صبرم شد و حرصم فزود کہ دے میرا مبر جاتا رہا ادر حرص بڑھ گئی ہے

بس کن اے موی بگو وعدہ سوم اے موی بگو وعدہ سوم اے موی بیا کفت موی آل سوم ملک دو تو کفت موری ملک دو تو خرت موی علیالمام نے فرملادہ تیمری مدہری کھومت بیشتر زال ملک کا کنول داشتی اس سلطنت سے بڑھ کر جو تو اس دقت رکھتا ہے آئکہ در جگت جی ایبا ملک عطا کر دیتا ہے دو خدا جو جگ میں تجھے ایبا ملک عطا کر دیتا ہے آل کرم کا ندر جفا آنہات داد جس کرم نے ظلم میں تجھے دہ بچے دہ کھے دیا اس نے کہا اے موی چہارم چیست زود اس نے کہا اے موئی! چھی کیا ہے، جلا

ا و سنتو ایک معنوی خوشبو دُن کا گولا ہونا تھا جس کو ہاتھ میں رکھا جاتا تھا۔ تیم لینی میں تمر کے ذریعہ اس نزانہ کو کھود لینا۔ تیم اے کی چیز ہے براُت کا انتہاد کرنا چیتم را میں نے مکان کے ظاہری نفش ونگار پرنظر رکھی۔ بس کو تیم سنائی رحمۃ الله علیہ نے اپنی کتاب حدیقہ میں فر مایا ہے۔

کے ۔ الّی نامہ عیم سالی رحمۃ الله علیہ نے اپنی کماب المی نامہ عمی فرمایا ہے، ہمدا ندرزمن بنوائنست۔ کرتو ملفلی و غانہ دنگیست۔ وو دیاں۔ خاندان مین اعتماع جسمانی ۔ بس کن ۔ یہاں تک مولانا کی تقریر حصرت موٹی علیہ السلام کی زبانی تھی اب فرمون نے کہا کہ تقریر ختم کرواور تیسری یات بناؤ۔

یں۔ ملنت موکی دعفرت موکی علیالسلام نے فرمایا کہ ایمان لے آئے گاتو تھے دونوں جہانوں کی دوہری بادشاہت حاصل ہوجائے کی جس میں تھے۔
کسی دشمن کا بھی ڈرنہ ہوگا۔ در جنگت کفر کی حالت میں تھے اتنا ہوا ملک دے رکھا ہے تو اگرتو ملح کرنے کا اور ایمان لے آئے گاتو دیکھناکتنی ہوئی سلطنت حاصل ہوتی ہے۔ جنا ریعنی کفر۔ وفاریونی ایمان۔ افتقاد۔ ولجوئی۔

گفت چارم آئکہ مائی تو جوال موک ہمچوں قیراً و رُخ چوں آرغواں فرمایا چوگ یہ ہے کہ تو جوان رہے گا بال تارکول کی طرح اور چروگل بایونہ کی طرح (رہے گا رنگ و بو در پیش ما بس کا سرست لیک تو پستی سخن کردیم پست رنگ، تو ہمارے سامنے بہت بے تیت ہیں لیکن تو گھٹیا ہے اس لیے ہم نے گھٹیا بات کی افتخار از رنگ و بو و از مکال ہست شادی و فریپ کودکال رنگ و بو اور مکان پر فخر کتا بچوں کی خوش اور دودکا ہے رنگ و بو اور مکان پر فخر کتا بچوں کی خوش اور دودکا ہے بیانِ ایس خبر کہ کیلے مُول النّاسَ عَلَی قَدُرِ عُقُولِهِمُ اللّه عَلَیْه وَسَلّمَ اللّه عَلَیْه وَسَلّمَ

اس صدیث کی تفصیل کہ لوگوں سے ان کی عقلوں کے انداز سے بات کیا کرہ نہ کہ این عقلوں کے انداز سے بات کیا کرہ نہ کہ اپنی عقلوں کے انداز سے تاکہ اللہ اور اس کا رسول جھٹلا نہ دیا جائے

ہم زبانِ کودکاں یاید کشاد مجھے بھی بچوں کی زبان کھولنی جاہیے یا مویز و جوز و فستق<sup>ع</sup> آورم یا منقی یا اخروٹ یا پہت لا دوں گا ایں جوائی را بگیر اے خرشعیر اس جوائی کو اے گدھ! جو لے لے تازه ماند این شایبِ فرُّخت یہ تیری میارک جوانی تازہ رہے گ نے قد چوں سُروِ تو گردد دو تو نه تیرا سرو جیبا قد نیزها ہو گا نے بدندانہا خللہا یا الم<sup>ع</sup> نه وانوں میں کوئی خرابی اور تکلیف (آئے گی) که زنال را آید از ضعفت ملال کہ عورتوں کو تیری کمزوری سے تکلیف ہو ليك خوشتر لخظه لخظه دم بدم بلکہ لخلہ بہ لخلہ اور وم بدم بہتر ہو گا

چونکه با کودک سر و کارم فآد چونکہ میرا واسطہ نے سے پڑ میا که بُرو گُتّابِ تا مُرغت خرم کہ مدرسہ جا، تیرے کے پرند خرید دول کا جز شاب تن تنمیدانی بگیر جسم کی جوانی کے علاوہ تو سیجھ نہیں سمجھتا ہے، لے لے الله الرُّحَةُ مِنْتِد بر رُخت تیرے چبرے یہ کوئی جمری نہ بڑے گ نے نژند پیریت آید برو نہ ای پر تیرے بوحایے کی ذات آئے گی نے شود زورِ جوائی از تو کم تجھے میں سے جوائی کا زور نہ کھٹے کا نه کمی در شہوت و طمت و بعال نہ شہوت اور جماع اور ملاعبت میں کی آئے گ نے شود مویت سفیر و پشت خم نہ تیرے بال سفید ہوں کے اور نہ کمر جھکے گی

ا مستنت حضرت موی علیہ السلام نے فرمایا ایمان لانے پر چوتھی چیز جو کھیے ملے گی دویہ ہے کہ بقیہ عمر جس بھی تو جوان دہے گا۔ قیر۔ ایک کالا دو تمن ہے۔ آرغو ال کی بابونہ۔ کاسد۔ کموٹا۔ کو دکال۔ یہ چیزیں بچوں کی خوثی کی ہیں۔ کلموا۔ آئے خضور سلی اللہ علیہ دسلم کا ادر شاد ہے کہ لوگوں ہے دین کی ایسی باتیں کہ جوان کی بچھ کے مطابق ہوں درنہ دو ان کی تکذیب کردیں گے۔ کہ برد۔ بچوں ہے ایسی بچھانہ باتیں کی جاتی ہیں۔

ع نستن - بسته خرس - رجهه - آخ مگ - جمری بزنم دارات دخواری \_

س الم - تكليف طمف ريض ماع - بعال - يوى سي كميل كودكرنا - خوشتر \_ يعنى دم بدم جواني عن اضافه موكار

آنچاں کمثایرت فر شاب کہ کشود آل مرده بر عکاشہ ابب تھے پر جوانی کی شان و شوکت اس طرح کشادہ ہوگ جسلاتا اس طرح کشادہ ہوگ جس طرح (صرت) عکائہ پر اس خونجری نے عدادہ کھوالاتھا معنی حدیث مَن بَشَونِی بخووج الصَّفَرِ بَشَوْتُهُ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ وَ لَسَبَقَ عُکَّاشَهُ اس مَدیث کامطب کہ جے معنی حدیث من کا میں جائے گئی جائے گئی ہے گئی ہے کہ من کے کاملے کہ خونجری دے کامیں اس کو جنت کی خونجری دے میں کا ورحزت عکائے گئی ہیں اس مدیث کامطاب کہ جو بھے منزے کا کم جانے کی خونجری دے کامیں اس کو جنت کی خونجری دے دوں کا ورحزت عکائے گئی ہوں

در رہیج الاول آمہ بے جدال بلا اختلاف، رہے الاول میں ہوا ہے عاشقِ آل وقت کردد أو بعقل آب دل (و جان) سے اس وقت کے مشاق ہو گئے كزيس اين ماه مي سازم سفر کہ اس مہینہ کے بعد میں سفر کروں گا او رفیق <sup>ع</sup> راہِ اعلیٰ می زَدے آین کے رفق کا تعرہ لگاتے تھے چوں صفر یای از جہال بیروں نہد جب صفر (كا مهينه) دنيا سے باہر پاؤل نكالے گا مرژده ور باشم مر او را و شفیع میں اس کو خو تحری دیتے والا اور سفارش کرنے والا بنول گا گشت پیدا بر فلک باتاب و ضُو رونق اور نور کے ساتھ آسان پر نمودار ہو گیا گفت جنت مُر تُرا اے شیر زَفت (المخضور الميلية في الرمايا ال بهادر شير! تير الي جنت ب گفت عکاشہ ببرد از مودہ بر فرمایا عکاشہ فوشخری کا پھل لے گئے وز بقایش شادمال ایل کودکال اور اس میں باتی رہے ہے یہ یے خوش ہیں

احمر آخر زمال را انقال (ني) آخر الزمال احمظ كا انقال چوں خبر یابد رکش زیں وقت تقل جب آین کا ول انقال کے وقت سے باخر ہو کیا چوں صفر آمد شود شاد از صفر جب (مان) صفر آیا، آینا کے صفر سے خوش ہوئے ہر شیے تا روز از شوق کلا ہے راہ یابی کے شوق سے ہر شب کو دن نکلنے تک گفت ہرکس کہ مرا مڑوہ وہد فرمایا جو شخص مجھے خوشخری دے گا كه صفر بگذشت و شد ماهِ ربيع که مفر گذر کمیا اور ربیع کا مهینه ہو کمیا چوں صفر بربست رخت و ماہِ نو<sup>ع</sup> جب مفرنے سامان باندھ لیا اور نیا جاند گفت عکاشهٔ صفر مجمنزشت و رفت (حفرت) عكاشر ضي الله عند في عرض كميام فركذر كميااور جلاكميا دیکرے آمہ کہ مگذشت آل صفر وومرے آئے کہ حفر گذر کیا بس رجال از نقل عالم شادمال بہت سے انبان ونیا سے انتقال کرنے پر فوش ایل

ا عکاشہ حضرت مکاشہ دمنی اللہ عند ، مشہور صحابی ہیں آیک روز حضور سلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا میری امت میں پھیلوگ ایسے ہوں سے جو بغیر حساب و
کتاب جنت ہیں داخل ہوں مے حضرت عکاشہ رضی اللہ عند نے عرض کیا حضور سلی اللہ علیہ وسلم و عافر ماد بیجے کہ ہیں بھی ان لوگوں ہیں ہے ہوں تو
حضور سلی اللہ علیہ دسلم نے ان کو بیٹا رت دی اور فرمایا کہتم بھی انہی لوگوں ہیں ہے ہو۔ احمد انلی سنت کے زویک بالا تفاق حضور سلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات دی الله ول مے مہینہ ہیں ہو کی ہے۔ وقت تقل ۔ انقال کا وقت۔

ع رئیل و فات کے قریب حضور ملی الله علیه وسلم به جمله فرمارے نے الله فی بالر فینی الا علی یعنی اب میں رئیل اعلی کے پاس جاتا جا ہتا ہوں۔ منت د حضور ملی الله علیه وسلم نے فرما یا جومغر کے فتم ہونے اور دی الاول کی آمدی فوشخری و سے کا میں قیامت میں اس کا سفارشی ہوں گا۔

سے بھتے۔ سور ن الدعلیہ و م مے حرمایا بوسرے م ہوئے اور رہے الاول 10 میں تو جری دے ہی یا سے میں اس مقاری ہوں 6۔ سے ما آلو۔ لینی رہے الاول کا میا غذظر آبار دیکرے کی دوسرے محالی نے مغرکے فتم ہونے کی فوشخری دی آپ نے فرمایا کہ عکاشہ بازی لے سے بہتر رجال ۔ جن لوکوں کو آفرت کی نعتوں کا مشاہرہ ہوجاتا ہے وہ دنیا ہے نظل ہونے پر فوش محسوس کرتے ہیں اور جو لوگ دنیا ہیں دہنے پر خوش ہوتے ہیں وہ طفل ملیح ہیں۔

پیشِ او کور نماید آبِ شور اس کو کوڑ کھاری پانی نظر آتا ہے ہم بدیناں بے قدم رَہ می سَیرد ای طرح بغیر قدم کے راستہ طے کر رہے تھے بم تَكْردد أطلس بخت تو بُرد تیرے نمیب کا اطلس، برد نہ ہے گا شادمال مانی تکردی ناتوال تو خوش رہے گا، کمزور نہ ہے گا تا تحمم من مشورت با يارِ نيك

چونکہ آب خوش ندید آل مُرغ کور چونکہ اس اندھے بہند نے عمدہ بانی نہیں دیکھا ہے تهم چنین موسی کرامت می شمرد (حضرت) موى عليه السلام ال طرح انعام تلوكرر بي تفي که نه گردد صاف اقبال تو دُرد کہ تیرا صاف اقبال، کیجھٹ نہ ہے گا ہرچہ خواہی یائی از بخت جوال قوی نصیبہ سے تو جو جانے گا، پائے گا گفت<sup>ع</sup> أَحُسَنُتَ تَكُو مُتَّفَقَ وَ لَيك فرعون نے کہا بہت اچھا تو نے عمدہ بات کی لیکن میں اچھے دوست سے مشورہ کروں

مشورت کردنِ فرعون با آسیه خاتون در ایمان آوردن حضرت موسى عليه السلام ير ايمان لانے ميں حضرت آسيد حاتون سے، فرعون كا مشوره بموی علیه السلام و فرمودن آسیه. او را بایمان آوردن كنا اور حضرت آسيه كا اس كو ايمان لانے كو كبتا

پھر اس نے یہ باتیں (حضرت) آہے ہے کہیں انہوں نے فرملیا اے سیاہ دل! ان پر جان چھڑک دے بس عنایعہاست متن یک این مقال زود دریاب اے شرِ نیکو خصال اے نیک خصکت شاہ! جلد حاصل کر لے این بگفت و گربیه کرد و گرم گشت یے کیا اور رونے لگیس اور گرم ہو کئیں آفاہے تاج گشتت اے کلک اے سنج! مورج تیرا تاج بن گیا ہے خاصه چول پاشد کله خورشید و ماه خصوصاً عِبك سورج اور جاند ثولي مو چوں علقتی آرے و صد آفریں تو نے ہاں اور صد آفریں کیوں نہ کہا؟

باز گفت او این سخن با آسیه گفت جال افتال برین اے دل سیہ اس گفتگو کا متن بہت ی عنایتیں ہیں وقت کشت آمد زہے پر سود کشت تحقیق کا وقت آ کمیا واہ واہ کس قدر تفع بھری تھیتی بر جُهيد از جا و گفتا نځ لک جگہ ہے کودیں اور کہا تجھے مبارک عیب کل را خود بپوشاند کلاه عیب خود سمنج کو ٹوپی پہناتا ہے ہدراں مجلس کہ بشدیدی تو ایں ای مجلس میں جس میں تو نے کیے ساتھا

ع کفت -فرعون نے تھیجیں من کرکھا میں جب تک اپنی بیوی سے مشور ون کرلوں اس وفت تک کوئی جواب نہیں دے سکتا ۔ گفت حضرت آسیہ جوفرعون کی بیوی تھیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت مویٰ علیہ السلام کی تفیحتوں پڑھل کر لے۔

ا تہم چنیں۔ ایمان لانے پر جواس کو انعام ملیں گے حضرت موی علیہ السلام وہ شار کراتے رہے۔ کہندگر دد۔ حضرت موی علیہ السلام نے فرعون سے فرماياتوايمان كي مي التراقبال بنارب كارير وحدوهاري دارمعمولي كيرك وإدربوتي تمي

ع متن ووعبارت جس کی تشریح کی جائے۔ آرم مشت مینی عشق خداد عربی شرکم ہوگئی۔ آنج لک خوشی کے موقع پر بولا جا تا ہے۔ کلک کی اس مل كاف تعفيركا ہے۔ ميب كل منج كالنج اگراس كوثوبي اوڑها كراس كاميب چھيائة تعجب كى بات ہمزيد تعجب جب ہے كدثوبي يمي جا عداور سورج كى بو-بعددال-حضرت أسيه فرعون بركها كقية فورااى مجلس مين ايمان لي أنا تعار

سر تکول بر بوی آل زیر آمدے اس کی تمنا میں اور ما یہے آ جاتا می کند انبیس را حق افتقاد اللہ تعالیٰ شیطان کی دلجوئی کر رہا ہے اے عجب چول زَہرہ ات ہر جائے ماند تعجب ہے تیرا پت کس طرح جگہ پر رہا؟ بودے اندر ہر دو عالم بہرہ ات دونوں جہان میں تیرا حصہ ہوتا چوں شہیداں از دو عالم بر خورد وہ شہیدوں کی طرح دونوں جہان سے فائدہ اٹھاتا ہے تا بماند ليك تا اين عبر جرا تا كه اس كا وجود رہے، ليكن اس حد تك كيول ہے؟ تانیر و زود سرمایی زدست تاکہ ہاتھ سے سرمایہ جلد نہ لکل جائے زہرِ جان و عقل رنجورے شود ایک یار کی جان اور عقل کا زہر بن جائے کہ بیک گل می خری گلزار را کہ تو ایک بھول کے بدلے میں پنن کو خرید کے حبه را آبدت صد کال عوض ایک رتی کا تیرے لیے سو کانیں بدلہ ہوں تاكہ كانَ اللہ لذ آيد بدست تاكه "الله ال كا بو كيا" باته آ جائ ہست شد زال ہوی رتب یا *کدار* الله کی بائدار شخصیت سے وجود میں آئی ہے

ایں سخن در گوش خورشید ارشدے یے بات اگر مورج کے کان میں پڑتی الله میدانی چه وعده است و چه داو تو کھے جانا ہے کہ کیما وعدہ اور کس قدر سخاوت ہے چوں بدیں لطف آل کریمت باز خواند جب اس كريم نے اس ميريانى سے تھے بلايا ہے زَبره ات ندرید تا زال زَبره است تیرا ہے نہ بھٹا تا کہ تیرے اس ہے ہے زَبرهٔ کز بهر حق او بر درد وہ یہ جو خدا کے لیے بیٹ جائے غافلی هم حکمت ست و این عمیٰ غفلت اور ہے اندھا بن بھی حکمت ہے غافلی ہم حکمت ست و نعمت ست غفلت مجمی حکمت ادر نعمت ہے لیک نے چندال کہ ناسورے شود لین نه ای قدر که ناسور بن جائے خود کہ یابر<sup>ع</sup> ایں چنیں بازار را ایسے بازار کو خود کون حاصل کر سکتا ہے؟ دانه را صد دَرختانت عوض ایک دانہ کا مو باغ تیرے لیے بدلہ ہوں کان کلد دادن آل جبہ است اس رتی کا دینا، اللہ کا ہو جانا ہے زانکه ایں ہُوی ضعیفِ بیقرار کیونکہ یے کزور بے قرار شخصیت

ا تیج ۔ایمان پر فرمون کی بخشش کا دعد وابیا ہے جبیہا کہ اللہ تعالی شیطان کی دلجو کی کرے۔ چول۔اپنے جیسے معصیت کار پر اللہ کی رحمت دیجے کرتیرا پہتے کیوں نہ پہنا ،اگر بہت جاتا تو دولوں جہان کی کامیا لی تھی۔ زہر و۔ جو پہۃ اللہ کے لیے بہت جائے اس کوشہیدوں کی طرح خدا کی جانب ہے غذاملتی

ع عاقل نظام عالم کی بتا کے لیے خدا سے خفات اور اعم سے بن کی بھی ضرورت ہے لیکن تیری خفات حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ عاقل ایم ایسان ہمہ وقت استفراق میں رہے اور اس کے حواس معطل رہیں آواس کے علم کا سر ماریکھٹ جائے۔ لیک کیکن ایسی خفلت جونا سور کے درجہ کی ہو ہری جیز

ہوي فائي چونکه خود يا او سيُرد جب فانی شخصیت نے اپنے آپ کواس کے سپر د کر دیا جمیحو قطره خائف از باد و ز خاک اس قطرے کی طرح جو ہوا اور مٹی سے خانف ہے یوں باصل خود کہ دریا بود جست جب وہ اپنی اصل میں جو کہ دریا تھی کود گیا ظاہرش کم گشت در دریا ولیک اس کا خلاہر دریا میں گم ہو گیا لیکن یں بدہ اے قطرہ خود را بے ندم اے قطرے! خود کو بغیر شرمندگی کے دے دے ہیں بدہ اے قطرہ خود را ایں شرف<sup>ع</sup> ہاں اے قطرے! اینے آپ کو یہ شرف بخش خود كرا آير چنين دولت بدست یہ دولت خود کس کو ہاتھ آتی ہے؟ چوں تقاضا می کند دریا ترا جب دریا تھے پر تقاضا کر رہا ہے الله زود بفروش و بخ خدا کے لیے جلد 🕏 اور خرید الله الله جيج تا نجيرے مكن خدا کے لیے، بالکل تاخیر نہ کر الله الله زود بشتاب و بجو خدا کے لیے، بالکل تاخیر نہ کر الله الله گوی شو بیدست و ما خدا کے لیے بغیر ہاتھ یاؤں کی مکیند بن جا

گشت باقی انم و برگز نمرُ د وہ ہمیشہ کے لیے باتی ہو گئ اور ہر گز نہ مرے گ کہ فنا گردد بدیں ہر دو ہلاک كه ان دونول سے فنا (اور) بلاك مو جائے گا از تف خورشید و باد و خاک رَست (تو)ال ئے سورج کی گرمی اور ہوا اور خاک سے نجات مالی ذات او معصوم و يا بر جا و نيك اس کی ذات محفوظ اور قائم اور خوب ہے تا بیالی در بہای قطرہ یم تاکہ تو قطرے کے عوض سمندر حاصل کر لے در کف دریا شو ایمن از تلف دریا کے ہاتھ میں پہنچ کر ہلاکت سے محفوظ ہو جا قطرہ را بحرے تقاضا کر شدست كه قطرے كے ليے سمندر تقاضا كرنے والا ہوا ب یں چہ اِستادی و درماندی ہلا تو پھر خردار! تو كيول كھڑا ہے اور عاج ہے؟ قطرهٔ دِه جَرِ پُر کُوبر ببر قطرہ دے دے، جواہر تجرا سمندر لے جا کہ ز بچر لطف آلم ایں سخن کونکہ مہربانی کے سمندر سے بیا پیغام آیا ہے چونکہ بح رحمت ست ایں نیست جو کیونکہ مہربانی کا سمندر ہے نہر نہیں ہے تا شود چوگانِ موکل يا ترا تاكه موسى عليه السلام كا بلا تيرا باؤل بن جائ

۔ گشت باتی ۔ صدیث قدی میں ہے من اُحَتِینی قَصُلُتهُ فانا دِ "یُنتهٔ جو جھے ہے جبت کرتا ہے میں اس کوفل کر دیتا ہوں اور میں جس کوفل کرتا ہوں اس کا بدلہ میں خود ہوں۔ ہم چو۔ پانی کی بوئد کوسورج کی گری ، ہوا، خاکہ ختم کر دیتی ہے۔ خلا ہرتی ۔ جوقطرہ دریا میں مل کیا بظاہر وہ فنا ہوا ہے حقیقتا وہ ذیا دہ محفوظ ہو گیا ہے۔ بیل بدہ۔ اپنی ذات کوفتا کر کے ذات باری حاصل کرتا ایسانی ہے جیسا کہ قطرے کے وض میں سمندر حاصل کرتا۔

یں۔ اللہ اجلد قطرہ دے کریر جواہر دریاخرید لے۔ کوی شور جس طرح موی علیہ السلام کہیں وہ کرنا جا ہے اور اینے آب کوموی علیہ السلام کے بلے کی مجیدہ بنادینا جائے۔ بنادینا جاہے۔

بر چیس اِنعام عام اے پیجر اے بے خرا آیتے عام انعام پ تاتگردی در غلط بنی فنا تاکہ تو غلط بی ہے فا نہ ہو جائے چونکہ خواندستت برو اے معتمد جب اس نے ابلایا ہے اے معتد! چلا جا بر فروز از این انزارت بے محن اس بغیر کلام کے اشارے سے منور ہو جا كردن اندر معصيت افراحتي تو نے گرون کو سمناہ میں ایھارا نے توقف در وے آمیز اے علید اے سرکش! بغیر تاخیر کے اس سے دایستہ ہو جا در کمی نالد بروبیت شکر گو تیری رسوائی کا باعث نہیں ہے ہیں، شکر ادا کر سر بخاک یای او باید نهاد اس کی خاکب پاپر رکھ دینا جاہے چوں قبولت می کند اکرام او اس کا کرم کھے کیوں قبول کر رہا ہے؟ كاسفكے بر چرخ ہفتم مى شود کہ ایک فرومایہ ساتویں آسان پر جا رہا ہے الله این نیابد در طلب اس کو کوئی طلب کرنے والا طلب سے نہیں یا سک تابه بینی در عوض صد عز و سود تاکہ تو بدلہ میں سیروں عزتیں اور فائدے ویکھے شاه را لازم بود راي وزير کونکہ بادشاہ کے لیے وزیر کی رائے ضروری ہے

الله َ الله تو سَكَالِيَّ بِهِ مِر خدا کے لیے تو بدگمانی نہ کر الله الله زُود دریاب اے فآ خذا کے لیے، اے نوجوان، جلد حاصل کر لے الله َ الله ترک کن لِ بستی خود خدا کے لیے، ستی کو چیوڑ وے الله الله زود تر تعجیل کن خدا کے لیے بہت جلد عجلت کر الله الله تأكنول كر باحتى خدا ہے ڈر تو نے ٹیڑمی بازی چکی۔ الله الله چول عنایت<sup>ع</sup> در رسید سِجانِ الله، جب الله كي مبرياتي مو حمي الله الله چونکه عصیاناتِ تو خدا کے لیے، جب تک تیرے مناہ الله الله چول ز فصلت راه داد خدا کے لیے، جبکہ اسے نعل کر کے بچے راستہ دیا ہے الله الله با چنیس کفر دو تو تعجب ہے، ایسے دوہرے کفر کے ہوتے ہوئے لطف اندر لطف او تمم می شود مہربائی اس کی مہربائی ہیں عم ہو رہی ہے میں کہ یک بازے فنادت بوالعجب آگاہ! ایک عجیب باز تیرے ہاتھ میں آ کیا ہے در پذیر ای جار خِلْعَت زُود زُود ان جاروں خلعتوں کو جلد از جلد قبول کر لے گفت یا ہاں تجویم اے ستر أس نے کہا اے بردونشین! میں بامان سے تفتیکو کردن گا

ا مرک کن۔ این می کوترک کر کے قرب حاصل کرنا جاہیے۔ انٹارت۔ موی علیہ السلام کی دعوت قدرتی انٹارہ ہے اس سے منور ہوجانا جاہیے۔ اللہ اللہ۔ معرف سے من فرزوں کے دوم میل میں اس میں ماہ میں میں مان کی اصل کرتا ہا ہ

حضرت آسید فرمایا تواب تک نیزهی میال چنار ما ہے اور گمنا ہوں عمل مربلندی حاصل کرتار ہاہے۔ عناعت مندائی توجہ علید سرکش شکر کو۔ اس پراللہ کاشکرادا کر کہا ہے گمنا ہ کیری رسوائی کا باعث نیس ہوئے ہیں۔ کفر دوتو۔خودفرعون کا کفرادراس گرقوم کا گفر۔

ی استناد یے درجہ کے انسان کو بلندی حاصل ہورای ہے۔ بازے۔ بین تو نقی خداوندی۔ نیا بد۔ برسعادت قوت بازوے عاصل نہیں ہوسکتی ہے۔ جار خلعت ۔وہ بیار با تھی جوائے ان لانے پر تھے حاصل ہوجا کمیں گی۔ گفت۔ معفرت آسیدی با تھی من کرفرمون نے کہا ٹیں اس معاملہ میں ہا مان وزیرے مشورہ کروں گا۔

گفت باہال مگو ایں راز را کوزکم پیرے جد داند باز را اس نے کیا بامان سے سے راز نہ کہنا کڑی بڑھیا، باز کو کیا جانے؟ قِصّهُ بازِ بادشاہ و کم بیر زن کہ در خانۂ او بود باد شاہ کے باز اور اس بڑھیا کا قصہ جس کے گھر میں وہ بازتھا

او ببرُّد ناخنش بهرِ بهی وہ بھلائی کے لیے اس کے ناخن تراش وے گی کوژ کم پیرے بیر کور وار وہ ناخن جو اصل کام اور (ذرایعہ) شکار ہیں کبڑی بردھیا، اندھے بین سے کاٹ وے ناخنال زینسال درازست اے کیا ناخن اتے لیے ہیں، اے بھلے مانس! ونت مهر این می کند زال پلید بایاک برهیا محبت کے وقت الیا بی کرتی ہے خشم گیرد<sup>ی</sup> مهرما را بر دَرد عصہ میں بھر جاتی ہے محبوں کو جاک کر دیتی ہے تو تکبر می نمائی و عو تو تکبر اور سرکٹی کرتا ہے نعمت و اقبال کے سازد ترا نعمت اور خوش تقیبی کھے کے موافق آ سکتی ہے؟ گر تمیخوای که نوشی زال فطیر اگر بے خمیر کی روٹی کھانا۔ نہیں جاہتا ہے زال بتر رتجد شود مسمش دراز ال سے دہ ادر زیادہ رنجیدہ ہوتی ہے ادر اس کا غصر برزھ جاتا ہے زن فروریز و شود کل مغفرش عورت ڈال دیت ہے، اس کی کھویردی سنجی ہو جاتی ہے ياد آرد لطف شاءِ دل فروز ول كومنور كرنے والے باوشاہ كى مبريانى اس كو ياو آتى ہے

بازِ اسپیدے عم پیرے دہی ایک سفید باز تو ایک بردھیا کو دے رہا ہے نا خے کہ اصل کارست و شکار که کجا بودست ما در تا تُرا کہ (تیری) ماں کہاں تھی کہ تیرے ناخن و منقار و پُرَش را برَید تاخن اور اس کی چونے اور اس کے یر کاف ڈالے چونکه سیماجش دمد او کم خورد جب وه اس كو دليا ديتي وه نه كهانا کہ چنیں "نتماج محتم بہر تو كم من نے تيرے ليے ايا دليا يكايا تو سزائی مر بهال إدبار را تو اس برختی کے لائق ہے آبِ تُتماجش ع دہد کایں را بکیر اس کو دلیے کا یائی وی ہے کہ یہ لے لے آب يتماجش تگيرد طبع باز باز کی طبیعت اس ولیے کے یانی کو قبول نہیں کرتی ہے از غضب آل آش سوزال برسش غصہ سے وہ جلاآ ہوا دلیہ اس کے سر پر اشك ازال چشمش فروريزد ز سوز سورش سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ بڑتے ہیں

ل کوز کم بیرے۔ کبڑی بڑھیااور باز کا قصدا کے نقل فرماتے ہیں۔ اسپیدے۔ سفید باز بہت قیمتی ہوتا ہے۔ نانے۔ بازیے تمام ہنروں کا مداراس کے ینجوں پر ہے۔ کور دار۔ اندها بن۔ کہ کجا۔ بوڑ می مورت نے یہ بھی کہا کہ باز کی ماں کہاں جلی گئی کمی اس کے ناخن اس فقد ربڑھ می ہیں جنانچہاں بورجی نے اس بازے پراور چونچ اور نیج کاٹ ڈالے۔ یمناج۔ بیا بیک ترکی کھانا ہے جود لیے اور شور بے کی طرح کا ہوتا ہے۔

تحتم كيرد - بازئتمان كونيل بينائي ورفع اورغضبناك بوتى ہادراس كامحبت كے پردے جاك بوجائے بيں عقور كر في او بار نجوست -ت آب عما حل ال وتمان وي اوركه ي الريفيرك روني يسند بين عنويه كما له فطير و دروني حس من خير نه بوركل مخوا مغفر مريرادر من كالوب كاخود يهال مرادمر ب\_ يآدراب ال بازكوباد شاه كامحبت ياد آتى ب\_

که ز چره شاه دارد صد کمال جوشاہ کے چرے کی وجہ سے سکڑوں کمالات رکھتی تھیں چتم نیک از چیتم بد با درد و داغ انچى آئكھ، بدنظر سے درد اور داغ دالى (ہو گئ) ہر دو عالم می تماید تارِ مو دونوں جہاں ایک بال نظر آتے ہے ہمچو چشمہ پیشِ قلزم کم شود چشمہ کی طرح سندر میں کم ہو جائیں ی<u>ا</u>فته از غیب بیمی بوسها غیب بنی سے لذخی محسوں کئے ہوئے ہ نكته كويم ازال حيثم حسن کہ اس حسین آنکھ کا ایک نکتہ کہہ سکول ی ربودے قطرہ اس را جرمیل كہ جرئيل عليہ السلام اس كے قطرے كو لے اڑتے کر وہد دستوریش آل خوب کیش اگر وہ پاک خصلت ان کو اجازت دے فردّ نور و صبر و ظلم را نسوخت میری شان و شوکت، نور اور صبر و حکم کونهیں جلا سکا زخم بر ناقہ نہ بُر صارحؑ زند وہ اونتی برنہ (حضرت) صالح علیہ السلام برزخم لگاتی ہے صد چنال ناقہ براید متن کوہ بہاڑ کی چٹان اکسی سکڑوں اونٹنیاں جن دے ورنه درّانيد غيرت يود و تار ورنہ فیرت (فداوندی) tt بانا ادمیر وے گی ورنہ سوزیدے بیک دم صد جہال ورنہ ایک دم سے سیروں جہان پھونک دے

زال ده چيتم ان نازنين با دَلال ای نازنین پُر غمزہ کی کھول سے حِيمٌ ما زاعش شده بكر زخم زاغ اس کی سے شہونے والی آئے کھے کوسے کے زخم سے پر ہوگی حِبْم دريا بَسطة كز بَسطِ او سمندر کی وسعت والی آتھے جس کی کشادگی ہے کر ہزاراں چرخ در مسمش رود اگر بزاروں آسان اس کی آنکھ میں آئیں حِبْتُم<sup>ع</sup>ِ بَگذشته ازین محسوسها وہ آتھے جو ان محسومات سے آگے بڑھی ہولی ہے خود نمی یابم کیے گوشے کہ من مي خود ايها كان نهيس پاڻا ٻول می عَکید آن آبِ محمودِ جلیل اس سے وہ قابل تعریف عظیم آنو کیکتے تا بمالد در بَر و منقارِ خولیش تاكه اني چوچ اور برول بر مليس بازگوید خشم کم پیر ار فروخت باز کہنا اگرچہ بوڑھی کا غصہ بجڑک اٹھا ہے باذِ جائم<sup>ے</sup> باز صد صورت تند پھر مبری جان کا باز پھر سکڑوں صورتیں عاصل کرے گا صالح اریکدم کہ آرد با شکوہ (حضرت)صالح عليه السلام أكرا يك يُرشوكت بجونك ماردين دل همی گوید خموش و موشدار دل کہتا ہے کہ جیب اور ہوٹی میں آ غيرتش را ست صد علم نهال اس کی غیرت میں سیروں علم پوشیدہ ہیں

زان دوچھ مینی بازی وہ آتھیں جوناز نین تھیں جن ہے دہ شاہ کا دیدار کرتا تھا۔ مازاغ۔ وہ ٹیڑھ نہیں ہے معراج کے واقعہ میں قرآن نے کہا ہے کہ آخی نور ملی اللہ علیہ ملم کی نگا ہیں مجے پڑی اوران کودیدار دب حاصل ہوا۔ بسط۔کشادگی۔قلزم۔ سمندر۔

جہم بازے سے راداللہ کادودل ہے جو خالف جا اول میں پیش جاتا ہے ایسدل کی آسمیں محسوسات سے کزر کرمنوات سے لطف اندوزہوتی ہیں۔ ی چکید۔ دوآ نسواس قدرقیمتی ہوتا ہے کہ اس کو مضرت جرئیل علیا اسلام اٹھا لیتے ہیں اور تمرکا اپنے جسم پر ملتے ہیں۔ ہاز کوید دودل جودش کے ہاتھوں تکلیف اٹھاد ہا ہے کہتا ہے کہ خالفوں کے فعہ ہے میر سے استعمال میں کوئی فرق بیس آسکا ہے۔

تا دل خود را زیند او کرد بند حیٰ کہ اُس نے تقیحت کی جانب سے ول کوروک ویا كوست يشتِ ملك و قطبٍ مقدرت كيونكه وه سلطنت كي بشت اور اقتدار كا مدار ب رای زن بوجهل را شد بولهب ابوجهل کا مثیر ابولهب ہوا کال نصیحتها به بیششش گشت سِرد کہ وہ تقیمیں اس کے لیے شنڈی پڑ کئیں بر خیالش یرده با را بر درد اک کے خیال پر سے پردے ہٹا دیتی ہے

نخوت الشابي گرفتش جاي بند شای تکبرنے اس کی تقیحت کے مقام پر قضہ کر لیا كه تحتم با رائے بامال مشورت کہ میں ہامان کی رائے سے مشورہ کروں گا مصطفی را رای زن صدیق رَب (حضرت) مصطفي المنظية كمشير الله كصديق رضي الله عنه بيل رعرق جنسیت چنالش جذب کرد ہم جن ہونے کی رگ نے اس کو ایبا کھینیا جنس سوی جنس صد پرّه پرُد جن ، جن کی جانب سیروں ہروں سے ارتی ہے

قصّه می آل زن که طفل او برسَرِ ناودال غوّ بیره بود و خطر افزادنِ داشت و از امير المومنين على كرم الله وجهه سوال كردن و جاره جستن مادر أو اک عورت کا قصہ جس کا بچہ برنالے پر جڑھ گیا تھا اور گرنے کا خطرہ رکھیا تھا اور اس كى مال كاحضرت امير المونين على كرم الله وجهد سے سوال كرنا اور تدبير جابنا

ایک عورت (حضرت) مرتضیٰ رضی الله عنه کے پاس آئی ہولی میرا بچہ پرنالے پر پڑھ گیا ہے گرش میخوانم کی آید بدست وَرہلم ترسم که افتد اُو بہِ پہت ہ اگر چھوڑتی ہوں، ڈرتی ہوں کہ نیجے نہ کر بڑے گر بگویم کز خطر سوی من آ اگر میں کہوں کہ خطرے سے میرے پاس آ جا ور بداند نشود اینهم بدست اگر جانتا بھی ہے، نہیں سنتا ہے یہ بھی بُرہ ہے او جمی گرداند از من چیتم و رُو وہ مجھ سے آنکھ اور منہ/پھیر لیما ہے وسَلَير اين جهان و آن جهان اس جہان اور اس جہان کے وسکیر

یک زنے آمد بہ پیشِ مُرلضیٰ بی گفت شد بر ناوداں طفلے مرا اگر میں اس کو بلاتی ہوں ہاتھ نہیں آتا ہے نيست<sup>ع</sup> عاقل تاكه دريابر چو ما وہ سمجھ دار تہیں ہے کہ ہماری طرح سمجھ جائے تهم اشارت را کی داند بدست وہ ہاتھ کے اشارے کو بھی نہیں سمجھتا ہے بس نمودم رشیر و لیتال را بدو میں نے اس کو دودھ اور چھاتی بہت دکھائی از برائے حق شائیہ اے مہاں اے بزرگ! خدا کے لیے آپ ہیں

ا نخوت یعنی فرمون کاشای تکبر تھیجت قبول کرنے سے مانع بنا ۔ کہ تم ۔ تکبر کی میدسے اس نے کہا میں اپنے وزیر ہامان سے مشور ہ کروں گا۔ مصطفیٰ۔ آنحضور صلى الله عليه وسلم كے مشير حضرت ابو بكر رضى الله عنه بينے ادر ابوجهل كامشير ابولهب تغاله هيجت ہاليعنى حضرت آسيه كی هيجتیں ۔جنس ۔ ہرچيز اپنی ہم جنس کی طرف تیزی سے جاتی ہے۔

ع تصد حضرت علی دخی الله عند نے مشوره دیا کہ ایک بچہ جھت پر چھوڑ دیا جائے وہ بچہ پر نالہ ہے اس کے پاس آ جائے گا۔مرتفنی ۔حضرت علی رضی الله عنه کالقب ہے۔ نادوال بریالہ۔ بہت کی پرنالہ سے زمین پر۔

ع نیست ال میں اتی عمل نبیل کدال خطر ہے ومحسوں کر سکے۔ بدست بہلے مصرع کے آخر میں بمعنی از دست ہے دوسرے مصرع کے آخر میں بمعنی

كه بدرد از ميوه دل تكسلم كرتكليف كرماته من دل كرموب عبدا موجاول تا بہ بیند جسِّ خود را آل غلام تاکه وه بچه ایخ جم جنس کو دیکھے جنس بر جنس ست عاشق جاوِدال ہم جنس ہیشہ ہم جنس پر عاشق ہوتا ہے جبّسِ خود خوش خوش بدو آورد رو اس کے خوشی خوشی ایے ہم جنس کی طرف رخ کیا جن کو ہم جنس کھینچنے والا سمجھ واربيد از اوفنادن سوي سفل نیج گرنے ہے نجات یا گیا۔ تا بحبسيّت رّبند از ناودال تا کہ جنسیت کی دجہ سے برنالہ سے نجات یا جائیں تا بخنس آیند و کم گردند کم تاکہ ہم جنس کی طرف آ جائیں اور مم اند ہول جاذبش جنس ست ہر جا طالبے <sup>ع</sup>ست جس جگہ کوئی طلبگار ہے جنس اس کی جاذب ہے يا ملائك چونكه بهم حبس أآمدند چوتکہ وہ فرشتوں کے ہم جس سے جس تن بودند ازال زیر آمدند (چونکہ) جم کے ہم جس تھے نیجے آ گئے جانِ شال شاكردِ شيطانال شده ان کی جان شیطانوں کی شاگرد بن گئی

زُود دَرماں کن کہ می کرزد دیم جلد تدبیر سیجئے کوئکہ میرا دل لرز رہا ہے گفت طِفلے را برآور ہم زِبام فرمایا ایک بچہ کو کوٹھے یہ لے جا سوی جنس آید سیک زال ناودال وو فوراً برنالہ سے اینے ہم جس کی طرف آ جائے گا زن چنال کرد و چو دید آل طفلِ او عورت نے الیا عی کیا اور جب اس بچہ نے اس کو دیکھا سوي بام آمد ز متن ناودال بنالہ ہے کوشمے پُر آ گیا عود عوال آمہ بسوي طفل طفل کھنگن کھنگن بچہ بچہ کی طرف آ حمیا زاں بود جنسِ بشر پیمبراں ای لیے پیمبر انسان کی جنس کے ہوتے ہیں يس بشر فرمود خود را مِثْلُكُمُ پس انہوں نے اینے آ کچو تم جیبا انسان کہا زانکہ جنسیت عجائب جاذبے ست کیونکہ جنسیت عجیب جاذب ہے عیسی و اوریس بر کردول شدند حفرت عيسى عليبالسلام ادرادديس عليبالسلام آسان يرحلے سے باز آن باروت و ماروت از بکند پیم وہ باروت و ماروت بلندی سے كافرال تهم حبّسِ شيطال آمده کافر شیطان کے ہم جنس ہیں

ا کہدرو یعنی سرا بچہ ہلاک ہوجائے۔ گفت حضرت علی رضی اللہ عند نے فرمایا کہ ایک بچہت پر بٹھا وے وہ بچہ برنا ہے ہاں کے پاک آ جائے گا۔ زن اس جورت نے دھنرت علی رضی اللہ عند کے مشورہ بڑ مل کیاوہ بچہاں بچہ کے پاک آ گیا۔ ہوتی ہام۔ وہ بچہ برنا لہے جہت برآ گیا۔ جاذب سینچے والا مقل لیعنی زمین نران جو تک ہر جزا بی جس کی طرف مائل ہوتی ہای لیے انسان پینمبر بنا ہے ہے ہیں۔ مملکم آ تحضور صلی اللہ علیہ ملم نے فرمایا ہے کہ میں محمد مرانسان ہوئی۔

ع طالب بوطابگار ہوتا ہے اس کواس کی جنس انی طرف مینی ہی ہے۔ عیستی رحضرت علیہ السلام اور حضرت اور لیس علیہ السلام آسان پر بلا لیے گئے ۔ چونکہ وہ ملائک کے ہم جنس تھے۔ ہاروت۔ ہاروت اور ہاروت فرشتے تنے لیکن انسالوں کے ہم جنس تھے آسان سے زعمین پر جمیح و بے گئے۔ کافراآل۔ کافر شیطان کے ہم جنس زیں اس کیے ان سے ان کی عاد تیں سکھے لیتے ہیں۔

ديدېائے عقل و دل بر دوخته عقل اور دل کی آئکھیں بند کر لیں آل حمد كه گردن ابليس زو وہ حمد جس نے شیطان کی گردن مار دی كه نخوامد خلق را ملك ابد جو مخلوق کے الیے اہدی سلطنت نہیں جاہتے از حد قو بحش آمد درد خاست تو حد کی وجہ ہے اس کو قولنج کا درد ہوتا ہے مى نخوامد سمِّع ِ كِس أَفروخته وہ نہیں جاہتا ہے کُہ کسی کی شمع روش ہو از کمالِ دیگراں تفتی بنتم دوسروں کے کمال سے عم میں مبتلا نہ ہو تا خدایت وارباند زیں خید تاکہ خدا تھے ای حمد سے نجات دے دے که نه پردازی ازال سوی برول تاکہ تو اس جانب سے باہر مشغول نہ ہو كه بدو مست از دو عالم ميزيد كراك كاست دونول عالم سے نجات يا جاتا ہے کو زمانے می تہاند از خودیش کہ وہ اس کوتھوڑی در کے لیے خودی سے چھٹا دی ہے كز دو عالم فكر را برمي كند کہ دونوں جان کے فکر سے برطرف کر دیتا ہے که نه بشناسد عدو از دوستے کہ وہ دوست اور وٹن میں امتیاز نہیں کر سکا که بر إدراکات تو بگمارد او جو وہ تیرے محسومات یر مسلط کر دیتا ہے

صد ہزارال خوي بد آموخته انہوں نے لاکھوں کری عادتیں سکھ لی ہیں تمترین خوشاں بدستے ایں حسد حد ان کی کم از کم عادت ہے زال سگال آموخته رحقتر و حید انہوں نے ان کول سے کینہ اور حمد سکھا هر کرا دید او کمال از جیب و راست وہ دائیں بائیں میں سے سی کوصاحب کمال دیکھا ہے زانكه هر بدبخت خرمن سوخته كيونكه جس بدبخت كا كطليان جل گيا ہو میں علی کالے وست آور تا تو ہم خبردار! کمال حاصل کر تا کہ تو بھی از خدا میخواه دفع این حید اک حمد کا دقعیہ خدا ہے جاہ مر ترا مشغولیے بخشد دروں تجھے (اینے) باطن کی مصروفیت عطا کر دے جمعة سے را خدا آل می دہد خدا اس گھونٹ بھر شراب کو وہ عطا کر دیتا ہے خاصیت عبر در کفّ حثیش خشیش ایک مفی بھنگ میں اس نے خاصیت رکھی ہے خواب دا يزدال بد إنسال ميكند نینر کو خدا ایا کر ریا ہے كرد مجنول را زعشق پوستے مجنوں کو کھال کے عشق سے ایبا کر دیا صد ہزاراں ایں چنیں می دارد او وہ اس طرح کی لاکھوں (بیخودیاں) رکھتا ہے

ع میں۔اگرانسان کے پاس کمال نہیں ہوتا ہے تو وہ دوسرے پر صد کرتا ہے اور دوسرے کے کمال کود کھے کرنم میں میتلا ہوتا ہے۔ نفتی۔نہائی کا مخفف ہے۔اگر انسان اپنے احوال میں مشغول ہوتا ہے تو اس کو دوسرے کے دیکھنے کا موقع نہیں ملیّا اور وہ حسدے مخفوظ کر دیں ہے۔ حسدے محفوظ رہتا ہے۔ جرعد خدانے بہت کی چیز ول میں وہ خاصیت رکھی ہے جو دوسر دل میں مشغول ہونے سے محفوظ کر دیتی ہے۔

سے خاصیت۔ بھنگ بھی دومروں کے احوال سے بے نیاز کر دی ہے۔ کرد۔ مجنوں کیا کے ظاہر پر عاشق ہو کر دومروں سے عافل ہو میا تھا۔ صد ہزاراں۔اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بہت کی چڑیں ایسی پیدا فرمائی ہیں جود دمروں کے احوال سے عافل بنادی ہیں۔

کہ زرہ بیروں برد آل تحس را جو ای منحوی کو گراه کر دی ہیں کہ بیایہ منزل بے تقل را کہ وہ مخفل نہ ہونے والی منزل کو حاصل کر کیتی ہے بُر کند زال سو تکیرد راه پیش اکھاڑ دین ہےاوراں جانب آگےراستہ اختیار کر لیتی ہے ہست عیسی مست حق خرمست جو (حضرت) عیسی علی السلام الله کے مست اور گدها جو کا مست ہے مستیش نبود ز کونته دُنبها اس کی مستی کوتاہ وُم والول کے لیے نہیں ہے آل کیے وُرد و دکر صافی جو وُر ایک تلجمت اور دوسرا موتی کی طرح صاف ہے تا مئے یاتی منزہ ز اختلاط تاكہ تو ميل سے پاک شراب طامل كر كے آں مے صافی کزو کردی خمش اس صاف شراب کو جس سے تو خاموش ہو جائے مستئیت آرد کشال تا رّتِ وین<sup>ع</sup> مستی تھے دین کے رب کی طرف سینج کر لائی ہے بے رعقالِ عقل در رقص الجمل وہ عقل کی ری کے بغیر اعظیل کود میں ہے نمر ملک دا جذب کردند از فلک فرشتہ کو آسان ہے کھینج کیا کہ بود آجنگ ہر دو ہر علو کیونکہ دونوں کا قصد اوپر کی جانب ہے

ہست<sup>ا</sup> مُیہای شقاوت نفس را بریخی کی شراییں نفس کے لیے ہیں *بست می*ہای سعادت عقل را نیک بختی کی شرایس عمل کے لیے ہیں خیمهٔ کردول ز سر مستی خوکیش وہ این سر متی ہے آسان کے خیمہ کو ہیں بہر مستی دِلا غرہ مشو خبردار! اے دل ہر مستی ہے دعوکا نہ کھا ایں چنیں ہے را بخور زیں خنیما ان منکوں ہے الی شراب لی زانکہ ہر معثوق چوں خب<sup>ع</sup> ست پُر کی کہ ہر معثوق منظے کی طرح پر ہے ے شاسا ہیں بچش با اضاط اے شراب کے بہجائے والے احتیاط سے چکھ ے شاسا ہیں بچش از رُوی تُرش اے شراب کو پیجائے والے! ترشروکی سے جکھ ہر دو مستی می دہندت لیک ایں بحجے دونوں مت کرتی ہیں لیکن ہے تا ربی از تکز و وسواس و خیل تا کہ تو محر اور دموموں اور حیلوں سے نجات یا جائے انبیاء چول جنس روح اند و ملک انبیا چونکہ روح اور فرشتہ کے ہم جنس ہیں باد حبّنِ آتش ست و بارِ او ہواء آگ کی جس اور اس کی یار ہے

ا ہست۔ نفس ایم مستوں میں جلا ہے جو اس کوراو مشقیم ہے عافل بنادی تی ہیں۔ ہست۔ مثل ایم مستوں میں رہتی ہے جس سے وہ ابدی مقام عاصل کر لیتی ہے جس کے بتیجہ میں اس کی پرواز آسانوں ہے بالا ہوجاتی ہے۔ ہیں۔ انسان کومستوں میں فرق کرنا جاہے۔ ہستی محود نہیں ہے حضرت میسٹی علیالسلام کی مستی اور فرعیسٹی کی مستی جدا گانہ ہے۔

ے خب ٹی بٹراب کا منکا کونہ دنب جیوٹی دم والا ، گدھا۔ زانکہ۔ ہرشن کی محبت میں کشش ہوتی ہے لین ہر کشش کا سیح ہونا ضروری نہیں ہے۔ ب شاسا۔ سالک کواقیاز کرنا ہا ہے اور دو کشش افقیار کرنی جا ہے جو فالص ہو۔ کردی ٹمش ۔ اس کشش کوافقیار کرنا جا ہے جو ہرکہ اُوراک فجر شد فجرش مازنا ہے" کا معدداتی ہوں۔

بورید و سربر بردید سی سی بر بین برکشش خدا کی طرف لے جائے و وکشش اختیار کرنی جا ہے۔ رقص الجمل اونٹ کارتص لین بے قاعد والجمل کود۔ انبیا کا تعلق ملاء اعلیٰ ہے وہ تا ہاں لیے فرشتے ان تک پیغام لاتے ہیں۔ ہاد۔ وااور آمک کاعروج اوپر کی جانب ہے۔

درمیانِ حوض یا جوکئے نمی حوض یا نبر میں اس کو رکھے کہ دیش خالی ست در وے باد ہست كيونكه اس كا پيك خالي ہے اس ميں ہوا ہے ظرف خود را ہم سوي بالا كشد وہ اینے برتن کو بھی اور کی جانب کھنچے گی سوى ايثال تش كشال چول سايهاست وہ سایوں کی طرح ان کی جانب کشش میں ہیں عقل جنس آمد بخلقت یا ملک عقل، خلقت میں فرشتے کی ہم جنس ہے تفس جنس اسفل آمه شه بدو نفس اسفل کا ہم جس ہے اس پر تف ہے بود سبطی جنس موسیِّ کلیم سبطى موى عليه السلام كليم (الله) كالم من تقا برگزیدش برد تا صدرِ سرا أس نے اس كومنتف كيا كھر كے بالانتين تك لے كيا که زختن دوزخ اند آن دو پلید کیونکہ وہ دونوں پلید دوزخ کے نہم جنس تھے ہر دو چوں دوزخ ز نورِ دل نفور دونوں دوزخ کی طرح ول کے نور سے متنفر ہیں بر گذر که نورت آنش را ربود كيونكه دوزخ كبتى ہے اے موكن! جلد كذر جا كيونكه تيرے نور نے آگ كوختم كر ديا

چول به بندی تو سرِ کوزه نهی اگر تو خالی بیالہ کے سر کو باندھ دے تا قیامت او فروناید به پیت وہ قیامت تک ینچ کی جانب رخ نہ کرے گا تعميل بادش چوں سوي يالا بود چونکہ اس کی ہوا کا میلان اور ہے باز آل جانهاکه جنسِ انبیاست پھر وہ جانیں جو انبیا کی ہم جس ہیں زانکه عفلش غالب ست و بے زشک کونکہ اس پر عقل عالب ہے اور بغیر شک کے وال ہوای تفس<sup>ع</sup> غالب بر عرو خواہشِ نفسانی وٹمن پر غانب ہے بود قبطی جنسِ فرعونِ وَمیم قبطی کرے فرعون کا ہم جنس تھا بود بامال جنسِ مَر فرعون را بإمان، فرعون كا بهم جنس تها لا جرم از صدر در قعرش کشید لا كاله أس نے اس كو بلندى سے مجرائى كى طرف كھينيا بر دو سو زنده چول دوزخ ضرِّ نور ٠ دونوں جلتے ہوئے دوزخ کی طرح نور کی ضد ہیں زانکہ دوزخ گوید اے مومن تو زُود

در بيان حديثِ رسول الله صلى الله عليه وسلم جَوْ يَا مُؤْمِن فَإِنَّ نُورُكَ أَطُفَاءُ نَارِي آ تخضور علی کی صدیت کے بیان میں کہ اے موئن گذر جا کیونکہ تیرے نور نے میری آگ بھا دی بگذر اے مومن کہ نورت می کفکد ہے آتھم. را چوں کہ ۔ دامن می کفلد اے مومن! گذر جا کیونکہ تیرا نور بھاتا ہے میری آگ کو جب وہ ناز سے چانا ہے

ل چوں۔خالی بیالےکواگرسر بندکر کے بانی میں ڈالوتو چونکہ اس میں ہوا بحری ہوئی ہے وہ پنچے نہ جائے گا۔ میل بادش۔وہ ہوا اس بیالے کو بھی پنچے نہ جانے دے گی۔ باز۔ جوروهی انبیا کی ہم جس میں وہ انبیا کے ساتھ سامہ کی طرح لگی رہتی ہیں۔ زائکہ۔ ان لوکول میں عمل کا غلبہ ہوتا ہے اور عمل فرشتدگی ہم جیس ہے۔

۔ ہولی نفس۔خواہشات نفس کا میلان اسفل کی طرف ہے۔شہ بدو۔اس پر تف ہے۔ قبطی۔ فرعون کی قوم والا۔ سیطی۔ بی امرائیلی۔ ہامان۔ فرعون کا وزير باوجوداسرائلي مونے كفرعون كائم جس تعالى ليے فرعون نے اس كومشور و كے ليے نتخب كيا۔

لاجرے۔ ہلان کے مشورے سے وہ تبائل کے گڑھے میں گر کمیا۔ زانکہ۔ دوزح اور نور میں تضاد ہے، دوزخ نورِ ایمان سے تنغر اور نور دوزخ سے متغر ے۔ دربیان۔ اس صدیت سے نورادر تاری تعناد کو مجمانا مقصود ہے۔ مگذر۔ جس دفت مومن بل صراط ہے گذرے کا جہم یہ کہے گی۔

زانکہ طبع دوزشتش اے صنم اے پیارے! کیونکہ اس کا مزاج دوزخی ہے كه كريزو مومن از دوزخ بجال مومن دوزخ ہے جان بچا کر بھاگتا ہے ضرِّ نار آمد حقیقت نور جو ا نور کے طالب کی حقیقت آگ کی ضد ہے چول امال خواہد ز دوزخ از خدا خدا ہے دوزخ سے بناہ جاہتا ہے کہ خدایا دور دارم از فلال كه اے خدا! رجھے فلانے ہے دور ركھ كه تو جنسٍ ليستى از كفر و دين کہ تو کفر اور دین میں ہے کس کا ہم جنس ہے؟ ور بموسی مانلی سبحانی اگر تو موسی علیہ السلام کی طرف مال ہے تو لکنی ہے ا نفس و عقلی هر دو آل آمیخته تھے میں تفس اور عقل دونوں کے ہوئے ہیں تا شود بر نفس غالب عقل و ہوش تا کہ تعمل اور ہوش تقس ہر عالب آ جائے تا شود غالب معانی بر نفوش تاكه معانى، نقوش بر غالب آ جاكيس که بینتی بر عدو هر رم شکست کہ تو ہر وقت وحمن پر تنکست ویکھے کرچه فرعونِ دَلی این نشود خواہ کمینہ نرعون سے نہ سے باز گو اِصْلالِ فرعونِ مشیر فرعون کے مشیر کو حمراہ کرنے کی بات کر

می رَمد آن دوزخی از نورجم وہ دوزخی بھی نور سے بھاگتا ہے دوزخ از مومن گریزد آنچنال دوزخ مومن ہے ای طرح بھاگتی ہے جس طرح زانکه جنس نار نبود نورِ او اس کا تور نار کا ہم جنس تہیں ہے در حدیث آمد که مومن در دعا حدیث (شریف) میں آیا ہے جبکہ مومن وعا میں ووزخ از وے ہم امال خواہد بجال دوزخ اس سے دل و جان سے بناہ جائت ہے جاذبہ جنسیت ست اکنول بہ بیں جنبیت کی کشش ہے، اب تو دیکھ لے گر بہامال ماکلی ہامای اگر تو باہان کی طرف ماکل ہے بامانی ہے وَر بہر دو مامکی اشکیختہ اگر تو دونوں کی طرف ماکل ہے، اکسایا ہوا ہے هر دو دَر جَمَعتد مان و مال بكوش دونوں یر سر پیکار ہیں ہاں ہاں کوشش کر ساغرِ<sup>ع</sup> صدق از کفِ موسیٰ بنوش (حصرت) موسى عليه السلام كم اته عدياكى كابياله في در جہان جنگ شادی ایں بس ست اقِ آئی کی ونیا میں سے خوشی کافی ہے جهد كن تا تصمت إشكته شود كوشش كر تا كه تيرا وثمن ككست كها جائے ایں حدیث آمہ دراز اے ناگزیر ب بات کبی ہو ممنی مجبوری متھی

ا تورجو یعن جنتی در صدیث می منسمون صدیث می ندکور ہے۔ جاذب ہرانسان میں جنسیت کا جذبہ ہوتا ہے تورکر لینا جا ہے کہ اس میں کفر کی کشش ہے یادین کی کشش ہے۔

ع سے سربہ ہاں۔ اگر انسان ہان کی طرف مائل ہے تو وہ ہان کی جنس سے ہے اور اگر موٹ علیہ السلام کی طرف میلان ہے تو وہ انسان اللہ والا ہے۔ وربیر دو۔ اگر انسان کا خیر اور شر دونوں کی طرف میلان ہے تو معلوم ہوا کہ اس میں گفتس اور مقتل کی کشکش جاری ہے۔

وربیردوی مراسان به بیراورمردول بیمرف میوان میدوسید این می مراد سال می اور سال می مورد بهده سی ساخر ایسے انسان کوکوشش کرنی جاہے کہ اس پر عقل کا غلبر ہے۔ در جہاں۔ اس کفکش میں کا میابی ہیہ ہے کہ انسان ہر وقت نفس کومغلوب رکھے۔ سیمر چہ جس کی طبیعت فرحونی ہوگی دواس تھیجت کو تبول نہ کرےگا۔ اِ مثلال یعنی ہاان نے فرعون کو کس المرت کمراہ کیا۔

مشورت كردن فرعون با وزيرش مإمان درايمان آوردن بموي عليه السلام فرعون کا حضرت موسی علیدالسلام پرایمان لانے کے بارے میں اپنے وزیر ہامان سے مشورہ کرتا

مشورے کی غرض ہے، ہامان ہے کہا گفت و محرم ساخت آن گمراه را اس مراہ ہے کہا اور اس کو رازدار با لیا جست بامان و گریبان را درید بإمان الحِيل بيرا اور كريان عيار ليا کوفت ؤ تتار و کله را بر زمین الولي اور عمامه كو زمين ير يُخ ديا المجنيں گتاخ آں حرف تاہ وہ بُری بات ایسے گتاخ نے کار را با بخت چول ذَر کرده تو تونے اقبال مندی سے کام کوسونے کی طرح کرلیا ہے سوي تو آرند سلطانال خراج باوٹاہ تیرے پاس خراج لاتے ہیں ہر ستانہ خاکِ تو اے کیقیاد اے عالی مقام تیرے آستانہ کی خاک پر رو بگرداند گریزد بے عصا بغیر ڈغڑے کے رخ مجیر لیہا ہے، بھاگ جاتا ہے بودهٔ، کردی کمینه بندگال رہا ہے، (اب) حقیر ترین بندہ بے گا کہ خداوندے شود بندہ برست کہ ایک آقا غلام پرست ہے تا نه بیند چیتم من بر شاه این تاکہ میری آتھ باوٹاہ کی بیہ حالت نہ دیکھے

آل ستیزه از بختی عاقبت گفت با مامال برای مشورت بالآخر اس سخی سے جھڑا کرنے والے نے وعسده ای آل کلیم الله را کلیم اللہ علیہ السلام کے وعدول کو گفت با بامال چو تنهالیش بدید جب ہان کو تہا دیکھا اس سے کہا بانگها زُد گربیه با کرد آن تعین اس تعین نے نعرے نگائے اور رونے لگا که چگونه <sup>ع</sup> گفت اندر رُوي شاه کہ بادشاہ کے سامنے کیے کی؟ جمله عالم را منخر کرده تو تو نے تمام دنیا کو تابع فرمان بنا لیا از مشارق وز مغارب بے کجاج مشرقوں اور مغربوں ہے بلا جھڑے کے بادشاہاں <sup>ت</sup> لب ہمی مالند شاد سب بادشاہ خوتی ہے ہونٹ ملتے ہیں اسپ باعی چوں بہ بیند اسپ ما باغی محمور اجب ہارے محمورے کو دیکھا ہے تا كنول معبود و مسجود جهال اب تک نو عالم کا سعبود اور مبحود در ہزار آئش شدن زیں خوشترست ہزار آرگوں میں ہوتا اس سے بہتر ہے نے بیش اوّل مرا اے شاہ ہیں تہیں اے باوشاہ! خبردار پہلے مجھے قل کر دے

آ ل ستیز ورو ۔ لیخی فرغون کلیم الله دهنرت موی علیه السلام نے ایمان لانے پر جودعدے کئے دوسب ہامان سے کہد ہے۔ جست ہامان اچھلا اور اس نے اپنا کریبان ماک کرڈ الا۔

كه چكوند أوركين لكاكدموى إلليدالسلام أكوكي يرائت موئى كه تجه يصيرا الى ياتيس كرس به تله عالم بهان نے فرعون سے كها كرتون فرتام عالم كوتان فرمان بناليا ہے اورسلانت كے معاملات كوسونے كى طرح بيكلداد كرديا ہے۔ لجائے۔ جنگزا خرائے۔ و محصول جوبادشاہ كوادا كياجاتے۔ باوشامال۔ونیا کے بادشاہ نیرے در کی خاک جاشا تخریجے ہیں۔ اسپ باغی۔ کالف لشکر ہمارے لشکرکود کھے کر بھاگ پڑتا ہے۔ تا گنول۔ تو اب تک معبود بنا ہوا ہے لوگ تھے تحدے کرتے میں اب تو غلاموں کا غلام سے گا اسی زعر کی سے ہزار آ کیس بہتر ہیں۔ نے بکش موی علیہ السلام برایمان

لائے سے پہلے بھے آل كردے تاكہ تيرى بدر سوائى اور ذاست ميرى أيميس نددىكى س

تا نہ بیند ایں مذلت چیئم من تاکہ میری آنکھ یہ ذلت نہ دیکھے کہ زمیں گردول شود گردول زمیں کہ زمین آسان ہے اور آسان زمین بیدلامال دلخراش ما شوند ہم ہے ڈرنے والے، ہمارے دل کوچھیلنے والے بین گشت ما را بیس گلتال قعر گور تو ہمارے لی گرھا بن جائے تو ہمارے لی گرھا بن جائے

خروا اوّل مرا گردن برن اے شاہ بیلے مجھے قل کر دے خود ان بودست و مبادا ایں چنیں ہرکز ایبا نہیں ہوا ہے اور نہ ہو بندگانمال خواجہ تاش ما شوند بندگانمال خواجہ تاش ما شوند بنیں جارے ہمسر بنیں دشمنان و دوست کور دشمنان و دوست کور دشمنان و دوست اندھا ہو

تزییفِ سخن ہامان با فرعون علیہ اللعنۃ فرعون علیہ اللعنۃ کے ساتھ ہاان کی باتوں کی کمزوری

دوست کو رش ہی شاخت اُو وہ دوست کو رش ہی شاخت اُو وہ دوست کو رش سے نہ پیجانا تھا اُس کُمن تو جود اے لعیں اے ملمون! تیرا رش تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے بیش تو ایس حالت بد دولت سنت تیرے کے عادت دولت سنت تیرے کے عادت دولت ہے گرا ازیں دولت نازی خرخزال اگر تو ای دولت ہے آستہ آستہ نہ بھا گے گا مشرق و مغرب چو تو ایس دیدہ اند مشرق و مغرب چو تو ایس دیدہ اند مشرق و مغرب کے تھے جیے بہت دیکھے ہیں مشرق و مغرب کے نیمود پر قرار مشرق و مغرب کے نود بر قرار مشرق و مغرب کے نود بر قرار مشرق و مغرب کے نود بر قرار مشرق و مغرب کے نود اور بر قرار تو اس پر فر کرنا ہے کہ خوف اور بندش ہے تو اس پر فر کرنا ہے کہ خوف اور بندش ہے

ا خود سیاب تک بین ہوا کہ بادشاہ غلام اور غلام بادشاہ ہے اور نہ ہوگا۔ بندگانمال۔ بیاسرائیلی جواب تک ہمارے غلام بیل وہ شریک سلانت بنیں۔ چیٹم دوشن دشمنال۔ اس عالت ہے دوست رنجید ہ ہوں گے اور دشمن خوش ہوں گے اور ہماراعیش دعشرت فاک میں ل جائے گا۔ تزییف۔ کھوجاس،

ع ودست ال مان کودوست اور دخمن میں تیزند تھی البنداد والٹی بازی کھیل رہاتھا۔ دخمی آؤ۔ مولانا کی طرف سے مان کا جواب ہے کہ تو خود اپناد شمن ہے بے تصورلو کوں کودشمن نہ بھے۔ دولت رتو اس دنیا کودولت جھتا ہے جس کی ابتدا بھاگ دوڑ ہے اور آخر میں وولات مارکر چل و تی ہے۔

ے حراکرانسان خود دنیا کوئیں مجبوز تا ہے تو دنیا خود اے مجبوز دیتی ہے۔ شرق دنیانے بہت سے شاہوں کو آل کیا ہے۔ برتر آر۔ دنیا تا پائیدار ہے وہ کی کو پائیداری کیاد ہے۔ برتر آل۔ دنیا تا بائیدار کے بیان کو پائیداری کیاد ہے کہ تو برال مجبوری ہے چندانسان تعظیم کرنے گلتے ہیں تو انسان دمو کے میں پڑجا تا ہے۔

زهر اندر جانِ او می آگدر اس کی جان میں زہر بھرتے ہیں داند ۱۰۰۰ و کان زیر بود و مویرش وہ جان جاتا ہے کہ وہ اور اس کا سردار زہر تھا وای آل کز سرکشی شد چوں کہ اُو اس پر افسوس جو سرکشی ہے پہاڑ کی طرح بن گیا از مئے پر زہر گشت آل کیج و مت ز ہر مجری شراب (کی تم) ہے (جس سے) دو احق اور مست بنا ہے از طرب یک دم بخیباند سرے تھوڑی ور متی سے جھومتا ہے زهر در جالش کند داد و ستد زہر اس کی جان میں لین دین شروع کر دیتا ہے گرچه زهر آمد نگر در قوم عاد اگرچہ وہ زہر ہے توم عاد کو دیکھے لے بكشدش يا باز دارد در جيم اس کوئل کر دیتا ہے یا اس کو کنویں میں قید کر دیتا ہے مهمش سازد شه و بدبد عطا یادشاہ اس کی مرہم (یٹ) کرتا ہے اور عطا کرتا ہے کشت شه را بیگناه و بے خطا اس نے بادشاہ کو بے گناہ اور بے قصور مارا زیں دو جس زہر را باید شاخت زہر کی ان دونوں قموں کو پیجان لیما بیاہے گرگ گرگ مرده را هر گز گزو بھیڑئے نے کسی مردہ بھیڑئے کو مجھی نہیں محارا 🕏 تواند تحشی از فجار رَست تاكه كشى ظالمول ہے ج جائے

ہر کرا مردم سجودے می کنند جس شخص کو لوگ تحدے کرتے ہیں چونکه بر گردد از و آل ساجدش جب وہ تجدہ کرنے والا اس سے روگروانی کرتا ہے اے خک آل را کہ ذَلّت نَفُسَهُ مبارک باد ہے اس کے لیے جس کا نفس خاکسار بتا ایں تکبر زہر قاتل داں کہ ہست اس تکبر کو زہر تاتل سمجھ کہ جو ہے چوں کے پر زہر نوشد ممررے جب کوئی بد نصیب زہریلی شراب پیتا ہے بعد یک دم زہر در جائش فتر تھوڑی در کے بعد زہر اس کی جان میں اثر کرتا ہے کرنداری زهریش را اعتقاد اگر تو اس کے زہر پر اعتقاد نہیں رکھتا ہے چونکہ شاہے وست یابد بر شے جب کوئی بادشاہ کی بادشاہ پر تابز یا لیہ ہے ور بیابد خسه افناده راه اور اگر کسی زخمی کو راستہ میں پڑا ہوا دیکھیا ہے گرنہ زہرست<sup>یں</sup> آل تکبر پس ج<sub>دا</sub> اگر وہ تکبر زہر نہیں ہے تو کیوں؟ ویں دگر را بے ز خدمت چوں نواخت اس دوسرے کو بغیر کی خدمت کے کیوں نوازا؟ رابزن برگز گدائے را نزو کسی ڈاکو نے مجھی کسی فقیر کو نہیں مارا خضر مستی را برائے آل تکست (حفرت) خفر عليه السلام نے تحتی اس ليے توری

ا ہر کرا۔لوگوں کی تعظیم ایک زہر ہے جوانسان کی روح کو ہلاک کرتا ہے۔ چونکہ۔خود بجد وکرنے والے بھی اس زہر سے متاثر ہوتے ہیں اوران کواس زہر کا بتا جب چیلا ہے جب ان کو ہوش آتا ہے۔موبد۔آتش پرستوں کا سر دار۔اے خنک۔ جولوگ دنیا بیس فروتن اختیار کرتے ہیں وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔ تکبر۔ تکبرایک زہر کمی ہوئی شراب ہے۔

ع چوں۔ تکبر کی شراب کی کر بچھ دیرانسان متن کا اظہار کرتا ہے۔ بعد میک دم تھوڑی دیر کے بعدوہ زہرا اُر دکھا تا ہے۔قومِ عاد بیقوم تکبر کے زہر سے ملاک ہوئی ہے۔ چونگہ۔ تکبر کے زہر ہونے کی ایک مثال میہ کہ شاہ اپنے تکبر کی دجہ سے ماراجا تا ہے ادر زخمی سپائی نے جاتا ہے۔

ے سے کرنے زہرست۔اس بادشاہ کے مارے جانے کا سبب اس کا زہر تکبر ہے۔ویں وگر۔اس کی خشہ حالی اس پررتم کا سبب بنی۔راہزن۔ ڈاکو بھی متکبر سے سے کرنے زہرست۔اس بادشاہ کے مارے جانے کا سبب اس کا زہر تکبر ہے۔ویں وگر۔اس کی خشہ حالی اس پررتم کا سبب بنی۔راہزن۔ڈاکو بھی متکبر مالدارکولوٹنا ہے۔گرگ۔ بھیڑیا بھی متکبرز تمرہ بھیڑ ہے کو بھاڑتا ہے۔خصر ۔ کشتی کی شکشہ حالی اس کی نجات کا سبب ہے۔

امن در نقرست اندر نقر رَو امن نقر میں ہے نقر اختیار و کر كشت بإره بإره از زخم كلند وہ کدال کی بار سے عمرے عمرے مو سابیہ کا فکندست بر وے زخم نیست وہ سامیہ جو بڑا ہواہے اس پر وار تبیس ہے اے براور چول بر آذر می روی اے بھائی! تو آگ پر کیوں چاتا ہے؟ تیرہا را کے ہدنی کردد بیل وہ تیروں کا نشانہ کب بنتی ہے دکھے لے چوں ہرفہا زخم یابدیے رفو نٹانوں کی طرح نہ سلنے والے زخم پاتی ہے عاقبت زیں نردبال افآدنی ست انجام کار یراس سیرهی سے گر پڑتا ہے که ترفع شرکتِ بیزدال بود تکبر اللہ کے ساتھ شرکت ہے باغيي باتتي بشركت ملك جو تو باغی ہوگا، شرکت کے ذریعہ ملک کا جویاں ہوگا وحدت عض ست آل شرکت کے ست خالص وحدت ہے، یہ شرکت کب ہے؟ كه نياني قهم اين از تُنقَلُو كيونكه كفتكو سے بياسمجھ ميں نہ آئے گا بس جگرما گردد اندر حال خول تو بہت ہے جگر نورا خون ہو جائیں گے

چوں شکتہ عی رَہد اِشکتہ شو جَبِہ شکتہ کو نجات کمتی ہے، شکتہ ہو جا آل کیے کوداشت از کال نقلہ چند وہ پہاڑ جو نفتری کی چند کانیں رکھتا تھا تیخ بهر اُوست کورا گرد نیست مكوار اس كے ليے ہے جس كى (اولى ) كرون ہے مہتری نفط ست و آتش اے غوی اے گراہ! سرداری مٹی کا تیل اور آگ ہے ہر جہ او ہموار یاشد یا زمیں جو چيز زيمن سے ہموار ہو سر بر آرگ از زمین آنگاه او وہ زمین سے سر ابھارتی ہے تب وہ نردبان خلق این ما و منی ست یہ خودی اور کیر محلوق کے لیے سرحی ہے این فروع ست و أصولش آل بود سے فروی باتمی ہیں اور اس کی اصل سے ہے چول<sup>ع</sup> نه مُردی و نه سختی زنده زو جیکہ تو قا نہ ہوا اور اس کے ذریعہ زندہ نہ ہوا چوں بدو زندہ شدی آل خود ویست جب تو اس کے ذرایعہ زندہ ہو گیا وہ خود وہ ہے شرح این در آئینهٔ اعمال جو اس کی تشری اعمال کے آئینہ میں علاق کر كر بكويم انجيه دارم درول اگر عمل وہ کہہ دول جو دل عمل رکھتا ہول

" لے جوں شلت۔ شکتہ حالی نجات کا سب ہے تو انسان کوشکتہ حال ہونا مناسب ہے۔ تیجے۔ جس پہاڑ میں کا نیں ہوتی ہیں اس کی کھدائی ہوتی ہے۔ تیجے۔ گردن محکمر سربلند کی گئتی ہے۔ سامیہ بہت چیز ہے اس پر مکوار نہیں چلائی جاتی۔ نفط۔ایک مادہ ہے جوآگہ کوجلد پکڑ لیتا ہے۔ ہموار زمین کوتیروں کا نشانہ نہیں بنایا جاتا۔

سے سری آرد۔ جینی زین سے سراہمارتی ہے وہی نشانہ بنتی ہے۔ نرد بان۔ تکبراورخود کی انسان کے لیے ایک ایس سرجی ہے جس سے پیسل کرز مین پر مرینا ہے۔ ایس تکبر کی معتر تیں او فروی ہیں بنیا دی ہات ہے ہے کہ تکبروراصل خدا کی میں تمرکت کا دعویٰ ہے۔

مراہے۔ ہیں۔ جری و سرت الوجود کے نظریہ کے مطابق آگرتو نے خود کو فانی نہیں بنایا اور بقابا نشدنہ عاصل کیا تو خدا کا باغی ہے۔ چوں بدو۔ جب تجھے بقاباللہ کا مقام عاصل ، وجائے تو اب تیراو جود خود خدا کا وجود ہے اور بے خالص تو حید ہے۔ شرح۔ وحدت الوجود کے مسئلہ کی تشریح گفتگو کے ذریعے ممکن نہیں بیستام عاصل ، وجانے ہے اس کی حقیقت مجھ میں آتی ہے۔ آر بگو یم ۔ اس مسئلہ کے متعلق آگر میں ، ہے بود یے خیالات ظاہر کروا ہاتو لوگوں کے جگرخوں بن جا کمیں میں اندادات پر اکتفا کرتا ہوں ، جو تھمندول کے لئے کائی بیں۔

بانگ دو کردم اگر در دِه کس ست میں نے دوصدائیں دے دیں اگر گاؤں میں کوئی ہے ایں چیس راہے براں فرعون زَد اليا راسته فرعون بر بند كر ديا از گلوي أو يُريده ناگهال اجاتک اس کے گلے سے جدا کر دیا لی شه را این چنین صاحب میاد (خدا کرے) ایا وزیر کمی بادشاہ کا نہ ہو زينهار الله اعلَم باليَقِيس خردار! الله يقيى باتول عو زياده جانا ہے

بس تمنم خود زیرکال را این بس ست یس کرتا ہوں، عقل مندوں کے لیے کافی ہے حاصل کو آل ہامال بدال گفتار بد خلاصہ میہ ہے کہ اس ہامان نے بُری گفتگو کے ذرایعہ لقمه ووكت رسيده تا دبال دولت كا لقمه منه تك بيني يكا تها خرمن فرعون را داد أو بیاد اس کے فرعون کا کھلیان برباد کر دیا از چیں ہمراہِ بد دوری گزیں ایے برے ساتھی سے دوری اختیار کر

نوميد شدنِ موسى عليه السلام از ايمان آوردنِ قرعون و جايا فتن شخنِ مامانِ تعین در دلِ فرعون

حضرت موسی علیہ السلام کا فرعون کے ایمان لانے سے مایوں ہو جانا اور ملعون ماہان کی باتوں کا فرعون کے دل میں گھر کر لین

(حضرت) موئی علیه السلام نے فرمایا ہم نے مہر بانی اور خادت کی آقائی جو تیرے مقدر میں نہ تھی آل خداوندی عمر نبود راستیں نمر ؤرانے دست دال نے آسیں آ قائی جو کی نہ ہو سمجھ لے، اس کے نہ ہاتھ ہوتا ہے نہ آسیں بے دل و بے جان و بے دیدہ بود وہ بے ول اور بے جان اور بے آئکھ کی ہوتی ہے یاز بستانند از تو جمچو وام قرض کی طرح وہ تھے نے واپس لے لیس کے تمترست ارباز دانی اندکی كمتر ہے اگر تھوڑا سا سمجھ لے تا خداوندیت بخشد متفق تاکہ وہ کجھے متغن آقائی عنایت کر دے

گفت موتنگ لطف بنمودیم و جود خود خداوندبیت را روزی نبود آل خداوندی که دُزدیده بود ده آتالَ جو چِرالَي مولَى مو آن خداوندی که دادندت عوام وہ آقائی جو تھے عوام نے دی ہے آل خداوندي نو از بندكي تیری وہ آتائی غلای ہے دِه خداونديَ عاريت جَن عارضی آتائی خدا کے سپرد کر دے

ا ماصل غرضیکه فرعون نے ہامان سے مشورہ کیا اور اس نے اس کی راو ہدایت مسدود کر دی۔ لقمہ قریب تھا کہ وہدایت حاصل کر لیتا لیکن ہامان اس كايربادى كاسبب بن كياخداايهاوزيركى بإدشاه كونه دے جواس كى بربادى كاسب بے \_ گفت موى \_حضرت موى عليه السلام نے فرمايا كه بهم تو ابدى سلطنت دینا ج<u>ا</u>ہتے تھے لیکن فرعون کے مقدر میں نہتی \_

ع آل خداد تدی ۔ غلط تم کی آقائی بے دست و پاہوتی ہے۔ آل خداد تری ۔ جو آقائی انسانوں کی عطا کروہ ہے وہ تو انسان واپس لے لیتے ہیں۔ آل خداد عرى انسانول كى عطاكرده أقالى خودغلاى سے بدتر بال جوآقائى خداكى جانب سے ملے وہ پائداراور متغق عليه بوتى ہے۔

منازعت للحرون اميران عرب با رسول خدا صلى الله عليه وسلم كه ملك را مقاسمه كن تا نزاع نباشد و جواب رسول ايبنال را كه من مامورم دري امارت و بحثِ ايثال از طرفين عرب کے سرداروں کا آنخصور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑنا کہ ملک بانث لیجئے تاکہ جھکڑا نہ ہو اور آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو جواب دیتا کہ میں اس و حکومت میں اللہ کی جانب سے مقرر کیا گیا ہوں اور جانبین سے ان کی بحث

آن امیران عرب گرد آمدند نزد پیتمبر منازع می شدند یغیر علی کے یاں جھڑا کرتے ہوئے بخش کن این ملک و بخش خود تگیر اس ملک کو تقیم کر کیجئے اور اینا حصہ لے کیجئے تو ز بخشِ ما دو دستِ خود بشو آبِ الله مارے حصہ سے این دونوں ہاتھ دھو کیج سروری و اَمرِ مطلق داده است (اس نے) عام سرداری اور تھم عطا فرما دیا ہے بین تکیرید امرِ او را راتَّقُوُا خبردار! اس کا تھم مانو اور تقویٰ اختیار کرو حالمیم و داد اَمیری ما خدا حاکم ہیں اور خدا نے ہمیں حکومت دی ہے م شادا عادیة از ببر زاد تہارے یاں کھانے بنے کے لیے عارضی ہے ميري عاريتي خوابد شكست عارضی حکومت ٹوٹ جائے گ چیست جحت بر فزوں جوئ تو آین کی برائی ہر دلیل کیا ہے؟

عرب کے سردار جمع ہو گئے که تو میری ہریک از ماہم امیر كرآب الك اير اوريم عن عيمي براكداير ب برکیے در بخش خود انصاف جو ہر ایک ایے حصہ ممل انساف عابما ہے گفت میری مَرمَرا حق داده است آپ ایک نے فرمایا مجھے سرداری خدانے عطا کی ہے کایں قرانِ احمرست و دورِ او كونكه (فرمايا ب) يه احمد علي كا زمانه اور دور ب قوم گفتندش<sup>ع</sup> کہ ماہم زاں قضا قوم نے ان سے کہا کہ ہم بھی نقریر سے محفت کیکن مَرمَرا حق ملک داد آسين في فرما كر محصالله (تعالى) في حكومت دى ب میری من تا قیامت یاقی ست میری حکومت قیامت کک باتی رہے والی ہے توم گفتند اے امیر افزول مکو لوگول نے کہا اے امیر! زیادہ نہ کہہ

-منازعت اس حکایت ہے میں بتانامقعود ہے کہ آنحضور ملی اللہ علیہ وسلم کی آتا کی خدا کی عطیبی کی تو میری \_ان سر داروں نے آنحضور ملی اللہ علیہ وسلم سے کہا ملک تعتبے کرلیا جائے تم اینے حصہ برحکومت کروہم اپنے حصہ برحکومت کریں۔

ت سر کے۔ پر حق اپنے معد بر حکومت کرے آب ہمارے مصہ سے دستبردار ہوجا کمیں۔ گفت۔ آنحضور ملی الله علیہ دسلم نے فرمایا الله تعالی نے جھے بورے ملک کارواری عنایت کی ہے۔ کایں۔اللہ نے فرمادیا ہے کہ بیاحمد سلی اللہ علیدو سلم کادور ہے اس کا تکم ما نواور پر میز گار بنو۔

سے توم منتندی - ان سرداروں نے آ محضور سلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم بھی سردار ہیں اور ہماری سرداری بھی خدا کا عطیہ ہے۔ گفت۔ آ محضور ملی الله علید دملم نے فرمایا میری سرداری ابدی ہے تہاری سرداری دنیاوی عارض ہے۔ قوم گفتند۔ مرداروں نے کہا اپی ابدی سرداری رکوئی دلیل <u>پیش سیخے</u>۔

سیل آمدن و قضیب انداختن اُمراء جہتِ دفع شدنِ سیل و غالب شدنِ مصطفیٰ علیه السلام بر امیران سیلاب کا آنا اور سیلاب روکنے کے لیے سرداروں کا لکڑی ڈالنا اور مصطفیٰ علیہ السلام کا سرداروں پر غالب آ جانا

اہل شہر افغال کناں جملہ رَعیب شر کوالے خوفزوہ ہو کر فریاد کرنے لگے آمد اکنوں تا نہاں گردَد عیاں اب آ گیا، تاکه پوشیده (داز) ظاہر ہو جائے تا شود در امتحال آل سیل بند تاكه آزمائش (كے وقت) من سيلاب رك جائے آبِ تیز سیل پُر جوش و عنود جوشلے اور سرکش سیلاب کا تیز پانی آن قضیب معجز فرمان روا وه شاخ جو (سيلاب كو) عاجر كرين واكل اور حاكم تقى برُ سِرِ آبِ ایستادہ چوں رقیب<sup>س</sup>ے عمران کی طرح آیانی یر کھڑی ربی رو بگردانید و سوی بحر رفت اس نے رخ موڑا اور سمندر کی طرف چلا گیا یں مقر کشتند آل میرال زہیم وہ سردار ڈر سے اقرار کرنے والے بن گئے ساحش گفتند و کابن از جحوُد انہوں 🧎 انکار ہے ان کو جادوگر اور کائن کہا وال سوم ہم بود بو سفیانِ حرب اور وه تيسرا ايو سغيان بن حرب تها

وَر زمال أبرے بر آمد ز امر مُر کیل آمد گشت آل اطراف پُر نورأ، سخت علم سے ایک ایر کیا سیاب آیا اور اطراف یانی ہے کہ ہو گئے رُو بشہر آورد سلے بس مہیب ایک بہت خوفناک سلاب نے شہر کا رخ کیا گفت پیمبر که وقتِ امتحال يغمرون كا وتت فرايا كه المتحان كا وتت ہر امیرے <sup>تی</sup> نیزهٔ خود در فکند ہر سردار نے اپنا نیزہ ڈال دیا نیز ہا را ہمچو خاشاکے ربود نیزوں کو تکوں کی طرح بہا لے کمیا یں قضیب انداخت در ؤے مصطفیٰ چرمصفیٰ علیہ نے ایک شاخ اس میں ڈال دی نیز ما هم گشت جمله و آن قضیب سب نیزے کم ہو گئے اور وہ شاخ ز اہتمام آل تضیب آل سیل رفت اس شاخ کے بندویست سے وہ سیلاب روانہ ہو ممیا چوں بدیدند از وے آل امر عظیم جب انہوں نے ان سے وہ بڑا کارنامہ ویکھا جز سه کس که جفد ایشال چیره بود سوائے تین مخصول کے جن کا کینہ غالب تھا بود بوجهل تعین و بولهب لمعون ابوجهل نقا اور ابو لهب

ل مسل آمدن اس تصد كاحديث اور تاريخ من كبين وكرنيس ب، اس تصد ب مرف بير بتانامتفود ب كدا تخصور سلى الله عليد وسلم كي ايك معمولي شاخ ے پانی کاسیلا بدک میااور می مجزو آ مخضور صلی الله علیه وسلم کی ابدی سرواری بردلیل بنا۔ مہیب۔ دیبت ناک۔ رعیب۔ مرعوب، خوفزده-نهال-العنی اب تک میری ابدی سر داری جوتم پر پوشیده ہے واضح ہوجائے۔

ع مرامرے-اس سلاب کورو کے کے لیے ہرمردار نے اپنے ہاتھ کا نیز دیانی میں ڈالا۔ عنود-سرکش قضیب-شاخ-

ت رقيب يكران المحظيم يعني أتحضور صلى الله عليد ملم كى شاخ يد سيلاب كارك جانا . جزمه كس يعنى دومر يدمر دارتو ايمان لي آئ الوجهل، ابولهب ادرابوسفیان ایمان ندلائ ادر حضوصان الله علیه دسلم کوجاد در کراور کا بهن سمنے لگے۔

287

در تمامی حدیث موی علیه

گر ترا<sup>یع عق</sup>ل ست کردم لطفها اگر جھے میں عقل ہے تو میں نے تھے پر مہریانیاں کی ہیں آنچنال زیں آخرت بیروں کنم تحجّے اصطبل ہے اس طرح نکالوں گا اندریں آخر خران و مردمال اس اصطبل میں محدھے اور انسان کیک عصا آورده ام بهر ادب سرا وسينے كے ليے ميں ايك التحى كايا ہوں اژدم<u>ائے کی</u> شود در قبر تو مخجے مغلوب کرنے میں ایبا الزوم بنے گ ا رُوم اے کومی تو ہے امال تو ہے امان، پہاڑی سانپ ہے این عصا از دوزخ آمد جاتنی ب لائمی دوزخ کا حرا بی مرتزا گوید کہ اے کبر دلی تھ سے کہتی ہے کہ اے کینے کافر

ملک بر رُستہ چناں باشد شریف آزاد سلطنت الی شریف ہوتی ہے نام شاں بیں نام أو بیں اے تجیب ائے شریف! اُن کا نام اور اِن کا نام دیکھ لے نام او و دولتِ تیزش نمرد ان کا نام اور ان کی تیز حکومت نہیں مری ہے ہم چین ہر روز تا روزِ قیام ای طرح تیامت تک هر روز

السلام و . تقر کیج و توزیخ فرعون حضرت مویٰ علیہ السلام کے قصہ کی متحیل اور فرعون کو ڈرانا اور دھمکانا

ور خری آورده ام خر را عصا اور اگر تو گدھا ہے تو میں لائھی لایا ہوں کز عصا گوش و سرت پر خوں تنم کہ لاکھی ہے تیرے کان اور سر زخمی کر ووں گا می نیابند از جفای تو امال تیرے ظلم سے امان تہیں یاتے ہیں ہر خرے را کو نیاشد مستجب ہر اس محدھے کے لیے جو کہنا نہ مانے کاژدہائے گشت<sup>ہ</sup> در فعل و خو جیہا کہ تو کام اور عادت میں اڑ دہا بن میا ہے لیک بنگر اژومائے آسال لکین آسانی اژدہے کو دیکھے بر تو و بر مومن آمد روتی تیرے لیے، اور مومن کے لیے روشی ہے کہ ہلا مگریز اندر سروتنی خبردار! روخنی میں بھاگ آ

-نیز ہا۔اے ناطب اگر تو نے دونیز دن ادر شاخ کا معاملہ خود نبیل دیکھا ہے تو اب ناموں ہے اس معاملہ کو بچھے لے۔ نام شاں \_ان کے ناموں کوموت كاسلاب بهاكياادرة محصورهلى الله عليدملم كمنام ناى كاباج وقت قيامت تك اذان من ذ فكا بجناب

محرترا حصرت وی علیالسلام نے فرعون سے فرمایا اگر بھے میں عقل ہے وہیں نے دین کاراہ دکھا کر بھے پرمبر بانیاں کی بیں اور اگر کدھا ہے تو تیرے ليے سيمرى المعى ہے۔ آخر اصطبل اندريں اس دنياش انسان اور حيوان جھ سے مصيبت من بن يك عصا \_ بيمرى المعى باد يوں كوادب

ع الروم - بدائمی تیرے لیے افرد ماجے کی جونکہ تو خود افرد ما بنا مواہے۔ کوئی ۔ تو پہاڑی سان ہے اور بدائمی آسانی افرد ماہے۔ ایس مصار محرکے لیے بیلائمی دوز خ کا اثر رکھتی ہادرمومن کے لیے اور بدایت ہے۔

مخلصت نبود ز در بندان من تیرے کیے میری تید ہے چھکارا نہیں ہے در نارِ ابد مانی خلق درنہ ابدی آگ میں بدحال ہو گا درنہ در دوزخ در افتی سر گلوں درنہ تو اوندھا دوزخ میں گرے گا تا گلوئی دوزخ بیزدال کجاست تا گلوئی دوزخ بیزدال کجاست تا گلوئی دوزخ بیزدال کجاست تاکہ تو نہ کہہ کے کہ اللہ (تعالی) کی دوزخ کہاں ہے؟

یہ لائھی تھی اب ازدہا ہے تاکہ تو نہ کہہ سے کہ اللہ (تعالیٰ) کی دوزخ کہاں ہے در بیان کی آئٹہ (تعالیٰ) کی دوزخ کہاں ہے در بیان کی آئٹہ شناسائے قدرت می تعالیٰ نیر سد کہ بہشت کجاست و دوزخ چہ جاست؟ اس کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو پہیائے والا یہ نہیں دریادت کرتا ہے کہ بہشت کہاں ہے اور دوزخ کس جگہ ہے؟

ہست پوشیدہ یقیں زاآب و گلت یقینا تبرے آب و گلت اور را بر مُرغ دام و رقح کند بندی کو، پند کے لیے جال اور پسندا بنا دے تا بگوئی دوزخ ست و اژدہا ہے حل کہ دوزخ اور اژدہا ہے تا بگوئی کہ بہشت است و طلل حل کہ تو کہنے گئے کہ دوزخ اور اژدہا ہے تا بگوئی کہ بہشت اور جوڑے ہیں تا بدائی قوت حکم و قدر تا مکر تا بدائی قوت حکم و قدر تا کہ تو تقدر اور حکم کی طاقت کو سمجھ تاکہ تو تقدر اور حکم کی طاقت کو سمجھ تاکہ تو تقدر اور حکم کی طاقت کو سمجھ تاکہ تو تقدر اور حکم کی طاقت کو سمجھ تاکہ تو تقدر اور حکم کی طاقت کو سمجھ تاکہ تو تقدر اور حکم کی طاقت کو سمجھ تاکہ تو تقدر اور حکم کی طاقت کو سمجھ تاکہ تو تقدر اور حکم کی طاقت کو سمجھ تاکہ تو تقدر اور حکم کی طاقت کو سمجھ تاکہ تو تقدر اور حکم کی طاقت کو سمجھ تاکہ تو تقدر اور حکم تا بیاؤ مرب کی خر کر کر سمبیت سے بیا دیتا ہے سمبھوں کو مصبت سے بیا دیتا ہے سمبھوں کو حصوں کند

ظاہرست ایں دوزخ اما کر ولت

یہ دوزخ ظاہر ہے لیکن تیرے دل پ

ہر کجا خواہد خدا دوزخ کند
خدا جی جگہ چاہے دوزخ (پیدا) کر دے
ہم زدندانت پر آرد دردہا
تیرے داخوں میں درد پیدا کر دے
یا کند آپ آپ دہانت را عسل
یا کند آپ آپ دہانت را عسل
یا تیرے لعاب دہن کو شہد بنا دے
از بین دندال برویاند شکر
داخوں کی بڑ ہے شر پیدا فرما دے
داخوں کی بڑ ہے شر پیدا فرما دے
پس بدندال بیگناہاں را مگو
پس بدندال بیگناہاں را مگو
پس بدندال بیگناہاں را مگو
نیل رابر قبطیاں حق خوں کند
نین دابر قبطیاں حق خوں کند

ورنه که در مالی تو در زندان من

ورنہ تو میری قید میں رہے گا

باز گرد از کفر سویِ دینِ حق

کفر ہے دین حق کی طرف آ جا

باز کرد اے کمرہ بدبخت دوں

اے کمینہ یدبخت گمراہ! باز آ

ایں عصائے بود ایندم اژدہاست

ا درنه۔اگرتو کہنانہ مانے گاتو ہمیشہ کے لیے میری قید میں رہےگا۔ بازگرد۔حفزت مویٰ علیہالسلام نے فرعون سے فرمایا کہ کفر چھوڑ کردین حق اختیار کر لے درند دوزخ میں بری حالت میں رہےگا۔ای عصا۔ بیلانمی دوزخ کے عذاب کا نمونہ ہے تا کہ دوزخ کا ثبوت ہوجائے۔

یں ۔ ربیان۔ جو شخص قدرتِ النی کا قائل ہوتا ہے وہ دوزخ اور بہشت کے بارے میں مشکوکے نہیں ہوتا ہے۔ طاہرست۔ عالم غیب کی خبروں کے آ ٹاراس عالم شہود میں موجود میں کیکن انسانوں کا عالم ناسوت میں انہاک ان کے ادراک سے مانع ہے۔ او جے۔ بلندی۔ کٹے۔ جال۔ ہم زدعم انت ۔ انسان دانق کے در دمیں ایسا جمٹلا ہوتا ہے کہ اس کودوزخ اورا ژد ہوں کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔

ع یا کند لعاب دبن کوابیالذیذ کرویتا ہے کہ بہشت کا مزہ آ جاتا ہے۔ پس بدنداں ۔ انسان میں اگر طاقت ہے تو اس کو کمزوروں کی ایذ ارسانی کے لیے نداستعمال کرنا جا ہے۔

بر کلیے قتر ناممنون شود کلیم (اللہ) پر بخیر منت شکر بن جاتا ہے درمیان بوشیار راه و مست راستہ کے ہوشیار اور مست کے درمیان که کشاد آن را و این را سخت بست كراس نے اس كو كھول ديا اور اس كومضبوط باندھ ديا قبر او أبله كند قابيل را اس کا غضہ قائیل کو احمق بنا دینا ہے عقل از عاقل بھمر خود برید قہر سے عقل سے عقل سنقطع کر دی وز نکال از عاقلال دالش رمید عذاب سے عقلمندوں سے عقل بھاگ گئی عقل این سو خشم حق ریده گریخت عقل نے اس جانب اللہ کی ٹارائسکی دیکھی دور بھاگ گئ جمله بر ترتیب آیند و روند ب رتب ے آتے جاتے ہیں که نه کیل ماند ز ہنگام و نه پیش کہ وقت ہے نہ چھچے رہتا ہے، نہ آگے دالش آوردند در سنگ و عصا انہوں نے کچر اور لائقی میں عقل بیدا کر دی چوں عصا و سنگ دانی از قیاس لباس ہے اہمی اور پھر کی طرح سمجھ لے و ز جمادات دگر مخبر شود تو وہ دوسرے جمادات کے بارے میں مخبر ہوتا ہے

آب بر قرعون دَردم خول شود میانی فورا فرعون پر خون ہو جاتا ہے تا بدانی پیش حق تمییز بست تا كر تحم معلوم موجائ كرالله تعالى كے يہال الميازے تیل تمییز از خدا آموخته است (دریا) نیل نے تمیز خدا سے سیمی ہے لطف او عاقل كند مَر شكل را اس کی مہربانی نیل کو سمجھ دار بنا دیتی ہے در جمادات بر از کرم عقل آفرید كرم ہے تادات من عقل بيدا فرما دى وَر جماد از لطف عقلے شد پدید تماد میں مہرانی ہے عمل پیدا ہو گئ عقل چوں باراں بامر آنجا بریخت عقل عم ہے اس جگہ بارش کی طرح بری آبر و خورشید و مه و انجم بلند ایر اور سورج اور جاند اور تارے بلندی بر ہر کیے تاید مگر در وقتِ خولیش کوکی طلوع نہیں کرتا حکمر اینے وقت میں چول تکردی قبم این را ز انبیاء جب تو انبیا کے ذریعہ اس کو نہ سمجما تا جمادات وگر را بے کہاس تاکہ دومرے بھادات کو بلاشبہ طاعتِ سنگ و عصا ظاہر شود بچتر اور لائتی ہے فرمانبرداری ظاہر ہو

ا نکل دریائے نیل فرمونیوں کے لیے خون ثابت ہوا اور اسرائیلیوں کے لیے نجات کا سب بنا کیکیم ۔ معرت موی علیہ السلام ۔ نابداتی ۔ بیبا نیمی ظاہر کرتی بیں کہ جوذات ان جمادات کو باشعور بنادی ہے وہ س قدرعلیم دنبیر ہے۔ نیل ۔ دریائے نیل میں بیقوت تیزمنجانب الله آگی تھی ۔ آس لیمی معرت موی علیہ السلام ۔ وایس کینی فرمون ۔

ع در منادات الله تعالی می جمادات و همند بنادیا ہے اور می همندوں کو بے می بنادیا ہے۔ آیر ۔ تمام لکی اجرام ترتیب ہے معرد فید مل ایل ۔ ع جریجے ہرچیز اس ترتیب ہے کام کرتی ہے کہ اپنے مقررہ وقت سے ندوہ نقد یم کرتی ہے نہ تا خیر کرتی ہے۔ چوں نکر دی ۔ اس بات کو جب انسان انبیا کے ذریعی نہیں کہا تا ہے تو اللہ تعادات میں سیجھ پیدا کرویتا ہے۔ تا جمادات ۔ المفی اور پھر پر قیاس کر کے بجھالو کہ دوسرے جمادات کو بھی اللہ تعالی مقل محاجب نرمادیتا ہے۔ لباس ۔ التباس ۔ طاعت ۔ المفی نے مصرت مولی علیالسلام کی اور پھروں نے آئے مندوس کی اللہ علیہ کی اطاعت کا۔

ما ہمہ بے اتفاقی ضامیم موافقت کے بغیر ہم سب جاو ہیں کومیانِ ہر دو اُمت<sup>ا</sup> کرد فرق کہ اس نے دونوں گروہوں میں فرق کیا ور حق قارول کہ فہرش کرد نسف قارون کے بارے میں کواس کے قبر نے اس کوہلاک کردیا لین دو نیمه گشت بر چرخ و شکافت مجر آسان پر دو مکڑے ہو میا اور شق ہو میا با خبر گشته ازال شیخ و مبی جس سے بوڑھے اور یے باخر ہو گئے مصطفی را گفت ظاہر وَالسلام مصطفی ایک کو واضح طور بر سلام کیا

که زیزدان آنهیم و طا تعیم کہ ہم خدا ہے واقف اور فرمانبردار ہیں جميحو آب نيل داني وقت غرق نیل کے بانی کی طرح سمجھ لے غرق کرتے وقت چول زمین تش دانش آمد وقت خصف زمن کی طرح جس کو دھنمانے کے وقت عقل آ گئی چول قمر که امر بشنید و شتافت جابد کی طرح کہ اس نے تھم سا اور دوڑا چول ستول عن ناليد از جر ني جس طرح ستون نجا الله کے فراق میں رویا چول درخت و سنگ کاندر هر مقام جس طرح درخت اور پھر نے ہر جگہ ہے

بحث کردن سی و فلتفی و جواب دہری که منکر الوہیت است و عالم را قديم داند

سی اور فلفی کا بحث کرنا اور اس وہریہ کا جواب دینا جو خدا کا مکر ہے اور عالم کو قدیم جان ہے

كل ايك مخض كبتا تفاعالم نو بيدا ب يه آسان قانى ب اور الله (تعالى) اس كا مالك ب حادتی اُبر چوں داند غیوث بارشوں کو اہر کے حادث ہونے کا کیا علم؟ تو چه ميداني صدوت آفاب تو مورج کے پیدا ہونے کو کیا جانے کے بدائد آخر و بدو زیس وو زمن کے انجام اور آغاز کو کیا جان سکتا ہے؟ از حماقت اندرین چیده بیوتونی سے اس میں پیمنسا ہوا ہے

دی کیے می گفت عالم حادیث است فانی ست ایں چرخ و هش وارث ست فلسفی<sup>ت</sup> گفتہ کہ چوں دانی حدوث فلفی نے کہا تو نے اس کے نوبیدا ہوئیو کیے جانا ذره خود تيستي از انقلاب تو (اس) انتلاب کا ایک ذرو مجی نبیس ہے كركم كاندر حدث باشد وليس وہ کیڑا جو غلاظت میں دفن ہے ای بتقلید از پدر بشیدهٔ تو نے یہ باپ سے تھیدا سا ہے

ا مرددامت کین صرت موی علیدالسلام اور فرمون کی قوم - چول زمین - قارون کے بارے میں زمین میں شعور پیدا ہوا۔ چول قرر آنمخسور ملی اللہ عليدوسكم سيشق القمر كالمجز وظاهر موار

ستون - استوانه حنانه آنحصنور ملى الله عليه وسلم كفراق من رويا - والسلام - پترون اور درخون سه آنحصور ملى الله عليه وسلم كوسلام كرنے كامجرو ملامر مواردی نے کہا کہ تمام عالم الله کی قدرت سے پیدا ہے۔

قلتنی فلتن نے کہاتو خودعالم کی پیدادار ہے، پیدادار کواس کے بارے میں کیا علم ہوسکتا ہے جس سے وہ پیدا ہو کی ہے۔ بارش ایر سے پیدا ہوئی ہے تو یادش ایر کے بارے میں کیا جان سکتی ہے۔ ذرہ۔ ذرہ کوآ فآب کے حادث ہونے کا کیاعلم ہوسکتا ہے۔ کر میں جو کیڑا ہے اس کوزماند کی ابتدااورائبا کی کیا خرموسکتی ہے۔ ایس۔ انسان کے باواداوا سے عالم کے پیدامونے کی بات من لی ہای طرح بلاحیتن اس کوما منا چلاآ تا ہے۔

ورنه خامش کن فزول گوئی مجو ورنه حيي بو جا، زياده باتين نه بتا بحث می کردند روزے دو فریق ایک روز دو فریق بحث کر رہے تھے كشة بنكامه برال دونس كروه (اور) اس بنگامہ میں ان دونوں پر تجمع ہو حمیا تھا تا بيابم إطلاع از حالِ شال تا کہ ان کی حالت سے باخبر ہو سکوں إطلاع از حالِ ابيثال بَستدَم (اور) ان کے حال کی معلومات حاصل کیس یے گمانے ایں بنا را بانی ست بلاشبہ اس بنا کو کوئی بنانے والا ہے عینتش یانی و بایانی ویست اس كوكوكى بنانے والانبيس باور يا وہ خود بنانے والا ہے روز و شب آرنده و ردّاق را ون اور رات كو لائے والے اور رزق وسے والے كا انچہ کوئی آل بہ تھلیدے گزید تو جو مجمد کہتا ہے تو نے تعلید میں اختیار کیا ہے تعفوم بے جحت ایں را در زمن اس کو زمانہ میں بغیر ولیل کے نہ سنوں گا ور درون جال نهال بربائم ست جان کے اندر میری دلیل چھپی ہوگی ہے

جیست کرمال پر حدوث این بگو یہ بتا! اس کے تو پیدا ہونے پر کیا ولیل ہے؟ گفت ديدم اندرين بحر محميق اس نے کیا میں نے دیکھا اس مجرے سمندر میں در جدال و در خصام و در شکوه لاائی اور جھڑے اور شور میں سوي آل بنگامه سمتهم من روال اس بنگامہ کی طرف میں (بھی) روانہ ہو کیا من بيويء جمع بنگامه شدم میں بنگاہے کے مجمع کی جانب چلا آں کیے می گفت گردوں فائی ست ایک کہنا تھا کہ آسان فا ہونے والا ہے وال وگر گفت این قدیم و بے کیست دوسرے نے کہار قدیم اور "کب سے ہے کے بغیر ہے · گفت منگر محصة خلاق را اس نے کہا تو پیدا کرنے والے کا محرین میا محنت کے برماں نخواہم من شنید اس نے کہا 'جی یغیر دلیل کے نہ سنوں گا بین بیا در جحت و نربال که من خبردار جحت اور دکیل لا کیونکه میں كفت جحت در درون جائم ست اس نے کہا دلیل میری جان کے اندر ہے

ا میست فلنی نے کہا اگر اس منظمین کوئی دلیل ہے تو وہ بیان کرخواہ تو اوزیادہ باتیں نہ کر گفت نے کہا بیل نے ایک روز دوفریق کو اس منظمین کے کہا بیل نے ایک روز دوفریق کو اس منظمین کے کہا بیل نے ایک روز دوفریق کی اس منظمین کھنے کا کی اس منظمین کا منظمین کے ساتھا۔ مولی میں بھی اس بنگا ہے کود کیمنے کا کی منظمین کی اس بنگا ہے کود کیمنے کا کی منظمین کی اس بنگا ہے کود کیمنے کا کی منظمین کی اس بنگا ہے کود کیمنے کا کی منظمین کی اس بنگا ہے کود کیمنے کا کی دولوں میں دولوں می

ع من بوی مے میں اس جمع میں پہنیا تا کہ ان کی باتیں سنوں۔ آس کے۔ ایک سیکھا تھا کہ اس عالم کا کوئی بنانے والا ہے لہذا براہ ہیں ہے۔ واس مر رومرا بر کہتا تھا کہ عالم قدیم ہے اس کا کوئی بنانے والا ہیں ہے اگر ہے تو وہ خودا ہے آپ کو بنانے والا ہے۔ بے کیست۔ یعنی عالم کے بارے میں بروال پر انہیں ہوتا کہ وہ کر ہے ہے۔ گفت وہ مرے نے کہا تو پیرا کرنے والے رزات کا محر ہوگیا۔

ے بارے سل میں ان ہواں ہیں اور اس سے ہے۔ مت روم سے ہے جہ وہیں رہ رہ اسے میں ہوتا ہے۔ من سے کہا جت ووق ہے اس سے میں ان کے کہا جت ووق ہے اس سے کہتے ہوتا ہے۔ کہا جت ووق ہے اس سے کہتے ہوتا ہے۔ کہا جت ووق ہے وہ یہ کہ خودانسان اپنے حالات برخور کر بے تو اس سے دجود باری پر استدلال کرسکتا ہے مَنْ عَرَفَ دَفَعَتُ فَقَدُ عَرَفَ دَبُهُ مَنْ مَنْ مَنْ عَرَفَ دَفَعَتُ فَقَدُ عَرَفَ دَبُهُ مَنْ مَنْ مَنْ عَرَفَ دَفَعَتُ فَقَدُ عَرَفَ دَبُهُ مِنْ مَنْ مَنْ مَنْ عَرَفَ دَفَعَتُ مَنْ عَرَفَ دَبُهُ اللّٰ مِن اللّٰ اللّٰ مِن اللّٰ اللّٰ مِن اللّٰ ا

من جمی بینم مکن بر من تو خشم میں دیکھ رہا ہوں تو مجھ پر عصہ نہ کر در سر و پايان اين چرخ جيج ال با اراده آسان کی ابتدا اور انتا میں بر حدوثِ آسائم آیے ست جو آسان کے نوپیدا ہونے کی نٹانی ہے مُر یقیں دال را کہ در آئش رود کہ یقین رکھے والا آگ میں گھے جمیحو حال و بیرِ عشق عاشقاں جیے کہ عاشقوں کا حال اور راز ج که زردی و نزاری رُوی من سوائے میرے چیرے کی زردی اور لاغری کے جمتِ حسن و جمالش می شود اس کے حسن اور خواصورتی کی دلیل ہوتے ہیں که بود در پیشِ عانم آیتے جو عوام کے سامنے علامت ہے ورنه كوتاه كن حديثٍ عرض و طول ورنه کمی چوژی بات کو مختر کر که تو قلبی من تکویم و ارجمند که تو کھوٹا اور پس اچھا اور میارک ہوں کاندر آلش در فتند آل دو قریل کہ دونوں ساتھی آگ میں گریں از گمان و شک سوی ایقال روند

تو کی بینی<sup>ا</sup> ہلال از ضعف چیتم آتکھ کی کروری سے تو جاند کو نہیں دیکہا ہے گفتگو بسیار گشت و خلق تیج بات کمبی ہو گئی اور لوگ جیران ہو گئے كُفت مارا در دَروتم شجيح ست اس نے کہا اے دوست میرے دل میں ایک دلیل ہے . من ليقيل دائم نشائش آل بود مجھے یقین ہے، اس کی علامت یہ ہے ور زیال می تاید این جحت بدال سمجھ لے یہ ولیل زبان پر نہیں آتی ہے نیست بیدا رسر گفت و گوی من میری گفتگو کا کراز ظاہر نہیں ہے اشک چول<sup>ت</sup> پر رُخ روا نه می رَود جب آنبو رخ پر بہتے ہیں كفت من لينها ندائم تجت اس نے کہا میں اس کو الی ولیل نہیں سمجھتا ہوں کر بیاری من من منم آزا قبول اگر وہ تو بیان کرے تو میں مان جاؤں گا گفت چول قلبے و نفذے دَم زنند اس نے کہا جب کھوٹا اور کھرا دعویٰ کریں مست آنش المتحانِ آخرين تو آخری آزمائش آگ ہے عام و خاص از حالِ شال عالم شوند عوام اور خواص ان کے حال سے باخر ہو جائیں گے گان اور شک سے یقین کی جانب چلے جائیں گے

ا توتی ین اس دلیل کامٹال بہل دات کے جا مرک ی ہے جواس کوندد کھے سکے وہ خود اپنے آپ کوملامت کرے۔ گفتگو۔ ان وولوں میں بات اتی برحى كديوك عالم كے حادث ہونے نہ ہونے میں جران ہو مجئے۔

ت محمنت بارائی نے کہا اے دوست وہ ذوتی اور باطنی دلیل دنیا کے حادث ہونے پرمضوط دلیل ہے ادراس سے جھے یعین حاصل ہے اور میرے ہے ہونے کی دلیل یہ ہے کہ میں اور تو آگ میں کودیں جو کیا ہے وہ سالم رہے گا۔ درزباں۔ بید لیل تو لی نبیس ہے عاشق کے عشق کود لائل ہے تبیس بلكاسكة فاراور حالات سے فابت كباجا سكا ب عاشق كے چركى زردى اورة نسود كيل بوتے ہيں۔

سے اشک عاشق کے آنوعشق اور معتوق کے حسن کی دلیل ہوتے ہیں۔ کہ بود قلسفی نے کہا ہیں ایسی دلیل جا ہتا ہوں جو کوام بھی سجھ سیس سے سن نے کہا اگر کھرے کھوٹے میں بحث ہوتو آ زمائش کی بھی صورت ہے کہ ان کوآ گ میں تپایا جائے اس سے شکوک وشبہات رفع ہوجا کیں گے لہذا کجتے ادر جھے آگ میں داخل ہونا جا ہے جو سیا ہو و بچے گا۔

نقد و قلیے را کہ آل باشد نہال اس کھرے اور کھوٹے کے لیے جو پوشیدہ ہو جهت باقی حبرانان شویم باتی حیران لوگوں کے لیے دلیل بن جائیں کیں درِ رعویٰ من و تو کوھیم كيوتكه من نے اور تو نے وقوے كا وروازہ كھتكھٹايا ہے بر دو خود را بر تف آ<sup>ن</sup>ش زوند دونوں نے اینے آپ کوآگ کے شعلوں میں ڈال دیا مقی را ساخت تازه تر مکرد متقی کو سنوار دیا، تروتازه کر دیا رّست و سوزید اندر آنش آل دعی ایج کمیا اور وه حرامزاده آگ می جل کمیا کوري افزول روانِ خام را جو کی روحوں کے اندھے پن کو برمانے والا ہے ریش مسمی صدر بوده است و اجل كيونكه وه نام والا صدر تها اور بزرگ تها در رہِ او سُر بسر اوفآدہ اس کے راستہ عمل سر کے عل پڑی میں سُر گروہ و بے عصا را راوبیہ سر گروہ (بنا) اور بے مہارے کے لیے سیراب کرنے والا (بنا) بر دريده بردماي منكرال جنہوں نے محرول کے پردے جاک کے ہیں در دوام معجزات و در جواب معجروں کے دوام اور جواب (کے بارے) میں در حدوثِ چرخ پیر و زست و حق آسان کے نوبیدا ہونے میں وہ کامیاب اور سیح ہے

آب و آتش آمد اے جاں امتحال اے دوست! بانی اور آگ آزمائش ہمی تامن و تولم بر دو در آنش رَدِيم میں اور تو، دونوں آگ میں تھیں يامن و تو هر دو در جر أوهيم يا على اور تو دوتول دريا على كودين همچال کردند و در آتش شدند انہوں نے ایبا می کیا اور آگ میں طے گئے فكتفى را سوخت خانستر تجرد اس نے قلعی کو جلا دیا راکھ بتا دیا آل خدا گوینده مُردِ مدعی وه مَردِ عدمى خدا كا مائے والا آزموده بشنو این اَعلام را اس آزمائے ہوئے اعلان کو س · که نسوزیدست<sup>ع</sup> این نام از اجل کہ موت ہے ہے نام نہ جلا صد بزارال رُوح شد دلدادهٔ لاکھول روھیں ول واوہ ہیں صد ہزاران<sup>ے خل</sup>ق را در بادیہ چکل میں لاکھول انسانوں کا صد بزارال زیں رہاں اعد قرآل قرآن میں اس طرح کی لاکھوں بازیاں (خکور) ہیں چول مرو بستند غالب شد صواب جب انہوں نے بازی لگائی، سیح بات عالب آئی فهم کردم کانکه دم زد از سبق میں سمجھ میا کہ جس نے پہلے دعویٰ کیا

ے تاکن وتو بانی ہے بھی آ زمائش ہوجائے گیاتو اور پس سندر میں کودیں جو سچاہدہ فکا جائے گا۔ ہم چناں۔ چنانچہ دونوں آگ میں کودے کی فکا کیا قلسفی جل کیا۔ دقی۔ دوختس جومعو نے نسب کا دموئی کرے۔

ع کنوزید نیون کانام موت بھی ٹین مٹاسکتی کیونک نام والا مدر اور ہزرگ ہونا ہے۔ مقد ہزاراں۔ ایسے ہزرگول کی لاکھول روعی ولدادہ ہوتی ہیں۔ علی مدہزاراں۔ عالیا آ محضور ملی اللہ علیہ وسلم کے اس مجز ے کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر پہلے آ چکا ہے کہ پانی پلاکر بہت ہے پیاسول کی جان بچائی مدہزاراں۔ عالی پاکر بہت ہے پیاسول کی جان بچائی میں میں ہے جما کہ عالم کونو مجمل ۔ باہمی شرط لگانا۔ چوت گرو۔ جب مجمع کا خانی تو انجیام مجزول کے ذریعہ جیتے ہیں۔ تیم ۔ ان دالائل سے میں ہے جما کہ عالم کونو پیدا کہنے والا بچاہے۔ بیدا کہنے والا بچاہے۔

یک نشال بر صدق این انکار کو اس کے انکار کی سیائی پر ایک علامت بھی کہاں ہے؟ کو دریں عالم کہ تا باشد عیاں ونیا میں کہال ہے؟ تاکہ بات واضح ہو یاد آرد روزگار منکرے مكر كے زمانے كو ياد كرے؟ تا قیامت می دید از حق نشال قیامتِ تک حق کا نشان دے گا سکہ احمہ بیں تا متقریع احمظ کے سکہ کو قیامت تک وکھے وانما بر سکہ نام منکرے سكه ير سمى منحر كاً نام تما سكه بنما بنام منكرال محرول کے نام کا مکہ وکھا صد زبان و نام او اُمُ الكتاب جوسو زبانوں والا ہے اور اس کا نام قرآن بہے يا بدزود يا فزايد ورميال يرائ يا درميان من بوحائ بارِ مغلوبال منو ہیں اے غوی خبردار! اے ممراه مظویوں کا یار نہ بن غير اين ظاہر تمي بينم وطن اس ظاہر کے سوا علی اینا وطن تہیں و کھتا ہوں آل نه حکمتهای پنهال مخریست وہ پوشیدہ مکتول سے آگاہ کرنے والا ہے۔ جمت منکر ہمارہ زرد' رُو منکر کی دلیل "ہیشہ شرمندہ ہے یک مناره از در شای منکران محرول کی تعریف میں ایک منارہ (بھی) منبرے کو کہ در آنجا مخرے کوئی منبر کہاں ہے کہ اس پر کوئی خبر وینے والا رُوي دينار و درم از نام شال دینار اور درہم کا رخ ان کے نام سے سکة شاماں ہمیٰ گردد وگر باوشاہوں کا سکہ بدل جاتا ہے بُر رُخُ نَقره و يا رُوي زَرے چاندی پر یا سونے پر ير رُبِحُ سيم و زَرے اعدر جهال دنیا میں جاعری اور سونے ہر خود تكير اي معجزه چول آفاب اک سورج جیے معجزے کو لے زہرہ<sup>سے</sup> نے کس را کہ یک حرفے ازاں محمی کی مجال نہیں ہے کہ اس میں سے ایک حرف یارِ غالب شو کہ تا غالب شوی غالب كا دوست بن تاكه تو (بهي) عالب بن جائے جحت منکر ہمی آمد کہ من محر کی دلیل ہے ہوئی کہ میں جے تندیشد کہ ہر جا ظاہریت اک نے نہ سوچا کہ جہاں کہیں ظاہر ہے

ا مناره و وبلند جكه جهال علامت كے ليے آگ روش كرد يتے تقے مجبر كے خبر دينے والا روى سكوں پر انبيا كانام ان كى جول كانشان ہے۔

ا متعقر وائم، بمیشد مترے یعنی متر خدا خود یعن اگر سکول پرنام قائم دینے کے معاملہ میں فٹکوک وشیعات ہیں ، آنخصور ملی الله علین و ملم کا مجزو قرآن ہے اس کود کھے لیے۔

سے زہرہ قرآن میں ایک حرف کی بھی کی زیادتی ممکن نہ ہو گی۔ عالب یعنی اللہ تعالی مفلوب یعنی تلوق جمت محر محرک سب سے ہوئی ولیل سیہ ہوئی ولیل سے ہوئی ولیل سے ہوئی کہ طاہر عالم بناتا ہے کہ وہ خود بخود پیدا ہوا ہے، پیدا کرنے والا کمیں طاہر نیس ہے۔ بیچے ولیل کی کمزوری ہے کہ ظاہر کوسب ہجے سجے لیا گیا حالا تکہ طاہر میاطن کی خاطر پیدا کیا جاتا ہے۔

بهجو تقع اندر دوابا كامن ست جس طرح دواؤل کا فائدہ بوشیدہ ہے تا بدانند اہل عرفاں در جہاں تاكد الل عرقان دنيا ميس سمجھ ليس مُر کبوتر را چه باشد زال بدست كور كو اس ہے كيا ہاتھ آيا مرگ کر کش می نه بیند آشکار مگدھ کی موت کو تہیں دیکھ کتے ہیں نے غلط کردندیک سس باقیست نہیں، انہوں نے علطی کی ایک ذات باتی ہے می نہ بیند از عمی نے پس نہ پیش اندھے پن سے نہ آگا دیکھتے ہیں نہ پیچیا كُلُّ شَيْءِ هَالِكُ الَّا وَجُهَهُ سوائے اس کی ذات کے ہر چیز فنا ہونے والی ہے باطنش بتكر برين ظاہر مايست اس کے باطن کو ویکھ ظاہر ہے نہ تھہر

فائدہ ہم ظاہرے خود باطن ست

ہم ظاہر کا فائدہ خود بوشدہ ہے

ایں نقاوت حق نہاد اندر زمال

زمانہ میں یہ فرق اللہ (تعالی) نے رکھا ہے

عمر کرگس سہ ہزار و پانصدست

گدھ کی عمر عمر از سے تین ہزار (مال) ہے

الکموں کہتر مرتے ہیں

واکموں کہتر مرتے ہیں

واکموں کہتر مرتے ہیں

ویکہ ظاہر ہیں شدند از جہل خوایش

وہ چونکہ ظاہر ہیں شدند از جہل خوایش

وہ چونکہ ابی نادانی سے ظاہر ہیں ہے

وہ چونکہ ابی نادانی سے ظاہر ہیں ہے

وہ بیدا کرد بہر معنی ست

اس نے جو کھ بیدا کرد بہر معنی ست

ہم نے ہی بیدا کرد بہر معنی ست

ہم نے ہی بیدا کرد بہر معنی ست

ہم نے ہی بیدا کرد بہر معنی ست

تغییر آیے کریمہ ما خُلُقُنَا السَّمُوَاتِ وَ الْاَرُضَ وَمَا تغییر آیے کریمہ ما خُلُقُنَا السَّمُوَاتِ وَ الْاَرُضَ وَمَا تغیر آیت کریمہ آباؤں اور زمن اور ان دونوں میں جو کھے ہم نے نہیں پیا بَیْنَهُمَّا اِلّا بِالْحَقِّ۔ نیا فرید شال از بہر ہمیں کہ شامی بینید کیا محرض کے ماتھ' ان کو مرف ای لیے نہیں پیدا کیا جو کہ تم دیکھتے ہو بلکہ ہر معنی و حکمتے باقیہ کہ شانی بینید آل دا

بكد ايك معنى اور باتى ريخ والى تحكمت كى بنياد يرجس كوتم تبيس ويكمح بهو

بیجی از انتقاشے نگارد زیں نقش بے اُمید نفع بہر عین نقش کوئی معور عمرہ تعویہ باتا ہے نفع کی امید کے بغیر محض تصویر کے لیے؟ بلکہ بہر میں میں تان و کیاں کہ بفرچہ وار بند از اندہال بکہ مہانوں اور بدوں کے لیے تاکہ مرت کی دجہ سے خموں سے نجات پائیں

۔ قائدہ۔ ظاہر متعدد بین ہے بلکہ ظاہرے متعود کی باطن ہدد اکا فاکدہ دد ایس جمیا ہوا ہے ادردہ متعود ہے۔ کرکس مشہور ہے کہ کدھ کی عمر ساڑھے ۔ تمن ہزار سال کی ہوتی ہے کینیا تی مرکی کونائی اور کدھ کی طویل مرہونے کی دجہے اس کوقد بیم مان لینا ہے۔

ع جلد سب كيتر كده كو يميشه رہنے والا يحصح بين مالاتك بائل صرف خداك ذات بـ كى نما يمد ونيا كى بر چيز فانى ب، بس بائى ذات خداويم ك بـ برچد الله تعالى نے جو چيز بھى پيداكى بے كى پوشيد و تكمت كى وجه ب كى ب

س تیج کوئی مسورتسوریرائے تصوریس بناتا ہے بلکاس کاس میں کوئی پوشیدہ متعود ہوتا سمجہ بلا مصور کا متعددوستوں اور براوں کوخوش کرنا ہوتا ہے۔

دوستانِ رفت را از نَقشِ آل گزرے ہوئے دوستول کو ان کی تصور ہے بہر عین کوزہ نے از بہر آپ محضُ سكورے كے ليے نہ كم يانى كے ليے؟ بہر عین کاسہ نے بہر طعام محض پیالہ کی خاطر، نہ کہ کھانے کے لیے؟ بهر عين خط نه بهر خواندن محضُ خط کی خاطر، نہ کہ پڑھنے کے لیے؟ والِ برايِ غائبِ ديگر به بست وہ کی دوسرے عائب کے لیے بنا ہے این فوائد را بمقدارِ نظر ان قوائد کو نظر کے اندازہ کے مطابق فائده هر لعب در ثانی تگر ہر جال کا فائدہ دوسریٰ (حال) میں رکھے وال براي آن و آل بير فلال وہ اس کے لیے اور وہ قلال کے لیے در ہے ہم تاری در برد و مات پ در پے یہاں تک کہ تو یازی جیت لے که شدن بر پایهایِ نردبال سیرهی کے درجوں پر پڑھنا تاری تو پایه پایه تا بهام تا کہ تو سیر حمی بہ سیر حمی بالا خانہ تک سیج جائے وال منی از بهرِ نسل و روشیٰ اور منی تسل اور روشنی کے لیے ہے

شادی کی بیگان و یادِ دوستال بیوں کی خوشی یا دوستوں کی یاد کے لیے جے کوزہ گر کند کوزہ شتاب کُوئی کمہار جلد سکورا بتاتا ہے 👺 کاسہ گر کند کاسہ تمام كوئى بياله بنانے والا بيالہ ممل كرنا ہے في خطاطے نويسد خط بفن کوئی خوشنولی ہنرمندی سے خط لکھتا ہے لقش<sup>ع</sup> ظاہر بہر تقش غائب است ظاہری نقش پوشیدہ نقش کے لیے ہے تا سوم حیارَم دہم بُر می شمر تيرے - چوتھ دمويں تک شار كر لے ہمچو بازیہای شطریج اے پسر اے بیٹا! شطریج کی بازیوں کی طرح ایں نہادہ بہرِ آن لعبِ نہاں ای نے اس کے لیے پیٹیدہ جال چلی بچنیں <sup>س</sup> دیدہ جہات اندر جہات ای طرح غرضوں میں غرضیں اول از بهر دُوَم باشد چنال لیل (عاِل) دومری کے لیے الی ہے جیہا کہ وال دُوَم بهر سَوَم مي دال تمام دوسری کو تیسری کے لیے یقیماً سمجھ لے شهوت خوردن ز بهرِ آل منی کھانے کی خواہش منی کے لیے ہے

۔ شادی۔ متعود میہ وتا ہے کہ بچرد کھے کرخوش ہویا عائب دوستوں کی تصویر دیکھے کر دوست خوش ہوں۔ کوزہ۔ کمہاراس کواس لیے بناتا ہے کہاں میں ہمرکر بانی بیاجائے۔ کاسہ۔ بیالہ اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس میں رکھ کر کھانا کھایا جائے۔ خطاط خطاطی کا کمال اس لیے دکھاتا ہے کہ اس کولوگ شوق سے پڑھیں۔

ع علی سنتی نقش نظاہر منی پردلالت کرتا ہے و معنی کسی اور مقصود پر دلالت کرتے ہیں ای طرح دنیا میں سلسلہ قائم ہے اور مقل کے مطابق لوگ اوراک کرتے بیں۔ بچو۔ شطری میں جوجال بیلی جاتی ہے مقصود یہی جال ہیں ہوتی ہے بلکہ اس کی بنیا دیر جواکلی جال پیلنی ہے و مقصود ہوتی ہے۔

سے ہم چیں۔ آخرتک کی جالیں پیش نظر رکھ کر جال بیلی جاتی ہے انسان بازی جیت لیتا ہے۔ اول یہ بیلی جال ووسری جال کے لیے ای طریقہ سے ذریعہ ہے۔ بیسے سیڑھی کے ڈیٹرے، پہلاڈ ٹٹر اووسرے ڈٹٹرے کا ذریعہ اور دوسرا تیسرے اور تیسرا چوتھے ڈٹٹرے کے لیے واسط ہے۔ تہوت خوردن کے انے کی خواہش ہوتی ہے وہ ذریعہ بنتی ہے تی کی تولید کا اور منی کی تولید سبب بنتی ہے نسل کی بقا کا۔

عقل او بے سیر چوں نبت زمیں اس کی عقل زمین کی گھاس کی طرح ساکن ہے هست پاِي او بگل درماندهٔ اس کا یاؤں مٹی میں پینسا ہے تو بسر جنانیش غرہ مشو تو اس کے سر بلانے سے دھوکا نہ کھا ياى او گويد عَصَيْنَا خَلِّنَا اس کا یاؤں کہا ہے ہم نے نافرمانی کی ہے ہمیں چھوڑ بر توکل می نہد چوں کورگائم اعرے کی طرح توکل پر قدم رکھتا ہے چوں توکل کردنِ اصحاب نرد جیہا کہ چوہر باز کا نوکل کمنا بر رَونده بر دَرِنده برده نيست وی طنے والی، بروہ جاک کرنے والی ہیں اين زمال ببيد بجيشم خويشتن وہ اس وقت اپنی آگھ سے دیکھ لیتا ہے غیب و منتقبل به بیند خیر و شر غائب اور آنے والے خیر و شرکو دکھے لیتا ہے شد گزاره خیتم و لوح غیب خواند وه كذر جلنے والى آئكھ بن كميا اوراس فيب كى تحقى براھ لى

کند بینش! می نه بیند غیرِ ایل ناتص نظر اس کے سوا نہیں دیکھتی ہے نبت را چه خوانده چه ناخواندهٔ گھاس کا کیا بلایا ہوا کیا نہ بلایا ہوا کر سُرش جُنید بیادِ تیز رُو اگر تیز طنے والی ہوا سے اس کا سر لمے آل مرش گوید سَمِعْنَا یَا صَبَا اس کا سر کہتا ہے ہم نے (باد) مباکی اطاعت کی چوں تداری سیر میراند جو عام چونکہ چلنا نہیں جانا ہے، عوام کی طرح چلا ہے بر توکل تا چه آید در نبرد جنگ میں توکل سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ واں نظر مای<sup>سے</sup> کہ آن افسردہ نیست وه نگایل جو تشخری ہوئی نہیں ہیں انچه درده سال خوابد آمدن یو کی سال میں آئے گا الحجنيں ہر مس باندازِ نظر ای طرح ہر تخص نظر کے اندازے کے مطابق چونکه سُرِّ پیش و سُرِّ کیل نماند چنکہ آگے کی آڑ اور چھے کی آڑ نہیں رہی

ا کندبیش ۔ جو تھی کونا ونظر ہے وہ مجھتا ہے کہ کھانے کا مقصد مرف کھانا ہے اور پکوٹییں ہے ایسا کونا ونظر انسان کھاس کی طرح اٹی جگہ جما ہوا ہے،

اس کے زویک مقصود اور غیر مقصود جس کوئی اقبیا زئیس ہے۔ وہت زہیں ۔ زہن کی گھاس کو بلانا اور نہ بلانا کیساں ہے وہ محی تہیں چل سکتی ہے اس کے

پاؤل مٹی جس تھینے جیں ۔ گرمرش ۔ گھاس کے ملئے ہے وہو کا نہ کھانا جا ہے ، وہ کھڑی کھڑی سر بلا رہی ہے۔ آس مرش ۔ باو مباکی وہوت پر اس کا پر

لیک کہتا ہے اس کا پاؤل نافر مانی کرتا ہے۔

ع جول عدارد اس کو قال در النس کی سیر حاصل جین ب دوعا تبانه با غیل کرتا ب اور بغیر دیکھے اندموں کی طرح قدم برد حاتا ہے اور تو کل فاسها دا ایکڑتا ہے۔ برتوکل اسباب کورک کرکے توکل اختیار کرنا غلاہے میدانِ جنگ اور شطرنج کی بازی عمل جب تک انھی جالیں نہ جلے گاکام نہ ہے گا۔

سے نظر ہائی۔ادلیا کی نظریں جو کھٹمری ہو کی نہیں ہیں وہ آفاق اور انفس کی سیر کرتی ہیں اور پردوں کو جاکے کر دہی ہیں دس سال میں ہونے والے واقعات پڑھ لیتی واقعات پڑھ لیتی

يں۔

آخر و آغازِ ستی رُو نمود وجود کا آخر اور آغاز روتما ہو گیا در خلیفه کردنِ بابایِ ما ہارے ایا جان کو خلیفہ بنانے میں انچہ خواہر بود تا محشر پدید ہر ال چیز کو جو حشر تک رونما ہو گی پیش می بیند عیاں تا روزِ تصل<sup>ع</sup> سائے (کی) جانب قیامت تک واضح طور پر دیکھ لیتا ہے غيب را بيند بقدرٍ صيقلي میتل کے بقدر غیب کو دیکما ہے بیشتر آمد برو صورت پدید اس بر مورتی زیاده ظاہر ہوکیں نيز اين توفيق صيقل زال عطاست نیز اس میش کی توفق اس کی عطا ہے لَيُسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى نہیں انسان کے لیے مگر وہ جس کی وہ کوشش کرے ہمت شاہی غدارد جیج حس کوئی ناچیز (انبان) شای کی ہمت نہیں رکھتا ہے مالع طوع و مراد و اختیار . اطاعت اور مقعد اور اختیار کے لیے مانع نہیں ہے او بگوراند بگفرال دّخت را تو وہ عاشری کا راستہ اختیار کر لیتا ہے رخت را نزدیک تر وا ہے نہد وہ زیادہ نزدیک بڑاؤ کتا ہے

چوں نظر کی کرد تا بدہ وجود جب اس نے بیچھے نظر کی وجود کی ابتدا تک بحثِ اَملاک و زمین یا کبریا خدا کے ساتھ ملکیتوں اور زمین کی بحث َ چِول نظر در پیش افکند او بدید اس نے جب نگاہ آگے ڈائی تو دکھے لیا يشَ رَ پس مي تبيند او تا اصل اصل ہی وہ چھے کی جانب اصل کی اصل تک و کھتا ہے ہر کے اندازۂ روشندلی ہر سخص دل کے روش ہونے کے اندازہ سے ہر کہ صفال پیش کرد او بیش دید جس نے زیادہ مین کر لی، اس نے زیادہ ویکھا كر تو كوئى كان صفا فضل خداست اگر تو کیے گا وہ (ول کی) صفائی خدا کی وین ہے قدر بهت باشد آل جهد و دعا وو کوشش اور دعا ہمت کے دروازے ہے ہے واهِب همت خداوندست و بس ہمت کا عطا کرنے والا صرف خدا ہے نیست<sup>ع شخصی</sup>ص خدا کس را بکار الله (نعالٰ) کا کسی کو کسی کام کے لیے مخصوص کرما لیک چول رنجے دہد بدبخت را لیکن جب وہ اللہ (تعالی) کمی برنصیب کو تکلیف دیتاہے نيک بختے را چوحق رنجے وہد جب الله کمی نیک بخت کو تکلیف ویتا ہے

۔ جو آنظر۔ان ہر موں کی نظریں ابتداء آفر نیش کو بھی کی دیکھ لیتی ہیں ازل میں حضرت آدم علیہ السال موظیفہ بنانے کے بادے میں ملائک نے جو گفتگو کی اس کو بیرین لیتے ہیں۔در پیش۔ابد تک جودا تصات ہوئے والے ہیں ان کو بھی بیدد کھے لیتے ہیں فرضکہ ازل اور ابدان کی تکا ہوں کے سامنے ہوتا سے اوران کاعلم اگر چینلم خداو عربی کی طرح محید نہیں ہوتا لیکن حضرت میں ان کو بہت ی جیزوں کاعلم عطافر مادیتا ہے۔

ی دونِصل دونِ محربہ برکھ۔ جو محص جی تدرول کومیاف کر کے اس پرمینل کرلیتا ہے ای قدراس کومنیات کا مثابدہ ہوتا ہے۔ کرتو ۔ اگرتو یہ خیال کرے کہ دونی کے دونی ہے۔ کرتو ۔ اگرتو یہ خیال کرے کہ ول کی صفائی بھن عطیہ خداو ندی ہے انسان کی کوشش کو اس میں کوئی وظن نیس ہے تو یہ لیا ہے انسان کوشش کرتا ہے تو دریائے دھت جوش میں آ کرعطیہ کردیتا ہے واہب ۔ انسان کی کوشش اور دعابقدر ہمت ہے اور ہمت دینے والا بھی خدا ہے در شاہیخ انسان کو قانِ کا کتا ت کا ادادہ ویک کرسکا۔

بست - تقذیر اختیار کے منافی تہیں ہے تقذیر کے ساتھ اختیار ہاتی ہے بر بخت اس اختیار کو غلا استعال کرتا ہے اور مصیبت آئے پر کفر کار استہ اختیار
 کرتا ہے نیک بخت اس مصیبت پر آ ووز ارک کے ذریعہ اور قرب حاصل کر لیتا ہے۔

كرده اسباب ہزئيت اختيار بیائی کے اسباب اختیار کر کیے حمله كرده سوي صفتِ وشمنال وشمنوں کی صف پر مملہ کر دیا ہم زِ ترسُ آل بد ول اندر خولیش مُرد بزول خوف سے خور بہ خود مر مکیا زاں پدید آم شجاع از ہر جبال اس کی وجہ سے بہادر ہر بدول سے عیال ہو گیا از قضایم در قضا باید گریخت اس کو تعنا (خداوندی) سے تضا کی جانب بھا گنا جائے

بد دلال از بیم جال درکار زار یرداوں نے جنگ میں جان کے خوف عصے يُد دلال در جنگ جم از بيم جال بہادروں نے جلک میں مجی جان کے خوف سے رُستمال رائرس و علم والجيش بُرد ٠ بهادروں كو خوف ادر غم نے آگے بوحليا چول محک آمه بلا و بیم جال جبکہ مصیبت اور جان کا خوف کمیوٹی بنا حاصل آل کز وسوسہ ہر سو نسیخت فلامديب كرجو (شيطانی) وموسد مرجاب عجدا موكيا

وحی کرون حق تعالی بموی علیہ السلام کہ اے مویٰ من الله تعالی کا حضرت موی علیه السلام کو وی کرنا که اے موی میں جو که بیدا کرنے

> که خالق ام ترا دوست دارم والا ہول کچنے دوست رکھتا ہول

گفت موسی را بوی ول خدا کاے گزیدہ دوست می دارم ترا الله (تعالی) نے دل کی دی کے ذریعہ موسی علیہ السلام ہے کہا کہ اے برگزیدہ! میں کھے دوست رکھا ہول من تعملت بود اے ذو الكرم موجب آل تا من آل افزول لنم اس کا سبب، تاکہ میں اس کو پڑھاؤں وقت قبرش وست ہم برؤے زوہ جواس کے غصہ کے وقت (مجمی) اس سے چیٹا ہوا ہے هم ازو مخمور و هم از اوست مست ای سے وہ مخور ہے اور ای سے وہ مست ہے

(حرت وى عليه المام نه) وش كيال عما حب كريم اكلن واعادت ب محفت چول طفلے بر پیش والدہ فرملا (ق) مال کے سامنے کے نجیہ کی طرح ہے خود نه دّاند که جز او دَیار ست وو ( بچر) بیں جانا کہ مرس اس ( ماں ) کے مواکو کی اور ہے

ل بدلال - جنگ كة تار بهادد اور برول رفتاف مرتب موت بين اوراس كوافقيادى كى بنياد برين - رستمال - بهاورول كے سليے خوف بيش قدىكاسب بنآ بدويدول فوف سے فود بخو ومرجا تا ہے۔ چول مان كا خوف بهادراور برول كاكمونى ہے۔ حاصل خلاصہ يہ بكرانسان كو اب تمام مقامد على شيطاني دموس سے في كرتفناء الى ب تفناء الى كا طرف بماكنا جا ہے۔ ايك موقع ير جب معزت عروض الله عند نے طامون كي خطر عديد مرجع وذكر مدين كي المرف واليي كي و بعض محاب وضى الله عنهم في اعتراض كيا اوركها كه تنفي عن قلو الله آب تبناء اللي ے ہما کے بیل تو آنہوں نے فرمایانغم تفیق مِن قلرِ اللهِ إلى قلرِ اللهِ " ہال ہم تعناع الى سے تعناع الى كالرف ہما تنے ہیں۔ ' لین مصالح ك بنياد يرجورا كالنقيار ك جائ كود كالنفاء الى بـ

ع وى ال تصديكا مقعوديه بيك موكن كوفدا كم معالمه فل اليابي مومًا بإي جبيا كد جغرت مؤلى عليه السلام تصريح بدو مركزيده و مكفت وعفرت موى طيدالسلام في عرض كياميرى كون ى فعلت دوى كاسبب عددة الدين تاكه على اس على ادراضافه كرلول-

س مفلے حضرت فی تعالی نے فرمایا تیرامبرے ساتھ وہ معالمہ ہے جو بیکا مال کے ساتھ ہوتا ہے اگر مال اس کو مار تی میں وہ مال ال کوچیٹتا ہے محمى دوسرے كى الرف مدد كے ليے يس جاتا ہے۔ ديار كرش دين والا۔

مادرش کر سیلیئے پر وَے زند اگر اس کی ماں اس کے طمانچہ مارے از کے یاری نخواہد غیر او اس کے سوا سمی سے مدد نہیں طابتا غاطرِ تو ہم زیا در خیر و شر بھلائی اور برائی میں تیری طبیعت بھی ہم ہے غیرِ من پیشت چو سنگ ست و کلوخ میرے سوا تیرے کے میقر اور ڈھلے کی طرح ہے جمچتال که إِیّاکَ نَعْبُدُ ور حَنِين جس طرح کے ''ہم تیری عی عبادت کرتے ہیں' رونے میں ہے ست این اِیّاک نَعْبُد<sup>ی</sup> حمر را ہم تیری بی عبادت کرتے ہیں بے حصر کے لیے ہے ہست ایاک نستعین<sup>۲</sup> ہم بہر حمر " تجھ بی سے مدد مالگتے ہیں" بھی حمر کیلیے ہے که عبادت مر ترا آریم و بس کہ ہم خاص تیری عی عبادت کرتے ہیں اور بس

بادشاہے ہر تدیے خشم کرد خواست تا از وَے ہر آرد وُود و گرد ایک بادشاہ نے ایک مصاحب پر عماب کیا جایا کہ وس میں سے دھواں اور گرد نکالے

ا خاطرتو حفزت حق نے حفزت مولی علیہ السلام سے فرمایا تیرامزاج بھی بی ہے کہ ہماری جانب سے فیر ہویا بظاہر شرتو میری عاطر ف متوجہ ہوتا ہے کسی دوسری جانب توجہ میں کرتا ہے۔ غیر من میر سے سواتیر سے لیے تا قابل القات ہے خواہ بچہ ہویا جوان یا بوڑھا۔ مبی ۔ بچہ شیور خ رہنے کی جمع ہے، بوڑھا۔

ا آباک نعبد۔ ہم تیری علاوت کرتے بین عربی زبان میں عبادت کو اللہ تعالی کے لیے مخصر کرنے کے لیے ہے یعنی دوسرے کی عبادت کرنا تو در کنارہم عبادت میں میادت کرنا تو در کنارہم عبادت میں دیا کاری کو بھی کوارانہیں کرتے ہیں۔ ایاک نستعین۔ "ہم تھے سے مدد جواہتے ہیں،" بھی حصر کے لیے ہاور مدوما تکتے کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص کرنے کے لیے ہے۔ کہ۔ دونوں جملوں کا مطلب یہ ہوا کہ ہم صرف خدا کی عبادت کرتے ہیں ادر صرف ای سے مدد جائے ہیں۔

سے سختم ۔اس قصر کا غلاصہ ہے کہ مصاحب کی تلاد الملک نے شاہ کے معاملہ بیں جوید د کی وہ اس مصاحب کونا کوارگز ری۔ بہی حالت ایک مومن کی خدا کے معالمے میں ہونی جاہے۔ نمرتیم ۔مصاحب۔ دوو۔ یعنی اس کوئل کر دے۔

تا زند بروے جزای آل خلاف تاکہ اس خلاف کی سزا میں اس کو مارے یا صفیعے بر شفاعت بر تند یا کوئی سفارش پر آماده ہو در شفاعت مصطفی وارانه خاص اور (حفرت) مصطفی النظیم کی طرح سفارش میس مخصوص تھا در زمال شه رضی فهر از کف نهاد بادشاہ نے فورا غصہ کی تکوار ہاتھ سے رکھ دی ور بلیسی کرد من پوسٹ پیرمش اگرچہ اُس نے شیطنت کی میں نے اس کی بردہ بوشی کردی راضیم گر کرد مجرم صد زیال میں رامنی ہوں اگر مجرم نے سیروں نقصان کئے ہیں که ترا آن فضل و آن مقدار هست کیونکہ تیری بزرگ اور رتبہ ایبا ہے زائكه لاير تو يقيس لابريمن ست کونکہ تیری خوشامہ خود میری خوشامہ ہے ز انقام ایں مرد بیروں نامے یے مخص سزا سے نہ کا سکا او نبردے ایں زمال از ﷺ سر وہ تکوار ہے اس وقت سر نہ بچا سکتا لیک شرح عزتِ تست اے ندیم ہاں اے مصاحب! (یہ) تیری عزت کی تشریح ہے اے صفاتت در صفات یا دقیں اے وہ کہ تیری صفات ہاری صفات میں مقم ہوگئی ہیں

کرو شه شمشیر بیرول از غلاف بادیا نے نام سے کوار نکال ل بھیلس را زہرہ نے تا دم زند کی کی جرات نہ تھی کہ دم بارے بر عماد الملك نامي از خواص سوائے عماد الملک نام والے کے جو خواص میں تھا بر جبید و زود در تجده فآد وه انتما اور نوراً تجده میں گر سمیا . گفت اگر دیوست من بخشیدمش ال (بادراء) نے کہا اگروہ شیطان (بھی) ہے جس نے اس کومعاف کردیا چونکہ آمہ پای تو اندر میاں چونکہ تیرا قدم نچے میں آ کیا ہے صد ہزارال خشم را تانم کشکست یمل لاکھول غصول کو کی سکتا ہول لأبه أت را في نتوانم تشكست تیری خوشامہ کو میں رو نہیں کر سکتا ہوں کر زمین<sup>ع</sup> و آسال را برہم زدے خواه زین و آسان نه و بالا بو جائے وَر شدے ذرّہ بزرّہ لاہہ کر اگر ذره ذره خوشاری بنآ یر تو می عہیم منت اے کریم اے شریف! میں تھے پر احمان نہیں جاتا ہوں ایں تکردی تو کہ من کردم یقیں یہ (سفارش) تو نے تہیں کی یقینا میں نے کی ہے

ا خلاف بین اس کام کی مزاجومعیا حب نے بادشاہ کی مرض کے خلاف کیا تھا۔ آج کس بادشاہ کے سامنے کی کی ہمت نہتی کہ اس معیا حب کی سفادش کی سخت نہتی کہ اس معیا حب کی سفادش کر سے جزیر الملک جو بادشاہ کے خواص جس سفادش کے ساتھ ای طرح تخض تھا، جس طرح آنحضور ملی اللہ علیہ دسم حشر جس عام شفاعت کے لیے تخصوص ہوں مے۔ در زماں ۔ بادشاہ نے محاد الملک کی سفادش پر فودا تکواد ہاتھ سے رکھ دی۔ گفت۔ بادشاہ نے کہا خواہ یہ معیا حب شیطان تھا ادراس نے شیطنت کی تھی ہیں نے اس کو معاف کردیا۔

ے چونکسیادشاہ نے عادالملک ہے کہا بحرم کی خواہ سکڑوں خطا کیں ہوں جبکہ تو نظامی آ کیا ہے بیں سکڑوں خصوں کو بی اوں گا۔ لا بہہ چونکہ تھے بی اور مجھے میں بالکل اتحاد ہے تیراخوشا مدکرنا بعید ہے راخوشا مدکرنا ہے۔

ے میں اگر توسفارش نہ کرتا تو خواہ زیمن و آسان ہد وبالا ہوجائے میں کمی معاف نہ کرتا۔ برتو۔ بادشاہ نے کہا کہ بیررابیان تھھ پراحمان رکھنے کے کے کے خواہ کرتے ہوئے کے کہا کہ بیررابیان تھھ پراحمان رکھنے کے کے بیش بلکہ تیرے مرتبہ اور خواہشات کو میری مغانت اور خواہشات میں تھے میراحمان جانے کے کوئی معنی میں۔

زانکہ محمول منی نے حاملی کیونکہ تو میرا محول ہے نہ کہ حال خویشتن در موج چول کف مشتهٔ تونے این آپ کوجھاگ کی طرح موج کے بیرد کردیا ہے اے عجب کہ ہم ائیری ہم امیر تعجب ہے کہ تو قیدی بھی ہے اور حاکم بھی اوست بن عُ وَاللّه أَعُلَمُ بِالرَّشَاد بس وی ہے اور خدا محلائی کو زیادہ جاتا ہے زي تنفيع آزُرد و برُ گشت از و لا ال سفارش سے ناراض ہو گیا اور دوئی ہے مخرف ہو گیا رو بحایط کرد تا نازد سلام دیوار کی طرف کو منع کر لیا تاکه وه ملام نه کرے زیں تعجب خلق در افسانہ شد اس عجیب بات سے لوگ چہمیگوئیوں میں لگ مے از کے کہ جان او را واخرید ایے فض ہے جس نے اس کی جان دوبارہ خریدی خاکر تعلِ پاش بایسے شدن اس کوتو اس کے یاؤں کے جوتے کی خاک ہو جاتا جاہیے با چنیں دلدار کیں داری گرفت ایے دوست سے کینہ دری شروع کر دی کیں جفا چوں سینی با مسلح کہ الی شکی کرنے والے پر تو ظلم کیوں کرتا ہے؟ آل دم از گردن زدن کردت خلاص اس وقت تحقی گردن کھنے ہے بیایا

تو دریں مستعملی نے عاملی تو اسفارش میں مستعمل ہوا ہے تو کرنے والانہیں ہے مَا رَمَيُتَ إِذَ رَمَيُتُ كُشِيَ تو ''تو نے نہیں پھیکا جبکہ پھیکا'' بن گیا ہے لا شدی کم پہلوی اِلا خانہ گیر تو لا بن گیا، إلا کے پہلو میں مقیم ہو گیا انجے دادی تو ندادی شاہ داد جو تونے دیا تو نے نہیں دیا، شاہ نے دیا ہے وال نديم رَسته از زخم و بلا. وہ مصاحب ہلاکت اور مصیبت سے چھوٹ کر دویتی ببرید زال مخلص تمام اس مخلص سے بالکل دوتی توڑ دی زيل شفيع خويشتن بيگانه شد ایے اس سفارشی سے بیگانہ بن کیا کر نه مجنون ست یاری چوں برید اگر وہ پاگل تبیں ہے، تو اس نے دوئی کیوں توڑی؟ واخريرش آل دم از كردن زدن اب وقت اس نے اس کو گردن کٹنے سے بھا لیا بازگونه رفت و بیزاری گرفت اس نے الٹی حال جلی اور بیزاری اختیار کر لی بس ملامت<sup>ع</sup> کرد<sup>.</sup> او را ناصح اس کو ایک تھیحت کرنے والے نے بہت ملامت کی جانِ تو بخريد آل دلدارِ خاص اس خاص دوست نے تیری جان خریدی

ا تورس جبداصل سفارش میری جانب سے بیت تو تو تعنی آیک آلہ کارے ، کام کرنے والاتو بیل بول بیل نے تھے پر سفارش لادی ہے تو نے خوداس بوجہ کوئیس اٹھایا ہے۔ مآد میت آئے خضور ملی اللہ علیہ و کم کم بی اوجہ کوئیس اٹھایا ہے۔ مآد میت آئے خضور ملی اللہ علیہ و کم کم بی اللہ علیہ کامٹی بوجہ کوئیس اٹھایا ہے۔ مآد میت اللہ علیہ و کم کی اللہ علیہ و کا اللہ میں غیر اللہ کی نفی ہے اور الا اللہ بی خور اللہ اللہ بی خور اللہ اللہ بی خور اللہ اللہ بی خور کا اللہ کی عادر ہوگا۔ المشری کے طبیبہ بیس لا الہ بیس غیر اللہ کی نفی ہے اور اللہ اللہ بیس خور اللہ بیس خور اللہ اللہ بیس خور اللہ اللہ بیس خور اللہ اللہ بیس خور اللہ بیس خور کا اللہ بیس کی اللہ بیس کی ہور باق بھی اور تو تکوم بھی ہواور اللہ بیس کے اور باق بھی اور تو تکوم بھی ہواور ما کم بھی۔ حاکم بھی۔

ے آدست بس۔ وجودِ حقیق مرف شاہ کا ہے تیرادینا تیری طرف منسوب نہ ہوگا شاہ کی طرف منسوب ہوگا۔ وال عمیم عماد الملک کل مفارش ہے نجات پاجانے کے بعد وہ مصاحب عماد الملک سے ناراض ہو کیا۔ زیں شفیح۔ جب وہ مصاحب عماد الملک سے ناراض ہو کیا تو لوگوں نے طرح طرح کی با تیں کہنی شروع کردیں کوئی اس کو پاگل کہتا کوئی اس کی تحسین کرتا اور لوگ کہتے کہ ایسے سن کی قو خاک پا بنتا جا ہے تھا نہ کہنا راض ہوتا۔ با تیں کما مت کرد۔ ایک ناصح نے کہا ایسی بھلائی کرنے والے سے تو کیوں تھا ہو کیا اس نے تو تیجے آل سے بچایا ہے۔

خاصہ نیکی کرد آں یارِ حمید خصوصاً جبكهاس قابل تعريف دوست في بعلائى كى ب او چا آيد تقع اندر ميال وہ سفارتی بن کر 🕏 عمل کیوں آیا؟ لَا يَسَعُ فِيُهِ نَبِيٌ مُجْتَبِي جس میں کسی متخب ہی کی (جمی) محفیائش نہیں ہے من تخواجم غير آل شه را پناه میں اس بادشاہ کے علادہ کسی کی پناہ کا خوابال نہیں ہول که بسوی شه . تولاً کرده ام کوئکہ میں نے بادشاہ سے دوئ کر لی ہے شاه بخشد شست جان ويكرم شاہ بچے ودمری ساٹھ جائیں مطاکر دے گا كارِ شانبشاهِ ما سر تجشى است مارے شہنشاہ کا کام سر عطا کتا ہے نک آل سرکہ بغیرے سر برد وہ سر (باعث) ذلت ہے جو اس کے غیر کے آگے جھکے ننک دارد از بزارال روزِ عید عید کے ہزاروں ونول سے ذلت محسوس کرنی ہے فوق قهر و لطف و كفر و دي بود غصہ اور مہریانی اور کفر اور دین سے بالا تر ہوتا ہے که نهانست و نهانست و نهال کونکہ دو پوشیدہ ہے، پوشیدہ ہے، پوشیدہ

کر جھا کر دے نبایست زمید اگر وہ ظلم (بھی) کرنا کھنے بھائنا نہیں جاہے تھا . گفت بهر شاه مبذول ست جال اس نے کہا جان بادشاہ کے لیے ہے لِيُ مَعَ الْلَهِ وفت بود آندم مرا اس وقت مجھے لی مع اللہ وقت (کا مقام حاصل) تما من تخواہم رجمع جر رقم شاہ میں بادشاہ کے رحم کے علاوہ کسی کے رحم کا خوال جیس ہوں غير شه را بهر آل لا كرده ام ادشاہ کے ممیر کی میں نے ای کیے تنی کی ہے گر ببرد او بقبر خود سرم اکر وہ (شاہ) این خصہ سے میرا سرقلم کرے گا کارِ من سر بازی و بیخولتی است میرا کام سر دے ویا اور ایتائیت میوڑنا ہے فخر آں سَر کہ کف شاہش بُرو وہ سر قابل فخر ہے جس کو شاہ کا ہاتھ کائے شب که شاه از قبر در قیرش کشید وہ رات جس کو شاہ نے قبر سے تارکول عمل ڈالا خود<sup>ع</sup> طواف آنکه او شه بین بود جو مخض شاہ کا دیکھنے والا ہوتا ہے اس کا چکر کاشا زال نیار یک عبارت در جهال اس کو دنیا میں کوئی عبارت میان تہیں کر سکتی ہے

ا کر جنا۔ایا جمن اگرظم بھی کر بے واس کو ہرداشت کرنا جا ہے۔ ترکاس کی بھلائی ہے ناراض ہونا جا ہے۔ گفت۔ اس مھاحب نے کہا کہ ہمری جان تو شاہ کے لیے تھی ہے جھی ہے جھی ہے جس آ کر بچانے والا کون تفار آبی مع الله ہ آ تحضور سلی الله علیہ وکلے نے فرمایا ہے لیٹی مَعَ اللّٰهِ وَقُتُ لَا يَسَعَنِي فِيْهِ مَلَكُ مَعَ وَلا تَبِي مَعَ اللّٰهِ وَقُتُ لَا يَسَعَنِي فِيْهِ مَلَكُ مَعَوْرِ بَلَ اللّٰهِ وَقُتُ لَا يَسَعَنِي فِيْهِ مَلَى اللّٰهِ مَا اللّٰهِ وَقُتُ لَا يَسَعَنِي فِيْهِ مَلَى اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهِ وَقُتُ لَا يَسَعَنِي فِيْهِ مَلَى اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهِ وَقُتُ لَا يَسَعَنِي فِيْهِ مَلَى اللّٰهِ مَا اللّٰهِ وَقُتُ لَا يَسَعَنِي فِيْهِ مَلَى اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللللّٰهُ اللّٰهُ الللللّٰهُ اللّٰهُ الل

ے غیرشد میں نے شاہ کے طادہ مب کی نئی کردی ہے ادر صرف اس کی دوئی پر بھردسہ کرلیا ہے اب اس کو اختیار ہے بیرے ساتھ جو جا ہے معالمہ کرے میں اس کی رضا پر داختی ہوں ۔ تخر ۔ جومرشاہ کے ہاتھ سے کٹ جائے وہ باعث نخر ہے اور جومرد دمرے کے سامنے جھکے وہ باعث ذکت ہے۔ شب ۔ جس رات کوشاہ کے خصہ نے کا لاکیا ہودہ مید کے ہزاروں دنوں سے افعنل ہے۔

ع خود جس کومشاہر وی ماصل ہے اوروہ ذات می کا طواف کرتا ہے اس کے لیے قہر ولطف میں بکسال لذت ہوتی ہے اوروہ کفراوراس کی سزاسے بالاتر ہوتا ہے۔ دین سے نوروہ کفراوراس کی سزاسے بالاتر ہوتا ہے۔ دین لیعن کفر کی سزااور یوم الدین لیعن یوم حشر کا تم رزاں۔ اس مقام مشاہرہ کو کسی عبارت کے ذریعہ تعبیر نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ نمایت تلی ہے، عبارتیں اس کی جبیرے قاصر ہیں۔

از رگلاب<sup>ا</sup>ِ آدمی آمد پدید انان کے جم سے نکے ہیں لیک نے بُد دَر لباسِ عین و لام لیکن عین اور الام کے لباس میں نہ تھا گشت آل اسای جانی رو سیاه وہ روحاتی اسا کالے پڑ گئے تا شود بر آب و گل معنی پدید تا که بانی اور مٹی پر معنی واضح ہو جائیں لیک ہم شہ شد مراحقا مناص کیکن واتعة شاہ چھٹکارے کی جگہ بنا لیک ازده وجه دیگر مکنف ست کیکن دی دوسری حیثیتوں سے چھیانے والی ہے

زانكه أي أسا و الفاظ حميد اس کیے کہ بیہ اسا اور انتھے الفاظ عَلَّمَ الْآسُمَآءَ بُد آدمٌ را المام علم الاساء آدم عليه السلام كا امام تها چول نہاد از آب و گل بر سر کلاہ بسب ال نے یانی اور مٹی کی سر پر ٹونی رکھی که نقابِ خرف و دم در خود کشید كيونكه ان (اسما) نے حروف اور آذاز كا نقاب اوڑھا گرچه از خشم شهم کرد اُو خلاص ال نے اگرچہ مجھے بادشاہ کے عصرے چیزایا گرچه<sup>ع</sup> از یک و جه منطق کاشف ست گفتگواگرچایک عیب سے (حقیقت کو) ظاہر کرنے والی ہے

كفتن جرئيل عليه السلام خليل عليه السلام را كه هَلُ لَكَ حَاجَةً قَالَ بَلَى إِمَّا اِلْيُكَ فَلاَ (حفرت) جركل عليه السلام كا (حفرت ابرابيم) فليل عليه السلام ي كبنا كه

تیری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا ہاں لیکن تھے سے نہیں ہے

وحتم و او جرئیل من نخواجم در بلا او را دلیل که بیرسید از خلیل حق مراد کہ اُس نے ظلیل اللہ سے حاجت پچھی ورنه تگریزم سبکباری تنم ورنہ میں جاؤل بوجھ نہ بنول

میں (اپنے) زمانہ کافلیل (اللہ) ہوں دہ (بمزلہ) جرئنل علیہ السلام ہے میں مصیبت میں اس کو راہنما بتانا نہیں جا بتا ہوں او ادب<sup>ع</sup> ناموخت از جرئیل راد اس نے عقلمند جرئیل علیہ السلام سے ادب نہ سیکھا کہ مرادت ہست تا باری تنم کہ تیری کوئی مراد ہے، تاکہ میں مدد کروں

ل محکاب کی و آب مین جسم انسانی، مادی الغاظ روح کے اعلیٰ مقام کی تعبیرات سے قاصر ہیں۔ علم الامسماء۔ اگر چداسااور الغاظ کی تعلیم من جانب الله ادر حضرت آدم عليه السلام كوسكهائ مح يتع ليكن دواسااس مادى حروف ججى سے نہ ہے تھے۔ چول۔ جب ان غير مادى اساء نے مادو كالباس بيهنا توان کی روحانیت ختم ہوگئی اور ان میں سیاسی پیدا ہوگئی۔ کہ نقاب۔ ان اساکو مادی لباس اس لیے پہنا دیا گیا تا کہ مادی انسان ان کے معانی سمجھ سكيل- مرجد-اس معاحب نے كها اگر چه محاد الملك نے بظاہر جھے ناوشاہ كے عمدے نجات دلاكى ليكن ميرى اصل كريز كا وخودشا و بے البذا ميں اس كالممنوك إحسان تبيس مول\_

ع محرجه معاحب نے کہا کہ میں اپنااصل مقصود الغاظ میں نہیں سمجھا سکتا الغاظ اگر چدا یک حیثیت ہے مقعد کوواضح کرتے ہیں لیکن دی حیثیتوں ہے اس من اورابهام بيداكردية ين رمن طيل معاحب تي كهامير ااور بادشاه كاوي معامله تعاجوه صرت ايرائيم طيل الله عليه السلام كالله تعالى ب، جس طرح طليل الله عليدالسلام في حضرت جرئيل عليدالسلام كي مدوكو يستدنه كيا ججهة كادالملك كي مدو يستدنه آكي\_

ع الدادب عادالملك كوجرتك عليه السلام كاس تصدي العيحت حاصل كركتي جا بيتى -كذمرادت وحفرت ابرائيم عليه السلام جب آك من تح تو حعرت جرئنل عليه السلام في آكرمد وكرنا جاع معترت ابراجيم عليه السلام في الكاركر ديا اور فرما ديا مشابده كي بعد وساقط كي ضرورت جيس رجتي \_

واسطه زحمت بود بعد العيال کوئکہ ماہو کے بعد واسطہ تکلیف بنآ ہے مومنال را زانکه سست او واسطه مومنوں کے لیے، کیونکہ وہ واسطہ ہے حرف وصوتے کے بدے اندر جہال تو دنیا میں جرف اور آواز کب ہوتے؟ لیک کارِ من ازال نازک تراست لین میل کام اس سے زیادہ نازک ہے پیشِ میم بد نماینده است نیک لیکن میری نظروں میں بہت بدنما ہے فهرشد برعشق کیشانِ کرام شریف عاشقوں ہر ظلم ہوتا ہے عامه را تا فرق را تاننددید عوام کو، تا کہ فرق کو ویکھ سکیں پیشِ واصل خار باشد خار خار واصل (بحق) کے لیے کائا میں کائا ہی کائا تا دَمد آل روح صافی از حروف تاکہ وہ صاف روح حروف سے چک اٹھے باز بعضے صافی و برتر شدند بعض صاف اور زباده بلند همو م<sup>م</sup>كة سعد را آبست و خول بر اشقیاء جونیک کے لیے پال ہے اور بد بختوں کے لیے خون ہے

گفت اہراہیم نے دَو از میاں اراہیم علیہ السلام نے کہا نہیں ورمیان سے بہٹ جا ببراً این دنیاست مُرسل رابطه اس جہان کے لیے رمول رابطہ ہے ہر دل ار سامع بدے وحی نہاں اگر ہر دل مخفی وحی کا سننے والا ہوتا گرچه او محوحق ست و بے سَراست اگرجدو و (جرئيل عليه السلام) الله (تعالى) من فاادر بخود ب كردهٔ او كردهٔ شاه است ليك اگرچہ اس کا کام ثاہ کا کام ہے لین انچي<sup>ع</sup> عين لطف باشد بر عوام جو عوام کے لیے عین مہریانی ہوتی ہے بس بلا و ریج می باید کشید بهت ی معینتیں اور تکلیفیں برداشت کرنی حاجمیں کایں حروف واسطہ اے بارِ غار اے یار عار! ہے واسطہ کے حروف بس بلا<sup>عی</sup> و ربح با بیت و وقوف بہت می بلائمیں اور رہنج اور (ان میں) ٹکاؤ جاہیے لیک بعضے زیں بلا کڑ ٹر شدند لكين بعض اس بلا سے (اور) زيادہ ميزھے ہو مم ہمچو آپ تیل آمہ ایں بلا یہ بلا (میائے) نیل کے یانی کی طرح ہے

۔ ہمرایں دنیا۔ عام مونین جومشاہرہ ہے مجوب ہیں ان کے لیے رسول واسط ہوتے ہیں تھڑت ایراہیم علیہ السلام خودمشاہرہ ہم مستفرق شے ان کو جرنئل علیہ السلام کا واسط بنا کوارگز را۔ ہرول ۔ ہرانسان ہیں یہ استعماد تیس کہ دو وی کوئ سکھاس لیے کہ وی کو بذر بعہ حروف اور آ واز سنایا کیا ہے اگر ہر سننے والے میں وی کو شنے کی استعماد ہوتی تو پھر حروف اور آ واز کی کوئی ضرورت ہی اندھی ۔ گرچہ۔ مطرت ایراہیم علیہ السلام نے فر مایا کہ جرئیل علیہ السلام کوفنا تیت کا مقام حاصل ہے گئن میرا معالمہ اس ہے بھی نازک ہاس میں کی واسطہ کی تخواف فا فی اللہ می کہوں نہ ہو۔ کردہ۔ جبرئیل کا کام مقام فنا تیت کی وجہ سے خدائی کا کام ہے گئن وہ واس کام میں اوون ہیں اللہ کی جانب سے مامورٹیس ہیں ورنہ وہ کہتے کہ میں خدا کے تھم حدد کے لیے آ مامول۔ سے مدد کے لیے آ مامول۔

ع انچے۔ اس المرح کی مددموام کے لیے عین لطف خداد عری ہے کین عاشقانی خدا کے لیے مناسب نہیں ہے مشہود متولہ ہے حسناٹ اَلاَ ہُوَ اِو مَسَیِّنَاتُ الْمُقَوّبِیْنَ ''جوکام نیک لوگوں کے صنات ہیں وہ کام بسا اوقات مقربین بادگاہ کے لیے گناہ شار ہوتے ہیں۔'' بس۔ اس بات کو بھنے کے لیے ریاضت اور مجاہدہ کی ضرورت ہے تب موام بھے سکتے ہیں کہ مشاہدہ کے بعد درمیانی حروف اور واسط مناسب نہیں ہے۔

ریا سے دربات ہے معمائے میں دربائے میں مار سے اس میں میں میں ہے۔ اس میں اس میں میں ہے۔ اس میں اس میں ہے، ہاں اکرمبروشکر ہوتو سے بس بلا۔ بہت سے معمائے میں بود حروف کے ذریعاس حقیقت کو مجھا جاسکا ہے۔ لیک معمائب پرفٹکوہ ہوتو تا ہی ہے، ہاں اکرمبروشکر ہوتو درجات بلند ہوتے ہیں۔ آب نیل دریائے نیل کا پانی قبلیوں کی تا اس ادرسیلیوں کی نجات کا سبب ہنا۔

جدتر او کارد کہ افزوں دید کہ زیادہ محنت ہے وہ بوئے گا جس نے پھل زیادہ دیکھا ہو هست ببر محشر و برداشتن محشر کے لیے اور (بیداوار) حاصل کرنے کے لیے ہے بلکه از بهر مقام ری و سود بلکہ نفع اور فائدہ کے مقام کے لیے ہوتا ہے منكريش بهر عين منكرى (كم) اس كا انكار محض انكار كے ليے ہو یا فزوئی جستن و اظهارِ خود یا اینے اظہار اور برتری کی جبتی کے لیے ہوتا ہے یے معاتی جاشی ندہد صور<sup>ع</sup> (محض) صورتیں بلا معانی کے لطف نہیں دیتی ہیں که صور زَیت است و معنی روشی كيونكه صورتين تيل بين ادر معنى روشني بين چونکه صورت بهر عین صورتیست جَکِہ صورت محض صورت رکے لیے ہے جز برای این چرا گفتن کبرست اس کے موا کے لیے "کیول" کہنا مُدا ہے چوں بود فائيه اي خود جميل جَبَه سِ (قَعَل) خود فانده ہو نيست حكمت كال بود بهر جميل (اس من ) كوكى حكست نبيل ب كدوه مورتيل محل مورتول كيليدين

ہرکہ پایاں بیں تر اُو مسعود تر جو انجام کو زیادہ دیکھنے والا ہے زیادہ نیک بخت ہے زانکه داند کای جہان کاشنن کونکہ وہ جانا ہے کہ یہ کھیتی کرنے کی ونیا الج عقدے بہر عین خود نبود کوئی معاملہ بعینہ معالمہ کے لیے نہیں ہوتا ہے بیج نبود منکرے کر بنگری الله و کی مکر نہیں ہوتا ہے بل مراکع فتم اندر حسد اللہ مسلم اندر حسد بلکہ حسد میں وحمن کومغلوب کرنے کے لیے ہوتا ہے وال فزونی ہم یے طمع وگر وہ برتری بھی کسی دوسرے لائے میں ہوتی ہے زان ہمی پُری چرا ایں میلنی ای کیے تو دریافت کرتا ہے (کہ) تو رہے کیوں کرتا ہے؟ ورنه على معتن جدا از بهر عيست ورنہ یہ "کیول" کہنا کاہے کے کے ہے ایں چرا گفتن سوال از فائدہ ست یہ "کیول" کہنا فائدہ کے بارے میں سوال ہے از چہ رُو فائیہہ جوئی اے ایس اے این! تو فائدہ کیوں تلاش کرتا ہے؟ لیں تقوش آساں وَ اہل زمیں تو آسان اور زمین والول کی صورتیس

ا ہر کہ۔ جوان مصائب کے عمد ونتائ کرنظر رکھے گاسعادت عاصل کرلے گاجو کھیتی کی عمد و پیدادارکود کیھے گاوہ کھیتی ہی محنت کرے گا۔ انجام میں سیختا ہے کہ دنیا آخرت کا کھیت ہے جو یہاں یوئے گاوہ ہاں کائے گا۔ آجے عقد رے جس طرح دنیا خود مقصود نیس بلکہ آخرت کا ذریعہ ہا کا طرح کوئی بھی معاملہ سے لیے نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کا مقصد نفع اور فائد وافعانا ہوتا ہے۔ مقر کوئی شخص کسی حقیقت کا انکار محن انکار کے لیے نہیں کرتا بلکہ اس کے پیش نظر بالقابل کی مغلوبیت اور انجی فوقیت ہوتی ہے۔ وال فزونی۔ برتری بھی انسان کا خود مقصود نہیں ہوتا بلکہ اور نتائج مقصود

ع مور یعنی کام کی محض مورت اس وقت لذت بخش ہوتی ہے جبکہ اس میں کوئی مقعد مفتر ہو۔ جبا اس میکنی ۔ کام کرنے والے بولوگ ہو چیتے ہیں تو کیوں کام کرتا ہے تو ان کا مقعد اس کے اصلی مقبود کو دریا فت کرنا ہوتا ہے۔ کے مور ۔ معاملوں کی ظاہری صورت کی مثال تیل کی ہے اورام ل مقعود کی مثال تیل سے پیدا ہونے والی روٹنی ہے۔

ے درنہ۔اگر ہرمعاملہ کی ظاہری صورت مقصود ہوتی تو کیوں کا سوال نہ کیا جاتا۔ بس۔ جب ٹابت ہوکیا کہ معاملہ کی محص صورت مقصود تہیں ہے تو اب سمجھوکہ آسان اور دنیا کے پیدا کرنے سے ان کی صورت مقصود تہیں ہے بلکہ ان کی پیدائش میں محسیس پوشیدہ ہیں۔

ور طیمے ست چوں قعلش تہی ست ادراكرو وحكمت والابيتواس كافعل حكمت سيكب خالى ب بر ہے قصدِ صواب و نا صواب بسي مقصد كيغير خواه وه مقصد درست مويا درست نهو بست ببر معنیی و حکمتے وہ کی معنی اور عکمت کے لیے ہے

گر حکمے انبیت این ترتیب حبیت اگرود(خاق)ماحب محت بیں ہے ید (کا کاب ک) ترتیب کی ہے؟ کس نیازد تقشِ گرمایه خضاب کوئی مخص حمام کی تصویر کو تمکین نہیں بناتا ہے بر چه بنی در جہال از آیتے دنیا حمٰس تو جو بھی کوئی نظانی و کھے گا

مطالبت كردن موى عليه السلام از حضرت عزت كه لِمَ خَلَقُتَ خَلُقًا حضرت موی علیہ السلام کا اللہ تعالی ہے سوال کرنا کہ تو کیوں ایک مخلوق کو بیدا کرنا ہے و فَاهْلَكُتُهُ وَ أَحْتَرَفَّتُهُ و جواب آمدن از حضرتِ عزت مجم تو اس کو اور جاو کر دیتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے جواب آنا

تو نے صورت بنائی پھر اس کو کیوں جاہ کیا؟ وا فَكِيهِ ورال كني اين را يرا میم تو ویران کر دیا ہے سے کیوں ہے؟ نبیت از انکار و غفلت وز ہوا انکار اور غفلت اور نفسانی خواہش کی وجہ سے تہیں ہے بہر ایں پرکش ترا آزردے اس سوال بر تخفیم تکلیف کبنجاتا بازجوتی حکمت و بیرِ قضا تحكمت اور فيعلم كا راز معلوم كر كے پخته کردانی بدیں ہر خام را اس سے ہر کچے کو پکا بتائے بېرِ عامه ار چه نو زال واقفی طعام کے لیے، اگرچہ تو اس سے دانف ہے

کفت عمومی اے خداوندِ حساب تقش کردی باز چون کردی خراب (حعرت) موی علی السلام نے عرض کیا اے محاسبہ کے مالک ئرة و ماده تقش كردى جانفزا تو نے حسین نر اور مادہ بنائے گفت حق<sup>ع</sup> دانم که این پرکش ترا الله (تعالى) نے قرمایا میں جانا ہول كه تيرا بيه سوال ورنه تادیب و عمابت کردے ورنه تحجيم سزا دينا اور غمسه كرتا لیک می خوابی که در افعال ما لین تو جاہتا ہے کہ مارے کاموں میں تا ازال واقف شمنی مُرعام را تاکہ تو ان ہے عوام کو بافر کرے قاصداً سائل شدی در کاشفی وضاحت کے لیے تو تعدا ماکل بنا ہے

ل مرطلم يحمت دان كاكوكي فل تحمت عدفاليس مونا آسان اورونيا كابيداكر في والانكيم بكائنات كانظام اورتر تيب بيناتي ب- يس حمام میں جوتصوریں بنائی جاتی میں ان کا بھی کوئی مقصد ہے خواہ مجے ہویا غلا۔ ہر چہدد نیا میں ہر نیز کے پیدا کرنے میں حکمت مفسر ہے۔ مطالبت ۔ اس تصركا متعد خلوقات ش عكمت الحك كاميان كرنا --

ع منت دعرت موی نے عرض کیا مداتو انسانوں کو پیدا کرتا ہے چر ماردیتا ہے اس میں کیا حکمت ہے۔ خداوند صاب یعنی یوم صاب کے

ع منت تن معرب جن تعالى فرما يا چونكه تيرايسوال الكاراور خفلت پرين نيس باس ليديس در كذركرتا بول ورند مزاد يناتر اس ليه معلوم كرر ما ا الماري عمود الماري عمول الله المحمد المعلوم الله المحال الم الماري عمل الماري عمل الماري عمل الماري عمل الماري عمل الماري عمل الماري المسلوم إلى -

ہر برونے را نباشد ایں محال ہر باہری مخص مک سے مجال نہیں ہے جمچنا نکه خار و گل از خاک و آپ جس طرح مٹی اور یانی سے کانا اور پیول جمچنانکه تلخ و شیرین از ندے جیا کہ تری سے تلخ اور شریں وز غذائے خوش بود شقم و شفا بیاری اور شفا اچھی غذا ہے (پیدا) ہوتی ہے تا تحمیال را کند زیں برِ علیم تاکہ ناواقفوں کو اس راز سے باخر کریں يا حش آريم جول بيانه بيش بيگانوں كى طرح اس كا جواب چيش كرتے ہيں تا كليد فقلِ آل عقد آمدند يہاں تك كراى معاملہ كے قل كے ليے تنجى بن كے چوں برسیدی بیا بشنو جواب جبکہ تو نے سوال کیا ہے، آ جواب س تاکه تو خود وا دبی انصاف ای خوشهالیش یافت خونی و نظام اس کے خوشوں نے اجھائی اور عمر گی حاصل کر لی پس ندا از غیب در گوشش رسید تو ان کے کان میں غیب سے آواز آئی زانكها نيم علم آمد اين سوال یے سوال فصف علم ہے تم سوال از علم خيزد تم جواب سوال بھی اور جواب بھی ہم سے پیدا ہوتا ہے ہم ضلال از علم خیزد ہم ہدے مرای بھی علم سے پیدا ہوتی ہے اور ہدایت بھی ز آشنانی خیزد این بعض و ولا یہ بغض اور دوئی تعارف سے پیدا ہوتی ہے الجمي شد آل کليم شد وه كليم (الله) كا دانف كوفا كده حام ل كرنے والابتانے والے بنے ماہم از وے اجمی سازیم خویش ہم بھی این آپ کو اس سے ناوانف بناتے ہیں خر فروشال تحصم يكديكر شدند محمدها بیجنے والے ایک دوسرے کے مقابل بے لیں بفرمودش خدا اے ذو لیاب پھر ان سے خدا نے فرمایا اے عقلند! موسیاط تخے بکار اندر زمیں اے موتیٰ! زمین میں جج ہو دے چونکہ موسیٰ کشت شد کشتش تمام جب (حضرت) موسى عليه السلام ني محيتى بوكى ان كي ميتى بورى موكى داین بگرفت و مُر آن را می بُرید انہوں نے درائی لی اور اس کو کاٹ لیا

ا زانک سوال علم کے منانی نہیں ہے بلکہ مشہور ہے السّوال یضف الْعِلْم لین ''کی چڑے بارے میں دریافت کرنا اس چڑکا آ دھاعلم ہے''
حضرت مولیٰ علیہ السلام حکمتوں سے واقف تھے۔ ہم سوال کی چڑکاعلم ہوجانے کے بعد بی اس کے بارے میں سوال و جواب ہوسکتا ہے۔ یہ
دونوں متضادیا تیم الیمی بی جس جیسا کہ ٹی ہے بھول بھی اگرا ہے اور کا ٹنا بھی۔ ہم مثلال علم می محرابی اور ہدایت کا سب بنرآ ہے جیسا کہ ٹی اور تری کو در تری میں میں جیسا کہ ٹی ہوئی ہے۔ میں مثل اور دورتی بیدا ہوتی ہے اور غذا سے بیاری اور صحت بیدا ہوتی ہے۔
میں چیل میں تی بیدا کرتی ہے اور ٹیرین بھی ملاقات اور تعارف سے دشمنی اور دورتی بیدا ہوتی ہے اور غذا سے بیاری اور صحت بیدا ہوتی ہے۔

ے بین میں میں ہے۔ اور سے بین میں میں میں میں اور میں ہے۔ اور میں ہیں ہوں ہے۔ در میں ہے۔ اور سے بین میں ہے۔ اور اللہ مستفید - حفرت کی نے فرمایا کہ موکی علیہ السلام ناواقفوں کو حکمتوں ہے واقف کرنا چاہتا ہے اس لیے تجانل عارفانہ برت رہا ہے ہم بھی اس کے علم سے انجان بن کراس کو جواب دیتے ہیں۔ فرفروشال۔ ونیا میں پیرلے یقہ دائے ہے کہ تجانل برت کر معاملہ کو حل کر لیتے ہیں گوھا بیچنے والے آئیں میں فرضی طور پرائی با تیں شروع کردیتے ہیں کہ گا کہ گوھا فرید لیتا ہے۔

ع موسیا۔ حضرت موکی علیہ السلام کو جواب دینے ہے تبل حضرت کی تعالی نے حضرت موکی علیہ السلام سے وہ عمل کرایا جس میں خود جواب پوشیدہ تعا تاکہ جواب اچھی طرح ان کی مجھ میں آ جائے حضرت موکی علیہ السلام سے کہا کہتم تھیتی بودو اور جب بھیتی تیار ہوگئی تو انہوں نے اس بھیتی کو کاٹ کر نکالا۔

چوں کمالے یافت آل را می بری جب وہ عمل ہو جاتی ہے تو اس کو کاٹا ہے كه درينجا دانه بست و كاه بست کہ اس میں دانہ بھی ہے اور بھورا بھی ہے کاه در انبارِ گندم ہم نباہ بحورا بھی گیہوں کے ڈھیر میں برباد ہوتا ہے فرق واجب می کند در بیختن وہ (دلنائی) جھانے میں جدا کر دینا ضروری بناتی ہے کہ بدائش بیدرے بر ساحتی کہ عمل کی وجہ سے تو نے کھلیان بتایا گفت کیل تمییز چول نبود مُرا (الله تعالى نے) فرملیا تو پھر مجھ میں سمجھ كيوں نہوگی؟ رُوجهاي تيره و گُلناک ہست کالی اور مٹی میں سی ہوئی روعیں ہیں درکے وُرِّست و دَر دیگر شیهُ ایک میں موتی ہے دوسری میں پوتھ ہے ہمچینان کاظہارِ گندمہا ز کاہ جس طرح میہوں کا بھوے ہے الگ کا تا تا نہاں اللہ علمتها نہاں تاکہ حکمتها نہاں تاکہ حکمتها نہاں تاکہ حکمتوں کا خزانہ پوشیدہ نہ رہے جوہر خود گم مکن اظہار شو تو ایے جوہر کو برباد نہ کر اس کو ظاہر کر

که 42 کشتے کئی و بروری کہ تو کیوں ہوتا ہے اور برورش کرتا ہے؟ گفت یا رب زال تنم وریان و پست (موقى نے) موش كيالے خداد على (كميت كى)ويال اور يست ال لي كرنا ہول وانه لائق نيست در انبارِ کاه دانہ کا مجوے کے اتبار میں رہنا مناسب تہیں ہے نیت حکمت این دو را آسیختن ان دونوں کو ملائے رکھنا داناکی نہیں ہے گفت این دانش تو از که یافتی (الله تعالى نے) فرمایا كه يہ محمدة نے كس مامل كى؟ گفت تمیزم تو دادی اے خدا (معرت موى عليه السلام نے) وض كيات معندا توتے مجت محد عطاكى در خلال<sup>ق ع</sup> روجهاي ماک هست محوق ميں پاک روسي ميں اس صدفها نیست در یک مرتبه یہ سپیاں ایک طرح کی نہیں ہیں واجب<sup>ی</sup> ست اظهار این نیک و تاه نیک اور بہاد کا واضح کمنا ضروری ہے بهرِ اظهارست این خلقِ جہال دنیا کا پیدا کمنا ظاہر کرنے کے لیے ہے كُنُتُ كُنُزًا كُفتُ مَخْفِيًّا شُنو س (الله تعالى في فرمايا من جميا موا خزانه تعا

ل کے چاراللہ تعالی نے معزمت موکل علیہ السلام ہے دریافت کیا کہتم نے خود کھیتی ہو کی اور پھراب اس کو کیوں کا ث والا مست و سام سے دریافت کیا کہتم نے خود کھیتی ہو کی اور پھراب اس کو کیوں کا ث والا مست مست معزمت موکی علیہ السلام نے عرض کیا کہ بھتی ہے کیتے پراس میں دانداور بعوسا تھااوران دولوں کو ملاجلا دینا مناسب نہ تھا۔ حکست کا تقاضا بھی تھا کہ دولوں کوعلیجد وعلیجد و کرویا جائے۔ گفت۔ حضرت بی نے فرمایا کہ معلق نے کہاں سے حاصل کی حضرت موئ علیالسلام نے عرض کیا کہ یددائش اور معل آپ کی عطا كرده ب\_ حضرت فل في فرمايا كديد الش بحر جمه من كول ندموكى -

ع در خلائق اب الله تعالى نے اصل جواب دیا كه انسانوں كى روعيى دوشم كى جير، ايك پاك ايك ناپاك راير معد فهار سب انسانی جم ايك روب كے تبیں ہیں، کی جسم میں موتی جیسی روح ہے کی جسم میں گئے کے پہتھ کی المرح ہے۔

سے واجب ان روحوں کو بھی ای المرح ایک دوسرے سے علیمدہ کردینا مناسب ہے جس طرح میںوں کو بھوے سے تاکہ نیک روحی جنت میں جل جائیں اور بری روس دوز خ میں۔ بہرا ظہار۔ بہلی عکمت تو مارنے کی تھی ، پیدا کرنے کی مکمت بید ہے کہ ہماری مفات کا اظہار ہوجائے۔ کنت۔ تلول كوبيداكيا، "كلوقات مظهر مغت خداد غرى ب-جوبرخود-انسان كيجهم من جوموتى باس كوضائع تدكرنا ما ي-

بیان ایم مورم حیوانی و عقل جزوی و وجم و خیال بر مثال دو غند و روح وی که باقی ست درین دوغ جمچون روعن بنیان اس کا بیان کہ حیوانی روح اور جزوی عقل اور وہم اور خیال جھاتھ جیسے ہیں اور دی کی روح جو باتی رہے والی ہے اس چھاچھ میں پوشید، کھی کی طرح ہے

جوهر صدفت حفی شد در دروغ جمچو طعم روعن اندر طعم دوغ تیری کیا کی جوہر جھوٹ میں جھپ گیا جس طرح کھی کا مزا، چھاچھ کے مزے میں آل دروغت این تن فانی بود راست آل جانِ ربانی بود وہ تیرا جھوٹ، یہ فنا ہونے والا جسم ہے تیری سجائی، خدائی روح ہے روغن جال اندر و فانی و لاش روح کا روغن اس میں فنا اور معدوم ہوتا ہے دوع را در خرّه جنانندهٔ چھاچے کو مکلی جس بلونے والے کو تا بدائم من کہ پنیال ہود من تاکہ پی جان لول کہ شد پوشیدہ تھا در رود در گوش آنکو وی جوست اس کان میں پنجے جو دمی کا طالب ہے آنیخال گوشے قرین دَاعی است پُر شود ناطق شود او در کلام بحرتا ہے تو وہ بات چیت میں بول پڑتا ہے گفت ما در نشنود کنگے شود وہ اس کی بات تہیں سنتا گونگا ہو جاتا ہے ناطق آل کس شد که از ماد رشنود بولنے والا وہ مخص ہوتا ہے جو مال سے (بات) سنتا ہے

سالها این دوع ش پیدا و فاش يرسول بيہ جم كى جھاچھ ظاہر اور تھلى رہتى ہے تا قرستد<sup>ع</sup> حق رسولِ بندهٔ يهال تك كه الله (تعالى) كسى رسول بنده كو بهيجا ہے تا بحبياند يهخار و يفن یہاں تک کہ وہ طریقے اور تدبیر سے بلوتے يا كلام بندهٔ كال جزوِ أوست یا اس بندہ کا کلام جو اس (نی) کا جرو ہے اُذنِ عَلَى مومن وحى مارا واعى است مومن کا کان ہماری وی کی حفاظت کرنے والا ہے آنچناں کہ گوٹی طفل از گفتِ مام جسے کہ بچہ کا کان مال کی باتوں ہے وَر نباشد طفل را گوشِ رَشد اگر کیج کے مجھے کان نہ ہو دائمًا ہر کرِ اصلے گنگ ہود اصلی بہرا ہمیشہ گونگا ہوتا ہے

لے بیان مولاناادشادی مضمون میں اب بہ بتانا جائے ہیں کہ روح جسم میں اس طرح پوشیدہ ہے جس طرح مسکا چھا چیر میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ دروغ مجموث لينى جسم فانى مدوغ يها چيمه راستند ريج ليني روح رسالها كافي و فت ايها گذرتا ہے جس شن روح جسم ميس كم راي ہے الآس لا شے معدوم -تا فرستد ـ الله تعالى رسولول كو بيهيج بين تاكه و وجهم كي جها چهكو بلوكر روح كاممكا است تكاليس خر ويجهو في مكل من ـ اس كار جمه مختلف شارحول نے مختف کیا ہے ہم نے شہدے کیا ہے اس سے مرادروں ہے۔ یا تکام ۔روح کی تربیت رمول کرتے ہیں یاد ولوگ کرتے ہیں جورمولوں کے لیے

بحنوله جزو کے ہوتے ہیں۔ س أذن قرآن باك من بووتَعِيها أذُن و اعية "وراس وى كوكنوظ ركف واليكان كتوظ كريلتي بين" والى يعنى رسول ياد وتنص جوان كاجرو ہے۔ مام۔ مال بعنی بچہ مال کی بات کوسنتا ہے اور پھر خود ہو لئے لگا ہے۔ ور نباشد۔ جس بچہ کے کان میں سفنے کی ملاحیت نہیں ہوتی وہ کونگا ہو جاتا

ہے۔دائماً۔عمد مابیرا، کونگاای وجہ ہے ہوتا ہے کہ و مال کی بات نہیں من یا تا۔

زانکه در گوشش رسیده عِلْتِ ست کونکہ اس کے کان میں کوئی بیاری پیدا ہو گئی ہے لا جرم مر نطق را تشکیم نیست (تو) لا محالہ وہ یولنے کے قابل تہیں ہے كه صفات أو نه عِلْتها جداست کیونکہ اس کی صفات علتوں سے یاک ہیں بے تخایبِ مادر و داسے ورا اس کی ماں اور واپیے کے واسطے کے بغیر در ولادت ناطق آمد در وجود بیدائش کے وقت بولنے لگے که نه زادست از زنا و از فساد کہ وہ زنا اور خرالی سے بیدا نہیں ہوئے ہیں تا كه دُوعٌ آل روعن از دل ياز داد تاکہ چھاچھ سکے کو اندر سے داہل وے وے دوغ در جستی بر آورده علم چھاتھ، وجود میں جھنڈا بلند کئے ہوئے ہے وانكه فاني<sup>ع</sup> مي نمايد اصل اوست جو معدوم نظر آنا ہے وہ اصل ہے تانہ بگویی بنہ خرجش کمن جب تک تو نکال نہ لے اس کو رکھ چیوڑ خرج نہ کر تا نمايد انچه پنهال كرده است تاکہ وہ اس کو تمایاں کر دے جوراس نے چھیایا ہے لایز منتاں دلیل ساقی ست مستوں کی خوشامہ ساتی کی دلیل ہے

وانكه لوش كرّ و گنگ از آفتے ست وو فخص جو نبرا اور گونگا ہے کسی آفت کی وجہ سے كه پذريائي دم و لعليم نيست جو آواز اور تعلیم کو قیول کرنے والی تہیں ہے آئکہ بے تعلیم قبد ناطق خداست جو بغیر تعلیم کے بولنے والا ہے وہ خدا ہے يا چو آدم كرده تلفيش خدا یا آدم علیہ السلام جیا جس کو خدا نے پڑھایا يا مسيِّج كو به تعليم وَرُوْد یا مسے علیہ السلام کہ وہ خدا کی تعلیم سے از برای دفع تهمت در ولاد پیائش کی تبت کو دفع کرنے کے لیے جنبشے بایت اندر اجتماد كوشش من حركت عاب روعن اندر دوغ باشد چول عدم مکا چھاچھ میں معدوم جیبا ہوتا ہے آنکه بستت می نماید بست بوست جو تھے موجود نظر آتا ہے وہ چھلکا ہے دوغ روغن تا گرفت ست و کهن سکا، نه نکالی هوکی اور پرانی چیماچیم میں میکردائش بدائش دست دست خردار، سمجعداری سے اس کو ہاتھ سے خوب چلا زائکه این فانی دلیل باتی است کیونکہ یہ قانی، باتی کی دلیل ہے

سے قال دوج جوھر نہیں آتی ہوں بحولہ سے کے ہے۔ دوئے جس چھا چھیں ہے مسکانہ لکالا گیا ہواس کو محفوظ رکھنا جا ہے تاکہ مسکا لکالا جا سکے اس کوخرج نے اسکر ۔ جا ہے۔ جیس جسم کوخوب اچھی طرح بلونا جا ہے تاکہ وروح کوظا ہر کردے۔ زائک روح کے تی ہونے کی دجہ ہے اس کومعدوم نہ بجھ لیں ہے ہم فالی اس درب کی آئی۔ کی دلیل ہے۔ دوح جب تک جسم میں ہے جسم ہے وہ افعال صادر ہوتے ایس جوروح کے لکھنے کے بعد فتم ہوجاتے ایس تو معلوم ہوا کردوح کوئی جزئری ۔ الا براتی کو خرشا اندر کے ایس معلوم ہوا کردوح کوئی جزئری ۔ الا براتی سے درماتی کی خوشا اندر کے ایس کو معلوم ہوتا ہے کہ ماتی موجود ہے۔

تو جو ال كا بنائے كا وہ بن جائے كا *بمدر*یں معنی

اسی معنی میں

مخرے از باد ہای مکتتم ا چھی ہوئی ہواؤں کی خبر دیے والے ہیں خیر مُردہ کے بجسے در ہوا بے جان شیر ہوا میں کب کودتا؟ يا دبورست ايل بيان آل خفاست یا چھوا ہے، یہ اس پوشیدہ کا اظہار ہے فكر مي جنباند او را دميرم فكر ال كو لمحه به لمحه حركت ويتا ب وانكه از مغرب دبور با وياست اور جومغرب کی جانب سے وہ بیاری بھری پہھوا ہے مغرب ایں باد فکرت زال سرست تیرے اس فکر کی ہوا کی مغرب اس جانب ہے جانِ جانِ جان بود شرقش فواد جان کی جان کی جان کا شرق ول ہے قشر و علس آل بود خورهید روز دن کا سورج اس کا چھلکا اور عش ہے پیش او نے روز بنماید نہ شب اس کے سامنے نہ دان رونما ہوتا ہے نہ رات بے شب و بے روز دارد انظام تو بغیر شب و روز، وه منظم رے گا

روعن اندر دوع پنہاں میشود ہر چہ می سازی تو اش آس میشود مکا چھاچھ میں جھپ جاتا ہے مثال ويگر دوسری مثال ست بازیهای آن شیر علم

جھٹے کے شر کے کھیل کود گر نبودے جبنش آل بادہا اگر ان ہواؤل کی کرکت نہ ہوتی زال باد را که آل صاست اس سے تو ہوا کو پیچان لیتا ہے کہ وہ پُروا ہے ایں بدن ماتندِ آل شیر علم یہ بدن جھنڈے کے شیر کی طرح ہے فكر كال از مشرق آمد آل صاست جو فكر شرق كى جانب سے آئے، وہ يُروا ہے مشرق ایں بادِ فکرت دیگرست تیرے فکر کی اس ہوا کی مشرق دوسری ہے خور<sup>ع</sup> جمادست و بود ش<sup>و</sup>ش جماد سورج جماد ہے، اس کی سترق جماد ہے شرقِ خورشیدے کہ شد باطن فروز اس سورج کی مشرق جو دل کو روش کرنے والا ہے زانکہ چول مُردہ بود تن بے لہب ال کیے کہ جب بے نور جم مردہ ہو جاتا ہے ورنه باشد آل چو باشد این تمام اگر وه نه ره اور بيه عمل هو

ل روحن -روح ،جم من چمی ہوئی ہے تو اس کوجیہا بنائے گاوہ ولی بن جائے گی۔مثال دیکر۔اس مثال سے بھی بہی سمجھانا ہے کہ ظاہر اور موجود تخلی جنز کے وجود کی دلیل بنآ ہے۔ ہست۔ جمنڈے کے پررے پرشر کی تصویر بناتے ہیں پریرے کا بلنا اور شیر کی تصویر کا مخلف طریقوں پر متحرک ہونا ہواکے وجود کی دلیل ہے۔

زال-ٹیر کی حرکتوں سے انسان تجھ لیتا ہے کہ پروا ہوا چل رہی ہے یا پچھوا۔ ایں بدن۔ انسانی جسم کوجھنڈے کا ٹیرسمجھوا در فکرواراد وجوروس سے پیدا موتا ہاں کو مواجیہ اسمجھو ۔ قلر۔ انسان کے جو خیالات مشرق ہے آئیں ان کومبااور جومغرب سے آئیں ان کود پورکہنا ما ہے۔ مشرق لیکن ظری موا کا مشرق ادرمغرب بيمشرق اورمغرب ببيس ہے۔

سے خور۔ ہوائیک بے روئ چیز ہے اس کا سٹرق بھی ہے روئ جی روئ جی ہے فکر پیدا ہوا ہے اس کا سٹرق قلب ہے۔ شرق خورشید سے روئ جس نے قلب ہوا ہے اس کا سٹرق قلب ہے۔ شرق خورشید سے روئ جس نے قلب کوروش کی اس کا خورشید آس کا چھلکا اور تکس ہے۔ زائکہ۔ اگر دل کوروش کرنے والا خورشید لیجن روئ نہ ہوتو پھر دن رات نظر نیس آتے ہیں اور دنیا کا سوری نے ہوں اور روئ یا کیزہ ہوتو انسان سب کچرد کیے لیتا ہے اور اس کا کام منظم ہوتا ہے۔

بے مہ و خورشید و ماہ و آفتاب جاند اور سورج کے بغیر جاند اور سورج کو زیں برادر آل برادر را برال اس بھائی کو اس بھائی ہے سمجھ لے مشو آل را اے مقلد بے یقیں اے بے یقین مقلد، اس کو نہ س کہ یہ بیداری نہ بنی بیت سال که تو بیداری میں بین سال بھی نہیں و کھے سکتا ميدوي سوي شهانِ باد ہا عقل مند شاہوں کے پاس دوڑتا (پھرتا) ہے فرع تُفتن المجينين رسرٌ را سكى ست اس طرح کے راز کو فرع کہنا کما پن ہے باشد اصل اِجتَا و اختصاص برگزیدگی اور خصوصیت کی اصل ہے خواب ببید خطه مندوستال ہندومتان کے خطہ کو خواب میں دیکھیے خر ز ہندوستال نکردہ است اغتراب محمدھے نے ہندوستان سے سنر نہیں کیا ہے تا بخواب أو بهند تاند رَفت تُفت تاکہ وہ خواب میں تیزی سے ہندوستان جا کیے

تمجيا نك<sup>ل</sup> چيتم مي بيند بخواب جیا کہ نینہ میں آٹکھ دیکھتی ہے نوم ما چول شدائخ الموت اے فلال اے قلال! جبکہ ہاری نیند موت کی بہن ہے ور بکویندت که جست آن فرع این اگر وہ تھے ہے کہیں کہ وہ اس کی فرع ہے می یہ ببیر<sup>ع</sup> خواب جانت وصف حال تیری روح نیند میں اس حالت کے اوصاف رکھتی ہے در ہے تعبیر آن تو عمرما تو اس کی تعبیر کے لیے سالوں که بگو آن خواب را تعبیر حیست کہ بتائے اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ خواب عام ست این و خود خواب خواص یہ عوام کا خواب ہے اور خود خواص کا خواب بیل باید<sup>ی</sup> تا چو نصید او ستال ہاتھی ہونا جاہے تاکہ جب وہ حیت سوئے خرنه ببید جیج ہنددستاں بخواب محدها خواب میں مجھی ہندوستان کو نہیں دیکھتا ہے جان جمچو پیل باید نیک و زَفت روح المحمى جيس الحجى ادر بعارى جاب

ا ہم چنا نکدروح خواب میں بغیر جانداور سورج کے سب پھود کیمتی ہے۔ لوآم۔ مشہور مقولہ ہے 'اکنٹو مُ اَنْحُ الْمَوْتِ ''' نیند موت کی بہن ہے 'لہٰڈا جب نیند کی حالت میں انسان سب پھود کیتا ہے تو مرنے کے بعد بھی سب پھود کیوسکتا ہے۔ ور بھویندت۔اگر کوئی یہ کیے کہ خواب میں وہی چزیں نظر آتی میں جوانسان نے سورج اور جاند کی روشن میں دیکھی تھیں لہٰذا ہے کہنا کہ دور آ اسپے دیکھتے میں جاند سورج سے بینیاز ہے خلط ہے تو اس کی بات ندمانتا۔

ع تی بیند انسان خواب میں وہ مناظر اور صور تمیں ویکھا ہے جو وہ کوشش سے بھی جائد سورج کی روشنی میں نہیں ویکھ باتا۔ در ہے۔ اگر انسان نے وہ واقعات آگھ سے دوڑانہ پھر سے لبندایہ کہنا کہ خواب بیداری کی وید کا اثر ہے مغلط واقعات آگھ سے دوڑانہ پھر سے لبندایہ کہنا کہ خواب بیداری کی وید کا اثر ہے مغلط ہے۔ خواب عام ریتے ہم جوام کے خواب کی بات کرد ہے تھے ،خواص کا خواب نوان کواس سے بھی زیادہ اسرار غیب و کھا ویتا ہے۔

ع بَلْ باید با تنی بندوستان کا جانور ہے، جب دوسرے ملک شن وہ آ رام کی نیندسوتا ہے تو وہ خواب میں بندوستان کے حسین مناظر دیکھتا ہے اور مست ہوجا تا ہے مولا نافر ماتے ہیں کہ اسراد فیبی بھی اس دوح کوخواب میں نظر آ کیں مے جس کا تعلق عالم غیب سے ایسان ہے جیسا کہ باتھی کا ہندوستان سے بیزند میر میں میں اس کے بات کو بندوستان سے کہ آس کو ہندوستان کوخواب میں ویکھے اور مست ہوجائے اس کو بدرجہ بھی عاصل نہیں ہے کہ اس کو ہندوستان سے کہ اس کو ہندوستان کوخواب میں ویکھے اور مست ہوجائے اس کو بدرجہ بھی عاصل نہیں ہے کہ اس کو ہندوستان سے کے جاتب کو ہندوستان کوخواب میں دیکھے گی۔

لیں مصور گردد آل ذکرش بشب تو اس کی یاد شب میں مصور ہو جاتی ہے۔ اِرُجعِی بریای ہر قلاش نیست اتو لوث جا" ہرمفلس کے باؤں کے لیے نہیں ہے ورنه پیلی در یئے تبدیل باش اگر تو ہاتھی نہیں ہے، تبدیل کے دریے ہو بشنو از مینا گرال بر دم طنیس ہر وقت صناعوں کی آواز س کارسازانند. بهر کی و لک وہ میرے اور تیرے لیے کاریگری کر رہے ہیں بنگر اے شب کور اس آسیب را تو اے رات کے اعرص اس اڑکو دکھے لے نَبِت نو نو رُستہ ہیں از خاک تو مٹی میں سے بی گھاس کو اگا ہوا دیکھ لے بهط ہندستان ول را ہے تجاب ول کے ہندوستان کی وسعت کا بغیر تحاب کے مملکت برہم زد و شد تایدید سلطنت کو چپوڑا اور هم ہو گئے که جهد از خواب و دیوانه شود كہ وہ نيت سے اٹھے اور ديوانہ بن جائے می دراند حلقه و زنجیرما اور زنجریں توڑ ڈالا ہے جملگی برہم زند بے دردِ سر بغیر درد سر کے سب کو برباد کر دیتا ہے

ذکر کے ہندستاں کند پیل از طلب ہاتھی طلب میں ہندوستان کی یاد کرتا ہے أَذُكُوُوا اللَّه كارِ هر أويامش نيست "الله كى ياد كرو" ہر آوارہ كا كام نہيں ہے ليک تو آليل مشوہم پيل باش ليكن نو مايوس نه مو، ماتھى بن کیمیا سازان گردون را به بین آسان کے کیمیا گروں کو دکھے نقشبندانند<sup>ع</sup> در جُوِّ فلک آسان کی نضا میں نقاش موجود ہیں گر نه بنی خلق مشکیس جیب را اگر تو مشکیس گریبان والوں کو نہیں ویکھا ہے ہر دم آسیب ست ہر إدراک تو تیرے احمال یہ ہر وقت اڑ ہے زي بد ابراتيم ادهم ديد خواب یمی ہوا (حضرت) اہراہیم ادھمؓ نے خواب ویکھا لا جرم زبجيريا را بر وريد لا محالہ انہوں نے زنجیریں توڑ دیں آل نشان <sup>ع</sup> ديم مندوستال بود یہ ہندوستان کے دیکھنے کی علامت ہوتی ہے می نشاند خاک بر تدبیریا تدبیروں پر خاک ڈال ویتا ہے ترک تحمیرد ملک دنیا سر بسر دنیا کی سلطنت بالکل چپوڑ دیتا ہے

ع نمتشندان اولیا۔ گرنہ بنی اگر بختے اولیا نظر نہیں آتے ہیں تو ان کے آٹار دیکھ لے۔ ہردم۔ اولیاءاللہ کے نقر فات جاری ہیں۔ زیں۔ صنرت ایراہیم کی روح ہاتھی بنی انہوں نے روحانی وسعت کو بغیر تجاب کے دیکھا۔ ہند وستان یعنی روح کا اصلی وطن عالم غیب۔

ہیں۔ ہیں رون ہوں ہوں سے روحان و ست و بیر جاب سے دیوانہ بن کرافعتا ہے۔ ی نشاعہ جوعالم غیب کا خواب میں مشاہدہ کرلیتا ہے وہ سے آل نشال - عالم غیب کے مشاہدہ کا افریہ ہوتا ہے کہ انسان خواب سے دیوانہ بن کرافعتا ہے۔ می نشاعہ بچوعالم غیب کا خواب میں مشاہدہ کرلیتا ہے وہ تہ بیروں پرخاک ڈال دیتا ہے۔ آنچناں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، دل میں لور پیدا ہوجانے کی علامت رہے کہ انسان دنیا ہے چنغرادر آخرت کا مشاق ہوجاتا ہے۔

آنچاں کہ گفت پنجبر زنور کہ نشانش آں بود اندر صدور جیسا کہ بخبر اللہ نے اور کے بارے بمی قربلا ہے کہ سینوں بمی اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ حجافی جوید از دارالغرور ہم اِٹابت آرد از دَارُالسرور کہ دوری جابتا ہے آخت کی طرف رجوع بھی کتا ہے بہر شرح ایں حدیث مصطفی داستانے بشنو اے یارِ صفا بہر شرح ایں حدیث مصطفی داستانے بشنو اے یارِ صفا آخضور مصطفی کی اس حدیث کی تخری میں اے مطعم یارا ایک تصہ س لے

حکایت بی می بادشاہ زادہ کہ بادشاہی حقیقی بوے رُو نمود وَ یَوُمَ اس شنراوے کی حکامت جس کو حقیقی بادشای نظر آ گئی "اور جس دان يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيْهِ وَ أُمِّهِ وَ أَبِيْهِ نَقْدِ وَتَتِ او انان بما کے گا این بھائی اور اٹی مال اور اینے باب سے اس کے سامنے آگیا شدہ بادشاہی ایں خاک تودہ کہ کودک طبعال قلعہ گیری نام اس خاک کے وقیر کی بادشای جس کو بچوں کی سی طبیعت والے قلع نتح کرنا کہتے کنند آں کودکے کہ خیرہ آید بر سَرِ خاکِ تودہ بَر آید و لاف زند کہ میں وہ بچہ جو غالب آ جائے مٹی کے ڈھیر پر چڑھتا ہے اور چنی مجھارتا ہے کہ قلعہ مراست کودکانِ ویگر برقے رَشک برندکہ اَلتُوَابُ رَبیعُ تلعہ میرا ہے ووسرے نیجے اس پر رشک کرتے ہیں کیونکہ مٹی بچوں کا موسم بہار الطِّبْيَان آن بادشا براده چول از قير رنگها برست گفت ے وہ شَمْرادہ جب رکھوں کی قید سے جھوٹ کیا تو اس نے کہا کہ میں من این خاکهای رنگین را جال تودهٔ خاک ِ دول میگویم و زرو اس رتک برنگ خاک کو وہی بے قیت مٹی کا ڈھیر کہتا ہوں اور سونا اور اطلس عنه و اکسول نمیکویم من ازین اکسون رہزن رستم و بیک سو اطلس اور اکسوں نہیں کہا ہول میں اس راہران اکسول سے نجات یا عمیا اور ایک دم جستم وَ اتَيْنَاهُ الْحُكُمَ صَبيًّا ارشادِ فِي رامُرورِ سالها حاجت نيست كود مميا اور ہم نے اس كو بحين ميں علم عنايت كر ديا الله كى رہنمالى كے ليے سالول وَر قَدُرتِ كُنُ فَيَكُونُ مُسَ صَحَن قابليت عُويد كافرورت بيس بي موجابس موكميا والىقدرت من كونى فض قابليت كابات بيس كمتاب

ا وارالغرور وجو کے کا کمر وزیا وارالسرور خوتی کا کمر وعالم آخرت بہرایں۔ایک مضمون کانشریج کے لیے حسب ذیل قصد ک او

ے المس ریشمین کیڑا جس رفتش دلکار دیں ہوتے ہیں۔ اکسوں۔ کالا دیا۔ و بیک سو۔ انسان کے مراتب بلند ہونے ہیں سالہا سال کی ریاضیں جی منرور کی دیس ہیں بلکہ بیک وقت عروج حاصل ہوجا تا ہے۔

ظاہر و باطن مُزَین از ہنر جس کا ظاہر اور باطن ہنر سے آراستہ تھا صافی عالم بر آن شه گشت ورد ال بادشاء پر صاف دیا کدر ہو گئی كه نماند از تفسِّ آلش الثك او آگ کی موزش سے اس کے آنو نہ رہے کہ کی یابید در قےے راہ آہ کہ اس عمل آہ کو راستہ نہ کما تھا عمر مانده بود شه ببدار شد میکه عمر باتی رو گئی تھی، شاہ بیدار ہو گیا کو ندیدہ بود اندر عم خولیش کہ ال رنے عمر بم نہ دیکھی تھی كيس مطوق آمد اينجال با بدن (لیکن) ہے جان بدن سے کیٹی ری وزدّم شادی بمیرد اینت لاغ اور خوشی کی بھونک سے (بھی) بھتا ہے یہ کھیل ہے ایں مطوق شکل جای خندہ است یہ طوق نی ہوئی شکل، ہننے کا مقام ہے آنیخال عم بود از تسبیب رب ایبا عم، الله (تعالی) کے سبب بنانے سے تھا وال زیک رُدی دگر احیا و برگ وی دوسری حیثیت سے زندہ کرنا اور سربزی ہے بازہم از سوی دیگر اِنتساک پیر دوہرے کی نبت سے زندگی ہے

بادشاہے داشت کیک زیبا پسر ایک بادشاہ کے ایک حسین لڑکا تھا خواب لويد أوكال پسر ناگاه بمرُ د أس نے خواب میں دیکھا کہ اس کالڑکا اجا تک مرحمیا ہے خشک شد از تاب<sub> ا</sub>آتش مشک او آگ کی گری سے اس کی منگ (آئکھ) خلک ہوگئ آنیخال پُرشد ز بؤودِ دَرد شاه ِ بادشاہ درد کے دعوئیں ہے ایبا پر ہو گیا خواست مُردن قالبش بيكار شد وہ مرنے لگا اس کا جم بیار ہو گیا شادیے آمد ز بیداریش پیش بیداری سے اس میں الی خوشی بیدا ہوئی که زشادی خواست هم فانی شدن وہ خوشی سے سرنے کو تھا از دم عم می بمیرد این جراغ یہ جراغ عم کی پھونک سے بچھ جاتا ہے درمیان این دو مرگ او زنده است وہ ان وہ موتول کے درمیان زندہ ہے شاه<sup>ع</sup> یا خود گفت شادی را سبب بادشاہ کے سوچا خوشی کا سبب ایں عجب یک جزو از یک رُوی مرگ یہ تعجب ہے، ایک جز ایک حیثیت سے موت ہے آل کے نبت بدال حالت ہلاک ایک کی نبت ہے وہ بلاکت ہے

ا خواب-اسبادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ اس کادہ میں لڑکا مرکیا۔ آئی۔ لین کم کی آگ۔ منک آور لین اس کی آکسیں۔ آور لین آور نے کی اس میں طاقت شدی خواست۔ اس خواب میں بادشاہ مرنے کے قریب ہو کیا اور جسم بریار ہو گیا لیکن ابھی عمریاتی تھی ابغا ابیدار ہو گیا۔

میں اس میں طاقت شدی خواست۔ اس خواب میں بادشاہ مرنے کے قریب ہو گیا اور جسم بریار ہو گیا۔

میں اس میں اس کو اس کو اس خوشی ہوئی کے عمر بھر بھی شہولی تھی۔ کہ زشادی۔ اب وہ خوشی سے مراجاتا تھا انتہائی خوشی بھی موت کا سب بن جاتھ ہے۔

میں اس کی جس مرد ہے لیے طوق بن کمیا اور اس کو پرواز شرنے دیا۔ مطوق۔ وہ جس کے گلے میں طوق پرہنا دیا جا سے۔ اس جرائی ۔ سیجب مراجاتا کے اس کے اس کو کی میں اس کے بھی میں اس کے میں طوق پرہنا دیا جا دواس پر بھی میں اس کی درمیان انسان زیم ورہتا ہے اور اس پر بھی میں اس کے درمیان انسان زیم ورہتا ہے اور اس پر بھی میں میں کہ کے اس دونوں سیوں کے درمیان انسان زیم ورہتا ہے اور اس پر بھی

آتی ہے کہ انسان کاجم روح کے مطلے کاہار بتا ہوا ہے۔

یا شاہ۔بادشاہ نے سوچا کہ ایساغمناک خواب اس قدرخوشی کا سبب ہے ،بیسب ہجھ اللہ تعالیٰ کی جانب ہے ہوں ہاہے۔ اس عجب وہی خواب موت کا سبب بھی ہوا۔ آس کے۔ بہت می چیزیں ایسی ہیں کہ دو ایک جانب موت کا سبب بنی ہیں آؤ دوسری جانب منب بھی بنی ہیں آؤ دوسری جانب دندگی کا سبب بھی بنی ہیں آؤ دوسری جانب دندگی کا سبب بھی بنی ہیں۔

شادي تن <sup>ل</sup> سوي دنیاوی کمال جم کی خوشی ونیاوی اعتبار سے کمال ہے خنده را در خواب جم تعبیر دال خواب میں بنی کی تعبیر سمجھ لے . گربیه را دَر خواب شادی و فرح خواب عمل رونے کی، خوشی اور مسرت شاه<sup>ع</sup> اند خید کایں عم خود گذشت شاہ نے سوچا کہ ریہ غم مکذر عمیا ور رسد خارے چنیں اندر قدم اور اگر اليا كانا ياؤل من جيم چتم زخے زیں مبادا کہ شود خدا کرے ای هم کا کوئی صدمہ نہ پنجے ۔ چول<sup>ے</sup> فنا را شد سبب ہے منتہا جبکہ موت کے بے انہا سبب ہیں صد در يجيه و دَر سوي مرگ لدليغ ڈسنے والی موت کے لیے سکووں کمرکیاں اور ور ہیں رُلِغُ رُلِغٌ کِنْ آل دربایِ مرگ موت کے دروازوں کی کڑوی چوں چوں از سوي تن دردما بانگ درست جسم کی جانب سے دروہ وروازے کی آواز ہیں میں برُد بر خوال کتاب طب را خردار! جا طب کی کتاب بڑھ

سوي روزِ عاقبت نقص و زوال آخرت کے دن کے اعتبار سے تقص اور زوال ہے كربير كويد با دَريخ و أندبال افسوس اور غم کے ساتھ رونا کہتا ہے ہست در تعیر اے صاحب مَرُح تعبیر ہے اے خوشی والے! لیک جال از جنس این بدطن مکشت لین اس جیسی چیز ہے جان بدگمان ہو گئ ہے کر زود گل، یادگارے بایدم آگر پھول جاتا رہے، میرے لیے کوئی یادگار جاہے یادگارے بایدم کر او رود اگر وہ مز جائے تو میرے لیے کوئی یادگار جاہیے کیں کدائیں راہ را بندیم ما تو ہم کون سے راستہ کو بند کریں گے؟ مى كند اندر كشادن ژليخ ژليخ جو کھولنے میں چوں چوں کرتے ہیں نشود گوش حریص از حرص بُرگ سازوسامان کے لائے کی وجہ سے لائجی کا کان بیس سنتا ہے وز سوي خصمال جفا بانگ ورست تخالفول کی جانب ہے، ظلم دروازے کی آواز ہے تا شارِ ریک بینی رنجها تاکہ تو ریت کی شار کے امراض دیکھے

ے شادکیآن۔جسمانی خوٹی دنیاوی اعتبارے کامل ہے آخرت کے اعتبارے زوال ہے۔خندہ تجبیر دینے والے خواب میں ہنمی کی تعبیر رنج اورغم ہے کرتے بیں اورخواب میں رونے کی تعبیر سرت اورخوثی سے کرتے ہیں۔

ع شآه۔شاه نے سوما کہا کر چہ قواب کی بات ختم ہوگئ ہے جین ایک برنلتی باتی ہے اب اگر خدانخواستہ لڑکامر سے تو اس کی کوئی یادگار تو باتی رہنی جا ہے۔ محک ۔ بعن لڑکا۔ یادگار۔ بینی اس کی یا دولانے والا اس کالڑکا۔ چٹم زنمے ۔ خدا کر سے لڑکے کے مرنے کا معدمہ بھے نہ پہنچ بہر صال احتیاط کا نقاضا ہے کہاس کی یادگار کا بندو بست کر لیما میاہیے۔

ع چوں۔ موت کے میکزوں اسیاب ہیں ان پر قابو پانا مشکل ہے۔ مردد بچہ۔ موت کے آنے کے میکزوں راستے اور دروازے ہیں جب و ورروازے و کی جب و ورروازے کے میکزوں راستے اور دروازے ہیں جب و ورروازے کی میلتے ہیں تو ان کے کواڑ چوں چوں کرتے ہیں۔ ان کی چوں چوں کی آ واز ونیا کی حرص کی وجہ سے کان جیس سنتے ہیں۔ از موی تن۔ جسم کی ورد اور شمنوں کے کواڑ چوں کے کواڑوں کی چوں چوں ہے۔ تا تھا رد گیا۔ لیسٹی لا تعداد۔

تارِ عِلْتِها نظر کن مُلُ<del>جَ</del>بِ<sup>ا</sup> باریوں کی آگ کو شعلہ زن دیکھے ہر دو گاہے پُر نِهِ کَرْدُمِها چه است ہر دو قدم پر بچھوؤں سے مجرا ہوا کوال ہے زو بگیرانم چراغِ ویکرے میں اس سے ایک دوسرا چراغ حاصل کر لوں كر بياد آل كي جراع از جا رود اگر ہوا ہے، ایک چراغ بجھ جائے تشمّع دل أفروخت از بهر فراغ فراغت کے لیے دل کی سمع روش کر کی ہے پیشِ محمم خود نهد او شمِع جال وہ این سامنے روح کی سمع کھ لے سَمِّع فانی را بفانی دِکر فنا ہونے والی مع کو دوسری فنا ہونے والی کے بدلے میں گفت با خود نیست بیرول رفتنے خودی والے کی گفتگو باہر نکلنے کی تہیں ہے

عروس خواستن بادشاہ از بہر پسر از خوف انقطاع کسل نسل کے منقطع ہونے کے ڈر سے بادشاہ کا اپنے لاکے کے لیے دہن کا جاہا

تا بماند زیں تزؤج سل او تاکہ اس نکاح ہے اس کی سل باتی رہے فرخ او گردو ز بعد باز بن جائے اس کا بچہ باز کے بعد باز بن جائے معنی او در وَلد باقی بود اس کی سوابیه مصطفیٰ کے کہ اُلُولُدُ سِوابیه مصطفیٰ کے کہ اُلُولُدُ سِوابیه مصطفیٰ کے کہ المُولُدُ سِوابیه مصطفیٰ کے کہ بچہ باپ کا راز ہے مصطفیٰ کے کہ بچہ باپ کا راز ہے

اے پیر یر خوال دے فیرستِ طب اے بیٹا! تھوڑی در کے لیے طب کی فہرست پڑھ لے زال ہمہ برمن دریں خانہ رَہ اُست اس گھر میں ان سب کا میری جانب راستہ ہے یاد تندست و چراهم ابترے ہوا تیز ہے اور میرا جراغ ناقص ہے تا بود کز ہر دو یک واقی شود تاکہ دونوں میں سے ایک باقی رہے ہمچو عارف کز تنِ نافض چراغ جیما کہ عارف (باللہ) نے جسم کے ناتص جراغ ہے تاکہ روزے کایں بمیرد ناگہاں تاكه اگر يه كى دن اطاعك مر جائے او تکرد جو این قهم لین داد از غرر وہ یہ نہ سمجھا اس نے دھوکے سے وے ویا جارہ اندیشید کلین جارہ نے اس نے تدبیر سوچی کیکن تدبیر نہیں ہے

پس عروسے خواست باید بہر اُو اس کے لیے ایک دہن طاش کرنی جاہیے گر رود سوی فنا ایں باز باز اگر رود سوی فنا ایں باز باز صورت اگر زینجا رود اس باز کر زینجا رود اس باز کی صورت اگر اس جگہ سے چلی جائے بہر ایں فرمود آل شاہ شاہ بہر ایں فرمود آل شاہ شاہ بال شاہ شاہ بال شاہ شاہ سے اس شریف شاہ

ے ملتجب شعلہ زن۔ زاں ہمہہ ہرمرض کابدن میں راستہ ہے۔ جراغم یعنی میر سائڑ کے کے اوالا دنیں ہے۔ دیگرے۔ یعنی لڑکے کے اوالا وہوجائے۔ تابود۔ خدانخواستہ بیامر سے تو پوتارہ جائے۔ ہم چو۔ بادشاہ کی تدبیرائی تل تھی جسے باخداانسان کرتا ہے کہ جم کا چراغ بجھ جائے تو دوح کا چراغ روثن

رسید ۲ اونکرد۔بادشاہ اورعارف کے کام میں فرق ہے کہ اس نے فانی کا بدل فانی سوجالینی لڑکے کا بدل پوتا۔ جارہ۔بادشاہ نے جو تدبیر کی وہ درست نہی چونکہ وہ خودی میں مبتلا تھا اس لیے اس کی گفتگو مصیبت ہے باہر نکلنے کی شتمی۔

ع عردی در این رزوج و مان کرنا باز یعن از کار فرخ بریم کا بچریعن از کے کا از کار معنی اُوراز کے کی خوبیاں ۔ بہرای بچونکہ بیٹے میں باپ کی خوبوہ وتی ہے ای لیے آخو موروقی ہے ای لیے آخو موروقی ہے آخو مالیا ہے آلو لَدُ مِولاً بِیَدِ" بچہ باپ کا دانہ ہے۔"

می بیاموزند طفلاں را رحرُف<sup>ا</sup> بچوں کو ہنر سکھاتے ہیں چوں شود آل قالب ایشال نہال جب ان کا جم چپپ جائے بہر رُشیر ہر صغیر مستعد ہر صاحب استعداد یے کی رہنمائی کے لیے جفت خواجم پورِ خود را خوب کیش ایت او کے کے لیے خوبصورت بیوی لاؤں کا نے نیل بادشاہے طالحے نہ کمی برمعاش بادشاہ کی تسل کی نے اسپر حرص فرج ست و گلوست نے دو جو شرئم گاہ اور طلق کی حرص کا قیدی ہے علس چوں كافور نام آل سياه بالعكس، جبيا كه حبثى كًا نام كافور نیک بخت آل پیں را گویند عام کوڑھی کو عوام نیک بخت کہتے ہیں بَرِ نوشته مير يا صدرِ أجل يا يزا صدر لكما ب نام ميرانِ اجل اندر بلاد شہروں میں بدے حاکموں کا نام جانِ او بسته است تعنی جاه و مال جان بندمی ہے، لیخی جاہ و مال میں

ببرِ این معنی ہمہ خلق از شغف ای کیے تمام لوگ شوق سے ا بمائد آل معاتی در جهال ا که دنیا می وه خوبیال باتی رئیل حق بحکمت حرص شال دادست و جد الله (تعالى) نے دانائى سان كورس اور كوشش عطا كردى ہے من ہم از بہر دوام نسل خولیش میں ہم ان بہر نسل کی ہیگی کے لیے میں رخواہم نسل صالح وخراہم نسل صالح کے میں کئی کی نیل کی اوکی جاہوں گا شاه خود آل صالح ست آزاده اوست بادثاه وه ب، جو نیک اور آزاد ب مَر اسيرال لله را لقب كردند شاه لوگوں نے قیدی کو شاہ کا لقب رہا ہے شد مفازه بادب خوتخواره نام خوْنُوار جُگل کا نام، مفازه بتأ بر امير شهوت و خص و اكل ہر شہوت کور لائے اور آرزو کے قیدی کو آل امیرانِ اُجل<sup>ع</sup> را نعام داد ان موت کے قیدیوں کو عوام نے دے دیا ہے صدر خواندش که در صفت نعال اس کومدر کہتے ہیں جس کے جوتوں کی صف میں اختيار كردن بإدشاه وُخترِ زاهد را از جهت پسر و اعتراض كردنِ بادشاہ کا لڑکے کے لیے ایک زاہد کی لؤکی کو ختنب کرنا اور مگمر والوں کا

ا حرف كار مكراد لا دكوا بنا بنر سكما تا بهتاك وه بنراس كمرن كي بعد بحى باقى رب حق الله تعالى في والدين من بيجذب اى لير كما بهك ان کے ہنران کے بعد بھی اِتی رہیں میں ہم ۔ بادشاہ نے کہا میں بھی اپی سل باتی رکھنے کے لیے اسپے اڑکے کی شادی کردوں گا۔ مساتے ۔ الرکے کی ربن كى نيك فنس كارى و بناؤل كالم ما تلح يدكارو بدمناش ما تلح بإخداانان كوشاه كهنا جا يدونيا دارتوشرم كاه اورحلق كالقيدى موتاب-ع سیران عام بادشاه و اوشاه کهاتوایهای بهبیا که جیها که جیها که میان می کانام کانورد که دیاجائے بید بالنکس بات معموماً بادشاه کھانے بینے اور عماثی کے قیدی ہوتے ہیں جبٹی کالا ہوتا ہے، کا نورسفید ہوتا ہے۔ شد مغاز ہ کے مغاز ہ کے مناز ہے کا میانی کی جکہ لیکن جنگل کومغاز ہ کہا جاتا ہے صالا تکدہ ہلا کت کی جکہ

بر بی روز می کوئی بخت کهاجا تا به حالانکهاس سے زیادہ بدنصیب کون اوگا۔ سے اجل بہلے معرع عرب موت میں میں ہے، دومرے معرع علی بزرگ کے معنی علی ہے۔ نعال۔ جوتے بینی رجہ اور مال۔ افتیار کرون رہاہ نے لڑے کی دہن بنانا ایک نیک فض کیاڑی کو پہند کرلیا ہوی نے اس پراعتر اضات شروع کردیے۔

اہل بیت و نگ داشتن ایٹال از پیوند درویٹال اعتراض کنا اور درویٹول کے ساتھ اس رفتے سے ذلت محسوں کنا

بهر يوراً خويشتن شاه از نهفت یادشاہ نے چیکے چیکے اینے لڑکے کے لیے ایں خبر در گوش خاتوناں رسید یہ خبر عورتوں کے کان میں پیچی شرطِ كفويت بود در عقل و نقل عقل اور نقل میں جوڑ شرط ہے تا بہ بندی ہورِ مارا ہر گدا کہ میرے نے کو فقیر کے ساتھ باندھ دے كو عنى القلب از دادٍ خداست كيونكم وہ خدا كى وين سے دل كا مال دار ہے نز نتیمی و تسل ہمچوں گدا نہ کہ فقیر کی طرح کاعلی اور کینہ بن سے آل ز فقر و قلت دُونال جداست وہ کمینوں کی کی اور فقر سے جداگانہ ہے ویں ز کنج زَر بہمت ہے جہد بر مونے کے فزائے سے ہمت کی دجہ سے بھا گا ہے میکند او را گدا گوید جام کتا ہے، اس کو برد انسان فقیر کہتا ہے یا نار گوہر و دینار ریز یا نجهادر کرنے اور بھیرنے کیلیے موتی اور دیار ( کہال ہیں)؟ ماقی غمہا خدا از وے بُرید یاتی عموں کو خدا نے اس سے جدا کر دیا ہے

این سخن را نیست یایان خواست جفت اس بات کا خاتمہ نیس ہے بوی مانگ کی شاہ جوں با زاہرے خولتی گزید بادشاہ نے جب ایک زاہد کے یہاں رشتہ پند کیا مادرِ شهراده گفت از نقص عقل عقل کی کی می وجہ سے شغرادے کی مال نے کہا تو ز شخ و بحل خوابی وزدما تو کنجوی اور بخل اور مکاری ہے جاہتا ہے گفت صالح را گدا گفتن خطاست اس نے کہا نیک شخص کو فقیر کہنا علطی ہے در قناعت <sup>ب</sup> میگریزد از تقی یر بیز گاری کی وجہ سے وہ قناعت اختیار کرتا ہے قلَّت كال از قناعت وز تقاست وہ کی جو قناعت اور پرہیزگاری کی وجہ نے ہے حبرُ آل گر بیابد سر نہد وہ اگر ایک حبہ مجھی باتا ہے سر جھکا دیتا ہے ش<sup>ع</sup> کہ او از حص قصدِ پر حرام وہ بادشاہ جو حص کی وجہ سے حرام کا ارادہ گفت کو شم و رقلاع اُو را جہیر أس نے کہا شہراور قلعاس کے باس جہزیں دینے کوکہاں ہیں؟ گفت رَو ہر کو عم دیں برگزید أس نے کہا، جا جس نے دین کاغم اختیار کر لیا

۔ یا پورلز کا کفویت بٹریعت اور عمل کہتی ہے کہ لڑ کے اور لڑکی کا جوڑ ہونا جا ہے۔ بھے بخت تسم کا بٹل۔ وہا۔ مریعنی تو خرج سے ڈر کر تغیر کھرانے میں لڑکے کی شادی کرنا جا ہتا ہے۔ گفت۔ تیک اور قانع انسان کو گدااور تغیر کہنا درست نہیں ہے۔

ے تناعت تھوڑے پرمٹر ،اگرانسان تقوے کی وجہ ہے تناعت اختیار کرتا ہے تو اس کو گدائیں کہا جا سکتا ۔ جبہ گداادر قانع میں بہت فرق ہے گدا ایک بیبہ کے لیے سرجھ کا دیتا ہے اور قانع فز الول پر لات مار دیتا ہے۔

یں۔ شر۔ جوباد شاہ کمانے میں طال اور ترام کا فرق نہ کرے بر رگ لوگ اس کو گدا کہتے ہیں۔ گفت۔ ملکہ نے کہاان لوگوں کے پاس نہ علاقہ ہے نہ قلعے جو دہ لڑک کو جیز میں دیں گے نہ لڑک کی دفت ڈولے پر نٹار کرنے کے لیے زروجواہر ہیں۔ گفت رور شاونے ملکہ سے کہا کہ جھے اب دین کی فکر ہے اور جوشن دین کی فکر میں لگ جاتا ہے دوسرے غول سے آزاد ہوجاتا ہے لہذا بھے جیز وغیر ہنہ ہونے کا کوئی غم وفکر نہیں ہے۔

از نزادِ صالحے خوش جوہرے عمورہ والے ایک نیک شخص کا نسل سے چہرہ اش تابال تر از خورشید چاشت چارہ کری دن کے سورہ سے زیادہ دونن چہرے وال کر کوئی دن کے سورہ سے زیادہ دونن چہرے وال کہ خوبی کی دجہ سے بیان نہیں ہو گئی ہیں حسن و مال و جاہ و بخت منتفع سے مال و جاہ و بخت منتفع سے دنیاش ہمچول پیشک و مو در تیج دنیاش ہمچول پیشک و مو اس کے بیجھے دنیا کو مینی اور بال (مجھ) ور بود اشتر چہ قیمت پیشم را اور اگر ادن ہیں تو ادن کی کیا تیت؟

غالب آر شاہ و پہندید وفتر کے بادشاہ عالب آگیا اور اس نے ایک لڑی پندکر لی ور ملاحت خود نظیرِ خود نداشت میں وہ اپنا خانی نہ رکھتی تھی حسن وہ اپنا خانی نہ رکھتی تھی حسن وختر ایس خصالش آپخال الرک کا حن (اور) اس کی یہ تصلیم الکی تھی صیدِ دیں کن تا رَسد اندر تیج وین کن تا رَسد اندر تیج وین کن تا رَسد اندر تیج آخرت کو اونٹ کی قطار جھے آخرت کو اونٹ کی قطار جھے اگر و اونٹ کی قطار جھے گھر کئی شخر نبود ترا کی گھر کئی گھر کئی گھر کئی گئی گھر کئی گھر کے گھر کئی گھر کے گھر کے گھر کئی گھر کئی گھر کئی گھر گھر کے گھر کئی گھر کے گھر کے

جادوئی علی کردن کمیر کاملی شاہرادہ را و فریفتہ شدنِ شاہرادہ ایک کالمی برمیا کا شمرادے پر جادو کر دینا ادر شنرادے کا عاشق ہو جانا

چوں پر آمد ایں نکاح آل شاہ را
جب اس شمادے کا نکاح ہو گیا
از قضا کمپیرک جادو کہ بود
قضاۓ (خدادندی) ہے جادوگرنی بدھیا جو کہ تھی
جادوئی کردش عجوزِ کا بلی
جادوئی کردش عجوزِ کا بلی
شہ بچہ شد عاشق کمپیر زشت
شمادہ بد صورت بدھیا پر عاشی ہو گیا
شمادہ بد صورت بدھیا پر عاشی ہو گیا
ایک کالا بجوت اور کالی عورت
زال سیہ رہوئے ضبیفِ نابکار
اس کھوئ، خبیف نابکار کی دجہ ہے

ا مالب آمد بتجدید بواکد بادشاه نے ملکہ کی باتنس نہ سنیں اور ایک ٹیک فض کاڑک کومیا ہ لایا جوانجا کی حسین تمی جس کا حسن بیان سے باہر ہے۔ مسید دیں مولانا فرماتے ہیں کرانسان کودین حاصل کرتا جا ہے دوسری چیزیں اس کے تالی ہیں وہ اسلی مقصود نہ بونی جا ہمیں۔

ع آخرت آخرت کی مثال اونوں کی قطار کی ہے اور دنیا کی مثال ان کی جنگندس اور بالوں کی ہے۔ پہم بکو تی ۔ اگر و محض ان کے اون کی نگر میں لگا تو قطار ہاتھ شرآئے گی۔ جاوو تی ۔ شاوی کے بعد شنم اوے پرایک بو حیاجا دو کرنی نے جوکا کی تھی جا دو کر دیا ، وہ بو حیا اس پر عاشق ہوگئی آوراس کو اینے جال میں پینسالیا۔

س باللى بالل معلاقه كامادومشرورتها ممير بدهيا، بوزها كابولى كالمى زال شنراده اس ضبيث كمشق عن مدموش رين لكاورلاخرموكيا-

نے خرد ہشت آل ملک را نے ضمیر اس شبرادے کی نہ عمل جھوڑی، نہ دل بوسه جایش تعل کفش گنده پیر برصیا کی جوتی کا علا اس کی بوسہ گاہ تھی تا ز کاہش نیم جانے ماندہ بود يهال تك كه گھٹاؤ كى وجہ سے آدھى جان رہ كئى تھى اُو ز سکرِ سحر از خود بے خبر وہ جادو کے نشہ سے اینے آپ سے عافل تھا ویں پیرع برگریہ شال خندال شدہ یہ گڑکا ان کے رونے پر ہنتا تھا روز و شب می کرد قربان و زکات دن راتِ قربانی اور خیرات کرتا تھا عشق کمپیرک ہمی شد بیشتر بیشتر بیشتر بیشتر بیشتر ما مشق کمپیرک عشق بردهتا تقا چاره او را بعد ازین لابه گریست اس کے بعد اس کی تربیر (اللہ کے سامنے) خوشام ہے غير حق بر ملك حق فرمان كراست الله (تعالى) كى سلطنت من الله (تعالى) كے علادہ كس كا حكم ب وست گیرش اے رحیم و اے ؤ دُود اے رحم کرنے والے! اے محبوب! اس کی وسیری کر در خلاص پسر از جادوئی کابلی

آل نود ساله عجوزِ گنده پيرا اس توے سالہ بردھیا کھوسٹ نے تا بسالے بود شیزادہ اسیر یهال تکو که شنراده ایک سال قیدی ریا صحبتِ کمپیر او را می رَبود برم صیا کی صحبت اس کو بتاہ کر رہی تھی دیگرال از ضعف وے با دردِ سَر دوسرے اس کی کزوری سے درد سر میں تھے ایں جہاں بر شاہ چوں زنداں شدہ بادشاہ پر سے دنیا قید خانہ کی طرح ہو گئی تھی شاه کس بیجاره شد در بُرد و مات اس بازی میں بادشاہ لاجار ہو گیا زانکہ ہر جارہ کہ می کرد آں پدر اب جس قدر بھی تدبیر کرتا تھا پر<sup>س</sup> یفیں کشتش کہ مطلق آل سریست تواس کویقین ہوگیا کہ (بیر)مطلقان (الله) کی جانب ہے ہے سجده می کرد او که هم فرمال تُراست دہ تجدے کرتا کہ تیرا ہی علم ہے کیکن این مسکیل ہمی سوزد جو عود لیکن سے مسکین اگر کی طرح جل رہا ہے مستجاب شدن دعاي بادشاه

يهال تك كه بادشاه كى يا رب يا رب اور فرياد كى وجه \_

کابلی کی جادوگری ہے چھکارے کے بارے میں یادشاہ کی دعا قبول ہونا تازیا رب یا رب و اُفغانِ شاہ ساحرے استاد پیش آمد ز راہ

المرح اسماد جین امر ر راہ ایک استاد جادوگر، سنر سے سامنے آ میا

ا گندہ ہیں۔ بہت بوڑھایا بڑھیا۔ ملک۔ بین شنرادہ صفیر۔ ول تابسا لے۔ ایک سال تک شنرادہ اس کی قید میں رہااور اس کی جوتیاں چومتا تھا۔ صحبت کیجنی اس بڑھیا کی ہمبستری ہے وہ کمل کرآ دھارہ کمیا تھا۔ دیجراں۔ دوسرےاس کی لاغری کود کھے کر در دِسر میں جٹلا ہوئے اوروہ اپنی حالت سے بے خبرتھا۔

ی و پی پسر-بادشاه شنمراد بے کئم میں روتا تھا تو شنمراد واس کے رونے پر ہنتا تھا۔ شاہ بادشاہ اس جاد و کے معاملہ میں لا چارتھا اور صدقہ خیرات کرتا رہتا تھا کہاس کے ذریعے بیہ مصیبت کل جائے۔ زائکہ۔اگر و واس جاد و کا کو کی تو ژکرا تا تھاتو جاد واور مضبوط ہوجا تا تھا۔

سے پی - جب کوئی تر بیرکارگر نہ ہوئی تو اس کو یقین ہوگیا کہ بیرس بچھ اللہ کی جانب ہے ہے ای کے سامنے رونا اور دعا کرنا چاہیے البند اس نے اللہ کی عبادت اور دعا کیں تر بیرکارگر نہ ہوئی تو اس کے بیان ہیں اگر کی طرح جل رہا ہوں میری دیکھیری فرما۔ ستجاب۔ قبول شدہ۔ تازیارب۔بادشاہ کے یارب یارب ہے ایک جادہ گرسنرکر کے آسمیا۔

کہ اسیرِ پیرہ زن شد آل پسر کہ وہ لڑکا برھیا کا قیدی بن ممیا ہے بے نظیر و ایمن از مثل و دوئی بے نظیر اور مثل اور دوئی سے مطمئن تھی ور فن و ور زور تا ذات خدا ہنر اور طاقت میں اللہ (تعالیٰ) کی ذات تک بح بيتك منتهاي جويهاست یقیتاً دریاؤل کا آخرُ سمندر ہے ہم بدو باشد نہایت سیل را ای پر سیلاب کی انتها ہوتی ہے كفت اينك آمرم درمانِ زفت أس نے كہا اب ميں زيروست علاج آ محيا ہول جز من دای رسیده زال کرال سوائے جھے ہوشیار کے، جو اس جانب سے آ محیا ہے تک بر آرم من ز سحر أو دِمار اب میں اس کے جادو کی جابی مجا دوں گا نے نے شاگردی سحر مستخف ذلیل جادو کی شاگردی ہے نہیں ہے تا نماند شابزاده زرد رُو تاکہ شنرادہ پیلے چرے کا نہ رہے پېلوي د يوار ست اسپيد گور ایک دیوار، کے پہلو میں سفید قبر ہے تا آبه بینی قدرت و صنع خدا تاکه تو خدا کی قدرت اور کارگیری دیجے

او شنیره بود از دور این خبر اس نے دور سے سے بات سی تھی كال عجوزه بود اندر جادولي کوتکه وه يوهيا جادوگري مي دست بر بالای دستست اے فتی اے نوجوان! ہاتھ سے بڑھ کر ہاتھ ہے مُنتباي دستها دست خداست تمام ہاتھوں کا آخر خدا کا ہاتھ ہے نجهم ازو گیرند مایی اُبرہا ایر ای سے سرمانی طامل کرتے ہیں گفت شاہش کایں پسر از دست زَفت بادثاہ نے اس سے کہا یہ اڑکا ہاتھ سے کیا غیست متا زال را این ساحران ان جادوگروں میں کوئی برمیا جیما تہیں ہے چوں کف موتیٰ <sup>ع</sup> یہ اُمر کردگار اند(تعالى) كي عمر حفرت ) مؤى علي السلام كي الحدك الرح کہ مُرا<sup>ع</sup> ایں علم آمہ زاں طرف كينكه ميرا بيعلم ال (الله تعالى) كى طرف سے آيا ہے آمم تا بر کشایم سحر او میں آیا ہوں تاکہ اس کا جادو کھول دون سوئے گورستال بُرو وفت سخور مبح کے وقت قبرستان کی جانب جا سوي قبله باز کاد آن جاي را اس جگه کو قبلہ کی جانب کھود

ا اوشنیده اس جادد کرنے من لیا تھا کہ شخرادہ جادد کرنی کے بعندے علی ہے۔ کال بحوزہ کی کیداس بڑھیا جادد کرنی کی بہت شجرت تی - دست ۔

موانا نافرہاتے ہیں دنیا علی ہٹرمندے بڑھ کرہٹرمند ہے تام ہٹرمندیاں خدار جا کرخم ہوتی ہیں۔ بہتر مندر کے ابخر اسبادل بین کریہ سے ہیں گفت ہادشاہ نے اس آنے والے جادد کرے کیا کہ شخرادہ ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا۔ آھی۔

اس جادد کرنے کہا ہی اس کا ملاح بین کراتیا ہوں۔ نیست ۔ اس جادد کرنے کہا بڑھیا گئے ڈو ڈو ڈکا موائے میرے کوئی جادد کرتی سے کف موتی ۔

اس جادد کرنے کہا ہی اس کا ملاح بین کراتیا ہوں۔ نیست ۔ اس جادد کرنے کہا بڑھیا گئے ڈو ڈو ڈکا موائے میرے کوئی جادد کرتیاں ہے اور دوں گا۔

جر ہالم رح صورت موتی علیا لملام کے یہ بینیا کے جو سے نے تمام جادد کر دول کوگلست دی تھی ہم اس کا مقابلہ کر کے اس کے جادد کو تباہ کر دوں گا۔

سے کے مراب میراعلم خداد تھی الہام ہے ہیں نے کسی جادد گر ہے تیں سیکھا ہے۔ مستخف ۔ ذیل سوتی ۔ جادد کرنے کہا ہی ہوت تیرستان جا سے مودنا پھر وہاں آ ہے دول کے دول کے دول کے دول کے جادد کرنے ہادشاہ سے کہا کہ اس مفید تیرکو تبلہ کی جادب سے کھوونا پھر وہاں آ ہے دول کی دول آنے ہی اس مفید تیرکو تبلہ کی جادب سے کھوونا پھر کے خدا کی قدرت نظر آنا جائے گی۔

زُبده المرا بحويم رَبا كردم فضول خلاصہ بتاتا ہول، زاید کو جھوڑتا ہول گور را آل شاه آل دّم بر نشود بادشاہ نے نورا قبر کو کھولا صد گرہ بر بستہ بر یک تارِ مو ایک بال بر سیزوں گرہیں گلی ہوئی تھیں پس ز محنت بورِ شه را راه داد شبرادہ کو مصیبت سے نیات دی سوي تخنتِ شاه با صد المتحال بہت محنت سے بادشاہ کے تخت کی جانب در بعل کرده پسر شیخ و لفن لڑکے نے بغل میں تکوار اور کفن کیے ہوئے وال عروب نا اميد و بے مراد أور وه مايوس اور نامراد وكبن اے عجب ع آل روز روز امروز روز تعجب ہے وہ بھی ایک دان تھا اور آئ بھی ایک دان ہے كه طّلاب و قند مبد بيش سكال کہ گلاب اور شکر کوں کے سامنے تھا رُوی و خوی زِشت با مالک سیرد چرہ اور بری عادت بالک کے سیرد کر دی راز تحفت یا خدای کارساز خدائے کارماز ہے دل کی بات کہتا تھا کز من اُو عقل و نظر چوں در ربود كه ده (برمعيا) ميري عقل ونظر تمس طرح ايك في كني

کی درازست این حکایت تو ملول یہ قصہ کیا ہے (آور) تو درماعرہ ہے سوي گورستان رفت آن شاه زُود وه بادشاه فوراً قبرستان کی جانب گیا . خادُويها ديد ينهال اندرُو يرا جادو اس ش دبا بوا ديكها وال گره بای گرال را بر کشاد اس (جادوگر) نے ان مضبوط گرہوں کو کھولا آل پرع یا خویش آمد شد دوان وه شنراده بوش مین آ گیا (اور) دورًا سجده کرد و بر زمین می زد ذفن تجده کیا اور زمین بر تھوڑی رگڑی شاه آمیں بست و اہل شہر شاد شاہ نے جشن منایا اور شہر والے خوش ہو گئے عالم از سَر زنده گشت و یا فروز دنیا از سر نو ژنده اور بر رونق ہو گئی یک عروی کرد شاه او را چنال بادشاہ نے اس کی شاوی کی دعوت الیمی کی جادوي تمپير از غصه بمرُ د جادو گرنی برهیا رنج ہے مر گئی شاه آمیں بست و آمد در نیاز شاہ نے جش منایا اور نیاز مندی اختیار کی شاهراده در تعجب مانده بود شيراده تبجب ممل يهنسا تها

ے زبدہ۔خلامہ۔نضول۔زاید چیز۔جادویہا۔اس بڑھیانے ایک بال میں سیڑوں گر ہیں لگا کر جادو کیا تھاوہ اس قبر میں سے لکلا۔وال۔بادشاہ اس بال کواس جا دوگر کے پاس ہے آیا تواس نے اس کی گر ہیں کھول دیں ادر شمراد ہے کوجادو سے نجات دے دی۔

ے۔ آل پسر۔ جادوختم ہونے کے بعد شنمراد وفوراً ہاپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ در بقل۔ اپٹے قتل پرشرمند و تعااور اپنے آپ کو بحرم قرار دے کراپنے ساتھ تکواراد رکفن بھی لایا۔ آئین بست۔ جشن منایا۔

ے۔ اے بجب۔ مولانا فرماتے ہیں جس دن جادو ہوا تھا وہ بھی ایک دن تھا اور آج جبکہ جادوختم ہوا اورخوشیاں منائی جاری ہیں یہ بھی ایک دن ہے۔ عروتی لیعنی ولیمہ۔ جوجہنم کا داروغہ عروتی لیمہ۔ جالک۔ اس فرشتہ کا نام ہے جوجہنم کا داروغہ ہوگی ایک اس فرشتہ کا نام ہے جوجہنم کا داروغہ ہوگی اور شاہ انتہائی خوش تھا اور اللہ تعالی ہے راز ونیازی یا تھی کرتا تھا۔ شاہر آدہ۔ جب جادوختم ہوگیا تو اپنے معاملہ پرشنم اوہ جران تھا۔

کہ ہمی زو ہر ملیجاں راہِ حسن جو حینوں ہر حس کی راہ میدود کرتی تھی تا سہ روز از صدرِ اُو کم شد قواد تین دن کک اس کا دل سے عائب رہا تا که خلق از عشی اُو پر جوش گشت یہاں تک کہ مخلوق اس کی کے ہوٹی سے مضطرب ہوگئی اندک اندک فهم تشتش نیک و بد رفتہ رفتہ وہ انتھے کرے کو سیجھنے لگا کاے پر یاد آر ازال یار کہن اے بیٹا! برانے دوست کو (بھی) یاد کر لیا کر تا بدین حد بیوفا و مُر مباش اس حد تک بے وقا اور کڑوا نہ بن وارّ بيرم از چه دّارُ الغرور میں وہوکے کے گھر کے کویں سے نجات یا ممیا سوي نورِ حق ز ظلمت رُوی تافت الله (تعالی) کے نور کی جانب اُس نے تاریکی سے منہ موڑا تا بدائي مقصدِ خود وَالسلام

نو عروسے لید ہمچوں ماہِ حسن اس نے حس کا جاند جیسی رہن ریکھی كشت بيهوش و بُرو اندر فأد وہ بیہوش ہو گیا اور منہ کے عل کر بڑا سه شانه روز او بیهوش گشت تين دن رات وه بے ہوش رہا از گلاب و از علاج آمد بخود وہ گلاب اور علاج ہے ہوٹ میں آیا بعد سالے شاہ تقتش در سحن ایک مال کے بعد گفتگو کے دوران میں بارشادنے اس سے کہا یاد آور زال جمیع و زال فراش أس جميستر اور بيوى كو ياد كر كفت رَو من يافتم دار السرور اس نے کہا جائے میں نے خوشی کا محریا لیا جمیجاں عبر باشد جو مومن راہ یافت الیا عی ہوتا ہے جب مومن نے داستہ یا لیا تخلص ایں قصہ پر تفتم تمام میں نے اس قصہ کا پورا خلاصہ بتا دیا تاکہ تو اپنا متعود سجھ لے

در بیان آنکه شابراده آدمی زاده است پدرش آدم صفی خلیفه اس كا بيان كه شنرادے (يے) انسان (مراد) ہے اور اس (شنرادے) كا باب حضرت حق مبحودِ ملائکه و آل تمير كابلي دنيا است كه آدمي بچه را از پير آدم عليه السلام بركزيد والله (تعالى) كے خليف، ملائك كے مجود بين اور كالى يوميا دنيا ہے جس نے ببرید بسحر و انبیا و اولیا آن طبیب تدارک کنندهٔ اند آدم عليدالسلام كى اولا دكوجادد كے ذريعه باب معداكر ديا باور نى اوروكى دوعلاج كرنے والے طبيب إلى

اے برادر دال کہ شیرآدہ توئی در جہانِ کہنہ زادہ از نوی اے بمالی ا جان لے شمرادہ تھے ہے پرانی دنیا عمل تو نیا پیدا ہوا ہے

ا الوقرد اب الى دائن كے ياس كيا تو اس كوانتها كى حسين بإيا - كات اس كاحسن ديك كرے موش موكيا اور تين دن تك بے موش رماجس سے لوگ بريثان مو كے \_از كاب\_ بي مؤلى كا على جواتب ال كورفت رفت مولى آيا-

ع بعدمانے۔ایک سال کے بعد دوران مختکویں بادشاہ نے شنم ادے سے کہا کہائی برحمیاجادوگرنی کو بھی بعی یاد کرلیا کرو۔مر۔کروا۔وارالسرور۔ جنت معنی دارن دارالغرور دنیالین برهمیا جادو کرنی -

س بهم چناں۔ جومالت شخرادے کی کے اس بدمیا کویاد کرنا بھی پیندنہ کرتا تھا بھی مالت ایک موٹی ہوتی ہے جبکہ اس کولور خداد عمری ماصل موجائے وودنیا کے ظلمت کدو کو یاد کرنا بھی پندلیس کرتا۔اے برادر۔ہم نے اس تصمیل جو شمرادہ کہا ہے اس سے برآ دم زاد (انسان) مراد ہا اور کا کی جادو کرنی سے مراددتیا ہے جس نے تی آدم پر جادد کرد کھا ہے۔

کرده مردال را اسیر رنگ و بو انانوں کو (اینے) رنگ کا قیدی با لیا ہے ومبرم ميخوال و ميدم قُلُ اَعُودُ مر وقت قل اعجذ پڑھ اور دم کرتا رہ استعانت خواه از رَبُّ الْفَلَق صح کے سفیدے کے رب سے مدد جاہ کو با قسول خلق را در کیه نشاند كيونكراك في جادو كي ذراية خلوق كوكوي من دال وياب کرده شابال رادم گرمش اُسیر بادشاہوں کو اس کے گرم دم نے قیدی بنا لیا ہے عقدمای سحر را اثباتِ اوست وہ جادو کی گرہوں کو باندھنے والی ہے حَلِّ سَحِرِ او بیائے عامہ نیست اس کے جادو کا توڑ عوام کے بس کا تہیں ہے انبیا " را کے فرستادے خدا الله نعالی نبیوں کو کب بھیجتا؟ رازدانِ يَفُعَلُ اللَّهُ مَا يَشَا جو يَفَعَلُ اللَّهُ مَا يَشَآءُ كَا رازدال بو شابزاده مانده سالے و تو شصت شنراده ایک سال (پینما) تو سائه سال نے خوشی نے بر طریق سنتی تو نہ خوش ہے، نہ سنت کے داستہ کیر ہے نے رہیدہ از ویال و از ؤنوب نہ ویال اور گناہوں سے بیا ہوا ہے

کابلی جادُو ایں دنیاست کو کابلی جادوگرنی ہے دنیا ہے، جس نے چول در افکندت درین آلوده زون<sup>یا</sup> جَلِه اس نے فورا تھے اس گندگی میں ڈال دیا ہے تا رَبى زيس جادوني و زيس قلق تاكه ال جادو اور يريشاني سے نجات يا لے زال نبی دنیات را سحاره خواند ای کیے نی سے کے تیری دنیا کو جادد کرنی کہا ہے بیں فسونِ گرم دارد گندہ پیر خبردار! برهيا تيز جادد ركھتی ہے در درون سینه نقافات أو ست وہ سینہ میں (منتر پڑھ کر) پھوٹلیں مارنے والی ہے ساحرہ دنیا قوی دانا زنے ست جادوگرنی دنیا بہت عقل مند عورت ہے ور کشادے عقدہ او را عقلها اگر عقلیں اس کی گریں گھول سکتیں ہیں طلب کن خوش دَمے،عقدہ کشا آگاہ! گرہ کھولنے والا انجھا وم کرنے والا تلاش کر لے ہمچو ماہی<sup>ع</sup> بستہ اُستت او یہ شست اُس نے تھے پھل کی طرح کانے میں پھنیا لیا ہے شصت سال از شت او در تحتی تو ساٹھ سال سے اس کے کانے میں مصیبت میں ہے فاسقی بربخت نے دنیات خوب تو بربخت قاس ہے، نہ تیری دنیا ہی اچھی ہے

ا زوز اگر دال سے پہلے ترف علت ہوتو بعض جگہ اس کو ذال سے بدل لیتے ہیں۔ قبل اعو د۔ آئخضور صلی الله علیه دملم پر میہ سورت جادو کے تو ڑکے لیے میں اللہ علیہ دراں ۔ آئخضور صلی الله علیہ دملم نے دنیا کو جادوگر نی فر مایا لیے نازل ہوئی۔ ای مورت میں خدا کو دب الفلق مین کی سغیدی کا رب فر مایا کیا ہے۔ زاں ۔ آئخضور صلی الله علیه دملم نے دنیا کو جادوگر نی فر مایا ہے جوانسانوں کو جادو کے کئویں میں بند کر دیتی ہے۔ حارہ ۔ جادوگر نی فسون گرم ۔ تیز جادو۔ نفا ثابت منتر پڑھ کر پھو تکنے والیاں۔

ع من الرعم المعنى المنظمة المنظمة على المنظمة المنظمة

سخ او<sup>ل</sup> این عقد ہا را سخت کرد اس کے پھو تکنے نے ان گروہوں کو مضبوط کر دیا ہے تَا نَفَخُتُ فِيُهِ مِنُ رُّوُحِيُ رَا تَاكَهُ ''يَفُخُتُ فِيُهِ مِنَ زُوْجِيُ'' كَجْمَے جز بنع حق نسوزد لفخ سحر جادو کی پھونک، اللہ کی پھونک تی سے جلتی ہے رحمتِ او سابق ست از قهر أو اس کی رحمت اس کے قبر سے پہلے کے تا رَى اندر نَفُوسِ زُوجَت تاكه تو زُوِجَتْ والے نفول مِن واظل ہو جائے باوجود<sup>ع</sup> زال نايد إكلال برصا کے ہوتے ہوئے (جادو کر کی کر ہول کا) کھلنا حاصل نہ ہوگا نے کہ فرمود آل سراج امتال کیا امتوں کے چراغ نے نہیں فرمایا لیں وصال ایں فراق آں بود تو این کا وصال اُس کا فراق ہے سخت می آید فراق این ممر اس گذرگاہ کی جدائی شخت لگتی ہے چوں فراق<sup>ع تق</sup>ش سخت آید ترا جب کجھے نقش کی جدائی سخت کگتی ہے اے کہ صبرت نیست از دنیای دول اے وہ کہ تھے اس کمینی ونیا سے مبر میسر نہیں چونکه صبرت نیست زیں آپ سیاه جبد اس کالے پانی ے تھے میں مبرنہیں ہے

يس طلب كن تفخهُ خلاقٍ فرو خالق احد کی پھوتک کا طلب گار بن وارَماند زین و گوید بر تر آ اس سے چیڑا دے اور کھہ دے آگے آ جا رست این و آن دم ستخ مهر یہ ظلم کی پھونک ہے اور وہ محبت کی پھونک ہے سابقی خواہی برو سابق بخو تو آگے برمنا جاہتا ہے تو جا سابق کی تلاش کر کاے شہِ محور اینک مخرجت كيونكها عادو من متلاش رادع! يترع نكلنى حكمه در شَیکه در بر آل پیر دلال (اور) وه نازول بمرئ جال اور بغل من (نه آئے گی) اینجیان و آنجهال را ضرتال اس دنیا اور اس جهان کو دو سوتیس صحتِ أي تن سقام جال بود اس جم کی تندری جان کی بیاری ہے پس فراق آل مقردان سخت تر و اس قیامگاہ کی جدائی زیادہ سخت ہے تاجه سخت آید ز نقاشش جدا تو اس کے نقاش کی جدائی کس قدر سخت ہوگی؟ چونت مبرست از خدا ایدوست چول اےدوست! تجے فدا کی جدائی پرس طرح مبرآ گیاہے؟ چوں صبوری داری - از چشمہ إلله خدائی چشہ سے تھ میں کیے مبر ہے؟

ع جول فراق دنیا کا فتاش خدائے جب اس نتش دنیا کی مبدائی اس قدر شاق ہے تو خدا فتاش کی مبدائی س قدر شاق ہوگی۔ آ سیدیی و نیا۔ چشہ اللہ مین آخرت۔

چول زابراری جدا وز یَشُرَبُون تو یشربون اور نیکیول سے کیے جدا ہے اندر آتش افلی جان و وجود رجان اور جمم کو آگ میں ڈال دے چوں بہ بنی کرو فرو قرب را جب تو (خدا کی) شان و شوکت اور قرب کو و کھے لے گا کیں بُروں آری زیا تو خارِ خولیش تو این کانٹے کو یاؤں سے نکال دے زود رُ وَاللَّهُ اَعُلَم بِالصَّوَاب بہت جلد اور اللہ بہتر کو زیادہ جانا ہے ہر زمال جول خر در آب و گل مکفت ہر وقت گدھے کی طرح یانی اور مٹی میں نہ گر که نه بیند شیب و بالا را ز دور کیونکہ وہ دور سے نشیب و فراز کوئییں دیکھتی ہے زانکه بویش چیتم روش می کند کیونکہ اس کی خوشبو آنکھ کو روش کرتی ہے كرده حيتم انبيا را دُور بين نبیوں کی آنکھ کو دوربین بنا دیا ہے بين مشو قالع بنورِ مستعار خردار! عارضی نور پر قانع نه بن چیتم عقل و روح را گرکیس کند روح اور عقل کے جیٹم کو خارثی بنا دیتا ہے

چونکہ ہے ایں شرب کم داری سکون جبکہ ال کو ہے بغیر بختے سکون نہیں ہے گر بہ بنی کیک تفس حسن وَدُوْد اگر تو ایک لھے کے لیے خدا کا حن دیکھ لے جفه بني بعد ازال اين شرب را اُس کے بعد تو اِس سے کو مردار سمجھ گا جمیحو شنراده رسی در یارِ خولیش تو شفرادے کی طرح اینے دوست تک پہنے جائے. جهد کن تا در بیخودی خود را بیاب ایٰی فنائیت کی کوشش کر، خود کو یا لے ہر زمانے ہیں مشو یا خولیش جفت ہر وقت خودی میں مثلا نہ ہو از قصورِ چیتم باشد آل عثور وہ لغزش آنکھ کے قصور سے ہوتی ہے بوي پيرامان يوسٽ کن سند (حفرت) بوسف عليه السلام كے لباس كى خوشبو كاسہار الميكر صورت ِ<sup>ت</sup> پنهان و آل نورِ جبيل پوشیدہ صورت اور پیٹانی کے نور نے نورِ آن رُخسار برهمساند زِنار اس رضار کا نور، نار سے نجات ولاتا ہے عيم را اي نور حالي بين كند یہ فورا آ تکھ کو حال کو دیکھنے والا بتا ویتا ہے

ا آزاراری برآن پاک پس ہے اِنَّ الْاَبُوارَ یَشُوبُونَ مِنْ کَاْسِ کَانَ مِزَاجُهَا کَافُورًا 'نِک اُوگ ایسے بیالے سے تیس کے جس کی لونی · کافور ہوگی۔ کر بہ بنی۔ اگراللہ کا جلوہ کجنے ذرا بھی نظر آ جائے تو اپنی جسم اور دوح کو قربان کرڈالے۔ جیفہ مردار۔ قرب لینی خداو بمی قرب بہتے۔ جس طرح شغرادہ اپنی حقیق کہوب کو پالے اور دنیا کا کاٹنا پاؤں سے نکال پھینک۔

یے جہدکن۔اس کار کیب بھی ہے کہ فنا کا درجہ حاصل کرلے۔ ہرزمانے۔فنا کا درجہ جب حاصل ہوجائے گاکی و فت بھی خودی نہا انتیار کرے گا اور دنیا سے کنارہ کئی ہوجائے گا۔ از قسور۔ جب نگا و بعیرت نہیں ہوتی ہے تو انسان نثیب و فراز کوئیس دیکھ پاتا ہے اور ٹھو کر کھا تا ہے۔ بوتی دحضرت کے کنارہ کئی ہوجائے گا۔ درمثالاے کی تعویب علیہ السلام کی میمنا کی معزمت یوسف علیہ السلام کی قیص کی خوشہو ہے روش ہوگئی تھی تو قدرت کے مناظر دیکھ بنظر روش ہوجائے گی اور مثالاے کہ کہ کا درمثالاے کہ کہ کا درمثالاے کہ کا درمثالاے کہ کہا۔

ے صورت ۔ انبیا کوچٹم بصیرت ای سے حاصل ہوئی ہے۔ تور۔ اس نورکا مشاہد و تاریخوت سے نجات دیتا ہے۔ ایس نور لیعنی عارضی دنیاوی نور صرف وقتی چیزوں کودکھا تا ہے ادر بصیرت عقلی کو بیار بتا تا ہے۔ گرکیس ۔ خارش کے مرض میں جٹلا۔ متورش ۔ عارضی نور بظاہر نور ہے لیکن حقیقا تا راور متا تا کا باعث ہے۔ باعث ہے۔

گر ضیا خواہی دو دست از وے بدار اگر (حقیق) روشی جابتا ہے اس سے دست بردار ہو جا ديده و جانے كه حالي بيس بود وہ آگھ اور جان جو حال کو دیکھنے وال ہوتی ہے ہمچناں کہ دور دیدن خواب در جبیا کہ خواب میں دور دیکھنا تى دَوى سوي سَرابِ اندر طلب جبتی میں سراب کی جانب دوڑتا ہے عاشق أن بينش خود مي شوي ایخ اس دیکھنے کا تو عاشق بنا ہے که منم بینا دل و پُرده شگاف کہ میں روشن ضمیر اور بردہ حیاک کرنے والا ہوں تا رَويم آنيا و آل باشد سراب تا کہ ہم دہاں چلیں اور وہ سراب ہوتا ہے و و و ال سوى سراب با غرر وهو کے والے سراب کی جانب ووڑتے ہوئے که بنو پیوسته است و آمده جو تھے سے ملا ہوا ہے اور آیا ہوا ہے از مقامے کال غرض در وے بود اس مقام ہے جس میں مقصد ہوتا ہے جز خیالے نیست وست از وّے بدار وہ صرف خیال ہے اس سے دستبردار ہو جا الله الله بر رو الله حسي خدا کے لیے اللہ کے راستہ یہ سو

صورتش نورست و در تحقیق نار اس کا ظاہر نور ہے، حقیقاً نار ہے وميدم ور رُو فند ہر جا رَود جس جگہ جاتی ہے، لمحہ بہ لمحہ اوندهی گرتی ہے دور ببیند دوربین بے ہنر بے ہنر دوربین ایا عی دوربین ہے خفتہ باتی پر لبِ جُو خَتُكِ لب تو دریا کے کنارے خلک ہونٹ سویا ہوا ہے دور می بینی سراب و می دوی تو سراب کو دور دیکھا ہے اور دوڑتا ہے میزنی<sup>ت</sup> در خواب بایارال تو لاف تو خواب میں دوستوں ہے سیخی مجھارتا ہے کک بران سو آب دیدم بین شتاب یہ میں نے اُس جانب بانی دیکھا ہے خبردارا جلدی کرو ہر قدم زیں آپ تازی دُور ر تو ہر قدم پر اس یانی سے زیادہ دور بھا گا ہے عين آل عزمت تجابِ آل شده تیرا پخته اراده خود اس کا مجاب بن ممیا بس من کند می کند بہت ہے لوگ ہیں جن کوارادہ (دوسری) جکہ لے جاتا ہے ديد و لاف خفته مي تايد بكار سوئے ہوئے کا دیکھنا اور چنی مجھامنا کارآ نہیں ہے خوابنا کی لیک ہم بر راہ خسب تو نیند کا متوالا ہے، پھر بھی راستہ یہ سو

ے دمیدم۔عارضی فوروالا بھیٹ فوکریں کھاتا ہے۔دور بیند۔اس فوروا لے کی آواز کی دور بین الی بی ہے جیسے کہ سوئے ہوئے انسان کی دور بینی ہوتی ہوئی ہے۔ ہے۔خفتہ سوئے ہوئے کی دور بین ہے کہ دریا کے کنارے بیاساسور ہا ہے اور بہت دور کے دیت کود کھرد ہاہے جو یا ٹی نظر آ رہا ہے۔ عاشق۔اور سمجھ دہاہے کہ میں بہت دور بین ہول دورے پائی و کھرلیا ہے۔

بیر ہے۔ بیں دوستوں ہے اپنی دور بنی کی فیٹی بھی جمہارتا ہے۔ تک دوستوں ہے کہتا ہے کہ بیں نے دور سے پانی دیکی لیاوہ ہاں چلو۔ ہر قندم۔ میرکی چوز کرخواب میں جس قد دسراب کی طرف ہواگ۔ رہاہے وہ پانی سے ای قدر دورہ ورہا ہے۔ بین سراب تک کنینے کا عزم نیمرے اس پانی کا تباب بین رہاہے جواس کے قریب تھا۔

ے بیں۔ بہت ہے ایسے تھی ہوتے ہیں جن کاعزم ان کوئتھ ود کی اصل جکہ ہے دور کردیتا ہے۔ خفتہ سوے ہوئے کاکسی چیز کودیکھنا تھیں خیال ہوتا ہے جو بیکار ہوتا ہے۔ خوابنا کی بمولانا فرماتے ہیں کہ تو نیندیں ہے اگر تھے سونائل ہے تو سرراہ سواور اللہ کے داستہ پرسوشاید کوئی اللہ کا نیک بندہ وہال ہے گزرے تو تیرے خواب والے خیالات دور کردے۔

از خیالاتِ نعاست بر کند نیند کے خیالات سے کچھے جدا کر دے او ازال دفتت نیابد راهِ کوی وہ اس باریکی ہے (بھی) کوچہ کا راستہ نبیں یا سک بم خطا اندر خطا اندر خطاست غلط در غلط در غلط عی ہے تهم بها اندر بها اندر بهاست خاک، در خاک، در خاک عی ہے خفته تویال در بیایان دراز سویا ہوا، دراز بیابان میں دوڑ رہا ہے سوی ہوا سخت بیاسیں محسوں کرتا ہے بانی اس کی شہرگ سے زیادہ اس سے قریب ہے

تا ہود کہ سالکے بُر تو زَند ہو سکتا ہے کوئی راہبر بھے سے بھڑ جائے خفتهٔ را گر فکر گردد جمیحو موی سوئے ہوئے کا فکر اگرچہ بال جیبا ہو فکر خفته گر دو تا و گر سه تاست سوئے ہوئے کا فکر خواہ دہرا ہو یا تہرا گرچه پسمش تیز بین و با ضیاست اگرچہ اس کی آنکھ تیز بین اور روش ہو موج بر وَے می زند ہے احراز بغیر بچاؤ کے موج اس پر پڑ رہی ہے خفته كل بيند عَطَهُهاي شديد آب أقُوبُ مِنْهُ مِنْ حَبُلِ الْوَدِيد

> حکایتِ آل زامد که در سال قط خندان و شاد بود یا مفلسی و بسیاریِ عیال و خلق می مُردند از گرستگی، باو گفتند که هنگام تعزیت ست نه شادی گفت مرا باکے نیست اس زاہد کی حکایت جو قط کے سال میں یادجود مفلسی اور بہت عیال داری کے مسكرانے والا اور خوش تھا اور لوگ بھوك سے مرربے سے لوگوں نے اس سے كہا كەتعزيت اس نے کہا مجھے کوئی بروا تہیں ہے کا وقت ہے نہ کہ خوتی کا

بود او خندال و کریال جمله تهط مكراتا تفا اور تمام فبيله روتا تفا قحط بیخ مومنال، بر کنده است قط نے سلمانوں کی نخ کنی کر دی ہے ز آفابِ تیز صحرا سوخته است تیز مورج ہے، جنگل جل گیا ہے ور زمیں تم نیست نے بالا نہ پست زین میں تمی نہیں ہے، نہ اوپر نہ نیچے

جمچنال<sup>ت</sup> کال زاہد اُندر سالِ قحط ای طرح وہ زاہد جو کہ قط کے سال لیں بکفتندش چہ جای خندہ است تو لوگوں نے اُس سے کہا ہننے کا کیا موقع ہے؟ رحمت از ما چیتم خود بر دوخته است رحمت نے ہم سے آئی آئکھیں بند کر لی ہیں كشت و باغ و رّز سيه افناده است کھیتی اور باغ اور انگور کالے پڑ گئے ہیں

ا خفته جبكة توسويا بوائي تدبير سے راه ياب نه بوگا كى باخدا كا ہاتھ پكڑ لے موج سوئے ہوئے تض پرموجوں كى تيميڑي بھى لگ رتى بول تو تب بھی سراب کے لیے دوڑتا ہے۔

ل خفته نهر کے کنارے مویا ہوا بیاس محسول کرنار ہتا ہے اور پانی بالکل اس کے قریب ہونا ہے۔ بھی حال اہل دتیا کا ہے کہ ذات جق ان سے قریب تر ہے کین وہ اس تک نیس بین یاتے۔

ے ہم چنال۔ جس طرح سوئے ہوئے کی حالت ہوتی ہے ایم بن ان لوگوں کی حالت ہے جواس درویش پرمغرض ہوئے۔رہط ۔ قبیلہ۔رز۔انگور کی سا

وه و صد صد چوبای دور ز آب وس دس اور سو سو جس طرح مجھلی پانی ہے دور مومنال خویشند کیک تن سخم و کم (حلائكه) مومن باہم جربی اور گوشت كا ایك جسم میں حروم صلح ست یا خود سلحمه است خواہ کی کا وقت ہے یا جنگ ہے پیشِ چسم چول بہشت ست ایں زمیں میری نگاہ میں بیہ زمین بہشت جیسی ہے خوشها أنيه رسيده تا ميال بكثرت (كيتى كى) بالين كمر تك پَر بیاباں سبر تر از گندنا جنگل بجرا ہوا ہے، گندنے سے زیادہ سرسبر ہے وست و جیتم خوایش را چول بر منم این باتھ ادر نگاہ کو کیے بٹا لول؟ زال نماید مَر شا را نیل خول اس کیے مہیں (دریائے) نیل خون نظر آتا ہے تا نماند خون و بیبید آپ رُود تاكه خون نه رب اورتم دريا كا مانى د كي لو آل بدر در خیتم نو سگ می شود وہ باپ تیری نگاہ میں کتا ہو جاتا ہے که چنال رحمت نظر را ملک نماست کہ الی رحمت، نگاہ میں کتا جیسی ہے چوں کہ اخوال را حسودی بود و حسم چونکه بھائیوں میں حسد اور غصہ تھا

خلق می میرند زیں قط و عذاب اس قط اور عذاب سے لوگ مر رہے ہیں بَر مسلماناں کی آری تو رخم منجے ملمانوں پر رحم نہیں آتا منج ریج کیک جز ؤے زنن ریج ہمہ است جم کے ایک جزو کی تکلیف سب کی تکلیف ہے كفت در جيتم شا قحط ست اين اس نے کہا تہاری نظر میں یہ قط ہے من جمی بیتم بهر دشت و مکال میں ہر جگل اور جگہ میں دکھے رہا ہوں خوشها<sup>ت</sup> در موج از بادِ صبا بالیں بروا ہوا ہے لہلما رہی ہیں ز آزمول من وست پر وے میزتم آذمانے کے لیے میں ان کو چھوتا ہوں یارِ فرعونِ تنید اے قوم دُول اے کمینہ توم! تم فرعونی جم کے یار ہو يارٍ مویّ خرد گرديد زُود جلد عقلِ موسوی کے بار بن جاؤ از پیر پر تو جفائے چوں روو جب باپ کی جانب ہے تھے پر ظلم ہو آل بدر مگ نیست تاثیر جفاست باپ کتا نہیں ہے، ظلم کی کا ٹیر ہے اگر کے میں دیدند یوسٹ را پچشم (حضرت) بوسف عليه السلام كو آنكه سے بھيريا ديكھا

ا دور این کیل دی دی مرد بے بیل کیل موسو محتم بے بی ملتمہ بنگ گفت اس نیک شخص نے کہا تمہاری نظر میں یہ قط ہے میری نظر میں بہشت ہے۔ ہے۔ خوشہا۔ میں برجگہ اپنی او کچی کھیتی و کھور ہا ہوں جو کمر کمر ہے۔

ع خوشها کھی کی بالیں ہوا سے لہاوی ہیں۔ گفتا لیسن کی شم کی ایک ترکاری ہے۔ زآ زموں۔ آزمانے کے لیے بی اس کھیتی پر ہاتھ بھی پھیرتا ہوں تو اب بیں اپنے ہاتھ کی کو کیے جملادوں۔ آرتم اپنے فرحونی جسم کے دوست ہوالغدافرحون کی طرح تہیں کھی دریا ہے شل کا بانی خون اظر آرہ ہے۔ اگر خرد عمل جو بعول موٹ کے ہے اس کے یار بنوتو حقیقت حال واضح ہوگی۔ از پدر۔ انسان کی ابنی اندرونی کیفیت تھا کی کو تبدیل کر دیتی ہے ، اگر انسان یا ب سے نادام ہوجائے تو دواس کو کمن انظر آئے گلتا ہے۔ گرگ۔ اپنی ہا طنی کیفیت کی بنا پر حضرت یوسف علیدالسلام اپنے بھائیوں کو بھیڑیا فرائے تھے۔۔ نظر آئے ہے۔۔

با پدر اپوں صلح کردی خشم رفت آن سگی شد گشت بابا یارِ زفت بب بیدر اپوں سلح کر لی غصر ختم ہوا دو کتا بن (بھی) ختم ہوا باپ گرا دوست بن گیا در بیانِ آنکہ مجموعہ عالم صورتِ عقلِ کل است چوں باعقلِ کل بکو روی جفا کردی صورتِ عالم تُراغم فزاید اغلبِ احوال چنا نکہ با پیر بد کردی صورتِ بیر تُراغم فزاید و نتوانی اُو را دیدن اگرچہ بیر بیر بد کردی صورتِ بیر تُراغم فزاید و نتوانی اُو را دیدن اگرچہ بیش ازاں نورِ دیدہ بودہ باشد و راحتِ جال اس کا بیان کہ عالم کا مجموعہ شل کی صورت ہے جب تو عقل کل کے ماتھ ٹیڑھا بیل کے اُن ہو نی کا کی مورت ہو گی ہے کہ باب کے ماتھ ٹیڑھا برائی کی باپ کی صورت تیراغم برحائے گی ہیے کہ باب کے ماتھ ٹیڑھا برائی کی باپ کی صورت تیراغم برحائے گی ہیے کہ باب کے ماتھ ٹیڑھا برائی کی باپ کی صورت تیراغم برحائے گی اور اس کو دیکھ نہ سکے گا، اگرچہ برائی کی باپ کی صورت تیراغم برحائے گی اور اس کو دیکھ نہ سکے گا، اگرچہ برائی کی باپ کی صورت تیراغم برحائے گی اور اس کو دیکھ نہ سکے گا، اگرچہ برائی کی باپ کی صورت تیراغم برحائے گی اور اس کو دیکھ نہ سکے گا، اگرچہ برحائے گی اور اور جان کی راحت رہا ہو

کوست بابای ہر آل کابلِ قل ست

وہ ہر اس مخص کا بابا ہے جو قول والا ہے
صورت کل پیشِ او ہم سگ نمود

تاکہ فرشِ رَز نماید آب و گل

تاکہ خِجے زین انگور کا فرش نظر آئ

پیشِ تو چرخ و زیمن مبدل شود
تیرے سامنے آسان اور زیمن بدل جائیں
ہیری نگاہ میں جنت کی طرح ہے
تا نو دیدن فرومیرد ملال

تا نو دیدن فرومیرد ملال
حیّ کہ نے مثابہ ہے غم زائل ہو جاتا ہے
آبہا از چشمہا جوشال مقیم
خیری نے میشہا جوشال مقیم
خیری ہے ہیشہا جوشال مقیم

ا بایدر اگرباپ سے محبت ہوتو وہ مرامر دحمت نظر آتا ہے۔ جفاتمام عالم حضرت حق کا مظیراد راس کا پیدا کیا ہوا ہے اس اعتبار سے وہ تمام عالم کا باپ ہے اگر تمہار سے دل میں اس سے بیزاری ہے تو بیتمام عالم غیروانعی صورت میں تہمین نظر آئے گا۔

ع معتل کل مولانا معتل کل کابہت ی چیزوں پراطلاق کرتے ہیں یہاں خدائے تعالی مراد ہے۔اتل قل لیعنی وہ روحیں جنہوں نے ازل میں اَلَسْتُ بِوَ ہِنَکُمْ کے جواب میں بَلْی کا قول کیا تھا۔ چوں کے۔ جب انسان کے دل میں خدا کا کفر ہوتا ہے تو اس کو سارا جہاں بھیا تک نظر آتا ہے۔ میورت کل یعنی جہان۔

سے عاتی ۔ ماں باپ کی نافر مانی۔ تاکہ۔ تمام زمین انگوروں سے بحری ہو کی نظر آئے گی۔ قیامت میں زمین انگوروں سے بحری ہو کی نظر آئے گی۔ قیامت میں زمین انگوروں سے بحری ہو کی نظر آئے گی۔ قیامت میں زمین انگوروں سے بحری ہو کی نظر آتا گی۔ آبی مت ۔ قیامت میں زمین و آسان بدل دیے جا کیں گے۔ مقد ۔ اس بزرگ نے کہا چونکہ میری خداسے کے انتخاب عالم جنے نظر آتا ہے۔ برزماں ۔ لحد برخد بھر برنی تجلیات کا انکٹراف ہوتا رہتا ہے اور طبیعت ملول نہیں ہوتی ہے۔ وائم۔

مست می گردد ضمیر و ہوش من برا دل ادر حواس ست ہو جاتے ہیں برگیا کف زن مثالِ مطربال بی برگیا کف خرح تالیاں بجا رہ ہیں گر نماید آئینہ تا چوں ہو گا؟ اگر آئینہ نظر آ جائے تو کیا ہو گا؟ ازائکہ آگندہ است ہر گوش از شکے زائکہ آگندہ است ہر گوش از شکے کیونکہ ہر کان شک سے پُر ہے مشردہ چیہ نقدِ من ست مشردہ چیہ نقدِ من ست عقل گوید مؤدہ چیہ نقدِ من ست عقل گوید مؤدہ جیہ نقدِ من ست عقل ہی کہ خونجری کیا ہوئی ہے بیری حالت ہے مشردہ جی میں مات سے مشردہ جی مشرد

بانگ آبش می رسد در گوش من بانی کی آداد میرے کان میں بیخی ہے شاخیا رقصال شدہ چول تا کبال شاخیا مونیوں کی طرح رتص کر ری ہیں برقی آئینہ است لامع از نمد آئینہ کی چک نمدے میں سے چکی ہے آئینہ کی چک نمدے میں سے چکی ہے از نمد از نمرارال من نمی گویم کے از برارال من نمی گویم کے میں ہزار (باتوں) میں سے آئیک بھی تبین کہا ہوں بیش وہم ایس گفت مڑوہ داد نست وشخری ہے بیات خوشخری ہے وہم کے لیے یہ بات خوشخری ہے وہم کے لیے یہ بات خوشخری ہے وہم کے لیے یہ بات خوشخری ہے

قصة ملك فرزندان عزيم عليه السلام كه از بدر احوال بدر مى برسيدند (معزت) عزير عليه السلام كاهلادكافعه كرباب حاحوال ديافت كررج تفع بدر گفت آرے ويدمش از عقب مى آيد بعضے كه شاختندش باب نے كها بال ميں نے اس كو ديكها ہے، بيجھے آرہا ہے جن بعض نے بيجان ليا وہ بيوش بيبوش شدند و آنانكه شاختندش مى گفتند ايل شخص خوش بيبوش مو ميك اور جنوں نے نہ بيجانا وہ كه رہے تھے كه اس فض نے اچى خوفجرى

مڑدہ دادہ ایں بیہوشی از میست و ایں حالت دی ہے نیہ حالت ادر یہ ہے ہوشی کس دجہ سے ہے؟ ) عزیر اندر گذر آلمہ پُرساں ز احوالِ پدر

امدہ پرسمال را الوالِ بیرر آکر باپ کے الوال دریافت کر رہے ہے پس بیرر شال بیش آمد ناگہال تو ان کے دالد اجا تک سامنے آگے بیجو پوران عمریر اندر گذر (معرت) عزیر اندر گذر (معرت) عزیر علیه السلام کی اولاد کی طرح راسته می گشته ایشال پیر و بابا شال جوال دو بوزهم مو محمد متم اور ان کے دالد جوان شم

ع قصداس تصدکا خلاصہ یہ کہ بعض ہا تیں مجو بین کے لیے تو تخری کا درجد کھتی ہیں اور کاملین کے لیے وہ شاہدہ کامر جبر کھتی ہیں۔ حضر مطاف کو تحریط ہے السلام ایک سوسال کے بعد جب زیمہ ہوئے ان کی اولا دینے سنا کہ ہمارے ہاپ زیمہ ہوکر آ رہے ہیں وہ ان کی جبتو کے لیے شہرے ہا ہر نکلے حضرت عزیر علیا اسلام شہر میں آ رہے ہیے وہ داستہ میں لیے پہلے اولا وان کو نہر پائی اور اس نے ان کی خبر یں معلوم کرنا جا ہیں انہوں نے فرما دیا کہ وہ ایک ہے اور استہ میں اور کے لیے تو تخری بی بعض الڑکول نے ان کو پہلے ان این کے لیے بیخر مشاہدہ بی اور وہ خوش سے بیاوش میں ہوگے۔

موسے۔

ع پررال داولاد پرریعی معزمت مزیم علیه السلام رایشال داولاد بوزهی موکن تمی معزمت مزیم علیه السلام تغیرات زماندے منفوظ متعروه جوان متع۔

از عزریہ ما عجب داری خبر ہمارے عجب عزیر کا تجھے علم ہے بعد نومیدی ز بیرول می رسد مایوی کے بعد باہر سے آ جائے گا آن کے خوش شد چو ایں مرودہ شنید اُن میں سے ایک نے جب یہ خوتخری سی خوش ہوا وال دكر بشناخت بيهوش اوفآو دوسرے نے پیچان لیا بیہوش ہو کر گر کیا که در افتادیم در کان شکر ہم تو شکر کی کان میں ﷺ گئے ہیں زانكه حيثم وبم شد تجوب فقد کیونکہ وہم کی آگھ گمشدگی ہے ڈھی ہوئی ہے ليک نقدِ حال در چيتم بصير لکین بینا کی آنکھ میں نقد مال ہے لا جرم از کفر و ایمال برترست لا محالہ وہ كفر اور ايمان سے بالا ہے کوست مغز و کفر و دیں او را دو پوست كيونكه وه مغز ہے اور كفر اور دين اس كے دو تعلِّكے بيں باز ایمال قشرِ لذت یافته پھر ایمان لذت پایا ہوا چھلکا ہے قشر پیوسته بمغز جال خوش ست چھلکا جو جان کے مغز سے دابستہ ہے وہ اچھا ہے برترست از خوش که لذت محشرست (بلکہ) "انتھ" ہے براہ کر ہے کیونکہ لذت بختل ہے

کیں بیرسیدند ازو کاے ربگذر تو انہوں نے ان سے دریافت کیا اے مسافر! کہ کے مال گفت کا مروز آل سند<sup>ا</sup> كونكه كى نے ہم ہے كہا ہے كہ آج وہ سمارا گفت آرے بعدِ من خواہد رسید ان (عزیر علیہ السلام) نے کہا میرے بعد وہ آئے گا بانگ می زد کاے مبشر باش شاد شور نمیاتا تھا کہ اے خوشخبری دینے والے خوش رہ کہ چہ جای مژدہ است اے خیرہ سُر كه اے احقُ! خوشخرى كا كيا موقع ہے؟ وَ هَمُ لِمَا مَرْده است بَيْشِ عَقَلَ نَفْرُ وہم کے لیے خوشخری ہے مقل کے لیے مثاہرہ کافرال را درد و مومن را بشیر كافرول كے ليے در داور مومن كے ليے خوتخرى ديے والى ب زانکه عاشق در دم نفترست مست کیونکہ عاشق مشاہرہ میں مست ہے کفر و ایمال هر دو خود دربان اوست کفر اور ایمان دونوں اس کے دریان ہیں کفر<sup>س</sup> قِشِر خشک رُو بر تافتہ کفر ختک کچھلکا منہ پچیرے یہوئے ہے قشرمای ختک را جا آتش ست ختک چھککوں کی جگہ آگ ہے مغز خود از مرتبہ خوش پر ترست مغز ''انتھے'' رتبہ کی وجہ سے بالا ہے

ے سند کی حضرت عزیر علیہ السلام کفت۔ چونکہ بیاولا دنہ پیچائی تو انہوں نے ان پر طنز کیااور فرمادیا کہ ہاں وہ میرے بعد آ کیں گے۔ باتک اس نے انٹی کواس خوشخبری دینے کی دعادی دوسری اولا دیے ان کو پیچان لیا تو فر اِمسرت سے بے ہوش ہوگئے۔ کہ چہ جای۔ پیچائے والوں نے کہا کہ خوشخبری کیاجیز ہوتی ہے وہ کا اِن شکرتو ہمارے رہائے ہے۔

ے وہم ۔ایک بی بات ناتھ مسل کے لیے خوتجری کا درجہ رکھتی ہے چونکہ وہ مشاہدہ نہیں کر سمت ہو ہاں کے لیے دوہ مشاہدہ ہے کا فراآل ۔ ایک بی بات ناتھ مسل کے لیے خوتجری کا درجہ رکھتی ہے چونکہ وہ مشاہدہ ۔ عاشق ۔ مشاہدہ اور دیدار سے مست دہتا ہے البذاوہ کا فرادر دی موس کے است مشکروں کے لیے درو ہے موس کے لیے خوتجری اور عاشت کے در کے دریان ہیں کیونکہ وہ بمنزلہ مغز کے ہے اور کفروایمان دولوں اس کے خیلے ہیں ۔ سے بالاتر ہے۔کفروایمان دولوں اس کے خیلے ہیں ۔ سے بالاتر ہے۔کفروایمان دولوں اس کے خیلے ہیں ۔ سے بالاتر ہے۔کفروایمان میں بیفرق ہے کہ کفرتو مشاہدہ سے بالکل مند موڑے ہوئے ہے اور ایمان کی خیر ہے جو کر این میں بوئے ہے۔ قربا ہائی خشک ۔ کفر سوکھا چھلکا ہے جو مغز ہے جز اہوا ہے۔مشرعش آئی عام ایمان ہے بالاتر ہے۔ سوکھا چھلکا ہے جو مغز ہے جز اہوا ہے۔مشرعش آئی عام ایمان ہے بالاتر ہے۔

تا بر آرد موسیم از بح کرد تاکہ میرا مویٰ سمندر سے گرد اڑائے از سخن باتي آل بنهُفته شد اس کی بقیہ بات پوشیدہ کر دی گئی ہے بر قراضه مهر سکه چول تهم يرادے بر سكه كى مبر كيے لگاؤل؟ بر بزارال آرزوی و رطم و ریم ہزاروں آرزوکیں اور بہت مال پر تا شوی خوش چول سمرقند<sup>ع</sup> و دمشق ٹا کہ تو سمر قند اور دمشق کی طرح حسین بن جائے کیں تواں زو سکہ ہر تو باوشاہ تو باداثه تجھ پر شہد لگا کے گا از تو سازو شہ کیے زرّینہ جام تو بادشاہ تیرا زریں جام با لے گا باشد و ہم صورتش اے وصل خواہ ہوگا، اور اس کی تصویر بھی اے وصل کے خواہش مند هم چراغ و شامد و نقل و شراب چراغ بھی اور شاہر بھی نقل اور شراب بھی تا توانم با تو گفتن آنجه بست تاکہ میں تھے سے جو حقیقت ہے وہ کہہ سکوں جانِ شرک از بادری حق بریست شرک کی جان حق کو پیچانے سے خالی ہے

ِ این سخن کو بایال ندارد باز کرد اس بات کا خاتمہ تہیں ہے واپس لوث در خورِ عقل عوام این گفته شد عوام کی عقل کے بفتر سے کہہ دیا گیا زَرِ عقلت ریزہ است اے متہم اے تہت زوہ! تیری عقل کا مونا ریزہ ریزہ ہے عقلِ تو قسمت شده بر صد مهم تیری عقل سکڑوں معاملوں میں بی ہوئی ہے جمع باید کرد اجرا را <sup>بعش</sup>ق عشق کے ذریعہ ابرا کو جمع کرنا جاہے جو جوے چوں جمع کردی از اشتباہ ہم کو اگر جو کر کے تو جع کر لے ور ز مثقالے شوی افزوں تو خام اے کچے! اگر تو ایک حقال سے بڑھ جائے گا لی<sup>ن ع</sup> بُرو ہم نام و ہم القابِ شاہ تو ال پر بادشاه کا نام بھی اور القاب بھی تاکه معشوفت بود هم نال هم آب تا که رونی اور یانی تجمی تیرا معثوق ہو جمع کن خود را جماعت رحمت است ایے آپ کو جمع کر لے، جماعت رہمت ہے زانکه گفتن از برای بادریست اس لیے کہ کہنا یقین کے لیے ہے

سمر قند سمر قندا دردشش کی رونق مشہور تھی خوط 'وشق اور سغد سمر قند دنیا کی جنتوں بھی شار ہوتے تھے۔ جوجوے مشل کوتھوڑ اتھوڑ اجمع کرلے گاتو پھی شہر کھی معارف مامنل ہوجا کمیں مجے۔ورز مثقالے۔اور اگر اس کوا بک مثقال کے وزن سے زیاد و جمع کرلے گاتو پھر اس کا زریں جام بن جائے گاجو شاہ کی مجلس بھی ہوگا اور اس کوشاہ کا مشاہدہ مامنل ہوگا۔

ے کیں۔ شاعی جام پرشاہ کا نام اور القاب اور تصویر کندہ کر دی جاتی تھی۔ تاکہ۔ اب تھے دنیا کی ہر چیز میں حضرت کی کا جلوہ نظر آئے گا۔ انچے ہست۔ لینی حقائق۔ زانکہ۔ بات اس لیے کی جاتی ہے کہ سفنے والوں کواس کا لیقین آجائے جب تک جھے میں شرک کی کیفیت ہے ویفین سے خالی ہے۔

این تن کی بخدی اس نیک تخص کی با تیم ۔ موسیم ۔ میر اموی ، مویٰ ہے مرادیهاں ذات بی ہے۔ از بھر ۔ یعنی بحر معادف ، معادف کا پورابیان ۔ درخور۔
عوام کی بحد کی بقدر بھر باتیں کہددی ہیں بقید یا تیم چھپالی ہیں۔ ذرعقلت ۔ انسانوں نے اپنی عمل کے سونے کو پراگندہ کر دکھا ہے سونے کے
کداوے پر شم بنیس لگایا جاسکتا معادف کا شمید جب لگ سکے گا کہ عمل مجتمع ہوجائے گی۔ عمل ۔ انسان اپنی عمل کوسیٹروں دمندوں میں بائے ہوئے
ہوئے کے سطم درم ۔ عربی کا محادرہ ہے جتا تا بالطِلع وَ الزِم یعنی ' وہ فشکل اور سمندر کی چیزیں لے آیا یا بہت مال لے آیا۔ ' اعتیٰ ۔ عشق ضدادندی ، عمل
انسانی کوالیک نقطہ پر جمع کردیتا ہے۔

درمیانِ شصت سودا مشترک

بہت ہے معالموں میں مشترک ہے

بہل جوابِ احتقال آمد سکوت
احقوں کے لیے جواب خاموثی ہے

می کشاید ہے مرادِ من دَبین

بغیر ادادے کے میرا منہ کھول دیت ہے

ایس دَہال گردد بنا خواہِ تو باز

تیرے ادادے نے بغیر منہ کھل جانا ہے

تیرے ادادے نے بغیر منہ کھل جانا ہے

رود در رویہ والدے نے بغیر منہ کھل جانا ہے

جانِ آسمت گشته در جوّ فلک (شرک کی) جان آسان کی فضا میں تقیم ہوگئ ہے پس خموشی ہہ دہد اُو را شبوت خاموشی اس کے لیے اچھا شبوت مہیا کرتی ہے ایس جمی دانم و سلے مستی تن ایس جمی دانم و سلے مستی تن سی ایس جمی دانم و از خامیاز انتخال کر عکوسہ و از خامیاز جبیا کر عکوسہ و از خامیاز جبیا کر عکوسہ اور انگرائی سے جبیا کہ چبیک اور انگرائی سے دیں اور انگرائی سے دیں تفسید در انگرائی سے دیں تفسید در انگرائی سے دیں تفسید در انگرائی ہے دیں تفسید در انگرائی ہے در انگرائی ہے دیں تفسید در انگرائی ہے در انگرائ

در تفسیر حدیث اِنّی لا سُتَغُفِو<sup> آ</sup> اللّهٔ رَبّی فِی کُلِ یُوم سَبُعِیُنَ مَوَّهٔ صدیث کی تغییر کہ میں، اللہ این رب ہے ہر روز سرّ مرتبہ مُغَفّرت جاہتا ہوں خ

توبہ آرم روز من ہفتاد بار من ہفتاد بار من من دن میں سر بار توبہ کا ہوں منسی ست ایس مستی سن جامہ کن بیکڑے چاک کرنے والی جسم کی ستی بطادینے والی ہم مستی انداخت پر دانای راز ایک رازداں پر مستی طاری کر دیتی ہا آب جوشال گشتہ از جھنگ القلم بعن القلم ہے بانی جوش مارتا ہے خفتہ آبید از دَرک آں اے مردمال اے انسانوا تم ای کے علم ہے ہوئے ہو کے ہو خفتہ اندر آب جویای سراب خفتہ اندر آب جویای سراب با جویاں ہوا، سراب کا جویاں ہے بانی میں سویا ہوا، سراب کا جویاں ہے

ہی جی بینی ر گفت و از نمار بینی کے بینی کے بینی کار کے کے بینی کے اس مستی بود توبہ شمکن کین وہ مستی توبہ شمکن بین ہی دراز مستی توبہ شمکن میں مستی توبہ شمکن میں مستی توبہ شمکن میں دراز مارئ کے اظہار کی عمت راز بینیال با چنین طبل و علم راز بینیال با چنین طبل و علم رحمت بین موانہ بر زمال کا محدد رحمت بر زمانہ میں جا ری ہے بیامہ خورد از جوی آب جامہ خورد کا کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درا کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے در کی کے جامہ خورد از جوی آب درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کیٹرا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کی پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کا پانی بی رہا ہے درائے کی کیڑا نہر کی پانی بی رہا ہے درائے کی کیٹرا نہر کی پانی بی رہا ہے درائے کی کیٹرا نہر کی پانی بی رہا ہے درائے کی کیٹرا نہر کی کیگرا نہر کی کیٹرا نہر کی پانی بی رہا ہے درائے کی کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کیا گیا کی کیٹرا نہر کیا گیا کی کیٹرا نہر کیا گیا کی کیٹرا نہر کیا کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کیٹرا نہر کیا کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کیا کی کیٹرا نہر کیا کیٹرا نہر کیا کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کیٹرا نہر کیا کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کی کیٹرا نہر کی کیٹرا نہ

ا جان ۔ شرک کی جان اور روح کا تعلق ایک ذات خداو ندی پرمجن نہیں ہے ووکا نئات میں بٹی ہوئی اور سیکڑوں معاملوں میں منتسم ہے۔ لیک خوتی ۔ جاہلوں کے سامنے کسی مدعا کے ثبوت کے لیے خاموثی بہتر ثبوت ہے۔ مستی تن ۔ لینی روحانی مستی بعض شخوں میں مستی من مجی ہے۔ آپنجنال۔ جھینک اورانگڑائی میں بے انعتیاد منہ کمل جاتا ہے ای طرح اسراد کے بیان کرنے میں میر امنہ بے انعتیار کمل جاتا ہے۔

یہ اِنّی لَامُتَغَفِّرُ۔ آئے منور ملی اللہ علیہ وسلم کا یہ استغنار بھی ای بتا پر تھا کہ بے اختیار معارف ظاہر ہوجائے تھے۔ نتار یعنی اسرادِ معرفت کوسنانا۔ آل مستی ۔ بینی روحانی مستی ۔ مبلاد ہے والا۔

ے حکست۔ چونکہ اللہ تعالی نے جاہا کہ عالم آخرت کی دراز تاری او کول کو معلوم ہوائی لیے وہ بعض داز داروں پرمتی طاری کر دیتا ہے تا کہ وہ بے خودی میں اسرار کو طاہر کر دیں۔ راز پنہاں۔ پوشید و اسراراس قدر ظاہر ہونے کی دجہ ہے کہ خدائی نقد پر سے معارف کا چشمہ الجنے لگا ہے۔ حف القلم۔ بیتی ہونے دائی باتیں لکھ کر قلم نقذ پر ختک ہو چکا ہے۔ رحمت مولانا فر ماتے ہیں اللہ تعالی کی دحمت کے دریا برا ہر ہے ہیں لیکن تم خطات کی فیکر ہوئے ہوئے ہوئے کی بیر حالت ہوتی ہے کہ دریا کی اہریں اس پر گرتی ہیں اور اس کے کپڑے پالی پینے ہیں لیکن وہ بیاسار ہتا ہو ہمی بانی کا ہریا اور در کر دیتا ہے۔

زیں تفکر راہ را بر خویش بست

اس خیال ہے اس نے اپنا راستہ سدود کر دیا

بر خیالے او زحق مجبور شد

ایک خیال (کی بنیاد) پر وہ صحیح واقعہ ہے دور ہو گیا

رحمتے آرید شاں اے رہروال

اے سالکو! ان پر رحم کرو

اے سالکو! ان پر رحم کرو

خواب آرد تشکی ہے خرد

بر منتل کی بیاں سلاتی ہے خرد

نہ وہ عقل جو عطارد (ستارے) ہے تم لائے ہو
نہ وہ عقل جو عطارد (ستارے) ہے تم لائے ہو

میرود آنجای بوی آب ہست

دہاں جاتا ہے، جہاں پانی کی امید ہے
چونکہ آنجا گفت زینجا دور شد

جیرائی نے اس جگہ کی سوبی اس جگہ سے دور ہوگیا

دور بینانند و بس خفتہ روال
سوک ہوکی روح والے فقط دور بین بین
من ندیدم تشکی خواب آورَد
میں نے نہیں دیکھا کہ بیاس سلائے
خود خرد آنست کو از حق چرید
خود خرد آنست کو از حق چرید
عشل وی ہے جو اللہ (تعالی) سے نینیاب ہو

بیان آنکه عقل جزوی می گور پیش نه ببیند و در باقی مقلد انبیا و اولیاست اس کابیان که مقل قبرے آھے ہیں دیمتی ہے اور باتی معاملات میں انبیا اور ادلیا کی مقلد ہے

وانِ صاحبال بُوخِ صور بود صاحبال کی ملیت صور پھونکنے کے ہے ویں قدم عرصہ عجائب نسپرد یہ قدم عجائب نسپرد پیش کرتا ہے جیش میں جوی و ہر خوردار شو بیبی آگھ طاش کر اور نبع الله استاد و شاگردِ کتیب استاد کا ناک اور کتاب کا شاگرد استاد کا ناک اور کتاب کا شاگرد استاد کا ناگرد استاد کا شاگرد کتیب نظر بگذار و بگریں انتظار او نشار اختیار کر بیس نظر بگذار و بگریں انتظار احتیار کر خور اور انتظار اختیار کر خور اور انتظار اختیار کر خور کر بیب خور اور انتظار اختیار کر خور کر بیب خور کے کئی استماع خدھر کے لیے کہنے سے سنا بہتر ہے منا بہتر ہے منا بہتر ہے

پیش بنی این خرد تا گور بود
اس عل ک دور بنی قبر کک ہے
این خرد از گور و خاکے گذرد
یہ عل آبر اور مٹی ہے آگے نہیں جاتی ہے
زیں قدم اور اس عل سے آگے نہیں جاتی ہو
اس قدم اور اس عل سے (ہٹ) جا بیزار ہو جا
نیجو موسی " نور کے یابد ز جیب
زیں نظر ویں عقل ناید جر دوار
زیں نظر ویں عقل ناید جر دوار
ان خور کی موسی ہوائے دروبر کے کھومال کتا ہے
ان وی عقل ناید جر دوار
ان خون گوئی موسی ہوائے دروبر کے کھومال نہیں ہوا
از سخن گوئی مجوسکہ ارتفاع
از سخن گوئی مجوسکہ ارتفاع
ان میں عانے سے بلدی نہ جاہو

محترقامیدان-سے زیں قدم۔ بیسی قدم اور محل ناتص بیکار ہے فیب بیں محل وبعر مغید ہے۔ زین نظر۔ اس خور وکلرے قطع نظر کراور مجاہدات میں معروف رہ کرانظار کرتا کہ تھے نور موسوی میسر آجائے۔ پنتھر۔ جو مجاہدات کی حالت میں انتظار میں ہے اس سے لیے بولنامغید نہیں بسننامغید ہے۔

ہر خیالے شہولی در رہ بت است نفسانی ہر خیال راستہ کا بت ہے کے فرستادے خدا چندیں رسول تو خدا اٹنے ربول کب بھیجا در ورحتی کے توال شد سوی وحش چک میں وخش تک کہاں جایا جا سکا ہے بلکہ امرست اَہر را کہ می کری بلکہ وہ ایر کو حکم ہے کہ تو رو تا مگرید تبستی در شوق بست تاکہ روئے، نا عشق میں ہے لیک نتواند بخود آموختن ليكن اس كو وه خود سكها نبيس سكتي لیک نبود در دوا عقلش مُصِیب لیکن دوا تجویز کرنے میں اس کی عمل سی مینجے والی ہیں ہے · گوش بر اُسرارِ بالا می زدند (عالم) بالا کے رازوں پر کان لگایا تا فَهُب مي راند شال زُود از سا تو شہایوں نے نورا آہیں آسان سے بھا دیا ہر چہ می خواہید ازو آید بدست تم جو چاہتے ہو اس سے ہاتھ آئے گا أَدُخُلُوا الْآبُيَاتَ مِنُ اَبُوَابِهَا ممروں میں ان کے دردازوں سے داخل ہو

منصب تعلیم! نوعے شہوتست تعلیم کا مقام ایک متم کی خواہش نفسانی ہے گر بفصلش ہے ببردے ہر فضول اگر ہر بیہودہ اٹی بڑائی کی دجہ سے بتا یا لیتا عقل جزوی همچو برق ست و دَرش ناتص عقل بیلی اور چک کی طرح ہے نیست نورِ برق بہر رہبری بکل کی چک راستہ طے کرنے کے کیے نہیں ہے برق عقل ما برای گربیر است ہاری عقل کی چک رونے کے لیے ہے عقلِ كودك على كفت بر كتابِ تن کی عقل نے کہا کہتب میں جا عَقْلِ رنجور آردش سوي طبيب یار کی عقل اس کو طبیب کے پاس لاتی ہے نک<sup>ع</sup> شیاطیں سوی گردوں می شدند یہ شیطان آسان کی جانب کے می رہودند اندکے زال رازہا ان رازول می سے مجمد ایک لے مح کہ زوید آنجا رسولے آمدہ است کہ جاؤ، وہال ایک رسول آ میا ہے کر ہی جوئیہ دُرِّ بے بہا اگر تم گراں قدر موتی طاش کرتے ہو

ا منعب تعلیم علوم ظاہری کی خواہش کی بنیاد جاہ اور رہ ہے جوخواہش نفس ہے اور خواہش نفس کو پورا کرنا راہ طریقت میں بت پرتی ہے۔

گر بغضلش ۔ اگر انسان کی بڑائی کی بنیاد پر امراز معرفت حاصل ہوا کرتے تو رسولوں کی بعثت برکارتمی ۔ عش بردی ۔ انسان کی ناقص عش آسان کی کوئد کی کوئد کی طرح ہے جس کے ذریعہ داستہ طے نیس ہوسکا۔ وحش ۔ ایک جگہ کا نام ہے۔ بیست۔ یکل کی کوئد ، داستہ طے کر نے کے لیے نہیں ہے وہ تو ایک کوئی تھی دوئے کے لیے ہے کہ دوا ایسی آنسو پر سا۔ پر تی مشل ۔ عشل انسانی کی کوئد بھی ای لیے ہے کہ انسان عشق الی میں روئے ، ای سے قاکا مقام مامل ہوتا ہے۔ کہ انسان عشق الی میں روئے ، ای سے قاکا مقام حاصل ہوتا ہے۔

عقل کودک مقتل ناتعل کی مثال بچہ کاعقل کی ہے وعقل بچہ کویہ بتاتی ہے کہ گلتب میں جالیکن دوعقل اس کوتعلیم نیس دے سکتی مقتل رنجور بیار کی مقتل اس کو خلیم نیس دے سکتی مقتل اس کے سلے دوا تجویز نہیں کرسکتی اس طور حصوام کی مقتل ان کو نبی اور ولی تک پہنچا سکتی ہے امراد کا سکھا ناائی نبی اور ولی کا کام ہے۔

ے۔ سیاطین براوراست اسرار معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کوشہاب ٹا قب مار کراتے ہیں اور ان کوظم ملا ہے کہ اسرار کی تعلیم ہی ہے۔ سامسل کرو۔ وُرِّ بے بہا۔ یعنی اسرار معرفت۔ ابوابہا۔ اسرار حاصل کرنے کا راستہ ہی اور ولی کی ذات ہے۔

كز سوي بام فلك تان داه نيست اس لیے کہ آسان کے بالا خانہ کجانب تہارے لیے داستہیں ہے خاکیے را دادہ ایم اسرادِ راز ہم نے ایک خاکی کو راز کے بھید دے دیے ہیں عیشکر گردید ازو گرچہ نے اَید اس سے ممتا بن جاؤ کے اگرچہ تم نرکل ہو نبيت تم از تتم أسب جريل ووجرئيل عليدالسلام كے محوزے كے سم سے كم نبيس ب گر تو خاک اسپ جبریلتے شوی اكرتوكسى جرئيل عليدالسلام كي كموز على خاك بن جائع كا کرد در گو ساله تاشد گوہری بچرے میں رکھ دیا بہال تک کہ وہ جوہر والا ہو میا آنجاں مانگے کہ شد فتنہ عدو<sup>ی</sup> اس طرح بولاً کہ وہ دشمن کے لیے فتنہ بن کیا وارّہید از سُر کلہ ماند باز تو باز کی طرح سر کی ٹوئی ہے نجات یا جاؤ کے که ازو بازست ممکین و نوند جس کی دج<sub>یہ</sub>ے باز ممکین اور خشہ ہے کہ ہمہ میکش سوی جنس خودست کہ اس کا تمام میلان اپی جس کی طرف ہے بُر کشاید خیتم او را باز وار تو بازکی طرح اس کی آتھیں کھول دے گا

مى زن اس طقه درو برباب اليبت دروازے کی کنڈی بجا اور دروازے یر تغیر نيست حاجت تا بدين راهِ دراز اس دراز راستہ کی ضرورت نہیں ہے پیش او آئد اگر خائن نه اید اگرتم خائن نہیں ہو تو اس کے سامنے آؤ سبزه برویاند ز خاکت آل دلیل وہ رہنما تیری خاک سے سبزہ اگا دے گا سبره گردی تازه گردی از نوی تو ازمر تو سبزه بن جائے گا تازہ بن جائے گا سبرهٔ جال بخش کال را سامری جان عطا کرنے والا سبزہ جس کو سامری نے حال گرفت و بانگ زد زال سبزه او اس مرو ے وہ جائدار ہو کیا اور بولئے لگا گر امیں آئید سوی اہل راز اگرتم رازدار کی جانب امانت دار بن کر آؤ کے سُر کلاهِ حیثم بند و حکوش بند ووسر کی ٹولی جو آ تھے کی بندش اور کان کی بندش ہے زان کله بر میتم باز اول شدست وو ٹوئی بازک آتھوں پر ابتداء اس کیے آئی ہے چوں کرید از حبس با شہ مخشت یار جب وہ اپنی ہم مبن سے کٹا شاہ کا دوست ہو کیا

۔ گنڈن۔دردازہ۔دافل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دروازہ پر جاکر کنڈی بجاادر کھڑارہ جب اجازت ہوتو اعرب نیست۔ان سے کہ دیا جاتا ہے
کہ آسانوں کا طویل سنرکرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم نے ایک خاک لینی نمی کو اسرار بتادیے ہیں اس سے جاکر سیکھوتم نزکل ہواس کی محبت میں گنا
کہ ن ماؤے۔

ے سبزہ وہ نی اورد لی تمہاری خاک ہے سبزہ اگادے کا کیونکہ وہ حرجہ شن حضرت جرئیل علیا اسلام کے کھوڑے کے ہم ہے کم بیل ہے معنزت جرئیل علیا اسلام جب اسرائیلیوں کی عدد کے لیے آئے اوان کے کھوڑے کا قدم جس جگہ پڑتا تھا وہ مرسز ہوجاتی تھی سامری نے یہ دکھراس کے قدم کی ٹی افغا کر گؤسالے میں ڈالی جس سے اس میں زعرکی کے افزات پیدا ہو گئے۔

عدو۔ الن وقت او موس تھے جین مامری کے بہکانے کے بعد وہ شرک ہو گئے تھے۔ آرایس۔ اگرتم اولیا کی محبت دیا نتداری ہے افتیار کرو گئو وہ بروہ ہٹ جائے گا جو نیمی چڑی ہے۔ ہی ویکھنے ہے الحق ہے۔ ہر کلد۔ ہاز جب تک مالک ہے مالوس نہیں ہوتا اس کے سر پرایک فو فی اس طرح اڑھائی جاتی ہے۔ سے اس کی ایک تھیں اور کا ان چھپے ہے ہیں۔ ذال ۔ یہ فو فی اس لیے اڑھائی جاتی ہے کہ اس کا میلان مالک کی طرف نہیں ہوتا اور دوسرے ہازوں کی طرف ہوتا ہے۔ ہی ہوجاتا ہے اس کا پردوہ نادیا جاتے کہ ہارہ منس سے بازوں کی طرف ہوتا ہے۔ اس کا پردوہ نادیا جاتا ہے جیسے کہ ہارہ منس سے کشر مالک کی طرف کی میں اور کی ہوتا ہی ہے۔ کہ اس کا پردوہ نادیا جاتا ہے جیسے کہ ہارہ منس سے کشر کی اگرف کی اس کی کر کی ہنا دی جاتی ہے۔

عقل جزوی را ز استبدادِ خولیش ناقص عقل کو اینے متقل ہونے ہے (بھکا دیا) بلکه شاگردِ ولی و مستعد بلکہ تو ولی کا شاگرد اور صاحب استعداد ہے ہیں کہ بندہ بادشاہِ عادلی خبردار! تو منصف باداثاه کا غلام ہے كه أنَّا خَيْرٌ ومِ شيطاني است "میں بہتر ہول" کا دعویٰ شیطانی ہے بندگی آدم از کبر بلیس آدم علیہ السلام کی بندگی، شیطان کے تکبر کے بجائے حرف طونی ہر کہ ذَلَّتُ نَفُسَهُ طونیٰ کالفظ ہراس محض کے لیے ہے جس کالفس ذلیل ہوا س بنه در سایهٔ سرکش نخسب س رکھ دے، سرکش کے سابیہ جس نہ سو مستعدان صفا را مجيح ست صفائی کی استعداد رکھنے والوں کے لیے خوابگاہ ہے زود طاعی گردی و زه کم کنی فوراً سرکش بن جائے گا اور راستہ مم کر دے گا

رانده با ديوال را حق از مرصاد خويش الله (تعالى) نے شیطانوں کو این گھات سے بھا دیا کہ سُری کم کن نہ تو متبد کہ خود سری نہ کر، تو مستقل نہیں ہے زُو برِ دل رُو کہ تو جرو دلی جلد دل کے یاس جا، کیونکہ تو دل کا ج ہے بندكی او به از سلطانی است اس کی غلامی بادشاہت سے بہتر ہے فرق بین<sup>ع</sup> و بر گزیں تو اے خسیس اے کمینے! تو فرق سمجھ لے، اور اختیار کر گفت آنکه ست خورشید ره او جو راہ کا مورج ہے اس نے کہا ہے ساية طوني<sup>ا ع</sup> ببين و خوش بخسي طونیٰ کا ساہی کھے لے اور آرام سے سو ظِلَّ ذَلَّتُ نَفُسَهُ خُوشٌ مُصْحِع ست ذَلَّتُ نَفُسَهُ كا رايه بهترين خواب گاه ہے کر ازیں ساہیہ روی سوی منی اگر تو اس سایہ سے خودی کی طرف جائے گا

رائد - الله تعالی نے شیطانوں کو کھات ہے مارکراس لیے بھگایا ہے کہ ناتھ عمل والے کومستقل ند بنا چاہے اور خود مری چھوڑ کر کسی ولی کی شاگر دی

کرنی چاہے اور اپنی استعداد کو ہروئے کارلانا چاہے ۔ زور زود کا مخفف ہے ۔ آل یعنی صاحب دل ۔ ہیں ۔ ناتھ عمل والے کوشنے کا مل کا غلام بنا

چاہے ۔ بندگی ۔ اس کے لیے غلامی سلطانی ہے بہتر ہے۔ آفا خَیْر ۔ شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے آپ کوان ہے افعال تراردیا تھا۔

ی آرت بین-آ دم نے بندگی افتیار کی اور شیطان نے کبر کیا دونوں کا فرق مجھ لے ، کیا بینچہ لکلا ۔ گفت۔ مدیث شریف ہے۔ علی طولی ۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کا سامی عظیم الشان اورخوشکوار ہے ،خوشخری علی ۔ سامیہ مفتیح ۔خوابگاہ۔ بھی ۔خوابگاہ۔ منکی ۔خودی۔ از حکیم۔
' یہ بینچے کے دونوں شعر حضرت حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

چونکہ سلطاں نهٔ رعیت باش جبکہ تو بادشاہ نہیں ہے، رعیت بن وز خودی رای زخمتی متراش اور خودی ہے تکلیف کی رائے نہ اختیار کر طلِ امر شیخ و اوستاد استار اور کھنے کے تھم کے سامیہ تلے از وجود خوایش والی تمتراش اینے دجود کو والی (طاکم) نہ بنا مشخ گردی تو زلاف کامی تو کمال کی میخی بھارنے سے منتح ہو جائے گا سرنشی ز استاد ·رَادِ با خبرِ تو عقل مند، با خبر استاد سے سرمشی کرے گا ور شوی ہے صبر مانی بارہ دُوز اگر تو بے مبر بے گا پیوند لگانے والا رہ جائے گا جمله نو دوزال شدندے ہم بعلم ہنر کے ذریعہ سب نیا (موزہ) سینے دالے بن جاتے خود بخود گوئی کہ اَلْعَقَلُ عِقَالَ ۖ خود کے گا کہ عمل بندھن ہے عقل را می وید بس بے بال و برگ عقل کو بہت ہے ساز و سامان دیکھا کز ذکاوت را ندیم نسب از گزاف کہ ہم نے ذہانت کے محوڑے بیکار دوڑائے آشا کردیم در بح خیال خیال کے سندر میں تیراک ک

چوں نبی تیستی ز اُمت باش جب تو بی نہیں ہے، اکی بن پس رَول خامشا و خامش باش تو خاموشوں کا پیرو اور خاموش بن یس روی خاموش باش از اِنقیاد تو پیرو ہے، فرمانبرداری سے جیب رہ پس رَوِ صامت شود خاموش باش تو پیرو ہے، جیب ہو جا اور خامول رہ ورنهٔ کر چه مستعدی و قابلی ورنه اگرچه تو صاحب استعداد و تابلیت ہے بم ز استعداد و آمانی اگر استعماد اور تمناؤں سے بھی اگر صير کن در موزه دوزي و بسوز موزه سے اور مشقت پر مبر کر کہنہ دوزال کر بدے شال صبر و حکم برائے جوتے گا تشنے والوں کو اگر مبر اور بردیاری (ماصل) ہوتی پس بکوشی و باخر از کلال يم تو كوشش كرے كا اور بالآخر تمك كر جمیحو آل مرد مفلیف روز مرگ اس قلنی کی طرح جس نے موت کے دن یے غرض می کرد آندم اعتراف اس وقت اس نے اظلام سے اقرار کر لیا از غروری سر کشیم از رجال میں نے تکبر کی دجہ سے (با خدا) لوگوں سے سرمنی کی

الی بدائی جماعتان ہے۔ کی تابعداری کرنی ضروری ہے، مرید کا کام چپ دہنااور کی کیدایت پر ممل کرنا ہے اپی طرف ہے ہا تمل بنانااور الی بدائی جماعتان ہے۔

نيست آنجا جاره جز تشتی نوع وہاں نوح علیہ السلام کی تعتی کے سوا جارہ نہیں ہے تا طمع در نوع و تشتی دوختے تا كمتمنا كونوح عليه السلام اور كشتى سے وابسة كر ويا کہ منم کشتی وریں دریای کل کہ اس عظیم دریا میں کشتی، میں ہوں شد خلیفہ راستیں پر جای من میری عبکہ سیا تائم مقام بنا ہے رو نگردانی ز کشتی اے فتی اے نوجوان! تو کشتی ہے روگردانی نہ کر از نے کا عَاصِمَ الْيَوْمَ شنو قرآن سے "آج کوئی بیانے والا نہیں" س لے مي نمايد كوهِ فكرت بس بلند بخم عمل کا بہاڑ بلند نظر آتا ہے بنگر آل فضل خدا بیوست را خدا سے بڑے ہوئے اس نعنل کو دیکھ كه كے موجش كند زير و زير كيونكه اس كو ايك موج ند و بالا كر دے كى. گر دو صد چندین تقیحت آورم خواه پس ای جیسی دو سو تصحین کرول که برو مبر خدایست و ختام كونكب ال ير خدا كى مهر (كلي بول) ہے کے عمرداند حدث علم سبق . ٹی بات ازلی تھم کب بدل عتی ہے؟

آشا ہے ست اندر بحر رُوح روح کے سمندر میں تیراکی بیار ہے کا کھکے کو آشنا ناموختے کابش ده تیراکی نه سیکهتا المحتين فرمود أن شاهِ رسل رسولوں کے شاہ نے ای لیے فرمایا ہے یا کے کو در بھیرتہای من یل وہ ہے جو میری بصیرتوں میں تحقی نوجیم ور وربا که تا من دریا میں نوح علیہ السلام والی تحقی ہوں، ہرگز ہمچو کنعال سوی ہر کونیے مرو کنعان کی طرح ہر پہاڑ کی جانب نہ جا می نماید پست این تشتی ز بند یدے کی وجہ سے یہ تحقی بہت نظر آتی ہے بیت منگر بال و بال این بیت را خردار، خردار! ال نیمی (تحقی) کو نیجا نه سجه در بلندی کوهِ فکرت کم گر ائی عمل کے پہاڑ کو بلند نہ سمجھ گر تو کنعانی<sup>۳</sup> نداری باؤرم اگر تو کنعان (مغت) ہے میرا یقین نہ کرے گا گوش کنعال کے پذیرہ ایں کلام اس بات کو کنعان کا کان کب قیول کرتا ہے؟ کے گذارد موعظت پر میر حق تقیحت الله (تعالی) کی مہرے آگے کب بردھ عتی ہے؟

ا کافکے۔ اگر شیخ بوئل سیناعقلی محوڑے دوڑانا نہ جانا تو کس بزرگہ کا ہاتھ پڑلیتا۔ ایں چنیں۔ آنحضور ملی اللہ علیہ دسلم نے ای لیے ارشاد فر مایا ہے کہ میں دریائے دوئل سیناعقلی محوڑے دوڑانا نہ جانا تو کسیر کو سے لیغن سیاب میں دریائے دوئل کی بسیرتوں سے نیغن یاب سینے۔ کشتی نوجی ہے کہ محتوظت کے لیے بمنولہ نوئل کی کشتی ہے سینے۔ کشتی نوجی ہے کہ محتوظت کے لیے بمنولہ نوئل کی کشتی ہے ہیں۔ کتھان ۔ حضرت نوئل علیہ السلام کے نافر مان بیٹے نے بجائے کشتی میں جیسنے کے ریکھاتھا کہ جس بھاڑ پر چڑھ کر بناہ حاصل کرلوں گا۔

ع از نب قرآ ل پاک من اس کوجواب دیا گیالا عاصِم الْمَوْمُ" آج کوئی بچانے دالانہیں ہے۔" می تماید چونکه آنکموں پر بندش ہے اس لیے اولیا کامجست حقیر نظر آئی ہے ادرا پی عشل بلندنظر آئی ہے۔ فضل خدار جبکہ فضل خداد عمی اس کے شامل سال ہے قاس کو تغیر نہ جو۔

بر اميرِ آنکه تو کنعال ته اس امید پر کہ تو کنعان نہیں ہے ہم ز اوّل روزِ آخر را بیل سلے عی دن سے انجام بیں بن جا چیتم آخر بینت را کور و کهن انی انجام بین آنکھ کو اوندھا اور برانا نبودش ہر وم برہ رفتن عثار اس کو راستہ جلتے میں ہر وقت تفوکر تہیں لگتی ہے کن ز خاک یای مُردے جیتم تیز سيمرد (خدا) كے باوس كى خاك سے آنكھ كوتيز كرلے تا نیندازی سرِ اُوباشِ را تاکہ بیودہ سر کو نہ عمرائے سوزنے باتی شوی تو ذوالفقار اگر تو سوئی (بھی) ہے ذوالفقار (مکوار) بن جائے گا بم بسوزد بم بسازد دیده را وہ لگتی بھی ہے، آگھ کو بتاتی (بھی) ہے تابہ بین ز ابتدا تا انتہا ٹاکہ تو آغاز سے انجام تک وکیم لے کو خورد جی از بہر نورِ چیتم خار کہ وہ آگھ کی روشیٰ کے لیے کائنا کھاتا ہے حيثم تو روش شود جال با صفا تیری آگھ روش (ادر) روح صاف ہو جائے گ حیثم جال را حق بخفد روشی الله (نعالی) جان کی آنکہ کو روشی عطا فرما وے گا

لك لِي كُويم حديث خوش لي کین میں خوشگوار بات سنانا ہوں آخر این اقرار خوای کرد میں خردار! بالآخر تو سے اقرار کرے گا می تواتی دید آخر را مکن تو انجام کو دکھے سکا ہے، نہ بتا ہرکہ آخر بیں بود مسعود وار جو نیک بخت کی طرح انجام بیں ہوتا ہے کر تخوابی ہر دے ایں خفت و خیز تحل ديده ساز خاك ياش را اس کے یاؤں کی خاک کو آنکھ کا سرمہ منا لے که ازین <sup>تا</sup> شاگردی و زین اِفتقار کیونکہ اس شاگردی اور اس احتیاج سے سُرمه کن تو خاک ہر بگویدہ را ہر برگزیدہ کی خاک کو شرمہ بتا لے حیثم روش<sup>ن کن</sup> ز خاک ِ اولیا ادلیا ک خاک سے آگھ روش کر لے مچیتم اُشتر زال بود بس نور بار اونث کی آگھ ای لیے زیادہ روش ہوتی ہے خار خور تا کل برویاند نرا کاٹا چبا تا کہ وہ تھے میں پیول اگائے خار را از حیثم دل گر بر کنی اکر تو دل کی آگھ سے کانا نکال دے گا

ا نیک میں جو پھھینے کرد ہاہوں وہ اس بیار کرد ہاہوں کے کھان مغت نہ اوگا۔ آخر مولانا پھر پہلے مغمون کی طرف لو نے بیل کہ آخر میں مسل کے ناکارہ ہونے کا اقراد کرنا پڑے کا اور آخر کے معالمہ کواب تل کھ لے۔ آب آوائی۔ اگر قوچھ بھیرت سے کام لے گاتو انجام کود کھے سک ہے۔ ہرک۔ جوشس انجام بیل ہوتا ہو گھوکر ہے بیل کھا تا اگر تو بھی بہ جا ہتا ہے قابل اللہ کے قدم کی خاک کومرمہ بنا لے پھر مرکز کی گر نے سے فی جائے گا۔

ع کہ آئریں۔ اللہ اللہ کے اجام ہے تھوڑی می استعماد والا بھی کا ال بن جاتا ہے۔ و والتقار مصرت بل وشی اللہ عند کی ہوارکانام ہے۔ ہم بسوز در یہ ورالگہا تو ہے گئی اور کہ تا ہے۔ ہم بسوز در یہ ورالگہا تو ہے گئی ورمہ کرتا ہے بین اہل اللہ کی اطاعت ناکوار ہوتی ہے کین انسان کو کا ال بناو ہی ہے۔

سے کوخورد۔اونٹ نے کانے چاہے تو آئیمیں روٹن ہو کئیں۔فارخور۔ شیخ کی تعلیم دمجت میں ناکواریاں پرداشت کرتیرےا عرد معرفت کے گل اور بوئے آگیں مے آئیموں میں روٹنی،ول میں مفائی پیدا ہوجائے گی۔فاردا۔اگرٹنس کے رذائل کا کا ٹنا آ تکھے تکال دو سے تو لوربسیرت ماصل ہو جائےگا۔

قصه الشكايتِ أستَر به أمُعْتُر كه من بسيار دَر رُو مي اقتم در راه رفتن ا نچرکی اونٹ سے شکایت کا قصہ کہ میں راستہ کینے میں منہ کے بل بہت گرتا ہوں و توکم می افتی چون است و جواب تفتن ختر مر اُسر را اور تو نہیں گرتا (یہ) کیوں ہے؟ اور اونٹ کا نچر کو جواب ویتا

اُسترے را دید روزے اُسترے چونکہ یا او جمع شد در آخرے ایک نچر نے ایک روز ایک اونٹ کو ویکھا جبکہ وہ ایک اصطبل میں اس کے ساتھ جمع ہوا ور گریوه و راه بو دَر بازار و کو شلے اور راستہ میں اور بازار و کوچہ میں در ره بموار و نا بموارِ من بموار اور ناہموار راستہ عی در سر آیم ہر زمانے از شکوہ ہر وقت خوف ہے میں منہ کے بل کر جاتا ہوں يا مكر خود جانِ ياكت دوليست شاید تیری باک جان (غیب سے) مالا مال ہے بوز و زانو زال خطا پُر خول تمم اس علطی سے تموتمنی اور مکھنے زخی کر لیتا ہوں وز ممکاری ہر زمال زنجے خورم اور گدھے والے سے میں ہر وقت پٹتا ہوں بشکند توبه بهردم از گناه مکناہ کر کے، ہر وقت توبہ توبر دیتا ہے از صعیق رای آل توبه حمکن کمزوری کی وجہ ہے اس توبہ فکن کی رائے که بود بارش کران و راه سنگ جس پر بماری بوجه مو اور سنگاخ راسته مو از تخکست توبه آل إدبار خو وہ منحوں کو بنے سے

گفت من بسیار می اقتم بُرُو اس نے کہا میں منہ کے بل بہت گرتا ہوں کز چہ دَر رُو می فتم میسیار من میں منہ کے بل اکثر کیوں گرتا ہوں؟ خاصه ی از بالای که تا زیر کوه خصوصاً بہاڑ کے اور سے بہاڑ کے فیے تک کم ہمی اُفتی تو در رُو بہر جیست کیا سبب ہے؟ تو منہ کے بل نہیں گرتا ہے در سر آیم بر دم و زانو زنم میں ہر وقت سر کے بل گرنا ہوں اور گھٹے رگڑ لیتا ہوں کژ شود بالان و رختم بر سُرم میرا بالان اور میرا بوجھ میرے سر پر الٹا ہوجاتا ہے جمچو کم عقلے کہ آز عقلِ تاہ اس بیوقوف کی طرح جو برباد شدہ عمل کی وجہ ہے سخرهٔ البیس گردد در زَمن زمانے میں شیطان کے تابع بنتی ہے در سر آید ہر زمال چوں اسب لنگ وہ لنگڑے محورے کی طرح ہر وقت منہ کے بل گنا ہے ی خورد از غیب بر سر زخم او غیب سے وہ سر پر چوٹ کھانا ہے

ل تصدال تصديمولانانے دور بني ك فواكدادر دور بيل كى اطاعت كے فاكدے سمجائے بيں۔استر فير آخر جو بائ با عدمنے كى مجكد

یے ۔ خامہ۔عام طور پر بھی گرتا ہوں لیکن پہاڑی داستہ میں تو منرور گرتا ہوں ۔ پوزی تھو تھی کزشود۔منہ کے بل گرتا ہوں تو بو جداور یا لان کھسک کرسر پر آ جاتا ہے پھر کدھے والامیرے ڈیڑے مارتا ہے۔

ع بیچو مولانا فرماتے ہیں کرتوبٹکن بے مثل کی مثال اس کدھے کی ہے۔ سر وریق بھکن اپنی کزوردائے کی دجہ سے شیطان کے تائع ہوتا ہے اور لَنْكُرُ \_ محورُ \_ كاطرح معوركما كرمند كے بل كرنار بها ہے جس يروزن زياده بوادر راستہ بحي پتر يا بو۔

دِيوِيكِ كُفِ كُرو توبه را تحكست شیطان نے ایک پھونک ماری، توبہ کو توڑ دیا که بخواری بنگرد دَر واصلال کہ اولیا کو ذلت ہے دیکھا ہے کم فتی در رُو و کم بینی زنی منہ کے بل نہیں گرنا ہے اور مار نہیں کھاتا ہے یے عثاری و کم اندر رُو فی بغیر لغزش کے ہے اور منہ کے بل نہیں گرتا ہے درمیان ما و تو بس فرقهاست ہم میں اور تھے میں بہت فرق ہیں بیش عالی امان ست از گزند بلندی سے دیکھنا تکلیف سے اس (کا سبب) ہے بر کو و بمواره را من توه توه نتہ بہ نتہ ہر گڑھے اور ہموار کو بيش كارٍ خوليش تا رُوزِ إجل پہلے ہے اینے معالمہ کو موت کے دان تک داند اندر حال آن نیکو خصال وہ نیک خصال اس کو ای وقت جانتے تھے بلکه حال مغربی و مشرقی بکه مغربی اور شرقی کا (مجمی دیکھا) بېږ چه سازد، پئے حب الوطن کیوں بناتا ہے؟ وطن کی محبت کی خاطر که سجودش کرد ماه و آفتاب کہ ان کو چاند اور سورج نے سجدہ کیا

بار<sup>ل</sup> توبه می کند بارای ست پھر کمزور ارادے سے توبہ کرتا ہے ضعف اندر ضعف و کبرش آنجنال کمزوری در کمزوری اور اس کا تکبر اس قدر اے ختر کہ تو مثال مونی اے اونٹ! تو مومن کی طرح ہے توجہ داری کہ چنیں ہے آئی ترے یاں کیا ہے کہ تو ایا بے معیبت ہے گفت<sup>ع</sup> گرچه بر سعادت از خداست اس نے کہاا گرچہ مرنیک بختی اللہ (تعالی) کی جانب ہے ہے سَر بلندم من دوجیتم من بلند میرا سر بلند ہے، میری دونوں کی سیکھیں بلند ہیں از سُرِ کہ من بہ بینم یایِ کوہ میں بہاڑ کی جوئی ہے، بہاڑ کی جڑ تک دیکھ لیتا ہوں ہجیاں کہ دید آل صدرِ اُجل جس طرح اس بزرگ نے ویکھ لیا انچه خوامد بود<sup>ی</sup> بعد بست سال جو بات ہیں سال بعد ہو گ حالٍ خود تنها نديد آل متقى اس متی نے صرف اپنا حال ہی تہیں و کھا نور در چیثم و دکش سازد سکن تور، اس کی آنگھ اور دل کو مسکن بتاتا ہے ہمچو ہوسٹ کو بدید اوّل بخواب جر الرح (حرت) ہدف کہ آنہوں نے شروع تی می خواب میں دیکے لیا تھا

۔ یا باز آو شکن مجرتو برتا ہادر شیطان ایک مجونک سے مجراس کی توبیقا ڈویتا ہے۔ ضعف خودتو اس فقد رکزور ہے لیکن بررکون کو ذکیل بھتا ہے۔ اے شرکتر مجر فجر کی بات شروع کی ہے، فجرنے اونٹ سے کہا، تیر کی مثال موئن کی تا ہے جونہ منہ کے مل کر سےاور نہ ہے۔

الصربر برربابات برون کا ہے، پرے اوٹ سے جا، برن ماں و حال ہا۔ است سے سات میں ہیں۔ کو گڑھا۔ تو اقو ہے۔ تہ بتہ۔ علی سینت اگر چہر معادت اللہ کی جانب ہے ہے کین کا ہر کا وجہ یہ میں ہے کہ میر اسر بلنداور میر کا تکمیس دور بیں ہیں۔ کو گڑھا۔ تو اقو ہے۔ تہ بتہ۔ ہم چناں۔ معدر اجل، یور معدر ہے مراد بایز پر بسطامی ہو سکتے ہیں جن کوشنخ ابوائس کے احوال پیدائش ہے بل معلوم ہو سکتے ہیں مطلق مارہ اور س

ی انچی خوابد بود کی ولی کا کشف ندافقیاری ہاورند تمام اشیا ہے اس کا تعلق ہوتا ہے۔ انچی بعض متنقبل میں ہونے والے واقعات منکشف ہوجاتے بیں ۔ تور ولی کے کشف کی ہدیہ ہے کہ نور اس کی آ کھ اور دل میں اپنامسکن بنالیتا ہے کیونکہ ولی عالم غیب کا عاشق ہوتا ہے اور اس عشق سے نور پیدا بوتا ہے۔ بچی یوسف بے پیدالسلام نے خواب میں دیکھ لیا تھا کہ جاتھ اور سورج آپ کو بجدہ کر دہے ہیں اور اس واقعہ کا ظہور دس سال بعد ہوا جبکہ ان کے ہمائی ان کے سمانے مرمجے وہو گئے۔

انچہ یوسٹ دیدہ بر کرد سر جو کچھ نوسف علیہ السلام نے دیکھا تھا، وہ ظاہر ہوا نور ریانی بود کردوں شکاف خدائی نور آسان کو پھاڑنے والا ہوتا ہے ہستی اندر حسّ حیوانی گرو تو حیوانی حس میں پینسا ہے تو ضعیف<sup>ع</sup> و ہم ضعیفت پی<u>ش</u>وا تو کمزور ہے اور تیرا پیٹوا بھی کمزور ہے کو یہ بیند جای را نا جای را کیونکہ وہ سیحے اور غلط جگہ کو دیمیتی ہے ديكر آنكه خلقت من أطهرست علادہ ازیں میری بیدائش یاک ہے نے ز اولادِ زنا و اہل ضلال نہ کہ زنا اور ممراہوں کی اولاو تیر کڑ پرُز و چو کڑ باشد کماں تیر میڑھا اڑتا ہے جبکہ کمان میڑھی ہو

از پین دَه سال بلکه بیشتر وس سال کے بعد بلکہ اس سے بھی زیادہ میں تيست أل يَنْظُرُ بنُور اللّه كَرُاف "وہ اللہ کے نور سے دیکھائے" لغونہیں ہے نيست اندر چيتم تو آن نور رَو جا، تیری آنکھ میں وہ نور نہیں ہے تو ز ضعف چتم بنی پیشِ یا تو آتھ کی کمزوری کی وجہ سے (صرف) یاؤں کے آگے ویکماہے پیینوا چیتم ست دست و بای را باتھ اور پاؤل کا پیٹوا آئکھ ہے ديگر آنکه حيثم من روش ترست علاوہ ازیں میری آنکھ زیادہ روش ہے زانكه مستم من ز أولاد طال کیونکہ میں خلال اولاد میں سے ہوں تو ز اولادِ<sup>ت</sup> زنائی بے گمال تو یقیناً زنا کی اولاد ہے

تقدیق کردن استر جوابهای اعتر را و اقرار آوردن بفضل او تچر کا اونٹ کے جوابوں کی تقدیق کرنا اور اینے اوپر اس کی بردائی کا اقرار کرنا بر خود و ازو استعانت خواستن و بد و پناه گرفتن بصدق و نواختن اور اس سے مدد مانگنا اور سچائی سے اس کی بناہ پکڑنا اور اوند کا نتختر او را و راه نمودن و باری دادن پدرانه و شابانه اس کو توازیا اور بیرانه اور شامانه طریقه بر اس کی رمنمانی اور مدو کرما

گفت اُستَر راست تفتی اے غر این بگفت و کرد چیم از اشک پُر

خجر نے کیا اے ادنٹ! تو نے کی کیا ہے کیا اور آٹھوں میں آنسو بھر لایا

نیست ولی آنے والی بات کواس لیے ویکمنا ہے کہ وولور ضداد عمدی کے ذریعہ دیکمنا ہے اور نور ضداد عمدی کے لیے کوئی آ رتبیس ہو سکتی۔

توضعیف عام انسان حی آ تھے ہے دیکتا ہے جوایک کزور چرے ، انسان خود بھی کزور ہے اور اس کا پیٹوالینی حی آ تکے بھی کزور ہے جندااس کو صرف ما منے کا اور تھوڑی دور کا نظر آتا ہے۔ دیگر۔ دوسری بات میہ کے میری آئکوزیاد وروش ہے تیم و کا بات رہے کہ میں طالی اور پاک نسل کا

ہوں تو حرامی ہے، نچر، نچرے بیدانہیں ہوتا بلکہ گدھے اور محوزی کے میل سے پیدا ہوتا ہے۔

سے توزاولاد - جب تیری ولادت می غلط ہے تو سارے کام غلط میں۔ اگر کمان ٹیڑھی ہوتو تیرٹیڑھ از تاہے۔ گفت استر ۔ نچرنے اونٹ کی باتوں کی تقدیق کی اور رونے لگا پھر اونٹ کے پاؤں پرگر پڑا اور بولا کہ میری غلطی معاف کردیجے اور اب تک اطاعت نہ کرنے میں میراعذر قبول کر

گفت اے بگویدہ رَبُ العباد کیا اے بندوں کے رب کے برگزیدہ! در پذیری تو مرا در بندگی تو بچے غلای میں قبول کرے؟ ہم ز فضلِ خود مرا معذور دار انی بردائی کی وجہ سے میرا عذر قبول کر لے رَوكه رَسَى نو ز آفاتِ زَمَن جا تو زمانے کے مصائب سے نجات یا حمیا تو عدو بودی شدی زابل وِلا تو دخمن تھا ووستوں میں سے ہو سمیا كزيد إصلى نايد جز قود کونکہ اصلی بدے صرف انکار (سرزو) ہوتا ہے آرد اقرار و شود او توبه جو (خطا كا) اقرار كر لے اور توب كى جنتو كرك لا جرم اندر زمال توبه تمود لا محالہ (انہوں نے) نورا توبہ قبول کر لی ره نبودش جانبِ توبه تقيس (اس کیے) عمدہ توبہ کی طرف اس کا راستہ نہ تھا وز زَبانه نار وز دَندانِ دَد آگ کے شعلے اور ورندول کے دانت سے در تکندی خود به بخت سرمدی تونے ایے آپ کو دائی خوش تعیبی سے دابستہ کر دیا ہے أَدُخَلِي فِي جَنْتِي وريائي تونے 'واقل موجامیری جنت میں' کوحاصل کرارا ہے

ساعتے بگریست در یایش فناد تموزی در رویا، اس کے یاؤل بڑا چہ زیاں دارد کہ از فرخبدگی کیا نصان ہو گا کہ (اگر) برکت کی وجہ سے فقبل تو برمن فزونست از شار تیری بزرگی بے شار مجھ سے بوعی ہوگی ہ گفت چول اقرار کردی پیش من اس نے کہا جب تو نے میرے سامنے اقرار کرلیا ہے دادی انصاف و رَهیدی از بلا تو نے انصاف کیا اور مصیبت سے چھوٹ کیا خوي بد در ذاتِ تو اصلی نبود تیری دات میں بد عادت اصلی نہ تھی آل بدعاری یاشد که اُو وہ عارضی بد ہوتا ہے کہ جو بمجو آدمٌ، زُلتش عاربيه بود جیے کہ (حطرت) آدم علیہ السلام ان کی لغزش عارضی تھی چونکه اصلی بود جرم آل بلیس چونکہ شیطان کی خطاً اسلی تھی رَو که رَسّی از خودی و از خوی بد جا کہ تو خودی اور بد عادت سے نجات یا حمیا روکه اکنول وست در دولت<sup>ع</sup> زدی جا کہ اب دولت تیرے ہاتھ آ ممکی ہے أَدْ خَلِي يُول فِي عِبَادِي بِالْق جب تو نے "میرے بندوں میں وائل ہو جا" کو یا لیا

ا منت چوں۔ اونٹ نے نچرے کیا اب جکر تونے اپنے عیوں کا اقر ارکر لیا ہے اور جھے ۔ فظیری جائی ہے، مصائب سے نجات پاکیا ہے۔ خوکی بدتیرے اقر اوکی وجہ میں ہوئی کہ میں ہیں۔ تیرے اعد عارضی تنے۔ اگر اصلی ہوتے تو بھی اقر ارند کرتا ، عارضی بدتو ہر لیتا ہے۔ تیجو۔ حضرت آ دم علیہ السلام کی اخرش عارض حمی انہوں نے تو برکی شیطان کی خطافطری تھی اس کوتو بدکی توفیق نہ ہوئی۔ رو۔ اونٹ نے کہا اب جبکہ تو نے تو برکر لی تو خودی اور بدعاوت سے نجات یا کمیا اور جہنم کے عذاب سے چھوٹ کیا۔

رَفِّي اندر خلد از راهِ خفا تو غیر محسوں طریقہ پر جنت میں چلا ممیا ہے دست تو گرفت بردت تا تعیم ال نے تیرا ہاتھ پکڑا اور جنت میں لے میا غوره بودی ششی انگور و مویز تو كيا خوشه تها، انكور اور منعى بن عميا ثاد باش وَاللَّهُ اعْلَمُ بالصَّوَاب خوش رہو، اور بہتر تو اللہ تعالیٰ بی جانا ہے شهد خویش اندر فکن در جوی شیر اینا شمد دودھ کی نیر میں ملا دے يابد از بحر مزه تكثير طعم اور مزے کے سمندر سے مزید دائقہ حاصل کرے چونکه شد دریا ز بر تغییر رست جب وہ دریا بن جائے گا، ہر تغیر سے نے جائے گا آفتے را نبود اندر ویے عمل اس میں کمی آفت کا عمل نہ ہو سکے گا تا رَوَد آل غره بر جفتم طبق تاكه وه دروك ساتوي آسان بر جا يخيج کے شناسد موش غرہ شیر را چوہا شیر کی وڑوک کو کھاں پیچانا ہے؟ بہر ہر دریا دلے نیکو گہر ہر وریا ول نیک فطرت کے لیے

در عبادش از راه کردی خولیش را (جب) تونے اپنا راستہ اس کے بندوں میں بنا لیا ہے إهدِنًا كَفْتَى صِرَاطَ الْمُسْتَقِيم تو نے "ہم کو سیدھے راستہ کی ہدایت دے" کہا نار بودی نور ششتی اے عزیز اے پیارے! تو آگ تھا نور بن کیا اخرے بنوری شدی تو آفاب تو تارا تھا سورج بن گيا اے ضیاء الحق<sup>ع</sup> حیام الدیں بگیر اے ضاء الحق حمام الدین! تو لے تا رہد آل شیر از تغییرِ طعم تاکہ وہ دودھ، مزہ بدلنے سے محفوظ ہو جائے متصل گردد بدال بجر ألست وہ الست کے سمندر سے مل َ جائے گا مَنفَذِے یابد دراں بحرِ عسل اک شہد کے دریا میں راستہ یا لے گا غرہ کن<sup>ع</sup> شیر دار اے شیر حق اے اللہ کے شیر! شیر کی طرح غوا چہ خبر جانِ ملولِ سیر را کائل ست کی جان کو کیا خر؟ بر نولیں احوالِ خود با آبِ زر ایے احوال سونے کے پانی سے لکھ دے

ا ورعبادش انسان الله تعالی کاعهداس و نت بنمآ ہے جبکہ اس کی عبادت کرے اور عبادت کے ذریعیوں جنت میں واخل ہوجا تا ہے۔ اھلمنا۔ جب کوئی
الله تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے اِهٰ لِدِنَا الصِّرَ اَطِ الْمُسَتَقِبْعُ 'ہمیں سید ھے داستہ کی رہنمائی کردئے' تو الله تعالیٰ اس کی دیمیس کے اور
جنت میں داخل کردیتا ہے۔ نار بودتی۔ پہلے تو آمی تعااب نور بن کیا لیمنی پہلے تو تاتھ تھااب کامل بن کیا یے تورہ ۔ انگور کا کیا خوشہ۔

شدكا فاصه بكراس كا عدى جزتغير پذرنبيس موتى بـــ

ع عروکن۔اے ضیاء الی آپ اللہ تعالی کے ٹیرین ٹیروں کی طرح غرائے اور حقائق کو بیان سیجئے۔ چینجر۔ جو حقائق کے بیائے نہیں ہیں وہ آپ کے معارف سے واقف نہیں ہیں۔ آپ اللہ اللہ معنوی کھے معارف سے واقف نہیں ہیں۔ آپ احوال بشکل مثنوی کھے ذالیے۔ فالی سے اللہ اللہ مثنوی کھے ڈالیے۔ فالیہ معارف سے دالیے۔

آبِ نیل ست این حدیث جانفزا یاربش در چیتم قبطی خول نما بردح کوبرهانے والی بات ایس حدیث کی نظر میں خون بنا دے بردح کوبرهانے والی بات (دریائے) نیل کاپانی ہے۔ اے خدا اے قبطی کی نظر میں خون بنا دے لابه کردِن قبطی مَرسبطی را که یک ظرف به نیتِ خوکیش از قبل پُه ایک قبلی کی سبلی کی خوشامد کرنا کہ ایک برتن اپنی نیت سے دریائے نیل سے بھر لے کن و بر لب من نه تا بخورم نجقِ دوسی و برادری، سبو که شال اور روی اور بھائی بندی کی بنا ہر میرے منہ سے لگا دے تاکہ میں لی لول وہ سبطیاں بہرِ خود پُر می کنید از نیل آبِ صاف ست و سبو معلیا کہتم سیطی دریائے نیل سے اپنے لیے بھرتے ہو صاف پانی ہے اور وہ تھلیا کہ ما قبطیاں پُر می تلیم خونِ صاف ست

کہ ہم قبطی بجرتے ہیں بالکل خون ہے من شنیم کہ در آمد قبطیے از عطش اندر و ثاق سبطیے میں نے سام کے گھر میں میں نے سام کے گھر كشة ام امروز حاجتمندِ تو میں آج تیرا مختاج ہوں تاکہ آبِ نیل مارا کرد خوں يهال تك كهاس نه ماد ب ليے (دريائے) نيل كوخون بناديا ب پیشِ قبطی خول شد آب از جیتم بند نظر بندی کی وجہ سے قبطی کے لیے خون بن ممیا ہے از ہے<sup>سے</sup> إدبارِ خود يا بد رَگی این نحوست یا بد نظرتی کی وجہ ہے تا خورد از آبت این بار کهن تاكہ تيرے يانى من سے يہ برانا دوست لي لے خول نباشد آب باشد باک و حر وه خون نه بو گا، یاک و صاف یانی بو گا که طفیلی در تبع بجید زعم کیونکہ طفیلی تالع بن کر غم سے جیوٹ جاتا ہے

گفت مستم یار و خوبیثاوند تو کہنے لگا کم میں تیرا دوست اور رشتہ دار ہول ر زانکه موسی جادوئی کرد و فسول كونكه موى عليه السلام نے جادو ٹونا كر ديا ہے سبطیاں زال آبِ صافی می خورند سبکی ای سے صاف پائی پینے پیش قِبطيالِ كَ مُ مُرند از تَشْكَلُ اب قبلی بیا*ی سے مر رہے* ہیں ببر خود یک طاس را پُر آب کن ایک طفلا ایے لیے پانی ہے بھر لے چوں برای خود کئی ایں طاس پر جب تو یہ طفل اپنے کیے بھرے گا من طفیل تو بنوشم آب ہم من ممی ترے طفیل میں پانی پی لوں گا

ا این صدیث یعنی ضیام الحق سے احوال دریائے نیل کی طرح میں جوسطیوں کی سیرانی کا ذریعہ تھا اور قبطیوں کے لیے خون تھا۔ لا بہرون - مولانا دریائے نمل کے خون بن مانے کا ذکر کرتے ہیں تیلی لین فرعون کے مانے والے سہلی ۔ لین معرب موی کے ہیرو۔

علق بیاس وٹاق کمر فریشاو تمدرشتردار۔ زانک مرورت بیسے کہ حضرت موکی نے جادد کے ذریعہ ہمارے لیے تل کے پانی کوخون بنادیا ا المادريا المعلى بانى لى دے إلى اور مادے ليے فون بن كيا ہے۔

ے انہے۔ بےون جا ہادی بر میں اینول معرت مول علیالسلام برفطرتی ہے۔ بہرخود اور کرکمائے لیے بانی مجر لے میں میں اس میں سے بیاوں گاتو اینے لیے مرے گاتودہ بانی باک ومیاف دے گاخون نہ ہے گا۔ من منظر او۔ میں تیرالفیلی بن کر بانی بیاوں گاملیلی برسم کی کرے بے تیاز ہوتا ہے۔

یاس دارم اے دو چیتم روشنم اے میری دونوں آنکھوں کی روشن میں کاظ برتوں گا بندهٔ تو باشم و آزادی تمم تیرا غلام بول کا ادر آزادی سمجمول کا بُر دہاں بنہاد و نیمے را بخورد منہ پر رکھا اور آدھا بیا که بخور تو تم شد آل خون سیاه کہ تو بھی ہی لے، وہ کالا خون بن کیا قبطی اندر ختم و اندر تاب شد قبطی غصہ اور (ﷺ د) تاب میں پڑ کیا بعد ازال گفتش کہ اے صمصام زفت اس کے بعد اس ہے کہا اے بھاری تلوار! گفت این را آن خورد کو مقی ست اس نے کیا اس کو وہ بیتا ہے جو پرمیز گار ہے از رهِ فرعون و موسّى وار شد فرعون کے راستہ سے اور موی علیہ السلام جیبا بن میا صلح کن یامه بیس مهتاب را جاند سے صلح کر لے، جائدنی دکھے لے بر عباد الله اندر پیم الله (تعالی) کے بندوں پر، تیری آنکھ میں عبرت از یارال نکیر استاد شو وستول سے عبرت پکڑ، استاد بن جا چوں تُرا کفریست ہمچوں کوہِ قاف جبکہ تیرا کفر کوو قاف کی طرح ہے ج مر آن کوہ برگ کہ شود الوائے اس کے کہ بہاڑ گھاس کا شکا بن جائے گفت<sup>ا</sup> اے جانِ جہاں خدمت سم اس نے کہا اے جان جہاں! میں خدمت کروں گا ، بر مُرادِ تو روم شادی تتم تیری مراد پوری کرول گا، خوش ہوں گا طاس را از نیل او پر آب کرد اس نے طفلے کو نیل میں سے یاتی سے مجرو طاس را کژ کرد سوی آب خواه طفلے کو پائی جاہے والے کی طرف جمکایا باز ازیں سو کرد کڑ خوں آب شد يحر ال طرف جهكايا، خون ياني بن حميا راعے بندست تا حمق برفت تھوڑی دہر بیٹا رہا ہاں تک کہ اس کا غصہ جاتا رہا اے برادر ایل گرہ را طارہ جیست اے بھائی! اس عقدہ کا کیا حل ہے؟ معقّ آنست کو بیزار شد برہیز گار وہ ہے جو بیزار ہوا قوم موسی شو بخور این آب را موسی علیہ السلام کی قوم بن جا، یہ پانی کی لے صد ہزارال<sup>ع</sup> ظلمت ست از ختم تو لا کھوں اندھریاں ہیں تیرے عمہ کی وجہ سے محتم بنشال حيتم بكثا شاد شو غمہ فرو کر، آئکہ کھول، خوش ہو جا کے طفیلِ من شوی در اغتراف یانی سے میں تو میرا طفیلی کب ہو سکتا ہے؟ کوہ در سوراخ سوزن کے زود بہاڑ، سوئی کے عوے میں کیاں ممس سکتا ہے؟

۔ کنت-ال سینی نے کہا میں تیری فرمائش پوری کر کے خوثی محسوں کروں گا۔ طاس۔اس سلی نے طنٹلا نیل کے پانی ہے بھرااور آ دھا خود پی کیا۔ طاس۔خود پانی بی کرسطی نے طنٹلا قبطی کی طرف جمکایا تو اس طنطلے میں پانی کے بجائے کالاخون تھا پھراس سلی نے اپنی طرف کو جمکایا تو وہ خون پانی بن کیااس داقعہ سے قبطی کو بہت غصراً ہا۔

ع سامع - واتبطی تحوزی دیر عصر بی بی اربای راس نے سلی سے کہا ہے کرہ کینے کیلے گئت۔ سلی نے کہا یہ پانی متی بی سکتا ہے متی وہ ہے جو فرعون سے بیزار ہوکر حضرت مولی علیدالسلام کی بات مان لے رقوم رقوم مولی علیدالسلام کی امت بی ذاخل ہوکر متی بن جا ۔ پانی پی لے گا۔

مد ہزارال - چونکہ ضدا کے مقبول بندوں پر نتیے عصر آتا ہے لہذا حیری آتھوں پر تاریکی کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ یارال یعنی سلی قوم۔ افتراف بیاری بینا کے وقاف ریسی تنظیم کوہ ۔ تیرے پہاڑ جسے کفر کے ہوتے ہوئے تیل کا پانی بینا ایسا بی ہوجیا کہ مولی کے کوے میں پہاڑ کوداخل کیا جائے۔

کوداخل کیا جائے۔

جام مغفورال بگير و خوش بكش بخشے ہوؤل کا جام لے اور اچھی طرح بی چوں حرامش کرد حق بر کافرال جبكه الله (تعالى) نے اس كو كافروں يرحرام كر ديا ہے کے خرد اے مفتری مفتری میں کب آ سکتا ہے اے جھوٹوں کے جھوٹے! حیلہ ات بادِ نہی پیمود نیست تیری حالبازی خالی ہوا کو ناپنا ہے گردد و یا کافرال آنی کند روگردانی کرے اور کافرول کے لیے یانی کا کام کرے؟ زہر مار و کاہش جاں می خوری سانب کا زہر اور جان کا گھٹاؤ کھا رہا ہے کو دل از فرمانِ نال دِه بُرکند جو روئی دینے والے کے تھم سے ول اکھاڑے چوں بخواتی رانگالش بشنوی جب تو بیکار کر کے پڑھے گا، یجھ کے گا؟ اندر آید سهل در گوش کهال آسانی سے ناقصوں کے کان میں آ جائے گا پوست بنماید نه مغز و دانها چھلکا نظر آتا ہے، نہ مغز اور وانے رُونہاں کردہ ز چشمت ولبرے ولبر نے تیری آنکھ سے منہ چھیا رکھا ہے ہمچیاں باشد کہ قرآں از عنو الیا بی ہے جیے کہ قرآن، سرکشی کی وجہ سے

كوه را كه كن باستغفار خوش عمرہ توبہ سے پیاڑ کو شکا بتا لے تو بدين تزور چون نوشي ازال تو اس وهو کے بازی سے اس کو کیے لی سکتا ہے؟ خالقِ تزورِ تزورِ تُرا جالبازی کا خالق تیری کے طالبازی آلِ موسیٰ شوکہ حیلت سود نیست موی علیالسلام کی امت بن کیونکہ جالبازی سے قائدہ ہیں ہے زَّبره دارد آب کز اُم صد پائی کا پت ہے، کہ خدا کے تھم سے یا . تو<sup>ت</sup> پنداری که تو نال می خوری یا تو سجھتا ہے کہ تو روئی . کھاتا ہے؟ ناں کیا اصلاح آں جانے کند روٹی اس جان کی املاح کیال کرتی ہے؟ یا تو پنداری که حرف مثنوی یا تو سمجھتا ہے کہ مٹنوی کے حروف يا كلام حكمت و يرِّر نهال یا داناکی کا کلام اور پوشیده راز اندر<sup>ع</sup> آيد ليک چوں افسانها اندر آتا ہے کین انسانوں کی طرح در سر و رُو در کشیده جادرے سر اور منہ ہر جادر تانے ہوئے شاہنامہ یا کلیلہ پیشِ تو شاہنامہ یا کلیلہ تیرے لیے

ا کون این کفر این کفر براز کونو بر کھاس کا تکا بناد ہے گھر سہلے سکا جام نے کرخوب پائی پی لے ۔ تزویر یکم سازی، جالبازی ۔ مفتری ۔ اسم فائل ہے جبوث ہوئی ہے جبوث ہوئی۔ آل موئی کی موٹی علیہ السلام کی است رحیات ۔ لیعن یہ تدبیر کہ میں اپنے لیے بیانی مجروں اور تو اس میں سے پی لے رزبرہ ۔ اللہ تعالی نے جب پائی کو یہ تھم وے دیا ہے کہ وہ قبطی کے لیے خون ہے تو وہ نا فر مالی تہیں کر سکتا۔ ۔ یا تو چدادی ۔ کا فرکے لیے دوئی مجی جس کا کام دوح کی تقویت ہے اپنا کام بیس کرتی بلکہ الٹا اثر دکھاتی ہے۔ ۔

ع یاتو۔اگر مشوی جیسی کتاب کوچی بیکار بھے کر بڑے گا تو اس سے تعبیعت اعدوز ندہو سکے گا۔ کلام عکست کیسی ای دانا کی کی بات ہووہ ناتس انسان کے کان میں جیسی کتاب کو جی بیکار بھے کہ کہ وجد۔

ے اغرب و محض اس کوا نسانہ سمجھ گا اس کے مغز اور کودے تک نہ کافی سے گا۔ دوسر۔ اس مخض کے لیے مغزی حالت بدیو کی ہیسے کوئی معنو آسرا درسنہ پر جا درتا نے لیٹا ہوتو غاہر میں اس کے حسن کوند و کھر سکے گا۔ شاہنا مدیعی شرووی کا شاہنا مدیکیلہ یعنی قبصے کہا نیوں کی مشہور کرتا ہے کلیا و دمند۔ متو۔ مشرا ہے تکبر کی وجہ سے ان مب چیز وں کو کیسال جھتا ہے۔

كت كند كحلِّ عنايت چيثم باز کہ مہربائی کا سرمہ تیری آگھ کھول دے ہر دو بکسانست چوں نبود شے جبکہ سوئٹھنے کی طاقت نہیں ہے دونوں کیسال ہیں باشدش قصد از كلام ذوالجلال الله (تعالى) كے كلام سے اس كا معمد ہوتا ہے زال محن بنشاند و سازد دوا اس کلام سے بچھائے اور علاج کرے آبیِ یاک ع و بول میسال شد بفن یاک یانی ادر بیٹاب تدبیر سے بکال ہو گئے بر دو بنشانند بیچول خمر و خواب دونول بجھاتے ہیں شراب اور نیند کی طرح که کلام ایزدست و روحناک کہ وہ خدا کا کلام ہے اور روح پُدور ہے دل بيابد ره بسوي گلتال (اور) دل گلتاں کا راستہ یا لے ہر کہ از ہرِ صحف ہوئے ہرد جو صحفول کے راز کا پا لگا لیا ہے آنچنانکه ست می بینیم ما جیا کم (واقعی) ہے ہم دیکھتے ہیں چوں کی بیند رُویم مومناں كه ايمان لانے والے ميرا جمره كيوں نبيس و يكھتے بين؟

فرق <sup>ل</sup> آنگه باشد از حق و مجاز حقیقت اور مجاز میں فرق تب ہوتا ہے ورنه پُشک و مشک پیشِ احتے ورنہ بیکار ناک والے کے لیے میکنی اور مشک خویشتن مشغول کردن از ملال تھکن ہے اینے آپ کو بے نیاز کمنا کاکش وسواس را و غصه را کہ وسوسول اور رنج کی آگ کو بهر این مقدارِ آتش شاندن آگ کی اس مقدار کو بجھانے کے لیے آتش وسواس را این بول و آب وسوسول کی آگ کو سے پیٹاب اور پاتی لیک اگر واقف شوی زیں آب یاک لیکن اگر تو اس باک بانی ہے واقف ہو جائے نیست گردد وسوسه کلی ز جال وموسہ بالکلیہ جان سے معدوم ہو جائے زانکه <sup>۳</sup> در باغے و در جوئے پرد كيونكه باغ ادر نهر مين الرف لكا ب یا تو ینداری که رُوی اولیا یا تو ہیے خیال کرتا ہے کہ اولیا کا چہرہ در تعجب مانده سیمبر ازال پیخبر اس سے تعجب میں تھے

لے فرآن۔ حقیقت اور مجاز کو انسان جب بھتا ہے جب اس کو بھیرت حاصل ہو۔ آخم۔ وو انسان جس کی تاک بیل ہو تھے کے حس نہ ہو۔ تم سو تھنا۔

خویشین ۔ محض تی بہلا نے کے لیے قرآن کی حلاوت کرنا قرآنی حقائق ہے محروم رکھتا ہے۔ کاتق ۔ انسان اگر محق دل کی پریٹانی اور درنج کو دور

کرنے کے لیے قرآن پڑھے قواس کے حقائق سے عافل رہتا ہے۔ بہرایں جمن وقت کا شے کے لیے قوقرآن اور افسانہ یکساں کام کرتا ہے۔

آ سپاک۔ لیے قرآن پر جو آ سینی افسانہ تی و خواب نیئد اور شراب دونوں وسوس اور دل کے خیالات کو دفع کرتے ہیں لیکن دونوں میں بہت

فرق ہے۔ لیک ۔ اگر کوئی محض قرآن پاک کو کلام اللہ اور دوحانی کلام بچھ کر پڑھے تو دل کے دسوسے بالکلیے ذائل ہوجا کیں اور دل کو باغ جنے کا داستیل جائے۔

ے زائک۔ جوش قرآن کے قائن سے آگاہ ہوجاتا ہوہ جنت کے باغات اور نہروں کی سرکرتا ہے۔ صحفہ کی جمع ہے، آسانی کاب۔ یا تو۔
جسلر سموام قرآن کے حقائن سے آگاہ ہوجاتا ہوں جنرے باغات اور نہروں کی سرکرتا ہے۔ صحفہ کی جمع ہور سلی اللہ غلیہ کا کہ مسلم کو جمع اس کے خور میں اللہ غلیہ کا میں میں اور میری تعلیم اس پر کیوں جران ہوئے تھے ہوں اور میری تعلیم اس پر کیوں جران ہوئے تارا۔ اس پر آن محضور مسلی اللہ علیہ ملم کو بتایا کیا کہ آپ کے چرے کا جا عمان سے پوشیدہ ہے۔

که سبق بُردست بر خورهید شرق جبکہ وہ مشرق کے سورج سے یازی کے عمیا ہے تاکه وی آمد که آل رُو در خفاست یہاں تک کہ وی آئی کہ وہ چہرہ پوشیدہ ہے تا نه بيند رائگال رُوي تو جمير تاكه آب كے چرے كو كافر بے فائدہ نہ وكھے تا تنوشد زیں شرابِ خاص، عام تاکہ اس خاص شراب کو عوام نہ پیکس القش حَمَّام اند هُمُ لَا يُبُصِرُون وہ تو حمام کی تصور ہیں، وہ نہیں دیکھتے ہیں کاں دو جیتم مُردهُ او ناظرست که اس کی دو مرده آئیس دیکھنے والی ہیں کہ چرا یاسم نمی دارد غجب تعجب ہے وہ میرا کاظ کیوں نہیں کرتی ہے؟ که نمی گوید سلامم را علیک کہ میرے ملام پر علیک نہیں کہتی ہے یاس آنکه کردش من صد سجود اس لحاظ سے کہ میں نے اس کو سو تجدے کئے ہیں یاس آل ذوقے دہد در اندرول اس کے کماظ ہے باطن میں جاشن عطا فرما ویتا ہے سر چنیں جنباند آخر عقل و جال عقل اور جان اس طرح سر ہلاتی ہے ياس عقل آنست كافزايد رشاد عقل کا لحاظ ہے ہے کہ وہ ہدایت بڑھا دی ہے

چوں کی بیند نورِ رُومِ خلق الوگ میرے چرے کا تور کیوں تبیں ویکھتے ہیں؟ ور جمی بیند این حیرت جراست اگر دیکھتے ہیں، تو یہ جرت کیوں ہے؟ سوی تو<sup>با</sup> ماه است و سوی خلق ابر<sup>.</sup> آب کی جانب جاند ہے اور محلوق کی جانب ابر ہے سوی تو دانه است و سوی خلق دام آب کی جاب دانہ ہے، محلوق کی جاب جال گفت برزوال كه تُوَاهُمُ يَنَظُرُون خدانے فرمایا کرتوان کے بارے میں خیال کرتا ہے کہ وہ دیکھتے ہیں می نماید صورت اے صورت پرست اے صورت برست ا صورت ظاہر کرتی ہے ييشِ چيتم يا تقش مي آري ادب تصور کی آنکھ کے سامنے تو ادب بجا لاتا ہے از جہ بس بے ماسخست ایں نقش نیک یہ مجھلی تصور کیوں خاموش ہے می نخیباند<sup>یم</sup> سّر و سّبلت زجود مہریاتی ہے وہ سر اور مونچھ کیوں نہیں ہلاتی ہے حق اگرچه سر نجبیاند برون اللہ تعالی اگرچہ ظاہر میں سرتہیں ہلاتا ہے که دو صد بخنبیدن سر آرزد آل کہ دو سر ہلانا اس کی قیمت ہے عقل را خدمت تنی در اجتهاد تو کوشش ہے عقل کی خدمت کرتا ہے

ا سور آو۔ آپ کے چہرا الور کی مثال بدل کے جاند کی طرح ہے آپ کی جانب وہ جاند ہوا مکرین کی جانب اس پر بدلی چھائی ہوئی ہے ادر ساس کیے ہے کہ جب دواس سے فائد واٹھانا تہیں جا جے تو ان کو دیدار سے محروم کردیا گیا ہے۔ گفت۔ قرآن میں بنوں کے بارے مل فرمایا گیا ہے کہ وہ ابتنا ہردیکھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں گین دود کیریس رہے ہیں بھی حال مکرین کا ہے۔ کی تماید۔ بت پرست، بت کی آٹھوں میں روشی جھتا ہے جو واقعہ کے خلاف ہے۔

ع پیش چشم۔ بت پرمت اس کی آنکھ کے سامنے اس کی تعظیم بجالاتا ہے پھر تعجب کرتا ہے کہ اس قدر تعظیم کرنے کے باوجودیہ بت میرا کی خیال نہیں کرتا۔ از چہ یہ بت دیکھ دیا ہے لیکن مجھ کو جواب میں دیتا میرے سلام کا بھی جواب میں دیتا۔ علیک کینی وعلیم السلام - کرتا۔ از چہ یہ بہت دیکھ دیا ہے لیکن مجھ کو جواب میں دیتا میرے سلام کا بھی جواب میں دیتا۔ علیک کینی وعلیم السلام میں کہتا ہے۔

سرتا۔ ارچہ یہ جود میر ہاہے۔ ان بھو ہوا بیں دیا جر سے ملام کا میں ہوا بیان دیا ہے۔ ان بہا ہے۔ ان بہا ہے۔ ان بہا سے می مجاند میرے میروں کے جواب میں اگر زبان ہے ہیں بولنا تو کم از کم سرکی جنبش ہے ہی جواب دے دے۔ حق مولا نافر مائے ہیں کہ اللہ مجی کے میرے دن کانہ جواب دیتا ہے نہر ہلاتا ہے لیکن دل میں تا ثیر پیدا کر دیتا ہے میفر تی ہے۔

لیک سازد بر سراا سرور ترا

لیک سازد بر سراا سرور با دیا ہے

کہ سجود تو کنند ابل جہال

کہ دنیا والے تجھے بحدے کرتے ہیں

تا عزیز خلق شد لیمنی کہ ذَر

کہ دہ لوگوں کا بیارا ہو گیا لیمی سونا

گوہرے گردو برد از ذَر سبق موتی بن جاتا ہے ہونی لے جاتا ہے

در جہانگیری چو مہ شد اوستاد

دنیا کو فتح کرنے ہیں چاند کی طرح استاد ہو گیا

دنیا کو فتح کرنے ہیں چاند کی طرح استاد ہو گیا

اس کی آنھوں نے بیوقونوں کو راستہ ہے بٹا دیا ہے

ابلہال سازیدہ اند آل را سند

ابلہال سازیدہ ان کو دلیل بٹایا ہے

دیوقون نے اس کو دلیل بٹایا ہے

دیوقون نے اس کو دلیل بٹایا ہے

درخواستن قبطی دعائی خیر و ہدایت از سبطی و دعا کردن سبطی الله الله تعلی کے لیے تبلی کا سبطی کا قبطی کے لیے تبلی کا سبطی کا قبطی کے دعائے خیر اور راہنمائی کی ورخواست کرنا اور سبطی کا قبطی کے لیے قبطی را بخیر و مستجاب شدن آل دعا از اکرم الاکرمین حق تعالی وعائے خیر کرنا اور اکرم الاکرمین حق تعالی کی جانب سے اس دعا کا معبول ہونا وعائے خیر کرنا اور اکرم الاکرمین حق تعالی کی جانب سے اس دعا کا معبول ہونا

از سیابی بی ول ندارم آل دبین دبین دبین دبین در کمتا ہوں دل کی سیابی کی وجہ سے وہ منہ نبین رکھتا ہوں زشت را در برم خوبال جا شود بد صورت کی حینوں کی محفل میں جگہ ہو جائے یا بلیسے باز کرونی شوو یا شوو یا شیطان پھر فرشتہ بن جائے یا شیطان پھر فرشتہ بن جائے

گفت قبطی نو دعای کن کہ من تبلی نے کہا نو دعا کر دے کیوں کہ میں تا بود کہ ففل ایس ول وا شود ہو سکتا ہے کہ اس دل کا قفل کھل جائے از نو مسنے صاحب خوبی شود تیری (دعا کی دجہ) ہے منے شدہ خوبی والا بن جائے تیری (دعا کی دجہ) ہے منے شدہ خوبی والا بن جائے

۔ مرترا۔ اپنے بو بنے دالے کوخدادہ مرتبہ عنایت فرمادیتا ہے کہ دنیا والے اس کے سامنے سربھی وہوتے ہیں۔ آپنیتاں۔ عبادت گذار کوخداایہای کندن بنادیتا ہے جس طرح پیمر کوسونا بنادیتا ہے سونا پیمر کی رکول میں پیدا ہوتا ہے۔ قطرہ۔اللہ تعالی ماونیساں کے ایر کے ایک قطرہ کوموتی بنادیتا ہے جو سونے سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

ے جہم خاک۔ ہوسکتا ہے کہ بیشعر بھی موتی ہے متعلق ہونیز یہ بھی اختال ہے کہ اس شعر میں مومن کی کیفیت بیان کی ہو۔ ہیں۔ یہ بھر بت اور بت پرستوں کا بیان ہے۔ کی نماید۔ بت تراثی کے یہ کمالات تھے کہ بت کی چٹم وایر و پر مختلف تاثر ات نظر آئے تھے جیسا کہ ابلورااورا جنٹا کے بنوں میں ویکھا جا سکتا ہے۔ درخواستن۔ قبطی نے بعلی سے کہا کہ میرے لیے ہدایت کی دعا کردے اس نے دعا کی اور وہ قبول ہوگئے۔

ع از سابق۔ چونکہ میرا دل سیاہ ہے تو میرامنہ اللہ تعالیٰ ہے دعا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ تابود۔ ہوسکتا ہے کہ تیری دعا ہے میرے دل کی گرہ کمل جائے۔ ازتو تبطی نے اپنے آپ کوسٹخ شدہ انسان اور شیطان ہے تعبیر کیا ہے۔

یابد و ترّی و میوه شاخِ خشک اور تری اور میوہ مشک شاخ حاصل کر عتی ہے کا ہے خدای عالم جہرو نہفت كه اے غيب اور شہاوت كے جانے والے اے خدا! عاجرِ اَمرِ تو اند و مستمند تیرے عم کے مامنے عاج اور محتاج ہیں بهم دُعا و جم اجابت از تواست دعا بھی تیری جانب سے ہے اور تبول کرنا بھی (تیری جانب سے ہے) تو دی آخر دعام را جزا بالآخر تو عی دعاؤل کا بدلہ عطا کرتا ہے الله المح که ناید در بیال ایے تاچز ہیں کہ بیان نہیں ہو سکا از سرِ بام و رئش بيهوش گشت بالا خانہ پر سے اور اس کا ول بے ہوش ہو کمیا لَيُسَ لَ لِلإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى نہیں ہے انسان کے لیے مگر وہی جس کی اس نے کوشش کی از دلِ قبطی بجست و غرهٔ اور شور تبطی کے دل ہے لکلا ببرم زود زُنّارِ کہن برانا زناره جلد کاث دول بلیے را بجال بنواختند (مجھ) شیطان کو جان ہے نوازا حمد لله عاقبت دستم گرفت الحد لله انجام کار میری دینگیری کی

يا تَفِرُ وست مريمٌ بوي مشك یا (حفرت) مریم علیباالسلام کے (جیے ) ہاتھ سے متک کی خوشبو سبطی آن دم در سجود اُفقاد و گفت سبطی اس وقت تجدے میں کر حمیا اور کہا سیطی و قبطی ہمہ بندہ تو اند سبطی اور قبطی سب تیرے بندے ہیں جر توع پیشِ کہ ہر آرد بندہ دست تیرے موا بندہ کس کے سامنے ہاتھ اٹھائے؟ ہم ز اوّل تو دہی میلِ دُعا ابتداءً" تو عی دعا کی طرف متوجه کرتا ہے اوّل و آخر تونی ما درمیان اول و آخر تو على ہے؟ ہم درمیان عمل أحيس مي گفت تا افتاد طشت وہ یہ کہہ رہا تھا یہاں تک کہ سورج گر پڑا باز آمد او بهوش اندر دعا پھر وہ ہوش میں آ کر دعا میں مصروف ہو کمیا در دعا بود او و تأکم نعرهٔ وہ دعا میں (مصروف) تھا یہاں تک کہ ایک نعرہ كه بلا بشتاب و ايمان عرضه كن کہ آگاہ! جلدی کر اور ایمان چیش کر آتشے در جانِ من انداختند انہوں نے میری جان عمل آگ لگا دی ہے دوستي تو زحتِ نا شگفت تیری دوی نے محبت کے نا فکلفتہ (غنیہ) سے

یابغر سلی کے ہاتھ کو معرست مریم کا ہاتھ قرار دیا جس کی برکت ہے ختک تھجور کھل دار ہوگئ تھی اور قبطی نے اپنے آپ کو تھجور کا خیک در خست قرار دیا۔ سبتی سبطی قبطی کی در خواست پر مربعی و دو کیا اور دعا کمیں کرنے لگا۔ ستمند بختاج بغرورت مند۔

جز تو خدا کابنده خدا کے سامنے دست د عادراز کرسکتا ہے۔ دعا کی تو نیق اور دعا کی تبولیت اللہ بی دیتا ہے۔ نہ من می دیا نہ نہ من کی دہد۔ خدا می دہا تھا۔ میں میں منتقب اور سے مدر دورہ میں میں معتر میں میں دورہ اور میں بیری میں میں میں اس معتر میں مار استفال فریا ا

خدای دہد۔ آفآد طشت بیجادرہ دراز فاش ہوئے کے معنی جس ہے مولانا نے یہال مورج غروب ہوجانے کے معنی جس استفال فرمایا ہے۔ سے لیس بیجی انسان کی کوشش کامیاب ہوتی ہے بہلی کی دعا قبول ہوگئی۔ دردعا سہلی تو دعا جس مصروف تفااس کی قبولیت کا اثر یہ ہوا کہ قبطی نعرے معنی انسان کی کوشش کا میاب ہوآ کہ قبطی نعرک و تنظیم کا دیا گئی ہوئے ہوئے کہ کا رکنان قضا وقد دنے مارنے لگا بادر مبلی ہے ہوئا کہ جس کو کا رکنان قضا وقد دنے ایمان ہے تو کا کہ میں ابتدائی دوئی نے میری دیمیسی کی ۔

لم مباد از خانه دل یایِ تو خدا کرے ول کے گھر سے تیرا قدم نہ نکلے چول گرفتم او مُرا تا خلد بُرد جب میں نے اس کو پکڑلیا وہ مجھے جنت میں لے گئ بُردِ سَلِمُ تالبِ دريايِ جود مجھے بہاؤ، سخاوت کے دریا کے کنارے لے گیا بح ديدم در گرفتم كيل كيل میں نے سمندر دیکھ لیاء میں نے پیانے بھر لیے گفت رَو شد آبها پیشم حقیر أس نے کہا جائے، پانی میرے لیے حقیر ہو گئے ہیں تابہ محشر کشنگی ناید مَرا تیامت تک جھے بیاں نہ لگے گ چشمهٔ اندر درونِ من کشاد اس نے میرے دل کے اندر چشمہ جاری کر دیا ہے ا گشت پیشِ همتِ او آب خوار اس کی ہمت کے آگے پانی حقیر ہو گیا صدق وعده كهليعص کھیعص کا سیا دعرہ (آیا ہے) یے سبب بے واسطہ یاری غیر بغیر کسی سبب کے اور غیر کی مدد کے واسطہ کے بغیر بے سیاہ و کشکرت میری دہم بغیر ساہیوں اور کشکر کے سمجھے سرداری ویتا ہوں

کیمیای بود صحسبهای تو تیری صنبیں کیمیاء تھیں توکیکے شاخے بدی از کل خلد تو جنت کی مجھور کی ایک شاخ تھا سیل بود آنکه تنم را در ربود بہاؤ تھا جو میرے جم کو بہا لے گیا من ببوي آب رفتم سوي سيل میں یانی کی تمنا میں بہاؤ کی جانب گیا طا*ل ع* آوروش کہ اکنوں آب گیر وہ (سطی) اس کے پاس طفتلا لایا کہ اب پانی عظے لے شریخ خوردم ز اَللُّهُ اِشْتَرای میں نے "اللہ نے خرید لیا" کا شربت بی لیا ہے آنکه جوی و چشمها را آب داد وہ ذات جس نے نہروں اور چشموں کو بانی عنایت کیا ہے ایں جگر<sup>سے</sup> کہ بود گرم و آب خوار ب جگر جو گرم ادر پیاما تھا كاف كافى آمده ببر عباد بندول کے لیے کافی کا کاف آیا ہے كافيم بدہم تُرا من جملہ خير میں کافی ہوں، میں تھے تمام عمرہ چزیں دے سکتا ہوں کافیم کے نال تُرا سیری وہم میں کافی ہوں، ردنی کے بخیر تیرا پید بھر سکتا ہوں

لے کیمیائی۔ قبطی نے سبطی ہے کہاتیری محبتیں میرے لیے کیمیا ٹابت ہو کمی خدا کرے تو میرے دل میں بسار ہے۔ تو بیتے ہو جنت کے درخت کی شاخ تھا جس کو میں نے پکڑااور جنت میں داخل ہو گیا۔ دریا ی جود۔ دریا نے حقیقت ،اللہ تعالیٰ۔ کیل کیل یعنی بہت زیاوہ۔

ے طاس سیطی اس تیطی کے پاس پانی کاطفلالایا اور کہا اب پانی لی لے۔ اس نے کہا اب جھے اس پانی کی ضرورت تیس ہے۔ الله اشتوی۔ قرآن پاک کی آیت ہے اِنَّ اللّٰه اشتوی مِن اللّٰموَّ مِنینُ انفسیهُ مَ بان لیهم الْجَنفُّلِینی قدانے مومین کی جانوں کو جنت کے بدلے پس فریدلیا ہے۔ آنگہ۔اب فدائے میرے باطن پس جشے جاری کردیے ہیں۔

سے ایں جگر۔ پہلے میجگر خشک اور پیاسا تھا اب یہ پائی اس کے لیے ناچیز ہے۔ کاف۔ مولانا فرماتے ہیں یہ یائیں پھے مستعد نہیں ہیں اس لیے کہ اللہ تعالٰی نے تر آن پاک میں کھیعص فرمایا ہے جس کے معنی ہیں کاف ھو لکھ یا عباد الله یعنی وہ اللہ تعالٰی تمہمارے لیے کائی ہے اللہ کے اللہ کے بندے ایقینا تو جب اللہ کا وعدہ ہے اور وہ بچاہے تو وہ بلاسیہ بھی ہر بہتری پہنچا سکتا ہے جس میں کہی واسط کی ضر ورت نہیں ہے۔ کا تیم۔ وہ اللہ بغیر روٹی کے بیٹ بھرسکتا ہے بلائشکر کے فتح دے سکتا ہے بغیر دوا کے صحت عطا کرسکتا ہے۔

کوه را و جاه را میدان منم بہاڑ کو اور کویں کو میدان بتا دیتا ہول بے کتاب و اوستا تلقیں وہم بغیر کماب اور استاد کے تعلیم دیتا ہوں تا زند بر عالمے شمشیرہا تا که ده دنیا میں مکواریں چلا دیں که طیانچه میزند بر آفاب جو مورج کو طمانچہ لگا دیتا ہے که نه زاید ماده مار اورا نه ز جس کو نہ مادہ سانپ جن سکے نہ نر خود کنم خول عین آبش را بفن میں حکمت سے بعینہ اس کے بانی کو خون بنا دیتا ہوں که نیابی سوی شادیها سبیل کہ تو خوشیوں کی جانب راستہ تہیں باتا ہے باز از فرعون بیزاری کنی پھر فرعون سے بیزار ہو جاتا ہے تیل خول بنی ازو آیے شدہ خون کا (دریائے) نیل اس کی وجہ سے پائی بن میا ہے نيل ذوق تو تگردد چيج خول تیرے زوق کا (دیائے) نیل مجھی خون تہیں بنآ ہے تا ازیں طوفان خوں آیے خورم تا کہ خون کے اس طوقان میں سے بانی کی لول در نهاد من مرا نیکے کند میرے اندر، مجھے (دریای) نیل بنا دے گا

کافیم بے دار ویت در مال تنم میں کافی ہوں بغیر دوا کے تیرا علاج کر دیتا ہوں یے بہارت نرکس و نسریں دہم بغیر (مؤم) بہار کے مجھے زمس اور نسرین دیتا ہول موسے را دل وہم بایک عصا میں موی علیہ السلام کو دل، مع ایک لائقی کے دیتا ہوں وست موی رادیم کی نور و تاب میں موسی علیہ السلام کے ہاتھ کو ایک نور اور چیک دیتا ہول چوب را مارے تمنم من ہفت سر میں لکڑی کو سات سرول کا سانپ بنا دیتا ہول خول بخور آب تیل من میں (صائے) نیل کے باتی میں خون تہیں ملاتا ہوں شاديت راعم كنم چول آب نيل نیل کے بانی کی طرح تیری خوشی کو ایساعم بنا دیتا ہوں باز چوں تجدیدِ ایماں بُر تی پھر جب تو ایمان از سر نو لے آتا ہے موسے رحمت یہ بنی آمدہ تو و مجما ہے کہ رحمت والا موسی علیہ السلام آسمیا ہے چول سر رشته تکهداری درول توجب (ہار \_ يتعلق كا) مررشته باطن من تحفوظ كر ليما ہے من گمال<sup>ع</sup> بُردم که ایمال آورم مل نے موط کہ ایمان کے آؤل من چہ واستم کہ تبدیلی کند مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ تبدیلی کر دے گا

کوه یعی بخت مصائب کوآ مان کرسکا ہے بغیر موسم کے زخمس ونسرین عطا کرسکا ہے بغیر استادادر کتاب کے علوم عطا کرسکتا ہے۔ موسیے ۔ حضرت موٹ کوافلد نے ایک دل ادرایک انٹمی دی اور اس کے ذریعہ عالم کوفتح کرادیا۔ دست ۔ حضرت موٹ کوید بیضا عنایت کردیا جس کا نور صورج پرنجمی غالب تھا۔ حضرت موٹی کے عصا کوسات سرول کا سانپ بنادیا جس کو کی نرومادہ نے نہیں جنا تھا۔

خول دريائي نيل من خون بين ملايا بلكه بإنى بى كوخون كرديا شاديت الله تعالى خوشى كواييا في بنادينا بهم كان من خوشى كانام بحى تبين

س من گال مراخیال قریر تفاک ایمان لائے کا پہنچہ ہوگا کہ میں نیل کا پانی ٹی سکوں گا بیمعلوم نہ تھا کہ دو میرے اندر انقلاب بر پاکردے گا اور خود بچھے دریا ہے نیل بنادے گااب میں انجی نظر میں روال نیل ہول خواہ بچھے دوسرے دیمانی مجھیں جیسا کہ میں مہلے تھا۔

برقرارم پیش چیتم دیگرال دوسرے کی نگاہ میں (پیل حالت یر) برقرار ہول غرق تسبیح ست و پیشِ ما ایی سنیج میں غرق ہے اور مارے سامنے سرکش ہے پیش چیتم ویگرال مُردهٔ جماد دوسرے کی نگاہ کے سامنے مردہ اور جماد ہے از کلوخ و سنگ او نکته شنو وہ ڈھیلے اور پتحر سے تکتہ سننے والا ہے زیں عجب تر من ندیدم پردہ میں نے اس سے زیادہ عجیب بردہ نہیں ویکھا روضه و تحفره <sup>ع</sup> به پیشِ اولیا اولیا کے سامنے باغ اور گڑھے ہیں از چه گشته است و شدست او ذوق نش كول بي اوروه ذوق كوتم كردين والفي (بن كي ) بيل ی نماید او تُرش اے امتال اے امت والو! دہ رنجیدہ نظر آتے ہیں خندہا بید اندر هَلُ اَتلٰی ھُلُ آتیٰ کے اندر مسکراہٹیں دیکھو منعکس صورت بزریہ آ اے جوال الثی صورت اے جوان! نیجے ارّ آ تا بر آنجايِ نمايد نو کهن جب تک تو وہاں ہے، نیا پرانا نظر آتا ہے

سوي چيتم خود کيے نيلم روال (اب) میں این نظر میں ایک روال نیل ہوں جمجنا نکہ ایں جہاں پیشِ نی جس طرح کہ یہ دنیا نی اللے کے سامنے پیش چشمش این جهان پُرعشق و داد اس کی نظر میں یہ دنیا عشق و سخاوت سے بھری ہے پیت و بالا پیشِ چسمش تیز رو نشیب و فراز اس کی نگاہ کے سامنے تیز رو ہے با عوام این جمله پیت و مُردهٔ عوام کے لیے یہ سب بہت ادر مردہ ہیں كورما كيسال به پيش چيتم ما ہماری تگاہ کے سامنے ساری قبریں کیسال ہیں عامہ گفتندے کہ پیمبر ترش عوام نے کہا کہ پیغبر رنجیدہ خاصہ ی گفتندے کہ پیش چیٹم تان خواص نے کہا کہ تمہاری نظر میں یک زماں در چیتم ما آئیہ تا تھوڑی در کے لیے جاری آنکھوں میں آ جاتا کہ از سَرِ امرود بنَ بنماید آل امرود کے درخت سے وہ نظر آتا ہے آل درخت مستیت امرود بن تیرے وجود کا درخت امرود کا درخت ہے

ا جہنا نکہ۔ایک چیزی دونظروں میں دو حقیقیں ہونا تعجب انگیز نہیں کا نکات کی چیز وں کوہم خاموش اور سرکش دیکھتے ہیں لیکن آنحضور ملی الله علیہ دسلم ان کور ہیں تمام کا نکات عشق اللی سے پُر تھی۔ دوسرے اس کومر دہ ہجھتے تھے۔ بہت۔ حضرت علی دخی الله عند فرماتے ہیں ایک دوز حضور سلی الله علیہ دسلم کے ساتھ تھا جوڈ حیلا پھر حضور ملی الله علیہ دسلم کے سامے آرہا تھا وہ آنحضور مسلی حضرت علی دخی دخی کے سامے آرہا تھا وہ آنحضور مسلی الله علیہ دسلم کوسلام کرتا تھا۔ ذری تجب بردہ ہے وہ م کھی ندد کھے سکتے ہیں اور دندین سکتے ہیں خواص پھروں کی تنبیج اور ذکر کو سنتے ہیں۔ دوخہ۔ لیعنی جن کا باغیجہ جونیکیوں کی جگہہ ہے۔

ے حفرہ ۔ بین جنم کا گڑھا۔ عامہ۔ آتحضور صلی اللہ علیہ دسلم کے احوال و کھی کرعوام کہنے تلقے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ترشر وہو مکتے ہیں۔ ذوق کش۔ لیعنی پہلے خوش طبع تصاب ذوق خوش طبعی سے بریگانہ ہیں۔

یں۔ خاصہ۔خواص کہتے تھے کہ وہ تمہاری نظر عمل ایسے ہیں لیکن ہماری نگاہ ہے ان کو دیکھوتو ان عمل مسکراہٹیں دیکھو گے۔ بقلَ اُتنی۔ بعنی وہ ذات جس پر ہفلُ اُتنی نازل ہو کی یا ہَلَ اُتنی عمل جن نعمتوں کا تذکرہ ہے ان پر آئخضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹیں۔ آزمبر امرود۔امرود کے درخت پر سے چیزیں الٹی نظر آتی ہیں،جیسا کہ آئندہ حکایت ہے معلوم ہوگاہ ہامرود کا درخت تیری ستی ہے جب تک تو اس کوفتا نہیں کرے گائجھے تی چیز پر اتی نظر آئے گی۔

پُر ز کژدُمهاي حتم و پُر زمار غصہ کے بچھوول اور سانپ سے تھرا ہوا یک جہاں پُر گلرخان و دایگاں ایک دنیا حمیوں اور یالنے والوں سے بھری ہوئی در درول اسرارِ فیضِ کبریا اندر اللہ (نعالیٰ) کے فیض کے امرار

تایر آنجای به بنی خار زار جب تک تو اس جگہ ہے کانوں کا جنگل و کھے گا چوں فرود آئی یہ بنی رانگال جب تو نیج از آئے گا تو دیکھے گا کہ مفت میں چوں فرود آئی فرودآید ترا جب تو نیج از آئے گا، از آئیں گے تیرے

حکایتِ آل زنِ بلید کار که شوہر را گفت که این خیالات از سَرِ اس بدكار عورت كى حكايت جس نے شوہر سے كہا كه بيه خيالات امرود كے درخت امرود بن می نماید چیتم آ دمی را، از سَرِ امرود بن فرود آتا آل خیالات برے انسان کی آکھ کونظر آتے ہیں امرود کے درخت برے اتر آتاکہ وہ خیالات ہر ود و اگر کیے گوید<sup>یم ک</sup>کہ آنچہ مردمی دید خیال نبود جوابِ آنست کہ ایں دور ہو جائیں اور اگر کوئی کیے کہ جو کچھ مرد نے دیکھا تھا وہ خیال نہ تھا تو جواب یہ ہے مثال است ندمتل در مثال جمیں قدربس بود که اگر او بُرسَرِ امرود بن کہ یہ مثال ہے مثل نہیں ہے اور مثال میں یمی کافی ہے کہ اگر وہ امرود کے درخت می رفت آل را می دید خواه حقیقت بود خواه خیال بر نه جرمتا تو اس كو نه ديكما خواه وه حقيقت تقى خواه خيال تما

> ایک عورت نے جاہا کہ اپنے یار سے کیں بشوہر گفت زن کاے نیک بخت تو بوی نے شوہر سے کہا کہ اے نیک بخت! چوں برآمہ بر درخت درآل زن کریست جب درخت ہے چھ محلی وہ عورت رونے مکی محفت شوہر را کہ اے مابون رو شوہر سے بولی کہ اے مفعول مردود!

آل زنے میخواست تا با مول<sup>تا</sup> خود بر زند در پیش شوی گول خود لے۔ ایخ امتی شوہر کے سامنے من بر آیم میوه چیدن بر درخت میں کھل توڑنے درخت پر چڑھتی ہوں چوں ز بالا سوی شوہر بنگریست جب اس نے اور سے شوہر کی جانب دیکھا کیست آل لوطی که بر تو می فتد بے لوطی کون ہے جو تیرے اوپر پڑا ہے؟

اے تابمآ نجا۔ جب تک تھے میں خودی ہے تھے حسین اور برورش کرنے والے ، کا نؤل کا جنگل نظر آ کمیں سے۔ چول۔ جب تو خووی کوچھوڑ دے گا پھر خدا كين كامرارد كيم يحكى فارزار مرادونياوى اشياجي اوركرفال اورداكال معرادالله تعالى كاساء ومغات بي جوسينول اورعالم ك

ع کے کوید۔ اگر کوئی بیاعتراض کرے کہ اس حکایت میں جوتصہ سایا کیا ہے اس میں اور خودی کی حالت میں جو کیفیت بتائی ہے اس میں بہت فرق ہے ہستی کے درخت سے جو چیزیں نظر آتی ہیں وہ واتعۃ النی ہیں ادر امرود پر سے مردنے جو واقعہ دیکھا وہ سے تھا اس کامولانا جواب دیے ہیں کہ بیہ مشل نہیں ہے جس بی بوری مطابقت ضروری ہے بلا مثال ہے اور دولوں ہاتوں میں اتنی بات مشترک ہے کہ خودی کے درخت سے جو چیزیں نظر آتی ہیں وہ نیچار نے کے بعد نظر ہیں آتی ہیں ای طرح سے مردنے جودرخت رے دیکھاوہ نیچار کرندو مکھا۔

س سول عورت کایار کول احتی میو و چیدن یعنی امرودتو زنے کے لیے مابون رو جنم جس کوائی کی بھاری ہولیعنی مفعول بنا ہو او تھی ۔ و وض جوقوم لوطوالا کام کرے۔

اے بع<sup>ال</sup> تو خود مخنث بودہ اے تامرد! تو بیجوا ہے ورنه اینجا نیست غیر من بدشت ورنہ یہال جنگل میں میرے سوا کیاں کوئی تہیں ہے كيست بر پشتت قرو خفته بله خبردار! تيري پشت بر كون سويا موا ہے؟ كه سرت گشت و خرف ششتی تو سخت کیونکہ تیراسر چکرا گیا ہے اور تو بہت نے عقل ہوگئ ہے زن کشید آل مول را اندر برش عورت نے اس یار کو بخل میں دیا لیا کہ بالائے تو آمہ چوں کی جو بندر کی طرح تیرے اور جڑھ گیا ہے بیں سرت بر گشته شد هرزه متن<sup>ع .</sup> خردار! تیرا سر چکرا رہا ہے، بکواس نہ کر گفت زن این ست از امرود بنن عورت نے کہا پیامرود کے درخت (کے اثر) ہے ہے كُرُ مِنْ ويرم كه تو اب قُلتبال آج دیکھایہ جبیہا کہ تو نے، اے دیوٹ! ای جمه تخییل از امرود بینے ست یہ سب خیال امرود کے ورخت (کی دجہ) ہے ہے بو مشو بر ظاہر ہزکش گرو تو اس کے ظاہری نداق کا پابند نہ بن ہزلہا جدست پیشِ عاقلال عقل مندول کے لیے ہر خواق حقیقت ہے تا بدال امرود بن رابیست تیک اس امرود کے درخت کا فاصلہ بہت ہے

تو بزير أو چو زن يغتودهُ تو ای کے کیجے عورت کی طرح اولکھ رہا ہے گفت شوہر نے سرت گویی بکشت شوہر نے کہا نہیں، گویا تیرا سر چکرا رہا ہے زن کرد کرد کاے یا بُرطَلہ عورت نے حرر کیا اے الی ٹولی والے! گفت اے زن بیں فرود آ ز درخت أس نے کہا اے بیوی! درخت سے نتے آ جا چول فرودآمد بر آمد شوہرش جب وہ نیچے آ گئی اس کا شوہر بڑھ گیا گفت شوہر کیست ایں اے رُو پی شوہر نے کہا او رغزی! بیہ کون ہے؟ گفت زن نے نیست اینجا غیر من عورت نے کہا نہیں، یہال میرے سوا کوئی نہیں ہے او مکرر کرد بر زن آل سحن اس نے عورت سے وہ بات کرر کی از سُرِ امرود بن من جمچیال مل نے بھی امرود کے درخت سے ایہا عی کیل فرودآت تا به بینی جیج نیست نے ار آتا کہ تو دیکھ لے کہ کوئی تہیں ہے ہزل تعلیم ست آل را جد شنو سکھانے کے لیے نداق ہے تو اس کو حقیقت سمجھ ہر جدے براست پیش ہانے لا ال منخروں کے سامنے ہر واقعہ غداق ہے كابلال امرود بن جويند ليك ست لوگ امرود کا وزخت تلاش کرتے ہیں لیکن

ا بنا۔ جزوئنٹ بخنٹ بیجوا۔ بُرطلہ کو پی، اکٹی ٹو پی۔ بلہ ستبیکا کلہ ہے۔ خزن۔ بے متل پوڑھا۔ دو ہی نے اندیکورت، ریڑی۔ کی۔ بندر۔ کے ہرز متن ۔ بکواس نہ کر۔ گفت بیکورت نے کہا بیامرود کے درخت کا اثر ہے کہ اس پر سے غلانظر آتا ہے۔ قلتیاں۔ ویوٹ بزل ریمی نے فیش اور ندان کا تصدیمی کے لیے سنادیا ہے تم اس کے ظاہر کونے دیکھواس سے جو تھیجت مقصود ہے اس پر نظر کرو۔

\_ سے ہوئے۔ جولوگ ہزل کے عادی ہیں ان کوتو جد بھی ہزل نظر آئی ہے اور جو مقل مند ہیں وہ قدان کی بات ہے بھی تھیجت حاصل کر لیتے ہیں۔ \* سبکا ہلاں۔ کائل لوگ اس امرود کے درخت کی تلاش کرتے ہیں جوان کوئیج دکھائے کینی وہ بستی جوفتا کے بعد حاصل ہوتی ہے لیکن وہ امرود کا درخت \* دورے۔

گشتهٔ تو خبره چیم و خبره رُو تو پریٹان نظر اور پریٹان ہو گیا ہے که ازو دیده کژ و احول بود جس ہے آئکھ میڑھی اور مجھیکی بن جاتی ہے کژ نماند فکرت و چیثم و سخن تیری فکر اور آنکھ اور گفتگو ٹیڑھی نہ رہے گ شاخِ او بر آسانِ معتمیں جس کی شاخ ساتویں آسان ہے ہے میدش گرداند از رحمت خدا خدا رحمت ہے اس کو بدل دے گا راست بنی بخشد آل جیتم ترا تیری اس نظر کو سیح دیکھنا عطا فرما دے گا مصطفیؓ کے خواستے از رَبِ ویں تو ومین کے رب سے آنخضور علی کے رب دعا مانگتے؟ آنجنا نکه پیش تو آن جزو ہست جیا کہ وہ ج تیرے سامنے ہے که ممیّزل گشت و سبر از امر کن كونكه كن كے علم ہے تبديل اور سبز ہو محميا ہے چوں سوی موتل کشانیدی تورخت جب تو نے موی علیہ السلام کی جانب سنر اختیار کیا شاخ او إنِّي أنَّا اللَّه مي زند اس كَي شاخ إِنِّي أَنَا اللَّهُ كَا نَعْرِهِ لَكَائِمَ كَا

تقل کن از امرود بن اکنول برو امرود کے درخت سے مخفل ہو جا آپ چلا جا این منی و ہستی اوّل بود یے خودی اور ابتدائی وجود ہوتا ہے چوں فرودآئی ازیں امرود بن جب تو اس امرود کے درخت سے نیچے اثر آئے گا یک درخت سخت بنی گشته این تو دیکھے گا کہ یہ ایک سخت ورخت بن گیا ہے چوں فرود آئی ازد کردی جدا جب تو نیجے از آئے گا اس سے علیمہ ہوجائےگا زس تواضّع کر فرود آئی خدا اس تواضع کے ذریعہ اگر تو نیجے اتر آئے گا، خدا راست بنی گر بدے آسال چنیں سيحج ديكينا أكر ايبا آسان ہوتا گفت<sup>ع</sup> بنما جزو جز از فوق و بیت کہا، اوپر اور نیجے ہے جو جو کو دیکھا بعد ازال یر رو برال امرود بن اس کے بعد اس امرود کے درخت پر چڑھ جا چوں درخت موسوی شد آل درخت جب وه درخت (حضرت )موى عليه السلام والاورخت بن كميا آتش او را سبر و خرم می کند آگ، ای کو سبر اور بھلا بتائے گ

نقل آن پہلے اس امرود کے دوخت کو مین اپنی خود کا اور سن کو چھوڑ دی ہے جات کتھے حاصل ہوگا اس سن کے ہوتے ہوئے تیری نظر خیرہ ہے وہ نظر ندا ہے گا۔ ایں۔ بیامرود کا درخت جمی سے غلط نظر آتا ہے بیاس کی خود کی اور ابتدائی وجود ہے۔ چوں فردد۔ جب تو خود ک کے درخت سے اتر مراجے گاتو پھر تیراخیال، آتھ ، اور گفتگوسید ہی ہوجائے گی اور تو دکھے گا کہ وہ تیرا بخت درخت تھا اور اس کا بھیلا و بہت تھا۔

ع مبلش خودی میوز دے گاتو محرالله تعالی اس درخت کوتبدیل کردے گا۔ زین تواضع بوعاجزی ادردعاتبلی نے کی تھی۔ راست بنی۔ حقائل کوسیخ دیکمنااگرا مان موناتو آ محصور ملی الله علیه ملم الله ما آرِنا الاشیاء تحقا هِی "اے خداہمیں چیزیں دیسی دی دکھاجیسی و ویں ،" دعانہ ما کلتے ہیں۔

سے منت آنخورسلی اللہ علیہ وسلم نے دھاکی کہ خدا ہمیں آسان اور زمین کا ہرجز ای طرح دکھا جیسا کہ وہ تیرے نزویک ہے۔ بعد از ال جب خودی اور آسی فنا ہوجائے تو چریقا باللہ کی ہستی میسر آجائے گی اس کو افتیار کر لے۔ چوں۔ اب بدور خت وہ ور خت ہوگا جس پر حضرت موگ علیہ السلام کو جی رب نظر آئی تھی۔ آف الله کا نعرہ لگاتی ہے حضرت موگ علیہ السلام کو جی رب نظر آئی تھی۔ آف الله کا نعرہ لگاتی ہے حضرت موگ علیہ السلام کو دخت سے میآ واز آئی تھی کہ ش بے فک خدا ہول۔

اين چين باشد البي كيميا خدائی کیمیا الی عی ہوتی ہے كه درو بني صفات ووالجلال جس میں تو اللہ (تعالیٰ) کی صفات دیکھ لے أَصُلُهُ ثَابِتُ وَ فَرَعُهُ فِي السَّمَا ال كى جر (زمن من على) تابت باوراس كى شاخ آسان من ب زری<sub>ہ</sub> ظلش<sup>ا</sup> جملہ حاجاتت روا تیری ساری حاجتیں اس کے سامے نیچے پوری ہوں گی آل منی و مستیت باشد طال تیری وہ خودی اور وجود جائز ہے شد ورختِ کج مقوِم حق نما نیزها درخت، سیدها حق نما بن گیا باقى قضير موى

عليبه الصلؤة والسلام

حضرت موی علیه الصلوٰة والسلام کا باقی قصه

که کژی بگذار اکنوں فاستقم کہ آب بچی کو چھوڑ دے اور سیدھا ہو جا کارش آمد کہ بیندازش زوست اس كاموقع آگيا كرتواس كو ہاتھ سے زمين پر ڈال دے بعد ازال بر گیر او را از ام<sub>ر</sub> ہو<sup>ع</sup> بھراس کو اللہ (تعالیٰ) کے علم سے ہاتھ میں پکڑ لے چوں مامرش پر کرفتی شد جذوب جب تونے اس کے علم سے پکڑا وہ نگلنے والی بن گئ كشت للمعجز آل كروهِ غره را وہ غافل جماعت کے لیے معجزہ بن گئی آبِ شال خول کرد کف پر سَر زنال سر ينتن والول بر اس كا ياني خون بتا ديا از ملجای که آل خوردند برگ ان ٹڑیوں کی وجہ سے جنہوں نے سے کھا لیے کامدش بیغام از وحی سمم ان (موی علیہ السلام) کو ہتم بالشان وی کے ذریعہ سے پیغام آیا ایں درخت تن عصای موی است میجم کا درخت (حضرت) موسی علیہ السلام کی لاتھی ہے تابه بنی خیر اُو و شرِ اُو تاكه تو اس كى يعلائي اور اسكى يرائي وكي لي پیش ز افکندن نبود او غیر چوب ڈالنے سے پہلے وہ لکڑی کے موا کھے نہ تھی اول او بد برگ افشال برّه را بہلے وہ بکری کے بید کے لیے ہے جھاڑنے والی تھی گشت حاکم بر سَرِ فرعونیاں وه فرعوندل بر حاکم بن گئی از مزارع شال بر آمد قط و مُرگ ال کے کھیتول سے قط اور موت برآمہ ہو گئی

ا تریطنش اب اس سی کے سامیس تیری ساری ضرور تیس پوری ہوں گی میضدانی کیمیانتھی کہ تیری فانی ہستی کویا تی ہستی بنادیا۔ آس می اب میخودی اور ہستی دولت ہاں میں خدائی مفات نظر آئیں گی۔

باقی تصدیموا نامجھی ترک کرنے کابیان کرد ہے تھے ای مناسبت سے حضرت موی علیدالسلام کوجوفاستنم کا علم ہوا یعن سجے روی ترک کردے اس کا ذکر شروع كياب حضرت موى عليه السلام كوتكم بهوا تعاكراب وعاؤل كاسهارانه لوادر فرعون كامقا بله شروع كردو حضرت موى عليه السلام ني باتهو كاعصاز مين بر ذال دیا اب اس کے جلو نظر آئے ای طرح تیرایے قانی جم عصاءِ مویٰ ہے اس کور کردے بھر جوجم حاصل ہوگا اس کے جلوے دیجھنا۔

ے۔ امر ہو۔امر خداد نمرک پیش ۔حضرت مویٰ علیہ السلام کا عصا جب تک ہاتھ میں تھاوہ صرف ایک لکڑی تھا جب خدائی علم ہے اس کو پھر اٹھایا تو وہ نکلنے والا اثر دہا تھا۔ اول ۔ شروع میں وہ صرف بکر یوں کے لیے ہے جھاڑنے کے لیے تھی اب وہ کا فروں کے لیے بجڑ ہ بن گئی۔ گشت۔ اب جبکہ امر خداد ندی سے اس عصاکو ہاتھ میں لیاتو فرعو نیوں برحکمرانی کرتا تھاان سر بیٹنے والوں کے لیے اس نے دریائے تنل کوخون بنادیا۔از مزارع۔فرعو نیوں م پرند يون كاعذاب بهي آيا\_

چوں نظر افتادش اندر <sup>منجهال</sup> جکہ ان کی نظر انجام پر پڑی چوں تخواہند ایں جماعت گشت راست جبکہ ہے لوگ سیدھے نہ ہوں کے ترک یایان بنی و مشروح کن انجام ینی اور تشری کو چھوڑ أمر بلغ ست نبود آل تهی بلغ کا تھم ہے (اور) وہ خالی تہیں ہے جلوه کردد آن کجاج و آن عتو وه جُفَرُ الوين اور سركشي ظاهر مو جائے كى فاش کردد بر ہمہ اہل فرق تمام فرقول ہر واضح ہو جائے گا بایدش از پند و اِغوا آزمود تو اس کو تھیجت اور بہکانے سے آزمانا جاہے شيخ الحاح بدايت مي كند شخ ہدایت ہے اصرار کتا ہے گردِ كفر از باطنِ خود زُود شو َ اینے باطن سے کفر کے غبار کو جلد وھو وے ميل مي آمد سراسر جمله خول (دریائے) نیل سراسر سب خون ہو کر بہتا تھا

تا برآمه بیخود از موسی دعا يهان تك كديخودى من (حضرت) موسى عليه السلام عدعا تكلى این همه. اعجاز و کوشیدن چراست یے معجزے اور کوشیں کیوں ہیں؟ امر آمد کاتاع نوخ کن تھم ہوا کہ (حضرت) توح علیہ السلام کی بیروی کر منگر آخر کہ تو داعی رہی تم انجام كونه د يكمواس ليے كه تم راو (حق) كى طرف بلانے والے ہو تمترس عظمت كزين الحاح تو معمولی عکمت ہے کہ تیرے اس اصرار سے تا كه ره بنمودن و إضلال حق یہاں تک کہ اللہ (تعالی) کی رہنمائی اور اللہ کا ممراہ کمنا چونکه مقصود از وجود إظهار بود چونکہ موجودات سے مقصود اظہار تھا د يو<sup>س</sup> الحاح غوايت مي كند شیطان ممرای بر اصرار کرتا ہے مازگردد تضهٔ قبطی واپس لوث، اور قبطی کا قصہ کہہ چوں پیایے گشت آل امرِ شحول جب قوی عم ہے در ہے ہوا

سخت شدن کار بر قبطیاں و شفاعت طلب کر دن فرعون ازموی علیه السلام قطیوں بر معالمہ کا بخت ہو جانا اور فرعون کا مونی علیہ السلام سے سفارش جاہنا تا بنفس خولیش فرعوں آمدش لابہ می کرد و دو تا گشتہ قدش

یہاں تک کہ فرعون بذات خود ان کے پاس آیا فرشامہ کرتا تھا اور اس کا قد دہرا ہو عمیا تھا

ا اندرمنجا حضرت موی علیدالسلام نے بیرخیال کیا کدان کا انجام لا کالہ برائے لہذا ان کو بجن سے دکھانے اور داور است پر لانے کی کوشش کیوں ک جائے۔ امرآ مد حضرت موی علیدالسلام کو تھم ہوا کہ لوح علیدالسلام کی طرح ان کے انجام سے قطع نظر کر رہے تم بھی تبلیغ کے جاؤتم نر مانبر دار داگی ہو تمہادا کا متملع کرنا ہے تہمیں ای کا تھم ہے اور تمہاری تبلیغ میں فائد و مشمر ہے خواہ وہ ایمان ندلا کمیں۔

ع کترین ایک فاکد ہ تو میں ہے کہ تہمارے اصرارے ان کا جھڑ الو بن اور سرکٹی واضح ہوجائے گی ۔ چونکہ کلوق کی پیدائش سے اللہ کا مقصد چھے

ہوئے حالات کوواضح کرنا ہے اس لیے ضرورت ہے کہ انسان کو ہیں ہے۔ اور بہکانے سے جانچا جائے تا کہ اس کے نفی حالات ظاہر ہوجا کیں۔

ویو شیطان کر ای پر اصرار کرتا ہے اور شیخ طریقت ہدایت پر اسرار کرتا ہے الحاق ۔ اصرار چھو ل قو کی ، یعنی جب حضرت موئی علیہ السلام کو پے

ور پہلنے کا تھم ملا اور فرمو ندی نے فافر مانی کی تو دریا ہے نمل خون بن کر بہنے لگا۔ تا بنفس یعنی جب تبلیوں کی حالت تا وہ ہونے گی او فرمون بذات خود حضرت موئی علیہ السلام کے پاس خوشا الدکر نے لگا اور تھی میں و ہرا ہوں ہاتھا۔

خود حضرت موئی علیہ السلام کے پاس خوشا الدکر نے لگا اور تھی میں و ہرا ہوں ہاتھا۔

غيست مارا روي ايرادِ سخن ہارا منہ بات کرنے کے قابلِ تہیں ہے من بعزت خو گرم تختم مگیر مل عرت کا عادی ہوں، میری سخت پکڑ نہ سیجیے تا بہ بندد ایں دہان آسٹیں تاکہ یہ آبشیں دہانہ بند ہو جائے می فریبده ترا (آپ کے) فریغتہ کو فریب دے رہا ہے تا بداند اصل را آن فرع کش تاکہ وہ شاخ کو پکڑنے والا، جڑ کو جان جائے ہر چہ ہر خاکست اصلش ہر ساست جو کھے زمن پر ہے اس کی اصل آسان پر ہے پیش سک انداز از دور استخوال کتے کے مامنے دور سے بٹری ڈال دے وَا وِہد ہر جہ کمخ کردش فنا وہ واپس کر دیں جس کو ٹریوں نے قا کیا ہے تا به بيند خلق تبديلِ إله تا کہ لوگ اللہ (تعالیٰ) کے بدل دینے کو دیکھ لیں آل سبب بهر مجابست و عطا یہ سب تو تحاب ادر پردے کے لیے ہے تا سنجم رو باستاره کند تاکہ نجومی ستاروں کی جانب منہ کرے آنچیہ ما کردیم اے سلطال ملن اے شاہ! جو ہم نے کیا وہ آپ نہ کیجئے ياره ياره كردمت فرمال يذبر میں نے (بدن کے) تکڑے کئڑے کو تیرا کہنا مانے والا بنالیاہے بیں بھیال لب برخمت اے ایس آگاہ،اے امین ارحمت (کی دعا) کے لیے مونث ہلائے گفت یا رب می قریبد او مرا (حضرت موی علیه السلام نے) کھاا مے دلاوہ مجھے فریب دیدہ ہے بشغوم على من وجم جم خدعه اش میں مان جاؤل، یا میں بھی اس کو دھوکا دے دوں کاصلِ ہر مکرے و خیلت پیشِ ما است ہر مر اور حیلہ کی اصل ہارے سامنے ہے گفت فن آل سگ نیرزد ہم بال الله (تعالى) نے فرمایا وہ كما اس كے بھى لائق تہيں ہے بن بجبال آل عصا تا خاكها بال وہ عصا ہلا دے، تاکہ زمینیں وال مُلخباط در زمان گردد تباه وه نمر ا تباه مو جائيس گي کہ سیبہا نیست حاجت مرمرہ کہ ہمیں اسباب کی ضرورت نہیں ہے تا طبیے خولیش بر دارو زند تاكه طبيب اينے آپ كو دوا ميں مصروف كر دے

بشنوم-اب بنا کہ بیں اس کا کہنا مان اول یا بیس بھی اس کوکوئی دعوکا دے دوں تا کہ یہ اچھی طرح سمجھ لے کہ اصل بیس ہر سب کی جڑ خدا ہے یہ شاخ یعنی سب سے دابستہ رہتا ہے۔ کاصل حضرت موکی علیہ السلام نے کہا ہر کم وقد میر کی اصل خدا ہے جو اسباب و نیاوی ہیں ان کی اصل وہی خدا ہے۔ گفت حق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ فرمون اس قابل بھی نہیں ہے کہ اس کے فریب کا جواب فریب سے دیا جائے۔ آب اس کتے کو بڈی ڈال دیجئے ادر آپ ابنا عصابلا و بیجئے زمین و وقمام بید ادار اگل دے کی جوٹا یوں نے کھائی ہے۔

وال نن ہا۔ آپ کے عصاکے اڑے نٹریاں بھی مرجا کیں گی اور سب لوگ و کھر لیں گے کہ خدا کو ہر چیز کے بدلنے کی کمی قدر وقد رت ہے۔ کہ سوہا۔ اللہ تعالیٰ کو اسباب کی ضرور ہے نہیں ہے اسباب تو ایک پر دہ ہیں طعیب وواکو لپٹا ہوا ہے اور میم ستاروں کو صالا تکہاصل سبب ذات خداو ندی ہے۔

سوی بازار آید از سیم کساد بازار کی جانب آئے کساد (بازاری) کے ڈر سے لقمهُ دوزخ بكشته لقمه جو لقمه كا جويال، ووزخ كا لقمه بتا بهوا ب تبچو آل برّه چرنده از کطام اس بری کے بچہ کی طرح جو عارہ جرنے والا ہے کہ برای ما چرد برگ مراد کہ مقد کے ہے تمارے کیے ج رہا ہے بهر او خود را تو فربه سیلنی تو اینے آپ کو اس کے کیے موٹا کر رہا ہے تا شود فربه دل با کر و فر تاکہ شان و شوکت سے دل فربہ ہو جائے جال چو یازرگان و تن چول رهز نست جان تاجر کی طرح ہے اور جمم ڈاکو کی طرح ہے کہ بود رہزن چو ہیزم سوختہ جبکہ ڈاکو جلی ہوئی نکڑی کی طرح ہے که تو آل ہوتی و باقی ہوش ہوش كيونكه تو موش اور باقى موش چھيا دينے والے ميں بردهٔ موش ست و عاقل زوست دنگ ہوش کے لیے بردہ ہے اور عقل منداس سے حیران ہے هرچه شهوانی ست بند و خیتم و گوش جو چیز بھی نفسانی ہے وہ آئکھ اور کان کو بند کر دیتی ہے دا نکه شهوت، بنددت هم حیثم و حکوش سمجھ لے کہ شہوت تیری آنکھ اور کان بھی بند کر دے گ

تا منافق از حریقی باراد تا کہ منافق جالا کی ہے، گئے گئے بندگی تاکرد و ناشبته رُو عیارت کئے بخیر اور منہ دھوئے بغیر آکل و ماکول آید جانِ عام عوام کی جان کھانے والی ہے اور غذا (بھی) ہے ی جرد آل برّه و قصاب شاد وہ بحری کا بچہ جنا ہے اور قصالی خوش ہے كارٍ دوزخ ميلني در خوردلي تو کھائے میں دوزخ کا کام کر رہا ہے کارِ خود جم کن روزی حکمت بچر ایتا کام کر وانائی کی خوراک کھا خوردن تن مالع اين خوردنست جم کا کھانا اس کھانے ہے مائع ہے تتمع تاجر آنگه بست افروخته تاجر کی شمع اس وقت روش ہے خویشتن رائم مکن یاوه مکوش اینے آپ کو کم نه کرم بیوده کوشش نه کر دانکه <sup>ع</sup> هر شهوت چو خمرست و چوبنگ سمجھ لے کہ ہر شہوت، شراب اور بھٹک کی طرح ہے خمر تنها نيست سرمستي هوش شراب تنہا ہوٹ کی سرستی نہیں ہے ترک شہوت کن اگر خواہی تو ہوش اکر تو ہوش طابتا ہے، شہوت کو ترک کر دے

ا منافق لین دنیادارا پنی کوشش اور تحنیت نے فائدہ سمجار ہاہے۔ بندگی۔ ید دنیادارشن کو نہ عبادت میں لگناہے نہ اس کو مندد حو نے کی فرصت ہے نفع کے لیے باز ارشی دوڑ جاتا ہے اپنے لقمہ کی تلاش میں دوڑ خ کا لقمہ بنا ہوا ہے۔ آگل۔ ید دنیا دار کھانے والا بھی ہے اورخود دوڑ خ کی خوراک بھی ہے، اس کی مثال اس بحری کے بچہ کی تل ہے جو ج تا ہے اور قصائی خوش ہوتا ہے کہ بیرے لیے جرر ہاہے بھی صال دنیا دار کا ہے کہ وہ بجھ رہاہے میں خود کھا رہا ہے۔ اور قصائی خوش ہوتا ہے کہ بیرے لیے جرر ہاہے بھی صال دنیا دار کا ہے کہ وہ بجھ رہا ہے میں خود کھا رہا ہے۔

ع کارخود انسان کی اینے لیے خوراک و معارف الی جی جس ہے دل وی ہوتا ہے اوران کی شان وشوکت بیں اضافہ ہوتا ہے۔خور دنِ آن جسمانی غذار و حانی خانی ہے۔ میں اسلامی میں جب ڈاکو تباہ ہو جائے ۔ خویشنن رانسان کی روح ، اس کا ہوش اور جسمانی لذخی اس کے ہوش کم کرنے والی ہیں۔

ت دانگه به بیجه کے دیمام خبوانی لذخی شراب اور بھٹک کی خاصیتیں رکھتی ایں ۔ خمر۔ دنیا میں صرف شراب اور بھٹک کو بے ہوڈی کا سبب نہ بجھ بلکہ ہر شہوت انسان کے کان اور آئیسیں بزد کرو تی ہے۔

مست بود او از تکبر و ز جحود وہ تکبر اور انکار سے مست تھا زر نماید انچه من و تهنیست سونا نظر آئے، جو کہ نانبا اور لوہا ہے لب بجبال تا برول آيد گيا ہونٹ ہلا، تاکہ گھاس اگ آئے آل بلیس از خمر خوردن دور بود وہ شیطان شراب پینے سے دور تھا مست آل باشد که آل ببید که نیست مت وہ ہے جو وہ دیکھیں جو نہیں ہے ایں سخن مایاں ندارد موسیا اے موی اس بات کا ظاتمہ نہیں ہے

دعا كردنِ موىٰ عليه السلام و سبر شدنِ كشت زارما و بارال آمدن

حضرت موی علیه السلام کا دعا کرنا اور تھیتوں کا سرسبر ہو جانا اور بارش کا آجانا ہ

سبر گشت از سنگبل و حبّ متین<sup>ع</sup> سنبل اور قیمتی غلہ سے سرسبر ہو گئی قحط ديده مُرده از جوع البقر جو قحط زدہ جوع القر سے مرے ہوئے آل دَی و آدی و جاریا يندول نے اور آدميول نے اور چومايول نے .. وال ضرورت رفت پس طاعی شدند وہ ضرورت ختم ہو گئی پھر سرکش ہو گئے تا نیارد یاد زال کفر کهن تاکہ وہ پرانے کفر کو باو نہ کرے تا نشد آبن جو اخگر ہیں کوب خبردار إجنب تك لوباا تكار يك طرح نه وجائداس كونهوث آبن سردست میکونی بدال مُضندًا لوما ہے، سمجھ لے تو کوٹ رہا ہے او نخوابد شد مسلمال هوشدار وہ سلمان نہ ہو گا، سمجھ لے

همچنال کرد و هم اندر دم زمین انہوں نے ایبا عی کیا اور زمین فورأ اندر افآدند در لوت آل نفر لذيذ غذاوَل مِن للَّ كُنَّ، وو لوك چند روزے سیر خوردند از عطا عطاء (خدادندی) کو چند روز پیٹ بحر کر کھایا چول شکم پر گشت و بر نعمت زدند جِب پیٹ بھر کیا اور نعمت مل گئی تفس<sup>ط</sup> فرعونيست مان سيرش مكن نفس فرعون ہے، خبردار اس کا پیٹ نہ بھر بے تف آتش گرود نفس خوب آگ کی گری کے بغیر نفس بھلا نہیں بنآ ہے بے مجاعت نیست تن جبیش کناں بغیر بھوک کے جم حرکت کرنے والا نہیں ہے گر بگرید ور بنالد زار زار اگر وہ روے اور زار زار نالہ کرے

۔ ا آل بلیس ۔ شیطان شراب نہ بیتا تھااور تکبر کے نشہ سے مدہوش تھا۔ مست۔ مست تو ای کو کہتے ہیں جومعد دم کوموجود بھے لے اور او ہے کومونا سمجھ مینے، شیطان نے غیرواقعی بات کوواتعہ خیال کیا تو بقیبة ووبد مست تھا۔ ایک خن مستی کی حقیقت کابیان ختم نہ ہونے والا ہےا مے موگی تم وعا کردوتا کہ محماس وغيره اگ آئے اور قبط كى مورت ختم ہوجائے ہم چنال حضرت موى عليه السلام نے وى كيا جس كاان كوخدانے تكم ديا تھا يعنى دعاكروى \_ ع مسبقین میمی غلبه لوت بینی فرعونی جوقیط میں مبتلا شے لئریز غذا کمیں کھانے لگ گئے۔ جوع البقر \_ایک قسم کی بیاری جس میں انسان کما تار ہتا ے اور اس کا دل نہیں بھر تا۔ دی۔ ہوائی یا پر ند۔ چول۔ ان فر کو نیوں کا پیپٹ بھر اتو پھر سرکش بن مجے۔ طاحی۔ سرکش۔

ع نفس مولانافر مائے بین کدانسان کانفس بھی فرعون ہے اس کا پیٹ بھرااورو وسرکش بنار آئش۔ لین مجاہدات کی گرمی رمجاعت۔ بھوک۔ آئمن سرویے مضنف لوے کوکوٹنا بیکارے کر مجرید نفس کی آ ووز اری ہے دھو کے میں نہ پڑنا جاہیے۔

پیش موئی سر نهد لابه کنال! جوموسی علیدالسلام کے سامنے خوشامد میں سر جھکا تا ہے خرچو بار انداخت إسكيزه زند گرھے نے جب بوجھ اتار دیا، دولتی کھیکتا ہے کار او از آه و زاریهای خولش اس کا کام، اپی آه و زاریوں کو کیک زمال کش چیثم در خوابے شود تھوڑی در جب اس کی آنکھ سو جاتی ہے الیک در یادش نه آید شهر خود اس کو اپنا شہر مجھی یاد نہ آئے گا نيست آنِ من درينجا ام گرو میرا نہیں ہے، میں یہاں تھنس گیا ہول بمدرين شيرش بود إبداع و خو ای شہر میں اس کی بیدائش (اور رہائش) کی عاوت تھی که برستش مسکن و میلاد پیش جو پہلے اس کا مسکن اور جائے پیدائش تھی می فروبوشد چو اختر را سحاب (اس کو) ڈھانپ لیتی ہے جس طرح کے ستارے کو ایم خواب ونیا را هال بیل ز ابتلا آزمائش ہے، دنیا کی نیند کو ایبا ہی سمجھ كروبا از دركه أو نا رُوفته اس کے مقام (دل) ہے گرد صاف نہیں ہولی ہے ول شود صافی و بیند ماجرا ول صاف ہو جائے اور گذشتہ واقعات و کھے کے

أو چو فرعون ست در قحط آنچنال وہ تھا۔ میں فرعون کی طرح ہے چونکه مستغنی شد او طاغی شود جب وہ بے نیاز ہوا سرکشی کرتا ہے يس فراموشش شود چول رفت پيش پھر وہ بھول جاتا ہے جب آگے بڑھ جاتا ہے سالہا مردے کہ در شیرے ہود مالوں تک ایک انسان ایک شہر میں رہتا ہے شهر دیگر<sup>یا</sup> ببیند او پُر نیک و بد وہ کومرا شمر بھلے اور کرے سے بھرا ویکھے گا كه من آنجا بوده ام ايل شبر نو کہ میں وہاں رہا ہوں، سے نیا کشمر بل چناں داند کہ خود پیوستہ او بلك اليا مجے كا كه وہ ال سے واللہ ہے چہ عجب<sup>۳</sup> گر روح موطنہای خولیش كيا تعجب ہے، اگر روح اينے والمنول كو مي نيارد ياد کايل دنيا چو خواب یاد نہ کر لے، کیونکہ میہ دنیا نیند کی طرح ہے چند نوبت آزمودی خواب را تو نے نیز کو کئی بار آزما لیا ہے خاصه چندین شهر با را کوفته خصوماً (جبكه أس في) بهت عدم دن كوروندا ب اجتہادِ گرم ناکردہ کہ تا یخت کوشش نہ کئے ہوئے ہے

ا البه کنال بیوک میں وہ فرمون کی طرح خوشا مدکرنے لگتا ہے۔ خریفس کی مثال کدھے کی کا ہے اگر اس پر ہو جو نہیں ہوتا ہے تو وہ دولتیاں مارتا ہے۔ بیس۔ پیٹ بھرنے پراپی سب خوشامہ بھول جاتا ہے۔ سالبہا۔ نفس کے بھولنے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ انسان سوتے ہی اپنی تیام گاہ کو بھلا و بتا ہے۔

ع شَردیگر خواب میں دومر مے شہروں کو یا دکرتا ہے اور اپنے شہر کو بھول جاتا ہے۔ بل ۔ دوخواب میں یہ بھتا ہے کہ بھیشہ سے ای شہر میں تھا۔ سے چیجب۔ اگر دو رہ اپنے اسلی وطن کو بھول جائے تو اس پر تیجب نہ کرو۔ ایس دنیا۔ دنیا کی زنم کی ایک خواب ہے اورخواب اسلی وطن کو بھلا و بی ہے۔ چندلو بت رخواب میں میتر بربار ہا ہوا ہے اس پر دنیا کو قیاس کرلو۔ خاصہ۔ دو رہ نے بہت سے مدادی اور مراتب ملے سے بیں اور دو اس کے شہر میں رہے ہیں۔ گرد ہا بھرتم نے اپنے قلب کو صفاحین رکھا۔ اگر اس کو کیا ہدات کے ذریع مسفی کر لیتے تو دور در سے کر برانے واقعات تہمیں دکھا ویتا۔

سُر برول آرد ولش از بحر راز اوّل و آخر بہ بیند چیثم باز راز کے سندر سے اس کا دل اُبھارنے کھی آٹکھ اول اور آخر کو دکھے لے بیانِ اطوار و منازلِ خلقتِ آدمی از ابتداءِ خلقت ابتدائے بیدائش سے آدی کی بیدائش کے مراتب اور حالات کا بیان

وز جمادی در نبانی اوفآد اور جمادی (اقلیم) سے نباتی (اقلیم) میں آئی وز جمادی یاد ناورد از نبرد اور سر کشی کی وجہ سے اپنی جمادی (زندگی) کو بھلا دیا نامش حالِ نبانی 👺 یاد اس كو نباتى (اقليم) كا حال بهى ياد نه آيا خاصه در وفت بهار و صمرال تصوصاً بہار اور ضیمران کے موسم میں برِرِ ممل خود نداند در لبال كروه دوده يين من اين ميلان كاخودراز مبن جان مي سوي آل پير جوال بختِ مجيد بزرگ جوال نصیبہ کو اینے پیر کی جانب جبيش اين سايه زال شاخ گل ست اس سابیہ کی حرکت ای چھول کی شاخ ہے ہے یں بداند رسرِ میل و جنتجو تب میلان اور جبتی کا راز جان لیما ہے کے بجید گر نجید ایں درخت کب حرکت کر سکا ہے اگر یے ورخت نہ لے؟

آمه اول باقلیم به جماد يهل وه (روح) جماد كي الليم مين آئي سالہا اندر نبانی عمر کرد سالوں نباتی (اقلیم) میں عمر بسر کی وز نباتی تیون بحیوانی فآد اور نباتی (اقلیم) جب حیوانی (اقلیم) میں آئی جز ہمال میلے کہ دارد سوی آل ا اس میلان کے جو اس کی جانب ہے ہمچو میل کودکال یا مادرال ت جیما کہ بچوں کا ماؤں کی طرف میلان ہمچو میل مفرطِ ہر نو مُرید جیا کہ ہر نے مرید کا بردھا ہوا میلان جزو<sup>ع</sup> عقل این ازان عقل کل ست اس کی جزوی عقل اس کلی عقل ہے ہے سابیہ اش فائی شود آخر درو اک کا مایہ بالآخر اس میں فتا ہو جاتا ہے مائیے شاخ درخت اے نیک بخت اے نیک بخت! ورخت کی شاخ کا ماہے

لے سربروں۔اگر دل صاف ہوتا ہے تو وہ پوشیدہ راز کے سندر میں غوط لگالیتا ہے اور آغاز دانجام کوآئھوں ہے دیکے لیتا ہے۔ آمدہ روح نے جو مختلف شہروں میں سکونت کی ہے اب مولانا اس کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ وزیمادی۔ بھی روح پہلے بھادات کے خطہ میں رہی پھرترتی کر کے سے نباتات کے خطہ میں آئی۔ ساتھا۔عرصۂ درازتک روح نباتی خطہ میں رہی کیکن اس کوائی بھادی حالت بھی یا دنہ آئی۔

ع و زناتی پھرروح، نباتات کے خطہ سے حیوانی خطہ میں آئی تو اس کواپئی نباتی زعرگی یاد نہ رہی۔ جزیماں۔ ہاں صرف اس قدرتو ہے کہ روح موسم بہار میں اور ناز بو کے پھولنے کے وقت اس کی طرف میلان کرتی ہے یہ اس کی نباتی زعرگی کی یاد ہے۔ ہم تجو ۔ پچراپئی ماں کے دودھ کی طرف ماکل ہوتا ہے لیکن سے نبیس بھے سکتا کہ میں اس کے پیٹ میں رہ چکا ہوں۔ بچومیل ۔ مغرط سے نئے مرید کوشنٹ کی طرف میلان ہوتا ہے لیکن وہ اس میلان کا سبب نبیس بھتا ہے۔

ع جزوراب مرید کے شخ کی طرف میلان کی دجہ بتاتے ہیں کہ اس کی عقل شخ کی عقل کا جزو ہے بیرمایہ ہے اور شخ شامِ گل ہے۔ سایہ اس ایک وقت وہ آئے گا کہ بیمرید فنانی الشخ کا مقام حاصل کرے گا تو اپنے میلان کی دجہ بھے گا کہ فرع اصل کی طرف مائل ہوا کرتی ہے

می کشد آل خالقے که وانیش وہ اللہ (تعالیٰ) اس کو تھنچا ہے جس سے تو واقف ہے تاشد اکنول عاقل و دانا و زَفت یهال تک که وه اب عقل مند اور دانا اور قوی مو گئ ہم ازیں عقلش تحول کردنیست اس عقل ہے بھی اس کو مخفل ہوتا ہے صد ہزاراں عقل ببید بوالعجب وه عجب فتم كي الكول عقليل وكي کے گذارندش درال، نسیانِ خویش وہ اس کو اس کی مجول میں کب رہنے دیں گے؟۔ تا كند بر حالت خود ريشخند، تاكه وه اني حالت ير غاق الزائ چوں فراموشم شد احوال صواب تھے ہے سے احوال کیوں فراموش ہوئے؟ تعلِّ خوابست و فریب ست و خیال خواب کا کام ہے اور فریب اور خیال ہے خفته پندارد که این خود دائم ست سویا ہوا سمجمتا ہے کہ یہ خود ہمیشہ رہنے وال ہے وارتف م از ظلمتِ ظن و وغل اور وہ گمان اور قریب کی تاریکی سے نکل جاتا ہے چوں بہ بیند ستفر و جای خولیش جب وو اینے مخبرنے کا مقام اور جگہ دیکماہے روز محشریک بیک پیدا شود تیامت کے دن ایک ایک ظاہر ہو جائے گا

یاز از حیوال<sup>!</sup> سوی انسانیش پھر اس کو جوان (کی اللیم) سے انسان کی جانب بحجنين اقليم تا اقليم رفت وہ ای طرح (ایک) اقلیم سے (دوسری) اقلیم تک چلتی رہی عقلهای اَلْینش یاد نیست اس کو پہلی مقلیں یاد نہیں ہیں تا رَبد<sup>ع</sup> زین محقل پُر حرص و طلب تا کہ اس مرص اور طلب بحری عمل سے نجات یا جائے گرچه خفته گشت و شد نای ز پیش اگرچہ وہ سو گئی ہے اور پہلے کو بجول گئی ہے باز ازال خوابش به بیداری کشند ای کو پیر اس کی نید سے بیدار کریں کے كرجه عم بود آنكه مي خوردم بخواب اگرچہ وہ غم تما جو میں نے خواب میں اٹھایا چوں ندائشتم کہ آن عم و اعتلال . میں کیوں نہ سمجما کہ وہ عم اور بیار ہونا؟ مجنیں <sup>س</sup>ے دنیا<sup>''</sup> کہ محکم نائم ست ای طرح دنیا جو کہ ایک سوننوالے کا خواب ہے تا يُر آيد تاگهال صبح اجل یہاں تک کہ اوا تک موت کی مج آ جاتی ہے خنده اش کیرد ازیں غمبای خوکش اس کو اپنے غمول پر ہنی کاتی ہے ہر چہ اندر خواب بنی نیک و بد تو جو کیم بھی خواب میں اچھا اور کرا دیکھا ہے

گرددت ہنگام بیداری<sup>ا</sup> عیاں تیرے لیے بیداری کے دفت ظاہر ہو جائے گا اندرین خواب و ترا تعبیر نیست خواب مل ہے اور تیرے لیے تعبیر نہیں ہے روزِ تعبیر اے سٹکر بر اسیر تعبیر کے دن، اے بیدی پرظلم کرنے والے! شادمانی دال به بیداری خود این بیداری (کے وقت) میں خوشی سمجھ کرگ برخیزی ازیں خوابِ گراں اس بماری نید سے تو بمیڑیا بن کر اٹھے گا می درانند از غضب اعضائے تو عمد ہے تیرے اعضا کو بھاڑے گ نو مگو که میرم و یابم خلاص تو نہ کھہ کہ مر جاؤل کا اور ج جاؤل گا بيش رخم آل قصاص اين بازيست اس تھام کے عذاب کے آگے یہ کمیل ہے کاین جرا لعب ست پیش آل جرا كونك ي بدله اس بدله كے مقابلہ من كميل ہے آل چواخصاء ست ویں چوں ختنہ است وہ خصی کرنے کی طرح اور بیہ ختنہ کی طرح ہے میں رہا کن آل خرال را در گیا بال اور گرمول کو گھاس میں جیموڑ دے

آنچه کردی اندرین خواب جہال تو نے دنیا کی نیند میں جو کھے کیا ہے تا نه پنداری که این بدکردنیست تو ہر گز نہ سمجھ کہ سے بد کرواری بلکه این خنده بود گربیه و نفیر بلکہ یہ ہلی رونا اور فریاد ہو ۔گی کرمیه و درد و عم و زاری خود ایے رونے اور درد اور عم اور عاجزی کرنے کو اے دریدہ پوسٹین پوسفال اے پیسٹول کے پیشین کو معارفے والے! گشت<sup>ع ب</sup>رگال یک بیک خوہائے تو تیری ایک ایک عادت بمیٹریا بن کر خول نخید بعد مَرَّکتِ در قصاص تمام (كم معالمه) من تير مرني كي بعد خون مونه جائكا اين قصاص نفتر حيلت سازيست یہ فوری قصاص، ایک تدبیر ہے زیں لعب<sup>ت</sup> خواندست دنیا را خدا خدا نے دنیا کو کمیل کہا ہے این جزا تسکین جنگ و فتنه است یہ بدلہ لڑائی اور فتنہ کو دباتا ہے این محن پایال ندارد موسیا اے مویٰ! اس بات کا خاتمہ تیں ہے

ا ہنگام بیدارتی۔ بینی قیامت کے دفت۔ تانہ پندارتی۔انسان کو یہ نہ مجھٹا چاہیے کہ اس دنیادی خواب کی کوئی تعبیر نبیں ہے۔اس کی تعبیر قیامت میں سامنے آجائے گی۔ بلکہ۔ دنیا میں ظالموں کے ہننے کی آخرت میں تعبیر رونا اور چنخا ہوگا۔ گرید۔اگر دنیا میں گریدوزاری ہوگی تو آخرت میں اس کی تعبیر خوتی ہوگی،خواب کی تعبیر موبالٹی ہوتی ہے۔اے دریدہ۔ جو یوسف جسے نکوں کو دنیا میں ستاے گاو وآخرت میں بھیڑیا بن کرا تھے گا۔

ع سمشتہ۔انسان کی بری عادیمی آخرت میں بھیڑ ہے بین گی اورخوداس کے اعضا کو پھاڑیں گی۔خون۔اگر انسان نے کسی کا ناحق خون بہایا ہے تو وہ خون نہ سوئے گا اور قیامت میں بدلے کا خواہال ہوگا۔ایس قصاص۔اگر دنیا میں بدلہ لے بھی لیا کیا ہوگا تو آخرت کے عذاب ہے پھر بھی نجات نہ ملے کی بلکہ دنیا والا بدلہ اس کے مقابلہ میں کھیل سمجا جا ہائے گا۔

ے زیں اسب قرآن نے دنیا کی زندگی کو کھیل کود ہے تعبیر کیا ہے اس کی دجہ بھی ہے کہ یہاں کا انتقام آخرت کے انتقام کے مقابلہ میں کھیل کود ہے۔ ایس جزا۔ دنیا میں جو بدلہ لے لیا کمیاد ووقو محض وقتی فقنہ و نساد فر دکرنے کے لیے لیا گیا ہے اس دنیا کے بدلے کی مثال فقنہ کرنا اور آخرت کے بدلے کی مثال فقنہ کرنا اور آخرت کے بدلے کی مثال فقنہ کرنا اور آخرت کے بدلے کی مثال فعنہ کرنا مجمور آ آس فراں ۔ یعنی فرمونیوں کو دنیا کے مزے اڑا لینے دو۔

. تا ہمہ ازاں خوش علف فریہ شوند ہیں کہ گرگانند ما را تحشم مند تا كرسب اس عده مماس سے مولے ہو جائيں خردار! مارے بھيڑے عمر مل بي بیان آنکه خلق دوزخ کرسنگال اند و نالال اند و از حق خوامال اس كا بيان كه دوزخ كى كلوق مجوكى ادر نالال ب ادر الله نعالى سے جائى ب که روزیهای مارا فربه کردال و زود بما رسال که مارا صبر نماند کہ ہماری خوراک کو مونا بنا دے اور جلد ہمارے یاس کہنجا دے کیونکہ ہمارا مبرختم ہو کمیا ہے

از لب تو خواست کردن آدمی تیرے ہونٹ ہے، ان کو آدمی بنانا جایا آن خرال را طالع و روزی نبود ان مرحول کا نمیبہ اور مقدر نے تما تا برد شال زود خوابِ عفلتی تاکہ غفلت کی نیند ان کو جلد سلا دے سمّع بمرده باشد و ساقی شده علمع کل ہو چکی ہو اور ساتی روانہ ہو چکا ہو لیں بوشند از برا ہم حرتے تو بدلے میں وہ حرت چکمیں کے در برا بر زشت را در خور دبد ہر ثرے کو مناسب بدلہ دے بود با ایثال نہاں اندز معاش وہ زندگی میں ان کے ساتھ پوشیدہ تما کرچه زو قاصر بود این دیدنت آگرچہ تیرا ہے دیکھنا اس سے عاج ہے

تاله گرگانِ خود را مولیم این خرال را طعمة ایشال تلیم ہمیں اینے بھیریوں کے رونے کا یعین ہے ہم ان گرموں کو ان کی خوراک بنائیں مے این خرال کیمیای خوش دی ان گرموں کو خوش کلای کی کیمیا نے تو ہے کردی بدعوت لطف و جود تو نے زموت (دینے) میں بہت مہرانی اور سخاوت کی يس فروبوشان لحاقب محمتی تو ان کو اینے انعام کا کاف اوڑھا دے تا چو بجهند از چتیل خواب ایل زده تاکہ یہ گروہ جب الی نیند سے بیدار ہول واشت<sup>س</sup> طغیاں شاں ترا در حیرتے ان کی سرمی بنے کچے جرائی میں جلا کر دیا ہے تا کہ عدل ما قدم بیروں نہد تاكه بمارا انصاف فانبر بو جائے کاں شبے کہ می ندیدندیش فاش کیونکہ وہ شاہ جس کو دہ ظاہر میں نہیں دیکھتے چوں خرد با تست مشرف پر تنت جیا کہ عل تیرے ماتھ تیرے جم کی محمال ہے

ل تا بمدر فرونی جنم کے بھیڑیوں کی خوراک میں وہ بھیڑ یے بھوک سے ضعم میں تیں تو ان کو خوب مونا ہونے دوتا کہ ان کواچی خوراک لے۔ ناکم حركان مير علم عن بكرو بعير يج بموك مع فرياد كرد بي جيمان كوان كي خوراك بنانا ب-

ع ساتی فران \_ آب نے اپی فوش کا می کی میریا سے ان کوآ دی بنانا میا بالیکن ان کے مقدر شن آ دی بنانہ تھا۔ پس فرو۔ ان پر نعت کا لحاف اڑ حادو تا کہ ہے خفلت کی نیندسو جا کیں۔تا چو۔جب اس خفلت سے بیدار ہوں مے تو جلس فتم ہو چکی ہو کی ندشتا ہو کی ندما آل لینی تم سے اور تہاری برایت سے فاکدہ

ے داشت۔ان کی کرفٹی تمہارے لیے جران کن تی اب صرت کا مرو چکسیں مے۔تاکہ۔امارےانساف کا نقاضا ہوگا کہ ہم ان کوان کے برےاعمال کی بری مزادیں۔کال فیے۔جس خداکود وہیں دیکے رہے متے وہ خداان کے ساتھ تھا۔ چوں خرد مولانا مثال سے سمجیاتے ہیں کہ خدا کی طرح ادریکی چزیں بیر جن کوانسان بیس د کمیریا تا ہے اورد واس کے ساتھ ہوتی ہیں ،انسان اپی مقل کوئیس د کھتا ہے لیکن د وانسان کے ساتھ ہے۔

از شکون و جنبشت در امتخال تیرنے سکون اور حرکت سے آزمائش میں با تو باشد در سکون و تعل نیز تیرے ساتھ ہو، سکون اور منتقل ہونے میں بھی بعد ازال عقلش ملامت میکند اس کے بعد اس کو عمل ملامت کرتی ہے کز حضور ستش علمت کردنے كيونكه اس كا ملامت كرنا اس كى موجودگى (كى دليل) ي در ملامت کے تُرا کیلی زوئے ملامت میں کب تیرے طمانچہ مارتی؟ کے چنال کردے جنون و تفس تو تو تیرا پاکل بن اور گری کب ایا کرتی؟ زال بدانی قربِ خورشیدِ وجوذ تو اس سے وجود کے سورج کی نزد کی جان لے نیست از پیش و پس و سفل و غلو جو آگے اور چھے اور نیجے اور اوپر سے نہیں ہے كه نيابد بحث عقل آل راه را کیونکہ عقل کی بحث اس کا راستہ نہیں باتی ہے پیشِ اصبح یا پسش یا چیپ و راست انتلی کے آگے یا اس کے بیچے یا بائیں اور وائیں سے وفتتِ بيداري قرينش مي شود بیداری کے وقت اس کے ساتھ ہوتی ہے

نیست واصر دیدن أو اے فلال اے فلاں! اس (عصل) کا دیکھنا قاصر تبیں ہے چہ عجب گر خالق آں عقل نیز تو تعجب كيا ہے؟ اگر اس عقل كا بيدا كرنے والا بھى از خرد غافل شود بر بد تند عقل سے عافل ہوتا ہے اور برائی کرتا ہے تو شدی غاقل ز عقلت عقل نے تو این عمل سے عافل بنا، عمل ند بی گر نبودے حاضر و عاقل بدیے اگر وہ حاضر نہ ہوتی اور عافل ہوتی ور ازو غافل نبودے تقسِ تو اگر تیرا ننس اس سے عافل نہ ہوتا يس ترا عقلت جو أصطرلاب بود تو تیری عقل اُصطُراناب کی طرح ہے قرب بیچون<sup>۳</sup> ست عقلت را بتو تیری مختل کا تھے ہے قرب بے کیف ہے قرب سيحول چول نياشد شاه را تو شاہ کا قرب، بے کیف کیوں نہ ہو گا؟ نیست آل جنبش که در اِصبح تراست وہ حرکت نہیں ہے جو تیری انگی میں ہے وفتتِ خواب و مرگ از وے میرود موت اور نبیند کے دفت وہ اس سے چلی جاتی ہے

ا نیست قامر ۔ تو ابی عمل کود کھنے ہے قامر ہے کین تیری عمل کتھے دیکھنے ہے قامرنہیں ہے۔ چیجب۔ جب نظرندا نے والی عمل تیرے ماتھ ہے تو اگرائ طرح اس کا خالق خدا تیرے ماتھ ہو ہتو کیا تعجب ہے۔ از خرد۔انسان غلطی کرتے وفت عمل سے عافل ہوجا تا ہے پھر عمل اس کو طامت کرتی

۔ گز حضور عمل کا ملامت کرنا اس کی دلیل ہے کہ وہ تھے ہے اور تیرے کام سے عافل نہی۔ سکی طمانچہ۔ ور۔ اس غلاکا کرنا اس کی دلیل ہے کہ تو اس وقت عمل سے برگانہ نہ تھا۔ بس تر استیری عمل معفرت میں تعالیٰ کے قرب کو بچھنے کا ذریعہ ہے اس کی مثال سے تو سجھ جس سے نجوی جا عرب ورج تاروں کے فاصلے معلوم کرتے ہیں۔خورشید و جود رحق تعالی۔

سے پیچوں۔ لین ہے کم وکیف، متل کا انسان ہے قرب جبتوں ہے متعف نہیں ہے۔ قرب پیچوں۔ اللہ تعالیٰ جس کی ذات خود کم اور کیف ہے بالاتر ہے۔ اس کا قرب بھی ان کیفیتوں ہے بالاتر ہے۔ نیست آل مولانا ہے کیف و کم کے قرب کی دوسری مثال چیش کرد ہے ہیں۔ انگی کی ترکت کو انگی ہے جوقرب ہے دہ ہے کم دکیف ہے۔ وقت خواب۔ انسان کے مونے ہیں اس کی انگی کوتر کت تبیس ہوتی بیداری کے بعد فورا ترکت میں آ جاتی ہے۔

از خہ رَه کی آید اندر اِصبَعت وہ تیری انگل میں کس راہ سے آتی ہے؟ نورِ حجیتم مَردُ مک در دیده ات آ کھے کی بیکی کا نور تیری آ کھے میں عالم خلق ست با سوي و جهات عالم خلق جانب اور جبتوں والا ہے بے جہت وال عالم امر اے صلم اے صنم! عالم مامر کو بے جہت سمجھ ب جهت بُر عقل و علام البيال عقل ہے جہت تھی اور بیان کا جان کار یے تعلق نیست مخلوقے بدو کوئی مخلوق اس سے بے تعلق نہیں ہے زانکه فصل و وصل نبود در روال کوئکہ روح میں قصل اور وصل نہیں ہے غیرِ فصل<sup>ط</sup> و وصل یے بُر از دلیل دلیل سے قصل اور وصل کے علاوہ کا پا نگا یے پیایے می نر از دوری ز اصل پے در پے امل سے دوری کا یا لگا ایں تعلق را خرد چوں یے پرد عمل اس تعلق كا كيے يا لكائے؟

کاصبعت ہے اُو ندارد منفعت کونکہ تیری انگل اس کے بغیر کوئی تفع نہیں رکھتی ہے از چه ره آمد بغیرِ سش جهت بغیر چے جت کے کس راستہ سے آیا ہے؟ بے جہت دال عالم امر و صفات عالم امر و صغات کو کے جہت کا سمجھ بے جہت ہم باشد آمر لا جرم لا محالہ امر کرنے والا بھی بے جہت ہو گا عقل تر از عقل و جال ترجم زجال عقل ہے بھی زیادہ عقل اور جان سے بھی زیادہ جان ہے آں تعلق ہست سیوں اے عمو اے پیا! دہ تعلق بلا کیف ہے فَصَلَّ و وصل تندیشد گمال غیر فصل و وصل تندیشد گمال گمان فصل اور ومل کے علاوہ نہیں سوچتا ہے لیک ہے برون نہ بٹناسد علیل كين يا لكا، يبار تبين جانا تارگ مردیت آرد سوی وصل تا کہ مروائلی کی رگ تھے وسل کی جانب لے آئے بسته رفضل ست و وصل است این خرد ب عقل تو نصل اور وصل سے وابست ہے

ا از چرو کوئی بین بنا سکا کہ پر کر کے اٹنلی میں کون کالمرف ہے آئی ہے۔ تو پہنے میں روٹنی کی آ مربھی جہات ہے منز و ہے۔ عالم طلق۔ وہ عالم اس بر اور دو مادی اور زبانی ہے وہ جانب اور جہت ہے متصف ہے۔ عالم اس وہ عالم ہے جس کی پیدائش لفظ کن سے ہو کی ہے اور وہ مادی اور زبانی متصف ہے۔ عالم اس دو عالم ہے جس کی پیدائش لفظ کن سے ہو کی ہو اور وہ اولی اور زبانی جہت اور جہت ہوں ہے وہ بحر ہے جس کی بیدائی جس کے جبر اولی جہت اور جہت ہے منز و ہے تو اس مین معرف نے وہ کلے کن فر مایا ہے بدرجہ اولی جہت اور جانب سے یاک ہوگا۔

ع مشل مشل میں بے جہت چیز ہے واللہ تعالی جو مشل کی محم مشل اور جان کی مجل جان ہے کیوں جہت ہے پاک نہ ہوگا۔ بے حلق مخلوق کا خالق سے جو مشل مشکل میں نہ مسل جو تعلق ہے الاتر ہے۔ زائک۔ روح مادوے پاک ہے لہذا اس میں نہ مسل کی مفت ہے نہ وسل کی کین انسان کا خیال و کمان وسل اور نعمل کے علاوہ کو کی تعلق میں سی تعلق ہیں مجتنا ہے۔ اور نعمل کے علاوہ کو کی تعلق میں مجتنا ہے۔

ے فیرنعل ۔ ہماری بیان کردہ دلیل ہے چالگانے کو إقسال اور انفسال کے علاوہ می کو کی تعلق ہے لیکن وہ فض جونفسانی بیار یوں میں جتلا ہے وہ پہائیس لگا سکتا ہوں گئیس کی اندین کے حکے ہوئیں ہیں جتلا ہے وہ پہائیس لگا سکتا ہوں گئیس کی جاتا ہے بیاس جب بھے گی جبکہ مشاہدہ حاصل ہوجائے گا۔

ہمار انسان مسلسل بیرو ہے گا کہ جھے ذات ہنداوئری ہے دوری ہے تو مردا کی کی دگر اس کو دصل کی طرف لے جائے گی ۔ ایس تعلق ۔ جو مشل محمض اتعمال اور انفصال کے تعلق کوئی مجھے تھے ہوں اللہ سے تلوق کے تعلق کا پہائیس بتا سکتی ۔

بحث کم جونیز در ذاتِ خدا که ذات خدا ش بحث نه کرو در حقیقت آل نظر در ذات نیست حقیقاً وہ غور و فکر ذات میں نہیں ہے صد بزارال يرده آمد از اله. خدا کی جانب سے لاکھوں پردے ہیں وجم او آن ست کان عین خود اوست اس كا خيال سے كه وہ اس كا عين ب تا تباشد در غلط سودا بر او تا کہ وہ علطی میں خیالی (دیکِ) پکانے والا نہ ہے بے ادب را سر تگونی داد رب (ایر) الله تعالی نے بے ادب کو اوندھا ین دیا ہے می رود یندارد او کو ست چیر جا رہا ہے (اور) وہ مجھ رہا ہے کہ وہ کامیاب ہے کو تداند آسال را از زمین کہ وہ آسان اور زمین میں فرق نہیں کر سکتا ہے از عظیمی و ز مهابت کم شوید عظمت اور ہیبت سے عم ہو جاؤ حدّ خود دانید آنگه تن زَنید ا پنا رتبہ جان لو کے (اور) اس وقت خاموش ہو جاؤ کے کز شار و حد بیرون ست آل كيونكه وو شار اور حد ہے بالا ہے زیں وصیت کرد مارا مصطفقاً ای وجہ سے مصطفا میلائی نے ہمیں وصبت کی ہے آنکه در ذاتش تفکر کردنیست جو غور و قکر اس کی ذات میں کرتا ہے ست آل یندارِ او زیرا براه یہ (محض) اس کا خیال ہے، کیونکہ راستہ میں ہر کیے در یردہ موصول جوست ہر ایک، ایک پردے کا وصل جانے والا ہے لیس چیمبر دفع کرد این وہم ازو تو وغير الله نه الله عند الله والم كو وقع كر ديا وانکه اندر وہم او ترک اوب كيونكم اس كے وہم ميں (يرثا) ادب كو جيوڑنا ہے سر نگونی آل بود کوسوی زبر اندھا ین ہے کہ نیچ کو زانکه حدِّ مت باشد این چنین کیونکہ مدہوش کی بیہ تعریف ہے در عجبهالیش بفکر اندر رَوید اک کے عائب میں غور کرد چول ز صنعش ریش و سُبلت هم کنید جب تم اس کی صنعت میں جران ہو جاؤ کے جز که لا انصی تگوید او ز جال وودل ہے سوائے اس کے چھند کے گاکہ" میں شارنبیں کرسکا"

ا زیں۔ چونکہ عمل اس کوئیں بجھ سکتی ای لیے آئے ضور ملی اللہ علیہ و کم نے فرمایا ہے تفکی کُوو افیی خَلَقِ اللّٰهِ وَ لَا تَفَکّرُوا فِی اللّٰهِ وَ لَا تَفَکّرُوا فِی اللّٰهِ اللهِ کُاوَق بیں غور کرہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرہ۔ "آئکہ۔ کیونکہ ذات کا تصور ناممکن ہے لہذا اس میں تفکر بھی ناممکن ہے۔ ہست۔ ذات میں غور کرنا ذات میں تورکر نازات میں تورکر نازات میں خورکر نے والا کی میں تورکر نائیس ہے۔ ذات میں غورکر نے والا کی میں جو رکھا ہے ایک مغروضہ میں تھورکر ناہے کیونکہ ذات اور تلوق میں کروڑوں پردے ہیں۔ برکھے۔ ذات میں غورکر نے والا کی میں ہے۔ دات میں خورکر نے والا کی کی دے سے دابستے ہو گیا ہے اور ای کواللہ کی ذات کا عین بچھ دہا ہے۔

ع وانگر۔ ذات خدامی مشنولیت نہ ہوادروہم میں جتلا ہو پہ خدا کے ماتھ ہے ادبی ہے جس کی سر امر تکونی ہے۔ سر تکوئی۔ ادبھ ھے پن کا بی مطلب ہے کہ انسان نیچ کرر ہا ہواند پر سمجھے میں اوپر پڑھ رہا ہوں۔ حدمت۔ مست کی تعریف تل یہ ہے کہ وہ زین اور آسان لیخی نیچے اور اوپر میں فرق نہیں کرسکتا۔

سے در بجب اللہ تقائی بھی خور کرنا چاہیادراس کی عظمت اور دیبت بھی کم ہوجانا چاہیے۔ چوں۔ جب اللہ تعالی کی کاریکری بھی خور کرو گے تو تم پر اپنی حقیقت کمل جائے گی اور خاموثی اختیار کر لو گے۔ جز کہ۔ اب تم یہ کو گے کا اُسٹوی فضاءَ عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَنْسَیْتَ عَلَی مُفْسِکَ مینی '' عمل تیری تعریف کا احاط تیس کر سکی تو ویبای ہے جیسی تو نے خودائی تعریف کی ہے۔''

چوں بیان کی بیدست اے بوالہوں بحث کم کن پیش ازیں کم زن تفس اے ابو الہوں! چونکہ اس کا بیان محدود ہے بحث نہ کر اس سے آگے سانس نہ لے رَفَتَن ذو القرنين بكوهِ قاف و درخواست كردن كه اے حضرت ذوالقرنين كا كوو تاف كے ياس جانا اور درخواست كرنا كه اے قاف! قاف از عظمت صفات حق تعالی رشمهٔ با ما بگو و جوابِ او ہمیں سچے تموڑی سی اللہ تعالیٰ کی صفات بتا دے اور اس کا جواب كه صفت عظمت حق تعالى به تقرير در نيايد و لا به كردن ذوالقرنين دینا کہ اللہ تعالی کی بردائی کی تعریف تقریر میں نہیں آ سکتی اور ذوالقرنین کی که ازانچه توال گفت و بخاطر داری شمه بگو خوشامہ کرنا کہ جس قدر بتایا جا سکتا ہے اور جو جانتا ہے پھھ بتا دے

رفت ذوالقرنین سوي كوهِ قاف دید كهُ را كز زمرد بود صاف انہوں نے بہاڑکودیکھا کہوہ زمردے (زیادہ) صاف تما ماند حيرال اندرال خلق بسيط اس وسیع محلوق میں حیران رہ کئے كه به پیشِ عظم نو باز ایستند کہ حیری برائی کے سامنے جمیں مثل من نبوند در حسن و بها وه خوبصورتي اور قيت من ميري طرح تبين بن . بَر عروم بست اطراف جهال ونیا کے اطراف میری رکوں سے بندھے ہوئے ہیں اَمر فرماید که جنبال عرق را عم وے وہا ہے کہ ارک کو بلا وے کہ بدال رگ متعل محشت ست شہر جس رگ ہے وہ شمر ملا ہوا ہے

ذوالقرنين كود آف كى جانب كے گردِ عالم حلقه گشته آل محیط<sup>ع</sup> وه محيرنے والا دنيا كے جارول طرف علقہ كئے ہوئے ب محفت تو كوبى دكرما جيستند انہوں نے کہا تو پہاڑ ہے دوسرے کیا ہیں؟ گفت رگهای من اند آل کوبها اس نے کہا، وہ پہاڑ میری رکیس ہیں من بہر شہرے جو رکے دارم نہال ہر شہر میں میری رگ چھی ہوگی ہے حق چو خواہد زلزلہ شہرے مرا جب الله تعالى كمي شهر من زائله (لانا) جابتا ہے تو مجھے یس بجبانم من آل رگ را جمر میں خصہ سے اس مگ کو بلا ویتا ہوں

ل چوں بیانش راب مولانا فرماتے بیں کہ چونکہ اس کی تعریف کا بیان ختم نہ ہونے والا ہے لہذا اس میں بحث ختم کردی جا ہے اور خاموثی اختیار کر لیکی ما ہے۔رفتن حصرت ذوالقر نین اور کو و قاف کے مکالمہ سے میک سمجایا ہے کہ اوصاف باری تعالیٰ کا بیان تامکن ہے۔ ذوالقر نین -ایک نیک دل بادشاه تعاجس كانام كندر تغايه كندروى يرب بهلي كذراب كووقاف ايك بهاز بيكن فاركافر يجرش اس كربار يدهل بهت فرضى

ع سيط يكورن والالين وه بهاز جوتمام دنيا كواب طقه على ليے موئے تھا۔ كنت - ذوالقر نين نے كها تيرى بدائى كے مقابله ميں ان بها زول كى كوئى حیثیت نیں ہے۔ رکھای کو وقاف نے کہادہ بہاڑ میری بڑی بیل بڑاورامل کیسال نیس ہوتی اس لیے تم ان کودیکر بہاڑ مجد ہے ہو۔

سے من بہرشمرے۔ دنیا کے برشمر کے نیچ بری دک ہاس اس اس من امیری دکوں پر آباد ہے۔ حق ۔ جب الله تعالی می شهر پر زاز له نازل فرمانا جا ہتا 

سائم وز رُوي قعل اندر تگم میں (بظاہر) ساکن ہوں لیکن عمل کے اعتبارے معروف ہوں چول خرد ساکن و زُو جنیال سخن جے کے عل ساکن ہادر بات اس کی دجہ سے حرکت میں ہے زلزله ست از بخارات زهي زارلہ، زمین کے بخارات کی دجہ ہے ہے ز اَمِرِ حَقّ ست و ازال کوهِ گرال سمجھ لے نیے زمن کے بخارات نہیں ہیں اللہ (تعالیٰ) کے علم اور اس بھاری بہاڑ کی وجہ سے ب

چوں بگوید کبس شود ساکن رکم جب وہ بس کہہ دیتا ہے میری رگ ساکن ہو جاتی ہے جمیحو مرجم ساکن و بس کارکن جیا کہ مرہم ساکن اور بہت کارگزار ہے نزدِ آل کس کے نداند عقلش ایں جس کی عقل اس کونہیں جھتی ہے اس کے نزدیک اس بخارات زمیں نبود بدال

بیانِ ایک آنکه مورکے بر کاغذی رفت نوشتنِ قلم دید قلم را ستودن اس كابيان كه ايك چيوني سي چيوني كاغذ برچل ربي تقى اس كقلم كالكمتا ديكها قلم كى تعريف گرفت مورے دیگر کہ چسمش تیز بین بود گفت ستالیش انگشتال كرنى شروع كروى دوسرى چيوى جس كى آكھ تيز ويكھنے والى تھى اس نے كہا الكيول كى را کن کہ ایں ہنر از ایٹاں می بینم مورے دیگر کہ ازہر دو چیتم او تعریف کر کیونکہ میں میہ ہنران کا مجھتی ہوں تیسری چیوی جس کی آئکسیں دونوں سے زیادہ تیز تر بود گفت من ستایشِ بازو تمنم که انگشتال فرع وے اند تیز تھیں بولی میں بازو کی تعریف کرتی ہوں کیونکہ اٹکلیاں اس کی فرع میں

مورکے ہر کاغذے دید او قلم گفت بامورِ دگر ایں راز ہم ایک حجونی سی چیونی نے کاغذ پر قلم کو ویکھا کہ عجائب نقشہا آل کلک<sup>تا</sup> کرد کہ کلم نے عجیب نعش کھنچے ہیں تحفت آل مور اصبح ست آل ببیته ور اس چیونی نے کہا، انگلی کارگذار ہے گفت آل مورِ سوم کز بازو است تیسری جیونی نے کہا کہ وہ بازو کی وجہ سے ہے چنیں می رفت بالا تا کیے\_

اس نے دوسری جیونی سے بھی یہ راز کہا همچو ریحان و چو سوس زار و ورد جے نیاز ہو اور جے سوس کا کھیت اور گلاب وِین علم در فعل فرعست-د-اژ یہ تکم کام کرنے میں فرع اور اڑ ہے كاصبح لاغر نه زورش تقش بست مسلمیونکہ کمزور انگل کی طاقت نے بیہ نقش نہیں بتائے مہتر مورال قطن بود آندکے (بات) ای طرح اوپر کو چلتی ربی یہال تک کہ چیونٹیول کی سردار تھوڑی سمجھ دار تھی

ا جول بكوير - جب جمع ديم من المعلم ديما به ووميرى رك ماكن بوجاتى بإظاير ش ماكن بول ليكن الله تعالى ك احكام ش ميرى تك ودوجارى ہے۔ہم چو۔ساکن روکرکام کرنے کی مثال مرہم اور عقل ہے۔ زوآ س کس۔جس کی عقل میں بدبات نیس آتی وہ زلزلہ کا اصلی سبب زمین کے بخارات كو بختا ب كيكن درامل زلزله كاسب خدائي علم اوركوه قاف ب-

، فارات و بھاہے ین دراس رکز کہ اسب خدای ہم اور کوہ کاف ہے۔ کے بیان ۔اس سے بیٹا بت کیا ہے کہ جوعمل مندین وہ مسبب الاسباب پرنظر رکھتے ہیں کم عمل سبب کوئ جانتے ہیں۔ مور کے مور ، چیونی ، کاف تفییر کا میں سے سے سے تعدید سے میں ہے ۔ اورياد صدت كى بير راز ريعن قلكارى ديمنا

ع کلک تلم زیمان بنازیو، برخوشبودار پودا سوئن رایک نیکلول پیول ہے۔ درد کاب راستے اس چیونی نے کہا کہ یہ قلم کا ہنر تہیں بلکہ اصل کاریکری کا تب کی اٹکلیول کی ہے۔ مورسوم تیسری چیونی نے کہا کہ دراصل بیکام باز دکا ہے۔ نطق سبحد ار

مبینید این ہنر کہ بخواب و مرگ گردد بے خبر کو جم کا نہ سجمو کوئکہ وہ تو نید ادر موت میں بے خبر ہو جانا ہے س و چوں عصا جز بعقل و جان کے بیت نقشہا اللہ کا کے بیت کے ہے مقل اور جان سے بی نقوش بنتے ہیں مقل و فواد بے ز تقلیب خدا باشد جماد می کہ عمل اور دل خدا کی حرکت دیے بغیر بے جان ہیں کہ عمل اور دل خدا کی حرکت دیے بغیر بے جان ہیں کند معایت ہر کند عقل زیرک ابلیمہا می کند ہرانی کرنا بند کردیتا ہے ذبین عقل زیرک ابلیمہا می کند ہرانی کرنا بند کردیتا ہے ذبین عقل، بے وقو نیاں کرتی ہے

گفت کر صورت میدید این ہنر کو جم کا نہ سمجھو این ہنر کو جم کا نہ سمجھو صورت آمد چول لباس و چول عصا جم بخولہ لباس اور انفی کے ہے بیخبر بود او کہ آل، عقل و فواد دو اس سے بے خبر تھی کہ عقل اور دل کید کیل زمان از ویے عنایت ہر کند تھوڑی دیر کے لیے دو اس برمہرانی کرنا بند کر دیتا ہے اس برمہرانی کرنا بند کر دیتا ہے۔

باز التماس کردن ذو القرنین از کومِ قاف و بیانِ عجائب از تنایِ جَنّ دوالقرنین کا دوبارہ کوہ قاف سے درخواست کرنا اور اللہ تعالی کی تعریف میں عجائب کا بیان

چونش گویا یافت ذوالقر نمین گفت چونکه ذوالقر نمین نے اس کو بول پایا تو کہا اللہ (تعالیٰ) کی صفات مجھ سے بیان کر دے اللہ (تعالیٰ) کی صفات مجھ سے بیان کر دے کہ بیاں ہر قرے تواند بُرد دَست کہ بیان اس پر قابو یا کیے کہ بیان اس پر قابو یا کیے کہ نویسد ہر صحائف زال خبر دو صحفوں میں اس کی بابت لکھ دے اللہ کی جی اللہ کے جیم کی اللہ کے جابم کی دے ایجھے عالم! اللہ کے جابم کی دے ایجھے عالم! اللہ کے جابم کی برف کردہ است شاہ شاہ نے اس کو برف کے پہاڑوں سے جر دیا ہے میرسد در ہر زمال برش مدد ہر وقت ان کو برف کی مدد پہنچی ہے میرسد در ہر زمال برش مدد ہر وقت ان کو برف کی مدد پہنچی ہے میرسد در ہر زمال برش مدد ہر وقت ان کو برف کی مدد پہنچی ہے میرسد در ہر زمال برش مدد ہر وقت ان کو برف کی مدد پہنچی ہے میرسد در ہر زمال برش مدد ہر وقت ان کو برف کی مدد پہنچی ہے

وونکہ کوہ قانی دُرِ نطق سفت بہد کوہ قانی نے کوائی سفت بہد کوہ قانی دُرِ نطق سفت کاے خن گویا کا موتی پرویا کاے خن گویا خبیر رازدال!

الے بولئے دائے، باخم، رازدال!
گفت رَو کال وصف زانہا پر ترست اس نے کہا، جا، کیونکہ دو مغت اس سے بالا تر ہیا تھم را زہرہ باشد کہ بسر یا قلم کی بیہ بجال ہو کہ نوک سے گفت کمتر داستانے بازگو انہوں نے کہا تھوڑی می داستان سا دے گفت کہا تھوڑی می داستان سا دے گفت کہا ہے تھن سے سہ صد سالہ راہ گفت کہا ہے تھن سو سالہ راہ گفت کہا ہے تھن سو سالہ سانت کا جنگل کوہ پر کہ بے شار و بے عدد کوہ کے کہا ہے تھن سو سالہ سانت کا جنگل کوہ بر کہ بے شار و بے عدد کہا ہے تھن سے شار و بے عدد کہا ہے تھن سے شار اور ان محت

ے کزمورت۔اسکار کمری کا اصل مبہ جم نیں ،روح ہے۔ صورت جم ،روح کا ایک لباس ادر آلہ ہے بنتی ،مثل اور جان بناتی ہے۔ برقبر۔وہ چیوٹی مجی اس سے بے جرتنی کہ مثل اور جان خدا کہ ترکی پر ممل کرتی ہے۔ یک زماں۔ اگر اللہ تعالی مثل سے تعوزی در کے لیے اپنی مہر بانی ہٹالیما ہے تھیں بے مثل بے مثلی کے کام کرنے گئی ہے۔

ع چونکسہ جب ذوالقرنین نے کووقاف کو ہون و یکھا تو اس سے درخواست کے کا سے اے کووقاف تو اللہ کی مفات سے واقف ہے ہمیں اس کی مفات سے واقف ہے ہمیں اس کی مفات سے آگا و کرد سے کہ ان کو تو تاف کے کہا اللہ تعالی سے اوساف ہیان سے بالاتر ہیں۔ یاللم من بیطا قت ہے کہ ان کو تحریر کر سکے۔ چیر ۔ بیزاعالم ۔

ے گنت کوہ قاف نے قدرت کے جائب کا میان شرد کا کیااور کہا کہ یہ جنگل اتناو کئے ہے کہ تین ہومال کی مسافت کا ہے۔ اس کو خدانے برف سے کہ کیا ہے۔ اور اب اس کو خدانے برف سے کہ کیا ہے۔ اس جنگل میں اللہ تعالی نے برف کے پہاڑ جمع کرویے ہیں۔

می رساند برف سردی تا قرے برف شنڈک کو زمین کی تہ تک پہنیاتا ہے دمبرم ز انبارِ بیحد و شکرف ہر دقت بے حد اور عجیب بوجم سے تَفَتِ دوزخ محو کردے مر مرا دوزخ کی سوزش، مجھے مٹا دیتی تا نسوزد يردّماي عاقلال تاکہ عقلندوں کے بردے نہ جل جائیں سوختے از نار، شوق آل کوہ قاف تو عشق کی آگ ہے وہ کوہ قاف جل جاتا بهر تهديد لكيمال دُرّه ايست وہ کینوں کو ڈرانے کے لیے درہ ہے برو بطفش بین که یروے سابق ست اس کے کرم کی شنڈک کو دیکھ جو اس سے آگے ہے سابق و مسبوق دیدی ہے دوئی تونے بغیردوئی کے آ گے ہونے والا اور پیچےرہ جانے والا دیکھا كه عقول خلق زال كان يك جوست كيونكة تخلوق كي مقليس بس كان (من) أيك جو (كي براير) بين کے رسد پر چرخ دیں مرع عیس دین کے آسان پرمٹی میں سنا پرند کب پینے سکتا ہے؟ زانکه نشو او زشهوت وز هواست كيونكه اس كانثو (ونما) شهوت ادر نفساني خوابش ب کوہ برنے می زند بر دیگرے یف کا پہاڑ دوسرے (بیاڑ) ہر بڑتا ہے کوہ برنے می زند پر کوہ برف ین کا بہاڑ، بن کے دوسرے بہاڑ پر گرتا ہے گر نبودے ایچنیں وادی شہا اے بادشاہ! اگر اس طرح کا جنگل نہ ہوتا غافلال را کوبهای برف دال عَافَلُول کو برف کے پہاڑ سمجھ گر نبودے علمی جہل یرف باف اگر برف کی می ساخت کے جہل کا عکس نہ ہوتا آلش ع از قبر خدا خود ذرّه ایست (جہنم کی) آگ اللہ کے قبر کا ایک ذرہ ہے یا چنیں قہرے کہ زفت و فائق ست ایے توی اور برھے ہوئے قبر کے باوجود سبق بیچون و چگونه معنوی یہ آگے ہونا بغیر تکلیف اور کیفیت کے، معنوی ہے گر ندیدی <sup>ع</sup> آل بود از قیم پیت اگر تو نے نہیں دیکھا تو یہ ناتص عمل کی وجہ ہے ہے عیب ہر خود بنہ نہ ہر آبات دیں اپنا عیب سمجھ، نہ کہ دین کی آیتوں کا مرع را جولال که عالی ہواست (تیرے) بند کی بلند برواز گاہ فضا ہے

ا حمر تبودے۔ اس میں بے حکمت ہے کہ اگر اس جنگل کے برف کے پہاڑوں کی ٹھنڈک نہ ہوتی تو دوزخ کی آگ کی گری جھے پھونک ڈالتی۔ عافلاں۔ اگر عافلوں کی غفلت کا اثر عارفوں کے دل پرنہ پڑتا تو عارفوں کا شوق ان کوجلا ڈالا۔ عکس عافلوں کی غفلت کا اثر عارفوں کے دل پروی اثر کرتا ہے جو برف کے پہاڑکوہ قاف کے لیے کرد ہے ہیں۔

ع آت ودزخ کی آتش جس کی تا شیرکا اس قدر بیان بواید الله کی قبر و فضی کا ایک ذرو ہے۔ با چیس کی نتی و فضی کی اس حالت کے باوجودالله تعالی کے کرم کی شندگ اس سے بیٹھی بوئی ہے۔ سبق درصت کی فضیب پرحی سبقت نیس ہے بلکہ سنوی ہے رحمت اور فضیب دولوں اللہ کی صفت ادادہ کی صور تیس ایس اور ادادہ بین اور ادادہ بین ذات بیاری تعالی ہے لیزا یہاں سابق اور مسبوق بونا ایک چیز کی صفت ہے۔

تا ز رحمت پیشت آید تخملے تاکہ رحمت کا کجاوہ تیرے سامنے آ جائے اگر بلے گوئی تکلف می کنی اگر تو ہاں کے تکلف برتے گا قیر بر بندد بدال نے روزنت اس منہیں" ہے قبر تیرا روزن بند کر وے گا تا در آید نفر حق از پیش و پس تاكہ اللہ (تعالىٰ) كى مدوآكے اور يكھے سے آجائے با زبان حال تفتى اِهْدِنَا زبان حال ہے تو "جمیں ہدایت دے" کے گا می شود آن زَفت نرم و مستوی وه يُرا نرم اور بموار يو جائے گا چونکه عاجز آمدی لطف و برست جَلِم تَو عاجز ہو کمیا (تو) مہریائی اور بھلائی ہے

پی<sup>ل</sup> تو حیراں ہاش بے لا و کیے بی تو جران رہ، بغیر "شین" اور "ہال" کے چوں ز قیم ایں عجائب کودئی جبکہ تو ان عجاب کے سجھنے میں نا الل ہے ور بگوئی نے زند نے گرونت اگر تو دہنیں "کے گا دہنیں" تیری گردن کاٹ دے گ ين جميل حيران و واله باش و بس تو ای طرح سے جیران اور سرکھیۃ رہ اور بی چونکه حیرال مشتی و کیج و فنا جَكِه تَو حِران ہو گا اور ٹاچے اور فا زَفت بست و چو لرزال میشوی ثما ثما على ہے اور جب تو لرز كيا زانکه شکل زّفت بهر منکرست

کوئکہ نری علل منکر کے کے ہے جبکہ تو عاجز ہو کیا (تو) مہربانی اور ممون میں میں میں اللہ علیہ وسلم بصورتِ خوایش میں اللہ علیہ وسلم بصورتِ خوایش آ تخضور ملی الله علیه وسلم کے لیے جرکل علیہ السلام کا اینے آپ کو این اصلی صورت پر و از مختصد پر او چول کیک پر ظاہر شد افق را مگرفت و ظاہر کرنا اور ان کے سات سو پرول میں سے جب ایک پر ظاہر ہوا اس نے

آفآب مجحوب شد آسان کے اطراف کو تھیر لیا اور سورج عیب میا

می گفت بیش جرئیل کہ جنانکہ صورت تست اے علیل اے دوست! جیس تیری (اصلی) صورت ہے تا به بینم مر ترا نظاره وار تاکہ میں تمہیں نظارہ کرنے والے کی طرح و مکھ لول

معطفی ﷺ نے جرنکل علیہ السلام سے کہا مَرمُرا بنمای محسوس آشکار مجھے دائع محسوں (کر کے) دکھائے

- ل بی رحمت ادر خضب کے سابق ادر مسبوق ہونے کوا گرتو جیس مجھ سکا ہے تو اس کا اقر ار ادر اٹکار نہ کر بلکہ اپنے بجز کا اظمار کر رحمت خداد عمر کا تحکیمر ک كرے كى۔ آكر بے سمجے، بھے كا قراركرے كا توبيكاف بوجائز بيل وريكولى۔ اكرا لكاركرے كا تو تھ پر تبر خداد عرك تازل موكا۔ ہى۔ حرانی اور عجز اختیار کرانشد کی مدر آ جائے گی۔ چونک۔ حرانی اور عاجزی کی حالت میں او ضرور کے گااے اللہ بچے بدایت فرمادے۔
- ع ننت حقائق كا تحمنا مشكل به يكن انسان جب عاجزى كرمتا به والله تعالى دحمت فرما ويتا به اورها أن تجعيض آجاتے بيں۔زانك كى حقيقت كى يرى مورت محرك ليے موتى بے جوتك جيانان محرانتياد كرتا بي والى يرى مورت بحلى بن جاتى ہے۔
- ت مودن -ال تعديد منانا بكرعاية ي س ويب ، وحمت بن جاتى ب مرمرا آخفود ملى الله عليد وملم ف معزت جريكل عليد السلام سه كها كمائي أملى مورت دكماديج تاكش اسكانظاره كرول

حلّ ضعیف ست و منتک سخت آیدت حس (جسمانی) ضعیف اور کمزور ہے، آپ کو بریشانی ہوگی تا چہ حد حس نازک ست و بے مدد کہ خس کس قدر نازک اور بے طاقت ہے لیک در باطن کے خلقِ عظیم لیک در باطن میں ایک عظیم مخلوق ہے لیک بست او در صفت آتش زنه کیکن وہ صفت میں چھماق ہے زاد آلش زیس دو والد قهر یار قہر ڈھلنے والی آگ ان دو والدین سے پیدا ہوئی ست قاہر برتن او شعلہ زن وہ شعلہ زنی سے اس کے جم پر عالب ہے کہ ازو مقہور گردد بُرج نار کہ اس سے آگ کا کرہ مغلوب ہو جاتا ہے آتثت گردد مطیع و ولخوشے آگ، تیری فرمانبردار اور راضی ہو جائے رمِر نَحُنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُون اثاره، ہم یکھے ہیں، پہلے ہیں، کا در صفت از کانِ آبهنها فرول مغت میں لوہوں کی کان سے بوھ کر ہیں در صفت اصل جهال ایں را بدال صفت میں ونیا کی اصل اس کو سمجھ گفت<sup>ا</sup> نتوانی و طاقت نبودت انہوں نے کہا آئے ندد کھے سکیس کے اور آپ کوتاب ندہوگی گفت بنما تابه ببید این جمد آب نے فرمایا وکھا ویجئے تاکہ ریہ جسم ویکھ لے آدمی را بست حسّ بن سقیم آدمی کی جسمانی حس یاقص ہے بر مثال سنگ و آبن این مند یہ جمم پتھر اور لوہے کی طرح ہے سنگ و آنهن مولد ایجادِ نار بی اور لویا ساگ نکلنے کی پیدائش گاہ ہے باز آتش ع دستكار وصف تن پھر آگ جم کے اوصاف کی ومتکاری ہے باز در تن شعله ابراتیم وار مجربدن من (حضرت)ارائيم عليدالسلام كى طرح شعلهب كر بر آرى از درونت آتشے اگر تو این اندر سے آگ ظاہر کرے لا جرم<sup>ع</sup> گفت آن رسول ذو فنون لا محالہ اس صاحب کمالات رسول کھی نے فرمایا طاہراً ایں دو بسندانے زبوں بظاہر سے دوتول ہمتوڑے سے عاجز ہیں ليل يصورت آدمي قرغ جهال ہی آدمی صورتا دنیا کی فرع ہے

۔ گفت۔انہوں نے کہا جسانی حواس کمزور ہوتے ہیں و واس نظار و کی تاب نہ لا سکیں گے اور آپ کو تکلیف ہوگی۔ایں جمد۔آ تخصور سکی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلی صورت دکھا دیجئے تا کہ جم کو اپنے حواس کی کمزوری معلوم ہوجائے۔آ دی۔مولانا فرماتے ہیں کہ انسان کے جسمانی حواس بقینا کمزور ہیں لیکن روبر انسانی نہایت طاقتوراور بڑی تلوق ہے۔ برمثال۔انسان کے جم کی مثال لو ہے اور پھرکی کی ہے لیکن اس کی صفت چتماق کی کا ہے جس جس آگر جیسی آوکی تلوق پوشید و ہوتی ہے۔ بھراور لوہے ہے آگر پیدا ہوتی ہے جو قبر ڈھادی ہے۔

ی باز آتش۔ تو ی کاضعف سے پیدا ہونا مستجد نہیں ہے۔ انسان کا بدن چقمال کے ذریعہ آگ پیدا کرتا ہے اور وہ انسان کے بدن کو پھونک ڈالتی ہے۔ باز درتن جم انسانی میں ایک وہ اہرا ہیں آگ نوشیدہ ہے جواس آگ کے کرے پرعائب آجاتی ہے۔

سے الآجرم۔ آئے خضور سلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی است کو اگر چہ پہلے لوگوں کی پیداد ارتئایا لیکن چونکہ یہ پیدادار اصل سے بڑھی ہوئی ہے اس لیے اس کو ان سے سابق بتایا۔ ظاہر ا۔ پھر ادر لوہا ہتھوڑے سے عاجز میں لیکن ان سے جو آگر پیدا ہوتی ہے دہ لوے کی کالوں کو بھی گلادی ہے۔ پس۔ انسان اگر چددنیا ادر جہان کی پیدادار ہے لیکن اصل سے بڑھا ہوا ہے۔

باطنش باشد محيط ہفت چرخ اس کا باطن ساتوں آسان کو محط ہوتا ہے ہیکتے کہ کہ شود زال مندکے وہ بیئت کہ پہاڑ ای سے ریزہ ریزہ ہو جائے از مهابت گشته بیهش مصطفح مصطفیٰ المطالق خوف سے بے ہوش ہو گئے جرئيل آمه در آغوشش کشد جرئل عليه اللام آئے ان كو بغل مي ليا وال جمش دوستال را را تكال اور وہ محبت مفت دوستوں کے لیے ہے بهول سسکربنگال و صارمها بدست سیابیوں کی جیبت اور تکواریں ہاتھ میں که بلرزند از مهابت شیرما کہ خوف ہے شر کرنے ہیں كه شود ست از تهييش جانها کہ ان کے ڈر سے جانیں سہتی ہیں که کند شال از شهنشای خبر تاکہ ان کو شہنشای ہے آگاہ کر دے تا كلاهِ كبر بنهند آل گروه یا که وه لوگ تکبر کی نوبی اتار دین لفس خود بین فتنه و شر کم کند متکبر ننس فتنہ اور شر نہ پھیلائے دارد اندر قبر زخم و حمير و دار خصہ میں اذبت ادر کی وحکز رکھتا ہے

ظاهرش الله يشر آرد جرخ اس کے ظاہر کو ایک مچھر نیا دیتا ہے چونکہ کرد الحاح بنمود اندکے جنب انبوں نے اصرار کیا انبوں نے دکھا دی تھوڑی ک شهیرے میکرفتہ شرق و غرب را ایک شہر جس نے مشرق و مغرب کو ڈھانپ کیا چوں زیم و ترس بیہوشش بدید جب انہوں نے ان کو خوف اور ڈر سے بیہوش و یکھا آن مهابت قسمت بگانگان وہ خوف بیگانوں کا حصہ ہے سبت ٹاہاں را زمانے پر نشست<sup>ع</sup> جلوس کے وقت بادشاہوں کے کیے ہے دور پاش و نیزه و شمشیر با دو شاخه اور نیزه اور مکوارس بانک جاو و شال و آل جوگانها تقییوں کی آواز اور این برائے خاص و عام ریکڈر یہ راستہ خاص و عام کے لیے ہے از برائے عام باشد ای<sup>س شک</sup>وہ یہ دیدبہ عوام کے لیے ہوتا ہے تامن و ماماي ايشال بشكند تأكه ان كى خودى اور انائيت كو توڑ دے شهر ازال اليمن شودكال شهر يار شم ای ے پر این ہوتا ہے کہ وہ بادثاء

۔ ناہر آسان کا فاہری جم مجمرے عابر آجاتا ہے لین اس کی دوح سانوں آسانوں کو گھر لیتی ہے۔ چونکہ۔ آخضور ملی اللہ علیہ دسلم کے امراد

بر حضرت جرئیل علیہ انسلام اپنی اسلی صودت میں نمایاں ہو مجے۔ الحاح۔ امراد۔ مندک۔ پارہ پارہ پارہ شہرے۔ حضرت جرئیل علیہ انسلام کے

بازو کے ایک پرنے مشرق ومخرب کو گھر لیا۔ آس مہابت۔ حضرت جرئیل علیہ انسلام نے عرض کیا کہ خوف اور وست منکروں کے لیے ہوتی ہے۔

مجمش ۔ انتہاریجت ۔ دا تکا آں۔ یعنی بغیر محت کے۔ ہست۔ بادشاہ موام پر وست طاری کرتے ہیں، خواص پر مہریانی کرتے ہیں۔

یہ کرنشست۔ بینی جلوں۔ مسارم۔ تیز ملوار۔ دوریاش۔ و انیز و جونقیب کے ہاتھ میں ہوتا ہےاور نقیب اعلان کرتا جاتا ہے کہ ہادشاہ کی سواری آ رہی ہے عوام داستہ سے دور ہوجا کیں۔ نہیب۔خوف۔

یہ ایں۔ یہ بادشاہ کا سادار عب و بد بداستہ کے وام وخواص کے لیے ہوتا ہے تاکہ دوائی ہزائی کا خیال دل سے لکال دیں۔ تاکن و ما لیمنی انا نیت اور سنگیر۔ خود جس محکیر۔ دارد۔ لیمنی بادشاہ ضعہ کے وقت بکڑ دھکڑ پر بھی قادر ہے بھوس لیمن تکبر کی توست۔

بيبتِ شه مالع آيد زال نحول اس تحست سے بادشاہ کا خوف ماتع آتا ہے کے ہود آنجا مہابت یا قصاص وہال خوف اور سرا کہاں ہوتی ہے؟ نشوی از غیر چنگ و نے خروش تو سارتگی اور بانسری کی آواز کے سوا نہ سے گا ونت عشرت با خواص آوازِ چنگ خواص کے ساتھ عیش کے وقت سار علی کی آواز ہوتی ہے وال پرير و يال گرفته جام را اور حسین جام و تقامے ہوئے ہے ویں شراب و نقل در برم صفا شراب اور چبینا خلوص کی محفل میں (ہوتا ہے) وین حریه و وَرد مُر تَعْرَیْش راست اور ریشمیں کیڑا اور گلاب خاص تخت سینی کے لیے ہے حُمَّ كُن وَاللَّهُ أَعُلَمُ بِالرَّشَاد ختم کر، اور الله تعالی راست روی کو زیادہ جانا ہے خفته این دم زیر خاک بیرب ست اس وقت مدینہ کی مٹی کے نیجے سوئی ہوئی ہے بے تغیر مقعدِ صدق اندرست بغیر تغیر کے ''سپائی کی جگہ' کے اعد ہے روح باقی آفای روش ست باتی رہے والی روح روش مورج کی طرح ہے بے ز تبدیلی کہ لا غربیۃ (وو) بغیر تبدیلی کے ہے کیونکہ وہ نہ مغربی ہے کیل بمیرد آل ہوسہا در نفوس تو تغول ميں ہوسيں مر جاتي ہيں بار<sup>ن</sup> چوں آیہ بسویِ برم خاص یم جب وہ خاص مجلس میں آتا ہے حکم بر حکم ست و رحمجها بجوش بردباری پر بردباری ہے اور شققتیں جوش میں ہیں طبل و کون و ہول باشد وفتتِ جنگ طبل اور نقارہ اور خوف جنگ کے وقت ہوتا ہے *ہست دیوانِ محاسب* عام را بوچھ کچھ کی کچبری عوام کے لیے ہوتی ہے آل زره وال خود در جنگ و وَعَا زرہ اور خود جنگ اور لڑائی میں (ہوتی ہے) جُوش و آل خود مُر حالیش راست زرہ اور خود، خاص جنگ کے لیے ہے ایں سخن عمار اے جواد اے کی! اس بات کا خاتمہ نہیں ہے اندر احمد آل سے کال غارب ست احمد المعلق کے اندر کی وہ حس جو حبیب جانوالی ہے وال عظیم الخلق آل کو صفدرست<sup>س</sup> وہ بڑی تھوق جو صف شکن ہے قابلِ تغيير اوصاف تن ست تغیر کے قابل جم کے اوصاف ہیں بے ز تغیرے کہ لا شرقیۃ (روح) بغیر تغیر کے ہے کیونکہ وہ نہ شرق ہے

ا باز۔ جب بادشاہ اپنی خاص محفل میں ہوتا ہے تو وہاں نہ خوف ہوتا ہے نہ بدلہ میں آل کا ڈر ہوتا ہے۔ خلم یعنی خاص مجل میں پر دباری ہی دباری ہوتا ہے۔ موتی ہے۔ طبل کے بیش میں برک کے بری ہوتا ہے۔ مست کا سبر کی کجری ہوا م کے لیے ہوتی ہے۔ خاص محفل میں حیون کے باتھ میں جام ہوتا ہے۔ آل سما مان جنگ، جنگ کے لیے ہوتا ہے بیش وعشرت کی جل میں نقل وشر اب جاتی ہے۔ بوتن ۔ ذرہ ۔ فود۔ جنگ میں اوڑ منے کی او ہے کی ٹوبی۔ جائیں۔ جنگ۔

ا ایس بخن بینی قبر در حمت کی شان کا ذکر۔اعدر۔اب پھر آن محضور صلی اللہ علیہ دسلم کی بے ہوتی کا ذکر شروع کیا ہے۔ عارب۔غروب کرنے والا۔ پیٹر ب۔مدینہ طیبہ۔عقیم الخلق لیعن آن محضور صلی اللہ علیہ کم کی روح مبارک۔

ع مندر مف شمن مقدمد آریعی الله تعالی کی خاص مجلس قائل تغییر جسم کے حواس اور اومیاف تغیر کو تیول کرتے ہیں۔ روش یعنی ناسوتی اومیاف سے پاک ہے۔ لاٹر تیر ترق وغرب عالم خلق میں ہے اور روح کا تعلق عالم امر ہے ہے۔

سمع از بروانہ کے بیہوش شد ستمع پردانہ سے کب بے ہوش ہوئی ہے؟ ایں تغیر آنِ تن باشد بدال سمجھ لے! تغیر جسم میں ہوتا ہے جان ازین اوصاف باشد یاک و فرد روح ان باتوں سے باک اور جدا ہے زلزله افتر دریں کون و مکال تو كون و مكان عمل زازله آ جائے شیر جال مانا که آل دم خفته بود يقييًا روح كا شير اس وقت سويا ہوا تھا اینت شیر نرم ساز و سهمناک عجب نرم کر کویے والا اور خوفناک شیر ہے که تمامش مُرده دانند این سگال کہ سب کتے اس کو مردہ سمجھ لیتے ہیں کور بودے از ضعیفے ترمبدے کہ دو کزور سے تربد بھی چیس سکا بحرِ او از مهرِ کف پرجوش گشت ان کا سمندر (روح) بد الله کی محبت میں برجوش ہو کیا ماه را گر کف نباشد گو مباش اگر جاند کے ہاتھ نہ ہو کمہ دے نہ ہوا کرے تا ابد بيبوش ماند جركيل تو جرئیل علیہ السلام ہیشہ کے لیے بیہوش ہو جانیں

آفاب از ذرہ کے بیہوش شد مورج ذرہ ہے کب بے ہوش ہوا ہے؟ جبم احمر را تعلق قبر بدال اس بے ہوتی ہے احمد علی کے جسم کا تعلق تما همچو رنجوری و جمچول خواب و درد جیے بیاری اور جیے سونا اور درو خود نتائم ور بگويم وصف جال من خود (میان) نبیس کرسکتا مول اور اگر روح کا وصف میان کردون رُونیش کر یک دے آشفتہ بود ان کی لومڑی اگر تھوڑی در کے لیے بریٹان ہو گئی تھی خفتہ بود جس شیر کز خوابست یاک وہ شیر سویا ہوا تھا جو سونے ہے یاک ہے خفته سازد شیر خود را آنجنال شر اینے آپ کو الیا سویا ہوا بنا لیتا ہے ورنہ در عالم کرا زّہرہ بدے ورنه دنیا میں کس کی مجال ہوتی تقشِ احمر زال نظر بيبوش گشت احمظ کا جم ای دیکھنے ہے بوش ہو گیا مه ہمہ کف ست معظی نور باش عاید عطا کرنے والا، نور چیز کئے والا مجسم ہاتھ ہے احمدُ ال تكثايدِ أن يَرِّ حليل احمد المحلف اگر وه عظیم پر کھول دیں

ا آفاب، تخضور ملی الله علید ملم شل آفاب اور شمع کے ہیں حضرت جرئیل علیہ السلام شل ذرہ اور پروانہ کے ہیں۔ جتم ہ آنحضور ملی الله علیدو کلم کی یہ جسمانی بیہ ڈی تھی۔ بچو۔ بناری اور دروورنج کا تعلق بھی جسم سے ہے۔ خوو۔ روح کے اوصاف بیان سے باہر ہیں اگر بیان کئے جا کیس تو کوئی شغے کی تاب نہیں لاسکا۔ روپیش مینی آنحضور ملی اللہ علیہ مہلم کا جسم مبارک۔ شیرجان سیخی آنحضور مسلی اللہ علیہ سلم کی روح مبارک۔

تفته بود آنخود ملی الله علید ملم کاار شاد ب تنام غینای و آلا ینام فلین "میری دونون آنکمین سوتی بین دل بین سوتا سولی نشی بلکساس پرجیم کی حفاظت سے ایک غیرافتیاری تغافل طاری بواتفارزم ساز یعنی خدید بیز کوزم بنادید والا شفته سازد و آنخفود ملی الله علیدو ملم کی دوح کی پرمغت معرب حق تعالی شن مجی ہے کہ وہ مجرموں سے تغافل پرتے ہیں درنہ کوئی ظالم علم نہ کر سکے در بدایک کڑی ہے جودوا علیدو کلم آتی ہے جھیر چیز مراد ہے۔

سی است سربیر کردہ ہے۔ انتی خوشیکہ بیری کا تعلق آنحضور ملی اللہ علیہ ملم کے جم سے تھا اور روح کا تغافل اس وجہ سے تھا کہ وہ یہ اللہ کامجت بی رکہ جوش تھی۔ سر۔ اللہ کا ہاتھ ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ جانہ جسم ہاتھ ہے کہ تکہ جو کام ہاتھ کرتا ہے وہ کام اس کی ذات کرتی ہے۔ احمہ ۔ حضرت جرئیل علیہ السلام کے پہتے بیریش ہونے کی وجہ سے کوئی میذ سمجھے کہ جرئیل آنحضور ملی اللہ علیہ دسلم سے الفتل ہیں اس لیے کہ آنحضور کو تھوڑی ویر کے لیے بیرہ ہوتی ہوئے سیکن اگر وہ اپنے روحانی پروں کو پھیلا و براتو جرئیل علیہ السلام ہمیشہ کے لیے بیریش ہوجا کمیں۔

از مقام جرئيل و از حدث جریک کے مُقام اور ان کی حدے (گزرے) گفت روزی پس مرا دستور نیست انہوں نے کہا جائے اس کے بعد جھے اجازت نہیں ہے گفت رَو رَو من حريفِ تو ينم انبول نے کہاجائے جائے، میں آپ کاساتھی نبیں ہوں من باورج خود نرفستم ہنوز مِن تو ابھی اپنی بلندی پر نہیں کینجا ہوں كر زنم پرتے بوزد پر من اگر میں یہ ہلاؤں میرے یہ جل جائیں کے بيبشي خاصگال اندر أحص خواص کی غفلت اخص کے معاملہ ہیں چند جانداری که جال بردازی است آب کتنی جان رکھتے ہیں؟ کہ جان کی مشغولیت ہے . تونهٔ پروانهٔ و نے شمع نیز تم نه بردانه ہو اور نہ شم جانِ پروانه نه پرهیزد ز سوز بردانہ کی جان جلنے سے بربیز نہیں کرتی ہے شیر را بر عکس صیبر گور کن شیر کو بالعکس گورخر کا شکار بتا ویجئے وا مكن أنيانِ قلما شيت را ''تو جو جاہے کہو'' کے تھلے کو نہ کمولیے

چول گذشت<sup>ا</sup> احمر زسدره و مرصدش جب المعلق مدرة (المنتى )اوراس كى جكه ي كزري گفت او را کز پیم آو مایست ان (التعلیقی) نے ان (جرئیل علیہ السلام) کو کہامیرے بیچھے آجاد کور دیمٹمرو گفت او را بین بیر اندر پیم انہوں نے ان سے کہا ہاں میرے بیٹھے اڑ آیے یاز گفت او را بیا اے پُروہ سوز انہوں نے ان سے پھر کہا، اے بردہ سوز! آ جا گفت بیرول زیں حد اے خوش فرمن انہوں نے کہا اے میرے اقبال مند! اس حد سے باہر حرت اندر حرت آلد زین قصص ان قصول سے حیرت ہی حیرت ہے ليتبشيها جمله اليخا بازى است یہ ساری ہے ہوشیاں یہاں کھیل ہیں جبرئيلا گر شريفي گر عزيز ا ب جركل عليه السلام! خواهتم شريف بوخواه عزت والي سَمَع چوں دعوت کند وقت فروز ستمع جب روش ہونے کے وقت بلائے اي حديثِ عنقلب را گور کن اس النی بات کو دنن کر دیجئے بند كن مشك سخن ياشيت را ا پی گفتگو کی مشک پاٹی کو بند کر دیجئے

جرئیلا۔ حضرت جرئیل علیہ السلام کوخطاب ہے کہتم تمع محمدی کے پر دانہ نہ تنے در نہ ان کے بلانے پر پرجل جانے کاعذرنہ کرتے۔ مولانا کی دائے میں سدرة المنتهٰی حضرت جرئیل علیہ السلام کی صدیر واز خودان کی متعین کروہ ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ تعین تہیں ہے لہذا آن محضور ملی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پران کو آ گے جانا جارہے تھا خواہ ان کے پرجل جاتے اور جان چلی جاتی ہے تا سوتی موت تو ایک کھیل ہے۔

نا ایس صدیت اب مولانا، صام الد کین کو خطاب کرتے ہیں کہ توام کی مقلیں الی ہیں لہٰذا ہماری پر باغیں ان کوالٹی معلوم ہوں گی اب پینتم کردیجے اور اپنے آپ کو کہ آپ بمنز لہ شیر میں ، کورخر بوعوام ہیں ان کا شکار بناد ہیجے اور بات کرنے میں ان کے تابع بن جائے۔ پاشیت یعنی مشکر تن باخی اور بات کرنے میں ان کے تابع بن جائے۔ پاشیت یعنی مشکر تن باخی اور بات کرنے میں ان کے تابع بن جائے۔ پاشیت کے مشکر تن باخی مشکر تن باخی اور بات کرنے میں ان کے تابع بن جائے۔ پاشیت کے مشکر تن باخی میں مشکر تن باخی تن باخی مشکر تن باخی تن باخی تن باخی باخی تن باخی تن باخی

پیش اُو معکوس قلماشیت این "تو جو جائے کو" اس کے لیے اللا ہے يَا غَرِيْبًا نَازِلًا فِي دَارِهِمُ اے مسافر! جو ان کے گھر مہمان ہے يَا ظَعِينًا سَاكِنًا فِي أَرْضِهمُ اے سافر! ان کے وطن میں تھیرے ہوئے را زیا با مرغزی می ساز خوش اے زے کے رہنے والے! مرغز کے رہنے والے سے اچھی نیاہ نرم بايد گفت قُوُلا لَيّنًا زم بات، زی ہے کہنی جائے دیگدان و دیگ را ورال کنی چولھے اور ویگ کو تباہ کر وے گا وَسوسه مفروش در لين الخطاب خطاب کی نرمی میں وسوے نہ پھیلائے آنکه عصرت عصر را آگاه کن اے وو کہ تیرا دور زمانہ کو آگائی بختے والا ہے نري فاسد مكن طبيش مده غلا نرمی نہ برجے، اس کو مٹی میں دیجئے کز حروف و صوت كونك آپ حروف اور آواز سے بے نیاز ہیں اے بیا کس را کہ بنہادست خار بہت ہے لوگوں کے لیے کانے رکھ دیے ہیں

آنکہ بر نگذشت اُجزاش از زمیں جس تخف کے اجرا زمین سے نہیں گزرے ہیں لا تُخَالِفُهُمْ حَبِيبي دَارِهُمُ اے میرے بیارے! مخالفت نہ کر ان کی عدارات کر اِعْطِ مَا شَآءُ وَ ا وَ رَامُوا وَ أَرْجَهُمُ اے جو وہ جاہیں اور ارادہ کریں'' ان کو راضی رکھ تاری اندر شه و در نازِ خوش جب تک کہ تو شاہ اور عمدہ ناز پر پنجے موسیا<sup>ع</sup> در پیشِ فرعونِ فرمن اے مویٰ! زمانے کے فرعون کے سامنے آب اگر در روعن جوشال کنی اگر کھولتے ہوئے تیل میں تو بانی ڈالے گا زم گو نیکن گو غیر صواب زم ابت کئے کین سیح بات کے کوا نہ کئے وقت عصر آمد سخن كوتاه كن عمر کا دقت ہو کمیا بات مخفر کر دیجئے گو<sup>ی</sup> تو مُر کل خواره را که قند به آب مٹی کھانے والے سے کہے کہ شکر بہتر ہے تطقِ جال را روضهٔ جانبیستی آپ روحانی مخفتکو کے لیے روحانی باعجیہ ہیں ایں سَرِ خر درمیانِ قند زار ای کدھے کے ہر نے شکر کے کمیت میں

ا آکے۔آپ کے منتاکی باتیں جوام کوالٹی نظر آتی ہیں وہ لوگ ناسوتی ہیں۔ کا تُنجالِفُهُمْ۔آپ ان میں عارض طور پر ہیں ان کا متل کے مطابق باتیں کرتے رہے۔ تاری۔آپ کاوطن عالم آخرت ہے۔ رازیا۔ علاقہ رے کا رہنے والا لینی مولانا ضیاء الحق۔ مرغز کی ۔ مرغز کا رہنے والا لیمن کوام، ان دولوں ککوں کے دہنے والوں میں بہت بعد تھا۔

ع سوسیا۔ حضرت موی علیہ السلام کو تھم تھا کہ وہ فرمونیوں سے زم یا تیس کریں آپ بھی ایسائ کریں۔ آب۔ کرم تیل میں پانی ڈالود وائل پڑے گادیک اور چولہا بھی خراب ہوگا۔ خالفوں سے تخت بات کرنے میں بات مجڑتی ہے۔ زم۔ بات زم سے بیجے لیکن سیجے ان کی خاطر غلط میانی نہ ہونی جا ہے۔ وقت ممرے معرکے بعد کا وقت عمو ما تغریج کے لیے ہوتا ہے۔

ے سے رزم ادر سی است کرنے کا طریقہ ہے کہ ٹی کھانے والے کوقد کے فاکدے بتائے جا کیں نری میں ظلابات ہے کہ اس کو ٹی کھانے کی ترغیب دی جائے۔ نظر اور انگورستان میں جالوروں کوڈرانے کے دی جائے۔ نظر اور انگورستان میں جالوروں کوڈرانے کے دی جائے۔ نظر دو گھر جے یاکسی وحشت تاک چیز کو کھڑا کر دیا جائے تو جالور ڈرکر بھا گ جائے بیں اور خربوزوں اور انگوروں سے محروم ہوجاتے بیں مواج کے بیل موجائے میں نہ آنے والی بات میں نہ آنے والی بات میں ان کے لیے مرخر بن جاتی ہے وہ تھا کتی بڑجور کرنے سے محروم ہوجاتے ہیں۔

چول بی مغلوب وَامی رفت پی مغلوب مینڈھے کی طرح وہ لوٹ گئے در رَنِهٔ معنی و فردوسِ بریں معانی کے انگورستان اور جنیت میں ایں سَرِ خ را ازیں بھتے زار اس فاليز ہے . گدھے كے ر كو نشوِ دیگر بخشدش آل منطحه وہ فالیز اس کو دوسرا نشو (ونما) بخش دے گا نے غلط ہم ایں زنوہم آن زنو مبيل، غلط بي يحى آپ كى جانب سے بور بھى آپ كى جانب سے ہے بم جهت مم نور و اركالش نوني ال کی جہت بھی آپ اس کا نوراوراس کے ارکان بھی آپ ہیں بر زمیں ہم تا ابد محمود یاش (خدا کرے) زمین پر بھی ہمیشہ محمود رہیں یک دل و یک قبله و یک خوشوند ایک ول اور ایک قبله اور ایک عادت ہو جائیں وحدت است اندر وجودٍ معنوى روحانی وجود میں کیکائی ہے یاد دارند اتحاد و ماجرا تو وه اتحاد اور گذشته واقعات كو ياد ركھتي بي مختلط خوش ہیجو شیرو انگبیل عده طريقه يركفل مل جاتى بين حس طرح دوده اور شهد منکری اش پردهٔ ساتر شود اس کا منکر ہوتا چھیانے والا پردہ بن جاتا ہے ظن ببرد از دور کایل آنست و بس دور سے انہوں نے خیال کیا کہ بس یمی تھا صورت حرف آل سرِ خردال يقين حروف کی صورت کو یقینا گدھے کا سر سجھتے اے ضیاء الحق حسام الدیں پر آر اے ضیاء اکت حسام الدین نکال دیجئے تا سَرِ خر چول بمرُ د از مسلحہ تاكہ جب كدھے كا سرِ ذرج كى دجہ سے مر جائے گا میں <sup>ع</sup> ز ما صور تکری و جاں ز تو خردار! ہماری جانب سے صورت بناتا ہے اور روح تیری جانب سے ہے متنوى ضورت بود جالش توني متنوی صورت ہے اس کی جان آپ ہیں بر فلک محمودی اے خورشیدِ فاش اے روش مورج! آپ آسان پر محمود بیں تا زميني باسايمي بلند تاكه زمين والے آپ بلند آسان والے كے ساتھ تفرقه<sup>ع</sup> برخیزد و شرک و رونی تفرقه اور شرک اور دو کی ختم ہو جائے چول شناسد جانِ من جانِ تَرا جب میری جان آپ کی جان کو پیچان کی ہے موسی و مارول شوند اندر زمیس (تب)وه زمین می مونی علیه السلام در مارون علیه السلام بن جاتی میں چول شناسد اندک و منکر شود جب تھوڑا سا پہیائی ہے اور مکر بن جاتی ہے

۔ سی -مینڈ ھا۔اے ضیاء التی مثنوی کے علوم جو بمنز لہ انگورستان اور فالیز کے ہیں اس میں دویا تنیں نہ کر دجو توام کے لیے سرخر بنیں۔تاسرخر۔ یہاں سرخر سے مراد توام ہیں لیمنی جب بید نیا کی آلائش سے صاف ہوجا کیں گے تب بیافالیز لیمنی شنوی ان کومغید ہوگی مبطحہ۔ یعنی فالیز۔

تے ہیں۔ مولانا فرماتے ہیں کہ صام الدین بین جس تہمیں اس لیے سے بھی تین کر رہا ہوں کہ متنوی بیں اگر چدالفاظ میرے ہیں کیکن معانی تمہادے عطا کردہ ہیں۔
فرنے سے بھی میری غلطی ہے بلکہ الفاظ و معانی دونوں تمہادے عطا کردہ ہیں فرمنیکہ متنوی کا مداراً پ بہے۔ برفلک۔ آپ عنداللہ محمود ہیں ، خدا کرے کہ ونیا بیل بھی آپ محود رہیں اورلوگ آپ کی تحریفوں کے قائل ہوکر آپ سے منتفید ہوں۔ تازیمی سے مالوق ہے مکمل ال جا کیں۔
سیسے میں اورلوگ آپ کی تحریفوں کے قائل ہوکر آپ سے منتفید ہوں۔ تازیمی ساموتی لوگ آپ جیسے ملکوتی ہے مکمل ال جا کیں۔
سیسے میں اورلوگ آپ کی تحریفوں کے قائل ہوکر آپ سے منتفید ہوں۔ تازیمی ساموتی لوگ آپ جیسے ملکوتی ہے مکمل ال جا کیں۔

تفرقہ۔ جب تک ان میں ناموتیت ہے، دوئی ہے، جب وہ روحانی بن جا کیں گے، دوئی شم ہوجائے گی۔ چوں۔ دنیا میں اتحاد اور تفرقہ کا سبب روحوں کا اتحاد اور تنافر ہے۔ موکی ۔ جب روحوں میں اتحاد ہوتا ہے تو دنیا میں حضرت موٹی علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی طرح شیروشکر بن جاتے ہیں۔ چول شناسد۔ اگر تھوڑی کی بچپان کے بعداس میں اجنبیت آجاتی ہے تو وہ اس کی اجنبیت ہالکل پردہ اور تجاب بن جاتی ہے۔

پی ا شامائے بگردانید رُو خشم کرد آل مہ زنا شکری او تو پیچانے وال منہ بھیر لیتا ہے دہ چاندائ کی اشکری کی وجہ نصہ می بھر جاتا ہے دہ چاندائ کی اشکری کی وجہ نصہ می بھر جاتا ہے دی سبب جانِ نبی را جانِ بد نا شناسا گشت و پشت پاک ذو ای وجہ سے بُری روح، نجائے کی روح کو نہ پیچانے والی نی اور نھرایا این وجہ نے بُری روح، نجائے کی روح کو نہ پیچانے والی نی اور نھرایا ایس ہمہ خواندی فروخوال کم یکن تا بدانی کے آل گیر کہن یہ تو نے سب پڑھا (اب) کم کین پڑھ لے ناکہ برانے کافر کا جھڑا سبجھ جائے ہے تاکہ برانے کافر کا جھڑا سبجھ جائے ہے۔

در بیانِ اعتقاد بہود و نصاری بیش از بعثت در شانِ جنابِ حضرت بینیمبر بعثت بینیمبر بعثت ہے تیل بہود اور نصاری کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتقاد کا بیان علیہ الصلوٰ ق والسلام و نام او راحر زِ جال کردن وظہورش را خواہاں بودن اور ان کے عہور کا خواہاں ہونا اور ان کے عہور کا خواہاں ہونا

نعت او ہر گبر را تعوید بود
ان کی تعریف ہر کافر کا تعوید تھی
از خیالِ رُوش دل شاں می طبید
ان کے جرے کے خیال ہے ان کا دل ترجا تھا
در عیاں آریش ہر چہ زُود تر
جس قدر جلد ہو سکے ان کو ظاہر کر دے
باغیاں شاں می شدندے سر گلول
ان ہے باغی سرگوں ہو جاتے ہے
ان ہے باغی سرگوں ہو جاتے ہے
تونِ شان کراریِ احمد بدے
آخضور ﷺ کی حملہ آوری ان کی مددگار ہوتی
ایو او شال دارویِ شافی بدے
ان کا ان کو یاد کرنا شفا دینے دالی دوا ہوتی
در دل و در گوش و در افواہ شال
دل ادر کان اور ان کے موہوں میں
دل ادر کان اور ان کے موہوں میں

پین ازانکہ تقش احمہ فر نمود

اس سے پہلے کہ احمہ اللہ کی صورت ثان دکھائے
کایں چنیں کس جست تا آید پدید
کہ ایبا ایک تفس ہے حق کہ وہ دنیا میں آئے گا
دہ تجدہ می کردند کاے رَبِ بشر
دہ تجدہ کرتے ہے کہ اے انسانوں کے رب!
حضوط کے ایم احمہ از یکستفیت فون کے حضوط کے ام کے درید فقط کے ام کے درید فقط کے ایم کے درید کی وجہ کے جہاں کہیں خوفاک جگ ہوتی ہوتی جہاں کہیں خوفاک جگ ہوتی ایم کے ایم کے درید فقش او می گشت اندر راہ شال ان کی تصویر ان کے راستوں میں گشت کرتی تھی ان کی تصویر ان کے راستوں میں گشت کرتی تھی ان کی تصویر ان کے راستوں میں گشت کرتی تھی

ا بس شناسا۔ مین مربی کی دوح اس کی ناشکری کی دجہ ہے اس ہے منہ موڑ لیتی ہے۔ زیر سبب۔ اس وجہ ہے مشکروں کی روح نے آئے خضور سلی اللہ علیہ وسلم کونہ بچپانا۔ لم یکن سور وکم یکن پڑھو ہمارے بیان کی تقد ایل ہوجائے گی کہ دواد ان بچیا نے نتھے پھر مشکر ہو گئے۔ بجے ہے جھڑا۔

ن المنتققون قرآن پاک بین ہے و تکائوا من قبل نیسنظینی فرق علی الّبدین تفوّو الین "ببود بعثت ہے پہلے آپ کی بعثت کی تو تع پر کافروں کے مقابلے میں ابنی تنتی کی دعا تھی ہاتکا کرتے تھے۔" مبول۔ وراناک۔ مون ۔ مدد۔ کراری اسمہ الله علید اسلم کا تملہ یعن آپ کے نام کی است در میں استہ علید اسم کا تملہ یعن آپ کے نام کی است در میں۔ مرتمن ۔ میرین کہنے تی تھی ۔ تعضور ملی اللہ علید وسلم کا تصور ہروقت ان کے ماتھ دوئاتھا۔

بلكه فرع نقش او يعنى خيال! بلكه ان كى صورت كى فرع يعنى خيال (تها) از دل ديوار خون دل ڪِيکر تو دیوار کے ول سے دل کا خون میلنے لگے که زید در حال دیوار از دو رو کہ دیوار فورا دورُخی سے نجات یا لے کی آل دو روتی عیب مر دیوار را دورُخی دیوار کے لیے (بھی) عیب ہے چول در آمه سید آخر زمال جب سید آخر الزمال تشریف لے آئے چوں بدیدندش بصورت بُردیاد جب انہوں نے ان کی صورت دیکھی بریاد ہو گئی قلب را در قلب کے بودست راہ کھوٹے کے لیے، دل میں کب رائے ہے؟ تا مُریدال را در اندازد بشک تا کہ مریدوں کو شک میں ڈال دے ایں گال سر برزند از ہر خصے یہ خیال ہر کمینہ ہے ابجرتا ہے کے بسنگ امتحال راغب شدے تو کموٹی کی جانب کب ِ رغبت کرتے یا بسنگ امتحال شونش بدے یا اس کو کمونی کا شوق ہوتا کہ نگرود قلبی او زاں عیال کہ اس کا کھوٹ اس سے ظاہر نہ ہو

نقش او را کے بیابد ہر شغال ہر گیڈز ان کی صورت کہاں یا سکا ہے؟ نقش اُو ہر رُوی دیوار اُرفند ان کا نقش اگر دیوار پر پڑے ان کا نقش اگر دیوار پر پڑے آنیخال فرتخ بود تقشش برُو اس پر ان کا نقش ایبا میارک ہو گا كُشت باكب رُوئِي اللِ صفا ائل باطن کی یک رخی والی بن جائے گی ای جمه انکار و کفرال زاد شال ان کا سے سی انکار اوسے کفر بیدا ہو گیا ای بهمه تعظیم و تحمیم و وداد به سب تعظیم ادر اعزاز ادر محبت قلب آتش دیده در دم شد سیاه یکھوٹے نے آگ دیکھی فورا کالا ہو کیا قلب مي زو لاف اشواق جمك کھوٹا سکتا کسوٹی کے شوتوں کی شیخی مارتا تھا افتد اندر دام فکرش نا کے نالائق عی اس کے مر کے جال میں پھنتا ہے کایں اگر نہ نفتر یا کیزہ مبدے کہ اگر سے کھرے اور پاکیزہ نہ ہوتے جے از لاف محک دیدن زدے بھی کموٹی کے دیکھنے کی پیخی مجھارتا او محک می خوامد اما آنجنال وہ کسوٹی جاہتا ہے لیکن الیمی

ی این ہم۔ قرآن پاک میں ہے فکمًا جَآءَ هُمْ مَا عُرَفُوا کَفُرُوا بِهُ 'جب وہ چیزان کے پاس آئی جس کووہ جان بچکے تقوقواس کا کفر کرنے کے اس میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کا کفر کرنے کے اس میں میں کے ''بصورت بینی آئے خضور سلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوگئی اور اصلی صورت کے ساتھ ان کے سامنے آئے۔ قلب وہ کھوٹا سکہ تھے جب اس پر ایکان کی گری پڑی وہ اور کالا ہوگیا۔ ورقلب کے موٹوں اور منافقوں کی اہل اللہ کے ول میں مجبت نہیں ہوتی ہے۔

سیاں من پر اردہ دروں ہوجا۔ درسب۔ عود الدورس موں است میں سب یں ہوں ہے۔ سیاست فلب می زور کھوٹا کموٹی کاشوق اس لیے ظاہر کرتا ہے تا کہ دومروں کوشک ہیں جتاا کر دے اوروں مجمیں کہ اگر یہ کمر اند ہوتا تو کموٹی کاشوق کیوں فلاہر کرتا لیکن ایسے شکوک میں نااہل جتاا ہوتے ہیں۔ او تک۔ ان نااہلوں کو یہ جھتا جا ہے کہ وہ کھوٹا کموٹی جاہتا ہے لیکن جموٹی کموٹی جاہتا ہے جس

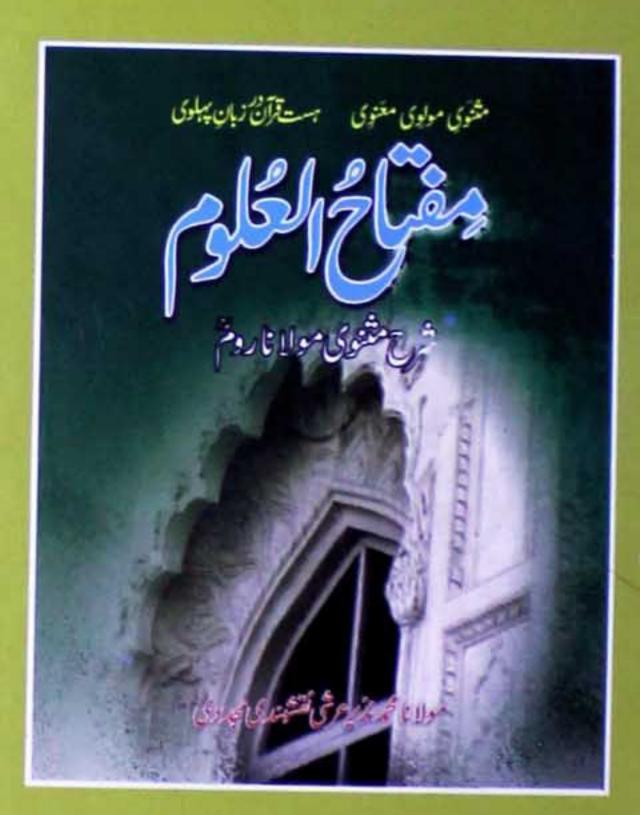
ے اس کاعیب نہ ظاہر ہو سکے۔

اً بگویم نا قیامت زین کلام اگر بی قیامت ناین کلام اگر بین قیامت کک (بحی) به بات کرون گا آن محک که اونهان دارد صفت رکح آئینه کو عیب نرو دارد نهان ده آئینه بود منافق باشد او ده آئینه بود منافق باشد او ده آئینه بو گا، منافق بو گا آئینه بو گا، منافق بو گا آئینه بو گا آئینه باشد کا آئینه بو گا آئینه باشد کا آئینه بود کا آئینه باش کر آئینه بود الله به نقاق آئینه بالله کر تاکه عین آئینه ات سازد خدا تاکه عین آئینه ات سازد خدا تاکه عین آئینه بنا دے تاک عیش چه و چرخ چه اے دُو لباب عرش کیا ادر آسان کیا!

ے خرکجویم۔ بیکام تواس قدردراز ہے کہ قیامت تک بھی ختم نہ ہوگا انہذااس کو ختم کر دینا جا ہے۔ آس تک۔ بہر حال اتن بات اور س لوکہ جو کسوڈ امیب کو چھپائے وہ نہ کسوڈ کی ہے اور نہاں میں بیچائے کا لور ہے۔ آئینہ جرے کا عیب چھپائے وہ آئینہ بیس ہو ومنافق ہے ایسے آئینہ کی ہر گرجتجو ضرک د۔

ے راست کوروہ آئینہ تااش کرجو چیرہ میچے دکھادے۔ ایسے آئینہ لینی شیخ کے ذریعہ تھے خداخودالیا آئینہ بنادے کا کراس میں عرش آسان کی طرح نظر آنے کیے کا عرش عرش ادر آسان آئیاس آئینہ میں تھے خدا کی تجلیات نظر آنے کلیس کی سجھ لے!





اسلامی ادبیات کی عظیم الشان اور لازوال مثنوی 'جس کے 1,26,660 اشعار میں تصوف واخلاق کے مسائل کو سبق آموز کا یا ہے۔
حکایات اور تھیجت آموز تمثیلوں کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔
گذشتہ سات صدیوں ہے مثنوی مولانا روم مسلمانان عالم میں عقیدت واحر ام ہے پڑھی جارتی ہے۔ براعظم پاک وہند میں اس کے بے شار ترجے ہوئے اور شرعیل کھی گئیں۔ یہ نیک کام مولانا بحرافوں میں حاجی احداد اللہ صاحب مہا جرکی مولانا محدرضا ' مولانا بحرافعلوم ' مولانا احد حسن کان پوری اور مولانا اشرف علی تعانوی جیسے نامور مشاہیر شائل ہیں۔ لیکن جو شہرت و متجولیت مولانا محد نذیر عرشی نقشہندی مجددی کو نصیب ہوئی ' وہ کی اور کے مولانا عرشی کے ترجے اور شرح کے ساتھ انتہائی خوبصورت مولانا عرشی کے ترجے اور شرح کے ساتھ انتہائی خوبصورت اور دیدہ زیب چھجلدیں۔

الفي الفي المان المران المران